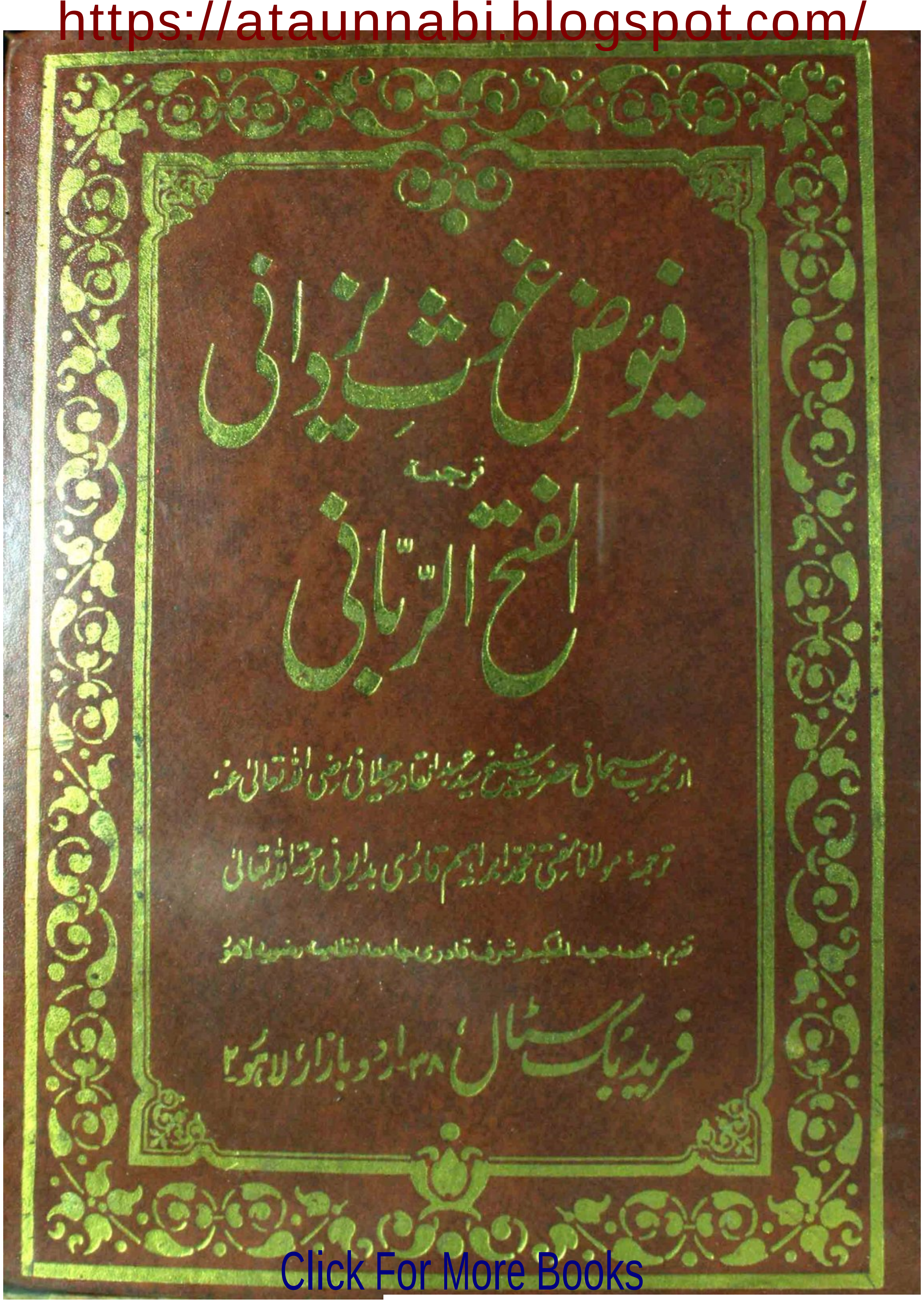
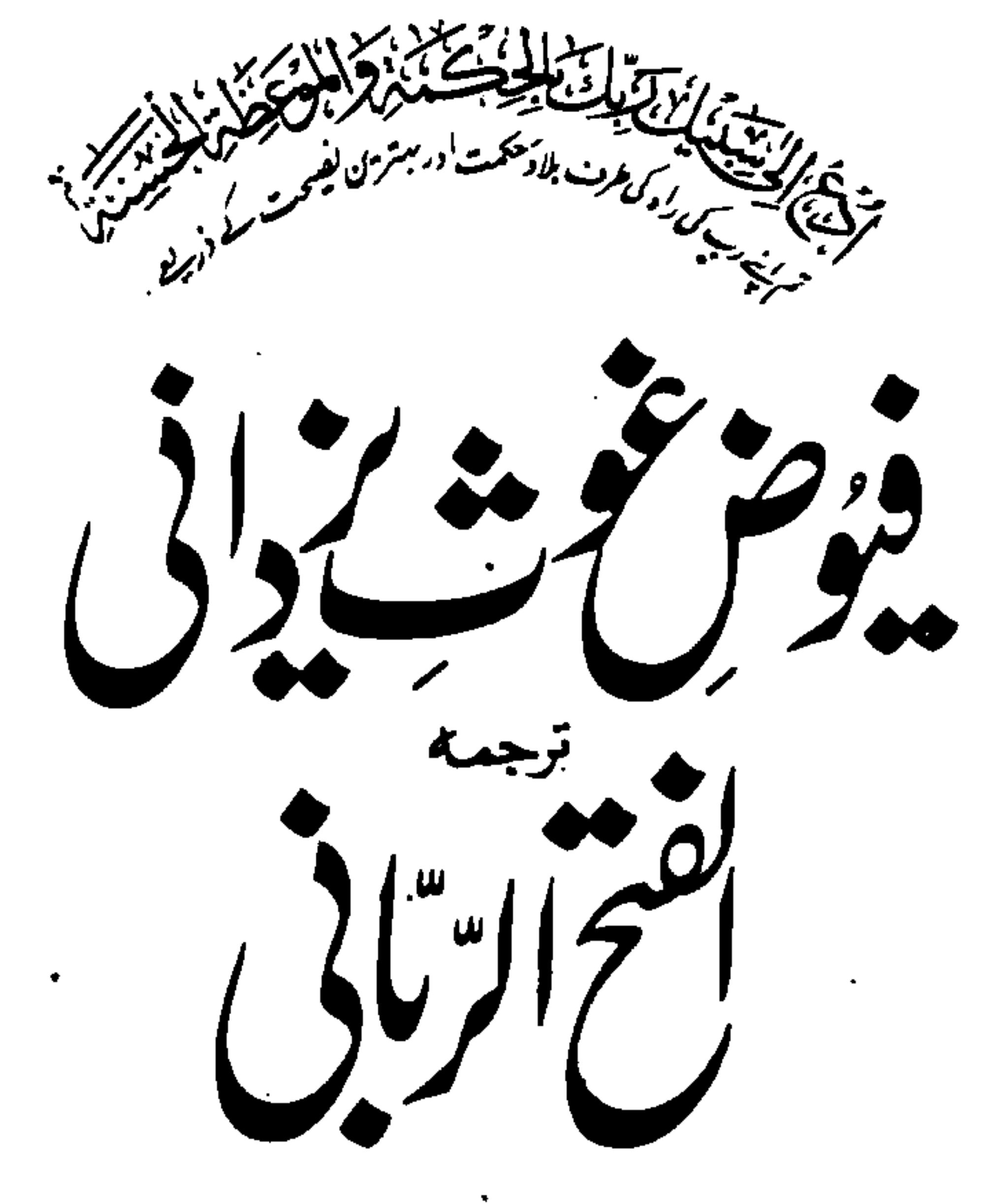

فیوض غوث یزدانی
ترجمہ
الفتح الربانی
از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ترجمہ: مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ
تقدیم: محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲



از محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

تقدیم: محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

کتاب ——— فیوضِ غوثِ یزدانی
ترجمہ اردو الفتح الربانی
تصنیف ——— محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
ترجمہ ——— مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالےٰ
تقدیم و تحریک ——— محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ
پروف ریڈنگ ——— قاری طفیل احمد جالندھری، محمد یعقوب صاحب
اصلاح زبان بنظر ثانی ——— مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مدظلہٗ
طباعت بار اول ——— ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء
مطبع ——— حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز، لاہور
صفحات ——— ۸۸۲
قیمت ——— Rs 180/00 روپے
کتابت ——— محمد یعقوب خوشنویس حضرت کیلیانوالہ

فرید بک سٹال، ۳۸، اردو بازار، لاہور نمبر ۲

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

ایک مختصر سا قافلہ گیلان سے روانہ ہو کر مرکزِ علوم و فنون بغداد جا رہا تھا، منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے ہمدان سے کچھ آگے تک پہنچے ہی تھے کہ ڈاکو حملہ آور ہو گئے وہ تعداد میں ساٹھ تھے۔ انہوں نے بے دردی سے لوٹ مار کی اور سب مال و متاع لوٹ کر ایک جگہ جمع کر لیا، تمام مسافر مارے دہشت کے دم بخود تھے، ان میں ایک اٹھارہ سالہ نوجوان ایسا بھی تھا جس کے چہرے پر بلا کا اطمینان جھلک رہا تھا، خوف و ہراس کی پرچھائیں بھی اس کے چہرے بشرے پر دکھائی نہ دیتی تھی، ایک ڈاکو نے پاس سے گزرتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھ لیا کہ نوجوان: تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان نے پورے اطمینان سے جواب دیا ہاں: میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری صدری میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکو نے خیال کیا کہ یہ نوجوان ازراہِ مزاح یہ بات کہہ رہا ہے ورنہ چھپے ہوئے مال کی ڈاکوؤں کو کون نشاندہی کرتا ہے، یہ سوچتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا، کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا ڈاکو ادھر آ نکلا، اس نے بھی وہی سوال کیا، اسے بھی وہی جواب ملا، وہ بھی یہ خیال کر کے آگے بڑھ گیا کہ اس نوجوان کے پاس کچھ ہوتا تو مجھے کیوں بتاتا، یقینی بات ہے کہ یہ مجھے بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔

ڈاکوؤں کا سردار ایک ٹیلے کے پاس لوٹا ہوا مال تقسیم کر رہا تھا، ایک ڈاکو نے اسے یہ خبر سنائی تو وہ چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے بے یقینی کے ساتھ اس ڈاکو کی طرف دیکھا اور کہا کہ جب ہر شخص کی جان کے لالے پڑے ہوئے ہوں اور ہر طرف دہشت ہی دہشت پھیلی ہوئی ہو ایسے وقت میں کس کی رگِ ظرافت پھڑک سکتی ہے، دوسرے ڈاکو نے تصدیق کی کہ میرے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آ چکا ہے تو سردار نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہا اس نوجوان کو بلایا جائے، جب وہ نوجوان آیا تو سردار اس کے ملکوتی حسن، شاہانہ وقار، تمکنت اور اطمینان و اعتماد سے بھرپور لب و لہجہ سے بے حد متاثر ہوا، اس نے پوچھا صاحبزادے! تیرے پاس چالیس دینار موجود ہیں؟ نوجوان نے اپنی صدری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا ہاں! اس جگہ سلے ہوئے ہیں، سردار نے مجسم حیرت بن کر دوسرا سوال کیا کہ تم جانتے ہو کہ ہم ڈاکو ہیں اور تمام قافلے کی ایک ایک پائی لوٹ چکے ہیں، تم نہ بتاتے تو ہم شاید تمہاری طرف متوجہ بھی نہ ہوتے، تم نے یہ بتانے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ کہ تمہارے پاس چالیس دینار موجود ہیں اور صدری میں سلے ہوئے ہیں، نوجوان نے کمال سادگی سے جواب دیا،

میں نے گھر سے روانہ ہوتے وقت اپنی امی سے ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا، میرے یہ چالیس دینار جاتے ہیں

توجائیں لیکن میں اپنی والدہ سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑ سکتا ۔

نوجوان کے سیدھے سادے جملے براہِ راست سردار کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوئے، اس کی روح تک کو جھنجوڑ ڈالا چند لمحوں کے لیے تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا، وہ ڈاکو جو درندوں کی طرح مسافروں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا تھا تمام ساز و سامان لوٹ کر رفو چکر ہو جاتا تھا ۔ اور اس کے دل پر ذرہ بھر بھی ملال نہ آتا تھا : آج ایک نوجوان کے چند جملے اسے گھائل کر گئے تھے اور وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ، ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ چکے تھے ، اس کی آنکھیں شاید زندگی میں پہلی بار اشکوں کا سیلاب بہا رہی تھیں، شدت گریہ کے سبب اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی ، کچھ دیر کے بعد جب اسے قرار ملا تو اس نے بلکتے ہوئے کہا :

صاحبزادے ! تو کس قدر مقدس ہستی ہے کہ تو نے اپنی والدہ سے کیا ہوا عہد نہیں توڑا اور میں کتنا بدقسمت ہوں کہ زندگی بھر اپنے رب کریم کے عہد کو توڑتا رہا ، ہائے افسوس ! میری زندگی ایسا متاعِ عزیز برباد ہو گیا اور میں نے ایک بار بھی نہ سوچا کہ میں کیا کر رہا ہوں، صاحبزادے ! میں تمہارے ہاتھوں پر اپنے سابقہ گناہوں کی توبہ کرتا ہوں اور تمہیں گواہ بنا کر اپنے رب سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی کا ناحق دل نہیں دکھاؤں گا اور بقیہ زندگی خدا اور رسول کے احکام و فرائض پر عمل کرتے ہوئے گزار دوں گا "

اس کے ساتھی اس انقلاب کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ جو شخص موت کے رقص کو دلچسپی سے دیکھا کرتا تھا ، جو مرنے والوں کی دل دہلا دینے والی چیخیں سن کر کبھی نہ پسیجتا تھا اور جو قساوت اور سنگدلی کا پیکر ہوا کرتا تھا اسے آج کیا ہوا ہے کہ زار و قطار رو رہا ہے اور پورے یقین کے ساتھ اپنی سابقہ زندگی کو چھوڑنے کا اعلان کر رہا ہے، پھر نہ جانے کیا ہوا کہ ہر ایک نے اپنے اپنے دل و دماغ میں ایک برقی رو لہراتے ہوئے محسوس کی اور سب بیک زبان پکار اُٹھے :

سردار ! آج تک رہزنی میں تو ہماری قیادت کرتا رہا ہے ، بدی کی راہوں پر چلتے ہوئے تو ہماری کمان کرتا رہا ہے، ________________ آج جب کہ تو خدا و رسول کی پسندیدہ راہ پر گامزن ہو چکا ہے اگر ہم اپنی اسی راہ پر چلتے رہے تو اس سے بڑھ کر ہماری بدقسمتی نہیں ہو سکتی ، تجھے مبارک ہو کہ اس خوش بختی اور طالع مندی میں ہم بھی تیرے ساتھی ہوں گے اور تو پہلے کی طرح آئندہ بھی ہمارا سردار ہو گا اور ہم تیرے وہی جاں نثار ساتھی ہوں گے ، ہم سے یہ بے وفائی نہیں ہو سکتی کہ آج جب تم نیکی کے راستے پر چلنے لگے ہو تو ہم تمہارا ساتھ چھوڑ دیں ۔

اسی وقت لوٹا ہوا سارے کا سارا مال قافلے والوں کو واپس کر دیا گیا[1] ۔ قافلے والوں کی مسرت و شادمانی کا کوئی

---

[1] علی بن یوسف الشطنوفی ، علامہ ، بہجۃ الاسرار (مصطفی البابی ، مصر) ص ۸۰ ۔

اندازہ نہ تھا اور وہ اس نوجوان کو عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جس کی برکت سے نہ صرف جان بچ گئی بلکہ وہ مال بھی واپس مل گیا جو لُٹ چکا تھا، ان کی حیرت بھی بجا تھی کیوں کہ یہ ڈاکو ایسا ہی تھا جیسے کمان سے نکلا ہوا تیر واپس آجائے۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ مستقبل میں یہ نوجوان، غوثیتِ کبریٰ کے مقام پر فائز ہوگا اور زمانہ بھر کے اولیاء اس کے سامنے ادب و احترام سے اپنی گردنیں خم کر دیں گے اور اس کی ذات سے شریعت و طریقت کے کبھی نہ خشک ہونے والے سرچشمے جاری ہوں گے؛ یہ پہلی کھیپ تھی جو آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہوئی۔

یہ نوجوان کون تھا؛

دنیا انہیں محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، الباز الاشہب، محی الدین سیدنا شیخ **عبدالقادر جیلانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ولادت و نسب ؛

۴۷۰ھ / ۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرۂ خزر (کیسپین) کے جنوبی ساحل پر گیلان نامی زرخیز صوبہ کی ایک بستی نیف میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، یاقوت حموی نے اس بستی کا نام بشتیر بیان کیا ہے۔ بُستانی نے اپنے دائرۃ المعارف میں یوں تطبیق دی ہے کہ ایک بستی میں ولادت اور دوسری میں پرورش ہوئی ہوگی[1]

حضرت شیخ کے والد ماجد ابو صالح جنگی دوست موسیٰ کا سلسلۂ نسب سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک[2] اور والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی کا سلسلۂ نسب سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے[3]۔ نسبی رشتہ اگرچہ باپ ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہ فضیلت معمولی نہیں ہے کہ آپ کی ذات میں دونوں نسبتیں جمع ہو گئیں۔

تو حُسینی حَسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر! مجمعِ بحرین ہے چشمہ تیرا[4]

آپ کے والدین کریمین، پھوپھی سیدہ عائشہ اور نانا سید عبداللہ صومعی اپنے دور کے اصحابِ کرامت اولیاء میں سے تھے، والد ماجد آپ کے بچپن ہی میں وصال فرما گئے تھے اس لیے آپ کی پرورش جدِ محترم (نانا) نے فرمائی۔

---

[1] عبدالغنی کوکب، علامہ : شاہ جیلان (رضا اکیڈمی، لاہور) ص ۱۹
[2] عبدالرزاق سید، ابن شیخ عبدالقادر جیلانی : حاشیہ قلائد الجواہر (مصطفیٰ البابی، مصر) ص ۷
[3] حاشیۂ قلائد الجواہر : ص ۱۳۳
[4] احمد رضا بریلوی، امام : حدائق بخشش مع ادبی جائزہ (مطبوعہ کراچی) ص ۲۳۳

علامہ شطنوفی فرماتے ہیں :

وبہ کان یعرف حیث کان بجیلان [1]

آپ جیلان میں تھے تو انہیں کی نسبت سے معروف تھے ۔

علامہ شطنوفی آپ کے نانا کا نام ابو عبد اللہ صومعی ، بیان کرتے ہیں [2]

فطری احترام شریعت :

شرعاً نابالغ بچہ ، احکام کا مکلف نہیں ہے ، لیکن حضرت شیخ مادرزاد ولی تھے اس لیے شیرخواری کے زمانہ میں ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے ، آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں :

میرا بیٹا عبد القادر رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا تھا ، ایک دفعہ رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا ، کچھ لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ آج میرے لخت جگر نے دودھ نہیں پیا ، بعد میں واضح ہو گیا کہ اس دن رمضان ہی تھا ، چنانچہ جیلان کے علاقے میں مشہور ہو گیا کہ سادات کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان کے دنوں میں دودھ نہیں پیتا [3]

اشتیاقِ علم :

بچوں کا کھیل کود میں مصروف ہونا تو ایک فطری تقاضا ہے لیکن حضرت شیخ پر تو ابتدا ہی سے حفاظت الٰہیہ کا پہرہ لگا دیا گیا تھا ، فرماتے ہیں جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو مجھے غیبی آواز سنائی دیتی :

تعال الیّ یا مبارک

اے برکت والے میری طرف آ

تو میں بھاگ کر اپنی والدہ کی آغوش میں پناہ لے لیتا ، آج بھی میں خلوت میں وہ آواز سنتا ہوں [4]

بچپن میں اپنے علاقہ کے مدرسہ میں پڑھنے کے لیے جاتے ، کسی نے پوچھا کہ آپ کو اپنی ولایت کا علم کب ہوا ؟ فرمایا ،

---

[1] علی بن یوسف الشطنوفی ، علامہ : بہجۃ الاسرار ص ۸۸

[2] ایضاً ، ص ۸۹

[3] محمد بن یحییٰ تاذفی ، علامہ : قلائد الجواہر (مصطفی البابی ، مصر) ص ۳

[4] عبد الحق محدث دہلوی ، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار (بکسنگ کمپنی ، بمبئی) ص ۶۹

اس وقت جب میں دس سال کا تھا، گھر سے مدرسہ روانہ ہوتا تو میں دیکھتا کہ فرشتے میرے ارد گرد چل پڑے ہیں، جب میں مدرسہ پہنچتا تو میں سنتا کہ فرشتے بچوں کو کہہ رہے ہیں:

افسحوا لولی اللہ حتیٰ یجلس

اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو [1]

شیخ محمد بن قائد اوانی فرماتے ہیں میں نے سیدی شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی ولایت کا دار و مدار کس چیز پر ہے فرمایا،

سچائی پر، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، حتیٰ کہ اس وقت بھی نہیں جب میں مدرسہ میں پڑھتا تھا،

حضرت شیخ فرماتے ہیں میں نو عمر تھا، عرفہ کے دن (نو ذوالحجہ) بستی کے باہر نکلا اور ایک گائے کے پیچھے چل دیا، گائے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا عبد القادر! تو اس لیے پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھر آگیا، مکان کی چھت پر چڑھا تو حجابات اٹھا دیئے گئے اور میں نے دیکھا کہ حجاج میدان عرفات میں مجتمع ہیں، میرے دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق جنون خیز پیدا ہو گیا میں نے والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیجیے اور مجھے اجازت دیجیے کہ بغداد جا کر علم حاصل کروں اور اولیاء کرام کی زیارت کروں، والدہ نے سبب پوچھا تو میں نے ماجرا بیان کر دیا، ان کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ والد کے چھوڑے ہوئے اسی دیناروں میں سے چالیس مجھے دے دیے اور میری صدری میں سی دیے اور چالیس میرے بھائی کے لیے رہنے دیے، مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا عہد لیا اور رخصت کرتے وقت فرمایا،

یا ولدی: اذھب فقد خرجت عنک للہ عزوجل فھذا وجہ لا اراہ الی یوم القیمۃ۔

بیٹے: جا، میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا، قیامت سے پہلے میں تیرا چہرہ نہ دیکھ سکوں گی [2]

راستے میں ڈاکروں کا واقعہ پیش آیا جس کا تذکرہ اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد بھی والدہ ماجدہ نقدی کی صورت میں وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ ارسال فرماتی رہیں۔

ورودِ بغداد اور تحصیل علم:

حضرت شیخ ۴۸۸ھ/۱۰۹۵ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد پہنچے، پورے غور و خوض اور آگہی کے ساتھ قرآن پاک

---

[1] عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار (بکنگ کمپنی، بمبئی) ص ۶۸

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر (مطبوعہ مصر) ص ۹-۸

پڑھنے کے بعد اپنے عصر کے نابغۂ روزگار علماء و فضلاء سے فقہ، حدیث اور تصوف کا علم حاصل کیا اور عملی طور پر ریاضت و مجاہدہ کے دشوار گزار مراحل طے کیے۔

اساتذۂ فقہ:

ابوالوفاء علی بن عقیل حنبلی، ابوالخطاب محفوظ کلوذانی حنبلی، ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰ حنبلی اور قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخرمی حنبلی۔ ان حضرات سے فقہ کے اصول و فروع اور خلافیات پڑھے۔

اساتذۂ حدیث:

ابوغالب محمد بن الحسن باقلانی، ابوسعید محمد بن عبدالکریم، ابوبکر احمد بن مظفر، ابوجعفر بن احمد بن الحسین القاری السراج وغیرہم۔

استاذِ ادب:

ابوزکریا یحییٰ بن علی تبریزی

اساتذۂ سلوک:

حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم بن دروہ دباس اور قاضی ابوسعید مبارک مخرمی۔ مؤخر الذکر نے حضرت شیخ کو خرقۂ خلافت بھی عطا فرمایا۔[1]

حضرت قاضی ابوسعید مخرمی نے فرمایا ہے:

> عبدالقادر جیلی نے مجھ سے خرقۂ خلافت پہنا اور میں نے ان سے پہنا، ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے برکت حاصل کی ہے۔[2]

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۳

نوٹ: مخرمی پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح تیسرا ساکن، مخرم بغداد کے محلہ مخرم کی طرف نسبت ہے (اخذ معرب)

[2] ایضاً، ص ۵

ریاضتِ شاقہ :

حضرت شیخ نے اکتساب علم کے ساتھ ساتھ بے مثال ریاضت کے جاں گسل مراحل کو کمال ثابت قدمی سے طے کیا حضرت شیخ فرماتے ہیں :

میں عراق کے صحراء اور ویرانوں میں پچیس سال تنہا مصروف سیاحت رہا، نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی پہچانتا تھا، میرے پاس رجالِ غیب اور جنات کے گروہ در گروہ آتے تھے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ دکھاتا تھا، عراق میں داخل ہوتے ہی حضرت خضر علیہ السلام کی مجھ سے دوستی ہوگئی اس وقت میں انہیں نہیں پہچانتا تھا، انہوں نے مجھ سے طے کیا کہ میں ان کے حکم کی خلاف ورزی نہ کروں، ایک دفعہ انہوں نے مجھے ایک جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور خود چلے گئے، ایک سال کے بعد واپس آئے، اس طرح میں تین سال وہاں ٹھہرا رہا وہ ایک سال کے بعد آتے اور چلے جاتے[1]

ایک دوسرا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جس سے حضرت شیخ قدس سرہٗ کی بلندیٔ ہمت اور کمال استقامت کا پتا چلتا ہے، فرماتے ہیں :

کئی دن کچھ کھائے بغیر گزر گئے، میں محلہ قطیعہ شرقیہ میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے لپٹا ہوا کاغذ دیا اور چلا گیا۔ میں نے وہ کاغذ ایک نانبائی کو دیا تو اس نے مجھے روٹی اور حلوہ دیا، میں وہ لے کر ایک مسجد میں چلا آیا، جہاں اپنا سبق دہرایا کرتا تھا اور بیٹھ کر سوچنے لگا کہ یہ کھانا کھاؤں یا نہ ؛ اتنے میں میری نظر ایک کاغذ پر پڑی، اسے اٹھا کر دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا،

اللہ تعالیٰ نے بعض کتب سابقہ میں فرمایا کہ طاقتوروں کا خواہشات سے کیا تعلق ؛ خواہشات تو کمزور مومنوں کے لیے ہیں تاکہ ان کی بدولت عبادات کے لیے تیار ہو سکیں،

میں نے کھانا وہیں رہنے دیا، دو رکعت نماز ادا کی، اپنا رومال لیا اور واپس آگیا[2]

یہ وہ دور تھا جب بغداد میں قحط واقع ہوا تھا، غلے اور خوراک کی شدید قلت پیدا ہوگئی، حضرت شیخ جنگلوں اور ویرانوں کا رُخ کرتے تاکہ درختوں یا سبزی کے پتوں سے بھوک کا علاج کیا جا سکے، جہاں جاتے درویشوں کا ہجوم دیکھ کر واپس آجاتے، ایسے ہی عالم میں ایک دفعہ پھر پھرا کر سوق الریحانیین کی مسجد میں تشریف لائے، فاقے کی شدت اس حد تک پہنچ گئی کہ موت سامنے

---

[1] عبدالوہاب شعرانی، امام : الطبقات الکبریٰ (مصطفیٰ البابی، مصر ۱۹۵۴ء) ج ۱ ص ۱۲۹

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر (مصر) ص ۱۰

دکھائی دینے لگی۔ اسنے میں ایک شخص عجمی مسجد میں آیا اور کھانا کھانے لگا، اس نے قسم دے کر آپ کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا، اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ عبدالقادر جیلانی ہیں تو وہ پریشان ہو گیا، پوچھنے پر بتایا کہ آپ کی والدہ نے آٹھ دینار آپ کے لیے دیے تھے، تلاش بسیار کے باوجود آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تین دن سے مجھے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملا تو میں نے آپ کی والدہ کی دی ہوئی رقم سے یہ کھانا خریدا ہے، پہلے آپ میرے مہمان تھے لیکن اب میں آپ کا مہمان ہوں، حضرت نے اسے تسلی دی، بچا ہوا کھانا اور کچھ دینار دے کر اسے رخصت کر دیا۔[1]

کمالِ استقامت

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ اپنے والد گرامی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک دفعہ دورانِ سیاحت ایک ایسے جنگل میں چلا گیا جہاں پانی ناپید تھا کئی دن پانی پیے بغیر گزر گئے، پیاس کی شدت بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بادل نمودار ہوا، بارش ہوئی اور اس کے چند قطروں سے سکون ملا، اس کے بعد ایک نور ظاہر ہوا جس نے تمام افق کا احاطہ کر لیا اور عجیب صورت نمودار ہوئی، اس نے کہا،

اے عبدالقادر! میں تیرا پروردگار ہوں، میں نے تمہارے لیے وہ سب چیزیں حلال کر دی ہیں جو دوسروں کے لیے حرام کی ہیں، جو چاہو لے لو اور جو چاہو کرو۔

میں نے کہا اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، ملعون! دور ہو، یہ تو کہہ رہا ہے؛ اچانک وہ روشنی تاریکی میں بدل گئی اور وہ صورت دھواں بن گئی، اس نے کہا، اسے عبدالقادر! تو نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے علم اور اپنی منزلوں کے احوال سے باخبر ہونے کے سبب سے نجات پائی ہے، ورنہ میں اس حربے سے ستر اہل طریق کو گمراہ کر چکا ہوں، جنہیں دوبارہ اپنے مقام پہ کھڑا ہونا نصیب نہیں ہوا۔ میں نے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔[2]

خرقہ طریقت:

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال (بغداد سے باہر) ایک برج میں مقیم رہا، میرے طویل قیام کے باعث اس کا نام برج عجمی پڑ گیا، ایک دن میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں اس وقت کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک مجھے کھلایا اور پلایا نہ جائے، چالیس دن اسی طرح گزر گئے، اس کے بعد ایک شخص آیا اور میرے سامنے کھانا رکھ کر چلا گیا، بھوک کی شدت کے سبب یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی جان نکل جائے گی، لیکن میں نے کہا کہ میں اپنے رب سے کیا ہوا عہد نہیں

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر (مصر) ص ۱۰

[2] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : اخبار الاخیار، فارسی (مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) ص ۱۲

توڑوں گا، میرے پیٹ سے الجوع الجوع (ہائے بھوک) کی آوازیں آرہی تھیں، اتفاقاً حضرت شیخ ابو سعید مخزمی وہاں سے گزر رہے تھے وہ تشریف لائے اور فرمایا یہ آوازیں کیسی ہیں ؟ میں نے بتایا کہ یہ نفس کے اضطراب کی علامات ہیں تاہم روح اپنے مولا کی یاد میں پرسکون ہے ۔

وہ تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ میرے پاس باب ازج میں آجاؤ، میں نے طے کیا کہ نہیں جاؤں گا اتنے میں حضرت ابوالعباس خضر تشریف لائے اور مجھے جانے کا مشورہ دیا۔ میں شیخ ابو سعید مخزمی کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا پھر مجھے خرقہ عطا فرمایا۔[1]

سراپائے اقدس :

علامہ شطنوفی نے بہجۃ الاسرار میں امام علامہ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کا حلیہ مبارکہ بیان کیا ہے۔[2] ۱۶ رجادی الآخرہ بروز دوشنبہ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء کو سید محمود جان قادری برکاتی کی فرمائش پر امام احمد رضا بریلوی نے ایک نشست میں اس کا اردو نظم میں ترجمہ کیا، ذیل میں وہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے ۔

سراپائے نورانی شاہ جیلانی محبوب ربانی

۱۳۲۲ ھجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و علی حبیبہ الکریم و آلہ الصلاۃ و التسلیم

حمدِ حق نعتِ نبی توصیفِ غوث ۔۔۔ بعد ازاں سُن طالبِ تعریفِ غوث
غوثِ اعظم کے فدائی کان لا ۔۔۔ ذکرِ شہ ہے نذرِ شہ کر جان لا
حلیۂ اقدس کہ عین نور ہے ۔۔۔ بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے
ترجمہ ترتیب وار اس کا لکھوں ۔۔۔ گوہرِ منثور کو لڑیوں میں لوں
وہ مبارک نثر ہو نثرہ نثار ! ۔۔۔ یہ ثریا نظم ہو شعری شعار

کان شیخنا شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلی رضی

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۱-۵۰
[2] علی بن یوسف شطنوفی، علامہ : بہجۃ الاسرار ص ۹۰

اللہ تعالیٰ عنہ ضخیمت البدن

وہ اکہرا جسم نازک خوش نما وہ نحافت میں نزاکت کی ادا
جس پہ واریں خلد میں اپنی پھبن یاسمیں، نسریں، سمن، گل نسترن

ربع القامہ عریض الصدر

قد میانہ سروِ باغِ مُصطفٰے سینہ چوڑا صحنِ باغِ اصفیا
کیوں نہ ہو سینہ کشادہ دلکشا حاشیہ ہے شرحِ صدرِ شاہ کا

عَرِيْضُ اللِّحْيَةِ طَوِيْلُهَا

ہے عریض ان کی محاسن اور طویل ہیں جزیل ان کے محاسن اور طویل
عرض و طولِ ریش وافر با وقار طولِ عرضِ سالکان کے ذمہ دار

أَسْمَرُ اللَّوْنِ

أَسْمَرُ اللَّوْنِ ان کی رنگت گندمی خوبیٔ حُسن و ملاحت سے بھری
گندمی رنگت سہانی دِل کشا وہ سنہرا پھول باغِ نور کا

مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ

ابروے پیوستہ کی دل کش بہار سو ہلالِ عید ہوں جس پر نثار
دونوں ماہِ عید کی یکجا ہے دید ر مبارک کا ور تو عید عید
شاد شاداں جان و دل قرباں کرو جانِ کہنہ دے کے جانِ تازہ لو
شام تک عید مہِ نو ہے تمام یہ مہِ جاوید ہے عیدِ دوام

أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ

أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ ہے وصفِ مبیں یعنی آنکھیں ہیں بڑی اور سرمگیں
کیا بڑا آئی ان بڑی آنکھوں کی ہو جو عیاں دیکھیں رسول اللہ کو
کیا بڑی اللہ اکبر آنکھ ہے دیدِ اکبر سے مکبر آنکھ ہے
وہ خدا بیں بندہ پرور آنکھ واہ مصطفٰے بیں فیض گستر آنکھ واہ
قدرتی بے سرمہ آنکھیں سرمگیں باغ مَا زَاغَ الْبَصَرُ سے خوشہ چیں

ذَا صَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ

جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ خوش اندازہ ہے وہ بلند آوا بلند آوازہ ہے

وَسَمْتٍ بَهِيٍّ وَقَدْرٍ عَلِيٍّ وَعِلْمٍ وَفِيٍّ

ہے عجب روشن رتبہ رفیع
علم والا کامل و پاک و وسیع

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بعد جد اس جود پر ہر صبح و شام
سو درودیں سو تحیت سو سلام

اس سراپا نور پر بعد رسول
سر سے پا تک ہو درودوں کا نزول

بے عدد بے انتہا بے حد مدام
تا ابد ہر آن ہر لحظہ دوام

دُعاء

یا الٰہی اس سراپا کے لیے
قادریوں پر تری رحمت رہے

تیری رأفت حفظ ہر آفت سے ہو
ان سے جو کچھ کام ہو رأفت سے ہو

زندگی بھر ناز و نعمت میں جییں
بعد مردن ظل عزت میں چلیں

جب گروہوں کی پکار اس جا پڑے
یہ پکارے جائیں ان کے نام سے

ان کی دعوت میں ہو شامل ان کا نام
یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ نَاسٍ بِاِمَامِ

یہ رضا اور اس کے احباب اقربا
سب انہیں میں پائیں رضوان و رضا

ان میں ہوں ان میں رہیں ان میں مریں
ان میں اٹھیں عیش خلد ان میں کریں

جیتے جی بندہ غلام شاہ ہو
بعد مردن ان کی خاک راہ ہو

وہ محرک نظم کے محمود جاں
سید والاحسب صالح جواں

وہ بھی ہوں مسعود تن محمود جاں
میں بھی ہوں محمود تن مسعود جاں

یَا اِلٰہَ الْحَقِّ اَجِبْ قَوْلِیْ اَجِبْ
اِسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِسْتَجِبْ [۱]

آغاز رشد و ہدایت

حضرت شیخ نے بغداد میں شریعت و طریقت کے علوم و معارف حاصل کر لیے تو مخلوقِ خدا کو فیض یاب کرنے کا وقت آگیا، ماہِ شوال ۵۲۱ھ/۱۱۲۷ء کو محلہ حلبہ براینیہ میں آپ نے وعظ کا آغاز فرمایا۔[۲]

[۱] محبوب علی قادری، مولانا : حدائق بخشش (نابھہ سٹیم پریس، نابھہ) ص ۸۰-۸۱
[۲] علی بن یوسف شطنوفی، علامہ : بہجۃ الاسرار ص ۹۰

مدرسہ قادریہ :

بغداد کے محلہ باب الازج میں حضرت شیخ ابو سعید مخرمی کا ایک مدرسہ تھا جو انہوں نے حضرت شیخ کے سپرد کر دیا جہاں آپ نے تدریس، افتاء، وعظ اور علمی اجتہاد اور عملی جہاد کا کام شروع کیا، بہت جلد آپ کا شہرہ دور دراز تک پہنچ گیا اور تشنگان علوم شریعت و طریقت پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ اس کے ساتھ ہی مدرسہ کی توسیع کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ چنانچہ اہل ثروت عقیدت مندوں نے مالی اور درویشوں نے جسمانی خدمات پیش کر دیں ۵۲۸ھ/ ۱۱۳۴ء میں یہ مدرسہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور حضرت شیخ کی نسبت سے قادریہ مشہور ہوا[1]

تبلیغ، تدریس اور افتاء کا عرصہ :

آپ نے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ ۵۲۱/ ۱۱۲۷ء سے شروع کیا اور تدریس کا آغاز ۵۲۸ھ/ ۱۱۳۴ء سے شروع کر کے ظاہری حیات کے آخر (۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء) تک جاری رکھا۔ اس طرح آپ نے چالیس سال تبلیغ اور تینتیس سال تدریس و افتاء کے فرائض انجام دیے[2]

افتاء :

حضرت شیخ، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے مذہب پر فتویٰ دیا کرتے تھے، علماء عراق آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر حیران رہ جاتے، انہیں اس بات پر حد درجہ تعجب ہوتا کہ آپ قلم برداشتہ جواب تحریر فرماتے ہیں اور بالکل صحیح جواب دیتے ہیں۔

آپ کے پاس ایسے ایسے استفتاء آتے جن کے جواب سے دیگر علماء عاجز آجاتے۔ آپ فوراً ان کا جواب عنایت فرما دیتے، بلاد عجم سے ایک سوال پیش ہوا جس کا جواب عراق عرب اور عراق عجم کے علماء نہ دے سکے، سوال یہ تھا کہ ایک شخص نے تین طلاق کا قول کیا ہے اگر وہ ایسی عبادت نہ کرے جس میں وہ منفرد ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا اس وقت شریک نہ ہو، وہ کونسی عبادت کرے؟ حضرت شیخ نے اسی وقت جواب تحریر فرمایا کہ وہ مکہ معظمہ جائے، اس کے لیے مطاف خالی کرا دیا جائے اور وہ تنہا سات چکر طواف کرے، اس وقت اس عبادت میں کوئی دوسرا اس کے ساتھ

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی علامہ : قلائد الجواہر ص ۵

[2] عبد الحق محدث دہلوی شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۴۹

شریک نہ ہوگا، سوال کرنے والا اسی دن مکہ معظمہ روانہ ہوگیا، ایک رات بھی بغداد میں نہ رہا۔[1]

تدریس :

حضرت شیخ قدس سرہٗ نے درس و تدریس کا آغاز فرمایا تو علماء، صلحاء اور فقہاء کا جم غفیر آپ کے پاس جمع ہوگیا، دور دراز سے تشنگانِ علم حاضر ہوتے اور آپ کے چشمۂ صافی سے سیراب ہوتے، آپ چونکہ ظاہری اور باطنی علوم کے جامع تھے اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے طلبہ کو کسی دوسرے عالم کے پاس جانے کی حاجت نہ رہتی۔

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں تفسیر، علوم حدیث، فقہ، اختلافِ مذاہب، اصول اور نحو کا درس دیتے، ظہر کے بعد قرآن پاک تجوید و قرأت (قرأتِ مختلفہ) کے ساتھ پڑھاتے۔[2]

حضرت شیخ قدس سرہٗ کا اندازِ تلقین انفرادی حیثیت کا حامل تھا، کسی شخص کو فلسفہ یا علم کلام میں مصروف دیکھتے تو اس کا رُخ کمال لطافت کے ساتھ قرآن و حدیث اور معرفتِ الٰہیہ کی طرف پھیر دیتے، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کو علم کلام کے ساتھ گہرا شغف تھا، جوانی کے عالم میں ہی اس علم کی متعدد کتابیں یاد کر چکے تھے، ایک دفعہ اپنے عم محترم کے ہمراہ حضرت شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ کے چچا نے عرض کیا جناب! میرا یہ بھتیجا علم کلام کا دلدادہ ہے کئی دفعہ اسے منع کر چکا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا، شیخ سہروردی کا بیان ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا: تم نے اس علم کی کونسی کتاب یاد کی ہے، میں نے چند کتابوں کے نام عرض کیے،

فمر بيده المباركة على صدرى فوالله ما نزعها وانا احفظ من تلك الكتب لفظة واحدة وانسانى الله مسائلها واقر الله فى صدرى العلم اللدنى فى الوقت العاجل و قمت من بين يديه وانا انطق بالحكمة[3]

آپ نے میرے سینے پر دستِ مبارک پھیرا رکھا، ہاتھ پھیرتے ہی میری یہ حالت ہوگئی کہ مجھے ان کتابوں کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ مسائل بھلا دیے اور اسی وقت مجھے علم لدنی عطا فرما دیا۔ وہاں سے اٹھتے ہی میری زبان پر ایمانی حکمت کے کلمات

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ، قلائد الجواہر ص ۹-۳۸

[2] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق، زبدۃ الاسرار ص ۴۰

[3] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ، قلائد الجواہر ص ۳۰-۲۹

جاری ہو گئے ۔

اسی طرح شیخ منظر منصور بن مبارک فرماتے ہیں کہ میں فلسفے اور روحانیات کی ایک کتاب ساتھ لیے حضرت شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے کچھ پوچھے بغیر فرمایا: یہ کتاب بڑا ساتھی ہے جاؤ اور جا کر دھو ڈالو، پھر مجھے پیش و پیش میں دیکھ کر فرمایا: یہ کتاب مجھے دو، کھول کر دیکھی تو وہ سادہ کاغذوں پر مشتمل تھی۔ اس میں ایک حرف بھی لکھا ہوا نہ تھا، آپ نے کر چند صفحات الٹے اور یہ کہتے ہوئے واپس دے دی کہ یہ فضائل قرآن پر ابن ضریس کی کتاب ہے، جب میں اُٹھ کر واپس آیا تو میرے حافظے کے اوراق بالکل سادہ تھے: فلسفہ کا نام و نشان نہ تھا[1]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات، ابر باراں کی طرح برستے ہیں اور چشم زدن میں حل تحل کر جاتے ہیں ابو محمد خشاب نحوی کہتے ہیں کہ میں نوجوان تھا اور نحو پڑھا کرتا تھا ایک دن بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوا تو میری جانب خطاب کرتے ہوئے فرمایا، ہمارے پاس رہو ہم تمہیں سیبویہ بنا دیں گے، چنانچہ میں حاضر ہو گیا، میرے پاس نحو کے قواعد واحکام اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ کا ایسا ذخیرہ جمع ہو گیا جو اس سے پہلے نہ تو مجھے معلوم تھا اور نہ ہی کسی سے سنا تھا اور ایک سال سے بھی کم عرصے میں، میں نے وہ کچھ حاصل کیا جو پوری زندگی میں حاصل نہ کر سکا تھا۔

تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ کند ذہن اور غبی فہم کے طالب علم کس قدر سوہان روح ہوتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قسم کے لوگوں کو کمال استقامت سے برداشت فرماتے تھے آپ کا ایک عجمی طالب علم آپ سے پڑھا کرتا تھا۔ حالانکہ یہ کسی مسئلے کو سمجھنے کا نام ہی نہ لیتا، ابن اسمٰعیل نے ایک دن یہ کیفیت دیکھی تو اس طالب علم کے جانے کے بعد عرض کیا کہ تعجب ہے آپ ایسے طالب علم کو کس طرح برداشت فرماتے ہیں فرمایا، میری مشقت کا عرصہ ایک ہفتے سے کم رہ گیا ہے، پھر یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلا جائے گا۔ ایک ہفتے سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا[2]

تلامذہ اور خلفاء :

حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے دریائے علم و معرفت سے ان گنت لوگ سیراب ہوئے، تکمیل علوم کرنے والے خرقہ پہننے والوں کی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچتی ہوگی۔ ذیل میں چند نامور علماء و مشائخ کے اسماء درج کیے جاتے ہیں جو چشمۂ غوثیہ سے شادکام ہوئے۔

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۲۱

[2] ایضاً : ص ۹

ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی، نزیل مصر، شیخ ابو مدین، قاضی ابو یعلیٰ محمد بن الفراء، (مصنف الاحکام السلطانیہ) ابو محمد حسن الفارسی، ابو محمد عبداللہ بن احمد بن خشاب نحوی، ابو العز عبدالمغیث بن زہیر، حافظ العراق، ابو عمرو عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی، اپنے دور کے شافعی کہلاتے تھے، ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم معروف بہ ابن الکیزانی، ابو محمد اسلان بن عبداللہ، ابو السعود احمد بن ابی بکر الحریمی العطار، ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی قائد الاوانی الشہید، قاضی القضاۃ ابو[12] القاسم عبدالملک بن عیسیٰ المارد ینی، ابو بکر[13] عبداللہ بن نصر تمیمی، مفتی العراق، ابو[14] عبداللہ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی، امیر المومنین فی الحدیث، امام موفق الدین[15] ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ، مقدسی (صاحب المغنی) ابو[16] الحسن علی بن ابراہیم الیمنی، ابو[17] القاسم عمر بن مسعود، معروف بہ بزار، ابو[18] عبداللہ محمد بطائحی نزیل بعلبک، ابوالبقا[19] عبداللہ بن حسین العکبری، البصری (شارح متنبی) ابو محمد[20] عبدالعزیز بن دلف، بغدادی، انہوں نے بہت زیادہ استفادہ کیا، ابو طالب[21] عبداللطیف الحرانی المعروف بہ ابن القطی، سیدنا غوث اعظم سے سماع کرنے والوں میں سے آخری محدث ہیں۔ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم [1]

وعظ و ارشاد:

سیدنا غوث اعظم، ہفتے میں تین دن خطاب فرماتے، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح۔ طریقہ یہ تھا کہ پہلے قاری صاحب قرآن پاک کی تلاوت کرتے اس کے بعد حضرت خطاب فرماتے، سید مسعود ہاشمی تلاوت کرتے کبھی دو دیگر دو حضرات تلاوت کرتے جو دونوں بھائی تھے، تلاوت سادہ انداز میں لحن کے بغیر ہوتی [2]

حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں کہ ابتداءً مجھ پر وعظ و تقریر کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ خاموش رہنا میری طاقت سے باہر ہو جاتا، میری مجلس میں دو یا تین آدمی سننے والے ہوتے، مگر میں نے سلسلۂ کلام جاری رکھا پھر لوگوں کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ جگہ تنگ ہو گئی، پھر عیدگاہ میں خطاب شروع کیا، وہ بھی ناکافی ہوئی تو شہر سے باہر کھلے میدان میں اجتماع ہونے لگا اور ایک ایک مجلس میں ستر ہزار کے قریب سامعین جمع ہونے لگے۔ چار سو افراد، قلم دوات لے کر آپ کے ملفوظات جمع کیا کرتے تھے [3]

جب آپ کرسی پر تشریف فرما ہوتے تو مختلف علوم میں گفتگو فرماتے اور ہیبت اتنی ہوتی کہ مجمع پر سناٹا چھا جاتا

---

[1] علی بن یوسف شطنوفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۱۸

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : بہجۃ الاسرار ص ۱۰۳ - ۱۰۶

[3] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : اخبار الاخیار، فارسی ص ۱۲

پھر اچانک فرماتے: قال ختم ہوا اب ہم حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ سنتے ہی سامعین کی حالت میں عظیم انقلاب رونما ہوتا، کوئی آہ و بکا میں مصروف ہوتا، کوئی مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا ہوتا، کسی پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی اور کوئی کپڑے پھاڑ کر جنگل کی راہ لیتا، کچھ ایسے بھی ہوتے جن پر شوق اور ہیبت کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ طائر روح قفس عنصری سے ہی پرواز کر جاتا، غرض یہ کہ حاضرین اور سامعین میں سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا [1]

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھوں پر پانچ ہزار سے زیادہ یہود و نصاریٰ تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے رہزنوں اور فسق و فجور میں مبتلا افراد جنہوں نے میرے ہاتھوں پر توبہ کی ان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے [2] آپ کی ہر مجلس میں کوئی نہ کوئی یہودی یا عیسائی مشرف باسلام ہوتا، ڈاکو، قاتل اور دیگر جرائم پیشہ اور بدعقیدہ لوگ تائب ہوتے [3]

حضرت شیخ عموماً عربی میں خطاب فرماتے لیکن بعض اوقات فارسی میں خطاب فرماتے اسی لیے آپ کو ذوالبیانین واللسانین اور امام الفریقین کہتے ہیں [4] آپ کی کرامت یہ تھی کہ دور و نزدیک کے لوگ یکساں طور پر آپ کی آواز سنتے تھے

بارگاہِ نبوت کے فیوض :

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت جہاں دیگر ارباب علم و فضل سے فیض یاب ہوئی وہاں انہیں براہ راست بارگاہ رسالت سے بھی سیراب اور سرشار کیا گیا۔ ایک دن دورانِ وعظ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا: بیٹے! تم خطاب کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا: میں عجمی ہوں، بغداد کے فصحاء کے سامنے لب کشائی کیسے کروں؟ حضور نے مجھے سات مرتبہ لعابِ دہن عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا لوگوں سے خطاب کرو اور انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ سے اپنے رب کی طرف بلاؤ، اتنے میں نماز ظہر پڑھی اور بیٹھ گیا، لوگوں کا ایک ہجوم جمع ہے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ تشریف فرما ہیں انہوں نے چھ مرتبہ لعابِ دہن عطا فرمایا' عرض کیا سات کی تعداد پوری کیوں نہیں فرمائی؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر [5]۔

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : اخبار الاخیار، فارسی ص ۱۲

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۱۹

[3] ایضاً : ص ۱۸

[4] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : اخبار الاخیار فارسی ص ۲۰

[5] ایضاً : بہجۃ الاسرار ص ۵۸

[6] ایضاً : ص ۵۶

ایک مجلس میں حضرت شیخ علی بن الہیتی کو اونگھ آگئی، حضرت شیخ نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا اور ان کے پاس جا کر باادب کھڑے ہو گئے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، حضرت شیخ نے فرمایا اسی لیے تو میں باادب کھڑا ہوں، شیخ علی بن ہیتی نے فرمایا:

میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا حضرت شیخ نے بیداری میں دیکھ لیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی کہ میں شیخ سے وابستہ رہوں [1]

حضرت شیخ نے ایک دفعہ فرمایا، ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم بقدم ہوتا ہے اور میں اپنے جد امجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم ہوں، آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوائے مقام نبوت کے [2]

نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث [3]

تبحرِ علمی:

فیضانِ نبوت وولایت کی موسلا دھار بارش نے سیدنا غوثِ اعظم کو علم وفضل کا بحر بے کراں بنا دیا تھا، آپ کے ارشادات کو سن کر بڑے بڑے اصحابِ کمال، اپنے عجز اور کم مائگی کے اعتراف پر مجبور ہو جاتے، حافظ ابوالعباس احمد بن احمد بندیجی کہتے ہیں کہ میں اور شیخ جمال الدین ابن جوزی حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حاضر ہوئے قاری نے ایک آیت تلاوت کی، شیخ نے اس کی ایک تفسیر بیان کی پھر دوسری تفسیر پھر تیسری۔ میں ابن جوزی سے پوچھتا کہ آپ کو اس تفسیر کا علم ہے وہ اثبات میں جواب دیتے، یہاں تک کہ حضرت شیخ نے گیارہ تفسیریں بیان کیں۔ ابن جوزی یہی کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں ہے۔ جب سلسلہ اس سے آگے بڑھا تو انہوں نے کہا یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ حضرت شیخ نے چالیس تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر ایک کا قائل بھی بیان فرماتے گئے، ابن جوزی، شیخ کی وسعتِ علمی پر انگشت بدنداں تھے، اتنے میں حضرت شیخ نے فرمایا:

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۵۹

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۲۶

[3] احمد رضا بریلوی، امام : حدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۲۵۲

اب ہم قال کی بجائے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سامعین کی کیفیتِ اضطراب اپنی انتہا کو پہنچ گئی، خود ابن جوزی کا یہ حال تھا کہ فرطِ اضطراب میں اپنا گریبان چاک کر لیا۔[1]

علامہ ابن جوزی :

ابن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ/۱۲۰۱ء) اپنے دور کے نامور مصنف اور نقادِ حدیث تھے، انہوں نے بہت سی احادیث کو اپنے معلومات کی مخالفت اور وہم کی بنا پر موضوع قرار دے دیا، علامہ ابن حجر عسقلانی نے متعدد مقامات میں ان پر بحث کی ہے اور کہا کہ احادیث کے موضوع قرار دینے میں ان پر اعتماد نہیں ہے، انہوں نے سُنت کے خلافِ شرع بدعات پر سخت تنقید کی، اور اس میں اس حد تک آگے چلے گئے کہ صوفیائے کرام سے غلبۂ حال میں سرزد ہونے والے اقوال و افعال پر بھی شدید طعن کیا اور جنون و جہالت کا نتیجہ قرار دیا، شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

درحقیقت یہ بھی تلبیسِ ابلیس ہے جو اس راستے سے ان پر حملہ آور ہوئی ہے۔[2]

ابن جوزی نے جہاں اپنی کتابوں میں بغداد اور دیگر مقامات کے اولیاء کرام کا ذکر کیا ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم کا ذکر نہیں کیا، بلکہ بقول حضرت خواجہ محمد پارسا حضرت شیخ پر انکار کیا اور اسی سبب سے پانچ سال جیل میں رہے۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں میں نے مکہ معظمہ میں ایک رسالہ دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ بعض مشائخ اور علماء ابن جوزی کو حضرت شیخ عبدالقادر کی خدمت میں لے گئے اور معافی کی درخواست کی، شیخ نے انہیں معاف فرما دیا۔ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ اپنے شیخ سیدی عبدالوہاب سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:

ابن جوزی بڑے عالم اور محدث تھے الحمد للہ کہ اس ورطہ سے نجات پا گئے۔

پھر فرمایا:

اے فلاں! شیخ عبدالقادر عظیم الشان بزرگ ہیں اور ان کا انکار زہر قاتل ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔[3]

---

۱ محمد یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۳۸

۲ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: مقدمہ اشعۃ اللمعات (مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) ص ۲۲

۳ ایضاً ص ۲۳

یرحمک اللہ :

ابراہیم الداری فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن جامع مسجد جاتے تو لوگ بازار میں ٹھہر جاتے تاکہ ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجتوں کی دعا کریں۔ ایک دن جمعہ کے روز آپ کو چھینک آئی تو مسجد میں حاضرین نے کہا

یرحمك الله و یرحم بك الله

اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی بدولت رحمت نازل فرمائے

لوگوں کی ملی جلی آوازوں کا شور سن کر مقصورۂ مسجد (ایک کمرہ) میں موجود خلیفہ مستنجد باللہ نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں جب بتایا گیا کہ شیخ کو چھینک آئی ہے اور لوگ اس کا جواب دے رہے ہیں تو خلیفہ خوف زدہ ہو گیا[1] کہ جب شیخ کی چھینک کا یہ حال ہے تو ہم کس شمار و قطار میں ہیں۔

قول و فعل کی ہم آہنگی :

ایک خطیب کے لیے ضروری ہے کہ اس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو ورنہ سامعین پر کماحقہٗ اثر نہ ہوگا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مدرسہ نظامیہ میں خطاب فرما رہے تھے، فقراء اور فقہاء کی ایک جماعت حاضر تھی، اتنے میں چھت سے ایک بڑا سانپ آپ کی گود میں آکر گرا، حاضرین خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے، وہ سانپ آپ کے کپڑوں میں داخل ہو گیا اور گردن کے گرد لپٹ گیا، آپ نے نہ تو سلسلۂ کلام قطع کیا اور نہ ہی پہلو بدلا، پھر وہ الگ ہو کر دم کے بل کھڑا ہو گیا اور کچھ بات کی اور چلا گیا۔ حاضرین نے عرض کیا یہ کیا ماجرا تھا؟ حضرت شیخ نے فرمایا

اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے متعدد بار اولیاء کو اس طرح آزمایا مگر کوئی بھی آپ کی طرح ثابت قدم نہ رہا، میں نے کہا کہ میں قضاء و قدر کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا اور تو ایک معمولی کیڑا ہے جسے قضاء و قدر حرکت و سکون میں لاتی ہے، میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے قول و فعل میں تضاد پایا جائے[2]

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۱۹

[2] ایضاً، ص ۴۴

جلالت علم :

تبلیغ و ہدایت کے لیے علم دین کا حامل ہونا نہایت ضروری ہے جو خود علم نہیں رکھتا اسے حق نہیں پہنچتا کہ دین کی تبلیغ کرتا پھرے، حضرت شیخ نے جب تک علمی کمال حاصل نہ کر لیا میدانِ تبلیغ میں قدم نہ رکھا۔ ایک دفعہ بغداد کے ایک سو نہایت ذکی فقہاء امتحان لینے کے لیے بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہوئے، ہر ایک نے متعدد سوالات تیار کیے ہوئے تھے، جب تمام حضرات مجلس میں بیٹھ گئے تو حضرت شیخ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، ان کے سینے سے نور کا ایک شعلہ برآمد ہوا اور تمام علماء کے سینوں پر سے گزر گیا، ان کے دلوں میں جو کچھ تھا سب مٹ گیا، اب ان کے غم و اضطراب کا عالم دیدنی تھا، کوئی چیخ رہا تھا، کسی نے عمامہ اتار پھینکا اور کسی نے گریبان چاک کر دیا۔ حضرت شیخ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے ایک ایک سوال کا جواب عنایت فرمایا، چنانچہ سب نے بالاتفاق آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔[1]

مقصد کی لگن :

دین متین کی تبلیغ ہر صاحب علم کا فریضہ ہے۔ آج کل فتنہ و فساد کی کثرت کا بڑا سبب یہ ہے کہ مقررین نے اس شعبہ کو فقط ذریعہ معاش بنا لیا ہے اور معمولی سے عذر کو بنیاد بنا کر وعدہ کے باوجود جلسوں میں نہیں پہنچتے، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولاد امجاد میں سے کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تو مجلس الخطاب کو جاری رکھتے اور جب جنازہ حاضر ہوتا تو کرسی سے اتر کر نماز جنازہ ادا فرماتے۔[2]

حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے:

میرے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو میں نے اسے ہاتھوں پر اٹھا کر کہا کہ یہ میت ہے، اس کے پیدا ہوتے ہی میں اسے اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔[3]

---

[1] عبدالوہاب شعرانی، امام: الطبقات الکبریٰ (مصطفی البابی، مصر) ج ۱ ص ۱۲۸

[2] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار ص ۵۵

[3] عبدالوہاب شعرانی، امام: الطبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲۹

حضرت شیخ کا زمانہ :

جب آپ بغداد تشریف لائے تو اس وقت ابو العباس مستظہر بامر اللہ (م ۵۱۲ ھ) کا عہد تھا، اس کے بعد مسترشد، راشد، المقتفی لامر اللہ اور المستنجد باللہ یکے بعد دیگرے تخت حکومت پر متمکن ہوئے۔ اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی کشمکش اپنے عروج پر تھی، حصولِ اقتدار کے لیے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا۔ گویا خوفِ خدا اور خوفِ آخرت کی جگہ اقتدار اور دنیا کی محبت نے لے لی تھی۔ اسی لیے حضرت شیخ کے خطبات میں اخلاص، للّٰہیت اور خشیتِ الٰہیہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔

فتنوں کا استیصال :

حضرت شیخ کے دور میں امتِ مسلمہ متعدد فتنوں کی زد میں تھی، آپ نے بیک وقت ان سب کا مقابلہ کیا اور کشتیٔ ملت کو بروقت سہارا دیا۔ اربابِ اقتدار کی سرکشی، علماءِ سوء اور ابن الوقت صوفیاء کی تبلیغِ دین سے بے رغبتی دنیا اور جاہ و زر کی محبت اور مسلمانوں کے سیاسی اضمحلال کے نتیجے میں جو فتنے پیدا ہوئے ان کا اجمالی طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور یہ کہ حضرت شیخ نے ان کا کیا علاج تجویز کیا ؟

۱- اربابِ اقتدار کے باہمی مناقشات اور تختِ حکومت پر قابض ہونے کی ہوس۔ حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں اخلاص، للّٰہیت اور خشیتِ الٰہیہ پر زور دیا ؛ دنیا کے مقابلے میں آخرت اور آخرت کے مقابلے میں رضاءِ الٰہی کے طلب کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲- اسلامی خلافت کے رُو بہ زوال ہونے اور مسلمانوں کے سیاسی اور عسکری اعتبار سے کمزور ہوتے کے سبب عیسائیت نئے ہتھکنڈوں سے لیس ہو کر علمی، فکری اور معاشرتی لحاظ سے اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی اس لیے حضرت شیخ نے توحید اور اسلام کی حقانیت پر بہت زیادہ زور دیا اور قوم مسلم کی کامیابی کا راستہ صرف اور صرف صحیح معنوں میں مسلمان بننے کو قرار دیا۔

۳- پانچویں اور چھٹی صدی میں اُموی اور عباسی خلفاء کے ابتدائی سلسلے نے منطق و فلسفہ اور دیگر علوم کا لٹریچر دوسری زبانوں سے عربی میں منتقل کیا بڑے بڑے فضلاء اس کام کے لیے مختص کیے اور یہ باور کرایا گیا کہ یہ علم و دانش کی بہت بڑی خدمت ہے، لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان فلسفی افکار و نظریات کے زیرِ اثر، عقلیت محضہ سے متاثر ہونے لگے

لہ ابو الحسن علی ندوی ، تاریخ دعوت و عزیمت (مجلس نشریات اسلام، کراچی) ج ۱ ص ۲۶۵

یعنی وحی و نبوت کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر عقل آوارہ کی راہنمائی کو کافی سمجھنے لگے اور جو باتیں از قبیلِ معجزات و کرامات ان کی سمجھ میں نہ آئیں ان کی بے دھڑک تاویلیں کرنے لگے، حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ، صحابۂ کرام اور اولیاء عظام کی پیروی کی اہمیت کو بھرپور انداز میں پیش کیا اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو معتزلہ باطنیہ اور فلاسفہ کی راہ پر چلنے سے منع کیا، اس سے پہلے شیخ مظفر منصور کا واقعہ گزر چکا ہے کہ انہیں فلسفہ کی قلمی کتاب دھو ڈالنے اور فضائل قرآن کی کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۔ اس دور میں شیعی تعصب اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا، ان کے غلط رجحانات لہٰذا روز بروز زور پکڑتے جا رہے تھے بالآخر اس ملعون نے عباسی خلافت کا خاتمہ کر دیا، حضرت شیخ نے صرف صحابۂ کرام کی عظمت کو اجاگر کیا، اور ان کی پیروی کو ذریعۂ نجات قرار دیا بلکہ ان کے ارشادات کو بطور سند و استشہاد پیش کیا۔

۵۔ فسق و فجور کی کثرت کا علاج؛ تقویٰ و پرہیزگاری، تزکیۂ نفس اور خدا اور رسول کی اطاعت کی تعلیم سے کیا[1]

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت شیخ کے خطبات سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس دور کے فتنوں کے استیصال کے لیے ہوتے تھے اور اس مقصد میں کامیابی کا یہ عالم تھا کہ ہر مجلس میں غیر مسلم مشرف بالاسلام ہوتے، بد مذہب راہِ راست پر آتے اور فساق و فجار تائب ہو کر تقویٰ و طہارت کی راہ پر گامزن ہو جاتے۔

اندازِ بیان :

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں دین کے اسرار و رموز کو بیان فرما دیتے تھے، آپ کا خطاب نہ تو طویل ہوتا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا الجھاؤ پایا جاتا، آپ کے ہاں فلسفیانہ موشگافی نہیں بلکہ قرآن پاک کا حکیمانہ انداز پایا جاتا ہے، ایک ہی مجلس میں مختصر جملوں میں متعدد موضوعات پر اظہار خیال فرماتے، آپ کا ایک ایک جملہ سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا۔ دینِ متین کی تعلیمات کو پرکشش انداز میں بیان فرماتے، بعض اوقات پرجلال کلمات بھی زبان مبارک سے صادر ہو جاتے جو سے ہر شخص متاثر ہوتا موقع و محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات اور احادیث طیبہ کو بیان کرتے بعض اوقات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات بھی زیبِ گفتگو بنتے، اسی طرح کبھی کبھی مقصد کو ذہن نشین کرنے کیلیے تمثیلات بھی بیان فرما دیتے۔

---

[1] عبدالنبی کوکب، علامہ : شاہ جیلان (رضا اکیڈمی، لاہور) ص ۹۔ ۶۸

عکسِ خطابت

ذیل میں آپ کے ارشادات اور خطبات کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ آپ نے اپنے دور کی ضروریات کو کس طرح پورا کیا، آپ کے ارشادات کی افادیت آج بھی بدستور باقی ہے۔ ضرورت صرف اتنی ہے کہ ہم دل و جان سے متوجہ ہو کر ان کا مطالعہ کریں۔

فریادِ اسلام :

اے قوم: اسلام رو رہا ہے، ان فاسقوں، فاجروں، مبتدعین، گمراہوں، جھوٹ کا لباس پہننے والے ظالموں اور جھوٹے دعویداروں سے سر پر ہاتھ رکھ کر پناہ مانگ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے، ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے اور جو تمہارے ساتھ تھے، امر و نہی کے ساتھ حکم چلاتے تھے، کھاتے پیتے تھے اب حالت یہ ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھے،

تو کتنا سنگ دل ہے، کتا پورے خلوص کے ساتھ اپنے مالک کے لیے شکار کرتا ہے، اس کی کھیتی اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرتا ہے، پہرہ دیتا ہے اور مالک کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے، حالاں کہ وہ اسے رات کے وقت چند لقمے کھلا دیتا ہے یا کوئی اور معمولی چیز کھلا دیتا ہے اور تو پیٹ بھر کر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتا ہے پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتا، اس کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا اور اس کی حدود کی پاسداری نہیں کرتا [1]

دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت :

دینِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیواریں گر رہی ہیں، بنیاد بکھر رہی ہے، اے زمین کے باسیو! آؤ جو منہدم ہو چکا ہے اسے مضبوط کریں اور جو گر چکا اسے بحال کریں [2]

---

[1] عبد القادر جیلانی، غوث اعظم سید : الفتح الربانی عربی (دار المعرفۃ بیروت) ص ۳۰۱

[2] ایضاً : ص ۲۹۵

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ :

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ جیسے اولیاء کرام تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تمہاری ہو جائیں جیسے ان کے لیے تھیں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو، اس کی معیت میں صبر کرو، اس کے افعال پر راضی رہو خواہ وہ تم سے متعلق ہوں یا دوسروں سے، اولیاء کرام دنیا میں رہ کر اس سے بے نیاز رہے اپنا حصہ اس سے تقویٰ وورع کے ہاتھ سے لیا، پھر آخرت کو طلب کیا، اس کے لیے اعمال صالحہ کیے اپنے نفسوں کی مخالفت اور اپنے رب کی اطاعت کی، پہلے اپنے آپ کو پھر دوسروں کو نصیحت کی[1]

اسی کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو :

افسوس، تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اطاعت دوسروں کی کرتا ہے، اگر تو فی الواقع اس کا بندہ ہوتا تو تیری دوستی اور دشمنی اسی کی خاطر ہوتی، صاحب یقین مومن، اپنے نفس، شیطان اور اس کی خواہش پر عمل پیرا نہیں ہوتا، وہ شیطان کا شناسا ہی نہیں ہے اس کی اطاعت کیوں کرے گا، وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا اس کے لیے ذلیل کیوں ہوگا، وہ تو اسے ذلیل کرتا ہے اور آخرت کا طلب گار رہے۔ اور جب اسے آخرت مل جاتی ہے تو اسے بھی ترک کر دیتا ہے اور اپنے مولیٰ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاتا ہے ہر وقت اسی کی مخلصانہ عبادت کرتا ہے، اس نے اپنے رب کا فرمان سن رکھا ہے۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء انہیں یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لیے خالص کرتے اور ہر باطل سے اعراض کرتے ہوئے مخلوق کو شریک بنانا چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مان، وہی تمام اشیاء کا خالق ہے، تمام چیزیں اسی کے دست قدرت میں ہیں، اس کے غیر سے طلب کرنے والے! تو بے عقل ہے، کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ[2]

ہر شے کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم سید : الفتح الربانی ص ۵

[2] ایضاً : ص ۱۰

ذاتی طور پر مالک نفع و ضرر :

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو تجھے کس نے طعام دیا ؟ تجھے اپنی ذات پر اعتماد ہے۔ تجھے مخلوق، درہم و دینار، بیع و شراء اور بادشاہِ وقت پر بھروسہ ہے، تو جس پر اعتماد کرتا ہے وہ تیرا خدا ہے، تو جس سے ڈرتا ہے، جس سے امید لگاتا ہے وہ تیرا خدا ہے، جسے تو نفع اور نقصان دینے والا جانتا ہے اور تیرا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر نفع اور نقصان جاری کیا ہے وہ تیرا خدا ہے، عنقریب تجھے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا [1]

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ مخلوقات میں سے کوئی نفع اور نقصان دیتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر جاری کیا ہے تو یہ اعتقاد نہ تو شرک ہے اور نہ ہی عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔

تقدیر :

اے موحدو ! اے مشرکو ! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں (از خود) کوئی چیز نہیں ہے، بادشاہ، غلام، سلطان، غنی اور فقیر سب تقدیرِ الٰہی کے قیدی ہیں، ان سب کے دل اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں وہ جیسے چاہتا ہے ان میں رد و بدل فرماتا ہے [2]

صفاتِ الٰہیہ :

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پسندیدہ صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے تم ان کی تاویل کرتے ہو اور اس کے فرمان کی مخالفت کرتے ہو، تمہارے پاس وہ وسعت کہاں ؟ جو صحابہ اور تابعین کے پاس تھی ؛ ہمارا رب عز و جل عرش پر ہے جیسے خود اس نے فرمایا بغیر کسی تشبیہ کے اور اسے معطل یا جسم مانے بغیر [3]

اس میں مسلک اہلِ سنت کی تائید اور معتزلہ کا رد ہے کہ وہ تاویلات سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں،

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوثِ اعظم : الفتح الربانی ص ۱۷

[2] ایضاً : ص ۴۷

[3] ایضاً، ص ۵۷

اسم اعظم :

علامہ سید احمد طحطاوی فرماتے ہیں :

قال القطب عبد القادر الجیلانی الاسم الاعظم ھو اللہ لکن شرط ان تقول اللہ و لیس فی قلبک سواہ ؎

قطب عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اسم اعظم "اللہ" ہے بشرطیکہ اللہ کہتے وقت تمہارے دل میں اس کے سوا دوسرا کوئی نہ ہو۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں محو استراحت ہوتیں اور دل پاک بیدار ہوتا، آپ جس طرح آگے دیکھتے تھے اسی طرح پیچھے دیکھتے، ہر شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے، کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیداری کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی آپ کی خصوصیات میں شریک ہو سکتا ہے، ہاں آپ کی امت کے ابدال اولیاء آپ کے بچے ہوئے کھانے اور پانی کو تناول کرتے ہیں، انہیں آپ کے مقامات کے دریاؤں میں سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کے پہاڑوں سے ایک ذرہ دیا جاتا ہے کیوں کہ وہ آپ کے مقتدی ہیں، آپ کے دین پر عمل پیرا ہیں، آپ کے دین کی خدمت اور راہنمائی کرتے ہیں اور آپ کے دین و شریعت کے علم کی اشاعت کرتے ہیں۔ ؎

کتاب و سنت کے پروں کے ساتھ بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر، دربار الٰہی میں اس حال میں حاضر ہو کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو، حضور کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اور اپنا معلم بنا، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں زیب و زینت دے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے، آپ روحوں میں حکم فرمانے والے مریدوں کے مربی، مقام محبوبیت پر فائز ہونے والوں کے سردار، اولیاء کے امام اور ان کے درمیان احوال و مقامات تقسیم کرنے والے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کار تقسیم آپ کے سپرد کر دیا ہے (حدیث شریف میں ہے انما انا قاسم و یعطی اللہ ؎ ۱۲ قادری) آپ کو سب کا امیر بنا دیا ہے، دستور ہے کہ جب بادشاہ کی طرف سے

؎ احمد الطحطاوی، سید : حاشیہ مراقی الفلاح (مطبعہ ازہریہ، مصر) ص ۲

؎ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں،

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم   رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں   (حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

شکر کو خلعتیں دی جاتی ہیں تو انہیں امیری تقسیم کرتا ہے [1]

مقام انبیاء علیہم السلام :

انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفوس، طبائع اور خواہشات کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ ریاضت و مجاہدہ کی کثرت کے سبب حقیقت کے لحاظ سے زمرۂ ملائکہ میں داخل ہو گئے [1]

طریقِ محبت :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ راہِ محبت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی پیروی کرو [2]

اتباعِ شریعت :

جو شخص آدابِ شریعت نہیں اپناتا، قیامت کے دن آگ اسے ادب سکھائے گی [3]

وہ حقیقت بے دینی ہے جس کے لیے شریعت گواہی نہ دے [4]

کتاب و سنّت :

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا، ایک ہاتھ میں آپ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں قرآن پاک نہیں تھامتا اس کی رسائی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں ہو سکتی، وہ تباہ و برباد ہو جائے گا، گمراہی اور

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم : الفتح الربانی ص ۱۴۳

[2] ایضاً : ص ۶۹

[3] ایضاً : ص ۱۴۳

[4] ایضاً : ص ۹۱

[5] ایضاً : ص ۹۰

ضلالت اس کا مقدر ہو گی، یہ دونوں بارگاہِ الٰہی تک تیرے راہنما ہیں، قرآن پاک، تمہیں دربارِ خدا تک اور سنت، بارگاہِ مصطفیٰ تک پہنچائے گی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱؎

تم اپنی نسبت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صحیح کر لو، جو صحیح معنوں میں آپ کا پیروکار ہوا اس کی نسبت صحیح ہے، اتباع کے بغیر تمہارا یہ کہہ دینا مفید نہیں کہ میں حضور کی امت میں سے ہوں، جب تم اقوال و افعال میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرو گے تو آخرت میں آپ کی صحبت میں ہو گے ۲؎

اخلاص اور عمل :

اے شہر والو! تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا ہے اور اخلاص کم ہو گیا ہے، اعمال کے بغیر اقوال کی کثرت ہے، عمل کے بغیر قول فائدہ نہیں دیتا، وہ تیرے حق میں دلیل نہیں بلکہ تیرے خلاف دلیل ہے، وہ بے جان جسم ہے، وہ ایک ایسا بت ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور نہ ہی اس میں پکڑنے کی صلاحیت ہے، تمہارے اکثر اعمال بے روح لاشے ہیں۔ روح کیا ہے؟ اخلاص، توحید، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدمی ۳؎

وہ علم ــــ جس کے ساتھ عمل نہ ہو :

علم چھلکا ہے اور عمل مغز، چھلکے کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ مغز محفوظ رہے اور مغز کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس سے تیل نکالا جائے، وہ چھلکا کس کام کا جس میں مغز نہ ہو، اور وہ مغز بے کار ہے جس میں تیل نہ ہو، علم ضائع ہو چکا ہے کیونکہ جب علم پر عمل نہ رہا تو علم بھی ضائع ہو گیا، عمل کے بغیر علم کو پڑھنا اور پڑھانا کیا فائدہ دے گا، اے عالم! اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو علم سکھا ۴؎

۱؎ [illegible]، غوث اعظم   الفتح الربانی ص ۹۴

۲؎ ایضاً : ص ۹۰

۳؎ ایضاً : ص ۷۰

۴؎ ایضاً : ص ۱۰۶

وہ عمل جس کے ساتھ علم نہ ہو :

مجھے تیری مدح یا ذم، دینے اور نہ دینے کی فکر نہیں ہے، تیری خیر اور شر اور نیر سے متوجہ ہونے یا نہ ہونے کو بھی میں خاطر میں نہیں لاتا، تو جاہل ہے اور جاہل کی پروا نہیں کی جاتی، اگر تجھے موقع ملے اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو تیری عبادت مردود ہوگی، کیوں کہ یہ عبادت، جہالت پر مبنی ہے اور جہالت تمام تر فساد کا باعث ہے [1]

پہلے فرائض پھر نوافل :

صاحب ایمان کو چاہیے کہ پہلے فرائض ادا کرے جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کرے پھر نوافل اور فضائل میں مشغول ہو، فرائض سے فارغ ہوئے بغیر سنتوں کا ادا کرنا بے وقوفی اور سرکشی ہے، فرائض کے ادا کرنے سے پہلے سنتوں اور نفلوں میں مصروف ہوا تو وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ وہ ذلیل کیا جائے گا [2]

نماز اور دیگر اعمال :

اے لڑکے: تو دنیا میں بقا اور عیش کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ امور کو تبدیل کر دے تو نے سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لینا کافی ہے، یہ تیرے لیے اسی وقت مفید ہوگا جب تو اس کے ساتھ کچھ اور امور (اعمالِ صالحہ) ملائے گا، ایمان اقرار اور عمل کا نام ہے، جب تو گناہوں، لغزشوں میں مبتلا اور احکامِ الٰہیہ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا ان پر اصرار کرے گا، نماز، روزہ، صدقہ اور افعالِ خیر ترک کرے گا تو یہ دو شہادتیں تجھے کیا فائدہ دیں گی؟ جب تو نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو یہ ایک دعویٰ ہے، تجھے کہا جائے گا اس دعوے پر دلیل کیا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان کا ادا کرنا، جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیرِ الٰہی کو تسلیم کرنا اس دعویٰ کی دلیل ہے، جب تو نے یہ عمل کیے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہوں گے، قول بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص اور اتباعِ سنت

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوثِ اعظم : الفتح الربانی ص ۷
[2] ایضاً، قلائد الجواہر عربی، مقالہ ۴۸ ص ۹۰

کے مقبول نہیں ؎

حضرت شیخ نے فرمایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جب کہ محققین متکلمین کے نزدیک ایمان نام ہے ان امور کی تصدیق کا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے، البتہ احکام اسلام تب جاری ہوں گے جب زبان سے اقرار کرے گا اور ایمان کامل تب ہوگا جب اعمالِ صالحہ پائے جائیں گے۔

زہد کیا ہے؟

جو آخرت کا طلب گار ہو اسے دنیا سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، اور جو اللہ تعالیٰ کا طالب ہو اسے آخرت سے بھی بے نیاز ہو جانا چاہیے، دنیا کو آخرت کے لیے اور آخرت کو اپنے رب کریم کے لیے ترک کر دے جب تک اس کے دل میں دنیا کی خواہش اور لذت باقی رہے گی، اور جب تک وہ کھانے پینے کی اشیاء، لباس، اہل و عیال، مکان، سواری اور اقتدار و اقتدار سے راحت حاصل کرنا چاہے، یا فنونِ علمیہ میں سے کسی فن مثلاً مسائل عبادات سے زیادہ فقہ، روایت حدیث یا مختلف قراءات سے قرآن پاک کے پڑھنے، نحو، لغت یا فصاحت و بلاغت میں محو ہو، یا فقر کے زوال اور دولت مندی کے حصول یا مصیبت کے زائل ہونے اور عافیت کے مل جانے کے لیے کوشاں ہو، مختصر یہ کہ نقصان سے بچنے اور نفع کے حاصل کرنے کی فکر میں ہو وہ پورا زاہد نہیں ہے کیونکہ ان امور میں سے ہر ایک میں نفس کی لذت، خواہش کی موافقت طبیعت کی راحت اور اس کی محبت مضمر ہے اور اس سے اطمینان و سکون میسر ہوتا ہے، لہٰذا کوشش کی جائے کہ ان تمام امور کو دل سے نکال دیا جائے ؎

تصوف؟

بلند ہو کر، اپنے دل کو منزل ملال کے قریب ہو جاؤ کہ تجھے معرفتِ الٰہیہ حاصل ہو جائے گی، تو اپنے قصے کو، اپنے ہیں، اور دل کو پاک صاف کر، تجھے معنی مل جائے گا، تصوف، صفا سے بنا ہے، صاحبِ اعلان کا لباس پہننے والے، تصوف میں سچا صوفی وہ ہے جو اپنے دل کو اپنے مولا کے ماسوا سے پاک کر دے اور یہ تمام رنگ برنگے کپڑے پہننے، چہروں کے زرد کر لینے اور کندھوں کے جھکا لینے، اولیاء کرام کے

ـــه عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم، الفتح الربانی ص ۱۰

ـــه ایضاً: فتوح الغیب (مع قلائد الجواہر) مقالہ ۵ ص ۹۶

واقعات زبان پر سجا لینے اور تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیوں کے متحرک کرنے سے حاصل نہیں ہوتا، یہ مقام، مولا تعالیٰ کو سچے دل سے طلب کرنے، دنیا سے بے نیاز ہو جانے، مخلوق کو دل سے نکال دینے اور اپنے مولا کے ماسوا سے الگ تھلگ ہو جانے سے حاصل ہوتا ہے[1]

عظمتِ صحابہ :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچے تھے اس لیے تمام مال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیا، آپ کے وصف کے ساتھ موصوف اور فقر میں آپ کے شریک ہو گئے، یہاں تک کہ عباء (چغہ) پہن لی اور آپ کے ساتھ ظاہراً اور باطناً، سرّاً اور علانیۃً موافقت اختیار کر لی[2]

صحابۂ کرام کے ورع و تقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ستر قسم کے مباح اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ کہیں گناہ میں واقع نہ ہو جائیں اور امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے دس حصوں میں سے نو حصوں کو اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائیں، انہوں نے اس احتیاط کے پیشِ نظر ایسا کیا کہ حرام کا ارتکاب تو کجا اس کے قریب سے بھی گزر نہ ہو[3]

مقامِ ولایت :

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اولیاء کرام کے حق میں حسنِ ظن نہیں رکھتا، ان کی بارگاہ میں تواضع اور انکساری اختیار نہیں کرتا حالاں کہ وہ رؤسا اور امراء ہیں، ان کے سامنے تیری کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مل سوعقد کا سلسلہ ان سے وابستہ کر دیا ہے، انہی کی بدولت آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سبزہ اگاتی ہے، مقام مخلوق ان کی رعایا ہے، ان میں سے ہر ایک پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہے جسے آفات و بلیات کی آندھیاں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتیں، وہ اپنے نفوس یا دوسروں کے طالب ہو کر مقام توحید اور اپنے مولا کی رضا سے نہیں ہٹتے[4]

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم، الفتح الربانی، ص ۹۰

[2] ایضاً : ص ۹۷

[3] ایضاً : فتوح الغیب (برحاشیہ قلائد) مقالہ ۳۵ ص ۶۹-۶۸

[4] ایضاً : الفتح الربانی، مجلس ۱۴، ص ۵۱

تکوین :

بندہ جب مقام توحید و اخلاص پر فائز ہو جاتا ہے تو بعض اوقات اشیاء اس کے لیے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکوین میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تکوین اس کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ اب یہ تکوین (باذن اللہ) خود اس کے لیے ہوتی ہے، جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ جس کے لیے کہے گا کُنْ (ہو جا) تو وہ ہو جائے گی لیکن عظیم شان آج کی تکوین میں نہ کہ کل کی تکوین میں ۱؎

اولیاء کرام کی بے ادبی :

اے اللہ تعالیٰ اور اس کے خواص سے جاہل! ان کی غیبت کا ذائقہ نہ چکھ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے، خبردار، بخبردار! زنہار! زنہار! ان کی برائی کے درپے نہ ہو کیونکہ ان کے بدلے ہی غیرت کی جاتی ہے ۲؎

جب کوئی مشکل پیش آجائے :

اگر تجھے کوئی مشکل درپیش ہو اور تو حیلے اور منافقت میں غرق نہ ہو کہ جس کے تدارک کا قصد کرے دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد دعا مانگ۔

اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے صالحین تک میری راہنمائی فرما، ان کی صحبت کی طرف میری راہنمائی فرما، مجھے تیری راہ دکھلائے، تیرا الہام مجھے کھینچے ہو، تیرا اشارہ مجھے جگہ جگہ ہے تیرے قرب کے نور کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے اور تقلید کے طور پر نہیں بلکہ مسلّم کھلا ہو کر دیکھے جیسے بتا دے ۳؎

تبلیغ دین کا معاوضہ :

میں تمام زندگی اولیاء کرام کے پاس سے ہی کچھ حاصل کرتا رہا ہوں، ایمان کی خدمت کرتا رہا ہوں، اس سلسلے نے مجھے فائدہ دیا، میں تم سے نصیحت اور خطاب کا معاوضہ نہیں چاہتا، میرے خطاب کا معاوضہ ہے

۱؎ عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم، الفتح الربانی مجلس ۶۲ ص ۲۳۹

۲؎ ایضاً، مجلس ۲۲ ص ۸۵

۳؎ ایضاً، مجلس ۲۰ ص ۹۳

کر اس پر عمل کرو ۔[1]

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں ، نہ تو تیری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ ہی تیرے سونے کا طلب گار ہوں ۔[2]

علماء اور اولیاء سے بغض :

پہلے لوگ دین اور دلوں کے اطباء ، اولیاء اور صالحین کی تلاش میں مشرق و مغرب کا چکر لگاتے تھے ، جب انہیں ان میں سے کوئی مل جاتا تو اس سے اپنے دین کی دوا طلب کرتے تھے ، اور آج تم فقہاء ، علما اور اولیاء سے بغض رکھتے ہو جو ادب اور علم سکھاتے ہیں ، نتیجہ یہ ہے کہ تم دوا حاصل نہیں کر پاتے ۔[3]

علماء سوء :

تم ان علماء کی صحبت اختیار نہ کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت تمہارے لیے نحوست کا باعث ہوگی ۔[4]

تو احوالِ باطنہ کو نہیں پہچانتا تو ان میں کلام کیوں کرتا ہے ؛ تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں تو اس کی طرف کیوں بلاتا ہے ؟ تو صرف اس مالدار کو پہچانتا ہے ، اس بادشاہ کو پہچانتا ہے ، تیرے لیے کوئی رسول و مرسل نہیں ہے تو ورع اور پرہیز کے ساتھ نہیں کھاتا ، تو حرام طریقے سے کھاتا ہے ۔ دین کے بدلے دنیا کا کھانا حرام ہے ، تو منافق ہے دجال ہے ، میں منافقوں کی دو کانوں کا دشمن ہوں ، ان کی عقلوں کو تباہ کرنے والا ہوں ، میرے کہاں اس منافق کا گھر تباہ کر دیں گے اور اس کا ایمان سلب کر لیں گے جس کا وہ دعویدار ہے ۔[5]

ان لوگوں کی بات نہ سنو جو اپنے نفسوں کو خوش کرتے ہیں ، بادشاہوں کے سامنے ذلت اختیار کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی نہیں سناتے ، اگر سنائیں بھی سہی تو ازراہِ منافقت اور تکلف سنائیں گے ، اللہ تعالیٰ زمین کو ان سے اور ہر منافق سے پاک فرمائے یا انہیں توبہ کی توفیق دے اور اپنے دروازے کی جانب ہدایت

---

[1] عبدالقادر جیلانی ، غوثِ اعظم : الفتح الربانی مجلس ۴۲ ص ۱۳۷

[2] ایضاً ، مجلس ۳۹ ص ۱۲۷

[3] ایضاً ، مجلس ۳۹ ص ۱۲۷

[4] ایضاً ، مجلس ۱۴ ص ۵۱

[5] ایضاً ، مجلس ۶۲ ص ۲۴۴

عطا فرمائے ۔[1]

مختصر یہ کہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریعت وطریقت کی تعلیمات بے خوف وخطر بیان کیں اور بد مذہب اور فریبی کو راہِ راست کی طرف بلایا، یقیناً وہ خوش بخت لوگ تھے جو حضرت کے ہاتھوں پر تائب ہوئے اور اپنی دنیا وآخرت کے سنوارنے کا انتظام کر گئے

محی الدین :

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ۵۱۱ھ میں جمعہ کے روز سیاحت سے برہنہ پا بغداد واپس آرہا تھا، میرا گزر ایک مریض کے پاس سے ہوا جس کا رنگ بدلا ہوا تھا اور جسم کمزور تھا، اس نے مجھے کہا السلام علیک یا عبد القادر : میں نے اسے سلام کا جواب دیا، اس نے مجھے قریب بلا کر کہا کہ مجھے بٹھا دو، میں نے اسے بٹھایا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کا جسم صحت مند ہو گیا، رنگ نکھر گیا اور حالت سدھر گئی، اس نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا میں دین ہوں، انتہائی کمزوری کی حد تک پہنچ چکا تھا تمہاری بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی عطا فرمادی ہے، اس سے رخصت ہو کر جامع مسجد پہنچا تو ایک شخص نے یا سیدی محی الدین کہتے ہوئے اپنے جوتے مجھے پیش کر دیئے، پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے آتے اور یا محی الدین کہتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے ۔[2]

اخلاق وعادات

خوفِ خدا :

ایمان، خوف ورجا کے درمیان ایک کیفیت کا نام ہے، اولیاء کرام پر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف اس قدر غالب ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی معصیت کی طرف راغب نہیں ہوتے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے طلبگار رہتے ہیں، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حرم کعبہ

---

[1] عبد القادر جیلانی، غوثِ اعظم ، الفتح الربانی مجلس ۶۲ ص ۲۴۵

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ ، قلائد الجواہر ص ۵۰

میں دیکھا کہ کنکریوں پر چہرہ رکھے ہوئے عرض کر رہے تھے :

اے مالک ! بخش دیجیے اور اگر میں مستحقِ سزا ہوں تو قیامت کے دن مجھے نابینا اٹھا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے ۱؎

علامہ اقبال نے یہ دعا کس خوب صورت انداز میں نظم کی ہے :

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر — روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر — از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اربابِ اقتدار سے استغنار :

اولیاء کرام کا معمول رہا ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں ان کا جھکا ہوا سر، سلاطین و ملوک کے سامنے خم نہ ہوا اور نہ ہی تخت و تاج کے ساتھ وابستگی ان کے لیے سرمایۂ افتخار رہی، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت خضر کا بیان ہے کہ میں تیرہ سال شیخ کی خدمت میں حاضر رہا، میں نے نہیں دیکھا کہ وہ کسی بڑے آدمی کے لیے کھڑے ہوئے ہوں یا بادشاہ کے دروازے پر گئے ہوں یا بساطِ شاہی پر بیٹھے ہوں، ایک دفعہ کے علاوہ بادشاہ کا کھانا کبھی تناول نہ فرمایا، شاہانِ وقت اور امراء کے نرم اور گداز بستروں پر بیٹھنے کو ایسی سزا قرار دیتے تھے جو انسان کو دنیا ہی میں دے دی گئی ہو۔ بادشاہ، وزیر اور دیگر ارکانِ سلطنت حاضر ہوتے تو آپ پہلے ہی اُٹھ کر گھر تشریف لے جاتے۔ جب وہ لوگ آکر بیٹھ جاتے تو آپ تشریف لاتے، اس طریقِ کار کا مقصد یہ تھا کہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہ کرنا پڑے۔ ان سے گفتگو کے دوران آپ کا لب و لہجہ سخت ہوتا اور مؤثر انداز میں انہیں نصیحت فرماتے، وہ عجز و انکسار کا پیکر بنے آپ کے سامنے حاضر رہتے تھے ۲؎

ایک دفعہ خلیفۂ وقت مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف ملاقات کے لیے آیا، سلام کیا اور درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں اور ساتھ ہی دراہم و دنانیر کی دس تھیلیاں پیش کیں جنہیں دس خادم اٹھائے ہوئے تھے، آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، خلیفہ کے اصرار پر دو تھیلیاں ہاتھوں میں لے کر دبائیں تو ان میں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے فرمایا :

اے ابو المظفر! تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ لوگوں کا خون چوس کر لاتے ہو اور مجھے پیش کرتے ہو،

۱؎ سعدی شیرازی، مصلح الدین : گلستان (شرکت علمیہ، ملتان) باب ۲ ص ۶۷

۲؎ محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۲۰ - ۱۹

خلیفہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہوگیا، حضرت شیخ نے فرمایا:

خدا کی قسم! اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق کا پاس نہ ہوتا تو یہ خون بہتا ہوا خلیفہ کے محل تک پہنچ جاتا۔[1]

حضرت شیخ برسرِ منبر سلاطین اور خلفاء و امراء کو کارِ خیر کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع فرماتے، ظالموں کے والی بنانے پر بلا خوف لومۃ لائم انکار فرماتے، جب خلیفۂ وقت مقتفی لامر اللہ نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید المعروف بہ ابن مزاحم ظالم کو قاضی مقرر کیا، تو آپ نے برسرِ منبر خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

تو نے ایک ظالم ترین شخص کو قاضی مقرر کر دیا ہے، کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین کو کیا جواب دے گا؟

خلیفہ کانپ گیا اور اس کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا اور اسی وقت قاضی مذکور کو معزول کر دیا۔[2]

خلیفۂ وقت کو خط لکھتے تو اس انداز سے:

عبدالقادر تمہیں یہ حکم دیتا ہے، اس کا حکم تم پر جاری اور اس کی اطاعت تم پر واجب ہے وہ تیرا مقتدا اور تجھ پر حجت ہے۔

خلیفہ کو مکتوب گرامی ملتا تو کھڑے ہو کر اسے بوسہ دیتا۔[3]

غریب نوازی:

اپنی عظمت و جلالت کے باوجود کوئی بچہ بھی بات کرتا تو حضرت شیخ اس کی بات توجہ سے سنتے، بڑوں کی عزت کرتے، سلام کرنے میں ابتدا کرتے، ضعیفوں اور فقیروں کی مجلس میں بیٹھتے، کبھی کسی معصیت کار اور مال دار کے لیے کھڑے نہ ہوتے۔[4]

جب کوئی شخص روپیہ پیش کرتا تو اسے فرماتے کہ جائے نماز کے نیچے رکھ دو، خود اسے ہاتھ نہ لگاتے، جب خادم آتا تو اسے فرماتے کہ جائے نماز کے نیچے جو کچھ ہے لے جاؤ اور نانبائی اور سبزی فروش کو دے آؤ، جب

[1] محمد یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۳۰
[2] ایضاً: ص ٦
[3] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار ص ۱۰۵
[4] ایضاً: ص ۹۰

کبھی خلیفہ خلعت بہ طور ہدیہ بھواتا تو فرماتے کہ ابوالفتح آنے والے کو دے آؤ، اس سے علماء وفقہاء اور مہمانوں کے لیے آٹا قرض منگوایا کرتے تھے۔ ؎۱

حضرت شیخ عبدالرزاق قادری فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو اس کے بعد صرف ایک مرتبہ حج کیا، واپسی پر مقام حلہ میں اترے تو فرمایا اس جگہ سب سے غریب گھرانہ تلاش کرو، دیرانے میں ایک خیمہ طاجس میں ایک بڑھا، ایک بڑھیا اور ان کی بچی رہائش پذیر تھی، حضرت شیخ نے ان کی اجازت سے اسی جگہ قیام فرمایا، حلہ کے بزرگ اور رؤساء نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ ہمارے ہاں قیام فرمائیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمائی، عقیدت مند جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انواع و اقسام کے کھانے، جانور اور سونا چاندی کے نذرانے پیش کیے، حضرت شیخ نے سب کچھ اس بڑھے کو عنایت فرما دیا اور خود صبح کے وقت وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ؎۲

ایک پریشان حال فقیر نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں دریا پار کرنا چاہتا تھا لیکن میری ناداری کے سبب ملاح نے مجھے لے جانے سے انکار کر دیا، اتنے میں کسی عقیدت مند نے تیس دینار کی ایک تھیلی لا کر پیش کی۔ حضرت شیخ نے اس فقیر کو دے دی اور فرمایا ملاح کو دے دو اور اس سے کہو کہ آئندہ کسی فقیر کو مایوس نہ کرے اور اپنی قمیص بھی اتار کر اسے دے دی جو بیس دینار میں فروخت ہو گئی۔ ؎۳

رزقِ حلال :

صوفیائے کرام باطن کی صفائی کے لیے صدق مقال اور رزقِ حلال کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ حضرت شیخ نے حلال و طیب گندم ایک کاشتکار کو دی ہوئی تھی جسے وہ ہر سال کاشت کرتا، آپ کے بعض معتقدین اسے پیستے اور اس میں سے ہر روز چار پانچ روٹیاں پکا کر شام کے وقت پیش کر دیتے۔ شیخ کچھ اپنے لیے رکھ لیتے اور باقی حاضرین میں تقسیم فرما دیتے۔ ؎۴

حضرت شیخ فرماتے ہیں میں نے تمام اعمال کی چھان بین کی مگر ان میں کھانا کھلانے سے افضل اور حسنِ اخلاق سے زیادہ شرافت والا کوئی عمل نہ پایا۔ یہ بھی فرماتے کہ میرے ہاتھ میں سوراخ ہے اگر ہزار دینار بھی میرے

؎۱ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۹۲

؎۲ ایضاً، ص ۹۱-۲

؎۳ ایضاً، ص ۹۳

؎۴ ایضاً، ص ۹۳

پاس آجائیں تو وہ ایک رات بھی میرے پاس نہیں رہیں گے ۔[1]

معمولاتِ شب :

(محمد بن) ابو الفتح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے چالیس سال حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت کی اس عرصہ میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے، اگر کبھی وضو ٹوٹ جاتا تو اسی وقت وضو کرتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے، عشاء کی نماز پڑھ کر خلوت خانہ میں چلے جاتے، کسی دوسرے کو وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی اور فجر سے پہلے باہر تشریف نہ لاتے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ خلیفۂ وقت ملاقات کے لیے حاضر ہوا لیکن فجر سے پہلے ملاقات نہ کر سکا ۔[2]

انہی کا بیان ہے کہ مجھے چند راتیں آپ کے ساتھ گزارنے کا اتفاق ہوا، رات کے کچھ ابتدائی حصہ میں نماز پڑھتے پھر ذکر کرتے یہاں تک کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا، پھر کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا تہائی حصہ گزر جاتا، آپ کا سجدہ طویل ہوتا پھر طلوعِ فجر کے قریب تک مراقبہ کرتے ۔[3]

عفو و درگزر :

حضرت شیخ حسن الصوفی ان اپنی خصائل آپ تھے ہر آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والا یہی سمجھتا کہ آپ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ میری عزت افزائی کی جاتی ہے، آپ اپنے احباب کی خطاؤں سے درگزر فرماتے اور جو شخص قسم کھا کر کچھ عرض کرتا اس کی بات تسلیم کر لیتے اور اپنے علم کا اظہار نہ فرماتے ۔

ایک دن خادم سے بہت ہی قیمتی چینی آئینہ ٹوٹ گیا، اس نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا

از قضا آئینۂ چینی شکست

آپ نے چہرے پر اطمینان کے ساتھ مسکراتے ہوئے فرمایا:

خوب شد سامانِ خود بینی شکست [4]

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۸

[2] ایضاً : ص ۶۹

[3] علی بن یوسف الشطنوفی، امام : بہجۃ الاسرار ص ۸۵

[4] محمد ضیاء اللہ قادری، مولانا : سیرت غوث الثقلین (قادری کتب خانہ، سیالکوٹ) ص ۱۴۰

حدودِ الٰہیہ کا تحفظ :

حضرت شیخ کسی سائل کو محروم نہ فرماتے اگر پاس زیب تن کیا ہوا کپڑا ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑتا، اپنی ذات کے لیے کسی پر ناراض نہ ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم فرمائی ہوئی حدود کی خلاف ورزی قطعًا برداشت نہ کرتے اس وقت آپ کا قہر وغضب اپنے عروج کو پہنچ جاتا۔ [1]

حفظ مراتب :

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی امتی خواہ وہ کتنا ہی باکمال کیوں نہ ہو مقام انبیاء کو نہیں پا سکتا، اس سے آگے بڑھنا تو دور کی بات ہے، ایک شخص زہد وطاعت اور کرامت وعبادت میں مشہور زمانہ تھے انہوں نے کہیں کہہ دیا کہ :

میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یونس بن متّٰی سے آگے بڑھ گیا ہوں

یہ بات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی، اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے، آپ کا چہرۂ انور شدتِ غضب سے تمتما اٹھا، آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور تکیہ اٹھا کر اپنے سامنے دے مارا اور فرمایا: میں نے اس کے دل پر وار کیا ہے،، حاضرین دوڑتے ہوئے اس شخص کے پاس پہنچے، دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے حالاں کہ وہ اس سے پہلے تندرست اور توانا تھا۔

بعد میں انہیں خواب میں عمدہ حالت میں دیکھا گیا، پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، اور حضرت شیخ عبدالقادر نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کی اور حضرت یونس علیہ السلام سے مجھے اس بات کی معافی دلا دی، شیخ کی برکت سے مجھے بڑی خیر ملی ہے [2]

بزرگانِ دین کا ادب واحترام وجہِ سعادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ طالب علمی کے دور میں حضرت شیخ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ایک بزرگ کی زیارت کے لیے گئے جن کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مقام غوثیت پر فائز ہیں، راستے میں ایک ساتھی ابن السقا نے کہا کہ میں ان سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکیں گے، دوسرے ساتھی عبداللہ شامی نے کہا میں ان سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا، دیکھیے وہ کیا جواب

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۹۵

[2] محمد یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۲۱

دیتے ہیں، حضرت شیخ نے فرمایا: خدا کی پناہ: میں ان سے کوئی سوال نہیں کروں گا، میں تو ان کی زیارت کی برکت حاصل کرنے کے لیے جا رہا ہوں۔

جب اس بزرگ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابن السقا کی طرف ناراضگی سے دیکھتے ہوئے فرمایا: اے ابن سقا! تجھ پر افسوس، تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب مجھے معلوم نہیں، وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ آتش کفر کے شعلے تیرے بدن کو چاٹ رہے ہیں، پھر عبداللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھ سے ایک مسئلہ پوچھ کر دیکھنا چاہتے ہو کہ میں کیا جواب دیتا ہوں، تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، تم نے میری بے ادبی کی ہے، میں تمہیں کانوں تک دنیا میں دھنسا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

پھر حضرت شیخ کی طرف متوجہ ہوئے، انہیں اپنے پاس بٹھایا، عزت افزائی کی اور فرمایا:

اے عبدالقادر: تم نے ادب ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کر لیا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بغداد میں بر سر منبر کہہ رہے ہو "قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ" اور دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے تمام اولیاء تمہارے احترام میں سر خم کیے ہوئے ہیں۔[1]

زیارت مزارات:

حیات ظاہرہ کے ساتھ اس دنیا میں تشریف فرما بزرگوں کی خدمت میں حاضری کی طرح بعض اوقات بزرگوں کے مزارات پر بھی حاضری دیتے، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت معروف کرخی، حضرت حماد دباس[2] اور دیگر بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہونے کا تذکرہ کتب میں ملتا ہے۔

---

[1] عبدالرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس، فارسی (نسیم پریس، لکھنؤ) ص ۳۰۳-۳۰۲

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۶۶۔

[3] ایضاً: ص ۳۹

[4] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار ص ۸۶

کشف وکرامات

اولیار کرام کی کرامات برحق ہیں یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے، معتزلہ عقل پرستی میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ کرامت کا انکار ہی کر بیٹھے، جب کہ دوسری طرف عامۃ الناس کرامتوں کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ انہوں نے کرامات کے تذکرہ ہی مقصد زندگی اور حاصل حیات سمجھ لیا، حالاں کہ کرامت، اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جو اپنے خاص بندوں کو اتباع شریعت تزکیۂ نفس، اخلاص، للٰہیت اور دینی خدمات کے صلے میں عطا فرماتا ہے، پھر اولیار کرام کا مقصد بھی ان کرامات کا حاصل کرنا نہیں ہوتا وہ تو اپنے عقائد، اعمال، اخلاق اور احوال، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کو حاصل زندگی قرار دیتے ہیں۔

شیخ بقا ابن بطو فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ قول و فعل کا اتحاد نفس اور قلب کی یگانگت، اخلاص و تسلیم کا باہمی ربط استوار کرنا، ہر تصور، ہر لحظہ، ہر سانس اور تمام واردات و احوال میں کتاب و سنت کو حاکم بنانا اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس سے تعلق ہے۔[1]

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلتا ہوا دینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا ہو اس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے اُٹھے اور ہر عمل میزانِ شریعت پر جائز اور مستحسن قرار پائے یہی معراج انسانیت ہے اور یہی بزرگانِ دین کی محبت و عقیدت کا صحیح طریقہ ہے۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت، عظمت اور دینی خدمات کا ایک جہان معترف ہے آپ کی کرامات کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا ہے جو متشدد دین میں شمار ہوتے ہیں۔

ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

سیدنا عبدالقادر جیلانی کی کرامات کی کثرت پر مورخین کا اتفاق ہے، شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اور امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ شیخ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں، ان میں سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک بادِ بہاری تھا جس نے دلوں کے

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار ص ۴۸

کبھر ستان میں نئی جان ڈال دی اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی [1]

شیخ الحرمین امام عبداللہ یافعی فرماتے ہیں کہ آپ کے مناقب اور فضائل جلیلہ گنتی سے باہر ہیں، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

> یہ کلام بلاشبہ حق ہے کیوں کہ آپ پیدائشی ولی ہیں، ابتدا ہی سے خوارق آپ سے ظاہر ہوتے رہے، آپ نے نوے سال کی عمر شریف پائی اور اس عرصہ میں آپ سے بکثرت کرامات کا ظہور ہوا، [2]

شیخ ابو سعید احمد بن ابی بکر حریمی اور شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی فرماتے ہیں:

> آپ کی کرامات موتیوں کی لڑیوں کی طرح تھیں کہ ایک کے بعد دوسری ظاہر ہوتی، اگر کوئی حاضر ہونے والا ہر روز متعدد کرامات شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا۔

اندازہ کیجیے نوے سال کی عمر میں آپ سے کتنی کرامات صادر ہوئی ہوں گی یہ تو خوارق کا تذکرہ ہے، آپ کے علمی عملی فضائل، اور ابتداء و انتہاء کے افعال، اخلاق اور احوال الگ ہیں، لہٰذا بلا شک و شبہ کے بغیر کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی کرامات اور فضائل کا اندازہ تو کیا جا سکتا ہے یقینی طور پر ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا [3]

رفعت مقام:

یہ واقعہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت شان کا حوالہ ہے کہ آپ نے پچاس سے زائد اکابر مشائخ عراق کی موجودگی میں کرسی خطابت پر جلوہ افروز ہو کر سرمستی میں فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے

یہ فرمان سنتے ہی تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنیں جھکا دیں، [4]

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تین سو تیرہ اجلہ اولیاء نے اپنی اپنی جگہ اپنے سر جھکا دیے جن میں سے حرمین شریفین میں ستو

---

[1] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت ج ۱ ص ۲۵۰

[2] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق، زبدۃ الاسرار ص ۴-۳

[3] علی بن یوسف شطنوفی، امام، بہجۃ الاسرار ص ۸

عراق میں ساٹھ، عجم میں چالیس، شام میں تیس، مصر میں بیس، مغرب میں ستائیس، مشرق میں تئیس، حبشہ میں گیارہ، سدِ یاجوج میں سات، وادیٔ سراندیپ میں سات، کوہ قاف میں سینتالیس اور سمندری جزیروں میں چوبیس حضرات تھے[1]

حضرت شیخ عدی بن مسافر سے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ ہر زمانے میں فرد ہوتا ہے، فرمایا: ہاں، لیکن شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی کو یہ بات کہنے کا حکم نہیں دیا گیا، ان سے پوچھا گیا کہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، اسی لیے تو تمام اولیاء کرام نے اپنے سر خم کر دیے تھے۔

گردنیں جھک گئیں، سر بچھ گئے، دل ٹوٹ گئے
کشف ساق کہاں؟ یہ تو قدم تھا تیرا[2]

علامہ تاذفی فرماتے ہیں کہ بقول بعض حضرات قدم کا حقیقی معنیٰ مراد نہیں ہے بلکہ مجازی معنیٰ مراد ہے؛ قدم کا استعمال مجازی طور پر طریقہ کے معنیٰ میں ہوتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ میرا طریقہ قرب اور کشادگی کے اعتبار سے حالتِ انتہا میں اعلیٰ ترین طریقہ ہے؛

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے جلیل القدر فاضل مولانا غیر اللہ علوی شکار پوری نے اپنے ایک مکتوب میں اس بارے میں اختلاف نقل کیا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک صرف اس زمانہ کے اولیاء کی گردن پر ہے یا تمام اولیاء کی گردن پر، پھر طویل گفتگو کے بعد فرماتے ہیں؛

گزشتہ تفصیل سے تم نے جان لیا ہوگا کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کا مقام تمام اولیاء سے بلند ہے اور یہ حقیقت اولیاء عظام کے کشفِ صحیح سے ثابت ہے، اربابِ کشف کی عدالت اور مختلف مقامات سے تعلق رکھنے کے علاوہ ان کی تعداد اتنی ہے کہ عقل ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو تسلیم نہیں کرتی، اس حقیقت کا انکار محض اس لیے کیا جاتا ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں ہوتی، حضرت شیخ کی بارگاہ میں بے ادبی سے خدا کی پناہ[3]

پھر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت شیخ قدس سرہ کا ارشاد قدمی ہذہ الخ ان لوگوں کو شامل ہے جن کی رسائی ہوگی۔

---

[1] عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار ص ۱۲

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۲۲

[3] احمد رضا بریلوی، امام: حدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۲۳۹

[4] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۲۳

حق تعالیٰ میں قربِ ولایت کے راستے سے ہو، صحابۂ کرام کی بارگاہِ الٰہی تک رسائی قربِ نبوت کی راہ سے ہوئی ہے لہٰذا یہ ارشاد شامل نہیں ہے [1]

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں متقدمین اور متاخرین اولیاء کرام کے ارشادات دیکھنا ہوں تو بہجۃ الاسرار، امام شطنوفی، قلائد الجواہر، علامہ تاذفی اور زبدۃ الاسرار، محدث دہلوی کا مطالعہ کیا جائے۔

چند دیگر کرامات :

معروف کتابوں میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جن کرامات کا تذکرہ ہے ان کے احاطہ کے لیے طویل دفتر درکار ہے۔ ذیل میں چند کرامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- ایک عورت بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئی کہ آپ مرغ تناول فرما رہے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی کھا رہا ہے، آپ نے اپنا دستِ اقدس مرغی کی ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا :

  اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو جا جس کی شان بوسیدہ ہڈیوں کو حیات نو عطا فرمانا ہے۔

  مرغی اسی وقت زندہ ہو گئی اور شور مچانے لگی۔ آپ نے فرمایا جب تیرا بیٹا اس مقام کو پہنچ جائے تو جو چاہے کھائے [2] (یعنی یہ دور اس کے مجاہدہ و ریاضت کا ہے)

- ایک دفعہ دریائے دجلہ میں ایسی طغیانی آئی کہ بغداد کے غرق ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا، لوگ حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک چھڑی ہاتھ میں لی اور دریا کے کنارے جا کر ایک جگہ گاڑ دی اور فرمایا یہاں تک، اسی وقت پانی کم ہو گیا [3]

- روافض کی ایک جماعت بڑے بڑے سربند دو ٹوکرے لائی، اور کہا ہمیں بتائیے ان میں کیا ہے؟ حضرت شیخ

---

[1] فقیر اللہ علوی شکارپوری، علامہ : مکتوبات شاہ فقیر اللہ (حشیم پریس، لاہور) مکتوب ۱۹ ص ۴۰

[2] الف۔ علی بن یوسف شطنوفی، امام : بہجۃ الاسرار ص ۲۰

ب۔ محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۳۷

ج۔ عبدالرحمٰن جامی، مولانا : نفحات الانس (حشیم پریس، لاہور) ص ۳۴۱

د۔ احمد بن حجر المکی الہیتمی، علامہ : فتاویٰ حدیثیہ (مصطفیٰ البابی، مصر) ص ۴۱۴

ہ۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : زبدۃ الاسرار ص ۷۷-۸

[3] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۲۶

کرسی سے نیچے اترے اور فرمایا اس میں ایک اپاہج بچہ ہے پھر اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق کو اس کے کھولنے کا حکم دیا، جو بچہ برآمد ہوا اسے حکم دیا کہ کھڑا ہو جا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بھاگنے لگا، دوسرے ٹوکرے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں تندرست بچہ ہے، اس میں سے بچہ نکلنے پر بھاگنے لگا تو اسے فرمایا بیٹھ جا، وہ وہیں بیٹھ گیا اور چلنے کے قابل نہ رہا، اسی وقت پوری جماعت رفض تائب ہو گئی [1]

٭ ابوالحسن المعروف ابن سطنطنہ بغدادی کہتے ہیں میں حضرت شیخ کے پاس پڑھا کرتا تھا اور رات کا اکثر حصہ اس خیال سے بیدار رہتا کہ شاید میرے متعلق کوئی خدمت ہو۔ ماہ صفر ۵۵۳ھ کی ایک رات حضرت شیخ گھر سے باہر تشریف لائے، میں بھی پیچھے پیچھے چل دیا، آپ بغداد سے باہر تشریف لائے کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ ہم کسی نامعلوم شہر میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ ایک مسافر خانہ میں تشریف لے گئے جہاں چھ افراد موجود تھے۔ انہوں نے سلام عرض کیا ایک طرف سے کچھ دیر رونے کی آواز آتی رہی پھر بند ہو گئی، ایک شخص کسی کو اٹھائے ہوئے باہر چلا گیا، اور ایک دوسرا شخص ننگے سر حاضر ہوا جس کی مونچھوں کے بال بڑھے ہوئے تھے، آپ نے اسے کلمہ طیبہ پڑھایا، مونچھوں کے بال درست کیے، ٹوپی پہنائی اور اس کا نام محمد رکھا، اور دوسرے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یہ میت کا بدل ہے۔

واپسی بھی اسی طرح ہوئی، دوسرے دن میں نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ ہی لیا کہ وہ کونسی جگہ تھی؟ اور وہ لوگ کون تھے؟ فرمایا کہ وہ شہر نہاوند تھا، وہ چھ افراد ابدال اور نجبار تھے، رونے والا ان کا ساتھی تھا، میں اس کی وفات پر وہاں پہنچا تھا، میت کو اٹھا کر لے جانے والے ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے اسے کفن دفن کے لیے لے گئے تھے، اور جسے میں نے کلمہ پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا عیسائی تھا۔ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ اسے وفات پانے والے کا قائم مقام بنا دیا جائے [2]

کلمات تحسین اور خراجِ عقیدت:

حضرت شیخ ابوسعید قیلوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام کو کثرت سے سرکار بغداد کی مجلس میں دیکھا اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

من اراد الفلاح فعلیه بملازمة هذا المجلس

---

[1] علی بن یوسف شطنوفی، امام، بہجۃ الاسرار ص ۶۳

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ، قلائد الجواہر ص ۳۱

جو شخص کامرانی چاہتا ہے اس مجلس کو لازم پکڑے ۔ [1]

- سیدنا غوث اعظم جیلانی کے ایام میں حضرت تاج العارفین ابوالوفا کی زیارت کے لیے جاتے تو آپ خود بھی کھڑے ہو جاتے اور حاضرین کو بھی فرماتے اللہ تعالیٰ کے ولی کے لیے کھڑے ہو جاؤ، ایک دن فرمایا :

اے عبدالقادر : جب تمہارا وقت آئے تو ان سفید بالوں کو یاد رکھنا اور داڑھی کی طرف اشارہ کیا ،

اے عبدالقادر : ہر مرغ آواز نکالے گا اور چپ ہو جائے گا اور تمہارا مرغ روز قیامت تک نواسنج رہے گا ۔

جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو ان کے اصحاب نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا :

جب اس جوان کا وقت آئے گا تو خاص و عام اس کے محتاج ہوں گے ، گویا میں انہیں بر سر مجلس یہ قول حق کہتے ہوئے سن رہا ہوں ۔

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

اور اولیاء ان کے آگے گردنیں جھکا دیں گے ، تم میں سے جو شخص اس وقت کو پائے تو وہ ان کی خدمت کو لازم پکڑے ۔ [2]

- شیخ شہاب الدین عمر سہروردی فرماتے ہیں :

شیخ عبدالقادر ، طریق معرفت کے سلطان اور باتحقیق منصرف فی الوجود تھے ، اللہ تعالیٰ نے انہیں تصرف اور عظیم کرامات میں وسیع دست قدرت عطا فرمایا تھا ۔ [3]

- حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز قدس سرہ لطائف الغرائب میں اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اس وقت مجاہد تھے اور خراسان کے ایک پہاڑ پر مصروف مجاہدہ ، جب انہوں نے حضرت غوث کا فرمان سنا تو فوراً تعمیل کرتے ہوئے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور فرمایا ، قدماک علی راسی بلکہ یہ سر پر ، حضرت غوث نے اس وقت اپنی مجلس میں اولیاء کے جم غفیر کے سامنے فرمایا : غیاث الدین سنجری کے بیٹے نے فوراً سر جھکا دیا

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی ، شیخ محقق ، زبدۃ الاسرار ص ۵۹
[2] ایضاً ، ص ۷
[3] ایضاً ، ص ۴

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کر دیا، اور اپنے حسن ادب اور تواضع کے سبب ممالکِ ہند کا والی بنے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا جس طرح غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا [1]

* حضرت خواجہ بہاء الحق والدین، شاہ نقشبند قدس سرہٗ سے حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ کے ارشاد قدمی ھذہ الخ کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ آپ کے زمانۂ مبارک کے ساتھ خاص ہے یا تمام زمانوں کو شامل ہے بہاءالدین نے فرمایا:

آپ کی زبان مبارک سے تخصیص معلوم نہیں ہوتی [1]

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہٗ کو اسم ذات کا نقش، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ سے حاصل ہوا، حضرت شاہ نقشبند نے حضرت سید امیر کلال سے اسم ذات کا سبق حاصل کیا، کوشش یہ کی کہ اسم ذات دل میں نقش ہو جائے، مگر قلق و اضطراب اور انقباض کا سامنا کرنا پڑا، آبادی کو چھوڑ کر جنگل کا رُخ کیا، ایک دن حضرت خضر سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا، بارگاہِ غوثیت میں التجا کرو، ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق التجا کی تو خواب میں حضرت غوث الثقلین کی زیارت ہوئی، انہوں نے اسم ذات کی تلقین کی اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کیا، حضرت خواجہ نقشبند فرماتے ہیں:

میں نے اسی وقت اسم ذات کا نقش اپنے ظاہر و باطن میں اس حد تک دیکھا کہ جس چیز پر نظر ڈالتا وہی نقش دکھائی دیتا اور میری بصارت و بصیرت میں وہی نقش سج بس گیا۔ میں نے کمخواب اور اس کی بنائی کو دیکھا تو مجھے اس کے نقش و نگار میں بھی اسم ذات دکھائی دیا۔

اسی لیے آپ کی شہرت نقشبند کے لقب سے ہو گئی [2]۔

* مؤرخ اسلام حافظ ذہبی فرماتے ہیں،

شیخ عبدالقادر بن ابو صالح عبداللہ بن جنگی دوست ابو محمد جیلی زاہد، شیخ العصر، مقتدائے عارفین، صاحب مقامات و کرامات، حنابلہ کے مدرس، محی الدین، دعظ اور لوگوں کے خیالات پر گفتگو کرنے کی صداقت آپ پر ختم ہو گئی ...... شیخ موفق (ابن قدامہ) کہتے ہیں کہ ہم آپ کے مدرسہ میں ایک مہینہ نو دن ٹھہرے، پھر آپ کا وصال ہو گیا، اور ہم نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، ان

---

[1] فقیر اللہ علوی شکارپوری، مولانا علامہ: مکتوبات، مکتوب ۴۹ ص ۲۰۸

[2] ایضاً: مکتوب ۴۹ ص ۲۰۹

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے زیادہ کسی کی کرامات کا تذکرہ نہیں سُنا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ دین کی بنا پر ان سے زیادہ کسی کی تعظیم کی جاتی ہو[1]

* امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

جب نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ تک پہنچی تو یہ منصب ان کے سپرد ہو گیا، بارہ اماموں اور حضرت شیخ کے درمیان اس مرکز پر کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا، اس راہ میں اقطاب و نجباء کو جو فیوض و برکات پہنچتے ہیں وہ آپ ہی کے واسطے سے معلوم ہوتے ہیں، کیوں کہ یہ مرکز ان کے علاوہ کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوا، اسی لیے آپ نے فرمایا ہے:

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
أَبَدًا عَلَى أُفُقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

متقدمین کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندیوں کے افق پر درخشاں رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا۔

سورج سے مراد، فیضان ہدایت و ارشاد کا آفتاب ہے اور غروب ہونے سے مراد اس فیضان کا منقطع ہو جانا ہے۔

جو معاملہ متقدمین سے متعلق تھا حضرت شیخ کے تشریف لانے پر ان سے متعلق ہو گیا، اور آپ رشد و ہدایت کے ملنے کا واسطہ بن گئے، جیسے کہ آپ سے پہلے متقدمین تھے، نیز جب تک فیض کا واسطہ ہونا برقرار ہے اس وقت تک آپ کا وسیلہ ضروری ہے[2]

پھر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کا قائم مقام ہے اور حضرت شیخ کا نائب ہونے کے اعتبار سے یہ معاملہ اس سے متعلق ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے[3]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اولیائے امت اور اصحاب طرق میں سے، راہِ جذب کی تکمیل کے بعد جو اس نسبت (اویسیہ)

---

[1] ذہبی، حافظ، تاریخ اسلام؛ العبر فی خبر من غبر (کویت) ۳، ص ۲-۱۷۱
[2] احمد سرہندی، شیخ مجدد الف ثانی: مکتوبات (مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی) دفتر دوم ص ۸۸۵
[3] ایضاً، دفتر دوم ص ۸۸۵

کی اصل کی طرف مضبوط اور مستحکم ترین طریقہ پر مائل ہوئے ہیں اللہ اس جگہ پوری طرح ثابت قدم ہوئے ہیں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہیں اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں [1]

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم کی اصل نسبت، نسبت اویسیہ ہے جو نسبت سکینہ کی برکات کے ساتھ مخلوط ہے مطلب یہ ہے کہ یہ شخص عالم بالا کے نفوس فلکیہ اور ارواح کاملین کی محبت کے ضمن میں اس نقطہ کی مراد اور مجوب بن جاتا ہے جو شخص اکبر میں ذات الٰہیہ کے مقابل ہے، اس محبت کی راہ سے اس پر تجلیات الٰہیہ میں سے ایک تجلی وارد ہوتی ہے جو تخلیق، تدبیر اور قرب کے درمیان جامع ہے اور بے انتہا انس اور برکت حاصل ہوتی ہے، اس صورت میں اس کمال کا ارادہ اور اس کی طرف توجہ کی گئی ہو یا نہ، گویا یہ ایک ایسا امر ہے جو اس کے ارادہ کے بغیر ظاہر ہو جاتا ہے، اسی لیے حضرت غوث اعظم فخر اور بڑائی کے کلمات سے گویا ہوئے ہیں اور ان سے تسخیر عالم ظاہر ہوتی ہے [2]

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

اشغال طریقت اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صحبت متصلہ کے حاصل کرنے میں طریقہ نقشبندیہ میری سند میں قوی ترین ہے اور نسبت باطن میں میری اقتدار طریقہ جیلانیہ (قادریہ) سے ہے کیوں کہ طریقہ نقشبندیہ میں اصل اللہ تعالیٰ کے تصور کی حفاظت ہے، ہر انسان کی عقل میں اس ذات اقدس کی طرف اشارہ واقع ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی صورت اجمالیہ ذہنیہ ہے، یہ حضرات اس کو واسطہ بناتے ہیں تاکہ اس پر مداومت کریں اور جس وقت چاہیں ان سے حقیقۃ الحقائق کی طرف منتقل ہوں۔

طریقہ جیلانیہ (قادریہ) میں اصل، روح اور سِر کی تہذیب ہے، جب یہ مہذب ہو جائیں تو جس وقت ان کو استعمال کریں تجلی اعظم کی معرفت حاصل ہو جائے گی [3]

شاہ اسمٰعیل دہلوی، اپنے پیر سید احمد بریلوی کے لیے نسبت قادریہ اور نقشبندیہ کے حصول کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[1] ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ: ہمعات (اکادیمیۃ الشاہ ولی اللہ دہلوی، حیدرآباد) ص ۶۱

[2] ایضاً: ص ۶۴-۶۳

[3] ایضاً: کلمات طیبات فارسی (مجتبائی، دہلی) ص ۱۶۰

جناب حضرت غوث الثقلین اور جناب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحیں ان کی طرف متوجہ ہوئیں، اور ایک ماہ تک ان میں اختلاف رہا، ہر ایک امام کا تقاضا تھا کہ سید صاحب کو مکمل طور پر اپنی طرف کھینچ لیں، پھر دونوں حضرات نے ایک پہر تک سید صاحب کے نفسِ نفیس پر قوی اور زور آور توجہ دی یہاں تک کہ اس ایک پہر میں دونوں نسبتیں حاصل ہو گئیں [1] (ملخصاً)

قطع نظر اس سے کہ حقیقتِ واقعہ کیا ہے؛ اس عبارت میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الثقلین (انسانوں اور جنوں کے فریادرس) اور وصال سے کئی صدیاں بعد زور آور توجہ دینا اور نسبتِ قادریہ کا فیضان فرمانا تسلیم کیا گیا ہے۔

٭ حضرت شاہ فقیر اللہ نقشبندی فرماتے ہیں،

گزشتہ تفصیل سے تمہیں طریقہ عالیہ قادریہ کی دوسرے تمام طرق پر اور اس سلسلے کے متبعین کی باقی تمام سلاسل کے متبعین پر فضیلت معلوم ہو گئی، کیوں کہ تابع کی فضیلت متبوع کی فضیلت کے سبب ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس جگہ سے ظاہر ہو گیا کہ طریقہ عالیہ قادریہ کے مرید کو مرشد قادری کے ہوتے ہوئے دوسرے سلاسل سے استفادہ نہ کرنا چاہیے کیوں کہ دوسرے سلاسل کے بزرگ، حضرت غوث الثقلین کے توسط سے استفادہ کرتے ہیں اور اوائل و آخر میں آپ ہی کے واسطے سے کشادِ کار پاتے ہیں اگرچہ اقطابِ وقت اور نجباءِ زمانہ ہی کیوں نہ ہوں، لہٰذا دیگر سلاسل والے اگر سلسلۂ عالیہ قادریہ سے استفادہ کریں تو ان کے حق میں زیادہ فیض کا سبب ہو گا [2]

٭ امام احمد رضا قادری بریلوی فرماتے ہیں:

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا؟

[1] محمد اسمٰعیل دہلوی، صراطِ مستقیم فارسی (مکتبہ سلفیہ، لاہور) ص ۱۶۶
[2] فقیر اللہ علوی شکارپوری، م ۱۱۹۵ھ؛ مکتوبات، مکتوب ۴۹ ص ۲۱

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سے کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا؛
تاجِ فرقِ عُرَفا کس کے قدم کو کہیے،
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا ؎۱

تصانیف مبارکہ:

محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی گراں قدر تصانیف عالیہ کے اسمار کتب تذکرہ میں درج ذیل بیان کیے گئے ہیں، کسی قدر تفصیل بعد میں پیش کی جائے گی۔

۱۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی: جو اردو ترجمہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
۲۔ الغنیۃ لطالبی طریق الحق (غنیۃ الطالبین)
۳۔ سر الاسرار و مظہر الانوار فی ما یحتاج الیہ الابرار
۴۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر
۵۔ آداب السلوک والتوصل الی منازل الملوک ؎۲
۶۔ فتوح الغیب
۷۔ تحفۃ المتقین وسبیل العارفین
۸۔ حزب الرجاء والانتہاء
۹۔ الرسالۃ الغوثیہ
۱۰۔ الفیوضات الربانیہ فی الاوراد القادریۃ
۱۱۔ الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۔ مراتب الوجود
۱۳۔ معراج لطیف المعانی
۱۴۔ یواقیت الحکم ؎۳

؎۱ احمد رضا بریلوی، امام: حدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۹ - ۲۳۸
؎۲ عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین (مکتبۃ المثنیٰ، بیروت) ج ۵ ص ۳۰۷
؎۳ اسمٰعیل پاشا بغدادی: ہدیۃ العارفین (مکتبۃ المثنیٰ، بغداد) ج ۱ ص ۵۹۶

سرکیس نے معجم المطبوعات میں ایک اور تصنیف بشائر الخیرات کا ذکر کیا ہے جس میں درود پاک کے مختلف صیغے اور کلمات جمع کر دیے گئے ہیں غالباً یہ وہی کتاب ہے جس کا ذکر الکبریت الاحمر کے نام سے اس سے پہلے کیا جا چکا ہے[1]

الفتح الربانی، سیدنا غوث اعظم کے باسٹھ مواعظ اور ملفوظات کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر مختصر اور بعض طویل ہیں اس کتاب کے اسلوب کا تذکرہ اور اس کے اقتباسات گزشتہ صفحات میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

یہ بابرکت کتاب ۱۲۸۱ھ اور ۱۳۰۲ھ میں قاہرہ میں طبع ہوئی[2] اس وقت دار المعرفۃ، بیروت کا مطبوعہ ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء عربی نسخہ پیش نظر ہے۔ اسی کے اقتباسات کا اردو ترجمہ گزشتہ صفحات میں دیا گیا ہے، اس کے متعدد اردو تراجم چھپ چکے ہیں، فرید بک سٹال، لاہور کے منتظمین کی خوش بختی ہے کہ وہ عربی متن مع اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں یہ ترجمہ اہل سنت کے جلیل القدر عالم مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی نے کیا تھا، مترجم کا تذکرہ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

فتوح الغیب، سیدنا غوث اعظم قدس سرہٗ کے اٹھتر مقالات پر مشتمل ہے، استانبول میں ۱۲۸۱ھ میں طبع ہوئی[3] شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے فارسی میں اس کا ترجمہ اور شرح کی جو مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ سے ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۱ء میں طبع ہوئی، اردو میں متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، سید محمد فاروق القادری کا ترجمہ مکتبہ المعارف، لاہور نے اور دار رشید محمود کا ترجمہ حامد اینڈ کمپنی، لاہور نے شائع کیا۔

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائیے

فتوحات و فصوص تا قبل ہے یا غوث[4]

غنیۃ الطالبین، اس کتاب کا مشہور نام یہی ہے جب کہ طبعی اس کا نام الغنیۃ لطالبی طریق الحق لکھا گیا ہے، ابتدا کتاب میں ایمان، اسلام اور ان سے متعلقہ مسائل بیان کیے گئے ہیں، کتاب الادب میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے شرعی آداب کا بیان ہے، باب معرفۃ الصانع میں ایمان کی حقیقت اور گمراہ فرقوں کا تذکرہ ہے، باب الالفاظ میں بہ لحاظ القرآن میں نفس، روح اور قلب کی تشریح ہے، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی تلقین کے بعد سال بھر کے مہینوں اور دنوں میں کی جانے والی عبادات اور تقریبات کے لیے ہدایات دی گئی ہیں۔

---

[1] عبد النبی کوکب، قاضی علامہ: اردو دائرۃ المعارف (دانشگاہ پنجاب) ج ۱۲ ص ۹۳۲

[2] ایضاً، ص ۹۳۲

[3] ایضاً، ص ۹۳۲

[4] احمد رضا بریلوی، امام: حدائق بخشش (مع ادبی جائزہ)، ص ۲۴۹

آخری فصلوں میں مریدین اور مشائخ کے آداب طریقت بتاتے ہیں۔ ان ہی فصلوں میں صحبت، فقر، مجاہدہ، توکل، شکر، صبر، رضا اور صدق کے مباحث بھی ملتے ہیں۔ اس کتاب میں شریعت و طریقت کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے مسلمانوں میں ایمان کے استحکام اور عمل کے احیاء کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب دو جلدوں میں بولاق میں ۱۲۸۸ھ اور ۱۳۲۲ھ میں چھپی، مکہ مکرمہ سے ۱۳۱۴ھ میں ایک ایڈیشن شائع ہوا دہلی سے ۱۳۰۰ھ میں یہ کتاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کے بین السطور فارسی ترجمہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ لبیب کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی[۱] اردو میں اس کے متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی سے جناب شمس بریلوی کا ترجمہ چھپ کر بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔

غنیۃ الطالبین، حضرت غوث اعظم کی تصنیف ہے یا نہیں، اس میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے، حافظ ابن کثیر علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اسے تسلیم کرتے ہیں۔

ابن کثیر لکھتے ہیں:

وقد صنف کتاب الغنیۃ[۲]

علامہ تاذفی فرماتے ہیں:

ولہ کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق وکتاب فتوح الغیب[۳]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ در کتاب غنیۃ الطالبین وضع تعیین کردہ اند[۴]

اسی طرح کحالہ اور اسمٰعیل باشا بغدادی[۵] نے بھی تسلیم کیا ہے۔

لیکن شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کسی حد تک انکار کرتے ہیں، غنیۃ الطالبین کے فارسی ترجمہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں:

---

[۱] عبدالنبی کوکب قاضی، مولانا علامہ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی) ج ۱۲ ص ۹۴۱

[۲] ابن کثیر، حافظ: البدایہ والنہایہ (مکتبۃ المعارف، بیروت) ج ۱۲ ص ۲۵۲

[۳] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۷

[۴] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ: ہمعات (حیدرآباد، سندھ) ص ۲۳

[۵] عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین ج ۵ ص ۳۰۷

[۶] اسمٰعیل باشا بغدادی: ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۵۹۶

اس کتاب کی نسبت آنجناب کی طرف اگرچہ مشہور ہے لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید اس میں کچھ کلمات آنجناب کے ہوں میں نے ترجمہ کر دیا ہے۔ [1]

جب کہ علامہ عبد العزیز پرہاروی ایک حدیث پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی طرف منسوب غنیۃ الطالبین میں اس حدیث کا واقع ہونا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے کیوں کہ یہ نسبت صحیح نہیں ہے اور اس میں موضوع حدیثیں بکثرت وارد ہیں۔ [2]

حضرت ملا علی قاری کے استاذ علامہ ابن حجر مکی، اللہ تعالیٰ کی جہت اور جسمیت سے تنزیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

امام العارفین، قطب الاسلام والمسلمین، استاذ عبد القادر جیلانی کی تصنیف غنیہ میں جو کچھ مذکور ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیوں کہ یہ بات کسی نے جلد سازش کتاب میں شامل کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے انتقام لے گا، ورنہ حضرت شیخ اس سے بری ہیں، یہ بے بنیاد مسئلہ ان کی طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے جب کہ وہ کتاب و سنت اور فقہ شافعیہ اور حنابلہ میں کامل دسترس رکھتے تھے، اس کے علاوہ اللہ نے انہیں ظاہری اور باطنی معارف و خوارق سے نوازا تھا اور ان کے احوال تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔ [3]

باب معرفۃ الصانع میں مرجئہ کے بارہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے حنفیہ کو بھی ان کا ایک گروہ شمار کیا ہے اور حنفیہ کا تعارف ان الفاظ میں کر دیا گیا ہے۔

حنفیہ، وہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے بعض اصحاب ہیں، انہوں نے کہا کہ ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان امور کی معرفت اور اقرار کا جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ (ترجمہ عربی عبارت)

اس فاضل [illegible] کی تصنیف پر ایک [illegible] ہے۔

حنفیہ کا مرجئہ کے فرقوں میں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ان کے نزدیک ایمان معرفت اور اقرار کا نام ہے۔ احناف کے مذہب کے خلاف ہے جو ان کی کتابوں میں ثابت ہے، ہو سکتا ہے کہ بعض اہل بدعت نے احناف کی دشمنی میں

---

[1] محمد برخوردار ملتانی، حاشیہ نبراس (شاہ عبد الحق محدث دہلوی اکیڈمی، بندیال) ص ۴۷۵

[2] عبد العزیز پرہاروی، علامہ، نبراس ص ۴۰۵

[3] احمد بن حجر مکی ہیتمی، علامہ، فتاویٰ حدیثیہ (مصطفیٰ البابی، مصر) ص ۱۴۷

یہ عبارت حضرت شیخ قدس سرہ کے کلام میں داخل کر دی ہو۔[1]

قصیدۂ غوثیہ :

حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ بعض اوقات شعر و سخن کے ذریعے بھی اظہار خیال فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں قصیدۂ غوثیہ کو بے حد شہرت حاصل ہوئی، مشائخ کرام اسے بطور ورد پڑھتے اور اس کی برکتیں حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہ قصیدہ بہجۃ الاسرار مطبوعہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء مطبع مصطفی البابی الحلبی، مصر کے حاشیہ ص ۲۳۰-۲۳۲ پر چھپا ہوا ہے، اور اس سے پہلے اس کے فوائد و برکات کا ذکر کیا گیا ہے، نیز یہ کہ عوام اسے قصیدہ غوثیہ کے نام سے اور خواص قصیدہ خمریہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں؛

درج ذیل فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ یہ قصیدہ حضرت شیخ نے حالت جذبہ اور استغراق میں لکھا ہے جو شخص ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول اور مخلوق کے نزدیک محبوب ہوگا۔

۲۔ جو اسے اپنا وِرد بنا لے اس کا حافظہ مضبوط ہو جائے گا جو پڑھے سنے یاد رہے گا۔

۳۔ جو شخص اسے پڑھے اگرچہ عربی نہ ہو عربی سمجھنے کی یافت میں اضافہ ہو۔

۴۔ جو شخص کسی حاجت کے لیے چالیس دن پڑھے، اللہ تعالیٰ کے اذن سے چالیس دن سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جائے۔

۵۔ جو شخص اس قصیدہ مبارکہ کو اپنے پاس رکھے اور ہر دن تین بار پڑھے یا دوسرے سے سنے اور ہر صبح حسن عقیدت کے ساتھ اس کی زیارت کرے ان شاء اللہ تعالیٰ خواب میں حضرت غوث الثقلین کی زیارت اور ہمکلامی سے مشرف ہو اور امراء و ملوک کے سامنے محترم ہو۔

۶۔ جس نیت سے پڑھے وہ مراد حاصل ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اعتقاد صحیح ہو اور پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ کا ثواب بارگاہِ غوثیت میں پیش کرے۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تین بار یہ درود پاک پیش کرے؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْكَرَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔[2]

---

[1] عبدالنبی کوکب قاضی، علامہ : اردو دائرۃ المعارف ج ۱۲ ص ۹۳۲

[2] حاشیہ بہجۃ الاسرار، مطبوعہ مصطفی البابی، مصر ص ۳۰ - ۲۲۹

بعض لوگ اس قصیدہ مبارکہ کی نسبت سیدنا غوث اعظم کی طرف کرنے میں تامل دکھائی دیتے ہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

سرکار عالم مدار قادریت ..... کی طرف قصیدۂ مبارکہ لامیہ امریہ غوثیہ کی نسبت بیشک استفاضہ و شہرت رکھتی ہے، اور عرصہ سے مشائخ اس کا وظیفہ کرتے اور اجازتیں دیتے اور ہزاروں خاص و عام اسی نسبت جلیلہ سے اس کا نام لیتے ہیں۔

مولانا محمد فاضل کلانوری رحمۃ اللہ علیہ معاصر سید علامہ سیدی احمد حموی صاحب غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر نے اس کی شرح لکھی بہ رموز خمریہ لکھی اور اس میں ہر لفظ و معنی سے اس قصیدہ کے کلام پاک حضور فرزند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ و بارک وسلم ہونے کی شہادت دی،

سیدی (شاہ) ابو المعالی محمد مسلمی قدس سرہ جنہیں شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی نے آخر رسالہ صلوٰۃ الاسرار میں علمائے سلسلہ علیہ جلیلہ عالیہ قادریہ سے شمار کیا اپنی کتاب مستطاب تحفۂ قادریہ میں فرماتے ہیں:

باب یازدہم آنچہ از احوال خود فرمودہ اند، نقل است از شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہا می فرمود در مدرسۂ خود ہر ولی بر قدم نبی است ومن بر قدم جد خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بر نداشت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدمے مگر آنکہ نہادم قدم خود بر آں موضع، مگر در اقدام نبوت کہ راہ نیست در آں غیر نبی را، در اشعار شریف خود نیز ایں مضمونِ لطیف را بیان فرمودہ اند۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَإِنِّي
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ (انتہیٰ)

اسی طرح کتب مشائخ میں بہت جگہ اس کا نشان ملتا ہے[2]۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قصیدۂ غوثیہ میں بڑے بڑے دعوے کیے گئے ہیں اس لیے یہ سیدنا غوث اعظم کا نہیں ہو سکتا لیکن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے ممکن ہے کسی کے لیے وجہ تسکین ہو جائے، فرماتے ہیں:

حضرت غوث الاعظم کی اصل نسبت نسبتِ اویسیہ ہے جو نسبتِ سکینہ کی برکت کے ساتھ

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام : الزمزمۃ القمریۃ (حزب الاحناف، لاہور) ص ۴

[2] محمد صادق شہید، سید جلال الدین ابو الحسن شیخ : تیسیر الشاغلین (مطبع صدیقی، فیروز پور ۱۳۰۲ھ) ص ۱۰۰

مخلوط ہے، مطلب یہ کہ شخص، ذاتِ الٰہیہ کے مقابل شخص اکبر بن جانے والے نقطہ کا
نفوس فلکیہ، ملأ اعلیٰ اور ارواحِ کاملین کی محبت کے ضمن میں محبوب اور مراد بن جاتا ہے، اور اس
محبت کی راہ سے تجلیاتِ الٰہیہ میں سے ایک تجلی اس پر وارد ہوتی ہے جو تخلیق، ابداع،
تدبیر اور تدلّی کی جامع ہے، اور بے انتہا انس اور برکت ظاہر ہوتی ہے، خواہ اس کمال کا
ارادہ اور اس کی طرف توجہ کی گئی ہو یا نہ، گویا یہ منظم سلسلہ اس کے ارادہ کے بغیر ظاہر ہوتا ہے
اسی لیے حضرت غوث اعظم نے فخر اور بڑائی کے کلمات فرمائے ہیں [1]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، سیدی زروق رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں،
قصیدۂ جیلانیہ (غوثیہ) کی طرز پر ان کا ایک قصیدہ ہے [2]

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے الجواہر المضیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ کے مقدمہ میں قصیدہ غوثیہ کی اٹھارہ شروح اور تراجم کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، جن میں سے پانچ شروح کے شارحین کے نام معلوم نہیں باقی حضرات کے اسماء یہ ہیں:

۱۔ علامہ شیخ فضل اللہ روزبہان مصنف "سلک الملوک" (م ۹۲۷ھ) شارح
۲۔ فاضل اجل مولانا مولوی محمد فاضل کلانوری (سالِ تصنیف ۱۱۰۸ھ)
۳۔ حافظ رانجھا برخوردار، مترجم پنجابی
۴۔ حضرت ابوالفرح فاضل الدین بٹالوی، شارح
۵۔ فخر المحدثین سید شاہ محمد غوث قادری (م ۱۱۵۲ھ)
۶۔ محمد بن ملا پیر محمد شیرازی، شارح (نوشتہ ۱۲۹۹ھ)
۷۔ مولانا غلام رسول، ساکن ٹانڈا ضلع ہوشیار پور، شارح
۸۔ امام احمد رضا بریلوی مترجم و شارح، فارسی نظم
۹۔ سید ظہیر الدین عرف سید احمد نبیسہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، ان کے اہتمام سے قصیدہ غوثیہ مترجم اردو، قصیدہ بردہ کے ساتھ طبع ہوا،
۱۰۔ مولانا خواجہ احمد حسین خان امروہوی شارح (م ۱۳۶۱ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

---

[1] ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ: ہمعات (حیدرآباد، سندھ) ص ۴۳
[2] عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ: بستان المحدثین فارسی اردو (ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی) ص ۳۲۲

۱۱۔ مولانا محمد اعظم قادری نوشاہی، میروال ضلع شیخوپورہ، شارح

۱۲۔ مولانا محمد نظام الدین ملتانی، شارح

۱۳۔ حاجی شمس الدین شایق ایزدی، معروف شمس الہند صوفی معنوی لاہوری (۱۹۳۶ء) [1]

اس کے علاوہ حضرت علامہ مولانا عبدالمالک کھوڑوی نے الجواہر المغیبہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ لکھی جس پر حکیم اہل سنت محمد موسیٰ امرتسری کا گراں قدر مقدمہ ہے۔ اسی طرح مولانا علامہ وکیل احمد سکندرپوری نے اردو میں شرح لکھی [2]

حال ہی میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے دو طالب علموں قاری محمد یٰسین اور حافظ امتیاز الحسن قادری نے قصیدہ غوثیہ منظوم پنجابی ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

بعض لوگ اس قصیدہ کو سیدنا غوث اعظم کا نتیجہ فکر ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں مولانا عبدالمالک کھوڑوی نے اس پہلو پر تفصیلی گفتگو کی ہے وہ فرماتے ہیں:

> کسی امر کے ثابت کرنے کے لیے منجملہ دلائل کے ایک دلیل تواتر کی ہے، قصیدہ غوثیہ علی التحقیق حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز سے منسوب ہے، تمام ممالک میں مسلمانان عقیدت مند اس کا وظیفہ کرتے ہیں اور میں نے عرب و عجم کو بھی دیکھا ہے کہ وہ حلقۂ تلقین میں اس کے ورد سے محظوظ ہوتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس قصیدہ شریفہ کے یمن سے صلحاء و زہاد مستفیض ہوتے رہے ہیں پس اس تواتر کی موجودگی میں اس سے انکار بداہت کا انکار ہے۔
>
> وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي الْأَذْهَانِ شَيْءٌ
> إِذَا احْتَاجَ النَّهَارُ إِلَى دَلِيلِ
>
> اگر اس کا اثبات بھی محتاج دلیل ہو تو پھر حقائق میں سے کوئی حقیقت بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ نیز تجربہ شاہد ہے اس کے وظیفہ سے جو مقاصد اور مطالب ان کے دل پر ظاہر ہوتی ہیں وہ یقینی شہادت دیتے ہیں کہ یہ قصیدہ بلاشک و شبہ حضرت قدس اللہ سرہ کے افادات سے ہے، شک رفع کرنے کے لیے اس کا ورد کرنا چاہیے اس کی تاثیر سے یقین حاصل ہو گا کہ یہ ادبیہ حضرت کا کلام ہے۔ [3]

---

[1] محمد موسیٰ امرتسری، حکیم: مقدمہ الجواہر المغیبہ (رضوی بک ڈپو، ۱۹۸۰ء) ص ۶-۳۰

[2] احمد رضا بریلوی، امام: الزمزمۃ القمریۃ ص ۳-۲

[3] محمد عبدالمالک کھوڑوی، علامہ: الجواہر المغیبہ (رضوی بک ڈپو، ۱۹۸۰ء) ص ۶۲-۶۳

منکرین اس پر چند شبہات پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اس قصیدہ میں اظہار فخر کیا گیا ہے

مولانا علامہ عبدالمالک کھوڑوی فرماتے ہیں:

یہ سوال عدم تدبر کی وجہ سے ہے اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اگر اظہار واقعہ بارادۂ شکر نعمت ہے تو باتباع آیۂ کریمہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور نیز اولیاء اللہ بعض مطالب کا اس لیے اظہار کرتے ہیں کہ لوگ ایمان لائیں، اظہار معجزات وکرامات کی یہی غرض ہوتی ہے حضرت کا اپنے مدارج کو ظاہر کرنا اس غرض سے ہے کہ لوگ مطلع ہوں اور ان کے علوم سے فائدہ اٹھائیں [1]

۲۔ بعض ایسے امور اپنی طرف منسوب کیے ہیں جو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ علامہ کھوڑوی لکھتے ہیں:

یہ سوال کچھ حقیقت نہیں رکھتا، ان تمام امور کے بعد حضرت نے بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی کی قید لگائی ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے اذن سے ہوتا ہے۔ پس خوارق کی نسبت خدا کی طرف ہے نہ حضرت کی طرف [2]

۳۔ صرف ونحو اور عروض کے اعتبار سے اس قصیدہ پر اعتراضات ہیں۔ علامہ کھوڑوی فرماتے ہیں:

اعتراضات عروض وصرف ونحو جس قدر ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہیں ہم نے ہر ایک کا جواب اپنے اپنے محل پر فصحائے عرب کے کلام سے دیا ہے، دراصل یہ اعتراض وہی لوگ کرتے ہیں جن کا دائرہ وسعت علم تنگ ہے اور کلام عرب پر پورا پورا عبور نہیں رکھتے [3]

۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری حیدر آبادی نے امام احمد رضا بریلوی کو ایک عریضہ ارسال کیا کہ مولانا علامہ وکیل احمد سکندرپوری قصیدہ غوثیہ کی شرح لکھ رہے ہیں اور جو لوگ اس کی صحت پر معترض ہیں ان کا رد کر رہے ہیں، اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ایک رسالہ تحریر فرما دیا۔

[1] محمد عبدالمالک کھوڑوی علامہ: الجواہر المضیہ ص ۶۵
[2] ایضاً: ص ۶۵
[3] ایضاً: ص ۶۳

اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃُ فِی الذَّبِّ عَنِ الْخَمْرِیَّۃِ

قصیدۂ خمریہ (غوثیہ) کے دفاع میں قمری کا ترانہ

اس رسالۂ مبارکہ میں انہوں نے دس نکات تحریر فرمائے کہ اکابر علماء کرام سے بعض اوقات لفظی تسامحات صادر ہو جاتے ہیں جو ان کی عظمت شان کے خلاف نہیں ہوتے، آخر میں فرماتے ہیں کہ یہ سب اس تسلیم پر مبنی ہے کہ قصیدۂ مبارکہ میں قوانین عربیہ سے مخالفتیں واقع ہیں۔

مگر ابھی تو ہمیں حضرت معترض کی مزاج پرسی کرنی ہے، ذرا مہربانی فرما کر اپنے اعتراضات تفصیلی سے اطلاع دیں اور اس وقت جواب تفصیلی کے مرتبے میں ہم پر ہمارے آقا کا فیضان دیکھیں ——— ہاں ہاں اصلاً نہ شرمائیں، بعلانک اعتراض خاطر میں آئیں سب ایک ایک کر کے بیان فرمائیں کچھ پاس خاطر رکھنے کی تکلیف ہرگز نہ اٹھائیں [1]

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حالت سکر کا کلام ہے، ان پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رب عزوجل نے حضور (غوث اعظم) کو شطحیات تک سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و افعال و احوال سب کو جامعِ حق و مقتضائے سنت کا مرتبہ بخشا، نہیں کہتے جب تک کہلوائے نہ جائیں اور نہیں کرتے جب تک ارشاد نہ پائیں [2]

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا [3]

اولادِ امجاد

حضرت غوث اعظم کو اللہ تعالیٰ نے دیگر انعامات کی طرح کثرت اولاد سے بھی نوازا تھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کے ستائیس لڑکے اور بائیس لڑکیاں تھیں۔

امام سہروردی فرماتے ہیں کہ بعض صالحین نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے پوچھا کہ آپ نے نکاح کیوں کیا؟ تو

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام: الزمزمۃ القمریہ (حزب الاحناف، لاہور) ص ۳۱۵
[2] ایضاً: ص ۱۵
[3] ایضاً: حدائق بخشش (مع اول جائزہ) ص ۲۳۹

آپ نے فرمایا : میں نے اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا حکم نہیں دیا، یہ بھی فرمایا : کہ میں ایک مدت تک نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن وقت کے مکدر ہونے کے خوف سے جرأت نہیں کرتا تھا ، میں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آگیا ، اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا کیں جنہوں نے اپنی خوشی اور رضامندی سے مجھ پر خرچ کیا۔ [1]

حضرت شیخ کے تمام صاحبزادے علم و عمل ، تقویٰ و معرفت میں اپنی مثال آپ تھے ۔ چند صاحبزادوں کا ذکر بطور تبرک کیا جاتا ہے ۔ حضرت شیخ کی اولاد اور ان کی تفصیل قلائد الجواہر میں ملاحظہ کی جائے ۔

شیخ عبد الوھاب :

ولادت : ۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء —— وصال ۵۹۳ھ / ۱۱۹۷ء

والد ماجد اور دیگر علماء سے علم حاصل کیا اور ۵۴۳ھ / ۱۱۴۹ء میں والد گرامی کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے

شیخ عیسیٰ :

سن ولادت معلوم نہ ہو سکا ۔ وفات ۵۷۳ھ / ۱۱۷۸ء ۔

والد ماجد اور ابو الحسن بن ضرا سے استفادہ کیا ، پہلے بغداد میں اور والد گرامی کے وصال کے بعد مصر میں درس حدیث ، وعظ اور افتاء کے فرائض انجام دیے ، ان کے مواعظ کو قبولیت عامہ حاصل تھی ، علم تصوف میں جواہر الاسرار و لطائف الانوار وغیرہ کتب کے مصنف تھے ۔

شیخ ابوبکر عبد العزیز :

ولادت ۵۳۲ھ / ۱۱۳۸ء —— وفات ۶۰۲ھ / ۱۲۰۵ء

والد ماجد کے علاوہ ابن منصور عبد الرحمٰن سے علم حاصل کیا ، بلکہ حدیث اور وعظ کے ذریعے دین متین کی خدمت کی متعدد حضرات آپ سے پڑھ کر فارغ ہوئے ۔ خوب صورت اور متواضع تھے ۔ ۵۸۰ھ / ۱۱۸۵ء میں عسقلان کی جنگ میں شرکت کے بعد جبال چلے گئے اور وہیں وصال ہوا ۔

شیخ عبد الجبار :

۵۷۵ھ / ۱۱۸۰ء میں جوانی کے عالم میں وصال ہوا ۔

والد ماجد ، ابو منصور اور قزاز وغیرہم سے استفادہ کیا ، طریق صوفیاء پر گامزن تھے ، اہل دل کی ہمنشینی میں رہتے آپ کا خط بہت عمدہ تھا ۔

---

[1] عمر سہروردی ، شہاب الدین ، امام : عوارف المعارف (دار المعرفۃ ، بیروت) باب ۲۱ ص ۱۰۶ ۔

شیخ عبد الرزاق:

ولادت: ۵۲۸ھ/۱۱۳۴ء ــــ وصال ۶۰۳ھ/۱۲۰۷ء

والد مکرم اور ابوالحسن ابن منصور وغیرہ سے علم حاصل کیا، مدرس، محدث، مناظر، مفتی اور خطیب تھے، علماء کی بہت بڑی جماعت نے آپ سے استفادہ کیا۔

شیخ محمد:

وصال ۶۰۰ھ/۱۲۰۴ء اپنے دور کے محدث تھے، مقبرۂ حلبیہ میں مزار بنایا گیا۔

ان کے علاوہ شیخ عبداللہ ولادت ۵۰۸ھ/۱۱۱۴ء وصال ۵۸۹ھ/۱۱۹۳ء، حضرت شیخ یحییٰ ولادت ۵۵۰ھ/۱۱۵۵ء وصال ۶۰۰ھ/۱۲۰۴ء، حضرت غوث اعظم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے، اور شیخ موسیٰ ولادت ۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء وصال ۶۱۸ھ/۱۲۲۱ء بھی اپنے دور کے اجلہ علماء، محدثین اور رہبران طریقت میں سے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وصال

چالیس سال تک شریعت وطریقت کے میدانوں سے خلق خدا کو فیض یاب فرمانے، دین متین اور مسلک اہل سنت کا علم لہرانے کے بعد آخروہ ساعت آپہنچی کہ زمانے کا غوث اعظم، قطب الاقطاب، فرد الافراد، الباز الاشہب، عسب وصرۂ النبوت کے معانقے سے ہوتا ہوا محبوب حقیقی جل مجدہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ علامہ تاذفی نے تاریخ وصال کے بارے میں دو روایتیں بیان کی ہیں۔

لیلۃ السبت ثامن شہر ربیع الآخر سنۃ احدی و ستین وخمسمائۃ[1]

۸ ربیع الآخر، ہفتہ کی شب ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء کو وصال ہوا

دوسری روایت بقول ابن نجار اصح جو یہ ہے:

لیلۃ صبیحتہا السبت عاشر ربیع الآخر سنۃ احدی و ستین وخمسمائۃ[2]

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۴۱-۴۲

[2] ایضاً: ص ۱۳۴

ہفتہ کی شب دس ربیع الآخر ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بہجۃ الاسرار سے تاریخ وصال کی تاریخ ۹ ربیع الآخر نقل کی ہے اور فرمایا اس روایت کے اعتبار سے عرس کی تاریخ ۹ ربیع الآخر ہوگی، ہمارے شیخ عبدالوہاب قادری متقی اسی تاریخ کو عرس کیا کرتے تھے، مزید فرماتے ہیں:

ہمارے علاقہ (ہندوستان) میں گیارہ تاریخ کو عرس قادری منایا جاتا ہے، یہی ہمارے مشائخ ہند کے نزدیک معروف ہے جو سیدنا غوث اعظم کی اولاد میں سے ہیں، اسی طرح ہمارے شیخ سید موسیٰ حسنی، جیلانی نے اوراد قادریہ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا[1]

راتوں رات حضرت کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا گیا، آپ کے فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالوہاب نے حضرت کی اولاد، خلفاء اور تلامذہ کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھائی اور مدرسہ قادریہ میں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی، ہجوم خلق اس قدر زیادہ تھا کہ مدرسہ کا دروازہ بند کرنا پڑا، صبح جب دروازہ کھولا گیا تو عقیدت مند جوق در جوق حاضر ہونے لگے[2] اور آج تک آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے دم قدم سے بغداد مقدس کو چار چاند لگ گئے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔

نائب رحماں خلیفہ کردگار شہر بغداد است از وے نو بہار
من غریبم از بیاباں آمدہ بر امید لطف سلطاں آمدہ

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ملفوظات میں ہے:

گیارہ تاریخ کو بادشاہ اور اکابرین شہر حضرت غوث اعظم کے مزار پر جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، قصائد مدحیہ اور وہ کلام مغرب تک مزامیر کے بغیر پڑھتے ہیں جو حضرت غوث نے غلبۂ حالات میں فرمایا ہے اور شوق انگیز ہے، مغرب کے بعد صاحب سجادہ درمیان میں اور مریدین ان کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صاحب حلقہ کھڑے ہو کر ذکر جہر کرتے ہیں اور بعض لوگوں کو وجد ہو جاتا ہے، یا کچھ مناقب پڑھے جاتے ہیں، پھر جو طعام یا شیرینی بطور نیاز حاضر ہو وہ تقسیم کی جاتی ہے اور لوگ نماز عشاء پڑھ کر رخصت ہو جاتے ہیں[3]

---

[1] عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق: ما ثبت من السنۃ (ادارہ نعیمیہ رضویہ، لاہور) ص ۲۲۲

[2] محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ: قلائد الجواہر ص ۱۳۴

[3] عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ: ملفوظات فارسی (مطبع مجتبائی، میرٹھ) ص ۶۲

گیا ہے جو شریعت ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے میں اہلِ سنت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے رہا تاریخ کا تعین تو وہ تعینِ شرعی نہیں ہے کہ اس سے آگے پیچھے جائز نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کسی تاریخ کو ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں اسے گیارہویں شریف ہی کہتے ہیں، یہ تعین عرفی ہے تاکہ احباب کو جمع ہونے میں سہولت رہے۔

صلوٰۃ غوثیہ

محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ولی اور سرتاجِ اولیاء ہیں، ان کے وسیلے سے دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم نہیں رہتا۔

سیدنا غوثِ اعظم فرماتے ہیں :

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ
فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت
لہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ
الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ بعد السلام
ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرۃ
خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ [1]

جو شخص کسی تکلیف میں میرے وسیلے سے امداد کی درخواست کرے اس کی وہ تکلیف دور کی جائے گی اور جو کسی مصیبت میں میرا نام پکارے وہ مصیبت دور کر دی جائے گی اور جو کسی حاجت میں میرا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی۔ جو شخص دو رکعتیں ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے، پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، میرا نام لے اور اپنی حاجت بیان کرے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی۔

اس کے بعد یہ شعر پڑھے :

[1] ابو الحسن علی بن یوسف اللخمی الشطنوفی : بہجۃ الاسرار (مصطفیٰ البابی الحلبی مصر) ص ۱۰۲

أَيُدْرِكُنِي ضَيْمٌ وَأَنْتَ ذَخِيرَتِي ۔ وَأُظْلَمُ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ نَصِيرِي

وَعَارٌ عَلَى حَامِي الْحِمَى وَهُوَ مُنْجِدِي ۔ إِذَا ضَلَّ فِي الْبَيْدَاءِ عِقَالُ بَعِيرِي [1]

کیا مجھ پر ظلم کیا جائے گا جب کہ آپ میرا ذخیرہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ظلم کیا جائے گا جب کہ آپ میرے مددگار ہیں۔

حضور غوث پاک کے پشت پناہ ہوتے ہوئے اگر جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو یہ بات محافظ کے لیے باعثِ عار ہے۔

غور کیا جائے تو صلوٰۃ غوثیہ میں شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی کو حکم فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر میرے وسیلے سے بارگاہِ الٰہی میں دُعا مانگو، انہوں نے دعا مانگی تو ان کی بینائی بحال ہو گئی، حضرت عثمان بن حنیف کے فرمانے پر ایک صاحب نے دورِ عثمانی میں یہی عمل کیا تو ان کا مقصد پورا ہو گیا وہی طریقہ اس جگہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر حضور غوثِ اعظم سے توسل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاجت بر آتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ صلوٰۃ غوثیہ کا طریقہ خود سیدنا غوثِ اعظم نے بیان فرمایا ہے جسے علامہ علی بن یوسف الحنبلی الشطنوفی پھر علامہ محمد بن یحییٰ التاذفی الحلبی (م ۹۶۳ھ) [1] پھر حضرت ملا علی قاری [2] اور شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی [3] نے روایت کیا اب اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ معاذ اللہ حضور نے شرک کی تعلیم دی ہے تو اس کی مرضی لیکن جہاں تک روایت کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اسے جھوٹ قرار دینا بھی محض سینہ زوری ہے

امام احمد رضا بریلوی، حضرت علامہ شطنوفی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف اعاظم علماء و ائمہ قرأت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں، حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں، امام اجل حضرت ابو الصالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہٗ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پر نور سید السادات غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

[1] محمد بن یحییٰ تاذفی الحلبی، علامہ: قلائد الجواہر (مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر) ص ۳۹۷

[2] علی بن سلطان محمد القاری، علامہ: نزہۃ الخاطر الفاتر، اردو ترجمہ (سنی دارالاشاعت، فیصل آباد) ص ۹۷

[3] عبد الحق المحدث الدہلوی، شیخ محقق: زبدۃ الاسرار (مطبع بکسلنگ کمپنی، بمبئی) ص ۱۰۱

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ (اخبار الاخیار شریف میں فرماتے ہیں: یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علیہ الرحمۃ فن قراءت کے مشہور عالم معروف و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور ہیں۔ امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار ہے اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے ہیں اور اپنی کتاب طبقات القراء میں ان کے مدائح لکھے۔ امام محدث محمد بن محمد بن جزری مصنف حصن حصین بھی اس جناب کے سلسلۂ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند اجازت حاصل کی۔[1]

علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

ھو یحکی النقل الشطنوفی وثقہ المحدثون[2]

اسی طرح شطنوفی نے نقل کیا ہے اور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔

لمحۂ فکریہ

محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی حیات و تعلیمات کا مختصر تذکرہ گزشتہ صفحات میں کیا جا چکا ہے، آپ کی جلیل القدر اعلیٰ صفات و کمالات کی بنا پر ہی آپ کو غوث اعظم کہا جاتا ہے اور دنیا بھر میں عامۃ المسلمین آپ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور بلاشبہ آپ کی شخصیت، دور کی دنیا کو حیات نو اور کشتی اسلام کو رونق تازہ دینے کے سبب اسی عقیدت کے لائق ہے۔

آپ کی حیات مبارکہ پر ایک سرسری نظر ڈالیے، عالم شیر خواری میں رمضان شریف میں آپ دودھ نہیں پیتے، ڈاکوؤں کے سامنے سچ بول کر اپنی والدہ سے کیا ہوا وعدہ نبھاتے ہیں، فرائض شریعت کی اہمیت یہاں بیان کرتے ہیں کہ جو فرض ادا نہیں کرتا اس کے نوافل مقبول نہیں ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اہم ترین فرائض ایمانیہ سے ہے، آپ ہمیں تاکیداً حکم فرماتے ہیں کہ محبت رسول کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلا جائے اور فرائض و واجبات کے علاوہ سنتوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا جائے، یعنی محبت صرف زبانی جمع خرچ اور نعرے لگانے کا نام نہیں ہے بلکہ محبت "اسوۂ رسول" کے سانچے میں ڈھل جانے کا نام ہے۔ اسی طرح پیران پیر محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی کو بھی محبت رسول کے تقاضوں کا اہتمام اور ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہونا۔

[1] عبدالحق محدث دہلوی، امام: اخبار الاخیار (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر) ...

[2] انور شاہ کشمیری: فیض الباری (مطبع حجازی، قاہرہ) ص ۲۱

حضرت سیدنا غوثِ اعظم فرماتے ہیں کہ تیرے دل میں کسی کی محبت یا دشمنی ہو تو اس کے اعمال کو دیکھ، اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو تیرے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موافقت میں بشارت ہے اور اگر اس کے اعمال کتاب و سنت کے موافق ہیں اور تو اس سے بغض رکھتا ہے تو تجھے جان لینا چاہیے کہ تو اپنی نفسانی خواہش کے تحت اسے دشمن جانتا ہے اور تو ظالم ہے، خدا اور رسول کا نافرمان ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر اور دعا کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس شخص اور دیگر اولیائے محبوبین کی محبت عطا فرمائے؛ اسی طرح اس شخص کے اعمال کتاب و سنت پر پیش کر جس سے تو محبت رکھتا ہے اگر موافق ہیں تو بہتر ورنہ اس کی محبت کو ترک کر دے۔[1]

غور فرمائیں کہ سیدنا غوثِ اعظم نے محبت و عداوت کا کیا معیار بیان فرمایا ہے جس شخص کے اعمال کتاب و سنت کے موافق ہوں وہ لائقِ محبت و تعظیم ہے ورنہ قابلِ نفرت، اب اگر ہم نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج و زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، واجبات و سنن ادا نہیں کرتے تو کیا ہم محبت کے لائق ہوں گے؟ ہرگز نہیں، ہم سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہوگا نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں گے اور نہ ہی سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہوں گے۔

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں:

تَعْصِی الْاِلٰہَ وَاَنْتَ تُظْہِرُ حُبَّہٗ
ھٰذَا الْعَمْرِیْ فِی الْفِعَالِ بَدِیْعٗ
لَوْکَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٗ [2]

۱۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبت ظاہر کرتا ہے اس کے باوجود اس کی نافرمانی کرتا ہے۔
۲۔ سچ ! یہ کردار بہت ہی عجیب ہے
۳۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کا حکم مانتا
۴۔ محب تو اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے

کچھ تراجم کے بارے میں

الفتح الربانی کے متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، پیشِ نظر ترجمہ فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی

---

[1] عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم، فتوح الغیب (برحاشیہ قلائد) مقالہ ۳۱ ص ۹۰
[2] عمر سہروردی، شہاب الدین، عوارف المعارف (دار المعرفۃ، بیروت) ص ۲۴۱

قدس سرہ کا ہے، ذیل میں ان کا مختصر تذکرہ ہدیۂ ناظرین ہے

مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی، بدایوں (انڈیا) میں پیدا ہوئے، سالِ ولادت معلوم نہ ہو سکا۔ مدرسہ شمس العلوم، بدایوں میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا محب احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ سے درسِ نظامی کی تکمیل کر کے سندِ فراغت حاصل کی ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء میں آپ کے والد ماجد کے رفیقِ درس مولانا سید عبد الصمد پھپھوندوی نے اپنے فرزند مولانا سید مصباح الحسن کی تعلیم کے لیے پھپھوند، ضلع اٹاوہ بلا کر اپنی خانقاہ میں مدرس رکھا، ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء میں بمبئی گئے اور مسجد کھڑک محلہ قصاباں کے امام اور مفتی مقرر ہوئے ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء تک وہیں رہے تھے جب فتح الربانی کا ترجمہ چھپا۔ بعد ازاں ۵۶-۱۳۵۵ھ / ۳۷-۱۹۳۶ء میں نواب غلام محمد خان تلمنی، رئیس داد وعلی گڑھ کے مدرسہ دار العلوم حافظیہ سعیدیہ میں صدر مدرس رہے، پھر شدید علالت کے سبب واپس بدایوں آگئے اور طویل عرصہ مدرسہ شمس العلوم میں مدرس رہے۔

طویل علالت کے بعد استی سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول ۱۱ اکتوبر ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء بروز جمعرات واصل بحق ہوئے، درگاہ قادری کے قبرستان میں آپ کا مزار بنا۔

حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ کے مرید اور حضرت شاہ مطیع الرسول مولانا محمد عبد المقتدر بدایونی اور حضرت سید مرتضیٰ حموی رحمہما اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے۔[۱]

مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری کی تصانیف میں سے صرف فتح الربانی کے ترجمہ کا پتہ چلتا ہے، ٹائیٹل پر اصل کتاب کا نام ملفوظ کبیر اور ترجمہ کا نام سیف دستگیر لکھا ہوا ہے، یہ ترجمہ ماہ شوال ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء میں چار حصوں میں چھپا۔ کچھ حصوں کا ترجمہ بین السطور اور بعض حصوں کا ترجمہ ایک کالم میں تھا۔ دوسرے کالم میں عربی متن تھا۔

اب سے بحمدہ تعالیٰ چون سال کے بعد فرید بک سٹال، لاہور نے نئی کتابت اور پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اردو ترجمے کے قدیم رسم الخط کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے اور ابتداء میں تقدیم کا اضافہ بھی کیا گیا ہے یہ نسخہ پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی کے توسط سے دستیاب ہوا، قادری صاحب ۲۳ نومبر ۱۹۸۳ء کو ایک ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔

بارگاہِ والٰہی میں دعا ہے کہ اس مبارک کتاب اور اس کے ترجمے سے عامۃ المسلمین کو نفع عطا فرمائے اور انحطاط پذیر قوم کو دوبارہ شاہراہِ ترقی پر گامزن فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین!

---

[۱] محمود احمد قادری، مولانا شاہ، تذکرہ علمائے اہل سنت (خانقاہ قادریہ، بہار) ص ۸-۵۷

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه

محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
پاکستان

۱۶ر شعبان ۱۴۰۵ھ
۷ر مئی ۱۹۸۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَسَبُ سَيِّدِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اَلشَّيْخُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْيِ الْمِلَّةِ وَ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَ الْحَقِيْقَةِ وَ الدِّيْنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَرْضَاهُ عَنَّا وَلَا حَرَمَنَا مِنْ بَرَكَاتِهٖ بْنِ اَبِیْ صَالِحِ مُوْسٰى جَنْكِیْ دُوْسْتٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجِيْلِیِّ بْنِ يَحْيَى الزَّاهِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ دَاؤُدَ بْنِ مُوْسَى الثَّانِیْ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّانِیْ بْنِ مُوْسٰى الْجَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَحْضِ بْنِ الْحَسَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ[2]

نسب نامہ سردارِ اولیاء اللہ عزوجل

شیخ ابو محمد زندہ کرنے والے مذہب و شریعت اور طریقت و حقیقت اور دین کا جن کا نام سید عبدالقادر ہے۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ہم سے ان کو راضی کرے اور ہم کو ان کی برکتوں سے محروم نہ کرے۔ صاحبزادے ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کے، وہ صاحبزادے عبداللہ جیلی کے وہ صاحبزادے یحییٰ زاہد کے، وہ صاحبزادے محمد کے، وہ صاحبزادے داؤد کے، وہ صاحبزادے موسیٰ ثانی کے، وہ صاحبزادے عبداللہ ثانی کے وہ صاحبزادے موسیٰ جون کے وہ صاحبزادے عبداللہ محض کے وہ صاحبزادے حسن مثنیٰ کے وہ صاحبزادے امام حسن کے وہ صاحبزادے حضرت علی ابن ابی طالب کے کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم۔

[1] آپ کی ولادت شریفہ ماہ رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں ہوئی جو لفظ عاشق سے ہویدا ہے کہا گیا ہے۔ آپ کی عمر شریف ۹۱ برس ہوئی جو لفظ کامل سے ظاہر ہے۔ ۱۱ ربیع الثانی شریف ۵۶۱ھ میں وفات پائی۔ مادۂ تاریخ وصال معشوق الٰہی ہے۔ (مترجم عفی عنہ)

[2] یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسبی ہے جو آپ کے والد کی طرف سے ہے۔ والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ ثانیہ بنت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے حسینی ہے چنانچہ آپ حسنی و حسینی ہیں۔ والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابو عبداللہ صومعی بن ابی جمال بن سید محمد بن سید محمود بن ابی العطاء سید عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن ابو علاء الدین سید محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (مترجم عفی عنہ)

اَلْمَجْلِسُ الْاَوَّلُ

قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ الشَّيْخُ اَبُوْمُحَمَّدٍ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَلَا حَرَّمَنَا مِنْ بَرَكَاتِهٖ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ ثَالِثَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔

اَلْاِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ نُزُوْلِ الْاَقْدَارِ مَوْتُ الدِّيْنِ مَوْتُ التَّوْحِيْدِ مَوْتُ التَّوَكُّلِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْيَقِيْنِ وَالرُّوْحِ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَعْرِفُ لِمَ وَكَيْفَ بَلْ يَقُوْلُ بَلٰى اَلنَّفْسُ كُلُّهَا مُخَالِفَةٌ مُنَازِعَةٌ فَمَنْ اَرَادَ صَلَاحَهَا فَلْيُجَاهِدْهَا حَتّٰى يَزُوْلَ شَرُّهَا كُلُّهَا شَرٌّ فِيْ شَرٍّ فَاِذَا جُوْهِدَتْ وَاطْمَاَنَّتْ صَارَتْ كُلُّهَا خَيْرًا فِيْ خَيْرٍ تَصِيْرُ مُوَافِقَةً فِيْ جَمِيْعِ الطَّاعَاتِ وَفِيْ تَرْكِ جَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ فَحِيْنَئِذٍ يُّقَالُ لَهَا يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ يَصِحُّ لَهَا تَوَكُّلُهَا وَيَزُوْلُ عَنْهَا شَكُّهَا وَلَا تَتَعَلَّقُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ بِضُرٍّ تَتَشَبَّهًا مِنْ اَبِيْهَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ خَرَجَ عَنْ نَفْسِهٖ وَبَقِيَ رُوْحًا عِنْدَ الْمَوْلٰى وَقَلْبُهٗ سَاكِنٌ وَجَاءَهٗ اَنْوَاعٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَعَرَضُوْا اَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِ فِيْ مُعَاوَنَتِهٖ

پہلی مجلس

حضور غوث اعظم شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا ولا حرمنا من برکاتہ نے بوقت صبح اتوار کے دن تیسری شوال ۵۴۵ھ ہجری کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

اعتراض کرنا بندہ کا حق تعالیٰ پر جو عزت و جلال والا ہے امور تقدیریہ کے نازل ہونے کے وقت (خواہ وہ امر خیر ہو یا شر) دین و توحید (خدا کا ایک جاننا) و توکل (بھروسہ) و اخلاص و یقین و روح کی موت ہے بندۂ مومن چون و چرا (کیوں اور کس واسطے) نہیں جانتا بلکہ وہ صرف ہاں کہتا ہے اور سر تسلیم جھکا دیتا ہے۔ نفس کلیۃً مخالفت کرنے والا جھگڑالو ہے پس جو شخص نفس کی اصلاح چاہے پس وہ نفس سے جہاد کرے یہاں تک کہ نفس کی برائی دور ہو جائے۔ نفس کلیۃً شر ہی شر ہے۔ پس جب وہ مشقت میں ڈالا جائیگا اس کی مخالفت کی جائیگی اطمینان والا ہو جائیگا اور کلیۃً خیر ہی خیر والا ہو کر تمام عبادتوں کے کرنے اور تمام گناہوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنیوالا ہو جائیگا پس ایسے وقت نفس سے کہا جاتا ہے ((اے اطمینان والے نفس اپنے پروردگار حقیقی کی طرف رجوع کر۔ الآیۃ)) اور نفس کا توکل پورا صحیح ہو جاتا ہے اور اس سے شک و شبہ زائل ہو جاتا ہے اور وہ کسی طرح مخلوقات سے ضرر کے ساتھ یا بحالت ضرر و مصیبت لگاؤ و تعلق نہیں رکھتا بسبب مشابہت کے اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے پس بہ تحقیق وہ اپنے نفس سے نکل گئے تھے اور روحاً نزدیک مولیٰ تعالیٰ کے باقی تھے اور آپ کا قلب منور سکون والا تھا۔ آپ کے پاس بوقت امتحان ہر قسم قسم کے مخلوقات آگئے اور سب نے

وهو يقول لا، أي لا أريد معونتكم، علمه بحالي يغنيني عن سؤالي. لما صح تسليمه وتوكله قيل للنار كوني بردا وسلاما على إبراهيم. معونة الله عز وجل للصابر معه في الدنيا بغير حساب ويعطيه في الآخرة بغير حساب. قال الله عز وجل: إنما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب. لا يخفى على الله شيء بعينه ما يتحمل المتحملون من أجله تعالى. اصبروا معه ساعة وقد رأيتم لطفه وإكرامه سنين. الشجاعة صبر ساعة. إن الله مع الصابرين بالنصر والظفر. اصبروا معه وانتبهوا له ولا تغفلوا عنه. لا يكون انتباهكم بعد الموت فإنه لا ينفعكم الانتباه في ذلك الوقت. انتبهوا له قبل لقائه، انتبهوا قبل أن تنتبهوا بغير اختياركم فتندموا ندما لا ينفعكم. أصلحوا قلوبكم فإنها إذا صلحت صلح لكم سائر أحوالكم. ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم: في ابن آدم مضغة إذا صلحت صلح لها سائر جسده، وإذا فسدت فسد لها سائر جسده، ألا وهي

آپ کی مدد کے لیے اپنے نفوس کو آپ پر پیش کیا آپ توکلاً برضائے الٰہی یہی فرماتے رہے کہ میں تم سے مدد لینا نہیں چاہتا میری حالت کا علم میرے مالک کو تم سے مجھے سوال واستمداد سے بے پروا کر رہا ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کا توکل وتسلیم برضائے الٰہی درست ہوا۔ نارِ نمرود سے (جس میں آپ کو ڈالا گیا تھا) کہہ دیا گیا یا نار کونی الآیۃ اللہ تعالیٰ کی مدد مصیبت پر صبر کرنیوالوں کے لیے دنیا میں بغیر حساب ہے اس کا شمار نہیں اور اللہ تعالیٰ صابروں کو آخرت میں بے تعداد اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما یوفی الآیۃ جز این نیست کہ پورے کیے جائیں گے صابر اپنے اجر کو یعنی اتنا ثواب پائیں گے جسکا کوئی حساب نہیں۔ الآیۃ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں سب اسکے پیشِ نظر ہے جو کچھ اس کے واسطے برداشت کرنیوالے برداشت کرتے ہیں وہ سب کو جانتا ہے تم اس کے ساتھ نزولِ مصیبت پر ایک ساعت صبر کر دیا بہ تحقیق تم نے اس کے لطف وکرم کو برسوں دیکھا ہے۔ بہادری حقیقۃً یہی صبر ایک ساعت کا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ مدد اور فتح کے ساتھ صابر لوگوں کا ساتھی ہے۔ تم اللہ کے ساتھ صبر کرو اور اس کے واسطے خبردار وہوشیار ہو جاؤ اور اس سے غفلت نہ کرو۔ تمہاری بیداری وہوشیاری موت کے بعد نہ ہو کیونکہ اس وقت کی بیداری بے فائدہ ہوگی، نفع نہ دیگی تم اس سے ملنے سے پہلے اس کے لیے بیدار ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم مجبوراً بلا اپنے ارادہ وقصد کے بیدار کیے جاؤ بیدار ہو جاؤ پس تمہارا ایسے وقت نادم وپشیمان ہونا نفع نہ دے گا۔ سوچو اور اپنے دلوں قلبوں کی درستی کر لو بہ تحقیق جب تمہارے قلب درست ہو جائیں گے تمہاری تمام حالتیں درست ہو جائیں گی اور اسی واسطے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بنی آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو جاتا ہے تو اسکی وجہ سے تمام بدن صالح ودرست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے

الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ بِالتَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّوْحِيْدِ لَهٗ وَالْاِخْلَاصِ فِي الْاَعْمَالِ وَفَسَادُهٗ بِعَدَمِ ذٰلِكَ الْقَلْبُ طَآئِرٌ فِيْ قَفَصِ الْبِنْيَةِ كَدُرَّةٍ فِيْ حُقَّةٍ كَمَالٍ فِيْ خِزَانَةٍ فَالْاِعْتِبَارُ فِي الطَّآئِرِ لَا بِالْقَفَصِ بِالدُّرَّةِ لَا بِالْحُقَّةِ بِالْمَالِ لَا بِالْخِزَانَةِ۔

تمام بدن خراب و فاسد ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ وہ مضغۂ گوشت دل ہے قلب کی درستگی و آراستگی اللہ عزوجل پر تقوٰی و پرہیزگاری کا خوف اور توکل اور اقرارِ وحدانیت اور اخلاص فی العمل کے ساتھ ہے (ہر عمل خدا کے واسطے ہی ہو ریا سے دور) اور اس کی خرابی ان امور کے نہ ہونے سے ہے۔ قلب بدن کے پنجرہ میں ایک پرندہ ہے جیسے موتی ڈبے میں، جیسے مال خزانہ میں پس اعتبار ساتھ پرندہ کے ہے نہ پنجرہ کے ساتھ موتی کے ہے نہ ڈبے کے ساتھ مال کے ہے نہ خزانے کے

اَللّٰهُمَّ اُشْغُلْ جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاشْغُلْنَا طُوْلَ حَيَاتِنَا فِيْ لَيْلِنَا وَنَهَارِنَا بِمُرَاقَبَتِكَ وَاَلْحِقْنَا بِالَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَارْزُقْنَا كَمَا رَزَقْتَهُمْ وَكُنْ لَنَا كَمَا كُنْتَ لَهُمْ۔ اٰمِيْنَ۔

اے اللہ تعالٰی ہمارے تمام اعضا کو اپنی طاعت و عبادت میں مشغول کر دے اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے ساتھ منور کر دے اور ہمیں زندگی بھر رات دن اپنے مراقبہ میں مشغول اور کھڑا ہوا رکھ اور ان نیک بندوں کے ساتھ ہم کو ملانا جو ہم سے پہلے گزر گئے اور ہم کو ویسا ہی رزق و حصہ دے جیسا ان کو دیا اور ہمارے واسطے بھی ایسا ہی ہو جیسا کہ تو ان کا ہو گیا تھا۔ آمین

يَا قَوْمِ كُوْنُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصَّالِحُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَكُوْنَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فَاشْتَغِلُوْا بِطَاعَتِهٖ وَالصَّبْرِ مَعَهٗ وَالرِّضَا بِاَفْعَالِهٖ فِيْكُمْ وَفِيْ غَيْرِكُمْ اَلْقَوْمُ زَهِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَاَخَذُوْا اَقْسَامَهُمْ مِنْهَا بِيَدِي التَّقْوٰى وَالْوَرَعِ ثُمَّ طَلَبُوا الْاٰخِرَةَ وَعَمِلُوْا اَعْمَالَهَا عَصَوْا نُفُوْسَهُمْ وَاَطَاعُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَعَظُوْا نُفُوْسَهُمْ ثُمَّ وَعَظُوْا نُفُوْسَ غَيْرِهِمْ

اے میری جماعت والو! تم اللہ عزوجل کے لیے ویسے ہی بن جاؤ جیسے پہلے صالح بندہ خدا کے تھے تاکہ خدا بھی تمہارے لیے ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ ان کے لیے ہو گیا تھا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ حق تعالٰی عزوجل تمہارا ہو جائے پس تم اس کی طاعت میں مشغول نہ ہو اور اس کی بلا پر صابر بنو اور اپنے اور اپنے غیر کے تمام فعلوں میں راضی برضاءِ الٰہی ہو جماعت والو! جو اللہ والے تھے دنیا میں بے رغبتی کی اور اپنے حصے دنیا سے تقوٰی اور ورع پرہیزگاری کے ہاتھوں سے لیے۔ پھر آخرت کو طلب کیا اور اس کے عمل کیے اپنے نفسوں کی نافرمانی کی اور اپنے رب عزوجل کی طاعت کی اولاً انہوں نے اپنے نفسوں کو نصیحت کی پھر غیروں کے نفوس کو نصیحت فرمائی۔

يَا غُلَامُ عِظْ نَفْسَكَ قَبْلًا ثُمَّ عِظْ

اے غلام صاحبزادہ پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر غیر کے

نفس غيرك عليك بخويصة نفسك
لا تتعدى إلى غيرك وقد بقي عندك
بقية تحتاج إلى إصلاحها. ويحك أنت
تغرق كيف تخلص غيرك أنت أعمى
كيف تقود غيرك إنما يقود الناس البصير
إنما يخلصهم من البحر السابح الماهر
إنما يرد الناس إلى الله عز وجل من عرفه
أما من جهله كيف يدل عليه لا كلام
لك حتى تعرف الله عز وجل وتحبه و
تعمل له لا لغيره وتخاف منه لا من
غيره هذا بالقلب يكون لا بلقلقة
اللسان هذا في الخلوة لا في الجلوة إذا
كان التوحيد على باب الدار والشرك داخل
الدار فهو النفاق بعينه. ويحك
لسانك يتقي وقلبك يفجر لسانك يشكر
وقلبك يعترض قال الله عز وجل يا ابن آدم
خيري إليك نازل وشرك إلي صاعد.

ويحك تدعي أنك عبده على
الحقيقة وتطيع عدوه لو أنك عبده
على الحقيقة لكانت معاداتك فيه وموالاتك
فيه. المؤمن المتحقق لا يطيع نفسه
وهواه لا يعرف الشيطان حتى يطيعه
لا يعرف الدنيا حتى يهابها بل
يهينها ويطلب الأخرى فإذا
حصلت له تركها واتصل

نفس کو نصیحت کر۔ اپنے نفس کو بخصوصیت کے ساتھ لازم پکڑ۔ اس کی اصلاح کر تو غیر کی طرف متوجہ نہ ہو جب تک کہ تیرے پاس کوئی ایسی شے باقی ہو جس کی اصلاح کی تجھے خود حاجت ہو۔ تجھ پر افسوس کہ تو خود نابینا ہے دوسرے کی کیا راہنمائی کرے گا اس کا کیا قائد بنے گا۔ بینا ہی آدمیوں کا قائد رہنما بن سکتا ہے ان کو دریا سے وہی بچا سکتا ہے جو اچھا تیرنے والا ہو۔ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف وہی لوٹا سکتا ہے جو خود اللہ کو پہچانتا ہو لیکن جو کہ خود اللہ سے جاہل ہو وہ غیر کو اس کی جانب کیسے رہنمائی کر سکتا ہے۔ تیرے لیے کلام و وعظ جائز نہیں جب تک تو خدا کو نہ پہچانے اور اس کو دوست رکھے اور تیرا ہر عمل اسی کے لیے ہو نہ غیر خدا کے لیے اور تو اس سے ڈرے نہ اس کے غیر سے۔ کلام و وعظ قلب سے ہوتا ہے نہ سخت آواز نہ تیزی زبان سے یہ خلوت تنہائی میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں ظاہری طور سے جب کہ توحید گھر کے دروازہ پر ہو اور شرک گھر کے اندر ہو یہ سراسر نفاق ہی ہے۔ افسوس تجھ پر کہ تیری زبان اظہار تقویٰ کرتی ہے اور تیرا دل فسق و فجور کرتا ہے (یعنی گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے) تیری زبان شکر کرتی ہے اور تیرا دل اعتراض کرتا ہے۔ اے بیٹے آدم (علیہ السلام) کے میری نعمت بھلائی تیری طرف اترنے والی ہے اور تیری برائی میری طرف چڑھنے والی۔

تجھ پر افسوس کہ تو خدا کا حقیقی بندہ ہونے کا تو دعویٰ کرتا ہے اور اس کے دشمن کی اطاعت کرتا ہے۔ اگر تو حقیقتاً اس کا بندہ ہوتا تو تیری دشمنی اور دوستی اسی کے لیے ہوتی (اس کا دشمن دشمن ہوتا اور دوست دوست) حقیقی ایماندار اپنے نفس اور اپنے شیطان اور اپنی خواہشات نفسانیہ کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ شیطان کو جانتا پہچانتا ہی نہیں کہ اس کی پیروی کرے وہ دنیا کی پروا ہی نہیں کرتا کہ اس کے سامنے جھکے ذلیل ہو بلکہ وہ تو دنیا کو ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور آخرت کو طلب کرتا ہے پس جب آخرت اس کو حاصل ہو جاتی ہے اس کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور

بِمَوْلَاهُ عَزَّوَجَلَّ تَخْلُصُ عِبَادَتُهُ لَهُ فِي جَمِيْعِ اَوْقَاتِهِ اَسْمَعْ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ دَعْ عَنْكَ الشِّرْكَ بِالْحَقِّ وَوَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ هُوَ خَالِقُ الْاَشْيَآءِ جَمِيْعًا وَبِيَدِهِ الْاَشْيَآءُ جَمِيْعًا يَا طَالِبَ الْاَشْيَآءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا اَنْتَ عَاقِلٌ هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ فِيْ خَزَآئِنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهُ۔

اپنے مولا عزوجل سے متصل ہوجاتا ہے اس مومن کی عبادت تمام اوقات میں خدا ہی کے لیے خالص ہو جاتی ہے کیا نہ سنا قول اللہ عزوجل کا وما امروا الآیۃ اور نہ حکم دیے گئے وہ مگر تاکہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص دین عبادت بحیثیت ہو کر مخلص فی الدین بن کر تو شرک کو چھوڑ دے اور حق تعالیٰ عزوجل کو ایک جان (کہ یہی اصل توحید ہے) وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اسی کے قبضہ و ید قدرت میں تمام چیزیں ہیں۔ اے غیر خدا سے چیزوں کے طلب کرنے والے تو عاقل نہیں ہے آیا کوئی چیز ایسی ہے جو اللہ عزوجل کے خزانوں میں نہیں ہے؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا وان من شئی (الآیۃ) اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے نزدیک اس کے خزانے ہیں۔

يَا غُلَامُ نَمْ تَحْتَ مِيْزَابِ الْقَدَرِ مُتَوَسِّدًا بِالصَّبْرِ مُتَقَلِّدًا بِالْمُوَافَقَةِ عَآئِذًا بِانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَاِذَا كُنْتَ هٰكَذَا صَبَّ عَلَيْكَ الْمُقَدِّرُ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنَنِهِ مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَمَنَّاهُ۔

اے غلام اے صاحبزادے میرے تقدیر کے پرنالہ کے نیچے صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا ہار ڈال کر پناہ مانگتا ہوا کشادگی و راحت کے انتظار میں سوجا پس جب تیری یہ حالت ہو جائے گی مالک تقدیر تیرے اوپر اپنے فضل و احسانات سے ایسی بارش برسائے گا جس کی طلب و آرزو کرنی تو اچھے طور سے نہیں جانتا جو طلب کرے۔

يَا قَوْمِ وَافِقُوا الْقَدَرَ وَاقْبَلُوْا مِنْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمُجْتَهِدِ فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَدَرِ مُوَافَقَتِي الْقَدَرَ يُقَدِّمُنِيْ اِلَى الْقَادِرِ۔

اے جماعت والو! تقدیر کی موافقت کرو راضی بقضا رہو، اور (سید) عبدالقادر کے کلام کو قبول کرو جو کہ تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے۔ میری تقدیر کے ساتھ موافقت ہی مجھ کو قادر مطلق کی طرف آگے بڑھا رہی ہے۔

يَا قَوْمِ تَعَالَوْا نَذِلُّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِقَدَرِهِ وَفِعْلِهِ وَنُطَاطِئُ رُءُوْسَ ظَوَاهِرِنَا وَبَوَاطِنِنَا نُوَافِقُ الْقَدَرَ وَنَمْشِيْ فِيْ رِكَابِهِ لِاَنَّهُ رَسُوْلُ الْمَلِكِ فَكَرَامَتُهُ لِاَجْلِ مُرْسِلِهِ فَاِذَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ مَعَهُ حَمَلَنَا فِيْ صُحْبَتِهِ اِلَى الْقَادِرِ فَهُنَالِكَ

اے اہل جماعت! آؤ بڑھو ہم سب اللہ عزوجل اور اس کی تقدیر و فعل کی طرف جھکیں اور اپنے ظاہری و باطنی سروں کو اس کی طرف جھکا دیں، تقدیر کی موافقت کریں اور اس کی ہمرکابی میں چلیں کیوں کہ وہ بادشاہ کی طرف سے قاصد ہے۔ پس تقدیر کی عزت و بزرگی اس کے بھیجنے والے کی طرف سے ہے پس جب ہم اس کے ساتھ ایسا کریں گے وہ ہم کو اپنے ساتھ قادر مطلق تک لیجائے گا اس جگہ اللہ ہی کی حقیقی ملاقات ہو

اَلْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هٰهُنَا مُلْكُ الشُّرْبِ مِنْ بَحْرِ عِلْمِهٖ وَالْاَكْلُ مِنْ سِمَاطِ فَضْلِهٖ وَالْاِسْتِيْنَاسُ بِاُنْسِهٖ وَالتَّغَمُّدُ بِرَحْمَتِهٖ هٰذَا لِلْاٰحَادِ اَفْرَادٌ مِنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ وَاحِدٌ مِّنْ جَمِيْعِ الْعَشَائِرِ وَالْقَبَائِلِ۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالتَّقْوٰى عَلَيْكَ بِحُدُوْدِ الشَّرْعِ وَالْمُخَاصَمَةِ لِلنَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطَانِ وَاَقْرَانِ السُّوْءِ الْمُؤْمِنُ لَا يَزَالُ فِيْ جِهَادِهَا وَلَا يَكْشِفُ رَاْسَهٗ عَنِ الْخُوْدِ لَا يَتَغَمَّدُ سَيْفَهٗ لَا يَتَعَرّٰى ظَهْرَ فَرَسِهٖ عَلٰى قَرَبُوْسِ سَرْجِهٖ يَنَامُ نَوْمُ الْقَوْمِ غَلَبَةٌ اَكْلُهُمْ فَاقَةٌ كَلَامُهُمْ ضَرُوْرَةٌ اَلْخَرَسُ دَاْبُهُمْ وَاِنَّمَا قَدْرُ رَبِّهِمْ يُنْطِقُهُمْ وَفِعْلُ اللّٰهِ يُنْطِقُهُمْ يُنْطِقُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَا يُنْطِقُ الْجَوَارِحَ غَدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُنْطِقُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ نَاطِقٍ يُنْطِقُهُمْ كَمَا يُنْطِقُ الْجَمَادَاتِ اِذَا اَرَادَ الْاَمْرَ هَيَّأَهُ لَهُ اَنْطَقَهُمْ لِاِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَنْطَقَ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ثُمَّ اَسْكَتَهُمْ وَقَبَضَهُمْ وَاَقَامَ هٰؤُلَاءِ نُوَّابًا عَنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ

يَا قَوْمِ اُشْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نِعَمِهٖ وَانْظُرُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ قَالَ وَمَا بِكُمْ

سلطنت ہے۔ اب یہی سے یہ دریائے علم الٰہی سے سیراب ہونا اور اس کے خوان فضل سے کھانا اور اس کی محبت سے اُنس حاصل کرنا اور اس کی رحمت میں چھپ جانا خوشگوار و مبارک ہوگا یہ مرتبہ تمام کنبوں اور قبیلوں جماعت کے لاکھوں افراد سے کسی کسی کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

اے غلام تو اپنے اوپر تقویٰ حدود شرعی کی پیروی نفس و خواہشات و شیطان اور بُرے ہمنشینوں کی دشمنی لازم پکڑ۔ مسلمان ہمیشہ نفس کے جہاد میں رہتا ہے اور اپنا سر خود سے نہیں کھولتا (ہمیشہ تیار رہتا ہے) نہ اپنی تلوار میان میں رکھتا ہے نہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ ننگی کرتا ہے اپنی زین کی لکڑی پر سوتا ہے۔ اس قوم کا سونا غلبہ حال ہے ان کا طعام فاقہ ہے ان کا کلام ضرورۃً ہے ان کا طریقہ گونگا پن ہے۔ ان کو تقدیر ربی اور فعل الٰہی ہی گویا کرتا ہے اور وہ دنیا میں ان کی گویائی کو ویسی ہی حرکت دیتا ہے جیسے اعضا کو کل قیامت کے دن گویائی دے گا۔ ان کو وہی اللہ عزوجل جو ہر بولنے والے کو گویائی دیتا ہے جیسے وہ پتھروں وغیرہ جمادات کو گویا کر دیتا ہے ان کو بھی طاقت گویائی بخشتا ہے گویائی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے پس یہ بولنے لگتے ہیں جب اُن سے کوئی کام لینا چاہتا ہے پس اللہ تعالیٰ ان کو اس کے واسطے تیار کر دیتا ہے۔ ارادہ الٰہی ہوا کہ مخلوق کو خوشخبری و خوف و تہدید کے اوپر حجت قائم کرنے کے لیے تبلیغ ہو پس نبی اور رسولوں کو (علیہم السلام) کو گویائی دے دی انہوں نے تبلیغ فرمائی جب ان کو وفات دی ان کا نیابۃً علماء عاملین کو قائم مقام کیا یہاں کو ایسی گویائی عطا کی جس سے مخلوق کی اصلاح ہو سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علماء انبیاء کے وارث ہیں علیہم السلام۔

اے اہل جماعت تم اللہ عزوجل کی نعمتوں پر شکر کرو اور نعمتوں کو اسی کا عطیہ سمجھو پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور جو کچھ تمہارے

مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۞ اَيْنَ الشُّكْرُ مِنْكُمْ يَا مُتَقَلِّبِيْنَ فِيْ نِعَمِهٖ يَا مَنْ تَرٰى نِعَمًا مِّنْ غَيْرِهٖ تَارَةً تَرَوْنَ نِعَمَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَتَارَةً تَسْتَقِلُّوْنَهَا وَتَنْتَظِرُوْنَ اِلٰى مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ وَتَارَةً تَسْتَعِيْنُوْنَ بِهَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ۔

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ فِيْ خَلْوَتِكَ اِلٰى وَرَعٍ يُّخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَمُرَاقَبَةٍ تُذَكِّرُكَ نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْكَ اَنْتَ مُحْتَاجٌ مُّضْطَرٌّ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا مَعَكَ فِيْ خَلْوَتِكَ ثُمَّ تَحْتَاجُ اِلٰى مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطَانِ خَرَابُ مُعْظَمِ النَّاسِ مَعَ الزَّلَّاتِ وَخَرَابُ الزُّهَّادِ مَعَ الشَّهَوَاتِ وَخَرَابُ الْاَبْدَالِ مَعَ الْفِكْرِ وَالْخَوَاطِرِ فِي الْخَلَوَاتِ وَخَرَابُ الصِّدِّيْقِيْنَ اللَّحَظَاتِ شُغْلُهُمْ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ لِاَنَّهُمْ نِيَامٌ عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ هُمْ قِيَامٌ فِيْ مَقَامِ الدَّعْوَةِ يَدْعُوْنَ الْخَلْقَ اِلٰى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا يَزَالُوْنَ يَدْعُوْنَ الْقُلُوْبَ يَقُوْلُوْنَ يَا اَيَّتُهَا الْقُلُوْبُ يَا اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ يَا اِنْسُ وَيَا جِنُّ يَا مُرِيْدِي الْمَلِكِ هَلُمُّوْا اِلٰى بَابِ الْمَلِكِ اِسْعَوْا اِلَيْهِ بِاَقْدَامِ قُلُوْبِكُمْ بِاَقْدَامِ تَقْوَاكُمْ وَتَوْحِيْدِكُمْ وَمَعْرِفَتِكُمْ وَوَرَعِكُمُ التَّامِّ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَفِيْمَا سِوَى الْمَوْلٰى هٰذَا شُغْلُ الْقَوْمِ هَمُّهُمْ اِصْلَاحُ الْخَلْقِ هِمَمُهُمْ تَعُمُّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى

يَا غُلَامُ دَعْ عَنْكَ النَّفْسَ وَالْهَوٰى

پاس نعمت ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے الآیۃ اے خدا کی نعمتوں میں تصرف کرنے والو تم سے ان کا شکر کہاں ہے۔ اے خدا کی نعمتوں کو غیر کی طرف سے خیال کرنے والو کبھی تم اس کو غیر خدا کی طرف سے خیال کرتے ہو اور کبھی تم ان کو قلیل سمجھ کر ان چیزوں کا انتظار کرتے ہو جو تمہارے پاس موجود نہیں ہیں اور کبھی تم اس کی نعمتوں سے اس کے گناہوں پر مدد لیتے ہو۔ (تعجب سے غور کرو)

اے غلام تو اپنی خلوت میں ایسے تقوا اے پرہیز گاری کا محتاج ہے کہ وہ تجھ کو گناہوں اور لغزشوں سے نکالے اور ایسے مراقبہ کا ضرورت مند کہ وہ تجھ کو خدا کی شفقت و توجہ کو جو تیری طرف ہے یاد دلائے تو محتاج و مضطر ہے اس بات کا کہ وہ تیری خلوت میں تیرا ساتھی ہو۔ پھر تو مقابلہ نفس و خواہشاتِ نفسانیہ و شیاطین کی طرف محتاج ہے کہ تو انکو زیر کرے بڑے آدمیوں کی خرابی و ہلاکت ساتھ لغزشوں کے ہے اور زاہدوں کی خرابی خواہشات کیساتھ ٹھہرنے میں ہے اور ابدال کی ہلاکت و خرابی خلوتوں میں ساتھ فکر و خطرات کے ہے اور خرابی صدیقین کی ادھر اُدھر نگاہ کرنے میں ہے۔ انکی مشغولی انکا کام تو اپنے قلوب کی حفاظت ہے کہ وہ تو بادشاہ کے دروازے پر سونے والے ہیں۔ وہ قلوب کو معرفت حق کی طرف پکارنے کی جگہ میں کھڑے ہونے والے ہیں وہ ہمیشہ قلوب کو دعوت دیتے رہتے ہیں پکارتے رہتے ہیں رکتے رہتے ہیں۔ اے قلبوں آ رہو، اے روحو، اے آدمیو، اے جنو، اے بادشاہ کے ارادہ کرنے والو حقیقی بادشاہ مالک کے دروازہ کی طرف آؤ تم اس کی طرف اپنے قلبوں کے قدموں اور تقوٰی و توحید و معرفت کے قدموں سے بڑھو اور اپنے اعلیٰ پرہیز گاری اور دنیا و آخرت میں زہد اور ترک ماسوی اللہ کے قدموں سے دوڑو۔ یہ ان جماعتوں کا مشغلہ ہے ان کی ہمتیں خلق کی اصلاح ہے ان کی ہمتیں آسمان و زمین کو عرشِ عظیم سے لے کر زیر زمین تک کو شامل ہیں۔

اے غلام! تو اپنے نفس و خواہشات سے علیحدہ ہو جا

كُنْ أَرْضًا تَحْتَ أَقْدَامِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ تُرَابًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ أَخْرَجَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَبَوَيْهِ الْمَوْتٰى بِالْكُفْرِ. اَلْمُؤْمِنُ حَيٌّ وَالْكَافِرُ مَيِّتٌ اَلْمُوَحِّدُ حَيٌّ وَالْمُشْرِكُ مَيِّتٌ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي إِبْلِيسُ يَعْنِي عَصَانِي فَمَاتَ بِالْمَعْصِيَةِ هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ قَدْ ظَهَرَ سُوقُ النِّفَاقِ سُوقُ الْكَذِبِ لَا تَقْعُدُوا مَعَ الْمُنَافِقِينَ الْكَاذِبِينَ الدَّجَّالِينَ وَيْحَكَ نَفْسُكَ مُنَافِقَةٌ، كَاذِبَةٌ كَافِرَةٌ فَاجِرَةٌ مُشْرِكَةٌ كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَهَا خَالِفْهَا وَلَا تُوَافِقْهَا قَيِّدْهَا وَلَا تُطْلِقْهَا أُسْجُنْهَا وَأَجْرِ عَلَيْهَا حَقَّهَا الَّذِي لَا بُدَّ لَهَا مِنْهُ. اِقْمَعْهَا بِالْمُجَاهَدَاتِ وَأَمَّا الْهَوٰى فَارْكَبْهُ وَلَا تُخَلِّهِ يَرْكَبْكَ وَالطَّبْعُ فَلَا تَصْحَبْهُ فَإِنَّهُ طِفْلٌ صَغِيرٌ لَا عَقْلَ لَهُ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ طِفْلٍ صَغِيرٍ وَتَقْبَلُ مِنْهُ وَالشَّيْطَانُ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ أَبِيكَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ تَسْكُنُ إِلَيْهِ وَتَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ دَمٌ وَعَدَاوَةٌ قَدِيمَةٌ. لَا تَأْمَنْ مِنْهُ. فَإِنَّهُ قَاتِلُ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَإِذَا تَمَكَّنَ مِنْكَ قَتَلَكَ كَمَا قَتَلَهُمَا

اور قوم والوں کے قدموں کے نیچے کی مٹی و زمین بن جا۔ ان کے سامنے خاک بن جا (اسی میں کمال ہے)، حق تعالیٰ عزوجل زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو بہ سبب کفر کے مُردہ تھے مومن زندہ ہے اور کافر مُردہ، وحدانیت کا اقرار کرنے والا زندہ ہے اور شرک کرنے والا مردہ، اسی معنیٰ کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض کلام میں فرمایا میری مخلوقات سے پہلا مرنے والا ابلیس لعین ہے یعنی اس نے میری نافرمانی کی پس بوجہ معصیت مردہ ہوگیا مر گیا۔ (یعنی گناہ کرنا ہی موت ہے) یہ آخری زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ کا بازار گرم ہوگیا ہے۔ تم منافقوں جھوٹوں دجالوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

تجھ پر افسوس ہے تیرا نفس منافق، جھوٹا، کفر کرنے والا، فاسق، شرک کرنے والا ہے تو اس کے ساتھ کیسے بیٹھتا ہے؟ تو اس کی مخالفت کر اور اس کی موافقت نہ کر، اس کو پابہ زنجیر کر دے، آزاد نہ چھوڑ، نفس کو قید کر دے اور اس پر اس کا ضروری حق جاری کر۔ نفس کا مجاہدوں کے ساتھ قلع قمع کر دے خواہشاتِ نفس پر تو سوار رہ ان کو ایسے حال پر نہ چھوڑ کہ وہ تجھ پر سوار ہو جائیں اور تو طبیعت کا ساتھ نہ دے بیشک طبیعت چھوٹا سا بچہ ہے جس کو عقل نہیں تو چھوٹے بچے سے کیسے علم سیکھ سکتا ہے اور اس کے قول کو کیسے قبول کر سکتا ہے، شیطان تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے تو اس کے ساتھ کیسے سکونت کرتا ہے اور اس کے کلام کو تو کیسے قبول کرتا ہے حالاں کہ اس کے اور تیرے درمیان میں خون ہو چکا ہے اور قدیم دشمنی ہے اس کی طرف امن نہ لے بے تحقیق وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے۔ پس جب تجھ پر قابو پالے گا تجھ کو بھی تیرے والدین کی

اِجْعَلِ التَّقْوٰی سِلَاحَكَ وَ التَّوْحِيْدَ لِلّٰهِ وَ الْمُرَاقَبَةَ لَهٗ وَ الْوَرَعَ فِی الْخَلَوَاتِ وَ الصِّدْقَ وَ الْاِسْتِعَانَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ جُنْدَكَ فَهٰذَا السِّلَاحُ وَ هٰذَا الْجُنْدُ هُمُ الَّذِيْنَ يَهْزِمُوْنَهٗ وَيَهْدِمُوْنَهٗ وَيَكْسِرُوْنَ جَيْشَهٗ كَيْفَ لَا يَهْزِمُوْنَهٗ وَالْحَقُّ مَعَكَ

يَا غُلَامُ اِقْرِنْ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاجْعَلْهُمَا فِیْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَانْفَرِدْ بِمَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ عُرْيَانًا مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ بِلَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةٍ لَا تُقْبِلْ عَلَيْهِ اِلَّا مُجَرَّدًا مِمَّا سِوَاهُ لَا تَتَقَيَّدْ بِالْخَلْقِ عَنِ الْخَالِقِ اِقْطَعْ هٰذِهِ الْاَرْبَابَ فَاِذَا تَمَكَّنْتَ فَاجْعَلِ الدُّنْيَا لِنَفْسِكَ وَالْاٰخِرَةَ لِقَلْبِكَ وَالْمَوْلٰی لِسِرِّكَ ـ

يَا غُلَامُ لَا تَكُنْ مَعَ النَّفْسِ وَلَا مَعَ الْهَوٰی وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ الْاٰخِرَةِ وَلَا تُتَابِعْ سِوَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ وَقَعْتَ بِالْكَنْزِ الَّذِیْ لَا يَفْنٰی اَبَدًا فَحِيْنَئِذٍ تَجِيْئُكَ الْهِدَايَةُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الَّتِیْ لَا ضَلَالَ بَعْدَهَا تُبْ عَنْ ذُنُوْبِكَ وَهَرْوِلْ عَنْهَا اِلٰی مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا تُبْتَ فَلْيَتُبْ ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ اَلتَّوْبَةُ قَلْبُ ثِيَابِ قَلْبِهٖ قَلْبُ رِدَاءِهٖ وَاخْلَعْ ثِيَابَ الْمَعَاصِیْ بِالتَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ وَالْحَيَاءِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقِيْقَةً لَا مَجَازًا هٰذَا مِنْ اَعْمَالِ

قتل کر دے گا۔ تو تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا اور توحیدِ الٰہی اور مراقبہ اور خلوت گزینی اور سچائی اور اللہ عزوجل سے مدد چاہنے کو اپنا لشکر بنا۔ پس یہ ہتھیار اور لشکر ایسے ہیں جو شیطان کو شکست دے دیں گے اور اس کی عمارت کو ڈھا دیں گے اور اس کے لشکر کو توڑ دیں گے کیوں کہ یہ شیطان کو ہزیمت و شکست نہ دیں گے حالانکہ حق تیرے ساتھ ہے۔

اے غلام دنیا و آخرت کو ملا کر تو ان دونوں کو ایک جگہ کر دے اور تو دنیا و آخرت سے خالی ہو کر اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ تنہائی اختیار کر اور خلوت گزیں بن اللہ کی طرف بغیر اس کے کہ تو اس کے ماسوا سے علیحدہ ہو جائے توجہ نہ ہو۔ خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق میں گرفتار نہ ہو جا ان سب سببوں سے قطع تعلق کرے اور ان سب ارباب کو چھوڑ دے پس جب تو اس پر قدرت پالے پس دنیا کو اپنے نفس کے لیے اور آخرت کے لیے اپنے قلب کو اور مولیٰ تعالیٰ کو اپنے باطن کے لیے اختیار کر لے۔

اے غلام تو نفس اور خواہشاتِ نفسانیہ اور دنیا اور آخرت کا ساتھی مت بن اور سوا حق عزوجل کے کسی کی پیروی و متابعت نہ کر حالانکہ تو نے ایسا خزانہ پا لیا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لیے اللہ عزوجل کی طرف سے ایسی ہدایت آئے گی جس کے بعد گمراہی نہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کر اور گناہوں سے علیحدہ ہو کر اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف دوڑ جا جب تو توبہ کرے تو اپنے ظاہر و باطن دونوں سے توبہ کر۔ توبہ تیرے قلب کے لباس کا پلٹ دینا ہے تو اپنے قلب کی چادر کو پلٹ دے اور گناہوں کے لباس کو خالص توبہ سے اور اللہ عزوجل سے شرما کر حقیقتاً اتار دے نہ مجازاً از محض زبانی توبہ نہ ہو توبۃ النصوح ہو حقیقی توبہ قلب کے عملوں سے ہے جو تعبد

الْقُلُوْبِ بَعْدَ طَهَارَةِ الْجَوَارِحِ بِاَعْمَالِ الشَّرْعِ اَلْقَالِبُ لَهٗ عَمَلٌ وَّالْقَلْبُ لَهٗ عَمَلٌ اَلْقَلْبُ اِذَا خَرَجَ مِنْ فَيَافِي الْاَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِالْخَلَائِقِ رَكِبَ بَحْرَ التَّوَكُّلِ وَالْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِلْمِ بِهٖ وَتَرَكَ السَّبَبَ وَطَلَبَ الْمُسَبِّبَ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِيْ هٰذَا الْبَحْرِ فَهُنَالِكَ يَقُوْلُ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ فَيُهْدٰى مِنْ سَاحِلٍ اِلٰى سَاحِلٍ مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰى مَوْضِعٍ حَتّٰى يَقِفَ عَلَى الْجَادَّةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ كُلَّمَا ذَكَرَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ تَجَلَّتْ جَادَّتُهٗ وَانْكَشَفَتِ الْكُدُوْرَةُ عَنْهَا كَاَنَّهَا الطَّالِبُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَاتِ وَيُخَلِّفُ الْكُلَّ وَرَاءَهٗ كُلَّمَا خَافَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ مِنَ الْهَلَاكِ يَجِيْءُ اِيْمَانُهٗ فَيُشَجِّعُهٗ فَتَنْطَفِئُ نِيْرَانُ الْوَحْشَةِ وَتَنْطَفِئُ [illegible] هُنَالِكَ نُوْرُ الْاُنْسِ وَالْفَرَحِ بِالْقُرْبِ

پاک کر لینے اعضاءِ ظاہری کے ساتھ اعمال شرع کے ہو۔ قالب (یعنی بدن) کے لیے بھی ایک عمل ہے اور قلب کے لیے بھی عمل۔ قلب جب سببوں کے میدان سے اور مخلوق کے ساتھ تعلقات سے نکل جاتا ہے تو توکل اور معرفت کے دریا میں سوار ہوتا ہے اور علمِ الٰہی کے دریا میں غوطہ زنی کرتا ہے اور سبب کو چھوڑ دیتا ہے اور مسبب یعنی اللہ تعالیٰ کو طلب کرتا ہے۔ جب ایسا شخص اس دریا کے وسط میں پہنچ جاتا ہے پس اس وقت کہنے لگتا ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے وہی میری ہدایت و رہنمائی کرے گا پس ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ کی طرف ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہدایت پاتا ہے۔ پس جب وہ اپنے رب کا جتنا بھی ذکر کرتا ہے یہاں تک کہ صراطِ مستقیم پر جا کر ٹھہر جاتا ہے اس کا راستہ روشن ہوتا جاتا ہے اور اس راہ کی خرابی گرد و غبار دور ہوتی چلی جاتی ہے، راستہ صاف کھل جاتا ہے۔ طالب الٰہی کا قلب تمام مسافتوں منزلوں کو قطع کرتا ہے اور کل ماسوی اللہ کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ پس جب کبھی اس کو بعض راہ میں ہلاکت کا خوف ہونے لگتا ہے وہیں اس کا ایمان ظاہر ہو کر اس طالب حق کو بہادر بنا دیتا ہے پس وحشت و خوف کی آگ بجھ جاتی ہے اور اس کے بدلہ میں اُنس کی روشنی اور قرب الٰہی کی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

يَا غُلَامُ اِذَا جَاءَكَ الْبَلَاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِيَدِ الصَّبْرِ وَاسْكُنْ حَتّٰى يَجِيْءَ الدَّوَاءُ فَاِذَا جَاءَ الدَّوَاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِيَدِ الشُّكْرِ فَاِذَا كُنْتَ عَلٰى هٰذَا الْحَالِ

اے غلام جب تجھے کوئی بلا لاحق ہو تو اس بلا کا صبر کے ہاتھوں سے استقبال کر اور ٹھہر جا کہ مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے اس کی دوا آنے تک ٹھہرا رہ۔ پھر جب دوا آ جائے تو اس دوا کا شکر کے ہاتھوں سے استقبال کر۔ دکھ مصیبت پر صبر نعمت پر شکر کا حکم ہے۔ پھر جب تو اس حالت پر پہنچ

كُنْتَ فِي الْعَيْشِ الْعَاجِلِ. اَلْخَوْفُ مِنَ النَّارِ يَقْطَعُ اَكْبَادَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَصْفَرُّ وُجُوْهَهُمْ وَ يَحْزُنُ قُلُوْبَهُمْ فَاِذَا تَمَكَّنَ هٰذَا مِنْهُمْ صَبَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهٖ وَ لُطْفِهٖ وَ فَتَحَ لَهَا بَابَ الْاٰخِرَةِ فَيَرَوْنَ مَا مِنْهَا فَاِذَا سَكَنُوْا وَاطْمَاَنُّوْا وَ اسْتَرَاحُوْا قَلِيْلًا فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَلَالِ فَقَطَّعَ قُلُوْبَهُمْ وَ اَسْرَارَهُمْ وَ كَثَّرَ خَوْفَهُمْ اَشَدَّ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِذَا تَمَّ لَهُمْ فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَمَالِ فَسَكَنُوْا وَاطْمَاَنُّوْا وَ تَنَبَّهُوْا وَ تَبَيَّنُوْا تَبَوَّءُوْا دَرَجَاتٍ هِيَ طَبَقَاتٌ شَيْءٌ بَعْدَ شَيْءٍ.

جائے گا تجھے فوری عیش حاصل ہو جائے گا۔ جہنم کی آگ کا خوف مومنوں کے دلوں کو پاش پاش ٹکڑا ٹکڑا کر دیتا ہے اور ان کے چہروں کو زرد کر دیتا ہے اور ان کے دلوں کو غمگین بنا دیتا ہے پس جب وہ اس مقام پر قرار پکڑتے ہیں یہ اور ان کے دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے قلوب پر اپنے رحمت ولطف کے دریا سے پانی برساتا ہے اور ان کیلیے آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے پس وہ اپنے امن وامان کی جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ جب وہ طالب حق سکون پکڑتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں اور تھوڑی راحت سے لیتے ہیں تو رب تعالیٰ ان کے واسطے جلال کا دروازہ کھولتا ہے پس یہ حال ان طالبوں کے قلوب کو پاش پاش اور ان کے باطن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور پہلے سے بہت زیادہ ان کے خوف ودہشت کو بڑھا دیتا ہے۔ پھر جب ان کی یہ حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے تب ان کے لیے جمال کا دروازہ کھولتا ہے پس وہ وہاں سکون پکڑتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں اور ہوشیار ہو جاتے ہیں اور ان کے لیے ایسے ایسے طبقہ درجات ظاہر ہو جاتے ہیں جن میں وہ قرار پکڑتے ہیں جو یکے بعد دیگرے ہیں۔

يَا غُلَامُ لَا يَكُوْنُ هَمُّكَ مَا تَأْكُلُ وَمَا تَشْرَبُ وَمَا تَلْبَسُ وَمَا تَنْكِحُ وَمَا تَسْكُنُ وَمَا تَجْمَعُ كُلُّ هٰذَا هَمُّ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ فَاَيْنَ هَمُّ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ وَهُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ فَلْيَكُنْ هَمُّكَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عِنْدَهٗ اَلدُّنْيَا لَهَا بَدَلٌ وَهُوَ الْاٰخِرَةُ وَالْخَلْقُ لَهُمْ بَدَلٌ وَهُوَ الْخَالِقُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا تَرَكْتَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا

اے غلام تیرا ارادہ قصد محض کھانا پینا لباس پہننا نکاح کرنا شادی کرنا اور ٹھہرنا جمع کرنا ہی نہ ہو کہ یہ کل نفس وطبیعت کے مقاصد ہیں۔ پس کہاں ہیں مقاصد قلب وباطن جو کہ حق عزوجل کی سچی طلب ہے تیرے مقاصد نے تجھے کس قدر غمگین بنا رکھا ہے۔ تیرا مقصد تو صرف رب عزوجل اور وہ چیز جو اس کے پاس ہے ہونا چاہیے۔ دنیا کے لیے بدل ہے اور وہ آخرت ہے خلق کے لیے عوض وبدل ہے اور وہ خالق عزوجل ہے جب تو اس عجلت والی (دنیا) کی چیزوں میں سے کسی چیز کو چھوڑ

الْعَاجِلِ اَخَذْتَ عِوَضَهٗ وَخَيْرًا مِّنْهُ فِی الْاٰجِلِ قَدِّرْ اَنْ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمُرِكَ هٰذَا الْيَوْمُ فَحَسْبُ تَهَيَّأْ لِلْاٰخِرَةِ تَهَدَّفْ لِمَجِیْءِ مَلَكِ الْمَوْتِ۔ اَلدُّنْيَا طَبَّاخَةٌ لِّلْقَوْمِ وَ الْاٰخِرَةُ مُعَمِّرَةٌ لَّهُمْ فَاِذَا جَآءَتِ الْغَيْرَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهَا وَيُقَامُ التَّكْوِيْنُ مَقَامَ الْاٰخِرَةِ فَلَا يَحْتَاجُوْنَ لَا اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اِلَى الْاٰخِرَةِ يَا كَذَّابُ اَنْتَ تُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَالَةِ النِّعْمَةِ فَاِذَا جَآءَ الْبَلَآءُ هَرَبْتَ كَاَنْ لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوْبَكَ اِنَّمَا يَتَبَيَّنُ الْعَبْدُ عِنْدَ الْاِخْتِيَارِ اِذَا جَآءَتِ الْبَلَايَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْتَ ثَابِتٌ فَاَنْتَ مُحِبٌّ وَاِنْ تَغَيَّرْتَ بَانَ الْكَذِبُ وَانْتَقَضَ الْاَوَّلُ وَذَهَبَ جَدُّهٗ

دے گا تو اس کا عوض و بدل اس سے بہتر و عمدہ آخرت میں پائے گا۔ تو یہ مان اندازہ کر کہ تیری عمر میں سے یہی آج کا دن صرف باقی ہے۔ تو آخرت کیلئے مستعد ہو جا ملک الموت کے آنے کیلئے نشانہ بن جا دنیا قوم کے لیے سر جوش دیگ ہے (ذرا سی دیر میں ختم ہونیوالی) اور آخرت ان کا آبادی کا گھر۔ پس جب غیرتِ الٰہی آتی ہے۔ وہ غیرتِ الٰہی ان لوگوں اور آخرت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور تکوین آخرت کے قائم مقام کر دی جاتی ہے۔ پس اس مقام پر پہنچ کر یہ طالبانِ حق نہ دنیا کے حاجتمند رہتے ہیں نہ آخرت[1] کے۔ اے کذاب طالبِ دنیا تو حالتِ نعمت میں اللہ عزوجل کو دوست سمجھتا ہے اس کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے پس جب اس کی طرف سے بلا آتی ہے تو تو ایسا بھاگتا ہے گویا اللہ عزوجل تیرا محبوب ہی نہ تھا۔ بندگی و بندہ ہونے کا اظہار امتحان ہی کے وقت ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلائیں آئیں اور تو ان پر ثابت قدم رہے پس تو بندہ اور خدا کا دوست ہے اور اگر اس وقت تو بدل جائے تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائیگا اور پہلا دعویٰ چلا جائیگا اور ٹوٹ جائیگا۔ ایک شخص

[1] غیرتِ الٰہی اپنے سچے طالب کو آخرت کا طالب بنا کر نہیں چھوڑتی اس سے جدا ہو کر مقامِ تکوین میں پہنچا دیتی ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی اذا تقرب الی عبدی بالنوافل (الحدیث) سے ظاہر و باہر ہے اس مرتبے پر پہنچ کر خدائی جلوے اس پہ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ کن فیکون کا مرتبہ ان کو حاصل ہو جاتا ہے جو چاہتے ہیں اس کا ظہور ہوتا ہے یہی مرتبہ مرتبہ و مقامِ تکوین ہے۔ وہ فنا سے گزر کر مقامِ بقا میں پہنچ جاتا ہے اور اس کا ظاہر قول و عمل دوسرا جامہ پہن لیتا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اولیا را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز می آرند ز راہ

اسی وجہ سے ان سے طلب و استعانت ندا و استغاثہ ان کی طلب خداوند جل مجدہٗ ہی سے طلب و استغاثہ خدا ہی کے حکم کے تحت ہوتی ہے وہ باذن اللہ قادر و مختار ہو جاتے ہیں۔ رسل و انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء و اصفیاء فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَلْبَابِ

(قادری بدایونی غفرلہٗ)

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اِسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اِتَّخِذْ لِلْبَلَاءِ جِلْبَابًا مَحَبَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ مَقْرُوْنَتَانِ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ وُكِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ كَيْ لَا تَدَّعِيَ لَوْ لَمْ تَكُنْ كَذٰلِكَ وَاِلَّا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ يَدَّعِيْ مَحَبَّةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجُعِلَ الثَّبَاتُ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْفَقْرِ بَيِّنَةَ هٰذِهِ الْمَحَبَّةِ ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ بہ تحقیق میں آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا فقر و محتاجی کے لیے مستعد ہو جا اور فقر کی چادر اوڑھ لے۔ دوسرا اور شخص حاضر خدمت ہوا پس عرض کیا بہ تحقیق میں اللہ عزوجل کو محبوب رکھتا ہوں ارشادِ نبوی ہوا تو بلا و مصیبت کے لیے چادر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی محبت دونوں فقر و بلا کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور اسی واسطے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا دعویٰ محبت کے ساتھ بلا مسلط کر دی گئی ہے تاکہ اگر تجھ میں کہیں یہ بات موجود نہ ہو تو تُو دعویٰ محبت نہ کرنے لگے ورنہ ہر ایک محبتِ الٰہی کا دعویٰ کرنے لگتا۔ پس محبت کی بنیاد بلا و فقر پر ثابت قدمی قرار دے دی گئی۔ (اللّٰھم ارزقنا بالکمال)

اے رب ہمارے ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی و بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہم سب کو بچا۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ

غِرَّتُكَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ تُنَحِّيْكَ وَ غَيْبَتُكَ عَنْهُ اِرْجِعْ عَنْ غِرَّتِكَ قَبْلَ اَنْ تُضْرَبَ وَتُهَانَ وَتُسَلَّطَ عَلَيْكَ حَيَّاتُ الْبَلَايَا وَعَقَارِبُهَا مَا ذُقْتَ طَعْمَ الْبَلَاءِ فَلَا جَرَمَ تَغْتَرُّ لَا تَفْرَحْ بِجَمِيْعِ مَا اَنْتَ فِيْهِ فَهُوَ شَيْءٌ ذَاهِبٌ عَنْ قَرِيْبٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا اَخَذْنَا هُمْ

دوسری مجلس

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ۵ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ بغداد معلیٰ میں ارشاد فرمایا:

اے بندۂ خدا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیری ناتجربہ کاری غفلت و بھولا پن تجھ کو خدا سے دور کر رہی ہے اور تجھ کو اس نے اللہ سے غائب کر رکھا ہے تو اپنی ناتجربہ کاری و غفلت سے قبل اس کے کہ تجھے پیٹا جائے اور تو ذلیل کیا جائے اور تیرے اوپر بلاؤں کے اژدہے اور بچھو مسلط کیے جائیں رجوع کرلے تو نے ابھی لقمۂ اجل نہیں چکھا ہے اس وجہ سے تو دھوکے میں پڑ رہا ہے تو دنیا کی معیشت کی جن تمام چیزوں میں گھرا ہوا ہے ان پر خوش نہ ہو وہ سب عنقریب زائل ہونے والی ہیں۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا حتّٰی اذا فرحوا الآیۃ

بَغْتَةً إِنَّمَا يُظْفَرُ بِمَا عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِالصَّبْرِ وَلِهٰذَا أَكَّدَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَمْرَ الصَّبْرِ اَلْفَقْرُ وَالصَّبْرُ لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِ وَالْمَحْبُوْبُوْنَ يُبْتَلَوْنَ فَيَصْبِرُوْنَ وَيُلْهَمُوْنَ بِفِعْلِ الْخَيْرَاتِ مَعَ بَلَائِهِمْ وَيَصْبِرُوْنَ عَلٰى مَا يَتَجَدَّدُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ لَا الصَّبْرُ لَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ بَيْنَكُمْ قَدْ جُعِلْتُ شَبَاكًا تُصَادُ الطُّيُوْرُ مِنْ لَيْلٍ إِلٰى لَيْلٍ يُفْتَحُ عَنْ عَيْنِيْ وَيُخَلّٰى عَنْ رِجْلِيْ بِالنَّهَارِ مُغَمَّضُ الْعَيْنَيْنِ وَرِجْلِيْ مَشْدُوْدَةٌ فِي الشَّبَكَةِ فُعِلَ ذٰلِكَ لِمَصْلَحَتِكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ لَوْ لَا مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ عَاقِلٌ يَقْعُدُ فِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ وَيُكَاثِرُ أَهْلَهَا بَعْدَ عُمُوْمِهَا الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَكَثْرَةِ الشُّبْهَةِ وَالْحَرَامِ كَثُرَ كُفْرَانُ نِعَمِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالْاِسْتِعَانَةُ بِهَا عَلَى الْفُسُوْقِ وَالْفُجُوْرِ كَثُرَ الْفَاسِقُ فِيْ بَيْتِهِ الْمُتَّقِيْ فِيْ دُكَّانِهِ وَالزِّنْدِيْقُ فِيْ شَرَابِهِ الصِّدِّيْقُ عَلٰى كُرْسِيِّهِ لَوْ لَا الْحُكْمُ لَتَكَلَّمْتُ بِمَا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلٰكِنْ لِيْ أَسَاسٌ يَحْتَاجُ إِلٰى بِنَاءٍ لِيْ أَطْفَالٌ يَحْتَاجُوْنَ إِلٰى تَرْبِيَةٍ لَوْ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِيْ

یہاں تک کہ جب وہ لوگ (پہلے قوم والے) اللہ کی عطیہ نعمتوں پر اترانے لگے ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ اللہ کے پاس جو مرتبہ ہے اس پر فتحمندی صبر کرنے سے دی جاتی ہے اسی واسطے رب تعالیٰ نے تاکید کے ساتھ صبر کا حکم صادر فرمایا۔ فقر و صبر دونوں کسی غیر میں سوا مسلمان کے جمع نہیں ہو سکتے اور محبوبانِ خدا کی بلا رسے آزمائش کی جاتی ہے پس وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور باوجود بلاؤں اور آزمائش کے ان کو نیک کاموں کے کرنے کا الہام کیا جاتا ہے اور وہ ان جدید بلاؤ مصیبتوں پر جو ان کو رب تعالیٰ کی طرف سے پہنچتی ہیں صبر کرتے رہتے ہیں۔ اگر صبر نہ ہوتا تو تم ہرگز مجھ کو اپنے درمیان میں نہ دیکھتے۔ میں ایک جال بنا دیا گیا ہوں جس کے ذریعہ سے پرندوں کا شکار کیا جاتا ہے رات سے آتی رات تک میری آنکھ کھول دی جاتی ہے اور میرے پاؤں سے بندش علیحدہ کر دی جاتی ہے (وقت خلوت ہے) دن میں آنکھ بند کرنے والا ہوں اور میرا پاؤں جال میں بندھا ہوا ہوتا ہے۔ (تمہارے ساتھ مشغول رہتا ہوں) یہ سب تمہاری مصلحت کیلئے کیا گیا ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اگر توفیق الٰہی رہنما نہ ہوتی تو کوئی عقلمند ایسے شہر میں بیٹھتا اور اس شہر کے رہنے والوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا جس میں مکاری و نفاق و ظلم عام ہو اور شبہ و حرام کی کثرت ہو اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری بڑھ جائے اور ان سے فسق و فجور نافرمانیوں پر مدد لی جائے آہ اور ایسے لوگ زیادہ ہو جائیں جو اپنے گھر میں فاسق و فاجر ہوں اور دکان میں آکر پرہیزگار بننے والے اپنے شرابخانہ میں زندیق ہوں کرسی پر صدیق بنیں۔ اگر حکم نہ ہوتا تو میں جو کچھ تمہارے گھروں کے اندر ہوتا ہے بیان کر دیتا اور لیکن میرے لیے بنیادیں ہیں جو تعمیر کی حاجت مند ہیں اور میرے بچے ہیں جو تربیت کی طرف محتاج ہیں (یعنی تم سب) اگر میں وہ بعض امور کھول دوں جو مجھے معلوم

كَانَ ذَالِكَ سَبَبُ الْفِرَاقِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ اَحْتَاجُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ الَّتِيْ اَنَا فِيْهَا اِلٰى قُوَّةِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَحْتَاجُ عَلٰى صَبْرِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى زَمَانِيْ اَحْتَاجُ اِلٰى قُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ لُطْفًا وَّعَيْنًا وَّمُوَافَقَةً وَّرِضًا اٰمِيْنَ۔

يَا غُلَامُ مَا خُلِقْتَ لِلْبَقَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّمَتُّعِ فِيْهَا فَغَيِّرْ مَا اَنْتَ فِيْهِ مِنْ مَّكَارِهِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَنِعْتَ مِنْ طَاعَةِ الْحَقِّ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ[1] هٰذَا لَا يَنْفَعُكَ حَتّٰى تُضِيْفَ اِلَيْهِ شَيْئًا اٰخَرَ اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ وَلَا يَنْفَعُكَ اِذَا اَتَيْتَ بِالْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَمُخَالَفَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَصْرَرْتَ عَلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ وَالزَّكٰوةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ وَاَفْعَالَ الْخَيْرِ فَاَيَّ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ الشَّهَادَتَانِ اِذَا قُلْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[2] فَقَدِ ادَّعَيْتَ يُقَالُ اَيُّهَا الْقَائِلُ اَلَكَ بَيِّنَةٌ مَا الْبَيِّنَةُ اِمْتِثَالُ الْاَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاٰفَاتِ وَالتَّسْلِيْمُ اِلَى الْقَدَرِ هٰذَا هُوَ بَيِّنَةُ هٰذِهِ الدَّعْوٰى وَاِذَا عَمِلْتَ هٰذِهِ الْاَعْمَالَ مَا تُقْبَلُ مِنْكَ اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ لِلْحَقِّ عَزَّوَ

ہیں تو یہ میرے اور تمہارے درمیان میں جدائی کا سبب ہو جائیگا میں بحالتِ موجودہ (تمہاری ہدایت کے لیے) انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی قوت کا محتاج ہوں اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے زمانہ تک جو اگلے لوگ گزر چکے ان کے صبر کا محتاج ہوں۔ قوتِ ربانی کا محتاج ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے لطف و مدد، توفیق و رضا کا طلب گار ہوں اے اللہ! قبول کرے۔

اے غلام تو دنیا میں باقی رہنے اور اس میں نفع حاصل کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے پس تو ان کاموں کو جو خدائے تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور تو ان میں مبتلا ہے بدل ڈال۔ اطاعتِ الٰہی میں تیرا محض کلمہ پڑھ لینے پر قناعت کرنا جس پر تو قانع ہے، تجھے نفع نہ دے گا تاوقتیکہ اس کی طرف تو دوسری چیزوں کو نہ ملائے گا۔ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے۔ جب تو گناہ کرتا رہے گا لغزشوں اور خدائے تعالیٰ کی مخالفت میں مبتلا رہیگا اور ان سب امور پر اصرار کرے گا، گناہ کیے جائے گا اور نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و صدقہ اور افعالِ خیر چھوڑ دے گا تو تیرا یہ دعویٰ ایمان نہ قبول کیا جائے گا نہ وہ تجھے نفع دے گا۔ محض کلمہ شہادت بغیر عمل تجھے کیا نفع دے گا جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا پس بیشک تو مدعی بن گیا۔ تجھ سے کہا جائیگا اے مدعی آیا تیرے پاس دعوے کے ثبوت کے گواہ ہیں کون گواہ ہیں؟ اس دعوے کے گواہ خدا کے حکموں کا بجا لانا اور ممنوعات و منہیات سے باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر کے سامنے سر جھکانا ہیں۔ یہی اس دعوے کے گواہ ہیں و بس۔ اور ان عملوں کے قبول ہونے کے لیے اخلاصِ الٰہی کی شرط ہے کہ بغیر اخلاص کوئی عمل درجہ

---

[1] سوا خدا تعالیٰ معبود برحق کوئی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۱۲ [2] سوا خدا تعالیٰ معبود برحق کوئی نہیں ۱۲

جَلَّ وَهُوَ لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَّعَمَلًا بِلَا إِخْلَاصٍ وَّإِصَابَةِ السُّنَّةِ وَاسُوا الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْوَالِكُمْ لَا تَرُدُّوا سَائِلًا وَّأَنْتُمْ تَقْدِرُوْنَ أَنْ تُعْطُوْهُ شَيْئًا قَلِيْلًا كَانَ أَوْ كَثِيْرًا وَّافِقُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حُبِّهِ لِلْعَطَاءِ وَاشْكُرُوْهُ كَيْفَ أَهَّلَكُمْ وَأَقْدَرَكُمْ عَلَى الْعَطَاءِ۔

وَيْحَكَ إِذَا كَانَ السَّائِلُ هَدِيَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَى عَطَائِهِ كَيْفَ تَرُدُّ الْهَدِيَّةَ عَلَى مُهْدِيْهَا عِنْدِيْ تَنْكَسِرُ وَتَبْكِيْ وَإِذَا جَاءَكَ الْفَقِيْرُ يَقْسُوْ قَلْبُكَ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ سَمَاعَكَ وَبُكَاءَكَ مَا كَانَ خَالِصًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاعُ عِنْدِيْ أَوَّلًا بِالسِّرِّ ثُمَّ بِالْقَلْبِ ثُمَّ بِالْجَوَارِحِ فِي الْخَيْرِ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ فَادْخُلْ وَقَدْ عَزَلْتَ عِلْمَكَ وَعَمَلَكَ وَلِسَانَكَ وَنَسَبَكَ وَحَسَبَكَ مَعَ نِسْيَانِ مَالِكَ وَأَقْبَلْتَ بَيْنَ يَدَيَّ عُرْيَانَ الْقَلْبِ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَكْسُوَكَ بِقُرْبِهِ وَفَضْلِهِ وَمِنَّتِهِ إِذَا فَعَلْتَ هٰذَا يَحْسُنُ دُخُوْلُكَ عَلَيَّ وَهٰهُنَا كَالتَّكَاثُرِ يَحْضُرُوْا خِمَاصًا وَّيَرُوْحُوْا بِطَانًا نُوْرُ الْقَلْبِ مِنْ نُوْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ أَيُّهَا الْفَاسِقُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ

قبولیت نہیں پاتا)، اللہ تعالیٰ کسی قول کو بغیر عمل کے اور کسی عمل کو بغیر اخلاص اور سچے گواہوں کے قبول نہیں فرماتا ہے۔ کسی قدر مال سے فقیروں کے ساتھ مہربانی کرتے رہو جب کہ تم تھوڑے سے بہت مال کے دینے پر قدرت رکھو تو سائل کو محروم نہ پھیرو۔ خدائے تعالیٰ عطا کو محبوب رکھتا ہے اس میں تم اس کی موافقت کرو اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں کیسے اس کا اہل بنا دیا اور تم کو عطا ریال پر قدرت دے دی۔

تجھ پر افسوس جب کہ سائل اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے اور تو مال دے دینے پر بھی قادر ہے۔ پس تو اس ہدیہ کو کیسے اس کے ہدیہ بھیجنے والے کی طرف واپس کرتا ہے۔ تو میری طرف متوجہ ہوتا ہے وعظ سنتا ہے اور روتا ہے اور جب تیرے پاس فقیر آتا ہے تو تیرا قلب سخت ہو جاتا ہے۔ اس نے یہ بتایا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ عزوجل کے لیے نہیں میرے پاس بیٹھ کر تیرا وعظ سننا اولاً ساتھ باطن کے ہو پھر ساتھ قلب کے پھر ساتھ اعضاء ظاہری کے کہ وہ بھلائی نیکی میں مشغول رہیں تو جب میرے پاس آئے تو ایسی حالت میں آ کہ تو اپنے علم اپنے عمل، اپنی زبان اور نسب وحسب سب سے قطع نظر کیے ہوئے اور اپنے مال اور اپنے اہل وعیال کو بھلائے ہوئے ہو (سچا بندہ ہونے کے لیے اسی کی ضرورت ہے) اس کے سامنے ماسوائے اللہ سے برہنہ ہو کر کھڑا ہوا کر تاکہ اللہ عزوجل اس کو اپنے قرب وفضل واحسان سے خلعت عطا فرماوے۔ جب تو میرے پاس آتے وقت ایسا کرے گا تو تو شل پرندے کے ہو جائے گا کہ وہ اپنے گھونسلہ سے صبح کو بھوکا نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوا واپس آتا ہے۔ قلب کی نورانیت حق تعالیٰ کے نور سے ہے اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَدْخُلْ عَلَيْهِ وَ اَنْتَ مُلَوَّثٌ بِنَجَاسَةِ مَعَاصِيْكَ فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَآ اَنْتَ فِيْهِ يَرٰى شِرْكَكَ وَ نِفَاقَكَ يَرٰى غِلَّتَكَ مَخْبِيَّةً تَحْتَ ثِيَابِكَ يَرٰى فَضَائِحَكَ وَ هَتَائِكَكَ مَنْ لَّا يَرٰى مُفْلِحًا لَا يُفْلِحُ اَنْتَ هَوَسٌ وَ مُخَالَطَتُكَ لِاَهْلِ الْهَوَسِ سَاَلَ سَآئِلٌ هٰذَا الْعَمٰى اِلٰى مَتٰى فَقَالَ اِلٰى اَنْ تَقَعَ بِالطَّبِيْبِ وَتَتَوَسَّدَ بِعَتَبَتِهٖ وَ تُحْسِنَ ظَنَّكَ فِيْهِ وَتُزِيْلَ مِنْ قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهٗ وَ تَاْخُذَ اَوْلَادَكَ وَ تَقْعُدَ عَلٰى بَابِهٖ وَتَصْبِرَ عَلٰى مَرَارَةِ دَوَآءِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يَّزُوْلُ الْعَمٰى مِنْ عَيْنَيْكَ ذَلَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اَنْزِلْ حَوَائِجَكَ بِهٖ وَ لَا تَعُدَّ لِنَفْسِكَ عَمَلًا اَلْقِهٖ عَلٰى قَدَمِ الْاِفْلَاسِ اَغْلِقْ اَبْوَابَ الْخَلْقِ وَ افْتَحِ الْبَابَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ وَ اعْتَرِفْ بِذُنُوْبِكَ وَ اعْتَذِرْ اِلَيْهِ مِنْ تَقْصِيْرِكَ وَ تَيَقَّنْ اَنْ لَّا ضَآرَّ وَ لَا نَافِعَ وَ لَا مُعْطِيَ وَ لَا مَانِعَ اِلَّا هُوَ فَحِيْنَئِذٍ يَّزُوْلُ عَمٰى عَيْنَيْ قَلْبِكَ وَ تَتَحَرَّكُ الْبَصَرُ وَ الْبَصِيْرَةُ

سچے مومن کی دانائی اور شناخت سے ڈرو وہ تو اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے اے فاسق تو سچے ایماندار سے ڈرا در اس کے پاس ایسی حالت میں نہ جا کہ تو اپنی گناہوں کی نجاست میں لتھڑا ہوا ہو کیوں کہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے تیری اسی حالت کو جس میں تو مبتلا ہے دیکھتا ہے اور مومن تیرے شرک اور نفاق کو دیکھتا ہے وہ تیری اندرونی حالت کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے پوشیدہ ہے دیکھتا ہے وہ تیری رسوائیوں و برائیوں کو دیکھتا ہے (تجھے اس سے شرم چاہیے) جو شخص اہلِ فلاح و بزرگ آدمی کو نہیں دیکھتا فلاح نہیں پاتا تو سراپا ہوس بنا ہوا ہے اور تیرا میل جول اہلِ ہوس ہی سے ہے کسی سائل نے سوال کیا کہ یہ اندھاپن کب تک ہے پس جواب پایا کہ اس وقت تک کہ تو کسی طبیب کے پاس جائے اور تو اس کے آستانہ پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائے اور تیرا ظن اس کے بارے میں اچھا ہو اور تو اپنے دل سے اس کی تہمت دور کر دے اور اپنی اولاد کو لیکر تو اس کے دروازہ پر بیٹھ جائے اور اس کی دوا کی کڑواہٹ پر صبر کرے پس جب تو یہ کر لیگا تیری دونوں آنکھوں سے اندھاپن جاتا رہیگا تو اللہ عزوجل کے سامنے ذلیل ہو جا اپنے کو اس کے روبرو جھکا دے اور اپنی حاجتوں کو اسی پر پیش کر اور کسی عمل کو اپنے نفس کیلیے شمار نہ کر اس سے قدم افلاس پر جا کر ملاقات کر اپنے اوپر خلق کے دروازوں کو بند کرے اور اپنے خدا کے درمیان میں دروازہ کھول دے اور اپنے گناہوں کا اقرار کر اور اس کی طاعت میں اپنی قصور داری کا عذر پیش کر اور اس بات کا یقین کرے کہ خدا کے سوا کوئی ضرر پہنچانے والا فائدہ دینے والا عطا فرمانے والا منع کرنے والا نہیں۔ پس اس وقت تیرے قلب کی آنکھوں کا اندھاپن جاتا رہے گا اور تیری بصر[1] و بصیرت حرکت کرنے لگے گی۔

[1] بصر روشنی چشم بصیرت روشنی و بینائی قلب ۱۲

يا غلام ليس الشأن في خشونة ثيابك وما كولك الشأن في زهد قلبك أول ما يلبس الصادق في لبسه الصوف على باطنه ثم يتعدى إلى ظاهره يلبس الصوف سره ثم قلبه ثم نفسه ثم جوارحه حتى إذا صار كله مستحسنا جاءت يد الرأفة والرحمة والمنة غيرت عليه تغييرا على هذا المصاب يخلع عنه ثياب السواد وينقله إلى ثياب الفرح تتبدل النقمة إلى النعمة والغصة إلى الفرحة والخوف إلى الأمن والبعد إلى القرب والفقر إلى الغنا۔

يا غلام تناول الأقسام بيد الزهد لا بيد الرغبة ليس من يأكل ويبكي كمن يأكل ويضحك كل الأقسام وقلبك مع الحق عز وجل فإنك تسلم من شرها إذا أكلت من يد الطبيب كان خيرا من أن تأكل وحدك ما لا تعلم أصله ما أقسى قلوبكم الأمانة قد ذهبت من بينكم الرحمة قد ذهبت فيما بينكم أحكام الشرع أمانة عندكم وقد تركتموها وخنتم فيها۔

ويحك إن لم تلزم الأمانة وإلا عن قريب ينزل الماء إلى عينيك والشلل في يديك ورجليك ويغلق الحق عز وجل باب رحمته عنك ويلقي في قلوب خلقه

اے غلام! شانِ فقر موٹے کپڑوں کے پہننے اور بُرے کھانا کھانے میں نہیں ہے۔ شانِ فقر تو زہد قلب میں ہے۔ اولاً سچا عاشق صوف (یعنی جامۂ تصوف) اپنے باطن کو پہناتا ہے پھر وہ اس کے ظاہر کی طرف بڑھتا ہے۔ اولاً وہ اپنے باطن کو صوف پہناتا ہے پھر قلب کو پھر اپنے نفس کو پھر اپنے ظاہری اعضاء کو۔ پھر جب وہ سراپا صوف پوش بن کر نیک بن جاتا ہے تو اس کی طرف رافت و رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا ہے اور اس مردِ خدا مصیبت زدہ پر بڑا تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے غم کے کپڑے اتار لیتے ہیں اور جامۂ فرحت پہنا دیتے ہیں تکلیف و غم نعمت سے بدل جاتا ہے اور بغض و غم فرحت سے اور خوف امن سے اور دوری قرب سے اور فقر و محتاجی امیری سے۔

اے غلام اپنے رزق و حصوں کو زہد کے ہاتھوں سے کھا نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے جو شخص کہ کھائے اور روئے وہ اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو کہ کھاتا ہے اور ہنستا ہے۔ تو اپنے مقسوم رزق کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے قلب کو مشغول رکھ کر کھا تو اس حالت میں بہ تحقیق رزق کی خرابی سے محفوظ رہے گا تیرا طبیب کے ہاتھ سے اس چیز کو کھانا جس کی اصل تجھے معلوم نہیں تیرے تنہا کھانے سے بہتر ہے۔ اے سامعین تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے۔ تمہارے درمیان میں سے امانت چلی گئی آپس کی شفقت و مہربانی بالکل نابود ہو گئی۔ تمہارے نزدیک احکام شرعیہ امانت ہیں تم نے ان سب کو چھوڑ دیا اور تم ان سب میں خیانت کرنے لگے

تجھ پر افسوس ہے اگر تو نے اس امانت کو لازم نہ پکڑا، (احکام شرعیہ بجا نہ لایا) ورنہ عنقریب تیری آنکھوں میں پانی اتر آئے گا اور تیرے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں شل ہو جائیں گے اور حق عزوجل تجھ سے اپنی رحمت و مہربانی کا دروازہ بند کر دے گا اور اپنی مخلوق کے قلبوں میں تیری طرف سے

الْقَسَاوَةَ عَلَيْكَ وَيَمْنَعُهُمْ عَنْ عَطَايَاكَ اِحْفَظُوْا
رُءُوْسَكُمْ مَعَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ اِحْذَرُوْا مِنْهُ
فَاِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ يَاْخُذُكُمْ مِنْ مَاْمَنِكُمْ
مِنْ عَافِيَتِكُمْ مِنْ اَشَرِكُمْ مِنْ بَطَرِكُمْ خَافُوْا
مِنْهُ فَهُوَ اِلٰهُ السَّمَآءِ وَاِلٰهُ الْاَرْضِ اِحْفَظُوْا
نِعَمَهٗ بِالشُّكْرِ قَابِلُوْا اَمْرَهٗ وَنَهْيَهٗ بِالسَّمْعِ
وَالطَّاعَةِ قَابِلُوا الْعُسْرَةَ بِالصَّبْرِ وَ
الْيُسْرَ بِالشُّكْرِ هٰكَذَا كَانَ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
يَشْكُرُوْنَ عَلَى النِّعَمِ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى
النِّقَمِ قُوْمُوْا مِنْ مَوَآئِدِ مَعَاصِيْهِ
وَكُلُوْا مِنْ مَوَآئِدِ طَاعَتِهٖ اَلْزِمُوْا طَاعَاتِهٖ
وَاحْفَظُوْا حُدُوْدَهٗ اِذَا جَآءَكُمُ الْيُسْرُ
فَاشْكُرُوْهُ وَاِذَا جَآءَكُمُ الْعُسْرُ فَتُوْبُوْا مِنْ
ذُنُوْبِكُمْ وَنَاقِشُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّ الْحَقَّ عَزَّوَ
جَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اُذْكُرُوا الْمَوْتَ
وَمَا وَرَآءَهٗ وَاذْكُرُوا الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَحِسَابَهٗ
وَنَظَرَاتِهٖ اِلَيْكُمْ اَمَا تَنْتَبِهُوْنَ اِلٰى مَتٰى هٰذَا
النَّوْمُ مَتٰى هٰذَا الْجَهْلُ وَالتَّرَدُّدُ فِي الْبَاطِلِ
وَالْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالْعَادَةِ
لِمَ لَمْ تَتَاَدَّبُوْا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
مُتَابَعَةِ شَرْعِهٖ اَلْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ لِمَ
لَمْ تَتَاَدَّبُوْا بِاَدَبِ الْقُرْاٰنِ وَكَلَامِ النُّبُوَّةِ -

يَا غُلَامُ لَا تُخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعَمٰى مَعَ
الْجَهْلِ مَعَ الْغَفْلَةِ وَالنَّوْمِ خَالِطْهُمْ بِالْبَصِيْرَةِ

سختی ڈال دے گا اور تجھ پر ان کی طرف سے احسان ہوتے اس سے ان کو روک دے گا اپنے سروں کی اپنے رب عزوجل کیساتھ حفاظت کرو اسی سے ڈرتے رہو پس بہ تحقیق اس کی پکڑ سخت، دردناک تکلیف دہ ہے وہ تم کو تمہاری جائے امن سے تمہاری عافیت تمہاری شادمانی حرص نافرمان سے پکڑ لے گا اس سے ڈرو۔ پس وہی ہے آسمان کا اور زمینوں کا معبود۔ پس اس کی نعمتوں کی شکر کے ساتھ حفاظت کرو۔ اس کے امر و نہی کا سمع (سننے) اور اطاعت سے مقابلہ کرو اور اس کی سختی کا صبر سے اور آسانی کا شکر سے مقابلہ کرو وہ لوگ کہ جو تم سے پہلے انبیاء و مرسلین اور صلحاء و عابدین گزر گئے ان کا یہی طریقہ رہا۔ وہ نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ تم گناہوں کے دسترخوانوں سے کھڑے ہو جاؤ اور اطاعت و بندگی الٰہی کے دسترخوان سے کھانا کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طاعتوں کو لازم پکڑو اور حدود الٰہی کی حفاظت کرو جب خدا کی طرف سے نرمی و آسانی آئے پس ان کا شکر کرو اور جب تنگدستی آئے پس تم اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اپنے نفوس سے جھگڑا کرو۔ اللہ عزوجل بہ تحقیق بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ موت اور اس کے بعد آنے والے حالات کو اور رب عزوجل اور اس کے حساب و مہربانیوں کو جو تمہارے ساتھ ہیں یاد کیا کرو۔ کیا تم نہ جاگو گے کب تک یہ نیند رہے گی۔ یہ جہالت اور باطل میں آمد و رفت اور نفس و خواہشات کے ساتھ قیام اور عادت کی پیروی کب تک رہے گی تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شریعت کی متابعت سے ادب آموز کیوں نہیں ہوتے عادت کا چھوڑ دینا عبادت ہے۔ احکام قرآن و حدیث سے درس لے کر اس کے مطابق کیوں نہیں چلتے، ادب سیکھو۔

اے غلام تو آدمیوں سے میل جول اندھاپن جہالت خواب و غفلت کے ساتھ نہ کر بلکہ ان سے تیرا میل جول بصیرت کو

وَلِلْعِلْمِ وَالْيَقَظَةِ فَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا تَحْمَدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا يَسُوْءُكَ فَاجْتَنِبْهُ وَرُدَّهُمْ عَنْهُ أَنْتُمْ فِيْ غَفْلَةٍ كُلِّيَّةٍ عَنِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ عَلَيْكُمْ بِالْيَقَظَةِ لَهُ عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ قَالَ لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ مَا نَجَا مِنْهَا إِلَّا أَهْلُ الْمَسَاجِدِ إِذَا تَوَانَيْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ انْقَطَعَتْ صَلٰوتُكُمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ سَاجِدًا۔

علم وبیداری کے ساتھ ہونا چاہیے پس جب توان سے اچھا قابل ستائش کوئی کام دیکھے تو بھی ان کا ساتھ دے اور جب توان سے کوئی بُرا فعل قابلِ نفرت وخلاف شرع دیکھے تو تو اس سے بچ اور ان کو اس سے روک دے۔ تم حق سبحانہٗ تعالیٰ سے غفلت کلیہ میں ہو۔ اپنے اوپر اس کے واسطے بیداری ہوشیاری لازم پکڑو۔ تم التزام کے ساتھ مسجدوں کی حاضری اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود خوانی کو لازم پکڑو۔ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ اترے تو سوائے اہلِ مساجد کے اس سے کوئی نجات نہ پائے۔ جب تم ادائے نماز میں سستی کرنے لگو گے تو تمہاری نمازیں حق عزوجل سے منقطع ہو جائیں گی اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا زیادہ نزدیکی بندہ کی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ہوتی ہے جب وہ سجدہ گزاری میں ہوتا ہے۔

وَيْحَكَ لِمَ تَتَأَوَّلُ وَتَتَرَخَّصُ الْمُتَأَوِّلُ غَادِرٌ لَيْتَنَا إِذَا رَكِبْنَا الْعَزِيْمَةَ وَتَعَلَّقْنَا بِالْإِجْمَاعِ وَأَخْلَصْنَا فِيْ أَعْمَالِنَا تَخَلَّصْنَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ إِذَا تَأَوَّلْنَا وَتَرَخَّصْنَا الْعَزِيْمَةُ ذَهَبَتْ وَذَهَبَ أَهْلُهَا۔ هٰذَا زَمَانُ الرُّخَصِ لَا زَمَانُ الْعَزَائِمِ۔ هٰذَا زَمَانُ الرِّيَاءِ و

تجھ پر افسوس تو کیوں تاویل کرتا ہے اور رخصت کا پہلو ڈھونڈتا ہے۔ تاویل کرنے والا دھوکہ باز ہے کاش کہ جب ہم محض عزیمت ہی پر عمل کرتے اور ہم اجماعِ امت سے متعلق ہوتے اور اپنے عملوں میں اخلاص کرتے اور اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے احکام سے نجات پالیتے (تو بھی خیریت تھی) پس کیا حالت ہو گی جب کہ ہم تاویل کریں گے اور رخصت کا پہلو ڈھونڈیں گے۔ عزیمت اور اہل عزیمت چلے گئے یہ زمانہ تو رخصتوں کا ہی ہو گیا ہے نہ عزیمتوں کا۔ یہ زمانہ مکاری

سلہ شرعی احکام دو قسم پر منقسم ہیں ایک رخصت ایک عزیمت۔ رخصت میں آسانی و نرمی کا پہلو ہے اور عزیمت میں سختی و مشقت کا لحاظ مثلاً رمضان المبارک میں ہر بالغ عاقل پر روزہ فرض ہوتا ہے لیکن مریض اور مسافر کو نہ رکھنے کی اجازت ہے یہ بعد کو قضا کر لیں۔ ان کو نہ رکھنا بشرط استطاعت رخصت ہے اور یہ دونوں اگر رکھ لیں تو عزیمت پر عامل ہوں گے اور زیادہ ثواب پائیں گے۔ تہجد پڑھنا تمام نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے۔ تہجد کی نماز نہ پڑھنا اور نفل کا بیٹھ کر پڑھنا رخصت ہے اور ظاہر ہے کہ جتنی نفس پر تکلیف عبادت میں زیادہ برداشت کی جائے گی اتنا زیادہ اجر کا (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

وَالنِّفَاقِ وَاَخْذِ الْاَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ قَدْ كَثُرَ مَنْ يُّصَلِّيْ وَيَصُوْمُ وَيَحُجُّ وَيُزَكِّيْ وَيَفْعَلُ اَفْعَالَ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ لَا لِلْخَالِقِ فَقَدْ صَارَ مُعْظَمُ هٰذَا الْعَالَمِ خَلْقًا فِي الْخَلْقِ بِلَا خَالِقٍ كُلُّكُمْ مَوْتَى الْقُلُوْبِ اَحْيَاءُ النُّفُوْسِ وَالْاَهْوِيَةِ طَالِبُوْنَ الدُّنْيَا حَيَاةُ الْقُلُوْبِ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْقِيَامِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لِاَنَّ الصُّوْرَةَ لَا اِعْتِبَارَ بِهَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِاِمْتِثَالِ اَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَّهْيِهٖ وَالصَّبْرِ مَعَهٗ عَلٰى بَلَايَاهُ وَاَقْضِيَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ ـ

يَا غُلَامُ سَلِّمْ اِلَيْهِ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ ثُمَّ قُمْ مَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ يَحْتَاجُ اِلٰى اَسَاسٍ ثُمَّ بِنَاءٍ وَدَوَامٍ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ اَوْقَاتٍ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ ـ

وَيْحَكَ تَفَكَّرْ فِيْ اَمْرِكَ اَلتَّفَكُّرُ مِنْ اَمْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا رَاَيْتَ لَكَ حَسَنَةً فَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَيْتَ لَكَ سَيِّئَةً فَتُبْ مِنْهَا بِهٰذَا التَّفَكُّرِ يَحْيٰى دِيْنُكَ وَيَمُوْتُ شَيْطَانُكَ

دکھاوے اور نفاق اور بلا کسی حق کے دوسروں کے مال لے لینے کا ہے۔ ایسے لوگ بہت ہو گئے ہیں جو خلق کے لیے نماز پڑھتے روزہ رکھتے، حج کرتے، زکوٰۃ دیتے اور تمام کارِ خیر کرتے ہیں، نہ خالق کے واسطے (ہر کام دکھلاوے کا کر رہے ہیں) اس زمانے کے لوگوں کا بڑا کام خلق کی طرف متوجہ ہونا بغیر خالق کے رہ گیا ہے۔ خلق کی خوشنودی مطلوب ہے۔ تم سب کے قلب مُردہ ہیں نفس اور خواہشاتِ نفسانیہ زندہ، تم سب طالبِ دنیا ہو، حقیقتاً زندہ دلی مخلوق سے جدا ہو جانا اور حق عزوجل کے ساتھ قائم ہونا ٹھہرا ہے کیوں کہ اس مقام پر صورتِ ظاہری کا اعتبار نہیں ہے۔ حقیقت کا اعتبار ہے (جس کے تم تارک ہو) اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اس کے منہیات سے باز رہنے اور اس کی بلاؤں پر صبر کرنے قضا و قدر کے سامنے سر جھکا دینے میں قلب کی زندگی ہے۔

اے غلام! اوّلاً تو اپنے آپ کو امورِ تقدیریہ میں خدا کی طرف حوالہ کر دے پھر تو اس کے ساتھ قیام کر۔ ہر امر اوّلاً بنیاد کا محتاج ہے بعدہٗ عمارت کا اور رات دن ہر وقت اس پر ہمیشگی کرنے کا ہمیشگی ضروری ہے (عمل نیک و عبادت علی الدوام ہونا چاہیے نہ کبھی کبھی)۔

تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنے ہر معاملہ میں غور و فکر کیا کر جو کہ ایک قلبی امر ہے۔ پس جب تو اس میں اپنے لیے بہتری دیکھے تو تو اس پر شکر گزار ہو کر شکرِ نعمت اللہ کے لیے ضروری ہے۔ اور جب اس میں تجھے اپنے لیے بُرائی معلوم ہو تو اس سے توبہ کر لے۔ اس غور و فکر سے تیرا دین زندہ ہو جائیگا اور تیرا شیطان مر جائیگا

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) استحقاق ہوگا مردانِ خدا عزیمت ہی پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی مثالیں شرع مقدس میں بہت ہیں فافہم۔ قادری غفرلہٗ۔

وَلِهٰذَا قِيْلَ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ

اور اسی واسطے فرمایا گیا ہے ایک ساعت کا تفکر ساری رات کے قیام سے بہتر ہے۔

يَآ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اُشْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ قَدْ قَنَعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ بِالْاِضَافَةِ اِلٰى عَمَلِ مَا تَقَدَّمَكُمْ اَنْتُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَاَنْتُمُ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَحِيْحًا فَلَا صَحِيْحَ مِثْلُهٗ اَنْتُمُ الْاُمَرَآءُ وَغَيْرُكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ الرَّعِيَّةُ مَا دُمْتَ مُنَازِعًا لِّلْخَلْقِ فِيْمَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مُسْتَجْلِبًا لَهٗ بِرِيَآئِكَ وَنِفَاقِكَ لَا صِحَّةَ لَكَ مَا دُمْتَ رَاغِبًا فِي الدُّنْيَا فَلَا صِحَّةَ لَكَ مَا دُمْتَ وَاثِقًا بِقَلْبِكَ مَعَ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صِحَّةَ لَكَ۔

اے اُمتِ محمدی علیہ السلام تم اللہ عزوجل کا شکر کرو۔ اس نے تمہارے ایسے عمل پر جو بہ نسبت امم ماضیہ کے قلیل ہے قناعت فرمائی ہے۔ دنیا میں تم پچھلے ہو بعد کے آنے والے ہو اور تم قیامت کے دن پہلے ہو دخولِ جنت و رحمتِ الٰہی میں۔ تم میں سے جو صحیح و تندرست ہے پس اس کے برابر کوئی دوسرا نہیں۔ تم امیر و سردار ہو اور دوسری اُمتیں تمہاری رعیت جب تک تو خلق سے ان چیزوں میں جو ان کے قبضہ و تصرف میں ہیں جھگڑتا رہے گا اور ان کو اپنے ریا و نفاق سے کھینچتا رہے گا تندرستی حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو دنیا میں رغبت کرنے والا رہے گا تجھے صحت و تندرستی نہ ملے گی۔ جب تک تو اپنے قلب سے غیر پر بھروسہ کرنے والا رہے گا خدا پر سچا بھروسہ نہ کرے گا تو صحیح و تندرست نہ بنے گا۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ تو ہم کو اپنی معیت کی صحت و تندرستی عطا فرما اور ہم کو دنیا و آخرت کی خوبیاں دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ

تیسری مجلس

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ الْمَعْمُوْرَةِ ثَامِنَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن بوقت صبح ۸ شوال المکرم ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ شریفہ میں ارشاد فرمایا:

اَيُّهَا الْفَقِيْرُ لَا تَتَمَنَّ الْغِنٰى فَلَعَلَّهٗ سَبَبُ هَلَاكِكَ وَاَنْتَ اَيُّهَا الْمَرِيْضُ لَا تَتَمَنَّ الْعَافِيَةَ فَلَعَلَّهَا سَبَبُ هَلَاكِكَ كُنْ عَاقِلًا اِحْفَظْ ثَمَرَكَ يَحْمَدُ اَمْرَكَ اِقْنَعْ

اے فقیر تو غنا (امیری) کی آرزو مت کر ہو سکتا ہے کہ وہ غنا تیری ہلاکت کا سبب ہو اور اے بیمار تو عافیت و صحت کی آرزو نہ کر ہو سکتا ہے کہ وہ صحت تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ عاقل بن اپنے ثمر (نتیجہ) کی حفاظت کر انجام محمود ہوگا جو امر مقدر تیرے

بِهٰذَا الْقَدْرِ الَّذِىْ مَعَكَ وَلَا تَطْلُبْ زِيَادَةً عَلَيْهِ
كُلَّمَا يُعْطِيْكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ بِسُؤَالِكَ يَكُوْنُ
كَدِرًا وَّبِغْضَةً قَدْ جَرَّبْتُ هٰذَا إِلَّا أَنْ يُّؤْمَرَ
الْعَبْدُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهِ بِالسُّؤَالِ فَإِذَا أُمِرَ بِالسُّؤَالِ
بُوْرِكَ لَهٗ فِيْمَا سَأَلَ وَأُزِيْلَتِ الْأَكْدَارُ عَنْهُ وَلْيَكُنْ
أَكْثَرُ سُؤَالِكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةَ
فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ إِقْنَعْ بِهٰذَا فَحَسْبُ لَا
تَتَخَيَّرْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَتَجَبَّرْ فَإِنَّهٗ يَقْصِمُكَ
وَلَا تَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلٰى خَلْقِهِ بِشَبَابِكَ
وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ فَإِنَّهٗ يَبْطُشُ بِكَ وَ
يَأْخُذُكَ مِنْ أَخْذِهٖ فَإِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ.
وَيْحَكَ لِسَانُكَ مُسْلِمٌ وَّأَمَّا قَلْبُكَ
فَلَا قَوْلُكَ مُسْلِمٌ أَمَّا فِعْلُكَ فَلَا أَنْتَ فِىْ جَلْوَتِكَ
مُسْلِمٌ أَمَّا فِىْ خَلْوَتِكَ فَلَا أَمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ إِذَا
صَلَّيْتَ وَصُمْتَ وَفَعَلْتَ جَمِيْعَ أَفْعَالِ الْخَيْرِ وَلَمْ
تُرِدْ بِهٰذَا الْأَعْمَالِ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَأَنْتَ
مُنَافِقٌ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تُبِ الْاٰنَ إِلَى اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ مِنْ جَمِيْعِ أَفْعَالِكَ وَأَقْوَالِكَ وَمَقَاصِدِكَ الدَّنِيَّةِ
أَلْقَوْمُ لَيْسَ فِىْ أَعْمَالِهِمْ نِفَاقٌ مُّلَوَّنٌ
هُمُ الْفَائِزُوْنَ هُمُ الْمُوْقِنُوْنَ الْمُوَحِّدُوْنَ
الْمُخْلِصُوْنَ الصَّابِرُوْنَ عَلٰى بَلَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَاٰفَاتِهِ الشّٰكِرُوْنَ عَلٰى نَعْمَائِهٖ وَكَرَامَاتِهٖ
يَذْكُرُوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ بِقُلُوْبِهِمْ ثُمَّ
بِأَسْرَارِهِمْ إِذَا جَاءَتْهُمُ الْبَلَايَا
أَلْأَذَايَا مِنَ الْخَلْقِ تَبَسَّمُوْا فِىْ وُجُوْهِهِمْ

ساتھ ہے اسی قدر پر کفایت کر لے اور اس پر زیادتی نہ طلب کر۔ راضی برضا رہ ہر وہ چیز جو تیرے سوال پر حق تعالیٰ کی طرف سے ملے گی ضرور مکدر اور ناپسندیدہ ہوگی تحقیق میں نے اس کو آزمایا ہے مگر جب بندہ کو اس کے قلب کی جانب سے سوال کا حکم کیا جاوے اور اس پر سوال ہو تو اس میں برکت دی جائے گی اور اس سے خرابیاں دور کر دی جائیں گی۔ تیرا اکثر سوال عفو و عافیت دائمی صحت و سلامتی دارین کا ہو اور فقط اسی پر تیرا اکتفا و قناعت ہو اللہ عزوجل پر کسی خاص چیز کو پسند کر اور اس پر جبر کر۔ ایسا کرنا تجھے ہلاک کر دے گا تو خدائے تعالیٰ اور اس کی مخلوق پر اپنی جوانی و قوت و مال کی وجہ سے جبر گردن کشی نہ کر۔ بہ تحقیق وہ تجھ پر حملہ کرے گا اور اپنی پکڑ سے پکڑ لے گا۔ اس کی پکڑ سخت مصیبت میں ڈالنے والی ہے۔

تجھ پر افسوس! تیری زبان مسلم ہے اور لیکن تیرا قلب مسلم نہیں تیرا قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہیں۔ تو جلسوں میں انجمنوں میں مسلمان ہے خلوت میں مسلمان نہیں کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق جب تو نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا اور تمام افعال خیر کرے گا اور یہ تیرے اعمال خدا کے لیے نہ ہوں گے۔ پس تو منافق ہے اللہ عزوجل کی رحمت سے دور ہونے والا۔ ابھی تو اپنے تمام افعال و اقوال اور خراب و ناکارہ مقاصد سے توبہ کر لے۔

مردانِ خدا کے عملوں میں رنگ برنگ کا نفاق نہیں ہوتا وہ اعلیٰ مرتبوں پر پہنچنے والے یقین کرنے والے خدا کو ایک جاننے والے اخلاص والے، اللہ تعالیٰ کی بلاؤں اور آفتوں پر صبر کرنے والے اس کی نعمتوں اور کرامتوں پر شکر گزار ہیں۔ وہ اولاً اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنی زبانوں سے کرتے ہیں پھر اپنے قلوب سے پھر ساتھ باطن کے۔ جب ان کو مخلوق کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں آتی ہیں تو وہ ان کے روبرو اس پر تبسم کرتے اور مسکراتے

مُلُوكُ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ مَعْزُوْلُوْنَ جَمِيْعُ مَنْ فِي الْاَرْضِ عِنْدَهُمْ مَوْتٰى عَجْزٰى مَرْضٰى فُقَرَآءُ اَلْجَنَّةُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ كَاَنَّهَا خَرَابٌ۔ اَلنَّارُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ مَخْمُوْدَةٌ لَا اَرْضٌ وَلَا سَمَآءٌ وَلَا سَاكِنٌ فِيْهِمَا يَتَّحِدُ جِهَاتُهُمْ فَتَصِيْرُ جِهَةً وَاحِدَةً كَانُوْا مَعَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا ثُمَّ صَارُوْا مَعَ الْاُخْرٰى وَاَهْلِهَا ثُمَّ صَارُوْا مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلْتَحَقُوْا بِهٖ وَبِالْمُحِبِّيْنَ لَهٗ سَارُوْا مَعَهٗ بِقُلُوْبِهِمْ حَتّٰى وَصَلُوْا اِلَيْهِ وَحَصَّلُوا الرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ اِفْتَحُوا الْبَابَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ بِذِكْرِهِمْ مَا زَالُوْا يَذْكُرُوْنَهٗ حَتّٰى حَطَّ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ فَقْدُهُمْ مَعَ غَيْرِهٖ وُجُوْدُهُمْ بِهٖ سَمِعُوْا قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ فَلَازَمُوا الذِّكْرَ لَهٗ طَمَعًا فِيْ ذِكْرِهٖ لَهُمْ سَمِعُوْا قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَعْضِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ فَهَجَرُوْا مَجَالِسَ الْخَلْقِ وَقَنَعُوْا بِالذِّكْرِ حَتّٰى تَحْصُلَ لَهُمُ الْمُجَالَسَةُ لَهٗ۔

يَا قَوْمِ لَا تَتَهَوَّسُوْا اَنْتُمْ هَوَسٌ هٰذَا الْعِلْمُ لَا يَنْفَعُكُمْ بِلَا عَمَلٍ تَحْتَاجُوْنَ اَنْ

رہتے ہیں ان کے نزدیک دنیا کے بادشاہ معزول ہیں۔ تمام زمین میں بسنے والے ان کے نزدیک مُردے و عاجز محتاج ہیں ان کے اعتبار سے جنت گویا ویرانہ ہے اور دوزخ باعتبار ان کے گویا بجھی ہوئی ہے۔ ان کی نظر میں نہ زمین ہے نہ آسمان نہ ان دونوں کے رہنے والے ان کی جہتیں متحد ہو کر ایک جہت بن گئی ہیں۔ اوّلاً دنیا و اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر آخرت و اہل آخرت کی طرف رجوع ہوئے پھر رب دنیا و آخرت کے ساتھ رجوع ہو کر اس سے اور اس کے محبوبوں سے مل گئے۔ دلوں سے خدا کے ساتھ سیر کرتے رہے یہاں تک کہ واصل بحق ہو گئے اور رفیق کو قبل راستہ چلنے کے حاصل کر لیا۔ اے سامعین تم اپنے اور خدا کے درمیان میں ان کے ذکر سے دروازہ کھول لو۔ مردانِ خدا ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ذکرِ الٰہی ان سے ان کے بوجھوں کو دور کر دیتا ہے۔ ان کا غیر اللہ سے مفقود رہنا اللہ کے ساتھ موجود ہونا ہے۔ انہوں نے ارشادِ الٰہی سُنا فاذکرونی الآیۃ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور تم میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔ پس انہوں نے اس طمع سے کہ خدا ان کا ذکر کرے خدا کے ذکر کو لازم پکڑ لیا ہے۔ انہوں نے احادیثِ قدسیہ[1] میں اللہ عزوجل کا قول سنا انا جلیس الخ میں ان کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کریں پس اس خیال سے کہ ان کو خدا کے ساتھ ہم نشینی کا شرف مل جائے انہوں نے مخلوق کی صحبتوں کو چھوڑ دیا اور ذکرِ الٰہی پر قانع ہو گئے۔

اے قوم تم ہوسناک نہ بنو۔ تم بوالہوس ہو یہ علم بغیر عمل کے تمہیں نفع نہ دے گا۔ تم اس بات کے حاجتمند ہو کر اس سیاہی پر جو

[1] حدیث قدسی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا اور وہ علاوہ آیاتِ قرآن مجید کے ہو۔ قادری غفرلہ

تَعْمَلُوْا بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَهُوَ حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَعْمَلُوْنَ بِهٖ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ حَتّٰى تَقَعَ بِاَيْدِيْكُمْ ثَمَرَتُهٗ يَا غُلَامُ عِلْمُكَ يُنَادِيْكَ اَنَا حُجَّةٌ عَلَيْكَ اِنْ لَّمْ تَعْمَلْ بِيْ وَحُجَّةٌ لَّكَ اِنْ عَمِلْتَ بِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهٗ وَتَبْقٰى حُجَّتُهٗ تَرْتَحِلُ شَفَاعَتُهٗ لَكَ مِنْ مَّوْلَاكَ وَيَنْقَطِعُ دُخُوْلُهٗ عَلَيْكَ فِيْ حَوَائِجِكَ ارْتَحَلَ لُبُّهٗ وَبَقِيَ قُشُوْرًا فَاِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ لَا يَصِحُّ مُتَابَعَتُكَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَعْمَلَ بِمَا قَالَ اِذَا عَمِلْتَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ اِسْتَقْبَلَ قَلْبُكَ وَسِرُّكَ وَاَدْخَلَهُمَا عَلٰى رَبِّهِمَا عَزَّوَجَلَّ عِلْمُكَ يُنَادِيْكَ وَلٰكِنَّكَ لَا تَسْمَعُهٗ لِاَنَّهٗ لَا قَلْبَ لَكَ اِسْمَعْهُ بِاُذُنِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَاقْبَلْ قَوْلَهٗ فَاِنَّكَ تَنْتَفِعُ بِهٖ اَلْعِلْمُ بِالْعَمَلِ يُقَرِّبُكَ اِلَى الْعَالِمِ الْمُنْزِلِ لِلْعِلْمِ اِذَا عَمِلْتَ بِهٰذَا الْحُكْمِ الَّذِيْ هُوَ الْعِلْمُ الْاَوَّلُ نَبَعَتْ عَلَيْكَ عَيْنُ الْعِلْمِ الثَّانِيْ يَصِيْرُ عِنْدَكَ

سپیدی پر ہے یعنی احکام الٰہی پر عمل کرتے رہو۔ ان پر تمہارا عمل برابر روزانہ و سالانہ رہے تاکہ اس کا پھل تمہارے ہاتھوں میں آ جائے نتیجہ ملے

اے غلام! تیرا علم تجھ کو ندا دیتا ہے پکارتا ہے کہ اگر تو نے میرے موافق عمل نہ کیا تو میں تیرے اوپر حجت ہوں اور اگر عمل کیا تو تیرے واسطے حجت[1]۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ بہ تحقیق علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر عالم نے اس کو قبول کیا عامل بنا تو بہتر ورنہ علم چلا جاتا ہے، اس کی برکت چلی جاتی ہے، اور اس کی حجت باقی رہتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ سے علم کا تیرے لیے شفاعت کرنا چلا جاتا ہے اور تیری حاجتوں میں علم کا تم سے کام دینا منقطع ہو جاتا ہے اس کا مغز چلا جاتا ہے اور چھلکا باقی رہ جاتا ہے اس لیے کہ مغز علم عمل ہے۔ تیری پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغیر اس کے کہ تو حضور کے تمام اقوال پر عمل کرے صحیح نہ ہوگی۔ جب تو حضور کے تمام حکموں پر عمل کرے گا تو تیرا قلب و باطن تیرا استقبال کرے گا اور علم ان دونوں کو ان کے رب کے پاس داخل کر دے گا۔ تیرا علم تجھ کو پکارتا ہے اور لیکن تو اس کو نہیں سنتا اس لیے کہ تیرے قلب ہی نہیں ہے اے سامع تو علم کی آواز کو قلب و باطن کے کان سے سن اور اس کے قول کو قبول کر، تو اسی سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ عمل والا علم تجھ کو اس عالم سے نزدیک کر دے گا جو علم کا اتارنے والا ہے جب تو اس حکم پر جو علم اول ہے عمل کرے گا تو

[1] تیرے واسطے حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھے نافع ہو اور تیرے اوپر حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھے نقصان پہنچائے۔ زبان عرب میں (علیٰ) ضرر پر دلالت کرتا ہے (لام) نفع پر۔ قادری غفرلہ

عينان تجريان يحيي قلبك الحكم والعلم الظاهر والباطن حينئذ تجب عليك زكوة ذلك تواسي به الاخوان والمريدين زكوة العلم نشره ودعوة الخلق الى الحق عزوجل۔

يا غلام من صبر قدر قال الله تعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب كل بكسبك ولا تاكل بدينك اكتسب وكل وواس منه غيرك اكساب المؤمنين اطباء والصديقين لا حظ لهم فيهم بالاضافة الى الفقراء والمساكين يتمنون ايصال الراحة الى الخلق يطلبون بذلك رضا الحق عزوجل ومحبته لهم سمعوا قول النبي صلى الله عليه وسلم الناس عيال الله عزوجل واحب الناس الى الله عزوجل انفعهم لعياله اولياء الله بالاضافة الى الخلق صم بكم عمي اذا قربت قلوبهم من الحق عزوجل لا يسمعون من غيره ولا يبصرون غيره يحجبهم القرب ويغشاهم الهيبة وتقيدهم المحبة عند محبوبهم فهم بين

تیرے اوپر دو سرے علم کا چشمہ ابلنے لگے گا اور تیرے پاس دو چشمے والے ہو جائیں گے تیرا قلب حکم وعلم ظاہر وباطن سے پُر ہو جائے گا۔ اس وقت تیرے اوپر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہو گی کہ تو اپنے بھائیوں اور مریدوں کی اس کے ساتھ غمخواری کرے۔ علم کی زکوٰۃ علم کا پھیلانا اور مخلوقِ الٰہی کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔

اے غلام! جس نے صبر کیا اس نے قدرت پالی صاحبِ قدرو قادر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انما یوفی الآیۃ صابرے شمار اجر پائیں گے۔ تو اپنے کسب سے کھا۔ دین فروشی کر کے مت کھا کسب کر اور کھا اور اس سے دوسروں کی غمخواری کر مسلمانوں کی کمائی صدیقوں کے اطباق ہیں۔ ان کے پیشوں محنت مزدوری کی غرض صرف خدمت فقرا و مساکین ہوتی ہے وہ خلق کو راحت پہنچانے کے متمنی رہتے ہیں اور اس سے حق عزوجل کی رضامندی اور محبت طلب کرتے ہیں انہوں نے نبی علیہ السلام کا ارشاد سُنا ہے۔ آدمی اللہ عزوجل کی عیال[1] ہیں اور محبوب تر آدمیوں کا طرف اللہ کی وہ ہے جو اس کے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ اولیاء اللہ بمقابلہ خلق کے گونگے، بہرے اندھے ہیں۔ جب ان کے قلوب حق عزوجل سے نزدیک ہو جاتے ہیں وہ غیر خدا کا کلام نہیں سُنتے نہ غیر کو دیکھتے ہیں، ان کو قرب الٰہی سے شدت کا رونا آتا ہے اور ان کو ہیبت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور محبتِ الٰہی ان کو محبوب کے پاس ان کو مقید کر دیتی ہے۔ پس وہ مقام جلال وجمال

[1] عیال زن اولاد کو بھی کہتے ہیں نیز اُن کو جن کی نگہداشت ذمہ میں واجب اور نفقہ لازم ہو۔ یہاں یہی آخر معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام خلق کا متکفل ہے۔ قادری غفرلہٗ

اَلْجَلَالِ وَالْجَمَالِ لَا يَمِيْلُوْنَ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا لَهُمْ أَمَامٌ بِلَا وَرَاءٍ يَخْدِمُهُمُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ وَأَنْوَاعُ الْمَخْلُوْقَاتِ يَخْدِمُهُمُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ يُغَذِّيْهِمُ الْفَضْلُ وَيُرْوِيْهِمُ الْأُنْسُ مِنْ طَعَامِ فَضْلِهٖ يَأْكُلُوْنَ وَمِنْ شَرَابِ أُنْسِهٖ يَشْرَبُوْنَ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ مِّنْ سَمَاعِ كَلَامِ الْحَقِّ فَهُمْ فِيْ وَادٍ وَّالْخَلْقُ فِيْ وَادٍ يَأْمُرُوْنَ الْخَلْقَ بِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَنْهَوْنَ عَنْ نَهْيِهٖ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْوَارِثُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ شُغْلُهُمْ رَدُّ الْخَلْقِ إِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يُرَكِّبُوْنَ حُجَّتَهٗ عَلَيْهِمْ يُوْقِعُوْنَ الْأَشْيَاءَ فِيْ مَوَاقِعِهَا يُعْطُوْنَ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ لَا يَأْخُذُوْنَ حُقُوْقَهُمْ وَلَا يَسْتَوْفُوْنَ لِنُفُوْسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ يُحِبُّوْنَ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُبْغِضُوْنَ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كُلُّهُمْ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ فِيْهِمْ نَصِيْبٌ مَنْ تَمَّ لَهٗ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الصِّحَّةُ وَحَصَلَتْ لَهُ النَّجَاةُ وَالْفَلَاحُ وَيُحِبُّهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔

کے درمیان رہتے ہیں، دائیں بائیں متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے لیے اگلا ہی رُخ ہے بغیر پیچھے کے۔ ان کی آدمی، جن فرشتے اور تمام مخلوقات خدمت کرتے ہیں، ان کے حکم وعلم خادم بن جاتے ہیں۔ فضلِ الٰہی ان کو غذا دیتا ہے اور اُنس ان کو سیراب کرتا ہے۔ وہ فضلِ الٰہی کے طعام سے کھانا کھاتے ہیں اور اس کے شرابِ انس سے سیراب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کلامِ الٰہی کا سُننا ایسا شغل ہے کہ وہ دوسری طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ پس مردانِ خدا ایک جنگل و میدان میں ہیں اور دوسری مخلوق دوسرے میدان میں۔ مردانِ خدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں مخلوقِ الٰہی کو خدائی احکام بتاتے منہیات سے روکتے ہیں۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر ان کا کام ہے۔ حقیقۃً سرکارِ رسالت کے یہی وارث ہیں۔ ان کا کام مخلوق کو خالق کے دروازہ کی طرف لوٹا لانا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی حجت لوگوں پر قائم کر دیتے ہیں اور تمام چیزوں کو ان کے مقاموں پر لاکر رکھ دیتے ہیں۔ ہر صاحبِ فضل کو اس کا حصۂ فضل دیتے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے حقوق نہیں لیتے اور ان پر اپنے نفوس وطبائع کے لیے قبضہ نہیں کرتے ہیں۔ ان کی محبت اُن کا بغض دشمنی صرف اللہ عزوجل کے ہی لیے ہوتی ہے۔ یہ سرتاپا محو عشقِ الٰہی رہتے ہیں۔ کسی غیر کا ان میں حصہ نہیں جس کو یہ تمام خوبیاں ملیں اس کو کامل صحت حاصل ہوئی نیز نجات وکامیابی اور تمامی انس وجن فرشتے زمین آسمان اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور مطیع ہو جاتے ہیں۔

يَا مُنَافِقُ يَا عَابِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ نَاسِيًا لِّلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ تُرِيْدُ أَنْ يَّقَعَ بِيَدِكَ هٰذَا مَعَ مَا أَنْتَ فِيْهِ لَا كَرَامَةَ

اے منافق اے خلق واسباب کے پجاری حق عزوجل کے بھول جانے والے باوجود ان حالات کے جن میں تو مبتلا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ یہ مراتب اولیاء تیرے

لَكَ وَلَا عِزَّ إِذًا أَسْلِمْ ثُمَّ تُبْ ثُمَّ تَعَلَّمْ ثُمَّ تَعْمَلْ وَأَخْلِصْ وَإِلَّا فَلَا تُهْدَ۔

وَيْحَكَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَدَاوَةٌ غَيْرَ أَنِّي أَقُولُ الْحَقَّ وَلَا أُحَابِيكَ فِي دِيْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَرَبَّيْتُ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِ الْمَشَايِخِ وَخُشُونَةِ الْغُرْبَةِ وَالْفَقْرِ إِذَا ظَهَرَ مِنِّي إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي أَنْطَقَنِي بِهِ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ فَادْخُلْ عُرْيَانًا عَنْ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ لَوْ كَانَ لَكَ بَصِيرَةٌ لَرَأَيْتَنِي أَيْضًا عُرْيَانًا وَلٰكِنْ آفَةُ فَهْمِكَ السَّقِيمِ يَا مُرِيدَ صُحْبَتِي وَالْاِنْتِفَاعِ بِي حَالَتِي لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ فَمَنْ يَتُوبُ عَلَى يَدَيَّ وَيَصْحَبُنِي وَيُحْسِنُ ظَنَّهُ فِيَّ وَيَعْمَلُ بِمَا أَقُولُ هٰكَذَا يَكُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَنْبِيَاءُ يُرَبِّيهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ وَالْأَوْلِيَاءُ يُرَبِّيهِمْ بِحَدِيثِهِ الْحَدِيثُ هُوَ الْإِلْهَامُ يُكَلِّمُهُمْ لِأَنَّهُمْ أَوْصِيَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَخُلَفَاؤُهُمْ وَغِلْمَانُهُمْ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَكَلِّمٌ كَلَّمَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَلَّمَهُ لَا مَخْلُوقٌ كَلَّمَهُ الْخَالِقُ كَلَّمَهُ عَلَّامُ الْغُيُوبِ كَلَّمَهُ بِكَلَامٍ فَهِمَهُ وَبَلَغَ إِلَى عَقْلِهِ

قبضہ میں آجائیں۔ دربار الٰہی میں تیری کوئی عزت و کرامت نہیں اوّلاً اسلام لا پھر علم پڑھ پھر عمل کر پھر توبہ اخلاص کے ساتھ کر ورنہ تجھے ہدایت نہ ملے گی۔

تیرے اوپر افسوس میرے اور تیرے درمیان میں کوئی عداوت نہیں ہے۔ البتہ میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور کوئی فروگذاشت دینِ الٰہی کے معاملہ میں تجھ سے نہیں کرتا۔ میں نے مشائخین کرام کی سخت کلامی اور مسافرت و فقر کی سختی میں تربیت پائی ہے۔ جب میں تجھ سے کچھ کلام کروں تو تو اس کو اس حالت میں سن اور قبول کر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اس لیے کہ اس نے اس کلام کے ساتھ مجھے گویا کیا ہے جب تو میرے پاس آئے تو اپنے نفس و خواہشات سے برہنہ ہو کر آ۔ اگر تجھے بصیرت ہوتی تو تو مجھے بھی ان چیزوں سے برہنہ دیکھتا لیکن تیری خراب سمجھ کی آفت ہے۔ اے میرے مرید صحبت اور مجھ سے نفع لینے کے خواہشمند میری ایسی حالت ہے کہ نہ جس میں خلق ہے نہ دنیا اور نہ آخرت پس جو شخص میرے ہاتھ پر توبہ کرے اور میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ حسنِ ظن رکھے اور جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرے وہ بھی ان شاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا۔ رب تعالیٰ جل مجدہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تربیت اپنے کلام وحی سے فرماتا ہے اور اولیاء اللہ کی (رحمۃ اللہ علیہم) تربیت اپنی حدیث سے جو کہ الہام قلبی ہے بہ تحقیق اولیاء اللہ انبیاء کرام کے وصی اور خلیفہ اور غلام ہیں۔ اللہ عزوجل کلام کرنے والا ہے کلام اس کی صفت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے خود خالق و علام الغیوب نے ہی کلام کیا۔ نہ مخلوق نے اور بلا واسطہ خالق تعالیٰ نے موسیٰ سے ایسا کلام کیا جس کو وہ سمجھ گئے اور وہ کلام ان کی عقل تک پہنچ گیا اور

بِلَا وَاسِطَةٍ وَكَلَّمَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا وَاسِطَةٍ هٰذَا الْقُرْاٰنُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهٗ اِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ وَاَخْبَرَ لَا يَجُوْزُ اِنْكَارُ ذٰلِكَ وَجُحُوْدُهٗ اَللّٰهُمَّ اهْدِ الْكُلَّ وَتُبْ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کلام فرمایا یہ قرآن مجید ہمارے تمہارے درمیان میں اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جس کو جبریل علیہ السلام نے اللہ کے پاس سے لاکر اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کر دیا جیسا کہ اس نے فرمادیا اور خبر دے دی جس کا انکار جائز نہیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو کل کو ہدایت دے اور کل پر توبہ ڈال دے اور کل پر رحمت فرما۔

حُكِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُعْتَصِمِ بِاللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَقْتَ حُضُوْرِ وَفَاتِهٖ وَاللّٰهِ اِنِّيْ تَائِبٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِمَّا فَعَلْتُ فِيْ حَقِّ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ مَعَ كَوْنِيْ مَا تَقَلَّدْتُ مِنْ اَمْرِهٖ شَيْئًا وَغَيْرِيْ كَانَ الْمُتَقَلِّدُ لِذٰلِكَ يَا مِسْكِيْنُ دَعِ الْكَلَامَ فِيْمَا لَا يَنْفَعُكَ اُتْرُكِ التَّعَصُّبَ فِي الْمَذْهَبِ وَاشْتَغِلْ بِشَيْءٍ يَنْفَعُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ سَتَرٰى عَنْ قَرِيْبٍ خَبَرَكَ وَتَذْكُرُ كَلَامِيْ سَوْفَ تَرٰى عِنْدَ الطِّعَانِ وَلَيْسَ عَلٰى رَأْسِكَ خُوْذَةٌ اَيْشٍ يَتِمُّ عَلَيْهِ الْجِرَاحَاتُ اَفْرِغْ قَلْبَكَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا فَاِنَّكَ مَاخُوْذٌ مِنْهَا عَنْ قَرِيْبٍ لَا تَطْلُبْ

امیر المؤمنین معتصم باللہ سے حکایت کی گئی ہے کہ اس نے وقت موت کہا تھا قسم بخدا میں اللہ کی طرف اس فعل سے جو میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا ہے باوجود اس کے کہ میں خود اس کا بانی نہ تھا میرے سوا دوسرے لوگ اس کا سبب بنے تھے البتہ توبہ کرتا ہوں۔ اے مسکین ایسے امر میں کہ تجھے مفید نہ ہو کلام نہ کر گفتگو چھوڑ دے اور مذہبی امور میں تعصب کو چھوڑ دے اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تجھے دنیا و آخرت میں نافع ہو۔ عنقریب تو اپنی حالت و نتیجہ کو دیکھے گا اور میرے کلام کو یاد کرے گا قریب تر معرکہ میں نیزہ بازی کے وقت ایسی حالت میں کہ تیرے سر پر خود نہ ہو گا معلوم ہو گا کہ کتنے زخم کاری اس پر کس وجہ سے پورے ہوں گے۔ تو اپنے قلب کو دنیا کے مقاصد و غموں سے خالی کر لے بہ تحقیق تو ان کی وجہ سے عنقریب

ا؎ مختصراً اصل واقعہ یہ ہے کہ معتصم باللہ کے زمانہ میں اس کے دربار میں چند معتزلہ نے دخل پالیا تھا۔ انہوں نے یہ خراب عقیدہ پھیلایا کہ قرآن مخلوق و حادث ہے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے دلائلِ شرعیہ سے ان سے اختلاف کیا معتصم پر معتزلہ کا رنگ چڑھا ہوا تھا جس وجہ سے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے درّے لگوا کر مقید کر دیا لیکن آپ نے حق گوئی نہ چھوڑی اور آخر تک یہی فرماتے رہے کہ قرآن مجید کلام الٰہی غیر مخلوق ہے۔

۲؎ یعنی اگر کوئی امر خلافِ حق ہو اور تجھے معتبر ذرائع سے اس کا باطل ہونا معلوم ہو جائے تو وہ قابلِ ترک ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ مذہب کو مضبوطی کے ساتھ لازم نہ پکڑے۔ دین میں ضدید نہ بنے جیسا کہ بعض نادان کہہ اٹھتے ہیں۔ ۱۲

قادری غفرلہ

طِيبَةَ الْعَيْشِ فِيهَا فَمَا يَتِمُّ بِيَدِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَصِّرْ أَمَلَكَ وَقَدْ جَاءَكَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا لِأَنَّ الزُّهْدَ كُلَّهُ قَصْرُ الْأَمَلِ اُهْجُرْ أَقْرَانَ السُّوْءِ وَاقْطَعِ الْمَوَدَّةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ وَصِلْهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الصَّالِحِينَ اُهْجُرِ الْقَرِيبَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَقْرَانِ السُّوْءِ وَصِلِ الْبَعِيدَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَقْرَانِ الْخَيْرِ كُلُّ مَنْ وَاخَيْتَهُ صَارَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ فَانْظُرْ لِمَنْ تُوَادُّ وَقِيلَ لِبَعْضِهِمْ مَا الْقَرَابَةُ قَالَ الْمَوَدَّةُ دَعْ عَنْكَ طَلَبَ مَا قُسِمَ وَمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِنَّ طَلَبَكَ لِمَا قَدْ قُسِمَ تَعَبٌ وَطَلَبَكَ لِمَا لَمْ يُقْسَمْ مَقْتٌ وَخِذْلَانٌ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ عُقُوبَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدِهِ طَلَبُ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ۔

ماخوذ ہونے والا ہے (یا دنیا سے کوچ کرنے والا ہے) دنیا میں اچھا عیش و آرام طلب نہ کر وہ تیرے ہاتھ نہ لگے گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیش بس آخرت کا عیش ہے۔ اپنی امید آرزو کو کوتاہ کر کہ تجھے دنیا میں زہد مل جائے۔ بہ تحقیق سارا زہد یہی امید کا کوتاہ کر دینا ہے۔ بُرے ہمنشینوں کو چھوڑ دے تیرے اور ان کے درمیان میں جو دوستی ہے اس سے قطع تعلق کرے اور اپنے اور صالحین کے درمیان دوستی جوڑ لے جو تیرا قرابت دار بُرے ہمنشینوں سے ہو اس کو چھوڑ دے اور جو دور والا اچھے ہم نشینوں سے ہو اس کے ساتھ دوستی جوڑ جس سے تو دوستی کرے گا اس کے اور تیرے درمیان میں قرابت ہو جائے گی۔ جس سے تو دوستی کرے اس کو اولاً آزما لے۔ بعض لوگوں سے سوال کیا گیا قرابت کیا چیز ہے جواب ملا باہمی دوستی۔ مقسوم (جو قسمت میں لکھا ہوا ہے) اور غیر مقسوم کی طلب چھوڑ دے۔ تیرا مقسوم کو طلب کرنا بیکار و مشقت میں پڑنا ہے وہ تو ملے ہی گا اور تیرا غیر مقسوم کو طلب کرنا عذاب جانکاہ اور رسوائی ہے اور اسی معنی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ کے واسطے ایسی چیز کا طلب کرنا جو اس کے لیے قسمت میں نہیں لکھی گئی من جملہ عقوبات الٰہی کے ہے۔

يَا غُلَامُ اسْتَدِلَّ بِمَصْنُوعَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ تَفَكَّرْ فِي الْمَصْنُوعِ وَقَدْ تَصِلُ إِلَى الصَّانِعِ الْمُؤْمِنُ الْمُوقِنُ الْعَارِفُ لَهُ عَيْنَانِ ظَاهِرَتَانِ وَعَيْنَانِ بَاطِنَتَانِ فَيَرَى بِالْعَيْنَيْنِ الظَّاهِرَتَيْنِ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ وَيَرَى بِالْعَيْنَيْنِ الْبَاطِنَتَيْنِ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اے غلام اللہ تعالیٰ کے مصنوعات سے اس کے وجود پر دلیل پکڑ۔ اس کی صنعت و کاریگری میں تفکر کر بیشک تو اس کے صانع کی (بنانے والے) کی طرف پہنچ جائے گا یقین والے مسلمان عارف باللہ کے دو ظاہری آنکھ ہوتی ہیں اور دو باطنی آنکھیں۔ پس وہ اپنی ظاہری آنکھوں سے زمین والی مخلوق کو دیکھتا ہے اور باطنی آنکھوں سے آسمان والی مخلوق کو دیکھتا ہے پھر اس کے

فِي السَّمٰوٰتِ ثُمَّ يَرْفَعُ الْحُجُبَ عَنْ قَلْبِهٖ فَيَرَاهُ بِلَا تَشْبِيْهٍ وَّلَا تَكْيِيْفٍ فَيَصِيْرُ مُقَرَّبًا مَحْبُوْبًا وَالْمَحْبُوْبُ لَا يُكْتَمُ عَنْهُ شَيْءٌ اِنَّمَا يُرْفَعُ الْحُجُبُ عَنْ قَلْبِهٖ اِذَا تَعَرّٰى عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالشَّيَاطِيْنِ وَاَلْقٰى مَفَاتِيْحَ كُنُوْزِ الْاَرْضِ مِنْ يَدِهٖ وَاسْتَوٰى عِنْدَهُ الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ كُنْ عَاقِلًا تَدَبَّرْ مَا اَقُوْلُ وَتَفَهَّمْ فَاِنِّيْ نِلْتُ الْكَلَامَ اَتَكَلَّمُ بِجَوْهَرِهٖ بِبَاطِنِهٖ نَسِيْجُهٗ بِمَبَانِيْهِ ۔

يَا غُلَامُ لَا تَشْكُ مِنَ الْخَالِقِ اِلَى الْخَلْقِ بَلْ اُشْكُ اِلَيْهِ هُوَ الَّذِيْ يَقْدِرُ وَاَمَّا غَيْرُهٗ فَلَا مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ وَالْاَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةِ تَصَدَّقْ بِيَمِيْنِكَ وَاجْتَهِدْ اَنْ لَّا تَعْلَمَ شِمَالُكَ اِحْذَرْ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا فَقَدْ غَرِقَ فِيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ مَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا اٰحَادُ الْخَلْقِ هُوَ بَحْرٌ عَمِيْقٌ يُغْرِقُ الْكُلَّ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْجِيْ مِنْهُ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ كَمَا يُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّارِ لِاَنَّ الْكُلَّ يَعْبُرُوْنَ عَلَيْهَا وَيُنْجِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلنَّارِ كُوْنِيْ

قلب سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔ پس وہ اللہ عزوجل کو بلا تشبیہ و بلا کیفیت کے دیکھتا ہے اور وہ مقرب الٰہی اور محبوب خدا ہو جاتا ہے اور محبوب سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہوتی جب یہ اپنے نفس طبیعت خواہشات و شیاطین و خلق سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اپنے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پھینک دیتا ہے اور اس کے نزدیک پتھر مٹی یکساں ہو جاتے ہیں تو اس کے قلب سے حجاب دور کر دیئے جاتے ہیں۔ تو عقلمند بن جا جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر غور کر اور سمجھ۔ بہ تحقیق میں نے کلام پالیا ہے۔ میں اس کے مغز و باطن کے ساتھ کلام کرتا ہوں اور اس کے حقیقی معنے ظاہر کر دیتا ہوں۔

اے غلام خالق کی شکایت خلق کی طرف نہ لے جا بلکہ جو گلہ شکوہ ہو اسی کی طرف لے جا وہی قدرت والا ہے اس کے غیر کو قدرت نہیں۔ مصیبتوں اور بیماریوں اور صدقہ کا مخفی رکھنا منجملہ نکوئیوں کے خزانہ کے ہے۔ اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ اس کو تیرا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے۔ دنیا کے سمندر سے بچ اس میں کثرت سے مخلوق ڈوب چکی ہے۔ کوئی کوئی ہے جو اس سے نجات پاتا ہے۔ وہ بہت گہرا دریا ہے وہ ہر ایک کو ڈبو دیتا ہے۔ البتہ اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نجات دے دیتا ہے جیسے کہ مسلمانوں کو قیامت کے دن دوزخ سے نجات دے گا۔ بہ تحقیق دوزخ پر ہر ایک کو عبور کرنا ہے (پل صراط اس پر قائم ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا دوزخ سے نجات دے دے گا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے وان منکم الآیۃ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر نہ آئے خدا کا حتمی وعدہ پورا کیا گیا ہے۔

بَرْدًا وَّسَلَامًا حَتّٰی یَجُوْزَ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ
بِیَ الْمُخْلِصُوْنَ لِیَ الرَّاغِبُوْنَ فِیَّ الزَّاهِدُوْنَ
فِیْ غَیْرِیْ یَقُوْلُ لَهَا ذٰلِكَ كَمَا قَالَ لِنَارِ
نَمْرُوْدَ الَّذِیْ اُوْقِدَ بِهَا حَتّٰی یَحْرِقَ فِیْهَا
اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ یَا بَحْرَ الدُّنْیَا اَمَانًا لَا تُغْرِقْ هٰذَا
الْعَبْدَ الْمُرَادَ الْمَحْبُوْبَ فَیَنْجُوْ مِنْهُ وَ
یَصِیْرُ عَلَی الْیُبْسِ كَمَا نَجّٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ
السَّلَامَ وَقَوْمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْبَحْرِ یُؤْتِیْ
فَضْلَهٗ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ۚ اَلْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدِهٖ وَ
الْعَطَآءُ وَالْمَنْعُ بِیَدِهٖ وَالْغِنٰی وَالْفَقْرُ
بِیَدِهٖ وَالْعِزُّ وَالذُّلُّ بِیَدِهٖ مَا لِاَحَدٍ
مَعَهٗ شَیْءٌ فَالْعَاقِلُ مَنْ یَّلْزِمُ بَابَهٗ
وَیُعْرِضُ عَنْ بَابِ غَیْرِهٖ ۔ یَا مُدْبِرُ
اَرَاكَ تُرْضِی الْخَلْقَ وَتُسْخِطُ الْخَالِقَ
تُخَرِّبُ اٰخِرَتَكَ بِعِمَارَةِ دُنْیَاكَ
عَنْ قَرِیْبٍ اَنْتَ مَاْخُوْذٌ یَاْخُذُكَ
الَّذِیْ اَخْذُهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۔ اَخْذُهٗ
اَلْوَانٌ كَثِیْرَةٌ یَاْخُذُكَ بِالْعَزْلِ عَنْ
وِلَایَتِكَ یَاْخُذُكَ بِالْمَرَضِ وَالذُّلِّ
وَالْفَقْرِ یَاْخُذُكَ بِتَسْلِیْطِ الشَّدَآئِدِ
وَالْغُمُوْمِ وَالْهُمُوْمِ یَاْخُذُكَ
بِتَسْلِیْطِ اَلْسِنَةِ الْخَلْقِ وَاَیْدِیْهِمْ
عَلَیْكَ كُلَّ مَخْلُوْقَاتِهٖ یُسَلِّطُهَا عَلَیْكَ

دوزخ سے فرمانِ الٰہی ہوگا تو سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا تاکہ تجھ پر سے میرے ایماندار بندے جو میرے لیے اخلاص کرنے والے میری طرف رغبت کرنے والے اور میرے غیر سے نفرت کرنے والے ہیں باامن گزر جائیں۔ یہ ارشادِ الٰہی دوزخ سے ویسا ہی ہوگا جیسے کہ نارِ نمرود سے جو ابراہیم علیہ السلام کے جلا دینے کے واسطے روشن کی گئی تھی ارشاد ہوا تھا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم۔ جب دُنیا کے سمندر سے کسی کو نجات دینا مقصود ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے سمندر میرے اس محبوب و مقصود بندے کو امان دے غرق نہ کرنا۔ پس یہ محبوب بندہ اس سے نجات پا لیتا ہے اور خشکی پر سیر کرتا ہے جیسے کہ دریائے نیل سے نجات دی تھی۔ رب تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ کل بھلائیاں اور عطائیں دینا، منع کرنا، امیر بنانا، فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ ہے۔ عزت و ذلت بھی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے ساتھ میں کسی غیر کے قبضہ میں کچھ نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازہ کو لازم پکڑ لے اور غیر کے دروازہ سے منہ پھیر لے۔ اے بدبخت میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو خلق کو راضی کرتا ہے اور خالق کو ناراض تو دنیا کی عمارت بنا کر اپنے آخرت کو برباد و ویران کر رہا ہے تو عنقریب پکڑا جائے گا۔ تجھ کو وہی پکڑے گا جس کی پکڑ سخت دردناک ہے جس کی پکڑ رنگ برنگ مختلف طریقوں کی ہے۔ وہ کبھی تجھے تیری حکومت سے موقوف کر کے پکڑے گا۔ کبھی بیماری اور ذلت و محتاجی سے۔ کبھی تیرے اوپر سختیوں اور غموں کو مسلط کر کے، کبھی مخلوق کی زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے اوپر مسلط کر کے۔ وہ اپنی کل مخلوقات کو تیرے اوپر مسلط کر دیگا

تَنَبَّهْ يَا نَائِمُ اَللّٰهُمَّ يَقِّظْنَا بِكَ وَلَكَ اٰمِيْنَ۔

اے غافل ہوشیار ہوجا۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لیے اور اپنے ساتھ بیداری عطا فرما۔ آمین

يَا غُلَامُ لَا تَكُنْ فِيْ اَخْذِكَ لِلدُّنْيَا كَحَاطِبِ اللَّيْلِ لَا يَدْرِيْ مَا يَقَعُ بِيَدِهٖ اِنِّيْ اَرَاكَ فِيْ تَصَرُّفَاتِكَ كَحَاطِبِ لَيْلَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ لَا قَمَرَ فِيْهَا وَلَا ضَوْءَ مَعَهُ هُوَ فِيْ دَخْلِهٖ كَثِيْرَةُ الدَّغْلِ وَالْحَشَرَاتِ الْقَاتِلَةِ فَيُوْشِكُ اَنْ يَقْتُلَهٗ شَيْءٌ مِّنْهَا عَلَيْكَ بِالْاِحْتِطَابِ نَهَارًا فَاِنَّ ضَوْءَ الشَّمْسِ يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْخُذَ مَا يَضُرُّكَ كُنْ فِيْ تَصَرُّفَاتِكَ مَعَ شَمْسِ التَّوْحِيْدِ وَالشَّرْعِ وَالتَّقْوٰى فَاِنَّ هٰذِهِ الشَّمْسَ تَمْنَعُكَ عَنِ الْوُقُوْعِ فِيْ شَبَكَةِ الْهَوٰى وَالنَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالشِّرْكِ بِالْحَقِّ تَمْنَعُكَ عَنِ الْعُجْلَةِ فِيْ سَيْرِكَ۔

اے غلام! تو دنیا حاصل کرنے میں مثل رات کے لکڑیاں جمع کرنے والے کے نہ ہوجا کہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اندھیرے میں اس کا ہاتھ کہاں جا پڑے گا اس کے ہاتھ میں کیا آجائیگا میں تو تجھے تیرے کاروبار میں مثل رات کے لکڑیاں جمع کرنے والے کے ہی دیکھ رہا ہوں جو ایسی اندھیری رات میں لکڑیاں جمع کر رہا ہے کہ نہ جس میں چاند ہے اور نہ اس کے ساتھ چمک و روشنی ہے اور وہ ایسے ان میں سے لکڑیاں جمع کرنیوالا ہے جس میں گھنے ہوئے جھاڑ اور ہلاک کرنے والے موذی جانور ہیں۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شے اسے ہلاک کردے تو دن میں لکڑیاں جمع کرنے والا بن (یعنی غفلت چھوڑ کر ہوشیاری سے کام کر) پس بہ تحقیق آفتاب کی روشنی تجھے ضرر رساں چیزوں کے حملہ سے روک دے گی۔ تو اپنے تصرفات کاروبار میں توحید و شرع اور تقویٰ پرہیزگاری کے آفتاب کے ساتھ رہ۔ بہ تحقیق یہ آفتاب تجھ کو خواہشات نفسانیہ اور نفس و شیطان و شرک کے جال و پھندے سے روک دے گا اور جو تیری چال و سیر میں عجلت ہے اس سے تجھے منع کرے گا۔

وَيْحَكَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ مَنِ اسْتَعْجَلَ اَخْطَاَ اَوْ كَادَ وَمَنْ تَاَنّٰى اَصَابَ اَوْ كَادَ اَيْ قَارَبَ اَنْ يُّصِيْبَ الْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَالتُّؤَدَةُ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَكْثَرُ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى الْعُجْلَةِ الْحِرْصُ عَلٰى جَمْعِ الدُّنْيَا اِقْنَعْ فَاِنَّ الْقَنَاعَةَ كَنْزٌ لَا يَنْفَدُ كَيْفَ تَطْلُبُ مَا لَا يُقْسَمُ لَكَ وَلَا يَقَعُ

تجھ پر افسوس! جلدی نہ کر جو کام میں عجلت کرتا ہے خطا کرتا ہے یا اس کے قریب ہوجاتا ہے اور جو تاخیر سے سمجھ کر کام کرتا ہے صائب ہوتا ہے یا قریب بصواب جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور تاخیر و آہستگی رحمان کی جانب سے ہے۔ اکثر جو چیز کہ تجھے عجلت جلد بازی پر برانگیختہ کردیتی ہے۔ دنیا کے جمع کرنے کی حرص ہے تو قناعت کر بہ تحقیق قناعت ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ اس چیز

بِيَدِكَ قَطُّ اِقْنَعْ بِمَا يُعْنِيْهِ لَكَ وَ ارْضَ بِهٖ وَازْهَدْ فِيْ غَيْرِهٖ اَلْزِمْ حَتّٰى تَصِيْرَ عَارِفًا بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ يَتَفَقَّهُ قَلْبُكَ وَيَصْفُوْ سِرُّكَ وَيُعَلِّمُكَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ فَتَهُوْنُ الدُّنْيَا فِيْ عَيْنَيْ رَاسِكَ وَالْاٰخِرَةُ فِيْ عَيْنَيْ قَلْبِكَ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ عَيْنَيْ سِرِّكَ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِنَ الْاَشْيَاءِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ تُعَظَّمُ عِنْدَ كُلِّ الْخَلْقِ ۔

يَا غُلَامُ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ لَا يَبْقٰى بَيْنَ يَدَيْكَ بَابٌ مُغْلَقٌ فَاتَّقِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ مِفْتَاحٌ لِكُلِّ بَابٍ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ لَا تُعَارِضِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ نَفْسِكَ وَلَا فِيْ اَهْلِكَ وَلَا فِيْ مَالِكَ وَاَهْلِ زَمَانِكَ مَا تَسْتَحْيِيْ تَاْمُرُهٗ يُغَيِّرُ وَيُبَدِّلُ اَنْتَ اَحْكَمُ مِنْهُ وَاَعْلَمُ مِنْهُ وَاَرْحَمُ مِنْهُ ۔ اَنْتَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادُهٗ هُوَ مُدَبِّرُكَ وَمُدَبِّرُهُمْ اِنْ اَرَدْتَ صُحْبَتَهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُوْتِ وَالْخَرَسِ اَوْلِيَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

کو جو تیرے لیے مقسوم نہیں اور کبھی تیرے قبضہ میں نہ آئے گی کیوں طلب کرتا ہے جو چیز تیرے لیے کار آمد ہے اور ضروری اس پر راضی ہو جا اور قناعت کر لے اور اس کے ماسوا میں بے رغبتی کر۔ اسی امر کو لازم پکڑ تاکہ تو عارف باللہ ہو جائے۔ اس حالت میں تو ہر چیز سے بے پروا ہو جائے گا تیرا قلب اسرار معرفت سمجھنے لگے گا اور تیرا سر باطن صاف ہو جائے گا اور تیرا رب تعالیٰ تجھے تعلیم دے گا۔ پس دنیا تیری سر کی آنکھوں میں اور آخرت تیرے قلب کی آنکھوں میں اور ماسوائے اللہ تیری سر کی آنکھوں میں ذلیل معلوم ہوں گے تیرے نزدیک سوا حق تعالیٰ کے اشیا سے کوئی شے بڑی عظمت والی نہ رہے گی۔ اور تو اس حالت میں تمام مخلوق کے نزدیک معظم و محترم کر دیا جائے گا۔

اے غلام! اگر تیرا ارادہ و مقصود یہ ہے کہ تیرے روبرو کوئی دروازہ بند نہ رہے پس تو تقوٰی اختیار کر بہ تحقیق تقوٰی ہر دروازہ کی کنجی ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ ومن یتق الخ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تقوٰی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نکلنے کا دروازہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جس کا گمان بھی نہیں ہوتا تو حق تعالیٰ سے اپنے نفس اپنے اہل اپنے مال اپنے اہل زمانہ کے بارے میں معارضہ جھگڑا نہ کر۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو خدا کو تغیر و تبدل کا حکم دیتا ہے۔ کیا تو اس سے بڑا حاکم اور زیادہ علم والا اور زیادہ رحمت والا ہے تو اور تمام مخلوق اس کے بندے ہیں وہ تیرا اور تمام خلق کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اگر تو دنیا و آخرت میں خدائے تعالیٰ کی مصاحبت چاہتا ہے تو اپنے اوپر سکوت و گونگے پن کو لازم پکڑ چپ ہو جا۔ اولیاء اللہ

مُتَأَدِّبُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يُحَرِّكُوْنَ حَرَكَةً وَلَا يَخْطُوْنَ خَطْوَةً إِلَّا بِإِذْنٍ صَرِيْحٍ مِّنْهُ لِقُلُوْبِهِمْ لَا يَأْكُلُوْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُبَاحَةِ وَلَا يَلْبَسُوْنَ وَلَا يَنْكِحُوْنَ وَلَا يَتَصَرَّفُوْنَ فِيْ جَمِيْعِ أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنٍ صَرِيْحٍ لِقُلُوْبِهِمْ هُمْ قِيَامٌ مَّعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِيَامٌ مَّعَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَالْأَبْصَارِ وَلَا قَرَارَ لَهُمْ إِلَّا مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَلْقَوْهُ بِقُلُوْبِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَبِأَجْسَادِهِمْ فِي الْآخِرَةِ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَاءَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَذِّذْنَا بِالْقُرْبِ مِنْكَ وَالرُّؤْيَةِ لَكَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْضٰى بِكَ عَمَّا سِوَاكَ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ يَوْمِ الْأَحَدِ بِالرِّبَاطِ عَاشِرَةَ شَوَّالٍ مِّنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ ؛

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَنْهُ۔

اس کے روبرو ادب کرنے والے ہیں۔ وہ اس کے سامنے کسی قسم کی حرکت نہیں کرتے اور نہ ایک قدم اٹھاتے ہیں۔ جب تک ان کے قلبوں کو خدا کی طرف سے صریح اجازت نہ ملے نہ وہ مباح چیزوں میں سے کوئی چیز کھاتے ہیں نہ پہنتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں۔ نہ تمام سببوں میں سے کسی سبب میں تصرف کرتے ہیں جب تک کہ ان کے قلبوں کو خدا کی طرف سے صریح اجازت نہیں ملتی ان کا قیام حق عزوجل کے ساتھ رہتا ہے جو کہ قلبوں اور آنکھوں کا لوٹ پوٹ کرنے والا ہے ان کو بغیر اپنے رب عزوجل کے قرار ہی نہیں۔ دنیا میں وہ خدا سے ملاقات اپنے قلوب سے کرتے ہیں اور آخرت میں اپنے جسموں کے ساتھ ملیں گے۔

اے اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا و آخرت میں اپنی ملاقات نصیب کر اور اپنے قرب و دیدارِ پاک سے لذت دینا اور ان لوگوں سے کر دے جو تیرے ماسوٰی کو چھوڑ کر تجھی سے راضی ہیں اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

چوتھی مجلس

اتوار کے دن صبح کے وقت ۱۰ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا ؛

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس کسی کے لیے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے پس وہ اس کو بسا غنیمت سمجھے۔ بہ تحقیق وہ نہیں جانتا کہ وہ دروازہ اس سے کب بند کرایا جائے گا۔

يَا قَوْمِ اِنْتَهِزُوْا وَاغْتَنِمُوْا بَابَ الْمِيَادِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا عَنْ قَرِيْبٍ يُغْلَقُ عَنْكُمْ اِغْتَنِمُوا الْفِعَالَ الْخَيْرَ مَا دُمْتُمْ قَادِرِيْنَ عَلَيْهَا اِغْتَنِمُوْا بَابَ التَّوْبَةِ وَادْخُلُوْا فِيْهِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا لَكُمْ اِغْتَنِمُوْا بَابَ مُزَاحَمَةِ اِخْوَانِكُمُ الصَّالِحِيْنَ فَهُوَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ

اے اہل جماعت! جب تک زندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس کو غنیمت سمجھو۔ وہ عنقریب بند کر دیا جائے گا جب تک تم قدرت رکھو اس میں نیک کاموں کو غنیمت جانو (غنیمت شمار کرو) توبہ کے دروازہ کو غنیمت جانو اور جب تک وہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے اس میں گھس جاؤ نیک صالح بھائیوں کے اجتماع کے دروازے کو غنیمت سمجھو وہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔

يَا قَوْمِ اِبْنُوْا مَا نَقَضْتُمْ اِغْسِلُوْا مَا نَجَّسْتُمْ اَصْلِحُوْا مَا اَفْسَدْتُمْ صَفُّوْا مَا كَدَّرْتُمْ ثُمَّ صَفُّوْا مَا كَدَّرْتُمْ ثُمَّ رُدُّوْا مَا قَدْ اَخَذْتُمْ ثُمَّ ارْجِعُوْا اِلٰى مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اِبَاقِكُمْ وَهَرَبِكُمْ

اے جماعت والو! جو عمارت تم نے توڑ ڈالی ہے اس کو بنالو۔ جس چیز کو تم نے ناپاک کر لیا تھا اس کو دھو ڈالو جس کو تم نے فاسد کر دیا ہے اس کی اصلاح کر لو جس کو تم نے گدلا کر لیا ہے اسے صاف کر لو۔ پھر وہ چیزیں جو تم نے دوسروں سے لی ہیں ان کو واپس کر دو۔ پھر تم اپنے مولا عزوجل کی طرف اپنی گریز و نافرمانی سے رجوع کرو۔

يَا غُلَامُ مَا هٰهُنَا اِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ اَوِ الْخَلْقُ فَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَالِقِ فَاَنْتَ عَبْدُهٗ وَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَلْقِ فَاَنْتَ عَبْدُهُمْ لَا كَلَامَ لَكَ حَتّٰى تَقْطَعَ الْفَيَافِيَ وَالْقِفَارَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَتُبَايِنَ الْكُلَّ مِنْ حَيْثُ سِرِّكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْحَقِّ مُفَارِقٌ لِلْكُلِّ قَدْ تَيَقَّنَ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَقَفَ اِنْحَجَبَ بِهٖ۔

اے غلام یہاں سوا خلق و خالق کے کوئی اور نہیں ہے۔ پس اگر تو خالق کے ساتھ ہو گیا پس تو اس کا بندہ ہے اور اگر تو مخلوق کا ساتھی ہوا پس تو ان کا بندہ ہے۔ تیرا کلام جب تک کہ تو اپنے قلب کے اعتبار سے میدانوں اور جنگلوں کو قطع کرے اور بحیثیت باطن ہر شے سے جدا ہو جائے معتبر و قابل قبول نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ کا طالب اس کا ساتھی ہے اور ہر ایک شے سے جدا۔ اس نے یقین کر لیا ہے کہ مخلوقات میں سے ہر چیز اس کے اور حق تعالیٰ کے درمیان میں ایک حجاب و پردہ ہے وہ جس کسی چیز کیساتھ بھی ٹھہر جائے گا وہ اس کے لیے خدا سے باعث حجاب ہو گی۔

يَا غُلَامُ لَا تَكْسَلْ فَاِنَّ الْكَسْلَانَ يَكُوْنُ اَبَدًا

اے غلام! کاہل نہ بن۔ کاہل آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے

مَحْرُوْمًا وَّالنَّدَامَۃُ فِیْ رِبْقَتِہٖ جَوِّدْ اَعْمَالَکَ
وَقَدْ جَادَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْکَ بِالدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَۃِ کَانَ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْعَجَمِیُّ رَحْمَۃُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِیْنَ
کَانَ یُرِیْدُ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جِیَادًا فَلَا
یُطَاوِعُہٗ لِسَانُہٗ مَنْ ذَاقَ فَقَدْ عَرَفَہٗ
حُسْنُ الْعِشْرَۃِ مَعَ الْمُوَافَقَۃِ لَھُمْ مَعَ
حُدُوْدِ الشَّرْعِ وَرِضَاہُ حَسَنٌ مُّبَارَکٌ وَ
اَمَّا اِذَا کَانَ ذٰلِکَ مَعَ خَرْقِ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِہٖ
وَعَدَمِ رِضَاہُ فَلَا وَلَا کَرَامَۃَ لَھُمْ لِقَبُوْلِ
الطَّاعَاتِ وَرَدِّھَا عَلَامَاتٌ عِنْدَ اَھْلِ
الصَّفَاءِ وَالْاِجْتِبَاءِ ۔

یَا غُلَامُ اِنْصِبْ شَبَکَۃَ الدُّعَاءِ وَارْجِعْ
اِلَی الرِّضَا لَا تَدْعُوْا بِلِسَانِکَ وَ قَلْبُکَ
مُعْتَرِضٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا
فَعَلَ فِی الدُّنْیَا مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ فَالنَّدَامَۃُ
ھُنَاکَ لَا تَنْفَعُ وَالذِّکْرُ ثَمَّ لَا یَنْفَعُ اَلشَّاْنُ فِیْ
تَذَکُّرِ الْیَوْمِ قَبْلَ الْمَوْتِ ذِکْرُ الْحَرْثِ وَ
الْبَذْرِ وَقْتَ حَصَادِ النَّاسِ لَا یَنْفَعُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلدُّنْیَا
مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ فَمَنْ زَرَعَ خَیْرًا حَصَدَ غِبْطَۃً
وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا حَصَدَ نَدَامَۃً اِذَا جَآءَکَ

اور اس کے گریبان میں ندامت ہوتی ہے۔ تو اپنے اعمال کو اچھا بنا۔ حق عزوجل نے تیرے اوپر دنیا و آخرت میں سخاوت و اچھائی کی ہے۔ ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے اللھم اجعلنا جیدین (اے اللہ ہمیں اچھا کھرا کر دے) اللھم اجعلنا جیادًا کہنے کا ارادہ فرماتے تھے (کہ یہ لفظ صحیح تھا اول غلط) لیکن ان کی زبان ان کی موافقت نہ کرتی تھی۔ خوف دامن گیر تھا جس نے لذت پائی پس تحقیق اس نے معرفت الٰہی حاصل کر لی خلق کے ساتھ میل جول اور ان کی موافقت جب حدود شرعی اور رضائے الٰہی کے ساتھ ہو مبارک و اچھی ہے اور لیکن جب یہ میل حدود شرعی میں سے کسی حد کو توڑ کر اور بغیر رضائے الٰہی کے ہو پس ان میں بھلائی اور بزرگی نہیں۔ عبادتوں کے مقبول و نامقبول ہونے کی اولیاء اللہ کے نزدیک علامتیں ہیں۔

اے غلام! تو دعا کا جال بچھا دے (دعا کر) اور مرضی الٰہی کی طرف رجوع کر۔ ایسی حالت میں زبانی دعا سے کیا نتیجہ جب قلب معترض ہو زبان و قلب دونوں کو متوجہ کر کے دعا مانگ قیامت کے دن جو بھلائی برائی دنیا میں کی ہے۔ انسان یاد کرے گا وہاں شرمندگی اور یاد کچھ نفع نہ دے گی۔ شان تو آج ہی کے یاد کرنے میں ہے قبل موت کے۔ کھیت کاٹتے وقت کھیتی اور بیج کا یاد کرنا سود مند نہیں ہوتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہاں اچھا کھیت بوئے گا بھلائی کرے گا۔ وہ قابل رشک ہو گا اور جو برائی کرے گا وہاں ندامت اٹھائے گا۔ وقت موت

۱؎ کیوں کہ تیرا کام تو مانگنا ہے دینا نہ دینا ان کا اختیار دعا سے غافل نہ ہو۔

حافظ وظیفہ تو دعا کردن است و بس ۔ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید ۔ قادری غفرلہ

الْمَوْتُ اِنْتَبَهْتَ وَقْتًا لَا يَنْفَعُكَ الْاِنْتِبَاهُ۔

اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ نَوْمِ الْغَافِلِيْنَ عَنْكَ الْجَاهِلِيْنَ بِكَ۔ اٰمِيْنَ

يَا غُلَامُ صُحْبَتُكَ لِلْاَشْرَارِ تُوْقِعُكَ فِيْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ اِمْشِ تَحْتَ ظِلِّ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

يَا قَوْمُ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ لَا تَغْفُلُوْا زَمَانُكُمْ يَضِيْعُ اَنْتُمْ مُشْتَغِلُوْنَ بِجَمْعِ مَا لَا تَاْكُلُوْنَ وَتَاْمُلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَتَبْنُوْنَ مَا لَا تَسْكُنُوْنَ كُلُّ هٰذَا يَحْجُبُكُمْ عَنْ مَقَامِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ تَخَيَّمَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ مُحِيْطًا بِهَا وَيُنْسِيْهَا ذِكْرَ كُلِّ مَذْكُوْرٍ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا فَالْجَنَّةُ هِيَ الْمَاْوٰى اَلْجَنَّةُ الْمَوْعُوْدَةُ اَلْمُعَجَّلَةُ فِي الدُّنْيَا هِيَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقُرْبُ الْقَلْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُنَاجَاتُهٗ لَهٗ وَرَفْعُ الْحِجَابِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فَيَبْقٰى هٰذَا الْقَلْبُ فِيْ خَلْوَتِهٖ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيْفٍ وَّلَا تَشْبِيْهٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

اگر تو بیدار ہوا تو کیا فائدہ۔ اس وقت کی بیداری تجھ کو فائدہ نہ دے گی۔

اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں اپنے سے غافلوں اور جاہلوں کی نیند سے ہوشیار و بیدار کر دے۔ آمین

اے غلام! بُروں کے ساتھ تیری صحبت تجھے اچھوں سے بدگمانی میں ڈال دے گی تو قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں قول و فعل کے سایہ میں چل تو تو نجات پائے گا۔

اے جماعت والو! اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم و حیا کرو جو حیا کا حق ہے۔ تم غفلت نہ کرو۔ تمہارا زمانہ ضائع ہو رہا ہے تم ایسی چیزوں کے جمع کرنے میں مشغول ہو جسے کھا نہ سکو گے اور ایسی چیزوں کی آرزو کر رہے ہو جسے پا نہ سکو گے اور ایسی عمارتیں بنا رہے ہو جس میں رہ نہ سکو گے۔ یہ سب چیزیں تمہیں مقام رب عزوجل میں قیام کرنے سے روک رہی ہیں۔ اللہ عزوجل کے ذکر نے عارفوں کے قلوب میں ڈیرے ڈال دیے ہیں ان کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور ان کا یہ ذکر کل کے ذکر کو بھلا رہا ہے پس جب یہ امر کامل ہو جائیں تو جنت ہی جائے قرار ہے جو کہ موعود ہے اور نقد جنت[1] دنیا میں احکام تقدیری پر راضی رہنا اور قلب کی اللہ عزوجل سے نزدیکی اور اس سے مناجات اور حائل پردوں کا درمیان سے اٹھا دینا ہے پس ایسے قلب والے کو اپنی تمام حالتوں میں بغیر بیان کیفیت اور بغیر تشبیہ خلوت میں معیت الٰہی حاصل رہتی ہے اللہ تعالیٰ کا مثل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

[1] جنت دو قسم کی ہے ایک موعودہ دوسری نقدہ جس کا بیان فرمایا ۱۲ قادری

وَالْمَوْعُوْدَةُ هِيَ الَّتِيْ وَعَدَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَّلَا شَكٍّ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالشَّرُّ عِنْدَ غَيْرِهٖ اَلْخَيْرُ فِي الْاِقْبَالِ عَلَيْهِ وَالشَّرُّ فِي الْاِدْبَارِ عَنْهُ كُلُّ عَمَلٍ تُرِيْدُ عَلَيْهِ عِوَضًا فَهُوَ لَكَ عَمَلٌ تُرِيْدُهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهٗ اِذَا عَمِلْتَ وَطَلَبْتَ الْعِوَضَ كَانَ جَزَاؤُكَ بِمَخْلُوْقٍ وَاِذَا عَمِلْتَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ جَزَاؤُكَ قُرْبَكَ مِنْهُ وَالنَّظَرَ اِلَيْهِ لَا تَطْلُبِ الْعِوَضَ عَلٰى اَعْمَالِكَ فِي الْجُمْلَةِ اَيْشٍ الدُّنْيَا وَاَيْشٍ الْاٰخِرَةُ وَاَيْشٍ مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ اُطْلُبِ الْمُنْعِمَ لَا تَطْلُبِ النِّعْمَةَ اُطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْاٰفَاتِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ الْحَالَاتِ اِذَا تَمَّتْ لَكَ هٰذِهِ الثَّلٰثُ الْخِصَالُ جَاءَكَ الْمُلْكُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِحُّ زُهْدُكَ وَبِالصَّبْرِ تَظْفَرُ بِمَا تُرِيْدُ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالتَّوَكُّلِ يَخْرُجُ الْاَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَتَنَحّٰى عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى يَاْتِيْكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكِلَايَةُ وَالْحِمَايَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِكَ

اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے اور بغیر کسی شک و حجاب کے دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا ہے اور کل بھلائیاں اللہ کی طرف سے ہیں اور برائی غیر اللہ کی طرف سے ۔ بھلائی و خوبی اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے اور برائی اس سے روگردانی میں ۔ ہر عمل جس پر تو بدلہ کا خواہشمند ہو وہ تیرے لیے ہیں اور ہر عمل جس سے تیرا مقصود ذات الٰہی ہو وہ اللہ کے لیے ۔ جب تو عمل کر کے اس کا بدلہ مانگے گا تو تیرا بدلہ ایسی چیز ہو گی جو کہ مخلوق ہے اور جب تو عمل خالصًا لوجہ اللہ کرے گا تو تیرا بدلہ قربِ الٰہی و دیدارِ الٰہی ہو گا اپنے اعمال کا بدلہ مت مانگ ۔ فی الجملہ بمقابلہ مولیٰ تعالیٰ کے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کیا چیز ہے سب ہیچ ہے کچھ بھی نہیں تو منعم کو طلب کر ۔ نعمت کی خواہش نہ کر ۔ گھر سے پہلے پڑوسی کی جستجو کر ۔ بعدہ ، جستجو کرنا بے فائدہ ہے اللہ تو ہر شے سے پہلے موجود اور ہر شے کا وجود میں لانے والا اور ہر شے سے بعد موجود رہنے والا ہے ۔ تو موت کی یاد اور آفتوں پر صبر کو لازم پکڑ اور تمام حالتوں پر اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھ ۔ جب تجھے یہ تینوں خصلتیں کامل طور سے حاصل ہو جائیں گی تو تجھے سلطنت حاصل ہو جائے گی ۔ موت کی یاد سے تیرا زہد درست ہو جائے گا اور صبر کرنے سے جن چیزوں کی تو رب تعالیٰ سے خواہش کرتا ہے ان سب پر تو فتح مند ہو جائے گا اور توکل سے تمام چیزیں تیرے قلب سے نکل جائیں گی اور تیرا تعلق رب عزوجل سے ہو جائیگا ، اور تجھ سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائینگے ہر طرف سے تجھے راحت آئے گی اور ہر جانب سے تیری حفاظت و حمایت ہو گی ۔ تیرا مولیٰ تعالیٰ چھ جہتوں سے تیری

السِّتِّ لَا يَبْقٰى لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيْلٌ تُسَدُّ عَنْكَ الْجِهَاتُ وَتُغْلَقُ عَنْكَ الْاَبْوَابُ تَصِيْرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ كَيْفَ يَكُوْنُ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُوَحِّدِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَرَوْنَ الْخَلْقَ فِيْ اَعْمَالِهِمْ اَلنُّطْقُ فِي النِّهَايَةِ يَكُوْنُ لَا فِي الْبِدَايَةِ اَلْبِدَايَةُ كُلُّهَا خَرَسٌ وَ النِّهَايَةُ كُلُّهَا نُطْقٌ اَلْمُخْلِصُ مُلْكُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ سُلْطَانُهٗ فِيْ سِرِّهٖ لَا اِعْتِبَارَ بِالظَّاهِرِ اَلنَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الْمُلْكَيْنِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كُنْ اَبَدًا مُنْخَفِيًا بِحَالِكَ وَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَكْمُلَ وَ يَصِلَ قَلْبُكَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَكْمَلْتَ وَبَلَغْتَ لَا تُبَالِيْ حِيْنَئِذٍ لَا تُبَالِيْ وَقَدْ تَحَقَّقْتَ حَالَكَ وَ اَقَمْتَ فِيْ مَقَامِكَ وَ اَحْدَقَ بِكَ حُرَّاسُكَ وَصَارَ الْخَلْقُ عِنْدَكَ كَالسَّوَارِيْ وَ الْاَشْجَارِ وَ اسْتَوٰى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ وَذَمُّهُمْ وَ اِقْبَالُهُمْ وَاِدْبَارُهُمْ ثُمَّ تَصِيْرُ بَانِيَهُمْ نَاقِضَهُمْ تَتَصَرَّفُ فِيْهِمْ بِاِذْنِ خَالِقِهِمْ يُعْطِيْكَ الْحَلَّ وَ الرَّبْطَ وَيَرِدُ التَّوْقِيْعُ اِلٰى يَدِ قَلْبِكَ وَ الْعَلَامَةُ اِلٰى يَدِ سِرِّكَ حَتّٰى لَا كَلَامَ يَصِحُّ هٰذَا وَ اِلَّا فَكُنْ عَاقِلًا لَا تَتَهَوَّسْ اَنْتَ

حفاظت فرمائے گا۔ خلق میں سے کسی کو تیرے اوپر راستہ نہ رہیگا کہ تجھ پر کوئی غالب آسکے تمام جہات تجھ سے روک دی جائیں گی اور تمام دروازہ تیری جانب سے بند کیے جائیں گے تو منجملہ ان لوگوں کے ہوجائے گا جن کی نسبت ارشاد باری ہے:۔ ان عبادی الآیۃ۔ اے شیطان میرے بندوں پہ تجھے حکومت و غلبہ نہیں۔ شیطان لعین کی موحد و مخلص بندوں پر جن کے عمل خدا ہی کے لیے ہوتے ہیں حکومت کیونکر ہوسکتی ہے۔ زبان تو انتہا میں کھلا کرتی ہے نہ کہ ابتدا۔ کلام میں ابتدا تو کلیۃً گونگاپن ہے اور انتہا ازسرتاپا گویائی مخلص کی بادشاہت دل میں حکومت و غلبہ باطن میں ہوتا ہے ظاہر کا اعتبار نہیں ان میں وہ شاذ و نادر ہوتا ہے جو کہ جامع ہو درمیان ملک ظاہر و باطن کے تو ہمیشہ اپنے حال کو چھپاتا رہ اور ہمیشہ ایسا رہ یہاں تک کہ تو کامل ہوجائے اور تیرا قلب واصل الی اللہ ہوجائے پس جب تو اس درجہ کمال پہ پہنچ جائے گا تو اس وقت کسی کی پرواہ نہ کرے گا اور جب تو نے اپنے حال کو درست کرلیا اور تو نے اپنے مقام پر قیام کرلیا اور تیرے نگہبانوں نے تیرا احاطہ کرلیا اور تمام مخلوق تیری نگاہوں میں مثل ستونوں اور درختوں کے ہوگئی اور مخلوق کی تعریف اور برائی کرنا تیرے نزدیک برابر ٹھہرا اور ان کی توجہ و روگردانی یکساں ہوگی پھر تجھے پرواہ ہی کیوں ہونے لگی۔ ایسی حالت میں تو مخلوق کا بگاڑنے بنانے والا ہوجائے گا جس طور سے چاہے گا تو اپنے خالق کی اجازت سے ان میں تصرف کرنے لگے گا۔ خدائے تعالیٰ تجھے حل و عقد کا منصب عطا فرمائے گا اور حکومت تیرے قلب کے ہاتھ پر اور شناخت تیرے باطن کے ہاتھ میں آجائے گی جب تک ایسی درست حالت نہ ہو گفتگو نہ کر ورنہ عقل والا بن ہوسناکی

اَعْمٰی اُطْلُبْ مَنْ یَقُوْدُكَ اَنْتَ جَاهِلٌ اُطْلُبْ
مَنْ یُّعَلِّمُكَ فَاِذَا وَقَعْتَ بِهٖ فَتَمَسَّكْ
بِهٖ وَاقْبَلْ قَوْلَهٗ وَرَاْیَهٗ اِسْتَدَلَّ بِهٖ عَلَی
الْجَادَةِ فَاِذَا وَصَلْتَ اِلَیْهَا فَاقْعُدْ هُنَاكَ
حَتّٰی تَتَحَقَّقَ مَعْرِفَتُكَ لَهَا فَحِیْنَئِذٍ یَاْوِیْ
اِلَیْكَ كُلُّ ضَالٍّ وَتَصِیْرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَآءِ وَ
الْمَسَاكِیْنِ مِنْ جُمْلَةِ الْفُتُوَّةِ حِفْظُ سِرِّ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ
حَسَنٍ اَیْنَ اَنْتَ مِنْ طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
وَالرِّضَآءِ بِهٖ بِمَا سِوَاهُ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهٗ
عَزَّوَجَلَّ مِنْكُمْ مَنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَمِنْكُمْ
مَنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ
یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اِنْ سَعِدَ بَخْتُكَ
جَآءَتْكَ یَدُ الْغَیْرَةِ اَخْلَصَتْكَ مِنْ یَدِ
كُلِّ مَنْ سِوَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَخَذَتْ
اِلٰی بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ نَهُنَالِكَ
الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا
جَآءَتْ اِلَیْكَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ خَادِمَتَیْنِ
مِنْ غَیْرِ ضَرَرٍ مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ اُطْرُقْ بَابَ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاثْبُتْ عَلٰی بَابِهٖ فَاِنَّكَ
اِذَا ثَبَتَّ هُنَاكَ بَانَتْ لَكَ الْخَوَاطِرُ
فَتَعْرِفُ خَاطِرَ النَّفْسِ وَخَاطِرَ الْهَوٰی وَ
خَاطِرَ الْقَلْبِ وَخَاطِرَ اِبْلِیْسَ وَخَاطِرَ
الْمَلَكِ وَخَاطِرَ الْمَلِكِ یُقَالُ لَكَ هٰذَا خَاطِرُ
حَقٍّ وَهٰذَا خَاطِرُ بَاطِلٍ فَتَعْلَمُ كُلَّ وَاحِدٍ

نہ کر تو نابینا ہے اپنے لیے کورکش تلاش کر، تو جاہل ہے، اپنے لیے معلم ڈھونڈ۔ جب کوئی ایسا قابل تجھے مل جائے پس تو اس کا دامن پکڑ لے اور اس کے قول و رائے کو قبول کر اور اس سے سیدھا راستہ پوچھ۔ جب تو اس کی رہنمائی سے سیدھی راہ پر پہنچ جائے پس وہاں جا کر بیٹھ جا تاکہ تو اسے بخوبی پہچان لے۔ پس اس وقت میں سرگم کردہ راہ تیری طرف رجوع کر لے گا اور تو فقرا و مساکین کا خوان بن جائیگا جو آئے وہ روحانی غذا کھائے۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار کی حفاظت کرنا اور مخلوق کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آنا منجملہ جوانمردی کے سب ہے۔ تو حق عزوجل کی تلاش اور ماسوی اللہ کو چھوڑ کر محض خدا کی رضامندی کی تلاش سے کیوں جدا ہو رہا ہے۔ کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا منکم من یرید الدنیا تم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت کے متلاشی ہیں اور دوسری جگہ پر فرمایا وہ اس کی ذاتِ کریمہ کی خواہش کرتے اگر تیرا نصیبہ اچھا ہوتا تو تیرے پاس غیرتِ الٰہی کا ہاتھ آتا جو تجھ کو ہر ایک ماسوی اللہ کے ہاتھ سے چھڑا لیتا اور تجھ کو پکڑ کر قربِ حق عزوجل کے دروازہ تک لے جاتا پس اس جگہ اللہ ہی کی ولایت ہے جو حق ہے۔ اب بھی کوشش کر۔ جب تجھے یہ مال مل جائے گا دنیا و آخرت دونوں بغیر ضرر و مشقت کے تیرے خادم بن جائیں گے۔ ہاتھ جوڑے کھڑے رہینگے تو اللہ عزوجل کا دروازہ کھٹکھٹا اور اسی پر ثابت قدم رہ پس جب تو وہیں ٹھہرا رہے گا تجھے سب خطرات ظاہر ہو جائیں گے تو نفس و خواہشات اور قلب و شیطان اور فرشتہ اور حاکم کے خطرات کو پہچاننے لگے گا اس وقت تجھے کہا جائے گا یہ خطرات حق ہیں اور یہ باطل۔ پس تو ہر ایک کو اس کی علامت

بِعَلَامَةٍ تَعْرِفُهَا اِذَا وَصَلْتَ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ اَتَاكَ خَاطِرٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يُؤَدِّبُكَ بِهٖ وَيُنَبِّئُكَ وَيُقِيْمُكَ وَيُقْعِدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَيَاْمُرُكَ وَيَنْهَاكَ

سے دریافت کرلے گا جب تو اس مقام تک پہنچ جائیگا۔ تو تجھے حق عزوجل کی طرف سے خاطر آئے گی جو تجھے مؤدب بنائے گی اور خبردار کرے گی اور یہی تجھے کھڑا کرے گی اور بٹھلائے گی اور حرکت دے گی اور سکون بخشے گی نکوئی کا حکم دے گی اور برائی سے روکے گی۔

يَا قَوْمِ لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ وَلَا النُّقْصَانَ وَلَا التَّقَدُّمَ وَلَا التَّاَخُّرَ فَاِنَّ الْقَدْرَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ عَلٰى حِدَّةٍ وَمَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ لَهٗ كِتَابٌ وَتَارِيْخٌ يَخُصُّهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ رَبُّكَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْاَجَلِ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ قَدْ فَرَغَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَقَضَاؤُهٗ سَابِقٌ وَلٰكِنْ جَاءَ الْحُكْمُ وَسُتِرَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَالنَّهْيُ وَالْاِلْزَامُ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ عَلَى الْحُكْمِ بِمَا سَبَقَ بَلْ يَقُوْلُ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ۔

اے جماعت والو! تم زیادتی اور کمی اور تقدم وتاخر کو طلب نہ کرو کیوں کہ تقدیر علیحدہ علیحدہ تم میں سے ہر ایک کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہی ہونے والا ہے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی کتاب وتاریخ مخصوص نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تیرا رب مخلوق اور اس کے خلق اور رزق اور اجل سے فارغ ہوچکا۔ قلم تمام ہونے والی چیزوں کو لکھ کر خشک ہوچکا۔ بہ تحقیق اللہ ہر شے سے فارغ ہوگیا اس کی قضا سابق ہے ولیکن حکم آیا اور اس پر امر ونہی والزام کا پردہ ڈالا گیا پس کسی کو یہ حلال نہیں کہ وہ قضا وقدر کے حکم پر حجت لائے جو ہونا تھا ہوچکا بلکہ یوں کہے لا یسئل الآیۃ اللہ سے کسی فعل کا سوال نہ کیا جائے گا اور بندوں سے سوال کیا جائے گا۔

يَا قَوْمِ اِعْمَلُوْا بِهٰذَا الظَّاهِرِ بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ حَتّٰى يَحْمِلَكُمُ الْعَمَلُ بِبَاطِنِ هٰذَا الْاَمْرِ اِذَا عَمِلْتَ بِهٰذَا الظَّاهِرِ اَدَّاكَ اِلٰى فَهْمِ الْبَاطِنِ اَوَّلُ مَا يَفْهَمُ سِرُّكَ ثُمَّ يُمْلِيْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيُمْلِيْ قَلْبُكَ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُمْلِيْ نَفْسُكَ عَلٰى لِسَانِكَ وَيُمْلِيْ لِسَانُكَ عَلَى الْخَلْقِ يَتَعَدّٰى ذَالِكَ اِلَيْهِمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ

اے جماعت والو! تم اس ظاہر پر عمل کرو جو سپیدی پر سیاہی ہے یعنی لکھے ہوئے پر، تاکہ تمہارا یہ عمل تم کو اس امر کے باطن کی طرف برانگیختہ کرے جب تو اس ظاہر پر عمل کرلے گا تو یہ تیرا عمل باطن کے سمجھنے پر تجھے پہنچا دے گا تو باطن کو سمجھنے لگے گا اول سمجھنے والی چیز تیرا سر ہے پھر اس سے تیرے قلب پر اظہار ہوتا ہے۔ بعدہ قلب سے تیرے نفس پر اور نفس سے تیری زبان پر اظہار زبان سے مخلوق پر۔ یہ امر مخلوق کی طرف ان واسطوں سے

یَا طُوْبٰی لَكَ اِنْ وَافَقْتَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ اَحْبَبْتَهٗ ۔

ان کی معلونتوں اور بیہودگی کے واسطے متعدی ہوتا رہتا ہے پہنچتا ہے۔ مبارک ہو تجھے اگر تو حق عزوجل کی موافقت کرکے اس کو اپنا محبوب سمجھنے لگے۔

وَیْحَكَ قَدِ ادَّعَیْتَ مَحَبَّةَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ مَحَبَّتِهٖ مُوَافَقَتَهٗ فِیْكَ وَفِیْ غَیْرِكَ وَمِنْ شَرَائِطِهَا اَنْ لَّا تَسْكُنَ اِلٰی غَیْرِهٖ وَاَنْ تَسْتَاْنِسَ بِهٖ وَلَا تَسْتَوْحِشَ مَعَهٗ اِذَا سَكَنَ حُبُّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَلْبَ عَبْدٍ اَنِسَ بِهٖ وَاَبْغَضَ كُلَّ مَا یُشْغِلُهٗ عَنْهُ تُبْ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةِ هٰذَا شَیْءٌ لَا یَجِیْءُ بِالتَّخَلِّیْ وَالتَّمَنِّیْ وَالْكِذْبِ وَالنِّفَاقِ وَالتَّصَنُّعِ تُبْ وَاثْبُتْ عَلٰی تَوْبَتِكَ فَلَیْسَ الشَّاْنُ فِیْ تَوْبَتِكَ الشَّاْنُ فِیْ ثُبُوْتِكَ عَلَیْهَا لَیْسَ الشَّاْنُ فِیْ غَرْسِكَ الشَّاْنُ فِیْ ثُبُوْتِهٖ وَتَغْصِیْنِهٖ وَثَمَرَتِهٖ ۔

تجھ پر افسوس! کہ تو تو خدا کی محبت کا دعویدار بن گیا، کیا تجھے اس کی خبر نہیں کہ محبت کے لیے چند شرطیں ہیں۔ (۱) اپنے اور غیر کے معاملات میں خدا کی موافقت کرنا (۲) ماسوی اللہ کی طرف سکون نہ کرنا (۳) اور اللہ ہی سے اُنس پکڑنا اور اس کے ساتھ رہنے سے وحشت نہ پکڑنا۔ جب اللہ کی محبت کسی بندہ کے دل میں قرار پکڑتی ہے وہ بندہ اسی کے ساتھ اُنس پکڑ لیتا ہے اور ہر اس چیز کو دشمن سمجھتا ہے جو اس کو خدا کے اُنس سے روکے تو اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کرلے۔ محبت الٰہی خلوت نشینی اور آرزو اور جھوٹ اور نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس سے تائب ہو اور پھر توبہ پر قائم رہ محض توبہ کوئی شاندار چیز نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں شان ہے تیرے درخت بو دینے میں کوئی شان نہیں شان تو اس کے جمنے اور شاخوں کے پھوٹنے اور پھل لانے میں ہے۔

وَقَالَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا اَلْزِمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَالشَّدَائِدِ وَالرَّخَاءِ فِی السُّقْمِ وَالْعَافِیَةِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فِی الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ مَا اَرٰی لَكُمْ دَوَاءً اِلَّا التَّسْلِیْمَ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قَضٰی عَلَیْكُمْ بِشَیْءٍ لَا تَسْتَوْحِشُوْا مِنْهُ وَلَا تَتَنَازَعُوْا فِیْهِ وَلَا تَتَنَازَعُوْهُ فِیْهِ وَلَا تَشْكُوْا مِنْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا یَزِیْدُكُمْ بَلَاءً بَلْ سُكُوْتًا وَّسُكُوْنًا وَّخُمُوْلًا اُثْبُتُوْا بَیْنَ یَدَیْهِ

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق عزوجل کی موافقت خوف اور نقصان، فقیری اور امیری، سختی اور نرمی، بیماری اور عافیت، خیر و شر، ملنے نہ ملنے سب میں لازم پکڑو۔ میرے خیال میں تمہارے لیے سوائے تسلیم اور راضی برضائے الٰہی رہنے کے کوئی دوا نہیں جب خدا تعالیٰ تمہارے اوپر کوئی حکم جاری کرے اس سے وحشت نہ کرو اور اس میں جھگڑا نہ نکالو۔ اور اس کا گلہ اس کے غیر سے نہ کرو۔ تمہارا غیر سے خدا کا شکوہ گلہ تمہاری مصیبت و بلا کو اور بڑھا دے گا بلکہ سکوت و سکون اور گمنامی اختیار کرو۔ اس کے روبرو ثابت قدم رہو

وَانْظُرُوا مَاذَا يَعْمَلُ فِيكُمْ وَبِكُمْ تَفْرَحُوا عَلَى تَغْيِيرِهٖ وَتَبْدِيلِهٖ إِذَا كُنْتُمْ مَعَهٗ هٰكَذَا لَا جَرَمَ يُغَيِّرُ الْوَحْشَةَ بِالْأُنْسِ بِهٖ وَالتَّوَحُّدَ بِالْفَرْحَةِ بِهٖ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي جَنَابِكَ وَمَعَكَ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور وہ جو کچھ تمہارے ساتھ اور تمہارے معاملات میں کرے اس کو بخوشی دیکھے جاؤ اس کی تبدل وتغیر پر خوش رہو جب تمہارا خدا کے ساتھ ایسا معاملہ ہو جائے گا یقیناً وہ تمہاری وحشت کو انس سے اور تمہارے غم کو خوشی سے بدل ڈالے گا۔

اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں اپنی حضوری میں اپنے ساتھ رکھ اور دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِيَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا غُلَامُ أَيْنَ عُبُودِيَّةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَاتِ حَقِيقَةَ الْعُبُودِيَّةِ وَخُذِ الْكِفَايَةَ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ أَنْتَ عَبْدٌ آبِقٌ مِّنْ مَّوْلَاكَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَذُلَّ لَهٗ وَتَوَاضَعْ بِأَمْرِهٖ بِالْاِمْتِثَالِ وَلِنَهْيِهٖ بِالْاِنْتِهَاءِ وَلِقَضَائِهٖ بِالصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ إِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا تَمَّتْ عُبُودِيَّتُكَ لِسَيِّدِكَ وَجَاءَتْكَ مِنْهُ الْكِفَايَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ إِذَا صَحَّتْ عُبُودِيَّتُكَ لَهٗ أَحَبَّكَ وَقَوّٰى حُبَّهٗ فِي قَلْبِكَ وَآنَسَكَ بِهٖ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا طَلَبٍ وَّلَا تَطِيبُ لَكَ صُحْبَةُ غَيْرِهٖ فَتَكُونُ رَاضِيًا عَنْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ فَلَوْ ضَيَّقَ عَلَيْكَ

پانچویں مجلس

۱۲ر شوال ۵۴۵ھ ہجری المقدس کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسۂ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اے غلام! اللہ تعالیٰ کی بندگی کہاں ہے تو حقیقی بندگی اور سچی غلامی حاصل کر اور اپنے تمام کاموں میں کفایت اختیار کر خدا ہی کو کافی سمجھ۔ تو اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام ہے اسی کی طرف واپس ہو اور اسی کی طرف سر جھکا دے پست ہو جا اس کے حکم کی بجا آوری کے ساتھ اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے باز رہنے کے ساتھ اور اس کے مقدرات پر صبر و موافقت کے ساتھ تواضع کر۔ جب یہ کمال تجھے مل جائے گا تب تیری بندگی و غلامی تیرے آقا کے لیے پوری ہو جائے گی اور اس کی طرف سے تجھے کفایت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے الیس اللہ الآیۃ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کفایت کرنیوالا نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کیلیے تیری غلامی درست ہو جائیگی وہ تجھے اپنا محبوب بنالیگا اور اپنی محبت تیرے قلب میں مضبوط کردیگا اور اس کے سبب سے بغیر مشقت و بغیر جستجو کے تجھے اپنا مونس بنالیگا اور تجھے اس کے غیر کی صحبت اچھی معلوم نہ ہوگی

الْاَرْضَ بِرُحْبِهَا وَ سَدَّ عَلَيْكَ الْاَبْوَابَ
بِسَعَتِهَا لَمْ تَسْخَطْ عَلَيْهِ وَ لَمْ تَقْرُبْ
بَابَ غَيْرِهٖ وَ لَمْ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ غَيْرِهٖ
تَلْتَحِقُ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهٖ وَ حَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَ
جَلَّ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ شَاهِدٌ فِيْ كُلِّ
شَيْءٍ حَاضِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيْبٌ
مَعَ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَرِيْبٌ لَا
غَيْبَةَ لَكُمْ عَنْهُ مَا اَمْرُ الْاِنْكَارِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

وَيْحَكَ تَعْرِفُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَرْجِعُ تُنْكِرُهٗ لَا تَرْجِعْ عَنْهُ فَاِنَّكَ تُحْرَمُ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ اِصْبِرْ مَعَهٗ وَلَا تَصْبِرْ عَنْهُ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَنْ صَبَرَ قَدَرَ وَ اَيْشَ
هٰذَا الْفِعْلُ اَيْشَ هٰذِهِ الْعَجَلَةُ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ،
وَفِي الصَّبْرِ اٰيَاتٌ كَثِيْرَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ تَدُلُّ
عَلٰى مَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَ النِّعَمِ وَحُسْنِ
الْجَزَاءِ وَالْعَطَاءِ وَ الرَّاحَةِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُمُ الْخَيْرَ
عَاجِلًا وَ اٰجِلًا عَلَيْكُمْ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالْقَصْدِ
اِلَى الصَّالِحِيْنَ وَفِعْلِ الْخَيْرِ وَقَدِ اسْتَقَامَ
اَمْرُكُمْ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا وُعِظُوْا

پس تو خدا سے تمام حالتوں میں راضی ہو جائیگا۔ پس اگر وہ تجھ پر باوجود فراخی زمین کے زمین کو تنگ کر دے اور باوجود گنجائش و وسعت کے تیرے اوپر دروازہ بند کر دے تو تو اس پر غصہ نہ کر اور اس کے غیر کے قریب نہ جا اور اس کے غیر کا کھانا نہ کھا اس وقت تو موسیٰ علیہ السلام سے مل جائیگا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں فرمایا ہے ان پر پہلے ہی سے دودھ پلانیوالی حرام کر دی تھیں۔ ہمارا رب عزو جل ہر شے کا جاننے والا، ہر شے میں گواہ ہے، ہر شے پر حاضر ہے، ہر شے کے ساتھ اور ہر شے کے قریب ہے، تمہارے واسطے اس سے غائب ہونا نہیں۔ تم اس سے غائب نہیں ہو سکتے معرفت کے بعد انکار کا کیا کام۔

تجھ پر افسوس کہ تو خدا کو پہچانتا ہے اور اس سے رجوع کرتا اور انکار کرتا ہے اس سے رجوع نہ کر پس بہ تحقیق تو کل بھلائیوں سے محروم کر دیا جائے گا اس کے ساتھ صبر کر اور اس سے صبر نہ کر۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جس نے صبر کیا قدرت والا ہو گیا اور یہ کیسا کام ہے۔ یہ کیسی عجلت ہے سوچ غور کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یایھا الذین امنوا اصبروا الخ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر دلاؤ اور دشمن کے گھات پر قیم رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور صبر کے بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیتیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صبر میں کیا کیا خوبیاں اور نعمتیں اور اچھا بدلہ اور عطائیں اور دین و دنیا کی راحت ہے صبر کو لازم پکڑ لو۔ تم نے اس کی خوبیاں دنیا و دین کی معلوم کر لی ہیں۔ تم زیارت قبور اور صلحا کی طرف آمد و رفت اور نیک کام کرنے کو لازم پکڑو۔ یقیناً تمہارا کام درست و راست ہو جائے گا تم اس جماعت سے نہ ہو کہ جب ان کو نصیحت

لَمْ يَتَّعِظُوْا وَاِذَا سَمِعُوْا لَمْ يَعْمَلُوْا ذِهَابُ دِيْنِكُمْ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ۔

اَلْاَوَّلُ اَنَّكُمْ لَا تَعْمَلُوْنَ بِمَا تَعْلَمُوْنَ

اَلثَّانِيْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ بِمَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اَلثَّالِثُ اَنَّكُمْ لَا تَتَعَلَّمُوْنَ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فَتَبْقَوْنَ جُهَّالًا۔

اَلرَّابِعُ اَنَّكُمْ تَمْنَعُوْنَ النَّاسَ مِنْ تَعْلِيْمِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ يَا قَوْمِ اَنْتُمْ اِذَا حَضَرْتُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ تَحْضُرُوْنَهَا لِلْفُرْجَةِ لَا لِلْمُدَاوَاةِ وَتُعْرِضُوْنَ عَنْ وَعْظِ الْوَاعِظِ وَتَحْفَظُوْنَ عَلَيْهِ الْخَطَاءَ وَالزَّلَلَ وَتَسْتَهْزِءُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَتَلْعَبُوْنَ اَنْتُمْ مُخَاطِرُوْنَ بِرُءُوْسِكُمْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تُوْبُوْا مِنْ هٰذَا لَا تَتَشَبَّهُوْا بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَانْتَفِعُوْا بِمَا تَسْتَمِعُوْنَ۔

يَا غُلَامُ قَدْ تَقَيَّدْتَ بِالْعَادَةِ قَدْ تَقَيَّدْتَ بِطَلَبِ الْاَقْلَامِ وَالْوُقُوْفِ مَعَ السَّبَبِ وَنِسْيَانِ الْمُسَبِّبِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ عَلَيْكَ بِاسْتِيْنَافِ الْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ فِيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا خَلَقْتُهُمْ لِلَّهْوِ مَا خَلَقْتُهُمْ لِلَّعِبِ مَا خَلَقْتُهُمْ لِلْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنَّوْمِ وَالنِّكَاحِ تَنَبَّهُوْا يَا غُفَّلُ مِنْ غَفَلَاتِكُمْ يَخْطُوْا قَلْبُكَ اِلَيْهِ خَطْوَةً وَيَخْطُوْا حُبُّهُ اِلَيْكَ خُطُوَاتٍ هُوَ

کی جائے نصیحت قبول نہ کرے اور جب سُنے اس پر عمل نہ کرے۔ تمہارے دین کی بربادی چار چیزوں سے ہے۔

اوّل یہ کہ تم علم پر جسے سیکھا ہے عمل نہیں کرتے۔

دوسری یہ کہ جس کا علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو

تیسرے یہ کہ جس کو تم جانتے نہیں ہو اسے حاصل نہیں کرتے۔ پس جاہل کے جاہل رہتے ہو۔

چوتھے یہ کہ تم دوسروں کو تعلیم سے روکتے ہو۔

اے اہل جماعت! تم جب مجالسِ ذکر میں آتے ہو تو تمہاری حاضری صرف سیر و تفریح کے لیے ہوتی ہے نہ علاج کی غرض سے اور تم واعظ کے پند و نصائح سے اعراض کرتے ہو اور اس کی غلطیوں و لغزشوں پر نگاہ رکھتے ہو اور استہزا کرتے ہو اور ہنستے کھیلتے ہو۔ تم اللہ عزوجل کے ساتھ اپنے سروں سے قمار بازی کرنے والے ہو۔ سچے طور سے سر کو حرکت نہیں دیتے تم اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے مشابہت نہ کرو اور جو کچھ سنو اس سے نفع لو، نصیحت حاصل کرو۔

اے غلام! تو عادت کے ساتھ مقید ہو گیا ہے تو تو روزی طلب کرنے اور سبب کے ساتھ ٹھہر جانے اور سبب پیدا کرنے والے کے بھول جانے اور اس پر ترکِ توکل کے ساتھ مقید ہو گیا ہے۔ تو از سرِ نو عمل کر اور اس میں اخلاص کو لازم پکڑ۔ ارشادِ الٰہی ہے وما خلقت الجن والانس الخ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اپنی عبادت کے لیے ان کو ہوسناکی اور کھیل کود کھانے پینے سونے، نکاح کے لیے پیدا نہیں کیا۔ اے غافلو! اپنی غفلتوں سے جو کہ تیرا قلب خدا کی طرف ایک قدم بڑھتا ہے اور اس کی محبت تیری طرف بہت قدم بڑھاتی ہے وہ اپنے محبوبوں

إِلَى لِقَاءِ الْمُحِبِّينَ أَشْوَقُ وَمِنْهُمْ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥ إِذَا أَرَادَ عَبْدُهُ الْأَمْرَ هَيَّأَهُ لَهُ هٰذَا شَيْءٌ يَتَعَلَّقُ بِالْمَعَانِيْ لَا بِالصُّوَرِ إِذَا تَمَّ لِعَبْدٍ مَا ذُكِرَتْ صَحَّ زُهْدُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى تُحِبُّهُ الصِّحَّةُ يُحِبُّهُ الْقُرْبُ يُحِبُّهُ الْمَلِكُ وَالسَّلْطَنَةُ وَالْإِمَارَةُ تُحِبُّهُ تَصِيْرُ ذُرَّتُهُ جَبَلًا قَطْرَتُهُ بَحْرًا كَوْكَبُهُ قَمَرًا وَقَمَرُهُ شَمْسًا قَلِيْلُهُ كَثِيْرًا مَحْوُهُ وُجُوْدًا فَنَاؤُهُ بَقَاءً تَحَرُّكُهُ ثَبَاتًا تَعْلُوْا شَجَرَتُهُ وَتَشْمَخُ إِلَى الْعَرْشِ وَأَصْلُهَا إِلَى الثَّرٰى أَوْ تُظِلُّ أَغْصَانُهَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ مَا هٰذِهِ الْأَغْصَانُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ تَصِيْرُ الدُّنْيَا عِنْدَهُ كَحَلْقَةِ الْخَاتَمِ لَا دُنْيَا تَمْلِكُهُ وَلَا أُخْرٰى تُقَيِّدُهُ لَا يَمْلِكُهُ مَلِكٌ وَلَا مَمْلُوْكٌ لَا يَحْجِبُهُ حَاجِبٌ لَا يَأْخُذُهُ أَخِذٌ لَا يُكَدِّرُهُ كَدِرٌ فَإِذَا تَمَّ هٰذَا صَلَحَ الْعَبْدُ لِلْوُقُوْفِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأَخْذِ بِأَيْدِيْهِمْ وَتَخْلِيْصِهِمْ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا فَإِنْ أَرَادَ الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا جَعَلَهُ دَلِيْلَهُمْ وَطَبِيْبَهُمْ وَمُؤَدِّبَهُمْ وَمُدَارِيَهُمْ وَتَرْجُمَانَهُمْ وَسَايِحَهُمْ وَشَحْنَتَهُمْ وَسِرَاجَهُمْ وَشَمْسَهُمْ فَإِنْ أَرَادَ مِنْهُ ذٰلِكَ كَانَ وَإِلَّا حَجَبَهُ عِنْدَهُ

کی ملاقات کا بہ نسبت ان کے زیادہ مشتاق ہے جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق دیتا ہے جب بندہ کسی امر کا ارادہ کرتا ہے وہ اس کو اس کے لیے مہیا کر دیتا ہے۔ یہ ایسی شے ہے جو حقیقت سے تعلق رکھتی ہے نہ ظاہر سے۔ جب بندہ میں یہ باتیں پوری آجاتی ہیں تو اس کا زہد دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے ساتھ درست ہو جاتا ہے۔ اس کو صحت قرب بادشاہ سلطنت امارت سب دوست رکھنے لگتے ہیں اس کا ذرہ پہاڑ بن جاتا ہے اس کا قطرہ دریا اس کا تارا چاند اور اس کا چاند سورج اس کی تھوڑی چیز بہت اس کا عدم۔ وجود اس کی فنا بقا ہو جاتی ہے اور اس کی حرکت ثبات و سکون ہو جاتی ہے اس کا درخت بلند ہوتا ہے اور عرش تک اونچا ہو جاتا ہے اور جڑ زمین تک اور اس کی شاخیں دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہیں۔ یہ شاخیں ٹہنیاں کیا ہیں حکم و علم۔ اس کے نزدیک دنیا مثل انگوٹھی کے حلقہ کے ہو جاتی ہے۔ نہ دنیا اس کو اپنا مملوک بنا سکتی ہے اور نہ آخرت اس کو مقید کر سکتی ہے۔ کوئی بادشاہ اور کوئی غلام اس کا مالک نہیں ہوتا نہ کوئی دربان اس کو روک سکتا ہے۔ نہ کوئی پکڑنے والا اس کو پکڑ سکتا ہے نہ کوئی کدورت اس کو مکدر کر سکتی ہے۔ پس جب یہ مرتبہ کامل ہو جاتا ہے تو یہ بندہ مخلوق کے ساتھ ٹھہرنے اور ان کا ہاتھ پکڑنے (بیعت لینے) اور ان کو بحر دنیا سے چھڑانے کے قابل و صالح بن جاتا ہے پس اگر حق تعالیٰ بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس بندہ کو مخلوق کا رہبر اور طبیب اور مؤدب اور تہذیب سکھانے والا اور ترجمان اور تیر انے والا اور نگہبان اور ان کا مہتاب و آفتاب بنا دیتا ہے۔ اگر خدا کا ایسا ارادہ ہوتا ہے تو ایسا ہو جاتا ہے

غَيْبَةً عَنْ غَيْرِهٖ لٰكِنْ اَفْرَادٌ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ يَرُدُّهُمْ اِلَى الْخَلْقِ مَعَ الْحِفْظِ الْكُلِّيِّ وَالسَّلَامَةِ الْكُلِّيَّةِ يُوَفِّقُهُمْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ وَهِدَايَتِهِمْ اَلزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا يُبْتَلٰى فِي الْاٰخِرَةِ وَالزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يُبْتَلٰى بِرَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَدْ غَفَلْتُمْ كَاَنَّكُمْ لَا تَمُوْتُوْنَ وَكَاَنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا تُحْشَرُوْنَ وَبَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَاسَبُوْنَ وَعَلَى الصِّرَاطِ لَا تَجُوْزُوْنَ هٰذِهٖ صِفَاتُكُمْ وَاَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ اِذَا لَمْ تَعْمَلُوْا بِهِمَا اِذَا حَضَرْتُمْ عِنْدَ الْعُلَمَآءِ وَلَمْ تَقْبَلُوْا مَا يَقُوْلُوْنَ لَكُمْ كَانَ حُضُوْرُكُمْ عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ يَكُوْنُ عَلَيْكُمُ الْاِثْمُ كَذٰلِكَ كَمَا لَوْ رَاَيْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَقْبَلُوْا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعُمُّ الْخَلْقَ كُلَّهُمُ الْخَوْفُ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَظَمَتِهٖ وَكِبْرِيَائِهٖ وَعَدْلِهٖ يَذْهَبُ مُلْكُ مُلُوْكِ الدُّنْيَا وَيَبْقٰى مُلْكُهٗ يَرْجِعُ الْكُلُّ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَظْهَرُ مُلْكُ الْقَوْمِ يَظْهَرُ عِزُّهُمْ وَمُلْكُهُمْ وَاِكْرَامُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ هُمُ الْيَوْمَ شِحْنَةُ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَاَوْتَادُ الْاَرْضِ

ورنہ اس بندہ کو اپنے پاس چھپا لیتا ہے اور اس کو اپنے غیر سے غائب کر دیتا ہے۔ اس جنس کے افراد (یعنی مردانِ خدا سے) کوئی کوئی ہی ایسا ہوتا ہے جس کو مولیٰ تعالیٰ حفاظت و سلامت کلی کے ساتھ مخلوق کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اس کو خلق کی مصیبتوں اور ہدایت کے لیے توفیق دیتا ہے (ورنہ اکثر تو مخفی و مستور ہی رہتے ہیں) دُنیا کا زاہد آخرت سے آزمایا جاتا ہے اور دنیا و آخرت کا زاہد دنیا و آخرت کے رب کے ساتھ آزمایا جاتا ہے اور تم تو ایسے غافل ہو گئے ہو گویا مرو گے ہی نہیں اور گویا تم قیامت کے دن اٹھائے ہی نہیں جاؤ گے اور نہ حق عزوجل کے روبرو حساب لیے جاؤ گے اور نہ پل صراط پر ہو کر تم گزرو گے تمہاری یہ کیفیتیں ہیں اور پھر تم اسلام و ایمان کا دعویٰ کرتے ہو (ہوشیار ہو جاؤ) یہ قرآن و علم جب تم ان دونوں پر عمل نہ کرو گے تم پر حجت بنیں گے جب تم علماء کے پاس حاضر ہو گے اور ان کے قولوں کو قبول نہ کرو گے تو ان کے پاس کی تمہاری یہ حاضری تم پر حجت بنیں گی اور تمہارے سر اوپر اس کا گناہ ویسا ہی ہو گا۔ جیسے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملتے اور ان کے ارشادات کو قبول نہ کرتے۔ قیامت کے دن ہر ایک کو جلال و عظمتِ الٰہی اور اس کی بڑائی اور انصاف کا خوف و دہشت عام طور سے دامنگیر ہو گی۔ دنیا کے بادشاہوں کا ملک جاتا رہے گا اور اسی کا ملک باقی رہے گا۔ قیامت کے دن کل کے کل اسی کی طرف رجوع کریں گے اور مردانِ خدا کی بادشاہت عزت و امامت اور خدا کا ان پر اکرام اور انعام ظاہر ہو گا وہ تو آج بھی بندوں اور شہروں کے کوتوال و محافظ ہیں اور زمین کے اوتاد

لہ اولیاء اللہ کی بہت قسمیں ہیں۔ غوث، قطب، افراد، ابدال۔ اوتاد بھی ان میں کی ایک قسم ہے۔ قادری غفرلہٗ

قِوَامُ الْاَرْضِ بِهِمْ هُمْ اُمَرَاءُ الْخَلْقِ وَ
رُءُوْسَاؤُهُمْ نُوَّابُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِمْ
مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ
اَلْيَوْمَ مَعْنًى وَّغَدًا صُوْرَةً شُجَاعَةُ
الْمُخَاصِمِيْنَ الْكُفَّارَ فِيْ لِقَائِهِمْ وَالثُّبُوْتِ
مَعَهُمْ وَشُجَاعَةُ الصَّالِحِيْنَ فِيْ لِقَاءِ نُفُوْسِهِمْ
وَالْاَهْوِيَةِ وَالطِّبَاعِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَاَقْرَانِ
السُّوْءِ الَّذِيْنَ هُمْ شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ وَ
شُجَاعَةُ الْخَوَاصِّ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ

يَا غُلَامُ تَنَبَّهْ قَبْلَ اَنْ تُنَبَّهَ بِلَا اَمْرِكَ
تَدَيَّنْ وَخَالِطْ اَهْلَ الدِّيْنِ فَاِنَّهُمْ هُمُ
النَّاسُ اَعْقَلُ النَّاسِ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ وَاَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ عَصَاهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ تَرِبَتْ
بِمَعْنٰى اِفْتَقَرَتْ وَاَتْرَبَ اِذَا اسْتَغْنٰى
اِذَا خَالَطْتَ اَهْلَ الدِّيْنِ وَاَحْبَبْتَهُمْ
اِسْتَغْنَتْ يَدَاكَ وَقَلْبُكَ اِنْهَرِبْ
مِنَ النِّفَاقِ وَاَهْلِهٖ اَلْمُنَافِقُ
الْمُرَائِيْ لَا عَمَلَ لَهٗ مَا يُقْبَلُ
مِنْكَ اِلَّا مَا اَرَدْتَ بِهٖ وَجْهَهٗ

زمین کا قیام انہیں کی وجہ سے ہے اور یہی حقیقۃً خلق کے امیر اور سردار اور اللہ عزوجل کے ان میں سچے نائب و خلیفہ ہیں نہ کہ باعتبار صورت ظاہر کے آج حقیقۃً و معنًی ایسے ہیں کل ظاہر ظہوراً ایسے ہوں گے (پردہ اٹھ جائیگا) کافروں سے مقابلہ کرنے والوں کی بہادری ان سے جا ٹھہرنے اور ثابت قدم رہنے میں ہے اور صالحین کی بہادری اپنے نفوس اور خواہشات اور طبیعتوں اور شیطانوں اور بُرے ہم نشینوں سے مقابلہ میں ہے جو کہ انسانوں کے شیطان ہیں اور خاص مردانِ خدا کی بہادری فی الجملہ دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے بے رغبتی کرنے میں ہے۔

اے غلام! اس سے پہلے کہ مجبورًا تجھے جاگنا پڑے گا جاگ جا، ہوشیار بن، دیندار بن جا اور دینداروں سے میل جول کر بہ تحقیق آدمی حقیقۃً دیندار ہی ہیں۔ آدمیوں میں سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور سب بڑا جاہل وہ ہے جو اس کی نافرمانی کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دیندار عورت کو ہی اختیار کر[1] تیرے ہاتھ گرد آلودہ ہو جائیں۔ تربت بمعنی افتقرت ہے یعنی محتاج ہوا اور اترب بمعنی استغنٰی یعنی تونگر ہو گیا۔ جب تو دینداروں سے میل جول کرے گا اور ان سے دوستی پیدا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ اور تیرا قلب مستغنی ہو جائے گا تو نفاق سے اور اہل نفاق سے ریاکار سے دور بھاگ۔ منافق، ریاکار کا کوئی عمل معتبر نہیں۔ تیرا بھی وہی عمل قبول ہو گا جس میں تو

[1] یعنی عورت اگر کرے تو دیندار کر ظاہری ٹیپ ٹاپ حسن و جمال اور حسب نسب پر نہ جا دین کا راغب ہو ایسے ہی ہر کام میں پکے سچے دیندار کو ڈھونڈ اور اختیار کر۔ قادری غفرلہ

مَا تُقْبَلُ مِنْكَ صُوَرُ أَعْمَالِكَ وَإِنَّمَا يُقْبَلُ مِنْكَ مَعْنَاهَا، إِذَا خَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَدُنْيَاكَ فِي عَمَلِكَ قَبِلَهُ مِنْكَ، اِعْمَلْ وَأَخْلِصْ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى عَمَلِكَ فِي الْجُمْلَةِ مَا يُقْبَلُ إِلَّا مَا أَرَدْتَ بِهِ وَجْهَهُ لَا وَجْهَ الْخَلْقِ.

وَيْحَكَ تَعْمَلُ لِلْخَلْقِ وَتُرِيدُ أَنْ يَقْبَلَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا هَوَسٌ مِنْكَ دَعْ عَنْكَ الْأَشَرَ وَالْبَطَرَ وَالْفَرَحَ قَلِّلْ فَرَحَكَ وَكَثِّرْ حُزْنَكَ فَإِنَّكَ فِي دَارِ الْحُزْنِ فِي دَارِ السِّجْنِ. كَانَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ التَّفَكُّرِ قَلِيلَ الْفَرَحِ كَثِيرَ الْأَحْزَانِ قَلِيلَ الضِّحْكِ إِلَّا تَبَسُّمًا تَطْيِيبًا لِقَلْبِ غَيْرِهِ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَحْزَانٌ وَأَشْغَالٌ لَوْلَا الصَّحَابَةُ وَأُمُورُ الدُّنْيَا كَمَا كَانَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ.

ذاتِ الٰہی کا قصد کرے گا تجھ سے تیرے عمل کی صورت قبول نہ کی جائے گی بلکہ اس کے معنے و حقیقت قبول کیے جائیں گے جب تو اپنے عمل میں نفس اور خواہشات اور اپنے شیطان و دنیا کی مخالفت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تیرے عمل کو قبول کرلیگا جس میں تو ذاتِ الٰہی کا ارادہ کرے گا نہ توجہ الی المخلوق۔

تجھ پر افسوس کہ تو خلق کے لیے عمل کرتا ہے اور اس کا امیدوار ہے کہ حق عزوجل اس کو قبول فرمائے۔ یہ تیری ہوس ہے۔ تو فخر و غرور اور اپنے سے فرحت و سرور کو چھوڑ دے خوشی کم کر اور غم کو بڑھا بہ تحقیق تو توغم کدہ اور قید خانہ میں مقید ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر نظر ڈال آپ دائم التفکر رہتے۔ مسرت کم فرماتے غمگین زیادہ رہتے بجز تبسم کے بہت کم ہنستے اور تبسم بھی صرف دوسروں کے دل خوش کرنے کے لیے ہوتا تھا۔ آپ کے قلب مطہر میں غم و اشغال بھرے رہتے تھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امور دنیا کا انفصال جس پر آپ مامور تھے نہ ہوتا تو آپ اپنے حجرہ سے بھی باہر تشریف نہ لاتے اور نہ کسی کے ساتھ بیٹھتے۔

يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّتْ خَلْوَتُكَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَهِشَ سِرُّكَ وَصَفَا قَلْبُكَ يَصِيرُ نَظَرُكَ عِبَرًا وَقَلْبُكَ فِكْرًا وَسِرُّكَ وَرُوحُكَ وَمَعْنَاكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاصِلًا. اَلتَّفَكُّرُ فِي الدُّنْيَا عُقُوبَةٌ وَحِجَابٌ وَالتَّفَكُّرُ فِي الْآخِرَةِ عِلْمٌ وَالْحَيَاةُ لِلْقَلْبِ مَا أَعْطَى عَبْدٌ التَّفَكُّرَ إِلَّا أُعْطِيَ الْعِلْمَ بِأَحْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اے غلام جب تیری خلوت اللہ عزوجل کے ساتھ درست ہو جائیگی تو تیرا سر مدہوش ہو جائیگا اور قلب صاف ہوگا تیری نظر سراپا عبرت ہو جائے گی اور قلب از سرتاپا فکر اور تیری روح اور معنے حق عزوجل کی طرف واصل ہو جائیں گی۔ فکر دنیا پر عقوبت ہے اور فکر آخرت علم و زندگی قلب کی کسی بندہ کو تفکر عطا نہیں فرمایا جاتا مگر اسی کے ساتھ اس کو دنیا و آخرت کی حالتوں کا علم عطا فرما دیا جاتا ہے ف۱

ف۱ اولیاء اللہ علوم غیب پر مطلع ہوتے ہیں۔

وَيْحَكَ تُضَيِّعُ قَلْبَكَ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَقْسَامِكَ مِنْهَا وَقَدْ قَدَّرَ لَهَا اَوْقَاتُهَا مَعْرُوْفَةٌ عِنْدَهٗ كُلَّ يَوْمٍ يَتَجَدَّدُ لَكَ رِزْقٌ جَدِيْدٌ طَلَبْتَهٗ اَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ حِرْصُكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِنْدَ الْخَلْقِ بِنُقْصَانِ الْاِيْمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ وَبِزِيَادَتِهٖ تَقْعُدُ عَنِ الطَّلَبِ وَبِكَمَالِهٖ وَتَمَامِهٖ تَنَامُ عَنْهُ ۔

تجھ پر افسوس کہ تو اپنے قلب کو دنیا میں ضائع کر رہا ہے حالاں کہ تیرا معبودِ حقیقی دنیا میں جو کچھ بھی تیرا مقسوم ہے، تجھے ملنے والا ہے اس سے فارغ ہو چکا ہے اور اس کا ایک اندازہ کر دیا ہے اس کے وقت اس کو معلوم ہیں۔ تجھے ہر دن تیرا نیا رزق پہنچتا ہے خواہ اسے طلب کرے یا نہ طلب کرے تیری حرص تجھے اللہ عزوجل اور مخلوق کے نزدیک رسوا کر رہی ہے ایمان کی کمی کی وجہ سے تو رزق کی طلب کرتا ہے اور ایمان کی زیادتی سے تو طلب سے مستغنی ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور ایمان کے کامل و تام ہو جانے سے تو طلب سے سو جاتا ہے۔

يَا غُلَامُ لَا تُخَالِطِ الْجِدَّ بِالْهَزْلِ فَاِنَّكَ مَا تَمَكَّنَ قَلْبُكَ مَعَ الْخَلْقِ كَيْفَ يَجْتَمِعُ مَعَ الْخَالِقِ وَاَنْتَ مُشْرِكٌ[1] بِالسَّبَبِ كَيْفَ تَكُوْنُ مَعَ الْمُسَبِّبِ كَيْفَ يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَّبَاطِنٌ مَا تَعْقِلُ وَمَا لَا تَعْقِلُ مَا عِنْدَكَ الْخَلْقِ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ مَا اَجْهَلَ مَنْ نَسِيَ الْمُسَبِّبَ وَاشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ وَقَفَ مَعَ الثَّانِيْ وَتَرَكَ الْاَوَّلَ نَسِيَ الْبَاقِيَ وَفَرِحَ بِالْفَانِيْ

اے غلام جِد[1] کو ہزل کے ساتھ نہ ملا۔ بہ تحقیق جب تک تیرا قلب خلق کے ساتھ متعلق رہے گا وہ خالق کے ساتھ کیسے جمع رہے گا۔ تو سبب کو شریکِ خدا سمجھتے ہوئے سبب پیدا کرنے والے کے ساتھ کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ ظاہر و باطن اور عقلی بات اور غیر معقول بات اور وہ جو مخلوق کے پاس ہے اور وہ جو خالق کے پاس ہے، دونوں کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو سبب پیدا کرنے والے کو بھول گیا ہے اور سبب کے ساتھ مشغول ہے سبب کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے اور مسبب کو چھوڑ دیا ہے۔ باقی کو بھولا ہوا ہے اور فانی کے ساتھ خوش ہو رہا ہے۔

يَا غُلَامُ تَصْحَبُ الْجُهَّالَ فَيَتَعَدّٰى اِلَيْكَ مِنْ جَهْلِهِمْ صُحْبَةُ الْاَحْمَقِ صُحْبَةُ غَبْنٍ اِصْحَبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُوْقِنِيْنَ الْعَالِمِيْنَ الْعَامِلِيْنَ بِعِلْمِهِمْ مَا اَحْسَنَ

اے غلام تو جاہلوں کی صحبت میں رہتا ہے پس ان کی جہالت تیری طرف بھی بڑھتی ہے۔ احمق کی صحبت نقصان کی صحبت ہے تو ایسے ایمانداروں کی صحبت اختیار کر جو یقین کرنے والے عالم باعمل ہیں۔ ایمانداروں کا حال اچھے

[1] جِد قطعی و یقینی بات جس کا کرنا مقصود ہو، ہزل ٹھٹھے بازی، مسخرا پن کرنا ۔ قادری غفرلہٗ

اَحْوَالَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ جَوْفِهِمْ تَصَرُّفَاتِهِمْ
مَا اَقْوَاهُمْ عَلٰى مُجَاهَدَةِ اَنْفُسِهِمْ وَقَهْرِهِمْ
لِنُفُوْسِهِمْ وَاَهْوِيَتِهِمْ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ
فِيْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ هٰذَا مِنْ
قُوَّتِهٖ قَدَرَ عَلٰى اَنْ يُّظْهِرَ الْبِشْرَ فِيْ
وُجُوْهِ الْخَلْقِ وَيَكْتُمَ الْحُزْنَ فِيْمَا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هَمُّهٗ دَآئِمٌ
كَثِيْرُ التَّفَكُّرِ كَثِيْرُ الْبُكَآءِ قَلِيْلُ الضَّحِكِ
وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ غَيْرِ لِقَآءِ
رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُؤْمِنُ يَسْتُرُ حُزْنَهٗ
بِبِشْرِهٖ ظَاهِرُهٗ مُتَحَرِّكٌ فِي الْكَسْبِ وَ
بَاطِنُهٗ سَاكِنٌ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرُهٗ
لِعِيَالِهٖ وَبَاطِنُهٗ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبُوْحُ
بِسِرِّهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ وَجَارِيَتِهٖ
وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ
يَتَمَّمُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اُمُوْرِكُمْ بِالْكِتْمَانِ
لَا يَزَالُ يَكْتُمُ مَا عِنْدَهٗ فَاِنْ
جَاءَتْهُ غَلَبَةٌ اَوْ تَشَقَّقَ مِنْ جَانِبِهٖ
كَلِمَةٌ يَتَدَارَكُ الْاَمْرَ فَيَكْتُمُ
اِظْهَارَهَا وَيَسْتُرُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ وَ

تمام تصرفات میں کس قدر بھلا ہوتا ہے وہ اپنے مجاہدات و ریاضات اور اپنے نفس پر اور خواہشات پر غالب ہونے میں کس قدر قوی و مضبوط ہوتے ہیں اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی مسرت[1] اس کے چہرے میں ہوتی ہے اور اس کا غم اس کے قلب میں۔ یہ اپنی قوت کے سبب سے اس بات پر قادر ہیں کہ وہ مخلوق کے روبرو خوشی ظاہر کریں اور غم کو اپنے اور خدا کے درمیان میں مخفی رکھیں ایسے مومن کا غم دائمی ہوتا ہے اور تفکر بہت اس کا رونا زیادہ ہوتا ہے اور ہنسنا کم اور اسی واسطے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مومن کو بغیر اپنے رب عزوجل کی ملاقات کے راحت نہیں۔ ایمان والا اپنے غم کو اپنی خندہ پیشانی اپنی خوشی سے چھپائے رہتا ہے۔ اس کا ظاہر کسب و محنت مزدوری میں متحرک رہتا ہے اور باطن اس کا رب تعالیٰ کی طرف سکون پذیر رہتا ہے ظاہر اس کا واسطے اہل و عیال کے ہے اور باطن اس کا واسطے رب تعالیٰ کے وہ اپنے بھید کو اپنے اہل، اولاد، پڑوسی اور لونڈی اور مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں کرتا ہے۔ وہ ارشاد حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتا ہے کہ تم اپنے تمام امور پر چھپانے کے ساتھ مدد لیا کرو۔ اپنے امور کو غیر سے چھپاتے رہو ولی اللہ ہمیشہ اپنی خوشی کو چھپاتا رہتا ہے پس اگر اس پر غلبہ طاری ہوتا ہے اور اس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جاتا ہے پس وہ فوراً اس کا تدارک کر لیتا ہے اور جہالت کو بدل دیتا ہے اور جس چیز کا اس سے اظہار ہو جاتا ہے اس کو

[1] [illegible] مسکرا کر۔

يَعْتَذِرُ مِمَّا بَدَرَ مِنْهُ ۔

يَا غُلَامُ اِجْعَلْنِيْ مِرْآتَكَ اِجْعَلْنِيْ مِرْآةَ قَلْبِكَ وَ سِرِّكَ مِرْآةَ اَعْمَالِكَ اُدْنُ مِنِّيْ فَاِنَّكَ تَرٰى فِيْ نَفْسِكَ مَا لَا تَرَاهُ مَعَ الْبُعْدِ عَنِّيْ اِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِيْ دِيْنِكَ فَعَلَيْكَ بِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحَابِيْكَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدِيْ وَقَاحَةٌ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَبَيْتُ بِيَدٍ خَشِنَةٍ غَيْرِ مُحَصِّلَةٍ غَيْرِ مُنَافِقَةٍ دَعْ دُنْيَاكَ وَ اُدْنُ مِنِّيْ فَاِنِّيْ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ الْاٰخِرَةِ قِفْ عِنْدِيْ وَ اسْمَعْ قَوْلِيْ وَ اعْمَلْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ عَنْ قَرِيْبٍ اَلدَّائِرَةُ عَلَى الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ الْخَشْيَةِ لَهٗ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ مِّنْهُ فَلَا اَمْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَلْخَشْيَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ هِيَ الْعِلْمُ بِعَيْنِهٖ وَ لِذَالِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ مَا يَخْشَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الْعُلَمَآءُ الْعُمَّالُ بِالْعِلْمِ الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ يَعْمَلُوْنَ وَ لَا يَطْلُبُوْنَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ جَزَآءً عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بَلْ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ قُرْبَهٗ يُرِيْدُوْنَ صُحْبَتَهٗ وَ الْخَلَاصَ مِنْ بُعْدِهٖ وَ حِجَابِهٖ يُرِيْدُوْنَ

چھپاتا ہے اور اس اظہار کی معذرت کرتا ہے۔

اے غلام! تو مجھے اپنا آئینہ بنا لے اپنے قلب کا آئینہ بنا لے اور اپنے سر اور اپنے اعمال کا آئینہ بنا لے تو مجھ سے قریب ہو جا۔ پس تحقیق تو اپنے نفس میں میرے قرب کی وجہ سے وہ کیفیت دیکھنے لگے گا جو مجھ سے دوری میں نہیں۔ اگر تجھے کوئی حاجت دینی ہو۔ پس تو مجھے لازم پکڑ لے میں دینِ الٰہی میں کسی امر کی تجھ سے فروگذاشت نہ کروں گا میں دینی امر میں برہنہ تلوار ہوں اس میں میرے پاس بے شرمی ہے۔ میں نے دین میں ایسے سخت ہاتھوں سے پرورش پائی ہے جو نفع حاصل کرنے والے اور منافق نہ تھے تو اپنی دنیا چھوڑ اور مجھ سے قریب ہو جا۔ بہ تحقیق میں آخرت کے دروازہ پر مقیم ہوں تو بھی آ کر میرے پاس ٹھہر جا اور میرا قول سن اور جلد مرنے سے پہلے اس پر عمل کر۔ اللہ عزوجل سے خوف و خشیت کے دائرہ میں رہ کہ اسی پر راحت و امن کا دار و مدار ہے جب تجھے اللہ تعالیٰ سے خوف نہ ہوگا دنیا و آخرت میں امن بھی نہ ہوگی۔ اللہ عزوجل سے خشیت باوجود اس کے سامنے موجود نہ ہونے کے اس کا جاننا ہے یا وہی بعینہ علم ہے اور اسی واسطے اللہ عزوجل نے فرمایا انما یخشی اللہ الخ۔ میرے بندوں میں سے مجھ سے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔ نہیں ڈرتے اللہ سے مگر وہی عالم جو علم پر عمل کرنے والے ہیں جو جانتے سیکھتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اور اللہ عزوجل سے اپنے اعمال پر بدلہ نہیں چاہتے بلکہ عمل سے مقصود صرف ذاتِ الٰہی اور اس کا قرب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصاحبت اور اس کی دوری و حجاب سے نجات چاہتے ہیں۔ یہی قصد

أَنْ لَا يُغْلَقَ بَابٌ فِي وُجُوهِهِمْ دُنْيَا وَ
أُخْرَى لَا يَرْغَبُونَ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي
الْآخِرَةِ وَ لَا فِي مَا سِوَاهُ الدُّنْيَا لِقَوْمٍ
وَ الْآخِرَةُ لِقَوْمٍ وَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمٍ
وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ الْمُوقِنُونَ الْعَارِفُونَ
الْمُحِبُّونَ لَهُ الْمُتَّقُونَ الْخَاشِعُونَ لَهُ
الْمَحْزُونُونَ الْمُنْكَسِرُونَ لِأَجْلِهِ قَوْمٌ
يَخْشَوْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْغَيْبِ وَ هُوَ
غَائِبٌ عَنْ عُيُونِ ظَوَاهِرِهِمْ وَ حَاضِرٌ
نُصُبَ عُيُونِ قُلُوبِهِمْ كَيْفَ لَا يَخْشَوْنَهُ
وَ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يُغَيِّرُ وَ يُبَدِّلُ
يَرْحَمُ هٰذَا وَ يَخْذُلُ هٰذَا يُحْيِي
هٰذَا وَ يُمِيتُ هٰذَا يَقْبَلُ هٰذَا وَ يَرُدُّ
هٰذَا يُقَرِّبُ هٰذَا وَ يُبْعِدُ هٰذَا لَا
يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْأَلُونَ۔

اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنَا إِلَيْكَ وَ لَا تُبْعِدْنَا عَنْكَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

کرتے رہتے ہیں کہ ان پر دنیا و آخرت میں رحمت الٰہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے وہ دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کی طرف قطعاً رغبت نہیں کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لیے ہے اور آخرت ایک قوم کے لیے اور حق عزوجل ایک قوم کے لیے۔ وہ ایمان لانے والے، یقین رکھنے والے، معرفت والے، خدا کو دوست رکھنے والے، اس سے ڈرنے والے اس کے لیے عاجزی کرنے والے، غمزدہ شکستہ دل لوگ ہیں۔ یہ قوم بغیر دیکھے اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور ان کے دل کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے لوگ اللہ تعالیٰ سے کیسے نہ ڈریں خدا تو ہر دن نئی شان میں ہے۔ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ کسی کی مدد فرماتا ہے، کسی کو ذلیل و محروم، کسی کو زندہ کرتا ہے اور کسی کو مارتا ہے کسی کو مقبول بناتا ہے اور کسی کو مردود کسی کو قریب کرتا ہے اور کسی کو اپنے سے دور رکھتا ہے اس سے کچھ پوچھ گچھ نہیں اور لوگ اعمال و افعال سے سوال کیے جائیں گے۔

اے اللہ اپنے سے ہمیں قرب نصیب کر اور دور نہ رکھ اور ہم کو دنیا و آخرت میں خوبیاں عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

المجلس السادس

وَ قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ مُنْتَصَفَ
شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ خَمْسِمِائَةٍ
قُلُوبُ الْقَوْمِ نَظِيفَةٌ صَافِيَةٌ

چھٹی مجلس

۱۵ شوال ۵۴۵ ہجری کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظم نے ارشاد فرمایا:

اولیاء اللہ کے قلوب صاف پاک رہتے ہیں۔

ظَاهِرَةٌ نَاسِيَةٌ لِلْخَلْقِ ذَاكِرَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نَاسِيَةٌ لِلدُّنْيَا ذَاكِرَةٌ لِلْاٰخِرَةِ نَاسِيَةٌ لِمَا عِنْدَكُمْ ذَاكِرَةٌ لِمَا عِنْدَهٗ اَنْتُمْ مَحْجُوْبُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيْعِ مَا هُمْ فِيْهِ مَشْغُوْلُوْنَ بِدُنْيَاكُمْ عَنْ اُخْرٰكُمْ تَارِكُوْنَ لِلْحَيَاءِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَاقِحُوْنَ عَلَيْهِ اِقْبَلْ نُصْحَ اَخِيْكَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تُخَالِفْهُ فَاِنَّهٗ يَرٰى لَكَ مَا لَا تَرٰى اَنْتَ لِنَفْسِكَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ - اَلْمُؤْمِنُ الصَّادِقُ فِيْ نُصْحِهٖ لِاَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ يُبَيِّنُ لَهٗ اَشْيَاءَ تَخْفٰى عَلَيْهِ يُفَرِّقُ لَهٗ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ يُعَرِّفُهٗ مَا لَهٗ وَمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ اَلْقٰى فِيْ قَلْبِيْ نُصْحَ الْخَلْقِ وَجَعَلَهٗ اَكْبَرَ هَمِّيْ اِنِّيْ نَاصِحٌ وَلَا اُرِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَاءً اُجْرَتِيْ قَدْ حَصَلَتْ لِيْ عِنْدَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنَا طَالِبُ دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةٍ مَا اَعْبُدُ الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةَ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَعْبُدُ اِلَّا الْخَالِقَ الْوَاحِدَ الْاَحَدَ الْقَدِيْمَ فَرْحِيْ بِفَلَاحِكُمْ وَغَمِّيْ بِهَلَاكِكُمْ اِذَا رَاَيْتُ وَجْهَ مُرِيْدٍ صَادِقٍ قَدْ اَفْلَحَ عَلٰى يَدَيَّ شَبِعْتُ وَارْتَوَيْتُ

خلق کے بھول جانے والے اللہ عزوجل کے یاد کرنے والے دنیا کے بھلا دینے والے۔ آخرت کے یاد کرنے والے تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ اس کو بھولنے والے خدا کے پاس جو ہے اس کو یاد کرنے والے رہتے ہیں۔ تم ان سے اور ان کی تمام ان خوبیوں سے محروم ہو جو ان میں ہیں اور تم دنیا میں آخرت کو چھوڑے ہوئے مشغول ہو رب تعالیٰ سے تم کو حیا نہیں تم حیا کے چھوڑنے والے ہو تم تو اس کے روبرو بے شرمی کرنے والے ہو۔ اے عزیز اپنے مسلمان بھائی کی نصیحت قبول کر اور اس کی مخالفت نہ کر۔ بہ تحقیق وہ تیرے ایسے عیوب و حالات دیکھتا ہے جس کی تجھے خود خبر نہیں اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا مسلمان ایماندار مسلمان کا آئینہ ہے۔ مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی و نصیحت میں سچا اس پر ان باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو اس پر مخفی ہوتی ہیں اور اس کی خوبیوں اور برائیوں کو جدا جدا کر دیتا ہے اور اس کو اس کی نفع رساں و نقصان دہ چیزوں کو بتا دیتا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی ڈال دی ہے اور اس کو میرا بڑا مقصد بنا دیا ہے۔ بہ تحقیق میں ناصح ہوں اور اس پر بدلہ نہیں چاہتا میری اجرت اللہ عزوجل کے نزدیک موجود ہے مل چکی ہے۔ دنیا و آخرت کا طالب نہیں ہوں میں دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کی بندگی و عبادت نہیں کرتا ہوں میں تو سوا اللہ تعالیٰ کے جو کہ خالق۔ یکتا و یگانہ قدیم ہے کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ تمہاری بہبودی میں میری مسرت ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں اپنے ایسے مرید صادق کا چہرہ دیکھتا ہوں کہ جس نے میرے ہاتھ پر

وَاكْتَسَيْتُ وَفَرِحْتُ وَاِلَّا اَقُوْلُ كَيْفَ خَرَجَ مِثْلُهٗ مِنْ تَحْتِ يَدِىْ۔

فلاح پائی تو اگھا نادسیراب ہوجاتا ہوں اور لباس پہن لیتا ہوں اور خوش ہوجاتا ہوں ورنہ کہتا ہوں کہ اس جیسا میرے ہاتھ کے نیچے سے کیسے نکل گیا۔

يَا غُلَامُ مُرَادِىْ اَنْتَ لَا اَنَا اِنْ اَنْتَ تَغَيَّرْتَ لَا اَنَا اَنَا عَبَرْتُ وَاِنَّمَا اَنْتَ وَدَدْتَنِىْ لِاَجْلِكَ تَعَلَّقْ بِىْ حَتّٰى تَعْبُرَ بِالْعُجْلَةِ۔

اے غلام! میری مراد تو ہے نہ کہ خود میں اگر تجھ میں تغیر پیدا ہوا تو تو ہی متغیر ہوگا نہ کہ میں۔ میں تو عبور کر چکا ہوں تو نے مجھے اپنی وجہ سے ہی دوست بنایا ہے۔ پس تو میرے ساتھ علاقہ پیدا کر تاکہ جلد تو بھی عبور کر سکے۔

يَا قَوْمِ دَعُوا التَّكَبُّرَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلٰى خَلْقِهٖ اِعْرِفُوْا قَدْرَكُمْ وَتَوَاضَعُوْا فِىْ نُفُوْسِكُمْ اَوَّلُكُمْ نُطْفَةٌ تَتِرَةٌ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ وَاٰخِرُكُمْ جِيْفَةٌ مُّلْقَاةٌ لَا تَكُوْنُوْا مِمَّنْ يَّقُوْدُهُ الطَّمَعُ وَيَصِيْدُهُ الْهَوٰى وَيَحْمِلُهُ الْهَوٰى اِلٰى اَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فَيَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهٗ اَوْ يَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا قَدْ قُسِمَ لَهٗ بِالذُّلِّ وَالْمَهَانَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَشَدُّ عُقُوْبَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدِهٖ طَلَبُهٗ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهٗ۔

اے لوگو! اللہ عزوجل اور اس کی مخلوق پر تکبر و غرور کو چھوڑ دو۔ اپنے مرتبہ کو پہچانو اور اپنے نفوس میں تواضع پیدا کرو۔ تمہاری ابتدا ایک نجس نطفہ ہے گھنونے پانی سے بنایا گیا اور تمہاری انتہا ایک مردار شے پھینک دی گئی ہے۔ تم اس جماعت سے نہ ہو جن کو لالچ کھینچتا ہے اور خواہش ان کا شکار کرتی ہے اور ان کو بادشاہوں کے دروازوں کی طرف لے جانے پر برانگیختہ کرتی ہے۔ پس یہ وہاں جاکر غیر مقسوم یا اپنے مقسوم حصہ کو ذلت و خواری کے ساتھ بادشاہوں سے طلب کرتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سخت تر عذابوں میں سے اس کے بندے کا ایسی چیز کا طلب کرنا ہے جو اس کے واسطے مقسوم نہیں کی گئی۔

وَيْحَكَ يَا جَاهِلًا بِالْقَدْرِ وَالْمُقَدِّرِ لِمَا تَظُنُّ اَنَّ اَبْنَاءَ الدُّنْيَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّعْطُوْكَ مَا لَمْ يُقْسَمْ

اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھ پر افسوس ہے۔ کیا تو گمان رکھتا ہے کہ اہل دنیا تجھے اس چیز کے دینے پر جو تیری تقدیر میں نہیں قدرت رکھتے ہیں؟ ہرگز

ـــــــــــــــــــــــــــــ

ے آپ کا یہ ارشاد ویسا ہی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دیکھتا ہوں کہ احوال امت بہتر ہے خوش ہوتا ہوں ورنہ غم لاحق ہے۔ فافہم۔ قادری غفرلہ

لَكَ وَلٰكِنْ هٰذِهٖ وَسْوَسَةُ الشَّيْطَانِ الَّذِيْ قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَرَاْسِكَ لَسْتَ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّمَا اَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَطَبْعِكَ وَدِرْهَمِكَ وَدِيْنَارِكَ اِجْهَدْ اَنْ تَرٰى مُفْلِحًا حَتّٰى تُفْلِحَ بِطَرِيْقِهٖ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَّمْ يَرَى الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحُ اَنْتَ تَرَى الْمُفْلِحَ وَلٰكِنْ تَرَاهُ بِعَيْنَيْ رَاْسِكَ لَا بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَاِيْمَانِكَ اِيْمَانٌ لَيْسَ لَكَ فَلَا جَرَمَ لَا تَكُوْنُ لَكَ بَصِيْرَةٌ تُبْصِرُ بِهَا خَيْرَكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۔ اَلطَّامِعُ فِيْ اَخْذِ الدُّنْيَا مِنْ اَيْدِي الْخَلْقِ يَبِيْعُ الدِّيْنَ بِالتِّيْنِ مَا يَبْقٰى بِمَا يَفْنٰى فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِهٖ لَا هٰذَا وَلَا هٰذَا مَا دُمْتَ نَاقِصَ الْاِيْمَانِ فَدُوْنَكَ وَاِصْلَاحَ مَعِيْشَتِكَ حَتّٰى لَا تَحْتَاجَ اِلَى النَّاسِ فَتَتَبَدَّلُ دِيْنَكَ لَهُمْ وَتَاْكُلَ اَمْوَالَهُمْ بِهٖ فَاِذَا قَوِيَ اِيْمَانُكَ وَكَمُلَ فَدُوْنَكَ وَالتَّوَكُّلَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْخُرُوْجَ مِنَ الْاَسْبَابِ وَقَطْعَ الْاَرْبَابِ وَالْمُسَافَرَةَ عَنْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ بِقَلْبِكَ تَخْرُجُ بِقَلْبِكَ عَنْ بَلَدِكَ وَاَهْلِكَ

نہیں) اور لیکن یہ شیطان کا وسوسہ ہے جو تیرے قلب اور دماغ میں جگہ پکڑ گیا ہے تو اللہ عزوجل کا بندہ نہیں ہے پس اپنے نفس اور خواہشات نفسانی اور شیطان اور اپنی طبیعت اور درہم و دینار کا بندہ ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی فلاحیت والے کو پالے جس کی پیروی سے تجھے فلاح مل جائے (یعنی مرشد کامل تلاش کر) بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے کہ جس نے فلاحیت والے کو نہ دیکھا اسے فلاح نہ ملے گی تو تو فلاحیت والے کو دیکھتا بھی ہے تو سر والی آنکھوں سے نہ اپنے قلب و سر اور ایمان کی آنکھوں سے تیرے پاس تو ایمان ہی نہیں کہ جو بصیرت قلبی حاصل کر کے اپنی بھلائی کو دیکھ سکے (اسی وجہ سے بھلائی سے محروم ہے) ارشادِ الٰہی ہے فانہا لا تعمی الابصار الاٰیۃ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں اور لیکن وہ قلب جو سینوں کے اندر ہیں نابینا ہو جاتے ہیں۔ حصول دنیا کا مخلوق کے ہاتھوں سے لالچی دین کو ایک انجیر کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے باقی کو فانی کے بدلے بیچتا ہے اس لیے اس کے ہاتھوں میں نہ یہ پڑتا ہے نہ وہ خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق بن جاتا ہے جب تک تو ناقص الایمان ہے پس اپنے اوپر اصلاح نفس و معاش لازم کر لے تاکہ تو آدمیوں کی طرف حاجت مند نہ ہو پس کہیں اپنے دین کو ان کے مال کھا کر باقی کو فانی سے نہ بدل لے تو اس کے بعد جب تیرا ایمان مضبوط و کامل ہو جائے اس وقت تو اللہ عزوجل پر توکل اور سببوں سے علیحدگی اور ارباب طریقت سے قطع تعلق کو لازم پکڑ اور دل کے ساتھ تمام چیزوں سے مسافرت اختیار کر۔ دل کی موافقت کے ساتھ اپنے شہر اور اہل و عیال اور اپنی دکان اور اپنی معرفت والوں سے

وَدُكَّانِكَ وَمَعَاشِكَ وَتُسَلِّمُهُمَا فِي يَدِكَ إِلَى أَهْلِكَ وَإِخْوَانِكَ وَأَقْرَانِكَ فَتَصِيرُ كَأَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ أَخَذَ رُوحَكَ كَأَنَّ خَطَّافَ الْمَوْتِ اخْتَطَفَكَ كَأَنَّ الْأَرْضَ انْشَقَّتْ وَبَلَعَتْكَ كَأَنَّ أَمْوَاجَ الْقَدَرِ وَالْقُدْرَةِ وَالسَّابِقَةِ أَخَذَتْكَ فِي بَحْرِ الْعِلْمِ غَرَّقَتْكَ مَنْ وَصَلَ إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْأَسْبَابُ لِأَنَّهَا تَكُونُ عَلَى ظَاهِرِهٖ لَا عَلَى بَاطِنِهٖ تَكُونُ الْأَسْبَابُ لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ۔

نکل جا، باہر آجا اور اپنے مقبوضات کو اپنے اہل وعیال اور بھائی اور ہمعصر دوستوں کے سپرد کردے۔ پس گویا ایسا ہو جا جیسے کہ ملک الموت نے تیری روح لے لی اور موت کے اچکنے والے نے تجھے اچک لیا تو لقمۂ موت ہو گیا۔ گویا زمین نے شق ہو کر تجھے نگل لیا۔ گویا قدرت اور احکام قضا وقدر نے تجھے پکڑ لیا اور تجھے علم ومعرفت کے دریا میں ڈبو دیا۔ جو اس مقام پر پہنچا اس کو سبب ضرر نہیں پہنچا سکتے کیوں کہ وہ ظاہری ہوتے ہیں نہ کہ باطنی۔ سبب دوسروں کے لیے ہوتے ہیں نہ اس کے واسطے۔

يَا قَوْمِ إِنْ لَّمْ تَقْدِرُوْا عَلٰى مَا ذَكَرْتُ مِنْ إِخْرَاجِ الْأَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِهِمَا مِنْ قُلُوْبِكُمْ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَيَكُوْنُ مِنْ وَّجْهٍ دُوْنَ وَجْهٍ إِذَا لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَى الْكُلِّ لَا أَقَلَّ مِنَ الْبَعْضِ كَانَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اے قوم والو! اگر تم پورے طور سے قلب کے ساتھ ان تمام امور مذکورہ پر قدرت نہیں رکھتے کہ سبب کو اور اس کے تعلق کو چھوڑ دو تم سے یہ پوری طرح سے نہ ہو سکے تو بعض وجہ سے ہی سہی۔ جب تم کل پر قدرت نہیں رکھتے تو بعض سے کیا کم ہونا چاہیے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس قدر بھی طاقت رکھو دنیا کے غموں سے فارغ ہو جاؤ۔

يَا غُلَامُ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا فَافْعَلْ وَإِلَّا فَهَرْوِلْ بِقَلْبِكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى يُخْرِجَ هَمَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَالْعَالِمُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِيَدِهٖ كُلُّ شَيْءٍ وَالرُّبُوْبِيَّةُ وَسَلْهُ أَنْ يُّخْلِيَ قَلْبَكَ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَمْلَأَهٗ بِالْإِيْمَانِ بِهٖ وَالْمَعْرِفَةِ لَهٗ وَالْعِلْمِ بِهٖ وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ خَلْقِهٖ سَلْهُ أَنْ يُّعْطِيَكَ الْيَقِيْنَ وَيَرْزُقَنِيْ

اے غلام! اگر تجھے دنیا کے غموں سے فارغ وخالی ہونے کی قدرت ہے تو اسے کر گزر ورنہ دل سے حق عزوجل کی طرف دوڑ جا اور اس کے دامن رحمت سے لپٹ جا یہاں تک کہ تیرے دل سے دنیا کا غم نکل جائے۔ وہ ہر شے پر قادر اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے اور ہر شے اس کے قبضہ میں ہے تو اس کے سوا سے کٹ کے اور یہ سوال کر کہ وہ تیرے دل کو اپنے غیر سے فارغ کردے اور اس کو ایمان اور معرفتِ الٰہی اور علم سے بھر دے اور اپنی مخلوق سے تجھے مستغنی کردے اور تجھ کو یقین عطا فرمائے اور وہ تجھ کو

قَلْبَكَ بِهٖ وَيَشْتَغِلَ جَوَارِحَكَ بِطَاعَتِهٖ اُطْلُبِ الْكُلَّ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهٖ لَا تَذِلَّ لِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِكَ بَلْ يَكُوْنُ ذُلُّكَ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ وَمُعَامَلَتُكَ مَعَهٗ وَلَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ -

قلب کو اپنے ساتھ انس دے اپنے غیر سے غیر مانوس کر دے اور وہ تیرے تمام اعضا کو اپنی طاعت میں مشغول کر دے تو ہر چیز کو اسی سے طلب کر تو اپنے جیسی مخلوق کی طرف نہ جھک بلکہ تیرا جھکنا محض اللہ کی طرف ہو۔ غیر سے دوری رہے اور تیرا جو معاملہ بھی ہو وہ خدا کے ساتھ اور اسی کے واسطے ہو۔

يَا غُلَامُ فِقْهُ اللِّسَانِ بِلَا عَمَلِ الْقَلْبِ لَا يُخْطِيْكَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ خَطْوَةً اَلسَّيْرُ سَيْرُ الْقُلُوْبِ اَلْقُرْبُ قُرْبُ الْاَسْرَارِ اَلْعَمَلُ عَمَلُ الْمَعَانِيْ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ بِالْجَوَارِحِ وَالتَّوَاضُعِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِعِبَادِهٖ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهٖ وَزْنًا فَلَا وَزْنَ لَهٗ مَنْ اَظْهَرَ اَعْمَالَهٗ لِلْخَلْقِ فَلَا عَمَلَ لَهٗ اَلْاَعْمَالُ تَكُوْنُ فِي الْخَلَوَاتِ لَا تَظْهَرُ فِي الْجَلَوَاتِ سِوَى الْفَرَائِضِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْ اِظْهَارِهَا قَدْ سَبَقَ تَفْرِيْطُكَ فِيْ اَحْكَامِكَ لِلْاَسَاسِ مَا يَنْفَعُكَ اَحْكَامُكَ لِلْبِنَاءِ الَّذِيْ فَوْقَهٗ اِذَا تَغَيَّرَ الْبِنَاءُ وَالْاَسَاسُ مُحْكَمٌ قَدَرْتَ اَنْ تَجْبُرَ اَسَاسَ الْاَعْمَالِ التَّوْحِيْدُ وَالْاِخْلَاصُ فَمَنْ لَا تَوْحِيْدَ لَهٗ وَلَا اِخْلَاصَ لَهٗ لَا عَمَلَ لَهٗ اَحْكِمْ اَسَاسَ اَعْمَالِكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ ثُمَّ ابْنِ الْاَعْمَالَ بِحَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُوَّتِهٖ لَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَدُ التَّوْحِيْدِ هِيَ الْبَانِيَةُ لَا يَدُ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَلْمُوَحِّدُ هُوَ

اے غلام: زبانی جمع خرچ بغیر عمل قلب کے تجھے خدا کی طرف ایک قدم بھی نہ لے جائے گا۔ سیر قلبوں کا سیر ہے قرب الٰہی قرب باطنی ہی ہے اور عمل حقیقی معنے کا عمل ہے جس میں حدود شرعیہ کی حفاظت ہو اور اللہ عزوجل اور اس کے بندوں کے لیے تواضع انکسار ہو جس نے اپنے نفس کو وزن دار سمجھا اس کے واسطے کچھ وزن وقدر نہیں جس نے اپنے عملوں کو خلق کے لیے ظاہر کیا اس کا عمل کچھ بھی نہیں۔ عمل خلوتوں میں ہوتے ہیں جلوتوں میں ان کا اظہار نہیں ہوتا ہے سوا ان فرائض کے کہ جن کا اظہار شرعاً ضروری ہے تو اولاً بنیاد کے مضبوط کرنے میں جب قصور واری و کوتاہی کر چکا تو تیرا اس عمارت کو جو ایسی بنیاد پر بنے گی مضبوط کرنا کیا فائدہ بخشے گا۔ تو عمارت کے نقصان وخرابی کے دور کرنے پر اسی وقت قدرت رکھ سکے گا جب اس کی بنیاد مضبوط ہوگی اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر ہے پس جس کو توحید و اخلاص نہ ہو اس کا کوئی عمل ہی نہیں تو اولاً توحید واخلاص کے ساتھ اپنے عملوں کی بنیاد مضبوط کر اس وقت عملوں کی عمارت اللہ عزوجل کی قوت وطاقت کی مدد سے بنا نہ ساتھ اپنی طاقت وقوت کے کہ یہ تو غیر معتبر ہے۔ توحید کا ہاتھ ہی عمارت بنا سکتا ہے نہ شرک ونفاق کا ہاتھ۔ موحد ایسا

الَّذِیْ یَرْتَفِعُ قَمَرُ عِلْمِہٖ اَمَّا الْمُنَافِقُ
فَلَا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ النِّفَاقِ فِیْ
جَمِیْعِ اَحْوَالِنَا وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی
الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ہوتا ہے جس کے علم کا چاند بلند ہوتا کہ منافق۔ اے اللہ ہمارے اور نفاق کے درمیان تمام حالتوں میں دوری کر دے اور نفاق سے بچا اور ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچاتا۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ

قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ سَابِعَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَکَثِّرْ عَطَایَاکَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّکْرَ عَلَیْہِ اِلٰی اٰخِرِ الدُّعَاءِ ثُمَّ قَالَ۔
یَا قَوْمِ اصْبِرُوْا فَاِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا اٰفَاتٌ وَّمَصَائِبُ وَالنَّادِرُ مِنْھَا غَیْرُ ذٰلِکَ مَا مِنْ نِّعْمَۃٍ اِلَّا وَفِیْ جَنْبِھَا نِقْمَۃٌ مَا مِنْ فَرْحَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا تَرْحَۃٌ مَا مِنْ سَعَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ضِیْقَۃٌ اَعْطُوا الدُّنْیَا حَسْبَکُمْ وَتَنَاوَلُوْا اَقْسَامَکُمْ بِیَدِ الشَّرْعِ فَاِنَّہٗ ھُوَ الدَّوَاءُ فِیْ تَنَاوُلِ مَا یُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْیَا۔
یَا غُلَامُ خُذِ الْاَقْسَامَ بِیَدِ الشَّرْعِ اِذَا کُنْتَ مُرِیْدًا وَّبِیَدِ الْاَمْرِ اِذَا کُنْتَ مُحِبًّا صِدِّیْقًا وَّبِیَدِ فِعْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا کُنْتَ فَانِیًا وَّاصِلًا مُّقَرَّبًا یَاْتِیْ اِلَیْکَ الْاَمْرُ وَالْاَمْرُ یَاْمُرُکَ وَیَنْھَاکَ وَالْفِعْلُ یَتَحَرَّکُ فِیْکَ

ساتویں مجلس

۱۷ شوال المکرم ۵۴۵ھ ہجری کو اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر اور ہم کو توفیقِ صبر دے اور ثابت قدم رکھ اور اپنی عطائیں ہمارے لیے زیادہ کر اور اس پر ہم کو توفیقِ شکر عطا فرما۔ آخر دعا تک اس کے بعد فرمایا۔

اے قوم! تم صبر کرو دنیا سراپا آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے اور اس کے سوا دنیا سے کچھ شاذونادر ہی ہے۔ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت و غم نہ ہو۔ اس کی کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو۔ اس کی کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا کو چھوڑ دے کر شرع کے ہاتھوں دنیا سے اپنے حصہ تقدیری لیتے رہو پس بہ تحقیق دنیا سے حصہ حاصل کرنے کا یہی علاج ہے۔

اے غلام! جب تو مرید ہو اس وقت اپنا مقسوم شرع کے ہاتھ سے لے اور جب تو محبوب دوست بن جائے تو امر کے ہاتھ سے لے اور جب تو فانی فی اللہ واصل و مقرب دربار ہو جائے تو اللہ عزوجل کے فعل کے ہاتھ سے لے تیری طرف امر و حکم بھیجا جائے گا اور حکم امر و شرعیہ کا تجھے حکم دے گا اور منہیات سے روکے گا اور فعل تیرے اندر

الخلق ثلاثة اضرب عامي وخاص وخاص الخاص فالعامي هو المسلم المتقي يأخذ الشرع بيده يلتزم الشريعة ولا يفارقها يعمل بقول الله عز وجل وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا فإذا تم هذا في حقه وعمل به ظاهرا وباطنا صار قلبه منورا يبصر به فإذا أخذ شيئا من يد الشرع استفتى قلبه وطلب إلهام الحق عز وجل لأن إلهامه عام في كل شيء قال الله عز وجل فألهمها فجورها وتقواها فيستفتي قلبه وينتظر إلهام الحق عز وجل وعلامته أن يأخذ ظاهر الأمر وهو أن ما في دكان هذا المتعيش ملكا له وبيده ثم يرجع ويستفتي نور قلبه وينظر ما عنده في ذلك وهذا بعد فراغه من العمل بالشرع عند قوة إيمانه وتوحيده بعد خروج قلبه من الدنيا والخلق وقطع فيافيهما وعبور بحريهما حينئذ يأتيه الصبح يأتيه نور الإيمان نور القرب من ربه عز وجل نور العمل نور البصر نور

حرکت کرے گا۔ مخلوق تین قسم کی ہے۔ عامی، خاص، خاص الخاص عامی وہ مسلمان ہے جو پرہیزگار ہو، شریعت کو اپنے ہاتھ میں پکڑ اس پر عامل رہے، اسی کو لازم پکڑے اور اس سے جدا نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ارشاد وما اتکم الرسول الخ پر عامل رہے اور جو کچھ تم کو رسول دین بتائیں پس اس کو لو، قبول کرو اور جس چیز سے منع کر دیں پس اس سے باز رہو۔ پس جب یہ اس کے حق میں تمام ہو جاتا ہے اور وہ اس پر ظاہراً و باطناً عمل کرنے لگتا ہے تو اس کا قلب ایسا منور ہو جاتا ہے کہ وہ اس سے ہر شے کو دیکھنے لگتا ہے۔ پس جب وہ کوئی شے شریعت کے ہاتھ سے لیتا ہے تو اپنے قلب سے فتویٰ چاہتا ہے اور الہام الٰہی طلب کرتا ہے اس واسطے کہ الہام الٰہی ہر شے میں عام ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا فالھمھا الخ پس اللہ نے نفس کو کر دیا اس کا فجور اور تقویٰ الغرض وہ قلب سے فتویٰ لیتا ہے اور حق عزوجل کے الہام کا منتظر رہتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کو لیتا اعتبار کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کچھ اس معیشت تیار کرنے والی دکان میں ہے دینے والا دے رہا ہے۔ سب اس کی ملکیت اور اس کے قبضے کا سمجھتا ہے زاں بعدہ رجوع کرتا ہے اور اپنے نور قلبی سے فتویٰ چاہتا ہے اور اس معاملے میں حکم قلب کا منتظر رہتا ہے۔ اور اس معاملہ میں حکم کا منتظر رہتا ہے اور اس مرتبہ کا حصول جب ہوتا ہے جب کہ وہ عمل بالشرع سے فارغ ہو نے اور اس کی قوت ایمانی اور قوت توحید قوی ہو جائے اور اس کا قلب دنیا اور مخلوق سے علیحدہ ہو جائے ان کے جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرے پس اس حصول کے بعد اس کی صبح نمودار ہوتی ہے، نورِ ایمان اور نورِ قرب عزوجل کی طرف سے آتا ہے اور نور عمل اور نور بصر

التُّؤَدَةِ وَالطُّمَانِيْنَةِ كُلِّ هٰذِهِ الثَّمَرَةِ بَعْدَ اَدَاءِ حُقُوْقِ الشَّرْعِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ وَاَمَّا الْاَبْدَالُ وَهِيَ خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ فَيَسْتَفْتُوْنَ الشَّرْعَ ثُمَّ يَنْظُرُوْنَ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِعْلَهٗ وَتَحْرِيْكَهٗ وَالْهَامَهٗ فَمَا وَرَاءَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ هَلَاكٌ فِيْ هَلَاكٍ سُقْمٌ فِيْ سُقْمٍ حَرَامٌ فِيْ حَرَامٍ صُدَاعٌ فِيْ رَاْسِ الدِّيْنِ وَدُبَيْلَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ سِلٌّ فِيْ جَسَدِهٖ۔

اور نورِ اطمینان وآہستگی اس کو مِل جاتا ہے تمام امور حقوق شرع کے ادا کرنے اور اس کی پیروی کی برکت کا نتیجہ ہوتے ہیں اور یہ امور بغیر ادائے حقوق شرعی اور پیروی شرع حاصل نہیں ہوتے اور لیکن ابدال جو کہ خواص الخواص ہیں، اولاً وہ شرع سے فتوائے لیتے ہیں۔ پھر امرِ الٰہی اور اس کے فعل اور تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہیں۔ پس ان تینوں درجوں کے سوا تو ہلاکت در ہلاکت، بیماری در بیماری، حرام در حرام اور دین کے سَر کا درد، دین کے قلب کا پھوڑا، زخم اور دین کے جسم کی سِل ہے۔

يَا قَوْمِ يَكُوْنُ تَصَارِيْفُهٗ فِيْكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ هَلْ تَثْبُتُوْنَ اَوْ تَنْهَزِمُوْنَ هَلْ تُصَدِّقُوْنَ اَوْ تُكَذِّبُوْنَ مَنْ لَّا يُوَافِقُ الْقَدَرَ لَا يُوَافِقُ وَلَا يُوَفَّقُ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِالْاَقْضِيَةِ لَا يُرْضٰى عَنْهُ مَنْ لَّمْ يُعْطِ لَا يُعْطٰى مَنْ لَّمْ يَزُرْ لَا يُزَارُ۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ کے تصرفات تم میں اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ ظاہر اتمہارے اعمال کو دیکھے کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگ جاتے ہو۔ آیا امورِ تقدیری کی تصدیق کرتے ہو یا ان کو جھٹلاتے ہو۔ جو شخص تقدیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا وہ موافقت نہیں کیا جاتا، نہ توفیق دیا جاتا ہے۔ جو احکام قضا وقدر سے راضی نہیں ہوتا اس سے رضامندی نہیں کی جاتی۔ جو دوسروں کو نہیں دیتا وہ عطا نہیں کیا جاتا، جو ملاقات نہیں کرتا سوار نہیں کیا جاتا۔

يَا جَاهِلُ تُرِيْدُ تَغْيِيْرَ وَتَبْدِيْلَ مَا تُرِيْدُ اَنْتَ اِلٰهٌ ثَانٍ تُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُوَافِقُكَ هٰذَا بِالْعَكْسِ اِعْكِسْ تُصِبْ لَوْلَا الْاَقْدَارُ لَمَا عُرِفَتِ الدَّعَاوِي الْكَاذِبَةُ عِنْدَ التَّجَارِبِ يَتَبَيَّنُ الْجَوَاهِرُ اَنْكَرَ عَلٰى نَفْسِكَ

اے جاہل! تو امورِ تقدیریہ میں تغیر و تبدل چاہتا ہے تیرا کیا ارادہ ہے؟ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ تو چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل تیری موافقت کرے۔ یہ امر تو بالعکس ہے تو اس کا برعکس کر، راہِ صواب پائے گا۔ اگر مقدرات وقضا کی اندازہ نہ ہوتے تو جھوٹے دعوے نہ پہچانے جاتے جوہر تجربے کے وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اپنے نفس کا اس طرح انکار کر جیسا

ؒلہ یعنی راضی برضا رہو، ہر امر میں خدا کے ساتھ موافقت کرنہ کہ تو اس کو اپنا موافق بنانا چاہے کہ یہ غیر ممکن ہے ۱۲

اِنْکَارُھَا عَلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا کُنْتَ
مُنْکِرًا عَلٰی نَفْسِکَ قَدَرْتَ عَلَی الْاِنْکَارِ
عَلٰی غَیْرِکَ عَلٰی قَدْرِ قُوَّۃِ اِیْمَانِکَ
تُزِیْلُ الْمُنْکَرَاتِ وَعَلٰی قَدْرِ ضُعْفِہٖ
تَقْعُدُ فِیْ بَیْتِکَ وَتَتَخَارَسُ عَنْ اِزَالَتِہٖ
اَقْدَامُ الْاِیْمَانِ ھِیَ الَّتِیْ تَثْبُتُ عِنْدَ
لِقَاءِ شَیٰطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ھِیَ الَّتِیْ
تَثْبُتُ عِنْدَ نُزُوْلِ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ
اَقْدَامُ اِیْمَانِکَ لَا ثَبَاتَ لَھَا فَلَا تَدَّعِیْ
الْاِیْمَانَ اَبْغِضِ الْبَعْضَ الْکُلَّ وَاَحِبَّ
خَالِقَ الْکُلِّ فَاِنْ شَاءَ ھُوَ اَنْ یُحَبِّبَ
اِلَیْکَ شَیْئًا مِّمَّا اَبْغَضْتَ کُنْتَ مَحْفُوْظًا
فِیْہِ لِاَنَّہٗ ھُوَ کَانَ الْمُحَبِّبَ لَا اَنْتَ وَ
لِھٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ
وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی
الصَّلٰوۃِ حُبِّبَ اِلَیْہِ بَعْدَ الْبُغْضِ وَالتَّرْکِ
وَالزُّھْدِ وَالْاِعْرَاضِ فَرِّغْ اَنْتَ قَلْبَکَ
مِمَّا سِوَاہُ حَتّٰی یُحَبِّبَ ھُوَ اِلَیْکَ مَا
یَشَاءُ مِنْ ذٰلِکَ ـ

کہ وہ حق عزوجل کا انکار کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس پر منکر ہو جائیگا تو دوسرے کے انکار پر بھی قدرت پالے گا۔ اپنی قوت ایمانیہ کے اندازہ کے مطابق تو خرابیوں کا ازالہ کر سکتا ہے اور اس کے ضعف کے اندازہ کے مطابق گھر میں بیٹھے گا تو بزدل ہو جائیگا اور اس کے دور کرنے سے عاجز اور گونگا ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم ہی ایسے ہیں جو انس و جن کے شیطانوں کے مقابلہ کے وقت ثابت و برقرار رہتے ہیں۔ وہی ایسے ہیں جو مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہونے کے وقت سنبھلے رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدموں کو جب ثبات و قرار نہ ہو تو ایمان کا دعویٰ ہی نہ کر۔ اگر دعویٰ ہے تو ہر ایک کا دشمن بن اور کل کے خالق سے دوستی کر۔ پس اگر اس کی مشیت و مرضی ہوگی کہ تو مبغوض چیزوں میں سے کسی کو دوست رکھے تو تو اس میں محفوظ رہے گا اس واسطے کہ اس کی محبت ڈالنے والا وہ ہوگا نہ کہ تو۔ اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں ایسی ہیں جو میری محبوب بنا دی گئی ہیں خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ یہ چیزیں حضور کی محبوب اس کے بعد کی گئیں کہ آپ ان کو مبغوض سمجھتے تھے آپ نے ان کو چھوڑ دیا تھا، ان سے زہد و اعراض فرماتے تھے۔ تو اپنے دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کرے تاکہ وہ ان میں سے جس کی بھی چاہے تیرے دل میں محبت ڈال دے۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشِیَّۃً بِالْمَدْرَسَۃِ تَاسِعَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِ مِائَۃٍ ۔

آٹھویں مجلس

منگل کے دن شام کے وقت ۱۹ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اَلْمُرَائِیْ ثَوْبُہٗ نَظِیْفٌ وَقَلْبُہٗ نَجِسٌ
یَزْھَدُ فِی الْمُبَاحَاتِ وَیَکْسِلُ عَنِ الْاِکْتِسَابِ
وَیَاْکُلُ بِدِیْنِہٖ لَا یَتَوَرَّعُ جُمْلَۃً یَاْکُلُ
الْحَرَامَ الصَّرِیْحَ یَخْفٰی اَمْرُہٗ عَلَی الْعَوَامِّ
وَلَا یَخْفٰی عَلَی الْخَوَاصِّ کُلُّ زُھْدِہٖ وَطَاعَتِہٖ
عَلٰی ظَاھِرِہٖ ظَاھِرُہٗ عَامِرٌ وَبَاطِنُہٗ خَرَابٌ
وَیْلَکَ طَاعَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِالْقَلْبِ
لَا بِالْقَالِبِ کُلُّ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ اَمْرٌ
یَتَعَلَّقُ بِالْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ وَالْمَعَانِیْ تَعَرَّ
مِمَّا اَنْتَ فِیْہِ حَتّٰی اُخُذَ لَکَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ کِسْوَۃً لَا تَبْلٰی قَطُّ اِخْلَعْ اَنْتَ
حَتّٰی یَکْسُوْکَ ھُوَ اِخْلَعْ ثِیَابَ تَوَانِیْکَ
فِیْ حُقُوْقِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِخْلَعْ ثِیَابَ
وُقُوْفِکَ مَعَ الْخَلْقِ وَشِرْکِکَ بِھِمْ
اِخْلَعْ ثِیَابَکَ الشَّھَوَاتِ وَالرَّعُوْنَاتِ
وَالْعُجْبِ وَالنِّفَاقِ وَحُبِّکَ لِلْقَبُوْلِ
عِنْدَ الْخَلْقِ وَاِقْبَالِھِمْ عَلَیْکَ وَ
عَطَائِھِمْ لَکَ اِخْلَعْ ثِیَابَ الدُّنْیَا
وَالْبَسْ ثِیَابَ الْاٰخِرَۃِ اِنْخَلِعْ مِنْ حَوْلِکَ
وَقُوَّتِکَ وَوُجُوْدِکَ وَاسْتَطْرِحْ بَیْنَ
یَدَیِ الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ بِلَا حَوْلٍ وَ
لَا قُوَّۃٍ وَلَا وُقُوْفٍ مَعَ سَبَبٍ وَلَا شِرْکٍ
بِشَیْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ اِذَا فَعَلْتَ ھٰذَا
رَاَیْنَا الْطَافَہٗ حَوَالَیْکَ یَاْتِیْکَ رَحْمَتُہٗ
تَجْمَعُکَ وَنِعْمَتُہٗ وَمِنَّتُہٗ تَکْسُوْکَ

ریاکار کے کپڑے پاک ستھرے اور دل نجس ہوتا ہے۔ وہ مباح چیزوں میں رغبت کرتا ہے اور کمانے میں کاہلی کرتا ہے اور دین کے بدلے میں کھانا کھاتا ہے، پرہیز گاری ذرا بھی نہیں کرتا کھلا ہوا حرام کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عام لوگوں پر مخفی رہتا ہے اور خواص بندگانِ الٰہی پر مخفی نہیں رہتا۔ کل زہد و طاعت اس کی ظاہر داری کی ہے اس کا ظاہر آباد ہے۔ اور باطن ویران۔

تجھ پر افسوس: اللہ تعالیٰ کی طاعت قلب سے ہوتی ہے نہ ساتھ قالب کے۔ یہ کل چیزیں ایک ایسا امر ہیں جن کا علاقہ قلب و اسرار اور معانی کے ساتھ ہے نہ ظاہر سے۔ جس حالتِ ظاہر میں تو مبتلا ہے اس سے برہنہ ہو جا تاکہ میں حق عزوجل سے تجھے ایسا لباس لے کر دوں جو کبھی پرانا ہی نہ ہو، تو کپڑے اتار دے تاکہ وہ خود تجھ کو خلعتِ خاص پہنا دے تو اپنے وہ کپڑے جن سے حقوقِ الٰہی میں سستی ہوتی ہے اتار ڈال۔ تو اپنے وہ کپڑے جن سے تو مخلوقِ خدا کے ساتھ ملتا ہے اور خلق سے تیرے شرک کا سبب بنتے ہیں اتار پھینک۔ خواہشاتِ نفسانیہ اور رعونت اور فخر اور نفاق کا جامہ اور مخلوق میں اپنی مقبولیت اور ان کی توجہ اور عطا کا۔ جن کپڑوں کا استعمال کرکے تو خواہشمند ہوتا ہے سب اتار دے۔ دنیا کے کپڑے اتار اور آخرت کا لباس پہن۔ اپنی طاقت اور قوت اور وجود سے علیحدہ ہو جا اور بغیر اس کے کہ تو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کرے اور سبب کا متلاشی ہو اور مخلوقات میں سے کسی کو شریک بنائے، آفتِ شرک سے بچ کر، اللہ عزوجل کے سامنے آ پڑ جب تو ایسا کرنے لگا ہم اس کے الطاف تیرے ارد گرد دیکھنے لگیں گے۔ رحمتِ الٰہی تیرے پاس آ جائے گی، اور تجھے اطمینان بخشے گی اور اس کے نعمت و احسان تجھے

وَتَضُمُّكَ اِلَيْهَا اُقْرُبْ اِلَيْهِ اِنْقَطِعْ اِلَيْهِ عُرْيَانًا بِلَا اَنْتَ وَلَا غَيْرِكَ سِرَّ اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا مُنْفَصِلًا عَنْ غَيْرِهٖ سِرًّا اِلَيْهِ مُتَفَرِّقًا مُتَفَارِقًا حَتّٰى يَجْمَعُكَ وَيُوْصِلُكَ وَيُقَوِّي ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ حَتّٰى لَوْ اُغْلِقَ الْاَبْوَابُ عَلَيْكَ وَحُمِّلَكَ جَمِيْعَ الْاَثْقَالِ لَا يَضُرُّكَ ذٰلِكَ بَلْ يَحْفَظُكَ فِيْهِ مَنْ اَفْنَى الْخَلْقَ بِيَدِ تَوْحِيْدِهٖ وَاَفْنَى الدُّنْيَا بِيَدِ زُهْدِهٖ وَاَفْنٰى مَا سِوٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِ الرَّغْبَةِ عَنْهُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الصَّلَاحَ وَالنَّجَاحَ وَحُظِيَ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِاِمَاتَةِ نُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ وَشَيَاطِيْنِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا عَلَيْكُمْ بِالْمَوْتِ الْخَاصِّ قَبْلَ مَوْتِ الْعَامِّ ۔

لباس پہنائیں گے اور تجھے اپنی طرف ملالیں گے تو خدا کی طرف بھاگ آ۔ اپنے آپ اور غیروں سے علیحدہ ہو کر خدا کی طرف آجا۔ غیر اللہ سے انقطاع کلی کر کے خدا کی طرف آ سب سے جدائی و تفرقہ کر کے خدا کی طرف چل پڑ تاکہ وہ تجھے مطمئن کر دے اور حقیقت پر پہنچا دے اور تیرے ظاہر و باطن کو قوت بخش دے۔ پھر اگر تیرے اوپر تمام دروازے بند کر دیے جائیں اور تیرے اوپر تمام بوجھ پڑ جائیں تو بھی تجھے نقصان نہ پہنچے گا بلکہ حفاظت الٰہی تیرے شامل حال رہے گی جس نے خلق کو توحید کے ہاتھ سے اور دنیا کو زہد کے ہاتھ سے اور ماسوی اللہ کو بے رغبتی کے ہاتھ سے فنا کر دیا پس اس نے پوری فلاح و فتحمندی حاصل کر لی اور دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ دے دیا گیا قبل اس کے کہ تم مرو اپنے نفوس اور خواہشات اور شیطانوں کے مار ڈالنے کو لازم پکڑو عام موت سے پہلے تم خاص موت کو لازم پکڑو (وہ ماسوی اللہ سے جدائی ہے)۔

يَا قَوْمِ اَجِيْبُوْنِيْ فَاِنِّيْ دَاعِيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْعُوْكُمْ اِلٰى بَابِهٖ وَطَاعَتِهٖ لَا اَدْعُوْكُمْ اِلٰى نَفْسِيْ اَلْمُنَافِقُ لَيْسَ بِدَاعِ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ دَاعٍ اِلٰى نَفْسِهٖ هُوَ طَالِبُ الْحُظُوْظِ وَالْقَبُوْلِ طَالِبُ الدُّنْيَا ۔

اے قوم! میری نصیحت قبول کرو، میں اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت دینے والا ہوں۔ تم کو اس کے دروازہ اور طاعت کی طرف بلاتا ہوں نہ اپنے نفس کی طرف۔ منافق تو خلق کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلانے والا ہے۔ وہ تو نفسانی حصوں کا اور خلق میں مقبولیت کا اور دنیا کا طلب کرنے والا ہے۔

يَا جَاهِلُ تَتْرُكُ سَمَاعَ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَقْعُدُ فِيْ صَوْمَعَتِكَ وَحْدَكَ مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ تَحْتَاجُ اَوَّلًا اِلٰى صُحْبَةِ الشُّيُوْخِ وَقَتْلِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى عَزَّ وَجَلَّ تَلْزَمُ بَابَ دُوْرِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

اے جاہل! تو ایسے کلام سننے سے چھوڑتا ہے اور اپنے نفس و خواہشات کو لے کر تنہا اپنے خلوت خانہ میں بیٹھتا ہے تو اولاً صحبت مشائخ کرام اور نفس و طبیعت کے قتل کرنے کا حاجت مند اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کا محتاج ہے۔ اولاً مشائخ کی چوکھٹ اور دروازہ کو لازم پکڑ اور اس کے بعد ان کے

تَنْفَرِدُ عَنْهُمْ وَ تَتَّخِذُ فِیْ صَوْمَعَتِكَ وَحْدَكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَمَّ هٰذَا لَكَ صِرْتَ دَوَاءً لِلْخَلْقِ مَهْدِيًّا بِإِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتَ لِسَانٌ وَرِعٌ وَ قَلْبٌ فَاجِرٌ لِسَانُكَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَلْبُكَ يَعْتَرِضُ عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ وَ بَاطِنُكَ كَافِرٌ ظَاهِرُكَ مُوَحِّدٌ وَ بَاطِنُكَ مُشْرِكٌ زُهْدُكَ عَلٰى ظَاهِرِكَ دِيْنُكَ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَ بَاطِنُكَ خَرَابٌ كَبَيَاضٍ عَلٰى بَيْتِ الْخَلَاءِ وَ قُفْلٌ عَلٰى مَزْبَلَةٍ إِذَا كُنْتَ هٰكَذَا تَخَيَّمَ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَلْبِكَ وَ يَجْعَلُهُ مَسْكَنًا لَهُ، اَلْمُؤْمِنُ يَبْتَدِئُ بِعِمَارَةِ بَاطِنِهِ ثُمَّ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهِ كَالَّذِيْ يَعْمَلُ دَارًا يُنْفِقُ عَلَى الدَّاخِلِ مِنْهَا مَبَالِغَ مِنَ الْمَالِ وَ بَابُهَا خَرَابٌ فَإِذَا كَمُلَ عِمَارَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْمَلُ بَابُهَا كَذَا الْبِدَايَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضَاهُ ثُمَّ الْتِفَاتُكَ اِلَى الْخَلْقِ بِإِذْنِهِ الْبِدَايَةُ بِتَحْصِيْلِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ بِتَنَاوُلِ الْاَقْسَامِ مِنَ الدُّنْيَا ۔

فیض صحبت میں رہ کر ان سے علیحدہ ہوجانا اور خلوت کدہ میں تنہا حق عزوجل کی معیت میں بیٹھ جانا۔ پس جب یہ مرتبہ تجھے پورے طور پر حاصل ہوجائے گا اس وقت تو خدا کے حکم سے خلق کی دوا اور ان کا ہادی و مہدی بن جائے گا۔ تیری زبان پرہیزگار بننے والی ہے اور قلب فاسق و فاجر۔ تیری زبان حمد الٰہی کرتی ہے اور تیرا قلب اس پر معترض ہے۔ تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر، تیرا ظاہر موحد ہے اور تیرا باطن مشرک، تیرا زہد اور تیری دینداری سب ظاہری ہے اور تیرا باطن خراب و ویران جیسے بیت الخلاء پر قلعی اور سپیدی اور کوڑا گھر پر قفل۔ جب تو اس حالت پر ہے تو تیرے قلب پر شیطان نے خیمہ لگا لیا ہے اور اس کو اپنا مسکن بنا لیا ہے۔ ایمان والا تو اپنے باطن کو آباد کرتا ہے پھر ظاہر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوتا ہے مثل گھر تیار کرنے والے کے کہ وہ اول اندرونی عمارت میں زر کثیر صرف کر دیتا ہے اور اس کا دروازہ ہنوز خراب رہتا ہے۔ پھر جب گھر کی اندرونی عمارت تکمیل کو پہنچ جاتی ہے اس وقت دروازہ بناتا ہے۔ اسی طرح سے سالک کے لیے ابتداء اللہ عزوجل اور اس کی رضامندی سے ہونی چاہیے پھر مخلوق کی طرف توجہ خدا کے حکم سے ابتداء ساتھ تحصیل آخرت کے ہونا چاہیے پھر ساتھ حاصل کرنے دنیا کے حصوں کے جو کہ مقسوم ہیں۔

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

نویں مجلس

صبح کے وقت جمعہ کے دن ۲۲ شوال المکرم ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا،

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ

قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ حَبِيْبَهٗ وَلٰكِنْ قَدْ يَبْتَلِيْهِ بِشَيْءٍ الْمُؤْمِنُ تَثْبُتُ عِنْدَهٗ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيْهِ بِشَيْءٍ إِلَّا لِمَصْلَحَةٍ تَعْقُبُ ذٰلِكَ إِمَّا دُنْيَا أَوْ أُخْرٰى فَهُوَ رَاضٍ بِالْبَلَاءِ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُتَّهِمٍ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ أَشْغَلَهٗ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ۔

ارشاد فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں عذاب دیتا اپنے محبوب کو لیکن کبھی اس کی آزمائش کسی چیز کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔ ایمان والے کو یہ امر متحقق ہوتا ہے کہ یہ آزمائش الٰہی عزوجل کسی مصلحت پر مبنی ہے جو اس آزمائش کے بعد دنیا و آخرت میں ہوگی۔ پس وہ بلا پر راضی اور صبر کرنے والا رہتا ہے اپنے رب پر کسی طرح کی تہمت دھرنے والا نہیں ہوتا۔ اس کا پروردگار اس بلا کی وجہ سے اس کو دوسرے امور سے روک لیتا ہے۔

يَا مَشْغُوْلِيْنَ بِالدُّنْيَا دَعُوْا عَنْكُمُ الْكَلَامَ فِيْ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فَإِنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهَا بِأَلْسِنَتِكُمْ لَا بِقُلُوْبِكُمْ أَنْتُمْ مُعْرِضُوْنَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهٖ وَعَنْ أَنْبِيَائِهٖ وَأَتْبَاعِهِمْ عَلَى الْحَقِيْقَةِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَفَاؤُهُمْ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ أَنْتُمْ مُنَازِعُوْنَ الْقَدَرَ وَالْقُدْرَةَ قَدْ قَنَعْتُمْ بِعَطَاءِ الْخَلْقِ عَنْ عَطَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَنِهٖ لَا كَلَامَ لَكُمْ وَقِسْمُكُمْ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ حَتّٰى تَتُوْبُوْا وَتُخْلِصُوْا فِي التَّوْبَةِ وَتَثْبُتُوْا عَلَيْهَا وَتُوَافِقُوا الْقَدَرَ وَالْقَضَاءَ فِيْمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ فِيْمَا يَعِزُّ وَيُذِلُّ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ وَالْمَرَضِ فِيْمَا تُحِبُّوْنَ وَفِيْمَا تَكْرَهُوْنَ

اے دنیا میں مشغول رہنے والو! تم ان مقامات میں چہ میگوئیاں چھوڑ دو، کلام نہ کرو، تم تو محض اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو نہ کہ دلوں سے۔ تم اللہ عزوجل کے اور اس کے کلام سے اور اس کے پیغمبروں اور ان کے پیروؤں سے جو کہ ان کے سچے جانشین اور وصی ہیں روگردانی کرنے والے ہو۔ تم تو تقدیر و قدرت میں جھگڑا کرنے والے ہو۔ تم نے تو خلق کی عطا پر اللہ عزوجل کی عطا سے اور اس کے احسانات سے اکتفا کر لیا ہے۔ تمہارا کلام اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص کیساتھ نہ کرو اور اس پر ثابت نہ ہو اور ہر نفع و نقصان میں اور عزت و ذلت، امیری و فقیری، عافیت و مرض اور پسندیدہ اور مکروہ چیزوں میں جو موافق تقدیر الٰہی ہوتی ہیں موافقت نہ کرو گے معتبر و مسموع نہ ہوگا۔

يَا قَوْمِ تَابِعُوْا حَتّٰى تُتَابَعُوْا اخْدِمُوْا تَابِعُوا الْأَقْضِيَةَ وَالْأَقْدَارَ وَاخْدِمُوْهَا حَتّٰى يُتَابِعُوْكُمْ وَيَخْدِمُوْكُمْ ذَلُّوْا لَهَا حَتّٰى يَذِلَّ لَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

اے قوم! تم خدا کی تابعداری کرو تاکہ تمہاری تابعداری کی جائے، خدمت گزاری کرو، قضا و قدر کے پیرو ہو اور اس کے خادم بن جاؤ تاکہ وہ تمہارے پیرو اور غلام بن جائیں۔ تم ان کے سامنے جھک جاؤ تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکیں۔ کیا تم نے نہیں سنا جیسی کرنی ویسی بھرنی، جیسے تم ہو گے ویسا تمہارا حاکم مقرر کیا جائے گا۔ تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں۔ حق عزوجل بندوں کے

لِلْعَبِيْدِ ۚ يُجَازِي عَلَى الْقَلِيْلِ بِالْكَثِيْرِ الصَّحِيْحُ لَا يُسَمِّيْهِ فَاسِدًا وَالصَّادِقُ لَا يُسَمِّيْهِ كَاذِبًا

يَا غُلَامُ إِذَا خَدَمْتَ خُدِمْتَ إِذَا وَافَقْتَ وُفِّقْتَ اِخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِخِدْمَةِ هٰؤُلَاءِ السَّلَاطِيْنِ الَّذِيْنَ لَا يَضُرُّوْنَ وَلَا يَنْفَعُوْنَ اَيْشٍ يُعْطُوْنَكَ يُعْطُوْنَكَ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ وَيَقْدِرُوْنَ يُقَسِّمُوْنَ لَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْسِمْهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَيْءَ مُسْتَأْنِفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ إِنْ قُلْتَ اَنَّ عَطَاءَهُمْ مُسْتَأْنِفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَفَرْتَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّهُ لَا مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُتَقَدِّمَ وَلَا مُتَأَخِّرَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ قُلْتَ اِنِّيْ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ قُلْتُ لَكَ كَيْفَ تَعْلَمُ هٰذَا وَتُقَدِّمُ غَيْرَهُ عَلَيْهِ ۔

◆ ◆ ◆

وَيْحَكَ كَيْفَ تُفْسِدُ آخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ كَيْفَ تُفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَالْخَلْقِ كَيْفَ تُفْسِدُ تَقْوَاكَ بِشَكْوَاكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظٌ لِلْمُتَّقِيْنَ وَنَاصِرٌ لَهُمْ وَرَادٌّ عَنْهُمْ وَمُعَلِّمٌ لَهُمْ وَمُكْرِمٌ لَهُمْ بِنَفْسِهٖ وَاٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمْ وَيُغْنِيْهِمْ

واسطے ظلم کرنے والا نہیں۔ تھوڑے عمل پر وہ بہت بدلہ دیتا ہے وہ صحیح کا فاسد اور سچے کا جھوٹا نام تجویز نہیں کرتا۔

اے غلام! جب تو خدمت کرے گا مخدوم بنا دیا جائیگا۔ جب تو تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا توفیقِ خیر دے دیا جائے گا۔ حق عزوجل کی خدمت گزاری کر اور دنیا کے ان بادشاہوں کی خدمت میں مشغول ہو کر جو تجھے نقصان و نفع نہیں پہنچا سکتے خدا کی طرف سے لاپروائی مت کر۔ یہ تجھے کیا دیں گے جو چیز تیرے لیے مقسوم نہیں کیا وہ تجھے دے سکتے ہیں اور کیا تیرے لیے ایسی چیز مقسوم کر دینے پر ان کو قدرت ہے جو حق عزوجل نے تیرے لیے مقرر و مقدر نہیں فرمائی ان کے نزدیک کوئی چیز نئی نہیں ہے جو بھی تیرا مقسوم ہے وہی دے سکتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے کہ ان کی عطا مستقلاً جدید انہیں کی طرف سے ہے تو تو کافر ہو جائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی دینے والا منع کرنے والا نقصان و نفع پہنچانے والا نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے مقدم ہے اور نہ مؤخر بعد میں باقی رہنے والا اللہ ہی اللہ ہے۔ پس اگر تو یہ کہے کہ میں اسے جانتا ہوں تو میں تجھ سے کہوں گا کہ تو اس کو کیونکر جانتا ہے اگر تو اس کو جانتا پھر غیرِ خدا کو اس پر کیسے مقدم رکھتا۔

تجھ پر افسوس! تو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض اور مولیٰ تعالیٰ کی طاعت کو نفس اور خواہش اور شیطان اور خلق کی طاعت کے عوض اور تقویٰ کو شکوہ و گلہ کے عوض جو غیرِ خدا سے کرتا ہے کیسے فاسد کر رہا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل پرہیزگاروں کا محافظ و مددگار ہے اور ان کی طرف سے مدافعت فرمانے والا اور ان کو تعلیم دینے والا اور ان کو اپنی معرفت کا سکھانے والا اور ان کا ہاتھ پکڑنے والا ہے اور ان کو تکلیف دہ چیزوں

الْمَكَارِهِ وَنَاظِرًا إِلَى قُلُوبِهِمْ وَرَازِقَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَحْيِ مِنِّي كَمَا تَسْتَحْيِي مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَغْلَقَ الْعَبْدُ أَبْوَابَهُ وَأَرْخَى أَسْتَارَهُ وَاخْتَفَى مِنَ الْخَلْقِ وَخَلَا بِمَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ جَعَلْتَنِي أَهْوَنَ النَّاظِرِينَ إِلَيْكَ۔

سے نجات دیتا ہے اور ان کے قلبوں کی طرف دیکھنے والا اور جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں وہاں سے ان کو رزق پہنچانے والا ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اے ابن آدم تو مجھ سے شرما جیسا کہ تو اپنے نیک پڑوسی سے شرماتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور اس پر پردے ڈال لیتا ہے اور خلق سے چھپ کر خلوت میں بیٹھ کر معصیتِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھے ادنیٰ درجہ کا سمجھا تو خلق سے شرمایا اور مجھ سے شرم نہ آئی۔

❖ ❖ ❖

الْمَجْلِسُ الْعَاشِرُ

دسویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ رَابِعَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ الْمُكَرَّمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا وَالْأَتْقِيَاءُ مِنْ أُمَّتِي بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ الْمُتَّقِي لَا يَتَكَلَّفُ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا صَارَتْ طَبْعَهُ فَهُوَ يَعْبُدُ اللهَ بِظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ مِنْهُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ يَتَكَلَّفُ وَلَا سِيَّمَا فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَكَلَّفُهَا ظَاهِرًا وَيَتْرُكُهَا بَاطِنًا لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ مَدْخَلَ الْمُتَّقِينَ لِكُلِّ مَكَانٍ مَقَالٌ وَلِكُلِّ عَمَلٍ رِجَالٌ لِلْحَرْبِ رِجَالٌ

اتوار کے دن صبح کے وقت ۲۴ شوال المکرم ۵۴۵ھ کو ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ میں اور میری اُمت کے متقی تکلف سے بری ہیں متقی عبادتِ الٰہی میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت تو ان کی طبیعت ہو جاتی ہے۔ متقی اللہ کی عبادت بغیر تکلف کے ظاہر و باطن دونوں سے کرتا ہے لیکن منافق پس وہ تو ہر حالت میں تکلف ہی کرتا ہے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت میں وہ عبادت کو ظاہر میں بہ تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں اس کو چھوڑتا ہے وہ متقیوں کے مقام میں داخل ہونے کی قدرت ہی نہیں رکھتے۔ ہر جگہ کے لیے ایک خاص گفتگو ہے اور ہر عمل کے لیے مخصوص مرد۔ لڑائی کے قابل وہی آدمی ہیں جو

خُلِقْتَ لَهَا۔

يَا مُنَافِقُونَ تُوبُوا مِنْ نِفَاقِكُمْ وَارْجِعُوا مِنْ اِبَاقِكُمْ كَيْفَ تَتْرُكُونَ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ عَلَيْكُمْ وَيَشْتَفِيْ بِكُمْ إِنْ صَلَّيْتُمْ وَصُمْتُمْ فَعَلْتُمْ ذَالِكَ لِلْخَلْقِ لَا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰكَذَا إِنْ تَصَدَّقْتُمْ وَزَكَّيْتُمْ وَحَجَجْتُمْ أَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ عَنْ قَرِيْبٍ تَصْلَوْنَ نَارًا حَامِيَةً إِنْ لَمْ تَتَدَارَكُوا وَتَتُوبُوا وَتَعْتَذِرُوا عَلَيْكُمْ بِالْاِتِّبَاعِ مِنْ غَيْرِ اِبْتِدَاعٍ عَلَيْكُمْ بِمَذْهَبِ السَّلَفِ الصَّالِحِ اِمْشُوا فِي الْجَادَّةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ لَا تَشْبِيْهَ وَلَا تَعْطِيْلَ بَلْ اِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلَا تَطَبُّعٍ وَلَا تَشَدُّدٍ وَلَا تَشَدُّقٍ وَلَا تَمَعْقُلٍ يَسَعُكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

وَيْحَكَ تَحْفَظُ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْمَلُ بِهِ تَحْفَظُ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْمَلُ بِهَا فَلِأَيِّ شَيْءٍ تَفْعَلُ ذَالِكَ تَأْمُرُ النَّاسَ وَأَنْتَ لَا تَفْعَلُ وَتَنْهَاهُمْ وَأَنْتَ لَا تَنْتَهِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا

اس کیلئے پیدا کیے گئے۔

اے جماعت منافقین اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے بھاگنے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسنے نزدیک ہونے کے لیے کیوں چھوڑتے ہو۔ اگر تم ایسی ہی نماز پڑھو گے اور روزہ رکھو گے تو یہ سب خلق کے لیے ہوگا نہ کہ حق عزوجل کے واسطے اور ایسے ہی اگر صدقہ دو گے اور زکوٰۃ دو گے اور حج کرو گے سب بیکار ہوگا تم کام کرنے والے اور مشقت میں پڑنے والے ہو۔ عنقریب تم سخت گرم و تیز آگ میں جلو گے اگر تم نے اس کا تدارک نہ کیا اور توبہ و معذرت نہ کی۔ تم بغیر بدعت کے اتباع شرع کو لازم پکڑو، (بدعت سیئہ سے بچو) سلف صالح کے طریقوں کو اختیار کرو تم سیدھے راستے صراطِ مستقیم پر چلو جس میں نہ تشبیہ ہے اور نہ تعطیل[1] بلکہ محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں (سنتوں) کا اتباع ہے۔ بلا تکلف و بلا بناوٹ کے اور بلا تشدد اور بلا دریدہ دہنی اور بغیر غور و فکر کے اس سے تمہیں وہ وسعت مل جائے گی جو تم سے پہلوں کو تھی۔

تجھ پر افسوس تو قرآن حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو حفظ کرتا ہے اور ان پر عامل نہیں۔ تو یہ کیا کر رہا ہے تو دوسرے آدمیوں کو حکم دیتا ہے اور خود وہ کام نہیں کرتا اور تو دوسروں کو روکتا ہے اور خود اس کام سے باز نہیں رہتا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کبر مقتا الآیۃ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ وہ

[1] تشبیہ۔ خدا کو کسی مخلوق کے ساتھ مشابہ قرار دینا۔ تعطیل، خدا کو معاذ اللہ بیکار و معطل ٹھہرانا۔ اہل اسلام میں گمراہ فرقے ہیں ایک مشبہ اور دوسرا معطلہ جو اس کے قائل ہیں۔ معاذ اللہ۔ قادری غفرلہ

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ لِمَ تَقُوْلُوْنَ وَ تُخَالِفُوْنَ مَا تَسْتَحْيُوْنَ لِمَ تَدَّعُوْنَ الْإِيْمَانَ وَلَا تُؤْمِنُوْنَ الْإِيْمَانُ هُوَ الْمُقَاوِمُ لِلْاٰفَاتِ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقْلِهَا هُوَ الْمُصَارِعُ هُوَ الْمُقَاتِلُ اَلْإِيْمَانُ هُوَ الْمُتَكَرِّمُ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الدُّنْيَا اَلْإِيْمَانُ يَتَكَرَّمُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ الْهَوٰى يَتَكَرَّمُ لِوَجْهِ الشَّيْطَانِ وَ لِاَغْرَاضِ النَّفْسِ مَنْ فَاتَهٗ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَعَدَّ عَلٰى بَابِ الْخَلْقِ مَنْ ضَيَّعَ طَرِيْقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ ضَلَّ عَنْهَا قَعَدَ عَلٰى طَرِيْقِ الْخَلْقِ مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ فِيْ وَجْهِهٖ وَ قَطَّعَ عِطَاءَهُمْ عَنْهُ حَتّٰى يَرُدَّهٗ بِذٰلِكَ اِلَيْهِ يُقِيْمُهٗ عَنِ الْغُدُرِ اِلَى الشَّطِّ يُقِيْمُهٗ عَنْ لَا شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ۔

وَيْحَكَ تَفْرَحُ بِقُعُوْدِكَ عِنْدَ الْغُدُرِ فِي الشِّتَاءِ عَنْقَرِيْبٍ يَجِيْءُ الصَّيْفُ وَ يَنْشِفُ الْمَاءُ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَتَمُوْتُ مَكَانَكَ الَّذِيْ عِنْدَ الشَّطِّ فَاِنَّهٗ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقَطِعُ مَاءُهٗ وَ فِي الشِّتَاءِ يَزِيْدُ وَيَكْثُرُ كُنْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكُنْ غَنِيًّا عَزِيْزًا اَمِيْرًا مُؤَمَّرًا دَلِيْلًا مَنِ اسْتَغْنٰى بِاللّٰهِ اِحْتَاجَ اِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَ هٰذَا شَيْءٌ لَا يُجِيْءُ بِالتَّحَلِّيْ وَ

باتیں کہو جو کر تے نہیں ہو کیوں کہتے ہو اور مخالفت کرتے ہو شرماتے نہیں۔ کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔ ایمان تو آفتوں کا مقابلہ کرنے والا اور ان کے بوجھوں کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی مقابل کو زیر کرنے والا اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی تو مومن کے نزدیک تمام دنیاوی چیزوں سے مکرم ہے۔ ایمان کی کرامت وعظمت اللہ عزوجل کے واسطے کی جاتی ہے اور نفس وہوا کی کرامت وتعظیم شیطان اور اغراضِ نفسانیہ کے لیے۔ جو خدا کا دروازہ چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کے دروازہ پر بیٹھتا ہے جو اللہ کے راستہ کو ضائع کر دیتا ہے اور اس سے بہک جاتا ہے مخلوق کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس پر خلق کے دروازے بند کر دیتا ہے اور ان کے عطیات کو ان سے قطع کر دیتا ہے تاکہ اس کو اس طریقہ سے اپنی طرف پھیرے اور اس کو حوضوں سے ہٹا کر کنارے پر کھڑا کر دے اس کو لاشے محض سے نکال کر شے کی طرف کھڑا کر دے۔

تجھ پر افسوس! کہ تو موسم سرما میں اپنے حوضوں پر بیٹھنے پر خوش ہوتا ہے عنقریب موسم گرما آرہا ہے۔ جو پانی تیرے پاس ہے اس کو وہ چوس لے گا، وہ خشک ہو جائے گا اور تو مر جائے گا۔ تو دریا کے کنارے کو اپنی جگہ مقرر کر جس کا پانی گرمیوں میں منقطع نہیں ہوتا ہے اور جاڑے میں بکثرت بڑھ جاتا ہے۔ تو اللہ کے ساتھ رہ، غنی، عزیز وامیر وحاکم وسردار بن جائے گا جو خدا کے تعلق کی وجہ سے ماسوی اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے، ہر شے اس کی محتاج بن جاتی ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو کہ زینت وآراستگی وآرزو سے

وَالتَّمَنِّي وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِي الصُّدُوْرِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ ۔

* * *

يَا غُلَامُ لِيَكُنِ الْخَرَسُ دَأْبَكَ وَالْخُمُوْلُ لِبَاسَكَ وَالْهَرَبُ مِنَ الْخَلْقِ كُلَّ مَقْصُوْدِكَ وَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ تَنْقُبَ فِي الْاَرْضِ سِرْبًا تَخْتَفِيْ فِيْهِ فَافْعَلْ يَكُوْنُ هٰذَا دَأْبَكَ اِلٰى اَنْ يَتَرَعْرَعَ اِيْمَانُكَ وَيَقْوٰى قَدَمُ اِيْقَانِكَ وَيَنْبُتَ رِيْشُ جَنَاحِ صِدْقِكَ وَتَنْفَتِحَ عَيْنَا قَلْبِكَ فَتَرْفَعُ اَرْضَ بَيْتِكَ وَتَطِيْرُ اِلٰى جَوِّ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَطُوْفُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ وَالْبَرَّ وَالْبَحْرَ وَالسَّهْلَ وَالْجَبَلَ تَطُوْفُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَاَنْتَ مَعَ الدَّلِيْلِ الْخَفِيْرِ الرَّفِيْقِ حِيْنَئِذٍ اَطْلِقْ لِسَانَكَ فِي الْكَلَامِ وَاخْلَعْ لِبَاسَ الْخُمُوْلِ وَاتْرُكِ الْهَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ وَاخْرُجْ مِنْ سِرْبِكَ اِلَيْهِمْ فَاِنَّكَ دَوَاءٌ لَهُمْ غَيْرُ مُتَضَرِّرٍ بِهِمْ لَا تُبَالِيْ بِقِلَّتِهِمْ وَكَثْرَتِهِمْ وَاِقْبَالِهِمْ وَاِدْبَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ لَا تُبَالِيْ اَيْنَمَا تَقَلَّبْتَ وَاَنْتَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۔

يَا قَوْمِ اعْرِفُوْا هٰذَا الْخَالِقَ وَتَأَدَّبُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ مَا دَامَتْ قُلُوْبُكُمْ بَعِيْدَةً عَنْهُ فَاَنْتُمْ تُسِيْئُوْنَ الْاَدَبَ عَلَيْهِ فَاِذَا قَرُبَتْ

حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی شے سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں کے اندر جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے ۔

اے غلام ! چاہیے کہ گونگا پن تیری عادت ہو اور گمنامی تیرا لباس ہو اور مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہے ۔ اور اگر تو اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ زمین میں سرنگ لگا کر اس میں چھپ جائے پس کر گزر ۔ یہ طریقہ تیرا اس وقت تک رہے کہ تیرا ایمان بڑھ جائے اور تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جائے اور تیری سچائی کے بازوؤں پر پر نکل آئیں اور تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں ۔ اس حالت پر پہنچ کر تو اپنے گھر کی زمین سے بلند ہو جائے گا اور علم الٰہی کے میدان میں اُڑنے لگے گا ۔ خشک و تر ، شرق و غرب ، نرم زمین اور پہاڑ ، اور آسمان و زمین کا طواف کرے گا اور تیرے ساتھ راہبر امان دینے والا اس سفر دکھن کا رفیق ہوگا ۔ پس اس حالت میں تو اپنی زبان کو گفتگو میں گویا کر دینا اور گمنامی کا لباس اتار دینا اور مخلوق کی طرف سے بھاگنے کو چھوڑ دینا اور اپنی سرنگ خلوت خانہ سے نکل کر ان کی طرف آجانا پس بہ تحقیق تو ان کی دوا ہے اور اپنے نفس کے لیے کسی سے طالب مدد نہیں تو ان کی کمی اور زیادتی اور توجہ و بے توجہی اور ان کی تعریف و بُرائی کی پرواہ نہ کر تو کسی قسم کی پرواہ نہ کر جہاں بھی گھرے گا اٹھا لیا جائے گا اور تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہوگا ۔

اے قوم ! اس خالق کو پہچانو اور اس کے سامنے ادب سے رہو جب تک تمہارے دل اس سے دور ہیں تم بے ادب بنے رہو گے ۔ پس جب تمہارے قلوب

حَسَنَ اَدَبُهَا هٰذَيَانُ الْغِلْمَانِ عَلَى الْبَابِ قَبْلَ رُكُوْبِ الْمَلِكِ فَاِذَا رَكِبَ جَاءَ خَرَسُهُمْ وَحَسُنَ اَدَبُهُمْ لِاَنَّهُمْ قَرِيْبُوْنَ مِنْهُ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَهْرُبُ اِلٰى زَاوِيَةٍ اَلْاِقْبَالُ عَلَى الْخَلْقِ هُوَ عَيْنُ الْاِدْبَارِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَخْلَعَ الْاَرْبَابَ وَتَقْطَعَ الْاَسْبَابَ وَتَتْرُكَ رُؤْيَةَ الْخَلْقِ فِي النَّفْعِ وَالضُّرِّ اَنْتُمْ اَصِحَّاءُ مَرْضٰى اَغْنِيَاءُ فُقَرَاءُ اَحْيَاءٌ مَوْتٰى مَوْجُوْدُوْنَ مَعْدُوْمُوْنَ اِلٰى مَتٰى هٰذَا الْاِبَاقُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ اِلٰى مَتٰى عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَتَخْرِيْبُ الْاٰخِرَةِ اِنَّمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ فَكَيْفَ يُحِبُّ بِهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَلْقُ وَالْخَالِقُ كَيْفَ يَحْصُلُ هٰذَا فِيْ حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ هٰذَا كِذْبٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْكِذْبُ مُجَانِبُ الْاِيْمَانِ كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ اَعْمَالُكَ دَلَائِلُ عَلٰى اِعْتِقَادِكَ ظَاهِرُكَ دَلِيْلٌ عَلٰى بَاطِنِكَ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ بَاطِنُكَ ظَاهِرٌ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ خَوَاصِّهٖ مِنْ عِبَادِهٖ اِذَا وَقَعَ بِيَدِكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ فَتَاَدَّبْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتُبْ مِنْ ذُنُوْبِكَ قَبْلَ

اس سے نزدیک ہوجائیں گے قلب اچھا ادب کرنے لگیں گے غلاموں کی در دروازہ پر بیہودہ بکواس بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے تک رہتی ہے پس جب بادشاہ سوار ہوجاتا ہے تو غلاموں کو گونگاپن آجاتا ہے اور باادب ہوجاتے ہیں کیوں کہ وہ بادشاہ سے نزدیک ہونے والے ہیں ان میں سے ہر ایک ایک گوشے کی طرف بھاگنے لگتا ہے خلق کی طرف توجہ بھی بعینہٖ حق عزوجل سے اعراض ہے تجھے فلاح ونجات جب تک حاصل نہیں ہوسکتی کہ جب تک تو دوستوں سے علیحدہ نہ ہو اور اسباب سے قطع تعلق نہ کرے اور نفع ونقصان میں مخلوق کی طرف توجہ کرنہ چھوڑ دے۔ تم بظاہر تندرست ہو لیکن باطن میں بیمار۔ تم بظاہر غنی ہو حقیقۃً فقیر، بظاہر زندہ ہو حقیقۃً مُردے، بظاہر موجود ہو حقیقۃً معدوم۔ یہ اللہ تعالیٰ سے بھاگنا، اس سے روگردانی کرنا کب تک رہے گی۔ دُنیا کی تعمیر وآبادی آخرت کی بربادی و خرابی کب تک کروگے۔ تم میں سے ہر ایک کے ایک ہی قلب تو ہے پس اس سے دنیا وآخرت دونوں کی کیسے محبت کروگے اس میں خلق وخالق دونوں کیسے سمائیں گے۔ یہ بات ایک حالت میں ایک قلب میں کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ دعویٰ جھوٹا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جھوٹ ایمان سے دوری رکھنے والا ہے۔ ہر ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں موجود ہو۔ تیرے عمل تیرے اعتقاد پر دلیل ہیں تیرا ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے اور اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن اللہ عزوجل اور اس کے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ ان خاص بندگانِ خدا سے اگر کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو اس کے روبرو ادب کے ساتھ رہ اور توبہ کر اور اس کی ملاقات سے پہلے اپنے

لِقَائِهِ تَصَاغَرْ عِنْدَهُ وَتَوَاضَعْ لَهُ إِذَا تَوَاضَعْتَ لِلصَّالِحِيْنَ فَقَدْ تَوَاضَعْتَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَوَاضَعْ فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسِنِ الْأَدَبَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ قَالَ مَا أَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ السِّنِّ فَحَسْبُ بَلْ حَتّٰى تُضَافَ إِلٰى كِبَرِ السِّنِّ التَّقْوٰى فِي امْتِثَالِ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ وَمُلَازَمَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِلَّا فَكَمْ مِنْ شَيْخٍ لَا يَجُوْزُ احْتِرَامُهُ وَلَا السَّلَامُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي رُؤْيَتِهِ بَرَكَةٌ الْأَكَابِرُ الْمُتَّقُوْنَ الصَّالِحُوْنَ الْمُتَوَرِّعُوْنَ الْعَامِلُوْنَ بِالْعِلْمِ الْمُخْلِصُوْنَ فِي الْعَمَلِ الْأَكَابِرُ الْقُلُوْبُ الصَّافِيَةُ الْمُعْرِضَةُ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَكَابِرُ الْقُلُوْبُ الْعَارِفَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَكَابِرُ الْعَامِلَةُ الْقَرِيْبَةُ مِنْهُ كُلَّمَا كَبُرَ عِلْمُ الْقُلُوْبِ قَرُبَتْ مِنْ مَوْلَاهَا عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ قَلْبٍ فِيْهِ حُبُّ الدُّنْيَا فَهُوَ عَنِ اللّٰهِ مَحْجُوْبٌ وَكُلُّ قَلْبٍ فِيْهِ حُبُّ الْآخِرَةِ فَهُوَ عَنْ قُرْبِ اللّٰهِ مَحْجُوْبٌ بِقَدْرِ رَغْبَتِكَ فِي الدُّنْيَا تَنْقُصُ رَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ وَبِقَدْرِ رَغْبَتِكَ فِي الْآخِرَةِ تَنْقُصُ مَحَبَّتُكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے گناہوں سے توبہ کر، اس کے روبرو ذلیل ہو کر رہ اور اس کے لیے تواضع کر۔ جب تو صالحین کے لیے تواضع کرے گا پس تو نے اللہ عزوجل کی تواضع کر لی۔ تواضع اختیار کر بتحقیق جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو بلند کر دیتا ہے جو تجھ سے بڑا ہو اس کے روبرو نہایت ادب سے پیش آ۔ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ پھر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حدیث میں محض عمر کی بڑائی مراد نہیں لی بلکہ کبر سنی کے ساتھ اوامر میں بجا آوری احکام الٰہی اور منہیات میں امور منہیہ سے باز رہنا، اور کتاب وسنت کا لازم پکڑنا جو تقویٰ کے ساتھ ہو ان کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔ حقیقۃً فرمانبردار ہی بڑا ہے ورنہ کتنے باعتبار عمر کے بوڑھے ہیں جن کی تعظیم اور ان پر سلام کرنا بھی جائز نہیں اور ان کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں۔ اکابر وہ ہیں جو متقی، صالح، پرہیزگار، علم پر عمل کرنے والے، عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی ہیں جن کے قلوب صاف اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی اہل قلوب ہیں جو عارف باللہ ہیں اور خدا کے لیے عمل کرنے والے اور اس سے قریب۔ قلوب کا علم جب بڑا ہو جاتا ہے وہ اپنے مولا عزوجل سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ دل جس میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ سے محجوب ہے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہے پس وہ اللہ کے قرب سے محجوب ہے جس قدر تجھے دنیا میں رغبت ہوگی اسی قدر آخرت میں تیری رغبت کم ہو جائے گی اور جس قدر تیری رغبت آخرت میں ہوگی اسی اندازہ سے تیری محبت حق عزوجل کے ساتھ کم ہو جائیگی

اِعْرِفُوْا اَقْدَارَكُمْ وَلَا تَتْرُكُوْا اَنْفُسَكُمْ مَنْزِلًا لَمْ يُنْزِلْنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهٗ عَرَّفَتْهُ الْاَقْدَارُ قَدْرَهٗ لَا تَقْعُدْ فِيْ مَوْضِعٍ تُقَامُ مِنْهُ اِذَا دَخَلْتَ دَارًا فَلَا تَقْعُدْ مَوْضِعًا لَمْ يُقْعِدْكَ فِيْهِ صَاحِبُ دَارٍ فَاِنَّكَ تُقَامُ مِنْهُ بِلَا اَمْرِكَ وَاِنِ امْتَنَعْتَ اُقِمْتَ وَاُهِنْتَ وَاُخْرِجْتَ۔

تم اپنی حیثیت و مراتب کو پہچانو اور اپنے نفسوں کو ایسی منزل پہ نہ چھوڑو جس میں اللہ عزوجل نے ان کو جگہ نہ دی ہے اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا جس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اس کو تقدیرِ الٰہی اس کے مرتبہ کی پہچان کرا دے گی تو ایسی جگہ میں نہ بیٹھ جہاں سے اٹھا دیا جائے۔ جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ پر نہ بیٹھ جہاں تجھ کو مالک مکان نے نہ بٹھایا ہو۔ کیوں کہ تو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور تجھ سے اجازت بھی نہ لی جائے گی۔ اور اگر تو منع کرے گا تو ذلت کے ساتھ کھڑا کر کے تجھے نکال دیا جائے گا۔

يَا غُلَامُ قَدْ ضَيَّعْتَ الْعُمُرَ فِيْ كِتْبَةِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهٖ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ اَنْتُمْ كُنْتُمْ رُعَاةَ الْخَلْقِ فَمَا صَنَعْتُمْ فِيْ رَعَايَاكُمْ وَيَقُوْلُ لِلْمُلُوْكِ وَالْاَغْنِيَاءِ اَنْتُمْ كُنْتُمْ خُزَّانَ كُنُوْزِيْ هَلْ وَاَصَلْتُمُ الْفُقَرَاءَ وَرَبَّيْتُمُ الْاَيْتَامَ وَاَخْرَجْتُمْ مِنْهَا حَقِّيَ الَّذِيْ كَتَبْتُهٗ عَلَيْكُمْ۔

اے غلام! تو نے عمر کو علم کے لکھنے، اس کے یاد کرنے میں بغیر اس پر عمل کرنے کے ضائع کر دیا، یہ تجھے کیا فائدہ دے گا؟ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور علماء رحمہم اللہ سے فرمائے گا تم مخلوق کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور بادشاہوں اور امیروں سے فرمائے گا تم میرے خزانے کے خزانچی تھے کیا تم نے فقیروں کو ان کے حقوق پہنچائے اور کیا تم نے یتیموں کی پرورش کی اور خزانوں سے وہ میرا حق جو تم پر میں نے فرض کر دیا تھا تم نے نکالا؟

يَا قَوْمِ اتَّعِظُوْا بِمَوَاعِظِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْبَلُوْا قَوْلَهٗ مَا اَقْسٰى قُلُوْبَكُمْ سُبْحَانَ مَنْ قَدَّرَنِيْ عَلٰى مُقَاسَاةِ الْخَلْقِ كُلَّمَا رُمْتُ الطَّيَرَانَ جَاءَ مِقَصُّ الْقَدَرِ فَقَصَّ جَنَاحِيْ غَيْرَ اَنِّيْ اَتَسَلّٰى كَيْفَ اَنَا مُقِيْمٌ فِيْ بُرْجِ الْمَلِكِ۔

اے قوم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کو قبول کرو اور ان کے قول کو مانو۔ تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں وہ پاک ذات ہے جس نے مجھے مخلوق کے اندازہ کرنے، ان کے رنج کھینچنے پر قدرت دے دی ہے جب میں اڑنے کا قصد کرتا ہوں، تقدیر کی قینچی آ کر میرے بازو کتر دیتی ہے اور اڑنے سے روک دیتی ہے لیکن میں اطمینان سے رہتا ہوں کیوں کہ بادشاہی برج میں مقیم ہوں۔

وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ تَتَمَنّٰى خُرُوْجِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ لَوْ تَحَرَّكْتُ تَبَدَّلَ الْأَمْرُ وَانْفَصَلَتِ الْأَعْضَاءُ وَتَغَيَّرَ الْحَدِيْثُ وَلٰكِنْ أَخَافُ مِنْ عُقُوْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَجْلِ الْعُجْلَةِ مَا أَنَا مُسْتَتِرٌ بَلْ عَلَيَّ مَشَاقِقُ مِنَ الْقَدَرِ فَأَنَا مُوَافِقٌ لَهٗ مُسَلِّمٌ إِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ سَلَامًا وَتَسْلِيْمًا۔

اے منافق! تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرے اس شہر سے نکل جانے کی آرزو کرتا ہے، اگر میں حرکت کروں تو امر بدل جائے اور اعضاء جدا ہو جائیں اور بات بدل جائے تمام تغیرات پیدا ہو جائیں لیکن میں عجلت سے اللہ عزوجل کے عذاب آنے سے ڈرتا ہوں میں خود سے تیار نہیں ہوں بلکہ میرے اوپر تقدیر یہ کا بوجھ ہے وہ عنقریب پچیں گے پس میں تقدیر کے موافقت کرنے والا ہوں۔ اے اللہ سلامتی اور توفیق عطا فرما۔

وَيْحَكَ تَسْتَهْزِئُ بِيْ وَأَنَا وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَدْعُوا الْخَلْقَ إِلَيْهِ سَوْفَ تَرٰى جَوَابَكَ إِنَّنِيْ إِلَى فَوْقٍ ذِرَاعًا وَإِلٰى تَحْتٍ أُلُوْفًا سَوْفَ تَرَوْنَ۔

تجھ پر افسوس: تو میرے ساتھ استہزا کرتا ہے حالانکہ میں حق عزوجل کے دروازہ پر کھڑا ہوا مخلوق کو اس کی طرف بلا رہا ہوں عنقریب تو اپنا جواب ملاحظہ کرے گا۔ بتحقیق میں اوپر کی طرف ایک ہاتھ ہوں اور نیچے ہزاروں ہاتھ۔

يَا مُنَافِقِيْنَ عَذَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِقَابَهٗ دُنْيَا وَاٰخِرَةً اَلزَّمَانُ حُبْلٰى سَوْفَ تَرَوْنَ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ أَنَا فِيْ يَدِ تَقْلِيْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَارَةً يُصَيِّرُنِيْ جَبَلًا تَارَةً يُصَيِّرُنِيْ ذَرَّةً وَتَارَةً يُصَيِّرُنِيْ بَحْرًا وَتَارَةً يُصَيِّرُنِيْ قَطْرَةً وَتَارَةً يُصَيِّرُنِيْ شَمْسًا وَتَارَةً يُصَيِّرُنِيْ لَمْعَةً وَبَرْقَةً يُقَلِّبُنِيْ كَمَا يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ بَلْ كُلَّ لَحْظَةٍ اَلْيَوْمَ لَكُمْ وَاللَّحْظَةَ لِغَيْرِكُمْ۔

اے منافقو! تم اللہ عزوجل کے عذاب اور اس کے دنیا و آخرت کے عقاب کو عنقریب دیکھو گے زمانہ حاملہ ہے جو کچھ اس سے پیدا ہونے والا ہے تم عنقریب دیکھ لوگے میں تو تصرفاتِ الٰہی کے قبضہ میں ہوں کبھی وہ مجھے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی وہ مجھے ذرہ بنا دیتا ہے اور کبھی دریا کرتا ہے، اور کبھی وہ مجھے قطرہ بنا دیتا ہے اور کبھی آفتاب اور کبھی چمک اور روشنی۔ وہ مجھے ویسا ہی پلٹا دیتا رہتا ہے۔ جیسے رات اور دن کو اس کی شان ہر دن بلکہ ہر لحظہ جدا جدا ہے، سارا دن تمہارے لیے ہے اور ایک لحظہ میں تمہارے غیر کے لیے۔

يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ سَعَةَ الصَّدْرِ وَطِيْبَةَ الْعَيْشِ فَلَا تَسْمَعْ مَا يَقُوْلُ الْخَلْقُ وَلَا تَلْتَفِتْ إِلٰى حَدِيْثِهِمْ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُمْ مَا يَرْضَوْنَ عَنْ خَالِقِهِمْ فَكَيْفَ يَرْضَوْنَ عَنْكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَا يُبْصِرُوْنَ

اے غلام! اگر تو وسعت سینہ کی اور خوش عیشی چاہتا ہے پس تو نہ خلق کا قول سن اور نہ ان کی بات کی طرف توجہ کر۔ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اپنے خالق سے تو راضی ہی نہیں ہوتے پس وہ تجھ سے کیونکر راضی ہوں گے آیا تو یہ نہیں پہچانتا کہ تحقیق بہت ان میں سے نہ عقل رکھتے ہیں نہ بصارت اور نہ ایمان

وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بَلْ يُكَذِّبُوْنَ وَلَا يُصَدِّقُوْنَ
اِتَّبِعِ الْقَوْمَ الَّذِیْ لَا يَعْقِلُوْنَ غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُوْنَ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يُبْصِرُوْنَ
غَيْرَهٗ اِصْبِرْ عَلٰی اَذِيَّةِ الْخَلْقِ طَلَبًا لِرِضَا
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِصْبِرْ عَلٰی مَا يَبْتَلِيْكَ
بِهٖ بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا هٰذَا دَاْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَعَ عِبَادِهِ الْمُصْطَفَيْنَ الْمُجْتَبِيْنَ يَقْتَطِعُهُمْ
عَنِ الْكُلِّ وَيَبْتَلِيْهِمْ بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا
وَالْاٰفَاتِ وَالْمِحَنِ يُضَيِّقُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَی الثَّرٰی يُفْنِیْ
بِذٰلِكَ وُجُوْدَهُمْ حَتّٰی اِذَا فَنِیَ وُجُوْدُهُمْ
اَوْجَدَهُمْ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ اَقَامَهُمْ مَعَهٗ
لَا مَعَ غَيْرِهٖ يُنْشِئُهُمْ خَلْقًا اٰخَرَ كَمَا
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَلْخَلْقُ
الْاَوَّلُ مُشْتَرَكٌ وَهٰذَا الْخَلْقُ مُفْرِدٌ
يُفْرِدُهٗ عَنْ اِخْوَانِهٖ وَاَبْنَاءِ جِنْسِهٖ
مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ يُغَيِّرُ مَعْنَاهُ الْاَوَّلَ وَيُبَدِّلُهٗ
يُصَيِّرُ عَالِيَهٗ سَافِلَهٗ يُصَيِّرُ رَبَّانِيًّا
رُوْحَانِيًّا يُضَيِّقُ قَلْبَهٗ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ
وَيَنْسَدُّ بَابُ سِرِّهٖ عَنِ الْخَلْقِ تَصَوَّرَ لَهُ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَجَمِيْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ
وَالْخَلْقُ وَالْاَكْوَانُ شَيْئًا وَاحِدًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ذٰلِكَ
الشَّیْءَ اِلٰی يَدِ سِرِّهٖ فَيَبْتَلِيْهِ وَلَا يَتَبَيَّنُ
فِيْهِ يُظْهِرُ فِيْهِ الْقُدْرَةَ كَمَا اَظْهَرَهَا

لاتے ہیں بلکہ خدا کی تکذیب کرتے ہیں اور تصدیق نہیں کرتے تو اُس قوم والوں کا پیرو بن جو غیر خدا کو کچھ سمجھتے ہی نہیں اور نہ وہ اس کے غیر کے قول کو سنتے ہیں اور نہ اس کے سوا کسی اور کو دیکھتے ہیں تو مخلوق کی ایذا پر حق کی خوشنودی کے لیے صبر اختیار کر خدا تجھ کو جس کسی بلا میں مُبتلا کرے تو اس پر صبر کیے جا۔ اللہ عزوجل کا اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ یہی طریقہ ہے کہ ان کو ہر ایک سے الگ کر دیتا ہے اور طرح طرح کی بلاؤں اور آفتوں اور مشقتوں سے ان کی آزمائش کرتا ہے۔ دنیا و آخرت اور عرش کے نیچے سے زمین تک ہر چیز کو ان پر تنگ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے ان کا وجود فنا کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وجود فنا ہو جاتا ہے تو ان کو ازسرِنو اپنے لیے وجود عطا فرماتا ہے نہ اپنے ماسویٰ کے لیے اور ان کو اپنے ساتھ ہی قائم رکھتا ہے اور ان کو دوسری زندگی بخشتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ثم انشانا ہ الآیۃ پھر ہم نے ان کو دوبارہ پیدا کیا پس اللہ سب خالقوں سے بہتر و برکت والا ہے۔ پہلی پیدائش مشترک ہے اور یہ دوسری پیدائش تنہائی والی جس کی وجہ سے اس کو اللہ اس کے بھائیوں اور تمام ہمجنسوں سے علیحدہ کر دیتا ہے اس کے اول معنے میں تغیر و تبدل پیدا کر دیتا ہے اس کے عالی بالا حصہ کو سافل بنا دیتا ہے وہ محض ربانی و روحانی بن جاتا ہے اس کا قلب غیر کے دیکھنے سے تنگی کرتا ہے اور اس کے بھید کا دروازہ مخلوق سے بند ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور جنت و دوزخ اور تمام مخلوق اور خلق اور کل کائنات اس کو ایک ہی معلوم ہوتی ہے پھر یہ شے اس کے سر کے قبضہ میں دے دی جاتی ہے پس وہ اس کو ایسا نگل جاتا ہے کہ وہ ظاہر ہی نہیں ہوتا اس میں رب تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے جیسا کہ اس نے

فِيْ عَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سُبْحَانَ مَنْ يُّظْهِرُ قُدْرَتَهٗ فِيْمَا يُرِيْدُ عَلٰى يَدِ مَنْ يُّرِيْدُ بَلَعَتْ عَصَا مُوْسٰى اَحْمَالًا كَثِيْرَةً مِّنَ الْحِبَالِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْاَشْيَاءِ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ بَطْنُهَا اَرَادَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّعْلِمَهُمْ اَنَّ ذٰلِكَ قُدْرَةٌ لَا حِكْمَةٌ لِاَنَّ مَا فَعَلَهُ السَّحَرَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ حِكْمَةً وَّهِنْدَسَةً وَّمَا ظَهَرَ فِيْ عَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قُدْرَةً مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ خَرْقَ عَادَةٍ وَّمُعْجِزَةٍ وَّلِهٰذَا قَالَ اَمِيْرُ السَّحَرَةِ لِوَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اُنْظُرْ اِلٰى مُوْسٰى فِيْ اَيِّ حَالَةٍ هُوَ فَقَالَ لَهٗ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَالْعَصَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا فَقَالَ هٰذَا مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْ فِعْلِهٖ فَاِنَّ السَّاحِرَ لَا يَخَافُ مِنْ سِحْرِهٖ وَالصَّانِعَ لَا يَخَافُ مِنْ صَنْعَتِهٖ ثُمَّ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبِعَهٗ اَصْحَابُهٗ۔

يَا غُلَامُ مَتٰى تَقُوْمُ مِنَ الْحِكْمَةِ اِلَى الْقُدْرَةِ مَتٰى يُوْصِلُكَ عَمَلُكَ بِالْحِكْمَةِ اِلٰى قُدْرَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَتٰى يُوْصِلُكَ اِخْلَاصُكَ فِيْ اَعْمَالِكَ اِلٰى بَابِ قُرْبِكَ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّوَجَلَّ مَتٰى تُرِيْكَ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ وُجُوْهَ قُلُوْبِ الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ لَا تَهْرُبْ مِنَ الْحَقِّ لِاَجْلِ بَلَائِهٖ اِنَّمَا يَبْتَلِيْكَ لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ اِلَى السَّبَبِ وَتَتْرُكُ بَابَهٗ اَمْ لَا هَلْ تَرْجِعُ اِلَى الظَّاهِرِ اَوْ اِلَى الْبَاطِنِ اِلٰى مَا

موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں اظہارِ قدرت فرمایا تھا۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنی قدرت کا اظہار جس چیز میں جس کسی کے ہاتھ پر چاہتا ہے کرتا رہتا ہے۔ عصائے موسیٰ نے جادوگروں کی رسیوں وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر کو نگل لیا اور اس کے پیٹ میں تغیر بھی نہ آیا۔ اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا کہ قوم فرعون کو بتا دے کہ اس میں سر قدرت ہے نہ کہ حکمت۔ اس دن جو کچھ جادوگروں نے کیا تھا (کہ ان کی رسیاں اژدھے معلوم ہوتے تھے) وہ حکمت و فنِ ہندسہ تھا اور جس امر کا اظہار عصائے موسیٰ نے کیا وہ حق عزوجل کی قدرتِ کاملہ اور بربنائے خرقِ عادت و معجزہ تھا اور اسی واسطے جادوگروں کے سردار نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی جانب دیکھ وہ کس حال میں ہیں اس نے جواب دیا موسیٰ علیہ السلام کا رنگ متغیر ہو گیا ہے اور عصائے موسیٰ اپنا کام کر رہا ہے۔ سردار نے جواب دیا: کیونکہ ساحر اپنے کام سے اور کاریگر اپنے کام سے ڈرا نہیں کرتا ہے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر وہ سردار اور اس کے سب مصاحب اس کی اتباع میں ایمان لے آئے۔

اے غلام تو حکمت سے قدرت کی طرف کب متوجہ ہوگا؛ کب تیرا حکمت والا عمل تجھ کو اللہ عزوجل کی قدرت تک پہنچائے گا کب تیرے اعمال کا اخلاص تجھ کو قربِ الٰہی کے دروازہ تک پہنچائے گا، معرفت کا آفتاب کب تجھ کو عام و خاص لوگوں کے قلوب کے چہروں کو دکھلائے گا۔ ہوشیار ہو جا۔ بلا کی وجہ سے تو حق عزوجل کی طرف سے مت بھاگ بہ تحقیق وہ اس سے تیری آزمائش کرتا ہے تاکہ وہ معلوم کرے کہ آیا تو سبب کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے دروازہ کو چھوڑتا ہے یا نہیں؟ آیا تو ظاہر کی طرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف، آیا اس کی طرف

يُدْرَكُ أَوْ إِلَى مَا لَا يُدْرَكُ إِلَى مَا يُرَى أَوْ إِلَى مَا لَا يُرَى۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ

اَللّٰهُمَّ قُرْبًا وَّلُطْفًا

اَللّٰهُمَّ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ

لَا طَاقَةَ لَنَا عَلَى الْبُعْدِ مِنْكَ وَلَا عَلَى مُقَاسَاةِ الْبَلَاءِ فَارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ نَارِ الْآفَاتِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ نَارِ الْآفَاتِ فَاجْعَلْنَا فِيهَا كَالسَّمَنْدَلِ الَّذِي يَبِيضُ وَيُفْرِخُ فِي النَّارِ وَهِيَ لَا تَضُرُّهُ وَلَا تُحْرِقُهُ اجْعَلْهَا عَلَيْنَا كَنَارِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ أَنْبِتْ حَوَالَيْنَا عُشْبًا كَمَا أَنْبَتَّ حَوَالَيْهِ وَأَغْنِنَا عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ كَمَا أَغْنَيْتَهُ وَآنِسْنَا وَتَوَلَّنَا كَمَا تَوَلَّيْتَهُ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُ. آمِيْن

إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَّلَ الرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ وَالْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ وَالْأَنِيسَ قَبْلَ الْوَحْشَةِ وَالْحِمْيَةَ قَبْلَ الْمَرَضِ وَالصَّبْرَ قَبْلَ الْبَلِيَّةِ وَالرِّضَا قَبْلَ الْقَضَاءِ تَعَلَّمُوا مِنْ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْتَدُوا بِهِ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَطَفَ بِهِ فِي بَحْرِ بَلَائِهِ وَكَلَّفَهُ السِّبَاحَةَ فِي بَحْرِ الْبَلَاءِ وَأَيَّدَهُ مَعَهُ كَلَّفَهُ الْحَمْلَ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ مَعَ رَأْسِ

جاتا ہے جس کا ادراک ہو سکتا ہے یا اس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا اس طرف جاتا ہے جو نظر آتی ہے یا اس طرف جو نظر نہیں آتی؛

اے اللہ: تو ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔

اے اللہ! ہم کو اپنی نزدیکی بغیر آزمائش عطا فرمادے۔

اے اللہ! اپنا قرب ولطف عطا فرما۔

اے اللہ! ایسا قرب ملے جس میں دوری نہ ہو۔

ہم میں تجھ سے دوری کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے برداشت کرنے کی ہم کو آفتوں کی آگ سے علیٰحدہ کر کے اپنی نزدیکی عطا کردے اور اگر آفتوں کی آگ ہمارے لیے ضروری ہے پس ہمیں اس آگ میں مثل سمندل جانور کے بنا دینا جو کہ اس میں انڈے دیتا ہے اور بچے نکالتا ہے اور آگ اس کو نہ ضرر پہنچاتی ہے اور نہ جلاتی ہے۔ ہمارے اوپر اس آگ کو مثل آگ ابراہیم خلیل علیہ السلام کی کر دینا۔ ہمارے اردگرد سبزہ اُگا دینا جیسا کہ تو نے ان کے اردگرد جما دیا تھا اور ہمیں تمام چیزوں سے ویسا ہی مستغنی کردے جیسا کہ خلیل کو کیا تھا اور تو ہمارا مونس ومتولی ویسا ہی بن جا جیسا کہ ان کا بنا تھا اور تو ویسے ہی ہماری حفاظت فرما۔ آمین۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سفر سے پہلے رفیق کو اور گھر سے پہلے پڑوسی کو اور وحشت سے پہلے مونس کو اور مرض سے پہلے پرہیز کو اور بلا سے پہلے صبر کو اور قضا سے پہلے رضائے الٰہی کو حاصل کر لیا تھا۔ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے سیکھو اور ان کے اقوال اور افعال میں ان کی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بلا کے دریا پر مہربانی کی اور بلا کے دریا میں ان کو تیرنے کا حکم دیا اور خود ان کی مدد فرمائی، ان کو دشمن پر حملہ کا حکم دیا اور خود ان کے گھرٹے کے

الفرس كلفه الصعود الى موضع عال ويده في ظهره كلفه دعوة الخلق الى طعامه والنفقة من عنده هذا هو اللطف الباطن الخفي۔

يا غلام كن مع الله صامتا عند مجيء قدره وفعله حتى ترى منه الطافا كثيرة اما سمعت بغلام جالينوس الحكيم كيف تغارش وتباله وتساكت حتى حفظ كل علم عنده حكمة الله عزوجل لا تجيء الى قلبك من كثرة هذيانك ومنازعتك له واعتراضك عليه۔

اللهم ارزقنا الموافقة وترك المنازعة وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

سر کے قریب رہا اور ان کو بلند جگہ پر چڑھنے کا حکم دیا اور ید قدرت ان کی پیٹھ پر تھا ان کو خلق کی دعوتِ طعام کا حکم دیا اور خرچ اپنے پاس سے دیا عنایت باطنی و لطف خفی اسی کا نام ہے

اے غلام! اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت خاموشی اختیار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی مہربانیاں تجھ کو نظر آئیں کیا تو نے جالینوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سنا کہ کیسا گونگا اور بیوقوف اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا یہاں تک کہ جالینوس کا تمام علم سیکھ لیا۔ تیرے قلب کی طرف تیری بہت جھک جھک کرنے اور اس کے ساتھ جھگڑا کرنے اور اس پر اعتراض کرنے سے حکمتِ الٰہی نہیں آئے گی۔

اے اللہ تو ہم کو موافقت اور ترکِ منازعت عطا فرما اور دنیا و آخرت میں بھلائیاں دے اور عذابِ دوزخ سے بچا: آمین۔

المجلس الحادي عشر

گیارھویں مجلس

قال رضي الله تعالى عنه يوم الجمعة بكرة بالمدرسة تاسع عشرين شوال سنة خمس واربعين وخمس مائة۔

يا قوم اعرفوا الله ولا تجهلوه واطيعوا الله ولا تعصوه ووافقوه ولا تخالفوه وارضوا بقضائه ولا تنازعوه واعرفوا الحق عزوجل بصنعته هو الخالق الرازق الاول الآخر والظاهر والباطن هو القديم الازلي الدائم الابدي الفعال لما يريد لا يسأل عما يفعل

جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ۲۹ شوال ۵۴۵ھ کو ارشاد فرمایا۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ کو پہچانو اور اس سے جاہل نہ رہو اور اس کی اطاعت کرو، نافرمانی نہ کرو، اس کے ساتھ موافقت کرو اور اس کے مخالف نہ ہو اور اس کی قضا و حکم پر راضی رہو اور اس سے جھگڑا نہ کرو، حق عزوجل کو اس کی صنعت و کاریگری سے پہچانو، وہ پیدا کرنے والا اول و آخر، ظاہر و باطن ہے، وہی قدیم و ازلی ہے اور دائم ابدی ہے جو چاہے وہ کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرے اس سے سوال نہ ہوگا

وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ ۞ هُوَ الْمُغْنِيْ هُوَ الْمُفْقِرُ هُوَ النَّافِعُ الضَّارُّ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ هُوَ الْمُعَاقِبُ الْمَخُوْفُ الْمَرْجُوُّ خَافُوْهُ وَلَا تَخَافُوْا غَيْرَهُ وَارْجُوْهُ وَلَا تَرْجُوْا غَيْرَهُ دُوْرُوْا مَعَ قُدْرَتِهِ وَحِكْمَتِهِ إِلٰى أَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحِكْمَةَ تَأَدَّبُوْا مَعَ السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ إِلٰى أَنْ يَأْتِيَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ تَكُوْنُوْا مَحْفُوْظِيْنَ مِنْ خَرْقِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ الَّذِيْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ مَعْنًى لَا صُوْرَةً لَا يَصِلُ إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ إِلَّا آحَادُ الصَّالِحِيْنَ مَا لَنَا حَاجَةٌ خَارِجَةٌ عَنْ دَائِرَةِ الشَّرْعِ مَا يَعْرِفُ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا مَنْ دَخَلَ فِيْهِ فَأَمَّا بِمُجَرَّدِ الصِّفَةِ فَلَا تَعْرِفُهُ كُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَدِّدِيْنَ الْأَوْسَاطَ تَحْتَ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَاتِّبَاعِهِ إِلٰى أَنْ يَدْعُوَكُمُ الْمَلِكُ إِلَيْهِ فَحِيْنَئِذٍ اسْتَعْظِمُوا الرَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَادْخُلُوْا عَلَيْهِ إِنَّمَا سُمِّيَ الْأَبْدَالُ أَبْدَالًا لِأَنَّهُمْ لَا يُرِيْدُوْنَ مَعَ إِرَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُوْنَ مَعَ اخْتِيَارِهِ اخْتِيَارًا يَحْكُمُوْنَ الْحُكْمَ الظَّاهِرَ وَيَعْمَلُوْنَ الْأَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ يَتَفَرَّدُوْنَ إِلٰى أَعْمَالٍ تَخُصُّهُمْ كُلَّمَا تَرَقَّتْ دَرَجَاتُهُمْ وَمَنَازِلُهُمْ يَزِيْدُوْنَ أَمْرًا وَنَهْيًا إِلٰى

اور مخلوق سوال کیے جائیں گے، وہی امیر بنانے والا، وہی فقیر بنانے والا، وہی نفع بخشنے والا، وہی نقصان دینے والا، وہی زندہ کرنے والا وہی موت دینے والا، وہی سزا دینے والا، امید کر بنانے والا ہے، اسی سے ڈرو، اس کے غیر سے نہ ڈرو، اسی سے امیدوار بنو، اس کے غیر سے امیدواری نہ کرو، اس کی حکمت و قدرت کے ساتھ گھومتے رہو یہاں تک کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے۔ جو کچھ سیاہی پر سپیدی پھیری ہے اس سے ادب سیکھتے رہو (قرآن مجید پر عامل رہو) یہاں تک کہ وہ آنے والی چیز جو تمہارے اور اس کے درمیان حائل ہوگی آجائے۔ ایسی حالت میں تم حدودِ شرع کے خلاف سے جس کی طرف معنیً اشارہ کیا گیا محفوظ رہو گے۔ اس مقام کی طرف صالحین میں سے کوئی کوئی ہی پہنچتا ہے نہ کہ ہر ایک۔ ہمیں کسی ایسی چیز کی حاجت نہیں جو کہ دائرہ شرع سے خارج ہو۔ اس امر کو وہی جانتا ہے جو اس میں داخل ہوا ورنہ محض حال بیان کرنے سے اس کو کوئی نہیں پہچان سکتا ہے۔ تم اپنے معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کمربستہ رہو اور آپ کے حکم و ممانعت اور اتباع کے ماتحت رہو یہاں تک کہ تم کو بادشاہ اپنی طرف دعوت دے۔ پس اس وقت تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کرو اجازت لو۔ اور اس کے پاس داخل ہو جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اس واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے ارادہ کے ساتھ کوئی ارادہ نہیں کرتے، اور اللہ عزوجل کے اختیار کے ساتھ اپنے کسی اختیار کو کام میں نہیں لاتے حکم ظاہر پر حکم کرتے ہیں اور اعمالِ ظاہرہ پر عمل کرتے ہیں۔ پھر تنہائی میں ایسے عملوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جو ان کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ جب ان کے منازل درجات ترقی پذیر ہوتے ہیں وہ امر و نہی کا ارادہ کرتے ہیں یہاں

أَنْ يَبْلُغُوا إِلَى مَنْزِلٍ لَا أَمْرَ فِيهِ وَلَا نَهْيَ بَلْ أَوَامِرُ الشَّرْعِ تَنْفَعِلُ فِيهِمْ وَتُضَافُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعْزِلٍ لَا يَزَالُونَ فِي غَيْبَةٍ مَّعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا يَحْضُرُونَ فِي وَقْتِ مَجِيءِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ يَحْفَظُونَ فِيهِمَا حَتَّى لَا يُخَرِّبُونَ حَدًّا مِّنْ حُدُودِ الشَّرْعِ لِأَنَّ تَرْكَ الْعِبَادَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ زَنْدَقَةٌ وَارْتِكَابَ الْمَحْظُورَاتِ مَعْصِيَةٌ لَا تَسْقُطُ الْفَرَائِضُ عَنْ أَحَدٍ فِي حَالٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ.

يَا غُلَامُ اِعْمَلْ بِحُكْمِهِ وَعِلْمِهِ وَلَا تَخْرُجْ عَنِ الْحِيطَةِ لَا تَنْسَ الْعَهْدَ جَاهِدْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَطَبْعَكَ وَدُنْيَاكَ وَلَا تَيْأَسْ مِنْ نُّصْرَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا تَأْتِيكَ مَعَ ثَبَاتِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَقَالَ إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا أَمْسِكْ لِسَانَ نَفْسِكَ عَنْ شَكْوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ خَصْمًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ وَأْمُرْهُمْ بِطَاعَتِهٖ وَانْهَهُمْ عَنْ مَّعْصِيَتِهٖ تَنْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْبِدَعِ وَاتِّبَاعِ الْهَوٰى وَمُوَافَقَةِ النَّفْسِ وَتَأْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

يَا قَوْمُ احْتَرِمُوْا كَلَامَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأَدَّبُوْا مَعَهٗ هُوَ الْوُصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجْعَلُوْهُ مَخْلُوْقًا يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا كَلَامِيْ

تک کہ ایسی منزل پر پہنچ جاتے ہیں نہ جہاں امر ہے نہ نہی، بلکہ احکام شرعی ان کے اندر اثر پذیر ہوتے ہیں اور وہ ان کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اور یہ تنہائی میں ہوتے ہیں۔ مردانِ خدا ہمیشہ مخلوق سے غائب حق عزوجل کے ہمراہ رہتے ہیں البتہ ان کی حاضری امر و نہی کے آنے کے وقت ہوتی ہے وہ امر و نہی دونوں کی حفاظت کرتے ہیں حدودِ شرعیہ میں سے ایک حد کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے کیوں کہ جو عبادتیں کہ فرض ہیں ان کا چھوڑنا بے دینی ہے اور ممنوع امور کا کرنا معصیت غرض فرائض الٰہیہ کسی سے کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتے ہیں۔

اے غلام! اللہ تعالیٰ کے حکم و عمل کے ساتھ عمل کر اور اس کے دائرہ سے نہ نکل عہد کو نہ بھول۔ اپنے نفس اور خواہشات اور شیطان اور اپنی طبیعت و دنیا سے جہاد کرتا رہ اور اللہ عزوجل کی مدد سے ناامیدی نہ کر وہ تیری ثابت قدمی کے ساتھ یقیناً آتی رہے گی۔ ارشادِ الٰہی ہے ان اللہ الایۃ "بتحقیق اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ نیز ارشاد ہے البتہ اللہ کی جماعت ہی غالب ہے نیز ارشاد ہے اور جو لوگ ہمارے راستے میں جہاد کرتے ہیں البتہ ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں تو اپنے نفس کی زبان کو خدا کے شکوے کے وقت روک لے اور اللہ کی طرف سے اس زبان اور تمام مخلوق کا مقابلہ کر ان کو اطاعتِ الٰہی کا حکم دے اور معصیت الٰہی سے منع کر گمراہی اور بدعتِ سیئہ اور خواہشات کی پیروی اور نفس کی موافقت سے ان کو روک اور کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا ان کو حکم دے۔

اے قوم! اللہ عزوجل کے کلام کا احترام کرو اور اس کے ساتھ مؤدب رہو وہ تمہارے اور خدا کے درمیان ذریعہ اتصال ہے اسے مخلوق نہ ٹھہراؤ، اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرا کلام ہے تم

تقولون انتم لا من رد على الله عز وجل وجعل القرآن مخلوقاً فقد كفر بالله عز وجل وبرئ منه هذا القرآن هذا المتلو هذا المقروء هذا المسموع هذا المنظور هذا المكتوب في المصاحف كلام الله عز وجل كان الامام الشافعي والامام احمد رضي الله عنهما يقولان القلم مخلوق والمكتوب به غير مخلوق والقلب مخلوق والمحفوظ فيه غير مخلوق.

کہتے ہو نہیں جو اللہ عزوجل کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہوا اور اللہ سے بیزار یہ قرآن یہی جو تلاوت کیا جاتا ہے پڑھا جاتا ہے یہ جو سنا جاتا ہے یہ جو دیکھا جاتا ہے یہی جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے قلم مخلوق ہے اور جو اس سے لکھا گیا وہ غیر مخلوق اور قلب مخلوق ہے اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے وہ غیر مخلوق (یعنی کلام الٰہی)

يا قوم انصحوا القرآن بالعمل به لا بالمجادلة فيه الاعتقاد كلمات يسيرة والاعمال كثيرة عليكم بالايمان به صدقوا بقلوبكم واعملوا بجوارحكم اشتغلوا بما ينفعكم لا تلتفتوا الى عقول ناقصة دنية۔

اے قوم نصیحت پکڑو قرآن سے ساتھ عمل کے، نہ مجادلہ کے ساتھ اس میں۔ اعتقاد چند کلمے ہیں اور عمل بکثرت۔ تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ اور اس کی قلوب سے تصدیق کرو اور اپنے اعضا سے عمل کرو۔ اور ایسی چیزیں میں مشغول ہو جو تمہیں نفع دے، ناقص کمینی عقلوں کی طرف توجہ نہ کرو۔

يا قوم المنقول لا ينسخ بالعقل والنص لا يزال بالقياس لا تترك البينة وتبقى مع مجرد الدعوى اموال الناس لا تؤخذ بالدعوى من غير بينة قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لو اخذ الناس بدعاويهم لادعى قوم دماء قوم واموالهم لكن البينة على المدعي واليمين على من انكر لا ينفع لسان عليم وقلب جاهل عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال اخوف ما اخاف على امتي من منافق عليم اللسان يا عدماء۔

اے قوم! منقول عقل سے نسخ نہیں کیا جا سکتا اور نص مر قیاس سے زائل نہیں کی جا سکتی۔ گواہ چھوڑ دے اور مجرد دعویٰ سے کام لے ایسا نہ کر لوگوں کے مال بغیر گواہوں کے محض دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آدمی محض دعووں سے کچھ حاصل کر لیا کرتے تو البتہ ایک قوم دوسری قوم پر خون اور اپنے مالوں کا دعویٰ کرتی لیکن مدعی پر گواہ لازم ہیں اور انکار کرنے والے پر قسم، عالم زبان اور جاہل قلب نفع نہیں دے سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ خوف اپنی امت پر جس کو ان کے لیے خطرناک سمجھتا ہوں اس منافق سے ہے جس کی زبان عالم ہو۔

يا جهال يا حاضرون ويا غائبون استحيوا من الله عز وجل وانظروا بقلوبكم

اے جاہلو! اے حاضرین وغائبین! اے جماعت علماء! تم اللہ عزوجل سے حیا کرو اور اپنے دلوں سے اس کی طرف

إليه، ذلّوا له، صبّروا أنفسكم تحت مطارق قدره، وألزموها بالشكر على نعمه، واصلوا الضياء بالظلام في طاعته، فإذا تحقق ذلك منكم جاءتكم كرامة الله عز وجل وعزه وجنته في الدنيا والآخرة۔

نظر کرو اس کے لیے پست ہو جاؤ اپنے نفسوں کو صابر بناؤ اس کی تقدیر کے گرزوں کے ماتحت ان کو لے آؤ اور اپنے نفسوں پر ان کا شکر بمقابلہ نعمت لازم کرو۔ اس کی اطاعت میں روشنی کو اندھیرے سے ملادو شب و روز مشغول بطاعت رہو جب تم سے یہ امر متحقق ہو جائے گا تو اللہ عزوجل کی کرامت وعزت وجنت دنیا و آخرت میں تمہارے پاس آجائے گی۔

یا غلام اجتهد أن لا يبقى شيء في الدنيا تحبه، إذا تم هذا في حقك لا تترك مع نفسك لحظة، إن نسيت ذكرت، وإن غفلت أوقظت، لا يدعك تنظر إلى غيره في الجملة، من ذاق هذا فقد عرفه، هذا الجنس آحاد أفراد من الخلق لا يقبلون السكون إلى الخلق۔

اے غلام! اس بات کی کوشش کر کہ دنیا میں کوئی شے ایسی باقی نہ ہو جو تجھے محبوب ہو، سب کی محبت چھوڑ دے جب تیرے حق میں یہ معاملہ کامل ہو جائے گا تو تو ایک لحظہ کے لیے بھی اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔ اگر بھولے گا تو یاد دلا دیا جائے گا اور اگر تو غافل ہوگا بیدار کر دیا جائے گا۔ نظر رحمت تجھے غیر کی طرف دیکھنے کے لیے نہ چھوڑے گی۔ الغرض جس نے یہ ذائقہ چکھا اس نے رب کو پہچان لیا۔ اس جنس کے افراد خلق سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں جو مخلوق کی طرف سکون کو قبول نہیں کرتے۔

يا منافقون الآفات والبلايا على رؤس قلوبكم، القوم كلما نظروا بأعين قلوبهم إلى غير الحق عز وجل أتلفوا سلامتهم في السكون إليه والاستطراح بين يديه والتعامي عن خلقه وقطع ألسنتهم عن الاعتراض عليه، تتقلب الأيام والليالي والأشهر والسنون عليهم وهم على حالة واحدة لا يتغيرون مع الحق عز وجل، هم أعقل خلق الله عز وجل، ولو رأيتموهم لقلتم مجانين، ولو رأوكم لقالوا ما آمن هؤلاء بيوم الدين

اے منافقو! آفتیں اور بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر موجود ہیں اہل اللہ جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے غیر حق جل وعلا کی طرف دیکھ لیتے ہیں تو اپنی سلامتی اللہ تعالیٰ کیطرف سکون اور اپنے کو اس کے روبرو ڈال دینے اور مخلوق کیطرف سے اندھا ہو جانے اور اللہ پر اعتراض کرنے سے اپنی زبانوں کو کاٹ ڈالنے میں پاتے ہیں۔ دن رات مہینہ برس ان پر غلبہ کرتے ہیں اور وہ ایک ہی حالت پر قائم رہتے ہیں، وہ حق عز وجل کی معیت سے متغیر نہیں ہوتے وہ تمام مخلوقِ الٰہی سے زیادہ عاقل ہیں۔ اگر تم ان کو دیکھ پاؤ تو تم ان کو دیوانہ بتاؤ اور اگر وہ تم کو دیکھیں تو کہیں کہ یہ قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، کافر ہیں

قُلُوبُهُمْ حَزِينَةٌ مُنْكَسِرَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزَالُونَ خَائِفِينَ وَجِلِينَ كُلَّمَا كُشِفَ قِنَاعُ جَلَالِهِ وَعَظَمَتِهِ لِقُلُوبِهِمْ اِزْدَادَ خَوْفُهُمْ تَكَادُ قُلُوبُهُمْ تَتَقَطَّعُ وَ اَوْصَالُهُمْ تَتَفَصَّلُ فَاِذَا رَاٰى مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَتَحَ اَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَجَمَالِهِ وَلُطْفِهِ وَالرَّجَاءِ لَهُمْ فَيَسْكُنُ مَا بِهِمْ مَا اُحِبُّ اَنْظُرُ اِلَّا لِطَالِبِي الْاٰخِرَةِ وَطَالِبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمَّا طَالِبُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى اَيْشَ اَعْمَلُ بِهٖ غَيْرَ اَنِّيْ اُحِبُّ مُدَاوَتَهٗ لِاَنَّهٗ مَرِيْضٌ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْمَرِيْضِ اِلَّا الطَّبِيْبُ۔

وَيْحَكَ تُخْفِيْ اَمْرَكَ عَلَيَّ وَهُوَ لَا يَخْفٰى تُظْهِرُ لِيْ اَنَّكَ طَالِبُ الْاٰخِرَةِ وَ اَنْتَ طَالِبُ الدُّنْيَا هٰذَا الْهَوَسُ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِكَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى جَبِيْنِكَ سِرُّكَ فِيْ عَلَانِيَتِكَ اَلدِّيْنَارُ الَّذِيْ فِيْ يَدِكَ بَهْرَجٌ فِيْهِ دَانِقُ ذَهَبٍ وَالْبَاقِيْ فِضَّةٌ لَا تُبَهْرِجْ عَلَيَّ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ كَثِيْرًا مِثْلَهٗ سَلِّمْهُ اِلَيَّ مَكِّنِّيْ مِنْهُ حَتّٰى اَسْبُكَهٗ وَاُخَلِّصَ مَا فِيْهِ مِنَ الذَّهَبِ وَاَرْمِيْ بِالْبَاقِيْ جَيِّدٌ قَلِيْلٌ خَيْرٌ مِّنْ رَدِيْءٍ كَثِيْرٍ مَكِّنِّيْ مِنْ دِيْنَارِكَ فَاَنَا ضَرَّابٌ وَعِنْدِيْ اٰلَةُ ذٰلِكَ تُبْ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَ لَا تَسْتَحْيِيْ مِنَ الْاِقْرَارِ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ وَالْغَالِبُ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ كَانُوْا مُنَافِقِيْنَ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ

ان کے دل غمگین اور خدا کے سامنے شکستہ ہیں وہ ہمیشہ خوف زدہ اور ترسناک رہتے ہیں جب ان کے قلوب پر جلال وعظمت الٰہی کے پردے کھل جاتے ہیں تو ان کا خوف بڑھ جاتا ہے ان کے قلب پھٹ جانے کے قریب ہو جاتے ہیں اور ان کے جوڑ جدا ہونے لگتے ہیں۔ رب تعالیٰ جب ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت وجمال اور مہربانی اور امید کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے جس سے ان کی حالت میں سکون آجاتا ہے میں تو سوائے طالب آخرت اور طالب حق عزوجل کی دوسرے کی طرف نظر ڈالنا ہی پسند نہیں کرتا۔ مجھے طالب دُنیا وخلق طلب گار نفس وہوا کا کیا کرنا سوا اس کے کہ میں اس کے علاج کو دوست رکھوں کیوں کہ وہ مریض ہے بیماروں پر طبیب ہی صبر کر سکتا ہے۔

تجھ پر افسوس! کہ تو اپنا معاملہ ان سے چھپاتا ہے اور وہ ان سے چھپ نہیں سکتا۔ تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ تو طالب آخرت ہے حالاں کہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو کہ تیرے قلب میں ہے تیری پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تیرا راز ظاہر ہے جو دینار تیرے ہاتھ میں ہے کھوٹا ہے اس میں ایک دانگ سونا ہے اور باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے پیش نہ کر میں نے ایسے بہت دیکھے ہیں یہ مجھے حوالہ کر اور مجھے اجازت دے کہ میں اس کو پگھلا دوں اور اس میں جتنا سونا ہے اس کو نکال لوں اور باقی کو پھینک دوں۔ تھوڑی چیز جو کہ عمدہ ہو بہت سی خراب چیز سے بہتر ہے تو مجھے اپنے دینار پر اختیار دے میں سکہ بنانے والا ہوں میرے پاس اس کا آلہ ہے۔ ریا ونفاق سے توبہ کر اور اپنے نفس پر اس اقرار کرنے سے شرم نہ کر پس اکثر اخلاص والے (پہلے) ابتداءً منافق تھے اور اسی واسطے بعض صوفیا رحمۃ

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ الْإِخْلَاصَ إِلَّا
الْمُرَائِيُّ النَّادِرُ مِنْ كُلِّ نَادِرٍ مَنْ يُّخْلِصُ
مِنْ أَوَّلِ أَمْرِهٖ إِلٰى اٰخِرِهٖ اَلصِّبْيَانُ فِيْ أَوَّلِ
أَمْرِهِمْ يَكْذِبُوْنَ وَيَلْعَبُوْنَ بِالتُّرَابِ وَالنَّجَاسَاتِ .
وَيُوْقِعُوْنَ أَنْفُسَهُمْ فِي الْمَهَالِكِ وَيَسْرِقُوْنَ
مِنْ اٰبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَيَمْشُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ
وَكُلَّمَا رَبَّ الْعَقْلُ فِيْهِمْ تَرَكُوْا شَيْئًا فَشَيْئًا
يَتَأَدَّبُوْنَ بِالْاٰبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْمُعَلِّمِيْنَ مَنْ
يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يَّتَأَدَّبُ وَيَتْرُكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ
وَمَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ شَرًّا يَعِيْشُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ
فَيَهْلِكُ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً اَللهُ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ
الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ اَلْمَعَاصِيْ دَآءٌ وَالطَّاعَةُ دَوَآءٌ
وَالظُّلْمُ دَآءٌ وَالْعَدْلُ دَوَآءٌ وَالْخَطَأُ دَآءٌ وَالصَّوَابُ دَوَآءٌ
وَمُخَالَفَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ دَآءٌ وَالتَّوْبَةُ
مِنْ سُكْرِ الذُّنُوْبِ دَوَآءٌ إِنَّمَا يَتِمُّ لَكَ
الدَّوَآءُ إِذَا فَارَقْتَ الْخَلْقَ بِقَلْبِكَ وَ
أَوْصَلْتَهٗ بِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَرَفَعْتَهٗ إِلَيْهِ .
يَصِيْرُ فِي السَّمَآءِ وُجُوْدُكَ وَبَيْتُكَ فِي
الْأَرْضِ تَنْفَرِدُ بِقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
بِمَا يَعْلَمُ وَتُشَارِكُ الْخَلْقَ فِي الْعَمَلِ بِالْحُكْمِ
لَا تُخَالِفُهُمْ فِيْ خَصْلَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ
لَهٗ وَلَهُمْ عَلَيْكَ حُجَّةٌ تَنْفَرِدُ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ
وَجَلَّ بِبَاطِنِكَ وَتَكُوْنُ مَعَ الْخَلْقِ
بِظَاهِرِكَ لَا تُخَلِّ لِنَفْسِكَ رَأْسًا مَشَالًا
إِنْ رَكِبْتَهَا وَإِلَّا رَكِبَتْكَ وَإِنْ صَرَعْتَهَا

اللہ علیہ نے فرمایا ہے اخلاص کو ریاکار ہی پہچانتا ہے، یہ امر نادر
سے نادر ہے کہ اوّل امر سے آخر تک کوئی مخلص ہو۔ بچے ابتدار
میں جھوٹ بولتے ہیں اور مٹی سے اور نجاستوں سے کھیلتے ہیں۔
اور اپنی جانوں کو ہلاکت کی جگہوں پر ڈال لیتے ہیں اور اپنے والدین
کی چوری کرتے ہیں اور چغل خوریاں کرتے ہیں اور جب ان میں عقل
آنے لگتی ہے تھوڑا تھوڑا کر کے ابتدائی امور چھوڑ جاتے ہیں۔
ماں باپ، استادوں سے ادب سیکھتے اور ان کے طریقوں پر
چلنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ — جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے
وہ ادب سیکھتا ہے اور اپنی پہلی حالت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس
کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر زندگی بسر
کرتا ہے۔ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جاتے ہیں اللہ عزوجل
نے دوا اور بیماری دونوں پیدا کر دی ہیں۔ گناہ بیماری ہیں اور،
طاعت دوا، ظلم بیماری ہے اور انصاف دوا، خطا بیماری ہے
اور صواب و بہتری دوا۔ اللہ عزوجل کی مخالفت بیماری ہے
اور گناہوں سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا پورا اثر تب ہی کرے گی،
جب تو مخلوق سے قلباً بالکل جدا ہو جائے گا اور تو اپنے قلب
کو اپنے پروردگار عزوجل سے ملا لے گا اور اللہ کی طرف اس
کو اونچا کر دے گا، تیری روح آسمان میں رہے گی اور تیرا گھر زمین
میں ہوگا۔ مطابق علم تو اپنے قلب سے حق عزوجل کے ساتھ تنہائی
اختیار کرے گا اور تو حکم کی بجا آوری میں خلق کا شریک رہے گا
ان کی مخالفت عمل کی کسی خصلت میں نہ کرے گا تاکہ عمل اور مخلوق کی
تجھ پر کوئی حجت نہ ہو۔ اپنے باطن سے حق عزوجل کے ساتھ
تنہائی اختیار کرے گا اور ظاہر میں خلق کے ساتھ رہے گا تو اپنے
نفس کے لیے اٹھا ہوا حملہ کرنے والا سر نہ چھوڑ۔ اگر تو اس پر سوار
ہو گیا ہے، ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گا۔ اگر تو نے اسے پچھاڑ

وَاِلَّا صَرَعَتْكَ اِنْ تُطِعْكَ فِيْمَا تُرِيْدُ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَّا عَاقِبْهَا بِسِيَاطِ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَالذُّلِّ وَالْعُرْىِ وَالْخَلْوَةِ فِيْ مَوْضِعٍ لَا اَنِيْسَ فِيْهِ مِنَ الْخَلْقِ لَا تُنَحِّ هٰذِهِ السِّيَاطَ عَنْهَا حَتّٰى تَطْمَئِنَّ وَتُطِيْعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ فَاِذَا اطْمَاَنَّتْ لَا تُخَلِّ الْمُعَاقَبَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لِمَ [illegible] فَعَلْتِ كَذَا وَكَذَا اَوْلِفِقْهَا حَتّٰى لَا تَزَالَ مُنْكَسِرَةً اِنَّمَا تَسْتَعِيْنُ عَلٰى هٰذَا جَمِيْعِهٖ بِطَلَبِ مُرَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِمُوَافَقَتِهٖ وَتَرْكِ مَعَاصِيْهِ وَاَنْ يَكُوْنَ ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ وَاحِدًا اَنْتَصِيْرُ مُوَافَقَةً بِلَا مُخَالَفَةٍ طَاعَةً بِلَا مَعْصِيَةٍ شُكْرًا بِلَا كُفْرٍ ذِكْرًا بِلَا نِسْيَانٍ خَيْرًا بِلَا شَرٍّ لَا فَلَاحَ لِقَلْبِكَ وَفِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَوْ سَجَدْتَ لَهٗ اَلْفَ عَامٍ عَلَى الْجَمْرِ وَاَنْتَ مُقْبِلٌ بِقَلْبِكَ عَلٰى غَيْرِهٖ لَمَا نَفَعَكَ ذٰلِكَ لَا عَاقِبَةَ لَهٗ وَهُوَ يُحِبُّ غَيْرَ مَوْلَاهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تَسْعَدُ بِحُبِّهٖ حَتّٰى تُعْدِمَ الْكُلَّ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ اِظْهَارُ الزُّهْدِ فِي الْاَشْيَاءِ مَعَ اِقْبَالِكَ عَلَيْهَا بِقَلْبِكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَعْلَمُ مَا فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ مَا تَسْتَحْيِيْ تَقُوْلُ بِلِسَانِكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَفِيْ قَلْبِكَ غَيْرُهٗ۔

يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْكَ فَاِنَّ بَطْشَهٗ شَدِيْدٌ لَا تَغْتَرَّ بِهٖ وَلَا بِهٰٓؤُلَآءِ الْعُلَمَاءِ الْجُهَّالِ بِاللّٰهِ

بہتر ورنہ وہ تجھے پچھاڑ دے گا۔ اگر تیرا نفس اس چیز میں جس کا اطاعت الٰہی سے تو خواہشمند ہے مطیع ہو جائے بہتر اور نہ اس کو بھوک پیاس اور ذلت اور برہنگی کے کوڑے سے اور ایسی جگہ کی تنہائی سے جس میں مخلوق میں سے کوئی بھی انیس نہ ہو سزا دے اور جب تک تو مطمئن نہ ہو جائے اور ہر حال میں اللہ کی اطاعت نہ کرنے لگے اس وقت تک تو یہ کوڑا اس سے مت اٹھا پس جب تیرا نفس مطمئن ہو جائے تو تو اپنے اور اس کے درمیان میں عتاب کو نہ چھوڑ دے۔ اس سے کہہ کیا تو نے ایسا نہ کیا تھا تو اس کو موافق بنائے تاکہ وہ ہمیشہ شکستہ ہی رہے۔ ان سب امور پر تجھے مدد جب ہی مل سکتی ہے جب تو مراد الٰہی کا طالب ہو اور اس کی موافقت کرے اور گناہوں سے بچے تیرا ظاہر و باطن یکساں ہو جائے بالکل ہی موافق ہو جائے نہ کہ مخالفت۔ طاعت ہی طاعت ہو نہ معصیت شکر ہی شکر ہو نہ ناشکری ذکر ہی ذکر ہو نہ نسیان خیر ہی خیر ہو نہ شر تیرے قلب کو جب تک فلاح نہیں مل سکتی ہے جب تک اس میں غیر اللہ کا دخل ہے۔ اگر تو ہزار برس بھی انگاروں پر سجدہ کرے اور تو غیر کی طرف متوجہ رہے تو تیرا یہ سجدہ ہرگز تجھے نفع نہ دیگا۔ اس کے واسطے کچھ نتیجہ خیز نہ ہوگا جب تک وہ ماسوی اللہ کو دوست بنائے رہے گا تو خدا کی دوستی میں جب تک کہ کل مخلوق کو معدوم نہ کر دے سعادت حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرا اشیاء میں اظہار زہد ان پر قلب کی توجہ کے ساتھ تجھے کون سا فائدہ دے سکتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل ان چیزوں کو جانتا ہے جو تمام عالم کے سینوں کے اندر ہیں حالاں کہ تیرے قلب میں غیر خدا کا دخل ہے۔

اے غلام تو اللہ کے حکم سے دھوکہ میں نہ جا اس کی پکڑ بہت سخت ہے تو اس پر اور ان علماء پر جو کہ اللہ عزوجل سے جاہل ہیں

عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عِلْمِهِمْ عَلَيْهِمْ لَا لَهُمْ هُمْ عُلَمَاءُ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ جُهَّالٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِأَمْرٍ وَلَا يَمْتَثِلُوْنَهُ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْتَهُوْنَ عَنْهُ يَدْعُوْنَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ يُبَارِزُوْنَهُ بِمَعَاصِيْهِ وَزَلَّاتِهِ أَسْمَاؤُهُمْ عِنْدِيْ مُؤَرَّخَةٌ مَكْتُوْبَةٌ مَعْدُوْدَةٌ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَهَبْنَا كُلَّنَا لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ وَانْفَعْ بَعْضَنَا بِبَعْضٍ وَأَدْخِلْنَا كُلَّنَا فِيْ رَحْمَتِكَ آمِيْنَ۔

عزوجل۔ ان کا کل علم ان پر وبال ہے نہ کہ نفع رساں وہ صرف حکم خدا کے عالم ہیں اور اللہ عزوجل سے جاہل مطلق۔ یہ وہ آدمیوں کو حکم دیتے ہیں اور خود بجا نہیں لاتے اور لوگوں کو ایک کام سے منع کرتے ہیں اور خود اس سے باز نہیں رہتے لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں اپنے گناہوں اور لغزشوں سے خدا سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے نام میرے پاس تاریخ وار لکھے ہوئے شمار کیے ہوئے ہیں۔ اے اللہ! تو مجھ پر اور ان پر توبہ ڈال دے۔ اور ہم سب کو بحرمت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحرمت ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام بخش دے۔ اے اللہ! ہمارے بعض کو بعض پر مسلط نہ کر اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کر لے۔ آمین!

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ عَشَرَ

بارہویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحَدِ بُكْرَةً بِالرِّبَاطِ ثَانِيْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ۲، ذی قعدہ ۵۴۵ھ کو ارشاد فرمایا:

يَا غُلَامُ مَا صَحَّتْ إِرَادَتُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَنْتَ مُرِيْدٌ لَهُ لِأَنَّ كُلَّ مَنْ يَدَّعِيْ إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيَطْلُبُ غَيْرَهُ فَقَدْ بَطَلَ دَعْوَاهُ مُرِيْدُ الدُّنْيَا فِيْهِمْ كَثْرَةٌ وَمُرِيْدُ الْآخِرَةِ فِيْهِمْ قِلَّةٌ مُرِيْدُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّادِقُوْنَ فِيْ إِرَادَتِهِ أَقَلُّ مِنْ كُلِّ قَلِيْلٍ هُمْ فِي الْقِلَّةِ وَالْعَدَمِ كَالْكِبْرِيْتِ الْأَحْمَرِ هُمْ آحَادٌ أَفْرَادٌ فِي الشُّذُوْذِ وَ

اے غلام! حق عزوجل کے لیے نہ تیری ارادت صحیح نہ تو اس کا مرید کیونکہ جو شخص اللہ کی ارادت کا دعوے کرے اور اس کے غیر کو طلب کرتا ہو اس کا دعویٰ باطل ہے مخلوق میں دنیا کے مریدوں کی کثرت ہے اور آخرت کے مریدوں کی قلت اور اللہ کے مرید سچی ارادت والے ہر قلیل سے قلیل تر ہیں۔

وہ شاذ و نادر ہونے میں افراد میں اکا دکا

لِلثُّدُوْرِ حَتّٰی یُوْجَدَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ هُمْ نُزَّاعُ
الْعَشَائِرِ هُمْ مَعَادِنُ فِی الْاَرْضِ مُلُوْكٌ فِیْهَا
هُمْ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ بِهِمْ یُدْفَعُ الْبَلَاءُ
عَنِ الْخَلْقِ وَبِهِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُمْطِرُ
السَّمَاءُ وَبِهِمْ تَنْبُتُ الْاَرْضُ فِیْ بَدَایَةِ
اَمْرِهِمْ یَفِرُّوْنَ مِنْ شَاهِقٍ اِلٰی شَاهِقٍ
مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ مِنْ خَرَابٍ اِلٰی خَرَابٍ
كُلَّمَا عُرِفُوْا فِیْ مَوْضِعٍ تَحَوَّلُوْا مِنْهُ یَرْمُوْنَ
الْكُلَّ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ وَیُسَلِّمُوْنَ مَفَاتِیْحَ
الدُّنْیَا اِلٰی اَهْلِهَا لَا یَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ اِلٰی اَنْ
تُبْنٰی الْقِلَاعُ حَوَالَیْهِمْ وَتَجْرِیَ الْاَنْهَارُ اِلٰی
قُلُوْبِهِمْ وَیُحَاطِبَهُمْ جُنُوْدٌ مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ كُلٌّ مِنْهُمْ یَنْفَرِدُ اِلَیْهِ بِالْحِرَاسَةِ
یُكْرَمُوْنَ وَیُحْفَظُوْنَ وَیُوَلَّوْنَ عَلَی
الْخَلْقِ كُلُّ هٰذَا مِنْ وَرَاءِ عُقُوْلِهِمْ
فَحِیْنَئِذٍ یَصِیْرُ اِقْبَالُهُمْ عَلَی الْخَلْقِ
فَرِیْضَةً یَصِیْرُوْنَ كَالْاَطِبَّاءِ وَبَقِیَّةُ
الْخَلْقِ مَرْضٰی۔

وَیْحَكَ تَدَّعِیْ اَنَّكَ مِنْهُمْ مَا عَلَامَتُهُمْ
عِنْدَكَ مَا عَلَامَةُ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
وَلُطْفِهٖ فِیْ اَیِّ مَنْزِلَةٍ اَنْتَ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَفِیْ اَیِّ مَقَامٍ مَا اسْمُكَ وَمَا لَقَبُكَ
فِی الْمَلَكُوْتِ الْاَعْلٰی عَلٰی یُغْلَقُ بَابُكَ كُلَّ
لَیْلَةٍ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ مُبَاحٌ اَوْ حَلَالٌ مُطْلَقٌ
مُضَاجِعُ الدُّنْیَا اَوِ الْاٰخِرَةِ اَوْ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ

ہی رہیں یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کوئی ہی پایا جاتا ہے وہ کنبے قبیلے سے علیحدہ ہونے والے ہیں وہ زمین میں معدن اور بادشاہ ہیں اور وہ اہلِ شہر کے کوتوال ہیں ان کی برکت سے خلق کی بلا دفع ہوتی ہے مخلوق پر انہیں کی برکتوں سے بارش ہوتی ہے، آسمان مینہ برساتا ہے زمین سبزہ زار رہتی ہے۔

وہ اپنی ابتدائی حالت میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہیں۔ جب کبھی وہ مشہور ہو جاتے ہیں۔ پہچان لیے جاتے ہیں تو وہاں سے منتقل ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کو پیٹھ پیچھے پھینک آتے ہیں اور وہ دُنیا کی کنجیاں اہلِ دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اِردگِرد قلعہ بنا دیئے جاتے ہیں اور خدائی لشکر ان سے بات چیت کرتا ہے ان میں سے ہر ایک کی تنہا تنہا حفاظت ہوتی ہے سب کا اعزاز و اکرام و نگہداشت کی جاتی ہے اور یہ خلق پر حاکم بنا دیئے جاتے ہیں یہ کل امور عوام کی عقلوں سے وراء ہیں۔ پس اس وقت ان کی توجہ خلق پر فرض ہو جاتی ہے یہ ان کے لیے مثل طبیبوں کے ہو جاتے ہیں اور بقیہ خلق بیمار۔

تجھ پر افسوس! تو دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت سے ہوں بتا تجھ میں ان کی کیا علامت ہے۔ تجھ میں اللہ عزوجل کے قرب و لطف کی کیا علامت ہے، تو اللہ کے نزدیک کس درجہ اور کس مقام میں ہے، تیرا نام کیا ہے اور ملکوتِ اعلیٰ میں تیرا لقب کیا ہے، ہر رات تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے تیرا کھانا اور پینا مباح ہے یا حلال مطلق تیری خواب گاہ دنیا ہے یا آخرت یا قربِ الٰہی تو کہاں رات گزارتا ہے۔

مَنْ اَنِيْسُكَ فِي الْوَحْدَةِ وَمَنْ جَلِيْسُكَ فِي الْخَلْوَةِ يَا كَذَّابُ اَنِيْسُكَ فِي الْوَحْدَةِ نَفْسُكَ وَشَيْطَانُكَ وَهَوَاكَ وَالتَّفَكُّرُ فِي دُنْيَاكَ وَفِي الْجَلْوَةِ شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ الَّذِيْنَ هُمْ اَقْرَانُ السُّوْءِ وَاَصْحَابُ الْقِيْلِ وَالْقَالِ هٰذَا الشَّيْءُ لَا يَجِيْءُ بِالْهَذَيَانِ وَمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى كَلَامُكَ فِي هٰذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ عَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ وَالْخُمُوْلِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكِ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ الْكَلَامِ فِي هٰذَا فَيَكُوْنُ كَلَامُكَ فِيْهِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّبَرُّكِ بِهِ وَالتَّبَرُّكِ بِذِكْرِ اَهْلِهِ لَا اَنَّكَ تَدَّعِيْهِ بِظَاهِرِكَ مَعَ خُلُوِّ قَلْبِكَ مِنْهُ كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُوَافِقُهُ الْبَاطِنُ فَهُوَ هَذَيَانٌ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَاْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الصِّيَامُ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْمُفْطِرَاتِ فَحَسْبُ بَلْ حَتّٰى يُضَافَ اِلَيْهِ تَرْكُ الْاٰثَامِ اِحْذَرُوْا مِنَ الْغِيْبَةِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ مَا يَفْعَلُهَا مَنْ اَفْلَحَ قَطُّ وَمَنْ عُرِفَ بِهَا قَلَّتْ حُرْمَتُهُ عِنْدَ النَّاسِ وَاحْذَرُوْا مِنَ النَّظَرِ بِشَهْوَةٍ فَاِنَّهُ يَزْرَعُ الْمَعْصِيَةَ فِي قُلُوْبِكُمْ وَعَاقِبَتُهُ غَيْرُ مَحْمُوْدَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاحْذَرُوْا مِنَ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ فَاِنَّهَا تَتْرُكُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ وَتُذْهِبُ بَرَكَةَ الْاَمْوَالِ وَالْاَدْيَانِ۔

وحدت میں تیرا انیس اور خلوت میں تیرا جلیس کون ہے اے کذاب وحدت میں تیرا انیس تیرا نفس اور شیطان اور ہوا، نفسانی اور تفکر دنیا ہے اور جلوت میں شیاطین انس جو کہ بدکار دوست ہیں اور بیہودہ بکواس والے تیرے انیس ہیں۔ یہ مرتبۂ ولایت ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتا ہے اس میں تیری بات چیت تو محض ہوس ہے جس کا کوئی نفع نہیں تو اپنے اوپر سکون اور اللہ عزوجل کے روبرو گمنامی اور بے ادبی سے احتراز لازم پکڑ اور اگر اس بارے میں تجھے گفت گو ضروری ہے، تو تیرا کلام اس میں بطریق برکت حاصل کرنے اور اس کے اہل کے ذکر سے برکت لینے کے ساتھ ہو کیوں کہ تیرا قلب تو معرفت سے خالی ہے۔ تو تو محض ظاہر سے دعویٰ کرتا ہے، ہر ظاہر جس کی باطن موافقت نہ کرے وہ تو سراسر ہذیان و بکواس ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا جو آدمیوں کی روزے میں غیبت کرتا ہے وہ روزے دار نہیں ہوتا ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ فقط کھانا پینا اور مفطرات کے چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ گناہوں کے چھوڑ دینے کا بھی اضافہ کیا جائے تو روزہ ہے۔ غیبت کرنے سے بچو بہ تحقیق غیبت نیکیوں کو ویسے ہی کھا لیتی ہے جیسے لکڑی کو آگ۔ صاحب فلاح غیبت کا کبھی قائل نہیں ہوا۔ اور جو غیبت کرنے میں مشہور ہو جاتا ہے اس کی لوگوں میں عزت کم ہو جاتی ہے اور شہوت کے ساتھ نظر بازی سے بچو کیوں کہ وہ تمہارے قلوب میں معصیت کا بیج بو دیتی ہے اور اس کا انجام دنیا و آخرت میں بہت برا ہے اور تم جھوٹی قسم کھانے سے بچو کیوں کہ جھوٹی قسم آباد شہروں کو چٹیل میدان بنا کر چھوڑتی ہے مال و دین کی برکت اس سے اٹھ جاتی ہے

وَيْحَكَ تُنْفِقُ مَالَكَ بِالْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ وَتُخْسِرُ دِيْنَكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلِمْتَ اَنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْخَسَارَةُ بِعَيْنِهَا تَقُوْلُ وَاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ مِثْلُ هٰذَا الْمَتَاعِ وَلَا عِنْدَ اَحَدٍ مِّثْلُهٗ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ يَسْتَوِيْ كَذَا وَكَذَا وَاِنَّهٗ عَلَيَّ بِكَذَا وَكَذَا وَاَنْتَ كَاذِبٌ فِيْ كُلِّ مَا قُلْتَهٗ ثُمَّ تَشْهَدُ بِالزُّوْرِ وَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ صَادِقٌ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْئُكَ الْعَمٰى وَالزَّمَنُ تَاَدَّبُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَّمْ يَتَاَدَّبْ بِاٰدَابِ الشَّرْعِ اَدَّبَتْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَاَلَهٗ سَائِلٌ فَقَالَ مَنْ فِيْهِ هٰذِهِ الْخَمْسُ خِصَالٌ اَوْ بَعْضُهَا يُحْكَمُ بِبُطْلَانِ صَوْمِهٖ وَوُضُوْئِهٖ فَقَالَ صَوْمُهٗ وَوُضُوْءُهٗ لَا يَبْطُلُ وَلٰكِنْ هٰذَا جَاءَ عَلٰى سَبِيْلِ الْوَعْظِ وَالتَّحْذِيْرِ وَالتَّخْوِيْفِ.

يَا غُلَامُ لَعَلَّ غَدًا يَاْتِيْ وَاَنْتَ مَفْقُوْدٌ مِّنْ ظَهْرِ الْاَرْضِ مَوْجُوْدٌ فِي الْقَبْرِ اَوْ لَعَلَّ هٰذَا يَكُوْنُ فِيْ سَاعَةٍ اُخْرٰى اَيْشٍ هٰذِهِ الْغَفْلَةُ مَا اَقْسٰى قُلُوْبَكُمْ صُخُوْرٌ اَنْتُمْ اَقُوْلُ لَكُمْ وَغَيْرِيْ يَقُوْلُ لَكُمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ الْقُرْاٰنُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ وَاَخْبَارُ الرَّسُوْلِ وَسِيَرُ الْاَوَّلِيْنَ تُقْرَاُ عَلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَتَغَيَّرُوْنَ وَلَا تَخْشَوْنَ وَلَا تَتَغَيَّرُ اَعْمَالُكُمْ كُلُّ مَنْ يَحْضُرُ بُقْعَةً فِيْهَا وَعْظٌ وَّلَمْ يَتَّعِظْ فَهُوَ فِيْ خَيْرِ الْبِقَاعِ

تجھ پر افسوس کہ تو اپنے مال کو جھوٹی قسم کھا کر رواج دیتا ہے اور اپنے دین کا نقصان کرتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو البتہ جان لیتا کہ اصل نقصان یہی ہے۔ تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم ایسا مال تو اس شہر میں نہیں ہے اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے قسم خدا کی یہ اتنی اتنی قیمت کا ہے اور یہ مجھے اتنے میں پڑا ہے حالاں کہ اس میں سے تو ہر بات میں جھوٹ بولنے والا ہے پھر تو اس پر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور اللہ عزوجل کا نام لے کر حلف کرتا ہے کہ تو اس میں سچ بولنے والا ہے۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ تو اندھا اور اپاہج ہو جائے گا۔ اللہ تم پر رحم فرمائے حق تعالیٰ کے حضور میں باادب رہو جس کسی نے آدابِ شرع سے ادب نہ سیکھا اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ ادب سکھائے گی۔ کسی نے اس بیان کو سن کر آپ سے دریافت کیا جس میں یہ پانچوں خصلتیں یا ان میں سے بعض ہوں تو کیا اس کے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم دیا جائے گا آپ نے جواب دیا روزہ اور وضو تو باطل نہ ہوگا لیکن یہ حکم بطریق نصیحت اور ڈرانے اور خوف دلانے کے ہے۔

اے غلام! شاید کل کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے مفقود ہو اور قبر میں موجود۔ یا شاید یہ دوسری ساعت ہی میں ہو جائے کل کا بھی کیا بھروسہ۔ یہ غفلت کیسی اور کیوں ہے؛ تمہارے قلب کس قدر سخت ہو گئے ہیں۔ تم پتھر ہو تم کون ہو۔ میں بھی تم سے کہہ رہا ہوں اور دوسرے بھی لیکن تم ایک ہی حالت پر قائم ہو۔ تم پر قرآن اور حدیثیں پڑھی جاتی ہیں اور تم کو اگلوں کی سیرتیں سنائی جاتی ہیں افسوس تم میں تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ نہ تم بدلتے ہو اور نہ تم ڈرتے ہو اور نہ تمہارے عمل بدلتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو کہ مجلس وعظ میں حاضر ہو اور پھر نصیحت قبول نہ کرے پس وہ ہے تو اچھی جگہ میں

وَهُوَ شَرُّ الْاَهْلِ.

يَا غُلَامُ اِسْتِهَانَتُكَ بِاَوْلِيَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ تَتَمَسَّوْنَ لِمَ لَا يَتَعَيَّشُوْنَ مَعَنَا لِمَ لَا يَقْعُدُوْنَ مَعَنَا تَقُوْلُ هٰذَا لِجَهْلِكَ بِنَفْسِكَ لَمَّا قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِنَفْسِكَ قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِاَقْدَارِ النَّاسِ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالدُّنْيَا وَعَاقِبَتِهَا تَجْهَلُ اَمْرَ الْاٰخِرَةِ وَعَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالْاٰخِرَةِ تَجْهَلُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُشْتَغِلًا بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ الْخُسْرَانُ وَالنَّدَامَاتُ عِنْدَكَ ظَاهِرَةٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَظْهَرُ نَدَامَاتُكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ التَّغَابُنِ يَوْمَ الْفَضِيْحَةِ يَوْمَ النَّدَامَاتِ وَالْخُسْرَانِ حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ مَجِيْءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَغْتَرَّ بِحِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَكَرَمِهٖ عَلَيْكَ اَنْتَ قَائِمٌ عَلٰى اَسْوَءِ الْاَحْوَالِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَظُلْمِ النَّاسِ الْمَعَاصِيْ بَرِيْدُ الْكُفْرِ كَمَا اَنَّ الْحُمّٰى بَرِيْدُ الْمَوْتِ عَلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِاَخْذِ الْاَرْوَاحِ

يَا شَبَابُ تُوْبُوْا اَمَا تَرَوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِيْكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتّٰى تَتُوْبُوْا وَاَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ وَتُصِرُّوْنَ عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُبْتَلٰى اَحَدٌ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اِلَّا اٰحَادُ اَفْرَادٍ وَلٰكِنَّهٗ نِقْمَةٌ لَا نِعْمَةٌ عُقُوْبَةٌ لِلذُّنُوْبِ لَا زِيَادَةٌ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ اَلْقَوْمُ يُبْتَلَوْنَ

لیکن وہ خود بہت بُرا ہے۔

اے غلام! تیرا اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھنا اس وجہ سے ہے کہ تجھے معرفتِ الٰہی کم ہے اس وجہ سے تو ان کا مرتبہ نہیں سمجھتا تو کہتا ہے کہ یہ رواداری کرتے ہیں ہمارے ساتھ معاشرت کیوں نہیں کرتے، ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے۔ تیرا ایسا کہنا اس وجہ سے ہے کہ تو اپنے نفس سے خود ہی جاہل ہے۔ جب تجھے خود اپنے نفس کی پہچان کم ہے تو آدمیوں کے مرتبہ جاننے میں بھی تیری کمی ہے تو غافل ہے تجھ کو جس قدر دنیا اور اس کے انجام کی معرفت کم ہو گی اسی قدر تو امرِ آخرت سے جاہل رہے گا اور تجھ کو جس قدر آخرت کی معرفت کم ہو گی اسی قدر تو حق عزوجل سے جاہل رہے گا اے دنیا میں مشغول ہونے والے عنقریب نقصان اور ندامتیں قیامت کے دن جو کہ نقصان کا دن اور رسوائی اور ندامتوں اور خسارہ کا دن ہے ظاہر ہوں گی تو اپنے نفس کا قیامت کے دن سے پہلے محاسبہ کرے۔ اللہ عزوجل کے حلم سے اور اس کے کرم سے جو تجھ پر ہے دھوکہ نہ کھا تو گناہوں اور لغزشوں اور مظالم کی وجہ سے بہت بُری حالت پر قائم ہے گناہ کے قاصد ہیں جیسے کہ بخار موت کا قاصد تو موت آنے سے پہلے توبہ کرے قبل اس کے کہ ملک الموت روح نکالنے کو آئیں توبہ کر۔

اے جوانو! تم توبہ کرو کیا تم حق عزوجل کو نہیں دیکھتے کہ وہ بلا سے تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ تم توبہ کرو مگر تمہیں سمجھ نہیں آتی اور اس کے گناہوں پر اصرار کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سوائے اکا دکا مخصوص آدمیوں کے جس کی بھی آزمائش بلا سے ہو رہی ہے اس کے لیے آزمائش عذاب ہے نہ کہ نعمت گناہوں کی سزا ہے نہ درجوں اور کرامتوں کی زیادتی۔ اولیاء اللہ کی آزمائش اسی لیے ہے

لِتُرْفَعَ دَرَجَاتُهُمْ عِنْدَ مَلِكِهِمْ يَصْبِرُوْنَ مَعَهُ لِاَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ اِذَا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا فَقَدْ تَمَّ لَهُمُ الْمُلْكُ وَ اِذَا لَمْ يَتِمَّ لَهُمْ هٰذَا اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ فِيْ هُلْكٍ.

اَللّٰهُمَّ لَا هُلْكَ نَسْاَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ وَالنَّظَرَ اِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِنَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بِاَعْيُنِنَا.

يَا قَوْمُ لَا تَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفَرَجِهٖ فَاِنَّهٗ قَرِيْبٌ لَا تَيْاَسْ فَاِنَّ الصَّانِعَ اللّٰهُ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا لَا تَهْرُبْ مِنَ الْبَلَآءِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ مَعَ الصَّبْرِ اَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ اَسَاسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَحَبَّةِ الْبَلَآءُ فَاِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَآءِ فَلَا اَسَاسَ لَكَ لَا بَقَاءَ لِبِنَاءٍ اِلَّا بِاَسَاسٍ اَرَاَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلٰى مَزْبَلَةٍ رَبْوَةٍ اِنَّمَا تَفِرُّ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ لِكَوْنِكَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِي الْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اصْبِرْ وَاعْمَلْ حَتّٰى تَسْرِيَ بِقَلْبِكَ وَ سِرِّكَ وَرُوْحِكَ اِلٰى بَابِ الْقُرْبِ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّوَجَلَّ الْعُلَمَاءُ وَالْاَوْلِيَآءُ وَالْاَبْدَالُ وُرَّاثُ الْاَنْبِيَآءِ الْاَنْبِيَآءُ السَّمَاسِرَةُ وَهٰؤُلَآءِ الْمُنَادُوْنَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ الْمُؤْمِنُ لَا يَخَافُ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَا يَرْجُوْ غَيْرَهٗ قَدْ اُعْطِيَ الْقُوَّةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَوِيَّةً

تاکہ رب تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے بلند ہوں معالیٰ کے ساتھ صبر کرتے ہیں کیوں کہ وہ حق تعالیٰ کی ذات کو ہی چاہتے ہیں جب ان کی یہ آزمائش پوری ہو جاتی ہے تو ان کی حکومت کامل ہو جاتی ہے اور اگر آزمائش ان کی پوری نہیں ہوتی تو وہ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ ابھی ہلاکت میں ہیں۔

اے اللہ! ہم ہلاکت نہیں چاہتے تیری نزدیکی اور تیری توجہ دنیا و آخرت میں قلوب سے اور آخرت میں ظاہری آنکھوں سے چاہتے ہیں۔

اے قوم! اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی کشائش سے ناامید نہ ہو کیوں کہ کشائش قریب ہے۔ ناامید مت ہو صانع تو اللہ ہی ہے تو کیا جان سکتا ہے کہ شاید وہ اس کے بعد اور کوئی صورت پیدا کر دے۔ بلا سے مت بھاگ صبر کر کہ بلا صبر کے ساتھ ہر بہتری کی بنیاد ہے اور جڑ۔ نبوت و رسالت ولایت و معرفت الٰہی اور محبت کی جڑ بلا ہی ہے جب تو بلا پر صبر نہ کرے گا تیری جڑ اور بنیاد ہی نہ ہو گی عمارت کے لیے بغیر بنیاد بقا نہیں ہوتی کیا تو نے کوئی گھر ایسا دیکھا ہے جو کوڑا گھر ٹیلہ پر قائم ہو اس کی بنیاد نہ ہو تو بلا اور آفتوں سے اس لیے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت و معرفت اور قرب الٰہی کی حاجت نہیں ہے صبر کر اور عمل کو تازہ کرتا رہ تاکہ تو اپنے قلب اور سر اور روح سے قرب الٰہی کے دروازہ تک چلنے لگے۔ عالم اور ولی اور ابدال انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جو کہ رہنما اور پیغام کے پہنچانے والے ہیں اور اولیاء اللہ ان کے آگے آگے منادی کرنے والے مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا ہے اور نہ وہ اس کے غیر سے توقع و امیدواری کرتا ہے اس کے قلب و سر میں قوت عطا کر دی گئی ہے مومنین صادقین کے قلب اللہ کے ساتھ کیسے قوی نہ ہوں وہ تو

بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ اُسْرِیَ بِھَا اِلَیْہِ لَا تَزَالُ عِنْدَہٗ اَلْقُلُوْبُ عِنْدَہٗ وَالْقَالِبُ فِی الْاَرْضِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ھٗ یُصْطَفَوْنَ عَلٰی اَھَالِیْھِمْ وَاَھْلِ زَمَانِھِمْ تَتَمَیَّزُ مَعَانِیْھِمْ وَتَتَنَوَّرُ مَبَانِیْھِمْ وَلِھٰذَا فَارَقُوا الْخَلْقَ وَزَھَدُوْا فِی الْمَالُوْفَاتِ سَارُوْا اِلٰی قُدَّامٍ وَنَبَتَ الْعُشْبُ وَرَائَھُمْ مَا بَقِیَ لَھُمْ رُجُوْعٌ اسْتَاْنَسُوْا بِالْوَحْدَۃِ اِخْتَارُوْا الْخَرَابَ وَسَوَاحِلَ الْبِحَارِ وَالْبَرَارِیَ وَالْقِفَارَ لَا الْعُمْرَانَ یَاْکُلُوْنَ مِنْ بُقُوْلِ الصَّحَارٰی وَیَشْرَبُوْنَ مِنْ غُدْرَانِھَا یَصِیْرُوْنَ کَالْوُحُوْشِ ھُنَالِکَ یُقَرِّبُ قُلُوْبَھُمْ وَیُؤْنِسُھَا بِہٖ تَوَقَّفَ مَبَانِیْھِمْ مَعَ مَبَانِی الْمُرْسَلِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَتَوَقَّفَ مَعَانِیْھِمْ مَعَہٗ لَا یَزَالُوْنَ وُقُوْفًا فِی الْخِدْمَۃِ لَیْلَھُمْ وَنَھَارَھُمْ خَلْوَۃً وَرَاحَۃُ الْمُشْتَاقِیْنَ وَطِیْبَۃُ الْمُسْتَاْنِسِیْنَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

یَا غُلَامُ لَا بُدَّ مِنَ الْحَلَاوَۃِ مِنَ الْمَرَارَۃِ وَالصَّلَاحِ مِنَ الْفَسَادِ وَالصَّفَاءِ مِنَ الْکَدَرِ فَاِنْ اَرَدْتَ الصَّفَاءَ الْکُلِّیَّ فَفَارِقْ بِقَلْبِکَ الْخَلْقَ وَاَوْصِلْہٗ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَارِقِ الدُّنْیَا وَدَعْ اَھْلَکَ وَسَلِّمْھُمْ اِلٰی رَبِّکَ عَزَّوَجَلَّ وَاَخْرِجْ قَلْبَکَ عُرْیَانًا عَنِ الْکُلِّ وَاقْرُبْ مِنْ بَابِ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ ادْخُلْھَا فَاِنْ لَمْ تَجِدْ رَبَّکَ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے ہوئے ہیں وہ اسی کے پاس ہمیشہ رہتے ہیں صرف ان کا قالب بدن زمین میں ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا و انھم عندنا الآیۃ "وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں سے ہیں وہ اپنے اہل اور اہلِ زمانہ سے برگزیدہ و منتخب ہوتے ہیں۔ ان کے معنے متمیز اور الفاظ روشن ہوتے ہیں اور یہ اسی واسطے خلق سے جدا رہتے ہیں اور مرغوب چیزوں سے بے رغبتی کرتے ہیں۔ یہ آگے قدم رکھتے ہیں اور سبزہ ان کے پیچھے سے اگتا ہے ان کے لیے لوٹنے اور واپس ہونے کی کوئی حاجت نہیں رہتی، تنہائی سے انس کرتے ہیں اور یہ ویرانے اور دریا کے کناروں اور جنگلوں اور چٹیل میدان کو آبادی پر ترجیح دے کر اختیار کرتے ہیں۔ جنگل کی سبزیاں کھاتے ہیں اور ان کے حوضوں سے پانی پیتے ہیں یہ مثل وحشیوں کے ہو جاتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے قلبوں کو قرب عنایت فرماتا ہے اور وہ ان کو اپنا مونس بنا لیتا ہے ان کے جسم ظاہری رسولوں اور صدیق و شہدا کے ساتھ ٹھہرے رہتے ہیں اور ان کا تعلق باطنی خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمیشہ رات دن خدمت خداوندی میں خلوت میں ٹھہرتے ہیں۔ مشتاقوں کا آرام اور ان کے انس داری کی خوشی اللہ عزوجل کی معیت میں ہی ہے۔

اے غلام! شیرینی کے لیے کڑواہٹ، صلاح کے لیے فساد اور صفائی کے لیے میلا پن ضروری ہے۔ اگر تو پوری صفائی کا خواہشمند ہے تو قلباً مخلوق سے علیحدہ ہو جا اور قلب کو حق عزوجل کے ساتھ ملا دے دنیا سے جدا ہو اور اپنے اہل کو چھوڑ اور ان کو اپنے رب عزوجل کو سونپ دے اپنے قلب کو ہر ایک سے برہنہ کر کے جدا ہو جا اور آخرت کے دروازے سے قریب ہو پھر اس کے اندر چلا جا پس اگر تو وہاں رب عزوجل

فِيْهَا فَاخْرُجْ مِنْهَا هَارِبًا طَالِبًا لِلْقُرْبِ مِنْهُ
إِذَا وَجَدْتَهُ وَجَدْتَ كُلَّ الصَّفَاءِ عِنْدَهُ
مَا يَفْعَلُ الْمُحِبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِهٖ
الْجَنَّةُ دَارُ طَالِبِي الرَّاحَاتِ دَارُ التُّجَّارِ
بَاعُوا الدُّنْيَا بِهَا وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْاَعْيُنُ ۝ مَا ذِكْرُ الْقَلْبِ مَا ذِكْرُ السِّرِّ
مَا ذِكْرُ الْمَعْنٰى الْجَنَّةُ لِلصُّوَّامِ
التَّارِكِيْنَ الزَّاهِدِيْنَ فِي الشَّهَوٰتِ وَاللَّذَّاتِ
بَاعُوا طَعَامًا بِطَعَامٍ بُسْتَانًا بِبُسْتَانٍ
دَارًا بِدَارٍ أُرِيْدُ مِنْكُمْ اَعْمَالًا بِلَا
كَلَامٍ الْعَارِفُ الْعَامِلُ لِوَجْهِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ سَنْدَانٌ يُدَقُّ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا
يَنْطِقُ اَرْضٌ يُمْشٰى عَلَيْهِ وَيُغَيَّرُ وَيُبَدَّلُ وَهُوَ اَخْرَسُ
الْقَوْمُ لَا يُبْصِرُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُوْنَ
مِنْ غَيْرِهٖ لَهُمْ جَنَانٌ بِلَا لِسَانٍ هُمْ
فَانُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ غَيْرِهِمْ لَا يَزَالُوْنَ
كَذٰلِكَ وَاِذَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْشَرَهُمْ
جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا كَاَنَّهُمْ مَجْنُوْنٌ
يَاْخُذُهُمُ الْمَلِكُ اِلَيْهِ بِيَدِ رَاْفَتِهٖ
وَرَحْمَتِهٖ يَصُوْغُهُمْ لَهٗ وَيُنْشِئُهُمْ
لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ يَصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهٖ
كَمَا صَنَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَيْثُ قَالَ لَهٗ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ ۝ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ

کو نہ پائے تو آخرت سے قرب کو طلب کرتا ہوا بھاگ کر باہر نکل آ جب تو خدا پالے گا تو تو اس کے نزدیک پوری صفائی حاصل کر لے گا۔ خدا کے دوستدار کو غیر خدا سے کچھ سروکار ہی نہیں ہوتا وہ غیر کو لے کر کیا کرے۔ جنت راحت طلبوں اور تاجروں کا گھر ہے جنہوں نے دنیا کو جنت کے عوض فروخت کر دیا ہے اور اسی واسطے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اور جنت میں نفسوں کی خواہشات سب موجود ہیں نیز آنکھوں کی لذتیں یہاں قلب وسر اور معنی کا ذکر نہیں۔ جنت روزہ داروں کے لیے ہے جو کہ شہواتِ دنیا کو چھوڑنے والے اور اخروی لذتوں کے خواہشمند ہیں جنہوں نے کھانے کو عوض کھانے کے، باغ کو بدلہ باغ کے گھر کو عوض گھر کے بیچ دیا ہے۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں نہ کہ گفتگو کا۔ وہ عارف جو کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمل کرنے والا ہے اہرن کی طرح ہے جس پر ہر وقت چوٹ دی جاتی ہے لوہا گرم کر کے کوٹا جاتا ہے اور وہ کچھ نہیں بولتا وہ عارف تو زمین کی مانند ہے جس پر آمد و رفت کی جاتی ہے اور تغیر و تبدل کیا جاتا ہے، تمام تصرفات ہوتے ہیں اور وہ خاموش رہتی ہے۔ اہل اللہ نہ اللہ کے سوا کسی کو دیکھیں اور نہ غیر اللہ کی بات سنیں۔ وہ بے زبان دل کے ہیں وہ اپنی ذات اور اغیار سے فانی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان کو ظاہر کرنا پھیلا دیتا ہے ان کے قلب کو زبان بنا دیتا ہے گویا وہ مجنون ہیں۔ ان کو بادشاہ اپنی طرف یدِ رافت و رحمت سے کھینچ لیتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے ہی لیے بناتا اور پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے وہ ان کو اپنے لیے ویسا ہی مخصوص بنا لیتا ہے جیسا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا اور ان کے حق میں فرما دیا اور اے موسیٰ! میں نے تجھ کو اپنے نفس کے لیے بنایا ہے اللہ کی مثل کوئی شے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ جَعَلَ رَاحَةً بِلَا تَعَبٍ أُنْسًا بِلَا وَحْشَةٍ نِعْمَةً بِلَا نِقْمَةٍ فَرْحَةً بِلَا بُغْضٍ حَلَاوَةً بِلَا مَرَارَةٍ مُلْكًا بِلَا هُلْكٍ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط مَنْ وَصَلَ إِلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ تَعَجَّلَتْ لَهُ الرَّاحَةُ وَأَمَّا مَعَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ لَا تَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا لِأَنَّهَا دَارُ الْكَذِبِ وَدَارُ الْآفَاتِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا فَعَلَيْكَ بِإِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَمِنْ يَدِكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَاتْرُكْهَا فِيْ يَدِكَ وَأَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ فَإِذَا قَوِيْتَ فَأَخْرِجْهَا مِنْ يَدِكَ وَأَعْطِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ عِيَالِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَمَعَ ذٰلِكَ مَا لَكَ مِنْهَا لَا يَفُوْتُكَ لَا بُدَّ مِنْ إِتْيَانِهٖ سَوَاءٌ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْرًا زَاهِدًا أَوْ رَاغِبًا الدَّائِرَةُ عَلٰى صِحَّةِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَصَفَائِهِمَا إِنَّهُمَا يَصْفُوَانِ بِتَعَلُّمِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَالْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ وَالصِّدْقِ فِيْ طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ۔

يَا غُلَامُ أَمَا سَمِعْتَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ تَفَقَّهْ بِالْفِقْهِ الظَّاهِرِ ثُمَّ اعْتَزِلْ إِلَى الْفِقْهِ الْبَاطِنِ اِعْمَلْ بِهٰذَا الظَّاهِرِ حَتّٰى يُقَرِّبَكَ الْعَمَلُ بِهٖ إِلٰى عِلْمٍ لَمْ تَكُنْ تَعْقِلُهُ هٰذَا الْعِلْمُ الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنُ ضِيَاءُ الْبَاطِنِ هُوَ ضِيَاءٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ قَرُبَتْ طَرِيْقُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّسَعَ الْبَابُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ وَارْتَفَعَ مِصْرَاعُ الْبَابِ الَّذِيْ يَخُصُّكَ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے پس اس نے راحت بلا تعب و مشقت انس بلا وحشت نعمت بلا عذاب فرحت بلا بغض حلاوت بغیر کڑواہٹ ملک بلا ہلاکت بنا دیا ہے۔ ولایت حق اللہ عزوجل کے لیے ہی ہے جو اس حالت پر پہنچ گیا اس نے جلد راحت لی آرام پا لیا اور لیکن اس حالت میں جس پر کہ تو ہے دنیا میں راحت نہیں پا سکتا کیوں کہ دنیا جھوٹ اور آفتوں کا گھر ہے تیرے لیے اس سے نکلنا ہی ضرور ہے تو اس کو اپنے قلب اور ہاتھ سے علیحدہ کر دینے کو لازم پکڑ۔ پس اگر تو اس پر قادر نہ ہو تو دنیا کو اپنے ہاتھ میں چھوڑ دے اور اس کو اپنے قلب سے نکال دے پھر جب تو قوت پالے پس دنیا کو ہاتھ سے چھوڑ دے علیحدہ ہو جا اور فقراء و مساکین کو جو حق عزوجل کی عیال ہیں دے دے باایں ہمہ اس سے جو تیرا حصہ ہے وہ فوت نہ ہوگا اس کا آنا ضروری ہے برابر ہے کہ تو غنی ہو یا فقیر، زاہد ہو یا راغب۔ معرفتِ الٰہی کا دارومدار قلب و باطن کی صحت اور ان دونوں کی صفائی پر ہے اور ان کی صفائی علم سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور عمل میں اخلاص پیدا کرنے اور طلبِ حق میں سچائی پیدا کرنے میں ہے۔

اے غلام! کیا تو نے نہیں سنا کہ فقہ حاصل کر پھر گوشہ نشین بن اوّل فقہ ظاہری حاصل کر پھر فقہ باطن کی طرف متوجہ ہو اوّلاً اس فقہ ظاہر کے ساتھ عمل کر یہاں تک کہ یہ تجھ کو علمِ باطن کی طرف سے جس سے تو واقف نہیں ہے پہنچا دے یہ ظاہری علم ظاہر کی روشنی ہے اور باطنی علم روشنی ہے باطن کی اور یہ تیرے اور تیرے رب عزوجل کے درمیان ایک نور ہے تو اس دروازے کو جو تیرے اور تیرے رب تعالیٰ کے درمیان ہے وسیع کر اور اس دروازے کے بازو بلند کر جو تجھے مخصوص بنا دے۔

اے رب ہمارے! ہم کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اور عذابِ دوزخ سے بچا۔ آمین !

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ .

يَا غُلَامُ قَدِّمِ الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَاِنَّكَ تَرْبَحُهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا قَدَّمْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ خَسِرْتَهُمَا جَمِيْعًا عُقُوْبَةً لَّكَ كَيْفَ اشْتَغَلْتَ بِمَا لَمْ تُؤْمَرْ بِهٖ اِذَا لَمْ تَشْتَغِلْ بِالدُّنْيَا اَمَدَّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعُوْنَةِ عَلَيْهَا وَرَزَقَكَ التَّوْفِيْقَ وَقْتَ الْاَخْذِ مِنْهَا وَاِذَا اَخَذْتَ مِنْهَا شَيْئًا وُضِعَتْ فِيْهِ الْبَرَكَةُ اَلْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِدُنْيَاهُ وَاٰخِرَتِهٖ يَعْمَلُ لِدُنْيَاهُ بِقَدْرِ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَقْنَعُهٗ مِنْهَا كَزَادِ الرَّاكِبِ لَا يَحْصُلُ مِنْهَا الْكَثِيْرَ اَلْجَاهِلُ كُلُّ هِمَّتِهِ الدُّنْيَا وَالْعَارِفُ كُلُّ هِمَّتِهِ الْاٰخِرَةُ ثُمَّ الْمَوْلٰى اِذَا حَصَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ رَغِيْفٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَنَازَعَتْكَ نَفْسُكَ وَطَلَبَتِ الشَّهَوَاتِ فَانْظُرْ حِيْنَئِذٍ اِلٰى مَنْ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى كِسْرَةٍ فَاِنَّهٗ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تُبْغِضَ نَفْسَكَ وَتُعَادِيَهَا جَانِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصِّدِّيْقُوْنَ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَشُمُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ

تیرھویں مجلس

منگل کے دن ۴ / ذی قعدۃ الحرام ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں شام کے وقت ارشاد فرمایا :

اے غلام ! تو آخرت کو دنیا پر مقدم کر بہ تحقیق تو دونوں میں نفع پائے گا لیکن جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم کرے گا تو تو دونوں میں نقصان اٹھائے گا تیرے لیے عذاب ہوگا جس کا تجھ کو حکم نہیں دیا گیا اس میں تو کیوں مشغول ہوا جب تو دنیا میں مشغول نہ ہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا اور اس کے حاصل کرنے کے وقت تجھ کو خبردار بنائے گا اور جب تو اس سے کوئی چیز لے گا اس میں برکت رکھ دی جائے گی مومن دنیا و آخرت دونوں کے لیے عمل کرتا ہے دنیا کے لیے اس کا عمل صرف بمقدارِ حاجت ہوتا ہے دنیا سے اس کو سوار کے توشہ کے مقدار قناعت کرتی ہے وہ دنیا سے زیادہ حاصل نہیں کرتا ہے جاہل کا مقصود کلی دنیا ہوتی ہے اور عارف کا مقصود کلی آخرت پھر مولیٰ تعالیٰ جب تیرے روبرو دنیا سے ایک روٹی آجائے اور تیرا نفس تجھ سے جھگڑا کرے اور خواہشوں کی طلب کرے پس اس وقت تو اس کی طرف دیکھ جو کہ روٹی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر بھی قادر نہیں ہے یقیناً جب تک کہ تو اپنے نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ میں اس سے عداوت نہ رکھے گا تیرے لیے فلاح نہ ہوگی صدیقین آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں ان میں سے

وَرَائِحَةَ الْقَبُوْلِ وَالصِّدْقِ مِنَ الْاٰخَرِ يَا مُعْرِضًا
عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَعَنْ صِدِّيْقِيْنَ مِنْ
عِبَادِهٖ مُقْبِلًا عَلَى الْخَلْقِ مُشْرِكًا بِهِمْ اِلٰى
مَتٰى اِقْبَالُكَ عَلَيْهِمْ اَيْشٍ يَنْفَعُوْنَكَ
لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ ضَرٌّ وَّلَا نَفْعٌ وَّلَا
عَطَاءٌ وَّلَا مَنْعٌ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
سَائِرِ الْجَمَادَاتِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلَى الضُّرِّ
وَالنَّفْعِ اَلْمَلِكُ وَاحِدٌ الضَّارُّ وَاحِدٌ
النَّافِعُ وَاحِدٌ الْمُحَرِّكُ وَاحِدٌ وَّالْمُسَكِّنُ
وَاحِدٌ الْمُسَلِّطُ وَاحِدٌ الْمُسَخِّرُ وَاحِدٌ
الْمُعْطِيْ وَالْمَانِعُ وَاحِدٌ الْخَالِقُ وَ
الرَّازِقُ هُوَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هُوَ الْقَدِيْمُ
الْاَزَلِيُّ الْاَبَدِيُّ هُوَ مَوْجُوْدٌ قَبْلَ
اٰبَائِكُمْ وَاُمَّهَاتِكُمْ وَاَغْنِيَائِكُمْ هُوَ
خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ
وَمَا بَيْنَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞ وَا اَسَفًا عَلَيْكُمْ
يَا خَلْقَ اللّٰهِ مَا تَعْرِفُوْنَ مَا الْخَالِقُ مَعْرِفَتُهُ
اِنْ كَانَ لِيْ فِي الْقِيَامَةِ حُكْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَ
جَلَّ لَاخْتَرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَوَّلِكُمْ اِلٰى اٰخِرِكُمْ
يَا مُقْرِئٌ بِالْقُرْاٰنِ عَلَيَّ وَخَطِيْبٌ مِنْ دُوْنِ اَهْلِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلُّ مَنْ يَّعْمَلُ بِعِلْمِهٖ
صَارَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَابٌ يَدْخُلُ
قَلْبُهٗ مِنْهُ عَلَيْهِ وَاَمَّا اَنْتَ يَا عَالِمُ مُشْتَغِلٌ
بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَجَمْعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ بِعِلْمِكَ

ہر ایک عنصر سے قبولیت و سچائی کی خوشبو سونگھتا ہے
اے اللہ عزوجل اور اس کے صدیقین و نیک بندوں سے
منہ موڑنے والے خلق کی طرف متوجہ ہونے والے، خدا کا شریک
بنانے والے تیری توجہ ان کی طرف کب تک رہے گی اور وہ
تجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں ان کے ہاتھ میں نقصان و نفع عطاء
و منع کچھ بھی نہیں ہے۔ نفع و نقصان کے متعلق ان میں اور جمادات
میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بادشاہ ایک ہی ہے نفع نقصان پہنچانے
والا ایک ہی ہے۔ حرکت و سکون دینے والا ایک ہی ہے
مسلط بنانے والا اور مسخر بنانے والا ایک ہی ہے۔ دینے
والا اور منع کرنے والا ایک ہی ہے، پیدا کرنے والا، رزق دینے
والا ایک ہی ہے جس کا نام اللہ عزوجل ہے وہی قدیم ازلی
و ابدی ہے وہی قبل خلق اور قبل تمہارے ماں و باپ، اور
دولت مندوں کے موجود تھا اور ہے وہی آسمان و زمین اور
تمام ان چیزوں کا جو اس میں ہیں اور ان کے درمیان ہیں
پیدا کرنے والا ہے اس کی مانند کوئی شے نہیں اور وہی سننے
والا دیکھنے والا ہے۔ تم پہلے مخلوق الٰہی نہایت افسوس
ہے کہ تم اپنے خالق کو جیسا کہ پہچاننا چاہیے نہیں پہچانتے
اگر قیامت میں اللہ کی طرف سے مجھے اختیار ملا تو البتہ
تمہارے ہجر اول سے لے کر آخر تک ناشناسوں کا سے
قرآن پڑھنے والے آسمان و زمین والوں کو چھوڑ کر تمہارے
روبرو قرآن پڑھوں۔ میں اسے خوب سمجھتا ہوں جو کوئی علم شریعت
پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ایک
دروازہ کھل جاتا ہے جس کے ذریعے اس کا قلب بارگاہ
الٰہی میں داخل ہو جاتا ہے اے عالم تو قیل و قال اور مال کے
جمع کرنے میں مشغول ہے تو اپنے علم پر عمل سے غافل ہے۔

فَلَا جَرَمَ يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ الصُّوْرَةُ دُوْنَ الْمَعْنٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عَبِيْدِهٖ خَيْرًا عَلَّمَهٗ ثُمَّ أَلْهَمَهُ الْعَمَلَ وَالْإِخْلَاصَ وَمِنْهُ أَدْنَاهُ وَإِلَيْهِ قَرَّبَهٗ وَعَرَّفَهٗ وَعَلَّمَهٗ عِلْمَ الْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ مُخْتَارًا لَّهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ يَجْتَبِيْهِ كَمَا اجْتَبٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهٗ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ لَا لِغَيْرِيْ لَا لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالنُّزْهَاتِ لَا لِلْأَرْضِ وَلَا لِلسَّمَاءِ لَا لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ لَا لِلْمُلْكِ وَلَا لِلْهُلْكِ لَا يُقَيِّدُكَ شَيْءٌ مِّنِّيْ وَلَا يَشْغَلُكَ شَاغِلٌ غَيْرِيْ وَلَا تُقَيِّدُكَ عَنِّيْ صُوْرَةٌ وَلَا تَحْجُبُكَ عَنِّيْ خَلِيْفَةٌ وَلَا تُغَيِّبُكَ عَنِّيْ شَهْوَةٌ۔

ایسے حال میں تو محض تیرے ہاتھ میں صورت ہی صورت آئیگی نہ کہ معنے وحقیقت جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو عالم بنا دیتا ہے پھر اس کو عمل و اخلاص کا الہام فرماتا ہے اور اسے اپنے سے اور اپنی طرف قریب کر دیتا ہے پھر اس کو علم قلوب و اسرار کی تعلیم کرتا ہے اور اس کو بلا شرکت غیرے اپنے لیے منتخب کر لیتا ہے اور اس کو برگزیدہ کر لیتا ہے جیسا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا اور ان سے فرمایا میں نے تم کو اپنے لیے برگزیدہ کیا ہے نہ اپنے غیر کے لیے نہ شہوتوں اور لذتوں اور فضول چیزوں کے لیے نہ واسطے زمین و آسمان جنت اور دوزخ کے اور نہ واسطے حکومت کے۔ تم کو کوئی چیز مجھ سے مقید نہیں کر سکتی اور نہ کوئی شغل تم کو مجھ سے روک سکتا ہے اور نہ میری جانب سے کوئی صورت تم کو قید کر سکتی ہے اور نہ کوئی مخلوق مجھ سے تمہارے لیے حاجب ہو سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش مجھ سے تمہیں غائب کر سکتی ہے۔

يَا غُلَامُ لَا تَيْأَسْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَعْصِيَةٍ ارْتَكَبْتَهَا بَلِ اغْسِلْ نَجَاسَةَ ثَوْبِ دِيْنِكَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا وَالْإِخْلَاصِ فِيْهَا وَطَيِّبْهُ وَبَخِّرْهُ بِطِيْبِ الْمَعْرِفَةِ احْذَرْ مِنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ الَّذِيْ أَنْتَ فِيْهِ فَإِنَّكَ كَيْفَمَا الْتَفَتَّ فَالسِّبَاعُ حَوْلَكَ وَالْأَذٰى يَقْصِدُكَ تَحَوَّلْ عَنْهُ وَارْجِعْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِكَ لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِكَ وَشَهْوَتِكَ وَ

اے غلام! کسی گناہ کی وجہ سے جس کا تو مرتکب ہوا ہے اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے گناہ کے کپڑوں کی نجاست توبہ کے پانی اور اس پر ثبات اور اخلاص سے دھو ڈال اور اس کو معرفت کی خوشبو سے پاک و معطر کرلے۔ جس منزل میں تو ہے اس سے بچ اور ڈر اس حالت میں جس طرف بھی تو متوجہ ہوگا پس درندے تیرے ارد گرد ہوں گے اور ایذائیں تجھ پر حملہ کریں گی۔ اس سے تو اپنا رخ پھیرلے اور حق عزوجل کی طرف قلب کے ساتھ رجوع کرے تو اپنی طبیعت اور شہوت اور اپنی،

هواك، لا تأكل إلا بشاهدين عدلين وهما
الكتاب والسنة، ثم اطلب شاهدين
آخرين وهما قلبك وفعل الله عز وجل،
إذا أذن الكتاب والسنة وقلبك انتظر
الرابع وهو فعل الله عز وجل. لا تكن
كحاطب الليل يحطب ولا يدري ما يقع بيده،
يكون الخالق أو الخلق. هذا شيء لا يجيء بالتحلي
والتمني والتكلف والتصنع، ولكن هو شيء وقر
في الصدور وصدقه العمل، أي عمل، العمل
الذي أريد به وجه الله تعالى.

يا غلام، العافية في ترك طلب العافية
والغنى في ترك طلب الغنى، والدواء في ترك
طلب الدواء، كل الدواء في التسليم إلى الحق
عز وجل وقطع الأسباب وخلع الأرباب
من حيث قلبك. الدواء في توحيد الله عز وجل
بالقلب لا باللسان. نحسب التوحيد والزهد
لا يكونان على الجسد ولا اللسان. التوحيد في
القلب، والزهد في القلب، والتقوى في القلب
والمعرفة في القلب، والعلم بالحق عز وجل
في القلب، ومحبة الله عز وجل في القلب، و
القرب منه في القلب. عاقلا لا تتهوس ولا
تتصنع ولا تتكلف وأنت في هوس و
تصنع وتكلف وكذب ورياء ونفاق،
كل همك استجلاب الخلق إليك. أما تعلم
أنك كلما خطوت بقلبك خطوة إلى الخلق بعدت من الحق

خواہش سے نہ کھا بغیر گواہی دو عادل گواہوں کے کہ وہ دونوں کتاب
وسنت ہیں نہ کھا بعدہ دو دوسرے گواہ جو تیرا قلب اور فعلِ الٰہی
ہے طلب کر۔ جب کتاب وسنت اور تیرا قلب اجازت دے
دیں اس وقت چوتھی چیز کا انتظار کر کہ وہ اللہ عزوجل کا فعل ہے۔
رات کے وقت لکڑی جمع کرنے والے کی مانند نہ بن کہ وہ لکڑیاں
جمع کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ میں کیا آتا ہے خالق
یا مخلوق۔ یہ ایسی چیز ہے جو گوشہ نشینی اور آرزو اور تکلف و بناوٹ
سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو سینوں کے
اندر قرار پکڑتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے کونسا عمل وہ
عمل جس سے ذاتِ الٰہی کا ارادہ کیا گیا ہو نہ کہ غیر اللہ کا۔

اے غلام: عافیت و آرام عافیت کے طلب کرنے
کے ترک میں ہے اور تونگری طلب تونگری کے ترک میں ہے
اور دوا طلب دوا کے ترک میں ہے۔ کامل دوا تو اپنے
تمام معاملات کو عزوجل کی طرف حوالہ کر دینے اور سببوں سے
قطع تعلق کر لینے اور یاروں احباب سے جدائی میں ہی ہے جو
کہ قلب سے ہو۔ کامل دوا تو قلب سے اللہ عزوجل کو ایک جاننے
میں ہی ہے نہ محض اقرار زبان سے۔ توحید و زہد دونوں جسم اور
زبان پر نہیں ہوتے توحید بھی قلب میں ہوتی ہے اور زہد بھی قلب
میں اور تقوٰی بھی قلب میں اور معرفت بھی قلب میں اور اللہ تعالیٰ
کا علم بھی قلب میں اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھی قلب میں اور قرب
الٰہی بھی قلب میں تو عاقل بن اور ہوس نہ کر اور نہ تصنع بناوٹ
کر اور نہ تکلف کر تو تو ہوس و تصنع و تکلف اور جھوٹ
اور مکاری و نفاق میں پڑا ہوا ہے۔ تیرا مقصودِ کلی تو محض خلق
کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ جب تو اپنے
قلب سے ایک قدم مخلوق کی طرف بڑھے گا اللہ عزوجل سے

عَزَّوَجَلَّ تَدَّعِي أَنَّكَ طَالِبُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْتَ طَالِبُ الْخَلْقِ مَثَلُكَ مِثْلُ مَنْ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَمْضِيَ إِلَى مَكَّةَ وَتَوَجَّهَ إِلَى خُرَاسَانَ فَبَعُدَ مِنْ مَكَّةَ تَدَّعِي أَنَّ قَلْبَكَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْخَلْقِ وَأَنْتَ تَخَافُهُمْ وَتَرْجُوهُمْ ظَاهِرُكَ الزُّهْدُ وَبَاطِنُكَ الْخَلْقُ هٰذَا أَمْرٌ لَا يَجِيءُ بِلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ هٰذِهِ الْحَالَةُ لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ وَلَا مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ هُوَ وَاحِدٌ وَّلَا يَقْبَلُ إِلَّا وَاحِدًا وَاحِدٌ لَا يَقْبَلُ الشَّرِيكَ فَإِنَّهُ يُدَبِّرُ أَمْرَكَ وَاقْبَلْ مَا يُقَالُ لَكَ الْخَلْقُ عَجَزَةٌ لَا يَضُرُّونَكَ وَلَا يَنْفَعُونَكَ إِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُجْرِي ذٰلِكَ عَلَى أَيْدِيهِمْ فِعْلُهُ يَتَصَرَّفُ فِيكَ وَفِيهِمْ جَرَى الْقَلَمُ فِي عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ لَكَ وَعَلَيْكَ الْمُوَحِّدُونَ الصَّالِحُونَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى بَقِيَّةِ الْخَلْقِ مِنْهُمْ مَّنْ يَّتَعَرّٰى عَنِ الدُّنْيَا مِنْ حَيْثُ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتَعَرّٰى عَنْهَا مِنْ حَيْثُ بَاطِنِهِ فَحَسْبُ لَا يَرَى الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَى بَوَاطِنِهِمْ مِّنْهَا شَيْئًا تِلْكَ الْقُلُوبُ الصَّافِيَةُ مَنْ قَدَرَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أُعْطِيَ الْمُلْكَ مِنَ الْخَلْقِ هُوَ الشُّجَاعُ الْبَطَلُ الشُّجَاعُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَقَفَ عَلَى جَنْبِهِ بِسَيْفِ

تو دور ہو جائے گا تو دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ میں طالبِ حق ہوں حالاں کہ تو طلب گار ہے اپنے جیسی مخلوق کا ہے۔ تیرا قصہ ویسا ہی ہے کہ ایک شخص نے کہا میرا مکہ معظمہ جانے کا قصد ہے اور خراسان کی طرف متوجہ ہو کر چلا۔ پس مکہ سے دور ہو گیا۔ تیرا دعویٰ تو یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے علیحدہ ہے حالاں کہ تو انہیں سے ڈر رہا ہے اور انہیں سے امیدواری کرتا ہے۔ تیرا ظاہر زہد ہے اور تیرا باطن رغبت الی الخلق۔ تیرا ظاہر حق عزوجل ہے اور تیرا باطن خلق ہی خلق۔ یہ ایسا امر ہے جو کہ زبان کی تیزی و گفت گو سے حاصل نہیں ہوتا یہ ایسی حالت ہے کہ جس میں نہ خلق ہے اور نہ دنیا اور نہ آخرت اور نہ ماسوی اللہ عزوجل۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ واحد و یکتا ہے نہیں قبول کرتا مگر واحد کو ایسا واحد ہے جو شریک کو قبول نہیں کرتا۔ وہی تیرے ہر امر کی تدبیر فرماتا ہے جو تجھ سے کہا جاتا ہے اس کو قبول کر۔ خلق عاجز ہے وہ تجھے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ حق عزوجل ہی نفع و نقصان کو ان کے ہاتھوں پر جاری کر دیتا ہے۔ اللہ ہی کا فعل تجھ میں اور ان میں تصرف کرتا ہے جو تیرے نفع و نقصان والی باتیں ہیں ان پر علمِ الٰہی میں قلم جاری ہو چکا ہے جو لوگ کہ موحد و صالح ہیں وہ اللہ کی باقی خلق پر حجت ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے بحیثیت ظاہر و باطن ہر طرح الگ ہیں اور بعض وہ ہیں جو محض باطنی حیثیت سے دنیا سے علیحدہ ہیں۔ اور ظاہر میں دولت مند دنیا دار خالق عزوجل ان کے باطن پر ذرا سا بھی دنیا کا اثر نہیں دیکھتا، ایسے ہی قلوب صاف و پاک ہیں جو اس پر قادر ہو جائے پس تحقیق اس کو اللہ کی طرف سے بادشاہت عطا فرما دی گئی وہی بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے پاک بنایا اور اس کے دروازے پر توحید

التَّوْحِيدِ وَصَمْصَامَةِ الشَّرْعِ لَا يُخَلِّي شَيْئًا
مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ يَدْخُلُ إِلَيْهِ غَيْرَ قَلْبِهِ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ
يُعَرِّبُ الظَّاهِرَ وَالتَّوْحِيدُ وَالْمَعْرِفَةُ يُعَرِّبَانِ الْبَاطِنَ وَالْعِلْمُ
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُوقِفُ الْأَمْرَ عَلَى مَا بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ
يَا هٰذَا ايْشِ يَنْفَعُ قَالُوا وَقُلْنَا مَا يَجِيءُ شَيْءٌ
تَقُولُ هٰذَا حَرَامٌ وَأَنْتَ مُرْتَكِبُهُ وَهٰذَا
حَلَالٌ وَأَنْتَ لَا تَفْعَلُهُ وَلَا تَسْتَعْمِلُهُ
أَنْتَ هَوَسٌ فِي هَوَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْجَاهِلِ
مَرَّةً وَلِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ وَاحِدٌ
لِلْجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يَتَعَلَّمْ وَيْلٌ وَاحِدٌ
لِلْجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يَتَعَلَّمْ وَوَيْلٌ لِهٰذَا
الْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ لِأَنَّهُ تَعَلَّمَ وَمَا
عَمِلَ إِذْ ذَهَبَتْ عَنْهُ بَرَكَةُ الْعِلْمِ وَبَقِيَتْ
عَلَيْهِ حُجَّتُهُ تَعَلَّمْ ثُمَّ اعْمَلْ ثُمَّ انْفَرِدْ
فِي خَلْوَتِكَ عَنِ الْخَلْقِ وَاشْتَغِلْ بِمَحَبَّةِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا صَحَّ لَكَ الْانْفِرَادُ
وَالْمَحَبَّةُ قَرَّبَكَ إِلَيْهِ وَأَفْنَاكَ عِنْدَهُ ثُمَّ
إِذَا أَرَادَ إِظْهَارَكَ ...
يَنْقُلُكَ ...
يَحْمِيكَ ...
... عَزَّ وَجَلَّ ...
تَكُونُ بَيْنَهُمَا بَلْ تَكُونُ فِي أَقْسَامِكَ
مَعَ عَدَمِ شُؤْمِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوَى يُوصِلُكَ
إِلَى أَقْسَامِكَ لِئَلَّا يَبْطُلَ مَا يَكُونُ عِلْمُهُ

اور شریعت کی تلوار سے کہ کھڑا ہو گیا کسی کو مخلوقات میں سے
اس کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا ہے اس کے تمام
قلب میں مقلب القلوب ہی جلوہ فرما ہے۔ شریعت اس کے
ظاہر کو مہذب بناتی ہے اور توحید و معرفت دونوں اس کے
باطن کو مہذب بناتے ہیں اور حق عزوجل کا علم مالک ظاہر و
باطن پر اسرار ظاہر کر دیتا ہے۔ اے شخص اس قول میں کہ انہوں
نے یوں کہا اور ہم نے یہ کہا کوئی فائدہ نہیں۔ قال اقوال چھوڑ دے
تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حالاں کہ خود تو اس کا مرتکب ہے
تو کہتا ہے کہ یہ حلال ہے حالاں کہ خود تو اس پر عامل نہیں اور
نہ اس کو کرتا ہے تو تو سراپا ہوس ہی ہوس ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جاہل
کے لیے ایک تباہی یہی ہے کہ اس نے کیوں نہ سیکھا اور اس
عالم کے لیے سات تباہیاں ہیں کیوں کہ اس نے سیکھا اور عمل
نہ کیا اس عالم سے علم کی برکت اٹھ گئی اور اس پر حجت باقی رہی۔ اولاً
علم پڑھ پھر اس پر عمل کر خلق سے جدائی کر اور محبت الٰہی میں مشغول
ہو جا کیونکہ جب تیری تنہائی و محبت درست ہو جائے گی اللہ تعالیٰ
تجھ کو اپنا مقرب بنالے گا اور تجھے اپنے سے نزدیک کر لیگا
اور اپنی قربت میں فنا کرے گا پھر اگر رب تعالیٰ تیری شہرت اور
تیرا خلق پر ظاہر کرنا اور تیرے اپنے مقسوم کو حاصل کرنے کا ارادہ
فرمائے گا تو اپنی تقدیر سابق و علم ... کے مطابق تجھے ان کا
وہ تیری خلوت کی دیواریں پھٹ جائیں گی اور ...
اور خلق کی طرف ظاہر فرمادے گا لیکن تو مخلوق میں اپنے ساتھ نہیں
بلکہ خدا کے ساتھ ہو گا اور تو اپنے مقسوم کو بغیر شومئی نفس اور بغیر
شومئی طبیعت و خواہش کے حاصل کرے گا وہ تجھ کو تیرے مقسوم
کی طرف اس لیے لوٹاتا ہے تاکہ اس کا وہ قانون علم جو تیرے

زِمُكَ تَسْتَوْفِي الْاَقْسَامَ وَقَلْبُكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ اِسْمَعُوْا وَاعْمَلُوْا يَا جُهَّالًا بِالْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَاَوْلِيَآئِهٖ يَا طَاعِنِيْنَ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَفِيْ اَوْلِيَآئِهٖ اَلْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْبَاطِلُ اَنْتُمْ يَا خَلْقُ اَلْحَقُّ هُوَ فِي الْقُلُوْبِ وَ
الْاَسْرَارِ وَالْمَعَانِيْ وَالْبَاطِلُ فِي النُّفُوْسِ وَ
الْاَهْوِيَةِ وَالطِّبَاعِ وَالْعَادَاتِ وَالدُّنْيَا وَمَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا الْقَلْبُ لَا يُفْلِحُ
حَتّٰى يَتَّصِلَ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَدِيْمِ
الْاَزَلِيِّ الدَّائِمِ الْاَبَدِيِّ لَا تُزَاحِمْ يَا مُنَافِقُ
فَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا اَنْتَ عَبْدُ خُبْزِكَ
وَاِدَامِكَ وَحَلَاوَتِكَ وَثِيَابِكَ وَفَرَسِكَ وَ
سُلْطَانِكَ اَلْقَلْبُ الصَّادِقُ يُسَافِرُ عَنِ الْخَلْقِ
اِلَى الْخَالِقِ يَرٰى فِي الطَّرِيْقِ الْاَشْيَاءَ يُسَلِّمُ
عَلَيْهَا وَيَجُوْزُ الْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ بِعِلْمِهِمْ نُوَّابُ
سَلَفٍ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلَفِ هُمُ
الْمُتَقَدِّمُوْنَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ يَاْمُرُوْنَهُمْ بِالْعَمَلِ فِيْ
مَدِيْنَةِ الشَّرْعِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنْ خَرَابِهَا يَجْتَمِعُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ وَالْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَوْفُوْنَ
لَهُمُ الْاُجْرَةَ مِنْ رَّبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ مَثَّلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَ الَّذِيْ لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ بِالْحِمَارِ
فَقَالَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا اَلْاَسْفَارُ
هِيَ كُتُبُ الْعِلْمِ هَلْ يَنْتَفِعُ الْحِمَارُ بِكُتُبِ
الْعِلْمِ مَا يَقَعُ بِيَدِهٖ مِنْهَا سِوَى التَّعَبِ وَ
النَّصَبِ مَنِ ازْدَادَ عِلْمُهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ

متعلق سابق ہو چکا ہے باطل نہ ہو جائے تیرا اس مقسوم کو حاصل کرنا حق عزوجل کی معیت میں ہو گا تیرا قلب اسی کے ساتھ ہو گا۔ سنو پرسو اور اس پر عمل کرو۔ اے حق عزوجل اور اولیاء اللہ سے جاہلو اور حق عزوجل اور اس کے اولیاء پر طعنہ کرنے والو حق عزوجل برحق ہے اور اے مخلوق تم باطل ہو۔ حق قلوب و اسرار و معانی میں ہے اور باطل نفس اور خواہشوں اور طبیعتوں اور عادتوں اور دنیا اور ماسوی اللہ ہے یہ قلب فلاح نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب سے جو کہ قدیم ازلی، دائم و ابدی ہے متصل نہ ہو۔ اے منافق تو مزاحمت نہ کر۔ پس کیا جو تیرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ تو تو روٹی اور سالن اور شیرینی اور کپڑوں اور گھوڑے کا بندہ ہے اور اپنے اقتدار کا۔ سچا قلب خلق سے خالق کی طرف مسافرت کرتا ہے وہ بہت سی چیزیں راستہ میں دیکھتا ہے ان کو سلام کرتا ہوا گزر جاتا ہے علماء عاملین اپنے علم کے سبب سے اگلے عالموں کے نائب انبیائے کرام کے وارث ہیں اور بقیۃ السلف وہ ان کے پیشرو ہیں مخلوق کو شریعت کے شہر میں عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کی ویرانی سے ان کو منع کرتے ہیں وہ اور انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن ایک جگہ جمع ہوں گے پس انبیاء کرام علیہم السلام علماء کو ان کے رب سے پوری پوری ان کی مزدوری دلوائیں گے حق تعالیٰ نے اس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، گدھے کے مثل فرمایا ہے ارشاد ہے کمثل الحمار الایہ- ان علماء کی مثال مثل ان گدھوں کے ہے جو اسفار کو لادتے ہیں۔ اسفار سے مراد کتب علم ہیں۔ علماء بے عمل کو کتب علمیہ سے سوائے مشقت و غم کے کیا حاصل ہوتا ہے ان کے ہاتھ کیا آتا ہے جس کو علم زیادہ ہو اس کو چاہیے کہ

أَنْ تَزْدَادَ خَوْفًا مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَوَاعِيَةً لَهُ يَا مُدَّعِي الْعِلْمِ أَيْنَ بُكَاؤُكَ مِنْ خَوْفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ حَذَرُكَ وَخَوْفُكَ أَيْنَ اعْتِرَافُكَ بِذُنُوبِكَ أَيْنَ مُوَاصَلَتُكَ لِلضِّيَاءِ بِالظَّلَامِ فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ تَأْدِيبُكَ لِنَفْسِكَ وَمُجَاهَدَتُهَا فِي جَانِبِ الْحَقِّ وَعَدَاوَتُهَا فِيهِ أَنْتَ هِمَّتُكَ الْقَمِيصُ وَالْعِمَامَةُ وَالْأَكْلُ وَالنِّكَاحُ وَالدُّورُ وَالدَّكَاكِينُ وَالْقُعُودُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأُنْسُ بِهِمْ تَرْكُ هِمَّتِكَ عَنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا فَإِنْ كَانَ لَكَ بِهَا قِسْمٌ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ فِي وَقْتِهِ وَقَلْبُكَ مُسْتَرِيحٌ مِنْ تَعَبِ الْانْتِظَارِ وَثِقَلِ الْحِرْصِ قَائِمٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكَ وَهٰذَا التَّعَبُ فِي شَيْءٍ مَفْرُوغٍ مِنْهُ.

يَا غُلَامُ خَلْوَتُكَ كَاسِدَةٌ مَا صَحَّتْ نَجَاسَتُكَ مَا طَهُرَتْ أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكَ قَلْبُكَ مَا تَمَّ فِيهِ التَّوْحِيدُ وَالْإِخْلَاصُ يَا نِيَامًا لَا يُنَامُ عَنْهُمْ يَا مُعْرِضِينَ لَا يُعْرَضُ عَنْهُمْ يَا نَاسِينَ لَا يُنْسَوْنَ يَا تَارِكِينَ لَا يُتْرَكُونَ يَا جُهَّالًا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ أَنْتُمْ كَخُشُبٍ مُسَنَّدَةٍ لَا تُثْمِرُ لَا يَصْلُحُ لِشَيْءٍ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

رب تعالیٰ سے خوف اور اس کی اطاعت زیادہ کرے۔ اے مدعی علم تیرا خوف الٰہی سے رونا کہاں ہے تیرا خوف وحذر کہاں ہے تیرا گناہوں پر اقرار کرنا کہاں ہے تیرا اللہ کی اطاعت میں دن کو رات سے ملا دینا کہاں ہے تو رات دن کب عبادت کرتا ہے تیرا اپنے نفس کو ادب سکھانا اور حق تعالیٰ کے مقابلہ میں اس سے جہاد کرنا اور اس سے عداوت رکھنا کہاں ہے تیری ہمت تو قمیص اور عمامہ کھانا اور نکاح اور گھر اور دوکانیں اور مخلوق سے جلسہ بازی اور ان سے اُنس کرنا ہے تو اپنی ہمت کو ان سب چیزوں سے علیحدہ کرے۔ اگر ان میں تیرا تقدیری حصہ ہے بیشک وہ اپنے وقت پر آجائے گا اور تیرا دل مشقت انتظار اور حرص کی گرانی سے راحت میں ہوگا اور حق عزوجل کی معیت میں قائم۔ تجھ کو اس چیز میں مشقت اٹھانے سے کیا حاصل جس سے فراغت ہو چکی ہے۔

اے غلام! تیری خلوت فاسد ہے صحیح نہیں ہوئی نجس ہے پاک نہیں ہوئی۔ تیرے قلب نے جب کہ اس کا اخلاص و توحید ہی درست نہ ہوا، تیرے ساتھ کیا کیا۔ اے ایسے سونے والو جن سے غفلت نہ کی جائے گی۔ اے ایسے اعراض کرنے والو جن سے کہ اعراض نہ کیا جائے گا۔ اے ایسے بھول جانے والو جو نہ بھلائے جاؤ گے۔ اے وہ چھوڑنے والو جو نہ چھوڑے جاؤ گے۔ اے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اگلوں پچھلوں سے جاہلو! تم تو خشک پائی لگی ہوئی لکڑی کے ہو جو کچھ فائدہ نہ کرے۔ سوچو اسنبھلو!

اے رب تو ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا!

آمین!

المجلس الرابع عشر

وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الجمعۃ بکرۃ بالمدرسۃ سابع ذی القعدۃ من سنۃ خمس واربعین وخمس مائۃ:

یا منافق طھرک اللہ عزوجل منک ما یکفیک نفاقک حتی تغتاب العلماء والاولیاء والصالحین تاکل لحومھم انت واخوانک المنافقون مثلک عن قریب یاکل الدیدان السنتکم ولحومکم وتقطعکم وتمزقکم والارض تضمکم فتسحقکم و تقلبکم لا فلاح لمن لا یحسن ظنہ باللہ عزوجل وبعبادہ الصالحین وتتواضع لھم لم لا تتواضع لھم وھم الرؤساء والامراء من انت بالاضافۃ الیھم الحق عزوجل قد سلم الحل والربط الیھم بھم تمطر السماء وتنبت الارض کل الخلق رعیتھم کل واحد کالجبل لا تزعزعہ ولا تحرکہ ریاح الآفات والمصائب لا یتزعزعون من امکنۃ توحیدھم ورضاھم عن مولاھم عزوجل طالبین لا لنفسہم ولغیرہم توبوا الی اللہ عزوجل واعتذروا الیہ و اعترفوا بذنوبکم بینکم وبینہ و تضرعوا بین یدیہ ایش بین ایدیکم لو

چودھویں مجلس

۷ ذی قعدہ ۵۴۵ھ ہجری القدس کو جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اے منافق! اللہ تعالیٰ تجھے پاک کرے کیا تیرے لیے تیرا نفاق کافی نہیں کہ تو علماء و اولیاء اور صلحا کی غیبتیں کرتا ہے ان کے گوشت کھاتا ہے عنقریب تیری اور تیرے بھائی تجھ جیسے منافقوں کی زبانوں اور گوشت کو کیڑے کھائیں گے اور ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے اور زمین تم کو بھینچ ڈالے گی اور پیس ڈالے گی اور چور چور کر ڈالے گی۔ جو لوگ اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے اور ان کے لیے متواضع نہیں ہوتے ان کے لیے فلاح و نجات نہیں۔ وہ تو امیر و رئیس ہیں پھر تو ان کے لیے متواضع کیوں نہیں ہوتا تو ان کی نسبت کچھ بھی نہیں ہے۔ حق عزوجل نے ان کو حل و عقد انتظام عالم سپرد کردیا ہے انہیں کی برکت سے آسمان مینہ برساتا ہے اور زمین سبزہ اگاتی ہے تمام مخلوق ان کی رعیت ہے ان میں سے ہر ایک مثل پہاڑ کے ہے جس کو آفتوں اور مصیبتوں کی ہوائیں جنبش نہیں دے سکتیں وہ مقام توحید اور رضائے الٰہی سے قطعاً جنبش نہیں کرتے ہیں راضی برضا رہتے ہیں رضاء الٰہی کے اپنے اور دوسروں کے لیے طلب گار بنے ہوئے ہیں تم اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اور معذرت کرو اور جو گناہ تمہارے اور اس کے درمیان میں ہیں ان کا اقرار کرو اور اس کے روبرو عاجزی کرو۔ تمہارے آگے کیا ہے اگر تم اس کو

عَرَفْتُمْ لَكُنْتُمْ عَلٰى غَيْرِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ تَأَدَّبُوا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ يَتَأَدَّبُ مَنْ سَبَقَكُمْ أَنْتُمْ مَخَانِيثُ وَشَجَاعَتُكُمْ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ شَجَاعَتُكُمْ عِنْدَمَا تَأْمُرُكُمْ نُفُوسُكُمْ وَأَهْوِيَتُكُمْ وَطِبَاعُكُمْ الشَّجَاعَةُ فِي الدِّيْنِ تَكُوْنُ فِيْ قَضَاءِ حُقُوْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْتَهِيْنُوْا بِكَلِمَاتِ الْحُكَمَاءِ وَالْعُلَمَاءِ فَإِنَّ كَلَامَهُمْ دَوَاءٌ وَكَلِمَاتُهُمْ ثَمَرَةُ وَحْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَكُمْ نَبِيٌّ مَوْجُوْدٌ بِصُوْرَةٍ حَتّٰى تَتَّبِعُوْهُ فَإِذَا اتَّبَعْتُمُ الْمُتَّبِعِيْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ اِتِّبَاعِهِ فَكَأَنَّمَا قَدِ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَكَأَنَّكُمْ قَدْ رَأَيْتُمُوْهُ اِصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الْمُتَّقِيْنَ فَإِنَّ صُحْبَتَهُمْ بَرَكَةٌ عَلَيْكُمْ وَلَا تَصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِعِلْمِهِمْ فَإِنَّ صُحْبَتَكُمْ لَهُمْ شُؤْمٌ عَلَيْكُمْ إِذَا صَحِبْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَلَا تَقْوٰى لَهُ وَلَا عِلْمَ لَهُ كَانَتْ صُحْبَتُكَ لَهُ شُؤْمًا عَلَيْكَ اِعْمَلْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ لِغَيْرِهِ اُتْرُكْ لَهُ وَلَا تَتْرُكْ لِغَيْرِهِ الْعَمَلُ لِغَيْرِهِ كُفْرٌ وَالتَّرْكُ لِغَيْرِهِ رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفُ هٰذَا وَيَعْمَلُ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ فِيْ هَوَسٍ عَنْ قَرِيْبٍ يَأْتِي الْمَوْتُ يَقْطَعُ هَوَسَكَ

پہچان لیتے تو موجودہ حالت پر نہ رہتے اور حالت پر ہوتے۔ اللہ عزوجل کے روبرو ویسا ہی ادب کرو جیسے اگلے لوگ ادب کیا کرتے تھے۔ تم بمقابلہ ان کے مخنث (ہیجڑے) اور عورتیں ہو۔ تمہاری بہادری اس وقت ہے جب تم کو تمہارے نفس اور خواہشیں اور تمہاری طبیعتیں حکم دیں۔ دین کی بہادری اللہ عزوجل کے حقوق ادا کرنے میں ہے تم حکماء و علماء کے کلام کی اہانت نہ کرو کیوں کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کے کلمات وحی الٰہی کا نتیجہ و خلاصہ ہیں۔ تمہارے درمیان میں صورۃً کوئی نبی موجود نہیں ہے تاکہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی اتباع کرو گے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں حقیقتاً ثابت قدم ہیں پس گویا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اتباع کر لی۔ اور جب تم نے ان کو دیکھ لیا تو گویا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لیا۔ تم متقی عالموں کی صحبت میں رہو کیوں کہ اس میں تمہارے لیے برکت ہے اور جو عالم کہ علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت اختیار نہ کرو کیوں کہ ان کی صحبت میں تمہارے لیے بدبختی ہے جب تو ایسے شخص کی صحبت میں رہے گا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو اس کی مصاحبت تیرے لیے موجب برکت ہوگی اور جب تو ایسے شخص کی صحبت میں رہے گا جو تجھ سے عمر میں تو بڑا ہے لیکن اس میں تقویٰ و علم نہیں ہے تو اس سے تیری مصاحبت تیرے لیے نحوست کا سبب ہوگی تو جو کچھ عمل کرے اللہ عزوجل کے لیے کر نہ کہ اس کے غیر کے لیے اور جو چھوڑے اسی کے لیے چھوڑ نہ کہ اس کے غیر کے لیے تیرا عمل غیر اللہ کے لیے کفر ہے اور تیرا غیر اللہ کے لیے کسی چیز کا چھوڑنا ریاکاری ہے جو اس کو نہ پہچانے اور غیر اللہ کے لیے عمل کرے پس وہ ہوس میں مبتلا ہے عنقریب موت آئے گی اور تیری اس ہوس کو قطع کر دے گی۔

وَيْحَكَ وَاصِلْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَاطِعْ غَيْرَهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَسْعَدُوْا صِلُوْا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ بِحِفْظِ قُلُوْبِ الصَّالِحِيْنَ۔

تجھ پر افسوس! تو قلب کے ساتھ اپنے پروردگار عزوجل سے تعلق جوڑ لے اور غیر اللہ سے قطع کر لے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تعلق تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے اسے جوڑو سعادت پاؤ گے اور اس علاقہ کو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے ساتھ حفاظت قلوب صالحین کے اختیار کرو۔

يَا غُلَامُ إِنْ وَجَدْتَ عِنْدَكَ تَفْرِقَةً بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ عِنْدَ إِقْبَالِهِمْ عَلَيْكَ فَلَا فَلَاحَ لَكَ إِكْرَامُ الْفُقَرَاءِ الصَّبْرُ وَالتَّبَرُّكُ بِهِمْ وَبِلِقَائِهِمْ وَالْجُلُوْسُ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُقَرَاءُ الصُّبَّرُ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُلَسَاءُهُ الْيَوْمَ بِقُلُوْبِهِمْ وَغَدًا بِأَجْسَادِهِمْ هُمُ الَّذِيْنَ زَهِدَتْ قُلُوْبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَعْرَضَتْ عَنْ زِيْنَتِهَا وَاخْتَارُوْا فَقْرَهُمْ عَلٰى غِنَاهُمْ وَصَبَرُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا خَطَبَتْهُمُ الْآخِرَةُ وَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ فَاتَّصَلُوْا بِهَا فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ رَأَوْا أَنَّهَا غَيْرُ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَقَالُوْا مِنْهَا وَدَارُوْا ظُهُوْرَ قُلُوْبِهِمْ إِلَيْهَا وَهَرَبُوْا مِنْهَا حَيَاءً مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَيْفَ وَقَفُوْا مَعَ غَيْرِهٖ وَسَكَنُوْا إِلَى الْمُحْدَثِ وَاسْتَأْنَسُوْا بِهٖ سَلَّمُوْا إِلَيْهَا الْأَعْمَالَ وَالْحَسَنَاتِ وَجَمِيْعَ مَا عَمِلُوْا مِنَ الطَّاعَاتِ ثُمَّ طَارُوْا إِلَيْهِ بِأَجْنِحَةِ صِدْقِهِمْ فِيْ طَلَبِ مَوْلَاهُمْ عَزَّوَجَلَّ تَرَكُوْا عِنْدَهَا الْقَفَصَ خَرَجُوْا مِنْ أَقْفَاصِ وُجُوْدِهِمْ وَطَارُوْا

اے غلام! اگر تو غنی اور فقیر کے آنے کے وقت اپنے میں کوئی جدائی پائے تو تیرے لیے فلاح نہیں دونوں سے برابری کے ساتھ مل۔ اکرام فقراء کا صبر ہے اور ان سے برکت لینا اور ان کی ملاقات کو متبرک سمجھنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین قلبوں سے ہیں اور کل اپنے اجسام سے اس کے ہمنشیں ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جن کے قلوب نے دنیا میں زہد کیا اور دنیا کی زینت سے روگردانی کی اور اپنے فقر کو امیری پر اختیار کیا، اور اس پر صابر رہے۔ پس جب ان کی یہ حالت کامل ہوگئی۔ آخرت نے ان کو پیغام دیا اور اپنا نفس ان پر پیش کیا اس وقت یہ آخرت سے جا ملے۔ بعدہٗ جب ان کو آخرت سے ملاقات ہوئی اور یہ معلوم کر لیا کہ وہ بھی غیر اللہ ہے پس اس سے واپسی کر لی۔ اور اپنے قلوب کی پیٹھ کو اس کی طرف پھیر لیا اور حق عزوجل سے حیا کر کے آخرت سے بھاگے۔ یہ غیر رب کے ساتھ کیسے ٹھیر سکتے اور حادث چیزوں کے ساتھ کیسے رہتے اور اس سے کیسے مانوس ہوتے۔ تمام اعمال اور حسنات اور تمام طاعتوں کو آخرت کے حوالے کر کے سچائی کے بازوؤں سے اپنے مولیٰ کی طلب میں پرواز کر آئے۔ آخرت کے پاس پنجرا چھوڑ دیا اور یہ اپنے وجود کے پنجروں سے نکل کر اپنے پیدا کرنے والے کی

إلى موجدهم طلبوا الرفيق الأعلى طلبوا الأول والآخر والظاهر والباطن صاروا إلى برج قربه صاروا من الذين قال الله عز وجل في حقهم وإنهم عندنا لمن المصطفين الأخيار قلوبهم عندنا همهم عندنا ومعانيهم عندنا ألبابهم عندنا دنيا وآخرة إذا تم هذا للقوم لا يبقى عندهم دنيا ولا آخرة تطوى السموات والأرض وما بينهما بالإضافة إلى قلوبهم وأسرارهم يفنيهم عن غيره ويوجدهم به فإن كان لهم أقسام في الدنيا ردهم إلى آدميتهم وبشريتهم لاستيفاء أقسامهم كيلا يتبدل العلم والسابقة والقضاء فيحسنون الأدب مع علم الله وقضائه وقدره ويتناولون ما يعطون على قدم الزهد والترك لا بنفس وهوى وإرادة والحكم الظاهر محفوظ عندهم في جميع الأحوال لا يبخلون على الخلق بالدنيا ولو قدروا أقربوهم كلهم إلى الحق عز وجل لا يبقى شيء من المخلوقات والمحدثات في قلوبهم وزن ذرة ما دمت مع الدنيا فلا اتصال لك بالآخرة وما دمت مع الأخرى فلا اتصال لك بالمولى كن عاملا لا تتجاهل أنت ممن أضله الله على علم من جملة مواصلة الحق عز وجل أن تواصل الفقراء بشيء من مالك أما علمت أن الصدقة معاملة الحق عز وجل الذي هو غني كريم وهل

طرف پرواز کر گئے اور رفیق اعلیٰ کے طلبگار ہو گئے۔ اول و آخر ظاہر و باطن کو طلب کیا اور اس کے قرب کے برج میں جگہ لی اور ان لوگوں سے ہو گئے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا وانھم الآیۃ اور بیشک وہ میرے نزدیک اچھے منتخب لوگوں میں سے ہیں۔ ان کے قلوب اور ان کی ہمتیں اور ان کے اسرار اور ان کی عقلیں دنیا و آخرت میں ہمارے ہی پاس ہیں جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ مل جاتا ہے تو ان کے نزدیک نہ دنیا رہتی ہے اور نہ آخرت۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان کے قلوب واسرار کی بہ نسبت لپیٹ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو غیر سے فنا کر کے اپنی ذات میں موجود کر لیتا ہے ان کو فنا سے بقا کا مرتبہ مل جاتا ہے۔ پھر اگر ان کے لیے دنیا کا حصہ ہوتا ہے تو وہ حصہ لینے کے لیے خدائے تعالیٰ ان کو آدمیت و بشریت کی جانب پھیر دیتا ہے تاکہ علم و سابقہ و قضائے الٰہی تبدیل نہ ہو جائے اس وقت وہ علم و قضاء و قدر الٰہی کے ساتھ اچھا ادب کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس کو زہد و ترک کے قدم پر چل کر لے لیتے ہیں نہ ساتھ نفس و خواہش و ارادہ کے اور ظاہری حکم ان کے نزدیک تمام حالتوں میں محفوظ رہتا ہے وہ دنیا کے ساتھ مخلوق پر بخل نہیں کرتے ہیں۔ اگر ان کو قدرت مل جائے تو وہ سب کو مقرب الٰہی بنا دیں۔ ان کے دلوں میں مخلوقات و حادث چیزوں میں سے کسی چیز کی ذرہ برابر قدر نہیں رہتی جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے گا آخرت کے ساتھ اتصال نصیب نہ ہوگا تو عقلمند ہوشیار ہو جاہل نہ بن تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم کی وجہ سے گمراہ بنا دیا منجملہ فقراء کے ساتھ مال سے سلوک کرنا منجملہ مواصلت الٰہی کے ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ صدقہ دینا، حق عزوجل کے ساتھ جو کہ غنی و کریم ہے معاملہ کرنا ہے، اور آیا

يُعَامِلُ الْغَنِيَّ الْكَرِيْمَ مَنْ يَّخْسَرُ تُنْفِقُ بِوَجْهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ذَرَّةً يُّعْطِيْكَ جَبَلًا تُنْفِقُ قَطْرَةً يُّعْطِيْكَ بَحْرًا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ يُوْفِيْكَ اَجْرَكَ وَثَوَابَكَ.

يَا قَوْمُ اِذَا عَامَلْتُمُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ يَزْكُوْا زَرْعُكُمْ وَتَجْرِيْ اَنْهَارُكُمْ وَيُوْرِقُ وَيُغْصِنُ وَيُثْمِرُ اَشْجَارُكُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَانْصُرُوْا دِيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَادُوْا فِيْهِ الصِّدِّيْقُ مَنْ يُّصَادِقُهُ فِي الْخَيْرِ تَدُوْمُ صَدَاقَتُهُ فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اُطْلُبُوْا حَوَائِجَكُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهٖ وَاِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ الْخَلْقِ فَادْخُلُوْا عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِقُلُوْبِكُمْ فَاِنَّهٗ يُلْهِمُكُمُ الطَّلَبَ مِنْ جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ فَاِنْ مُنِعْتُمْ اَوْ اُعْطِيْتُمْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَا مِنْهُمْ اَلْقَوْمُ اَخْرَجُوْا هَمَّ اَرْزَاقِهِمْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ عَلِمُوْا اَنَّهَا مُقَدَّرَةٌ فِيْ اَوْقَاتٍ مَّعْلُوْمَةٍ فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا وَاسْتَوْطَنُوْا عَلٰى بَابِ مَلِكِهِمْ اسْتَغْنَوْا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُرْبِهٖ وَعِلْمِهٖ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا صَارُوْا قِبْلَةَ الْخَلْقِ وَخُطَبَاءَ لَهُمْ فِي الدُّخُوْلِ عَلٰى مَلِكِهِمْ لَمْ يَاْخُذُوْنَ بِاَيْدِيْ

وہ جو غنی و کریم سے معاملہ کرے گا خسارے میں رہے گا؟ ہرگز نہیں تو اللہ عزوجل کے راستہ میں ایک ذرہ خرچ کر وہ تجھے ایک پہاڑ عطا کرے گا۔ تو اس کے راستہ میں ایک قطرہ دے وہ تجھے دریا بخش دے گا۔ وہ تجھے دنیا و آخرت میں عطا سے سرفراز کرے گا وہ تیرا بدلہ اور تیرا ثواب پورا کرے گا۔

اے قوم! جب تم حق عزوجل سے معاملہ کرو گے تمہاری کھیتیاں بڑھیں گی اور تمہاری نہریں بہ نکلیں گی اور تمہارے درختوں میں پتے آئیں گے اور شاخیں نکلیں گی اور پھل نکلیں گے۔ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور دین الٰہی کے مددگار بنو اور اس کے دشمنوں سے عداوت رکھو۔ صدیق جو کہ خدا کے ساتھ نکوکاری میں سچائی برتتا ہے اس کی صداقت، خلوت و جلوت اور خوشی اور مصیبت اور سختی اور نرمی میں ہمیشہ یادرہا کرتی ہے۔ تم اپنی حاجتوں کو حق عزوجل سے ہی طلب کیا کرو نہ کہ اس کی مخلوق سے اور اگر مخلوق سے طلب ضروری ہو تو تم حق عزوجل پر اپنے دلوں سے داخل ہو جاؤ۔ دل اسی کی طرف متوجہ کر دو۔ پس البتہ وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے طلب کرنے کا الہام کرے گا۔ بعدہٗ اس طلب پر اگر تمہیں منع کر دیا جائے یا طلب پوری کر دی جائے تو وہ منجانب اللہ ہو گی نہ کہ مخلوق کی طرف سے اہل اللہ نے اپنی روزی کی فکر دلوں سے نکال ڈالی ہے یہ بات جان لی ہے کہ وہ اوقات معینہ میں مقدر ہے ضرور ملے گی اس کی طلب چھوڑ دی ہے اور اپنے مالک کے دروازہ پر وطن بنا لیا ہے۔ اللہ عزوجل سے فضل اور اس کے علم اور اس کے قرب کی وجہ سے ہر شے سے لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ پس جب ان کو یہ مرتبہ مل گیا وہ مخلوقات کے قبلہ بن گئے اور مخلوق کے لیے ان کو بادشاہ کے دربار میں داخل ہونے کے واسطے خطیب بن گئے، اپنے قلبوں کے ہاتھوں

قُلُوبِهِمْ اِلَيْهِ يَكِدُّوْنَ لَهُمْ مِنْهُ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالرِّضَا عَنْهُمْ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ عِبَادُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ تَحَقَّقَتْ عُبُوْدِيَّتُهُمْ لَهُ لَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةً وَاِنَّمَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ هُوَ لَا غَيْرَهُ۔

سے ان کو پکڑ پکڑ کر خدا کی طرف پہنچاتے ہیں اور ان کے لیے قبولیت و رضائے الٰہی کے خلعت دلوانے کی محنت برداشت کرتے ہیں بعض اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے بندے جن کی بندگی خدا کے لیے محقق ہو چکی ہے نہ خدا سے دنیا طلب کرتے ہیں اور نہ آخرت، بس اس سے اسی کو چاہتے ہیں نہ غیر کو۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ جَمِيْعَ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِكَ هٰذَا اَبَدًا سُؤَالِيْ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ هٰذَا دُعَاءٌ عَامٌّ اُثَابُ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَفْعَلُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ اِمْتَلَاَ رَحْمَةً وَّشَفَقَةً عَلَى الْخَلْقِ۔

اے اللہ تمام خلق کو اپنے دروازہ کا راستہ دکھا دے ہمیشہ میرا یہی سوال ہے اور اختیار تجھے ہے۔ یہ دعا عام ہے جس پر مجھے ثواب دیا جائے گا اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق کے ساتھ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ جب قلب کی حالت درست ہو جاتی ہے تو وہ خلق پر رحمت و شفقت سے بھر جاتا ہے۔

عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اِنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ يَّفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيْرًا وَلَا يَتْرُكُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الصِّدِّيْقُوْنَ الصِّدِّيْقُ يَتْرُكُ الْكَبَائِرَ وَالصَّغَائِرَ ثُمَّ يَتَرَقّٰى وَرَعُهُ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ ثُمَّ الْمُبَاحِ الْمُشْتَرَكِ وَيَطْلُبُ الْحَلَالَ الْمُطْلَقَ الصِّدِّيْقُ لَا يَزَالُ فِيْ مُعْظَمِ نَهَارِهٖ وَلَيْلِهٖ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ يَخْرِقُ عَوَائِدَ الْخَلْقِ فَلَا جَرَمَ تُخْرَقُ لَهُ الْعَادَةُ وَيُرْزَقُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ يُعْطٰى وَيُؤْمَرُ بِالتَّنَاوُلِ تَخْلُصُ لَهُ الْاَشْيَاءُ وَتَصْفُوْا لِاَنَّهُ طَالَمَا مُنِعَ وَكَثُرَتْ حَوَائِجُهُ فِيْ صَدْرِهٖ وَصَبَرَ عَلٰى كَسْرِ اَغْرَاضِهٖ وَرَدِّهٖ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ كَانَ يَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ

بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نیکی کرنے والے بہت ہیں مگر گناہوں کے چھوڑنے والے صدیق ہی ہیں۔ صدیق کبائر و صغائر سب کو چھوڑ دیتا ہے پھر اپنی پرہیزگاری کا ساتھ چھوڑ دینے شہوات اور عام مباح چیزوں کے دقیق بنا لیتا ہے اور مطلق حلال کا متلاشی رہتا ہے۔ صدیق اپنے رات و دن کے بڑے حصہ میں اپنے رب عزوجل کی عبادت میں رہتا ہے۔ خلق کے منافع سے ناواقف ہوتا ہے پس بالضرورت اس کے واسطے خرق عادت ہوتا ہے، اور جہاں سے شان و گمان نہیں ہوتا اس کو رزق پہنچتا ہے، وہ دیا جاتا ہے اور اس کو لینے کا حکم کیا جاتا ہے، اس کے لیے تمام چیزیں خالص و صاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے اور اس کی تمام حاجتیں اس کے سینے میں چور چور کر دی گئی ہیں اور وہ اپنی اغراض کی شکستگی اور اپنی تمام حالتوں میں ناکامی پر صبر کرتا رہا ہے، دعا کرتا تھا پس قبول نہیں کی جاتی

لَهٗ يَسْاَلُ فَلَا يُعْطٰى سُوَالَهٗ يَشْكُرُ فَيَزْدَادُ مِنًا شَكَا مِنْهُ يَطْلُبُ الْفَرَجَ فَلَا يَجِدُهٗ يَتَّقِىْ وَلَا يَرٰى مَخْرَجًا يُوَحِّدُ وَلَا يُخْلِصُ فِىْ اَعْمَالِهٖ فَلَا يَرٰى قُرْبًا مِّنَ الْعَامِلِ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُوَحِّدٍ وَمَعَ هٰذَا كُلِّهٖ كَانَ مُدَارِيًا صَابِرًا عَلٰى مُدَارَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَآءِ عَلِمَ اَنَّ صَبْرَهٗ دَوَآءٌ لِقَلْبِهٖ وَ سَبَبٌ لِصَفَائِهٖ وَتَقْرِيْبِهٖ وَاَنَّ الْخَيْرَ يَاْتِيْهِ بَعْدَ هٰذَا الْاِخْتِبَارِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاِخْتِبَارَ لِيَتَبَيَّنَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُنَافِقِ وَالْمُوَحِّدُ مِنَ الْمُشْرِكِ وَالْمُخْلِصُ مِنَ الْمُرَائِىْ وَالشُّجَاعُ مِنَ الْجَبَانِ وَالثَّابِتُ مِنَ الْمُتَحَرِّكِ وَالصَّابِرُ مِنَ الْجَازِعِ وَالْمُحِقُّ مِنَ الْمُبْطِلِ وَالصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ وَالْمُحِبُّ مِنَ الْمُبْغِضِ وَالْمُتَّبِعُ مِنَ الْمُبْتَدِعِ سَمِعَ قَوْلَ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كُنْ فِى الدُّنْيَا كَمَنْ يُّدَاوِىْ جُرْحَهٗ وَيَصْبِرُ عَلٰى مَرَارَةِ الدَّوَآءِ رَجَآءً لِّزَوَالِ الْبَلَآءِ كُلُّ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ شِرْكُكَ بِالْخَلْقِ وَرُؤْيَتُهُمْ فِى الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ وَكُلُّ الدَّوَاءِ وَزَوَالُ الْبَلَاءِ فِىْ خُرُوْجِ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ وَعَدَمِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ وَاَنْ لَّا تَطْلُبَ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ وَالْعُلُوَّ عَلَيْهِمْ وَاَنْ يَّتَجَرَّدَ قَلْبُكَ لِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَ يَصْفُوْا سِرُّكَ لَهٗ وَتَعْلُوْا هِمَّتُكَ اِلَيْهِ اِذَا تَحَقَّقَ

بھی سوال کرتا تھا مگر منظور نہیں ہوتا تھا، شکر کرتا تھا لیکن شکایت بڑھتی جاتی تھی کشائش طلب کرتا تھا لیکن اس کو نہ پاتا تھا بچنا چاہتا تھا لیکن راستہ نہ پاتا تھا موحد و مخلص بن کر عمل کرتا تھا لیکن جس کے لیے عمل کرتا تھا اس کا قرب نظر نہ آتا گویا وہ نہ مومن ہے اور نہ موحد اور وہ باوجود ان کل امور اور بے ترجیح کے ہمیشہ مدارات کرنے والا اور صابر بنا رہا کہ بہ تحقیق اس کا یہ صبر اس کے قلب کی دوا ہے اور اس کی صفائی باطن اور قرب الٰہی کے سبب، اور اس امتحان کے بعد اچھائی ضرور ملے گی، علاوہ ازیں یہ بھی سمجھتا رہا کہ یہ آزمائش اس لیے ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون مومن ہے کون منافق اور کون موحد ہے اور کون مشرک اور کون مخلص ہے کون ریاکار اور کون بہادر ہے، کون بزدل اور کون ثابت ہے کون متحرک اور کون صابر ہے کون جزع فزع کرنے والا اور کون سا امر حق ہے اور کونسا باطل اور کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور کون محب ہے اور کون دشمن کون متبع ہے اور کون مبتدع تاکہ ہر ایک کی جدا جدا تمیز ہو جائے، اس نے بعض اہل اللہ کا قول سُنا، دنیا میں مثل اس شخص کے رہ جیسے کوئی اپنے زخم کی دوا کرتا ہے اور دوا کے کڑواپن اور زوالِ بلا کی امید پر صابر ہو۔ ساری بلائیں اور بیماریاں بس یہ ہیں کہ تو مخلوق کو شریک خدا ٹھہرائے اور نفع و نقصان اور عطاء و منع کے متعلق ان پر نگاہ ڈالے اور ساری دوا اور بلاؤں کا ازالہ اس میں ہے کہ مخلوق تیرے قلب سے نکل جائے، اور قضاء و قدر کے نازل ہوتے وقت تو بے نگی کے ساتھ جا رہے مخلوق پر حکومت و رفعت کا طالب نہ بنے اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے لیے خالص، تیرا باطن اس کے لیے صاف اور تیری ہمت اس کی جانب بلند ہوتی رہے۔ جب تیرے لیے یہ امر

لَكَ هٰذَا ارْتَفَعَ قَلْبُكَ وَزَاحَمَ صُفُوْفَ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَكُلَّمَا دَامَ لَكَ
كَبُرْتَ وَعُظِّمْتَ وَرُفِعْتَ وَقُدِّمْتَ
وَوُلِّيْتَ وَاُمِّرْتَ تَرِدُ اِلَيْكَ مَا تَرِدُ
تَوَلّٰى مَا تُعْطٰى مَا تُعْطٰى الْمَحْرُوْمُ مَنْ
حُرِمَ سَمَاعَ هٰذَا الْكَلَامِ وَالْاِيْمَانَ بِهٖ
وَالْاِحْتِرَامَ لِاَهْلِهٖ يَا مَشْغُوْلِيْنَ بِمَعَايِشِهِمْ
عَنِّى الْمَعِيْشَةُ عِنْدِيْ وَالْاَرْبَاحُ عِنْدِيْ
وَمَتَاعُ الْاُخْرٰى عِنْدِيْ وَاَنَا مُنَادٍ
تَارَةً وَسِمْسَارٌ اُخْرٰى وَمَالِكُ الْمَتَاعِ
اُخْرٰى اُعْطِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَقَّهٗ اِذَا
حَصَلَ شَيْءٌ مِّنَ الْاٰخِرَةِ عِنْدِيْ لَا
اٰكُلُهٗ وَحْدِيْ لِاَنَّ الْكَرِيْمَ لَا يَاْكُلُ
وَحْدَهٗ كُلُّ مَنِ اطَّلَعَ عَلٰى كَرَمِ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَجِدُ عِنْدَهٗ بُخْلًا
كُلُّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هَانَ
عِنْدَهٗ مَا سِوَاهُ اَلْبُخْلُ مِنَ النَّفْسِ
وَنَفْسُ الْعَارِفِ مَيِّتَةٌ بِالْاِضَافَةِ
اِلٰى نُفُوْسِ الْخَلْقِ هِيَ مُطْمَئِنَّةٌ سَاكِنَةٌ
اِلٰى وَعْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَائِفَةٌ مِّنْ
وَعِيْدِهٖ ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ الْقَوْمَ وَ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

محقق ہو جائے گا تو تیرا قلب اونچا چڑھے گا اور نبیوں پیغمبروں شہیدوں نیکوکاروں اور مقرب فرشتوں کی صفوں میں شامل ہو جائیگا اور جتنی بھی تجھ کو اس پر بقا حاصل ہوگی اُسی قدر تو بڑا بنے گا۔ باعظمت بنایا جائے گا۔ صاحبِ رفعت ہوگا۔ اور آگے بڑھایا جائے گا اور حاکم بنا دیا جائے گا اور امیر قرار دے دیا جائے گا اس وقت تیری طرف آئے گی وہ چیز کہ آئے گی، پیٹھ پھیرے گی وہ چیز کہ پیٹھ پھیرے گی، دی جائے گی وہ چیز کہ دی جائے گی۔ وہ شخص محروم ہے جو اس کلام کے سننے اور اس پر ایمان لانے اور اس کے اہل کے احترام کرنے سے محروم رہا۔ اے مجھ کو چھوڑ کر اپنی معیشتوں میں مشغول ہونے والو! معاش میرے پاس ہے اور نفع میرے ہی پاس ہے، اور آخرت کی پونجی میرے ہی پاس ہے۔ میں کبھی آواز دینے والا ہوں اور کبھی رہنما اور دلال اور کبھی اسباب مال و متاع کا مالک، میں ہر ایک شے کو اس کا حق ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو جب کوئی شے آخرت کی مل جاتی ہے تو میں اس کو تنہا نہیں کھاتا اس واسطے کہ جو کریم ہوتا ہے وہ تنہا خوری نہیں کیا کرتا جو شخص اللہ عزوجل کے کرم پر خبردار ہوتا ہے اس کے نزدیک بخل نہیں ہوتا جس نے اللہ عزوجل کو پہچان لیا ہے اس کے نزدیک کل ماسوی اللہ ذلیل ہوتے ہیں۔ بخل تو نفس سے ہوتا ہے، اور عارف باللہ کا نفس بمقابلہ نفوسِ خلق مردہ ہوتا ہے، اس کا نفس تو اطمینان والا اور اللہ عزوجل کی طرف ٹھہرنے والا اور وعید الٰہی سے خوف کرنے والا ہوتا ہے۔

اے اللہ! ہم کو وہی عطا فرما جو تو نے اہل اللہ کو عطا فرمایا اور دنیا و آخرت میں نکوئی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین!

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ تَاسِعَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ

اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ لِاَنَّهٗ عَلٰى طَرِيْقٍ يَقْنَعُ بِالْيَسِيْرِ مِنْ مَّالِهٖ وَيُقَدِّمُ الْكَثِيْرَ اِلَى الْاٰخِرَةِ يَتْرُكُ لِنَفْسِهٖ بِقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ بِقَدْرِ مَا يَحْمِلُهٗ كُلُّ مَالِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ كُلُّ قَلْبِهٖ وَهِمَّتِهٖ هُنَاكَ هُوَ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ هُنَاكَ مِنَ الدُّنْيَا يَبْعَثُ جَمِيْعَ طَاعَاتِهٖ اِلَى الْاٰخِرَةِ لَا اِلَى الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامٌ طَيِّبٌ يُؤْثِرُ بِهِ الْفُقَرَآءَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ يُطْعَمُ خَيْرًا مِّنْهُ غَايَةُ هِمَّةِ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ الْعَالِمِ بَابُ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ يَّصِلَ قَلْبُهٗ اِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ اَلْقُرْبُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ غَايَةُ خُطُوَاتِ الْقَلْبِ وَمَسَارَاةِ السِّرِّ اِنِّيْ اَرَاكَ فِيْ قِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ وَّسَهَرٍ وَّتَعَبٍ وَقَلْبُكَ لَا يَعْرُجُ مِنْ مَّكَانِهٖ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ وُجُوْدِهٖ وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهٖ اُصْدُقْ فِيْ طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ اَغْنَاكَ صِدْقُكَ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ التَّعَبِ اُنْقُرْ بَيْضَةَ وُجُوْدِكَ بِمِنْقَارِ صِدْقِكَ

۱۵ پندرھویں مجلس

۹، ذی قعدۃ النجیب ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

مومن صرف توشہ لیتا ہے، تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور کافر پورا فائدہ لیتا اور مزہ اُڑاتا ہے، مومن مسافر جیسا زادِراہ لے لیتا ہے اپنے تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا ہے اور بہت سے مال کو آخرت کی طرف آگے بھیجا رہتا ہے، وہ اپنے نفس کے لیے بمقدار توشۂ مسافر کے جس کو وہ اُٹھا سکے رکھ لیتا ہے اس کا تمام مال آخرت میں ہے اس کا قلب اور ہمت تو اسی طرف ہے اس کا دل دنیا سے منقطع ہو کر اسی طرف متوجہ ہے وہ اپنی تمام طاعتوں کو آخرت ہی کیطرف بھیج دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہلِ دنیا کی طرف۔ اگر اس کے پاس عمدہ خوشگوار کھانا ہوتا ہے تو وہ فقراء پر اس کا ایثار کر دیتا ہے، وہ اس بات کو جانتا ہے کہ اس کو آخرت میں اس سے بہتر کھانا کھلایا جائے گا۔ مومن عارف عالم کی ہمت کا منتہٰی، بس قربِ بابِ الٰہی اور یہی ہوتا ہے کہ اس کا قلب قبل آخرت کے دنیا ہی میں واصل بحق ہو جائے اس کے قلب کے قدموں اور باطن کی سیر کی غایت محض قرب ہی قرب ہے میں تجھے قیام اور قعود اور رکوع و سجود اور سہر اور محنت و مشقت میں دیکھتا ہوں حالاں کہ تیرے قلب کی یہ حالت ہے کہ نہ وہ اپنی جگہ سے عروج و ترقی کرتا ہے اور نہ وہ اپنے وجود کے گھر سے نکلتا ہے اور نہ وہ اپنی عادت سے باز آتا ہے تو طلبِ مولیٰ میں اس حیثیت سے سچائی دکھا کہ تیری سچائی

وَانْقُضْ حِيطَانَ رُؤْيَتِكَ لِلْخَلْقِ وَالتَّقَيُّدِ بِهِمْ بِمَعَاوِلِ الْإِخْلَاصِ وَتَوْحِيدِكَ اِكْسِرْ قَفَصَ طَلَبِكَ لِلْأَشْيَاءِ بِيَدِ زُهْدِكَ فِيهَا وَطِرْ بِقَلْبِكَ حَتّٰى تَقَعَ عَلٰى سَاحِلِ بَحْرِ قُرْبِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يَأْتِيكَ مَلَّاحُ السَّابِقَةِ وَمَعَهُ سَفِينَةُ الْعِنَايَةِ فَيَأْخُذُكَ وَيَعْبُرُكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ۔

تجھ کو بہت سی مشقتوں سے بے پروا بنائے ہوئے ہو تو اپنے وجود کے انڈے کو سچائی کی چونچ سے کھٹک دے اور جن دیواروں سے تو خلق کو دیکھتا ہے اور جن سے تو ان کیساتھ مقید ہے توحید و اخلاص کے کدال پھاوڑوں سے ڈھا دے تو اپنے اس طلب کے پنجرے کو جس سے تو اشیاء کو طلب کرتا ہے اپنے زہد کے ہاتھ سے توڑ ڈال اور اپنے قلب سے پرواز کر یہاں تک کہ تو قرب الٰہی کے دریا کے کنارے پر جا پڑے پس اس وقت تیرے پاس سابقہ تقدیر الٰہی کا ملاح عنایت الٰہی کی کشتی لے کر آئے اور تجھے سوار کر کے تیرے رب عزوجل کی طرف تجھے پہنچا دے۔

هٰذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَإِيمَانُكَ سَفِينَتُهَا وَلِهٰذَا قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَا بُنَيَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَالْإِيمَانُ السَّفِينَةُ وَالْمَلَّاحُ الطَّاعَاتُ وَالسَّاحِلُ الْآخِرَةُ

یہ دنیا دریا ہے اور تیرا ایمان اس کی کشتی اور اسی واسطے لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "اے میرے بیٹے! دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی، اور ملاح طاعتیں اور کنارہ آخرت۔

يَا مُصِرِّينَ عَلَى الْمَعَاصِي عَنْ قَرِيبٍ يَأْتِيكُمُ الْعَمٰى وَالصَّمَمُ وَالزَّمَنُ وَالْفَقْرُ وَفَسَادُ قُلُوبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ بِالْخَسَارَاتِ وَالْمُصَادَرَاتِ وَالسَّرِقَاتِ كُونُوا عُقَلَاءَ وَارْجِعُوا إِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَتَتَّكِلُوا عَلَيْهَا لَا تَثِقُوا بِهَا أَخْرِجُوهَا مِنْ قُلُوبِكُمْ وَاتْرُكُوهَا فِي بُيُوتِكُمْ وَجُيُوبِكُمْ مَعَ غِلْمَانِكُمْ وَوُكَلَائِكُمْ وَارْتَقِبُوا الْمَوْتَ قَلِّلُوا حِرْصَكُمْ وَقَصِّرُوا أَمَالَكُمْ۔

اے گناہوں پر ہٹ کرنے والو! عنقریب تمہارے پاس اندھاپن اور بہرا پن اور اپاہجی اور محتاجی اور مخلوق کے قلبوں کی سختی آنے والی ہے۔ تمہارے سارے مال نقصانوں اور تاوانوں اور چوریوں میں چلے جائیں گے تم عقلمند بنو اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو، توبہ کرو، اپنے مال کو شریک خدا نہ ٹھہراؤ اور اس پر بھروسہ نہ کرو اور نہ اس کے ساتھ ٹھہرو مال کو اپنے دلوں سے نکال دو اور اس کو اپنے گھروں اور جیبوں کے اندر اپنے غلاموں اور وکیلوں کے پاس رکھ دو اور تم موت کا انتظار کرو تم اپنی حرص کو کم اور اپنی آرزوؤں کو کوتاہ کر دو۔

عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْبِسْطَامِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے

اَلْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا دُنْيَا وَّلَا اٰخِرَةً وَّاِنَّمَا يَطْلُبُ مِنْ مَّوْلَاهُ مَوْلَاهُ ۔

يَا غُلَامُ اِرْجِعْ بِقَلْبِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ التَّائِبُ اِلَى اللّٰهِ هُوَ الرَّاجِعُ اِلَيْهِ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ اَيْ اِرْجِعُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ يَعْنِيْ اِرْجِعُوْا سَلِّمُوا الْكُلَّ اِلَيْهِ سَلِّمُوْا نُفُوْسَكُمْ اِلَيْهِ وَاطْرَحُوْهَا بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ وَاَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَتَقْلِيْبَاتِهٖ وَاطْرَحُوْا قُلُوْبَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا اَلْسِنَةٍ بِلَا اَيْدٍ بِلَا اَرْجُلٍ بِلَا اَعْيُنٍ بِلَا كَيْفٍ وَّلَا لِمٍ وَّلَا مُنَازَعَةٍ بِلَا مُخَالَفَةٍ بَلْ مُوَافَقَةٍ وَّتَصْدِيْقٍ وَّقُوْلُوْا صَدَقَ الْاَمْرُ صَدَقَ الْقَدَرُ صَدَقَتِ السَّابِقَةُ اِذَا كُنْتُمْ هٰكَذَا لَا جَرَمَ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ مُنِيْبَةً اِلَيْهِ مُشَاهِدَةً لَّهٗ لَا تَسْتَأْنِسُوْا بِشَيْءٍ بَلْ تَسْتَوْحِشُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى تَهْرُبُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ تَبْقٰى مُنْخَلِعَةً مُنْقَطِعَةً مِّنْ سَائِرِ الْمُحْدَثَاتِ لَا يُحْسِنُ الْاَدَبَ مَعَ الشُّيُوْخِ اِلَّا مَنْ قَدْ خَدَمَهُمْ وَاطَّلَعَ عَلٰى بَعْضِ اَحْوَالِهِمْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلْقَوْمُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْدَ وَالذَّمَّ كَالصَّيْفِ وَالشِّتَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكِلَاهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّهٗ لَا يَقْدِرُ يَاْتِيْ بِهِمَا اِلَّا اللّٰهُ

فرمایا۔ مومن عارف باللہ اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت، کسی کو بھی طلب نہیں کرتا، وہ تو اپنے مولیٰ سے مولیٰ ہی کو طلب کرتا ہے

اے غلام تو اپنے قلب سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر، تائب (توبہ کرنے والا) وہی ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ اللہ عزوجل کے ارشاد وانیبوا الی ربکم کے یہی معنی ہیں کہ تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو یعنی تم رجوع کرو، تمام چیزوں کو اسی کی طرف سپرد کردو اپنے نفسوں کو اس کی طرف سپرد کردو اور ان کو اس کی قضاء وقدر اور اس کے امر ونہی اور اس کے تصرفات کے سامنے ڈال دو اور اپنے قلبوں کو خدا کے روبرو گونگا لولا، لنگڑا، اندھا بنا کر بغیر چون وچرا اور بغیر جھگڑے اور بلا مخالفت کے موافقت وتصدیق کے ساتھ ڈال دو اور کہو امر الٰہی سچا ہے، تقدیر سچی ہے، سابقہ (یعنی جو کچھ ہونے والا تھا اور پہلے لکھا جا چکا) سچا ہے جب تم ایسے ہو جاؤ گے بلاشک تمہارے قلوب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے، اس کے دیکھنے والے ہو جائیں گے، کسی چیز سے مانوس نہ ہوں گے بلکہ ہر چیز سے جو عرش کے نیچے سے لے کر زمین کے نیچے تک ہے وحشت کریں گے اور تمام مخلوق سے علیحدہ ہو کر اور تمام حادث و پیدا چیزوں سے قطع تعلق کر کے خدا کی طرف بھاگیں گے مشائخ کرام کا حسن ادب وہی کر سکتا ہے جو ان کی خدمت میں رہا ہو اور ان کی بعض ان حالتوں پر جو خدا کے ساتھ ان کی تھیں خبردار ہو گیا ہو، اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف اور بدگوئی کو مثل گرمی اور سردی اور رات ودن کی سمجھا ہے اور ان دونوں کو اللہ عزوجل کی ہی طرف سے جانتے ہیں۔ اس واسطے کہ ان دونوں کے لانے پر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی قدرت نہیں

عزّوجلّ فلمّا تحقّق عندهم ذٰلك لم يعبدوا الحامدين ولم يحاربوا الذامّين ولم يشتغلوا بهم خرج من قلوبهم حبّ الخلق وبغضهم لا يحبّون ولا يبغضون بل يرحمون ايش ينفعك علم بلا صدق قد اضلّك الله على علم تتعلّم وتصلّي وتصوم للخلق حتّى يقرّوا اليك ويبذلوا لك اموالهم ويمدحوك في بيوتهم ومجالسهم قدّر انّه يحصل لك هذا منهم فاذا جاءك الموت والعذاب والضيق والاهوال يحال بينك وبينهم ولا يغنون عنك شيئا وما حصّلته من اموالهم ياكله غيرك والعقوبة والحساب عليك يا مدبر يا محروم انت من العاملة الناصبة في الدنيا ناصبة غدا في النار العبادة صنعة واهلها الاولياء والابدال المخلصون المقرّبون مع الحق عزّوجلّ الحكماء العلماء بالعلم نوّاب الله في ارضه ورسله ووارثوا الانبياء والمرسلين لا انتم يا مهوّسين يا مشغولين بلقلقة اللسان وفقه الظاهر مع جهل الباطن۔

يا غلام ما انت على شيء الاسلام ما صحّ لك الاسلام هو الاساس الّذي تبنو عليه الشهادة

رکھتا ہے پس جب ان کے نزدیک یہ امر متحقق ہو گیا تو انہوں نے، تعریف کرنے والوں کی بندگی کی اور نہ بدگوئی کرنے والوں سے لڑائی کی اور نہ یہ ان کے ساتھ مشغول ہوئے، ان کے دلوں سے خلق کی عداوت و محبت نکل گئی۔ نہ وہ کسی سے دوستی کرتے ہیں اور نہ دشمنی بلکہ ہر ایک سے مہربانی سے پیش آتے ہیں بغیر سچائی کے تجھے علم کیا نفع دے گا۔ باوجود علم کے اللہ نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ تیرا علم سیکھنا اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا خلق کے لیے ہے تاکہ وہ تیری طرف قرار پکڑیں اور اپنے مال تیرے لیے خرچ کیا کریں اور وہ اپنے گھروں اور مجلسوں میں تیری تعریف کیا کریں۔ اس امر کو تسلیم کر لے یہ ان سے تجھے حاصل بھی ہو جائے گا لیکن جب تجھے موت اور عذاب اور قبر کی تنگی اور دہشتیں آ جائیں گی تو تیرے اور ان کے درمیان میں پردہ ڈال دیا جائے گا اور وہ تجھ سے کسی تکلیف کو دفع نہ کر سکیں اور جو کچھ تو نے ان کے مالوں میں سے حاصل کیا تھا اس کو تیرے سوا دوسرے لوگ کھائیں گے اور عذاب و حساب تجھ سے ہو گا۔ اے بدبخت اے محروم تو تو کام کرنے والوں، دنیا میں تکلیف اٹھانے والوں میں سے ہے۔ کل بروزِ قیامت دوزخ میں تکلیف اٹھانے والا ہو گا۔ عبادت ایک صنعت ہے اور اس کے اہل اولیاء اور ابدال ہیں جو کہ مخلص اور اللہ عزوجل کے مقرب ہیں قلب سے عالم باعمل زمین میں اللہ عزوجل کے خلیفہ اور اس کے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے وارث ہیں نہ کہ تم۔ اے ہوسناکو! اے زبان درازی سے اور باطن کی جہالت کے ساتھ ظاہر کی فقہ میں مشغول رہنے والو! سوچو! علم پڑھو، عمل کرو۔

اے غلام! تو کچھ بھی نہیں: تیرا کسی شے پر قیام نہیں تیرا تو اسلام بھی صحیح نہیں ہوا۔ اسلام جس پر کہ کلمۂ شہادت کی بنیاد ہے

مَاتَمَّتْ لَكَ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَتَكْذِبُ
فِيْ قَلْبِكَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْاٰلِهَةِ خَوْفُكَ مِنْ
سُلْطَانِكَ وَوَالِيْ مَحَلَّتِكَ اٰلِهَةٌ اِعْتِمَادُكَ
عَلٰى كَسْبِكَ وَرِبْحِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَبَطْشِكَ اٰلِهَةٌ رُؤْيَتُكَ
لِلضَّرِّ وَالنَّفْعِ وَالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ مِنَ الْخَلْقِ
اٰلِهَةٌ كَثِيْرٌ مِّنَ الْخَلْقِ مُتَّكِلُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ
الْاَشْيَاءِ بِقُلُوْبِهِمْ وَيُظْهِرُوْنَ اَنَّهُمْ مُتَوَكِّلُوْنَ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَادَةً بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا
بِقُلُوْبِهِمْ فَاِذَا اُخْرِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَرِدُوْا وَغَضِبُوْا
وَقَالُوْا كَيْفَ يُقَالُ لَنَا هٰكَذَا اَلَسْنَا
مُسْلِمِيْنَ غَدًا تَتَبَيَّنُ الْفَضَائِحُ وَتَظْهَرُ
الْمُخَبَّاتُ۔

وَيْحَكَ تُؤَيِّدُ فِيْ قَوْلِكَ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ فَهٰذَا
نَفْيٌ كُلِّيٌّ وَاِلَّا اللهُ اِثْبَاتٌ كُلِّيٌّ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ فَاَيَّ وَقْتٍ
اعْتَمَدَ قَلْبُكَ عَلٰى شَيْءٍ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ
كَذَبْتَ فِيْ اِثْبَاتِكَ وَصَارَ اِلٰهُكَ الَّذِي اعْتَمَدْتَ
عَلَيْهِ لَا اعْتِبَارَ بِالظَّاهِرِ اَلْقَلْبُ هُوَ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْمُوَحِّدُ
هُوَ الْمُخْلِصُ هُوَ الْمُتَّقِيْ هُوَ الْوَرِعُ هُوَ الزَّاهِدُ هُوَ الْمُوْقِنُ
هُوَ الْعَارِفُ هُوَ الْعَامِلُ هُوَ الْاَمِيْرُ وَمَنْ سِوَاهُ جُنُوْدُهٗ
وَاَتْبَاعُهٗ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَقُلْ اَوَّلًا بِقَلْبِكَ
ثُمَّ بِلِسَانِكَ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ
دُوْنَ غَيْرِهٖ اُشْغُلْ ظَاهِرَكَ بِالْحُكْمِ
وَبَاطِنَكَ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اُتْرُكِ الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَاشْتَغِلْ

وہ بھی تو تیرے لیے تمام نہیں ہوا تو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے، اور جھوٹ بولتا ہے۔ تیرے قلب میں تو معبودوں کی ایک جماعت ہے۔ تیرا بادشاہ وقت اور والیٔ محلہ سے ڈرنا تیرا معبود ہے تیرا اپنے کسب اور اپنے نفع اور اپنی طاقت و قوت اور اپنے کان اور آنکھ اور اپنی قوت پکڑ پر بھروسہ کرنا معبود ہے، تیرا ضرر و نفع عطا و منع کے واسطے مخلوق کی طرف توجہ کرنا معبود ہے مخلوق میں سے بہت سے لوگ اپنے دلوں سے ان چیزوں پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ ان کا اللہ کو یاد کرنا محض زبانی عادت ہے قلوب کے ساتھ نہیں ہے جب اس معاملہ میں ان کو جانچا جاتا ہے بھڑک جاتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں، اور کہتے ہیں ہمیں ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کل تمام فضیحتیں کھل جائیں گی اور پوشیدہ امور ظاہر ہو جائیں گے

تجھ پر افسوس، تو اپنے قول کی تائید کر رہا ہے جب تو لا الٰہ کہتا ہے پس یہ نفی کلی ہے (یعنی کوئی معبود ہی نہیں ہے) اور الا اللہ اثبات کلی ہے۔ خدا کے لیے نہ اس کے غیر کے لیے (یعنی خدا ہی معبود ہے نہ کوئی دوسرا) پس جس وقت تیرے قلب نے اللہ کے سوا کسی دوسرے پر اعتبار بھروسہ کیا، پس تو اپنے اثبات کلی میں جھوٹا ہو گیا اور جس پر تو نے بھروسہ کیا وہ تیرا معبود بن گیا۔ ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ قلب وہی مومن ہے، وہی موحد اور وہی مخلص، وہی متقی وہی پرہیزگار وہی زاہد وہی موقن یقین رکھنے والا وہی عارف وہی عامل وہی امیر و بادشاہ ہے اور اس کے ماسوی تمام اعضا اس کا لشکر و پیرو ہیں جب تو لا الٰہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ پھر اپنی زبان سے اور خدا ہی پر توکل و اعتماد کر نہ غیر اللہ پر۔ اپنے

بِبَاطِنِكَ مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَنْ عَرَفَهُ ذَلَّ لَهُ وَكَلَّ لِسَانُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَوَاضَعَ لَهُ وَلِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَتَضَاعَفَ هَمُّهُ وَغَمُّهُ وَبُكَاءُهُ وَكَثُرَ خَوْفُهُ وَوَجَلُهُ وَكَثُرَ حَيَاؤُهُ وَكَثُرَ نَدَمُهُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيْطِهِ وَيَشْتَدُّ حَذَرُهُ وَخَوْفُهُ مِنْ زَوَالِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْبِ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُهُ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ يَتَرَدَّدُ بَيْنَ نَظْرَيْنِ اِلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيْطِهِ وَوَقَاحَتِهِ وَجَهَالَتِهِ وَتَجْرِيْهِمْ فَيَذُوْبُ مِنَ الْحَيَاءِ وَيَخَافُ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ وَيَنْظُرُ اِلَى مُسْتَقْبِلِ الْحَالِ هَلْ يُقْبَلُ اَوْ يُرَدُّ هَلْ يُسْلَبُ مَا اُعْطِيَ اَوْ يُخَلَّى لَهُ عَلَى حَالِهِ هَلْ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِ الْكَافِرِيْنَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْرَفُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّكُمْ لَهُ خَوْفًا مِنْ جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ

ظاہر کو حکم شرعی کے ساتھ اور اپنے باطن کو حق عزوجل کے ساتھ مشغول رکھو۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ دے اور اپنے باطن کو خیر و شر کے پیدا کرنے والے کے ساتھ جوڑ اور مشغول کر[1] جس نے اسے پہچانا وہ اس کا مطیع ہوا اور اس کی زبان خدا تعالیٰ کے روبرو گونگی بن گئی اور وہ عارف خدا اور اس کے نیک بندوں کے سامنے متواضع ہو گیا اور اس کا غم و حزن اور رونا دوچند ہو گیا اور اس کا خوف و ترسناکی زیادہ ہو گئی اور حیا اس کی بڑھ گئی اور اگلے گناہوں اور قصور واری پر ندامت زیادہ ہو گئی اور جو کچھ معرفت و علم و قرب حق اس کو حاصل ہو چکا تھا اس کے زوال کا خوف و حذر زیادہ ہو گیا کیوں کہ حق عزوجل جو چاہتا ہے وہ کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرے اس سے سوال نہیں اور وہ سوال کیے جائیں گے۔ عارف باللہ دو نگاہوں کے درمیان میں متردد رہتا ہے وہ جب اپنی گزشتہ تقصیر اور جہالت و بے شرمی و جرأت کی طرف دیکھتا ہے پس حیا سے پگھل جاتا ہے اور مواخذہ الٰہی سے خوف کرتا ہے اور آئندہ کی طرف دیکھتا ہے کہ آیا مقبول کیا جائے گا یا مردود اور آیا جو کچھ عطا فرمایا گیا ہے وہ چھین لیا جائے گا یا اپنے حال پر باقی رکھا جائے گا۔ قیامت کے دن مسلمانوں کی معیت میں رہے گا یا کافروں کے ساتھ میں اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کریں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا۔ منجملہ عارفین کے

---

[1] اسی وجہ سے بہت وہ لوگ جن کا زبانی ایمان تھا منافق قرار دیے گئے ہر کلمہ پڑھنے والا جس کا قلب اس پر شاہد نہ ہو ہرگز مومن نہیں ہو سکتا محض دعویٰ زبانی بغیر گواہ و ثبوت عمل قابل قبول نہیں۔ اے لبا۔ ابلیس آدم روئے ہست لا ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح فرض ہے ہر کلمہ گو مسلمان نہیں اسلام کے لیے صحت عقیدہ اقرار و تصدیق عمل اتباع اصل دینیہ کی ضرورت ہے یہی چیزیں فارق اسلام و کفر ہیں۔ قادری غفرلہٗ۔

فِي الْكُلِّ وَذُو النَّدُوْرِ مَنْ يَّأْتِيْهِ الْأَمْنُ يُتْلٰى عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَهٗ يَعْلَمُ بِمَوْئِلِهٖ وَمَا يَكُوْنُ مَصِيْرُهٗ اِلَيْهِ يَقْرَأُ سِرُّهٗ مَا لَهٗ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ يَطَّلِعُ الْقَلْبُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَأْمُرُهٗ بِكَتْمِهٖ وَاَنْ لَّا تَطَّلِعَ النَّفْسُ عَلٰى ذٰلِكَ اِبْتِدَآءُ هٰذَا الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَامْتِثَالُ الْاَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاٰفَاتِ وَاِنْتِهَاؤُهُ الزُّهْدُ فِيْمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ تَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالتُّرَابُ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَالنِّعْمَةُ وَالنِّقْمَةُ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرُ وَوُجُوْدُ الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ فَاِذَا تَمَّ هٰذَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثُمَّ يَأْتِي التَّوْقِيْعُ مِنْهُ بِالْاِمَارَةِ وَالْوِلَايَةِ عَلَى الْخَلْقِ كُلُّ مَنْ تَرَاهُ يَنْتَفِعُ بِهٖ لِهَيْبَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنُوْرِهِ الْمُتَلَبِّسِ بِهٖ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

شاذونادر ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو امن حاصل رہتا ہے۔ اس کے لیے جو شے مقدر ہو چکی ہے اس پر پڑھ دی جاتی ہے بیان کر دی جاتی ہے، وہ اپنے انجام کار اور اپنے جائے رجوع کو خوب جان لیتا ہے جو کچھ اس کے لیے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس کا باطن اس کو پڑھ لیتا ہے بعد وہ اپنے قلب کو اس پر آگاہ کر دیتا ہے اور اس کے چھپانے کا اور اس امر کا کہ نفس کو خبر نہ ہو قلب کو حکم دیتا ہے۔ اس امر کی ابتدا مسلمان ہونا اور اوامر کا بجالانا اور منہیات سے باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا ہے اور اس کی انتہا ماسوی اللہ سے بے رغبتی کرنا اور یہ ہے کہ اس کے نزدیک سونا اور مٹی تعریف اور برائی دینا اور نہ دینا جنت اور دوزخ نعمت اور بلا امیری اور فقیری خلق کا وجود و عدم سب برابر ہو جائیں۔ پھر جب یہ سب اس کے لیے تمام ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل اس کا ہو جاتا ہے اس کو اللہ کی طرف سے خلق کی سرداری اور ولایت کا فرمان آجاتا ہے پھر جو شخص بھی اس کو دیکھتا ہے وہ اس کی بوجہ ہیبت الٰہی اور اس نورانیت کے جو منجانب اللہ اس کو حاصل ہے خواہش کرتا ہے۔

اے رب ہمارے ہم کو دنیا و آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، آمین۔

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ حَادِيْ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ

سولھویں مجلس

۱۱ ذی قعدۃ النجیب ۵۴۵ھ ہجری المقدس کو منگل کے دن بوقت عشار مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

بَعْدَ كَلَامٍ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى اَهِيْنُوا الدُّنْيَا فَاِنَّهَا وَاللهِ لَا تَطِيْبُ اِلَّا بَعْدَ اِهَانَتِهَا۔

يَا غُلَامُ الْعَمَلُ بِالْقُرْاٰنِ يُوْقِفُكَ عَلٰى مُنْزِلِهٖ وَالْعَمَلُ بِالسُّنَّةِ يُوْقِفُكَ عَلَى الرَّسُوْلِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرَحُ بِقَلْبِهٖ وَهِمَّتِهٖ مِنْ حَوْلِ قُلُوْبِ الْقَوْمِ هُوَ الْمُطَيِّبُ وَالْمُبَخِّرُ لَهَا هُوَ الْمُصَفِّيْ لِاَسْرَارِهِمْ وَالْمُزَيِّنُ لَهَا هُوَ الْمُسْتَفْتِحُ بَابَ الْقُرْبِ لَهَا هُوَ الْمَاشِطُ هُوَ السَّفِيْرُ بَيْنَ قُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ وَبَيْنَ رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا تَقَدَّمْتَ اِلَيْهِ خُطْوَةً اِزْدَادَ فَرَحًا بِمَنْ رُزِقَ هٰذَا الْحَالُ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَشْكُرَ وَتَزْدَادَ طَوَاعِيَتُهٗ اَمَّا الْفَرَحُ بِغَيْرِ هٰذَا هَوَسٌ الْجَاهِلُ يَفْرَحُ فِي الدُّنْيَا وَالْعَالِمُ يَحْزَنُ فِيْهَا اَلْجَاهِلُ يُنَاظِرُ الْقَدْرَ وَيُنَازِعُهٗ وَالْعَالِمُ يُوَافِقُهٗ وَيَرْضٰى۔

يَا مِسْكِيْنُ لَا تُنَاظِرِ الْقَدْرَ وَتُشَاقِقْهُ فَتَهْلِكَ الدَّائِرَةُ عَلٰى اَنْ تَرْضٰى بِاَفْعَالِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ تُخْرِجَ قَلْبَكَ مِنَ الْخَلْقِ وَتَلْتَقِيْ بِهٖ رَبَّ

بعد کچھ تقریر کے فرمایا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے دنیا کو ذلیل سمجھو بہ تحقیق خدا کی قسم دنیا بعد ذلیل ہونے کے ہی خوشگوار ہوتی ہے۔

اے غلام! تیرا قرآن مجید پر عمل کرنا تجھ کو اس کے نازل کرنے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کر دے گا اور تیرا حدیث و سنت پر عمل کرنا تجھ کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو لیجا کر کھڑا کر دیگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہمت و قلب سے ہمیشہ اہل اللہ کے قلوب کے ارد گرد سے نہیں ہٹتے ان کے قلوب کے وہی معطر و خوشبودار بنانے والے ہیں وہی ان کے باطن کے تصفیہ فرمانے والے اور وہی ان کو زینت دینے والے ہیں وہی ان کے لیے نزدیکی کا دروازہ کھلوانے والے ہیں، وہی ان کا بناؤ سنگار کرنے والے ہیں وہی درمیان قلوب و اسرار اور درمیان رب عزوجل کے سفیر و قاصد ہیں۔ جب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک قدم بڑھے گا تیری فرحت بڑھ جائے گی جس کو یہ حالت عطا فرمائی جائے اس پر آپ کی شکرگزاری اور تابعداری کا بڑھانا لازم و ضروری ہے۔ بغیر اس کے خوش ہونا ہوس ہی ہوس ہے، جاہل دنیا میں فرحناک ہوتا ہے اور عالم دنیا میں غمگین رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے اور عالم اس کی موافقت کرتا ہے اور راضی رہتا ہے۔

اے مسکین! تقدیر سے مناظرہ و مخالفت نہ کر ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور مدار اس پر ہے کہ تو افعالِ الٰہی سے راضی رہے اور تو اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈالے اور اس کے ساتھ خلق کے پروردگار سے مل جائے تو پروردگار

الْخَلْقِ تَلْقَاهُ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَمَعْنَاكَ إِذَا
دُمْتَ عَلَى مُتَابَعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ
وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَخْدِمَ
الصَّالِحِينَ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ لَوْ مَلَكْتَ الدُّنْيَا كُلَّهَا وَلَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ
كَقُلُوبِهِمْ كُنْتَ لَا تَمْلِكُ ذَرَّةً كُلُّ مَنْ تَصْلُحَ قَلْبُهُ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَعَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ يَحْكُمُ بَيْنَ
الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

وَيْحَكَ اعْرِفْ قَدْرَكَ أَيْشٍ أَنْتَ
بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ أَنْتَ كُلُّ هَمِّكَ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَ
اللُّبْسُ وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ الدُّنْيَا وَالْحِرْصُ عَلَيْهَا عَمَّالٌ
فِي أُمُورِ الدُّنْيَا بَطَّالٌ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ تُغَذِّي لَحْمَكَ
وَتُهَيِّئُهُ لِلدُّودِ وَحَشَرَاتِ الْأَرْضِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَلَكًا يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً
يَا بَنِي آدَمَ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ وَ
اجْمَعُوا لِلْأَعْدَاءِ الْمُؤْمِنُ لَهُ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ
فِي جَمِيعِ تَصَارِيفِهِ لَا يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا
يَبْنِي فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَ
الْقَنَاطِرَ وَالْمَدَارِسَ وَالرُّبُطَ وَيُهَذِّبُ
طُرُقَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ بَنَى غَيْرَ هٰذَا
فَلِلْعِيَالِ وَالْأَرَامِلِ وَالْفُقَرَاءِ
وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى
يُبْنٰى لَهُ فِي الْآخِرَةِ بَدَلُهُ
لَا يَبْنِي لِطَبْعِهِ وَهَوَاهُ وَنَفْسِهِ

سے اپنے قلب اور باطن اور سر سے مل جائے گا جب کہ تو حق عزوجل اور اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تابعداری کرتا رہے گا۔ اگر تو اس خدمت گزاری کو کر سکتا ہے تو کر گزر یہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہے۔ اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا قلب ان جیسا نہ ہو تو گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں جس کا قلب اللہ عزوجل کے لیے صالح ہو گیا اور اس کے ساتھ دنیا و آخرت ہوئی تو وہ حق تعالیٰ کے حکم سے عوام و خواص میں حکومت کرتا ہے۔

تجھ پر افسوس: تو اپنی قدر کو پہچان تو اولیاء اللہ کے مقابلہ میں کیا مرتبہ رکھتا ہے۔ تیرا مقصود کلی تو کھانا پینا اور پہننا اور نکاح اور دنیا کا جمع کرنا اور اس پر حرص کرنا ہے دنیا کے کاموں میں کارگزار۔ آخرت کے کاموں میں بطال ہے تو اپنے گوشت کو آراستہ کر رہا ہے اور اس کو کیڑوں اور حشرات الارض کا نشانہ بنا رہا ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہے جو ہر صبح و شام آواز دیتا رہتا ہے کہ اے اولادِ آدم! تمہاری پیدائش موت کے لیے اور تعمیر ویرانی کے لیے اور تمہارا جمع کرنا دشمنوں کے لیے ہے۔ مسلمان کی اپنے تمام کاموں میں نیت صالح ہوتی ہے وہ دنیا میں کوئی کام دنیا کے لیے نہیں کرتا ہے وہ دنیا میں آخرت کے لیے عمارت تیار کرتا ہے وہ مسجدیں اور پل اور مدرسے اور سرائیں بناتا ہے اور مسلمانوں کے راستے کو درست کرتا ہے اور اگر وہ اس کے سوا کچھ بناتا ہے تو بال بچوں اور بیوہ عورتوں اور محتاجوں اور ضروریات کے لیے اور اس کا یہ فعل بھی اس واسطے ہوتا ہے تاکہ اس کے بدلے میں آخرت میں اس کے لیے محل تیار ہوں نہ کہ واسطے اپنی طبیعت و

إِذَا صَحَّ ابْنُ اٰدَمَ كَانَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ يَصِيْرُ فَقْدُهٗ بِاللّٰهِ وَوُجُوْدُهٗ بِاللّٰهِ يَلْتَحِقُ قَلْبُهٗ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَقْبَلُ مَا جَاؤُوْا بِهٖ قَوْلًا وَّعَمَلًا وَّاِيْمَانًا وَّاِيْقَانًا لَا جَرَمَ يَلْتَحِقُ بِهِمْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً اَلذَّاكِرُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَبَدًا حَيٌّ يَنْتَقِلُ مِنْ حَيَاةٍ اِلٰى حَيَاةٍ فَلَا مَوْتَ لَهٗ سِوٰى لَحْظَةٍ اِذَا تَمَكَّنَ الذِّكْرُ فِي الْقَلْبِ دَامَ ذِكْرُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرْهُ بِلِسَانِهٖ كُلَّمَا دَامَ الْعَبْدُ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَامَتْ مُوَافَقَتُهٗ لَهٗ وَرِضَاهُ بِاَفْعَالِهٖ اِنْ لَّمْ نُوَافِقِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ مَجِيْءِ الصَّيْفِ وَاِلَّا اَكْرَبَنَا الصَّيْفُ وَاِنْ لَّمْ نُوَافِقْهُ فِيْ مَجِيْءِ الشِّتَاءِ وَاِلَّا اَبْرَدَنَا الشِّتَاءُ اَلْمُوَافَقَةُ فِيْهِمَا تُزِيْلُ اَذِيَّتَهُمَا وَشِدَّتَهُمَا وَحَرَّهُمَا وَهٰكَذَا الْمُوَافَقَةُ فِي الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ تُزِيْلُ الْكَرْبَ وَالضِّيْقَ وَالْحَرَجَ وَالضَّجَرَ وَالْاِنْزِعَاجَ وَلِتَنْزِيْلِهَا مَا اَعْجَبَ اُمُوْرَ الْقَوْمِ وَمَا اَحْسَنَ اَحْوَالَهُمْ كُلُّ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهُمْ طَيِّبٌ قَدْ سَقَاهُمْ بَنْجَ مَعْرِفَتِهٖ وَنَوَّمَهُمْ فِيْ حَجْرِ لُطْفِهٖ وَاٰنَسَهُمْ بِاُنْسِهٖ فَلَا جَرَمَ لَطِيْبُ لَهُمُ الْمَقَامُ مَعَهٗ وَالْغَيْبَةُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ

نفس کے جب ابن آدم درست ہو جاتا ہے تو وہ اپنی تمام حالتوں میں حق عزوجل کی معیت میں رہتا ہے اس کا گم ہونا اور موجود ہونا سب اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کا قلب انبیاء و مرسلین سے مل جاتا ہے وہ تمام ان باتوں کو جن کو انبیائے کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) لے کر آئے ہیں قولاً اور عملاً اور ایقاناً قبول کرتا ہے اسی وجہ سے یہ دنیا و آخرت میں ان سے ملا ہوا رہتا ہے اللہ کا یاد کرنے والا ہمیشہ زندہ ہے وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف انتقال کرتا ہے۔ سوا ایک لمحہ کے اس کے لیے موت نہیں۔ جب ذکرِ الٰہی قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ ہمیشہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا رہتا ہے اگرچہ وہ زبان سے اس کا ذکر نہ کرے جب بندہ ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں رہتا ہے تو اس کی موافقت اور اللہ تعالیٰ کے افعال سے رضامند رہنا ہر وقت قائم رہتا ہے۔ اگر ہم گرمی کے آنے کے وقت حق عزوجل کی موافقت نہ کریں تو گرمی ہم کو مصیبت میں ڈال دے اور اگر ہم جاڑے کے آنے کے وقت اس کی موافقت نہ کریں تو سردی ہم کو ٹھٹھرا دے گی۔ ان دونوں میں موافقت کا اختیار کرنا گرمی و جاڑے کی تکلیف اور ان کی سختی کو دور کر دیتا ہے اسی طور سے نزولِ بلا و آفات کے وقت ان کی موافقت کرب اور تنگی اور تکلیف و تنگ دلی اور اضطراب کو دور کر دیتی ہے۔ اولیاء اللہ کے معاملات کیسے عجیب اور ان کے حالات کیسے اچھے بھلے ہیں جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے ان پر آئے ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شرابِ معرفت پلا دی ہے اور ان کو اپنی مہربانی کی گود میں سلا لیا ہے اور اپنے انس سے ان کو مانوس بنا لیا ہے اس لیے ضرور ان کو خدا کے نزدیک ٹھہرنا اور ماسوی اللہ سے غائب رہنا پسند ہے

لَا يَزَالُوْنَ مَوْقُوْفِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مَلَكَتْهُمُ الْهَيْبَةُ فَإِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُمْ وَأَقَامَهُمْ وَأَحْيَاهُمْ وَنَبَّهَهُمْ هُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ فِيْ كَهْفِهِمُ الَّذِيْنَ قَالَ فِيْ حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ هُمْ أَعْقَلُ النَّاسِ يُؤْمِنُوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الْمَغْفِرَةَ وَالنَّجَاةَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ هٰذَا هِمَّتُهُمْ۔

وَيْحَكَ تَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُو الْجِنَانَ فَأَنْتَ طَامِعٌ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الطَّمَعِ لَا تَغْتَرَّ بِالْعَارِيَةِ وَتَظُنُّهَا لَكَ عَنْ قَرِيْبٍ تُؤْخَذُ مِنْكَ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَارَكَ الْحَيَاةَ حَتّٰى تُطِيْعَهُ فِيْمَا حَسِبْتَهَا لَكَ وَعَمِلْتَ فِيْهَا مَا أَرَدْتَ وَكَذٰلِكَ الْعَافِيَةُ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ وَكَذٰلِكَ الْأَمْنُ وَالْجَاهُ وَجَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ لَا تُفَرِّطْ فِيْ هٰذِهِ الْعَوَارِيْ فَإِنَّكَ تُطَالَبُ بِهَا وَتُسْأَلُ عَنْهَا وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهَا جَمِيْعُ مَا عِنْدَكُمْ مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَعِيْنُوْا بِهَا عَلَى الطَّاعَةِ جَمِيْعُ مَا تَرْغَبُوْنَ فِيْهِ أَنْتُمْ عِنْدَ الْقَوْمِ شُغْلٌ وَشَاغِلٌ لَا يُرِيْدُوْنَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ وَافِقِ الْحَقَّ

وہ خدا کے حضور میں ہمیشہ مرعوب بنے ہوئے ہیں ہیبتِ الٰہی ان کی مالک ہو چکی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے ان کو اٹھا دیتا ہے اور کھڑا اور زندہ کر دیتا ہے اور ہوشیار بنا دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں ایسے ہیں جیسے اصحابِ کہف رضی اللہ عنہم اپنی غار میں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ونقلبہم الخ اور ہم ان کو دہنے بائیں کروٹیں دیتے رہتے ہیں۔ وہی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں تمام حالتوں میں پروردگارِ عالم سے مغفرت و نجات چاہتے رہتے ہیں۔ یہی ان کی ہمت ہے۔

تجھ پر افسوس: تو دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے، اور جنتوں کا امیدوار بنا ہوا ہے جو لالچ کی جگہ نہیں ہے اس کا تو لالچی ہے تو عاریت پر غرور نہ کر تو اس کو اپنا گمان کر رہا ہے وہ عاریت تجھ سے عنقریب لے لی جائے گی۔ حق عزوجل نے حیات زندگی تجھے اس لیے عاریت دی ہے تاکہ تو بحالتِ زیست اس کی اطاعت کرے لیکن تو نے اس کو اپنا سمجھ لیا ہے اور اس میں جیسا چاہا تو عمل کرنے لگا جیسے کہ حیات عاریت ہے، اسی طور سے عافیت تیرے پاس عاریت ہے اور ایسی ہی امیری اور امن وجاہ اور جو کچھ تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے تو ان عاریت کی چیزوں میں حد سے تجاوز نہ کر یقیناً تجھ سے ان کا مطالبہ کیا جائے گا اور ہر نعمت کا جو تیرے پاس ہے اس کا تجھ سے سوال کیا جائے گا تمہارے پاس جس قدر نعمتیں ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں تم ان سے خدا کی اطاعت پر مدد لو۔ تمام وہ چیزیں جن پر تیری رغبتیں ہیں اہل اللہ کے نزدیک ایسے مشغلے ہیں جو خدا سے روکنے والے ہیں وہ دنیا وآخرت میں حق تعالیٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہیں کرتے۔ بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے خلق کے معاملہ

عَزَّ وَجَلَّ فِی الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِی
الْحَقِّ اِنْکَسَرَ مَنِ انْکَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ
وَتَعَلَّمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ الْمُوَافِقِیْنَ۔

میں حق عزوجل کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے معاملہ میں خلق کی
موافقت نہ کر جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو جڑا وہ جڑ گیا اللہ کے
نیک بندوں سے جو اس کے ہر کام میں موافقت کرنے
والے ہیں حق تعالیٰ کی موافقت کرنا سیکھو۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
بُکْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ عَشَرَ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ
خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

لَا تَهْتَمَّ بِرِزْقِكَ فَاِنَّ طَلَبَهٗ لَكَ
اَشَدُّ مِنْ طَلَبِكَ لَهٗ اِذَا حَصَلَ لَكَ
رِزْقُ الْیَوْمِ فَدَعْ عَنْكَ الْاِهْتِمَامَ بِرِزْقِ
غَدٍ كَمَا تَرَكْتَ اَمْسِ مَضٰى وَغَدًا لَا تَدْرِیْ
هَلْ یَصِلُ اِلَیْكَ اَمْ لَا اشْتَغِلْ بِیَوْمِكَ
لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَاشْتَغَلْتَ
بِهٖ عَنْ طَلَبِ الرِّزْقِ كَانَتْ هَیْبَتُهٗ
تَمْنَعُكَ عَنِ الطَّلَبِ مِنْهُ لِاَنَّ مَنْ
عَرَفَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّ لِسَانُهٗ
لَا یَزَالُ الْعَارِفُ اَخْرَسَ اللِّسَانِ
بَیْنَ یَدَیِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یَرُدَّهٗ
اِلٰی مَصَالِحِ الْخَلْقِ فَاِذَا رَدَّهٗ
اِلَیْهِمْ رَفَعَ الْكَلَالَ عَنْ لِسَانِهٖ وَ
الْعُجْمَةَ عَنْهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا
كَانَ یَرْعَی الْغَنَمَ كَانَ فِیْ لِسَانِهٖ

سترھویں مجلس

۱۴ ذی قعدۃ النجیب ۵۴۵ھ ہجری المقدس
کو صبح کے وقت جمعہ کے دن مدرسہ
قادریہ میں ارشاد فرمایا:

تو اپنے رزق کے غم و فکر میں مت رہ بہ تحقیق رزق کی
طلب تیرے لیے تیرے رزق کے طلب کرنے سے زیادہ
سخت ہے۔ جب تجھے آج کا رزق مل جائے تو آنے والی
کل کے رزق کا غم و فکر چھوڑ دے جیسے کہ گزشتہ کل کو تو نے
چھوڑ دیا ہے۔ کل گزشتہ گزر چکی اور آنے والی کل کا حال
تجھے کیا معلوم آیا تیرے لیے آتی بھی ہے یا نہیں تو اپنے آج
ہی کے دن میں مشغول رہ۔ اگر تجھے حق عزوجل کی معرفت
حاصل ہوتی تو البتہ تو اس کے سبب سے طلبِ رزق سے
غفلت کرتا اللہ تعالیٰ کی ہیبت تجھ کو طلبِ رزق سے روک
دیتی اس لیے کہ جسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو جاتی ہے اس کی
زبان گونگی ہو جاتی ہے خدا کی حضوری میں عارف باللہ ہمیشہ
گونگا رہتا ہے۔ حق عزوجل ہی اس کو خلق کی مصلحتوں کی طرف
لوٹا دیتا ہے پھر جب حق تعالیٰ اس کو خلق کی طرف لوٹا دیتا ہے
تو اس کی زبان سے گونگا پن اور عاجزی دور فرما دیتا ہے۔
موسیٰ علیہ السلام جب بکریاں چرایا کرتے تھے ان کی زبان میں

لُكْنَةٌ وَعُجْلَةٌ وَعُجْمَةٌ وَوَقْفَةٌ فَلَمَّا أَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبَرِيَّةِ فِي رَعْيِ الْغَنَمِ لَمْ أَحْتَجْ إِلَى هٰذَا وَالْآنَ قَدْ جَاءَ شُغْلِي مَعَ الْخَلْقِ وَالْكَلَامُ لَهُمْ فَأَعِنِّي بِذَهَابِ الْكَلَالِ مِنْ لِسَانِي فَرُفِعَ الْعُقْدَةُ مِنْ لِسَانِهِ فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِتِسْعِيْنَ كَلِمَةً فَصِيْحَةً مَفْهُوْمَةً بِقَدْرِ مَا يَتَكَلَّمُ غَيْرُهُ كَلِمَاتٍ يَسِيْرَةً فِي حَالِ صِغَرِهِ رَامَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي غَيْرِ حِيْنِهِ بَيْنَ يَدَيْ فِرْعَوْنَ وَآسِيَةَ فَلَقَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَمْرَةَ ۔

يَا غُلَامُ أَرَاكَ قَلِيْلَ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُوْلِهِ قَلِيْلَ الْمَعْرِفَةِ بِأَوْلِيَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ وَخُلَفَائِهِ فِي خَلْقِهِ أَنْتَ خَالٍ مِنَ مَعْنًى أَنْتَ قَفَصٌ بِلَا طَائِرٍ بَيْتٌ فَارِغٌ خَرَابٌ شَجَرَةٌ قَدْ يَبِسَتْ وَتَنَاثَرَ وَرَقُهَا عِمَارَةُ قَلْبِ الْعَبْدِ بِالْإِسْلَامِ ثُمَّ بِالتَّحْقِيْقِ فِي حَقِيْقَتِهِ وَهِيَ الْاِسْتِسْلَامُ سَلِّمْ كُلَّكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُسَلِّمْكَ إِلَيْكَ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ تَخْرُجُ بِقَلْبِكَ مِنْكَ وَمِنَ الْخَلْقِ تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ عُرْيَانًا عَنْكَ وَعَنْهُمْ فَإِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَلْبَسَكَ وَكَسَاكَ وَرَدَّكَ إِلَى

لکنت اور عجلت اور درماندگی اور ٹھہراؤ تھا پس جب حق عزّ و جل نے ان کو مخلوق کی طرف متوجہ فرمایا موسیٰ کو انعام فرمایا یہاں تک کہ انہوں نے کہا الٰہی میری زبان سے گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھیں۔ گویا وہ یوں فرماتے تھے کہ جب تک میں جنگل میں بکریاں چرانے میں تھا اس بات کا حاجت مند نہ ہوا اب کہ مجھ کو مخلوق کے ساتھ مشغول رہنے اور گفتگو کا موقع آیا پس تو میری زبان کی کماندگی دور فرمانے میں میری مدد کر، اس وقت موسیٰ کی زبان کی گرہ اٹھا دی گئی۔ پس جتنی دیر میں اور آدمی چند کلمے بول سکتا تھا موسیٰ علیہ السلام اتنی دیر میں نوے کلمے فصیح جو اچھی طرح سمجھ میں آئیں بولتے تھے جب آپ نے خورد سالی میں فرعون و آسیہ کے روبرو ناوقت گفتگو کرنا چاہی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ میں چنگاری کا لقمہ بنا دیا تاکہ سکوت فرمائیں۔

اے غلام! میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو اللہ و رسول اور اولیاء اللہ اور ابدال کی معرفت سے جو کہ انبیائے کرام کے جانشین ہیں اور مخلوق میں ان کے خلیفہ ہیں بہت کم واقف ہے تو معنے سے خالی ہے۔ حقیقت کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو بغیر پرندہ کا پنجرہ ہے تو خالی و ویران مکان ہے تو ایسا درخت ہے جو خشک ہو گیا ہو اور اس کے پتے گر گئے ہوں بندہ کے قلب کی آبادی اسلام سے ہے پھر اس کی حقیقت کی تحقیق سے جو کہ اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینا ہے تو کلیۃً اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے وہ تیرے نفس کو اور تیرے غیر کو تیرے حوالہ کر دے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور مخلوق سے نکل کر اس کی حضوری میں اپنے آپ اور غیر سے برہنہ و جدا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر جب حق عزوجل چاہے گا تجھ کو لباس پہنا دے گا اور تجھ کو خلق کی طرف

الخلق فتمتثل الامر فيك و فيهم برضا الرسول صلى الله عليه وسلم والمرسل ثم تقف منتظرا لما يأمر به موافقا لكل ما يحكم عليك به كل من تجرد عما سوى الحق عز وجل ووقف بين يديه على اقدام قلبه وسره فقد قال بلسان الحال كما قال موسى عليه السلام وعجلت اليك لترضى عزلت دنياي واخرتي وجميع الخلق قطعت الاسباب وخلعت الارباب وجئت اليك مستعجلا لترضى عني وتغفر لي وقرني معهم من قبل۔

واپس بھیجے گا پس تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے بھیجنے والے خدا کی رضا مندی کے ساتھ اس کے حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کے بعد اس کے انتظار میں ہر حکم کے انتظار میں ہر حکم میں موافقت کرنے والا بن کر کھڑا ہو جائے گا۔ ہر وہ شخص جو ماسوی اللہ سے مجرد ہو کر اپنے قلب و باطن کے قدموں پر کھڑا ہو کر اس کی حضوری میں رہے گا پس وہ زبانِ حال سے ویسا ہی کہے گا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا وعجلت الیک ۔ اے رب میں نے تیری طرف آنے میں اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔ میں نے اپنی دنیا و آخرت اور سب خلق کو چھوڑ دیا تمام اسباب کو اور ارباب کو چھوڑ دیا اور تیری طرف جلدی کر کے اس لیے آیا تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے پہلے جو میں مخلوق کے ساتھ ٹھہرا رہا اس کو بخش دے۔

يا جاهل مالك ولهذا انت عبد الخلق مشرك بهم لانك تراهم في الضر والنفع وانت عبد الجنة ترجوا دخولها وانت عبد النار تخاف من دخولها اين انتم كلكم من مقلب القلوب والابصار القائل للشيء كن فيكون۔

اے جاہل: تجھے ان باتوں سے کیا مطلب۔ تو تو اپنے نفس اور اپنی دنیا و خواہشات اور خلق کا بندہ ہے تو خلق کو شریکِ خدا بنانے والا بندہ ہے کیوں کہ نفع و نقصان میں تیری نظر تو ان کی طرف ہی جاتی ہے اور تو جنت کا بندہ ہے اس میں داخل ہونے کا امیدوار ہے تو دوزخ کا بندہ ہے اس میں داخل ہونے سے ڈرتا ہے۔ تم سب خدا سے جو کہ دلوں اور بینائیوں کا پلٹ دینے والا جو ہر شے کو کن کہہ کر پیدا کرنے والا ہے، کہاں بھاگے ہوئے ہو؟

يا غلام لا تعرض بطاعتك وتعجب بها اسأل الحق سبحانه وتعالى قبولها واحذر وخف ان ينقلك الى غيرها ايش امنك ان يقال بطاعتك كوني معصية و لصفائك

اے غلام: تو اپنی طاعت کے سبب خدا سے اکڑ جانے کا ذکر اور اس پر غرور نہ کر۔ حق سبحانہ سے تو قبولیتِ طاعت کی دعا کر اور اس امر سے کہ کہیں وہ تجھ کو معصیت کی طرف راجع نہ کر دے ڈرتا رہ۔ تجھے اس سے کون نڈر کرسکتا ہے کہ تیری طاعت سے کہہ دیا جائے تو معصیت بن جا اور تیری صفائی سے کہہ دیا جائے

كن كل من عرف الله عز وجل لا يقف معه شيء ولا تغتر بشيء ولا يأمن حتى يخرج من الدنيا على سلامة دينه وحفظ ما بينه وبين الله عز وجل۔

يا قوم عليكم بأعمال القلوب وإخلاصها والإخلاص الظاهر هو القطع بما سوى الله عز وجل ومعرفة الله عز وجل هي الأصل ما أرى أكثركم إلا كذابين في الأقوال والأفعال في الخلوات والجلوات ما لكم ثبات لكم أقوال بلا أفعال وأفعال بلا إخلاص ولا توحيد إن نحيت المحك الذي بيدي ورضيتك أيش ينفعك تبغي أن يقبلك ويرضاك الحق عز وجل عن قريب تفتضح قراضتك عند السبك وإيقاد النار يقال هذه بيضاء هذه سوداء هذه أشبه فيخرج الكل مدبرا يوم القيامة يقال لجميع أعمالك التي نافقت منها هكذا كل عمل بغير الله عز وجل باطل اعملوا وأحبوا واصحبوا واطلبوا من ليس كمثله شيء وهو السميع البصير انفوا ثم أثبتوا انفوا عنه ما لا يليق به وأثبتوا له ما يليق به وهو ما رضيه لنفسه ورضيه له رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا فعلتم هذا زال التشبيه والتعطيل من قلوبكم

کر ترک کر دے ہر جا۔ عارف باللہ کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا اور کسی شے سے دھوکہ نہیں کھاتا اور جب تک کہ وہ دنیا سے دین کی سلامتی اور حفاظت الٰہی کے ساتھ ان معاملات میں جو اس کے اور خدا کے درمیان ہیں نکل نہیں جاتا امن میں نہیں ہوتا ہے۔

اے قوم! تم قلب کے اعمال و اخلاص کو لازم پکڑو۔ اخلاص ظاہری ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا ہے اور معرفت الٰہی اس کی جڑ میں تم میں سے اکثر لوگوں کو اقوال و افعال، خلوتوں جلوتوں میں جھوٹ بولنے والا دیکھ رہا ہوں تمہارے لیے ثابت قدمی نہیں نہ تمہارے دعوے کے گواہ۔ تمہارے اقوال بلا افعال ہیں اور افعال بلا اخلاص و بلا توحید کے۔ اگر تو اس کسوٹی سے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے، دوری کرے اور یہ تجھے پسند آجائے تو تیرے لیے کیا نفع دے گا تجھ کو خدا کی مقبولیت اور خدا کی رضامندی کی خواہش بحالت موجودہ بے سود ہے۔ عنقریب تیرے پترے چاندی کے ر کر پگھلاتے وقت اور آگ دہکاتے وقت رسوا و ظاہر ہو جائیں گے کہا جائے گا یہ سپید ہے، یہ سیاہ، یہ ملمع و مخلوط کردہ ہے قیامت کے دن ہر ایک پیٹھ پھیرنے والا خراب حال ہی نکالا جائے گا۔ تیرے ان عملوں کے لیے جن میں تو نے نفاق برتا ہے اسی طور سے کہا جائے گا۔ ایسا ہی ہر عمل جو غیر اللہ کے لیے ہو باطل ہے۔ تم عمل کرو اور محبت و دوستی کے ساتھ کرو اور مصاحبت کرو اور ایسی ذات کو جس کی مثل کوئی نہیں طلب کرو، وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ نفی کرو پھر اثبات کرو اللہ سے ایسی چیز کی جو اس کے لائق نہیں نفی کرو اور اس چیز کا جو اس کے لائق ہے اثبات کرو اور وہ وہی شے ہے جس کو خدا نے خود اور اللہ کے رسول نے اللہ کے واسطے پسند کیا ہو صلی اللہ علیہ وسلم جب تم ایسا کرو گے تمہارے دلوں سے تشبیہ و تعطیل جاتی رہے گی

اِصْحَبُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ بِالْاِجْلَالِ وَالْاِعْظَامِ وَالْاِحْتِرَامِ اِنْ اَرَدْتُّمُ الْفَلَاحَ فَلَا يَحْضُرْ اَحَدُكُمْ عِنْدِيْ اِلَّا بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَاِلَّا فَلَا يَحْضُرْ مَا تَزَالُوْنَ فِيْ فُضُوْلٍ فَاتْرُكُوا الْفُضُوْلَ هٰذِهِ السَّاعَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ فِيْهَا رُبَّمَا كَانَ فِي الْجَمْعِ مَنْ يُّحْتَرَمُ وَيُحْسَنُ الْاَدَبُ مَعَهٗ مِنْ وَّرَآءِ عُقُوْلِكُمْ وَاَفْهَامِكُمْ طَبَّاخُكُمْ يَعْرِفُ طَبِيْخَهٗ وَالْخَبَّازُ يَعْرِفُ خُبْزَهٗ وَالصَّانِعُ يَعْرِفُ صَنْعَتَهٗ وَصَاحِبُ الدَّعْوَةِ يَعْرِفُ الْمَدْعُوِّيْنَ اِلَيْهَا الْحَاضِرِيْنَ فِيْهَا دُنْيَاكُمْ قَدْ اَعْمَتْ قُلُوْبَكُمْ فَمَا تُبْصِرُوْنَ بِهَا شَيْئًا اِحْذَرُوْا مِنْهَا فَهِيَ تُمَكِّنُكُمْ مِنْ نَفْسِهَا تَارَةً بَعْدَ اُخْرٰى حَتّٰى تُدَارِجَكُمْ وَفِي الْاٰخِيْرِ تَذْبَحُكُمْ تُسْقِيْكُمْ مِنْ شَرَابِهَا وَبَنْجِهَا ثُمَّ تَقْطَعُ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ وَتَسْمُلُ اَعْيُنَكُمْ فَاِذَا ذَهَبَ الْبَنْجُ وَجَاءَتِ الْاِفَاقَةُ رَاَيْتُمْ مَا صَنَعَتْ بِكُمْ هٰذَا عَاقِبَةُ حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعَدْوِ خَلْفَهَا وَالْحِرْصِ عَلٰى جَمْعِهَا هٰذَا اِذَا فَعَلَهٗ مِنْهَا فَاحْذَرُوْهَا يَا غُلَامُ لَا فَلَاحَ لَكَ وَاَنْتَ تُحِبُّهَا اَنْتَ يَا مُدَّعِيْ مَحَبَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِحَّةَ وَاَنْتَ تُحِبُّ الْاٰخِرَةَ اَوْ شَيْئًا مِمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ الْعَارِفُ الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ

تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی اور اس کے نیک بندوں کی تعظیم و تکریم و احترام کے ساتھ صحبت اختیار کرو اگر تم فلاح و نجات چاہتے ہو تو تم میں سے کوئی میرے دربار میں بغیر حسن ادب کے نہ آئے ورنہ حاضر ہی نہ ہو۔ تم ہمیشہ فضولیات میں رہتے ہو جس گھڑی میرے پاس آیا کرو اس وقت تم فضول امور کو چھوڑ دیا کرو۔ بسا اوقات مجمع میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو قابلِ احترام ہوتے ہیں اور ان کا حسنِ ادب لازمی ہوتا ہے اور وہ تمہاری عقل و فہم سے پرے ہے باورچی اپنی پکائی ہوئی چیز کو، نانبائی اپنی روٹی کو اور کاریگر اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور دعوت دینے والا ان کو جن کو دعوت دی گئی ہو اور جو دعوت میں حاضر ہیں پہچانتا ہے تمہاری دنیا نے تمہارے قلبوں کو اندھا بنا دیا ہے پس تم کو اس سبب سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ تم دنیا سے بچو پس وہ تم کو اپنے نفس پر یکے بعد دیگرے قابو دیتی ہے اور اپنے میں داخل کر لیتی ہے اور آخرت میں تمہیں ذبح کر ڈالے گی وہ تم کو اپنی شراب و بھنگ پلاتی ہے پھر تمہارے ہاتھ اور پیر کاٹ دیتی ہے، اور تمہاری آنکھوں میں سلائی پھیرتی ہے۔ پس جب اس بھنگ کا نشہ اترے گا اور افاقہ ہوگا اس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ دنیا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کیا یہ دنیا کی محبت اور اس کے پیچھے دوڑنے اور اس کے جمع کرنے پر حرص کا انجام ہے یا اس کا فعل ہے لہٰذا ڈرو دُنیا سے۔

اے غلام تو جو دنیا کو دوست رکھتا ہے اس میں تیرے لیے کچھ بھی فلاح نہیں۔ اے مدعی تیرا دعویٰ ہے تو اللہ کو دوست رکھنے والا ہے حالاں کہ تو آخرت اور ماسوی اللہ سے دوستی رکھتا ہے اس میں تیرے لیے فلاح و صحت نہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ عارف باللہ خدا کا دوست رکھنے والا، نہ

هٰذِهٖ وَلَا هٰذِهٖ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَكَمَّ حُبُّهُ لَهُ وَتَحَقَّقَ أَتَتْهُ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا مُهَنَّاةً مُكَفَّاةً وَكَذٰلِكَ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْآخِرَةِ فَجَمِيعُ مَا تَرَكَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَبَقَهُ إِلٰى هُنَاكَ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي أَوْلِيَاءَهُ أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ فِي مَعْزِلٍ عَنْهَا حُظُوظُ الْقَلْبِ بَاطِنَةٌ وَحُظُوظُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ فَحُظُوظُ الْقَلْبِ لَا تَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَنْعِ النَّفْسِ حُظُوظَهَا فَإِذَا امْتَنَعَتْ انْفَتَحَتْ أَبْوَابُ حُظُوظِ الْقَلْبِ حَتّٰى إِذَا اسْتَغْنَى الْقَلْبُ بِحُظُوظِهٖ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتِ الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ يُقَالُ لِهٰذَا الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ فَيَأْتِيهَا حِينَئِذٍ حُظُوظُهَا فَتَتَنَاوَلُهَا وَهِيَ مُطْمَئِنَّةٌ دَعْ مُجَالَسَةَ مَنْ يُرَغِّبُكَ فِي الدُّنْيَا وَاطْلُبْ مُجَالَسَةَ مَنْ يُزَهِّدُكَ فِيهَا الْجِنْسُ يَمِيلُ إِلَى الْجِنْسِ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ الْمُحِبُّ عَلَى الْمُحِبِّينَ حَتّٰى يَجِدَ مَحْبُوبَهُ عِنْدَهُمْ الْمُتَحَابُّونَ لِلّٰهِ يَتَحَابُّونَ فِيهِ فَلَا جَرَمَ يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ يَتَعَاوَنُونَ عَلٰى دَعْوَةِ الْخَلْقِ يَدْعُونَهُمْ

دوست رکھتا ہے نہ اس کو اور نہ ما سوی اللہ کو۔ جب اس کی یہ محبت کامل اور متحقق ہو جاتی ہے تب اس کو دنیا سے ایسے حصے ملتے ہیں جو خوشگوار و کافی ہوتے ہیں اور جب وہ آخرت کی طرف پہنچے گا اسی طور سے تمام ان چیزوں کو جن کو پس پشت ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ کے دروازے کے روبرو ایسی حالت میں دیکھے گا کہ وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں کیوں کہ اس نے ان کو اللہ عزوجل کے لیے ہی چھوڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو وہ چیزیں جو ان کے مقسوم کی ہیں ایسی حالت میں عطا فرماتا ہے وہ ان سے یکسو ہوتے ہیں۔ حظوظ قلبی باطنی ہیں اور حظوظ نفس ظاہری پس حظوظ قلب بغیر اس کے کہ نفس کو اس کے حظوظ سے روکا جائے حاصل نہیں ہوتے۔ پھر جب نفس کو روک دیا جاتا ہے حظوظ قلب کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب قلب ان حظوظ سے جو اللہ کی طرف سے ملتے تھے بے پرواہی برتتا ہے نفس کے لیے رحمت الٰہی آتی ہے پس بندہ سے کہا جاتا ہے تو اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ پس اس وقت نفس کو اس کے حصے حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ مطمئن ہو کر ان کو لے لیتا ہے تو ان لوگوں سے میل جول چھوڑ دے جو تجھے دنیا کی رغبت دلائیں اور جو تجھے دنیا سے بے پروا بنائیں تو ان کی ہمنشینی تلاش کر۔ ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ان میں کے بعض بعض پر چکر لگاتے ہیں محب محبین کے پاس ہی جاتے ہیں تاکہ ان کے پاس اپنے محبوب کو پالیں۔ اللہ کے چاہنے والے اسی کی راہ میں دوستی رکھتے ہیں پس یقیناً خدائے تعالیٰ ان کو دوست بنا لیتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے اور بعض کو بعض کے ساتھ تقویت پہنچاتا ہے۔ خلق کو دعوت الٰہی دینے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ان کو ایمان و

إِلَى الْإِيْمَانِ وَالتَّوْحِيْدِ وَالْإِخْلَاصِ فِي
الْأَعْمَالِ يَأْخُذُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ وَيُوقِفُوْنَهُمْ
عَلَى طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ خَدَمَ
خُدِمَ وَمَنْ أَحْسَنَ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَمَنْ
يُعْطِي إِذَا عَمِلْتَ لِلنَّارِ كَانَتِ النَّارُ لَكَ
غَدًا كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كَمَا تَكُوْنُ يُوَلَّى
عَلَيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ تَعْمَلُ عَمَلَ
أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْجِنَانَ كَيْفَ تَتَمَنَّى الْجَنَّةَ مِنْ غَيْرِ
عَمَلِ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ أَرْبَابُ الْقُلُوْبِ
فِي الدُّنْيَا الَّذِيْنَ عَمِلُوْا بِقُلُوْبِهِمْ لَا
بِجَوَارِحِهِمْ فَحَسْبُ الْعَمَلُ بِغَيْرِ
مُوَاطَأَةِ الْقَلْبِ أَيْشٍ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ وَ
جَوَارِحِهِ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ قَبْلَ جَوَارِحِهِ
الْمُؤْمِنُ حَيٌّ وَالْمُنَافِقُ مَيِّتٌ وَالْمُؤْمِنُ
يَعْمَلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُنَافِقُ يَعْمَلُ
لِلْخَلْقِ يَطْلُبُ مِنْهُمُ الْمَدْحَ وَ
الْعَطَاءَ عَلَى عَمَلِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِ
فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ فِي خَلْوَتِهِ
وَجَلْوَتِهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَ
عَمَلُ الْمُنَافِقِ فِي جَلْوَتِهِ فَحَسْبُ
عَمَلُهُ عِنْدَ السَّرَّاءِ فَإِذَا جَاءَتِ الضَّرَّاءُ لَا
عَمَلَ لَهُ لَا صُحْبَةَ لَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
إِيْمَانَ لَهُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرُسُلِهِ وَكُتُبِهِ لَا
يَذْكُرُ الْحَشْرَ وَالنَّشْرَ وَالْحِسَابَ إِسْلَامُهُ لِيَسْلَمَ

توحید کی طرف اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مخلوق کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے راستہ پر ان کو لاکر کھڑا کر دیتے ہیں جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا جس نے احسان کیا، اس کے ساتھ نیکی کی جائے گی جو عطیہ دے گا اس کو عطیہ دیا جائیگا۔ جب تو دوزخ کے کام کرے گا کل تیرا ٹھکانا دوزخ بن جائیگی تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا جیسے تم ہو گے ویسے تم پر حاکم مقرر کیے جائیں گے تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں تو دوزخ والوں کے سے عمل کرتا ہے اور اللہ عزوجل سے جنتوں کی امیدواری کرتا ہے تو جنت کی تمنا بغیر جنت والوں کے عمل کے کیوں کر کرتا ہے۔ اصحاب جنت وہ ارباب قلوب ہیں جنہوں نے دنیا میں رہ کر اپنے قلوب سے عمل کیے تھے نہ کہ محض اپنے اعضائے ظاہری سے عمل بغیر موافقت قلب کے کیا چیز ہے کیا عمل کرتا ہے۔ ریاکار اعضائے ظاہری سے عمل کرتا ہے اور مخلص قلب و اعضائے ظاہری دونوں سے عمل کرتا ہے اس کا عمل اوّل قلب سے ہوتا ہے پھر دوسرے اعضاء سے مومن زندہ ہے اور منافق مردہ۔ مومن اللہ عزوجل کے لیے عمل کرتا ہے اور منافق خلق کے لیے عمل کر کے اس پر خلق سے مدح و صلا کا طالب ہوتا ہے۔ مومن کا عمل ظاہر و باطن جلوت و خلوت میں ہر جگہ یکساں ہوتا ہے راحت میں بھی اور تکلیف میں بھی اور منافق کا عمل محض جلوت میں ہوتا ہے اس کا عمل محض راحت میں ہی ہے پس جب اس پر مصیبت آجاتی ہے تو نہ اس کے لیے عمل ہوتا ہے نہ خدا کی صحبت و معیت اس کا اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان ہی نہیں نہ وہ حشر و نشر کو یاد کرتا ہے اور نہ حساب و کتاب کو اس کا اسلام صرف اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کا

رَأْسُهٗ وَمَالُهٗ فِي الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ النَّارِ الَّتِي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يَصُوْمُ وَيُصَلِّي وَيَقْرَأُ الْعِلْمَ بِحِذَاءِ النَّاسِ فَاِذَا خَلَا عَنْهُمْ رَجَعَ اِلٰى شُغُلِهٖ وَكُفْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ نَسْاَلُكَ اِخْلَاصًا فِي الدُّنْيَا وَاِخْلَاصًا غَدًا اٰمِيْنَ۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْاِخْلَاصِ فِي الْاَعْمَالِ وَارْفَعْ بَصَرَكَ مِنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ الْعِوَضِ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اِعْمَلْ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا لِنِعَمِهٖ كُنْ مِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اُطْلُبْ وَجْهَهٗ حَتّٰى يُعْطِيَكَ فَاِذَا اَعْطَاكَ ذٰلِكَ حَصَلَ لَكَ الْجَنَّةُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِي الدُّنْيَا الْقُرْبُ مِنْهُ وَفِي الْاٰخِرَةِ النَّظَرُ اِلَيْهِ وَالْجَزَاءُ الْمَوْعُوْدُ تَبِيْعٌ وَضِمَانٌ۔

يَا غُلَامُ سَلِّمْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ اِلٰى يَدِ قَدَرِهٖ وَحُكْمِهٖ وَقَضَائِهٖ سَلِّمِ الْمُشْتَرٰى اِلَى الْمُشْتَرِيْ وَغَدًا تُعْطِيْكَ الثَّمَنَ عِبَادُ اللّٰهِ سَلَّمُوْا نُفُوْسَهُمْ اِلَيْهِ الثَّمَنَ وَالْمُثْمَنَ قَالُوا النَّفْسُ وَالْمَالُ وَالْجَنَّةُ لَكَ وَمَا سِوَاكَ لَكَ مَا نُرِيْدُ شَيْئًا سِوَاكَ الْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ الرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ يَا مَنْ يُرِيْدُ الْجَنَّةَ شِرَاؤُهَا وَعِمَارَتُهَا الْيَوْمَ لَا غَدًا اِكْرَاءُ اَنْهَارِهَا وَاِجْرَاءُ الْمَاءِ فِيْهَا الْيَوْمَ

سر اور مال دنیا میں سلامت رہے نہ اس لیے کہ آخرت میں اس آگ سے جو کہ عذاب الٰہی ہے سلامت رہ سکے۔ اس کا روزہ اور نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے سامنے ہی ہوتا ہے جب ان سے جدا ہو جاتا ہے۔ تب اپنے شغل اور کفر کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس حالت سے پناہ مانگتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اخلاص کا سوال کرتے ہیں۔ آمین!

اے غلام: اپنے عملوں میں اخلاص کو لازم پکڑ اور اپنی آنکھ کو عمل اور اس پر خلق و خالق سے عوض طلب کرنے سے اٹھا لے۔ نیز اعمل محض اللہ کی ذات کے لیے ہو نہ کہ اس کی نعمت کے لیے۔ تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس کی ذات کو چاہتے ہیں اسی کو چاہ یہاں تک کہ وہ تجھے تیرا مقصد عطا فرما دے۔ پس جب یہ عطیہ اس کی طرف سے تجھے مل جائے گا تو تجھے دنیا و آخرت میں جنت حاصل ہو جائے گی دنیا میں اس سے قرب اور آخرت میں دیدارِ الٰہی۔ اور جس بدلہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تو تابع اور اس کے ضمن میں ہے۔

اے غلام! تو اپنے نفس اور مال کو اس کی تقدیر اور حکم اور قضا کے ہاتھ میں سونپ دے۔ آج سودا خریدار کے حوالہ کر دے وہ کل تجھے قیمت ادا کر دے گا۔ بندگانِ خدا نے خدا کی طرف اپنے نفسوں قیمت و سودا سب کو حوالہ کر دیا، اور کہہ دیا کہ نفس و مال و جنت اور تیرے سوا جو کچھ ہے وہ سب تیرا ہے۔ ہم تیرے سوا کوئی چیز نہیں چاہتے۔ پڑوسی گھر سے پہلے اور رفیق راستہ چلنے سے پہلے تلاش کرنا چاہیے اے جنت کے خواستگار اس کی خریداری اور آبادی آج ہے نہ کہ کل۔ جنت کی نہروں کا کھودنا ان میں پانی کا بہانا آج ہی ابتدا کر

لَا غَدًا۔

يَا قَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَقَلَّبُ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ وَيَوْمٌ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُومُ عَلٰى قَدَمِ إِيْمَانِهٖ وَتَقْوَاهُ ثَبَاتُ الْأَقْدَامِ عَلٰى قَدْرِ الْإِيْمَانِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ كَيْفَ ظَلَمَ وَيَعَضُّ الْمُفْسِدُ عَلٰى يَدَيْهِ كَيْفَ أَفْسَدَ وَلَمْ يُصْلِحْ كَيْفَ أَبَقَ مِنْ مَّوْلَاهُ۔

يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِعَمَلٍ فَإِنَّ الْأَعْمَالَ بِخَوَاتِيمِهَا عَلَيْكَ بِسُؤَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّصْلِحَ خَاتِمَتَكَ وَيَقْبِضَكَ عَلٰى أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ إِذَا تُبْتَ أَنْ تَنْقُضَ ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى الْمَعْصِيَةِ وَلَا تَرْجِعْ عَنْ تَوْبَتِكَ بِقَوْلِ قَائِلٍ لَا تُوَافِقْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَتُخَالِفْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصِيَةُ تُذِلُّكَ الْيَوْمَ وَغَدًا إِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْذُلُكَ وَلَا يَنْصُرُكَ۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا بِمَعْصِيَتِكَ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

میں سے نہ کر کل۔

اے قوم! قیامت کے دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس دن قدم لغزش میں آجائیں گے مسلمانوں میں سے ہر ایک اپنے ایمان و تقویٰ کے قدم پر کھڑا ہوگا۔ ثابت قدمی بقدر اندازہ ایمان کے ہوگی۔ اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیوں اور کیسے ظلم کیا تھا اور مفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا کہ کیوں فساد مچایا تھا اور اصلاح نہ کی اپنے آقا سے کیوں بھاگتا پھرا۔

اے غلام! عمل پر مغرور نہ کر، بہ تحقیق اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے حق عزوجل سے خاتمہ بخیر ہونے کی اور اس بات کی دعا کیا کر کہ وہ تجھ کو اپنی طرف محبوب تر عملوں کے ساتھ اٹھائے ایمان پر موت ہو تو اس بات سے بچارہ کہ توبہ کر کے توبہ کو توڑ دے اور معصیت کی طرف رجوع کرلے ایسا نہ کرنا تو کسی کے کہنے سے توبہ سے رجوع نہ کرنا تو اپنے نفس و خواہش اور طبیعت کی موافقت اور اپنے مولیٰ عزوجل کی مخالفت نہ کرنا معصیت آج بھی تجھے ذلیل کرے گی اور جب تو معصیت کرے گا کل قیامت کو حق عزوجل تجھے رسوا کرے گا اور تیری مدد نہ فرمائیگا

اے اللہ! اپنی طاعت کی توفیق سے ہماری مدد کر اور اپنی معصیت سے ہمیں رسوا نہ کر اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دینا اور عذاب دوزخ سے بچانا۔ آمین!

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنَ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ بِالرِّبَاطِ سَادِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ۔

اٹھارویں مجلس

۱۶ر ذی قعدہ النجیب ۵۴۵ھ ہجری القدس صبح کے وقت اتوار کے دن خانقاہ شریف

خَمْسَ مِائَةٍ۔

بَعْدَ كَلَامٍ وَقَدْ أَخْبَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِجِهَادَيْنِ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ فَالْبَاطِنُ جِهَادُ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ وَالتَّوْبَةُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَالثَّبَاتُ عَلَيْهَا وَتَرْكُ الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ وَالظَّاهِرُ جِهَادُ الْكُفَّارِ وَالْمُعَانِدِيْنَ لَهُ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُقَاسَاةُ سُيُوْفِهِمْ وَرِمَاحِهِمْ وَسِهَامِهِمْ يَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ فَالْجِهَادُ الْبَاطِنُ أَصْعَبُ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ لِأَنَّهُ شَيْءٌ مُلَازِمٌ مُتَكَرِّرٌ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ أَصْعَبَ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ وَهُوَ قَطْعُ مَأْلُوْفَاتِ النَّفْسِ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهِجْرَانُهَا وَامْتِثَالُ أَوَامِرِ الشَّرْعِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنْ نَهْيِهٖ فَمَنِ امْتَثَلَ أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجِهَادَيْنِ حَصَلَتْ لَهُ الْمُجَازَاتُ دُنْيَا وَاٰخِرَةً اَلْجِرَاحَاتُ فِيْ جَسَدِ الشَّهِيْدِ كَالْفَصْدِ فِيْ يَدِ أَحَدِكُمْ لَا أَلَمَ لَهَا عِنْدَهُ وَالْمَوْتُ فِيْ حَقِّ الْمُجَاهِدِ لِنَفْسِهِ التَّائِبِ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَشُرْبِ الْعَطْشَانِ لِلْمَاءِ الْبَارِدِ۔

یں فرمایا،

بعد کچھ تقریر کے فرمایا۔ تحقیق اللہ عزوجل نے دو جہادوں کی خبر دی ایک جہاد ظاہر اور دوسرا جہاد باطن۔ جہاد باطن نفس اور خواہش اور شیطان اور طبیعت کا جہاد ہے اور گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا اور شہوتوں کا اور حرام چیزوں کا ترک کر دینا ہے اور جہاد ظاہر کافروں سے جو خدا اور رسول کے دشمن ہیں جہاد کرنا ہے اور ان کی تلواروں اور تیروں اور ان کے نیزوں کا مقابلہ کرنا اور قتل کیا جانا ہے۔ جہاد باطن جہاد ظاہر سے بہت سخت تر ہے کیوں کہ وہ ایک شے لازم ہونے والی بار بار آنے والی ہے اور جہاد باطن کیسے جہاد ظاہر سے سخت تر نہ ہو۔ اس واسطے کہ اس میں نفس کی الفت والی چیزوں یعنی حرام اشیاء کا قطع کرنا اور چھوڑنا، اور شریعت کے تمام حکموں کو بجالانا اور تمام ممنوعات سے باز رہنا پڑتا ہے۔ پس جو شخص دونوں جہادوں میں اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرے گا اس کو دنیا و آخرت میں بدلہ ملے گا۔ شہید کے بدن میں جو زخم لگتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے تمہارے ہاتھ میں فصد کا کھولنا۔ شہید کو ان زخموں سے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور موت اس شخص کے حق میں جو نفس سے جہاد کرنے والا گناہوں سے توبہ کرنے والا ہے ایسی ہے جیسے کہ پیاسے کا ٹھنڈا پانی پی لینا۔

يَا قَوْمِ مَا يُكَلِّفُكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَيُعْطِيْكُمْ خَيْرًا مِنْهُ اِلَهُ ادْكُلِّ لَحْظَةٍ لَهُ أَمْرٌ وَنَهْيٌ يَخُصُّهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهٖ بِخِلَافِ بَقِيَّةِ الْخَلْقِ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِيْنَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اے قوم! اللہ تعالیٰ تمہیں کسی شے کی تکلیف نہیں دیتا مگر تم کو اس سے بہتر عطیہ عطا فرماتا ہے۔ خدا پرست کے لیے ہر لحظہ ایک خاص امر و نہی وارد ہوتی ہے جو اس کو قلبی حیثیت سے خاص کر دیتی ہے برخلاف باقی مخلوق کے اور برخلاف منافقوں کے جو کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کے

رَسُوْلِهٖ بِجَهْلِهِمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَاوَتِهِمْ
لَهٗ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ كَيْفَ لَا يَدْخُلُوْنَهَا وَقَدْ
كُلِّفُوْا فِي الدُّنْيَا يُخَالِفُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُوَافِقُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَاَهْوِيَتَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ
وَعَادَاتِهِمْ وَشَيَاطِيْنَهُمْ وَيُؤْثِرُوْنَ دُنْيَاهُمْ
عَلٰى اُخْرَاهُمْ كَيْفَ لَا يَدْخُلُوْنَ النَّارَ وَ
قَدْ سَمِعُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ
وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِاَوَامِرِهٖ وَيَنْتَهُوْا عَنْ
نَوَاهِيْهِ۔

دشمن ہیں ان کو حق عزوجل سے ان کی جہالت اور ان کی دشمنی اللہ سے ان کو دوزخ میں داخل کرے گی کیوں کریہ دوزخ میں داخل نہ ہوں گے ان کو دنیا میں اعمال کی تکلیف دی گئی لیکن یہ حق عزوجل کی مخالفت اور اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں اور عادتوں اور اپنے شیطانوں کی موافقت کرتے رہے اور دنیا کو اپنی آخرت پر اختیار کرتے رہے۔ یہ کیسے دوزخ میں داخل نہ ہوں گے۔ انہوں نے قرآن کو سنا اور اس پر ایمان نہ لائے اور نہ اس کے حکموں پر عمل کیا اور نہ اس کے ممنوعات سے باز رہے۔

يَا قَوْمِ اٰمِنُوْا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَاعْمَلُوْا بِهٖ وَاَخْلِصُوْا
فِيْ اَعْمَالِكُمْ لَا تُرَاؤُوْا وَلَا تُنَافِقُوْا فِيْ اَعْمَالِكُمْ وَلَا
تَطْلُبُوا الْحَمْدَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْاَعْوَاضَ عَلَيْهَا مِنْهُمْ
اٰحَادٌ اَفْرَادٌ مِنَ الْخَلْقِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ يَعْمَلُوْنَ
بِهٖ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا اَقَلَّ الْمُخْلِصُوْنَ وَكَثُرَ
الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَكْسَلَكُمْ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
مَا اَقْوَاكُمْ فِيْ طَاعَةِ عَدُوِّهٖ وَعَدُوِّكُمُ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اَلْقَوْمُ يَتَمَنَّوْنَ اَنْ لَا يَخْلُوْا مِنْ تَكَالِيْفِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ عَلِمُوْا اَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى تَكَالِيْفِهٖ وَتَصْرِيْفِهٖ بِقَدَرِهٖ
خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يُوَافِقُوْنَهٗ فِيْ تَصَارِيْفِهٖ فِيْهِمْ
تَارَةً فِي الصَّبْرِ وَتَارَةً فِي الشُّكْرِ وَتَارَةً فِي الْقُرْبِ وَتَارَةً فِي الْبُعْدِ
فِي الشِّدَّةِ تَارَةً فِي الرَّخَاءِ تَارَةً فِي الْغِنٰى وَتَارَةً
فِي الْفَقْرِ تَارَةً فِي الْعَافِيَةِ وَتَارَةً فِي الْمَرَضِ كُلُّ مُنَاهُمْ
حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا اَهَمُّ الْاَشْيَاءِ
اِلَيْهِمْ يَتَمَنَّوْنَ سَلَامَتَهُمْ وَسَلَامَةَ الْخَلْقِ مَعَ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا يَزَالُوْنَ يَسْاَلُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَصَالِحِ الْخَلْقِ۔

اے قوم! تم اس قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل کرو اور اپنے عملوں میں اخلاص کرو اپنے عملوں میں ریاکاری اور نفاق نہ کرو اور مخلوق سے تعریف اور اعمال کا معاوضہ نہ چاہو۔ مخلوق میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اسی وجہ سے مخلص کم ہو گئے اور منافق زیادہ۔ تم کس قدر اللہ تعالیٰ کی طاعت میں سست مند ہو اور دشمن الٰہی اور اپنے دشمن شیطان مردود کی تابعداری میں کیسے قوی اور مضبوط ہو۔ اہل اللہ ہمیشہ اس امر کی تمنا کرتے رہتے ہیں کہ وہ تکلیفوں سے جو اللہ کی طرف سے دی جاتی ہیں کبھی خالی نہ ہوں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ کی تکلیفوں اور قضا و قدر کے برداشت کرنے میں دنیا و آخرت میں بڑی بہتری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اس کے تصرفات و تبدیلیوں میں موافقت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی صبر میں اور کبھی شکر میں، کبھی قرب میں اور کبھی دوری میں کبھی تکلیف میں اور کبھی راحت میں کبھی امیری میں اور کبھی فقیری میں کبھی عافیت میں اور کبھی مرض میں۔ ان کی تمام تر آرزو یہی ہے کہ اپنے قلبوں کی حق عزوجل کے ساتھ حفاظت کرنا ہے اور ان کے نزدیک سب چیزوں سے زیادہ یہی قابل اہتمام ہے وہ اپنی اور خلق کی سلامتی کی حق عزوجل کے ساتھ رہ کر تمنا کرتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ حق عزوجل سے خلق کی بہبودی کا سوال و تمنا کرتے رہتے ہیں۔

يَا غُلَامُ كُنْ صَحِيحًا تَكُنْ فَصِيحًا كُنْ صَحِيحًا فِي الْحُكْمِ تَكُنْ فَصِيحًا فِي الْعِلْمِ كُنْ صَحِيحًا فِي السِّرِّ تَكُنْ فَصِيحًا فِي الْعَلَانِيَةِ كُلُّ السَّلَامَةِ فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهِيَ امْتِثَالُ جَمِيعِ مَا أَمَرَ بِهِ وَالْانْتِهَاءُ عَنْ جَمِيعِ مَا نَهَى عَنْهُ وَالصَّبْرُ عَلَى جَمِيعِ مَا قَضَى بِهِ مَنِ اسْتَجَابَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَابَهُ مَنْ أَطَاعَهُ طَوَّعَ لَهُ جَمِيعَ خَلْقِهِ.

اے غلام! تو صحیح و درست بن فصیح ہو جائے گا تو حکم میں صحیح بن تا ہر حکم با شارہ علم میں فصیح ہو جائے گا پوشیدگی میں صحیح بن ظاہر میں فصیح ہو جائے گا تمام تر سلامتی حق عزوجل کی طاعت میں ہی ہے اور طاعت الٰہی اس کے تمام حکموں کے بجالانے اور اس کے تمام ممنوعات سے باز رہنے اور اس کے تمام امور قضا و قدر پر صبر کرنے میں ہے جو کوئی اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اللہ اس کو اپنا مقبول بنا لیتا ہے اور جو اس کی اطاعت کرتا ہے تمام مخلوق اسی کی مطیع ہو جاتی ہے وہ سب کو اس کا تابعدار بنا تا ہے۔

يَا قَوْمُ اقْبَلُوا مِنِّي فَإِنِّي نَاصِحٌ لَكُمْ أَنَا نَاحِيَةٌ عَنِّي وَعَنْكُمْ فِي جَمِيعِ مَا أَنَا فِيهِ أَنَا نَاحِيَةٌ عَنْهُ أَتَفَرَّجُ عَلَى فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ وَفِيكُمْ لَا تَتَّهِمُونِي فَإِنِّي أُرِيدُ لَكُمْ مَا أُرِيدُ لِنَفْسِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْمُلُ الْمُؤْمِنُ إِيمَانَهُ حَتَّى يُرِيدَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُرِيدُهُ لِنَفْسِهِ هٰذَا. قَوْلُ أَمِيرِنَا وَرَئِيسِنَا وَكَبِيرِنَا وَقَائِدِنَا وَسَفِيرِنَا وَشَفِيعِنَا مُقَدَّمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ مِنْ زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَدْ نَفَى كَمَالَ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ إِذَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ أَطْيَبَ الْأَطْعِمَةِ وَأَحْسَنَ الْكِسْوَةِ وَأَطْيَبَ الْمَنَازِلِ وَ

اے قوم! میری نصیحت قبول کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں میں اپنے سے اور تم سب سے جدا ہوں تمام وہ امور جن میں مشغول ہوں میں ان سے علیحدہ ہوں جو کچھ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کرتا ہے میں اس کیلئے سیر کرتا رہتا ہوں۔ تم مجھ پر تہمت نہ لگاؤ بہ تحقیق میں تمہارے لیے وہی چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں، حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کے لیے اس کا ایمان تاوقتیکہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیے چاہتا رہتا ہے نہ چاہے کامل نہیں ہوتا۔ یہ ارشاد ہمارے امیر اور ہمارے رئیس اور ہمارے کبیر اور ہمارے رہنما اور ہمارے سفیر اور ہمارے شفیع کا ہے جو کہ زمانۂ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا ہیں اور سب سے آگے، آپ نے اس شخص سے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس جیسی چیز کو جو کہ اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے پسند نہ کرے ایمان کے کمال کی نفی فرما دی جب کہ تو نے اپنے نفس کے لیے اچھے کھانوں اور اچھے لباس اور اچھے مکانوں اور

اَحْسَنَ الْوُجُوْهِ وَكَثْرَةَ الْاَمْوَالِ وَاَحْبَبْتَ لِاَخِيْكَ الْمُسْلِمِ بِالضِّدِّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ كَمَالَ الْاِيْمَانِ۔

يَا قَلِيْلَ التَّدْبِيْرِ لَكَ جَارٌ فَقِيْرٌ وَلَكَ اَهْلٌ فُقَرَاءُ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ زَكٰوةٌ وَلَكَ كُلَّ يَوْمٍ رِبْحٌ فَوْقَ رِبْحٍ وَمَعَكَ قَدْرٌ يَزِيْدُ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ فَمَنْعُكَ لَهُمْ عَنِ الْعَطَاءِ هُوَ الرِّضَا بِمَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانُكَ وَرَاءَكَ فَلَا جَرَمَ لَا يَسْهَلُ عَلَيْكَ فِعْلُ الْخَيْرِ مَعَكَ قُوَّةُ حِرْصٍ وَكَثْرَةُ اَمَلٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ تَقْوٰى وَاِيْمَانٍ اَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَبِمَالِكَ وَبِالْخَلْقِ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ مِنْ كَثْرَتِ رَغْبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَاشْتَدَّ حِرْصُهٗ عَلَيْهَا وَنَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَدْ تَشَبَّهَ بِالْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰى وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ كَاَنَّكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِالْاِسْلَامِ وَحَقَنْتَ دَمَكَ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَوَافَقْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ عَادَةً لَا عِبَادَةً تُظْهِرُ لِلنَّاسِ اَنَّكَ تَقِيٌّ وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ مَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ۔

يَا قَوْمِ اَيْشٍ يَنْفَعُكُمُ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ

اچھے وجوہ اور کثرت مال کو پسند کیا دوست رکھا اور اپنے مسلمان بھائی کے واسطے اس کے برخلاف پسند کیا پس بلاشک تو اپنے اس دعوے میں کہ میرا ایمان کامل ہے جھوٹا ہوگیا۔

اے کم عقل! تیرا پڑوسی فقیر ہے اور تیرے اہل وعیال، فقیر ہیں اور تیرا مملوکہ مال ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے اور تجھے ہر دن نفع پر نفع حاصل ہوتا ہے اور تیرے پاس اس قدر مال ہے جو تیری حاجت سے زیادہ ہے پس ایسی حالت میں تیرا اپنے پڑوسی و اہل کو عطا سے منع کر دینا اس پر دلالت کرتا ہے کہ تو ان کے فقر پر راضی ہے لیکن جب کہ تیرا نفس اور تیری خواہشات اور تیرا شیطان تیرے پیچھے لگا ہے تو بلاشک فعل خیر تیرے لیے آسان نہیں۔ اس سے دوری کہ تیرے ساتھ حرص کی قوت و آرزو کی کثرت اور دنیا کی محبت اور ایمان کی قلت ہے تو نفس و مال اور خلق کی وجہ سے مبتلائے شرک ہے اور تجھ کو اس کی خبر نہیں کہ جس کی دنیا میں رغبت زیادہ ہوئی اور دنیا میں اس کی حرص بڑھی اور جو موت کو اور حق عزوجل سے ملنے کو بھول گیا اور جس نے حلال و حرام میں فرق نہ کیا پس تحقیق کہ وہ ان کافروں کے ساتھ مشابہ ہوگیا جنہوں نے کہا ہماری زندگی نہیں دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا ہم کو مگر زمانہ۔ گویا تو بھی انہیں میں سے ایک فرد ہے اور لیکن تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمہ شریف پڑھ کر اپنا خون محفوظ کر لیا ہے اور نماز روزہ میں عادۃً مسلمانوں کے ساتھ موافقت کر لی ہے نہ کہ عبادت سمجھ کر نماز و روزہ رکھا ہے تو لوگوں کو اپنا متقی ہونا ظاہر کرتا ہے حالانکہ تیرا قلب فاجر ہے ایسا کرنا تجھے کیا نفع دے گا۔

اے قوم! دن میں تمہارا بھوکا پیاسا رہنا اور شام کو

بِالنَّهَارِ وَالْإِفْطَارُ عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ تَصُوْمُوْنَ بِالنَّهَارِ وَتَعْصُوْنَ بِاللَّيْلِ يَا أَكَلَةَ الْحَرَامِ أَنْتُمْ تَمْنَعُوْنَ نُفُوْسَكُمْ شُرْبَ الْمَاءِ بِالنَّهَارِ ثُمَّ تَفْطِرُوْنَ عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمِنْكُمْ مَنْ يَصُوْمُ بِالنَّهَارِ وَيَفْسُقُ بِاللَّيْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَخْذُلُ أُمَّتِي مَا عَظَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ تَعْظِيْمُهُ التَّقْوٰى فِيْهِ وَأَنْ تَصُوْمُوْهُ لِوَجْهِ اللهِ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ۔

حرام مال سے روزہ افطار کر لینا کیا نفع دے گا۔ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات میں گناہ کرتے ہو۔ اے حرام خورو! تم اپنے نفسوں کو دن میں پانی پینے سے باز رکھتے ہو پھر مسلمانوں کے خونوں سے اس کا افطار کرتے ہو اور تم میں سے بعض وہ آدمی ہیں جو دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں گناہ کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت جب تک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی رسوا نہ ہوگی۔ رمضان کی تعظیم اس میں تقویٰ کرنا اور حدود شرعی کی حفاظت کے ساتھ اس کے روزہ کا خالصاً لوجہ اللہ رکھنا ہے۔

يَا غُلَامُ صُمْ وَإِذَا أَفْطَرْتَ وَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِنْ إِفْطَارِكَ لَا تَأْكُلْ وَحْدَكَ فَإِنَّ مَنْ أَكَلَ وَحْدَهُ وَلَمْ يُطْعِمْ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُدْيَةِ۔

اے غلام! روزہ رکھ اور جب تو افطار کرے اپنی افطاری میں سے کچھ فقرا کو بھی دے ان کے ساتھ سلوک کر اور تنہا مت کھایا کر کہ جو تنہا کھائے اور دوسرے کو نہ کھلائے۔ اس پر محتاجی و تنگ دستی کا خوف ہے۔

يَا قَوْمُ تَشْبَعُوْنَ وَجِيْرَانُكُمْ جِيَاعٌ ثُمَّ تَدَّعُوْنَ أَنَّكُمْ مُؤْمِنُوْنَ مَا صَحَّ إِيْمَانُكُمْ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ طَعَامٌ كَثِيْرٌ يَفْضُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِهِ يَقِفُ السَّائِلُ عَلَى بَابِهِ وَيَرُدُّ خَائِبًا عَنْ قَرِيْبٍ تَصِيْرُ مِثْلَهُ وَتُرَدُّ كَمَا رَدَدْتَهُ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى عَطَائِهِ۔

اے قوم! تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہوتے ہیں پھر تم دعوے کرتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں تمہارا ایمان درست نہیں ہوا تمہارے سامنے کثرت سے کھانا ہوتا ہے تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے کھانے سے بچ رہتا ہے اور فقیر تمہارے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور پھر بھی محروم واپس کیا جاتا ہے۔ عنقریب تجھے اپنی خیر معلوم ہوگی عنقریب تو اس جیسا ہو جائے گا اور ویسا ہی محروم پھیرا جائے گا جیسے کہ تو نے باوجود قدرت و عطا اس کو محروم پھیرا تھا۔

وَيْحَكَ هَلَّا قُمْتَ وَأَخَذْتَ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَعْطَيْتَهُ تَجْمَعُ بَيْنَ الْخَصْلَتَيْنِ التَّوَاضُعُ فِي قِيَامِكَ وَالْعَطَاءُ بَيْنَ

تجھ پر افسوس! تو کیوں کھڑا نہ ہوا اور جو تیرے سامنے موجود تھا اس میں سے لے کر کیوں تو نے فقیر کو نہ دیا تو دو اچھی خصلتوں میں جمع کر لیتا تواضعاً کھڑا ہونا اور اپنے مال میں سے

مالك نبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
كان يعطي السائل بيده ويعلف ناقته و
يحلب شاته ويخيط قميصه كيف
تدعون متابعته وأنتم مخالفون له
في أقواله وأفعاله وأنتم في دعوى
عريضة بلا بينة يقال في المثل إما أن
تكون يهوديا خالصا وإلا فلا تتولع
بالتوراة وهكذا أقول لك وإما أن تأتي
بشرائط الإسلام وإلا فلا تقل أنا مسلم
عليكم بشرائط الإسلام عليكم بحقيقة
الإسلام وهي الاستسلام بين يدي الحق عز
وجل وآنس الخلق اليوم حتى يؤانسك الحق
عز وجل غدا ارحموا من في الأرض
حتى يرحمك من في السماء.

وقال بعد كلام: ما دمت مع نفسك
لا تصل إلى هذا المقام ما
دمت توصل إليها حظوظها فأنت
في قيدها أعطها حقها وامنعها حظها
بإيصال الحق إليها نجاتها وإيصال
الحظ إليها هلاكها حقها لا بد
منه من الطعام واللباس والشراب
وموضع تسكن فيه وحظها اللذات
والشهوات خذ حقها من يد الشرع
وكل حظها إلى القدر والسابقة في
علم الله عز وجل أطعمها المباح لا

خدا واسطے دینا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست مبارک سے سائل کو دیا کرتے تھے اور اونٹنی کو چارہ کھلاتے تھے اور بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنی قمیص اپنے ہاتھ سے سیا کرتے تھے تم حضور کی پیروی کرنے کا کیسے دعوٰی کرتے ہو حالانکہ تم حضور کے ان کے اقوال وافعال سب میں مخالف ہو اور تمہارا دعوٰی بڑا لمبا چوڑا ہے جس کا کوئی گواہ نہیں مثل مشہور ہے یا تو تو خالص یہودی بن جا ورنہ توریت پر اتنا فریفتہ نہ ہو میں اسی طرح سے تجھ کو کہتا ہوں یا تو تو اسلام کی پوری شرطیں بجا لا ورنہ اپنے آپ کو مسلمان مت کہہ۔ تمہارے اوپر اسلام کی شرطوں کا بجا لانا لازم ہے پھر اس کی حقیقت کا جو کہ شریعت کے سامنے سر جھکا دینا ہے لازم پکڑنا تمہارا سر خدا کے روبرو جھکا ہوا ہو۔ آج تم مخلوق کے ساتھ غمخواری اور مہربانی کرو کل قیامت کے دن حق عزوجل تمہارے ساتھ مہربانی وغمخواری کرے گا تم زمین والوں پر رحم کرو تاکہ تم پر آسمان والا رحم فرمائے۔

اس کے بعد کچھ اور تقریر کی بعدہٗ فرمایا جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ قائم رہے گا اس مقام تک نہ پہنچے گا جب تک تو نفس کو اس کی خواہش کے موافق اس کے حصے دیتا رہے گا تو اس کی قید میں رہے گا نفس کو اس کا پورا حق دے اور اس کے حصے سے منع کر۔ نفس کو اس کا حق دینے میں نفس کی بقا ہے اور اس کو اس کا حصہ دینے میں نفس کی ہلاکت ہے۔ نفس کا ضروری حق اس کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا اور لباس دینا اور رہنے کے لیے جگہ دینا ہے اور نفس کا حصہ لذتیں اور خواہشات نفسانیہ ہیں۔ اس سے نفس کو منع کر۔ نفس کا حق شرع کے ہاتھ سے لے اور اس کے حصہ کو تقدیر کی طرف جو علم الٰہی میں سابق ہو چکا ہے سپرد کر دے۔ نفس کو مباح چیزیں کھلا نہ

الْحَرَامَ اُقْعُدْ عَلٰی بَابِ الشَّرْعِ وَالْزِمْهَا بِخِدْمَتِهٖ وَقَدْ اَفْلَحْتَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اِقْنَعْ بِالْيَسِيْرِ وَطِّنْ نَفْسَكَ عَلَيْهِ فَاِنْ جَآءَ الْكَثِيْرُ مِنْ يَدِ السَّابِقَةِ وَالْعِلْمِ كُنْتَ فِيْهِ اِذَا قَنِعْتَ بِالْيَسِيْرِ مَا تَهْلِكُ نَفْسُكَ وَلَا يَفُوْتُهَا مَا قُسِمَ لَهَا كَانَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ يَكْفِي الْمُؤْمِنَ مَا يَكْفِي الْعُنَيْزَةَ كَفٌّ مِّنْ حَشَفٍ وَشَرْبَةٌ مَاءٍ اَلْمُؤْمِنُ يَتَقَوَّتُ وَالْمُنَافِقُ يَتَمَتَّعُ الْمُؤْمِنُ يَتَقَوَّتُ لِاَنَّهٗ فِي الطَّرِيْقِ مَا وَصَلَ اِلَى الْمَنْزِلِ قَدْ عَلِمَ اَنَّ لَهٗ فِي الْمَنْزِلِ كُلَّ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَالْمُنَافِقُ لَا مَنْزِلَ لَهٗ وَلَا مَقْصَدَ لَهٗ مَا اَكْثَرَ تَفْرِيْطَكُمْ فِي الْاَيَّامِ وَالشُّهُوْرِ تَقْطَعُوْنَ الْاَعْمَارَ بِلَا نَفْعٍ اَرَاكُمْ لَا تُفَرِّطُوْنَ فِي دُنْيَاكُمْ وَتُفَرِّطُوْنَ فِي اَدْيَانِكُمْ اِعْكِسُوْا تُصِيْبُوا الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلٰى عَلٰى اَحَدٍ وَهٰكَذَا لَا تَبْقٰى عَلَيْكُمْ۔

يَا قَوْمُ اَمَعَكُمْ تَوْقِيْعٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بِالْحَيَاةِ مَا اَقَلَّ تَدْبِيْرَكُمْ مَنْ يَّعْمُرُ دُنْيَا غَيْرِهٖ بِخَرَابِ اٰخِرَتِهٖ يَجْمَعُ الدُّنْيَا لِغَيْرِهٖ يَتَفَرَّقُ دِيْنَهٗ،

کہ حرام مال تو شرع کے دروازے پر بیٹھ اور اس کی خدمت لازم پکڑ اسی میں تیری نجات و فلاح ہے کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا جو کچھ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں پس اس کو لو اور جس سے وہ تمہیں منع کریں پس اس سے باز رہو تو تھوڑے پر قناعت کر اور اسی پر اپنے نفس کو برقرار رکھ۔ بعدہٗ اگر تقدیر و علمِ الٰہی کے ہاتھ سے تیرے پاس بہت کچھ آ جائے تو اس میں تو محفوظ ہوگا۔ جب تو تھوڑے پر قناعت کرے گا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو اس کا مقسوم ہے وہ فوت نہ ہوگا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے مسلمان کے لیے وہ مقدار کفایت کرتی ہے جو کہ بکری کے بچہ کے لیے ایک مٹھی خراب چھوارے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن قوت لایموت کھاتا ہے اور مثل زادِ راہ کے لیتا ہے۔ اور منافق خوب مزے اڑاتا ہے مومن تھوڑا اس لیے کھانا لیتا ہے کہ وہ ابھی راستہ میں ہے منزل پر نہیں پہنچا ہے وہ جانتا ہے کہ منزل میں اس کے لیے تمام حاجت کی چیزیں موجود ہیں اور منافق کے لیے نہ کوئی منزل ہے نہ اس کا کوئی مقصد تمہارے دنوں اور مہینوں میں بہت تقصیر و کوتاہی ہے تم بلا نفع عمریں کیوں ضائع کر رہے ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا میں تم کوتاہی نہیں کرتے اور اپنے دینوں میں تم کوتاہی کر رہے ہو۔ اس کے برعکس معاملہ کرو اچھے رہو گے دنیا کسی کے پاس باقی نہیں رہی ہے اسی طور سے تمہارے پاس بھی باقی نہیں رہے گی۔

اے قوم! کیا تمہارے پاس حق عزوجل کی طرف سے زندگی کا پروانہ ہے۔ تمہاری سمجھ کس قدر ناقص ہے جو شخص غیر کی دنیا کو اپنی آخرت برباد کر کے آباد کر رہا ہے وہ غیر کے لیے دنیا جمع کرتا ہے اور اپنے دین سے جدائی کرتا ہے، اور

يُوْقِعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَسَخَطَهُ عَلَيْهِ لِرِضَا مَخْلُوْقٍ مِثْلِهِ لَوْ عَلِمَ وَتَيَقَّنَ اَنَّهُ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيْبٍ حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَّهُ مُحَاسَبٌ عَلٰى جَمِيْعِ تَصَرُّفَاتِهِ لَاَقْصَرَ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ اَعْمَالِهِ.

اپنے اور خدا کے درمیان پردہ ڈالتا ہے اور خدا کا غصہ اپنے جیسی مخلوق کی رضامندی کے لیے اپنے سر لیتا ہے۔ اگر وہ یقین کے ساتھ یہ جان لیتا کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے اور خدا کے روبرو حاضر ہونے والا ہے اور اپنے تمام تصرفات پر حساب دینے والا ہے تو البتہ وہ اپنے بہت سے عملوں سے رک جاتا۔

عَنْ لُقْمٰنَ الْحَكِيْمِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ كَمَا تَمْرَضُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمْرَضُ كَذَا تَمُوْتُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمُوْتُ اُحَذِّرُكُمْ وَاَنْهَاكُمْ وَلَا تَحْذَرُوْنَ وَلَا تَنْتَهُوْنَ يَا غَائِبِيْنَ عَنِ الْخَيْرِ مَشْغُوْلِيْنَ بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ تَثِبُ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا تَخْنِقُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ مَا اجْتَمَعْتُمُوْهُ مِنْ يَدِهَا وَلَا لَذَّةَ ذُقْتُمُوْهَا بَلْ يَكُوْنُ جَمِيْعُ ذٰلِكَ وَبَالًا عَلَيْكُمْ.

لقمان حکیم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! جیسے کہ تو بیمار ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیوں کر بیمار ہوتا ہے اسی طور سے تو مرے گا اور یہ نہیں جانے گا کہ کیسے مرتا ہے میں تم کو ڈراتا ہوں اور روکتا ہوں اور تم نہ ڈرتے ہو اور نہ باز رہتے ہو۔ اے بھلائی سے غائب ہونے والو! دنیا میں مشغول ہونے والو! عنقریب تم پر دنیا حملہ کرے گی اور تمہارا گلا گھونٹ دے گی اور تم نے جو کچھ دنیا کے ہاتھوں سے جمع کیا ہے وہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ لذتیں جن سے تم نے مزے اٹھائے کام دیں گی بلکہ یہ سب کا سب تمہارے اوپر وبال ہی وبال ہو گا۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْاِحْتِمَالِ وَقَطْعِ الشَّرِّ لِلْكَلِمَاتِ اَخَوَاتٌ اِذَا كَلَّمَكَ وَاحِدٌ بِكَلِمَةٍ ثُمَّ اَجَبْتَهُ عَنْهَا جَاءَتْ اَخَوَاتُهَا ثُمَّ يَحْضُرُ الشَّرُّ بَيْنَكُمَا آحَادُ اَفْرَادٍ مِّنَ الْخَلْقِ يُؤَهَّلُوْنَ لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ اِنْ لَّمْ تَقْبَلُوْا مِنْهُمْ هُمْ

اے غلام تو تحمل اور قطع شر کو اپنے اوپر لازم پکڑ لے۔ کلمات کے مشابہ دوسرے کلمات ہیں جب تجھ سے کوئی ایک کلمہ کہے پھر تو اس کا جواب دے تو اس کی طرف سے اس کے مشابہ دوسرے کلمات آ جائیں گے اسی طور سے گفتگو بڑھ کر تم دونوں میں شر فساد حاضر ہو جائے گی۔ مخلوق میں اکا دکا ایسے لوگ ہیں جو اس کے اہل ہیں کہ خلق کو خالق عزوجل کے دروازے کی طرف دعوت دیں۔ اگر ان کی بات قبول نہ کی جائے گی تو وہ لوگوں پر حجت ہوں گے۔ ایسے لوگ مومنوں کے لیے

نِعْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ نِقْمَةٌ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ اَعْدَاءِ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيْدِ وَبَخِّرْنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِي الْجُمْلَةِ يَا مُوَحِّدِيْنَ يَا مُشْرِكِيْنَ لَيْسَ بِيَدِ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ اَلْكُلُّ عَجَزَةٌ اَلْمُلُوْكُ وَالْمَمَالِيْكُ وَالسَّلَاطِيْنُ وَالْاَغْنِيَاءُ وَالْفُقَرَاءُ كُلُّهُمْ اُسَرَاءُ قَدَرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قُلُوْبُهُمْ بِيَدِهٖ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَا تُسَمِّنُوْا نُفُوْسَكُمْ فَاِنَّهَا تَاْكُلُكُمْ كَمَنْ يَّاْخُذُ كَلْبًا ضَارِيًا فَيُرَبِّيْهِ وَيُسَمِّنُهٗ وَيَخْلُوْا مَعَهٗ فَلَاجَرَمَ يَاْكُلُهٗ لَا تُطِيْعُوْا اَعِنَّةَ النُّفُوْسِ وَتَحُدُّوْا سَكَاكِيْنَهَا فَاِنَّهَا تَرْمِيْ بِكُمْ فِيْ اَوْدِيَةِ الْهَلَاكِ وَتَخْدَعُكُمْ اِقْطَعُوْا مَوَادَّهَا وَلَا تُطْلِقُوْا شَهَوَاتِهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى نُفُوْسِنَا وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

نعمت اور منافقوں کے لیے جو کہ دینِ الٰہی کے دشمن ہیں عذاب ہیں۔ اے اللہ ہم کو توحید سے خوشبودار کر اور مخلوق اور ماسوی اللہ سے فنا ہو جانے کی دھونی دے۔ اے موحدین! اے مشرکین: تمہارے ہاتھ میں مخلوق میں سے کوئی شے نہیں ہے سب کی سب مخلوق وہ عاجز ہیں۔ بادشاہ اور غلام اور سلطان اور ان پر مسلط ہونے والے امیر اور فقیر کل کے کل تقدیرِ الٰہی کے قیدی ہیں۔ سب کے قلب اس کے قبضہ میں ہیں وہ جیسے چاہتا ہے ان کو الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے اس کی مانند کوئی شے نہیں اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے تم اپنے نفسوں کو موٹا نہ کرو پس بہ تحقیق وہ تم کو کھالیں گے جس طرح کوئی شکاری کتا پالے اور اس کی پرورش کرے اور اس کو موٹا کرے اور تنہا اس کے ساتھ رہے پس ضرور ہے کہ وہ کتا اسی کو کھالے گا تم نفس کی باتوں کو ڈھیل نہ دو اور اس کی چھریوں کو تیز نہ ہونے دو بلاشک وہ تم کو ہلاکت کے جنگلوں میں پھینک دے گا اور تمہیں دھوکا دے گا تم اس کے مادوں کو قطع کر دو اور نفسوں کو ان کی خواہشوں میں نہ چھوڑو۔

اے اللہ! ہمارے نفوس پر ہماری مدد فرما اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں دے اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ آمین:

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعَ عَشَرَ

اُنیسویں مجلس ۱۹

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ ثَامِنَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ وَالْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ اَهْلٌ اَنْ يُّخَافَ وَيُرْجٰى وَلَوْ لَمْ يَخْلُقْ جَنَّةً وَّلَا نَارًا[1]

۱۸ ذی قعدہ ۵۴۵ھ ہجری المقدس کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

حق عزوجل اگرچہ جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا جب بھی اس کا مستحق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے اور اس سے امید کی جائے

[1] اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ایمان خوف و رجا کے درمیان میں ہے خدا سے ڈرنا بھی لازم اور اسی سے امیدوار رہنا ضروری ہے۔ ۱۲ قادری غفرلہ

أَطِيعُوهُ طَلَبًا لِوَجْهِهِ مَا عَلَيْكُمْ مِنْ عَطَائِهِ
وَعِقَابِهِ طَاعَتُهُ فِي امْتِثَالِ أَمْرِهِ وَالْانْتِهَاءِ
عَنْ نَهْيِهِ وَالصَّبْرِ مَا أَمْكَنَ تُوبُوا ابْكُوا
بَيْنَ يَدَيْهِ ذِلُّوا لَهُ بِدُمُوعِ أَعْيُنِكُمْ وَ
قُلُوبِكُمْ الْبُكَاءُ عِبَادَةٌ وَهُوَ مُبَالَغَةٌ فِي الذُّلِّ
إِذَا دُمْتَ عَلَى التَّوْبَةِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَ
الْأَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ نَفَعَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَوَلَّى مُجَازَاةَ الْمَظْلُومِينَ لَكَ لَيْسَ
ثَمَّ تَظْهَرُ رَحْمَتُهُ وَرَأْفَتُهُ لِلتَّابِعِينَ
لَهُ عَلَيْكَ بِمَحَبَّتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اجْعَلْ مَحَبَّتَهُ أَهَمَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ لَا
بُدَّ لَكَ مِنْهَا فَهِيَ الَّتِي تَنْفَعُكَ كُلٌّ
مِنَ الْخَلْقِ يُرِيدُكَ لَهُ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يُرِيدُكَ لَكَ۔

يَا قَوْمُ نُفُوسُكُمْ تَدَّعِي الْإِلٰهِيَّةَ وَمَا
عِنْدَكُمْ خَبَرٌ لِأَنَّهَا تَتَكَبَّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَتُرِيدُ غَيْرَ مَا يُرِيدُ وَتُحِبُّ عَدُوَّهُ
الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ وَلَا تُحِبُّهُ وَإِذَا جَاءَتْ
أَقْضِيَتُهُ لَا تُوَافِقُ وَلَا تَصْبِرُ بَلْ
تُعَارِضُ وَتُنَازِعُ مَا عِنْدَهَا مِنَ
الْإِسْلَامِ خَبَرٌ قَدْ قَنِعَتْ بِاسْمِ
الْإِسْلَامِ وَهٰذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يُجْدِي
عَلَيْهَا نَفْعَهَا۔

يَا غُلَامُ الْزَمِ الْخَلْوَةَ وَلَا تَأْمَنْ
حَتَّى تَلْقَى رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَتُبَيِّتُهُ قَلْبُكَ

تم اس کی اطاعت محض اس کی طلب کے لیے کرو۔ تم کو اس کے عطا و عتاب سے غرض نہ ہونی چاہیے اس کی اطاعت اس کے حکم کے بجا لانے اور اس کی ممنوعات سے باز رہنے اور اس کے تقدیری امور پر صبر کرنے میں ہے تم اس کی طرف رجوع کرو توبہ کرو۔ اس کے روبرو روؤ۔ آنکھوں اور دل کے آنسوؤں سے اس کے سامنے عاجزی کرو۔ رونا عبادت ہے اور وہ کمال درجہ کی عاجزی و ذلت ہے۔ جب تو نیک نیتی اور توبہ اور پاک عملوں پر ہمیشگی کرے گا حق عزوجل تجھ کو نفع دے گا وہ تو مظلوموں کے بدلہ لینے کا والی ہے کیوں کہ وہاں اس کی راحت و رحمت اس کے تابعداروں کے لیے ظاہر ہوگی تو اس کی محبت کو دنیا و آخرت میں لازم پکڑ تو اس کی محبت کو تمام ضروری چیزوں سے جن کا تو حاجتمند ہے زیادہ اہم مقصد بنا لے۔ اسی کی محبت تجھے نفع دے گی۔ مخلوق میں سے ہر ایک تجھ کو اپنے لیے چاہتا ہے اور حق تعالیٰ تجھ کو تیرے ہی لیے چاہتا اور دوست رکھتا ہے۔

اے قوم! تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ تمہیں اس کی خبر ہی نہیں کیوں کہ وہ حق تعالیٰ پر حکم چلاتے ہیں۔ اور جس کام کو خدائے تعالیٰ چاہتا ہے نفس اس کا خلاف کرتے ہیں اور خدا کے دشمن شیطان مردود کو دوست رکھتے ہیں اور خدا کو دوست نہیں رکھتے اور جب تقدیری امور آتے ہیں تو ان کی موافقت نہیں کرتے اور نہ ان پر صبر کرتے ہیں بلکہ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں ان کو خدا کے سامنے سر جھکانے کی خبر ہی نہیں۔ محض اسلام کے نام پر قناعت کر لی ہے حالانکہ محض نام نفس کو نفع نہ دے گا اور نہ اس کو نفع عطا ہوگا۔

اے غلام! تو خلوت کو لازم پکڑ اور خدا سے نڈر نہ ہو یہاں تک کہ تو رب تعالیٰ سے ملاقات کرے اور تیرے قلب

وَيُثْبِتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُوضَعُ تَوْقِيعُ
الْأَمَانِ فِي يَدَيْكَ حِينَئِذٍ يَنْبَغِي لَكَ
أَنْ تَأْمَنَ إِذَا آمَنَكَ رَأَيْتَ عِنْدَهُ
خَيْرًا كَثِيرًا إِذَا آمَنَكَ فَاسْتَقَرَّ
لِأَنَّهُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيهِ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا اصْطَفَى عَبْدًا
قَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ وَكُلَّمَا غَلَبَ عَلَيْهِ
الْخَوْفُ أَلْقَى عَلَيْهِ مَا يُزِيلُ ذٰلِكَ
وَيُسَكِّنُ قَلْبَهُ وَسِرَّهُ فَيَكُونُ
ذٰلِكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ۔

وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ هَلْ تُعْرِضُ عَنِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُخَلِّيهِ وَرَاءَ ظَهْرِ
قَلْبِكَ وَتَشْتَغِلُ بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ اَلْقَوْمُ
اشْتَغَلُوا بِخِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَرَّبَ قُلُوبَهُمْ إِلَيْهِ تَعَرَّفَ إِلَيْهَا فَعَرَفَتْهُ
أَحَدُهُمْ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
فَرَغَ مِنْ مُحَارَبَةِ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ
وَشَيْطَانِهِ وَتَخَلَّصَ مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاهُ
وَفَتَحَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بَابَ قُرْبِهِ
يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهُ فَيُقَالُ لَهُ ارْجِعْ
وَرَاءَكَ وَاشْتَغِلْ بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ
وَدُلَّهُمْ عَلَيْنَا اخْدِمُوا الطُّلَّابَ وَ
الْمُرِيدِينَ لَنَا أَنْتُمْ غُفْلٌ عَمَّا الْقَوْمُ
فِيهِ تُوَاصِلُونَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ

اور بدن کے پاؤں اس کے حضور میں ٹھہر جائیں اور تیرے روبرو امان کا پروانہ رکھ دیا جائے اس وقت تجھے نڈر ہونا لائق ہو جاتا ہے جب وہ تجھ کو پروانۂ نجات دے دے گا تو تجھ کو اس کے پاس بہت بھلائیاں دکھائی دیں گی جب وہ تجھ کو امان دے گا پس وہ برقرار رہیں گی کیوں کہ حق عز وجل عطا کے بعد اس عطا کو واپس نہیں لیا کرتا ہے جب خدائے عز وجل کسی بندے کو برگزیدہ بنا لیتا ہے تو وہ اس کو اپنا مقرب کر لیتا ہے اور اپنے سے اس کو نزدیک کر لیتا ہے اور جب اس بندہ پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے تو رب العزت اس پر ایسی چیز کا القا فرماتا ہے جو کہ اس کے خوف کو زائل کر دیتی ہے اور اس کے قلب و باطن کو تسکین بخشتی ہے پس یہی معاملہ بندہ اور خدا کے درمیان رہتا ہے۔

اے جاہل تجھ پر افسوس کیا تو حق عز وجل سے منہ پھیرتا ہے اور اس کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑتا ہے اور تو مخلوق کی خدمت گاری میں مشغول کیا پس اللہ نے ان کے قلوب کو اپنی طرف قرب عطا فرمایا ان کو اپنی شناخت کرا دی۔ انہوں نے اس کو پہچان لیا ان میں سے جب کوئی حق عز وجل کو پہچان لیتا ہے اور اپنے نفس و خواہش و طبیعت و شیطان کی لڑائی سے فارغ ہو جاتا ہے اور ان دشمنوں سے اور اپنی دنیا سے چھوٹ جاتا ہے اور حق عز وجل اس کے لیے اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے تو وہ کسی کام کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کو کرنے لگے پس اس سے کہا جاتا ہے تو پیچھے کو لوٹ اور مخلوق کی خدمت میں مشغول ہو اور ان کو ہمارا راستہ دکھا اور ہمارے طالبوں اور ارادت والوں کی خدمت کرتا رہ۔ تم اہل اللہ کے کام سے جس میں وہ مشغول رہتے ہیں غافل و اندھے ہو تم نفسوں کی خاطر ہو کہ تمہارے دشمن ہیں روشنی کو اندھیرے سے ملاتے ہو

في الكد على الفلوس التي هي عندكم. كم ترضون أزواجكم بسخط ربكم عز وجل كثير من الخلق يقدمون رضا أزواجهم وأولادهم على رضا الحق عز وجل. أنا أرى حركاتك وسكناتك وكل همتك لنفسك وزوجتك وولدك وما عندك من الحق عز وجل خبر.

تم اپنی عورتوں کو خدا کو ناخوش کر کے راضی کرتے ہو۔ مخلوق میں ایسے بہت سے ہیں جو اللہ کی رضامندی پر اپنی جورو اور بال بچوں کی رضامندی کو مقدم کرتے ہیں۔ میں تیری حرکات و سکنات اور تمام ہمت کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ سب تیرے نفس اور بیوی اور اولاد کے لیے ہیں اور حق عزوجل کی تیرے پاس خبر ہی نہیں۔

ويحك أنت لا تعد من الرجال. الرجل الكامل في رجوليته لا يعمل لأحد سوى الحق عز وجل. قد عميت عينا قلبك وتكدر صفاء سرك وقد حجبت عن ربك عز وجل وما عندك خبر. ولهذا قال بعضهم سلام الله عليهم ويل للمحجوبين الذين لا يعلمون أنهم محجوبون.

تجھ پر افسوس! تیرا شمار مردوں کے ساتھ نہیں ہے جو آدمی کہ اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے وہ خدا کے سوا کسی ایک کے لیے کام نہیں کرتا۔ تیرے قلب کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں اور تیرے باطن کی صفائی مکدر ہو گئی ہے اور بہ تحقیق تو اپنے رب عزوجل سے پردہ میں ہو گیا ہے اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا (رحمۃ اللہ علیہ) ان محجوبوں کے لیے سخت افسوس ہے جن کو اپنا محجوب ہونا بھی معلوم نہیں۔

ويحك في بيتك زجاج مكسر وأنت تأكله ولا تعلم به لقوة شرهك وغلبة شهوتك وهواك وشدة حرصك. بعد ساعة تقطع معدتك وتهلك. كل بلائك بفعلك من مولاك عز وجل واختيارك لغيره. لو خبرت الخلق لبغضتهم وأحببت خالقهم. قال النبي صلى الله عليه وسلم اخبر تقله. بعض تبغض أنت تحب وتبغض من غير اختبار. العقل يختبر ولا عقل لك. القلب يختبر ولا قلب لك. القلب يتذكر ويتدبر ويتعظ. قال الله تعالى إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو

تجھ پر افسوس! تیرے کھانے میں ٹوٹا ہوا کانچ ہے اور تو اسے کھا رہا ہے اور تجھے اپنے غلبۂ شہوت اور قوتِ حرص و خواہشات کی شدت کی وجہ سے اس کا علم بھی نہیں۔ ایک گھڑی کے بعد وہ تیرے معدہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور تو ہلاک ہو جائے گا۔ تیری کل بلائیں تیرے خدا کی دوری اور غیر خدا کو اختیار کر لینے کی وجہ سے ہیں۔ اگر تو مخلوق کا امتحان لیتا جانچتا تو البتہ تو ان کو دشمن سمجھتا اور ان کے خالق کو اپنا دوست بناتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے امتحان لے لے اس کو دشمن سمجھنے لگے گا۔ تیری دوستی و دشمنی تو بغیر جانچ و امتحان کے ہے جانچ تو عقل کرتی ہے تجھے تو عقل ہی نہیں جانچ تو قلب کرتا ہے تیرا تو قلب ہی نہیں۔ قلب ہی سوچتا، نصیحت پکڑتا اور عبرت حاصل کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اس قرآن میں ان کے لیے نصیحت ہے جن کا قلب ہو یا وہ اس کو کان لگا کر حضورِ قلب

شَهِيْدًا وَانْقَلَبَ الْعَقْلُ قَلْبًا وَانْقَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا وَانْقَلَبَ السِّرُّ فَنَاءً وَانْقَلَبَ الْفَنَاءُ وُجُوْدًا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْاَنْبِيَاءُ كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَرَغَبَاتٌ غَيْرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُخَالِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَيَطْلُبُوْنَ رِضَى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَهٰى شَهْوَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَنَالَ زَلَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ تَابَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَوْدَةٌ وَكَانَتْ شَهْوَتُهُ مَحْمُوْدَةً فَاِنَّهُ طَلَبَ اَنْ لَا يُفَارِقَ جِوَارَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا زَالُوْا يُخَالِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَشَهَوَاتِهِمْ حَتّٰى الْتَحَقُوْا بِالْمَلَائِكَةِ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ لِكَثْرَةِ مُجَاهَدَاتِهِمْ وَمُكَابَدَاتِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ اَلْاَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْاَوْلِيَاءُ يَصْبِرُوْنَ وَاَنْتُمْ اَيْضًا وَافِقُوْهُمْ فِي الصَّبْرِ۔

يَا غُلَامُ اِصْبِرْ لِضَرْبَةِ عَدُوِّكَ فَعَنْ قَرِيْبٍ تَضْرِبُهُ وَتَقْتُلُهُ وَتَأْخُذُ سَلَبَهُ ثُمَّ تَأْخُذُ الْخِلْعَةَ مِنَ الْمَلِكِ وَالْاَقْطَاعِ

يَا غُلَامُ اِجْهَدْ اَنَّكَ لَا تُؤْذِيْ اَحَدًا وَاَنْ تَكُوْنَ نِيَّتُكَ صَالِحَةً لِكُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مَنْ اَمَرَكَ الشَّرْعُ بِاَذِيَّتِهِ فَاَذِيَّتُكَ لَهُ عِبَادَةٌ اَلْعُقَلَاءُ النُّجَبَاءُ الصِّدِّيْقُوْنَ قَدْ نُفِخَ فِيْ صُوْرِهِمْ وَقَدْ اَقَامُوا الْقِيَامَةَ عَلٰى نُفُوْسِهِمْ وَاَعْرَضُوْا عَنِ الدُّنْيَا بِهِمَمِهِمْ وَعَبَرُوا الصِّرَاطَ بِتَصْدِيْقِهِمْ سَارُوْا بِقُلُوْبِهِمْ حَتّٰى وَقَفُوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ

سے نہیں۔ عقل ہی منقلب ہو کر قلب اور قلب منقلب ہو کر سر اور سر منقلب ہو کر فنا اور فنا منقلب ہو کر وجود بن جاتی ہے۔

آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام میں شہوتیں اور رغبتیں تھیں لیکن وہ سب اپنے نفسوں کی مخالفت کرتے رہتے تھے، اور اپنے پروردگار عزوجل کی رضامندی چاہتے رہتے تھے۔ آدم علیہ السلام نے جنت میں ایک خواہش کی اور جنت ہی میں ایک لغزش کھائی پھر توبہ کر لی۔ پھر دوبارہ ایسا نہ کیا اور ان کی خواہش اچھی تھی کیونکہ انہوں نے یہ خواہش کی تھی کہ کسی طرح حق عزوجل کے پڑوس سے جدا نہ ہوں اور انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے نفسوں کو بہت مجاہدوں اور تکلیفوں میں ڈال کر حقیقۃً فرشتوں کے ساتھ مل گئے۔ نبی اور رسول اور ولی صبر کیا کرتے ہیں تم بھی صبر میں ان کے ساتھ موافقت کرو۔

اے غلام: تو اپنے دشمن کے حملے میں صبر کر لے پس عنقریب تو اس پر حملہ کرے گا اور اس کو قتل کر کے تو اس کا مال لے لے گا بعدہٗ تو بادشاہ کی طرح خلعت اور جاگیر حاصل کرے گا۔

اے غلام: تو اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی کو ایذا نہ دے اور تیری نیت ہر ایک کے لیے نیک رہے ہاں جس کو ایذا دینے کا شرع حکم دے پس اس کو ایذا دینا تیرے واسطے عبادت ہوگی عاقلوں شریفوں صدیقوں کا صور تو پھونکا جا چکا، اور انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کر لی اور اپنی ہمتوں کے باعث انہوں نے دنیا سے روگردانی کر لی اور اپنی تصدیق کی وجہ سے وہ پل صراط سے گزر چکے اور اپنے قلبوں سے چلے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے

وَقَفُوْا عِنْدَ الطَّبَقِ وَقَالُوْا لَا نَاْكُلُ
وَحْدَنَا لِاَنَّ الْكَرِيْمَ لَا يَاْكُلُ
وَحْدَهٗ فَرَجَعُوْا اِلَى الدُّنْيَا قَهْقَرٰى كَيْ
يَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَيُخْبِرُوْنَهُمْ بِمَا هُنَاكَ فَيُسَهِّلُوْنَ الْاُمُوْرَ
عَلَيْهِمْ مَنْ قَوِيَ اِيْمَانُهٗ وَتَمَكَّنَ فِيْ اِيْمَانِهٖ
رَاٰى بِقَلْبِهٖ جَمِيْعَ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
بِهٖ مِنْ اُمُوْرِ الْقِيَامَةِ يَرَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ
وَمَا فِيْهِمَا يَرَى الصُّوْرَ وَالْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ
بِهٖ يَرَى الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ يَرَى الدُّنْيَا
وَزَوَالَهَا وَانْقِلَابَ دُوَلِ اَهْلِهَا يَرَى
الْخَلْقَ كَاَنَّهُمْ قُبُوْرٌ يَمْشُوْنَ اِذَا
اِجْتَازَ عَلَى الْقُبُوْرِ بِمَا فِيْهِ مِنَ
النَّعِيْمِ وَالْعَذَابِ يَرَى الْقِيَامَةَ
وَمَا فِيْهَا مِنَ الْقِيَامِ وَالْمُوَافَقَةِ
يَرٰى رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
عَذَابَهٗ يَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ قِيَامًا
وَالْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ
الْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَاءَ عَلٰى مَرَاتِبِهِمْ
يَرٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ وَ
اَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ يَتَعَادُوْنَ مَنْ
صَحَّ نَظْرَةً نَظَرَ بِعَيْنَيْ رَاْسِهِ الْخَلْقَ
وَبِعَيْنِ قَلْبِهٖ اِلٰى فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
فِيْهِمْ يَرٰى تَحْرِيْكَهٗ وَتَسْكِيْنَهٗ لَهُمْ فَهٰذَا
نَظَرُ الْعِزَّةِ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

وہ راستہ میں کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تنہا نہ کھائیں گے
کیونکہ کریم کی عادت تنہا کھانے کی نہیں ہے پس وہ یہ کہہ کر
دنیا کی طرف پچھلے پاؤں لوٹ آئے ہیں تاکہ یہاں آکر لوگوں کو
اللہ عزوجل کی طرف بلائیں اور وہاں کی حالتوں کی اُن کو خبر دے دیں
اور ان پر تمام امور کو آسان کر دیں۔ جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا ہے
اور جو اپنے ایمان میں مضبوط ہو جاتا ہے وہ قیامت کے تمام
امور کو جن کی اس کو اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی ہے اپنے
قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کو جنت و دوزخ اور جو
کچھ ان دونوں میں ہے سب نظر آتا ہے۔ وہ صور اور اس
فرشتہ کو جو اس پر متعین ہے دیکھتا ہے وہ تمام چیزوں کو ان کی
حقیقت سے پہچانتا ہے وہ دنیا اور اس کے زوال اور اہلِ
دنیا کی دولتوں کے انقلاب کو دیکھتا ہے وہ مخلوق کو اس
حالت میں دیکھتا ہے کہ گویا وہ قبروں میں مدفون ہیں چل پھر
رہے ہیں اور جب وہ قبروں پر گزرتا ہے تو وہاں کے عذاب
و ثواب کو محسوس کرتا ہے وہ قیامت کو اور جو کچھ اس میں قیام و
موافقت سے ہونے والا ہے سب کو دیکھتا ہے وہ اللہ
عزوجل کی رحمت و عذاب کو دیکھتا ہے وہ فرشتوں کو کھڑا ہوا
اور نبی اور رسولوں اور ابدال اور اولیاء کو اپنے اپنے مرتبہ پر
دیکھتا ہے وہ جنت والوں کو جنت میں ملاقات کرتے
ہوئے اور دوزخ والوں کو دوزخ میں عداوت کرتے ہوئے
دیکھتا ہے۔ جس کی نظر صحیح ہو جاتی ہے وہ اپنے سر کی
آنکھ سے خلق کو اور اپنے قلب کی آنکھ سے اللہ عزوجل
کے فعل کی طرف جو مخلوق کی طرف صادر ہوتا ہے دیکھتا ہے
وہ اللہ کے حرکت دینے اور اس کی مخلوق کے سکون دینے
کو دیکھتا ہے پس یہ نظر نظرِ عزت ہے۔ بعض اولیاء اللہ

مَنْ إِذَا نَظَرَ إِلَى شَخْصٍ رَأَى ظَاهِرَهُ بِعَيْنِ رَأْسِهِ وَبَاطِنَهُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ وَمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنَيْ سِرِّهِ مَنْ خَدَمَ خُدِمَ كَانَ إِذَا جَاءَهُ الْقَدَرُ وَافَقَهُ إِنْ حَمَلَهُ إِلَى الْبَرِّ أَوِ الْبَحْرِ إِلَى السَّهْلِ أَوْ إِلَى الْجَبَلِ أَطْعَمَهُ حُلْوًا أَوْ مُرًّا وَافَقَهُ فِي الْعِزِّ وَالذُّلِّ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَالْعَافِيَةِ وَالسُّقْمِ مَشٰى مَعَ الْقَدَرِ حَتّٰى إِذَا عَلِمَ الْقَدَرُ أَنَّهُ قَدْ تَعِبَ نَزَلَ وَأَرْكَبَهُ مَكَانَهُ وَصَارَ رِكَابًا لَهُ وَخَدَمَهُ وَتَوَاضَعَ لَهُ لِقُرْبِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتِهِ لَهُ وَكُلُّ ذٰلِكَ لِمُخَالَفَتِهِ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَعَادَاتِهِ وَشَيْطَانِهِ وَأَقْرَانِ السُّوْءِ ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مُوَافَقَةَ قَدَرِكَ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

میں سے وہ ہیں کہ جب وہ کسی شخص کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو اس کے ظاہر کو سر کی آنکھ سے اور اس کے باطن کو اپنے قلب کی آنکھ سے اور اپنے مولیٰ عزوجل کو اپنے سرِ حقیقت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے جب ان کو کوئی تقدیری امر آتا ہے وہ اس کی موافقت کرتے ہیں خواہ اس کو تقدیر جنگل میں ڈالے یا دریا میں، ہموار زمین میں ڈالے یا پہاڑ میں، اس کو شیریں کھانا کھلائے یا کڑوا یہ اس کی عزت و ذلت، امیری و فقیری، عافیت و بیماری سب میں ہی موافقت کرتا، ہر امر میں وہ تقدیر کے ساتھ چلتا ہے یہاں تک کہ جب تقدیر نے یہ جان لیا کہ وہ مشقت میں پڑ گیا آخر کار اس کو اپنی جگہ سوار کر دیا اور اس کے ہم رکاب ہو کر اس کی خدمت کی۔ اور اس کے قربِ الٰہی اور کرامت کی وجہ سے اس کے سامنے متواضع ہو گئی اور اس کو یہ سب مرتبے اس وجہ سے ملے کہ اس نے اپنے نفس و خواہش و طبیعت اور عادتوں اور بادشاہ دنیوی اور برے ہمنشینوں کی برابر مخالفت کی۔

اے اللہ! ہم کو اپنی تقدیر کی موافقت تمام حالتوں میں عطا فرما دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ الْعِشْرُوْنَ

بیسویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ عِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ ۔

يَا أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلَدِ قَدْ كَثُرَ النِّفَاقُ فِيْكُمْ

۲۱ ر ذی قعدۃ الحجۃ ۵۴۵ ہجری القدس کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا،

اے اس شہر کے رہنے والو! تم میں نفاق بہت ہو گیا ہے

وَقَلَّ الْإِخْلَاصُ وَقَدْ كَثُرَتِ الْأَقْوَالُ بِلَا أَعْمَالٍ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ لَا يُسَوِّي شَيْئًا بَلْ هُوَ حُجَّةٌ لَا مَحَجَّةٌ الْقَوْلُ بِلَا عَمَلٍ كَدَارٍ بِلَا بَابٍ وَلَا مَرَافِقَ كَنْزٌ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ هُوَ مُجَرَّدُ دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ صُورَةٌ بِلَا رُوحٍ صَنَمٌ لَا يَدَانِ لَهُ وَلَا رِجْلَانِ وَلَا بَطْشٌ مُعْظَمُ أَعْمَالِكُمْ كَجَسَدٍ بِلَا رُوحٍ الرُّوحُ هُوَ الْإِخْلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالثَّبَاتُ عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ لَا تَغْفُلُوا اعْكِسُوا تُصِيبُوا امْتَثِلُوا الْأَمْرَ وَانْتَهُوا عَنِ النَّهْيِ وَوَافِقُوا الْقَدَرَ آحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ تُسْقَى قُلُوبُهُمْ بِبَيْنِهِمُ الْأُنْسِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْقُرْبِ فَلَا يُحِسُّونَ بِآلَامِ الْقَدَرِ وَبَلَايَاهُ فَتَنْقَضِي أَيَّامُ الْبَلَاءِ وَلَا يَعْلَمُونَ بِهَا فَيَحْمَدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْكُرُونَهُ كَيْفَ لَمْ يَكُونُوا مَوْجُودِينَ حَتَّى لَا يَعْتَرِضُوا عَلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الْآفَاتُ تَنْزِلُ عَلَى الْقَوْمِ كَمَا تَنْزِلُ عَلَيْكُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَصْبِرُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَغِيبُ عَنِ الْآفَاتِ وَعَنِ الصَّبْرِ عَلَيْهَا الصَّبْرُ عِنْدَ ضَعْفِ الْإِيمَانِ عِنْدَ كَوْنِهِ طِفْلًا وَالصَّبْرُ عِنْدَ كَوْنِهِ شَابًّا مُرَاهِقًا وَالْمُوَافَقَةُ عِنْدَ كَوْنِهِ بَالِغًا وَالرِّضَا عِنْدَ كَوْنِهِ قَرِيبًا يَنْظُرُ

اور اخلاص کم قول بلا عمل کی بہت کثرت ہے۔ قول بغیر عمل کے کچھ قدر نہیں رکھتا بلکہ وہ تم پر حجت ہے نہ کہ قرب الٰہی کا راستہ قول بلا عمل ایسا ہے جیسے بلا دروازے کا گھر جس میں کچھ حق آسائش نہ ہو یا ایسا خزانہ جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ صورت بغیر روح کے ہے بُت ہے جس کے نہ دونوں ہاتھ ہیں اور نہ دونوں پیر اور نہ اس میں پکڑنے کی قوت ہے۔ تمہارے بڑے اعمال ایسے ہیں جیسے جسم بغیر روح کے۔ روح تو اخلاص و توحید اور قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت قدم رہنا ہے ایسا نہ کرو بلکہ تم اس کے برعکس عمل کرو اچھے رہو گے۔ خدا کے احکام کو بجا لاؤ اس کے ممنوعات سے باز رہو اور تقدیر کی موافقت کرو۔ مخلوق میں سے ایک دو ہی ایسے ہیں جن کے قلب انس ومشاہدہ قرب الٰہی کی شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں پس انہیں تقدیری غموں اور بلاؤں کا احساس بھی نہیں ہوتا ان کی مصیبتوں کے تمام دن گزر جاتے ہیں اور اس کا ان کو علم بھی نہیں ہوتا پس وہ اللہ عزوجل کی حمد و شکر گزاری کرتے رہتے ہیں وہ نزول بلا کے وقت گویا موجود ہی نہیں رہتے تاکہ وہ خدا پر اعتراض کر سکیں ان پر ویسی ہی آفتیں نازل ہوتی ہیں جیسی تم پر پس بعض ان میں سے وہ ہیں جو صبر کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آفتوں سے اور ان پر صبر سے غائب ہو جاتے ہیں انہیں کچھ خبر ہی نہیں ہوتی تکلیف سے صبر کرنا ضعف ایمان سے اس کے بچپن میں ہوا کرتا ہے اور صبر کا بلا تکلف آ جانا اس کے جوان قریب البلوغ ہونے کے وقت ہوتا ہے اور اس کے کمال جوانی کے پہنچ جانے کے وقت موافقت ہوتی ہے اور راضی برضائے الٰہی ہو جانا اس کے قرب کے وقت ہوتا ہے اور وہ اپنے

بعلمه إلى ربه عز وجل والغيبة و
الفناء عند وجود القلب والسر عند
الحق عز وجل فهي حالة المشاهدة
والمحادثة يفنى باطنه يفنى وجوده ويمحى
بالإضافة إلى الخلق ويوجد عند الحق
عز وجل يمحى ويذوب هنالك ذوبانًا
ثم إذا شاء الحق عز وجل أنشره إذا
أراد أعاده إعادة وجمع متلاشيه
ومتفرقه كما جمع أجساد الخلق يوم
القيامة بعد التقطع والتمزق يجمع
عظامهم ولحومهم وشعورهم ثم
يأمر إسرافيل بنفخ الأرواح فيها هذا
في حق الخلق أما هؤلاء يعيدهم بلا
واسطة نظرة تفنيهم ونظرة تعيدهم
شرط المحبة أن لا تكون لك إرادة
مع محبوبك وأن لا تشتغل عنه بدنيا
ولا آخرة ولا خلق محبة الله عز و
جل ليست هينة حتى يدعيها كل
[illegible] كم ممن يدعيها وهي
بعيدة عنه وكم ممن لا
يدعيها وهي عندها لا تحقروا
أحدًا من المسلمين فإن أسرار
الحق عز وجل مبذورة فيهم
يا معاشر المسلمين كثيرًا تواضعوا في أنفسكم ولا
تتكبروا على عباد الله عز وجل

علم سے رب عز وجل کی طرف نظر کرتا ہے اور غیبت و فنا
مطلق وقت پائے جانے قلب و سر کے حق تعالیٰ کی حضوری
میں ہوتی ہے پس یہی حالت مشاہدہ اور ہمکلامی کی ہے اس حالت
میں اس کا باطن اور اس کا وجود فنا ہو جاتا ہے اور وہ بمقابلہ مخلوق
کے محو ہو جاتا ہے اور وہ حق عز وجل کی حضوری میں پایا جاتا ہے
وہاں محو ہو کر پورے طور سے پگھل جاتا ہے۔ بقا کا درجہ مل جاتا ہے
پھر جب حق عز وجل چاہتا ہے اس کو زندہ کر دیتا ہے
اور جب چاہتا ہے اس
کو واپس کر لیتا ہے اور اس کے منتشر و متفرق اجزاء کو جمع کر
دیتا ہے جیسے کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کے بدنوں کو
ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور پھٹ جانے کے
باوجود جمع کر دے گا اور ان کی ہڈیوں اور گوشت اور بالوں کو جمع
کر دے گا۔ اسرافیل علیہ السلام کو ان میں روحوں کے پھونکنے کا
حکم دے گا یہ تو عام مخلوق کے حق میں ہو گا لیکن اہل اللہ کا اعادہ
بغیر واسطہ ہو گا فقط نظر الٰہی ان کو فنا کرتی ہے اور اسی کی نظر ان
کا اعادہ فرمائے گی۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ تیرا ارادہ محض اپنے
محبوب کے ساتھ ہو اور تجھ کو اس محبوب سے کوئی چیز اور مخلوق
دنیا و آخرت میں روک نہ سکے۔ خدا کی قسم محبت اللہ عز وجل کی
آسان نہیں ہے جو ہر ایک اس کا دعویٰ کرنے لگے۔ کتنے
لوگ ہیں جو اس کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ محبت ان سے دور
ہوتی ہے اور کتنے ایسے ہیں جو محبت کے دعویدار نہیں حالانکہ
محبت ان کے نزدیک موجود ہوتی ہے مسلمانوں میں سے تم
کسی کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو کیوں کہ اسرار الٰہی ان میں تخم بیج کے
بکھیر دیے گئے ہیں۔ اے گروہ مسلماں! اپنے نفسوں میں بہت
تواضع اختیار کرو اور اللہ عز وجل کے بندوں پر غرور و تکبر نہ کرو

تَنَبَّهُوْا مِنْ غَفَلَاتِكُمْ مَا اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ غَفْلَةٍ
عَظِيْمَةٍ كَاَنَّكُمْ قَدْ حُوْسِبْتُمْ وَعَبَرْتُمُ
الصِّرَاطَ وَرَاَيْتُمْ مَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ
مَا هٰذَا اِلَّا غُرُوْرٌ عَظِيْمٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَدْ
عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَعَاصِيَ كَثِيْرَةً وَهُوَ لَا
يَتَفَكَّرُ فِيْهَا وَلَا يَتُوْبُ مِنْهَا وَيَظُنُّ اَنَّهَا قَدْ نُسِيَتْ
هِيَ مَكْتُوْبَةٌ فِيْ صَحَائِفِكُمْ بِتَوَارِيْخِ اَوْقَاتِهَا
يُحَاسَبُ اَوْ يُعَاقَبُ عَلَى الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ
مِنْهَا اِسْتَيْقِظُوْا يَا غُفَّلُ اِنْتَبِهُوْا يَا نِيَامُ
تَعَرَّضُوْا لِرَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنِ
اشْتَدَّتْ مَعَاصِيْهِ وَزَلَّاتُهٗ وَاَصَرَّ عَلَيْهَا
وَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْدَمْ فَقَدْ جَاءَ يُرِيْدُ
اَلْكُفْرَ اِنْ لَمْ يَتَدَارَكِ الْاَمْرَ يَا مُبَارَكُ
آخِرَةٍ يَا طَالِبَ الْخَلْقِ بِلَا خَالِقٍ مَا تَخَافُ سِوَى
الْفَقْرِ مَا تَرْجُوْا سِوَى الْغِنٰى۔

وَيْحَكَ الرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ لَا يَزِيْدُ
وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ اَنْتَ تَتَّهِمُ
فِيْ ضَمَانِ الْحَقِّ حَتّٰى مَتٰى حِرْصُكَ عَلٰى طَلَبِ
مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ حِرْصُكَ مَنَعَكَ عَنِ
الذَّهَابِ اِلَى الْعُلَمَاءِ وَمَجَالِسِ الْخَيْرِ تَخَافُ
اَنْ تَنْقُصَ اَرْبَاحُكَ وَاَنْ يَقِلَّ رِزْقُكَ۔

وَيْحَكَ مَنْ اَطْعَمَكَ وَاَنْتَ فِيْ
بَطْنِ اُمِّكَ اَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ وَعَلَى الْخَلْقِ
وَدَنَانِيْرِكَ وَدَرَاهِمِكَ وَعَلٰى بَيْعِكَ وَشِرَائِكَ عَلٰى
سُلْطَانِ بَلَدِكَ كُلُّ مَنِ اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ

اپنی غفلتوں سے ہوشیار ہو جاؤ تم تو بڑی بھاری غفلت میں ہو گویا تمہارا محاسبہ حساب و کتاب ہو گیا ہے اور تم نے پل صراط عبور کر لیا ہے اور جنت میں تم نے اپنے مکان دیکھ لیے ہیں۔ نہیں ہے یہ مگر بہت بڑا دھوکہ۔ سوچو! تم میں سے ہر ایک نے اللہ عزوجل کے بہت گناہ کیے ہیں اور وہ اس میں تفکر ہی نہیں کرتا اور نہ ان سے توبہ کرتا ہے اور یہ گمان رہتا ہے کہ تحقیق وہ گناہ بھلا دیے گئے ہیں وہ تو تمہارے نامۂ اعمال میں تاریخ وار درج ہیں وقتوں کے ساتھ۔ ان میں سے قلیل و کثیر سب پر حساب و عقاب کیا جائے گا۔ اے غافلو! جاگو۔ اے سونے والو! ہوشیار ہو جاؤ؛ پروردگار عزوجل کی رحمت کے سامنے آ جاؤ۔ اے بندو بہ تحقیق تم اور تمہارے تابعدار کوئی بھی ہو جس کے گناہ اور لغزشیں زیادہ ہو گئیں اور وہ اس پر اڑا رہا اور توبہ و ندامت نہ کی تو اس نے اگر جلد اس کی تلافی نہ کر لی تو سمجھ لے کہ کفر کا قاصد آ گیا۔ اے دنیا کے بغیر آخرت طلب کرنے والے۔ اے خلق کو بغیر خالق کے چاہنے والے تو محتاجی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور نہ امیری کے سوا کسی کی آرزو کرتا ہے۔

تجھ پر افسوس! رزق تو مقسوم ہے جو گھٹ بڑھ نہیں سکتا اور نہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے تو خدا کی ضمانت میں شک کرنے والا ہے جو تیرے لیے مقسوم نہیں ہوا اس کی طلب پر حرص کرنے والا ہے تجھ کو تیری حرص نے عالموں کے پاس حاضر ہونے اور مجالس خیر کی حاضری سے روک دیا ہے۔ تو ڈرتا ہے کہ تیرے منافع کم ہو جائیں گے اور تیرے اوزنٹ کم ہو جائیں گے۔

تجھ پر افسوس تو جب ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو تجھ کو کس نے کھلایا تھا۔ آج تو اپنی ذات پر اور خلق پر اور اپنی اشرفیاں اور روپوں پر، اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر کے حاکم پر بھروسہ کرنے والا ہے۔ ہر وہ چیز جس پر تو نے اعتماد و بھروسہ کیا ہے وہ تیرا معبود

وَكُلُّ مَنْ خِفْتَهٗ وَرَجَوْتَهٗ فَهُوَ اِلٰهُكَ
كُلُّ مَنْ رَاَيْتَهٗ فِي الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَلَمْ تَرَ ذٰلِكَ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيْهِ
فَهُوَ اِلٰهُكَ عَنْ قَرِيْبٍ تَرٰى خَبَرَكَ يَاْخُذُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ
وَبَطْشَكَ وَمَالَكَ وَجَمِيْعَ مَا اعْتَمَدْتَ
عَلَيْهِ دُوْنَهٗ وَيَقْطَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ
وَيُقَسِّيْ قُلُوْبَهُمْ عَلَيْكَ وَيَقْبِضُ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكَ يَعْزِلُكَ عَنْ شُغْلِكَ وَيُغْلِقُ
الْاَبْوَابَ فِيْ وَجْهِكَ وَيُرَدِّدُكَ مِنْ
بَابٍ اِلٰى بَابٍ وَلَا يُعْطِيْكَ لُقْمَةً وَلَا
ذَرَّةً وَاِذَا دَعَوْتَهٗ فَلَا يُجِيْبُكَ كُلُّ
ذٰلِكَ لِشِرْكِكَ بِهٖ وَاعْتِمَادِكَ عَلٰى
غَيْرِهٖ وَطَلَبِكَ نِعْمَةً مِّنْ غَيْرِهٖ وَ
اسْتِعَانَتِكَ بِهَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ هٰذَا قَدْ
رَاَيْتُهٗ جَرٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ
وَهُوَ الْاَغْلَبُ فِي الْعَاصِيْنَ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَدَارَكَ الْاَمْرَ بِالتَّوْبَةِ فَيَقْبَلُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَتَهٗ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ
بِالرَّحْمَةِ وَيُعَامِلُهٗ بِالْكَرَمِ وَاللُّطْفِ
يَا خَلْقَ اللّٰهِ تُوْبُوْا يَا عُلَمَاءُ يَا فُقَهَاءُ
يَا زُهَّادُ يَا عُبَّادُ مَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ يَحْتَاجُ
اِلَى التَّوْبَةِ اَخْبَارُكُمْ عِنْدِيْ فِيْ حَيَاتِكُمْ
وَمَمَاتِكُمْ اِذَا اُشْكِلَتْ عَلَيَّ اَوَائِلُ
اُمُوْرِكُمْ اِنْكَشَفَتْ لِيْ فِيْ اٰخِرِهَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ

اور ہر ایک وہ جس سے تو ڈرا اور جس سے تو نے آرزو کی پس وہ تیرا معبود ہے ہر ایک وہ جس پر تو نے نقصان و نفع میں نظر ڈالی اور یہ خیال نہ کیا کہ حق عزوجل نے اس کے ہاتھوں پر تیرا کام کر دیا ہے پس وہ تیرا معبود ہے۔ عنقریب تجھے اپنی خبر معلوم ہو جائے گی حق عزوجل تجھ سے تیرے کان اور آنکھ اور قوت اور تیرا مال اور تمام وہ چیزیں جن پر خدا کے سوا تو نے اعتماد کیا تھا سب چھین لیگا اور تیرے اور تیرے خلق کے درمیان میں تعلق قطع کر دے گا اور ان کے دلوں کو تیرے اوپر سخت کر دے گا اور ان کے ہاتھ تیری طرف سے باندھ دے گا اور تجھے تیرے شغلوں سے معزول کر دے گا اور تمام دروازے تیرے اوپر بند کر دے گا۔ تجھے ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر در بدر پھرائے گا اور وہ تجھے ایک لقمہ اور ایک ذرہ نہ دے گا اور جب تو اسے پکارے گا وہ تجھے جواب نہ دے گا۔ یہ سب کچھ تیرے شرک اور غیر خدا پر اعتماد کرنے اور غیر اللہ سے خدا کی نعمت طلب کرنے اور گناہوں پر نعمتوں سے مدد چاہنے کی وجہ سے ہوگا میں نے یہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ اکثر ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ برتاؤ نافرمانوں میں اغلب ہیں اور بعض گنہگاروں میں سے وہ بھی ہیں جو گناہوں کی توبہ سے تلافی کر لیتے ہیں پس حق عزوجل ان کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے اور ان کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور ان سے کرم و لطف کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اے مخلوق الٰہی توبہ کرو۔ اے عالمو! اے فقیہو اور اے زاہدو اور اے عابدو! تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو توبہ کا محتاج نہ ہو۔ میرے پاس تمہاری زندگی و موت کے حالات و خبریں ہیں جب مجھ پر تمہارے ابتدائی امور مشکل و مشتبہ ہو جاتے ہیں تو آخر کار تمہاری موت کے وقت وہ سب مجھ پر منکشف

إِذَا خَفِيَ عَلَيَّ أَصْلُ مَالِ أَحَدِكُمْ انْتَظَرْتُ خُرُوجَهُ فَإِنْ خَرَجَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَفُقَرَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَالِحِ الْخَلْقِ وَعَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ حَلَالٌ وَإِنْ خَرَجَ عَلَى الصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَ تَحْصِيلِهِ كَانَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ حَلَالٌ طَلْقٌ لَسْتُ مَعَكُمْ فِي أَسْوَاقِكُمْ وَلٰكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَيِّنُ لِي أَمْوَالَكُمْ بِهٰذِهِ الطَّرِيقَةِ وَبِغَيْرِهَا مِنَ الطُّرُقِ۔

يَا غُلَامُ احْذَرْ أَنْ يَرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهِ فَيَمْقُتَكَ احْذَرْ أَنْ يَرَى فِي قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهِ أَوْ رَجَاءَ غَيْرِهِ أَوْ حُبَّ غَيْرِهِ طَهِّرُوا قُلُوبَكُمْ مِنْ غَيْرِهِ لَا تَرَوُا الضَّرَّ وَالنَّفْعَ إِلَّا مِنْهُ أَنْتُمْ فِي دَارِهِ وَضِيَافَتِهِ۔

يَا غُلَامُ كُلُّ مَا تَرَاهُ مِنَ الْوُجُوهِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَتُحِبُّهُ فَهُوَ حُبٌّ نَاقِصٌ أَنْتَ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ الْحُبُّ الصَّحِيحُ الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ حُبُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي تَرَاهُ بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ وَهُوَ حُبُّ الصِّدِّيقِينَ الرُّوحَانِيِّينَ مَا أَحَبُّوا بِالْإِيمَانِ بَلْ بِالْإِيقَانِ وَالْعِيَانِ كُشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ أَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ فَرَأَوْا مَا فِي الْغَيْبِ رَأَوْا مَا لَا يُمْكِنُهُمْ شَرْحُهُ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَكَ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ أَقْسَامُكُمْ مُودَعَةٌ عِنْدَ الدُّنْيَا إِلَى أَوْقَاتٍ

ہو جاتے ہیں جب تمہارے مال کی اصلی حالت مجھ پر پوشیدہ رہتی ہے تو میں اس کے مصارف کا منتظر رہتا ہوں پس اگر وہ مال اولاد اور اہل وعیال کے نفقہ اور حق عزوجل کے فقراء اور خلق کی مصلحتوں میں صرف ہوتا ہے تو میں یہ جان لیتا ہوں کہ اس کے حاصل کرنے کی اصل حق عزوجل پر توکل ہے اور بلاشک یہ مال حلال مطلق ہے۔ میں تمہارے ساتھ بازاروں میں نہیں رہتا ہوں اور لیکن حق عزوجل مجھ پر تمہارے مالوں کا حال ان طریقوں کا اور نیز دوسرے طریقوں سے ظاہر فرما دیتا ہے۔

اے غلام! تو اس امر سے ڈر کہ حق عزوجل تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف نہ دیکھے پس اس وقت تو رسوا ہو جائے گا اس سے بچ کہ وہ تیرے دل میں اپنے غیر کا خوف یا اپنے غیر کی آرزو یا کسی غیر کی محبت دیکھے تم اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کر لو۔ ہر نقصان و نفع کا اسی کی طرف سے خیال کرو تم تو اس کے گھر میں اور اس کی مہمانی میں ہو۔

اے غلام! تو جو خوبصورت چہروں کو دیکھ کر ان کو چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے تو اس پر سزا کا مستحق ہے۔ صحیح محبت جس میں کبھی تغیر نہ آئے اللہ عزوجل کی محبت ہے اور وہی ایسی ہے جس کو تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھے گا اور وہی صدیقوں روحانیوں کی محبت ہے انہوں نے محض بوجہ ایمان محبت نہیں کی بلکہ یقین و معائنہ سبب و محبت ہوا ان کے قلب کی آنکھوں سے پردے کھول دیے گئے پس ان کو تمام وہ چیزیں جو غیب میں ہیں نظر آ گئیں ایسی چیز دیکھی جن کا بیان ممکن ہی نہیں ہے۔

اے اللہ! عفو و عافیت کے ساتھ اپنی محبت عطا فرما تمہارے مقسوم حصے دنیا کے پاس متعین وقتوں تک کے لیے

مَعْلُومَةٍ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ مِنْ تَسْلِيمِهَا إِلَيْكُمْ وَقْتَ مَجِيءِ الْإِذْنِ مِمَّنْ مَلَّكَهَا هِيَ تَضْحَكُ بِالْخَلْقِ وَتُخَرِّبُ عُقُولَهُمْ وَتَسْتَهْزِئُ بِهَا وَتَضْحَكُ مِمَّنْ يَطْلُبُ مِنْهَا مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ مِنْهَا وَمِمَّنْ يَطْلُبُ قِسْمَهُ مِنْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۔

يَا قَوْمُ إِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنْ بَابِهَا وَأَقْبَلْتُمْ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ وَتَبِعَتْكُمْ اُطْلُبُوا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَقْلَ إِذَا أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَهَا مُرِّي غُرِّي غَيْرَنَا نَحْنُ قَدْ عَرَفْنَاكِ قَدْ رَأَيْنَاكِ قَدْ عَرَفْنَا مَخْبَرَكِ لَا تَتَبَهْرَجِي عَلَيْنَا فَإِنَّ دِينَارَكِ مُحَسَّبٌ (مخشلب) زِينَتُكِ عَلَى صَنَمٍ مُجَوَّفٍ مِنْ خَشَبٍ لَا رُوحَ فِيهِ أَنْتِ ظَاهِرَةٌ بِلَا مَعْنًى مَنْظَرٌ بِلَا مَخْبَرٍ الْمَنْظَرُ وَالْمَخْبَرُ لِلْآخِرَةِ لَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الدُّنْيَا عِنْدَ الْقَوْمِ هَرَبُوا مِنْهَا وَلَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ غَابُوا عَنْهُمْ وَهَرَبُوا مِنْهُمْ وَاسْتَوْحَشُوا مِنْهُمْ وَاسْتَأْنَسُوا بِالصَّحَارِي وَالْبَرَارِي وَالْخَرَابِ وَالْكُهُوفِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ السَّائِحِينَ فِي الْأَرْضِ تَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَالْجِنُّ عَلَى صُوَرٍ غَيْرِ صُوَرِهِمْ يَظْهَرُونَ لَهُمْ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَلَى صُوَرِ الزُّهَّادِ وَالرُّهْبَانِ بِاللِّحَاءِ وَعَلَى صُوَرِ الْمُرْدَانِ وَعَلَى صُوَرِ الْوُحُوشِ يَظْهَرُونَ فِي أَيِّ صُورَةٍ أَرَادُوا وَالصُّورَةُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ

جن کا علم خدا کو ہے امانت رکھ دیئے گئے ہیں ان کے مالک کی طرف سے اجازت مل جانے کے بعد کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ تم کو وہ حصہ سپرد نہ کردے دنیا مخلوق اور ان کی خرابیٔ عقل پر ہنستی اور استہزاء کرتی ہے اور جو دنیا سے غیر مقسوم حصہ طلب کرتا ہے اس پر نیز اس پر جو بغیر اذنِ الٰہی اپنے مقسوم کی اس سے خواہش کرے ہنستی رہتی ہے مذاق کرتی ہے۔

اے قوم! اگر تم دنیا کے دروازے سے منہ پھیر لو اور حق عزوجل کے دروازے کو منہ کر لو تو دنیا نکل کر خود تمہارے پیچھے آئے گی تم اللہ عزوجل سے عقل کی طلب کرو۔ جب دنیا اولیاء اللہ کی طرف آتی ہے تو وہ اس سے کہتے ہیں چلی جا اور کسی کو دھوکا دے ہم تو تجھے پہچان چکے ہیں ہم نے تجھے دیکھ لیے تحقیق ہم تیرے حسن و ہیئت کو دیکھ چکے ہیں ہم پر اپنا کھوٹا پن ظاہر نہ کر۔ تیری اشرفی خراب ہے تیری زینت لکڑی کے اس خالی بُت کی طرح ہے جس میں روح نہیں تو ظاہر بلا معنی ہے اور تو بغیر حقیقت کا دکھاوا ہے۔ حقیقۃً دیکھنے اور کہنے کے قابل آخرت ہے۔ جب اولیاء اللہ پر دنیا کے عیب ظاہر ہو گئے تو وہ اس سے بھاگے اور جب ان پر مخلوق کے عیب ظاہر ہوئے تو وہ ان سے غائب ہو گئے اور بھاگے اور ان سے وحشت کرنے لگے اور جنگلوں اور ویرانوں اور غاروں اور جن و ملائکہ سے جو کہ زمین میں سیاحت کرنے والے ہیں۔ اُنس پکڑ لیا فرشتے اور جن ان کے پاس غیر صورتوں میں آتے ہیں بعض اوقات میں وہ زاہدوں اور راہبوں کی صورت میں ڈاڑھیوں کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے اور کبھی مردوں کی صورت میں اور کبھی وحشی جانوروں کی صورت میں فرشتے اور جن جونسی صورت میں چاہیں ظاہر ہوتے ہیں۔ فرشتوں اور جنوں

كَثِيَابٍ مُعَلَّقَةٍ عِنْدَ اَحَدِكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ يَلْبَسُ اَيَّهَا شَاءَ اَلْمُرِيْدُ الصَّادِقُ فِيْ اِرَادَتِهِ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَدَايَةِ اَمْرِهٖ يَضِيْقُ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ وَعَنْ سَمَاعِ كَلِمَةٍ مِّنْهُمْ وَعَنْ رُؤْيَةِ ذَرَّةٍ مِّنَ الدُّنْيَا لَا يَقْدِرُ اَنْ يَّرٰى شَيْئًا مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ يَكُوْنُ قَلْبُهٗ تَائِهًا وَعَقْلُهٗ غَائِبًا وَبَصَرُهٗ شَاخِصًا لَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَقَعَ يَدُ الرَّحْمَةِ عَلٰى رَاْسِ قَلْبِهٖ فَيَاْتِيْهِ السُّكْرُ لَا يَزَالُ سَكْرَانَ حَتّٰى يَسْتَنْشِقَ رَائِحَةَ الْقُرْبِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يُفِيْقُ وَاِذَا تَمَكَّنَ فِيْ تَوْحِيْدِهٖ وَاِخْلَاصِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمِهٖ بِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ لَهٗ حَصَلَ لَهُ الثَّبَاتُ عَلٰى تَكَلُّمِ الْخَلْقِ تَاْتِيْهِ الْقُوَّةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَحْمِلُ اَثْقَالَهُمْ مِنْ غَيْرِ كُلْفَةٍ يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَيَطْلُبُهُمْ وَيَكُوْنُ كُلُّ شُغْلِهٖ فِيْ مَصَالِحِهِمْ وَهُوَ لَا يَغْفُلُ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَلزَّاهِدُ الْمُبْتَدِئُ فِيْ زُهْدِهٖ يَهْرُبُ مِنَ الْخَلْقِ وَالزَّاهِدُ الْكَامِلُ فِيْ زُهْدِهٖ لَا يُبَالِيْ مِنْهُمْ لَا يَهْرُبُ مِنْهُمْ بَلْ يَطْلُبُهُمْ لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ عَارِفًا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَهْرُبُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ سِوَاهُ اَلْمُبْتَدِئُ يَهْرُبُ

کے نزدیک مختلف شکلیں بدلنا ایسا ہے جیسے تمہارے گھر میں لٹکے ہوئے مختلف کپڑے، جسے چاہا پہن لیا۔ مرید جو خدا سے ارادت میں سچائی والا ہوتا ہے اپنے ابتدائی معاملہ میں خلق کے دیکھنے اور ان سے ایک کلمہ سننے اور دنیا کے ایک ذرّے کے دیکھنے سے بھی تنگی کرتا ہے وہ مخلوقات میں سے کسی ایک شے کے دیکھنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا اس کا قلب ابتدائً حیران ہوتا ہے اور عقل غائب اور اس کی آنکھ پتھرائی ہوئی رہتی ہے۔

ایسی حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ رحمت کا ہاتھ اس کے قلب کے سر پر آ جائے پھر اس وقت اس کو ایک نشہ آ جاتا ہے اور پھر وہ ہمیشہ مست رہتا ہے یہاں تک کہ قربِ الٰہی کی بو اس کے دماغ میں پہنچتی ہے اس وقت یہ افاقہ میں آ جاتا ہے بعدہٗ جب وہ توحید اور اخلاص اور معرفتِ الٰہی اور علم و محبتِ خداوندی میں قرار پکڑنے والا ہو جاتا ہے تو اس کو ثابت قدمی اور مخلوق کی گنجائش حاصل ہو جاتی ہے اس کے پاس حق عزوجل کی طرف سے ایک قوت آ جاتی ہے پس اس وقت بغیر تکلیف کے ان کے بوجھ اپنے اوپر لاد لیتا ہے مخلوق سے قریب ہو جاتا ہے اور ان کا طالب بنتا ہے۔

اور تمام مشغلہ اس کا ان کی مصلحتوں میں ہوتا ہے اور وہ اس حالت میں ایک لمحہ کو بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا اس سے اعراض نہیں کرتا۔ زاہد مبتدی ابتدا میں خلق سے بھاگتا ہے اور زاہد کامل اپنے زہد میں کچھ بھی ان کی پرواہ نہیں کرتا نہ ان سے بھاگتا ہے بلکہ ان کی خواستگاری کرتا ہے کیوں کہ وہ تو عارف باللہ ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے تو وہ نہ کسی شے سے بھاگتا ہے اور نہ وہ کسی شے سے سوا خدا کے ڈرتا ہے مبتدی فاسقوں اور گنہگاروں سے بھاگتا ہے اور منتہی ان کو طلب

كَيْفَ لَا يَطْلُبُهُمْ وَكُلُّ دَوَائِهِمْ عِنْدَهٗ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَضْحَكُ فِيْ وَجْهِ الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ مَنْ كَمُلَتْ مَعْرِفَتُهٗ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَارَ دَالًّا عَلَيْهِ يَصِيْرُ شَبَكَةً يَصْطَادُ بِهَا الْخَلْقَ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتّٰى يَنْهَزِمَ إِبْلِيْسُ وَجُنْدُهٗ يَأْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ أَيْدِيْهِمْ يَا مَنِ اعْتَزَلَ بِزُهْدِهٖ مَعَ جَهْلِهٖ تَقَدَّمْ وَاسْمَعْ مَا أَقُوْلُ يَا زُهَّادَ الْأَرْضِ تَقَدَّمُوْا خَرِّبُوْا صَوَامِعَكُمْ وَاقْتَرِبُوْا مِنِّيْ قَدْ قَعَدْتُمْ فِيْ خَلَوَاتِكُمْ مِنْ غَيْرِ أَصْلٍ مَا وَقَعْتُمْ بِشَيْءٍ تَقَدَّمُوْا وَالْتَقِطُوْا أَثْمَارَ الْحِكَمِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مَا أُرِيْدُ مَجِيْئَكُمْ لِيْ بَلْ أُرِيْدُهٗ لَكُمْ۔

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ تَتْعَبُ حَتّٰى تَتَعَلَّمَ الصَّنْعَةَ تَبْنِيْ وَتَنْقُضُ أَلْفَ مَرَّةٍ حَتّٰى تُحْسِنَ تَبْنِيْ مَا لَا يَنْتَقِضُ إِذَا فَنِيْتَ فِي الْبِنَاءِ وَالنَّقْضِ بَنٰى لَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِنَاءً لَا يَنْتَقِضُ۔

يَا قَوْمُ مَتٰى تَعْقِلُوْنَ مَتٰى تُدْرِكُوْنَ الَّذِيْ أُشِيْرُ إِلَيْهِ طُوْفُوْا عَلٰى مُرِيْدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا وَقَعْتُمْ بِهِمْ

کرتا ہے اور وہ کیسے طلب نہ کرے کیوں کہ ان کی ہر قسم کی دوا تو اس کے پاس موجود ہے۔ اور اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا نہیں ہنستا فاسق کے منہ پر مگر عارف باللہ جو معرفت الٰہی میں کامل ہو جاتا ہے وہ خدا کی طرف رہنما بن جاتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت کرتا ہے وہ ایک شکاری کا سا جال بن جاتا ہے جس کے ذریعہ سے مخلوق کا دنیا کے سمندر سے شکار کرتا رہتا ہے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا اس کو ایسی قوت عطا فرما دی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے شیطان اور اس کے لشکر کو یہ عارف شکست دے دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ان کے پنجہ سے چھڑا لیتا ہے۔ اے زاہد بن کر جہالت کو ساتھ لیے ہوئے گوشہ نشینی اختیار کرنے والے آگے آ اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے سُن اے روئے زمین کے زاہدو آگے آؤ اپنے خلوت خانوں کو ویران کر دو اور مجھ سے قریب ہو جاؤ تم اپنے خلوت خانوں میں بغیر کسی اصل کے بیٹھ گئے ہو۔ تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے آگے بڑھو اور حکمت و دانائی کے میوے چنو اللہ تم پر رحم کرے میں تمہارا آنا اپنے نفع کے لیے نہیں چاہتا ہوں بلکہ تمہاری ہی غرض کے لیے چاہتا ہوں۔

اے غلام! تو حاجت مند ہے کہ محنت کرے تا کہ کوئی صنعت پیشہ سیکھ لے تو ہزار مرتبہ بناتا توڑتا ہے تاکہ تجھے ایسی اچھی عمارت بنانی آجائے جو پھر نہ ٹوٹے جب تو بنانے اور توڑنے میں خود فنا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایسی عمارت بنا دے گا جو ٹوٹ نہ سکے گی۔

اے قوم! تم کب سمجھو گے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں کب معلوم کرو گے تم حق عزوجل کے طالبوں مریدوں کے پاس آمد و رفت کرو جب ان سے ملاقات ہو جائے تو تم

فاخدموهم باموالکم وانفسکم المریدون
الصادقون لهم روائح لهم علامات ظاهرة
نیرة علی وجوههم ولکن الآفة فیکم وفی
بصائرکم وفی افهامکم السقیمة ما تفرقون
بین الصدیق والزندیق بین الحلال والحرام
بین المسموم وغیر المسموم
بین
العاصی والطائع بین مرید الحق عز وجل
وبین مرید الخلق اخدموا الشیوخ العمال بالعلم
حتی یعرفوکم الاشیاء کما هی اجتهدوا فی
معرفة الحق عز وجل فانکم اذا عرفتموه
عرفتم ما سواه اعرفوه ثم احبوه اذا کنتم
ما ترونه باعین رؤسکم فانظروه باعین
قلوبکم اذا رایتم النعم منه احببتموه
ضرورة قال النبی صلی الله علیه وسلم
احبوا الله لما یغذیکم من نعمه واحبونی
بحب الله عز وجل لی۔
یا قوم قد غذاکم بنعمته وانتم
فی بطون امهاتکم وبعد خروجکم منها
ثم اعطاکم العوافی والقوی والبطش و
رزقکم طاعته وجعلکم مسلمین متبعین
لنبیه صلی الله علیه وآله وسلم فاین شکره
ومحبته لشکره ومحبته اذا رایتم النعمة
منه زالت محبة الخلق من قلوبکم العارف
بالله عز وجل المحب له الناظر الیه بعینی

اپنی جانوں اور مالوں سے ان کی خدمت کرو سچے مریدین عاشقانِ
خدا کے لیے خاص خوشبوئیں ہیں اور ظاہر چمکدار علامتیں ہیں ولیکن
تم میں اور تمہاری بینائیوں اور تمہاری ناقص سمجھوں میں آفتیں
ہیں تم درمیان صدیق و زندیق اور درمیان حلال و حرام زہریلے
ہوئے اور غیر زہریلے ہوسکتے ہیں اور نافرمان اور تابعدار میں اور
درمیان طالبِ خدا اور طالبِ خلق کے فرق نہیں کرتے تم ان
مشائخوں کی جو علم کے موافق عمل کرنے والے ہیں خدمت کرو
یہاں تک کہ وہ تمام چیزوں کی حقیقت سے تمہیں آشنا کریں
اور تم حق عزوجل کی معرفت حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ پس
بہ تحقیق جب تم پہچان لو گے اس کے ماسوا سب کو پہچان لو گے
تم اولاً اسے پہچانو پھر اسے محبوب بناؤ جب تم اس کو سر کی
آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہو تو اس کو اپنے قلب کی آنکھوں
سے دیکھو جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھو گے تو ضرور تم
خدا سے بھی محبت کرو گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اللہ تعالیٰ کو اس لیے دوست رکھو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں دیتا ہے
غذا کھلاتا ہے اور مجھ کو اپنا دوست اس لیے بناؤ کہ اللہ عزوجل
مجھے دوست رکھتا ہے اس کی محبت سے میری محبت کرو۔
اے قوم! اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے تمہیں اس حالت میں
غذا دی کہ تم ماں کے پیٹوں میں تھے اور اس سے نکلنے کے بعد
بھی غذا دی۔ پھر تم کو عافیتیں اور قوتیں اور حملہ کرنے کی قوت عطا فرمائی
اور اس نے تم کو اپنی طاعت نصیب فرمائی اور اس نے تم کو مسلمان
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروی کرنے والا بنایا پس اس کا شکر
و محبت کہاں ہے جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے خیال کرو گے
تمہارے قلوب سے خلق کی محبت جاتی رہے گی۔ عارف باللہ
اس کی محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف قلب کی آنکھوں سے

قَلْبِهِ الَّذِيْ يَرَى الْإِحْسَانَ وَالْإِسَاءَةَ مِنْهُ لَا يُبْقِيْ لَهُ نَظَرٌ إِلَى مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَيُسِيْءُ مِنَ الْخَلْقِ إِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِحْسَانٌ رَاٰهُ بِتَسْخِيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ ظَهَرَتْ مِنْهُمْ إِسَاءَةٌ رَاٰهَا بِتَسْلِيْطِهِ يَنْتَقِلُ نَظَرُهُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ وَمَعَ ذٰلِكَ يُعْطِي الشَّرْعَ حَقَّهُ وَلَا يُسْقِطُ حُكْمَهُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ يَنْتَقِلُ مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ حَتّٰى يَتَقَوّٰى زُهْدُهُ فِي الْخَلْقِ وَالتَّرْكُ لَهُمْ وَالْإِعْرَاضُ عَنْهُمْ وَيَرْغَبُ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقْوٰى تَوَكُّلُهُ عَلَيْهِ يَذْهَبُ عَنْهُ أَخْذُ الْأَشْيَاءِ مِنَ الْخَلْقِ وَيَبْقٰى عِنْدَ أَخْذِهَا مِنَ الْخَلْقِ عَلٰى يَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَأَكَّدُ وَيَتَأَيَّدُ عَقْلُهُ الْمُشْتَرِكُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَيُزَادُ عَقْلٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

يَا فَقِيْرَ الْخَلْقِ يَا مُشْرِكًا بِهِمْ اِحْذَرْ أَنْ يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى مَا أَنْتَ فِيْهِ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ لِرُوْحِكَ بَابَهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِأَنَّهُ غَضْبَانُ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ مُعْتَمِدٍ عَلٰى غَيْرِهِ عَلَيْكَ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلٰى إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْلُوَ مَعَ الْمَوْلٰى

نظر کرنے والا۔ احسان وبرائی سب اسی کی طرف سے جانتا ہے اس کی نظر اس کی طرف جو اس کے ساتھ مخلوق میں سے بھلائی و برائی کرتا ہے نہیں جاتی بلکہ جو مخلوق میں سے اس پر احسان کرتا ہے اس کو وہ حق عزوجل کے سخر کرنے سے ہی سمجھتا ہے اور اگر مخلوق سے اس کو برائی پہنچتی ہے تو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے مسلط کر دینے سے جانتا ہے اس کی نظر خلق سے خالق کی طرف ہی جاتی ہے اور باوجود اس کے وہ شرع کا حق اس کو دیتا رہتا ہے اور وہ شرع کے حکم کو ساقط نہیں کرتا۔ عارف باللہ کا قلب ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ مخلوق میں اس کی بے رغبتی اور ان کا چھوڑ دینا اور ان سے روگردانی قوت پکڑ لیتی ہے اور حق عزوجل کی طرف رغبت کرتا ہے اور اس کا توکل خدا پر قوی ہو جاتا ہے اور مخلوق سے چیزوں کا لینا اور اس پر یہ خیال کہ مخلوق سے یہ لیا جاتا رہتا ہے صرف یہ خیال باقی رہتا ہے کہ اس کو حق سے بواسطہ خلق سے حاصل کیا ہے اور اس کی عقل جو کہ حق وخلق کے درمیان مشترک ہے مضبوط و مؤکد ہو جاتی ہے اور دوسری عقل زیادہ کر دی جاتی ہے اور عقل خاص اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

اے مخلوق کے محتاج! اور اے مشرک بالخلق اس بات سے ڈر کہ تجھے ایسی حالت پر کہیں موت نہ آجائے کہ تو اپنی حالت موجودہ پر ہو۔ ایسی حالت میں اللہ تیری روح کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے گا اور نہ وہ اس کی طرف دیکھے گا کیوں کہ وہ ہر مشرک پر جو اس کے غیر پر اعتماد رکھنے والا ہو سخت ناراض ہے تو دنیا سے علیحدگی کو لازم پکڑ پھر خلق سے علیحدگی کر پھر نفس سے علیحدگی کر پھر آخرت سے تنہائی کر پھر ماسوی اللہ سے جدائی کو اختیار کر۔ پھر جب تیرا ارادہ تنہائی و خلوت کا مولیٰ عزوجل کے ساتھ ہو۔

مَا خَلَا عَنْ وُجُوْدِكَ وَنَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَهَذَيَانِكَ۔
وَيْحَكَ تَقْعُدُ فِيْ صَوْمَعَتِكَ وَقَلْبُكَ
فِيْ بُيُوْتِ الْخَلْقِ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيْئِهِمْ وَهَدَايَاهُمْ
ضَاعَ زَمَانُكَ وَجَعَلْتَ لَكَ الْخَلْوَةَ بِلَا
مَعْنًى لَا تَتْعَبْ فِيْمَا لَمْ يُؤَهِّلْكَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ إِلَّا إِنْ لَمْ يَأْتِكَ التَّأَهُّلُ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَّا مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ
أَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ إِذَا أَرَادَ [illegible]
إِنَّمَا الْكَلَامُ عَلَى الْبَاطِنِ [illegible]
[illegible]
لَا يَنْفَعُكَ [illegible]
اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا أَقُوْلُ وَانْفَعْهُمْ بِمَا
أَقُوْلُ [illegible]

تو اپنے وجود و تدبیر اور فضول کو اس سب سے علیحدہ ہو جا۔
تجھ پر افسوس: تو اپنے خلوت خانہ میں بیٹھتا ہے اور تیرا قلب مخلوق کے گھروں میں ہوتا ہے تو ان کے آنے کا اور ان کے ہدیہ کا منتظر ہوتا ہے۔ تیرا زمانہ بیکار ضائع گیا اور تو نے بے معنی صورت بنائی جس چیز کا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل نہیں بنایا تو اس کا اپنے نفس کو اہل نہ سمجھ۔ اور اگر تجھ کو اللہ عزوجل کی طرف سے اہلیت عطا نہ ہوئی تو تو اور تمام مخلوق اس کے لانے پر قدرت نہیں رکھ سکتے جب خدا تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو وہ خود اس کو تیرے لیے مہیا کر دے گا۔ جب تیرا باطن صحیح نہیں اور قلب ماسوی اللہ سے خالی نہیں، تو تیری محض خلوت نشینی تجھے کیا نفع دے گی۔
اے اللہ: جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس سے مجھے اور سننے والوں کو اس کے سننے سے نفع دینا۔

المجلس الحادي والعشرون

وَقَالَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
الدُّنْيَا حِجَابٌ عَنِ الْآخِرَةِ وَالْآخِرَةُ
حِجَابٌ عَنْ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [illegible]
[illegible]
[illegible] بَلِ اخْرُجْ [illegible]
[illegible] حَتّٰى تَأْتِيَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
[illegible]

اکیسویں مجلس [21]

۱۵ ذی قعدہ ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت سے حجاب ہے اور آخرت پروردگار دنیا و آخرت سے حجاب ہے اور تمام مخلوق خالق سے حجاب ہے (عزوجل)، جب تو ان میں سے کسی چیز کے ساتھ ٹھیرے گا پس وہ تیرے لیے حجاب ہے تو خلق اور دنیا اور ماسوی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ ہو یہاں تک کہ تو اپنے سر کے قدموں اور ماسوی اللہ میں زہد کے صحیح ہو جانے سے ہر ایک سے برہنہ و جدا ہو کر

مُتَحَيِّرًا فِيْهِ مُسْتَغِيْثًا اِلَيْهِ مُسْتَعِيْنًا بِهٖ نَاظِرًا اِلٰى سَابِقَتِهٖ وَعِلْمِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ وُصُوْلُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَدَخَلَا عَلَيْهِ وَهُوَ قَرَّبَكَ وَاَدْنَاكَ وَاَحْيَاكَ وَوَلَّاكَ عَلَى الْقُلُوْبِ وَاَمَّرَكَ عَلَيْهَا وَجَعَلَكَ طَبِيْبًا لَّهَا فَحِيْنَئِذٍ اِلْتَفَتَّ اِلَى الْخَلْقِ وَالدُّنْيَا فَيَكُوْنُ اِلْتِفَاتُكَ اِلَيْهِمْ نِعْمَةً فِيْ حَقِّهِمْ وَاَخْذُكَ لِلدُّنْيَا مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَرَدُّهَا اِلٰى فُقَرَائِهِمْ وَاسْتِيْفَاؤُكَ لِقَسْمِكَ مِنْهَا عِبَادَةً وَّطَاعَةً وَّسَلَامَةً مَنْ اَخَذَ الدُّنْيَا عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ لَا تَضُرُّهٗ بَلْ يَسْلَمُ مِنْهَا وَيَصْفُوْ لَهٗ اَقْسَامُهٗ مِنْ نَتْنِ كَدَرِهَا اَلْوِلَايَةُ لَهَا عَلَامَةٌ فِيْ وُجُوْهِ الْاَوْلِيَاءِ يَعْرِفُهَا اَهْلُ الْفِرَاسَةِ اَلْاِشَارَاتُ تَنْطِقُ بِالْوِلَايَةِ لَا اللِّسَانُ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَبْذُلْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيَخْرُجُ بِقَلْبِهٖ مِنَ الْخَلْقِ وَالدُّنْيَا كَخُرُوْجِ الشَّعْرَةِ مِنَ الْعَجِيْنِ وَاللَّبَنِ وَهٰكَذَا مِنَ الْاُخْرٰى وَهٰكَذَا مِنْ جَمِيْعِ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ تُعْطِيْ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَاْكُلُ اَقْسَامَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ عَلٰى بَابِهٖ وَهُمَا قَائِمَتَانِ

ذاتِ الٰہی میں حیرت ناک بن کر اسی سے فریاد رسی چاہنے والا مدد مانگنے والا سابقۂ تقدیری و علمِ الٰہی کی طرف متوجہ ہونے والا ہو کر دروازۂ الٰہی تک آ جائے پس جب تیرے قلب و سر کا وہاں پہنچ جانا متحقق ہو جائے گا اور یہ دونوں بارگاہِ الٰہی میں داخل ہو جائیں گے تو وہ تجھے اپنا مقرب بنا لے گا اور اپنے سے نزدیک کرے گا اور تجھے حیات بخشے گا اور قلوب کا تجھ کو حاکم بنا دے گا اور ان پر تجھے امیر کر دے گا اور تجھ کو ان کا طبیب ٹھہرا دے گا اس وقت پھر تو خلق و دنیا کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور یہ تیری توجہ ان کی طرف ان کے حق میں نعمت ہوگی اور تیرا دنیا کو مخلوق کے ہاتھوں سے لینا اور اس کا فقیروں پر لٹا دینا اور اس میں سے اپنے مقسوم حصے پر قبضہ کر لینا، عبادت و اطاعت اور باعثِ سلامتی ہوگا جس نے دنیا کو اس حالت سے حاصل کیا تو دنیا اس کو ضرر نہ دے گی بلکہ وہ دنیا سے سلامتی میں رہے گا اور اس کے حصے دنیا کی خرابیوں سے پاک و صاف رہیں گے ولی اللہ لوگوں کے چہروں پر ولایت کی علامتیں نشان ہوتے ہیں جن کو اہلِ فراست دانائی والے ہی لوگ پہچانتے ہیں۔ ولایت کا اظہار اشارات سے ہوتا ہے نہ کہ زبان سے جو شخص اپنی فلاح و بہتری چاہے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس و مال کو حق عز و جل کے واسطے خرچ کرے اور وہ اپنے قلب کے ساتھ خلق و دنیا سے مثل نکلنے بال کے آٹے اور دودھ سے نکل جائے اور اسی طور سے آخرت اور جمیع ماسوی اللہ سے علیحدہ ہو جا۔ تب پس اس وقت تو ہر حق دار کا حصہ اس کو خدا کے روبرو عطا کرے گا اور تو دنیا و آخرت سے اپنے حصے حاصل کرے گا حالانکہ خدا کے دروازے پر حاضر ہوگا اور وہ دونوں خادم بنے

خادمتان لا تأكل قسمتك من الدنيا وهي قاعدة وأنت قائم بل كلها على باب الملك وأنت قاعد وهي قائمة والطبق على رأسها تخدم من هو واقف على باب الحق عز وجل وتذل من هو واقف على بابها كل منها على قدر الغنى والعز بالحق عز وجل. القوم رضوا من الله عز وجل بالإفلاس في الدنيا ورضوا منه بالآخرة أن يقربهم إليه ما يطلبون من الله عز وجل سوى الله علموا أن الدنيا مقسومة فتركوا الطلب لها وعلموا أن درجات الآخرة ونعيمها أيضا مقسومة بينهم فتركوا طلب ذلك والتعلق له لا يريدون سوى وجه الحق عز وجل إذا دخلوا الجنة لا يفتحون فيها أعينهم حتى يروا وجه الحق عز وجل الحبيب المحبوب والقلب من لم يكن قلبه مجردا عن الخلق والأسباب لا يقدر يسلك جادة النبيين والمرسلين والصالحين حتى يقنع باليسير من الدنيا ويسلم الكثير إلى يد القدرة لا تحرص على طلب الكثير فإنك تهلك إذا جاءك الكثير من الحق عز وجل من غير طلبك كنت محفوظا فيه.

کھڑے ہوئے ہوں گے نیز تیرے حصے قائم ہوں گے تو دنیا سے اپنا حصہ اس طور سے نہ کھا کر وہ بیٹھنے والی ہو اور تو کھڑا ہونے والا ہو بلکہ بادشاہ کے آستانہ پر بیٹھ کر اس حالت سے کھا کر دنیا اپنے سر پر طبق لیے ہوئے کھڑی ہو اور تو اسے کھائے۔ دنیا اس کی خدمت کرتی ہے جو حق عزوجل کے آستانہ پر ٹھہرنے والا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازہ پر ٹھہرنے والا ہوتا ہے تو دنیا اسے ذلیل کرتی ہے۔ تو دنیا سے غنا اور خداداد عزت کے ساتھ حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ اللہ عزوجل سے دنیا میں افلاس کے ساتھ راضی ہو گئے اور آخرت میں ان کی رضا مندی قرب الٰہی کے ساتھ ہو گی وہ اللہ عزوجل سے سوا کسی کو طلب نہیں کرتے انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ دنیا تقسیم کی جا چکی ہے لہٰذا انہوں نے دنیا کی طلب کو چھوڑ دیا اور انہوں نے جان لیا کہ درجات آخرت کے اور جنت کی نعمتیں بھی تقسیم کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس کی طلب اور اس کے لیے عمل کرنا بھی چھوڑ دیا ہے وہ خدا کی ذات کے سوا کسی چیز کو نہیں چاہتے۔ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو تاوقتیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا نظارہ جنت میں نہ دیکھیں گے، اپنی آنکھیں نہ کھولیں گے تو اپنے لیے تنہائی وجدائی کو دوست رکھ جس کا قلب خلق و اسباب سے خالی و جدا نہیں ہوتا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ وہ انبیاء و صالحین کے راستہ پر چل سکے تاوقتیکہ وہ قلیل دنیا پر قناعت کر لے اور کثیر کو ید قدرت کے حوالہ کر دے تو زیادہ دنیا کی طرف متوجہ ہو ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ جب زائد دنیا خدا کی طرف سے بلا تیرے اختیار کے تیرے پاس آ جائے تو تو اس میں محفوظ رہے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِظِ النَّاسَ بِعِلْمِكَ وَكَلَامِكَ يَا وَاعِظًا عِظِ النَّاسَ بِصَفَاءِ سِرِّكَ وَتَقْوٰى قَلْبِكَ وَلَا تَعِظْهُمْ بِتَحْسِيْنِ عَلَانِيَتِكَ مَعَ قُبْحِ سَرِيْرَتِكَ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهُمْ هٰذِهٖ سَابِقَةٌ وَلَا يَجُوْزُ الْوُقُوْفُ مَعَ السَّابِقَةِ وَالْاِتِّكَالُ عَلَيْهَا بَلْ تَجْتَهِدُ وَتَتَعَرَّضُ وَ تَبْذُلُ الْمَجْهُوْدَ تَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْقَانِ وَتَتَعَرَّضُ لِنَفَحَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُلَازِمُ الْمَوْقُوْفَ عَلٰى بَابِهٖ فَقُلُوْبُنَا تَجْتَهِدُ فِي اكْتِسَابِ الْاِيْمَانِ فَلَعَلَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَهَبُهٗ لَنَا مِنْ غَيْرِ كَسْبٍ وَّلَا تَعَبٍ مَا تَسْتَحْيُوْنَ يَصِفُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهٗ بِصِفَاتٍ يَّرْضَاهَا لَهٗ نَتَاَوَّلُوْنَهَا وَ تَرُدُّوْنَهَا عَلَيْهِ مَا يَسَعُكُمْ مَّا وَسِعَ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ مِنْ غَيْرِ تَشْبِيْهٍ وَّلَا تَعْطِيْلٍ وَّلَا تَجْسِيْمٍ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَوَفِّقْنَا وَجَنِّبْنَا الْاِبْتِدَاعَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ تو لوگوں کو اپنے عمل اور اپنے کلام سے نصیحت کیا کر اے واعظ! اپنے باطن کی صفائی اور قلب کے تقویٰ کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کر۔ ظاہر کو اچھا بنا کر باطن کی خرابی کے ساتھ وعظ کرنا بے سود ہے۔ ایسا وعظ نہ کہو۔ حق تعالےٰ نے قلوب مومنین میں ایمان کو اس سے قبل کہ وہ پیدا ہوں لکھ دیا ہے یہی سابقہ و تقدیر ہے اور اس سابقہ کے ساتھ ٹھہر جانا اور اس پر بھروسہ کر لینا جائز نہیں بلکہ تیری کوشش و توجہ لازمی ہے ایمان و ایقان کے حاصل کرنے کی کوشش کر اور اس میں اپنی جد وجہد کو پورے طور سے صرف کر دے اور حق تعالیٰ کی خوشبوؤں کی طرف توجہ کر اور اس کے دروازہ رحمت پر پڑا رہ۔ پس ہمارے قلوب کو ایمان کے حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے ہو سکتا ہے کہ حق عزوجل ہم کو ایمان بغیر کسب و مشقت کے عطا فرما دے لیکن جد وجہد ضروری ہے۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی حق عزوجل تو اپنے نفس کے لیے پسندیدہ صفتیں بیان کرتا ہے اور تم اس میں تاویلیں گھڑتے ہو اور اس کو اس پر رد کرتے ہو تمہارے علم میں ایسی گنجائش نہیں جیسی متقدمین صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں تھی[1] ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے جیسا کہ اس نے فرمایا بغیر تشبیہ و تعطیل اور بغیر تجسیم[2] کے۔

اے اللہ! تو ہم کو رزق دے اور ہم کو توفیق دے اور ہم کو نئی باتوں کے نکالنے سے بچا اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین!

---

[1] وہ ہر صفت کو بحکم کر مانتے اور اس پر بلا تاویل و تردید ایمان لاتے تھے تم بھی ان کی اقتدار کرو ۱۲

[2] تشبیہ کسی کے ساتھ متشابہ ہونا تعطیل بیکار ہو جانا، تجسیم جسم کا ہونا خدا نہ کسی کے ساتھ متشابہ ہے نہ بیکار، ہر وقت جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے نہ اس کیلئے جسم ہے وہ سراپا نور ہے اس کی ذات اور صفتوں پر ایمان لائیے متشابہات پر ہمارا ایمان ہے اس واسطے کہ استوا علی العرش ہے اور اس کے حقیقی معنی وہی جانتا ہے ۱۲ قادری غفرلہٗ

المجلس الثانی والعشرون — بائیسویں مجلس

قلب کو دنیا سے فارغ کر لینے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃً بِالرِّبَاطِ سَلْخَ ذِی الْقَعْدَۃِ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِ مِائَۃٍ بَعْدَ کَلَامٍ۔

آخر ذی قعدہ ۵۴۵ھ ہجری کو صبح کے وقت خانقاہ شریف میں فرمایا:

سَاَلَ سَائِلٌ کَیْفَ اُخْرِجُ حُبَّ الدُّنْیَا مِنْ قَلْبِیْ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلٰی تَقَلُّبِھَا بِاَرْبَابِھَا وَاَبْنَائِھَا کَیْفَ تَحْتَالُ عَلَیْھِمْ وَتَتَلَھّٰی بِھِمْ وَتَعْدِیْ بِھِمْ خَلْفَھَا ثُمَّ تُرَقِّیْھِمْ مِّنْ دَرَجَۃٍ اِلٰی دَرَجَۃٍ حَتّٰی تُعْلِیَھُمْ عَلَی الْخَلْقِ وَتُمَکِّنَھُمْ مِنْ رِقَابِھِمْ وَتُظْھِرَ کُنُوْزَھَا وَعَجَائِبَھَا فَبَیْنَا ھُمْ فَرِحُوْنَ بِعُلُوِّھِمْ وَتَمَکُّنِھِمْ وَطِیْبَۃِ عَیْشِھِمْ وَخِدْمَتِھَا لَھُمْ اِذْ اَخَذَتْھُمْ وَکَبَّدَتْھُمْ وَغَلَّتْھُمْ وَرَمَتْ بِھِمْ مِّنْ ذٰلِکَ الْعُلُوِّ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ فَتَکَسَّرُوْا وَتَمَزَّقُوْا وَھَلَکُوْا وَھِیَ وَاقِفَۃٌ تَضْحَکُ بِھِمْ وَاِبْلِیْسُ اِلٰی جَنْبِھَا یَضْحَکُ مَعَھَا ھٰذَا فِعْلُھَا بِکَثِیْرٍ مِّنَ السَّلَاطِیْنِ وَالْمُلُوْکِ وَالْاَغْنِیَاءِ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ بِذٰلِکَ تَرْفَعُھُمْ ثُمَّ تَضَعُ تُقَدِّمُ ثُمَّ تُؤَخِّرُ تُغْنِیْ

بعد کچھ تقریر کے ایک سائل نے سوال کیا۔ دنیا کی محبت کو میں اپنے قلب سے کیسے نکالوں؟ پس ارشاد فرمایا: تو دنیا کی گردشوں کی طرف جو کہ وہ اپنے صاحبوں اور بچوں کے ساتھ کر رہی ہے دیکھ کیسے کیسے ان پر حیلہ کرتی ہے اور کیسے ان کے ساتھ کھیل کود کرتی ہے اور ان کو اپنے پیچھے کیسے دوڑاتی ہے پھر ان کو ایک درجہ سے دوسرے درجہ کی طرف ترقی دیتی ہے یہاں تک کہ ان کو مخلوق پر اونچا کر دیتی ہے اور مخلوق کی گردنوں پر ان کو قدرت دیتی ہے اور اپنے خزانوں اور عجائبات کو ظاہر کرتی ہے۔ پس ایسی حالت میں کہ اہل دنیا اپنی بلندی اور قدرت اور خوش عیشی اور مخلوق کی خدمت گزاری پر خوش ہوتے ہیں یکایک ان کو پکڑ لیتی ہے اور ان کو قید کر دیتی ہے اور دھوکہ دیتی ہے اور ان کو اس بلندی سے سر کے بل نیچے ڈال دیتی ہے پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دنیا کھڑی ہوئی یہ حال دیکھ کر ان پر ہنستی ہے اور دنیا کے پہلو میں شیطان بھی اس کا ساتھی ان کر ان پر ہنستا ہے دنیا کی یہ کرتوت بہت سے بادشاہوں اور امیروں کے ساتھ آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہیں اور قیامت تک رہیں گے دنیا اسی طرح سے اونچا اٹھاتی ہے

مَاسِوَاهُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَغْنٰى قُلُوْبَهُمْ وَمَلَأَهَا مِنْ قُرْبِهٖ وَالْاُنْسِ بِهٖ وَمِنْ اَنْوَارِهٖ وَكَرَامَتِهٖ لَا يُبَالُوْنَ بِيَدِ مَنْ تَكُوْنُ الدُّنْيَا وَمَنْ يَأْكُلُهَا لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَوَّلِهَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى عَاقِبَتِهَا وَفَنَائِهَا يَجْعَلُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ نُصْبَ عُيُوْنِ اَسْرَارِهِمْ لَا يَعْبُدُوْنَ خَوْفًا مِّنَ الْهُلْكِ وَلَا رَجَاءً لِّلْمُلْكِ خَلَقَهُمْ لَهٗ وَلِدَوَامِ صُحْبَتِهٖ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۞ اَلْمُنَافِقُ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ مَنْ بَرِئَ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ هٰذِهِ الْخِصَالُ هِيَ الْمِحَكُّ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ خُذْ هٰذَا الْمِحَكَّ خُذْ هٰذِهِ الْمِرْاٰةَ وَابْصُرْ بِهَا وَجْهَ قَلْبِكَ اُنْظُرْ هَلْ اَنْتَ مُؤْمِنٌ اَوْ مُنَافِقٌ مُوَحِّدٌ اَوْ مُشْرِكٌ كُلُّ الدُّنْيَا فِتْنَةٌ وَّ مَشْغَلَةٌ اِلَّا مَا اُخِذَ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ لِّلْاٰخِرَةِ اِذَا صَلَحَتِ النِّيَّةُ فِي التَّصَرُّفِ فِي الدُّنْيَا صَارَتْ اٰخِرَةً كُلُّ نِعْمَةٍ تَخْلُوْا مِنَ الشُّكْرِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَوِ الْاِعْتِرَافِ بِهَا فَهِيَ نِقْمَةٌ قَيِّدُوْا نِعَمَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِشُكْرِهٖ اَلشُّكْرُ بِنِعْمَتِهٖ

سے تمام ماسوائے اللہ کے مالک ہو گئے۔ حق عزوجل نے ان کے دلوں کو غنی بنا دیا ہے اور اپنے قرب اور اُنس اور نوروں اور کرامت سے ان کو مالا مال کر دیا ہے وہ دنیا کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ وہ مردار کس کے قبضہ میں ہے اور کون اس کو کھاتا ہے۔ وہ دُنیا کی ابتداء کی طرف نظر نہیں ڈالتے بلکہ وہ اس کے انجام و فنا کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ حق عزوجل کو اپنے اسرار کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں اسی کی طرف ہر دم متوجہ رہتے ہیں۔ وہ ہلاکت کے خوف اور بادشاہت کے لالچ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے لیے اور ہمیشہ اپنی مصاحبت میں رکھنے کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ چیزیں پیدا فرماتا ہے جن کو تم جانتے بھی نہیں۔ وہ جس شے کا ارادہ کرے اس کا کر ڈالنے والا ہے۔ منافق جب بات چیت کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جو ان تین خصلتوں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے بری ہو وہ یقیناً نفاق سے بری ہوا یہ خصلتیں کسوٹی اور ایمان و نفاق والوں کے درمیان فرق و جدائی کرنے والی ہیں تو اس کسوٹی کو لے، یہ آئینہ لے کر اس میں اپنے قلب کے چہرہ کو دیکھ اور متوجہ ہو کر دیکھ کہ آیا تو مومن ہے یا منافق، موحد ہے یا مشرک، دُنیا مجموعۂ فتنہ و مشغلہ ہے مگر وہ کہ نیک نیتی کے ساتھ آخرت کے واسطے لے جائے جب تصرفاتِ دنیوی میں نیت صالح ہو جاتی ہے تو دنیا سراسر آخرت بن جاتی ہے۔ ہر وہ نعمت جو شکرِ الٰہی سے اور اقرارِ نعمت سے خالی ہو پس وہ عذاب ہی عذاب ہے تم اللہ کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ مقید کر لو جب ایسا کرو گے نعمت زیادہ ملے گی

ثُمَّ تُفْقِرُ تُرْبِيْ ثُمَّ تَذْبَحُ وَالنَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَسْلَمُ مِنْهَا وَيَغْلِبُهَا وَلَا تَغْلِبُهُ وَيُعَانُ عَلَيْهَا وَيَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا وَهُمْ آحَادٌ أَفْرَادٌ إِنَّمَا يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا مَنْ عَرَفَهَا وَاشْتَدَّ حَذَرُهُ مِنْهَا وَمِنْ حِيَلِهَا.

يَا سَائِلُ إِنْ نَظَرْتَ بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ إِلَى عُيُوْبِهَا قَدَرْتَ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَإِنْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْ رَأْسِكَ اشْتَغَلْتَ بِزِيْنَتِهَا عَنْ عُيُوْبِهَا وَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَالزُّهْدِ فِيْهَا وَتَقْتُلُكَ كَمَا قَتَلَتْ غَيْرَكَ جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ فَإِذَا اطْمَأَنَّتْ عَرَفَتْ عُيُوْبَ الدُّنْيَا وَزَهِدَتْ فِيْهَا طُمَأْنِيْنَتُهَا أَنَّهَا تَقْبَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَتُوَافِقُ السِّرَّ وَتُطِيْعُهُمَا فِيْمَا يَأْمُرَانِ بِهِ وَيَنْهَيَانِ عَنْهُ وَتَقْنَعُ بِعَطَايَاهُمَا وَتَصْبِرُ عَلَى مَنْعِهِمَا إِذْ صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً انْضَافَتْ إِلَى الْقَلْبِ وَسَكَنَتْ إِلَيْهِ تَرٰى تَاجَ التَّقْوٰى عَلٰى رَأْسِهِ وَخِلَعَ الْقُرْبِ عَلَيْهِ عَلَيْكُمْ بِالْإِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ وَتَرْكِ التَّكْذِيْبِ لِلْقَوْمِ وَالْمُجَادَلَةِ لَهُمْ لَا تُنَازِعُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُلُوْكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَلَكُوْا قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَلَكُوْا

پھر پیچھے ہٹاتی ہے۔ امیر بناتی ہے پھر محتاج کر دیتی ہے پرورش کرتی ہے پھر ذبح کر دیتی ہے۔ شاذونادر ہی مخلوق سے ایسے ہوتے ہیں جو دنیا سے سلامت رہتے ہیں اور اس پر غالب ہو جاتے ہیں اور دنیا کو اپنے پر غالب نہیں ہونے دیتے اور دنیا پر وہ مدد دیئے جاتے ہیں اور دنیا کے شر سے وہ سلامت رہتے ہیں ایسے چند افراد ہی ہوتے ہیں دنیا کے شر سے وہ ہی سلامت رہتا ہے جو دنیا کو پہچان لیتا ہے اور دنیا اور اس کے مکر و حیلہ سے سخت طریقے سے بچتا ہے

اے سائل اگر تو دنیا کے عیبوں کی طرف اپنے قلب کی آنکھوں سے نظر کرے گا تو تو دنیا کو اس کے نکال دینے پر اپنے قلب سے قادر ہو جائے گا اور اگر تو دنیا کی طرف سر کی آنکھوں سے نظر ڈالے گا تو تو اس کی زینت میں مشغول ہو کر اس کے عیوب سے قطع نظر کر لے گا اور تو دنیا کو اپنے قلب سے نکال ڈالنے اور اس سے بے رغبتی کرنے پر قدرت نہ پا سکے گا اور وہ تجھ کو ویسے ہی قتل کر ڈالے گی جیسے اس نے اوروں کو قتل کر دیا تو اپنے نفس سے یہاں تک جہاد کر کہ وہ مطمئن ہو جائے پس جب نفس مطمئن ہو جائے گا تو وہ دنیا کے عیبوں کو پہچان لیگا اور دنیا سے بے پرواہ ہو جائے گا۔ نفس کا مطمئنہ ہونا اس طور سے ہوتا ہے کہ وہ قلب کی بات قبول کرے اور سر کی موافقت کرے اور اوامر و نواہی میں ان دونوں کی اطاعت کرے اور ان دونوں کے عطیہ پر قناعت کرے اور ان دونوں کے منع کر دینے پر صبر کرے۔ جب نفس مطمئن ہو جائے گا تو وہ قلب سے متصل ہو جائے گا اور اسی کی طرف سکون پالے گا اور سر پر تقویٰ کا تاج اور قرب الٰہی کا خلعت دیکھنے لگے گا۔ تم ایمان اور تصدیق قلبی کو لازم پکڑو اور اولیاء اللہ کے جھٹلانے اور ان سے جھگڑنے لڑنے سے باز رہو۔ تم ان سے منازعت نہ کرو وہ دنیا و آخرت میں بادشاہ ہیں وہ قرب الٰہی کے مالک ہیں پس وہ اس کا قرب اور

عَزَّوَجَلَّ شَيْئَانِ الْاَوَّلُ اَلْاِسْتِعَانَةُ بِالنِّعَمِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْمُوَاسَاةُ لِلْفُقَرَاءِ مِنْهَا وَالثَّانِي الْاِعْتِرَافُ بِهَا لِلْمُنْعِمِ بِهَا وَالشُّكْرُ لِمُنْزِلِهَا وَهُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَا يُشْغِلُكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْئُوْمٌ اِنْ شَغَلَكَ ذِكْرُهُ عَنْهُ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْئُوْمٌ كَذَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ وَجَمِيْعُ اَفْعَالِ الْخَيْرِ فَكُلُّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ مَشْئُوْمٌ اِذَا شَغَلَتْكَ نِعَمُهُ عَنْهُ فَهِيَ عَلَيْكَ مَشْئُوْمَةٌ قَابَلْتَ نِعْمَتَهُ بِمَعَاصِيْهِ وَالرُّجُوْعِ فِي الْمُهِمَّاتِ اِلٰى غَيْرِهٖ قَدْ تَمَكَّنَ الْكِذْبُ وَالنِّفَاقُ فِي حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ وَصُوْرَتِكَ وَمَعْنَاكَ فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ قَدِ احْتَمَلَ عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَزَيَّنَ لَكَ الْكِذْبَ وَالْاَعْمَالَ الْقَبِيْحَةَ تَكْذِبُ حَتّٰى فِي صَلٰوتِكَ لِاَنَّكَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَكْذِبُ لِاَنَّ فِي قَلْبِكَ اِلٰهًا غَيْرَهُ كُلُّ مَا تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ كُلُّ شَيْءٍ تَخَافُ مِنْهُ وَتَرْجُوْهُ فَهُوَ اِلٰهُكَ قَلْبُكَ لَا يُوَافِقُ لِسَانَكَ فِعْلُكَ لَا يُوَافِقُ قَوْلَكَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْفَ مَرَّةٍ بِقَلْبِكَ وَمَرَّةً بِلِسَانِكَ مَا تَسْتَحْيِيْ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَكَ اَلْفُ مَعْبُوْدٍ غَيْرُهٗ

شکر الٰہی دو چیزیں ہیں۔ اوّلاً نعمت سے طاعتوں پر مدد لینا اور اس کے فقیروں کی غمخواری کرنا، ان کو دینا دلانا، دوسرے نعمت دینے والے کا اس نعمت کی وجہ سے اقرار کرنا اور شکر بجالانا اور وہ نعمت دینے والا حق عزوجل ہے۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو تجھ کو اللہ عزوجل سے روکے، باز رکھے پس وہ تیرے لیے منحوس ہے۔ اگر تجھ کو اس کا ذکر بھی اس سے مشغول بنائے روکے پس وہ ذکر بھی منحوس ہے۔ اور ایسے ہی نماز روزہ اور تمام افعالِ خیر اگر تجھ کو خدا سے روکیں پس یہ سب تیرے لیے منحوس ہیں۔ جب تجھ کو نعمت اللہ تعالیٰ سے باز رکھے پس وہ نعمت تیرے لیے منحوس ہے۔ تو نے اس کی نعمتوں کا اپنے گناہوں سے اور مشکلات میں اس کے غیر کی طرف رجوع کرنے میں مقابلہ کیا۔ تیری حرکتوں اور سکنات اور صورت و معنی اور تیرا رات و دن میں جھوٹ اور نفاق قرار پذیر ہو گیا ہے۔ تیرے اوپر شیطان سوار ہو گیا ہے اور اس نے تیرے لیے جھوٹ اور اعمالِ قبیحہ کو زینت دے دی ہے تو تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اپنی نمازوں میں بھی کیونکہ تو نماز میں کہتا ہے اللہ اکبر اور جھوٹ بولتا ہے اس واسطے کہ تیرے قلب میں خدا کے سوا دوسرے معبود ہیں جن پر تو اعتماد رکھتا ہے پس وہ تیرا معبود ہے۔ ہر وہ چیز جس سے تو ڈرے اور امیدواری کرے پس وہ تیرا معبود ہے تیرا قلب تیری زبان کی موافقت نہیں کرتا۔ تیرا فعل تیرے قول کی موافقت نہیں کرتا تو اپنے قلب سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو لا الٰہ الا اللہ (کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے) کہتا ہے حالانکہ سوائے خدا کے تیرے ہزار معبود ہیں۔ تو تمام ان حالتوں سے جن میں تو مبتلا ہے اللہ

تُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعِ مَا أَنْتَ
فِيهِ وَأَنْتَ يَا مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَنِعَ
مِنْهُ بِالْاِسْمِ دُونَ الْعَمَلِ أَيْشٍ يَنْفَعُكَ
إِذَا قُلْتَ أَنَا عَالِمٌ فَقَدْ كَذَبْتَ كَيْفَ
تَرْضٰى لِنَفْسِكَ إِنَّكَ تَأْمُرُ غَيْرَكَ بِمَا لَا
تَفْعَلُهُ أَنْتَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

وَيْحَكَ تَأْمُرُ النَّاسَ بِالصِّدْقِ وَ
أَنْتَ تَكْذِبُ تَأْمُرُهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَأَنْتَ
مُشْرِكٌ تَأْمُرُهُمْ بِالْإِخْلَاصِ وَأَنْتَ
مُرَاءٍ مُنَافِقٌ تَأْمُرُهُمْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي
وَأَنْتَ تَرْتَكِبُهَا قَدِ انْتَزَعَ الْحَيَاءُ مِنْ
عَيْنَيْكَ لَوْ كَانَ لَكَ إِيمَانٌ لَاسْتَحْيَيْتَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ لَا إِيمَانَ لَكَ
وَلَا إِيقَانَ لَكَ وَلَا أَمَانَةَ خُنْتَ
الْعِلْمَ فَذَهَبَتْ أَمَانَتُكَ وَكُتِبْتَ
عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَائِنًا لَا دَوَاءَ
لَكَ إِلَّا التَّوْبَةُ وَالثَّبَاتُ عَلَيْهَا
مَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
بِقَدَرِهِ سَلَّمَ كُلَّ أُمُورِهِ إِلَيْهِ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ شَرِيكًا فِيهَا وَلَمْ يُشْرِكْ
بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ وَلَا يَتَقَيَّدُ بِهِمَا
مِنْهُ فَإِذَا تَحَقَّقَ فِي هٰذَا سَلَّمَهُ مِنَ
الْآفَاتِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ يَنْقُلُ

عزوجل کی طرف توبہ کر۔ اور تو اے وہ شخص کہ تو نے علم سیکھا اور اس کے نام سے قناعت کر لی اور عمل نہ کیا یہ تجھے کیا نفع دے گا۔ جب کہ تو نے کہا میں عالم ہوں پس بہ تحقیق تو نے جھوٹ بولا۔ تو اپنے نفس کے لیے اس بات پر کیسے راضی ہو گیا کہ وہ دوسروں کو ایسے امر کا حکم دے کہ خود نہ کرے اللہ عزوجل نے فرمایا تم وہ کیوں کہتے ہو جو کہ تم خود نہیں کرتے۔

تجھ پر افسوس! کہ تو آدمیوں کو سچ بولنے کا حکم دیتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے۔ اُن کو توحید کا حکم دیتا ہے اور خود مشرک ہے۔ ان کو اخلاص کا حکم دیتا ہے اور تو خود ریاکار منافق ہے۔ ان کو گناہوں کے چھوڑنے کا حکم کرتا ہے اور تو خود گناہ کرتا ہے۔ تحقیق تیری آنکھوں سے حیا اُٹھ گئی ہے۔ اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو البتہ شرم و حیا کرتا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حیا ایمان کا جزو ہے"۔ تجھ میں نہ ایمان ہے اور نہ ایقان اور نہ امانت تو نے علم میں خیانت کی پس تیری امانت چلی گئی۔ اور تو اللہ کے نزدیک بڑا خیانت کرنے والا لکھ دیا گیا اس حالت میں تیرے لیے سوائے اس کے کہ تو توبہ کرے اور اس پر ثابت رہے کوئی علاج نہیں جانتا جس کا ایمان اللہ عزوجل اور اس کی تقدیر پر درست ہوتا ہے وہ اپنے تمام امور اسی کی طرف سپرد کر دیتا ہے اور اس میں کسی کو خدا کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ وہ خلق و اسباب کے ساتھ شرک نہیں کرتا اور نہ وہ اسباب کے ساتھ مقید ہوتا ہے پس جب وہ اس امر پر ثابت قدم ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کو اس کی تمام حالتوں میں سلامتی بخشتا ہے پھر

مِنَ الْإِيْمَانِ إِلَى الْإِيْقَانِ ثُمَّ تَأْتِيْهِ الْوَلَايَةُ
الْبَدَلِيَّةُ ثُمَّ الْغَوْثِيَّةُ وَرُبَّمَا أَتَتْ فِيْ آخِرِ
أَحْوَالِهِ الْقُطْبِيَّةُ يُبَاهِيْ بِهِ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ
عِنْدَ كُلِّ خَلْقِهِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ
الْأَرْوَاحِ يُقَدِّمُهُ وَيُقَرِّبُهُ وَيُوَلِّيْهِ
عَلَى خَلْقِهِ وَيُمَلِّكُهُ وَيُمَكِّنُهُ وَيُحِبُّهُ
وَيُحَبِّبُهُ إِلَى خَلْقِهِ وَكُلُّ هٰذَا
أَسَاسُهُ وَبِدَايَتُهُ الْإِيْمَانُ بِهٖ وَ
بِرُسُلِهٖ وَالتَّصْدِيْقُ بِهِمَا أَسَاسُ هٰذَا
الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ثُمَّ الْإِيْمَانُ ثُمَّ
الْعَمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَشَرِيْعَةِ
رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ الْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ مَعَ تَوْحِيْدِ
الْقَلْبِ عِنْدَ كَمَالِ الْإِيْمَانِ الْمُؤْمِنُ
يَفْنِىْ عَنْهُ وَعَنْ عَمَلِهٖ وَعَنْ كُلِّ
مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَيَعْمَلُ
الْأَعْمَالَ وَهُوَ فِيْ مَعْزِلٍ عَنْهَا مَا
زَالَ يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَالْخَلْقَ كُلَّهُمْ
فِيْ جَنْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى هَدَاهُ
إِلٰى سَبِيْلِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
كُوْنُوْا زَاهِدِيْنَ فِي الْأَشْيَاءِ وَقَدْ رَضِيْتُمْ
بِتَدْبِيْرِهٖ يُقَلِّبُكُمْ فِيْ يَدِ قَدَرِهٖ فَإِذَا وَافَقُوْا نَقَلَهُمْ إِلٰى
قُدْرَتِهٖ يَا طُوْبٰى لِمَنْ وَافَقَ الْقَدَرَ وَ
انْتَظَرَ فِعْلَ الْمُقَدِّرِ وَعَمِلَ بِالْقَدَرِ

وہ بندہ ایمان سے ایقان کی طرف نقل کرتا ہے۔ پھر اس کو ولایت مل جاتی ہے پھر بدلیت پھر غوثیت۔ اور بسا اوقات آخر حال میں اس کو قطبیت مل جاتی ہے۔ حق عزوجل اس بندہ پر اپنی تمام مخلوق جن وانس اور فرشتہ اور ارواح کے سامنے فخر کرتا ہے اس کو آگے بڑھاتا اور اس کو اپنا قرب عطا فرما دیتا ہے اور اپنی مخلوق پر اس کو حاکم و مالک بنا دیتا ہے اور اس کو قدرت دے دیتا ہے اور اس کو دوست رکھتا ہے اور تمام مخلوق کی طرف اس کو دوست کرا دیتا ہے اور اس سب کی بنیاد اور ابتداء اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کو سچا سمجھنا ہے۔ اس امر کی بنیاد اسلام ہے۔ پھر ایمان، پھر قرآن مجید اور شریعت مصطفویہ پر عمل کرنا علی صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ۔ پھر عمل میں اخلاص کرنا ساتھ توحید قلب کے وقت کمال ایمان کے۔ سچا مسلمان اپنے نفس اور اپنے عمل اور کل ماسوی اللہ عزوجل سے فنا ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام عمل ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ وہ ان سب سے جدا رہتا ہے وہ اپنے نفس اور تمام خلق سے ہمیشہ حق عزوجل کے مقابلہ میں جہاد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنا راستہ دکھا دیتا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا والذین جاھدوا الآیۃ اور جو لوگ ہمارے راستہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے بتا دیتے ہیں۔ تم خدا کی تدبیر پر تمام اشیاء میں راضی ہو کر تمام چیزوں سے بے رغبتی کر لو، تاہم بن جاؤ وہ ان کو اپنی تقدیر کے معاینہ سے الٹا پلٹتا رہتا ہے پس جب اس کی موافقت کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی قدرت کی طرف منتقل کر لیتا ہے خوشخبری اس کے لیے جس نے تقدیر کی موافقت کی

وَسَارَ مَعَ الْقَدْرِ وَلَمْ يَكْفُرْ نِعْمَةَ الْاَقْدَارِ وَ
اٰيَةُ نِعْمَةِ الْمُقَدِّرِ رَحْمَتُهٗ وَالْقُرْبُ
مِنْهُ وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ كُلِّ خَلْقِهٖ اِذَا وَصَلَ
قَلْبُ الْعَبْدِ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَغْنَاهُ
بِهٖ عَنِ الْخَلْقِ يُقَرِّبُهٗ عَنِ الْحَقِّ
وَيُمَكِّنُهٗ يَقُوْلُ لَهٗ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ، يَسْتَخْلِفُهٗ فِيْ مُلْكِهٖ
وَحَوَاشِيْهِ وَتَدْبِيْرِ مُلْكِهٖ وَاَسْبَابِهٖ
وَيَجْعَلُهٗ اَمِيْنًا عَلٰى خَزَائِنِهٖ هٰكَذَا
الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ ظَهَرَتْ نَجَابَتُهٗ وَ
طَهَارَتُهٗ عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَكَّنَهٗ مِنْ قُلُوْبِ خَلْقِهٖ وَمِنْ تَمْلِيْكِهٖ
دُنْيَاهُ وَاُخْرَاهُ فَيَصِيْرُ كَعْبَةَ الْمُرِيْدِيْنَ
الْقَاصِدِيْنَ اَلطَّرِيْقُ اِلٰى هٰذَا الْعِلْمُ
وَالْعَمَلُ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ لَا تَتَعَوَّدِ
الْبَطَالَةَ وَالْكَسَلَ عَنْ طَاعَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ يَبْتَلِيْكَ عُقُوْبَةً
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ اِذَا قَصَّرَ الْعَبْدُ فِي الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْهَمِّ يَبْتَلِيْهِ بِهَمِّ
مَالَمْ يُقْسَمْ لَهٗ وَهَمِّ الْعِيَالِ وَاَذِيَّةِ
الْاَهْلِ وَنُقْصَانِ الرِّبْحِ فِي الْمَعِيْشَةِ
وَعِصْيَانِ الْوَلَدِ لَهٗ وَمُنَافَرَةِ الزَّوْجَةِ
وَاَيْنَمَا تَوَجَّهَ يَعْثُرُ كُلُّ ذٰلِكَ عُقُوْبَةً
لِتَقْصِيْرِهٖ فِيْ طَاعَةِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ

اور تقدیر لکھنے والے کے فعل کا منتظر رہا اور تقدیر پر عمل کیا اور تقدیر کے ساتھ چلا اور تقدیری نعمت کی ناشکری نہ کی۔ ہر امر پر شکر گزاری ہی کرتا رہا اور خالق تقدیر کی نعمت کی علامت اس کی رحمت اور قرب الٰہی ہے اور اس کے سبب سے تمام مخلوق سے مستغنی ہو جانا۔ جب بندہ کا قلب اپنے رب عزوجل کی طرف پہنچ جاتا ہے تو رب تعالیٰ اس کو مخلوق سے مستغنی کر دیتا ہے اور اپنا قرب عطا کر دیتا ہے اور اس کو قدرت دے دیتا ہے اور بندہ سے کہتا ہے تو آج میرے نزدیک قدرت والا امانت والا ہے۔ رب تعالیٰ اس کو اپنے ملک اور اپنے خدام اور تدبیر ملک و اسباب میں اپنا خلیفہ بنا دیتا ہے

اور اس کو اپنے

خزانہ کا امین کر دیتا ہے۔ اسی طور پر قلب جب صحیح ہو جاتا ہے اور اس کی شرافت اور طہارت ماسوی اللہ سے ظاہر ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق کے قلوب پر قبضہ دے دیتا ہے اور اس کو اپنی سلطنت دنیا و آخرت میں اور حکومت بخشتا ہے پس وہ اپنے مریدین و قاصدین کا کعبہ بن جاتا ہے۔ سب اسی کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ اس کا راستہ علم ظاہر کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہے بیہودہ امور اور لغویات اور حق تعالیٰ کی طاعت میں کاہلی کا عادی مت بن پس یہ تجھ کو عذاب میں مبتلا کر دے گا اس بری عادت کو چھوڑ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بندہ عمل میں قصور واری کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو فکر و غم میں مبتلا کر دیتا ہے جو قسمت میں لکھا نہیں گیا اس کے غم میں مبتلا کرتا ہے اور اولاد کے غم میں اور پڑوسی کے تکلیف دینے میں اور تجارت و معیشت میں نفع کی کمی میں اور اس کی اولاد کی نافرمانی میں اور بیوی کے نفرت دلانے میں (معاذ اللہ) اور ایسا شخص جہاں جاتا ہے ٹھوکر کھاتا ہے یہ سب سزا و عذاب اس لیے ہوتا ہے کہ بندہ

وَ اِشْتِغَالِهٖ عَنْهُ بِالدُّنْيَا وَالْخَلْقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ عَلَيْهِ بِقَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ لَهُ التَّصَرُّفُ وَالْحُكْمُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ٥

وَيْحَكَ اِلٰى مَتٰى تَشْتَغِلُ بِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَعَلَّمَ وَلَدُكَ لَقْطَ النَّوٰى فَاَعْرِضْ عَنْهُ وَاشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ النَّوٰى يَصْلُحُ لِشَيْءٍ وَاَنَّ لَهٗ ثَمَنًا فَقَدْ تَعَلَّمَ بِكُلِّ مَا عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَا تُضَيِّعْ زَمَانَكَ فِى الْكَدِّ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ اسْتَغْنٰى عَنْكَ عَلِّمْ اَوْلَادَكَ الصَّنَائِعَ وَتَفَرَّغْ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ الْاَهْلَ وَالْوَلَدَ لَا يُغْنُوْنَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اَلْزِمْ نَفْسَكَ وَاَهْلَكَ وَوَلَدَكَ الْقَنَاعَةَ بِمَا لَا بُدَّ لَكَ عَنْهُ وَتَفَرَّغْ اَنْتَ وَهُمْ بِطَاعَةِ مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فِى الْغَيْبِ سَعَةُ الرِّزْقِ فَهِىَ تَاْتِىْ فِىْ وَقْتِهَا الْمُقَدَّرِ عِنْدَ اللّٰهِ تَرَاهَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَتَخَلَّصُ مِنَ الشِّرْكِ بِالْخَالِقِ وَاِنْ

طاعت الٰہی میں کمی کرتا ہے اور دنیا و خلق میں مشغول ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے ارشادِ الٰہی ہے اگر تم شکر گزاری کرو گے اور ایمان لے آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جائز نہیں کہ وہ قضاء و تقدیرِ الٰہی میں حجت کرے (راضی برضا رہنا چاہیے) خدا ہی کے لیے ہر قسم کا تصرف و حکم ہے۔ وہ جو کچھ کرے اس سے سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سب سوال کیے جائیں گے۔

تجھ پر افسوس! تو کب تک اپنے نفس و اہل و عیال میں مشغول رہ کر خدا سے غافل رہے گا۔ بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب تیرا بچہ چھوارے کی گٹھلیاں بنانا سیکھ جائے پس تو اس سے اعراض کر اور اپنے نفس کو رب عزوجل کے ساتھ مشغول کر دے۔ اس قول سے مراد یہ ہے کہ جب یہ بچہ جان لے کہ تحقیق گٹھلی بھی کسی کام آتی ہے اور اس کی قیمت ہے۔ پس اس نے اپنے نفس کی تمام ضروریات کو جان لیا۔ پس تو اپنے زمانہ کو اس پر کوشش و محنت میں ضائع نہ کر کیوں کہ وہ تجھ سے مستغنی ہو گیا۔ اپنی اولاد کو پیشے سکھا اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے فارغ البال ہو جا کیوں کہ تیرے اہل و عیال بال بچے تجھ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کچھ دفع نہ کر سکیں گے۔ تو اپنے نفس اور اپنی اولاد اور اہل کے لیے ضروریات میں قناعت کو لازم پکڑ اور تو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فراغت حاصل کر۔ اگر عالم غیب میں تمہارے لیے وسعتِ رزق ہے پس وہ اپنے اوقات مقررہ پر تمہارے پاس ضرور آئے گا تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھے گا اور تو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بچ جائے گا۔ اور اگر تیری تقدیر میں وسعتِ رزق نہ ہوگی پس تیرے

لَمْ يَكُنْ لَكَ عِنْدَ الْقَدْرِ بِذٰلِكَ فَيَنْقُلُكَ
غِنًى عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِزُهْدِكَ وَ
قَنَاعَتِكَ الْمُؤْمِنُ الْقَانِعُ إِذَا احْتَاجَ
إِلَى شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا دَخَلَ عَلَى رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ سُؤَالِهِ وَتَضَرُّعِهِ
وَذُلِّهِ وَتَوْبَتِهِ فَإِنْ أَعْطَاهُ الَّذِي
يُرِيدُ شَكَرَهُ عَلَى إِعْطَائِهِ وَإِنْ
لَمْ يُعْطِهِ وَافَقَهُ فِي الْمَنْعِ وَصَبَرَ
مَعَهُ إِلَى إِرَادَتِهِ مِنْ غَيْرِ اعْتِرَاضٍ
وَّ مُنَازَعَةٍ لَا يَطْلُبُ الْغِنَى بِدِينِهِ
وَرِيَائِهِ وَنِفَاقِهِ وَتَمَلُّقِهِ كَمَا
تَفْعَلُ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ
وَالْمَعَاصِي سَبَبُ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَ
الطَّرْدِ مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَمَلِّقُ
الْمُنَافِقُ يَأْخُذُ الدُّنْيَا بِدِينِهِ وَ
يَتَزَيَّا بِزِيِّ الصَّالِحِينَ مِنْ غَيْرِ نِيَّةٍ
فِيهِ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِهِمْ وَيَتَلَبَّسُ
بِلِبَاسِهِمْ وَلَا يَعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِهِمْ يَدَّعِي
الْانْتِسَابَ إِلَيْهِمْ وَلَيْسَ هُوَ مِنْ نِسْبَتِهِمْ
قَوْلُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَعْوَى وَتَوَكُّلُكَ
عَلَيْهِ وَثِقَتُكَ بِهِ فِي إِعْرَاضِ قَلْبِكَ
عَنْ غَيْرِهِ بَيِّنَةٌ

يَا كَذَّابِينَ اُصْدُقُوا يَا هَارِبِينَ
مِنْ مَوْلَاهُمُ ارْجِعُوا إِلَيْهِ وَاقْصِدُوا بِقُلُوبِكُمْ
بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَصَالِحُوهُ وَاعْتَذِرُوا

بسبب تیرے زہد و قناعت کے تمام اشیاء سے غنا حاصل ہو گی۔ مومن قناعت کرنے والا جب دنیا سے کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے تو وہ سوال و عاجزی ذلت و توبہ کے قدموں سے اپنے رب عزوجل کے روبرو حاضر ہوتا ہے۔

پس اگر رب تعالیٰ اس کی مراد اس کو دے دیتا ہے وہ اس کا اس عطا پر شکریہ ادا کرتا ہے اور اگر اس کی مراد نہیں ملتی تو وہ منع کر دینے میں اللہ کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور بغیر اعتراض اور جھگڑنے کے اس کے ارادہ پر صبر اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے دین اور ریاکاری اور منافقت اور طمع کاری کے ذریعے سے تیری مثل اے منافق! امیری کا طالب نہیں ہوتا۔ ریاکاری اور نفاق اور گناہ و فقیری اور ذلت خدا کے دربار سے ہٹا دیے جانے کے سبب ہیں۔

ریاکار منافق دنیا کو دین کے بدلہ اختیار کرتا ہے اور بغیر قلبی نیت کے صالحین کا لباس پہن کر ان کا سا کلام کرتا ہے اور ان کا سا لباس پہنتا ہے اور ان جیسا عمل نہیں کرتا اور ان کی طرف نسبت کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن یہ نسبت درست نہیں غلط ہے کیوں کہ دعویٰ ہی دعویٰ ہے، تیرا قول لا الٰہ الا اللہ (کوئی معبود سوائے خدا کے نہیں) دعویٰ ہے اور تیرا توکل و وثوق خدا پر اور اپنے قلب کا غیر خدا سے پھیر لینا۔ اس کے گواہ موجود ہیں۔

اے جھوٹ بولنے والو! سچے ہو جاؤ۔ اے اپنے مولا سے بھاگنے والو! تم اسی کی طرف لوٹ آؤ اپنے قلوب کے ساتھ حق عزوجل کے دروازہ کا قصد کرو اور وہاں پہنچ کر اس سے صلح کر لو اور اس سے معذرت

إِلَيْهِ فِي حَالَةِ الْإِيْمَانِ تَأْخُذُ مِنَ الدُّنْيَا بِمُبَاحِ الشَّرْعِ وَفِي حَالِ الْوِلَايَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ شَهَادَتِهِمَا لَهُ يَعْنِي مَعَ شَهَادَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَفِي حَالَةِ الْبَدَلِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ تَأْخُذُ بِفِعْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تُفَوِّضُ الْأَشْيَاءَ إِلَيْهِ۔

چاہو۔ مومن حالتِ ایمان میں دنیا کو ساتھ اباحتِ شرعی کے لیتا ہے اور حالت ولایت میں امر خداوندی کے ہاتھ سے ساتھ گواہی کتاب وسنت کے اگر شرع اجازت دے گی لے گا ورنہ ہرگز نہیں اور بحالتِ بدلیت وقطبیت اس کو فعلِ الٰہی سے لیتا ہے۔ وہ تمام چیزوں کو اسی کی طرف سپرد کر دیتا ہے۔

يَا غُلَامُ مَا تَسْتَحِيْ إِبْكِ عَلَى نَفْسِكَ فَإِنَّكَ قَدْ حُرِمْتَ الصَّوَابَ وَالتَّوْفِيْقَ مَا تَسْتَحِيْ تَكُوْنَ الْيَوْمَ طَائِعًا وَغَدًا عَاصِيًا اَلْيَوْمَ مُخْلِصًا وَّغَدًا مُشْرِكًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ وَمَنْ كَانَ أَمْسِهِ خَيْرًا مِّنْ يَوْمِهِ فَهُوَ مَحْرُوْمٌ۔

اے غلام! تو شرماتا نہیں۔ تو اپنے نفس پر رو تو صواب وحق اور توفیقِ خیر سے محروم کر دیا گیا۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ آج فرماں بردار بنتا ہے اور کل نافرمان آج مخلص بنتا ہے اور کل مشرک بن جاتا ہے۔ حضور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کے دو دن (یعنی آج اور کل) برابر ہوں وہ نقصان میں ہے اور جس کی کل گزشتہ آج کے دن سے بہتر ہو وہ محروم ہے[1]۔

يَا قَوْمُ بِكَ يَجِيْءُ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ اجْتِهَادٌ وَالْمَعُوْنَةُ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَحَرَّكْ فِيْ هٰذَا الْبَحْرِ الَّذِيْ أَنْتَ فِيْهِ وَالْأَمْوَاجُ تَرْفَعُكَ وَتُقَلِّبُكَ إِلَى السَّاحِلِ الدُّعَاءُ مِنْكَ وَالْإِجَابَةُ مِنْهُ الْاِجْتِهَادُ مِنْكَ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْهُ اَلتَّرْكُ مِنْكَ وَالْحِمْيَةُ مِنْهُ اُصْدُقْ فِيْ طَلَبِكَ وَقَدْ آرَاكَ بَابَ قُرْبِهِ تَرٰى يَدَ رَحْمَتِهِ مُمْتَدَّةً

اے قوم! تجھ سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور تجھے بغیر کیے چارہ بھی نہیں ہے۔ تو اپنی سی کوشش کر۔ مدد رب تعالیٰ کی طرف سے ہے وہی انجام کو پہنچائے گا۔ تو جس دریا میں ہے اس میں ہاتھ پاؤں مارے جا۔ موجیں تجھے اٹھائیں گی اور تجھے کنارے پر لا ڈالیں گی۔ تیرا کام دُعا مانگنا ہے اور قبول کرنا خدا کی طرف سے ہے اور قبولیت خدا کی طرف سے کوشش تیری طرف سے ہے اور توفیق اس کی طرف سے تیری طرف سے چھوڑ دینا اور بچانا اس کی جانب سے تو اپنی طلب میں سچا بن دیکھ تجھ کو اپنے قرب کے دروازہ پر جگہ دے دیگا تو اس کی رحمت کے ہاتھ کو اپنی جانب

[1] انسان کو چاہیے کہ روز بروز قرب وذکر الٰہی میں ترقی کرے کہ یہی معراج کمال ہے۔ ہر نئے دن کا عمل گزشتہ دن کے عمل سے بہتر ہو ورنہ نقصان ہی نقصان ہے ۱۲ قادری غفر لہٗ۔

إِلَيْكَ وَ لُطْفَهُ وَكَرَمَهُ وَمَحَبَّتَهُ مُسْتَقْبِلِيْنَ لَكَ وَهٰذَا هُوَ غَايَةُ مَطْلُوْبِ الْقَوْمِ، أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكُمْ يَا عَبِيْدَ النُّفُوْسِ وَالطِّبَاعِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا حَقٌّ فِيْ حَقٍّ لُبٌّ فِيْ لُبٍّ صَفَاءٌ فِيْ صَفَاءٍ قَطْعٌ وَوَصْلٌ قَطْعٌ مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَصْلٌ بِهٖ لَا أَقْبَلُ مِنْ هَوَسِكُمْ۔

برستے ہوئے دیکھے گا اور اس کا لطف وکرم اور محبت تیرا استقبال کریں گے۔ اور یہی انتہائی مطلوب و مقصود اہل اللہ کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں اور شیطانوں کے بندو میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں۔ میرے پاس تو حق ہی حق ہے اور خلاصہ در خلاصہ اور صفائی در صفائی اور توڑنا اور جوڑنا ماسوے اللہ سے قطع تعلق (جل جلالہ) اور خدا سے جوڑنا ملنا۔ میں تمہاری ہوس کو قبول نہیں کر سکتا۔

يَا مُنَافِقُوْنَ يَا مُتَّهَوِّنُوْنَ يَا كَذَّابُوْنَ لَا أَسْتَحْيِيْ مِنْ وُجُوْهِكُمْ كَيْفَ أَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مَا تَسْتَحْيُوْنَ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَ تَتَوَاقَحُوْنَ عَلَيْهِ وَ تَسْتَهِيْنُوْنَ بِنَظَرِهٖ وَمَلَائِكَتِهِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِكُمْ عِنْدِيْ صِدْقٌ أَقْطَعُ بِهٖ رَأْسَ كُلِّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ كَذَّابٍ لَا يَتُوْبُ وَيَرْجِعُ إِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ تَوْبَتِهٖ وَاعْتِذَارِهٖ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهٗ قَالَ الصِّدْقُ سَيْفُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ أَرْضِهٖ مَا وُضِعَ عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا قَطَعَهٗ إِقْبَلُوْا مِنِّيْ فَإِنِّيْ نَاصِحٌ لَكُمْ أُرِيْدُكُمْ لَكُمْ أَنَا مَيِّتٌ عَنْكُمْ وَحَيٌّ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ

اے منافقو! اے جھوٹے مدعیو! میں تمہارے چہروں سے شرم نہیں کرتا ہوں۔ میں تم سے کیسے شرم و حیا کروں حالاں کہ تم رب العزت سے شرم و حیا نہیں کرتے ہو اور اس سے بے حیائیاں کرتے ہو اور اس کی نظر اور اس کے ان فرشتوں کے ساتھ جو تم پر مسلط ہیں بے عزتی کرتے ہو۔ میرے پاس سچائی ہے جس سے میں ہر وقت اس کافر اور منافق اور جھوٹے کا سر کاٹتا ہوں جو نہ توبہ کرتا ہے اور نہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ اور عذر خواہی کے قدموں سے رجوع کرتا ہے۔ بعض اولیا اللہ سے حکایت ہے کہ انہوں نے فرمایا سچائی زمین میں اللہ عز و جل کی تلوار ہے وہ کسی چیز پر نہیں رکھی جاتی مگر اس کو قطع کر دیتی ہے۔ میری بات تم قبول کرو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں تم کو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں۔ میں تم سے مردہ ہوں اور حق عز و جل کے ساتھ زندہ۔ جس نے

ؔ خدائے تعالیٰ تم کو ہر حالت میں ہر جگہ دیکھتا ہے۔ فرشتے نامہ اعمال لکھنے والے تمہارے ساتھ ہیں پھر تم گناہ کرتے ہو۔ نہ خدا سے شرم ہے نہ فرشتوں کا خیال۔ سوچ سمجھ کر گناہوں کو چھوڑو۔ ہر وقت ہر جگہ وہ تم کو دیکھتا ہے ۱۲ قادری غفرلہٗ ؔ جو تمہیں سے لاپرواہ ہوں تم سے جو کچھ کہتا ہوں وہ تمہارے نفع کے لیے تم سے میرا کوئی علاقہ نہیں جو تعلقات و علائق ہیں وہ سب خدا سے ہیں ۱۲ قادری غفرلہٗ۔

صَدَّقَنِیْ فِی الصُّحْبَةِ اِنْتَفَعَ وَاَفْلَحَ
وَمَنْ كَذَّبَنِیْ وَكَذَّبَ فِیْ صُحْبَتِیْ
حُرِمَ وَعُوْقِبَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا مِّنْ
جُمْلَةِ اَسْبَابِ مَعْرِفَتِهٖ تَرْكُ الْمُنَازَعَةِ
لَهٗ وَالْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ وَالرِّضَا بِتَدْبِيْرِهٖ
وَلِهٰذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ لِبَعْضِ
مُرِيْدِيْهِ اِنْ اَرَدْتَ مَعْرِفَةَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَارْضَ بِتَدْبِيْرِهٖ وَتَقْدِيْرِهٖ
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ
وَاِرَادَتَكَ شُرَكَآءَ لَهٗ فِيْهِمَا يَا
اَصِحَّآءَ الْاَجْسَادِ يَا مُتَفَرِّغِيْنَ مِنَ
الْاَعْمَالِ اَيْشٍ يَفُوْتُكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَوِ اطَّلَعَتْ قُلُوْبُكُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ لَتَحَسَّرْتُمْ وَنَدِمْتُمْ وَانْتَبَهْتُمْ۔
يَا قَوْمُ اَنْتُمْ عَنْ قَرِيْبٍ مَّوْتٰى
اِبْكُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ قَبْلَ اَنْ يُّبْكٰى
عَلَيْكُمْ لَكُمْ ذُنُوْبُكُمْ مُّزْدَحِمَةٌ
عَلٰى عَاقِبَةٍ مُّبْهَمَةٍ قُلُوْبُكُمْ مَّرْضٰى
بِحُبِّ الدُّنْيَا وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا
دَاوُوْهَا بِالزُّهْدِ وَالتَّرْكِ وَالْاِقْبَالِ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَلَامَةُ الدِّيْنِ
رَاْسُ الْمَالِ وَالْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ
هِيَ الْاَرْبَاحُ اُتْرُكُوا الطَّلَبَ لِمَا
يُطْغِيْكُمْ وَاقْنَعُوْا بِمَا يَكْفِيْكُمْ
الْعَاقِلُ لَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ حَلَالُهٗ

میری صحبت میں اختیار کی اور اسے سچا جانا اس نے نفع حاصل کیا اور نجات پائی اور جس نے میری تکذیب کی اور میری صحبت کو جھٹلایا وہ محروم ہوا اور دنیا و آخرت میں عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ منجملہ معرفت الٰہی کے سببوں کے اللہ تعالیٰ سے منازعت جھگڑے کا چھوڑنا اور اس پر اعتراض نہ کرنا اور اس کی تدبیر پر راضی رہنا ہے اور اسی واسطے مالک ابن دینار علیہ الرحمۃ نے اپنے بعض مریدوں سے کہا، اگر تو معرفت الٰہی کا خواہشمند ہے پس تو اس کی تدبیر و تقدیر پر راضی رہ اور اپنے نفس و خواہش اور اپنی طبیعت اور ارادہ کو تدبیر و تقدیر میں خدا کا شریک نہ بنا۔ اے تندرست لوگو! اے عمل سے فارغ اور بے فکر ہو جانے والو! کیا کیا چیزیں تمہارے رب عزوجل سے ضائع ہو رہی ہیں اگر تمہارے قلوب اس پر آگاہ و خبردار ہو جائیں تو البتہ تم حسرت و ندامت کرو، ہوشیار ہو جاؤ۔

اے قوم! تم عنقریب مرنے والے ہو قبل اس کے کہ تم پر رویا جائے تم اپنے نفسوں پر رو لو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہیں اور انجام نامعلوم۔ تمہارے قلب دنیا کی محبت میں بیمار ہیں اور اس پر حرص کرنے والے۔ تم زہد اور ترک دنیا اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ان کا علاج کرو۔ دین کی سلامتی اصل مال ہے اور نیک عمل اس کا منافع۔ تم اس چیز کی طلب کرو، جو تم کو سرکشی میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو کچھ تمہیں کفایت کرے اس پر قناعت کرو۔ عقل مند کسی شے سے خوش نہیں ہوتا اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام

جَنَابِكَ وَيْحَكَ أُمَّةُ عِقَابٍ أَكْثَرُكُمْ قَدْ نَسُوا الْعِقَابَ وَالْحِسَابَ
عقاب ہے۔ تم میں سے اکثر سزا او حساب کو بھولے ہوئے ہیں۔

يَا غُلَامُ إِذَا حَضَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَرَأَيْتَ قَلْبَكَ يَشْمَئِزُّ مِنْهُ فَاتْرُكْهُ وَلٰكِنْ لَا قَلْبَ لَكَ كُلُّكَ نَفْسٌ وَطَبْعٌ وَهَوًى اِصْحَبْ أَرْبَابَ الْقُلُوْبِ حَتّٰى يَصِيْرَ لَكَ قَلْبٌ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ شَيْخٍ حَكِيْمٍ عَامِلٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُهَذِّبُكَ وَيُعَلِّمُكَ وَيَنْصَحُكَ يَا بَائِعَ كُلِّ شَيْءٍ بِلَا شَيْءٍ وَالْمُشْتَرِيَ اللَّاشَيْءَ بِكُلِّ شَيْءٍ قَدِ اشْتَرَيْتَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَبِعْتَ الْآخِرَةَ بِالدُّنْيَا أَنْتَ هَوَسٌ فِيْ هَوَسٍ عَدَمٌ فِيْ عَدَمٍ جَهْلٌ فِيْ جَهْلٍ تَأْكُلُ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ مِنْ غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَلَا حِسَابٍ وَلٰكِنِ الْمُؤْمِنُ يُفَتِّشُ فِيْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِ [illegible] يَأْكُلُ الْمُبَاحَ الشَّرْعَ وَالْوَلِيُّ يُؤْمَرُ بِالْأَكْلِ وَالتَّرْكِ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهِ وَالْبَدَلُ لَا يَهْتَمُّ بِشَيْءٍ بَلْ يَفْعَلُ فِيْهِ الْأَشْيَاءُ وَهُوَ فِيْ غَيْبَتِهِ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَنَائِهِ فِيْهِ فَالْوَيْلُ [illegible] الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

اے غلام! جب تیرے سامنے دنیاوی کوئی چیز حاضر ہو اور تو اپنے قلب کو دیکھے کہ وہ اس سے متنفر ہوتا ہے پس تو اس کو چھوڑ دے اور لیکن تیرے تو قلب ہی نہیں تو تو مجسم نفس و طبیعت و خواہش بنا ہوا ہے۔ اہل دل اولیاء اللہ کی صحبت میں رہ تاکہ تجھے دل مل جائے تیرے لیے ایک ایسے شیخ کی ضرورت ہے جو کہ حکیم ہو اور حکم الٰہی پہ چلنے والا۔ وہ تجھے راستہ بتلائے اور تعلیم دے اور تجھے نصیحت کرے سارے شئے کو لاشئے سے بیچنے والے اور لاشئے کو شئے سے خریدنے والے! تو نے دنیا کو آخرت کے بدلہ میں خرید لیا اور آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچا۔ تو تو ہوس در ہوس، عدم در عدم، جہل در جہل ہے جیسے چوپائے کھاتے ہیں ویسے ہی تو کھاتا ہے۔ نہ تفتیش ہے کہ آیا حلال ہے یا حرام اور نہ سوال ہے اور نہ حساب[1] نہ کچھ تحقیق نہ تحقیقات۔ نہ حکم کا انتظار ہے نہ فعل کا مسلمان مومن بطریق شرعی تلاش کر کے کھایا کرتا ہے اور ولی کو کھانے اور نہ کھانے کا قلب کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے جیسا حکم دینی ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے اور ابدال کسی چیز کا اہتمام ہی نہیں کرتے بلکہ ان میں خود چیزیں اثر کرتی ہیں اور وہ عالم غیب میں اپنے رب عزوجل کے ساتھ اور اس میں فنا رہتے [illegible] کھانے پینے کے ساتھ

[1] حلال کھانے والے سے قیامت میں سوال کیا جائے گا کہ ہم نے حلال روزی دی تھی تم نے اس پر کیا عمل کیے۔ حرام کھانے والے پر سزا و سختی ہوگی ۱۲ قادری غفرلہ

مَسْلُوْبُ الْاِخْتِيَارِ وَكُلُّ ذٰلِكَ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ اَلْفَانِيْ عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ يَحْفَظُ حُدُوْدُ الشَّرْعِ ثُمَّ يَسْتَصْرِخُهُ فِيْ بَحْرِ الْقُدْرَةِ فَاَمْوَاجُهُ تَرْفَعُهُ تَارَةً وَتَخْفِضُهُ اُخْرٰى وَتُقَلِّبُهُ عَلَى السَّاحِلِ تَارَةً وَتُوْقِعُهُ فِيْ وَسْطِ اللُّجَّةِ اُخْرٰى يَصِيْرُ كَاَصْحَابِ الْكَهْفِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ مَا كَانَ لَهُمْ عَقْلٌ وَلَا تَدْبِيْرٌ وَلَا حِسٌّ كَانُوْا فِيْ بَيْتِ اللُّطْفِ وَالْقُرْبِ مُغْمِضِيْنَ الْاَعْيُنَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا فَهٰكَذَا هٰذَا الْمُقَرَّبُ قَدْ غَمَضَ عَيْنَيْ قَلْبِهِ عَمَّا سِوٰى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَنْظُرُ اِلَّا لَهٗ وَبِهٖ وَلَا يَسْمَعُ اِلَّا مِنْهُ۔

اَللّٰهُمَّ اَفْنِنَا عَمَّا سِوَاكَ وَاَوْجِدْنَا بِكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ٹھہرنے والے ہوتے ہیں اور بدل مسلوب الاختیار۔ اور یہ تمام باتیں حدودِ شرعیہ کی محافظت کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جو شخص اپنے سے اور خلق سے فنا ہو جاتا ہے وہ حدودِ شرعیہ کی حفاظت کرتا ہے بعدہٗ قدرت کے سمندر پر آواز کرتا ہے پس اس سمندر کی موجیں کبھی اس کو اونچا کر دیتی ہیں اور کبھی اس کو نیچا کر دیتی ہیں اور کبھی اس کو کنارے پر لا کر ڈال دیتی ہیں

اور کبھی اس کو منجدھار میں گرا دیتی ہیں۔ پھر وہ ان اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے جن کے بارہ میں رب عزوجل نے فرمایا و نقلبھم ذات الیمین الآیہ: ہم ان کو داہنے بائیں کروٹیں دلاتے ہیں۔ نہ ان کے لیے عقل ہے اور نہ تدبیر اور نہ حس و ادراک۔ وہ لطف و قرب کے گھر میں ظاہراً اور باطناً آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ پس اسی طور سے اس قرب چاہنے والے نے اپنے قلب کی آنکھوں کو ماسوی اللہ سے بند کر لیا ہے پس وہ خدا ہی کے لیے دیکھتا ہے اور اسی کے واسطے اور جو کچھ سنتا ہے اسی سے سنتا ہے۔

اے اللہ ہم کو اپنے ماسوا سے فنا کر دے اور اپنے ساتھ موجود کر دے اور ہم کو دنیا و آخرت کی نیکیاں عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین!

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ — تیئیسویں مجلس

قلب کے جلا کرنے کے بیان میں اور اس بارے میں کہ اگر حقیقت شریعت کے مطابق نہ ہو تو وہ بے دینی ہے

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ — ۱۲۔ ذی حجہ ۵۴۵ھ کو صبح کے

بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِيَ عَشَرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ خَمْسِمِائَةٍ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَأُ وَاِنَّ جَلَاءَهَا قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرُ الْمَوْتِ وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْقَلْبُ يَصْدَأُ فَاِنْ تَدَارَكَهُ صَاحِبُهُ بِمَا وَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا انْتَقَلَ اِلَى السَّوَادِ يَسْوَدُّ لِبُعْدِهِ عَنِ النُّوْرِ يَسْوَدُّ لِحُبِّهِ الدُّنْيَا وَالْحِرْصِ عَلٰى جَمْعِهَا مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ لِاَنَّ مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِهِ حُبُّ الدُّنْيَا زَالَ وَرَعُهُ فَيَجْمَعُهَا مِنْ حَلَالٍ وَّحَرَامٍ يَزُوْلُ تَمْيِيْزُهُ فِيْ جَمْعِهِ يَزُوْلُ حَيَاءُهُ مِنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُرَاقَبَتُهُ۔ يَا قَوْمِ اقْبَلُوْا نَبِيَّكُمْ وَاجْلُوْا صَدَاَ قُلُوْبِكُمْ بِالدَّوَاءِ الَّذِيْ قَدْ وَصَفَهُ لَكُمْ لَوْ اَنَّ بِاَحَدِكُمْ مَرَضًا وَّوَصَفَ بَعْضُ الْاَطِبَّاءِ دَوَاءً لَّهُ لَمَا اَهْنَاَهُ الْعَيْشُ حَتّٰى يَسْتَعْمِلَهُ۔ رَاقِبُوْا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ خَلَوَاتِكُمْ وَجَلَوَاتِكُمْ اجْعَلُوْهُ نُصْبَ اَعْيُنِكُمْ حَتّٰى كَاَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهُ فَهُوَ يَرَاكُمْ مَنْ كَانَ ذَاكِرًا لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهِ فَهُوَ الذَّاكِرُ

وقت جمعہ کے دن مدرسۂ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق یہ قلوب البتہ زنگ لاتے ہیں اور تحقیق اس کی جلا وصیقل قرآن مجید کا پڑھنا اور موت کا یاد کرنا اور مجالسِ ذکر و وعظ میں حاضر ہونا ہے قلب زنگ آلود ہوتا ہے۔ پس اگر اس قلب والے نے مطابق فرمان نبیؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس کی جلا کرلی بہتر ورنہ وہ قلب سیاہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اپنے نور سے دوری کی وجہ سے کالا ہوجاتا ہے نیز بوجہ حُبِ دنیا اور دُنیا جمع کرنے کی وجہ سے جو کہ بغیر تقویٰ جمع کرتا ہے کیوں کہ جس کے دل میں حُبِ دنیا جگہ کرلیتی ہے اس کا تقویٰ جاتا رہتا ہے۔ پس وہ حلال وحرام سے دُنیا کو جمع کرتا رہتا ہے۔ اس کی حلال وحرام کی تمیز جاتی رہتی ہے اس کی حیا رب العزۃ جلّ مجدہ سے اور اس کے ملاحظہ سے شرمانا سب جاتا رہتا ہے۔

اے قوم! تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کو قبول کرو اور آپ نے جو تمہارے قلوب کے زنگ کے دور ہونے کی دوا تجویز کی ہے اس سے اپنے قلوب کے زنگ کا علاج کرو۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہوجائے اور کوئی طبیب اس کے لیے دوا تجویز کرے تو تاوقتیکہ وہ اس دوا کا استعمال نہ کرے گا البتہ اس کا عیش وآرام خوشگوار نہ ہوگا تم اپنی خلوتوں اور جلوتوں میں اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ مراقبہ کرنے والے رہو اس کو اپنا نصب العین بنالو یہاں تک کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو پس اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو پس وہ تم کو یقیناً دیکھتا ہے جو شخص اللہ کا ذکر قلب سے کرے وہ حقیقی ذاکر ہے

وَمَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ بِقَلْبِهِ فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ
اَللِّسَانُ غُلَامُ الْقَلْبِ وَتَبَعٌ لَهُ دَاوِمْ
عَلٰى سَمَاعِ الْمَوَاعِظِ عَمِيَ حَقِيقَةُ التَّوْبَةِ
تَعْظِيمُ اَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وَلِهٰذَا
قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ
اَلتَّعْظِيمُ لِاَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّفَقَةُ
عَلٰى خَلْقِهِ كُلُّ مَنْ لَا يُعَظِّمُ اَمْرَ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُشْفِقُ عَلٰى خَلْقِ
اللهِ فَهُوَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ اَوْحَى اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِرْحَمْ حَتّٰى اَرْحَمَكَ اِنِّي رَحِيمٌ مَنْ
رَحِمَ رَحِمْتُهُ وَاَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي
فَيَا طُوبٰى لِلرُّحَمَاءِ ضَاعَ عُمُرُكُمْ فِي
اَكَلُوا وَاَكَلْنَا وَشَرِبُوا وَشَرِبْنَا
وَلَبِسُوا وَلَبِسْنَا وَجَمَعُوا وَجَمَعْنَا
مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيُصَبِّرْ نَفْسَهُ
عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَالشُّبُهَاتِ وَالشَّهَوَاتِ
وَيَصْبِرْ عَلٰى اَدَاءِ اَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَهْيِهِ وَعَلَى الْمُوَافَقَةِ
لِقَدَرِهٖ اَلْقَوْمُ صَبَرُوا مَعَ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَمْ يَصْبِرُوا عَنْهُ صَبَرُوا
لَهُ وَفِيهِ صَبَرُوا لِيَكُونُوا مَعَهُ طَلَبُوا
لِيَحْصُلَ لَهُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ خَرَجُوا
مِنْ بُيُوتِ نُفُوسِهِمْ وَاَهْوِيَتِهِمْ
وَاسْتَصْحَبُوا الشَّرْعَ مَعَهُمْ وَسَارُوا

اور جو اس کا ذکر قلب سے نہ کرے وہ اس کا ذکر کرنے والا ہی نہیں۔ زبان قلب کی غلام اور اس کی تابع ہے۔ تو وعظ ہمیشہ سُنا کر کیونکہ قلب جب وعظوں سے غائب ہو جاتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت تمام حالتوں میں امر الٰہی کی تعظیم کرنا ہے۔ اسی بنا پر بعض اہل اللہ نے فرمایا ہے رحمۃ اللہ علیہم، کُل بھلائی دو کلموں میں ہے۔ ایک تعظیم امر الٰہی دوسرے مخلوق پر شفقت کرنا۔ جو شخص امر الٰہی کی تعظیم نہیں کرتا اس کو برا ہیں جاننا اور جو خلق الٰہی پر شفقت نہیں کرتا وہ اللہ تعالٰی سے دُور ہے۔ اللہ عزوجل نے موسٰی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی تو دوسروں پر رحم کرتا کہ میں تجھ پر رحم کروں۔ بہ تحقیق میں رحم کرنے والا ہوں۔ جو رحم کرتا ہے میں اس پر رحم کرتا ہوں اور اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ رحم کرنے والوں کے لیے بڑی خوشخبری ہے تم نے تو اپنی عمر اس میں ضائع کی کہ انہوں نے یہ کھایا اور ہم نے یہ کھایا اور انہوں نے یہ پیا اور ہم نے یہ پیا اور انہوں نے یہ پہنا اور ہم نے یہ پہنا اور انہوں نے جمع کیا اور ہم نے جمع کیا (وھلم جرا)۔ جو شخص فلاح اور بہتری چاہے وہ اپنے نفس کو حرام چیزوں اور شبہ والے امور اور خواہشات نفسانیہ سے روکے صبر کرے اور اوامر الٰہی بجالائے اور نواہی منع کیے گئے امور سے بچے۔ محنت پر صبر کرے اور تقدیر الٰہی پر موافقت۔ اہل اللہ نے اللہ کے ساتھ صبر کیا اور اس سے صبر نہ کیا۔ اسی کے واسطے اور اسی کے بارے میں صبر کیا تاکہ وہ معیت الٰہی میں ہوں اور اللہ کو طلب کیا تاکہ اس سے ان کو نزدیکی حاصل ہو جائے وہ اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کے گھروں سے جُدا ہو گئے اور اپنے ساتھ شریعت کو لے کر اللہ عزوجل کی طرف

إلى ربهم عز وجل فاستقبلتهم الآفات والأهوال والمصائب والغموم والهموم والجوع والعطش والعري والذل والمهالكة فلم يبالوا بها ولم يرجعوا عن سيرهم ولم يتغيروا عما هم عليه وهم إلى قدام لا يفتر سيرهم لا يتوانون كذلك حتى يتحقق لهم بقاء القلب والقالب.

يا قوم اعملوا للقاء الحق عز وجل واستحيوا منه قبل لقائه. حياء المؤمن من الله عز وجل ثم من خلقه إلا فيما يرجع إلى الدين وخرق حكمه وحد الشرع فإنه لا يحل له أن يستحيي بل يقيم الحدود في دين الله عز وجل ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله. من صحت تبعيته للرسول صلى الله عليه وسلم ألبسه درعه وخوذته وقلده بسيفه ونحله من أدبه وشمائله وأخلاقه وخلع عليه من خلعه فيفرح به كيف هو من أمته ويشكر ربه عز وجل على ذلك ثم يجعله نائبا له في أمته ودليلا وداعيا لهم إلى باب الحق

چلے راستہ میں ان کا آفتوں اور دہشتوں اور مصیبتوں اور غم ورنجوں اور بھوک اور پیاس اور برہنگی اور ذلت وخواریوں نے استقبال کیا۔ پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے سیر سے رجوع نہ کیا اور جس ارادہ سے چلے تھے اس میں تغیر پیدا نہ کیا وہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ ان کے سیر میں فتور نہ آیا وہ ہمیشہ اسی حالت پر رہے۔ یہاں تک کہ ان کو بقائے قلب وقالب حاصل ہو گئی۔

اے قوم! تم اللہ سے ملاقات کے لیے عمل کرو اور اس کی ملاقات سے پہلے اس سے شرم کرو۔ تمہیں اس کے روبرو جانا ہے۔ مسلمان کی حیا اولاً اللہ تعالیٰ سے ہے پھر اس کی مخلوق سے۔ مگر ایسے امر میں جو کہ دین کی طرف راجع ہوتا ہو اور جس میں حدود شرعیہ کا توڑنا ہوتا ہو تو اس میں اس شخص[1] کو حیا کرنا حلال نہیں بلکہ امور دینیہ میں حیا نہ کرے اور حدود شرعیہ کو قائم کرے اور امر الٰہی کو بجا لائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ مجرموں کو سزا دینے میں دینِ الٰہی میں تم کو رافت وشفقت مانع نہ ہو۔ جس کی تابعداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درست ہو جاتی ہے اس کو حضور اپنی زرہ وخود پہنا دیتے ہیں اور اپنی تلوار اس کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو اپنے طریقوں اور خصلتوں اور اخلاق سے آراستہ کر دیتے ہیں اور اپنی خلعتوں سے اسے خلعت دے دیتے ہیں۔ اس بندہ کی ایسی حالت سے حضور کی خوشی حد سے بڑھ جاتی ہے ایسی حالت کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ حضور کا امتی ہے۔ اس پر حضور اپنے رب کا شکر کرتے ہیں پھر حضور اس کو اپنی امت میں اپنا نائب اور رہنما اور مخلوق کا

[1] امور شرعیہ میں شرم جائز نہیں۔

عَزَّ وَجَلَّ كَانَ هُوَ الدَّاعِيْ وَ الدَّلِيْلُ وَلَمَّا قَضَا الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ وَقَبَضَهٗ أَقَامَ لَهٗ مِنْ أُمَّتِهٖ مَنْ يَّخْلُفُهٗ فِيْهِمْ وَهُوَ آحَادٌ أَفْرَادٌ مِّنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفَسِ وَاحِدٌ يَدُلُّوْنَ الْخَلْقَ وَيَصْبِرُوْنَ عَلٰى أَذَاهُمْ مَعَ دَوَامِ النُّصْحِ لَهُمْ يَتَبَسَّمُوْنَ فِيْ وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ الْفُسَّاقِ وَيَحْتَالُوْنَ عَلَيْهِمْ بِكُلِّ حِيْلَةٍ حَتّٰى يُخَلِّصُوْهُمْ مِمَّا هُمْ فِيْهِ وَيَحْمِلُوْهُمْ إِلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَضْحَكُ فِيْ وَجْهِ الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ يَضْحَكُ فِيْ وَجْهِهٖ وَيُرِيْهِ أَنَّهٗ مَا يَعْرِفُهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ بِخَرَابِ بَيْتِ دِيْنِهٖ وَسَوَادِ وَجْهِ قَلْبِهٖ وَكَثْرَةِ غِلِّهٖ وَكَدَرِهٖ وَ الْفَاسِقُ وَ الْمُنَافِقُ يَظُنَّانِ أَنَّهُمَا قَدْ خَفِيَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَعْرِفْهُمَا لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهُمَا مَا يَخْفِيَانِ عَلَيْهِ يَعْرِفُهُمَا بِلَمْحِهٖ وَنَظَرِهٖ وَكَلِمِهٖ وَحَرَكَتِهٖ يَعْرِفُهُمَا عِنْدَ ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ وَلَا شَكَّ وَيْلَكُمْ تَظُنُّوْنَ أَنَّكُمْ تَخْفَوْنَ عَلَى الصِّدِّيْقِيْنَ الْعَارِفِيْنَ الْعَامِلِيْنَ إِلٰى أَيِّ وَقْتٍ تُضَيِّعُوْنَ عُمْرَكُمْ فِيْ

داعی اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف مقرر فرما دیتے ہیں اصل رہنما اور داعی حضور رہتے۔ جب اللہ کا حکم ہوا اور اس نے حضور کو وفات دے دی تو آپ کے بیٹے آپ کی اُمت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو آپ کی سچی جانشینی کریں اور وہ لاکھوں میں سے اکا دُکا ہی ہیں۔ وہ خلق کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کی ہمیشہ خیر خواہی کرتے رہتے ہیں اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرتے رہتے ہیں۔ وہ منافقوں اور فاسقوں کے منہ پر تبسّم کرتے ہیں اور ہر قسم کا ان پر حیلہ کرتے ہیں تاکہ ان کو ان کے نفاق اور فسق سے چھڑائیں اور ان کو رب تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لے جائیں۔ اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ فاسق کے مونہہ پر عارف باللہ ہی ہنستا ہے۔ وہ اس کے مُنہ پر ہنس کر اس کو یہ دکھاتا ہے کہ گویا یہ اس کو جانتا ہی نہیں ہے۔ حالاں کہ وہ اس کے دین کے گھر کی خرابی اور اس کے قلب کی سیاہی اور اس کے کھوٹے پن اور میلے پن کو خوب جانتا ہے اور فاسق و منافق دونوں یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کی حالت اِن پر پوشیدہ ہے اور اس نے ان کو پہچانا ہی نہیں۔ نہیں نہیں۔ ان دونوں کی کوئی عزت ہی نہیں کہ ان کا حال چھپ سکے۔ وہ عارف سے چھپ نہیں سکتے وہ ان کو اپنی نگاہ و نظر، کلام و حرکت سے پہچانتا ہے وہ ان دونوں کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے۔ اس میں شک ہی نہیں۔

تم پر افسوس! کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم صدیقین اور عارفین، عاملین سے مخفی رہ سکتے ہو۔ تم کب تک اپنی عمروں کو فضول باتوں میں ضائع کرتے

لَا شَیْءَ اُطْلُبُوْا مَنْ بِيَدِهِ لَكُمْ عَلٰی طَرِیْقِ الْاٰخِرَةِ یَا ضُلَّالًا عَنْهَا اللّٰهُ اَکْبَرُ عَلَیْکُمْ یَا مَوْتَی الْقُلُوْبِ یَا مُشْرِکِیْنَ بِالْاَسْبَابِ یَا عَابِدِیْنَ اَصْنَامَ حَوْلِهِمْ وَ قُوَاهُمْ وَ مَعَایِشِهِمْ وَ رُءُوْسِ اَمْوَالِهِمْ وَ سَلَاطِیْنِ بِلَادِهِمْ وَ جِهَاتِهِمُ الَّتِیْ یَنْتَهُوْنَ اِلَیْهَا اَنْتُمْ مَحْجُوْبُوْنَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ مَنْ یَرَی الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَیْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَیْسَ بِعَبْدٍ لَهُ هُوَ عَبْدُ مَنْ رَاٰی ذٰلِكَ مِنْهُ فَهُوَ الْیَوْمَ فِیْ نَارِ الْمَقْتِ وَالْحِجَابِ وَغَدًا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ مَا یَسْلَمُ مِنْ نَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ الْمُوَحِّدُوْنَ الْمُخْلِصُوْنَ التَّائِبُوْنَ تُوْبُوْا اِلَی قُلُوْبِکُمْ ثُمَّ بِاَلْسِنَتِکُمْ اَلتَّوْبَةُ قَلْبُ دَوْلَةٍ تُقَلِّبُ دَوْلَةَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَ شَیْطَانِكَ وَ قُرَنَائِكَ السُّوْءِ اِذَا تُبْتَ قَلَبْتَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَ لِسَانَكَ وَ قَلْبَكَ وَجَمِیْعَ جَوَارِحِكَ وَ تُصَفِّیْ طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ مِنْ كَدَرِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَتَتَوَرَّعُ فِیْ مَعِیْشَتِكَ وَبَیْعِكَ وَشِرَائِكَ وَتَجْعَلُ کُلَّ هَمِّكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ تُزِیْلُ الْعَادَةَ وَتَتْرُكُ مَكَانَهَا الْعِبَادَةَ تُزِیْلُ الْمَعْصِیَةَ وَتَتْرُكُ مَكَانَهَا الطَّاعَةَ ثُمَّ تَتَحَقَّقُ

رہو گے۔ کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو تمہیں آخرت کا راستہ بتلائے۔ اے گمراہو! اللہ تم سب سے بڑا ہے۔ اے مردہ دلوں والو! اے سببوں کو شریک خدا سمجھنے والو! اے اپنی قوت و طاقت اور اپنے معاش اور راس المال اور اپنے شہر کے بادشاہو اور جو طرفوں کی طرف پہنچتے ہو ان کے بادشاہوں کے پجاریو! بتحقیق یہ سب اللہ عزوجل سے محجوب و دور ہیں۔ جو شخص نقصان و نفع کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ عزوجل کا بندہ نہیں ہے وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع و نقصان کو سمجھا وہ آج دنیا میں غصہ اور حجاب کی آگ میں ہے کل آخرت میں جہنم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ عزوجل کی آگ سے متقی موحد، مخلص ثابت قدم لوگ ہی سلامت رہیں گے۔ تم اللہ کی طرف اولاً اپنے قلبوں سے توبہ کرو۔ پھر اپنی زبانوں سے۔ توبہ دولت کا پلٹ دینا ہے وہ تیرے نفس و خواہش اور تیرے شیطان اور تیرے برے ہمنشینوں کی دولت کو پلٹ دیتی ہے اور ان سب کو تیرا غلام بنا دیتی ہے۔ جب تو توبہ کرتا ہے تو اپنے کان اور آنکھ اور زبان اور قلب اور تمام اعضاء کو پلٹ دیتا ہے، اور اپنے کھانے پینے کو حرام و شبہ کی کدورتوں سے صاف کر لیتا ہے اور اپنی معیشت اور خرید و فروخت میں پرہیزگار بن جاتا ہے اور تو اپنا مقصودِ اصلی اپنے مولا عزوجل کو بنا لیتا ہے اپنی عادت کو زائل کر دیتا ہے اور اس کی جگہ پر عبادت کو رکھتا ہے اپنی معصیت کو زائل کر دیتا ہے اور اس کی جگہ طاعت کرنے لگتا ہے۔ پھر درستی شریعت

فِي الْحَقِيقَةِ مَعَ صِحَّةِ الشَّرِيعَةِ وَ شَهَادَتِهَا لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ فَإِذَا تَحَقَّقَ لَكَ ذٰلِكَ جَاءَكَ الْفَنَاءُ عَنِ الْأَخْلَاقِ الْمَذْمُومَةِ عَنْ رُؤْيَةِ سَائِرِ الْخَلْقِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ ظَاهِرُكَ مَحْفُوظًا وَبَاطِنُكَ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَشْغُولًا فَإِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا فَلَوْ جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا وَمَكَّنَتْكَ مِنْهَا وَتَبِعَكَ الْخَلْقُ بِأَجْمَعِهِمْ مَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ لَمْ يَضُرَّكَ وَذٰلِكَ وَلَمْ يُغَيِّرْكَ عَنْ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّكَ قَائِمٌ مَعَهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ مَشْغُولٌ بِهِ نَاظِرٌ إِلَى جَلَالِهِ وَجَمَالِهِ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى جَلَالِهِ تَفَرَّقْتَ وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى جَمَالِهِ اجْتَمَعْتَ تَخَافُ عَنْ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ وَتَرْجُوْا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَمَالِ تَنْمَحِيْ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ وَتَثْبُتُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَمَالِ فَطُوْبٰى لِمَنْ ذَاقَ هٰذَا الطَّعَامَ۔

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ قُرْبِكَ وَاسْقِنَا مِنْ شَرَابِ أُنْسِكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اور شہادت شریعت کے ساتھ تو حقیقتاً مضبوط ہو جاتا ہے حقیقت پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ جس حقیقت پر شریعت شہادت نہ دے وہ زندقہ بے دینی ہے۔ پس جب تجھ میں یہ امر متحقق ہو جائے گا تو تجھے بُری عادتوں اور تمام خلق کی جانب دیکھنے سے فنا حاصل ہو جائے گی۔ اس وقت تیرا ظاہر محفوظ ہو جائے گا اور تیرا باطن رب عزوجل کے ساتھ مشغول ہو گا۔ اور پس جب تیری یہ حالت کمال کو پہنچے گی پس اگر تمام دُنیا تیری طرف آئے گی اور وہ تجھے اپنے اوپر پورے طور سے قدرت دے دے گی، اور سب اگلی پچھلی مخلوق تیری تابعداری کرے گی تو تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گی اور تجھ کو تیرے مولیٰ عزوجل کی جانب سے نہ پلٹا سکے گی کیوں کر تو تو اس کے ساتھ قائم ہے اسی کی طرف اور اسی کے ساتھ مشغول اس کے جلال و جمال کی طرف دیکھنے والا ہے۔ جب تو اس کے جلال کی طرف نظر ڈالتا ہے خوفِ الٰہی سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جب اس کے جمال کو دیکھتا ہے۔ مجتمع ہو جاتا ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جلال کے دیکھتے وقت ڈرجاتا ہے اور جمال کو دیکھتے ہوئے امیدوار بن جاتا ہے۔ جلال کے دیکھتے وقت محو و فنا ہو جاتا ہے اور جمال کو دیکھ کر موجود ہو جاتا ہے۔ اس ذائقہ کے چکھنے والوں کے لیے مبارک بادی ہے۔

اے اللہ! ہم کو اپنے قرب کے طعام سے کھانا دے اور اپنی شراب انس سے سیراب کر اور دنیا و آخرت میں نکوئیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

چوبیسویں مجلس

اِس بیان میں کہ تدبیر و علمِ الٰہی میں دخل نہ دیا جائے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ

لَا تُشَارِكُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ تَدْبِيْرِهٖ وَعِلْمِهٖ بِنُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ وَطِبَاعِكُمْ وَافِقُوْهُ فِيْكُمْ وَفِيْ غَيْرِكُمْ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقْهُمْ فِيْهِ اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ تَعَلَّمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ الْمُوَافِقِيْنَ الْعِلْمُ جُعِلَ لِلْعَمَلِ لَا لِمُجَرَّدِ الْحِفْظِ وَاِيْرَادِهٖ عَلَى الْخَلْقِ تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ ثُمَّ عَلِّمْ غَيْرَكَ اِذَا عَلِمْتَ ثُمَّ عَمِلْتَ تَكَلَّمَ الْعِلْمُ عَنْكَ وَاِنْ سَكَتَّ تَكَلَّمَ بِلِسَانِ الْعَمَلِ اَكْثَرَ مِمَّا يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْعِلْمِ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَنْ لَّا يَنْفَعُكَ لَحْظُهٗ لَا يَنْفَعُكَ وَعْظُهٗ اَلْعَامِلُ بِعِلْمِهٖ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ هُوَ وَغَيْرُهٗ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْطِقُنِيْ بِمَا يَشَاءُ

۱۴؍ ذی الحجہ ۵۴۵ھ ہجری کو صبح کے وقت اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

حق تعالیٰ کی تدبیر و علم میں اپنے نفسوں اور خواہشوں اور اپنی طبیعتوں کو شریک نہ بناؤ۔ اپنے اور غیر کے معاملات میں حق تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرو۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ مخلوق کے بارے میں حق عز وجل کے ساتھ موافقت کرو اور اللہ کے بارے میں خلق کی موافقت نہ کر جو ٹوٹتا وہ ٹوٹ گیا۔ جوڑا جو جڑ گیا۔ حق عز وجل کے ساتھ موافقت کرنا اس کے نیک بندوں کی موافقت کرنے والوں سے سیکھ۔ علم عمل کے لیے بنایا گیا ہے نہ محض یاد کرنے اور مخلوق کے سامنے پیش کرنے کے لیے خود علم سیکھ اور اس پر عمل کر بعدہٗ دوسروں کو سکھا۔ جب تو علم پڑھے گا پھر اس پر عمل کرے گا تو علم تیری طرف سے کلام کرے گا اگرچہ تو خاموش رہے گا تو عمل کی زبان سے اس سے زیادہ کلام کر جیسا کہ زبانِ علم سے کلام کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ جس کا دیکھنا تجھے نفع نہ دے اس کا وعظ تجھے نفع نہیں دے سکتا۔ جو شخص کہ اپنے علم پر عمل کرنے والا ہوتا ہے تو وہ اس علم سے خود بھی نفع لیتا ہے اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتا ہے

عَلٰی قَدْرِ اَحْوَالِ الْحُضُوْرِ عِنْدِیْ وَاِلَّا فَبَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ عَدَاوَۃٌ عِرْضِیْ لَکُمْ مَبْذُوْلٌ وَّ مَالِیْ وَلَیْسَ لِیْ شَیْءٌ وَاِنْ کَانَ لِیْ شَیْءٌ فَمَا اَمْنَعُکُمْ مِنْہُ مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ سِوَی النَّصِیْحَۃِ اَنْصَحُکُمْ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لَا لِیْ وَافِقِ الْقَدَرَ وَ اِلَّا یَقْصِمُکَ اِمْشِ مَعَہٗ عَلٰی اِخْتِیَارِہٖ وَ اِلَّا نَحَرَکَ کُنْ بَارِکًا بَیْنَ یَدَیْہِ اِلٰی اَنْ یَّرْحَمَکَ وَیُرْدِفَکَ خَلْفَہٗ بَدَایَۃُ اَمْرِ الْقَوْمِ اَلْکَسْبُ یَاْخُذُوْنَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی قَدْرِ الْحَاجَۃِ بِیَدِ الشَّرْعِ حَتّٰی اِذَا عَجَزَتْ مَبَانِیْہِمْ عَنِ الْکَسْبِ وَجَآءَ التَّوَکُّلُ فَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَ قَیَّدَ جَوَارِحَہُمْ جَآءَتْہُمْ اَقْسَامُہُمْ مِّنَ الدُّنْیَا مَھْنَاۃً مُکْفَاۃً مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا عَنَاءٍ اَلْوَاحِدُ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ یَتَلَبَّسُ بِنَعِیْمِ الْجَنَّۃِ عَلٰی غَیْرِ اِرَادَۃٍ مِّنْہُ بَلْ یُوَافِقُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ کَمَا وَافَقَہٗ فِی التَّلَبُّسِ بِالْاَقْسَامِ الَّتِیْ کَانَتْ فِی الدُّنْیَا یُوَفِّیْہِمْ اَقْسَامَہُمْ دُنْیَا وَّاٰخِرَۃً لِاَنَّہٗ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔

یَا غُلَامُ عَلٰی قَدْرِ ھِمَّتِکَ تُعْطٰی اَلْبُعْدُ عِمَّا سِوَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ یَقْلِبُکَ

کیونکہ اللہ عزوجل میرے پاس حاضر ہونے والوں کے حالات کے اندازہ کے موافق جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے کلام کرا دیتا ہے ورنہ میرے اور تمہارے درمیان عداوت ہے کیونکہ تم پر عمل نہیں (میری آبرو اور مال سب تمہارے واسطے خرچ کی گئی ہے۔ میرے پاس کوئی چیز نہیں اگر میرے پاس کچھ ہے تو میں اس کو تم سے روکتا نہیں ہوں میرے اور تمہارے درمیان میں سوائے خیر خواہی و نصیحت کے اور کچھ نہیں ہے میں تم کو محض اللہ کے واسطے نصیحت کرتا ہوں نہ اپنے فائدہ کے لیے تو تقدیر کے ساتھ موافقت کر ورنہ وہ تیری گردن توڑ دے گی۔ تو اس کے ساتھ اس کے اختیار پر چل ورنہ وہ تجھے ذبح کر ڈالے گی تو اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا رہ یہاں تک کہ وہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے اپنا ردیف بنا لے اور اولیا اللہ کے معاملے کی ابتدا کسب سے ہوتی ہے۔ وہ بمقدار حاجت دنیا کو شریعت کے ہاتھوں سے لیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے اعضاء ظاہری کسب سے عاجز ہو جاتے ہیں اور ان کو توکل حاصل ہو کر ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور ان کے اعضاء کو جکڑ بند کر دیتا ہے (وہ فکر دنیا سے قطعاً فارغ البال ہو جاتے ہیں) تو ان کو مقسوم دنیوی کفایت و خوشگواری کے ساتھ بلا مشقت و تکلیف برابر آتا رہتا ہے۔ مقربین خدا میں سے ہر ایک آخرۃ میں بغیر اپنے ارادہ و خواہش کے جنت کی نعمتیں حاصل کرے گا مثل دیگر امور کے وہ اس میں بھی حق عزوجل کی موافقت کرے گا۔ جیسے کہ اس نے دنیا میں اقسام دنیوی کے حاصل کرنے میں خدا کی موافقت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں ان کے پورے پورے حصے دیتا ہے کیونکہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اے غلام تجھے تیری ہمت کی مقدار دیا جائیگا جتنی ہمت کریگا اتنا پائیگا تو اپنی ہمت کو

حَتّٰی تَتَقَرَّبَ مِنْهُ مُتْ عَنْكَ وَ عَنِ
الْخَلْقِ وَقَدْ دُفِعَتْ الْحُجُبُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَيْفَ
أَمُوْتُ مُتْ عَنْ مُتَابَعَةِ نَفْسِكَ وَهُوَ
هَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَعَادَاتِكَ وَ عَنْ
مُتَابَعَةِ الْخَلْقِ وَأَسْبَابِهِمْ وَ ايْئَسْ
مِنْهُمْ وَاتْرُكِ الشِّرْكَ بِهِمْ وَ عَنْ
طَلَبِ شَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
اِجْعَلْ أَعْمَالَكَ كُلَّهَا لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا بِطَلَبِ نِعَمِهِ اِرْضَ بِتَدْبِيْرِهِ
وَقَضَائِهِ وَأَفْعَالِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هٰذَا
فَقَدْ مُتَّ عَنْكَ وَحَيِيْتَ بِهٖ يَصِيْرُ
قَلْبُكَ مَسْكَنَهُ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ
يَصِيْرُ فِيْ كَعْبَةِ قُرْبِهٖ مُتَمَسِّكًا
بِأَسْتَارِهَا ذَاكِرًا لَهٗ نَاسِيًا لِمَا سِوَاهُ
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْيَوْمَ وَغَدًا يُفْنِيْكَ
عَنْكَ وَعَنْ غَيْرِكَ وَعَنْ كُلِّ مَا
سِوَاهُ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ قُرْبُ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةُ الْقَوْمِ وَبُعْدُهُمْ
عَنْهُ نَارُهُمْ لَا يَرْجُوْنَ إِلَّا هٰذِهِ
الْجَنَّةَ وَلَا يَخَافُوْنَ إِلَّا هٰذِهِ النَّارَ
أَيُّ غِلٍّ لِلنَّارِ عِنْدَهُمْ حَتّٰی يُخَافُوْا
مِنْهَا هِيَ تَسْتَغِيْثُ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَ
تَهْرُبُ مِنْهُ فَكَيْفَ لَا تَهْرُبُ مِنَ

قلب کے ساتھ ماسوی اللہ سے دُور کر دے یہاں تک کہ تو حق عزوجل سے نزدیک ہو جائے تو اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے مر جا تا کہ وہ پردے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان حائل ہیں اٹھا دیے جائیں۔ اگر کوئی کہے میں کیسے مروں تو جواب یہ ہوگا کہ تو اپنے نفس و خواہش و طبیعتوں و عادتوں اور خلق کی تابعداری اور اسباب کی تابعداری سے مر جا۔ خودی چھوڑ دے اور ان سب سے نا امید ہو جا اور ان کے ساتھ شرک کو چھوڑ دے اور غیر خدا سے خواستگاری کو چھوڑ دے۔ تو اپنے تمام کام خالصۃً لوجہ اللہ کر۔ نہ طلب نعمت کے لیے۔ تو تدبیر و تقدیر و افعال الٰہی پر راضی ہو جا۔ جب تو ایسا کرے گا تو تو اپنے نفس سے مر جائے گا اور حق تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہو جائیگا۔ تیرا قلب اس کا مسکن ہو جائے گا وہ اس کو جس طور سے چاہے گا الٹ پلٹ کرے گا تو اس کے کعبۂ قرب میں ٹھہر کر اس کے پردوں کو پکڑے ہوئے اس کی یاد کرنے والا اس کے غیر کو بھول جائے گا۔ آج جنت کی کنجی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہنا ہے اور کل یہ تیرے اپنے وجود اور اپنے غیر کے وجود اور کل ماسوی اللہ سے فنا ہو جانا ہے جو کہ حدودِ شرعیہ کی حفاظت کے ساتھ ہو۔ اولیاء اللہ کی جنت قرب الٰہی ہے اور ان کی دوزخ خدا سے دُوری وہ سوائے اس جنت کے کسی شے کی امیدواری نہیں کرتے اور نہ وہ اس دوزخ کے سوا کسی آگ سے ڈرتے ہیں ہر وقت وہ قرب الٰہی کے طالب رہتے ہیں ان کے پاس کھوٹ ہی کیا ہے جو دوزخ سے ڈریں دوزخ تو خود مومن سے فریاد رسی کرتی ہے اور اس سے بھاگتی ہے۔ پھر بھلا وہ محبین متقین

الْمُحِبِّيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ مَا أَحْسَنَ حَالَ الْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هُوَ فِي الدُّنْيَا لَا يُبَالِيْ عَلٰى أَيِّ حَالٍ كَانَ فِيْهَا بَعْدَ أَنْ يَّعْلَمَ أَنَّ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَاضٍ عَنْهُ أَيْنَمَا سَقَطَ لَقَطَ قِسْمَهٗ وَرَضِيَ بِهٖ أَيْنَمَا تَوَجَّهَ نَظَرَ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا ظُلْمَةَ عِنْدَهٗ كُلُّ إِشَارَاتِهٖ إِلَيْهِ كُلُّ اِعْتِمَادِهٖ عَلَيْهِ كُلُّ تَوَكُّلِهٖ عَلَيْهِ اِحْذَرُوْا مِنْ أَذِيَّةِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهَا سَمٌّ فِيْ جَسَدِ مُؤْذِيْهِ وَسَبَبٌ لِفَقْرِهٖ وَعُقُوْبَتِهٖ يَا جَاهِلًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِخَوَاصِّهٖ لَا تَذُقْ طَعْمَ غِيْبَتِهِمْ فَإِنَّهَا سَمٌّ قَاتِلٌ إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ أَنْ تَتَعَرَّضَ لَهُمْ بِسُوْءٍ فَإِنَّ لَهُمْ مَنْ يَّغَارُ عَلَيْهِمْ يَا مُنَافِقًا قَدْ عَلِقَ شَكُّ النِّفَاقِ فِيْ قَلْبِكَ وَقَدْ مَلَكَ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ اِسْتَعْمِلِ التَّوْحِيْدَ وَالْإِخْلَاصَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ شُفِيْتَ وَذَهَبَ شَكُّكَ مَا أَكْثَرَ مَا تَخْرِقُوْنَ حُدُوْدَ الشَّرْعِ وَتُمَزِّقُوْنَ دُرُوْعَ تَقْوَاكُمْ وَ

مخلصین سے کیسے نہ بھاگے گی۔ مسلمان کا دنیا و آخرت میں کیا ہی اچھا حال ہے۔ وہ دنیا میں اس کے بعد کہ اسے معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہے کسی حالت میں بھی رہے کچھ پرواہ ہی نہیں کرتا۔ وہ جہاں بھی اترتا ہے اپنا مقسوم حاصل کر لیتا ہے اور اس پر راضی رہتا ہے جدھر بھی اس کی توجہ ہوتی ہے وہ نورِ الٰہی سے سب کچھ دیکھ لیتا ہے اس کے پاس ظلمت سے ہی نہیں۔ اس کا کل اشارہ خدا ہی کی طرف ہوتا ہے اور پورا پورا اعتماد و توکل اسی خدا پر ہوتا ہے۔ تم مسلمانوں کو ایذا دینے سے بچو کیوں کہ وہ ایذا دینے والے کے بدن میں زہر اور اس کی محتاجی و سزا اور عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ عز وجل اور اس کے مخصوص بندوں سے جاہل تو ان کی غیبت و بدگوئی کا مزہ مت چکھ۔ پس وہ یقیناً قاتل زہر ہے تو اپنے آپ کو ان کی بدگوئی سے بچا، پھر بچا، ڈر، پرہیز کر، ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا اور ان کا کچھ نہ بگڑے گا کیونکہ ان کا ایسا مددگار ہے جو ان پر غیرت کرتا ہے[1]۔ اے منافق تیرے قلب میں نفاق کا شک وابستہ ہو گیا ہے اور وہ تیرے ظاہر و باطن کا مالک بن گیا ہے۔ تو توحید و اخلاص کو اپنی تمام حالتوں میں استعمال کر تو شفا پا لے گا اور تیرا شک جاتا رہے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بہت زیادہ حدود شرعیہ کو توڑتے ہو اور اپنے تقویٰ کی زرہوں کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے توحید کے کپڑوں

[1] حدیث صحیح میں وارد ہے من اذی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب جو میرے ولی کو ستاتے ہیں اس کو اپنے سے لڑائی کرنے کی اجازت دیتا ہوں یعنی ولی کو ستانے والا، ان کا ادب نہ کرنے والا، ان کا گستاخ خدا سے لڑنے والا عذاب سرمدی کا مستحق ہے، وہ دنیا و آخرت میں رسوا و ذلیل ہے اولیاء و انبیاء کی گستاخی کرنے والے، ان کو اپنے جیسا سمجھنے والے ذرا سوچیں سمجھیں، توبہ کر لیں۔ اب بھی وقت ہے واللہ الموفق ۱۲ قادری غفرلہ

تُنَجِّسُوْنَ ثِيَابَ تَوْحِيْدِكُمْ وَتُطْفِئُوْنَ نُوْرَ اِيْمَانِكُمْ وَتَتَبَغَّضُوْنَ اِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ جَمِيْعِ اَفْعَالِكُمْ وَاَحْوَالِكُمْ اِذَا اَفْلَحَ الْوَاحِدُ مِنْكُمْ وَعَمِلَ طَاعَةً فَهِىَ مَشُوْبَةٌ بِالْعُجْبِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ وَطَلَبِ الْحَمْدِ مِنْهُمْ عَلَيْهَا مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْبُدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَعْتَزِلْ عَنِ الْخَلْقِ فَاِنَّ رُؤْيَتَهُمْ لِلْاَعْمَالِ مُبْطِلَةٌ لَهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْعُزْلَةِ فَاِنَّهَا عِبَادَةٌ وَاِنَّهَا دَابُ الصَّالِحِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ عَلَيْكُمْ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ بِالْاِيْقَانِ ثُمَّ الْفَنَاءِ وَالْوُجُوْدِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِكَ وَلَا بِغَيْرِكَ مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ مَعَ اِنْصَاءِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ رِضَا الْمَتْلُوِّ الْمَسْمُوْعِ الْمَقْرُوْءِ لَا كَرَامَةَ لِمَنْ يَّقُوْلُ غَيْرَ هٰذَا هٰذَا الَّذِىْ فِى الْمَصَاحِفِ وَالْاَلْوَاحِ كَلَامُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفٌ بِيَدِهٖ وَطَرَفٌ بِاَيْدِيْنَا عَلَيْكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْهِ وَالتَّعَلُّقِ بِهٖ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ مَؤُنَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَحْفَظُكَ فِى الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَيَذُبُّ عَنْكَ فِىْ جَمِيْعِ

کو ناپاک کرتے اور اپنے نورِ ایمان کو بجھاتے ہو اور اپنی تمام حالتوں اور فعلوں میں خدا کے دشمن بنتے چلے جاتے ہو تم میں سے جب کوئی فلاح پاتا ہے اور نیک عمل بھی کرتا ہے تو وہ عجب وریا اور مخلوق کے دکھاوے کے ساتھ اور مخلوق سے تعریف کی طلب کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے آہ صدآہ۔ تم میں سے جو کوئی اللہ عزوجل کی عبادت کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ وہ خلق سے الگ رہے مخلوق کا دکھاوا عملوں کو باطل کرنے والا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم تنہائی کو لازم پکڑو کیوں کہ وہ عبادت ہے اور تم سے پہلوں کا جو کہ صالحین تھے۔ یہی طریقہ رہا ہے۔

اے صاحبو! تم ایمان کو لازم پکڑو پھر ایقان یقین کرنے کو پھر فنا کو اور وجود کو اللہ عزوجل کے ساتھ نہ کہ اپنے اور اپنے غیر کے ساتھ۔ یہ سب حدود شرعیہ کی حفاظت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی اور قرآن مجید کی خوشنودی کے ساتھ ہو جو کہ سنا گیا ہے پڑھا گیا ہے جو اس کے سوا کہے اس کے لیے عزت وکرامت نہیں۔ یہی قرآن جو کہ مصحفوں اور پٹھوں کے درمیان ہے کلامِ الٰہی ہے جس کا ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ ہمارے ہاتھ میں اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا تو اللہ عزوجل کو لازم پکڑ اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف جھک جا۔ اسی سے علاقہ پیدا کر وہ تیرے لیے دنیا و آخرت کی مشقتوں سے کفایت کرے گا اور موت و زندگی میں تیری حفاظت فرمائے گا اور تمام

الْاَحْوَالِ عَلَيْكَ بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى
الْبَيَاضِ اِخْدِمْهُ حَتّٰى يَخْدِمَكَ
يَأْخُذُ بِيَدِ قَلْبِكَ وَيُوْقِفُهٗ بَيْنَ
يَدَيْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَلْعَمَلُ بِهٖ
يُرَيِّشُ جَنَاحَيْ قَلْبِكَ فَيَطِيْرُ بِهِمَا
اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَامَنْ قَدْ لَبِسَ
الصُّوْفَ اِلْبَسِ الصُّوْفَ لِسِرِّكَ ثُمَّ
لِقَلْبِكَ ثُمَّ لِنَفْسِكَ ثُمَّ لِبَدَنِكَ
بَدَايَةُ الزُّهْدِ مِنْ هُنَاكَ تَكُوْنُ
لَا مِنَ الظَّاهِرِ اِلَى الْبَاطِنِ اِذَا صَفَا
السِّرُّ تَعَدَّى الصَّفَاءُ اِلَى الْقَلْبِ وَ
النَّفْسِ وَالْجَوَارِحِ وَاِلَى الْمَاْكُوْلِ وَ
الْمَلْبُوْسِ وَتَعَدّٰى اِلٰى جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ
اَوَّلُ مَا يُعَمَّرُ دَاخِلُ الدَّارِ فَاِذَا كَمُلَتْ
عِمَارَتُهَا اُخْرُجْ اِلٰى عِمَارَةِ الْبَابِ لَا
كَانَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ لَا كَانَ الْخَلْقُ
بِلَا خَالِقٍ لَا كَانَ بَابٌ بِلَا دَارٍ لَا كَانَ
قُفْلٌ عَلٰى خَرِبَةٍ يَا دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ يَا
خَلْقًا بِلَا خَالِقٍ جَمِيْعُ مَا اَنْتَ فِيْهِ
لَا يَنْفَعُكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَلْ يَضُرُّكَ
هٰذَا الْمَتَاعُ الَّذِيْ مَعَكَ مَا يُبْتَاعُ
مِنْكَ هُنَاكَ مَتَاعُكَ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ
وَالْمَعَاصِيْ وَهِيَ شَيْءٌ لَا يُنْفَقُ فِيْ سُوْقِ
الْاٰخِرَةِ صَحِّحِ الْاِسْلَامَ ثُمَّ تَنَاوَلِ الْاِسْلَامُ مُشْتَقٌّ
مِنَ الْاِسْتِسْلَامِ وَاَنْ تُسَلِّمَ اَمْرَ اللّٰهِ

حالتوں میں تجھ سے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے گا تو اس سیاہی کو جو سپیدی پر ہے لازم پکڑ یعنی لکھے ہوئے پر عمل کر تو اس کی خدمت کرتا کہ وہ تیری خدمت کرائے وہ تیرے قلب کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے رب عزوجل کے رُوبرُو لے جا کر کھڑا کر دے۔ قرآن پر عمل کرنا تیرے قلب کے دونوں بازوؤں پر پر لگا دے گا۔ پس تو ان کے ذریعے سے اپنے رب عزوجل کی طرف اڑ جائے گا۔ اے صوف پوش تو اوّلاً اپنے باطن کو صوف پہنا پھر اپنے قلب کو پھر اپنے نفس کو، پھر اپنے بدن کو۔ ابتدا زہد کی اسی طریقہ سے ہوتی ہے نہ کہ ظاہر سے طرف باطن کے جب باطن صاف ہو جائے گا تو یہ صفائی قلب اور نفس اور اعضائے ظاہری اور طعام ولباس کی طرف متعدی ہو جائے گی اور تیری تمام حالتوں کی طرف پہنچ جائے گی۔ اوّلاً گھر کا اندرونی حصہ بنایا جاتا ہے۔ جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو دروازہ کی عمارت کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ ظاہر بغیر باطن کے کچھ نہیں۔ دروازہ بغیر عمارت اندرونی کچھ نہیں۔ ہیچ ہے قفل ویرانہ پر لگانا کچھ نہیں، ہیچ ہے۔ اے دنیا کو بغیر آخرت اور اے خلق کو بغیر خالق کے طلب کرنے والے جس مشغلہ میں تو ہے یہ تجھے قیامت میں کچھ نفع نہ دے گا بلکہ یہ تجھے ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو تیرے پاس ہے وہاں تجھ سے خرید نہ کیا جائے گا۔ تیرا اسباب تو ریا اور نفاق اور گناہ ہیں اور یہ ایسی چیز ہے جو آخرت کے بازار میں رواج نہ پاسکے گی اوّلاً تو اسلام کو درست کر لے پھر کچھ حاصل کر۔ اسلام استسلام سے مشتق ہے (جس کے معنے ہیں اپنے

عَزَّ وَجَلَّ اِلَى اللّٰهِ تُسَلِّمُ نَفْسَكَ اِلَيْهِ وَتَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَتَنْسٰى حَوْلَكَ وَقُوَّتَكَ وَمَا فِىْ يَدَيْكَ مِنَ الدُّنْيَا تُنْفِقُهٗ فِىْ طَاعَتِهٖ تَعْمَلُ بِالطَّاعَاتِ وَتُسَلِّمُهَا اِلَيْهِ وَتَنْسَاهَا كُلُّ عَمَلِكَ جَوْزٌ فَارِغٌ كُلُّ عَمَلٍ لَا اِخْلَاصَ فِيْهِ فَهُوَ قِشْرٌ لَا لُبَّ فِيْهِ خَشَبَةٌ مَمْدُوْدَةٌ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ صُوْرَةٌ بِلَا مَعْنًى وَهٰذَا عَمَلُ الْمُنَافِقِيْنَ.

يَا غُلَامُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ اٰلَةٌ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّانِعُ لَهَا وَالْمُتَصَرِّفُ فِيْهَا فَمَنْ رَاٰى هٰذَا تَخَلَّصَ مِنَ التَّقَيُّدِ بِالْاٰلَةِ وَرَاَى الْمُتَصَرِّفَ فِيْهَا اَلْوُقُوْفُ مَعَ الْخَلْقِ بُغْضَةٌ وَكُلْفَةٌ وَكَرْبٌ وَالْوُقُوْفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَرْحَةٌ وَطِيْبَةٌ وَنِعْمَةٌ اَنْتَ مُنْقَطِعٌ عَنْ جَادَّةِ مَنْ تَقَدَّمَ لَا نَسَبَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ قَدْ قَنِعْتَ بِرَاْيِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ اُسْتَاذًا يُعَرِّفُكَ وَيُؤَدِّبُكَ يَا مُنْقَطِعًا عَنِ الطَّرِيْقِ يَا مَنْ تَتَلَاعَبُ بِهٖ شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يَا عَبْدَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ. وَيْحَكَ قَدْ تَخَرَّسْتَ اِسْتَغِثْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ارْجِعْ اِلَيْهِ بِاَقْدَامِ النَّدَمِ وَالْاِعْتِذَارِ حَتّٰى يُخَلِّصَكَ مِنْ

آپ کو دوسرے کے حوالہ کر دینے کے) استسلام یہ ہے کہ تو اپنے معاملہ کو اور نفس کو اللہ کی طرف سپرد کر دے اور اسی پر بھروسہ کر لے اور اپنی طاقت اور قوت کو بھول جائے اور جو کچھ دنیا سے تیرے پاس ہے اس کو طاعت الٰہی میں خرچ کر دے تیرا عمل تیری طاعتوں کے ساتھ ہو اور ان سب کو تو اسی کی طرف سپرد کر دے اور ان کو بھول جائے۔ تیرا تو کل عمل ایک خالی اخروٹ کی طرح ہے۔ تیرے جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ بغیر مغز کا چھلکا ہے یا لکڑی ہے جس کو کھینچ کر لمبا کیا گیا ہو۔ بلا روح کا جسم اور بغیر معنی کی صورت ہے اور یہ منافقوں کا عمل ہے۔ اے غلام! کل مخلوق ایک آلہ ہے اور اللہ عزوجل کاریگر اور اس میں تصرف کرنے والا ہے۔ پس جس نے یہ اعتقاد رکھا اور سمجھا وہ آلہ کی قید سے رہا ہوا اور اس نے تصرف کرنے والے پر نظر رکھی۔ مخلوق کے ساتھ ٹھہرنا دشمنی اور تکلیف اور مشقت ہے اور حق عزوجل کے ساتھ ٹھہرنا فرحت اور خوشی اور نعمت ہے۔ تو اگلے بزرگوں کے راستہ سے علیحدگی کرنے والا ہے اور جدا۔ تیرے اور ان کے درمیان میں کچھ نسبت ہی نہیں ہے۔ تو نے تو اپنی رائے پر قناعت کر لی ہے اور اپنے لیے کوئی استاد مقرر ہی نہیں کیا جو تجھے معرفت سکھائے اور طریقہ بتائے۔ اے راستہ سے جدا ہو جانے والے اے وہ شخص جس کے ساتھ شیطان انس و جن کے کھیل کرتے ہیں۔ اے نفس و خواہش کے بندے تجھ پر افسوس ہے تو تو قطعی گونگا بن گیا ہے اپنے حق عزوجل سے استغاثہ کر اس کی طرف ندامت اور عذر کے قدموں سے رجوع کر لے تاکہ وہ تجھ کو تیرے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑا دے۔

أَيْدِي أَعْدَائِكَ وَيُنْجِيكَ مِنْ لُجَّةِ بَحْرِ هَلَاكِكَ تَفَكَّرْ فِي عَاقِبَةِ مَا أَنْتَ فِيهِ وَقَدْ سَهُلَ عَلَيْكَ تَرْكُهُ أَنْتَ مُسْتَظِلٌّ بِشَجَرَةِ الْغَفْلَةِ اُخْرُجْ مِنْ ظِلِّهَا وَقَدْ رَأَيْتَ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَعَرَفْتَ الطَّرِيقَ شَجَرَةُ الْغَفْلَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْجَهْلِ وَشَجَرَةُ الْيَقْظَةِ وَالْمَعْرِفَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْفِكْرِ وَشَجَرَةُ التَّوْبَةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ النَّدَامَةِ وَشَجَرَةُ الْمَحَبَّةِ تُرَبّٰى بِمَاءِ الْمُوَافَقَةِ۔

اور تجھ کو ہلاکت کے دریا کے بھنور سے نجات دے دے۔ تو جس امر میں پھنسا ہوا ہے اس کا انجام سوچ۔ تیرے لیے اس کا چھوڑ دینا آسان ہے تو غفلت کے پیڑ کے نیچے سایہ لینے والا ہے تو اس کے سایہ سے ہٹ جا۔ بیشک تجھے آفتاب کی روشنی نظر آجائے گی اور تجھے راستہ معلوم ہو جائے گا۔ غفلت کا جھاڑ جہالت کے پانی سے پرورش کیا جاتا ہے اور معرفت و بیداری کا جھاڑ فکر کے پانی سے اور محبت کا جھاڑ موافقت کے پانی سے پرورش کیا جاتا ہے۔

يَا غُلَامُ قَدْ كَانَ لَكَ بَعْضُ الْعُذْرِ وَأَنْتَ صَبِيٌّ وَشَابٌّ إِلَى الْآنِ وَقَدْ قَارَبْتَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ قَدْ جَاوَزْتَهَا وَأَنْتَ تَلْعَبُ بِمَا يَلْعَبُ الصِّغَارُ اِحْذَرْ مِنْ مُخَالَطَةِ الْجُهَّالِ وَالْخَلْوَةِ بِالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ اِصْحَبِ الشُّيُوخَ الْمُتَّقِينَ وَاهْرُبْ مِنَ الشَّبَابِ الْجَاهِلِينَ قُمْ نَاحِيَةً عَنِ الْقَوْمِ فَمَنْ جَاءَ مِنْهُمْ إِلَيْكَ فَكُنْ بِهِ كَالطَّبِيبِ لَهُمْ كُنْ لِلْخَلْقِ كَالْأَبِ الشَّفِيقِ عَلَى أَوْلَادِهِ أَكْثِرْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ طَاعَتَهُ ذِكْرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ ذَكَرَهُ وَإِنْ قَلَّتْ صَلَاتُهُ وَ

اے غلام! اس حالت میں کہ تو بچہ اور جوان تھا تجھے کچھ عذر بھی تھا۔ اب کہ تو قریب چالیس برس کے ہو گیا یا اس سے بھی کچھ بڑھ گیا ہے اور تو وہی کھیل کھیلے جاتا ہے جو کہ بچے کھیلتے ہیں۔ تو جاہلوں کے ساتھ میل جول اور عورتوں اور بچوں کے ساتھ خلوت نشینی سے بچ۔ مشائخ متقین کی صحبت اختیار کر اور جاہل نوجوانوں کی صحبت سے بھاگ۔ قوم سے ایک کنارا ہو کر کھڑا ہو جا پس ان میں سے جو کوئی بھی تیری طرف آوے تو ان کا طبیب و معالج بن جا تو خلق کے لیے ایسا ہو جا جیسا کہ شفیق باپ اپنی اولاد کے لیے۔ اللہ عزوجل کی طاعت زیادہ کر۔ بے شک اس کی طاعت اس کا یاد کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اس نے بے شک اللہ کو یاد کیا۔ اگرچہ اس کی نماز اور روزہ

صِيَامُهٗ وَقِرَاءَتُهُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ عَصَاهُ
قَدْ نَسِيَهٗ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلٰوتُهٗ وَصِيَامُهٗ
وَقِرَاءَتُهُ الْقُرْاٰنَ اَلْمُؤْمِنُ مُطِيْعٌ لِّرَبِّهٖ
عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٌ لَّهٗ صَابِرٌ مَّعَهٗ يَقِفُ
عِنْدَ حُظُوْظِهٖ وَكَلِمِهٖ وَاَكْلِهٖ وَلُبْسِهٖ
وَجَمِيْعِ تَصَرُّفَاتِهٖ وَالْمُنَافِقُ لَا يُبَالِيْ
بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ۔

يَا غُلَامُ تَفَكَّرْ فِيْ اَمْرِكَ وَحَاقِقْ
نَفْسَكَ مَا لَيْسَ فِيْكَ مَا اَنْتَ صَادِقٌ
وَّلَا صِدِّيْقٌ وَّلَا مُحِبٌّ وَّلَا مُوَافِقٌ
وَّلَا رَاضٍ وَّلَا عَارِفٌ فَبِمَ ادَّعَيْتَ
الْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لِّيْ مَا
عَلَامَةُ مَعْرِفَتِهٖ اَيْشٍ تَرٰى فِيْ قَلْبِكَ
مِنَ الْحِكَمِ وَالْاَنْوَارِ مَا عَلَامَةُ اَوْلِيَاءِ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَبْدَالِ اَنْبِيَآئِهٖ تَظُنُّ
اَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى شَيْئًا سُلِّمَ اِلَيْهِ
وَلَا يُطَالَبُ بِالْبَيِّنَةِ وَلَا يُحَكُّ دِيْنَارُهٗ
عَلَى الْمِحَكِّ مِنْ جُمْلَةِ صِفَاتِ الْعَارِفِ
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ يَصْبِرُ عَلَى الْاٰفَاتِ
وَيَرْضٰى بِجَمِيْعِ اَقْضِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَاَقْدَارِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فِيْ نَفْسِهٖ
وَاَهْلِهٖ وَسَائِرِ الْخَلْقِ۔

اور قرأت قرآن کم تر ہی ہوا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ بے شک اللہ کو بھول گیا اگرچہ اس کی نماز اور روزہ اور قرأت قرآن بہت زیادہ ہو مومن اپنے رب عزوجل کے لیے تابعداری کرنے والا اس کے ساتھ موافقت کرنے والا صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنی لذتوں اور کلام اپنے طعام اور لباس اور تمام تصرفات کے وقت توقف کرتا ہے اور منافق ان تمام حالتوں میں کسی طرح بھی پروا نہیں کرتا۔

اے غلام تو اپنے معاملہ میں تفکر کر اور جو خوبی تجھ میں نہ ہو اس کو اپنے نفس کے لیے ثابت و حاصل کر تو طلب میں سچا ہے اور نہ صدیق اور نہ محب نہ موافقت کرنے والا اور نہ راضی برضا اور نہ عارف باللہ۔ تو معرفت الٰہی کا مدعی تو بن گیا یہ تو مجھے بتا اس کی معرفت کی علامت کیا ہے تو اپنے قلب میں کون کون سی حکمتیں اور نور دیکھتا ہے۔ اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کے جانشین ابدالوں کی کیا علامت ہے، تیرا یہ گمان ہے کہ ہر شخص جس چیز کا دعوے کرے گا وہ تسلیم کر لیا جائے گا۔ اور اس سے گواہ اور دلیل کچھ طلب نہ کیے جائیں گے ـــ اور اس کی دنیا کو کسوٹی پر نہ گھسا جائے گا۔ منجملہ عارف باللہ کی صفتوں کے ایک صفت اس کی یہ ہے کہ بہ تحقیق وہ تمام آفتوں پر صبر کرتا ہے اور وہ تمام حالتوں میں قضاء و تقدیر الٰہی پر اپنے اور اپنے اہل و عیال اور تمام خلق کے لیے راضی رہتا ہے۔

يَا غُلَامُ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
حُبُّ غَيْرِهٖ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ

اے غلام اللہ عزوجل اور اس کے غیر کی محبت دونوں ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اللہ نے کسی آدمی کے درمیان

مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ اَلدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةُ
لَا يَجْتَمِعَانِ وَ الْخَالِقُ وَ الْخَلْقُ لَا يَجْتَمِعَانِ
اُتْرُكِ الْاَشْيَاۗءَ الْفَانِيَةَ حَتّٰى يَحْصُلَ
لَكَ شَيْءٌ لَا يَفْنٰى اُبْذُلْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ
حَتّٰى تَحْصُلَ لَكَ الْجَنَّةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
ثُمَّ ابْذُلْ مِنْ قَلْبِكَ الرَّغْبَةَ فِيْمَا سِوَاهُ
حَتّٰى يَحْصُلَ لَكَ الْقُرْبُ مِنْهُ وَتَكُوْنَ
فِيْ صُحْبَتِهٖ دُنْيَا وَاٰخِرَةً يَا مُحِبَّ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ دُرْ مَعَ قَدْرِهٖ كَيْفَمَا دَارَ وَ
طَهِّرْ قَلْبَكَ الَّذِيْ هُوَ مَسْكَنُ قُرْبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ اُكْنُسْهُ عَمَّا سِوَاهُ وَاقْعُدْ
عَلٰى بَابِهٖ بِسَيْفِ التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ
وَالصِّدْقِ وَلَا تَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ وَ
لَا تَشْغَلْ زَاوِيَةً مِّنْ زَوَايَا قَلْبِكَ بِغَيْرِهٖ
يَا لَعَّابِيْنَ مَا عِنْدِيْ لَعِبٌ يَا قُشُوْرُ
مَا عِنْدِيْ سِوَى اللُّبِّ عِنْدِيْ اِخْلَاصٌ
بِلَا نِفَاقٍ وَّصِدْقٌ بِلَا كِذْبٍ اَلْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ يُرِيْدُ التَّقْوٰى وَ الْاِخْلَاصَ
مِنْ قُلُوْبِكُمْ مَا يَنْظُرُ اِلٰى ظَاهِرِ اَعْمَالِكُمْ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَاۗؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
يَا بَنِيْ اٰدَمَ كُلُّ مَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
مَخْلُوْقٌ لَّكُمْ فَاَيْنَ شُكْرُكُمْ فَاَيْنَ

میں دو قلب نہیں بنائے۔ دنیا اور آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور نہ خالق و مخلوق دونوں ایک قلب میں جمع ہو سکتے ہیں۔ تو تمام فنا ہونے والی چیزوں کو چھوڑ دے تاکہ تجھے ایسی شے حاصل ہو جائے جس کے لیے فنا نہیں ہے۔ تو اپنے نفس اور مال کو خرچ کرتا کہ تجھے جنت حاصل ہو جاوے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ بعدہٗ اپنے قلب سے ماسوی اللہ کی رغبت دور کر دے تاکہ تجھے قرب الٰہی حاصل ہو جائے اور تو دنیا و آخرت میں اُس کی صحبت میں رہے۔ اے خدا کے دوستدار تو اُس کی تقدیر کے ساتھ جیسے وہ تجھے گھماوے گھومتا رہ اور اپنے قلب کو جو کہ قرب الٰہی کا مسکن ہے پاک و ستھرا رکھ اُس کو ماسوی اللہ سے صاف کر دے اور تو قرب کے دروازہ پر توحید و اخلاص و سچائی کی تلوار لے کر بیٹھ جا اور اُس کو سوائے خدا کے کسی کے لیے نہ کھول۔ اور تو اپنے قلب کے گوشوں میں سے کسی گوشہ کو غیر اللہ کے ساتھ مشغول نہ کر۔ اے لہو و لعب میں مشغول ہونے والو! میرے پاس لہو و لعب نہیں ہے اے کھوکل چھلکو! میرے پاس سوائے مغز کے کچھ نہیں ہے میرے پاس تو بغیر نفاق کا اخلاص اور بغیر کذب کا صدق ہے۔ اللہ عزوجل تمہارے قلوب سے تقویٰ و اخلاص چاہتا ہے۔ وہ تمہارے ظاہر اعمال کی طرف نظر نہیں کرتا اللہ عزوجل نے فرمایا اللہ کو قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز نہ پہنچیں گے اور لیکن اُس کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔ تقویٰ و اخلاص اختیار کرو۔ اے اولادِ آدم جو کچھ دنیا و آخرت میں ہے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پس تمہاری شکر گزاری اور تمہارا

تَقْوَاكُمْ وَ إِشَارَاتُكُمْ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ أُمُّكُمْ لَا تَعْبُدُوا وَ تَعْمَلُوا أَعْمَالًا بِلَا أَرْوَاحٍ وَ الْأَعْمَالُ لَهَا أَرْوَاحٌ وَ هِيَ الْإِخْلَاصُ.

تقوای۔ اور تمہارا اللہ کی طرف اشارہ اور تمہاری خدمتیں کہاں ہیں تم تھکتے نہیں۔ حالانکہ تم بغیر روح کے برابر عمل کر رہے ہو۔ عملوں کے لیے روحیں ہیں اور وہ روحیں اخلاص ہے۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

پچیسویں مجلس

زاہدوں کو دنیا سے کنارا کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي تَاسِعِ عَشَرَ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَ أَرْبَعِيْنَ وَ خَمْسِمِائَةٍ.

۱۹ ذی الحجہ ۵۴۵ھ کو آپ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَمَّ رَائِحَةً طَيِّبَةً سَدَّ أَنْفَهُ وَقَالَ هٰذَا مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ يَا مُدَّعِيْنَ الزُّهْدَ بِأَقْوَالِكُمْ وَ أَفْعَالِكُمْ قَدْ تَلَبَّسْتُمْ بِثِيَابِ الزُّهَّادِ وَ بَوَاطِنُكُمْ مَلْآنَةٌ رَغْبَةً وَ حَسْرَةً عَلَى الدُّنْيَا لَوْ خَلَعْتُمْ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَ أَظْهَرْتُمُ الرَّغْبَةَ الَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِكُمْ لَقَدْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ وَ أَبْعَدَ لَكُمْ مِنَ النِّفَاقِ اَلصَّادِقُ فِيْ زُهْدِهٖ تَجِيْءُ إِلَيْهِ أَقْسَامُهٗ وَ يَتَنَاوَلُهَا يَتَلَبَّسُ ظَاهِرُهٗ وَ قَلْبُهٗ مَمْلُوْءٌ مِنَ الزُّهْدِ فِيْهَا وَ فِيْ غَيْرِهَا وَ لِهٰذَا نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ أَزْهَدَ مِنْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی خوشبو آپ کی ناک میں پہنچتی تھی تو آپ ناک کو بند کر لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ بھی دنیا ہی سے ہے۔ اے اپنے قول و فعل سے زہد کا دعوای کرنے والو! یہ تم پر حجت ہے۔ تم نے زاہدوں کے سے کپڑے پہن لیے ہیں اور تمہارے باطن رغبت اور دنیا پر حسرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ اگر تم ان کپڑوں کو اُتار ڈالتے اور اُس رغبت کو جو تمہارے دلوں میں ہے ظاہر کر دیتے تو تمہارے لیے البتہ زیادہ اچھا تھا اور نفاق سے تم کو زیادہ دور رکھنے والا ہوتا۔ جو شخص کہ اپنے زہد میں سچا ہوتا ہے۔ اُس کا مقسوم اُس کی طرف آتا ہے اور وہ اُس کو لے لیتا ہے وہ اپنے ظاہر کو اُس سے آراستہ کر لیتا ہے اور اُس کا قلب اس سے اور اس کے سوا دوسری چیزوں سے بے رغبتی میں بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی واسطے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عیسےٰ علیہ السلام اور تمام دیگر انبیاء علیہم السلام سے

غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ
ثَلَاثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ
عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اَحَبَّ ذٰلِكَ مَعَ
زُهْدِهٖ فِيْهِ وَفِيْ غَيْرِهٖ لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ
مِنْ قِسْمِهٖ قَدْ سَبَقَ بِهٖ عِلْمُ رَبِّهٖ
عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ يَتَنَاوَلُهٗ اِمْتِثَالًا
لِلْاَمْرِ وَاِمْتِثَالُ الْاَمْرِ طَاعَةٌ فَكُلُّ
مَنْ يَّتَنَاوَلُ اَقْسَامَهٗ عَلٰى هٰذِهِ
الصِّفَةِ فَهُوَ فِيْ طَاعَةٍ وَّاِنْ كَانَ
مُتَلَبِّسًا بِالدُّنْيَا كُلِّهَا يَا زُهَّادًا
عَلٰى قَدَمِ الْجَهْلِ اِسْمَعُوْا وَصَدِّقُوْا
وَلَا تُكَذِّبُوْا تَعَلَّمُوْا هٰذَا حَتّٰى لَا
تَرُدُّوْا عَلَى الْقَدَرِ بِجَهْلِكُمْ كُلُّ جَاهِلٍ
بِالْعِلْمِ مُسْتَغْنٍ بِرَاْيِهٖ قَابِلٍ كَلَامَ
نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَشَيْطَانِهٖ فَهُوَ عَبْدُ
اِبْلِيْسَ تَابِعٌ لَّهٗ قَدْ جَعَلَهٗ شَيْخَهٗ۔
يَا جُهَّالًا وَّيَا مُنَافِقِيْنَ مَا اَظْلَمَ
قُلُوْبَكُمْ وَمَا اَنْتَنَ رَوَائِحَكُمْ وَمَا
اَكْثَرَ لَقْلَقَةَ اَلْسِنَتِكُمْ تُوْبُوْا مِنْ
جَمِيْعِ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ وَاتْرُكُوا الطَّعْنَ
فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْ اَوْلِيَآءِهِ الَّذِيْنَ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ وَلَا تَتَعَرَّضُوْا عَلَيْهِمْ
فِيْ تَنَاوُلِ الْاَقْسَامِ فَاِنَّهُمْ مُتَنَاوِلُوْنَ
بِالْاَمْرِ لَا بِالْهَوٰى عِنْدَهُمْ شِدَّةٌ فِيْ
حُبِّهِمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالشَّوْقِ اِلَيْهِ

بہت زیادہ زاہد تھے۔ ہاں آپ نے خود ارشاد فرمایا۔ تمہاری دنیا میں سے میری طرف تین چیزیں محبوب بنائی گئیں۔ خوشبو۔ عورتیں۔ اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائی گئی ہے۔ حضور نے باوجود اس کے کہ تمام دنیوی چیزوں سے بے رغبتی تھی۔ ان چیزوں کو اسی لیے محبوب سمجھا کہ آپ کے لیے یہ علم ازلی میں مقسوم ہو چکی تھیں۔ پس اُن کا لینا حکموں کی تعمیل کرنا ہوا۔ اور تعمیل حکم طاعت و عبادت ہے۔ پس ہر وہ شخص جو کہ اس طور پر اپنے مقسوم کو لے پس وہ طاعت ہی میں ہے۔ اگرچہ کل دنیا سے نفع حاصل کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ اے جہالت کے قدموں پر زاہد بننے والوں سنو اور تصدیق کرو اور تکذیب نہ کرو اس زہد کو سیکھو تاکہ تم اپنی جہالت کی وجہ سے تقدیر کا رد نہ کرنے لگو۔ جو شخص کہ علم سے جاہل ہو اور اپنی رائے پر استغنار کرنے والا اور اپنے نفس و خواہش و شیطان کے کلام کو قبول کرنے والا پس وہ ابلیس کا بندہ اور تابعدار ہے اس نے شیطان کو اپنا شیخ مرشد بنا لیا ہے سا ے جاہلو! اور اے منافقو! تمہارے قلب کس قدر تاریک ہو گئے اور تمہاری بوئیں کس قدر گندی ہو گئیں۔ اور تمہاری زبان درازی کلام کی سختی کس قدر بڑھ گئی ہے۔ ان تمام فضول باتوں سے جن میں تم مبتلا ہو توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے اُن اولیاء کے بارہ میں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں طعنہ کرنے کو چھوڑ دو۔ اُن پر مقسوم دنیوی حاصل کرنے میں تم طعن تشنیع سے پیش نہ آؤ کیونکہ وہ اس مقسوم کو ماتحت امر الٰہی حاصل کرتے ہیں نہ ساتھ خواہش نفسانی کے اُن کے پاس اللہ عزوجل کی سخت تر محبت و دوستی ہے اور اُس کا اشتیاق اُن کے پاس ماسوائے اللہ سے بے رغبتی ہے

وَالزُّهْدِ فِيْمَا سِوَاهُ وَاِعْرَاضِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ عَنِ الْكُلِّ وَلٰكِنْ لَهُمْ اَقْسَامٌ قَدْ سَبَقَ بِهَا الْعِلْمُ لَابُدَّ لَهُمْ مِنْ تَنَاوُلِهَا اَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَيْهِمْ قِيَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَبَقَاؤُهُمْ فِيْهَا وَتَلَبُّسُهُمْ بِاَقْسَامِهِمْ وَرُؤْيَتُهُمْ لِلْمُكَذِّبِيْنَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَهُمْ۔

اور کل سے ظاہر و باطن کا رُخ پھیر لینا۔ اور لیکن اُن کے واسطے مقسوم حصے ہیں جن کا مطابق تقدیر الٰہی اُن کو لینا ضرور ہے اُن پر سخت تر بلا اُن کا دنیا میں ٹھہرنا اور اس میں اُن کا باقی رہنا اور اپنے مقسوم کو اُس سے حاصل کرنا اور اُن لوگوں کا جو کہ اللہ عزوجل کی تکذیب کرنے والے ہیں دیکھنا ہے۔

يَا غُلَامُ اهْجُرِ الْكَلَامَ عَلَى الْخَلْقِ مَا دُمْتَ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ صُمْتَ عَنِ الْكَلَامِ فَاِنَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ هَيَّاَكَ لَهٗ اِذَا شَاءَ اَنْطَقَكَ وَاَكْمَلَكَ وَاَثْبَتَكَ يَكُوْنُ هُوَ الْمُظْهِرُ لَا اَنْتَ سَلِّمْ نَفْسَكَ وَكَلَامَكَ وَجَمِيْعَ اَحْوَالِكَ اِلٰى قُدْرَتِهٖ وَاشْتَغِلْ بِالْعَمَلِ لَهٗ كُنْ عَمَلًا بِلَا شِرْكٍ خُمُوْلًا بِلَا ذِكْرٍ خَلْوَةً بِلَا جَلْوَةٍ بَاطِنًا بِلَا ظَاهِرٍ وَاشْتَغِلْ بِالْبَاطِنِ يَا بَطَّالُ اَيْقِظْهُ اَنْتَ تُخَاطِبُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَتُشِيْرُ اِلَيْهِ بِقَوْلِكَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ هٰذَا خِطَابُ الْحَاضِرِ يَا حَاضِرًا عِنْدِيْ يَا عَالِمًا بِيْ يَا قَرِيْبًا مِنِّيْ يَا هَاهُنَا عَلٰى خَاطِرِهٖ فِيْ صَلَاتِكُمْ وَغَيْرِهَا بِهٰذِهِ النِّيَّةِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے غلام تو جب تک اپنے نفس اور خواہشوں کا ساتھی ہے اور ان کے ساتھ قائم مخلوق سے کلام اُن کو وعظ سنانا چھوڑ دے کلام سے مرا ہوا رہ کیونکہ حق عزوجل جب تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو وہ اس کو تیرے لیے مہیا کر دے گا۔ جب چاہے گا وہ تجھے زندہ کر دے گا۔ اور تجھے ثابت قدم کر دے گا اور تجھے کلام کا اہل بنا دے گا اس صورت میں وہی خود ظاہر کرنے والا ہو گا نہ کہ تو۔ تو اپنے نفس اور اپنے کلام اور اپنی تمام حالتوں کو اس کی طرف سپرد کر دے اور اس کے کام میں مشغول ہو جا۔ تو عمل بلا بغیر کلام، اخلاص بغیر ریا، توحید بلا شرک گمنامی بلا ذکر خلوت بلا جلوت باطن بغیر ظاہر بن جا اور تو باطن کے ساتھ مشغول رہ اسے جھوٹے بیدار ہو جا۔ تو حق تعالیٰ کو مخاطب کرتا ہے اور اپنے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین میں تو اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ خطاب کہ تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں حاضر سے خطاب ہے گویا تو یوں کہتا ہے کہ اسے میرے نزدیک سمجھ کر جاننے والے اے مجھ سے قریب اسے میرے اوپر گواہ تم نماز اور غیر نماز میں اسی نیت سے اسی حالت پر خطاب کیا کرو یہ نہ ہو کہ ادھر ادھر دیکھو اسی واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۔

يَا غُلَامُ صَفِّ قَلْبَكَ بِأَكْلِ الْحَلَالِ وَقَدْ عَرَفْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ صَفِّ لُقْمَتَكَ وَخِرْقَتَكَ وَقَلْبَكَ وَقَدْ صِرْتَ صَافِيًا اَلتَّصَوُّفُ مُشْتَقٌّ مِّنَ الصَّفَاءِ يَا مَنْ لُّبْسِ التَّصَوُّفِ الصُّوْفِيُّ الصَّادِقُ فِيْ تَصَوُّفِهٖ يَصْفُوْ قَلْبَهٗ عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذَا شَيْءٌ لَّا يَجِيءُ بِتَغْيِيْرِ الْخِرَقِ وَتَصْفِيْرِ الْوُجُوْهِ وَجَمْعِ الْأَكْتَافِ وَلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ بِحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَتَحْرِيْكِ الْأَصَابِعِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَإِنَّمَا يَجِيءُ بِالصِّدْقِ فِيْ طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَإِخْرَاجِ الْخَلْقِ مِنَ الْقَلْبِ وَتَجَرُّدِهٖ عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ إِلٰهِيْ لَا تَمْنَعْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَلَا يَضُرُّكَ وَكَرَّرْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ نِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ وَأَنْتَ أَيْضًا لَا تَمْتَنِعْ مِنْ عَمَلِ مَا يَنْفَعُكَ وَامْتَنِعْ مِنْ عَمَلِ مَا يَضُرُّكَ صَحِّحُوْا أَنْسَابَكُمْ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عبادت الٰہی اس طرح کیا کر کہ گویا تو اُس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اُس کو نہیں دیکھتا پس وہ تجھ کو دیکھتا ہے ۔

اے غلام تو اپنے قلب کی اکل حلال سے صفائی کر تو اپنے رب کو پہچان لے گا۔ تو اپنے لقمہ اور اپنے لباس اور قلب کو صاف کرے تو تصوف میں خود صاف ہو جائے گا تصوف لفظ صفاء سے مشتق ہے نہ کہ صوف پہن لینے سے، سچا صوفی جو اپنے دعوائے تصوف میں صادق ہوتا ہے ۔ اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے صاف کر لیتا ہے اور یہ تصوف ایسی چیز ہے جو محض کپڑے کے رنگ برنگ کرنے اور چہروں کو زرد کر لینے اور کندھوں کے ہلانے اور تیری زبان سے صالحین کی حکایتیں بیان کر دینے اور تسبیح و تہلیل میں انگلیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے حصول کے لیے حق عز و جل کی سچی طلب اور دنیا سے بے رغبتی اور خلق کا قلب سے نکال ڈالنا اور اس کو ماسوی اللہ سے خالی کر لینا ضروری ہے۔ بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے بعض راتوں میں یہ دعا کی اے خدا مجھ کو اُن چیزوں سے جو مجھے نفع دیں اور تجھے ضرر نہ دیں محروم نہ کر اور یہ چند بار کہا پھر میں سو رہا پس میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ اور تو بھی اُس چیز کے کرنے سے جو تجھے نفع دے باز نہ رہ اور جس چیز کا کرنا تجھے نقصان کرے اُس سے باز رہ تم اپنی نسبتوں کو حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ

مَنْ صَحَّتْ تَبَعِيَّتُهُ لَهُ فَقَدْ صَحَّتْ نِسْبَتُهُ وَ اَمَّا بِقَوْلِكَ اَنَا مِنْ اُمَّتِهِ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةٍ لَا يَنْفَعُكَ اِذَا اتَّبَعْتُمُوْهُ فِيْ اَقْوَالِهِ وَ اَفْعَالِهِ كُنْتُمْ مَعَهُ فِيْ صُحْبَتِهِ فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ اِذْ سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اِمْتَثِلُوْا مَا اَمَرَكُمْ وَ انْتَهُوْا عَمَّا نَهَاكُمْ قَدْ قَرُبْتُمْ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِكُمْ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِنُفُوْسِكُمْ وَ اَجْسَادِكُمْ۔

يَا زُهَّادُ اَمَا تَحْسُنُوْنَ تَزْهَدُوْنَ بِاَنْفُسِكُمْ وَ اَهْوِيَتِكُمْ تَسْتَقِلُّوْنَ بِرَاْيِكُمْ اتَّبِعُوْا وَاصْحَبُوا الْمَشَايِخَ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءَ الْعَامِلِيْنَ الْمُقْبِلِيْنَ عَلَى الْخَلْقِ بِلِسَانِ النَّصِيْحَةِ وَ الزُّوَّالِ الطَّمَعِ مِنْ اِعْرَاضِ قُلُوْبِهِمْ عَنْكُمْ وَ اِقْبَالِهِمَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ عَلَيْهِ مُقْبِلُوْنَ وَعَنْ غَيْرِهِ مُعْرِضُوْنَ۔

يَا غُلَامُ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ بِقَلْبِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْقَرِضَ نَفْسُكَ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ اَحْوَالِ الصَّالِحِيْنَ بِالْكَلَامِ فِيْهَا وَ التَّمَنِّيْ لَهَا كَالْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ بِقَبْضَةِ يَدِهِ فَلَا يَرٰى فِيْهَا شَيْئًا۔

وَيْحَكَ التَّمَنِّيْ وَادِي الْحُمْقِ

...جو کہ جس کسی کا اتباع آپ کے ساتھ درست ہو گیا اُس کی نسبت آپ کے ساتھ صحیح ہو گئی لیکن تیرا محض یہ قول کہ میں حضور کا امتی ہوں بغیر متابعت کے تجھے نفع نہ دے گا جب تم حضور کی آپ کے اقوال و افعال میں تابعداری کرو گے تو تم دار آخرت میں حضور کی محبت و مصاحبت میں رہو گے جب تم نے یہ قول الٰہی سنا وما آتٰکم الرسول الخ جو تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں پس اُس کو قبول کر لو اور جس سے وہ تم کو منع کریں پس اُس سے باز رہو، تو تم اس کے حکموں کی تعمیل کرو اور ان کی منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہو۔ ایسا کرنے پر بے شک تم دنیا میں اپنے قلبوں سے اور آخرت میں اپنے قلوب و اجساد دونوں سے اپنے رب عزوجل سے قریب ہو جاؤ گے۔

اے زاہدو تم یہ اچھا نہیں کرتے کہ تم اپنے نفوس و خواہشات سے زاہد بنتے ہو اور اپنی رائے پر اعتماد کرتے ہو اُس کو مستقل سمجھتے ہو تم تابعداری کرو اور اُن مشائخین و عارف باللہ حضرات کی صحبت اختیار کرو جو کہ عالم باعمل ہیں اور نصیحت کی زبان سے خلق پر متوجہ ہونے والے۔ اور انہوں نے اپنے قلوب کو تم سے پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ کر کر طمع دنیاوی کو زائل کر دیا ہے۔ وہ خدا ہی کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں۔ اور غیر اللہ سے روگردانی کرنے والے۔

اے غلام تو اپنی ہستی کے فنا ہونے سے پہلے اپنے قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر۔ تو نے محض صالحین کے حالات کے تذکرہ اور تمنا پر قناعت کر لی ہے تیری مثال ویسی ہی ہے جیسے پانی کو مٹھی میں لینے والا جب ہاتھ کھولے تو اس میں کچھ نہ پائے ایسا ہی حال ہے تجھ پر افسوس محض تمنا اور آرزو تو حماقت کا جنگل ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِيَّاكُمْ وَالتَّمَنِّىْ فَاِنَّهٗ وَادِى الْحُمْقِ
تَعْمَلُ اَعْمَالَ اَهْلِ الشَّرِّ وَ تَتَمَنّٰى
دَرَجَاتِ اَهْلِ الْخَيْرِ مَنْ غَلَبَ وَ
جَاؤُهٗ خَوْفَهٗ تَزَنْدَقَ وَمَنْ غَلَبَ
خَوْفُهٗ رَجَاءَهٗ قَنَطَ وَالسَّلَامَةُ فِىْ
اِعْتِدَالِهِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ
وَرَجَاءُهٗ لَاعْتَدَلَا عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ سُفْيَانَ
الثَّوْرِيَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ
فِى الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِكَ فَقَالَ وَضَعْتُ اِحْدٰى
قَدَمَىَّ عَلَى الصِّرَاطِ وَ الْاُخْرٰى فِى
الْجَنَّةِ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلَقَدْ كَانَ
فَقِيْهًا زَاهِدًا وَرِعًا تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ
عَمِلَ بِهٖ اَعْطَاهُ حَقَّهٗ بِالْعَمَلِ وَاَعْطَى
الْعَمَلَ حَقَّهٗ بِالْاِخْلَاصِ فِيْهِ وَاَعْطَاهُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ رِضَاهُ بِالْقَصْدِ اِلَيْهِ
وَاَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رِضَاهُ بِالْمُتَابَعَةِ لَهٗ رَحْمَةُ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم اپنے آپ کو آرزو سے بچاؤ۔ کیونکہ وہ تو حماقت کا جنگل ہے تو عمل تو برے لوگوں کے سے کرتا ہے اور اچھے لوگوں کے درجوں کا متمنی ہے جس کی آرزو و تمنا خوف پر غالب ہوئی بیدین بن گیا۔ اور جس کا خوف امید و تمنا پر غالب ہوا وہ ناامید ہوا جو کہ کفر ہے سلامتی دونوں کی برابری میں ہے[1] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایمان دار کا خوف اور اس کی امید کا وزن کیا جائے تو البتہ دونوں میں برابری ہونی چاہیے۔ بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا میں نے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا میں نے اپنا ایک پاؤں کو (بوجہ خوف) پل صراط پر رکھا اور دوسرے کو (بامید رحمت) جنت میں۔ سلام اللہ علیہ البتہ سفیان ثوری فقیہ زاہد تھے۔ انہوں نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا علم کو اس کا حق اخلاص کے ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی طرف قصد کیا، وہی ان کا مقصود تھا اپنی رضامندی عطا فرمائی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خوشنودی عطا کی اس وجہ سے کہ سفیان علیہ الرحمۃ نے آپ کی

[1] یعنی خوف الٰہی اس کے غضب سے اور امیدواری اس کی رحمت سے دونوں ہونا چاہیے نہ صرف خوف نہ محض امیدواری اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے ایمان خوف و رجا کے درمیان میں ہے۔ دل مسلم میں خوف و امید دونوں کی ضرورت ہے۔ تا دری عفو را ہر کرا ایمن از عذاب حق بود ؏
نیست مومن کافر مطلق بود۔

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلُّ مَنْ لَمْ يَتَّبِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَاْخُذْ شَرِيْعَتَهٗ فِيْ يَدِهٖ وَالْكِتَابَ الْمُنَزَّلَ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ الْاُخْرٰى وَلَا يَصِلُ فِيْ طَرِيْقَتِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَهْلِكُ وَ يُهْلِكُ يَضِلُّ وَيُضِلُّ هُمَا دَلِيْلَانِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْقُرْاٰنُ دَلِيْلُكَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالسُّنَّةُ دَلِيْلُكَ اِلَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ نُفُوْسِنَا وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ عَذَابَ النَّارِ ٥

متابعت کی۔ آن پر اور تمام نیک بندوں پر اور اُن کی معیت میں ہم سب پر خدا کی رحمت نازل ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت نہ کی اور اُن کی شریعت کو ایک ہاتھ میں اور قرآن مجید کو دوسرے ہاتھ میں نہ لیا پس وہ اپنے راستہ میں خدا تک نہ پہنچا۔ خود بھی ہلاک و گمراہ ہوگا۔ اور دوسروں کو بھی ہلاک و گمراہ کرے گا قرآن و حدیث دونوں دو دلیلیں ہیں۔ اللہ عزوجل کی طرف قرآن اللہ کی طرف دلیل ہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف دلیل ہے۔ اے اللہ تعالٰی ہمارے اور ہمارے نفسوں کے درمیان دوری ڈال دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطاء کر اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا آمین۔

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

چھبیسویں مجلس

مصیبتوں کے چھپانے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالرِّبَاطِ وَالْعِشْرِيْنَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ يَا مَنْ يَّشْكُوْا اِلَى الْخَلْقِ مَصَائِبَهٗ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ شَكْوَاكَ

۲۰ ذی الحجہ ۵۴۵ھ ہجری کو صبح کے وقت اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ بے تحقیق آپ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے۔ اے خلق کی طرف اپنی مصیبتوں کی شکایت کرنے والے تجھ کو مخلوق سے شکایت

إِلَى الْخَلْقِ لَا يَنْفَعُونَكَ وَلَا يَضُرُّونَكَ وَإِذَا عْتَمَدْتَّ عَلَيْهِمْ وَأَشْرَكْتَ فَبِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُبْعِدُونَكَ وَفِي سَخَطِهِ يُوْقِعُوْنَكَ وَعَنْهُ يَحْجُبُوْنَكَ أَنْتَ يَا جَاهِلُ تَدَّعِي الْعِلْمَ مِنْ جُمْلَةِ جَهْلِكَ طَلَبُكَ الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ تَطْلُبُ الْخَلَاصَ مِنَ الشَّدَائِدِ بِشَكْوَاكَ إِلَى الْخَلْقِ۔

وَيْحَكَ إِذَا كَانَ هٰذَا الْكَلْبُ الشَّرِهُ يَتَعَلَّمُ حِفْظَ الصَّيْدِ وَيَتْرُكُ شَرَهَهُ وَطَبْعَهُ وَهٰذَا الطَّائِرُ أَيْضًا بِالتَّعْلِيْمِ يُخَالِفُ طَبْعَهُ وَيَتْرُكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ أَكْلِ الصُّيُوْدِ الَّتِيْ تَجْعَلُ لَهُ فَنَفْسُكَ أَوْلٰى بِالتَّعْلِيْمِ عَلِّمْهَا وَفَهِّمْهَا حَتّٰى لَا تَأْكُلَ دِيْنَكَ وَتُمَزِّقَكَ وَلَا تَخُوْنَ فِي أَمَانَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُوْدَعَةِ عِنْدَهَا دِيْنُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَهَا لَحْمُهُ وَدَمُهُ لَا تَصْحَبْهَا قَبْلَ تَعْلِيْمِكَ لَهَا إِذَا تَعَلَّمَتْ وَفَهِمَتْ وَاطْمَأَنَّتْ حِيْنَئِذٍ اِسْتَصْحِبْهَا أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ لَا تُفَارِقْهَا فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ إِذَا اطْمَأَنَّتْ صَارَتْ حَلِيْمَةً عَالِمَةً رَاضِيَةً بِمَا يَأْتِيْهَا الْقَدَرُ بِهٖ مِنَ الْإِتْمَامِ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ

کرنا کیا نفع دے گا نہ وہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ وہ تجھے نقصان دے سکتے ہیں۔ اور جب تو ان پر اعتماد کرے گا پس مشرک ہو جائے گا اور وہ تجھے اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دور کر دیں گے اور تجھ کو اس کے عذاب میں ڈال دیں گے اور اس سے تجھے حجاب میں، ڈال دیں گے تو خدا سے محجوب ہو جائے گا۔ اے جاہل تو علم کا دعوای کرتا ہے تیرا دنیا کو غیر اللہ سے طلب کرنا منجملہ تیری جہالتوں کے ایک جہالت ہے تو اپنی مصیبتوں سے خلاصی مخلوق کی طرف شکایت کر کر طلب کرتا ہے۔

تجھ پر افسوس جب کہ یہ حریص کتا تعلیم پا کر شکار کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اپنی حرص و طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پرندہ باز شکرہ بھی تعلیم کی وجہ سے اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا ہے اور اپنی شکار رکھا لینے کی عادت جو پہلے سے تھی چھوڑ دیتا ہے پس تیرا نفس تو تعلیم کے لیے زیادہ لائق ہے تو اپنے نفس کو سکھا اور سمجھا تا کہ وہ تیرے دین کو نہ کھالے اور پارہ پارہ نہ کر دے اور اللہ تعالیٰ کی ان امانتوں میں جو اس کے پاس امانت رکھ دی گئی ہیں خیانت نہ کرے۔ نفس کے پاس مومن کا دین اس کا گوشت و خون ہے تو نفس کی تعلیم دینے سے پہلے مصاحبت نہ کر جب نفس تعلیم پالے اور سمجھنے لگے اور مطمئن ہو جائے اس وقت اس کا ساتھ دے۔ جہاں کہیں بھی متوجہ ہو تمام حالتوں میں تو اس سے جدائی نہ کر اس کے ساتھ رہ جب نفس مطمئن بردبار عالم بن جائے گا۔ اور اس تقدیری مقسوم پر جو اس کی طرف آئے گا راضی ہو جائیگا تو نعمتوں کے

لُبِّ الْحِنْطَةِ وَخُبْزِ الشَّعِيْرِ تَرْتَفِعُ
لِلْحُظُوْظِ تَصِيْرُ لِأَنْ لَا تَأْكُلَ أَحَبَّ
إِلَيْهَا مِنْ أَنْ تَأْكُلَ مُسَاعَدَةً لَكَ
عَلٰى فِعْلِ الْخَيْرِ وَالطَّاعَةِ وَالْإِيْثَارِ
يَنْتَقِلُ طَبْعُهَا تَصِيْرُ سَخِيَّةً كَرِيْمَةً
زَاهِدَةً فِي الدُّنْيَا رَاغِبَةً فِي الْاٰخِرَةِ
ثُمَّ إِذَا زَهِدَتْ فِي الْاٰخِرَةِ وَطَلَبَتْ
الْمَوْلٰى طَلَبَتْهُ مَعَكَ وَسَارَتْ مَعَ
قَلْبِكَ إِلٰى بَابِهٖ فَحِيْنَئِذٍ تَجِيْئُهَا
السَّابِقَةُ تَقُوْلُ كُلْ يَا مَنْ لَمْ يَأْكُلْ
وَاشْرَبْ يَا مَنْ لَا يَشْرَبُ الْمَرِيْضُ
الْعَاقِلُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا يَدَ الطَّبِيْبِ أَوْ
بِأَمْرِهٖ مَعَ دَوَامِ أَدَبِهٖ وَالْقَبُوْلِ مِنْهُ
وَتَرْكِ الشَّرَهِ فِيْ حُضُوْرِهٖ وَغَيْبَتِهٖ
يَا شَرِهُ يَا مُسْتَعْجِلُ طَعَامٍ قَدْ خُلِقَ
لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ لِبَاسٌ
وَمَسْكَنٌ وَمَرْكُوْبٌ وَمَنْكُوْحٌ قَدْ
خُلِقَ لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَتَنَاوَلُهُ وَ
يَلْبَسُهُ غَيْرُكَ أَلَيْسَ هٰذَا الْجَهْلُ
مَا لَكَ ثَبَاتٌ وَلَا عَقْلٌ وَلَا إِيْمَانٌ
وَلَا تَصْدِيْقٌ بِوَعْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَا زُوْكَانِيُّ إِذَا عَمِلْتَ مَعَ رَجُلٍ
كَرِيْمٍ فَتَأَدَّبْ وَلَا تَطْلُبِ التَّرْكَ وَ
الْأُجْرَةَ فَهُمَا يَحْصُلَانِ لَكَ مِنْ
غَيْرِ طَلَبٍ وَسُوْءِ أَدَبٍ إِذَا رَاٰكَ

میدہ اور جو کی روٹی میں فرق نہ کرے گا۔ لذاتِ نفسانیہ
اُس سے دور ہو جائیں گی۔ اُس کو فاقہ کرنا بہ نسبت کھانے
کے زیادہ محبوب ہو جائے گا۔ فعلِ خیر و طاعت پر اور
ایثار پر وہ تیری موافقت کرنے والا ہو جائے گا اُس کی
طبیعت بدل جائے گی وہ سخی و کریم۔ دنیا میں۔ بے رغبتی
کرنے والا آخرت کی طرف راغب ہو جائے گا ازاں بعد
جب تو آخرت کا راغب ہو گا اور مولیٰ کو طلب کرے گا
تو وہ بھی تیرے ساتھ اُس کا طالب بنے گا اور اُس کے
دروازہ کی طرف چلے گا پس اُس وقت تیرے پاس سابقہ
الٰہی امر تقدیری آئے گا تجھ سے کہے گا اے فاقہ کرنے
والے کھا اے پیاسے پانی پی۔ عقلمند مریض طبیب کے ہاتھ
یا اُس کے حکم سے ہی کھاتا ہے اور ہمیشہ اُس کا ادب کرتا
اور اُس کی بات کو قبول کرتا اور اپنی حرص کو اُس کی موجودگی
اور غیبت میں چھوڑ دیتا ہے۔ اے حریص اور اے
اُس کھانے کے جلد طلب کرنے والے جو تیرے لیے
پیدا کر دیا گیا ہے تیرے سوا اُس کے کھانے کی کون
قدرت رکھتا ہے تیرے سوا اُسے کوئی نہیں کھا سکتا۔ جو
لباس اور مکان اور سواری اور عورت تیرے لیے پیدا کیا
گیا ہے اُس کے استعمال اور لینے پہننے پر تیرے سوا کون
قدرت رکھتا ہے تیرا یہ جہل اور نادانی کیسی ہے سب تجھے
ثبات و عقل اور ایمان اور وعدہ الٰہی کی تصدیق نہیں جس کا
اُس نے وعدہ کر لیا ہے۔ اے جلد باز مزدور جب تو کسی
کریم آدمی کے ساتھ معاملہ کرے پس اُس کا ادب کر اور
ترک و اجرت کو طلب نہ کر پس وہ دونوں تجھے بغیر طلب اور
بغیر بے ادبی کے حاصل ہو جائیں گے جب وہ کریم تجھ کو دیکھے گا کہ

قَدْ تَرَكْتَ الشَّرَهَ وَالطَّلَبَ وَسُوْءَ الْاَدَبِ مَيَّزَكَ عَلٰى اَصْحَابِكَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مَعَكَ وَرَفَعَكَ وَاَقْعَدَكَ مُشْرِفًا عَلَيْهِمْ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُصْحَبُ مَعَ الْاِعْتِرَاضِ وَالْمُنَازَعَةِ وَاِنَّمَا يُصْحَبُ مَعَ حُسْنِ الْاَدَبِ وَسُكُوْنِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْمُوَافَقَةِ الدَّائِمَةِ كُلُّ مَنْ وَافَقَ الْقَدَرَ دَامَتْ لَهُ الصُّحْبَةُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْعَارِفُ بِاللّٰهِ الْعَالِمُ بِهٖ قَائِمٌ مَّعَهٗ لَا مَعَ غَيْرِهٖ مُوَافِقٌ لَّهٗ لَا لِغَيْرِهٖ حَيٌّ بِهٖ مَيِّتٌ عَنْ غَيْرِهٖ۔

تو نے حرص اور طلب اور بے ادبی کو چھوڑ دیا ہے۔ تو وہ تجھ کو دوسرے مزدوروں پر جو تیرے ساتھ کام کرتے ہیں ممتاز بنائے گا اور تجھے خوش کر دے گا اور تجھ کو بہ نسبت اُن کے بلند جگہ پر بٹھا دے گا۔ حق عزوجل اعتراض اور منازعت کا ساتھی نہیں ہے وہ تو حسن ادب اور سکون ظاہر و باطن اور موافقت دائمی کا ساتھ دینے والا ہے۔ ہر وہ شخص جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے اُس کو حق عزوجل کی مصاحبت ہمیشہ نصیب رہتی ہے۔ عارف باللہ اللہ کا جاننے والا اُسی کے ساتھ قائم رہنے والا ہے نہ اُس کے غیر کے ساتھ۔ اُسی کے ساتھ موافقت کرنے والا ہے نہ اُس کے غیر کے لیے۔ اُسی کے ساتھ زندہ اور غیر اللہ سے مردہ۔

يَا غُلَامُ اِذَا تَكَلَّمْتَ فَتَكَلَّمْ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَاِذَا سَكَتَّ فَاسْكُتْ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ كُلُّ مَنْ لَّا يُقَدِّمُ النِّيَّةَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَلَا عَمَلَ لَهٗ اَنْتَ اِنْ تَكَلَّمْتَ اَوْ سَكَتَّ فَاَنْتَ فِيْ ذَنْبٍ لِاَنَّكَ لَا تُصَحِّحُ نِيَّتَكَ سُكُوْتُكَ وَكَلَامُكَ بِغَيْرِ السُّنَّةِ عِنْدَ تَغَيُّرِ الْاَحْوَالِ وَضِيْقَةِ الْاَرْزَاقِ تَتَغَيَّرُوْنَ عَلَيْهِ لِاَجْلِ لُقْمَةٍ وَّعِرْضٍ كَسْرَةٍ عَرَضٍ مِّنْ تَكْفُرُوْنَ كُلَّ نِعْمَةٍ لِاَجْلِ زَوَالِ فَرْدِ نِعْمَةٍ كَاَنَّكُمْ جَبَّارُوْنَ تَتَحَكَّمُوْنَ عَلَيْهِ اِفْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ وَلِمَ فَعَلْتَ وَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ كَذَا هٰذَا بُعْدٌ وَّ

اے غلام جب تو کلام کرے تو نیک نیتی کے ساتھ کلام کر اور جب تو سکوت کرے پس تیرا سکوت نیک نیتی کے ساتھ ہو۔ جو نیت قبل عمل پہلے سے نہیں کر لیتا اس کا کچھ عمل نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جب تو کلام کرے گا یا سکوت کرے گا پس تو گناہ میں مبتلا رہے گا۔ کیونکہ تیری نیت درست ہی نہیں ہوتی۔ تیرا سکوت و کلام دونوں بغیر سنت کے ہیں۔ حالتوں کے تغیر اور رزق کی تنگی پر ایک لقمہ کی وجہ سے تم رنگ بدل ڈالتے ہو خدا سے بگڑ جاتے ہو اور ایک غرض پوری نہ ہونے پر تمام نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا کہ تم اُس پر جبر کرنے والے ہو اُس پر حکم دیتے ہو کہ ایسا کر اور ایسا نہ کر اور ایسا کیوں کیا اور یوں کرنا چاہیے تھا یہی خدا سے دوری اور

مَقْتٌ وَّ طَرْدٌ مَنْ اَنْتَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْتَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَذِلَّ لَهٗ اِذَا لَمْ يَكُنْ تَقْوٰى فَلَسْتَ بِكَرِيْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ الدُّنْيَا حِكْمَةٌ وَّ الْاٰخِرَةُ كُلُّهَا قُدْرَةٌ۔

يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ رُقَبَاءُ اَنْتُمْ فِيْ تَوْكِيْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكُمْ فِيْ خَبَرٍ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ اِفْتَحُوْا اَعْيُنَ قُلُوْبِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ جَمَاعَةٌ فَلَا يَكُنْ مُبْتَدِئًا بِالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ كَلَامُهٗ جَوَابًا وَّلَا يَسْاَلُ عَمَّا لَا يَعْنِيْهِ اَلتَّوْحِيْدُ فَرْضٌ وَطَلَبُ الْحَلَالِ فَرْضٌ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْعِلْمِ فَرْضٌ وَّ الْاِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ فَرْضٌ وَّتَرْكُ الْعِوَضِ عَلَى الْعَمَلِ فَرْضٌ اُهْرُبْ مِنَ الْفَاسِقِيْنَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْتَحِقْ بِالصَّالِحِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ اِذَا اُشْكِلَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ وَلَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَ الصَّالِحِ وَالْمُنَافِقِ فَقُمْ مِّنَ اللَّيْلِ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ يَا رَبِّ دُلَّنِيْ عَلَى الصَّالِحِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ دُلَّنِيْ عَلٰى مَنْ يَّدُلُّنِيْ عَلَيْكَ وَيُطْعِمُنِيْ مِنْ

ف:۔ رفع مشکل کا عمل۔

غصہ اور راندۂ درگاہ ہونا ہے تو کون ہے تو تو ایک ذلیل و حقیر پانی سے پیدا کیا گیا ہے اپنی حقیقت دیکھ۔ اپنے رب عزوجل کے لیے تواضع کر اور اس کے سامنے جھک جا۔ جب تیرے پاس تقویٰ نہیں تو تو اللہ عزوجل کے نزدیک اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک کریم نہیں ذلیل ہے۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت سراسر قدرت۔

اے قوم تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں تم خدائے تعالیٰ کی سپردگی میں ہو۔ اور تم کو خبر نہیں تم عاقل بنو اپنے دلوں کی آنکھیں کھولو جب تمہارے گھر میں کوئی جماعت حاضر ہو پس اہل خانہ کلام کا شروع کرنے والا نہ ہو بلکہ اس کا کلام جواب ہو اور ایسا سوال نہ کرے جو مفید نہ ہو۔ خدا کا ایک جاننا فرض ہے۔ حلال روزی طلب کرنا فرض ہے۔ ضروری علم کا طلب کرنا جس کے بغیر چارہ نہیں فرض ہے۔ عمل میں اخلاص کرنا فرض ہے۔ عمل پر معاوضہ کا چھوڑنا فرض ہے کوئی عمل بدلہ کی نیت سے نہ کرے تو فاسقوں اور منافقوں سے دور بھاگ اور نیک و سچے آدمیوں سے میل کر۔ جب کوئی امر تجھ پر مشکل ہو اور تو صالح اور منافق کے درمیان فرق نہ کر سکے یہ نہ جانے کون صالح ہے کون منافق۔ پس تو رات میں کھڑا ہو اور دو رکعت نماز نفل پڑھ پھر یہ دعا مانگ یارب دلنی الخ اے رب میرے مجھے اپنی مخلوق میں سے صالح لوگوں کی طرف رہنمائی کر جو کر مجھ کو تیری طرف رہبری کریں اور وہ مجھ کو تیرے کھانے سے

طَعَامِكَ يَسْقِيْنِيْ مِنْ شَرَابِكَ وَيَكْحَلُ عَيْنَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ قُرْبِكَ وَيُخْبِرُنِيْ بِمَا رَاٰى عِيَانًا لَا تَقْلِيْدًا اَلْقَوْمُ اَكَلُوْا مِنْ طَعَامِ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَرِبُوْا مِنْ شَرَابِ اُنْسِهٖ وَشَاهَدُوْا بَابَ قُرْبِهٖ لَمْ يَقْنَعُوْا بِالْخَبَرِ بَلْ جَاهَدُوْا وَصَابَرُوْا وَسَافَرُوْا عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ حَتّٰى صَارَ الْخَبَرُ عِنْدَهُمْ عِيَانًا لَمَّا وَصَلُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اَدَّبَهُمْ وَهَذَّبَهُمْ وَعَلَّمَهُمُ الْحِكَمَ وَالْعُلُوْمَ اِطَّلَعَهُمْ عَلٰى مُلْكِهٖ وَعَرَّفَهُمْ اَنَّ لَيْسَ فِى السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ غَيْرُهٗ وَلَا مُعْطِيَ غَيْرُهٗ وَلَا مَانِعَ غَيْرُهٗ وَلَا مُحَرِّكَ وَلَا مُسَكِّنَ غَيْرُهٗ وَلَا مُقَدِّرَ وَلَا قَاضِيَ غَيْرُهٗ وَلَا مُعِزَّ وَلَا مُذِلَّ غَيْرُهٗ وَلَا مُسَلِّطَ وَلَا مُسَخِّرَ غَيْرُهٗ وَلَا قَاهِرَ غَيْرُهٗ يُرِيْهِمْ مَا عِنْدَهٗ فَيَرَوْنَهٗ بِاَعْيُنِ قُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ فَلَا يَبْقٰى لِلدُّنْيَا وَمُلْكِهَا عِنْدَهُمْ قَدْرٌ وَلَا وَزْنٌ۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا كَمَا اَرَيْتَهُمْ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

کھانا کھلائیں۔ اور تیرے پانی میں سے پانی پلائیں اور میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قرب کے نور سے سرمہ لگائیں اور جو چیز کہ ظاہر ظہور مشاہدہ غیبی سے دیکھتے ہوں اُس سے مجھے خبردار کر دیں محض تقلید سے نہیں۔ اہل اللہ نے فضل الٰہی کے طعام سے کھانا کھایا۔ اور اُس کے شراب اُنس سے اُنہوں نے پانی پیا اور اُس کے بابِ قرب کا مشاہدہ کیا۔ اور اُنہوں نے محض خبر پر قناعت نہ کی بلکہ برابر مجاہدہ و ریاضت کرتے رہے صبر کیا اور اپنے نفوس اور مخلوق سے مسافرت کی اُن کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ سُنی ہوئی خبر اُن کے نزدیک مشاہدہ بن گئی۔ جب وہ اپنے رب تک اس طریقہ سے پہنچ گئے تو اُس نے اُن کو ادب اور تہذیب سکھائی اور اُن کو حکمتیں اور علم سکھائے اور اپنے امور مملکت پر اُن کو آگاہ کر دیا اور یہ بات پہنچوا دی کہ زمین و آسمان میں سوا اُس کے کوئی نہیں ہے اور نہ کوئی اُس کے سوا عطا کرنے والا اور منع کرنے والا ہے اور نہ کوئی اُس کی سوا حرکت و سکون دینے والا اور نہ کوئی اندازہ کرنے والا اور حاکم اور نہ اُس کے سوا کوئی عزت و ذلت دینے والا اور غلبہ اور تسخیر کرنے والا اور نہ کوئی غیر خدا قاہر و غالب ہے۔ وہ اُن کو تمام موجودات غیبیہ دکھا دیتا ہے پس وہ اُس کو اپنے قلب و باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں پس اولیاء اللہ کے نزدیک دنیا اور اُس کی بادشاہت و حکومت کی کچھ قدر و وزن نہیں ہوتی۔

اے اللہ تو ہم کو بھی عفو و عافیت کے ساتھ ویسا ہی دکھا دے جیسا تو نے اُن کو مشاہدہ کرایا اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔ آمین۔

ف: اولیاء اللہ تمام موجودات پر خبردار ہوتے ہیں۔

يَا قَوْمُ تُوبُوا مِنْ تَرْكِكُمُ التَّقْوٰى
دَوَآءٌ وَتَرْكُهَا دَآءٌ تُوبُوا فَاِنَّ التَّوْبَةَ
دَوَآءٌ وَالذُّنُوْبَ دَآءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ
اَلَا اُعَلِّمُكُمْ مَا دَاءُكُمْ وَمَا دَوَاءُكُمْ
فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ دَاءُكُمُ
الذُّنُوْبُ وَدَوَاءُكُمُ التَّوْبَةُ التَّوْبَةُ
غَرْسٌ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْمَجَالِسِ
الذِّكْرِ وَطَاعَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
شِفَآءٌ لَهَا تُوبُوا بِلِسَانِ الْاِيْمَانِ وَقَدْ
جَاءَكُمُ الْفَلَاحُ تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِ التَّوْحِيْدِ
وَالْاِخْلَاصِ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَلَاحُ
اِجْعَلُوا الْاِيْمَانَ سِلَاحَكُمْ عِنْدَ مَجِيْءِ
الْاٰفَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ
يَقُوْلُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اِبْتِدَاءِ كُلِّ
مَجْلِسٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
يُكَرِّرُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَسْكُتُ فِيْ
عَقْبِ كُلِّ مَرَّةٍ لَحْظَةً ثُمَّ يَقُوْلُ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَا
نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى عِلْمِهٖ
وَجَمِيْعَ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اے قوم تم تقویٰ کو چھوڑ دینے سے توبہ کرو۔ تقویٰ
پرہیزگاری دوا ہے اور اس کا چھوڑ دینا بیماری تم توبہ کرو
بہ تحقیق توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری۔ ایک دن حضور نبی کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہا
کیا میں تم کو یہ بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بیماری کیا ہے اور
تمہاری دوا کیا پس عرض کیا ہاں بتایئے۔ پس ارشاد فرمایا گناہ
تمہاری بیماری ہے اور توبہ تمہاری دوا۔ توبہ ایک درخت
ہے اور ذکر کی مجلسوں میں ہمیشہ جانا اور حق کی طاعت میں ہمیشگی
کرنا اس کو پانی دینا ہے۔ تم ایمان کی زبان سے توبہ کرو بیشک
تمہیں نجات مل جائے گی۔ تم توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو
بے شک تمہیں نجات مل جائے گی تم اللہ کی طرف سے آفتوں
کے آنے کے وقت ایمان کو اپنے ہتھیار بناؤ، ایمان ہی تم کو
بچانے والا ہے۔ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر ابن ابوصالح
ابن عبداللہ جیلانی رضی اللہ عنہ جب خطبہ پڑھتے تو ابتدائے خطبہ
میں ہر مجلس میں تین بار الحمد للہ رب العالمین کہا کرتے
تھے اور ہر ایک مرتبہ کے بعد تھوڑی دیر سکوت فرماتے تھے
پھر فرماتے تھے عدد خلقہ وحسن عبادہ تک یعنی اتنی حمد جو
اس کی مخلوق کے شمار اور اس کے عرش کے وزن کی برابر اور
اس کے نفس کی خوشنودی اور اس کے کلمات کی سیاہی اور اس کے
علم کی انتہا کی موافق اور ان تمام چیزوں کے برابر ہو جس کو
اس نے چاہا اور پیدا و ظاہر کیا ہے۔ جو کہ حاضر و غائب کا
جاننے والا عام و خاص رحم فرمانے والا ہے بادشاہ غایت
درجہ پاک غالب و حکمت والا ہے۔ اور میں اس بات کی
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد و ملک ہے۔

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظِ الْإِمَامَ وَالْأُمَّةَ وَالرَّاعِيَ وَالرَّعِيَّةَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ فِي الْخَيْرَاتِ وَادْفَعْ شَرَّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ۔

اللّٰهُمَّ وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِسَرَائِرِنَا فَأَصْلِحْهَا وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِذُنُوبِنَا فَاغْفِرْهَا وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِعُيُوبِنَا فَاسْتُرْهَا لَا تَرَنَا حَيْثُ نَهَيْتَنَا لَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ أَمَرْتَنَا لَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَتُحْوِجْنَا إِلَى غَيْرِكَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۔

اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنَا رُشْدَنَا وَأَعِذْنَا مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا اشْغَلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ أَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَقُوْلُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ هٰكَذَا ثُمَّ

وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہی ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں، خیر اسی کے قبضہ میں ہے اور وہی ہر شے پر قدرت والا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ وہ مشرکوں کو ناگوار گزرے اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد پر درود بھیج اور امام وامت اور راعی ورعیت کی حفاظت فرما اور تمام نیک کاموں میں ان کے قلوب کو متفق کر دے بعض کی شر کو بعض سے دفع فرما دے۔

اے اللہ اور تو ہمارے بھیدوں کا جاننے والا ہے پس تو ان کی اصلاح کر دے اور تو ہماری حاجتوں کا جاننے والا ہے پس ان کو بخش دے اور تمہارے عیبوں کا جاننے والا ہے پس تو ان کو چھپا دے جہاں موجود ہونے سے تو نے ہمیں منع کیا ہے وہاں ہم کو موجود نہ کرنا اور جہاں موجود رہنے کا حکم دیا ہے وہاں سے مفقود نہ کرنا تو ہمیں اپنی یاد سے غافل نہ کرنا اور ہم کو اپنی مکر سے نڈر نہ کر دینا۔ ہم کو اپنے غیر کی طرف محتاج نہ بنانا اور ہم کو غافل قوم سے نہ کر دینا۔

اے اللہ ہم کو ہمارے سیدھے راستہ کا الہام کر اور ہم کو نفسوں کی برائی سے پناہ میں رکھ اپنے ساتھ مشغول رکھ جو قطع کرنے والا ہم کو تجھ سے قطع کرے اس کو ہم سے قطع کر دے، ہم کو اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت کا الہام اس کے بعد آپ سیدھی جانب التفات فرما کر کہتے لا الہ الا اللہ آخر تک کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے نہیں ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے بغیر اللہ بزرگ و برتر کے عطا کیے کوئی قوت و طاقت نہیں ہے۔ پھر منہ سامنے کر کے ایسے ہی کلمات فرماتے :—

يَقُوْلُ لَا تُبْدِ اَخْبَارَنَا وَلَا تَهْتِكْ اَسْتَارَنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا لَا تُخَيِّبْنَا فِيْ غَفْلَةٍ وَلَا تُؤَاخِذْنَا عَلٰى غِرَّةٍ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي الْكَلَامِ بِمَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهٖ مِنْ فُتُوْحِ الْغَيْبِ مِنْ غَيْرِ تَقْرِيْرٍ وَلَا تَعْبِيَةٍ بِكَلَامٍ وَفِي النَّادِرِ مِنَ الْمَجَالِسِ يَكُوْنُ قَدْ حَفِظَ خَبَرًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَلِمَةً حِكْمَةٍ مِنْ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ مِنْ جُمْلَةِ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ فَيَبْدَاُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ تَبَرُّكًا بِهٖ وَيَشْرَعُ وَيَبْنِي الْكَلَامَ عَلَيْهِ۔

پھر الٹی جانب متوجہ ہوتے اور ایسا ہی فرماتے۔ پھر فرماتے اے اللہ تو ہماری خبروں کو ظاہر نہ فرما اور ہمارے پردہ نہ پھاڑ اور ہماری بداعمالیوں پر ہم سے مواخذہ نہ کر۔ ہماری غفلت ورغفلت کی وجہ سے ہمیں محروم نہ رکھ اور رسوا نہ کر اور ہمیں اچانک نہ پکڑ لینا۔ اے رب ہمارے اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو تو مواخذہ نہ کرنا۔ اے رب ہمارے ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے کے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے رب ہمارے ہم پر وہ چیز نہ ڈال دینا جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہمیں معاف کر دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مولا ہے اور ہماری کافر قوم پر مدد فرما اس کے بعد فتوح غیب سے جو کچھ کہ اللہ تعالٰی آپ کی زبان مبارک پر لے آتا ہے بغیر تقریر اور بغیر کسی تمہید کے وعظ شروع فرما دیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی بعض مجلسوں میں آپ وعظ کی ابتدا کسی حدیث نبوی یا کلام حکماء میں سے کسی کلمہ کے ساتھ جو آپ کو یاد ہوتا تھا کرتی تھی۔ اوّلاً آپ اپنے کلام میں تبرکاً اس کو پڑھا کرتے تھے اور وعظ شروع کرتے اور کلام کی بنیاد اسی پر رکھتے تھے۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

ستائیسویں مجلس

اس بیان میں کہ عاقل بن اور جھوٹ نہ بول

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ ثَالِثَ جُمَادِي الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ۔ كُنْ عَاقِلًا وَّلَا تَكْذِبْ تَقُوْلُ اَنَا خَائِفٌ

۳ جمادی الاخریٰ ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

عاقل بن اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے میں اللہ عزوجل

مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْتَ تَخَافُ مِنْ غَيْرِهٖ لَا تَخَفْ جِنِّيًّا وَّلَا اِنْسِيًّا وَلَا مَلَكًا وَلَا تَخَفْ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانَاتِ النَّاطِقَةِ وَالصَّامِتَةِ لَا تَخَفْ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا وَلَا تَخَفْ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاِنَّمَا تَخَافُ مِنَ الْمُعَذِّبِ بِالْعَذَابِ اَلْعَاقِلُ لَا يَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيْ جَانِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ اَصَمُّ عَنْ كَلَامِ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِنْدَهٗ عَجَزَةٌ مَرْضٰى فُقَرَآءُ هٰذَا وَاَمْثَالُهٗ هُمُ الْعُلَمَآءُ الَّذِيْنَ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِمْ اَلْعُلَمَآءُ بِالشَّرْعِ وَحَقَائِقِ الْاِسْلَامِ هُمْ اَطِبَّآءُ الدِّيْنِ الْجَابِرُوْنَ لِكَسْرِهٖ يَا مَنْ قَدِ انْكَسَرَ دِيْنُهٗ تَقَدَّمْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى يَجْبُرُوْا كَسْرَكَ الَّذِيْ اَنْزَلَ الدَّآءَ هُوَ الَّذِيْ يُنْزِلُ الدَّوَآءَ هُوَ اَعْرَفُ بِالْمَصْلَحَةِ مِنْ غَيْرِهٖ لَا تَتَّهِمْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ فِعْلِهٖ نَفْسُكَ اَوْلٰى بِالتُّهَمِ وَاللَّوْمِ مِنْ غَيْرِهَا قُلْ لَهَا الْعَطَآءُ لِمَنْ اَطَاعَ وَالْعَصَا لِمَنْ عَصٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا سَلَبَهٗ فَاِنْ صَبَرَ رَفَعَهٗ وَطَيَّبَهٗ وَاَعْطَاهُ وَاَقْنَاهُ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَآءٍ اُلْطُفْ بِنَا فِيْ قَضَآئِكَ وَقَدَرِكَ اَكْفِنَا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَكَيْدَ

سے ڈرنے والا ہوں حالانکہ تو غیر خدا سے ڈرتا ہے تو کسی جن اور انس اور فرشتہ سے نہ ڈر اور نہ کسی بولنے والے اور چپ رہنے والے حیوان سے ڈر اور نہ عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے تیرا خوف تو محض عذاب دینے والے سے ہونا چاہیئے۔ یعنی صرف خدا ہی سے ڈر۔ عقلمند کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خوف نہیں کرتا ہے ہر پہلو اسی سے ڈرتا رہتا ہے وہ تو غیر اللہ کے کلام کے سننے سے بہرا رہتا ہے اس کے نزدیک تو تمام مخلوق عاجز و بیمار محتاج ہیں۔ یہ اور اس جیسے دوسرے وہ علماء ہیں کہ جن کے علم سے دوسرے کو نفع حاصل ہوتا ہے جو شریعت اور حقیقت اسلام کے عالم ہیں وہی دین کے معالج ہیں اور طبیب دین کی شکستگی و خرابی کے جوڑنے والے ہیں۔ اے وہ شخص جس کا دین شکستہ ہو گیا ہے تو ایسے عالموں کی طرف بڑھ تاکہ وہ تیری شکستگی کو جوڑ دیں جس ذات پاک نے بیماری اتاری ہے وہی دوا نازل کرتی ہے یعنی وہی خدا بہ نسبت دوسروں کے مصلحت کا زیادہ جاننے والا ہے تو اپنے رب کو اس کے فعل میں تہمت نہ لگا تیرا نفس تہمت و ملامت کے لیئے بہ نسبت غیر کے زیادہ لائق و بہتر ہے تو نفس سے کہہ کہ جو کہ اللہ کی اطاعت کرے اس کے لیے عطاء ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے اس کے لیے عصاء و سزا ہے۔ جب خدا کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اس کے مال و عزت کو سلب کر لیتا ہے پس اگر وہ بندہ اس پر صبر کر لیتا ہے تو وہ اس کو بلند کر دیتا ہے اور خوش کر دیتا ہے اور عطیہ دیتا اور اپنے میں فنا کر لیتا ہے۔

اے اللہ ہم تجھ سے ایسا قرب چاہتے ہیں جو بغیر آزمائش کے ہو تو اپنی قضاء و قدر میں ہم پر اپنی مہربانی رکھ اور تو ہم کو شریر لوگوں کی شرارت اور بدکاروں کے

الْفُجَّارِ اِحْفَظْنَا كَيْفَ شِئْتَ وَكَمَا شِئْتَ نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ نَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِلْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْاِخْلَاصِ فِي الْاَعْمَالِ اٰمِيْنَ

دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَبِيْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَبَقِيَ يَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَقَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ لَهٗ مَا لَكَ قَالَ اُرِيْدُ مَوْضِعًا نَظِيْفًا اُصَلِّيْ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَ صَلِّ حَيْثُ شِئْتَ لَا يَعْرِفُ الرِّيَاءَ اِلَّا الْمُخْلِصُ كَانَ فِيْهِ وَتَخَلَّصَ مِنْهُ هُوَ عَقَبَةٌ فِيْ طَرِيْقِ الْقَوْمِ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ الْعُبُوْرِ عَلَيْهَا الرِّيَاءُ وَالْعُجْبُ وَالنِّفَاقُ مِنْ جُمْلَةِ سِهَامِ الشَّيْطَانِ الَّتِيْ يَرْمِيْ بِهَا اِلَى الْقُلُوْبِ اِقْبَلُوْا مِنَ الْمَشَائِخِ وَتَعَلَّمُوْا مِنْهُمُ السَّيْرَ فِي الطَّرِيْقِ الْمُوْصِلِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ طَرِيْقٌ قَدْ سَلَكُوْهُ سَلُوْهُمْ عَنْ اٰفَاتِ النُّفُوْسِ وَالْاَهْوِيَةِ وَالطِّبَاعِ فَاِنَّهُمْ قَدْ قَاسَوْا اٰفَاتِهِمْ وَعَرَفُوْا غَوَائِلَهُمْ وَمَخَائِلَهُمْ بَقُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَمَا اَنَا فَبَعْدَ كَمْ وَكَمْ حَتّٰى غَلَبُوْا عَلَيْهِ وَغَلَبُوْهُمْ وَمَلَكُوْهُمْ لَا تَغْتَرَّ بِنَفْخِ الشَّيْطَانِ فِيْكَ وَ لَا تَنْهَزِمْ مِنْ سِهَامِ النَّفْسِ فَاِنَّهَا تَرْمِيْكَ بِسِهَامِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ اِلَّا

مکر سے بچا اور جس طور سے اور جس طریقہ سے تو چاہے ہماری حفاظت فرما۔ ہم تجھ سے دین و دنیا اور آخرت کی عفو و عافیت چاہتے ہیں۔ اعمال صالحہ کی توفیق اور تمام عملوں میں توفیق طلب کرتے ہیں قبول فرمائیے۔

ایک شخص ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں داخل ہوا پس دائیں بائیں دیکھتا رہا۔ ابویزید علیہ الرحمۃ نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہے کیا دیکھتے ہو کہا۔ ایک صاف جگہ نماز کے لیے پاک جگہ دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنے قلب کو پاک کر اور جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔ ریاء کو مخلص ہی جانتا ہے کیونکہ وہ اس میں رہ کر اس سے نجات پا چکا ہے۔ ریا اہل اللہ کے راستہ میں ایک گھاٹی ہے جس سے انہیں عبور کرنا ضروری ہے ریا اور نفاق اور تکبر منجملہ شیطان کے تیروں کے ہے جس سے وہ انسانی قلوب پر تیراندازی کرتا ہے تم مشائخ کرام کی بات کو قبول کرو اور ان سے سیکھو وہ تم کو خدا کے رستہ کا چلنا بتائیں گے کیونکہ وہ اس راستہ پر چل چکے ہیں۔ نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کی آفتوں کا حال ان سے دریافت کرو کیونکہ وہ ان کا اندازہ کر چکے ہیں۔ ایک زمانہ تک وہ ان کی خرابیوں اور خیانتوں کو پہچان جان چکے ہیں آزما لیا ہے۔ مدت کتنی مدت بعد ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور ان کو مغلوب کر کر ان پر غالب اور ان کے مالک ہو گئے ہیں۔ تو شیطان کے وسوسہ سے دھوکہ نہ کھا اس کے پھونک مارنے پر مغرور نہ ہوا اور تو نفس کے تیروں سے شکست نہ کھا تحقیق وہ نفس تجھ پر شیطان کے تیر چلاتا ہے۔ شیطان کو تجھ پر نفس ہی کے

بِطَرِيقَتِهَا شَيْطَانُ الْجِنِّ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ
إِلَّا بِشَيْطَانِ الْإِنْسِ وَهِيَ النَّفْسُ وَ
أَقْرَانُ السُّوْءِ إِسْتَغِثْ بِاللهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَاسْتَعِنْ بِهِ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْأَعْدَاءِ
فَإِنَّهُ يُغِيثُكَ فَإِذَا وَجَدْتَهُ وَرَأَيْتَ
مَا عِنْدَهُ وَحَظِيتَ بِهِ ارْجِعْ مِنْ
عِنْدِهِ إِلَى الْعِيَالِ وَالْخَلْقِ وَخُذْهُمْ
إِلَيْهِ قُلْ لَهُمْ ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۚ
يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ظَفِرَ بِالْمُلْكِ
وَالْمُلْكِ قَالَ لِأَهْلِهِ ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
أَجْمَعِينَ ۚ الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ وَفَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ دُنْيَا
وَآخِرَةً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ
كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ إِنْ فُتُّكَ فَاتَكَ
كُلُّ شَيْءٍ كَيْفَ لَا يَفُوتُكَ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ وَأَنْتَ مُعْرِضٌ عَنْهُ وَعَنِ
الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِبَادِهِ مُؤْذِيًا لَهُمْ
بِقَوْلِكَ وَفِعْلِكَ مُعْرِضًا عَنْهُمْ بِظَاهِرِكَ
وَبَاطِنِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ
أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ نَقْضِ الْكَعْبَةِ
وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ خَمْسَ عَشْرَةَ
مَرَّةً ۔

إِسْمَعْ وَيْلَكَ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يُؤْذِي
فُقَرَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ

راستہ سے قدرت ہوتی ہے شیطان جن کو کوئی تجھ پر بغیر شیطان
انس کے جو کہ تیرا نفس اور برے ہم نشین ہیں قدرت و قابو
نہیں پاسکتا ہے اللہ تعالیٰ سے فریاد چاہ اور ان دشمنوں پر
اس سے مدد طلب کر پس تحقیق وہ تیری فریاد کو پہنچے گا
پس جب تو خدا کو پالے اور جو کچھ اس کے پاس ہے
اسے دیکھ لے اور تو اس سے بہرہ یاب ہو جائے تو
تو اس کے پاس سے اہل و عیال اور خلق کی طرف متوجہ
ہو اور ان کو خدا کی طرف لے جا اور ان سے کہو کہ میری
طرف اپنے سب کو بقبیلہ کے لے آؤ۔ یوسف علیہ السلام نے
جب ملک و سلطنت پر کامیابی پائی اس وقت اپنے
اہل سے فرمایا تھا تم میری طرف اپنے سب کنبے
کو لے آؤ۔ وہ بڑا محروم ہے جو کہ حق عزوجل سے محروم
رہا اور اس سے دنیا و آخرت میں قرب الٰہی فوت ہو گیا
اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے اے
ابن آدم اگر میں تیرے ہاتھ سے فوت ہو گیا تو ہر چیز تجھ
سے فوت ہو گئی۔ تجھ سے حق عزوجل کیسے فوت نہ ہو
جبکہ تو اس سے اور اس کے ایمان دار بندوں سے
روگردانی کرنے والا اور ان کو اپنے قول و فعل سے تکلیف
دینے والا ہے تو ان سے ظاہر و باطن روگردانی کرنے والا
ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بتحقیق آپ نے ارشاد
فرمایا مسلمان کو تکلیف دینا اللہ کے نزدیک بیت معمور اور
کعبہ کے گرا دینے سے پندرہ گنا زیادہ بڑا گناہ
ہے۔

رے سن اے فقراء الٰہی کو ہمیشہ ستانے والے
جو کہ اس پر ایمان لانے والے اور نیک

بِهِ الصَّالِحُوْنَ لَهُ الْعَارِفُوْنَ بِهِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ عَلَيْهِ وَيْلَكَ اَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَيِّتٌ مَسْحُوْبٌ مُخْرَجٌ مِنْ بَيْتِكَ وَمَالُكَ الَّذِيْ تَفْتَخِرُ بِهِ مَنْهُوْبٌ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَرُدُّ عَنْكَ۔

بندہ عارف باللہ اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں تجھ پر سخت افسوس ہے۔ تجھ پر افسوس تو عنقریب مرنے والا ہے۔ کھینچ کر اپنے گھر سے نکال دیا جائے گا اور تیرا وہ مال جس پر تو اتراتا ہے لوٹ لیا جائے گا۔ تجھے وہ کچھ نفع نہ دے گا اور نہ تجھ سے وہ کچھ دفع کر سکے گا۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اٹھائیسویں مجلس

بلا پر صابر رہنے اور فقر کے اختیار کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرِّبَاطِ تَاسِعَ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهُ اِتَّخِذِ الْبَلَاءَ جِلْبَابًا اِتَّخِذِ الْفَقْرَ جِلْبَابًا لِاَنَّكَ تُرِيْدُ تَتَّصِفُ بِصِفَتِيْ تَتَّصِفُ بِهَا لِاَنَّ مِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ الْمُوَافَقَةُ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا صَدَقَ فِيْ مَحَبَّةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَقَ عَلَيْهِ جَمِيْعَ مَالِهِ وَاتَّصَفَ بِصِفَتِهِ وَشَارَكَهُ فِي الْفَقْرِ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ وَافَقَهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَاَنْتَ يَاكَذَّابُ تَدَّعِيْ مَحَبَّةَ الصَّالِحِيْنَ وَتَخْتَبِئُ عَنْهُمْ دَنَانِيْرَكَ وَدَرَاهِمَكَ

۹ رجمادی الآخر ۵۴۵ھ کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ میں آپ کو اللہ کے واسطے دوست رکھتا ہوں آپ نے یہ سن کر اس سے ارشاد فرمایا کہ بلا اور فقیری کو اپنی چادر بنالے کیونکہ تو میری صفت کے ساتھ متصف ہونا چاہتا ہے اور میری سی حالت چاہتا ہے اور حقیقی محبت کی شرط مطلوب و محبوب کے ساتھ موافقت ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سچے تھے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ پر اپنا تمام مال خرچ کر دیا اور آپ کی صفت کے ساتھ متصف ہو گئے اور فقر میں آپ کے شریک ہو گئے یہاں تک کہ صرف ایک عبا سے گذر فرماتے تھے آپ کی ظاہری و باطنی خفیہ و علانیہ ہر طرح سے موافقت کی اور اے جھوٹے تو نیک بندوں اور اولیاء اللہ کی محبت کا تو دعویٰ کرتا ہے اور ان سے اپنے درہم و دنانیر روپیہ یا اشرفی کو چھپاتا ہے

وَتُرِيْدُ الْقُرْبَ مِنْهُمْ وَالْمُصَاحَبَةَ لَهُمْ
كُنْ عَاقِلًا هٰذِهٖ مَحَبَّةٌ كَاذِبَةٌ اَلْمُحِبُّ
لَا يُخَبِّأُ عَنْ مَحْبُوْبِهٖ شَيْئًا يُؤْثِرُهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ كَانَ الْفَقْرُ مَلَازِمًا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَارِقُهٗ
وَلِهٰذَا قَالَ اَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ
يُّحِبُّنِيْ مِنْ سَيْلِ الْمَاءِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ
وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
مَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كَدِرَةً عَسِرَةً
مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ صُبَّتِ
الدُّنْيَا عَلَيْنَا صَبًّا فَشَرْطُ حُبِّ الرَّسُوْلِ
الْفَقْرُ وَشَرْطُ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْبَلَاءُ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ وُكِّلَ
الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ كَيْلَا يَدَّعِيَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ مَعَ كِذْبِهٖ وَنِفَاقِهٖ وَرِيَائِهٖ
اِرْجِعْ عَنْ دَعْوَاكَ وَكِذْبِكَ لَا تُخَاطِرْ
بِرَاْسِكَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ تَصْدُقُ وَ
اِلَّا فَلَا تَتْبَعْنَا لَا تَتَبَهْرَجْ عَلَى الصَّيْرَفِيِّ
فَاِنَّهٗ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ وَيَفْضَحُكَ
تَتَوَلَّعْ بِالْحَيَّةِ وَالسَّبُعِ فَاِنَّهُمَا يُهْلِكَانِكَ
اِنْ كُنْتَ حَوَّاءً فَتَقَدَّمْ اِلَى السَّبُعِ طَرِيْقُ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَحْتَاجُ اِلَى الصِّدْقِ
وَيَحْتَاجُ اِلٰى
نُوْرِ الْمَعْرِفَةِ بِهٖ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ

اور اُن سے نزدیکی کی خواہش رکھتا اور دوستی چاہتا ہے۔ تو عقلمند بن ایسی محبت جھوٹی ہے۔ محب و عاشق اپنے محبوب سے کسی چیز کو چھپایا نہیں کرتا ہے بلکہ اُس کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے۔ فقر و افلاس حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے لازم تھا اُن کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اور آپ سے جدا نہ ہوتا تھا اور اسی واسطے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری محبت کا دعوای کرے اُس کی طرف فقر اس سے زیادہ تیزی و جلدی کرتا ہے جیسے پانی کا رو اپنی انتہا کی طرف۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں تشریف فرما رہے دنیا ہم پر تنگ اور مکدر رہی پس جب کہ آپ کی وفات شریف ہو گئی کثرت سے دنیا ہم پر ڈال دی بہت دنیا کلال دیا گیا۔ پس محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرط فقر ہے اور محبت الٰہی کی شرط بلا۔ بعض اولیاء اللہ سے مروی کہ انہوں نے فرمایا بلا محبت کے ساتھ مسلط کر دی گئی ہے تاکہ کوئی شخص کذب و نفاق و ریا کے ساتھ محبت الٰہی کا دعوای نہ کر سکے۔ اے جھوٹے مدعی تو اپنے دعوای اور جھوٹ سے رجوع کرلے۔ اپنے سر کو خطرہ میں نہ ڈال۔ اگر تو سچائی کے ساتھ اس میدان میں آیا ہے تو بہتر ورنہ ہمارا پیچھا نہ کر اپنے کھوٹے دام صراف کے روبرو پیش نہ کر وہ یقیناً تجھ سے اس کو قبول نہ کرے گا اور وہ تجھے رسوا کردے گا۔ تو سانپ اور درندہ پر فریفتہ نہ ہو وہ دونوں تجھ کو ہلاک کردیں گے اگر تو سانپ کا زہر اُتارنے والا ہے پس سانپ کی طرف پیش قدمی کر اور اگر تجھ میں قوت ہے پس تو درندوں کی طرف بڑھ حق تعالیٰ کے راستہ کو سچائی کی ضرورت ہے اور نور معرفت کی ضرورت بغیر اس کے منزل چلنا دشوار ہے۔ صدیقین کے قلب میں

ـــہ یعنی اللہ و رسول کی محبت آسان نہیں [illegible] رکھ محض جھوٹا دعوای مفید نہ ہوگا ہلاکت میں ڈال دیگا۔

طَالِعَةٌ فِیْ قَلْبِ الصِّدِّیْقِیْنَ لَا تَغِیْبُ لَیْلًا وَّلَا نَهَارًا۔

معرفت کا آفتاب رات دن چمکتا رہتا ہے کسی وقت غروب نہیں ہوتا۔

یَا غُلَامُ اَعْرِضْ عَنِ الْمُنَافِقِیْنَ الْمُتَعَرِّضِیْنَ لِمَقْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. کُنْ عَاقِلًا وَّلَا تَقْرَبْ اَکْثَرَ اَهْلِ الزَّمَانِ ذِئَابٌ عَلَیْهِمْ ثِیَابٌ خُذْ مِرْاٰةَ الْفِکْرِ وَانْظُرْ فِیْهَا وَاسْاَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُّبَصِّرَکَ بِكَ وَبِهِمْ اِنِّیْ قَدْ خَبَرْتُ الْخَلْقَ وَالْخَالِقَ فَوَجَدْتُّ الشَّرَّ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالْخَیْرَ عِنْدَ الْخَالِقِ۔

اے غلام تو منافقوں سے جو کہ غضب الٰہی کی طرف توجہ کرنے والے ہیں اپنے رخ کو پھیر لے عقلمند بن جا۔ ایسے کے پاس نہ جا۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ بھیڑیے ہیں جن پر انسانوں کے سے کپڑے ہیں۔ تو فکر کا آئینہ لے اور اس میں دیکھ اور اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ اس میں تجھ کو اور ان منافقوں کو دکھا دے تاکہ تجھے تمیز حاصل ہو جائے۔ میں نے بہ تحقیق خلق و خالق دونوں کو آزمایا ہے۔ پس خلق کے پاس شر اور برائی کو پایا اور خالق کے پاس بھلائی کو۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَكَ دُنْیَا وَّاٰخِرَةً اِنِّیْ لَا اُرِیْدُکُمْ لَکُمْ فِیْ حِبَالِکُمْ اَفْتِلُ مَا اٰخُذُ مِنْکُمْ شَیْئًا اِلَّا لَکُمْ لَا لِیْ عِنْدِیْ فِیْمَا یَخُصُّنِیْ غِنًی عَمَّا اٰخُذُهٗ مِنْکُمْ مَا عِنْدِیْ اِلَّا الْکَسْبُ اَوِ التَّوَکُّلُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا اَنْتَظِرُ مَا تَاْتُوْنِیْ بِهٖ کَمَا یَنْتَظِرُهٗ هٰذَا الْمُنَافِقُ الْمُرَائِیْ الْمُتَوَکِّلُ عَلَیْکُمْ النَّاسِیْ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا مَحَكُّ اَهْلِ الْاَرْضِ فَکُوْنُوْا عُقَلَاءَ وَلَا تَتَبَهْرَجُوْا عَلَیَّ فَاِنِّیْ اَعْرِفُ جَیِّدَکُمْ مِنْ رَدِیْئِکُمْ بِتَوْفِیْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَاْهِیْلِهٖ لِیْ اِنْ اَرَدْتَّ الْفَلَاحَ فَکُنْ

اے اللہ تعالیٰ تو ہم کو مخلوق کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں اپنی بھلائی عطا فرما۔ میں تم کو اپنے لیے نہیں چاہتا بلکہ تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں تمہاری رسیوں میں تمہارے لیے بل دیتا مضبوط کرتا ہوں۔ میں تم سے جو کچھ بھی لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لیے مفید ہے نہ کہ مجھ کو۔ میرے پاس جو مخصوص شے ہے وہ مجھے تمہاری چیزوں سے بے پروا کر رہی ہے میرے پاس کسب یا خدا پر بھروسہ ہے۔ میں تمہاری کسی چیز کے لانے کا ویسا منتظر نہیں رہتا جیسا کہ یہ منافق ریاکار تم پر بھروسہ رکھنے والا اپنے رب عزوجل کو بھول جانے والا انتظار کرتا رہتا ہے میں تو زمین والوں کے لیے ایک کسوٹی ہوں تم عاقل بنو اور اپنے کھوٹے مال کو میرے روبرو پیش نہ کرو بہ تحقیق میں تمہارے کھرے کھوٹے کو توفیق الٰہی اس کے اہل بنا دینے سے خوب جانتا پہچانتا ہوں۔ اگر تو اپنی نجات چاہتا ہے تو میرے

هُوَ الْأَغْلَبُ وَذٰلِكَ نَادِرٌ وَالنَّادِرُ لَا يَتَعَلَّقُ عَلَيْهِ حُكْمٌ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ مَنْ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَشْتَغِلْ بِهَا عَنْ خِدْمَتِهِ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى الْأَقْسَامِ مَعَ كَمَالِ الزُّهْدِ وَالْإِعْرَاضِ عُرِضَتْ عَلَيْهِ مَفَاتِيحُ كُنُوزِ الْأَرْضِ فَرَدَّهَا وَقَالَ رَبِّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ مَعَ الْمَسَاكِيْنِ الزُّهْدُ مِنْهُ صَالِحَةٌ وَإِلَّا فَمَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَّزْهَدَ فِيْ قِسْمِهٖ اَلْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ ثِقْلِ الْحِرْصِ لَا يَشْرَهُ وَلَا يَسْتَعْجِلُ زَهِدَ فِي الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِهٖ وَأَعْرَضَ عَنْهَا بِسِرِّهٖ وَاشْتَغَلَ بِمَا أُمِرَ بِهٖ وَعَلِمَ أَنَّ قِسْمَهٗ لَا يَفُوْتُهٗ فَلَمْ يَطْلُبْهُ تَرَكَ الْأَقْسَامَ تَعْدُوْا خَلْفَهٗ. وَتَذِلُّ وَتَسْأَلُهٗ قَبُوْلَهَا.

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ إِلٰى إِيْمَانٍ يُسَيِّرُكَ فِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلٰى إِيْقَانٍ يُثَبِّتُكَ فِيْهَا تَحْتَاجُ فِيْ أَوَّلِ سُلُوْكِكَ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ إِلٰى هِمْيَانٍ وَفِيْ آخِرِهٖ إِلٰى إِيْمَانٍ بِخِلَافِ طَرِيْقِ مَكَّةَ بَعْضُهُمْ قَالَ طَرِيْقُ مَكَّةَ يَحْتَاجُ إِلٰى إِيْمَانٍ وَهِمْيَانٍ وَهٰذِهٖ

یہ یعنی اہل اللہ کے لیے تنگ دستی و فقر غالب واکثر ہے۔ اور وہ یعنی فراخی نادر ہے اور نادر پر حکم نہیں دیا جاتا ہے وہ محل معدوم کے ہوتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں لوگوں میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی۔ پس آپ خدمت مولیٰ کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے کمال زہد واعراض کی وجہ سے آپ نے مقسوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ پر زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں تھی پس آپ نے ان کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا اے رب میرے مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین رکھ کر موت دینا اور محتاجوں کے ساتھ قیامت کے دن حشر فرمانا۔ آپ کا زہد صالح اور کامل تھا۔ ورنہ اپنے مقسوم میں زہد کرنے پر کون قدرت رکھتا ہے مسلمان حرص کے بوجھ گرانی سے راحت میں رہتا ہے نہ وہ حرص کرتا ہے اور وہ جلد بازی کرتا ہے تمام اشیاء میں قلب سے زہد و بے رغبتی کر لی ہے اور باطن میں ان سے روگردانی کر لی ہے اور جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اس میں مشغول ہے اور یہ جانتے ہوئے ہے کہ اس کا مقسوم اس سے فوت نہ ہوگا۔ اس لیے اس نے طلب کو چھوڑ رکھا ہے مقسوم اس کے پیچھے دوڑتا اور عاجزی کرتا ہے اور اس سے قبول کر لینے کا سوال کرتا رہتا ہے۔

اے غلام تو ایسے ایمان کا محتاج ہے جو تجھ کو حق عزوجل کے راستہ پر چلائے اور ایسے یقین کا محتاج ہے جو تجھ کو اس راہ میں ثابت قدم رکھے اولاً اس راستہ پر چلنے کے لیے تجھے ہمیانی کی ضرورت ہے جس میں مال وزر ہو۔ اور انجام کار میں ایمان کی حاجت۔ برخلاف راہ مکہ کے کہ بغیر ایمان وہمیان کے جمع کیے فرض نہیں ہوتا اس میں ایمان کے بعد مال لگنے پر چلنا ہوتا ہے بعض اہل اللہ نے فرمایا مکہ کا راستہ ایمان پھر ہمیان کا محتاج ہے اور یہ

الطَّرِيقُ الَّتِي قَدْ اَشَرْتُ اِلَيْهَا تَحْتَاجُ اِلٰى هِمْيَانٍ وَّاِيْمَانٍ بَدَايَةً وَّنِهَايَةً۔

راستہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ابتداء و انتہا میں ہمیان اور ایمان کا حاجت مند ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ اَوَّلُ مَا طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ عَلٰى وَسْطِهٖ هِمْيَانٌ فِيْهِ خَمْسُ مِائَةِ دِيْنَارٍ يُنْفِقُ مِنْهُ وَيَتَعَلَّمُ وَيَدُقُّ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ لَوْلَاكَ لَتَمَنْدَلُوْا بِنَا فَلَمَّا حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفَقَ مَا بَقِيَ مَعَهُ عَلَى الْفُقَرَآءِ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ وَقَالَ لَوْ اَنَّ السَّمَآءَ حَدِيْدٌ لَا تُمْطِرُ وَالْاَرْضَ صَخْرٌ لَا تُنْبِتُ وَاهْتَمَمْتُ بِرِزْقِيْ فِي الطَّلَبِ اِنِّيْ كَافِرٌ عَلَيْكَ بِالْكَسْبِ وَالتَّعَلُّقِ بِالسَّبَبِ اِلٰى اَنْ تَقْوٰى اِيْمَانُكَ ثُمَّ انْتَقِلْ مِنَ السَّبَبِ اِلَى الْمُسَبِّبِ الْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اكْتَسَبُوْا وَاقْتَرَضُوْا وَتَعَلَّقُوْا بِالْاَسْبَابِ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهِمْ وَفِي الْاٰخِرِ تَوَكَّلُوْا جَمَعُوْا بَيْنَ الْكَسْبِ وَالتَّوَكُّلِ جَمَعُوْا بَيْنَ الْكَسْبِ وَالتَّوَكُّلِ بَدَايَةً وَّنِهَايَةً شَرِيْعَةً وَّحَقِيْقَةً۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ جب آپ ابتدا میں طلب علم کے لیے چلے تو آپ کی کمر پر پانچ سو دینار کی ایک ہمیان (تھیلی) تھی اس میں سے آپ خرچ کرتے اور علم سیکھتے تھے اور اس پر ہاتھ مار کر فرماتے تھے اگر تو نہ ہوتا تو لوگ مجھے پامال کر دیتے رومال پونچھ بنا لیتے پس جب آپ کو علم حاصل ہو گیا۔ اور آپ نے حق عزوجل کو پہچان لیا تو تمام بقیہ مال ایک ہی دن میں فقیروں پر خیرات کر دیا اور فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بن کر مینہ نہ برسائے اور زمین پتھر کی بن کر سبزہ نہ اگائے اور میں اپنی روزی کا اہتمام کروں تو میں اپنے آپ کو کافر جانوں (کیونکہ رزاق مطلق پر اعتماد نہ رکھا) تو اس وقت تک کسب۔ اور سبب کے ساتھ تعلق کو اپنے اوپر لازم پکڑ کہ تیرا ایمان قوت پکڑ لے پھر تو سبب سے مسبب کی طرف منتقل ہو جا (کہ وہ بلا سبب بھی دے سکتا ہے اس پر پورا بھروسہ کر لے) انبیاء علیہم السلام نے ابتداً کسب بھی کیا اور قرض بھی لیا اور سببوں کے ساتھ تعلق بھی رکھا۔ اور آخر میں صرف توکل اختیار کیا۔ انہوں نے ابتدا و انتہا میں شرعاً اور حقیقتاً کسب و توکل دونوں کو جمع کیا وہ دونوں کے جامع رہے۔

يَا مَحْرُوْمُ لَا تَخْلُ مِنْ يَدِكَ الْكَسْبَ فِي التَّوَكُّلِ عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ وَتَكُدِّيْ مِنْهُمْ فَتَكْفُرُ نِعْمَةَ

اے محروم تو اپنے ہاتھ سے کسب کو نہ چھوڑ اور لوگوں کے پاس جو مال و اسباب ہے اس پر بھروسہ کر کے ان سے بھیک مانگنے لگے ایسا نہ کر ایسا کرنے سے تو مقدر نعمت کا ناشکرا بن جائے گا

لَا قَدَرٍ فَيَمْقُتُكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يُبْعِدُكَ تَرْكُ الْكَسْبِ وَالْكُدْيَةُ مِنَ
النَّاسِ عُقُوْبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْعَبْدِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا زَالَ
مُلْكُهٗ عَاقَبَهٗ بِأَشْيَاءَ مِنْ جُمْلَتِهَا
الْكُدْيَةُ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِيْ أَيَّامِ
مَمْلَكَتِهٖ يَكْتَسِبُ وَيَأْكُلُ فَلَمَّا
ضَيَّقَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَخْرَجَهٗ
مِنْ مَمْلَكَتِهٖ وَضَيَّقَ عَلَيْهِ طُرُقَ
الْأَرْزَاقِ حَتّٰى أَكْدٰى مِنَ النَّاسِ
وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ عِبَادَةُ امْرَأَةٍ
فِيْ بَيْتِهٖ تِمْثَالًا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَبَقِيَ
فِي الْعُقُوْبَةِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمًا بِيَوْمٍ
اَلْقَوْمُ لَا فَرْحَةَ لِغَمِّهِمْ وَلَا وَضْعَ
لِحِمْلِهِمْ لَا قَرَارَ لِعُيُوْنِهِمْ لَا سَلْوَةَ
لِمَصَائِبِهِمْ حَتّٰى يَلْقَوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَلِقَاؤُهُمْ عَلٰى ضَرْبَيْنِ لِقَاءٌ فِي
الدُّنْيَا لِقُلُوْبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَ
هُوَ نَادِرٌ وَلِقَاءٌ فِي الْأُخْرٰى إِذَا لَقُوْا
رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَهُمُ الْهَنَا وَ
الْفَرَحُ أَمَّا قَبْلَ هٰذَا فَمَصَائِبُهُمْ
دَائِمَةٌ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
بَعْدَ كَلَامٍ فِي النَّفْسِ
يَا غُلَامُ امْنَعْهَا الشَّهَوَاتِ وَ
اللَّذَّاتِ وَأَطْعِمْهَا طَاهِرًا لَا يَكُوْنُ

پس اللہ عزوجل تجھ پہ عذاب کرے گا اور تجھ کو اپنے قرب
سے دور کر دے گا۔ کسب کا چھوڑ دینا اور لوگوں
سے بھیک مانگنا بندہ کے لیے عذاب الٰہی ہے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کی جب سلطنت باقی نہ رہی
تو اللہ تعالیٰ نے ان کو چند طریقوں سے آزمایا منجملہ ان
کے دوسرے لوگوں سے سوال کرنا بھی تھا۔ اپنے
زمانۂ سلطنت میں کسب کر کے کھاتے تھے پس جب
اللہ تعالیٰ نے ان پر تنگی ڈالی ان کو ان کی حکومت سے
نکال دیا اور ان پر رزق کے راستے تنگ کر دیے یہاں
تک کہ آدمیوں سے سوال کرنے لگے اور اس کا سبب
(آپ کی لاعلمی میں) آپ کے گھر میں چالیس دن تک ایک
عورت کا بت پرستی کرنا ذکر کیا گیا ہے پس اس کی بت
پرستی کے عوض چالیس دن تک آپ کو عقوبت میں رکھا
ایک دن کا بدلہ ایک دن رکھا گیا۔ اہل اللہ جب تک خدا
سے ملاقات نہیں کر لیتے ان کے غم کو فرحت اور ان
کے بوجھ کو سہارا نہیں ملتا اور ان کی آنکھوں کو قرار اور ان کی
مصیبتوں کو تسلی حاصل نہیں ہوتی۔ اور ان کی ملاقات اپنے
رب تعالیٰ سے دو قسم کی ہے ایک ملاقات دنیوی جو
دل اور باطن سے ہوتی ہے اور یہ بہت نادر ہے اور دوسری ملاقات
اخروی آنکھوں سے جب وہ خدا سے ملیں گے ان کو
خوشی اور فرحت حاصل ہوگی لیکن اس سے پہلے ان کی
مصیبتیں دائمی ہیں اس کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نفس کے بارے میں کچھ کلام فرما کر ارشاد فرمایا
اے غلام تو اپنے نفس کو شہوتوں اور لذتوں سے
روک اور اس کو پاک کھانا کھلا جو کہ حلال ہو نہ

وجعلنا ممن يفرق بين الحلال والحرام ويميز ثم قال قلل بهذا من الحلال حتى لا تبطر ولا تتقدم وتنسى الأدب

اللهم عرفنا بك حتى نعرفك

آمين

حلال پاک ہے اور حرام پلید ناپاک۔ پھر فرمایا تو حلال سے بھی اس کو کم غذا دے تاکہ نفس غرور نہ کرنے لگے اور اس کا ادب کو نہ بھول جائے۔

اے اللہ ہم کو اپنی معرفت دے تاکہ ہم تجھ کو پہچان لیں آمین۔

المجلس التاسع والعشرون

انتیسویں مجلس

دنیاداروں کی تعظیم کرنے کے بیان میں

وقال رضي الله تعالى عنه بالمدرسة يوم الأحد عشر جمادى الآخرة سنة خمس وأربعين وخمسمائة عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال من تواضع لغني لأجل غناه ذهب ثلثا دينه إعلموا يا إخواني هذا الحديث ... فكيف بمن صلى وصام وحج ... يا مشركين بالله ... الإيمان في القلوب ... فتصل فروعها إلى العرش يا غلام إذا صدقت شجرة إيمانك

۱۰ جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ تحقیق جو کوئی غنی کی تعظیم کے لیے بلا اُس مال کی خواہش میں جو اس کے قبضہ میں ہے کرے تو اس کا دو تہائی دین چلا گیا۔ اے مسلمانو تم سمجھو کہ یہ فرمایا جو امیروں کے لیے حرکت کرے ہے۔ اُن کی امارت کی وجہ سے تعظیم کرنے میں کیا حال ہوگا اُس کا جو اُن کے لیے نماز روزہ حج کرے گا اور ان کی دہلیز پکڑے گا۔ اے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والو تم کو کچھ اللہ اور اس کے رسول سے خبر نہیں۔ تم مسلمان ہو اور توحید کو دل اور زبان میں اخلاص پیدا کرو تاکہ تمہارا ایمان ترقی کرے اور تمہارے یقین میں قوت پیدا ہو اور تمہاری توحید عمل حاصل کرے پس اس کی شاخیں عرش اعلیٰ تک پہنچ جائیں۔

اے غلام جب تیرا ایمان ترقی کر لے گا اور اس کا درخت اونچا ہو جائے گا تو حق عزوجل تجھ کو خود سے

عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ يُغْنِيْكَ عَنْ كَسْبِكَ وَعَنِ اكْتِسَابِكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُشْبِعُ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ وَسِرَّكَ يُوْقِفُكَ عَلٰى بَابِهٖ وَيُغْنِيْ فَقْرَكَ بِذِكْرِهٖ وَقُرْبِهٖ وَالْاُنْسِ بِهٖ وَلَا تُبَالِيْ بِمَنْ اَكَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِهَا لَا تُبَالِيْ بِمَنْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ فَتَصِيْرُ رُؤْيَتُكَ لَهٗ زَحْمَةً وَّكُلْفَةً وَّظُلْمَةً يَا مَنْ يَّدَّعِي الْعِلْمَ وَيَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ اَبْنَآءِهَا وَيَذِلُّ لَهُمْ قَدْ اَضَلَّكَ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ذَهَبَتْ بَرَكَةُ عِلْمِكَ ذَهَبَ لُبُّهٗ وَبَقِيَ قِشْرُهٗ وَاَنْتَ يَا مَنْ يَّدَّعِي الْعِبَادَةَ وَقَلْبُهٗ يَعْبُدُ الْخَلْقَ وَيَخَافُهُمْ وَيَرْجُوْهُمْ ظَاهِرُ عِبَادَتِكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَاطِنُهَا لِلْخَلْقِ كُلُّ طَلَبِكَ وَهَمِّكَ لِمَا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارِ وَالْحُطَامِ تَرْجُوْا اَحْمَدَهُمْ وَثَنَاءَهُمْ وَتَخَافُ ذَمَّهُمْ وَاِعْرَاضَهُمْ تَخَافُ مِنْ مَنْعِهِمْ وَتَرْجُوْا عَطَاءَهُمْ بِكَثْرَةِ تَمَادِيْكَ وَتَخَادُعِكَ وَلِيْنِ كَلَامِكَ عَلٰى اَبْوَابِهِمْ. وَيْلَكَ اَنْتَ مُشْرِكٌ مُنَافِقٌ مُرَائِيْ مُدَاخِلٌ زِنْدِيْقٌ وَيْلَكَ عَلٰى مَنْ تَتَبَهْرَجُ عَلٰى مَنْ يَّعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيْلَكَ

اور تمام خلق سے بے پروا کر دے گا۔ کسب واکتساب سے بے نیاز بنا دے گا۔ تیرے نفس اور تیرے قلب اور تیرے باطن کو سیر کر دے گا۔ تجھ کو اپنے آستانہ پر لا کر کھڑا کر دے گا اور تیرے فقر کو اپنے ذکر و قرب اور اُنس سے دفع کر دے گا۔ اور تو اُن لوگوں سے جو کہ دنیا حاصل کرنے والے اور اُس میں مشغول رہنے والے ہیں بے پروا ہو جائے گا تو کسی دنیا دار کی پروا نہ کرے گا تجھ کو اُن کا دیکھنا سبب زحمت و کلفت اور موجب ظلمت کا ہو جائے گا۔ اے علم کے دعوے دار دنیا کو اہل دنیا سے طلب کرنے والے اے اُن سے عاجزی کرنے والے حق تعالیٰ نے تجھے باوجود علم دینے کے گمراہ بنا دیا تیرے علم کی برکت جاتی رہی اُس کا مغز جاتا رہا پوست باقی رہ گیا۔ اے وہ شخص جو کہ عبادت کا مدعی ہے اور اُس کا قلب خلق کی عبادت کرتا اور اُن سے امیدواری کرتا ہے ظاہر میں تیری عبادت اللہ عزوجل کے لیے ہے اور باطن میں خلق کے لیے۔ تیری تمام خواہش و ہمت دنیا والوں کے درہم و دینار اُن کے مال و اسباب سے ہے تو اُن کی حمد و ثنا کا امیدوار ہے اور اُن کی بُرائی اور روگردانی سے ڈرتا ہے۔ تو اُن کے منع کر دینے سے ڈرتا ہے اور اُن کے دروازوں پر بار بار جانے اور چاپلوسی کرنے اور میٹھی اور نرم باتوں کے کرنے سے اُن کی بخشش کا امیدوار ہے۔ تجھ پر افسوس ہے تو تو مشرک منافق ریاکار بے جا دخل دینے والا بے دین ہے تجھ پر افسوس ہے تو اپنا کھوٹا مال کس پر پیش کر رہا ہے اُس پر جو کہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے پوشیدہ امور کو جانتا ہے۔ تجھ پر افسوس

تَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ وَتَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَنْتَ تَکْذِبُ فِیْ قَوْلِکَ الْخَلْقُ فِیْ قَلْبِکَ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تُبْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ حَسَنَۃً لِغَیْرِہٖ لَا لِلدُّنْیَا وَلَا الْاٰخِرَۃِ کُنْ مِمَّنْ یُّرِیْدُ وَجْہَہٗ اَعْطِ الرُّبُوْبِیَّۃَ حَقَّہَا لَا تَعْمَلْ لِلْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ لَا لِلْعَطَاءِ وَلَا لِلْمَنْعِ وَیْحَکَ رِزْقُکَ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ مَا قَدْ قُضِیَ عَلَیْکَ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ لَابُدَّ مِنْ مَجِیْئِہٖ فَلَا تَشْتَغِلْ بِشَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ

وَاشْتَغِلْ بِطَاعَتِہٖ قَلِّلْ حِرْصَکَ وَقَصِّرْ اَمَلَکَ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ نُصْبَ عَیْنَیْکَ بِمُوَافَقَۃِ الشَّرْعِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِکَ۔

تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے حالانکہ تو اپنے سچے قول اللہ اکبر میں جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ تیرے قلب میں (مخلوق) اللہ عزوجل سے برتر ہے۔ تو جلد اللہ کی طرف رجوع کر توبہ کر اور کوئی نیکی غیر اللہ کے لیے نہ کر نہ دنیا کے لیے اور نہ آخرت کے لیے تو اُن لوگوں سے ہو جا جو کہ محض ذات الٰہی کے طالب ہیں۔ ربوبیت کا حق ادا کر۔ کوئی کام حمد و ثنا اور منع و عطاء کے لیے نہ کر ہر عمل سے مقصود خدا ہی ہو تجھ پر افسوس تیرا مقدر رزق نہ گھٹنے بڑھنے والا نہیں جو کچھ بھلائی و برائی تیرے مقدر میں لکھی جا چکی ہے اُس کا آنا ضروری ہے تو ایسی چیز میں جس سے فراغت حاصل ہو چکی ہے مشغول نہ رہ اپنی حرص کو کم دے اور آرزو کو کوتاہ کر اور موت کو اپنے پیش نظر رکھ۔ تو یقیناً نجات پا لے گا۔ تمام حالتوں میں موافقت شریعت کو لازم پکڑ۔

یَا قَوْمُ اَلَیْسَ قَدْ بَقِیَ عِنْدَکُمْ مِنْ مُوَافَقَۃِ الشَّرْعِ قَدْ تَرَکْتُمُوْہُ مِنْ اَیْدِیْ ظَوَاہِرِکُمْ وَبَوَاطِنِکُمْ وَتَبِعْتُمْ نُفُوْسَکُمْ وَاَہْوِیَتَکُمْ وَاغْتَرَرْتُمْ بِحِلْمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْکُمْ یَوْمًا بَعْدَ یَوْمٍ یَرُدُّکُمُ الْعَذَابَ وَالنَّکَالَ عَنْکُمْ وَفِی الْاٰخِرَۃِ یُنْزِلُہٗ عَلَیْکُمْ مِنْ جَمِیْعِ جِہَاتِکُمْ یَاْخُذُکَ وَیَبْطِشُ بِکَ ثُمَّ یَجِیْئُکَ الْمَوْتُ وَالنُّزُوْلُ

اے قوم کیا تمہارے پاس موافقت شریعت باقی نہ رہی ہے تم نے اُس کو اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھوں سے چھوڑ دیا اور اپنے نفسوں اور خواہشوں کے تابعدار بن گئے۔ اور خدا کی بُردباری سے دھوکہ میں پڑ گئے وہ یکے بعد دیگرے دن بدن تم سے عذاب و سزا کو اٹھاتا رہتا ہے آخر میں وہ اُس کو تم پر ہر طرف سے اتار دے گا۔ یکایک تم کو پکڑ لے گا۔ اور گرفتار کر لے گا۔ پھر تمہیں موت آ جائے گی۔ اور موت کے بعد قبر میں

إِلَى الْقَبْرِ فَتَلْقَى ضِيقَهُ وَهَذَا أَيَّهُ فَتَبْقَى فِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُعَادُ إِلَيْكَ بِنْيَتُكَ وَتُحْشَرُ إِلَى الْعَرْضِ الْأَكْبَرِ فَتُحَاسَبُ عَلَى الذَّرَّاتِ وَعَلَى جَمِيعِ مَا عَمِلْتَ فِي السَّاعَاتِ تُسْأَلُ عَنِ الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ أَنْتَ صَنَمٌ بِلَا رُوحٍ جِلْدٌ يَابِسٌ بِلَا مَعْنًى وَلَا قُوَّةٍ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِلنَّارِ عِبَادَتُكَ لَا إِخْلَاصَ فِيهَا فَإِذًا لَا رُوحَ فِيهَا لَا تَصْلُحُ أَنْتَ وَعِبَادَتُكَ إِلَّا لِلنَّارِ مَا تَحْتَاجُ تَتْعَبُ إِنْ لَمْ تُخْلِصْ فِي الْأَعْمَالِ مَا يُفِيدُكَ مِنْهَا شَيْءٌ أَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ عَامِلَةٌ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ تَتُوبَ وَتَعْتَذِرَ قَبْلَ مَجِيءِ الْمَوْتِ ارْجِعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَجْدِيدِ الْإِسْلَامِ وَحُسْنِ التَّوْبَةِ وَالْإِخْلَاصِ فِيهَا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ الْمَوْتُ فَيُغْلَقَ الْبَابُ فِي وَجْهِكَ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى الدُّخُولِ إِلَى بَابِ التَّوْبَةِ ارْجِعْ إِلَيْهِ بِأَقْدَامِ قَلْبِكَ حَتَّى لَا يُغْلَقَ فِي وَجْهِكَ بَابُ فَضْلِهِ وَيَكِلُكَ إِلَى نَفْسِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ وَغِنَاكَ يُبْلِيكَ الْمَلِكُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ وَيْحَكَ مَا تَسْتَحِي مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

اتر دیا جائے گا اس وقت قبر تنگ ہوگی اور اس کا عذاب تجھ سے ملے گا۔ یعنی قیامت تک اسی حالت میں تو باقی رہے گا۔ پھر دوبارہ تیرا جسم پیدا کیا جائے گا اور تو بڑی پیشی کی طرف لایا جائے گا اور اس وقت ذرہ ذرہ کا اور منٹ منٹ میں جو کچھ تو نے کیا تھا سب کا حساب لیا جائے گا ہر قلیل و کثیر کا تجھ سے سوال کیا جائے گا۔ تو بغیر روح کا بت اور بغیر حقیقت و قوت کا سوکھا چمڑا ہے سوائے جہنم کے کسی امر کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ تیری عبادت میں اخلاص نہیں ہے جب تیری عبادت بغیر روح کی ہے تو تو اور تیری عبادت جہنم کے سوا کسی چیز کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ جب تو اپنے عملوں میں اخلاص نہیں رکھتا تو تجھے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی کیا حاجت ہے تجھے ان میں سے کوئی شے فائدہ نہ دے گی تو ایک جماعت میں سے ہے جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے عاملۃ ناصبۃ عمل کرنے والی مشقت اٹھانے والی دنیا میں عمل کرنے والی ہے قیامت کے دن دوزخ میں مشقت اٹھانے والی۔ ہاں موت کے آنے سے پہلے تو توبہ و معذرت کرے تو نجات پا سکتا ہے موت کے آنے سے پہلے اسلام کی تجدید کر کے توبہ اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف رجوع کر اس سے پہلے کہ موت آئے اور تیرے سامنے دروازہ بند کر دیا جائے گا اس وقت تو توبہ کے دروازہ میں داخل ہونے پر قادر نہ ہوگا تو اپنے قلب کے قدموں سے چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر تاکہ وہ تیرے سامنے اپنے فضل کا دروازہ بند نہ کرے اور وہ تجھ کو تیرے نفس اور تیری طاقت و قوت و مال کی طرف نہ سونپ دے حالانکہ تو اور تجھے کسی حالت میں برکت نہ دے۔ تجھ پر افسوس کہ تو اللہ عزوجل سے نہیں شرماتا۔

وَقَدْ جَعَلْتَ دِينَارَكَ رَبَّكَ وَمَعْبُودَكَ
فَنَسِيتَهُ بِالْكُلِّيَّةِ عَنْ قَرِيبٍ
تَرَى جَزَاءَكَ
وَيْحَكَ اجْعَلْ دُكَّانَكَ وَمَالَكَ
لِعِيَالِكَ بِحُكْمِ الْأَمْرِ بِالشَّرْعِ وَ
اجْعَلْ قَلْبَكَ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ اُطْلُبْ رِزْقَكَ وَرِزْقَهُمْ
مِنْهُ لَا مِنَ الْمَالِ وَالدُّكَّانِ فَيُجْرِيْ
رِزْقَكَ وَرِزْقَهُمْ عَلَى يَدَيْكَ وَيَجْعَلُ
فِيْ قَلْبِكَ فَضْلَهُ وَقُرْبَهُ وَالْأُنْسَ بِهِ يُغْنِيْكَ
عَنْهُمْ وَيُغْنِيْكَ بِهِ
يُغْنِيْهِمْ بِمَا شَاءَ وَكَيْفَ شَاءَ وَيُغْنِيْ
قَلْبَكَ عَنْهُمْ [illegible]
[illegible] الْمَقَامِ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مِنَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عَلَى مَا [illegible]
[illegible] بِهِ [illegible]
[illegible] مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [illegible]
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [illegible]

تو نے اپنے دینار کو اپنا رب بنا رکھا ہے اور اپنے درہم کو اپنا مقصود اعظم بنا لیا ہے اور اللہ عزوجل کو بالکل بھلا دیا ہے تجھے عنقریب اپنی خیر معلوم ہو گی تو اپنا انجام دیکھے گا۔

تجھ پر افسوس تو اپنی دوکان اور اپنے مال کو اپنے اہل و عیال کا حصہ بنا ان کے لیے موافق امر شرع کسب کر اور تیرا قلب اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنے والا ہو اپنا اور ان کا رزق اللہ ہی سے طلب کر نہ کہ مال اور دوکان سے اس حالت میں وہ تیرا اور ان کا رزق تیرے ہاتھ پر جاری فرما دے گا اور تیرے قلب میں اپنے فضل و قرب اور انس کو جگہ دے دے گا تیرے اہل و عیال کو تجھ سے بے نیاز کر دے گا اور تجھ کو اپنی ذات کے ساتھ تونگری بخشے گا سو وہ ان کو جس طور اور جس کیفیت سے چاہے گا تونگر و بے نیاز بنا دے گا اور تیرے قلب کو [illegible] گا [illegible] بے نیازی تیرے لیے ہے اور [illegible] اہل و عیال کے لیے تو اس مقام تک پہنچ [illegible] تمام [illegible] شرک کرنے والا [illegible] اور اس کے [illegible] کرنے سے [illegible] ایک [illegible] داخل ہونے سے نا امید کر دے [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] [illegible] دنیا [illegible]

عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ لِاِبْلِيْسَ مَنْ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ قَالَ مُؤْمِنٌ بَخِيْلٌ قَالَ وَمَنْ اَبْغَضُهُمْ اِلَيْكَ قَالَ فَاسِقٌ كَرِيْمٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِاَنِّيْ اَرْجُو الْمُؤْمِنَ الْبَخِيْلَ اَنْ تُوْقِعَهٗ بُخْلُهٗ فِي الْمَعْصِيَةِ وَاَخَافُ مِنَ الْفَاسِقِ الْكَرِيْمِ اَنْ تُمْحٰى سَيِّاٰتُهٗ بِكَرَمِهٖ اشْتَغِلْ بِالدُّنْيَا لِلدُّنْيَا اَلشَّرْعُ اِنَّمَا شَرَعَ الْكَسْبَ يُسْتَعَانَ بِهٖ عَلٰى طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا اَنْتَ اِذَا اكْتَسَبْتَ اسْتَعَنْتَ بِهٖ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَتَرَكْتَ الصَّلٰوةَ وَفِعْلَ الْخَيْرِ وَلَمْ تُخْرِجِ الزَّكٰوةَ فَاَنْتَ فِيْ مَعْصِيَةٍ لَا فِيْ طَاعَةٍ يَصِيْرُ كَسْبُكَ كَقَطْعِ الطَّرِيْقِ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْءُ الْمَوْتُ فَيَفْرَحُ بِهٖ الْمُؤْمِنُ وَيَغْتَمُّ بِهِ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةً لِمَا يَرٰى مِنْ كَرَامَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ اَيْنَ التَّائِبُ الثَّابِتُ عَلٰى تَوْبَتِهٖ اَيْنَ الْمُسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرَاقِبُ لَهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اَيْنَ الْمُتَعَفِّفُ عَنِ الْمَحَارِمِ فِيْ خَلْوَتِهٖ وَجَلْوَتِهٖ اَيْنَ الْغَاضُّ لِبَصَرِ قَلْبِهٖ وَقَالِبِهٖ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابلیس لعین سے دریافت کیا کہ مخلوق میں تجھ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے جواب دیا بخیل مسلمان اور فرمایا سب سے زیادہ دشمن تیرا کون ہے جواب دیا کہ میں بخیل مسلمان سے اس امر کی امید رکھتا ہوں کہ اس کا بخل اس کو گناہ میں ڈال دے گا اور میں فاسق کریم سے خوف کرتا ہوں کہ اس کے کرم کی وجہ سے اس کے گناہ محو کر دیئے جائیں گے۔ تو دنیا میں دنیا کے واسطے مشغول نہ ہو شرع مقدس نے کسب کو اس لیے مشروع کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے طاعت الٰہی پر مدد لی جائے لیکن تو نے جب کمائی کی معصیت پر مدد چاہی اور نماز اور کار خیر کو چھوڑ دیا اور مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ پس تو معصیت میں مصروف رہا نہ کہ طاعت میں۔ تیری کمائی گویا مثل رہزنی کے ہوگی تو ڈاکہ ڈالنے لگا۔ عنقریب موت آئے گی پس مسلمان تو اس سے خوش ہوگا اور کافر منافق غمگین۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بہ تحقیق جس وقت مسلمان مرتا ہے تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی کے سوا مقیم نہ رہتا کیونکہ وہ وہاں اللہ کا فضل و کرم دیکھتا ہے۔ کہاں ہے توبہ کرنے والا اور اس پر قائم رہنے والا۔ کہاں ہے اللہ عزوجل سے حیا کرنے والا۔ تمام حالتوں میں اسی کی طرف نظر رکھنے والا۔ کہاں ہے حرام چیزوں سے اور محارم سے خلوت و جلوت میں پارسائی کرنے والا۔ کہاں ہے اپنے قلب و جسم کی آنکھ کا پست رکھنے والا۔ حضور نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ
الْعَيْنَيْنِ لَتَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ اِلَى
الْمُحَرَّمَاتِ كَمْ تَزْنِيْ عَيْنَاكَ بِالنَّظَرِ
اِلَى الْمُحَرَّمَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ
اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قُلْ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ يَا
فَقِيْرُ اِصْبِرْ عَلٰى فَقْرِكَ ، فَاِنَّ فَقْرَ
الدُّنْيَا يَنْقَطِعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ تَجَرَّعِيْ مَرَارَةَ
الدُّنْيَا لِنَعِيْمِ الْاٰخِرَةِ مَا تَدْرِيْ مَا
اِسْمُكَ مَعَ الْقَوْمِ شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ
مَعْلُوْمٌ اَنَّ هٰذَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَ
جَلَّ وَسَابِقَتِهٖ لٰكِنْ لَا تَتْرُكِ الْخَوْفَ
وَالتَّوَكُّلَ عَلَى الْعِلْمِ وَالسَّابِقَةِ فَتَمْرُقَ
عَنْ حَدِّ الشَّرْعِ اِجْهَدْ فِيْ فِعْلِ مَا
اُمِرْتَ بِهٖ وَمَا عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ
السَّابِقِ هٰذَا شَيْءٌ مَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَلَا
غَيْرُكَ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْغُيُوْبِ الْقَوْمُ
طَوَوْا فِرَاشَ الدُّنْيَا وَتَنَحَّوْا عَنْهَا
وَقَامُوْا بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُمْ وَاشْتَغَلُوْا
بِخِدْمَتِهٖ مَعَ خَدَمِهٖ مَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهَا
تَزَوُّدًا لَا تَنَعُّمًا بَلْ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ
ضَرُوْرَةً يُقِيْمُوْنَ بُنْيَانَهُمْ عَلَى
الْعِبَادَةِ وَيُحْصِنُوْنَ فُرُوْجَهُمْ مِنَ

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بے تحقیق دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زنا اجنبی عورتوں کا دیکھنا ہے۔ اے مخاطب تیری آنکھیں اجنبی غیر محرم عورتوں اور امرد بچوں کو دیکھ کر کس قدر زنا کرتی ہیں۔ کیا تو نے اللہ عزوجل کا ارشاد سنا (یعنی نہیں سنا) کہ آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو پست جھکا ہوا رکھیں۔ اے فقیر تو اپنے دنیوی فقر و محتاجی پر صبر کر کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ! دنیا کی تلخی کے گھونٹ کو آخرت کی نعمتوں کے لیے ان کے شوق میں پیو۔ اے مخاطب تو نہیں جانتا کہ قوم کی معیت میں تیرا کیا نام ہے۔ شقی یا سعید یہ تو اللہ عزوجل کے علم اور سابقہ تقدیر میں ہی لکھا جا چکا ہے۔ لیکن تو اس پر بھروسہ کر کے خوف الٰہی کو مت چھوڑ ورنہ تو حد شرعی سے باہر نکل جائے گا۔ تجھے جو کچھ حکم ملا ہے اس کی بجا آوری میں کوشش کیے جا۔ تجھے علم سابق سے کیا مطلب غرض یہ تو ایسے غیبی امور میں سے ہے جس کو نہ تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا تیرے سوا۔ اہل اللہ نے دنیا کے فرش کو لپیٹ دیا۔ اور وہ اس سے علیحدہ ہو گئے اور وہ اپنے مولیٰ کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کے خادموں کے ساتھ میں اس کی خدمت میں مشغول ہو گئے وہ جو کچھ دنیا سے حاصل کرتے ہیں بطور زاد راہ لیتے ہیں نہ کہ مزے اڑانے کے لیے بلکہ وہ بضرورۃً ایسا کرتے ہیں کہ اپنے جسموں کو عبادت کے لیے قائم کریں اور اپنی شرم گاہوں کو شیطان کے

بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَمَكْرُهُ يَمْتَثِلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتَّبِعُوْنَ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شُغْلِهِمْ فِي الْاِمْتِثَالِ عَلَى الْأَوَامِرِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ هُمْ مَعَ ذٰلِكَ بِسُوْرِ لِهِمَّتِهِمْ وَقُوَّةِ الزُّهْدِ فِيْ كُلِّ الْأَشْيَاءِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَأَعِدْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِمْ آمِيْن

کچھ دور کر سکے معذور رکھیں، وہ اس امر میں امر الٰہی کی بجاآوری کا قصد کرتے ہیں اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہیں اسی کے متلاشی رہتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان کا کامل مشغلہ احکام کی بجاآوری اور اتباع سنت میں ہے وہ باوجود اس کے کہ کل اشیا میں زہد و ہمت و تقویٰ کا زور قوت زہد کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ اے اللہ ہم کو انہیں میں بنا دے اور ان کی برکتوں میں سے ہمیں بھی حصہ دے آمین۔

يَا غُلَامُ مَا دَامَ حُبُّ الدُّنْيَا فِيْ قَلْبِكَ لَا تَرٰى شَيْئًا مِنْ أَحْوَالِ الصَّالِحِيْنَ مَا دُمْتَ مُتَّكِيًا مِنَ الْخَلْقِ مُشْرِكًا بِهِمْ لَا تَنْفَتِحُ عَيْنُ قَلْبِكَ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ كُنْ مُجْتَهِدًا أَنْ تَرٰى مَا لَا يَرَاهُ غَيْرُكَ تُخْرَقُ لَكَ الْعَادَةُ إِذَا تَرَكْتَ مَا هُوَ فِيْ حِسَابِكَ جَاءَكَ مَا هُوَ فِيْ غَيْرِ حِسَابِكَ إِذَا اعْتَمَدْتَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقَيْتَهُ خَلْوَةً وَجَلْوَةً رَزَقَكَ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ أُتْرُكْ أَنْتَ يَتْرُكْكَ هُوَ اِزْهَدْ أَنْتَ يُرَغِّبْكَ هُوَ فِي الْبِدَايَةِ التَّرْكُ وَفِي الْآخِرَةِ الْأَخْذُ بِيَدِهِ الْأَمْرُ تَكَلُّفُ الْقَلْبِ بِتَرْكِ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَفِيْ آخِرِهَا تَمَنِّيْهَا وَتَرْكُهَا اَلْأَوَّلُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالثَّانِيْ لِلْأَبْدَالِ الْوَاصِلِيْنَ

اے غلام جب تک تیرے قلب میں دنیا کی محبت رہے گی تو صالحین کے حالات کو ہرگز نہ پا سکے گا جب تک تو مخلوق سے بھیک مانگتا رہے گا اور ان کے ساتھ شرک کرتا رہے گا تیرے قلب کی آنکھیں نہ کھلیں گی جب تک تو دنیا و مخلوق سے زہد نہ کرے گا بے نیاز ہو گا تیرا کلام معتبر نہ ہو گا۔ کوشاں بن تاکہ وہ تجھے نظر آنے لگے جو تیرے غیر کو نظر نہیں آتا۔ خرق عادت ظاہر ہونے لگے گی تو صاحب کرامت ہو جائے گا جب تو اس چیز کو چھوڑ دے گا جو کہ تیرے حساب میں ہے تو تیرے پاس وہ ملنے لگے گا جو تیرے حساب میں نہیں جب تو حق عزوجل پر بھروسہ کرے گا اور اس سے خلوت و جلوت میں ڈرتا رہے گا تو وہ تجھے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں تیرا گمان بھی نہیں اور آخر میں اس کا نتیجہ ابتداء امر میں قلب کو دنیا کے چھوڑنے میں اور خواہشوں کے چھوڑنے میں تکلیف میں ڈالنا ہے اور آخر میں ان کے حاصل کرنے میں تکلیف اٹھانا اول حالت پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ اور دوسری ابدال کے لیے جو طاعت الٰہی تک پہنچنے والے ہیں۔

إلى طاعة الله عز وجل بك معاني بها منافقون بما هم مشركون لا تحبوا جاههم فيهما فتبارك هم معدوم في حق لا تطلب إجلالهم فما يعز بمثلك هم خرقوا العادات وأنت حفظتها فلهذا خرقت لهم العادات ولم تخرق لك قاموا عند نومك صاموا عند إفطارك خافوا عند أمنك أمنوا عند خوفك بذلوا عند إمساكك عملوا للحق عز وجل وعملت أنت لغيره أرادوا الحق وأردت أنت غيره فسلموا الأمر إليه ونازعته أنت رضوا بحكمه فاستغنوا عن الشكوى وسكتوا عن الشكوى فلم تفعل أنت كذلك صبروا على البلاء فاحلولى في حقهم جرعوا مرها كيف كانت الأقدار تقطع لحومهم فلا يحسون بذلك لا يشعرون به لأنهم في شغل عن الخلق هم في ملاحظة الآخرة وإحسانه عليهم بما يحسن إلى الحبيب وإن كان الدنيا من المحبة لا يعرفونه فيهم صفاتهم في نعمة بما يخصهم الحق عز وجل بالطاعة والخلق بحسن العشرة مع الأهل بالصلاة هم في نعيم دنياه وأخرى في الدنيا نعيمهم القرب

اے ریاکار! اے منافق! اے مشرک! جس چیز کو ترک کیا جاتا ہے اس کی طلب اور ان سے مزاحمت نہ کر، وہ گنتی کے لوگ ہیں تو ان کے عمل طلب نہ کر، وہ تیرے پاس نہ آئیں گے۔ انہوں نے عادتوں کا خلاف کیا ہے اور تو نے ان کی حفاظت کی ہے، پس ضرور ان کے واسطے خرقِ عادات کیا گیا اور تیرے لیے نہ کیا گیا۔ انہوں نے تیرے سونے کے وقت قیام کیا، تیرے افطار کے وقت روزہ رکھا، تیرے امن کے وقت خوف کیا اور تیرے خوف کے وقت امن کیا اور تیرے بخل کے وقت انہوں نے خرچ کیا۔ انہوں نے تمام عمل حق عزوجل کے لیے کیے اور تو نے اپنے عمل غیر اللہ کے لیے کیے، انہوں نے اللہ کا ارادہ کیا اور تو نے غیر اللہ کا، انہوں نے اپنا معاملہ اللہ کی طرف سپرد کر دیا اور تو اس سے لڑائی کا ارادہ کرتا رہا، وہ راضی برضا ہو چکے حکم الٰہی کے، وہ غنی ہو گئے اور انہوں نے اپنی زبانوں کو روک لیا اللہ کی طرف شکایت کرنے سے اور تو نے ایسا نہ کیا۔ انہوں نے اللہ کی سختی و تنگی پر صبر کیا، پس وہ سختی و تنگی اور بدمزگی رضا کی وجہ سے ان کے حق میں شیریں ہو گئی۔ تقدیر کی چھریاں ان کے گوشت کو قطع کرتی تھیں اور وہ اس سے لاپرواہ تھے اور وہ اس سے تکلیف نہیں پاتے کیونکہ وہ تو صرف رنج دینے والے کو دیکھتے ہیں اور وہ اسی کے ساتھ مشغول ہیں ان کے [illegible] راحت [illegible] خلق کی طرف سے کیسی ہی کیوں نہ پہنچتا ہے [illegible] ذرا [illegible] اللہ عزوجل سے اطاعت کے ساتھ اتصال کرتے ہیں اور خلق سے حسن معاشرت کے ساتھ اور [illegible] ساتھ وہ دنیا و آخرت کی نعمتوں میں ہیں، دنیا میں [illegible] قرب [illegible]

وَفِي الْأُخْرٰى نَعِيْمُ الْجَنَّةِ وَرُؤْيَتُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُنُوُّهُمْ مِنْهُ وَالسَّمَاعُ بِكَلَامِهِ وَالتَّلَبُّسُ بِخِلَعِهِ مَا عَلَيْكَ مِنْهُمْ اِشْتَغِلْ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوْبِكَ وَوَقَاحَتِكَ عَلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَخْوَتِكَ عَلَيْهِ.

اور آخرت میں نعمت جنت اور اُن کے لیے دیدار الٰہی اور خدا سے نزدیک ہونا اور اُس کے کلام کا سننا اور اُس کے خلعت کا پہننا اُن سے تجھے کوئی مشابہت نہیں۔ تو اپنے گناہوں اور خدا کے ساتھ بے شرمی کرنے اور اپنے نخوت و غرور سے توبہ میں مشغول ہو توبہ کر۔

وَيْلَكَ اَلْحَيَاءُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُوْنُ لَا مِنَ الْخَلْقِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ فَتَسْتَحِيْ مِنَ الْمُحْدَثِ وَتَتَوَاقَحُ عَلَى الْقَدِيْمِ هُوَ الْكَرِيْمُ وَغَيْرُهُ لَئِيْمٌ هُوَ الْغَنِيُّ وَغَيْرُهُ الْفَقِيْرُ دَابُهُ الْعَطَاءُ وَدَابُ غَيْرِهِ الْمَنْعُ اِرْجِعْ بِحَوَائِجِكَ اِلَيْهِ فَاِنَّهُ اَوْلٰى مِنْ غَيْرِهِ اِسْتَدِلَّ عَلَيْهِ بِصَنْعَتِهِ حَافِظْ عَلٰى حُدُوْدِ شَرْعِهِ وَلَازِمْ تَقْوَاهُ فَاِنَّكَ اِذَا دُمْتَ اِلٰى تَقْوَاهُ دَلَّكَ عَلَيْهِ وَاشْتَغَلْتَ عَنِ الْمَصْنُوْعِ اِسْتَدِلَّ عَلَيْهِ وَاطْلُبْهُ وَاتْرُكِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ فَاِنَّ مَا لَكَ مِنْهُمَا يَاْتِيْكَ وَلَا يَفُوْتُكَ تَرْكُكَ لِمَا سِوَاهُ يَصْفُوْ قَلْبُكَ مِنَ الْاَكْدَارِ اِنْ لَّمْ يَدُلَّكَ قَلْبُكَ عَلَيْهِ فَاَنْتَ كَالْبَهَائِمِ بِلَا عَقْلٍ قُمْ عَنِ الدُّنْيَا وَتَعَالَ اِلَى الْعُقَلَاءِ الَّذِيْنَ دَلَّهُمْ عَقْلُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَعَلَّمِ الْعَقْلَ مِنْهُمْ وَاعْرِفْ بِهِ نَفْسَكَ

تجھ پر افسوس ہے حیا و شرم تو اللہ ہی سے ہوتی ہے نہ کہ خلق سے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر شے سے پہلے ہے پس تو مخلوق سے جو کہ حادث ہے شرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر جو کہ قدیم ہے بے شرمی کرتا ہے (تعجب و افسوس ہے۔) اللہ کریم ہے اور اُس کا غیر لئیم بخیل۔ اللہ غنی ہے اور اس کا غیر محتاج و فقیر۔ اللہ کی عادت بخشش کی ہے اور غیر اللہ کی عادت بخل و منع کرنا۔ تو اپنی تمام حاجتیں اُسی کی طرف لے جا وہ تو غیروں سے بہتر ہے تو اُس کی کاریگری سے اُس پر دلیل پکڑ اُس کی شرعی حدوں پر محافظت کر اور اُس کے تقویٰ کو لازم پکڑ جب تو تقویٰ پر مداومت کرے گا بے شک وہ تجھ کو اُس تک پہنچا دے گا پس تو مصنوعات سے منہ پھیر کر اُسی کی طرف مشغول ہو جائے گا تو اُسی کی راہ ڈھونڈ اور اُسی کو طلب کر اور دنیا و آخرت کو چھوڑ دے جو کچھ اُن دونوں سے تیرے لیے مقدر ہو چکا ہے وہ تجھے ملے گا اور ضائع نہ ہوگا۔ تیرا ماسوی اللہ کو چھوڑ دینا تیرے قلب کو کدورتوں سے صاف کر دے گا۔ اگر تیرا قلب اُس کی طرف رہنمائی نہ کرے پس تو مثل چوپایوں کے بے عقل ہے تو دنیا سے اُٹھ کھڑا ہو اور اُن عقلمندوں کی طرف جا جن کی عقل نے اُن کو اللہ عزوجل کی طرف رہبری کی ہے۔ پس اُن سے عقل سیکھ اور اُس سے اپنے نفس

وَرَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ۔

وَيْحَكَ عُمْرُكَ يَذْهَبُ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ إِلٰى مَتٰى هٰذَا الْإِعْرَاضُ عَنِ الْآخِرَةِ وَالْإِقْبَالُ عَلَى الدُّنْيَا۔

وَيْحَكَ رِزْقُكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ مَوْضِعُكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لَا يَسْكُنُهُ غَيْرُكَ قَدْ مَلَكَتْكَ الْغَفْلَةُ وَاَسَرَكَ الْهَوٰى كُلُّ هَمِّكَ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنِّكَاحِ وَالنَّوْمِ وَبُلُوْغِ اَغْرَاضِكَ هَمُّكَ هَمُّ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ بَعْدَ مَا تَشْبَعُ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ مَا عَلٰى قَلْبِكَ كَانَ لَكَ دِيْنٌ اَوْ لَا۔

يَا مِسْكِيْنُ اِبْكِ عَلٰى نَفْسِكَ يَمُوْتُ وَلَدُكَ تَقُوْمُ الْقِيَامَةُ عَلَيْكَ وَيَمُوْتُ دِيْنُكَ وَلَا تُبَالِيْ وَلَا تَبْكِيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِكَ يَبْكُوْنَ عَلَيْكَ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ خُسْرَانِكَ فِيْ بِضَاعَةِ دِيْنِكَ مَا لَكَ عَقْلٌ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ بَكَيْتَ عَلٰى ذَهَابِ دِيْنِكَ مَعَكَ رَأْسُ مَالٍ وَاَنْتَ لَا تَتَّجِرُ بِهِ هٰذَا الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ هُمَا رَأْسُ الْمَالِ وَاَنْتَ مَا تُحْسِنُ اَنْ تَتَّجِرَ بِهِمَا عِلْمٌ لَا تَعْمَلُ بِهِ وَعَقْلٌ لَا تَنْتَفِعُ بِهِ وَحَيَاءٌ لَا تُفِيْدُ كَبَيْتٍ لَا يُسْكَنُ وَكَنْزٍ يُغْرَفُ وَطَعَامٍ لَا يُؤْكَلُ

اور اپنے رب عزوجل کو پہچان۔

تجھ پر افسوس تیری عمر ضائع ہو رہی ہے اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔ تیری آخرت سے یہ روگردانی اور دنیا کی طرف توجہ کب تک رہے گی۔

تجھ پر افسوس تیرے رزق کو کوئی دوسرا نہ کھائے گا تیری جگہ جنت و دوزخ میں جہاں بھی ہے اس سے تیرے سوا کوئی دوسرا سکونت نہ کرے گا۔ غفلت تیری مالک بن گئی ہے اور خواہش نے تجھے قیدی بنا لیا ہے تیرا سارا مقصد کھانے اور پینے اور نکاح کرنے اور سونے اور اپنے اغراض کے حاصل کرنے میں ہے تیرا مقصد کافروں منافقوں کا سا مقصد ہے۔ حلال یا حرام سے پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل پر کچھ اثر نہیں کہ تیرے لیے کوئی دین بھی ہے یا نہیں۔

اے مسکین اپنے نفس پر آنسو بہا (رو) تیرا بچہ مر جاتا ہے تو تیرے اوپر قیامت قائم ہو جاتی ہے اور تیرا دین مرتا ہے تو تو پرواہ بھی نہیں کرتا اور نہ تو اس پر روتا ہے۔ وہ فرشتے جو تجھ پر مقرر ہیں وہ دین کے بارے میں تیرے نقصان کو دیکھ کر تجھ پر روتے ہیں کہ تو دین کے سرمایہ سے بالکل لاپرواہ ہے۔ تجھے مطلق عقل نہیں۔ اگر تجھے کچھ بھی عقل ہوتی تو تو اپنے دین کے چلے جانے پر گریہ کرتا۔ تیرے پاس راس المال ہے اور تو اس سے تجارت نہیں کرتا۔ عقل و حیا یہ دونوں راس المال ہیں لیکن تو ان سے اچھی طور پر تجارت کرنا نہیں جانتا۔ وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے اور وہ عقل جس سے نفع نہ لیا جائے اور وہ آبرو کہ جس کا کوئی فائدہ نہ ہو مانند اس گھر کے ہے جو اجاڑ ہو اس میں سکونت نہ کی جائے اور مثل اس خزانہ کے ہے جو لٹایا جاتا ہو اور مثل اس کھانے کے ہے جو کہ کھایا نہ جائے۔

إذا كنت لا تعرف ما أنت فيه فكيف
تعرف غيرك معرفة الشرع التي هو
الحكم الظاهر ومعرفة العلم بالله
عز وجل الذي هو العلم الباطن
يحتاج من تومئ إليه ويغسل
وجهك بماء الحقيقة وينظر ما أنت
مسلم أو كافر مؤمن أو منافق
موحد أو مشرك مرائي أو مخلص
موافق أو مخالف راض أو ساخط
على الحق عز وجل لا يبالي بك رضيت
أم سخطت ضره هذا أو منفعته
عائدة إليك سبحان الكريم
الحليم المتفضل لولا لطفه
وفضله لو لم يلطف بنا لأهلكنا
لو قابل كل واحد منا بجنايته
المقابلة على فعله لأهلكنا أجمعين
يا غلام تمنّ على الله عز وجل في
جملة عبادتك مع تسهيلك وريائك
ونفاقك وتطلب كرامته لك و
تريد جمعهم الصالحين مع فسادك ما أقل
والذي لا يحق ويلك والتي هي لنفسك فتهمي
يا بقوم يا خادم يا خارج عن الطريق
المخلصين المحبين من هذه
الطبقة
ويحك إليك حتى يبكي معك

جب تو اپنی حالت کو جس میں تجھے ہونا چاہیے نہیں جانتا پہچانتا لیکن میں اسے جانتا ہوں تو مجھے یاد یافت کر میں تجھے بتا دوں گا تو کیسے چلا رہا ہے ایک شریعت کا علم ہے جو کہ حکم ظاہر ہے اور ایک معرفت الٰہیہ کا علم ہے جو کہ علم باطنی ہے جو حقیقت کی تہہ سے نکلے تجھے بلا دے اپنے چہرہ کو حقیقت ہی کے پانی سے دھو لے پھر دیکھ تو کون ہے آیا مسلمان ہے یا کافر مومن ہے یا منافق موحد ہے یا مشرک ریاکار ہے یا مخلص والا موافق ہے یا مخالف راضی ہے یا ناراض حق عزوجل تیری پروا نہ کرے گا خواہ تو راضی ہو یا ناراض اس کا نقصان یا نفع تیری ہی طرف لوٹنے والا ہے۔ پاک ہے کریم حلیم تفضل فرمانے والا اگر اس کے لطف و فضل کے ساتھ نہ ہوتے اگر وہ ہم پر لطف نہ فرماتا تو ہم ہلاک ہو جاتے اگر وہ ہم میں سے ہر ایک کا مقابلہ اس کے قول و فعل پر کرے تو ہم یقیناً سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے

اے غلام تو اللہ تعالیٰ پر اپنی عبادت کا باوجود سہو اور ریا کاری اور نفاق کے احسان جتاتا ہے اور اس کی کرامت کو طلب کرتا ہے اور تو باوجود اپنی خرابی و تباہ کاری کے ایک نیک بندوں سے علیحدہ ہو تجھے اے جھگڑنے والے ... تجھے کیا غرض ... علیحدہ رہنا نہ چاہیے تیری ... تجھے ... ہے کیا غرض ...

مجھ پر افسوس تو اس قدر رو کہ تیرے ساتھ رونا چاہیے

اُقْعُدْ فِيْ مُصِيْبَتِكَ وَالْبَسْ ثِيَابَ الْعَزَآءِ حَتّٰى يُقْعَدَ مَعَكَ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيْلٌ لِّلْمَحْجُوْبِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ۔

وَيْلَكَ اَيُّ شَيْءٍ قَلْبُكَ اَيُّ شَيْءٍ تَعْقِلُ اِلٰى مَنْ تَشْكُوْ اِلٰى مَنْ تَسْتَغِيْثُ مَعَ مَنْ تَنَامُ اِذَا وَقَعْتَ فِيْ شِدَّةٍ بِمَنْ تَثِقُ حَدِّثْنِيْ اَنِّيْ اَعْرِفُ كِذْبَكَ وَنِفَاقَكَ اَنْتَ وَالْخَلْقُ عِنْدِيْ كَالْبَقِّ اَلصَّادِقُ مِنْكُمْ اَنَا غُلَيْمُهٗ وَخَادِمُهٗ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَحْمِلَنِيْ اِلَى السُّوْقِ يَبِيْعُنِيْ اَوْ يُكَاتِبُنِيْ فَلْيَفْعَلْ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ ثِيَابِيْ وَمَا بِيَدِيْ اَوْ يَاْمُرَنِيْ بِحَقِّ الَّذِيْ فَلْيَفْعَلْ اَنْتَ لَا صِدْقَ لَكَ وَلَا تَوْحِيْدَ وَلَا اِيْمَانَ اَيْشَ اَعْمَلُ بِكَ اَسُدُّ بِكَ الشَّقَّ اَنْتَ حَطَبٌ نَخِرٌ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّارِ۔

يَا قَوْمُ الدُّنْيَا تَذْهَبُ وَالْاَعْمَارُ تَفْنٰى وَالْاٰخِرَةُ قَرِيْبَةٌ مِّنْكُمْ وَمَا كُلُّكُمْ لَهَا بَلْ كُلُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَجَمْعِهَا اَنْتُمْ اَعْدَاءُ نِعَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ كَانَ مِنْهُ اِلَيْكُمْ شَرٌّ تُظْهِرُوْنَ وَاِنْ كَانَ مِنْكُمْ اِلَيْكُمْ خَيْرٌ تَكْتُمُوْنَ اِذَا كَتَمْتُمْ نِعَمَ اللّٰهِ

دوسرے تجھ روئیں تو مصیبت میں ماتمی لباس پہن کر بیٹھ تاکہ دوسرے تیرے ساتھ بیٹھیں تیری تعزیت کریں تو محروم ہے اور تجھے خبر بھی نہیں بعض صالحین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان محرومین پر سخت افسوس ہے جو کہ اپنے کو محروم نہیں جانتے۔

تجھ پر افسوس تیرا دل کیا چیز ہے تو کیا سمجھتا ہے تو کس کی طرف گلہ کرتا ہے تو کس سے فریاد چاہتا ہے کس کے ساتھ سوتا ہے جب تو مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو تو کس پر بھروسہ کرتا ہے۔ مجھ سے گفتگو کر بہ تحقیق میں تیرے جھوٹ اور نفاق کو پہچانتا ہوں۔ تو اور تمام مخلوق میرے نزدیک مثل مچھر کے ہے۔ تم میں سے جو سچا ہے میں اس کا ادنیٰ غلام اور خادم ہوں وہ اگر مجھے اٹھا کر بازار میں لے جا کر بیچنا چاہے یا مجھے مکاتب بنائے پس چاہیے کہ کر گذرے وہ اگر میرے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے اس کو لینا چاہے یا مجھے محنت مزدوری کرنے کا حکم دے پس وہ کر گذرے تجھ میں تو نہ سچائی ہے اور نہ توحید اور نہ ایمان میں تجھ سے کیا کروں کیا تجھے دیوار میں جو خرابی ہے اس میں لگاؤں تو تو بیکار لکڑی ہے جو بجز آگ کے کسی کام کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

اے قوم دنیا جا رہی ہے اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور آخرت تم سے قریب ہے اور تمہیں متعلق اس کا غم اور فکر نہیں تمہاری تو کل فکر اور تمام مقصد دنیا اور جمع کرنا ہے تم اللہ عزوجل کی نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں برائی پہنچتی ہے تو اس کو تم ظاہر کرتے ہو اور اگر اس کی طرف سے تم کو بھلائی اور اچھائی پہنچتی ہے تو تم اس کو چھپاتے ہو۔ جب تم اللہ کی نعمت کو

عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ تَشْكُرُوْهُ عَلَيْهَا سَلَبَهَا مِنْكُمْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى
عَبْدِهٖ نِعْمَةً اَحَبَّ اَنْ يَرٰى عَلَيْهِ اَلْقَوْمُ
جَعَلُوْا لَهُمْ هَمًّا وَّاحِدًا اَخْرَجُوا الْاَشْيَاءَ
عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَاَسْكَنُوْهَا شَيْئًا وَّاحِدًا
لَا كَالْاَشْيَاءِ اَخْلَصُوْا عِبَادَاتِهِمْ مِنَ
الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ حَقَّقُوا
الْعُبُوْدِيَّةَ لِرَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْتُمْ
عَبِيْدُ الْخَلْقِ عَبِيْدُ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ
عَبِيْدُ الْخَلْقِ وَالْاَهْوِيَةِ وَالْحُظُوْظِ
وَالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ مَا فِيْكُمْ مَّنْ تَحَقَّقَتْ لَهُ
الْعُبُوْدِيَّةُ اِلَّا مَنْ يَّشَاءُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
اٰحَادٌ اَفْرَادٌ هٰذَا يَعْبُدُ الدُّنْيَا وَ
يُحِبُّ دَوَامَهَا وَيَخَافُ زَوَالَهَا وَ
هٰذَا يَعْبُدُ الْخَلْقَ يَخَافُ مِنْهُمْ وَ
يَرْجُوْهُمْ وَهٰذَا يَعْبُدُ الْجَنَّةَ يَرْجُوْا
نَعِيْمَهَا وَلَا يَرْجُوْا خَالِقَهَا وَهٰذَا
يَعْبُدُ الْجَنَّةَ وَهٰذَا يَعْبُدُ النَّارَ يَخَافُ
مِنْهَا وَيَخَافُ مِنْ خَالِقِهَا مَا الْخَلْقُ
وَمَا الْجَنَّةُ وَمَا النَّارُ وَمَنْ سِوَاهُ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ
اَلْعَارِفُوْنَ الْعَالِمُوْنَ بِهٖ عَبَدُوْهُ لَهٗ لَا
لِغَيْرِهٖ اَعْطُوا الرُّبُوْبِيَّةَ وَالْعُبُوْدِيَّةَ

چھپاؤ گے اور اُس پر اللہ عزوجل کا شکر نہ کرو گے تو وہ اُس نعمت کو تم سے چھین لے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ بہ تحقیق اللہ جب اپنے بندہ پر انعام کرے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بندہ پر اُس نعمت کا اثر دیکھے اُس پر نعمت ظاہر ہو سا ولیاء اللہ نے اپنا ایک ہی مقصد بنا لیا ہے تمام چیزوں کو اپنے قلوب سے نکال کر اُن میں ایک ہی چیز کو آباد کر لیا ہے نہ اور چیزوں کی طرح انہوں نے اپنی عبادتوں کو ریا اور نفاق اور سنانے سے خالص کر لیا ہے۔ اپنی بندگی اپنے رب عزوجل کے لیے متحقق و ثابت کر لی ہے اور تم مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو تم ریا اور نفاق اور دکھاوے سنانے کے بندہ ہو۔ خلق اور خواہشوں اور حظوظ نفسانیہ اور حمد و ثنا کے غلام ہو تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی عبودیت عبادت خدا کے لیے ہو الا ماشاء اللہ چند ہی افراد اس سے مستثنیٰ ہیں تم میں سے کوئی دنیا کی عبادت کرتا اور اس کی ہمیشگی چاہتا ہے اور اُس کے زوال سے ڈرتا ہے اور کوئی مخلوق کی عبادت کرتا اور اُن سے ڈرتا ہے اور اُن سے امیدواری کرتا ہے اور کوئی جنت کی عبادت کرتا اور جنت کی نعمتوں کی امیدواری کرتا ہے اور جنت کے پیدا کرنے والے سے امیدواری نہیں کرتا اور کوئی دوزخ کی عبادت کرتا اور اُس سے ڈرتا ہے اور دوزخ کے پیدا کرنے والے سے نہیں ڈرتا خلق اور دوزخ و جنت اور ماسوی اللہ کیا قدر و مرتبہ رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وما امروا الا لیعبدوا اور نہیں حکم دیئے گئے وہ مگر اللہ کی عبادت کے واسطے اُس کے لیے دین حق کو خالص بنانے والے اور تمام دینوں سے دین حق کی طرف مائل ہونے والے۔ جو لوگ عارف باللہ عالم باعمل ہیں وہ اُسی کی عبادت کرتے ہیں نہ اُس کے غیر کے لیے۔ انہوں نے عبودیت و

حَقَّهَا عَبَدُوْهُ اِمْتِثَالَ اَمْرِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ لَهٗ لَا لِمَعْنًى اٰخَرَ وَعَنَوْا بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ وَتَرَكُوْا مَا سِوَاهُ اَنْتُمْ صُوَرٌ بِلَا اَرْوَاحٍ اَنْتُمْ ظَاهِرٌ وَّالْقَوْمُ بَاطِنٌ اَنْتُمْ مَبَانِيْ وَالْقَوْمُ مَعَانِيْ اَنْتُمْ جَهْرٌ وَّهُمْ سِرٌّ اَلْقَوْمُ رِجَالَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ وَقُدَّامِهِمْ وَوَرَائِهِمْ بَقَايَا طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ لَهُمْ يَعْمَلُوْنَ بِعُلُوْمِهِمْ فَصَحَّتِ الْوِرَاثَةُ لَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِذَا عَمِلُوْا بِعُلُوْمِهِمْ كَانُوْا خُلَفَاءَ الْاَنْبِيَاءِ وَوُرَّاثَهُمْ وَنُوَّابَهُمْ۔

وَيْلَكَ لَا تَجِيْءُ بِمَحْضِ الْعِلْمِ نَحْسَبُ كَمَا لَا تَنْفَعُ دَعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ لَا يَنْفَعُ عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهٗ وَتَبْقٰى دِرَاسَتُهٗ تَبْقٰى قُشُوْرُهٗ وَيَذْهَبُ لُبُّهٗ يَا تَارِكَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ اَحَدُكُمْ يَحْذِقُ الشِّعْرَ بِعِبَارَتِهٖ وَفَصَاحَتِهٖ وَبَلَاغَتِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ عَمَلٌ وَلَا اِخْلَاصٌ لَوْ تَهَذَّبَ قَلْبُكَ لَتَهَذَّبَتْ جَوَارِحُكَ

ربوبیت کا حق ادا کر دیا۔ اُنہوں نے بہ تعمیل حکم اُس کی محبت میں اُس کی عبادت کی نہ کسی دوسری غرض سے اور انہوں نے اُسی کا ارادہ کیا نہ اُس کے غیر کا اور ماسوی اللہ کو چھوڑ دیا۔ تم اے اہلِ دنیا بلا روح کی تصویریں ہو تم ظاہر ہو اور اولیا اللہ باطن تم الفاظ ہو اور اولیا اللہ معنی تم ظاہر ہو اور وہ مخفی اولیا اللہ انبیاء کرام علیہم السلام کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے لشکر ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا بچا ہوا کھانا پانی انہیں اولیا اللہ کے لیے ہے وہی اُسے استعمال کرتے ہیں اُن کے علوم پر عمل کرتے ہیں۔ پس انبیاء کرام کا اُن کو وارث ہونا صحیح و درست ہے یہی اولیا انبیا کے سچے وارث ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عالم انبیا علیہم السلام کے سچے وارث ہیں۔ جب ان علماء نے علوم انبیاء علیہم السلام پر عمل کیا یہ اُن کے خلیفہ اور وارث اور قائم مقام جانشین بن گئے۔

تجھ پر افسوس یہ مرتبہ محض علم پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا جیسے کہ بغیر گواہوں کے دعویٰ نفع نہیں دیتا ایسے ہی علم بغیر عمل کے نفع نہیں پہنچاتا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر عمل اُس کو جواب دیتا ہے علم ٹھہر جاتا ہے ورنہ علم چلا جاتا ہے اُس کی برکت جاتی رہتی ہے اور محض پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے۔ اُس کا پوست باقی رہ جاتا ہے اور مغزِ علم چلا جاتا ہے۔ اے علم پر عمل نہ کرنے والے عالم تم میں کا ایک عبارت و فصاحت و بلاغت کے ساتھ شعر عمدہ بناتا ہے مگر عمل و اخلاص سے خالی ہوتا ہے اگر تیرا قلب مہذب ہو جاتا تو یقیناً تیرے تمام اعضاء مہذب بن جاتے

لِاَنَّهٗ مَلِكُ الْجَوَارِحِ فَاِذَا تَهَذَّبَ الْمَلِكُ تَهَذَّبَتِ الرَّعِيَّةُ اَلْعِلْمُ قِشْرٌ وَالْعَمَلُ لُبٌّ اِنَّمَا يُحْفَظُ الْقِشْرُ حَتّٰى يُحْفَظَ اللُّبُّ وَاِنَّمَا يُحْفَظُ اللُّبُّ حَتّٰى يُسْتَخْرَجَ مِنْهُ الدُّهْنُ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْقِشْرِ لُبٌّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِي اللُّبِّ دُهْنٌ فَمَا يُصْنَعُ بِهٖ اَلْعِلْمُ قَدْ ذَهَبَ لِاَنَّهٗ اِذَا ذَهَبَ الْعَمَلُ بِهٖ فَقَدْ ذَهَبَ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ حِفْظُهٗ وَدِرَاسَتُهٗ بِلَا عَمَلٍ يَا عَالِمُ اِنْ اَرَدْتَّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَعَلِّمِ النَّاسَ وَيَا غَنِيُّ اِنْ اَرَدْتَّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَوَاسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّالِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّاسُ عِيَالُ اللّٰهِ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْوَجَ الْبَعْضَ اِلَى الْبَعْضِ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ حِكَمٌ يَا غَنِيُّ تَهْرُبُ مِنِّيْ اَنَا اٰخُذُ مِنْكَ لَكَ سَيَجِيْئُنِي الْخَيْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُغْنِيْنِيْ عَنْكُمْ وَيُحْوِجُكُمْ اِلَيَّ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا رَاٰى قِلَّةَ صَبْرِ الْفَقِيْرِ يَقُوْلُ۔

اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا وَزَهِّدْنَا فِيْهَا وَلَا تَزْوِهَا وَتُرَغِّبْنَا فِيْهَا فَنَهْلِكَ بِطَلَبِهَا۔

کیوں کہ قلب اعضاء کا بادشاہ ہے۔ پس جب بادشاہ مہذب بن جاتا ہے رعیت بھی مہذب بن جاتی ہے۔ علم پوست ہے اور عمل مغز۔ پوست کی حفاظت مغز کے لیے کی جاتی ہے اور مغز کی حفاظت روغن نکالنے کے لیے۔ پس جب پوست میں مغز ہی نہ ہو بیکار ہے اس کا کیا کیا جائے۔ اور جب مغز میں روغن ہی نہ ہو اس کا کیا کیا جائے۔ علم تو چلا گیا کیوں کہ جب عمل ہی چلا گیا پس وہ علم کو بھی لے گیا۔ ایسے علم کا یاد کرنا پڑھنا پڑھانا جس پر عمل نہ کیا ہو کیا فائدہ دے گا۔

اے عالم! اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے پس تو اپنے علم پر عمل کر اور آدمیوں کو علم سکھا اور اے امیر! اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے مال میں سے کچھ حصہ فقیروں کو دے، ان کی غمخواری کر۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی اللہ کے عیال ہیں۔ اور اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ پاک ذات ہے وہ جس نے بعض آدمیوں کو بعض آدمیوں کا حاجت مند بنا دیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ اے غنی! تو مجھ سے بھاگتا ہے کہ کہیں کچھ دینا نہ پڑے۔ میں تجھ سے تیرے نفع کے لیے لیتا ہوں۔ عنقریب میری طرف اللہ عزوجل کی جانب سے دولت آئے گی اور وہ مجھ کو تم سے بے پروا بنا دے گی اور تم کو میرا حاجت مند بنائے گی۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جب فقیروں کی بے صبری دیکھا کرتے تھے تو یوں دعا فرماتے تھے،

اے اللہ! ہم کو دنیا میں وسعت دے دے اور اس میں ہمیں زہد عطا فرمانا اور اس کو ہم سے تہ نہ کر اور ہم کو اس کی رغبت نہ دے ورنہ ہم اس کی طلب میں ہلاک ہو جائیں گے

اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِنَا فِیْ اَقْضِیَتِکَ وَاَقْدَارِکَ۔ اے اللہ ہم پر اپنے احکام قضا و قدر میں مہربانی فرما۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ الْمُوْفِیْ لِلثَّلَاثِیْنَ — تیسویں مجلس

اقرارِ نعمتِ الٰہی کے بیان میں اور اس کے فوائد

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃً بِالرِّبَاطِ سَادِسَ عَشَرَ جُمَادَی الْاُخْرٰی سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ

۱۶ر جمادی الاُخریٰ ۵۴۵ھ ہجری کو صبح کے وقت خانقاہ شریف میں فرمایا :

یَا طُوْبٰی لِمَنِ اعْتَرَفَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِنِعَمِہٖ وَاَضَافَ الْکُلَّ اِلَیْہِ وَعَرّٰی نَفْسَہٗ وَاَسْبَابَہٗ وَحَوْلَہٗ وَقُوَّتَہٗ الْعَاقِلُ الَّذِیْ لَا یَحْسِبُ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَمَلًا وَّلَا یَطْلُبُ مِنْہُ جَزَآءً فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ۔

اس بندہ کے لیے مبارکی ہے جس نے اللہ عزوجل کی نعمتوں کا اقرار کیا اور ان سب کو اللہ عزوجل کی طرف منسوب کیا اور اپنے نفس کو اور سب سببوں اور اپنی طاقت وقوت کو بیکار سمجھا۔ عقلمند وہی ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو شمار و قطار میں نہ لائے (ہیچ سمجھتا ہے) اور کسی حالت میں خدا سے بدلہ نہیں چاہے۔

وَیْلَکَ اَنْتَ تَعْبُدُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّتَزْھَدُ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّتَاْخُذُ الدُّنْیَا بِغَیْرِ عِلْمٍ ذٰلِکَ حِجَابٌ فِیْ حِجَابٍ مَّقْتٌ فِیْ مَقْتٍ لَا تُمَیِّزُ الْخَیْرَ مِنَ الشَّرِّ لَا تُفَرِّقُ بَیْنَ مَا ھُوَ لَکَ وَمَا ھُوَ عَلَیْکَ مَا تَعْرِفُ صَدِیْقَکَ مِنْ عَدُوِّکَ کُلُّ ذٰلِکَ لِجَھْلِکَ بِحُکْمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْکِکَ لِخِدْمَۃِ الشُّیُوْخِ شُیُوْخِ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ الَّذِیْنَ یَدُلُّوْنَکَ عَلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْلُ اَوَّلًا وَّالْعَمَلُ ثَانِیًا وَّبِہٖ تَصِلُ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا وَصَلَ مَنْ وَّصَلَ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاِعْرَاضِ عَنْھَا بِالْقَلْبِ

تجھ پر افسوس (کہ تو بغیر جانے ہوئے اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور بغیر علم زاہد بنتا ہے اور بغیر علم دنیا حاصل کر لیتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے تو بھلائی و برائی میں تمیز نہیں کرتا اور نہ نفع ونقصان دونوں چیزوں میں جدائی و تفرقہ کرتا ہے۔ نہ یہ پہچانتا ہے کہ دوست کون ہے اور دشمن کون۔ یہ سب خرابیاں اس وجہ سے ہیں کہ تو حکم الٰہی سے جاہل ہے اور تو نے مشائخ کرام کی خدمت کو چھوڑ دیا ہے جو کہ مشائخ علم اور مشائخ عمل ہیں وہی تجھ کو اللہ کا راستہ دکھا سکتے ہیں تیرے رہنما بن سکتے ہیں۔ جو کوئی اللہ تک پہنچا علم کے ذریعہ ہی سے پہنچا ہے۔ دنیا میں بے رغبتی اور اس سے روگردانی جب قلب و جسم سے

وَالْقَالَبِ الْمُتَزَهِّدُ يُخْرِجُ الدُّنْيَا مِنْ يَدِهٖ وَالزَّاهِدُ الْمُتَحَقِّقُ فِيْ زُهْدِهٖ يُخْرِجُهَا مِنْ قَلْبِهٖ زَهَدُوْا فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِهِمْ فَصَارَ الزُّهْدُ طَبْعًا لَّهُمْ خَالَطَ ظَوَاهِرَهُمْ وَبَوَاطِنَهُمْ اِنْطَفَتْ نَائِرَةُ طِبَاعِهِمْ اِنْكَسَرَتْ اَهْوِيَتُهُمْ اِطْمَاَنَّتْ نُفُوْسُهُمْ وَاسْتَحَالَ شَرُّهَا.

کر لی تو واصل الی اللہ ہوا۔ بہ تکلف زاہد بننے والا دُنیا کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے اور سچا زاہد دنیا کو اپنے قلب سے نکال دیتا ہے۔ اولیاء کرام نے دنیا سے قلوب کے ساتھ بے رغبتی کی۔ پس زہد ان کی طبیعت بن گیا۔ ان کے ظاہر و باطن میں مخلوط ہو گیا۔ ان کی طبیعت کا جوش بجھ گیا، ان کی خواہشیں ٹوٹ گئیں۔ ان کے نفس مطمئن ہو گئے اور ان کی شر اپنی حالت سے بدل گئی۔

يَا غُلَامُ هٰذَا الزُّهْدُ لَيْسَ هُوَ صَنْعَةٌ تَعْمَلُهَا لَيْسَ هُوَ شَيْئًا تَاْخُذُهٗ بِيَدِكَ تَرْمِيْهِ بَلْ هُوَ خُطُوَاتٌ اَوَّلُهَا النَّظَرُ فِيْ وَجْهِ الدُّنْيَا فَتَرَاهَا كَمَا هِيَ عَلٰى صُوْرَتِهَا عِنْدَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَعِنْدَ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَبْدَالِ الَّذِيْنَ لَمْ يَخْلُ مِنْهُمْ زَمَانٌ اِنَّمَا نُصِحَ دُوْبَتُكَ لَهَا بِاتِّبَاعِ مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ اِذَا اتَّبَعْتَهُمْ رَاَيْتَ مَا رَاَوْا وَاِذَا كُنْتَ عَلٰى اٰثَرِ الْقَوْمِ قَوْلًا وَفِعْلًا خَلْوَةً وَجَلْوَةً عِلْمًا وَعَمَلًا صُوْرَةً وَمَعْنًى تَصُوْمُ كَصِيَامِهِمْ وَتُصَلِّيْ كَصَلَاتِهِمْ وَتَاْخُذُ كَاَخْذِهِمْ وَتَتْرُكُ كَتَرْكِهِمْ وَتُحِبُّهُمْ فَحِيْنَئِذٍ يُعْطِيْكَ اللّٰهُ نُوْرًا تَرٰى بِهٖ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ يَتَبَيَّنُ لَكَ عُيُوْبُكَ عُيُوْبُ الْخَلْقِ فَتَزْهَدُ فِيْ نَفْسِكَ وَفِي الْخَلْقِ اَجْمَعَ فَاِذَا صَحَّ لَكَ ذٰلِكَ جَاءَتْ

اے غلام! یہ زہد کوئی کاریگری نہیں ہے جس کو تو خود بنا لے۔ نہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہے کہ جس کو تو اپنے ہاتھ میں لے اور پھینک دے بلکہ وہ قدم ڈالنا اور دشوار گزار راہ ہے اوّل اس کا دنیا کے چہرہ پر نظر ڈالنا ہے کہ تو اس کو اس دنیا کی اصلی حالت پر جو کہ تجھ سے پہلے والوں، انبیاء و رسل اور اولیاء و ابدال کے نزدیک جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا دیکھ سکے۔ تجھ کو ایسا دیکھنا گذشتہ بزرگوں کے افعال و اقوال کی پیروی سے حاصل ہو گا۔ جب تو ان کے سب اقوال و افعال میں پیروی کرے گا تو تو بھی وہی دیکھ لے گا جو انہوں نے دیکھا تھا اور جب تو قول و فعل خلوت و جلوت علم و عمل، صورت و معنی میں ان کے قدم بقدم چلے گا ان جیسے روزے رکھے گا اور ان کی سی نماز پڑھے گا، ان کا سا لینا لے گا اور ان کا سا چھوڑنا چھوڑے گا۔ اور تو ان کو دوست رکھے گا پس اس وقت تجھ کو اللہ عزوجل ایسا نور عطا فرمائے گا جسے تو اپنے غیر کو صحیح طور پر دیکھنے لگے گا۔ تجھے اپنے اور مخلوق کے عیب ظاہر ہو جائیں گے پس تو اپنے نفس اور مخلوق سب سے لاپرواہ ہو جائے گا پھر جب تیری ایسی حالت درست ہو جائے گی، تیرے

أَنْوَارُ الْقُرْبِ إِلَى قَلْبِكَ صِرْتَ مُؤْمِنًا مُوْقِنًا عَارِفًا عَالِمًا فَتَرَى الْأَشْيَاءَ عَلَى صُوَرِهَا وَ مَعَانِيْهَا تَرَى الدُّنْيَا كَمَا رَاٰهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ الْمُعْرِضِيْنَ تَرَاهَا فِيْ صُوْرَةِ عَجُوْزٍ شَوْهَاءَ قَبِيْحَةِ الْمَنْظَرِ فَهِيَ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَعِنْدَ الْمُلُوْكِ كَالْعَرُوْسِ الْمَجْلِيَّةِ فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ هِيَ عِنْدَ الْقَوْمِ حَقِيْرَةٌ ذَلِيْلَةٌ

وَيَخْرِقُوْنَ ثِيَابَهَا وَيَخْمِشُوْنَ وَجْهَهَا وَيَأْخُذُوْنَ أَقْسَامَهُمْ مِنْهَا قَهْرًا وَجَبْرًا عَلَى رَغْمِ أَنْفِهَا وَهُمْ فِيْ صُحْبَةِ الْاٰخِرَةِ.

يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّ لَكَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا فَازْهَدْ فِيْ إِخْتِيَارِكَ وَفِي الْخَلْقِ فَلَا تَخَافُهُمْ وَلَا تَرْجُوْهُمْ وَفِيْ جَمِيْعِ مَا تَأْمُرُكَ بِهٖ نَفْسُكَ فَلَا تَقْبَلْ مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ مَجِيْءِ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْغَالِبُ لَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ بِطَرِيْقِ الْإِلْهَامِ أَوِ الْمَنَامِ نَافِرًا مُعْرِضًا عَنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَإِنْ سَكَنَتْ جَوَارِحُكَ فَلَا عِبْرَةَ لَا يَضُرُّكَ ذٰلِكَ الْعِبْرَةُ بِسُكُوْنِ الْقَلْبِ هُوَ الدَّاهِيَةُ الْعُظْمٰى لَا سُكُوْنَ لَكَ حَتّٰى تَمُوْتَ نَفْسُكَ وَطَبْعُكَ وَهَوَاكَ وَمَا سِوٰى مَوْلَاكَ فَحِيْنَئِذٍ تَحْيَا

قلب کی طرف قربِ الٰہی کے نور متوجہ ہو جائیں گے اور تو سچا ایماندار اور یقین والا عارف عاقل بن جائے گا اور تمام چیزوں کو ان کی صورتوں اور حقیقتوں پر دیکھنے لگے گا۔ تو دنیا کو ویسے ہی دیکھے گا جیسے کہ اس کو تجھ سے پہلے زاہدوں، دنیا سے اعراض کرنے والوں نے دیکھا تھا۔ وہ دنیا تجھ کو بدہیبت بوڑھی عورت شوم کی صورت نظر آئے گی۔ دنیا گزشتہ بزرگوں کے نزدیک اسی صورت و صفت پر تھی اور بادشاہوں کے نزدیک مثل آراستہ دلہن کے اچھی صورت میں۔ دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے۔ وہ دنیا کے کپڑوں کو پھاڑ ڈالتے ہیں اور اس کے چہرے کو نوچ کھسوٹ ڈالتے ہیں وہ اپنا مقسوم حصہ دنیا سے قہراً و جبراً اس کو ذلیل سمجھ کر خلافِ مرضی لے لیتے ہیں اور آخرت کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

اے غلام! جب تیرا دنیوی زہد درست ہو جائے گا پس اس وقت تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق میں زہد کرے گا نہ ان سے خوف کرے گا اور نہ امید رکھے گا اور جس چیز کا نفس تجھ کو حکم کرے گا تو اس کو بغیر آنے حکمِ الٰہی کے قبول نہ کرے گا اور اکثر یہ حالت قلبی حیثیت سے بطریق الہام یا خواب کے جب ہوگی جب تو تمام خلق سے نفرت و روگردانی کرنے والا ہوگا۔ اور اگر تیرے دوسرے اعضاً سوا قلب کے قرار پکڑیں گے تو اس کا اعتبار نہیں۔ تجھ کو یہ امر نقصان نہ دے گا۔ اصل اعتبار تو قلب کے قرار پکڑنے کا ہے۔ یہ تو بڑی سخت مصیبت ہے تجھے قرار نہیں آ سکتا جب تک کہ تیرا نفس و طبیعت اور خواہش اور ماسوی اللہ مردہ جائے۔ اس کے بعد اس حالت میں تو قربِ الٰہی

بِقُرْبِهٖ مَوْتٌ ثُمَّ نَشْرٌ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَكَ لَهٗ رَدَّكَ اِلَى الْخَلْقِ لِتَنْظُرَ فِيْ مَصَالِحِهِمْ وَتَرُدَّهُمْ اِلٰى بَابِهٖ يَجِيْئُ لَكَ الْمَيْلُ اِلَى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لِتَتَنَاوَلَ اَقْسَامَكَ مِنْهَا تَجِيْئُ لَكَ الْقُوَّةُ عَلٰى مُقَاسَاةِ الْخَلْقِ فَتَرُدَّهُمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ وَتَمْتَثِلَ اَمْرَهٗ فِيْهِمْ اِنْ لَمْ تَشَأْ ذٰلِكَ فَفِيْ قُرْبِهٖ لَكَ كِفَايَةٌ وَّمَنْدُوْحَةٌ عَنْ غَيْرِهٖ مَا تَصْنَعُ بِالْخَلْقِ بَعْدَ حُصُوْلِ الْخَالِقِ الْمُكَوِّنِ لِلْاَشْيَآءِ قَبْلَ وُجُوْدِهَا هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ الْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَ الْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ ذُنُوْبُكُمْ كَالْاَمْطَارِ فَلْتَكُنْ تَوْبَتُكُمْ كُلَّ لَحْظَةٍ فِيْ مُقَابَلَتِهَا۔

سے زندہ ہو جائے گا۔ اوّل موت ہے پھر زندہ ہونا، اٹھنا، پھر جب وہ چاہے گا تجھے اپنے لیے زندہ کرے گا اور خلق کی طرف تجھ کو لوٹا دے گا تاکہ تو ان کی مصلحتوں میں نظر کرے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لوٹا لائے اس وقت تجھے دنیا و آخرت کی طرف توجہ آ جائے گی تاکہ تو ان دونوں سے اپنا مقسوم لے سکے۔ تجھے خلق کی تکالیف برداشت کرنے کی قوت آ جائے گی پس تو اس قوت کے ذریعہ سے ان کو گمراہی سے پھیر دے گا اور امر الٰہی کو ان کے بارے میں بجا لائے گا اور اگر یہ منظورِ الٰہی نہ ہوا پس تیرے لیے اس کے قرب میں کفایت ہو گی اور غیر اللہ سے بے نیازی جب کہ تجھے خالق حاصل ہو گیا جو کہ تمام اشیاء کا بنانے والا اور ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانے والا اور ہر چیز سے پہلے موجود ہونے والا اور ہر چیز کے بعد رہنے والا ہے۔ تو خلق کا کیا کرے گا۔ خالق تیرے لیے کافی ہے تیرے گناہ بارش کی طرح بکثرت ہیں۔ پس تیری توبہ بھی ہر لحظہ گناہوں کے مقابلہ میں ہونی چاہیے۔

وَيْحَكَ اَنْتَ بَطَرٌ اَنْتَ اَشِرٌ اَنْتَ شَبِقٌ اَنْتَ هَوًى اَنْتَ عِبَارَةٌ اُنْظُرْ اِلَى الْقُبُوْرِ الدَّارِسَةِ وَخَاطِبْ اَهْلَهَا بِلِسَانِ الْاِيْمَانِ فَاِنَّهُمْ يُخْبِرُوْنَكَ عَنْ اَحْوَالِهِمْ۔

تجھ پر افسوس ہے۔ تو مغرور، نہایت حریص و متکبر سراپا ہوس ہے اور محض عبارت۔ تو پرانی بوسیدہ قبروں کی طرف دیکھ اور اہلِ قبور سے ایمان کی زبان سے بات چیت کر! پس تحقیق وہ تجھے اپنے حالات سے خبر دیں گے۔

يَا غُلَامُ تَدَّعِيْ اِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ اِرَادَةَ اَوْلِيَآئِهٖ دَ اَدْعُكَ لَا اَحُكُّكَ لَا اَغِيْرُ عَلَيْكَ اَنَا مُحْتَسِبٌ عَلَيْكُمْ بِاِذْنِ الْحَقِّ

اے غلام! تو حق عزوجل اور اولیاء اللہ کی ارادت کا دعویٰ کرتا ہے (محض دعویٰ بے فائدہ ہے) دیبان میں تجھے چھوڑ دوں اور کسوٹی پر نہ کسوں اور تیرے اوپر غیرت نہ کروں۔ میں تو تمہارے اوپر بہ اذنِ الٰہی محتسب ہوں۔ اُن

عَزَّ وَجَلَّ اَقْطَعُ اَقْفِيَةَ الْمُنَافِقِيْنَ الْكَذَّابِيْنَ فِيْ اَقْوَالِهِمْ وَ اَفْعَالِهِمْ قَدِ احْتَسَبْتُ عَلَى الشُّيُوْخِ مِرَارًا كَثِيْرَةً حَتّٰى صَحَّتْ اِلَى الْحِسْبَةِ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ اِعْجِنُوْا اَعْمَالَكُمْ بِلَا مِلْحٍ تَعَالَوْا خُذُوْا لَهٗ مِلْحًا يَا شَارِيَ الْمِلْحِ تَقَدَّمْ.

منافقوں کی جو کہ اپنے اقوال وافعال میں جھوٹے ہیں۔ گردن کاٹنا ہوں میں نے بارہا بہت مشائخ پر احتساب کیا ہے یہاں تک کہ میرے لیے اختساب کا مرتبہ درست ہو گیا اے وہ زمین والو! جنہوں نے بغیر نمک کے اپنے اعمال کا آٹا گوندھا ہے آؤ اس کے لیے نمک لے لو۔ اے نمک کے خریدار و بڑھو۔ اے منافقو! تمہارا گندھا ہوا آٹا بغیر نمک کے بلا خمیر ہے۔ وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے۔ عمل کی علم واخلاص سے اصلاح کر لو۔

يَا مُنَافِقِيْنَ عَجِيْنُكُمْ بِلَا مِلْحٍ فَطِيْرٌ هُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى خَمِيْرِ الْعِلْمِ وَ مِلْحِ الْاِخْلَاصِ يَا مُنَافِقُ اَنْتَ مَعْجُوْنٌ بِالنِّفَاقِ عَنْ قَرِيْبٍ يَنْقَلِبُ عَلَيْكَ نِفَاقُكَ نَارًا اَخْلِصْ قَلْبَكَ مِنَ النِّفَاقِ وَ قَدْ تَخَلَّصَ اِذَا اَخْلَصَ الْقَلْبُ اَخْلَصَتِ الْجَوَارِحُ وَتَخَلَّصَتْ اَلْقَلْبُ يُرَاعِي الْجَوَارِحَ فَاِذَا اسْتَقَامَ اسْتَقَامَتْ اِذَا اسْتَقَامَ الْقَلْبُ وَالْجَوَارِحُ كَمُلَ اَمْرُ الْمُؤْمِنِ وَصَارَ رَاعِيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَ جِيْرَانِهٖ وَاَهْلِ بَلَدِهٖ يَرْتَفِعُ حَالُهٗ عَلٰى قَدْرِ قُوَّةِ اِيْمَانِهٖ وَ قُرْبِهٖ مِنْ مَوْلَاهُ.

اے منافق! تو نفاق سے گوندھا گیا ہے۔ عنقریب تیرا نفاق تجھ پر آگ بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ تو اپنے قلب کو نفاق سے خالص کر اس سے وہ یقیناً خلاصی پائے گا جب کہ قلب مخلص ہو جائے گا تو تمام اعضاء بھی مخلص بن جائیں گے اور خلاصی پالیں گے۔ قلب تمام دوسرے اعضاء کا نگہبان و چرواہا ہے پس جب قلب سیدھا ہو جائے گا تو تمام اعضاء سیدھے ہو جائیں گے۔ جب مردِ مومن کا قلب اور اعضاء درست و سیدھے ہو جائیں گے تو اس کا ہر معاملہ کامل ہو جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں اور شہر والوں کا محافظ و چرواہا بن جائے گا اس کا حال مطابق اندازہ اس کی قوتِ ایمانی وقربِ الٰہی کے بلند ہو جائے گا۔

يَا قَوْمُ اَحْسِنُوا الْعِشْرَةَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ احْذَرُوْا مِنْهُ اِعْمَلُوْا بِحُكْمِهٖ فَاِنَّهٗ كَلَّفَكُمُ الْعَمَلَ بِحُكْمِهٖ لَا الْاِشْتِغَالَ بِالْعِلْمِ

اے قوم! تم اپنا معاملہ وبرتاؤ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھائی کے ساتھ کرو اور حق عزوجل سے ڈرتے رہو اس کے حکم پر عمل کرو۔ اس نے بہ تحقیق تم کو اپنے حکم پر چلنے عمل کرنے کی تکلیف دی ہے۔ نہ کہ اس علم میں مشغول ہونے کی

السَّابِقُ فِيكُمْ اِعْمَلْ بِهٰذَا الْحُكْمِ وَاقْضِ حَقَّهُ فَإِنَّكَ إِذَا عَمِلْتَ بِهٖ أَخَذَ الْعَمَلُ بِيَدِكَ وَأَدْخَلَكَ عَلٰى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ فَتَسْتَفِيْدُ مِنْهُ عِلْمًا لَّمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ فَتَكُوْنُ مَعَهُ بِعِلْمِهٖ وَمَعَ خَلْقِهٖ بِحُكْمِهٖ أَنْتَ أَوَّلُ مَا عَمِلْتَ بِهٖ تَطْلُبُ الثَّانِيَ إِذَا اسْتَقَرَّتْ أَقْدَامُكَ فِي الْأَوَّلِ حِيْنَئِذٍ أُطْلُبِ الثَّانِيَ۔

يَا غُلَامُ مَا لَقِيْتَ كَيْفَ تَلْقَى الْأُسْتَاذَ اِرْجِعْ إِلٰى وَرَائِكَ وَكُنْ عَاقِلًا حَصِّلِ الْعِلْمَ ثُمَّ الْعَمَلَ وَأَخْلِصْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ يَّتَعَلَّمُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَعْتَزِلُ عَنِ الْخَلْقِ وَيَخْلُوْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَ الْخَلْقَ فَبَغَضَهُمْ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَأَحَبَّهُ وَطَلَبَهُ وَخَدَمَهُ تَبِعَهُ الْخَلْقُ فَهَرَبَ وَطَلَبَ غَيْرَهُمْ زَهِدَهُمْ وَرَغِبَ فِيْ غَيْرِهِمْ عَلِمَ أَنْ لَّا ضَرَّ وَلَا نَفْعَ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرَّ فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَإِنْ جَرٰى عَلٰى أَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَهُوَ

جو کہ تمہاری نسبت پہلے ازل میں ہو چکا ہے تو اللہ کے حکم پر عمل کر اور اس کا پورا حق ادا کر۔ بہ تحقیق جب تو اس حکم الٰہی پر عمل کرے گا پس وہ تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھ کو اس کے پاس پہنچا دے گا جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا پس تو وہاں وہ علم حاصل کرے گا جو کہ اس سے قبل تجھے حاصل نہ تھا اور تو خدا کی معیت میں اس کے علم کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ مطابق اس کے حکم کے رہنے لگے گا۔ تو نے اول پر عمل ہی نہیں کیا دوسرے کی طلب کرنے لگا۔ جب تیرے قدم اول (یعنی علم ظاہر میں) جم جائیں۔ اس وقت تو دوسرے (یعنی علم باطن ذات وصفاتِ الٰہی کو) طلب کر۔

اے غلام! تو نے یہ نہیں جانا کہ استاذ سے کیونکر ملاقات کرتے ہیں پس تو اس سے کیسے ملے گا۔ جا اپنے پیچھے لوٹ اور عاقل بن، علم حاصل کر پھر عمل کر اور مخلص بن۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے فقہ حاصل کر فقیہہ بن پھر کنارا پکڑ۔ مسلمان آدمی اول ان چیزوں کو سیکھتا ہے جس کا سیکھنا اس پر فرض ہوتا ہے پھر وہ مخلوق سے کنارا کر لیتا ہے اور اپنے رب عزوجل کی عبادت میں خلوت گزیں ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت پر پہنچ کر وہ خلق کو پہچان کر ان سے عداوت کرنے لگا اور حق کو پہچان کر اس کو اپنا محبوب بنا لیا اور اس کا طالب بن کر اس کی خدمت گزاری کرنے لگا۔ خلقت اس کے پیچھے پڑی وہ بھاگا اور ان کے غیر کو طلب کیا اور ان سے بے پروا بنا اور ان کے غیر میں رغبت کی، یہ جان لیا کہ مخلوق کے ہاتھوں میں نقصان نفع اور بھلائی برائی سے کچھ بھی نہیں ہے اور اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز مخلوق کے ہاتھوں پر جاری بھی ہو جائے پس وہ

مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْهُمْ فَرَاٰى اَنَّ الْبُعْدَ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْقُرْبِ فَرَجَعَ اِلَى الْاَصْلِ وَتَرَكَ الْفَرْعَ عَلِمَ اَنَّ الْفَرْعَ كَثِيْرٌ وَّالْاَصْلَ وَاحِدٌ فَتَمَسَّكَ بِهٖ نَظَرَ فِيْ مِرْاٰةِ الْفِكْرِ فَرَاٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ عَلٰى بَابٍ وَّاحِدٍ خَيْرٌ مِّنَ الْوُقُوْفِ عَلٰى اَبْوَابٍ كَثِيْرَةٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَتَمَسَّكَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ الْمُخْلِصُ عَاقِلٌ قَدْ اُعْطِيَ عَقْلَ الْعُقُوْلِ وَلِهٰذَا هَرَبَ مِنَ النَّاسِ وَاَخَذَ عَنْهُمْ جَانِبًا۔

اللہ عزوجل کی جانب ہی سے ہے نہ کہ اس مخلوق سے پس اس نے سمجھ لیا کہ مخلوق کی نزدیکی سے دوری بہتر ہے اصل (خدا) کی طرف لوٹ آیا اور فرع کو چھوڑ دیا۔ مخلوق کو یہ جان لیا کہ فرع بہت ہے اور اصل ایک۔ پس اسی اصل کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس نے فکر کے آئینہ میں دیکھا پس معلوم کر لیا کہ بہت سے دروازوں پر کھڑے ہونے سے ایک ہی دروازہ پر کھڑا ہونا بہتر ہے۔ پس ایک دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اسی کا ہو رہا۔ ایمان دار یقین رکھنے والا، اخلاص والا عاقل ہے اس کو تمام عقلوں کی عقل عطا کی گئی ہے اور اسی واسطے وہ آدمیوں سے بھاگا اور ان سے ایک کنارا ہو رہا۔

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ

اکتیسویں مجلس

اس بیان میں کہ اللہ کے واسطے کسی سے غصہ کرنا اچھا ہے اور غیر اللہ کے واسطے بُرا

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ عَشِيَّةَ عَاشِرِ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

بَعْدَ كَلَامٍ اَلْغَضَبُ اِذَا كَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ وَاِذَا كَانَ لِغَيْرِهٖ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ اَلْمُؤْمِنُ يَحْتَدُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهٖ يَحْتَدُّ نُصْرَةً لِدِيْنِهٖ لَا نُصْرَةً لِنَفْسِهٖ يَغْضَبُ اِذَا خُرِقَ حَدٌّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

۱۰ر جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری کو شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا غیظ و غضب جب اللہ عزوجل کے واسطے ہو پس وہ اچھا و پسندیدہ ہے، اور جب غیر اللہ کے واسطے ہو تو غیظ و غضب بُرا ہے مسلمان اللہ کے واسطے غصہ میں آتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لیے وہ دینِ الٰہی کی مدد کے لیے بھڑکتا غصہ کرتا ہے نہ نفس کی مدد کے لیے بھڑکتا ہے اس کو جب غصہ آتا ہے جب اللہ کی حدوں سے کسی حد کی خلاف ورزی ہوتی ہے مثل

يَغْضَبُ النَّمِرُ إِذَا أَخَذُوْا صَيْدَهُ فَلَا جَرَمَ يَغْضَبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِغَضَبِهِ وَيَرْضٰى بِرِضَاهُ لَا تُظْهِرِ الْغَضَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِنَفْسِكَ فَتَكُوْنُ مُنَافِقًا وَأَشْبَهَ ذٰلِكَ لِأَنَّ مَا كَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتِمُّ وَيَبْقٰى وَيَزْدَادُ وَمَا كَانَ لِغَيْرِهِ يَتَغَيَّرُ وَيَزُوْلُ فَإِذَا فَعَلْتَ فِعْلًا فَأَزِلْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ مِنْهُ وَلَا تَفْعَلْهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِثَالًا لِأَمْرِهِ لَا تَفْعَلْ شَيْئًا إِلَّا بِأَمْرٍ جَزْمٍ مِّنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَّا بِوَاسِطَةِ الشَّرْعِ أَوْ بِإِلْهَامٍ مِّنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَلْبِكَ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ إِزْهَدْ فِيْكَ وَفِي الْخَلْقِ وَفِي الدُّنْيَا إِزْهَدْ فِيْمَنْ يُؤْنِسُكَ وَيُرِيْحُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَارْغَبْ فِي الْأُنْسِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّاحَةِ بِقُرْبِهِ لَا أُنْسَ إِلَّا الْأُنْسُ بِهِ وَلَا رَاحَةَ إِلَّا مَعَهُ بَعْدَ الصَّفَاءِ مِنْ كُدُوْرَاتِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَوُجُوْدِكَ كُنْ مَعَ الْقَوْمِ فَتَتَأَيَّدُ بِتَأْيِيْدِهِمْ وَتَتَبَصَّرُ بِبَصَرِهِمْ وَيُبَاهِيْ بِكَ كَمَا يُبَاهِيْ بِهِمْ يُبَاهِيْ بِكَ الْمَلِكُ بَيْنَ بَقِيَّةِ الْمَمَالِيْكِ طَهِّرْ قَلْبَكَ مِمَّنْ سِوَاهُ فَإِنَّكَ تَرٰى بِهِ مَا سِوَاهُ

چیتے کی کہ وہ جب غصہ کرتا ہے جب اس کے شکار کو دوسرے لے لیتے ہیں۔ پس یقیناً اس مردِ خدا کے غضب سے اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اور اس کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے وہ غضب اور امر جو تیرے نفس کے لیے ہو اس کو اللہ کے واسطے ظاہر نہ کر۔ پس تو ایسا کرنے سے منافق ہو جائے گا اور یہ امر پورا نہ ہوگا اس لیے کہ جو امر اللہ عزوجل کے لیے ہوتا ہے پورا ہوا کرتا ہے اور باقی رہتا ہے اور زیادتی قبول کرتا ہے اور جو کہ غیر اللہ کے لیے ہوتا ہے وہ بدل جاتا ہے اور زائل ہو جاتا ہے پس جب تو کوئی کام کیا کرے تو اس وقت اپنے نفس اور خواہش اور شیطان کو اس سے دور کر دیا کر اور نہ کر اس کو مگر اللہ عزوجل کے واسطے اور واسطہ بجا آوری امرِ الٰہی کے تو کوئی کام اللہ عزوجل کی طرف سے بغیر یقینی حکم کے نہ کیا کر وہ یقینی حکم یا بواسطہ شرع کے ہوگا یا بذریعہ الہام کے جو تیرے قلب کو منجانب الٰہی ہوگا اور موافق شرع ہوگا تو اپنے بارہ اور تمام خلق و دنیا کے بارے میں زہد اختیار کر تو اس ذات میں زہد کر جو کہ تجھ کو انس دے اور خلق سے راحت بخشے اور اللہ عزوجل کے ساتھ انس پکڑے اور اس کے قرب کی راحت میں رغبت پکڑ کیوں کہ مردانِ حق کو بغیر اس کے انس نہیں اور نہ بغیر اس کی محبت کے راحت و آرام تو بعد اس کے کہ اپنے نفس و خواہشات و وجود کی کدورتوں سے صفائی کرے تو اولیاءُ اللہ کے ساتھ قیام کر پس تو ان کی تائید سے مدد دے گا اور ان کی آنکھ سے دیکھنے لگے گا اور جیسا ان پر فخر کیا جاتا ہے ویسا ہی تجھ پر بھی فخر کیا جائے گا۔ بادشاہ اپنی دوسری رعایا سے ممتاز بنا کر تیرے ساتھ فخر کرے گا تو اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے پاک کرے۔ پس بہ تحقیق تو اس سے اس کے ماسوا

فِي الْجُمْلَةِ تَرَاهُ ثُمَّ تَرَى بِهِ أَفْعَالَهُ فِي خَلْقِهِ كَمَا لَا يَحِلُّ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى الْمُلُوكِ مَعَ نَجَاسَةِ ظَاهِرِكَ لَمْ تَدْخُلْ عَلَى مَالِكِ الْمُلُوكِ الَّذِي هُوَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ نَجَاسَةِ بَاطِنِكَ أَنْتَ خَابِيَةٌ مَلْآنُ دُرْدِيٌّ أَيْشٍ يَعْمَلُ بِكَ أَقْلِبْ مَا فِيكَ وَتَطَهَّرْ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ الدُّخُولُ عَلَى الْمُلُوكِ فِي قَلْبِكَ مَعَاصٍ وَخَوْفٌ مِنَ الْخَلْقِ وَرَجَاءٌ لَهُمْ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَكُلُّ هٰذَا مِنْ نَجَاسَةِ الْقُلُوبِ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَمُوتَ نَفْسُكَ وَتُحْمَلَ عَلَى نَعْشِ صِدْقِكَ حِينَئِذٍ لَا تُبَالِي بِإِقْبَالِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَمَّا مَا دَامَ عِنْدَكَ وُجُودٌ لَهُمْ وَأَنْتَ تَرَاهُمْ فَلَا تَمُدَّ يَدَكَ إِلَيْهِمْ حَتّٰى يُقَبِّلُوهَا لَا كَلَامَ حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَكَ دَهْشَةٌ بِقُرْبِهِ فَيَكُونُ عِنْدَكَ شُغُلٌ عَنْهُمْ وَمِنْ تَقْبِيلِهِمْ يَدَكَ وَمِنْ عَطَائِهِمْ وَمَنْعِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ إِذَا صَحَّتِ التَّوْبَةُ صَحَّ الْإِيمَانُ وَازْدَادَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ هٰذَا فِي حَقِّ الْعَوَامِّ وَأَمَّا الْخَوَاصُّ فَيَزِيدُ إِيمَانُهُمْ بِخُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَيَنْقُصُ

کر فی الجملہ دیکھنے لگے گا۔ اوّلاً تو اس کا مشاہدہ کرے گا۔ پھر اس کے افعال کا جو کہ اس کی خلق میں جاری ہوتے ہیں جیسا کہ تیرے لیے نجاست ظاہری کے ساتھ دنیوی بادشاہوں پر داخل ہونا حلال نہیں ہوتا ویسا ہی مالک الملوک کے روبرو جو کہ حق عزوجل ہے نجاست باطنی کے ساتھ داخل ہونا منع ہے۔ تو تلچھٹ کا بھرا ہوا مٹکا ہے وہ تجھے لے کر کیا کرے جو کہ تیرے اندر ہے اس کو پلٹ دے اور پاکیزگی حاصل کر لے۔ اس کے بعد تیرا داخلہ بادشاہوں کے پاس ہو سکے گا۔ تیرے قلب میں گناہ ہیں اور مخلوق سے خوف اور انہیں سے امیدواری اور دنیا و ما فیہا کی محبت۔ اور یہ تمام باتیں قلوب کی نجاستوں سے ہیں۔ تجھ کو وعظ کا بات کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ تیرا قلب مر جائے اور وہ تیری سچائی کی نعش پر اٹھایا جائے اس وقت مخلوق پر متوجہ ہونے میں تجھے کچھ حرج نہ ہوگا لیکن جب تک تیرے نزدیک مخلوق کا وجود ہے اور تیری نظر ان پر جاتی ہے پس تو اپنے ہاتھ کو ان کی طرف نہ بڑھا تا کہ وہ اس کو بوسہ دیں۔ اس وقت تک کہ تجھے قرب الٰہی سے مدہوشی حاصل ہو جائے خاموش رہ پس اس وقت تجھ کو مخلوق سے بے خبری ہوگی اور ان سے ہاتھ چومانے اور ان کے دینے اور منع کر دینے سے اور ان کی تعریف و برائی سے روگردانی ہوگی۔ جب توبہ صحیح ہو جاتی ہے ایمان صحیح ہوتا ہے اور ترقی قبول کرتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک یہ مذہب ہے کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے طاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور معصیت سے کم۔ یہ عوام کے حق میں ہے اور لیکن خواص پس ان کا ایمان خلق کے قلوب سے نکل جانے سے بڑھتا ہے اور قلب میں مخلوق کے داخل ہو جانے

ينقلونهم إنما يريد يشكونهم إلى
الله عز وجل ويخلص يشكونهم إلى
غيره على ربهم يتوكلون وبه يثقون
وإليه يستندون ومنه يخافون و
له يرجون له يوحدون وعليه
يعتمدون فلا يشركون وعلى ذلك
يثبتون توحيدهم في قلوبهم [illegible]
يكتمون ظواهرهم إذا جهل عليهم
لا يجهلون قال الله عز وجل في حقهم
وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما
عندك بالصمت والصمم عن جهل
الجاهل وتوار عن [illegible]
[illegible] متوجهة
إلى الحق عز وجل فلا صمت [illegible]
[illegible]
[illegible] عن الأمر بالمعروف والنهي
عن المنكر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے کم ہو جاتا ہے۔ اللہ کی طرف سکون کرنے سے ان کا
ایمان بڑھتا ہے اور غیر اللہ کی طرف سکون کرنے سے کم ہو جاتا
ہے۔ خواص اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے
ہیں اور اسی کی طرف نسبت و بھروسہ کرتے ہیں اور اسی سے
ڈرتے ہیں اسی کے واسطے امیدواری کرتے ہیں اور اس کو
یگانہ سمجھتے ہیں اور اسی پر اعتماد رکھتے ہیں اور شرک نہیں کرتے
اور ثابت قدم رہتے ہیں اور ان کی توحید ان کے دلوں میں ہوتی
ہے اور اپنے ظاہر سے خلق کی مدارات کرتے ہیں جب
ان کے ساتھ جہالت برتی جاتی ہے وہ جہالت کا برتاؤ
نہیں کرتے۔ اللہ عزوجل نے ان کے حق میں فرمایا و
اذا خاطبهم الجاهلون اور جب جاہل ان سے خطاب
کرتے ہیں تو وہ ان سے سلام کہتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عَلٰی هٰذَا الْقَدَمِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَقْسَامٌ فِی الدُّنْیَا فَهِیَ تَجِیْئُهٗ فَیَتَلَبَّسُ بِهَا ظَاهِرُهٗ وَیَسْتَوْفِیْهَا بِنَفْسِهٖ وَقَلْبُهٗ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَی الْقَدَمِ الْاَوَّلِ لَا یَتَغَیَّرُ لِاَنَّ الزُّهْدَ اِذَا تَمَکَّنَ فِی الْقَلْبِ لَا یُغَیِّرُهٗ مَجِیْئُ الدُّنْیَا وَتَنَاوُلُ الْاَقْسَامِ اَلْمُؤْمِنُ لَوْ کَانَ یُحِبُّ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا وَشَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا مَا کَانَ یَصْبِرُ عَنْهَا لَحْظَةً مَشْغُوْلًا بِهَا فِیْ لَیْلِهٖ وَنَهَارِهٖ وَمَا کَانَ یَتَعَبَّدُ وَیَتَنَسَّكُ وَلَا یَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یُطِیْعُهٗ فَبَصَّرَهُ اللّٰهُ بِعُیُوْبِ نَفْسِهٖ فَتَابَ مِنْهَا وَنَدِمَ عَلَیْهَا عَلٰی مَا فَرَّطَ مِنْهُ فِیْ اَیَّامِهِ الْخَالِیَةِ وَبَصَّرَهٗ بِعُیُوْبِ الدُّنْیَا بِطَرِیْقِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالشُّیُوْخِ فَجَآءَهُ الزُّهْدُ فِیْهَا فَکُلَّمَا نَظَرَ اِلٰی عَیْبٍ اَبْصَرَ عُیُوْبًا اُخَرَ فَعَلِمَ اَنَّهَا فَانِیَةٌ عُمُرُهَا اِلٰی اَمَدٍ قَرِیْبٍ نَعِیْمُهَا کَالزَّائِلِ وَحُسْنُهَا مُتَغَیِّرٌ اَخْلَاقُهَا شَرِسَةٌ یَدُهَا قَاتِلَةٌ یَدُهٗ کَلَامُهَا سُمُوْمٌ ذَوَّاقَةٌ مُطَلَّقَةٌ لَیْسَ لَهَا مَرْجُوْعٌ وَلَا اَصْلٌ وَلَا عَهْدٌ اَلْقِیَامُ فِیْهَا کَالْبِنَاءِ عَلَی الْمَاءِ فَلَا یَاْخُذُهَا قَرَارًا لِقَلْبِهٖ وَلَا دَارًا لَهٗ ثُمَّ یَتَرَقّٰی دَرَجَةً وَیَقْوٰی تَمَکُّنُهٗ فَیَعْرِفُ الْحَقَّ

عزم و قصد رکھتا ہے اور دنیا سے اس کی قسمت میں کچھ ہوتا ہے پس وہ خود بخود اس کے پاس آجاتا ہے اور وہ اس میں اپنے ظاہر سے ملتبس ہوتا ہے اور اس کو اپنے نفس کے لیے لے لیتا ہے اور اس کا قلب اللہ عزوجل کے ساتھ اول قدم پر مستقر رہتا ہے اس میں کچھ تغیر پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ جب زہد کسی دل میں جگہ کر لیتا ہے تب اس کو دنیا کا آنا اور اپنے مقسوم کا حاصل کرنا بدل نہیں سکتا ہے مومن اگر دنیا اور اہل دنیا اور دنیا کی خواہشوں اور لذتوں کو محبوب سمجھتا ایک لمحہ کے لیے بھی اس سے صبر نہ کر سکتا۔ اسی میں رات دن مشغول رہتا اور نہ عبادت کر سکتا اور نہ ریاضت اور نہ اللہ عزوجل کو یاد کرتا اور نہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیب اس کو دکھائے پس اس مومن نے ان عیبوں سے توبہ کر لی اور جو کچھ گزشتہ زمانہ میں اس سے قصور واری ہوئی تھی اس پر نادم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کے عیبوں پر بطریق کتاب اور حدیث اور بذریعہ مشائخ کے مطلع کر دیا پس اس کو دنیا وما فیہا سے بے رغبتی حاصل ہو گئی پس جب اس نے ایک عیب پر نظر ڈالی دوسرے عیبوں کو معلوم کر لیا اور یہ جان لیا کہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور عمر عنقریب گزرنے والی ہے۔ دنیا کی نعمتیں زائل ہونے والی اور اس کی رونق بدلنے والی اور اس کے اخلاق برے ہیں۔ دنیا کا ہاتھ ذبح کرنے والا اور اس کا کلام زہر وہ مزہ چکھنے والی پھر چھوڑ دینے والی ہے دنیا کا کوئی ٹھکانا اور جڑ اور عہد نہیں۔ اس میں قیام ایسا ہے جیسے پانی پر عمارت بنانا۔ لہٰذا مسلمان دنیا کو نہ اپنے قلب کا قرار و ٹھیراؤ بناتا ہے اور نہ گھر اس کے بعد وہ مرد مومن ایک درجہ اور ترقی کرتا ہے اور اس کی مضبوطی قوت پکڑتی ہے پس وہ اپنے حق عزوجل

عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَأْخُذُ الْآخِرَةَ أَيْضًا قَرَارًا لِقَلْبِهٖ بَلْ يَتَّخِذُ قُرْبَهٗ مِنْ مَوْلَاهُ قَرَارًا لَهٗ فِيْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهٖ يَبْنِيْ بِسِرِّهٖ وَقَلْبِهٖ دَارًا هُنَاكَ فَحِيْنَئِذٍ لَا تَضُرُّهٗ عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَلَوْ بَنٰى أَلْفًا مِّنَ الدُّوْرِ لِأَنَّهٗ يَبْنِيْ لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ يَمْتَثِلُ أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ وَيُوَافِقُ قَضَاءَهٗ وَقَدَرَهٗ يُقِيْمُهٗ فِيْ خِدْمَةِ الْخَلْقِ وَإِيْصَالِ الرَّاحَةِ إِلَيْهِمْ يُوَاصِلُ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي الطَّبْخِ وَالْخُبْزِ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ ذَرَّةً يَصِيْرُ لَهٗ طَعَامٌ يَخُصُّهٗ لَا يُشَارِكُهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ فَيَكُوْنُ مُفْطِرًا عِنْدَ طَعَامِهٖ صَائِمًا مَجْمُوْعًا عِنْدَ طَعَامِ غَيْرِهٖ الزَّاهِدُ صَائِمٌ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْعَارِفُ صَائِمٌ عَنْ غَيْرِ مَعْرُوْفِهٖ فَهُوَ مَحْمُوْمٌ لَا يَأْكُلُ مِنْ غَيْرِ يَدِ طَبِيْبِهٖ دَاءُهُ الْبُعْدُ وَدَوَاءُهُ الْقُرْبُ صَوْمُ الزَّاهِدِ نَهَارًا وَصَوْمُ الْعَارِفِ نَهَارًا وَلَيْلًا لَا فِطْرَ لِصَوْمِهٖ حَتّٰى يَلْقٰى رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ صَائِمُ الدَّهْرِ دَائِمُ الْحُمّٰى صَائِمُ الدَّهْرِ بِقَلْبِهٖ مَحْمُوْمٌ بِسِرِّهٖ قَدْ عَلِمَ أَنَّ شِفَاءَهٗ لِقَاءُ رَبِّهٖ وَ

کو پہچان لیتا ہے۔ پس وہ آخرت کو بھی اپنے قلب کا قرار و ٹھیراؤ نہیں بناتا بلکہ وہ دنیا و آخرت میں صرف خدا کے قرب کو اپنے لیے ٹھیراؤ قرار دیتا ہے اور وہیں اپنے باطن و قلب کے لیے گھر بنا لیتا ہے۔ اس وقت اس کو دنیا کی عمارت اگرچہ وہ ہزار گھر بھی بنائے کچھ نقصان رساں نہیں کیوں کہ وہ اس کو اپنے غیر کے لیے بناتا ہے نہ خود اپنے واسطے اور وہ اس میں حکم الٰہی کو بجا لاتا ہے اور قضاء و قدر کی موافقت کرتا ہے اس کی عمارت بنانا خدمتِ خلق اور ان کو راحت پہنچانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ کھانا پکانے اور روٹی لگانے میں دن کو رات سے ملا دیتا ہے۔ دوسروں کو کھلا دیتا ہے اور خود اس میں سے ایک ذرہ بھی نہیں کھاتا۔ اس کا طعام تو مخصوص ہے جس میں اس کا کوئی غیر شریک نہیں ہوتا۔ پس وہ اپنی خوراک آنے کے وقت افطار کرتا ہے اور تمام وقت جبکہ غیروں کے کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ وہ روزہ دار رہتا ہے۔ زاہد کھانے اور پینے سے روزہ دار ہوتا ہے اور عارف غیر معروف سے اپنے محبوب کے سوا سب سے صائم رہتا ہے۔ وہ تو مبتلائے بخار ایسا مریض ہے جو طبیب کے ہاتھ کے سوا دوسرے ہاتھ سے کھاتا ہی نہیں۔ دوری محبوب سے اس کی بیماری ہے اور قرب اس کی دوا۔ زاہد کا روزہ دن ہی میں ہوتا ہے اور عارف کا روزہ دن رات۔ اس کے روزہ کا افطار بغیر اللہ کی ملاقات کے ہوتا ہی نہیں۔ عارف عمر بھر کا روزہ دار اور ہمیشہ تپ زدہ رہتا ہے۔ اپنے قلب سے ہمیشہ روزہ دار ہے اور اپنے باطن سے سراسر مبتلائے بخار۔ اس نے یہ یقین جان لیا ہے کہ اس کی شفا رب عزوجل کی ملاقات اور اس کے

قُرْبِهٖ مِنْهُ.

يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَأَخْرِجِ الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ لَا تَخَفْهُمْ وَلَا تَرْجُهُمْ وَلَا تَسْتَأْنِسْ بِهِمْ وَلَا تَسْكُنْ إِلَيْهِمْ، هَرْوِلْ عَنِ الْكُلِّ وَاسْتَمِرَّ مِنْهُمْ كَأَنَّهُمْ مَيْتَاتٌ جِيَفٌ فَإِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا فَقَدْ صَحَّتْ لَكَ الطُّمَأْنِيْنَةُ عِنْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِانْزِعَاجُ عِنْدَ ذِكْرِ غَيْرِهٖ.

قرب میں ہے۔

اے غلام! اگر تو اپنی نجات و بہتری چاہتا ہے پس تو اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈال نہ ان سے ڈر اور نہ ان کا امیدوار بن اور نہ ان سے انس پکڑ اور نہ ان کا امیدوار ٹھیر کر سکون لے۔ کل سے بھاگ اور دور ہو جا اور کل مخلوق کو جو کہ اس رابستہ سے دور ہیں یہ سمجھ لے کہ مردار ہیں۔ جب تیرے لیے یہ حالت درست ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے وقت اطمینان اور غیر اللہ کی یاد کے وقت تیری بے قراری ونفرت درست و صحیح ہو جائے گی۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ

بتیسویں مجلس

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً فِي الْمَدْرَسَةِ حَادِيْ وَعِشْرِيْنَ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ.

۲۱ جمادی الآخرہ ۵۴۵ھ ہجری کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

بَعْدَ كَلَامٍ آخَرَ الْأَمْرُ وَانْتَهِ عَنِ النَّهْيِ وَاصْبِرْ عَلٰى هٰذِهِ الْآفَاتِ وَتَقَرَّبْ بِالنَّوَافِلِ وَقَدْ سُمِّيْتَ مُسْتَيْقِظًا عَامِلًا أُطْلُبِ التَّوْفِيْقَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ اجْتِهَادِكَ وَتَرْكِ تَكَلُّفِ الْحُضُوْرِ بَابَ الْعَمَلِ وَهُوَ الْمُسْتَعْمِلُ لَكَ سَلْهُ تَذَلَّلْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُهَيِّئَ لَكَ أَسْبَابَ

اولاً کچھ ارشاد فرمایا گیا بعدہ یہ کہا۔ امر الٰہی کو بجا لا اور نہی سے باز رہ اور ان آفتوں پر صبر کر اور نوافل کے ذریعہ سے قرب الٰہی حاصل کر۔ تیرا نام بیدار اور کارگزار رکھ دیا جائے گا تو توفیق خیر کا رب عزوجل سے اپنے اجتہاد و کوشش اور گناہ جھلا نے کے چھوڑنے کے ساتھ خواہاں بن تکلیف اٹھا حضوری عمل کا دروازہ ہے اور وہی تجھ کو عامل بنانے والا ہے۔ اسی سے سوال کر اور اس کے سامنے ذلیل رہ یہاں تک کہ وہ تیرے واسطے اطاعت کے سبب

الطَّاعَةِ فَاِنَّهٗ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ هَيَّاَكَ
لَهٗ قَدْ اَمَرَكَ بِالْمُسَارَعَةِ مِنْ
حَيْثُكَ وَتُوَجِّهُهٗ اِلَيْكَ التَّوْفِيْقَ مِنْ
حَيْثِيَّتِهٖ الْاَمْرُ ظَاهِرٌ وَالتَّوْفِيْقُ بَاطِنٌ
النَّهْيُ عَنِ الْمَعَاصِيْ ظَاهِرٌ وَ الْحِمْيَةُ
عَنْهَا بَاطِنَةٌ بِتَوْفِيْقِهٖ تَتَمَسَّكُ وَ
بِحِمْيَتِهٖ وَعِصْمَتِهٖ تَتْرُكُ وَ بِقُوَّتِهٖ
تَصْبِرُ اُحْضُرُوْا عِنْدِيْ بِعَقْلٍ وَّ
ثَبَاتٍ وَّنِيَّةٍ وَّعَزِيْمَةٍ وَ اِزَاحَةِ
التُّهْمَةِ لِيْ وَحُسْنِ الظَّنِّ فِيَّ وَقَدْ
نَفَعَكُمْ مَا اَقُوْلُ وَ فَهِمْتُمْ مَعَانِيَهٗ
يَا مُتَّهِمًا لِيْ غَدًا يَتَبَيَّنُ لَكَ كُلُّ مَا
اَنَا فِيْهِ لَا تُزَاحِمْنِيْ فِيْمَا اَنَا عَلَيْهِ
قَلْبُكَ يَتَكَدَّرُ وَ تَغْلِبُ اَثْقَالُ الدُّنْيَا
عَلٰى رَاْسِيْ وَ اَثْقَالُ الْاٰخِرَةِ عَلٰى
قَلْبِيْ وَ اَثْقَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى
سِرِّيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ مُّعَاوِنٍ مَنْ
يَجْسِرُ يَتَقَدَّمُ اِلَيَّ وَ يُخَاطِرُ بِرَاْسِهٖ
بِحَمْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَحْتَاجُ
اِلٰى مُعَاوَنَةِ اَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ وَ اَحْسِنُوا
الْاَدَبَ مَعَ الْقَوْمِ فَاِنَّهُمْ نُزَّاعُ الْعَشَائِرِ
شَحْنُ الْبِلَادِ وَ الْعِبَادِ بِهِمْ تُحْفَظُ
الْاَرْضُ وَ اِلَّا اَيْشٍ
يَحْفَظُ بِرِيَائِكُمْ وَ نِفَاقِكُمْ فَ

مہیا کر دے۔ بہ تحقیق جب وہ تجھ سے کوئی کام کرانا چاہے گا تو وہ اس کو تیرے لیے مہیا کر دے گا اس نے تجھ کو تیری حیثیت سے جلدی کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ تیری طرف اپنی جانب سے توفیق کو متوجہ کر دے گا۔ امر ظاہر ہے اور توفیق باطن۔ گناہوں سے باز رہنا منع کرنا ظاہر ہے اور ان سے پرہیز کرنا باطن۔ توفیقِ الٰہی سے تو احکام کو بجا لاتا ہے اور اس کی حفاظت و نگہداشت سے تو گناہوں کو چھوڑتا ہے اور اس کی قوت و مدد سے تو صبر اختیار کرتا ہے۔ تم میرے پاس عقل و ثابت قدمی اور نیت اور پختہ ارادہ سے اور مجھ پر تہمت لگانے سے دوری کر کے اور مجھ میں نیک گمان لے کر حاضری دو۔ اس وقت میرا کلام تم کو نفع دے گا اور تم اس کے معنے سمجھو گے۔ اے مجھ پر تہمت لگانے والے کل بروز قیامت میری تمام حالت جس پر میں ہوں تجھ پر ظاہر ہو جائے گی تو مجھے میرے حال پر مزاحمت و جھگڑا نہ کر تیرا قلب مکدر ہو جائے گا اور وہ غالب ہوگا۔ دنیا کے بوجھ میرے سر پر ہیں اور آخرت کے بوجھ میرے قلب پر اور حق عزوجل کے بوجھ (یعنی معرفت و تقرب کا) میرے باطن پر۔ کوئی ہے جو میرا مددگار بنے۔ جرأت و بہادری کر کے میرے آگے بڑھے اور اپنے سر کو خطرہ میں ڈالے۔ میں اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں کہ میں سوائے حق عزوجل کے کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں۔ تم عاقل بنو اور اولیاء اللہ کے ساتھ اچھی طرح ادب سے پیش آؤ کیوں کہ قبیلوں میں سے منتخب و برگزیدہ شہروں اور بندوں کے محتسب جانچ پڑتال کرنے والے ہیں۔ انہیں کی وجہ سے زمین کی حفاظت کی جاتی ہے ورنہ کون ہے جو کہ تمہارے ریا اور نفاق

شِرْكِكُمْ.

اور شرک کی حفاظت کرے۔

يَا مُنَافِقِيْنَ يَا أَعْدَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ يَا حَطَبَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ أَيْقِظْنِيْ وَأَيْقِظْهُمْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْهُمْ كَرِّغْ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِحَنَا لَكَ وَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَالْجَوَارِحُ لِلْعِيَالِ فِيْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالنَّفْسُ لِلْاُخْرٰى وَالْقَلْبُ وَالسِّرُّ لَكَ. اٰمِيْنَ.

اے منافقو! اے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنو: اے دوزخ کا ایندھن بننے والو! سوچو۔ اے اللہ تعالٰی مجھ پر اور ان سب پر توبہ ڈال۔ مجھ کو اور ان کو بیدار کر دے مجھ پر اور ان سب پر رحم فرما۔ ہمارے قلوب اور اعضاء کو اپنے لیے فارغ بنا اور اگر مشغولیت کے سوا علاج نہ ہو پس اعضاء کو امورِ دنیا میں بال بچوں کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و باطن کو اپنے لیے فارغ بنا۔ آمین

يَا غُلَامُ لَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ وَحْدَكَ لَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْ حُضُوْرِكَ اُثْبُتْ بَابَ الْعَمَلِ حَتّٰى يَسْتَعْمِلَكَ لِلْبِنَاءِ اَنْتَ وَالتَّوْفِيْقُ هٰكَذَا اَنْتَ زَوْجُ كَاهِنٍ وَالتَّوْفِيْقُ مُسْتَعْمَلٌ وَصَاحِبُ الْعَمَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَلَّ اَمْرَكَ بِالْمُسَارَعَةِ اِلٰى طَاعَتِهٖ وَهُوَ مِنْهُ التَّوْفِيْقُ.

اے غلام: تجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا حالاں کہ بغیر کیے چارہ نہیں۔ تجھ سے تنہا کچھ نہ ہو سکے گا حالاں کہ تیرے لیے حضوری نہایت ضروری ہے تو عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ کھڑا رہ تاکہ مالک تجھے عمارت کے کام میں لگا لے تیری اور توفیق کی مثال یہاں ہے کہ تو مزدور ہے اور توفیق کام لینے والی اور صاحب عمل اللہ عزوجل۔ اللہ تعالٰی نے تجھ کو اپنی اطاعت کا جلدی اور تیزی کے ساتھ کرنے کا حکم دیا اور یہی توفیق ہے (تو اسے پیدا کر)

وَيْحَكَ قَدْ قَيَّدْتَ نَفْسَكَ بِالْخَوْفِ مِنَ الْخَلْقِ وَالرَّجَاءِ لَهُمْ اَزِلْ هٰذِهِ الْقُيُوْدَ مِنْ رِجْلَيْهَا كَحَتّٰى قَامَتْ اِلٰى خِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَصَارَتْ مُطْمَئِنَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ زُهْدُهَا فِي الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا وَجَمِيْعِ مَا فِيْهَا فَاِنْ كَانَ لَهَا فِي السَّابِقَةِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَهُوَ يَجِيْءُ اِلَيْهَا بِلَا اَمْرِكَ وَلَا طَلَبِكَ وَتُسَمّٰى عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ زَاهِدًا.

تیرے اوپر افسوس کہ تو نے اپنے نفس کو خلق سے خوف اور ان سے امیدواری پر مقید کر رکھا ہے تو ان قیدوں کو نفس کے پیروں سے نکال دے۔ وہ پیر اپنے رب کی خدمت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے اور نفس خدا کی حضوری میں مطمئن ہو جائیگا تو دنیا اور اس کی خواہشوں اور لذتوں اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے اپنے نفس کو فارغ بنا لے۔ زاہد ہو جا۔ پس اگر سابقہ ازلی میں تیرے مقدر میں ان چیزوں میں سے کچھ مقدر ہو لیا ہے۔ پس وہ یقیناً تیری طرف بغیر تیرے دیکھے امر و طلب کے آ جائے گا اور تو اللہ عزوجل کے حضور میں زاہد نام پائے گا اور

وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ وَالْقِسْمُ لَا يَفُوْتُ مَا دُمْتَ مُتَّكِلًا عَلٰى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَا فِيْ يَدَيْكَ لَا يَجِيْئُكَ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ قَالَ بَعْضُهُمْ مَا دَامَ فِي الْجَيْبِ شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْإِتِّكَالِ عَلَى الْأَسْبَابِ وَالْوُقُوْفِ مَعَ الْهَوَسِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالْعَادَاتِ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ فِيْ سَائِرِ الْأَحْوَالِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

وہ تیری طرف نظرِ کرامت سے دیکھنے لگے گا اور جو کچھ مقسوم ہو چکا ہے وہ ہرگز فوت نہ ہوگا۔ تو جب تک اپنی قوت و طاقت اور اپنے مقبوضہ اشیاء پر بھروسہ کرنے والا ہے گا جب تک جیب میں کچھ رہے گا۔ اس وقت تک غیب سے کچھ نہ آئے گا۔ الٰہی ہم اسباب پر بھروسہ کرنے اور ہوا و ہوس وعادتوں کے ساتھ کھڑے رہنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں تمام حالتوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اے رب ہمارے تو ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

تینتیسویں مجلس

اس بیان میں کہ اولیاء اللہ کا دیکھنے والا خدا کا دیکھنے والا ہوتا ہے

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحَدِ بُكْرَةً فِي الرِّبَاطِ ثَالِثَ عِشْرِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ.

مَنْ رَاٰى مُحِبًّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهٖ دَخَلَ عَلَيْهِ بِسِرِّهٖ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ مَوْجُوْدٌ مَرْئِيٌّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ يُرَى الْيَوْمَ وَغَدًا يُرَى الْيَوْمَ بِأَعْيُنِ الْقُلُوْبِ وَغَدًا بِأَعْيُنِ

۲۳ر جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

جس کسی نے اللہ کے محبوب کو دیکھ لیا پس بہ تحقیق اس نے اللہ کو دیکھ لیا جس نے اللہ عزوجل کو اپنے قلب سے دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے اس کی حضوری میں داخل ہو گیا۔ ہمارا رب عزوجل ایک موجود شے ہے دیکھا جا سکتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ عنقریب تم اپنے رب کو ویسے ہی دیکھو گے جیسے کہ تم سورج و چاند کو دیکھتے ہو ازدحام اس کے دیکھنے سے روک نہیں سکتا۔ وہ آج بھی دیکھا جاتا ہے اور کل بھی دیکھا جاتا ہے اور کل روزِ قیامت دھم

رُؤُسِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْمُحِبُّونَ لَهُ رَضُوا بِهِ دُونَ غَيْرِهِ اسْتَعَانُوا بِهِ وَاقْتَصَرُوا عَمَّنْ سِوَاهُ صَارَتْ مَرَارَةُ الْفَقْرِ عِنْدَهُمْ حَلَاوَةً الْفَقْرُ مِنَ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ وَالرِّضَا بِهِ عِنْدَهُمْ وَالتَّنْعِيمُ بِهِ عِنْدَهُمْ غِنَاهُمْ فِي فَقْرِهِمْ نَعِيمُهُمْ فِي أَسْقَامِهِمْ أُنْسُهُمْ فِي وَحْشَتِهِمْ وَقُرْبُهُمْ فِي بُعْدِهِمْ رَاحَتُهُمْ فِي تَعَبِهِمْ طُوبَى لَكُمْ يَا صَبَّارُ يَا رَاضِينَ يَا فَانِينَ عَنْ نُفُوسِهِمْ وَأَهْوِيَتِهِمْ۔

يَا قَوْمُ وَافِقُوهُ وَارْضَوْا بِأَفْعَالِهِ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ لَا تَتَعَالَمُوا وَتَتَعَاقَلُوا عَلَى مَنْ هُوَ أَعْقَلُ مِنْكُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۞ قِفُوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى أَقْدَامِ الْإِفْلَاسِ مِنْ عُقُولِكُمْ وَعُلُومِكُمْ لِتَنَالُوا عِلْمَهُ تَحَيَّرُوا وَلَا تَتَكَبَّرُوا فِيهِ تَحَيَّرُوا فِيهِ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ الْعِلْمُ بِهِ الْحَيْرَةُ أَوَّلًا ثُمَّ الْعِلْمُ ثَانِيًا ثُمَّ الْوُصُولُ إِلَى الْمَعْلُومَاتِ ثَالِثًا الْقَصْدُ ثُمَّ الْوُصُولُ إِلَى الْمَقْصُودِ الْإِرَادَةُ ثُمَّ حُصُولُ الْمُرَادِ اسْمَعُوا وَاعْمَلُوا فَإِنِّي أَفْتِلُ فِي حِبَالِكُمْ أَفْتِلُ حِبَالَكُمُ الرِّخْوَةَ وَأَصِلُ الْمُقْطَعَ مِنْهَا لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا هَمُّكُمْ

کی آنکھوں سے دیکھا جائے گا۔ اس کی مانند و مشابہ کوئی شے نہیں ہے۔ وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ اس کے محبت کرنے والے اس سے راضی ہیں نہ اس کے غیر سے وہ اسی سے مدد چاہتے ہیں اور انہوں نے ماسوی اللہ سے کوتاہ نظری کر لی ہے فقر کا کڑوا پن ان کے نزدیک میٹھا ہے۔ دنیا کا فقر اور اس پر رضامندی اور اس کو نعمت سمجھنا ان کے نزدیک موجود ہے ان کی تونگری ان کے فقر میں ہے اور ان کی نعمت و لذت ان کی بیماریوں میں اور ان کا انس ان کی وحشت میں اور ان کا قرب ان سے دوری میں اور ان کی راحت ان کی تکلیف و مشقت میں۔ اے بلاؤں پر صبر کرنے والو! اے راضی برضا رہنے والو! اے اپنے نفسوں اور خواہشوں سے فنا ہو جانے والو تمہیں مبارک اور خوشخبری ہے۔

اے قوم! تقدیر کے ساتھ موافقت کرو اور جو کچھ افعالِ الٰہی تمہارے اور دوسروں کے بارے میں ہوں ان پر راضی رہو جو ذات کہ تم سب سے زیادہ عاقل ہے تم اس پر اپنا علم و عقل نہ بگھارو۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو الآیۃ تم اس کے روبرو افلاس کے قدموں پر اپنے عقل و علم سے مفلس ہی کر جا کھڑے ہو۔ تہی دست بن جاؤ تاکہ تم اس کے علم کو حاصل کر لو۔ تم متحیر بن جاؤ اور خود پسند نہ ہو اور اس میں متحیر رہو یہاں تک کہ تم کو اس کا علم ہو جائے۔ اوّل حیرت ہے پھر دوبارہ علم۔ پھر سہ بارہ معرفات الٰہی کی طرف پہنچنا۔ اوّل ارادہ ہے۔ پھر مراد کا حاصل ہونا۔ تم سنو اور عمل کرو۔ پس تحقیق میں تمہاری رسیاں بٹتا ہوں تمہاری ڈھیلی رسیوں میں بل دیتا ہوں اور جو رسیاں تمہاری ٹوٹ گئی ہیں ان کو جوڑتا ہوں۔ مجھے تمہارے سوا کوئی فکر نہیں۔

لَيْسَ لِي غَمٌّ إِلَّا غَمُّكُمْ إِنِّي طَائِرٌ أَيْنَمَا سَقَطْتُ لَقَطْتُ الشَّأْنُ فِيكُمْ يَا أَحْجَارًا مُرْمِيَّةً يَا مُقْعِدِيْنَ مُثَقَّلِيْنَ يَا مُقَيَّدِيْنَ بِالنُّفُوْسِ يَا مُعَقَّلِيْنَ بِالْأَهْوِيَةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْحَمْهُمْ.

نہ تمہارے غم کے سوا دوسرا غم۔ میں تو ایک پرند کی مثال ہوں جہاں کہیں گروں گا دانہ چگ لوں گا۔ مجھے تو اے پھینک دیئے گئے پتھرو! اے اپاہجو! نفس و خواہشوں کے پابند و مرت تمہاری ہی فکر ہے۔ اے اللہ مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

چونتیسویں مجلس

۲ر رجب المرجب ۵۴۵ سنہ ہجری المقدس کو منگل کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا :

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَعْدَ كَلَامٍ اَلْقَوْمُ شُغْلُهُمُ الْبَذْلُ وَإِيْجَادُ الرَّاحَةِ لِلْخَلْقِ نَهَّابُوْنَ وَهَبَّابُوْنَ يَنْتَهِبُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَحْمَتِهِ وَيَهَبُوْنَهُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ الْمُضَيَّقِ عَلَيْهِمْ يَقْضُوْنَ الدُّيُوْنَ عَنِ الْمَدِيْنِيْنَ الْعَاجِزِيْنَ عَنْ قَضَائِهِ هُمُ الْمُلُوْكُ لَا مُلُوْكُ الدُّنْيَا فَإِنَّهُمْ يَنْتَهِبُوْنَ وَلَا يَهَبُوْنَ الْقَوْمُ يُؤْثِرُوْنَ بِالْمَوْجُوْدِ وَيَنْتَظِرُوْنَ مِنَ الْمَفْقُوْدِ يَأْخُذُوْنَ مِنْ يَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ اِكْتِسَابُ جَوَارِحِهِمْ لِلْخَلْقِ وَاِكْتِسَابُ قُلُوْبِهِمْ لَهُمْ يُنْفِقُوْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِلْهَوٰى وَأَغْرَاضِ النَّفْسِ

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بعد کچھ تقریر کے ارشاد فرمایا اولیاء اللہ مردانِ خدا کا شغل خرچ کرنا اور مخلوق کے لیے راحت پہنچانا ہے۔ وہ لوٹنے والے، بخشنے والے ہیں۔ خدا کے فضل و رحمت سے ان کو جو کچھ ملتا ہے اسے وہ لوٹ لیتے ہیں اور اس کو فقیروں اور مسکینوں پر جو کہ تنگدست ہوتے ہیں ہبہ کر دیتے ہیں۔ قرضداروں کے قرضوں کو جن کی ادا سے وہ خود عاجز ہوتے ہیں یہ اولیاء اللہ ادا کر دیتے ہیں۔ وہ بھی بادشاہ ہیں لیکن نہ دنیا کے سے بادشاہ کیونکہ بادشاہانِ دنیا لوٹتے ہیں اور قوم کو دیتے نہیں اس کو لٹاتے نہیں۔ اولیاء اللہ موجود شے کو خرچ کر دیتے ہیں اور مفقود شے کے حاصل ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ وہ جو کچھ لیتے ہیں حق عزوجل کے ہاتھ سے لیتے ہیں نہ کہ مخلوق کے ہاتھوں سے ان کے اعضاء کی کمائی خلق اللہ کے لیے ہوتی ہے اور قلب کی کسب و کمائی اپنی ذات کے لیے وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اللہ عزوجل کے لیے خرچ کرتے ہیں نہ کہ خواہش اور اعراض

لا للحمد والصناعة وتورعنك التكبر على
الحق عز وجل وعلى الخلق فانه من
صفات الجبابرة الذين يكبهم الله عز
وجل على وجوههم في نار الجحيم
إذا غضبت الحق عز وجل فقد
تكبرت عليه إذا أذن المؤذن فلم
تجبه بقيامك إلى الصلاة فقد
تكبرت عليه إذا ظلمت أحدا من
خلقه فقد تكبرت عليه تب إليه
واخلص في توبتك قبل أن يهلكك
بأضعف خلقه كما أهلك
نمرود وغيره من الملوك لما
تكبروا عليه أذلهم بعد العز
أفقرهم بعد الغنى عذبهم بعد
النعمة كونوا من المتقين
الشرك في الظاهر والباطن الظاهر
عبادة الأصنام والباطن الاتكال
على الخلق ورؤيتهم في الضر
والنفع وفي العالم من يكون
الدنيا بيده ولا يحبها يملكها
ولا تملكه يحبه ولا يحبها
تسعى خلفه ولا يسعى
خلفها يستخدمها ولا
تستخدمه يفرقها ولا تفرقه
قد صح قلبه لله عز وجل

نفسانی اور حصولِ تماشے کے لیے تو حق عز وجل پر غرور کرنا چھوڑ دے
کیوں کہ غرور ان متکبروں کی صفتوں میں سے ہے جن کو اللہ عز
وجل دوزخ کی آگ میں منہ کے بل اٹھا کر ڈال دے گا جب
کہ تو نے حق عز وجل کو غصہ میں کیا (اس کی مخالفت اختیار کی)
پس بہ تحقیق تو نے اس پر تکبر کیا۔ جب مؤذن نے اذان دی
اور تو اذان پر نماز کے لیے نہ کھڑا ہوا پس تحقیق تو نے اللہ
پر تکبر کیا اور جب تو نے کسی پر مخلوقِ الٰہی میں سے ظلم
کیا پس تحقیق تو نے اللہ پر تکبر کیا۔ تو توبہ کر اور توبہ با اخلاص کر
اس سے پہلے کہ خدا تعالیٰ تجھ کو مثل نمرود وغیرہ بادشاہوں
کے جب کہ انہوں نے خدا پر تکبر کیا تھا ضعیف و عاجز مخلوق
کے ذریعہ سے ہلاک کر دے توبہ با اخلاص کر لے۔ جب
انہوں نے غرور کیا اللہ عز وجل نے ان کو عزت دینے کے
بعد ذلیل کر دیا۔ امارت کے بعد انہیں فقیر بنا دیا۔ نعمت دینے
کے بعد انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا۔ زندگی کے بعد انہیں
موت دے دی۔ تو شرک ظاہری و باطنی کے چھوڑ دینے والوں
پرہیزگاروں میں سے ہو جا۔ بتوں کی پرستش ظاہری شرک ہے
اور مخلوق پر اعتماد کرنا اور ان کو ضرر رساں اور نفع رساں سمجھنا
شرک باطنی ہے۔ مثلاً دنیا اور دنیا میں وہ لوگ بھی ہیں کہ جن کے
ہاتھ میں دنیا ہوتی ہے اور وہ اس کی محبت نہیں کرتے وہ
دنیا کے مالک ہوتے ہیں اور دنیا ان کی مالک نہیں ہوتی
دنیا اس کی محبت کرتی ہے اور وہ اس کی محبت نہیں کرتے
دنیا ان کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ اس کے پیچھے نہیں
دوڑتے۔ وہ دنیا کو خدمت گار بناتے ہیں اور دنیا ان کو خدمت
گار نہیں بناتی وہ اس سے جدائی کرتے ہیں اور دنیا ان سے
جدا نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے قلب کو اللہ عز وجل کیلیے

عَزَّوَجَلَّ وَلَا یَقْدِرُ الدُّنْیَا تُفْسِدُهٗ فَیَتَصَرَّفُ فِیْهَا وَلَا تَتَصَرَّفُ فِیْهِ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَالَ لَاخَیْرَ فِی الدُّنْیَا اِلَّا لِمَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَاَشَارَ بِاَنَّهٗ یُفَرِّقُهَا بِیَدَیْهِ فِیْ وُجُوْهِ الْبِرِّ وَالصَّلَاحِ خُذُوا الدُّنْیَا فِیْ اَیْدِیْکُمْ لِمَصَالِحِ عِیَالِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَخْرِجُوْهَا مِنْ قُلُوْبِکُمْ فَلَاجَرَمَ لَا تَضُرُّکُمْ لَا یَغُرُّکُمْ نَعِیْمُهَا وَزِیْنَتُهَا فَعَنْقَرِیْبٍ تَذْهَبُوْنَ وَتَذْهَبُ بَعْدَکُمْ۔

درست کریا ہے اور دنیا اُن کے فاسد کرنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور دنیا اُن میں تصرف نہیں کر سکتی اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے نکوکار مرد کے لیے نیک مال اچھا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا۔ دنیا اُسی کے لیے بہتر ہے جو کہ اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خرچ کرتا رہے اشارہ کرکے بتایا کہ ایسے اور ایسے اُس کی تقسیم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہو۔ تم دنیا کو مخلوق کی نفع رسانی کے لیے اپنے ہاتھوں میں لو اور اُس کو اپنے قلب سے نکال دو ایسی حالت میں یقیناً دنیا تم کو ضرر نہ پہنچا سکے گی اور نہ اُس کی نعمت و زینت تم کو دھوکہ دے سکے گی پس عنقریب دنیا سے تم بھی چلے جاؤ گے اور وہ بھی تمہارے بعد فنا ہو جائے گی۔

یَاغُلَامُ لَاتَسْتَغْنِ عَنِّیْ بِرَاْیِكَ فَاِنَّكَ تَضِلُّ مَنِ اسْتَغْنٰی بِرَاْیِهٖ ضَلَّ وَذَلَّ وَزَلَّ اِذَا اسْتَغْنَیْتَ بِرَاْیِكَ حُرِمْتَ الْهِدَایَةَ وَالْحِمَایَةَ لِاَنَّكَ مَا طَلَبْتَهَا وَلَا دَخَلْتَ فِیْ سَبَبِهَا تَقُوْلُ اَنَا مُسْتَغْنٍ عَنْ عِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَتَدَّعِی الْعِلْمَ فَاَیْنَ الْعَمَلُ وَمَا تَاْثِیْرُ هٰذِهِ الدَّعْوٰی مَا مِصْدَاقُهَا اِنَّمَا تَتَبَیَّنُ صِحَّةُ دَعْوَاكَ لِلْعِلْمِ بِالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْبَلَاءِ

اے غلام اپنی رائے پر بھروسہ کرکے مجھ سے بے پروا نہ بن کیوں کہ تو گمراہ ہو جائے گا۔ جس نے اپنی رائے پر بھروسہ کیا وہ گمراہ ہوا اور ذلیل ہوا اور لغزش کھائی۔ جب تو اپنی رائے پر بھروسہ کرکے بے پرواہ ہو جائے گا تو تو ہدایت وحمایت سے محروم ہو جائے گا کیوں کہ تو نے ہدایت کو طلب ہی نہ کیا اور نہ تو اُس کے سبب میں داخل ہوا۔ تو کہتا ہے کہ میں عالموں کے علم سے بے پروا ہوں حالانکہ تو علم کا مدعی ہے یہ تو بتا عمل کہاں ہے اور اُس کا اثر اور سچائی کہاں ہے۔ تیرا دعویٰ علم کا صحیح ہونا عمل اور اخلاص اور مصیبت پر صبر کرنے

وَاَنْ لَّا تَتَغَيَّرَ وَلَا تَجْزَعَ وَلَا تَشْكُوا
اِلَى الْخَلْقِ اَنْتَ اَعْمٰى كَيْفَ تَدَّعِى الْبَصَرَ
اَنْتَ سَقِيْمُ الْفَهْمِ كَيْفَ تَدَّعِى الْفَهْمَ
تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دَعْوَاكَ
الْكَاذِبَةِ وَعَلَيْكَ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ
تُعْرِضُ عَنِ الْكُلِّ وَتَطْلُبُ خَالِقَ
الْكُلِّ مَا عَلَيْكَ مِمَّنِ انْكَسَرَ وَ
انْجَبَرَ وَهَلَكَ اَوْ مَلَكَ عَلَيْكَ
بِخُوَيْصَّةِ نَفْسِكَ اِلٰى اَنْ تَطْمَئِنَّ
وَتَعْرِفَ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ
اِلْتَفِتْ اِلٰى غَيْرِكَ عَلَيْكَ بِجَادَّةِ
مُرَادِهٖ اُطْلُبْ صُحْبَتَهٗ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكَ بِالتَّقْوٰى وَ
التَّجْرِيْدِ وَالتَّفْرِيْدِ عَمَّنْ سِوَاهُ
عَلَيْكَ بِالْمَحْوِ اَبَدًا لَا تُثْبِتَنَّ
نَفْسَكَ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا فِى الْاَوَامِرِ
وَالنَّوَاهِىْ فَاِنَّهٗ هُوَ اَثْبَتَكَ فِيْهَا
يَا رِجَالُ وَيَا نِسَاءُ قَدْ اَفْلَحَ
مِنْكُمْ مَنْ كَانَ مَعَهٗ ذَرَّةٌ مِنَ
الْاِخْلَاصِ ذَرَّةٌ مِنَ التَّقْوٰى ذَرَّةٌ
مِنَ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ اِنِّىْ اَرَاكُمْ
مَفَالِيْسَ۔

سے ظاہر ہوگا اور اس سے کہ تیری حالت میں کبھی تغیر نہ آئے اور تو ہائے وائے نہ کرے اور مصیبت پر خلق سے شکایت نہ کرے۔ تو اندھا ہو کر بینائی کا دعویٰ کس طرح کرتا ہے۔ تو کم عقل و کج فہم ہو کر عقل و فہم کا کیسے دعویٰ کرتا ہے۔ تو اپنے جھوٹے دعویٰ سے خدا کی طرف سے توبہ کر رجوع لا اور اس کے سوا سب کو چھوڑ دے۔ تمام مخلوق سے اعراض کر اور کل کے خالق کو طلب کر تجھے کیا کوئی ٹوٹے یا جڑے اور کوئی ہلاک ہو یا مالک بنے تیری بلا سے تو صرف اپنے نفس کی خبر لے یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو جائے اور رب عزوجل کی معرفت حاصل کرے اس وقت تو غیر کی طرف متوجہ ہونا تو اپنے مقصود کے راستہ پر چل خدا کو ڈھونڈ اسی کی صحبت دنیا و آخرت میں طلب کر تقوٰی اور ماسوی اللہ سے یکسوئی و تنہائی کو اختیار کر تو ہمیشہ کے لیے محو ہو جا۔ تو اپنے نفس کو اوامر و نواہی (احکام شرعی) کے سوا کسی چیز میں موجود نہ سمجھ محویت میں رہ۔ کیوں کہ خدائے تعالیٰ نے تجھے اس کے لیے قائم کیا ہے اے مردو! اور اے عورتو! تم میں سے وہی نجات پائے گا جس کے پاس ایک ذرہ اخلاص کا ایک اور ذرہ تقوٰی کا اور صبر و شکر کا ہوگا میں تو تم کو مفلس و محتاج دیکھتا ہوں۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

پینتیسویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

وَيْحَكُمْ يَا مُتَكَبِّرِيْنَ عِبَادَاتُكُمْ لَا تَدْخُلُ الْاَرْضَ اِنَّمَا يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَعَلَى الْمُلْكِ احْتَوٰى وَعِلْمُهُ مُحِيْطٌ بِالْاَشْيَاءِ مُبْدِعٌ سَبْعُ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا يُمْكِنُنِيْ مَحْوُهَا لِاَجْلِ جَهْلِكَ وَرُعُوْنَتِكَ تُفْزِعُنِيْ بِسَيْفِكَ مَا اَفْزَعُ تُرَغِّبُنِيْ فِيْ مَالِكَ مَا اَرْغَبُ اِنَّمَا اَخَافُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اَخَافُ غَيْرَهٗ اَرْجُوْهُ وَلَا اَرْجُوْ غَيْرَهٗ اَعْبُدُهٗ وَلَا اَعْبُدُ غَيْرَهٗ اَعْمَلُ لَهٗ وَلَا اَعْمَلُ لِغَيْرِهٖ رِزْقِيْ عِنْدَهٗ وَبِيَدِهٖ كُلٌّ لَّهٗ الْعَبْدُ وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاهُ وَذُكِرَ اَنَّهٗ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ قَدْرُ خَمْسِمِائَةِ نَفْسٍ وَّتَابَ اَكْثَرُ مِنْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا وَقَالَ هٰذَا مِنْ بَرَكَاتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے روز بوقت صبح ۵ رجب ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں فرمایا۔

اے غرور کرنے والو! تم پر افسوس ہے تمہاری عبادتیں زمین میں داخل نہیں ہوتی ہیں بلکہ آسمان پر چڑھتی ہیں۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے الیہ یصعد الآیہ پاک کلمہ اور عمل صالح خدا ہی کی طرف چڑھتے ہیں۔ ہمارا رب عزوجل عرش پر مستوی اور ملک پر حاوی ہے اور اس کا علم چیزوں کو احاطہ کرنے والا ہے وہ بغیر خاکے کے ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے سات آیتیں قرآن مجید میں اس مضمون کی ہیں تیری جہالت اور رعونت کی وجہ سے مجھ کو ان کے محو کرنے کی طاقت و قدرت نہیں ہے میں ان کو مٹا نہیں سکتا۔ تو اپنی تلوار سے مجھے ڈراتا ہے میں نہیں ڈرتا تو مجھ کو اپنے مال کی رغبت دیتا ہے میں رغبت کرنے والا نہیں ہوں میں تو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں اور غیر اللہ کا خوف نہیں کرتا اور اسی سے امید رکھتا ہوں اور اس کے غیر کی عبادت نہیں کرتا اسی کے لیے عمل کرتا ہوں اور غیر اللہ کے لیے عمل نہیں کرتا میرا رزق اسی کے پاس اور اسی کے قبضہ میں ہے ہر شے اسی کی ہے بندہ اور جس چیز کا وہ بندہ مالک ہے سب مولیٰ ہی کا ہے اور ذکر فرمایا کہ آپ کے ہاتھ پر پانچ سو آدمی ایمان لائے اور بیس ہزار سے زیادہ نے میرے ہاتھ پر توبہ کی پھر فرمایا یہ سب کچھ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکتوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا بجز اس رسول کے جس کو وہ

ف رسول غیب جانتے ہیں اور علم غیب کی دو قسمیں ہیں حقیقی و اضافی حقیقی غیب خدا تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ۱۲۔

مِنْ رَّسُوْلِ الْغَيْبِ عِنْدَهٗ فَاقْرُبْ مِنْهُ حَتّٰى تَرَاهُ وَتَرٰى مَا عِنْدَهٗ دَعْ اَهْلَكَ وَمَالَكَ وَبَلَدَكَ وَذَرْ زَوْجَتَكَ وَاَوْلَادَكَ وَاَخْرِجْ عَنْهُمْ بِقَلْبِكَ وَدَعِ الْكُلَّ وَسِرْ اِلٰى بَابِهٖ اِذَا وَصَلْتَ اِلٰى بَابِهٖ فَلَا تَشْتَغِلْ بِغِلْمَانِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَمُلْكِهٖ اِنْ قَدَّمُوْا لَكَ طَبَقًا فَلَا تَاْكُلْ اِنْ اَسْكَنُوْكَ فِيْ حُجْرَةٍ فَلَا تَسْكُنْ اِنْ زَوَّجُوْكَ فَلَا تَتَزَوَّجْ لَا تَقْبَلْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَلْقَاهُ كَمَا اَنْتَ بِثِيَابِكَ وَنَعْلَيْكَ وَغُبَارِ سَفَرِكَ وَشَعَثِكَ فَيَكُوْنُ هُوَ الْمُغَيِّرُ عَلَيْكَ الْمُطْعِمُ الْمُسْقِيُ الْمُؤْنِسُ لِوَحْشَتِكَ الْمُفَرِّحُ لَكَ الْمُرِيْحُ لِتَعَبِكَ الْمُؤَمِّنُ لِخَوْفِكَ يَكُوْنُ بِقُرْبِهٖ لَكَ غِنَاكَ وَبِرُؤْيَتِهٖ لَكَ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ وَلِبَاسُكَ مَا مَعْنٰى تَوَلِّى الْخَلْقِ هُوَ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ لَهُمْ وَالسُّكُوْنُ اِلَيْهِمْ وَالثِّقَةُ بِهِمْ هٰذَا مَعْنٰى تَوَلِّى الْخَلْقِ

منتخب فرمالے اُس کو علم غیب دیتا ہے غیب حقیقی اُسی کے پاس ہے پس تو اللہ سے قرب حاصل کرتا کہ تو اللہ کو بھی دیکھے اور اُن چیزوں کو بھی جو اُس کے پاس ہیں اور اپنے اہل و مال اور اپنے شہر اور جورو اور اولاد سے علیحدہ ہو جا اُن کو اپنے قلب سے نکال دے سب کو چھوڑ دے اور رب تعالیٰ کے دروازہ پر پہنچ جا ۔ پس تو اُس کے غلاموں اور سلطنت اور ملک کی طرف مشغول نہ ہو اگر وہ تیرے سامنے ازخود طبق لائیں پس تو اُس کو نہ کھا اگر وہ تجھے کسی حجرہ میں ٹھہرائیں پس تو اُس میں نہ ٹھہر اگر وہ تیرا نکاح کرنا چاہیں پس تو نکاح نہ کر تو اُن میں سے کسی شے کو قبول نہ کر جب تک کہ تو اپنے سفر کے کپڑوں اور جوتیوں اور غبار سفر اور اپنے پریشان بالوں کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرے کسی طرف توجہ نہ کر اس حالت پر خدا تعالیٰ ہی تیری حالت بدلنے والا کھلانے والا سیراب کرنے والا تیری وحشت کا مونس تجھے خوش کر دینے والا تیری تکان کو راحت سے بدلنے والا تیرے خوف کو امن سے بدلنے والا ہو جائے گا اس کا قرب تیرے لیے غنا اور اُس کا دیدار تیرا کھانا اور پینا اور تیرا لباس ہو جائے گا مخلوق سے دوستی رکھنے کے معنی کیا ہیں ان سے ڈرنا ان سے امیدواری کرنا اور اُن کی طرف جھکنا اور اُن پر بھروسہ کرنا مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہی مطلب ہے جس کی ممانعت ہے۔

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

چھتیسویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ عَشِيَّةً فِيْ

منگل کے دن شام کے وقت دوسری رجب

اَلْمَدْرَسَةِ ثَانِیْ رَجَبَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ
بَعْدَ کَلَامٍ هٰذِهِ الدُّنْیَا سُوْقٌ بَعْدَ
سَاعَةٍ لَایَبْقٰی فِیْهِ اَحَدٌ عِنْدَ مَجِیْءِ اللَّیْلِ
یَذْهَبُ اَهْلُهٗ مِنْهُ اِجْتَهِدُوْا اَنَّکُمْ لَا
تَبِیْعُوْنَ وَلَا تَشْتَرُوْنَ فِیْ هٰذَا السُّوْقِ
اِلَّا مَا یَنْفَعُکُمْ غَدًا فِیْ سُوْقِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ
النَّاقِدَ بَصِیْرٌ تَوْحِیْدُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
اَلْاِخْلَاصُ فِی الْعَمَلِ لَهٗ هُوَ الْمُنَافِقُ هُنَاكَ
وَهُوَ قَلِیْلٌ عِنْدَکُمْ یَا غُلَامُ کُنْ عَاقِلًا
وَّلَا تَسْتَعْجِلْ فَاِنَّهٗ مَا یَقَعُ بِیَدِكَ
شَیْءٌ بِعُجْلَتِكَ لَا تَجِیْءُ وَقْتُ الْغُرُوْبِ.
وَوَقْتُ الصُّبْحِ فَهَلَّا صَبَرْتَ وَتَشَاغَلْتَ
حَتّٰی تَجِیْءَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَتَنَالَ مَا
تُرِیْدُ کُنْ عَاقِلًا وَّتَاَدَّبْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَخَلْقِهٖ تَظْلِمُ الْخَلْقَ وَتَطْلُبُ
مِنْهُمْ مَا لَیْسَ لَكَ عِنْدَ هُمْ لَا کَلَامَ حَتّٰی
یَاْتِیَ التَّوْقِیْعُ اِلَی الْوَکِیْلِ فَحِیْنَئِذٍ تَرَی
الْعَطَاءَ قَبْلَ التَّوْقِیْعِ لَا تُعْطٰی ذَرَّةً
لَا یُعْطُوْنَكَ ذَرَّةً وَّلَا ذَرَّةً وَّلَا نَجْرًا وَّلَا قَطْرَةً اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَوْقِیْعِهٖ وَاِلْهَامِهٖ
لِقُلُوْبِهِمْ کُنْ عَاقِلًا هٰذَا هُوَ الْعَقْلُ اَثْبِتْ
مَکَانَكَ بَیْنَ یَدَیِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ عِنْدَهٗ وَ
بِیَدِهٖ.
وَیْحَكَ بِاَیِّ وَجْهٍ تَلْقَاهُ غَدًا

۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اولاً کچھ کلام کیا پھر فرمایا گیا یہ دنیا بازار ہے۔ ایک ساعت کے بعد اس میں کوئی شخص بھی باقی نہیں رہیگا۔ رات کے آتے ہی سب بازار والے اس سے چلے جائیں گے اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار میں تم ایسی خرید و فروخت کرو جو تمہیں آخرت کے بازار میں نفع دے عاقبت کا خیال رکھو۔ کیوں کہ پرکھنے والا خدائے تعالیٰ ہے جو کہ بصیر ہے آخرت کے بازار میں چلنے والا سکہ اللہ عزوجل کی توحید اور عملوں میں خلوص ہے اور وہ تمہارے پاس بہت تھوڑا ہے۔ اے غلام عاقل بن اور جلد بازی نہ کر کیوں کہ تیری عجلت سے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا مغرب کا وقت صبح کے وقت نہیں آجاتا پس تو صبر کیوں نہیں کرتا اور کسی کام میں مشغول کیوں نہیں ہو جاتا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے اور تو وقت پر نماز پڑھے اور جو تیرا ارادہ ہے تو اس کو پالے۔ عاقل بن اور حق عزوجل اور اس کی خلق کے ساتھ ادب سیکھ تو خلق پر ظلم کرتا ہے ان سے وہ چیز طلب کرتا ہے جو کہ ان کے پاس نہیں ہے وکیل کی بات اس وقت تک مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ اس کو وکالت کا پروانہ نہ ملے پس اس کے بعد تو عطا و بخشش دیکھے گا۔ قبل سند تجھے ایک ذرہ بھی نہ دیا جائے گا۔ وہ یعنی مخلوق تجھے ایک ذرہ اور نہ کوئی تھیلی اور نہ دریا اور نہ قطرہ کچھ بھی بغیر اذن الٰہی اور بغیر فرمان الٰہی اور بغیر اس کے کہ وہ ان کے دلوں میں الہام کرے نہ دیں گے تو عاقل بن یہی عقل ہے تو اللہ کے روبرو اپنی جگہ پر جما رہ کیونکہ رزق تو اللہ کے نزدیک مقسوم ہے اور اسی کے قبضہ میں ہے۔

تجھ پر افسوس کل بروز قیامت تو خدا سے کس منہ سے ملے گا۔

وَاَنْتَ تُنَازِعُهٗ فِی الدُّنْيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقْبِلٌ عَلٰى خَلْقِهٖ مُشْرِكٌ بِهٖ تُنْزِلُ حَوَائِجَكَ بِهِمْ وَتَتَّكِلُ فِی الْمُهِمَّاتِ عَلَيْهِمْ اَلْحَاجَةُ اِلَى الْخَلْقِ عُقُوْبَةٌ لِاَكْثَرِ السَّائِلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مَا خَرَجُوْا اِلَى السُّؤَالِ اِلَّا بِذُنُوْبِهِمْ وَالْاَقَلُّ مِنْهُمْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِلَا كَرَاهَةٍ فِیْ حَقِّهِمْ اِذَا سَاَلْتَ وَاَنْتَ مُعَاقَبٌ تَكُوْنُ مَحْرُوْمًا يَمْنَعُكَ الْعَطَاءُ۔

حالانکہ تو اس سے دنیا میں جھگڑتا ہے اس سے روگردانی کرنے والا اس کی مخلوق پر توجہ کرنے والا اس کے ساتھ شرک کرنے والا ہے اپنی حاجتوں کو تو مخلوق پر پیش کرتا ہے اور ان پر مصیبتوں میں مخلوق کی طرف حاجت لے جانا اکثر سائلوں کے لیے عذاب ہے کیوں کہ وہ سوال کی طرف نہیں نکالے گئے مگر بسبب اپنے گناہوں کے اور ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جن کے حق میں سوال مکروہ نہ ہو جب تو ایسی حالت میں سائل بنا کر تو مبتلاء عذاب ہے تو تو محروم رہے گا اور وہ اپنی عطا کو تجھ سے روک دے گا۔

يَا غُلَامُ الْاَوْلٰى عِنْدِیْ فِیْ حَالِ ضُعْفِكَ اَنْ لَّا تَطْلُبَ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ لَكَ شَیْءٌ لَا تَعْرِفُ وَلَا تُعْرَفُ لَا تَرٰى وَلَا تُرٰى وَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُعْطِیَ وَلَا تَاْخُذَ فَافْعَلْ وَتَخْدِمُ وَلَا تَطْلُبِ الْخِدْمَةَ مِنْ غَيْرِكَ فَافْعَلْ اَلْقَوْمُ عَمِلُوْا لَهٗ وَمَعَهٗ فَاَرَاهُمْ عَجَائِبَهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَرَاهُمْ لُطْفَهٗ بِهِمْ وَتَوَلِّيَهٗ لَهُمْ۔

اے غلام میرے نزدیک یہ اولیٰ ہے کہ تو اپنے ضعف کی حالت میں کسی سے کچھ طلب نہ کرے اور نہ تیرے پاس کچھ ہو۔ نہ تو کسی کو پہچانے اور نہ تجھے کوئی پہچانے نہ تو کسی کو دیکھے اور نہ تجھے کوئی دیکھے اور اگر تجھ میں قدرت ہو کہ تو دوسروں کو دے سکے اور خود نہ لے پس کر گزر۔ اور دوسروں کی خدمت کر سکے اور دوسروں سے خدمت طلب نہ کرے۔ پس ایسا کر اولیاء اللہ نے اللہ کے لیے اور اللہ کے ساتھ عمل کیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا و آخرت میں اپنے عجائبات دکھائے ان کو اپنا لطف اور ان کو دوست رکھنا ملاحظہ کرا دیا۔

يَا غُلَامُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ اِسْلَامٌ فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اِيْمَانٌ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ اِيْمَانٌ فَلَا يَكُوْنُ لَكَ اِيْقَانٌ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ اِيْقَانٌ فَمَا يَكُوْنُ لَكَ مَعْرِفَةٌ لَهٗ وَعِلْمٌ بِهٖ هٰذِهٖ دَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ اِذَا صَحَّ لَكَ

اے غلام جب تیرے پاس اسلام نہ ہو گا پس تیرے پاس ایمان بھی نہ ہو گا اور جب ایمان نہ ہو گا پس تیرے پاس ایقان بھی نہ ہو گا اور جب تجھے ایقان نہ ہو گا پس تجھے معرفتِ الٰہی اور خدا کا علم بھی حاصل نہ ہو گا یہ سب امور درجہ بدرجہ حاصل ہوتے ہیں ان کے درجہ اور طبقہ ہیں۔ جب تیرا ایمان

اَلْاِسْلَامُ صَحَّ لَكَ الْاِسْتِسْلَامُ كُنْ مُسْلِمًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ وَالْمُلَازَمَةِ لَهُ سَلِّمْ لَهُ فِيْ حَقِّكَ نَفْسِكَ وَغَيْرِكَ اَحْسِنِ الْاَدَبَ مَعَهُ وَمَعَ خَلْقِهٖ لَا تَظْلِمْ نَفْسَكَ وَلَا غَيْرَكَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الظُّلْمُ يُظْلِمُ الْقَلْبَ وَيُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالصَّحَائِفَ لَا تَظْلِمْ وَلَا تُعَاوِنْ ظَالِمًا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الظَّلَمَةُ اَيْنَ اَعْوَانُ الظَّلَمَةِ اَيْنَ مَنْ بَرٰى لَهُمْ قَلَمًا اَيْنَ مَنْ لَاقَ لَهُمْ دَوَاةً اِجْمَعُوْهُمْ وَاجْعَلُوْهُمْ فِيْ تَابُوْتٍ مِّنْ نَّارٍ اُهْرُبْ مِنَ الْخَلْقِ۔ وَاجْهَدْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَظْلُوْمًا وَّلَا ظَالِمًا وَاِنْ قَدَرْتَ فَكُنْ مَظْلُوْمًا وَلَا تَكُنْ ظَالِمًا مَقْهُوْرًا وَّلَا قَاهِرًا نُصْرَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَظْلُوْمِ وَلَاسِيَّمَا اِذَا لَمْ يَجِدْ نَاصِرًا مِّنَ الْخَلْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا ظُلِمَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَاصِرًا غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ يَقُوْلُ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

اسلام درست ہو جائے گا تو تیری فرماں برداری خدا کے لیے درست ہو جائے گی جو کہ استسلام ہے تو اپنی تمام حالتوں میں حدود شرعیہ کی محافظت اور اسی کی پابندی کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے سپرد و حوالہ کر دینے والا ہو تو اپنا اور غیروں کا معاملہ اسی کو سونپ دے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن ادب کر اپنے نفس اور اپنے غیر پر ظلم نہ کر کیوں کہ ظلم دنیا و آخرت میں اندھیریوں کا مجموعہ ہے ظلم قلب کو تاریک کر دیتا ہے اور چہرہ اور صحیفوں کو سیاہ بنا دیتا ہے تو نہ خود ظلم کر اور نہ کسی ظالم کی مدد کر اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ندا کرنے والا ندا کرے گا۔ کہاں ہیں ظالم کہاں ہیں ظالموں کے مددگار۔

کہاں ہیں وہ جنہوں نے ان کے لیے قلم بنایا تھا کہاں ہیں وہ جنہوں نے ان کی دوات میں صوف ڈالا تھا ان سب کو جمع کرو اور ان سب کو آگ کے تابوت میں ڈال دے تو خلق سے بھاگ کنارا اختیار کر اور اس بات کی کوشش کر کہ تو نہ مظلوم ہو اور نہ ظالم اور اگر تجھ سے ہو سکے تو مظلوم بن (دوسرے ظلم کریں اس پر صبر کرتا رہ) اور ظالم نہ بن مقہور رہو اور قاھر نہ بن۔ مظلوم کے لیے حق عز و جل کی مدد ہے خصوصاً جب کہ اس کا کوئی مخلوق میں سے مددگار نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جب اس آدمی پر ظلم کیا جا دے جو کہ خدا کے سوا اپنا کوئی اور مددگار نہیں پاتا پس بہ تحقیق اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے مظلوم بندہ میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ بعد کچھ عرصہ کے ہو۔

الصَّبْرُ سَبَبٌ لِلنُّصْرَةِ وَالرِّفْعَةِ وَالْعِزَّةِ۔

صبر مدد اور بلندی اور عزت حاصل کرنے کا سبب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الصَّبْرَ مَعَكَ وَنَسْأَلُكَ التَّقْوٰى وَالْكِفَايَةَ وَالْفَرَاغَ مِنَ الْكُلِّ وَالْاِشْتِغَالَ بِكَ وَرَفْعَ الْحُجُبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اِنْكَمُوْا الْوَسَائِطَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ فَاِنَّ وُقُوْفَكُمْ مَعَهَا هَوَسٌ لَا مُلْكَ وَلَا سُلْطَانَ وَلَا غِنٰى وَلَا عِزَّ اِلَّا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ۔

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے تیرے ساتھ صبر کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے پرہیز گاری اور کفایت اور ہر شے سے فراغت اور تیرے ساتھ مشغول ہونا اور اُن پردوں کا جو ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہیں اُٹھ جانا طلب کرتے ہیں۔ اے بندو تمہارے اور خدا کے درمیان جو واسطے ہیں تم اُن کو اُٹھا دو کیوں کہ اُن وسائط کے ساتھ ٹھہرنا ہوس ہی ہوس ہے۔ بادشاہت اور حکومت اور غنا امیری و عزت اللہ عزوجل کے واسطے ہی ہے۔

يَا مُنَافِقُ اِلٰى مَتٰى تُرَائِيْ وَتُنَافِقُ اَيْشٍ يَقَعُ بِيَدِكَ مِمَّنْ تُنَافِقُ لِاَجْلِهٖ وَيْلَكَ اَمَا تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تُؤْمِنُ بِلِقَائِهٖ عَنْ قَرِيْبٍ تَعْمَلُ عَمَلًا لَهٗ وَبَاطِنُهٗ لِغَيْرِهٖ تُخَادِعُهٗ وَتَسْتَجِيْبُهٗ بِحِلْمِهٖ بِكَ اِرْجِعْ وَتُبْ اِلَيْهِ اَمْرَكَ وَاَصْلِحْ نِيَّتَكَ لَهٗ اِجْهَدْ اَنْ لَّا تَاْكُلَ لُقْمَةً وَلَا تَمْشِيَ خُطْوَةً وَلَا تَعْمَلَ شَيْئًا فِي الْجُمْلَةِ اِلَّا بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ تَصْلُحُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا فَكُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهٗ يَكُوْنُ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ تَزُوْلُ عَنْكَ الْكُلْفَةُ وَتَصِيْرُ هٰذِهِ النِّيَّةُ طَبْعًا لِلْعَبْدِ اِذَا صَحَّتْ عُبُوْدِيَّتُهٗ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحْتَاجُ اِلَى تَكَلُّفٍ

اے منافق تو کب تک ریاکاری کرے گا اور نفاق برتے گا جس کے واسطے تو منافق بنتا ہے اُس سے تجھے کیا فائدہ ملے گا تجھ پر افسوس کیا تو خدائے تعالیٰ سے نہیں شرماتا اور اُس کے ملنے پر ایمان نہیں لاتا جو کہ عنقریب ہونے والی بات ہے تو ظاہر میں اُس کے لیے عمل کرتا ہے اور باطن میں اُس کے غیر کے لیے تو اُس کو دھوکہ دیتا ہے اور تو حکمت سے اُس کے حلم کی وجہ سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو ایسے عمل سے باز آ اور اپنے عمل کی تلافی کر لے اور اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کے لیے درست کر لے اس بات کی کوشش کر کہ بغیر نیت صالح کے جو حق تعالیٰ کے لیے ہو تو نہ ایک لقمہ کھائے اور نہ ایک قدم چلے اور نہ کسی قسم کا کوئی عمل کرے جب تو ایسا کرنے لگے گا پس تو جو بھی عمل کرے گا خدا ہی کے واسطے ہو گا نہ کہ اُس کے غیر کے لیے تجھ سے کلفت قطعاً زائل ہو جائے گی اور یہ نیت صالح تیری نیت ہو جائے گی جب کہ بندہ کی عبودیت اپنے رب عزوجل کے لیے صحیح ہو جاتی ہے تو وہ بندہ کسی چیز میں بھی تکلف کی طرف حاجت مند

فِي شَيْءٍ لِأَنَّهُ يَتَوَلَّاهُ وَإِذَا تَوَلَّاهُ أَغْنَاهُ
وَحَجَبَهُ عَنِ الْخَلْقِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِمْ
فَالتَّعَبُ مَا دُمْتَ مُرِيدًا قَاصِدًا
سَائِرًا إِذَا وَصَلْتَ وَانْقَطَعَتْ مَسَافَةُ
سَفَرِكَ فَصِرْتَ فِي بَيْتِ قُرْبِ رَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ زَالَ التَّكَلُّفُ فَيَثْبُتُ الْأُنْسُ
بِهِ فِي قَلْبِكَ وَيَزْدَادُ حَتَّى يَأْخُذَ
بِجَوَانِبِهِ يَكُونُ أَوَّلًا صَغِيرًا ثُمَّ يَكْبُرُ
فَإِذَا أَكْبَرَ امْتَلَأَ الْقَلْبُ بِاللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَلَا يَبْقَىٰ لِغَيْرِهِ طَرِيقٌ إِلَيْهِ
وَلَا زَاوِيَةٌ فِيهِ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ
إِلَىٰ هٰذَا فَكُنْ مَعَ امْتِثَالِ أَمْرِهِ وَالْاِنْتِهَاءِ
عَنْ نَهْيِهِ وَالتَّسْلِيمِ إِلَيْهِ فِي الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ وَالْغِنَىٰ وَالْعِزِّ وَالذُّلِّ عِنْدَ
بُلُوغِ الْأَغْرَاضِ وَكَسْرِهَا فِي أُمُورِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَعْمَلُ لَهُ وَلَا تُطَالِبُ
بِذَرَّةٍ مِّنَ الْأَجْرِ تَعْمَلُ وَيَكُونُ
قَصْدُكَ رِضَا الْمُسْتَعْمِلِ وَقُرْبَهُ
فَالْأُجْرَةُ تَكُونُ رِضَاهُ عَنْكَ وَ
قُرْبُكَ مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةً فِي الدُّنْيَا
لِقَلْبِكَ وَفِي الْآخِرَةِ لِقَالَبِكَ اِعْمَلْ وَلَا
تُنَاقِشْ لَا عَلَىٰ ذَرَّةٍ وَلَا عَلَىٰ بَذْرَةٍ
لَا تَنْظُرْ إِلَىٰ عَمَلِكَ بَلْ تَكُونُ جَوَارِحُكَ
تَتَحَرَّكُ بِالْعَمَلِ وَقَلْبُكَ مَعَ الْمُسْتَعْمِلِ
فَإِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا صَارَ لِقَلْبِكَ عُيُونٌ

نہیں ہوتا کیوں کہ خدا اُس کا دوست بن جاتا ہے اور اُس کی
کارسازی فرماتا ہے۔ اور جب خدا اس کا دوست بن جاتا ہے
تو اُس بندہ کو وہ غنی کر دیتا ہے اور مخلوق سے محجوب کر دیتا
ہے پس وہ بندہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا۔ تعب و مشقت
اسی وقت تک ہے جب تک کہ تو مرید قاصد اور سالک ہے
لیکن جب تو اُس کی طرف پہنچ جائے گا اور تیرے سفر کی مسافت
منقطع ہو جائے گی اور تو قرب الٰہی کی منزل پائے گا اُس میں
رہنے لگے گا تو اُس وقت تیرا تکلف دور ہو جائے گا اور اس
کا اُنس تیرے قلب میں جگہ پکڑ لے گا اور وہ اُنس روز بروز بڑھتا
رہے گا یہاں تک کہ وہ تیرے قلب کے تمام اطراف کو گھیر لے گا۔
اوّلاً یہ چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑا بنتا جاتا ہے پس جب بڑا ہو جاتا ہے تو قلب اللہ
عزوجل کے قرب سے بھر جاتا ہے اُس میں غیر کا راستہ ہی نہیں رہتا اور نہ غیر
کی گنجائش اگر تو اس طرف پہنچنا چاہتا ہے تو تو خدا کے احکام کی تعمیل
کرے اور اُس کے ممنوعات سے باز رہے اور بھلائی و برائی اور
امیری و فقیری عزت و ذلت اور قلیل و کثیر اغراض کے دنیا و آخرت
میں پورا ہونے میں اور نہ ہونے میں اپنے آپ کو اسی کے حوالہ کر دے
وہ جو چاہے کرے تو سر تسلیم جھکا ہوا رکھ تیرا ہر عمل اس کے لیے ہو اور
اُس پر ایک ذرہ برابر بدلہ طلب نہ کر عمل کیے جا اور اُس سے تیرا مقصود
کام لینے والے کی رضامندی اور نزدیکی ہو پس اللہ کی رضامندی اور قرب
الٰہی تیرے قلب کے لیے اور آخرت میں تیرے قالب کے لیے ہو گا عمل کر اور ذرہ اور
تھیلی کی رغبت نہ کر اپنے عمل کی طرف نظر نہ ڈال بلکہ ایسا ہو کہ تیرے
اعضا عمل کی وجہ سے حرکت کریں اور تیرا دل کام لینے والے کے
ساتھ متوجہ ہو۔ جب تو اس مرتبہ پر پہنچ جائے
گا تو تیرے قلب کے واسطے بہت سی
آنکھیں ہو جائیں گی جن سے تو دیکھے گا

تَنظُرُ بِهَا صَارَ الْمَعْنٰی صُوْرَةً وَّالْغَائِبُ
حَاضِرًا وَّ الْخَبَرُ مُعَايَنَةً اَلْعَبْدُ اِذَا
صَلَحَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ مَعَهٗ فِیْ جَمِيْعِ
الْاَحْوَالِ يُغَيِّرُهٗ وَيُبَدِّلُهٗ وَيَنْقُلُهٗ مِنْ
حَالٍ اِلٰی حَالٍ يَصِيْرُ كُلُّهٗ اِيْمَانًا وَّ
اِيْقَانًا وَّمَعْرِفَةً وَّ قُرْبًا وَّمُشَاهَدَةً
يَصِيْرُ نَهَارًا بِلَا لَيْلٍ ضِيَاءً بِلَا ظَلَامٍ
صَفَاءً بِلَا كَدَرٍ قَلْبًا بِلَا نَفْسٍ وَسِرًّا
بِلَا قَلْبٍ فَنَاءً بِلَا وُجُوْدٍ غَيْبَةً بِلَا حُضُوْرٍ
يَصِيْرُ غَائِبًا عَنْهُمْ وَعَنْهُ كُلُّ هٰذَا
اَسَاسُهُ الْاُنْسُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا كَلَامَ
حَتّٰی يَتِمَّ هٰذَا الْاُنْسُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
اُخْطُ عَنِ الْخَلْقِ خُطْوَةً لَا مَضَرَّهُمْ وَلَا
نَفْعَهُمْ فَقَدْ عَبَرْتَهُمْ وَاخْطُ عَنِ النَّفْسِ
خُطْوَةً وَّلَا تُوَافِقْهَا وَعَادِهَا فِیْ رِضَا
رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ عَبَرْتَهَا فَالْخَلْقُ
وَالنَّفْسُ بَحْرَانِ نَارَانِ وَادِيَانِ
مُهْلِكَانِ اِحْزِمْ وَجُزْ هٰذَا الْمَهْلِكَ
وَتَمَتَّعْ فِی الْمُلْكِ الْاَوَّلُ دَاءٌ
وَالثَّانِیْ دَوَاءٌ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ
الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَالْاَمْرَاضُ كُلُّهَا
لَهَا اَدْوِيَةٌ عِنْدَهٗ وَبِيَدِهٖ لَا يَمْلِكُهَا
اَحَدٌ سِوَاهُ اِذَا صَبَرْتَ عَلَی الْوَحْدَةِ
جَاءَكَ الْاُنْسُ بِالْوَاحِدِ اِذَا صَبَرْتَ
عَلَی الْفَقْرِ جَاءَكَ الْغِنٰی اُتْرُكِ الدُّنْيَا

معنی بصورت اور غائب حاضر اور خبر معائنہ بن جائے گی۔ وہ
جب اللہ کے لیے صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اُس کا ہو جاتا
ہے تو اللہ تعالیٰ تمام حالتوں میں اُس کے ساتھ ہو جاتا ہے
اُس کو خدا متغیر و متبدل کرتا ہے اور اس کو ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف نقل کرتا رہتا ہے وہ سرتا پا معنے
اور ایمان اور سرتا پا ایقان و معرفت اور قرب و مشاہدہ
بن جاتا ہے وہ دن بغیر رات کے روشنی بغیر تاریکی کے صفائی
بلا میلا پن کے قلب بغیر نفس کے اور باطن بغیر قلب کے فنا بغیر
وجود کے غیبت بغیر حضور کے بن جاتا ہے۔ وہ مخلوق اور
اپنے نفس سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس سب کی بنیاد اللہ عزوجل
کے ساتھ اُنس پکڑنا ہے۔ جب تک کہ ایسا اُنس تیرے اور خدا
کے درمیان میں حاصل نہ ہو کلام نہ کر۔ مخلوق سے ایک قدم آگے
بڑھ اُن کا نقصان و نفع کوئی چیز نہیں ہے تو مخلوق کو جانچ چکا
ہے اور نفس سے ایک قدم پیچھے ہٹ آگے بڑھ اور اُس کی
موافقت نہ کر بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے نفس سے دشمنی کر تو
تو نفس کو آزما چکا ہے، خلق اور نفس دو آگ کے سمندر اور دو ہلاکت کے جنگل ہیں
تو قصد مصمم کر اور اس جانے ہلاکت سے جلد عبور کر جا ایسا کرنے سے تجھے
بادشاہت مل جائے گی اول (یعنی مخلوق اور نفس کے ساتھ ابتلا)
بیماری اور دوسرا یعنی اُن کو ترک کر کے خدا سے ملنا دوا ہے۔
اللہ عزوجل نے بیماری بھی اُتاری ہے اور دوا بھی کل بیماری
کے لیے اللہ کے نزدیک اور اس کے قبضہ میں دوا ہے
جس کا اس کے سوا کوئی مالک نہیں جب تو وحدت پر
جما رہے گا تو تجھ کو واحد حقیقی کے ساتھ اُنس
حاصل ہو جائے گا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا۔
تجھ کو غنا حاصل ہو جائے گی اور تو دنیا کو چھوڑ

ثُمَّ اُطْلُبِ الْاُخْرٰى ثُمَّ اتْرُكِ الْاُخْرٰى وَاطْلُبِ الْقُرْبَ مِنَ الْمَوْلٰى اُتْرُكِ الْخَلْقَ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَى الْخَالِقِ۔

پھر آخرت کو طلب کر پھر آخرت کو چھوڑ اور قرب مولا طلب کر خلق کو چھوڑ پھر خالق کی طرف لوٹ۔

وَيْحَكَ خَلْقٌ وَخَالِقٌ لَا يَجْتَمِعَانِ هٰذَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ لَيْلٌ وَنَهَارٌ وَسَوَادٌ وَبَيَاضٌ لَا يَجْتَمِعَانِ لَا يُتَصَوَّرُ لَا يَصِحُّ لَا يَجِيْءُ مِنْهُ شَيْءٌ اِمَّا الْخَلْقُ وَاِمَّا الْخَالِقُ اِمَّا الدُّنْيَا وَاِمَّا الْاٰخِرَةُ وَقَدْ يُتَصَوَّرُ اَنْ تَكُوْنَ الْخَلْقُ فِيْ ظَاهِرِكَ وَالْخَالِقُ فِيْ بَاطِنِكَ وَالدُّنْيَا فِيْ يَدِكَ وَالْاٰخِرَةُ فِيْ قَلْبِكَ اَمَّا فِي الْقَلْبِ فَلَا يَجْتَمِعَانِ اُنْظُرْ لِنَفْسِكَ وَاخْتَرْ لَهَا فَاِنْ اَرَدْتَّ الدُّنْيَا فَاَخْرِجِ الْاٰخِرَةَ مِنْ قَلْبِكَ وَاِنْ اَرَدْتَّ الْاٰخِرَةَ فَاَخْرِجِ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ وَاَرَدْتَّ الْمَوْلٰى فَاَخْرِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَمَا سِوَاهُ مِنْ قَلْبِكَ لِاَنَّ مَادَامَ فِيْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرٰى قُرْبَهٗ عِنْدَكَ وَلَا يَتَحَقَّقُ لَكَ الْاُنْسُ وَالسُّكُوْنُ اِلَيْهِ مَادَامَ فِيْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّنَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْاٰخِرَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَمَادَامَ فِيْ قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرَةِ لَا تَرٰى بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ كُنْ عَاقِلًا لَا تَاْتِيْ اِلٰى بَابِهٖ اِلَّا بِاَقْدَامِ الصِّدْقِ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ۔

تجھ پر افسوس سوچتا نہیں خلق اور خالق دنیا و آخرت دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے ہیں رات اور دن سیاہی و سپیدی دونوں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ دونوں جمع ہی نہیں ہو سکتے نہ اس کا تصور ہو سکتا ہے اور نہ یہ درست ہو سکتا اور نہ اس کا کچھ ماحصل ہے یا تو خلق کو اختیار کر لے اور یا خالق کو اور یا دنیا کو لے لے اور یا آخرت کو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ خلق تیرے ظاہر میں ہو اور خالق تیرے باطن میں دنیا تیرے ہاتھ میں ہو اور آخرت تیرے قلب میں لیکن دونوں تیرے قلب میں جمع ہو جائیں پس یہ غیر ممکن ہے تو اپنے نفس کے لیے دونوں میں سے جس کو چاہے دیکھ کر پسند کر لے۔ اگر دنیا مطلوب ہے قلب سے آخرت کو نکال دے اور اگر آخرت مطلوب ہے تو قلب سے دنیا کو نکال ڈال اور اگر مولیٰ تعالیٰ تیرا مقصود ہے پس تو دنیا و آخرت کو ماسوے اللہ سب کو اپنے قلب سے نکال دے کیونکہ جب تک تیرے قلب میں ایک ذرہ بھی ماسوائے اللہ کا ہوگا تو اپنے پاس قرب الٰہی کو نہ دیکھ سکے گا۔ نہ اس کے ساتھ تجھے انس ثابت ہوگا اور نہ اس کی طرف تجھے سکون مل سکے گا اور جب تک تیرے قلب میں ذرہ دنیا سے ہوگا تو آخرت کو نہ دیکھ سکے گا اور جب تک تیرے قلب میں ایک ذرہ آخرت سے ہوگا تو قرب الٰہی حاصل نہ کر سکے گا۔ تو عاقل بن خدا کے دروازہ پر بغیر سچائی کے قدموں کے تو نہیں پہنچ سکتا ہے کیونکہ پرکھنے والا دانا و خبیر ہے۔

وَيْحَكَ تَسَتَّرْتَ عَنِ الْخَلْقِ لَا عَنِ الْخَالِقِ كَيْفَ تَسْتَتِرُ عَنْ قَرِيبٍ تُنْتَهَكُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَتَأْخُذُ الْعَمَلَةُ مِنْ جَيْبِكَ وَبَيْتِكَ يَا تَارِكَ الزُّجَاجِ الْمُكَسَّرِ عِنْدَ أَكْلِكَ فِي قَصْعَتِكَ يَبِيْنُ لَكَ الْخَبَرُ يَا آكِلَ السَّمِّ عَنْ قَرِيبٍ يَتَبَيَّنُ فِعْلُهُ فِي جَسَدِكَ أَكْلُ الْحَرَامِ سَمٌّ لِجَسَدِ دِيْنِكَ تَرْكُ الشُّكْرِ عَلَى النِّعَمِ سَمٌّ لِدِيْنِكَ عَنْ قَرِيبٍ يُعَاقِبُكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَقْرِ وَالسُّؤَالِ لِلْخَلْقِ وَرَفْعِ الرَّحْمَةِ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَ وَأَنْتَ يَا تَارِكَ الْعَمَلِ بِعِلْمِهِ عَنْ قَرِيبٍ يُنْسِيكَ الْعِلْمَ وَيَذْهَبُ بَرَكَتُهُ مِنْ قَلْبِكَ يَا جُهَّالُ لَوْ عَرَفْتُمُوهُ عَرَفْتُمْ عُقُوبَتَهُ أَحْسِنُوا الْأَدَبَ مَعَهُ وَمَعَ خَلْقِهِ قَلِّلُوا مِنَ الْكَلَامِ فِيمَا لَا يَعْنِيكُمْ يُحْكَى عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِينَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا يَكْدِي فَقُلْتُ لَهُ لَوْ تَعَفَّفْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ فَعُوقِبْتُ بِأَنْ حُرِمْتُ قِيَامَ اللَّيْلِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ۔

يَا غُلَامُ فِيمَا يَعْنِيكَ تَشْتَغِلُ عَمَّا لَا يَعْنِيكَ أَخْرِجْ نَتْنَكَ مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ فَإِنَّهَا هِيَ الْكَدَرُ الْمُكَدِّرَةُ بَعْدَ خُرُوجِهَا يَجِيءُ الصَّفَاءُ غَيِّرْ وَقَدْ غُيِّرْتَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

تجھ پر افسوس ہے تو نے خلق سے پردہ کر لیا ہے خالق سے پردہ نہیں کیا ہے تجھے خلق سے پردہ کیا فائدہ دے گا عنقریب تو خلق کے نزدیک رسوا ہو جائے گا اور تیرے اسباب معیشت تیری جیب اور گھر سے لے لیے جائیں گے اے شیشہ کے ٹکڑے کو اپنے کھانے کے برتن میں چھوڑ دینے والے کھانے کے وقت تجھے خبر پڑ جائے گی اے زہر کے کھانے والے عنقریب تجھے زہر کا فعل ظاہر ہو جائے گا کہ وہ تیرے جسم میں کیا اثر کرے گا حرام کا کھانا تیرے دین کے جسم کے لیے زہر ہے نعمت پر تیرا شکر کا چھوڑ دینا تیرے دین کے لیے زہر ہے ترک شکر پر عنقریب حق عزوجل تجھے محتاجی اور خلق سے سوال کرنے اور ان کے دلوں سے تیرے واسطے نرمی و مہربانی کے اٹھا لینے کے ساتھ سزا دے گا اور اے اپنے علم پر عمل کے چھوڑنے والے عنقریب تجھ کو علم بھلا دے گا اور اس کی برکت تیرے قلب سے جاتی رہے گی۔ اے جاہلو! اگر تم خدا کو پہچانتے تو تم اس کی جزا و سزا کو جان لیتے تم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھے برتاؤ کرو اور بے فائدہ کلام کو کم کرو بعض صالحین سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے ایک جوان کو گداگری کرتے ہوئے دیکھا تب میں نے اس سے کہا تیرے لیے اچھا ہوتا اگر تو دریوزہ گری سے بچا رہتا پس اس کہنے کی سزا میں مجھے چھ مہینے تک نماز تہجد پڑھنے سے محروم کر دیا گیا۔

اے غلام! فضول باتوں میں مشغول ہو کر کام کی باتوں سے محروم ہو جاتا ہے نفس کو اپنے قلب سے نکال تجھے بھلائی حاصل ہو جائے گی یہ نفس ایک کدورت ہے جو کدورت کو مکدر بنانے والا ہے اس کے نکلنے کے بعد صفائی آ جائے گی تو اپنی حالت کو بدل ڈال تحقیق تو بدل دیا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے

إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ يَا إِنْسَانُ اسْمَعْ يَا نَاسُ اسْمَعُوْا يَا مُتَكَلِّفِيْنَ اسْمَعُوْا يَا بُلَّغُ يَا عُقَّلُ كَلَامَ الْبَارِيْ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْبَارَهُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ غَيِّرُوْا لَهُ مِنْ نُفُوْسِكُمْ مَا يَكْرَهُهُ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ الطَّرِيْقُ وَاسِعٌ أَيْشٍ بِكُمْ يَا زَمْنٰى قُوْمُوْا وَتَشَبَّثُوْا اعْمَلُوْا وَلَا تَفْعَلُوْا مَا دَامَ الْحَبْلُ بِطَرَفَيْهِ بِأَيْدِيْكُمْ اسْتَعِيْنُوْا بِهِ عَلٰى مَا يُصْلِحُ نُفُوْسَكُمْ ارْكَبُوْهَا وَإِلَّا رَكِبَتْكُمْ هِيَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ فِي الدُّنْيَا وَلَوَّامَةٌ فِي الْآخِرَةِ اهْرُبُوْا مِمَّنْ يَشْغَلُكُمْ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَهَرَبِكُمْ مِنَ السَّبُعِ عَامِلُوْهُ فَإِنَّهُ مَنْ عَامَلَهُ رَبِحَ مَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّهُ مَنْ أَرَادَهُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ تَقَرَّبَ مِنْهُ مَنْ تَعَرَّفَ إِلَيْهِ عَرَّفَهُ نَفْسَهُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ وَاقْبَلُوْا قَوْلِيْ فَمَا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى حَالَتِيْ غَيْرِيْ أُرِيْدُ الْخَلْقَ لَهُمْ لَا لِيْ وَإِنْ طَلَبْتُ الْأُخْرٰى طَلَبْتُهَا لَهُمْ كُلُّ كَلِمَةٍ أَتَكَلَّمُ بِهَا لَا أُرِيْدُ بِهَا إِلَّا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَيْشٍ عَلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَالْأُخْرٰى وَمَا فِيْهِمَا وَهُوَ يَعْلَمُ صِدْقِيْ لِأَنَّهُ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تَعَالَوْا إِلَيَّ أَنَا مَحِكٌّ أَنَا صَاحِبُ

إِنَّ اللهَ الآية تحقیق اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا ہے یہاں تک کہ وہ اہل قوم اپنی حالت کو بدل ڈالیں۔ اے آدمی سن۔ اے جماعت والو سنو! اے مکلفین شرع اے عقلو! اے بالغو! سنو اللہ عزوجل کے کلام اور اُس کی خبروں کو اور اللہ عزوجل تمام کلام کرنے والوں سے زیادہ سچا ہے۔ تم اللہ کے لیے اپنے نفسوں سے اُس امر کو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے بدل ڈالو تا کہ وہ تمہارے لیے وہ چیزیں جن کو تم پسند کرتے ہو عطا فرما دے۔ راستہ کھلا ہوا وسیع ہے پھر اُس پر کیوں نہیں چلتے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اے لولے لنگڑو لو آپاہجو کھڑے ہو جاؤ اور خدا کا دامن پکڑ لو عمل کرو اور غافل نہ ہو جب تک دین متین کی رسی کے دونوں کنارے تمہارے ہاتھ میں ہیں اُس سے ایسی مدد لو جو کہ تمہارے نفسوں کی اصلاح کر دے تم نفسوں پر سوار ہو جاؤ ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائیں گے نفس دنیا میں برائی کا حکم دینے والا ہے اور آخرت میں ملامت کرنے والا اُن لوگوں سے جو تم کو اللہ عزوجل سے روکیں ایسے بھاگو جیسے کہ تم درندہ حملہ کرنے والے سے بھاگتے ہو اللہ عزوجل کے ساتھ معاملہ کریں بہ تحقیق جو اُس سے معاملہ کرتا ہے وہ نفع حاصل کرتا ہے جو اُس کو دوست رکھتا ہے اللہ اُس کو دوست رکھتا ہے جو اللہ کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس کا ارادہ کرتا ہے جو اُس کی طرف نزدیکی کرتا ہے اللہ اُس سے نزدیک ہو جاتا ہے جو اُس کی معرفت کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی اُس کو اپنی معرفت عطا فرماتا ہے وہ معبود برحق ہے میں جو کچھ کہتا ہوں اُسے سنو اور میرے قول کو قبول کرو روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جو میری حالت پر کلام کرتا ہو ہر ایک حالت پر کلام ہے میں مخلوق کا خیر خواہ ہوں نہ کہ اپنا اگر آخرت کو طلب کرتا ہوں تو مخلوق ہی کے لیے نہ کہ اپنے لیے۔ ہر وہ کلمہ جو میں بولتا ہوں اُس سے میرا مقصود اللہ عزوجل ہی ہوتا ہے۔ مجھے دنیا و آخرت اور اُن چیزوں سے جو کہ اُن دونوں میں ہے کچھ غرض نہیں ہے اللہ عزوجل میری سچائی کو جانتا ہے کیونکہ وہ تمام غیبوں کا جاننے والا ہے میری طرف بڑھو آؤ۔ میں کسوٹی ہوں۔

الْكُورَةِ وَدَارِ الضَّرْبِ.

يَا مُنَافِقُ أَيْشٍ تَهْذِي هٰذَيَانُكَ فَارِغٌ كَمْ تَقُولُ أَنَا وَمَنْ أَنْتَ وَيْلَكَ تَرٰى غَيْرَهٗ وَتَقُولُ أَنَا أَرَاهُ وَتَأْنَسُ بِغَيْرِهٖ وَتَقُولُ أَنَا آنَسُ بِهٖ تُسَمِّيْ نَفْسَكَ رَاضِيَةً وَهِيَ مُعَارِضَةٌ تُسَمِّيْهَا صَابِرَةً وَبَقَّةٌ تُزْعِجُكَ وَتَكُفُّكَ عَنِ الْكَلَامِ حَتّٰى يَصِيْرَ لَحْمُكَ مَيْتًا بِكَثْرَةِ الْآلَامِ وَالْآفَاتِ فِيْهِ فَلَا تُؤْلِمُهٗ مَقَارِيْضُ الْآفَاتِ فَتَصِيْرُ كُلُّكَ خَلْوَةً بِهٖ يَخْلُوْا قَلْبُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَكُوْنُ فِيْ عَدَمٍ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمَا وَإِلٰى مَا فِيْهِمَا وَوُجُوْدُكَ عِنْدَ امْتِثَالِ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ فِعْلُهٗ يُوْجِدُكَ وَفِعْلُهٗ يُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَأَنْتَ فِيْ غَيْبَةٍ مَعَهٗ لَا تَثْبُتُ لَكَ مَقَامٌ حَتّٰى يَصِحَّ لَكَ هٰذَا الْمَقَامُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَطْلُبُ مِنَ الْعَبْدِ صُوْرَتَهٗ إِنَّمَا يَطْلُبُ مَعْنَاهُ وَهُوَ تَوْحِيْدُهٗ وَإِخْلَاصُهٗ وَإِزَالَةُ حُبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ قَلْبِهٖ وَأَنْ تَصِيْرَ جَمِيْعُ الْأَشْيَاءِ فِيْ مَعْزِلٍ عَنْهُ فَإِذَا تَمَّ لَهٗ هٰذَا أَحَبَّهٗ وَقَرَّبَهٗ وَرَفَعَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ.

میں بھٹی اور سکہ ڈھالنے کی ٹکسال کا مالک ہوں۔

اے منافق تو کیا بے ہودہ گوئی کر رہا ہے تیری بیہودہ گوئی بے معنی ہے تو کب تک انا (میں) کہتا رہے گا تو ہے کون تجھ پر افسوس ہے تیری نظر تو غیر خدا پر ہے اور تو کہتا ہے یہی کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں تو غیر خدا سے انس پکڑتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ میں خدا سے انس کرتا ہوں اور تو اپنے نفس کو راضی برضا رہنے والا بتاتا ہے حالانکہ وہ جھگڑالو ہے تو اپنے نفس کو صابر بتاتا ہے حالانکہ ایک مچھر تجھ کو مضطر کر دیتا اور ناشکرا بنا دیتا ہے تو اس وقت تک کلام نہ کرتا وقتیکہ تیرا گوشت مصائب و تکالیف کی کثرت سے مردہ نہ ہو جائے کہ آفتوں کی قینچیاں اس کو کاٹ ہی نہ سکیں۔ ایسی حالت میں تو سراپا خلوت بن جائے گا تیرا قلب دنیا و آخرت دونوں سے خالی ہو جائے گا تو ان کی نسبت اور ان کی چیزوں کی نسبت جو ان دونوں دنیا و آخرت میں ہیں معدوم ہو جائے گا اور احکام کی بجا آوری اور ممنوعات سے باز رہنے میں موجود ہو گا۔ خدا کا فعل تجھ کو موجود کر دے گا اور تجھے حرکت و سکون میں لائے گا۔ اور تو اس کی معیت میں اپنے سے غائب رہے گا۔ جب تک تیرے لیے کوئی مرتبہ ثابت نہیں ہو گا۔ حق عزوجل بندہ سے اس کی صورت ظاہری کو طلب نہیں کرتا ہے بلکہ اس کا مطلوب تو حقیقت ہے حقیقت توحید الٰہی اور اخلاص اور دنیا و آخرت کی محبت کا قلب سے زائل کر دینا اور تمام چیزوں سے یکسو ہو جانے کا نام ہے۔ جب کسی بندہ کو کامل طور سے یہ مرتبہ حاصل ہو جائے گا تو اس کو اللہ اپنا محبوب بنا لے گا اور اپنے اس کو نزدیک کرے گا اور غیروں پر اس کو بلندی عطا فرمائے گا۔

يَا وَاحِدُ وَحِّدْنَا لَكَ خَلِّصْنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلِصْنَا لَكَ صَحِّحْ دَعَاوِيْنَا بِبَيِّنَةِ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ طَيِّبْ قُلُوْبَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا اِجْعَلْ اُنْسَنَا بِكَ وَوَحْشَتَنَا مِمَّنْ سِوَاكَ اِجْعَلْ هُمُوْمَنَا هَمًّا وَّاحِدًا وَّهُوَ الْهَمُّ بِكَ وَالْقُرْبُ مِنْكَ دُنْيَانَا وَاُخْرَانَا۔

اے واحد تو ہم کو اپنی توحید سکھا اور ہم کو اپنی خلق سے خلاصی دے اور اپنے لیے خالص بنا لے ہمارے دعووں کو اپنے فضل و رحمت کے گواہوں سے صحیح و درست کر دے ہمارے قلوب کو پاک کر دے اور ہمارے امور کو آسان کر دے ہم کو اپنا انس دیدے اور اپنے غیر سے وحشت عطا فرما دے۔ ہمارے مقاصد کو ایک مقصد بنا دے اور وہ مقصد صرف تو اور دنیا و آخرت میں تیرا قرب ہو۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اور اے رب ہمارے ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ — سینتیسویں مجلس

بیماروں کی عیادت و شرکت جنازہ کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ خَامِسَ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

جمعہ کے دن صبح کے وقت پانچویں رجب ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَشَيِّعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهُ يُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ قَصَدَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَنْ تَذَكَّرُوا الْاٰخِرَةَ وَاَنْتُمْ تَهْرُبُوْنَ مِنْ ذِكْرِهَا وَتُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ عَنْ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بیماروں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو ایسا کرنا تم کو آخرت کی یاد دلائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد سے یہ قصد کیا کہ تم آخرت کو یاد کیا کرو اور تم آخرت کی یاد سے بھاگتے اور دنیا کو دوست رکھتے ہو عنقریب

قَرِيْبٌ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا بِلَا اَمْرِكُمْ يُؤْخَذُ مِنْ اَيْدِيْكُمُ الَّذِيْ اَنْتُمْ فَرِحُوْنَ بِهٖ تَجِيْئُكُمُ الْبَغْضَةُ تَجِيْئُكُمُ التَّرْحَةُ بَدَلَ الْفَرْحَةِ.

يَا غَافِلُ يَا هَمَجُ اِنْتَبِهْ مَا خُلِقْتَ لِلدُّنْيَا وَاِنَّمَا خُلِقْتَ لِلْاٰخِرَةِ يَا غَافِلًا عَمَّا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ قَدْ جَعَلْتَ هَمَّتَكَ لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَجَمْعَ الدِّيْنَارِ فَوْقَ الدِّيْنَارِ وَاشْغَلْتَ جَوَارِحَكَ بِاللَّعِبِ اِنْ ذَكَّرَكَ مُذَكِّرُ الْاٰخِرَةِ وَالْمَوْتِ تَقُوْلُ نَغَّصْتَ عَلَيَّ عَيْشِيْ وَتَلْوِيْ بِرَاسِكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا قَدْ جَاءَكَ نَذِيْرُ الْمَوْتِ وَهُوَ الشَّيْبُ فِيْ شَعْرِكَ وَاَنْتَ تَقُصُّهٗ اَوْ تُغَيِّرُهٗ بِالسَّوَادِ اِذَا جَاءَ اَجَلُكَ اَيْشٍ تَعْمَلُ اِذَا جَاءَكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَمَعَهٗ اَعْوَانُهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَرُدُّهٗ اِذَا انْقَطَعَ رِزْقُكَ وَانْقَضَتْ مُدَّتُكَ بِاَيِّ حِيْلَةٍ تَحْتَالُ دَعْ عَنْكَ هٰذَا الْهَوَسَ الدُّنْيَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْعَمَلِ اِذَا عَمِلْتَ فِيْهَا اُعْطِيْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنْ لَمْ تَعْمَلْ فَمَا تُعْطٰى هِيَ دَارُ الْاَعْمَالِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاٰفَاتِ هِيَ دَارُ التَّعَبِ وَالْاٰخِرَةُ دَارُ الرَّاحَةِ الْمُؤْمِنُ

تمہارے اور دنیا کے درمیان بغیر تمہارے اختیار کے آڑ ڈال دی جائے گی تمہارے ہاتھوں سے وہ چیزیں جن کی وجہ سے تم خوش ہوتے ہو لے لی جائیں گی۔ جن چیزوں کو تم ناپسند و مکروہ سمجھتے ہو وہ تمہارے پاس آجائیں گی اور خوشی کے بدلے میں تمہیں رنج لاحق ہوگا۔

اے غافل اے نادان ہوشیار ہو جا تو دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ تو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اے ضروریات سے غافل تو نے تو اپنا مقصد شہوتوں اور لذتوں اور دینار کے اوپر دینار جمع کرنے کو بنا لیا ہے اور اپنے اعضاء کو کھیل کود میں مشغول کر دیا ہے۔ اگر کوئی واعظ تجھے آخرت و موت کی یاد دلاتا ہے تو تو کہہ دیتا ہے کہ اے واعظ تو نے تو میرے اوپر میرے عیش کو خراب کر دیا اور اپنے سر کو ایسے ایسے ہلاتا ہے۔ تیرے پاس موت کا ڈرانے والا جو تیرے بالوں کی سپیدی ہے آچکا ہے اور تو ان سپید بالوں کو ترشوا دیتا ہے یا سیاہی سے خضاب کر کے بدل دیتا ہے جب تجھے موت آجائے گی تو تو کیا کرے گا۔ جب تیرے پاس ملک الموت اپنے مددگاروں کے ساتھ آئیں گے کون سی چیز سے تو ان کو واپس کرے گا جب تیرا رزق منقطع ہو جائے گا اور تیری مدت تمام ہو جائے گی کون سی حیلہ بازی کر سکے گا۔ تو اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا کی بنیاد عمل پر ہے جب تو اس میں عمل کرے گا تجھ کو آخرت عطا فرمائی جائے گی اور اگر عمل نہ کرے گا پس تجھے کچھ نہ دیا جائے گا۔ دنیا عمل کا گھر ہے اور آفتوں پر صبر کرنا مشقت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

يُتْعِبُ نَفْسَهٗ فِيْهَا فَلَا جَرَمَ يَسْتَرِيْحُ وَ اَمَّا اَنْتَ تَعَجَّلْتَ بِالرَّاحَةِ وَ تُمَاطِلُ بِالتَّوْبَةِ وَ تُسَوِّفُ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَّشَهْرًا بَعْدَ شَهْرٍ وَّسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ وَ قَدِ انْقَضٰى اَجَلُكَ عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَمُ كَيْفَ مَا قَبِلْتَ النَّصِيْحَةَ وَكَيْفَ مَا انْتَبَهْتَ وَصَدَقْتَ فَمَا صَدَّقْتَ وَيْحَكَ جِذْعُ سَقْفِ حَيَاتِكَ قَدِ انْكَسَرَ اَيُّهَا الْمَغْرُوْرُ حِيْطَانُ حَيَاتِكَ تَتَوَاقَعُ هٰذِهِ الدَّارُ الَّتِيْ اَنْتَ بِهَا تَخْرَبُ تُحَوَّلُ مِنْهَا اِلَى اُخْرٰى اُطْلُبْ دَارَ الْاٰخِرَةِ وَ انْقُلْ رِحْلَكَ اِلَيْهَا مَا هٰذِهِ الرِّحْلُ هِيَ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ قَدِّمْ مَالَكَ اِلَى الْاٰخِرَةِ حَتّٰى تَجِدَهٗ وَقْتَ وُصُوْلِكَ اِلَيْهِ يَا مَغْرُوْرًا بِالدُّنْيَا يَا مُشْتَغِلًا بِلَا شَيْءٍ يَا مَنْ تَرَكَ السِّرِّيَّةَ وَاشْتَغَلَ بِالْخَدَامَةِ.

وَيْحَكَ الْاُخْرٰى لَا تَجْتَمِعُ مَعَهَا لِاَنَّهَا لَا تَرْضَاهَا خَادِمَةً اَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَاَيْتَ الْاٰخِرَةَ كَيْفَ تَجِيْءُ وَ تَسْتَوْلِيْ عَلٰى قَلْبِكَ فَاِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا نَادَاكَ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ خَلِّ الْاُخْرٰى وَاطْلُبْهُ فَهُنَالِكَ تَكْمُلُ صِحَّةُ الْقَلْبِ وَ

سچا مسلمان اپنے نفس کو دنیا میں مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ پس ضرور اُسے راحت ملے گی اور لیکن تو اے بوالہوس راحت جلد طلب کرتا ہے اور توبہ میں تاخیر کرتا ہے اور دنوں مہینوں اور برسوں میں آج کل کرتا چلا جاتا ہے حالانکہ تیری زندگی ختم ہو رہی ہے عنقریب تو نادم ہوگا پشیمانی اٹھائے گا کہ نصیحت کیوں نہ قبول کی تھی اور آگاہ و خبردار کیوں نہ ہوا تھا۔ اور تجھے سچا راستہ بتایا گیا تھا پس تو نے اُسے سچ نہ جانا تھا۔ تجھ پر افسوس تیری زندگی کی چھت کی کڑیاں ٹوٹ چکی ہیں اے مغرور تیری زندگی کی دیواریں گر رہی ہیں۔ یہ گھر جس میں تو آباد ہے ویران ہو جائے گا تو اُس سے دوسرے گھر کی طرف تحویل کرے گا تو تو دار آخرت کو طلب کر اور اُس کی طرف اپنے سامان روانہ کر یہ سامان عمل صالح ہے دنیا میں عمل صالح کر تو اپنے مال کو آخرت کی طرف اپنے سے پہلے بھیج دے تاکہ اُس کی طرف پہنچنے پر تو اُس کو پا لے۔ اے دنیا پر مغرور ہونے والے اے ناچیز چیزوں میں مشغول ہونے والے۔ اے وہ شخص جس نے بیوی کو چھوڑ رکھا ہے اور خادمہ کے ساتھ مشغول ہے۔

تجھ پر افسوس ہے آخرت اُس کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی کیوں کہ آخرت دنیا کو جو کہ خادمہ کی مانند ہے پسند نہیں کرتی ہے تو دنیا کو اپنے قلب سے نکال دے پھر دیکھ کہ تجھے آخرت کیسے ملتی ہے تیری طرف کیسے آتی ہے اور کیسے تیرے قلب پر غلبہ کرتی ہے پس جب تیری حالت ایسی ہو جائے گی تجھے قرب الٰہی آواز دے گا۔ پس اُس وقت تو آخرت کو چھوڑ دینا اور مولا کو طلب کرنا اور یہیں پر تیرے قلب کی تندرستی اور

وَصَفَاءُ السِّرِّ۔

يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ شَهِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ بِقِيَمِهِ لَكَ مُدَّعِيًا تَدَّعِي وَيَشْهَدُ هُوَ لَكَ فَمَا تَحْتَاجُ أَنْتَ تَشْهَدُ بِصِحَّتِهِ لِنَفْسِكَ فَإِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا تَصِيرُ جَبَلًا لَا تُزِيلُهُ الرِّيَاحُ وَلَا تَنْقُصُهُ الرِّمَاحُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِيكَ رُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَتُخَالِطُهُمْ وَلَا تَخْدُشُ خَدْشَةٌ فِي قَلْبِكَ وَلَا يُكَدِّرُ صَفَاءَ سِرِّكَ.

يَا قَوْمُ خَلُّوا مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ الْخَلْقِ وَقَبُولَهُمْ لَهُ فَهُوَ عَبْدٌ آبِقٌ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَافِرٌ بِهِ وَبِنِعْمَتِهِ مَحْجُوبٌ مَمْقُوتٌ مَلْعُونٌ الْخَلْقُ يَسْلُبُونَ الْقَلْبَ وَالْخَيْرَ وَالَّذِينَ يَجْعَلُونَ مُشْرِكًا بِهِمْ نَاسِيًا لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُونَكَ لَهُمْ لَا لَكَ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُكَ لَكَ لَا لَهُ فَاطْلُبْ مَنْ يُرِيدُكَ لَكَ وَاشْتَغِلْ بِهِ فَإِنَّ الْاِشْتِغَالَ بِهِ أَوْلَى مِمَّنْ يُرِيدُكَ لَهُ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنَ الطَّلَبِ فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ خَلْقِهِ فَإِنَّ أَبْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ خَلْقِهِ اِسْتَغِثْ بِهِ إِلَيْهِ هُوَ الْغَنِيُّ

باطن کی صفائی کامل ہو جائے گی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا۔

اے غلام جب تیرا قلب تندرست ہو جائے گا اُس وقت اللہ عزوجل اور فرشتہ اور صاحب علم قلب کی صحت کے گواہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایک دعویٰ کرنے والے کو قائم کر دے گا۔ وہ دعویٰ کرے گا اور خود تیری گواہی دے گا پس تجھے اپنے نفس کے لیے کسی گواہ کی ضرورت نہ ہوگی جب یہ کمال تجھے مل جائے گا اُس وقت تو ایسا پہاڑ ہو جائے گا جس کو ہوائیں زائل نہ کر سکیں گی اور نہ اس کو نیزے توڑ سکیں گے نہ تجھ میں خلقت کا دیکھنا اور اُن کا میل جول اثر کرے گا اور نہ کوئی خدشہ تیرے قلب میں گزرے گا اور نہ کوئی چیز باطن کی صفائی کو مکدر کر سکے گی۔

اے قوم تم اُس شخص کو چھوڑ دو جو کہ خلق کے لیے اور اُن میں مقبولیت کے لیے عمل کرتا ہے۔ وہ تو اللہ عزوجل کا دشمن اور بھاگا ہوا غلام ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا اور اُس کی نعمت کا ناشکرا ہے محجوب مردود و ملعون ہے۔ مخلوق تیرے قلب اور خیر اور دین سب کو چھین لے گی۔ تجھ کو اپنے ساتھ شرک کرنے والا اور خدا کو بھول جانے والا بنا لے گی تو اُن کو شریک خدا سمجھنے لگے گا وہ تجھ کو اپنے نفع کے لیے چاہتے ہیں۔ نہ کہ تیرے نفع کے لیے۔ اور حق عزوجل تجھ کو اپنے لیے نہیں چاہتا بلکہ تجھ کو تیرے نفع کے لیے چاہتا ہے پس تو ایسے کو طلب کر جو تیرے لیے تمہارا ہو اور اُسی کے ساتھ مشغول ہو جا اُس کے ساتھ تیرا مشغول ہونا اُن سے بہتر ہے جو تجھ کو اپنے لیے چاہنے والے ہیں۔ اگر تجھ کو اللہ کے سوا تجھ کو کسی چیز کی طلب ضروری ہے تو چاہیے کہ اُس کو حق عزوجل ہی سے طلب کر نہ کہ اُس کی مخلوق سے کیونکہ اللہ کے نزدیک خلق میں سب سے بدتر وہ ہے جو دنیا کو مخلوق سے طلب کرتا ہے اُس کے دربار میں اُسی سے فریاد چاہ وہی غنی ہے۔

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ فُقَرَآءُ لَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ وَلَا لِغَيْرِهِمْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اُطْلُبْهُ وَوُدَّهُ فَاِنَّهُ يُرِيْدُكَ
فِي الْبِدَايَةِ تَكُوْنُ مُرِيْدًا وَهُوَ
الْمُرَادُ وَفِي النِّهَايَةِ تَكُوْنُ مُرَادًا
وَهُوَ الْمُرِيْدُ الصَّغِيْرُ فِيْ حَالِ صِغَرِهٖ
يَطْلُبُ اُمَّهُ فَاِذَا كَبُرَ تَطْلُبُهُ اُمُّهُ
اِذَا عَلِمَ صِدْقَ اِرَادَتِكَ لَهُ اَرَادَكَ
اِذَا عَلِمَ صِدْقَ مَحَبَّتِكَ لَهُ اَحَبَّكَ
وَدَلَّ قَلْبَكَ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ كَيْفَ
تُفْلِحُ وَقَدْ تَرَكْتَ يَدَ نَفْسِكَ وَ
هَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ عَلٰى
عَيْنَيْ قَلْبِكَ نَحِّ هٰذِهِ الْاَيْدِيْ
وَقَدْ رَاَيْتَ الْاَشْيَآءَ كَمَا هِيَ نَحِّ
نَفْسَكَ بِمُجَاهَدَتِكَ لَهَا وَمُخَالَفَتِكَ
نَحِّ يَدَ هَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ
فَاِنَّكَ تَجِدُهُ نَحِّ هٰذِهِ الْاَيْدِيْ وَ
قَدِ ارْتَفَعَتِ الْحُجُبُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَتَنْظُرُ بِهٖ مَاسِوَاهُ
تَرٰى نَفْسَكَ وَتَرٰى غَيْرَكَ تَرٰى
عُيُوْبَكَ فَتَجْتَنِبُهَا وَتَرٰى عُيُوْبَ
غَيْرِكَ فَتَهْرُبُ مِنْهَا فَاِذَا تَمَّ لَكَ
هٰذَا قَرَّبَكَ وَاَعْطَاكَ مَا لَا عَيْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ يُحَدِّدُ سَمْعَ قَلْبِكَ

اور مخلوق تمام کی تمام محتاج ـ مخلوق اپنے اور غیر کو نقصان و نفع پہنچانے میں بغیر حکم الٰہی کچھ مالک نہیں تو خدا کو طلب کر اور اس سے دوستی کر پس تحقیق وہ تجھے چاہنے لگے گا۔ ابتدا میں تو چاہنے والا ہوگا اور وہ چاہا گیا اور انتہا میں تو چاہا گیا ہوگا اور وہ چاہنے والا بچہ بچپن کی حالت میں اپنی ماں کو طلب کرتا ہے پس جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو ماں اس کی طالب بن جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے لیے تیرے ارادہ کی سچائی کو جان لے گا وہ تجھے چاہنے لگے گا وہ اپنے لیے تیری محبت کی سچائی معلوم کرے گا تو وہ تجھے اپنا دوست بنا لے گا اور تیرے قلب کی رہنمائی کرے گا اور تجھے اپنے سے قریب کرے گا۔ تو ایسی حالت میں جب کہ تو اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ کو قلب کی دونوں آنکھوں پر چھوڑ دے گا کیسے فلاح و نجات پائے گا قلب کی آنکھوں سے ان ہاتھوں کو علیحدہ ہٹا لے بیشک تجھ کو تمام چیزوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ تو سب چیزوں کو اصلی حالت پر دیکھنے لگے گا نفس کو ریاضت میں ڈال کر اور اس کی مخالفت کر کے علیحدہ کر اپنی خواہش اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو قلب سے دور کرے پس بہ تحقیق تو خدا کو پالے گا تو ان ہاتھوں کو قلب سے علیحدہ کرے وہ پردہ جو تیرے اور رب تعالیٰ کے درمیان میں حائل ہیں دور ہو جائیں گے۔ پس تو اس سے ماسوی اللہ کو دیکھنے لگے گا۔ اپنے نفس کو بھی دیکھے گا۔ اور اپنے غیر کو بھی دیکھنے لگے گا۔ تو اپنے عیبوں کو دیکھ کر ان سے بچنے لگے گا اور غیر کے عیب دیکھ کر ان سے بھاگے گا۔ جب تجھے یہ کمال کامل طور سے حاصل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنا مقرب بنا لے گا اور وہ تجھ کو ایسے عطیہ دے گا جو نہ کبھی تیری آنکھ نے دیکھے اور نہ کانوں نے

وَسَرِّكَ وَبَصَرِهِمَا وَيُصَحِّحُهُمَا وَيَكْسُوْهُمَا وَيَخْلَعُ عَلَيْهِمَا خِلَعَ كَرَامَتِهٖ يُوَلِّيْكَ بِوِلَايَتِهٖ وَيُعِيْنُكَ وَيُسَلِّطُكَ وَيُمَلِّكُكَ وَفِيْ سَائِرِ خَلْقِهٖ يَشْرَحُكَ يَجْعَلُكَ حَارِسَ قَلْبِكَ وَيَخْدِمُ لَكَ مَلَائِكَتُهٗ وَيُرِيْكَ أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ فَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ مِنَ الْخَلْقِ خَافِيَةٌ.

سُنے اور جو کسی بشر کے قلب پر گذرے تیرے قلب و سر کے کان اور آنکھوں کو تیز کر دے گا اور ان کو صحیح کر دے گا اور ان کو کرامت کے خلعتوں سے آراستہ کر دے گا۔ اور اپنی ولایت سے تجھ کو حاکم و مالک بنا دے گا اور اپنی تمام مخلوق میں تیرے حال کو ظاہر کر دے گا۔ تجھ کو اپنے قرب کا محافظ و نگہبان بنا دے گا اور اس کے فرشتے تیری خدمت کریں گے اور وہ تجھ کو اپنے انبیاء و مرسلین کی روحیں دکھا دے گا پس تجھ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہ رہے گی۔

يَا غُلَامُ اُطْلُبْ هٰذَا الْمَقَامَ وَتَمَنَّاهُ وَاجْعَلْهُ هَمَّكَ وَدَعِ الْاِشْتِغَالَ بِطَلَبِ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا لَا تُشْبِعُكَ وَمَا سِوَى الْحَقِّ لَا يُشْبِعُكَ فَاشْتَغِلْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُشْبِعُكَ اِذَا حَصَلَ لَكَ حَصَلَ الْغِنٰى دُنْيَا وَاٰخِرَةً يَا غَافِلًا اَرِدْ مَنْ يُحِبُّكَ اِشْتَقْ اِلٰى مَنْ يَشْتَاقُ اِلَيْكَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ وَقَوْلَهٗ فِيْمَا تَكَلَّمَ بِهٖ وَاِنِّيْ اِلٰى لِقَائِكُمْ لَاَشْوَقُ قَدْ خَلَقَكَ لِعِبَادَتِهٖ فَلَا تَلْعَبْ اَرَادَكَ لِصُحْبَتِهٖ فَلَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهٖ لَا تُحِبُّ مَعَهٗ فِيْ مَحَبَّتِهٖ اَحَدًا اِنْ اَحْبَبْتَ غَيْرَهٗ حُبَّ رَاْفَةٍ وَرَحْمَةٍ وَلُطْفٍ يَجُوْزُ حُبُّ النُّفُوْسِ يَجُوْزُ اَمَّا حُبُّ الْقُلُوْبِ فَلَا يَجُوْزُ حُبُّ السِّرِّ لَا يَجُوْزُ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اشْتَغَلَ قَلْبُهٗ بِحُبِّ الْجَنَّةِ وَاَحَبَّ

اے غلام اس مقام کو طلب کر اور اس کا متمنی بن اور اسی کو اپنا مقصد بنا اور دنیا طلبی کے شغلہ کو چھوڑ دے کیوں کہ وہ تیرے پیٹ کو اگھا نا نہ کرے گی تجھے اس سے کبھی سیری نہ ہوگی اور نہ خدا کے سوا کوئی دوسری چیز تجھے اگھا تا بنائے گی پس تو خدا کے ساتھ مشغول ہو وہی تیرا پیٹ بھرے گا۔ جب تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہو جائے گا دنیا و آخرت میں تجھے غنا و بے نیازی حاصل ہو جائے گی اے غافل اس کو چاہ جو تجھ کو چاہتا ہے اسی کو طلب کر جو تجھ سے طلب کرتا ہے اسی کو دوست رکھ جو تجھے دوست رکھتا ہے اسی کا اشتیاق کر جو تیری طرف مشتاق ہے کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا اللہ ان کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں اور کیا اس کا قول حدیث قدسی میں نہیں سنا کہ بہ تحقیق میں ان کی ملاقات کا زیادہ مشتاق ہوں۔ اس نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے پس تو کھیل کود میں مشغول نہ ہو اور اس نے تجھے اپنی مصاحبت کے لیے بنایا ہے پس تو اس کے غیر کے ساتھ مشغول نہ ہو تو اس کی محبت میں کسی کو شریک نہ کر۔ اگر تو کسی غیر کی محبت بطور رافت و رحمت و لطف کے رکھے تو محبت نفس جائز ہے مگر غیر اللہ سے محبت قلب و باطن جائز نہیں قلب و باطن میں اس کی محبت ہو حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں مشغول ہوئے اور

الْمَقَامَ فِيهَا فَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا وَ أَخْرَجَهُ مِنْهَا بِطَرِيْقِ أَكْلِ تِلْكَ الثَّمَرَةِ مَالَ قَلْبُهُ إِلَى حَوَّاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ بِسَرَنْدِيْبَ وَ هِيَ بِجُدَّةَ يَعْقُوْبُ لَمَّا سَكَنَ إِلَى وَلَدِهٖ لَمَّا سَكَنَ إِلَى وَلَدِهٖ يُوْسُفَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَوْعَ مَيْلٍ جَرٰى عَلَيْهَا مَا جَرٰى مِنَ الْقَذْفِ وَ الْبُهْتَانِ وَ بَقِيَ أَيَّامًا لَا يُبْصِرُهَا فَاشْتَغِلْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِغَيْرِهٖ لَا تَسْتَأْنِسْ بِغَيْرِهٖ اجْعَلِ الْخَلْقَ خَارِجَ قَلْبِكَ نَاحِيَةً مِنْهُ فَرِّغْهُ لَهٗ يَا بَطَّالُ يَا كَسْلَانُ يَا قَلِيْلَ الْقَبُوْلِ إِنْ قَبِلْتَ مِنِّيْ وَعَمِلْتَ بِمَا أَقُوْلُ فَلِنَفْسِكَ تَعْمَلُ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلْ فَعَلٰى نَفْسِكَ الْمِنَّةُ وَالْحِرْمَانُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۵ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا هِيَ تَلْقٰى غَدًا ثَوَابَ الْأَعْمَالِ فِي الْجِنَانِ وَعُقُوْبَةَ الْأَعْمَالِ فِي

جنت میں قیام پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اور جنت کے درمیان میں جدائی کردی اور جنت سے بذریعہ کھانے اس پھل کے باہر نکال دیا۔ جب آدم علیہ السلام کا قلب حوا علیہا السلام کی طرف مائل ہوا تو ان دونوں کے درمیان تین سو سال کی مسافت کا فاصلہ ڈال دیا حضرت آدم سرندیپ میں اور حضرت حوا جدہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا دل جب اپنے صاحبزادہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف جا کر ٹھہرا اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گلے لگایا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کردی یہاں تک کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جبکہ کسی قدر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہوئے تو ان پر تہمت و بہتان جو کچھ لگا لگا جو کچھ قصہ پیش آیا آیا اور حضور ایک عرصہ تک انہیں نہ دیکھ سکے پس تو اپنے مخاطب خدا کے ساتھ مشغول ہو غیر اللہ سے قطع تعلق کرے کسی کے ساتھ سوا خدا کے انس نہ کر۔ مخلوق کو قلب سے نکال دے۔ ایک گوشہ قلب کا اس کے لیے خالی کر۔ اسے جھوٹے اے کاہل اسے قول کے کم قبول کرنے والے اگر تو میری بات کو قبول کرے گا اور میرے کہنے پر عمل کرے گا تو تیرا عمل تیرے نفس کے فائدہ کے لیے ہوگا اور اگر تو اس پر عمل نہ کرے گا تو تیرے نفس کا ہی نقصان ہے اور اس پر عذاب محرومی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ نفس کے لیے ہی ہے جو کچھ وہ بھلا عمل کرے اور اسی پر وبال جو وہ برا عمل کرے نیز ارشاد فرمایا اگر تم نے اچھے عمل کئے تو اپنے ہی نفس کے لیے اور اگر برے عمل کیے تو اپنے لیے۔ نفس ہی ہے جو کل بروز قیامت جنتوں میں نیک عملوں کے ثواب اور دوزخ میں برے عملوں کے

فِي النَّيِّرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَعْطُوْا خِرَقَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا اَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِلْمُتَّقِي وَسَاعَدْتَهُ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُ كُنْتَ شَرِيْكَهُ فِيْمَا يَعْمَلُ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ لِاَنَّكَ عَاوَنْتَهُ فِيْ قَصْدِهٖ وَرَفَعْتَ عَنْهُ اَثْقَالَهُ وَاَسْرَعْتَ خُطَاهُ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا اَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِمُنَافِقٍ مُرَآءٍ عَاصٍ وَسَاعَدْتَهُ فِيْ اُمُوْرِ دُنْيَاهُ كُنْتَ شَرِيْكَهُ فِيْمَا يَعْمَلُ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُقُوْبَتِهٖ شَيْءٌ لِاَنَّكَ اَعَنْتَهُ عَلٰى مَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَيَرْجِعُ شَرُّهُ اِلَيْكَ يَا جَاهِلًا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ فَلَا خَيْرَ فِيْ عِبَادَةٍ بِلَا عِلْمٍ وَلَا خَيْرَ فِيْ اِيْقَانٍ بِلَا عِلْمٍ تَعَلَّمْ وَاعْمَلْ وَاِنَّكَ تُفْلِحُ دُنْيَا وَاُخْرٰى اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ صَبْرٌ عَلٰى تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ كَيْفَ تُفْلِحُ الْعِلْمُ اِذَا اَعْطَيْتَهُ كُلَّكَ اَعْطَاكَ بَعْضَهُ قِيْلَ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِمَ نِلْتَ هٰذَا الْعِلْمَ الَّذِيْ مَعَكَ فَقَالَ بِبَاكُوْرَةِ الْغُرَابِ وَبِصَبْرِ الْحِمَارِ وَبِحِرْصِ الْخِنْزِيْرِ وَبِتَمَلُّقِ الْكَلْبِ كُنْتُ اَبْكُرُ عَلٰى اَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ

عذاب بھگتے گا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اپنا کھانا متقی پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا کپڑا مسلمانوں کو دیا کرو جب تو اپنا کھانا متقی کو کھلائے گا اور امور دنیوی میں تو اس کی مدد کرے گا تو تو اس کے عمل میں شریک ہو جائے گا اور اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا کیونکہ تو نے اس کے مقصود میں اس کی مدد کی اور اس کے دنیوی بوجھ کو اس سے اٹھا لیا اور اس کے قدم جلد رب عزوجل کی طرف چلائے اور جب تو اپنا کھانا کسی منافق ریاکار گناہ گار کو کھلا دے گا اور امور دنیوی میں تو اس کی مدد کرے گا تو تو اس کا شریک عمل ہو جائے گا اور اس کے عذاب میں سے کچھ کمی نہ ہو گی کیونکہ تو نے اس کی معصیت الٰہی میں مدد کی پس اس کی برائی تیری طرف لوٹے گی اے جاہل علم سیکھ عبادت میں بغیر علم کے خیر نہیں ہے اور نہ بغیر علم ایقان میں خیر و خوبی۔ علم سیکھ اور عمل کر ایسا کرنے سے بہ تحقیق تو دنیا و آخرت میں فلاح پائے گا اگر علم کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے پر تو صبر نہ کرے گا تو فلاح و نجات کیسے پائے گا جب تو اپنے آپ کو سراپا علم کے حوالے کر دے گا تو علم تجھے اپنا بعض حصہ حوالہ کر دے گا۔ بعض علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے دریافت کیا گیا کہ جو علم آپ کو حاصل ہے وہ کیوں کر ملا جواب دیا کہ کوّے کے علی الصبح اٹھنے اور گدھے کے صبر اور سور کی حرص اور کتے کی چاپلوسی سے سبق حاصل کر کے میں علماء کرام کے دروازوں پر سویرے ویسے ہی لپک جاتا تھا

كَمَا يُبَكِّرُ الْغُرَابُ إِلَى الطَّيَرَانِ وَكُنْتُ أَصْبِرُ عَلَى أَثْقَالِهِمْ كَصَبْرِ الْحِمَارِ عَلَى الْأَثْقَالِ وَكُنْتُ أَحْرِصُ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ لِحِرْصِ الْخِنْزِيْرِ عَلَى شَيْءٍ يَأْكُلُهُ وَكُنْتُ أَتَمَلَّقُ لَهُمْ كَتَمَلُّقِ الْكَلْبِ بِبَابِ دَارِ صَاحِبِهِ حَتَّى يُطْعِمَهُ شَيْئًا يَا طَالِبَ الْعِلْمِ اِسْمَعْ مَقَالَةَ هٰذَا الْعَالِمِ وَاعْمَلْ بِهَا إِنْ أَرَدْتَ الْعِلْمَ وَالْفَلَاحَ اَلْعِلْمُ حَيَاةٌ وَالْجَهْلُ مَوْتٌ اَلْعَالِمُ الْعَامِلُ بِعِلْمِهِ الْمُخْلِصُ فِي عَمَلِهِ الصَّابِرُ عَلَى تَعْلِيْمِهِ لِحَقِّ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَوْتَ لَهُ لِأَنَّهُ إِذَا مَاتَ الْتَحَقَ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَدَامَتْ حَيَاتُهُ مَعَهُ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَالْإِخْلَاصَ فِيْهِ۔

جس طرح سویرے سے اوّل وقت کوّا پرواز کرتا ہے اور ان کے ڈالے ہوئے بوجھوں پر ویسے ہی صبر کرتا تھا جیسا گدھا بوجھا اٹھانے پر صبر کرتا ہے اور طلب علم پر ویسے ہی حرص کرتا تھا جیسے سور اپنے کھانے کی چیز پر حریص ہے اور استادوں کی اتنا زبوسی ویسی ہی کرتا تھا جیسے کہ کتا کھانے کے لیے اپنے مالک کے دروازہ پر چاپلوسی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو کھانا کھلا دیتا ہے اے طالب علم اگر تو علم سیکھنا فلاح و نجات چاہتا ہے۔ تو اس عالم کے مقولہ کو سن اور اس پر عمل کر علم زندگی ہے اور جہالت موت۔ جو عالم کہ اپنے علم پر عامل اور عمل میں مخلص اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر صابر ہو اس کے لیے موت نہیں ہے کیونکہ جب وہ مرتا ہے اپنے رب عزوجل سے جا ملتا ہے اس کی دائمی زندگی خدا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

اے اللہ ہم کو علم اور اس میں اخلاص نصیب کر۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اڑتیسویں مجلس

شیطانی حملوں کے روکنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ فِي الرِّبَاطِ سَابِعَ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔

۷ رجب ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَضْنُوْا شَيَاطِيْنَكُمْ بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنَّ

حضور نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ بتحقیق آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھ کر شیطانوں کو دبلا کیا کرو کیونکہ

الشَّيْطَانَ يَضْنٰى بِهَا كَمَا يُضْنِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ بِكَثْرَةِ رُكُوْبِهٖ وَ ثِقْلِ اَحْمَالِهٖ عَلَيْهِ

يَا قَوْمُ اَضْنُوْا شَيَاطِيْنَكُمْ بِالْاِخْلَاصِ فِيْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا بِمُجَرَّدِ اللَّفْظِ التَّوْحِيْدُ يُحْرِقُ شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ لِاَنَّهٗ نَارٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَ نُوْرٌ مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ كَيْفَ تَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ فِيْ قَلْبِكَ كَمْ اِلٰهٍ كُلُّ شَيْءٍ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَ تَثِقُ بِهٖ دُوْنَ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيْدُ اللِّسَانِ مَعَ شِرْكِ الْقَلْبِ لَا يَنْفَعُكَ طَهَارَةُ الْقَالِبِ مَعَ نَجَاسَةِ الْقَلْبِ الْمُوَحِّدُ يُضْنِيْ شَيْطَانَهٗ وَ الْمُشْرِكُ يُضْنِيْهِ شَيْطَانُهٗ الْاِخْلَاصُ لُبُّ الْاَقْوَالِ وَ الْاَفْعَالِ لِاَنَّهَا اِذَا خَلَتْ مِنْهُ كَانَتْ قِشْرًا بِلَا لُبٍّ وَ الْقِشْرُ لَا يَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّارِ اِسْمَعْ كَلَامِيْ وَ اعْمَلْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُخْمِدُ نَارَ طَبْعِكَ وَ يَكْسِرُ شَوْكَةَ نَفْسِكَ لَا تَحْضُرْ مَوْضِعًا تَثُوْرُ فِيْهِ نَارُ طَبْعِكَ فَتَخْرَبُ بَيْتُ دِيْنِكَ وَ اِيْمَانِكَ يَثُوْرُ الطَّبْعُ وَ الْهَوٰى وَ الشَّيْطَانُ فَيَذْهَبُ بِدِيْنِكَ وَ اِيْمَانِكَ وَ اِيْقَانِكَ لَا تَسْمَعْ كَلَامَ هٰؤُلَاءِ

شیطان اس کو ایسے ہی دبلا حقیر ہو جاتا ہے تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کو اس پر بکثرت سوار ہونے اور زیادہ بوجھ لادنے سے دبلا کر دیتا ہے۔

اے قوم صرف لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اپنے شیطانوں کو دبلا نہ کرو بلکہ اس کو اخلاص کے ساتھ کہہ کر شیطانوں کو لاغر بناؤ توحید الٰہی انس و جن کے شیطانوں کو جلا دیتی ہے کیوں کر توحید شیطانوں کے لیے آگ اور اہل توحید کے لیے نور ہے۔ تو ایسی حالت میں تیرے قلب میں بہ کثرت معبود موجود ہیں کیسے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اللہ کے سوا ہر وہ چیز جس پر تیرا اعتماد و وثوق ہو وہ تیرا بت ہے تجھ کو زبانی توحید شرک قلبی کے ساتھ نفع نہ دے گی۔ دل کی نجاست کے ساتھ جسم کی طہارت تجھ کو نفع نہ دے گی موحد اپنے شیطان کو لاغر بنا دیتا ہے۔ اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے اخلاص اقوال و افعال کا مغز و اصل ہے کیونکہ جب اقوال و افعال اخلاص سے خالی ہوں گے تو وہ بلا مغز چھلکا رہ جائیں گے چھلکا صرف آگ کی صلاحیت رکھتا ہے جلانے کے قابل ہوتا ہے اے مخاطب تو میرے کلام کو سن اور اس پر عمل کر بہ تحقیق یہ عمل تیری طبیعت کی آگ کو بجھا دے گا اور تیرے نفس کی شوکت کو توڑ دے گا ایسی جگہ حاضر نہ ہو جہاں تیری طبیعت کی آگ بھڑکے پس وہ آگ تیرے دین و ایمان کے گھر کو ویران کر دے گی طبیعت اور خواہش اور شیطان بھڑک جائیں گے۔ پس وہ تیرے دین و ایمان کو اور ایقان کو لے جائیں گے تو ان منافقوں بناوٹ کرنے والوں

الْمُنَافِقِيْنَ الْمُتَصَنِّعِيْنَ الْمُزَخْرِفِيْنَ
فَاِنَّ الطَّبْعَ يَسْكُنُ اِلٰى طَعَامٍ مُزَخْرَفٍ
مُصَنَّعٍ هَوَسٍ كَعَجِيْنٍ فَطِيْرٍ بِلَا
مِلْحٍ يُؤْذِيْ بَطْنَ اٰكِلِهٖ وَيَهْدِمُ بِنْيَتَهٗ
اَلْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ اَفْوَاهِ الرِّجَالِ لَا
مِنَ الصُّحُفِ مَنْ هٰؤُلَآءِ الرِّجَالُ
رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الْمُتَّقُوْنَ
التَّارِكُوْنَ الْوَارِثُوْنَ الْعَارِفُوْنَ
الْعَامِلُوْنَ الْمُخْلِصُوْنَ مَا هُوَ غَيْرُ
التَّقْوٰى هَوَسٌ وَّبَاطِلٌ اَلْوِلَايَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً اَلْاَسَاسُ وَ
الْبِنَاءُ لَهُمْ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً اَللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ اِنَّمَا يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُتَّقِيْنَ
الْمُحْسِنِيْنَ الصَّابِرِيْنَ لَوْ كَانَ لَكَ
خَاطِرٌ صَحِيْحٌ عَرَفْتَهُمْ وَاَحْبَبْتَهُمْ
وَصَحِبْتَهُمْ اِنَّمَا يَصِحُّ الْخَاطِرُ اِذَا
تَنَوَّرَ الْقَلْبُ بِمَعْرِفَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
لَا تَسْكُنُ اِلٰى خَاطِرِكَ حَتّٰى تَصِحَّ
الْمَعْرِفَةُ وَيَتَبَيَّنَ لَكَ مِنْهُ الْخَيْرُ
وَالصِّحَّةُ غُضَّ بَصَرَكَ عَنِ الْمَحَارِمِ
وَاَمْسِكْ نَفْسَكَ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ
عَوِّدْ نَفْسَكَ اَكْلَ الْحَلَالِ وَاحْفَظْ
بَاطِنَكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
ظَاهِرَكَ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَقَدْ صَارَ
لَكَ خَاطِرٌ صَحِيْحٌ مُصِيْبٌ وَّتَصِحُّ

ملمع سازوں کے کلام کو نہ سن طبیعت کا میلان ایسے کھانے کی طرف جو کہ ملمع کیا ہوا بناوٹی سرتاپا ہوس ہو بہت ہوتا ہے اس کی مثال بے نمک خمیر کی روٹی کی سی ہے کہ وہ اپنے کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اس کی بنیاد کو گرا دیتی ہے علم کتابوں سے حاصل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مردان خدا اہل علم کے مونھوں سے لیا جاتا ہے یہ اہل علم مردان حق متقی تارک دنیا وارث انبیا عارف عامل اہل اخلاص ہیں ماسوا تقوٰی کے جو چیز ہے ہوس باطل ہے ولایت دنیا و آخرت میں پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے بنیاد اور عمارت دونوں جہاں میں انہیں کا حصہ ہے اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے متقی موحدین صابرین کو ہی دوست رکھتا ہے اگر تیری خاطر و طبیعت درست ہوتی تو تو مردان حق کو پہچانتا اور ان کو دوست رکھتا اور ان کی مصاحبت اختیار کرتا خاطر و طبیعت اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب قلب معرفت الٰہی سے منور ہو جب تک کہ معرفت الٰہی درست نہ ہو جائے اور اس سے خیر و صحت ظاہر نہ ہو اس وقت تک مطمئن خاطر نہ ہو محارم سے آنکھ نیچی کر اور اپنے نفس کو خواہشات سے روک اور حلال کھانے کی عادت ڈال اور اپنے باطن کی مراقبۂ الٰہی سے اور اپنے ظاہر کی اتباع سنت کے ساتھ حفاظت کر ایسی حالت میں تجھ کو صحت خاطر اور صائب الرائی حاصل ہو جاوے گی اور تیرے لیے معرفت الٰہی

لَكَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اُرَبِّيْ الْعُقُوْلَ وَالْقُلُوْبَ اَمَّا النُّفُوْسُ وَالطِّبَاعُ وَالْعَادَاتُ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ۔

يَا غُلَامُ تَعَلَّمِ الْعِلْمَ وَاَخْلِصْ حَتّٰى تَتَخَلَّصَ مِنْ شَبَكَةِ النِّفَاقِ وَقَيْدِهٖ اُطْلُبِ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِخَلْقِهٖ وَلَا لِدُنْيَاهُ عَلَامَةُ طَلَبِكَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفُكَ وَوَجَلُكَ مِنْهُ عِنْدَ مَجِيْئِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ تُرَاقِبُهٗ وَتَذِلُّ لَهٗ فِيْ نَفْسِكَ وَتَتَوَاضَعُ لِلْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَيْهِمْ لَا طَمَعًا فِيْمَا اَيْدِيْهِمْ وَتُصَادِقُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتُعَادِيْ فِيْهِ لِاَنَّ الصَّدَاقَةَ فِيْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَاوَةٌ اَلثَّبَاتُ فِيْ غَيْرِهٖ زَوَالٌ اَلْعَطَاءُ فِيْ غَيْرِهٖ حِرْمَانٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ صَبْرٌ وَنِصْفٌ شُكْرٌ اِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى النِّقَمِ وَلَمْ تَشْكُرْ عَلَى النِّعَمِ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ حَقِيْقَةُ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْتِسْلَامُ۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِ قُلُوْبَنَا بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ لَكَ بِالذِّكْرِ لَكَ بِالْمُوَافَقَةِ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ لَكَ لَوْ لَا رِجَالٌ فِيْ قُلُوْبِهِمْ هٰذِهِ الْحَيٰوةُ

حاصل ہو گی جزایں نیست کہ میں تو عقل و قلوب کی تربیت کرتا ہوں لیکن نفسوں اور طبیعتوں اور عادتوں سے مجھے علاقہ نہیں اور نہ ان میں کوئی خوبی ہے۔

اے غلام علم سیکھ اور اخلاص کر تا کہ تو نفاق کے جال و قید سے چھوٹ جائے تو علم کو صرف اللہ عزوجل کے واسطے سیکھ نہ کہ مخلوق الٰہی اور دنیا کے لیے۔ اللہ کے واسطے تیرے طلب علم کی علامت امر و نہی کے آنے کے وقت تیرا اللہ سے ڈرنا اور خوفناک ہونا ہے اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھ اور اپنے نفس کو اس کے واسطے ذلیل کر اور مخلوق کے روبرو بغیر اس کے تو اس کی طرف حاجتمند ہو اور ان کے مال کی طمع کرے تواضع کر اور اللہ ہی کے واسطے دوستی کر اور اسی کی راہ میں دشمنی کر کیونکہ غیر اللہ کے لیے دوستی عداوت ہے غیر اللہ کے ساتھ ثابت قدمی زوال ہے اور غیر اللہ کے لیے دنیا محرومی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر میں اور دوسرا شکر میں جب تو مصیبتوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر نہ کرے گا پس تو حقیقۃً مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت فرمانبرداری اور سر جھکا دینا ہے۔

اے اللہ ہمارے قلوب میں اپنے اوپر توکل اور اپنی طاعت اور اپنے ذکر اور اپنی موافقت اور اپنی توحید کے ساتھ زندہ کر دے اگر ایسے مرد نہ ہوتے جن کے قلوب میں ایسی زندگی ہے

هُمْ مَمْدُوْدُوْنَ فِي الْاَرْضِ لَهَلَكْتُمْ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ يَصْرِفُ عَذَابَهٗ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِدُعَائِهِمْ صُوْرَةُ النُّبُوَّةِ اِرْتَفَعَتْ وَمَعْنَاهَا بَاقٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِلَّا فَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَرْبَعُوْنَ اَبْدَالًا مِنْهُمْ مَّنْ فِيْهِ مَعْنًى مِّنْ مَّعَانِي النُّبُوَّةِ قَلْبُهٗ كَقَلْبِ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْهُمْ خُلَفَاءُ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فِي الْاَرْضِ اَقَامَ الْغِلْمَانَ فِي الْاَرْضِ اَقَامَ الْعُلَمَاءَ فِي النِّيَابَةِ عَنِ الْاُسْتَاذِيْنَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ هُمْ وَرَثَةٌ حِفْظًا وَّعَمَلًا وَّقَوْلًا وَّفِعْلًا لِاَنَّ الْقَوْلَ بِلَا فِعْلٍ لَا يُسَاوِيْ شَيْئًا وَالدَّعْوَى الْمُجَرَّدَةُ بِلَا بَيِّنَةٍ لَا تُسَاوِيْ شَيْئًا۔

يَا غُلَامُ اِلْزَمْ بَيِّنَتَكَ مُلَازَمَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ بِهِمَا وَالْاِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ اِنِّيْ اَرٰى عُلَمَاءَكُمْ جُهَّالًا زُهَّادَكُمْ طَالِبِي الدُّنْيَا وَرَاغِبِيْنَ فِيْهَا مُتَوَكِّلِيْنَ عَلَى الْخَلْقِ نَاسِيْنَ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الثِّقَةُ بِغَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ سَبَبُ اللَّعْنَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ

روئے زمین میں پھیلے ہوئے نہ ہوتے تو یقیناً تم سب ہلاک ہو جاتے۔ کیوں کہ حق عزوجل اپنے عذاب کو اہل زمین سے انہیں کی دعاؤں سے پلٹ دیتا ہے ظاہری صورت نبوت کی اٹھ گئی ہے اور اس کے معنے قیامت تک باقی ہیں ورنہ کیوں کر اور کس طرح زمین باقی رہتی زمین میں چالیس ابدال ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں نبوت کے معنے میں سے معنے پائے جاتے ہیں اُن کا دل ایسا ہے جیسے ایک نبی کا۔ بعض ان میں سے اللہ اور اس کے رسولوں کے زمین میں خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے علماء کو نیابت میں استادوں کا قائم مقام بنا دیا ہے اور اسی واسطے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں وہ حفاظت اور عمل اور قول و فعل میں انبیاء کے سچے وارث ہیں کیونکہ قول بغیر فعل کے کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور محض دعوے بغیر گواہوں کے کچھ قدر و مرتبہ نہیں رکھتا۔

اے غلام اپنے گواہوں قرآن و سنت کی پابندی اور ان دونوں پر عمل اور عمل میں اخلاص کو لازم پکڑیں تمہارے علماء کو جاہل تمہارے زاہدوں کو دنیا کا طلب گار اور دنیا میں رغبت کرنے والا۔ خلق پر بھروسہ کرنے والا حق عزوجل کو بھول جانے والا پاتا ہوں غیر اللہ پر اعتماد لعنت کا سبب ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا بھروسا اپنے جیسی مخلوق پر ہو وہ

بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوْقٍ فَقَدْ ذَلَّ۔

وَيْحَكَ اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْخَلْقِ صِرْتَ مَعَ الْخَالِقِ يُعَرِّفُكَ مَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ تُمَيِّزُ بَيْنَ مَا لَكَ وَبَيْنَ مَا لِغَيْرِكَ عَلَيْكَ بِالثَّبَاتِ وَالدَّوَامِ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَقَطْعِ الْاَسْبَابِ مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَاَيْتَ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا هٰذَا شَيْءٌ لَا يَتِمُّ وَالْخَلْقُ وَالرِّيَاءُ فِيْ قَلْبِكَ وَالْاُخْرٰى وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ قَلْبِكَ وَلَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ تَصْبِرْ لَا دِيْنَ لَكَ لَا رَاْسَ لِاِيْمَانِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِيْمَانِ كَالرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ مَعْنَى الصَّبْرِ اَنَّكَ لَا تَشْكُوْ اِلٰى اَحَدٍ وَلَا تَتَعَلَّقُ بِسَبَبٍ وَلَا تَكْرَهُ وُجُوْدَ الْبَلِيَّةِ وَلَا تُحِبُّ زَوَالَهَا اَلْعَبْدُ اِذَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ حَالِ فَقْرِهٖ وَفَاقَتِهٖ وَصَبَرَ مَعَهٗ عَلٰى مُرَادِهٖ وَلَمْ يَسْتَنْكِفْ مِنَ الصَّنْعَةِ الْمُبَاحَةِ وَوَاصَلَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ بِالْعِبَادَةِ وَالْكَسْبِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ يُغْنِيْهِ وَيُغْنِيْ

ملعون ہے نیز ارشاد فرمایا جس نے مخلوق کے ذریعے سے عزت چاہی پس بہ تحقیق وہ ذلیل ہوا۔

تجھ پر افسوس ہے جب تو خلق سے جدا ہو جائے گا خالق کے ساتھ ہو جائے گا تجھے نفع و نقصان کی چیزوں کو معلوم کرا دے گا اس وقت تو اس چیز میں جو تیرے لیے ہے اور اس چیز میں جو تیرے غیر کے لیے ہے تمیز کرنے لگے گا تو اللہ کے دروازہ پر ثابت قدمی اور دوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم پکڑ لے دنیا و آخرت کی بھلائی کو دیکھ لے گا یہ مرتبہ تیرے لیے بغیر اس کے حاصل نہ ہو گا کہ تو خلق اور ریاکاری اور آخرت اور ماسوے اللہ کو اپنے قلب سے نہ نکال دے اور ان چیزوں میں سے تیرے دل میں ذرہ برابر موجود نہ ہو جب تو مصائب پر صبر نہ کرے گا نہ تجھے دین ہو گا نہ اصل ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صبر کو ایمان سے وہ علاقہ ہے جو سر کو جسم سے صبر کے معنے ہیں کہ تو کسی سے گلہ و شکوہ نہ کرے اور نہ کسی سبب سے علاقہ رکھے اور نہ بلاؤں کے آنے کو ناپسند کرے اور نہ ان کے زوال کو دوست رکھے جب بندہ اپنی حالت فقر و فاقہ میں اللہ کے واسطے تواضع کرتا ہے اور اپنی مراد پر اس کے ساتھ صبر کرتا ہے اور کسی مباح پیشہ سے عار و انکار نہیں کرتا اور دن کو عبادت و کسب حلال میں رات کے ساتھ ملا دیتا ہے تو اللہ اس بندہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور اس کو مصیبت و مخلوق سے بے پروا کر دیتا ہے

عِيَالَهٗ مِنْ جِهَةٍ لَمْ تَكُنْ فِيْ حِسَابِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ اَنْتَ كَالْحَجَّامِ تُخْرِجُ الدَّاءَ مِنْ غَيْرِكَ وَفِيْكَ دَاءٌ مَّحْضٌ مَّا تُخْرِجُهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تَزْدَادُ عِلْمًا ظَاهِرًا وَّجَهْلًا بَاطِنًا مَّكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا فَلْيَزْدَدْ وَجَعًا مَا هٰذَا الْوَجَعُ هُوَ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالذُّلُّ لَهٗ وَلِعِبَادِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ عِلْمٌ تَعَلَّمْ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ عِلْمٌ وَّلَا عَمَلٌ وَّلَا اِخْلَاصٌ وَّلَا اَدَبٌ وَّلَا حُسْنُ ظَنٍّ بِالشُّيُوْخِ فَكَيْفَ يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ قَدْ جَعَلْتَ هَمَّكَ الدُّنْيَا وَحُطَامَهَا عَنْ قَرِيْبٍ يُّحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ هَمُّهُمْ هَمٌّ وَّاحِدٌ يُرَاقِبُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَوَاطِنِهِمْ كَمَا يُرَاقِبُوْنَهٗ فِيْ ظَوَاهِرِهِمْ يُهَذِّبُوْنَ الْقَلْبَ كَمَا يُهَذِّبُوْنَ الْجَوَارِحَ حَتّٰى اِذَا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا اَكْفَاهُمْ هَمُّ الشَّهَوَاتِ بِاَسْرِهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا شَهْوَةٌ وَّاحِدَةٌ وَهِيَ طَلَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَمَحَبَّتُهٗ فَحَسْبُ حُكِيَ اَنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ

اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس طرح سے غنی کر دیتا ہے کہ جو اس کے حساب میں بھی نہیں آتا ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کشائش کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو روزی دیتا ہے کہ بندہ کو گمان بھی نہیں ہوتا تیری شکل مانند پچھنے لگانے والے کی ہے کہ تو دوسرے کی بیماری کو نکالتا ہے اور تیرے اندر جو خالص بیماری موجود ہے اس کو نہیں نکالتا بہ تحقیق میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو ظاہراً علم کو اور باطناً جہل کو بڑھا رہا ہے۔ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جس کا علم بڑھے اس کا درد بھی بڑھنا چاہیئے یہ درد کیا ہے خدا کا خوف اسکی اور اس کے بندوں کے واسطے عاجزی کرنا اگر تو عالم نہیں ہے علم سیکھ جب تجھے علم وعمل اخلاص وادب اور مشائخ کے ساتھ حسن ظن نہ ہو پس تجھے کوئی شے کیسے حاصل ہو سکتی ہے تو نے تو اپنا مقصد صرف دنیا ومتاع دنیا کو بنا رکھا ہے۔ تجھ میں اور ان میں عنقریب کیا نسبت جن کا مقصد صرف ایک ہی ہے جو اپنے باطن میں اللہ کا مراقبہ اسی طور سے کرتے ہیں جیسے کہ مراقبۂ الٰہی ان کا ظاہر میں ہوتا ہے وہ جس طرح اعضا ظاہری کی تہذیب کرتے ہیں ویسے ہی قلب کا تہذیب کرتے ہیں اس کو مہذب بناتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اس مرتبہ میں کامل ہو جاتے ہیں تو جملہ خواہشات کے غم سے ان کو کفایت ہو جاتی ہے اور ان کے دلوں میں سوا ایک خواہش کے کہ وہ طلب وقرب ومحبت الٰہی ہے کوئی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اسی میں ان کے لیے کفایت ہے منقول ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل

أَصَابَتْهُمْ شِدَّةٌ فَاجْتَمَعُوْا إِلٰى نَبِيٍّ
مِنْ أَنْبِيَائِهِمْ فَقَالُوْا لَهُ أَخْبِرْنَا
بِمَا يَرْضَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى نَتَّبِعَهُ
فَيَكُوْنُ سَبَبًا لِدَفْعِ هٰذِهِ الشِّدَّةِ عَنَّا
فَسَأَلَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ
فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ قُلْ لَهُمْ إِنْ أَرَدْتُمْ
رِضَائِيْ فَأَرْضُوا الْمَسَاكِيْنَ فَإِنْ
أَرْضَيْتُمُوْهُمْ رَضِيْتُ وَإِنْ
سَخَطْتُمُوْهُمْ سَخِطْتُ اِسْمَعُوْا
يَا غُفَّلُ أَنْتُمْ مَا تَزَالُوْنَ تُسْخِطُوْنَ
الْمَسَاكِيْنَ وَتُرِيْدُوْنَ رِضَا اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا يَقَعُ بِأَيْدِيْكُمْ رِضَاهُ بَلْ
أَنْتُمْ مُتَقَلِّبُوْنَ فِيْ سُخْطِهِ اُثْبُتُوْا
عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ
الثَّبَاتُ نَبَاتٌ مَا كُنْتُ أَهْرُبُ مِنْ
كَلَامِ الشُّيُوْخِ وَفَظَاظَتِهِ وَخُشُوْنَتِهِ
بَلْ كُنْتُ أَخْرَسَ أَعْمٰى الْآفَاتُ تَنْزِلُ
عَلَيَّ مِنْهُمْ وَأَنَا سَاكِتٌ وَأَنْتَ لَا
تَصْبِرُ عَلٰى كَلَامِهِمْ وَتُرِيْدُ تُفْلِحُ
لَا وَكَرَامَةٌ لَا تُفْلِحُ حَتّٰى تُوَافِقَ
الْقَدَرَ لَكَ وَعَلَيْكَ وَتَصْحَبَ الشُّيُوْخَ
مُتَعَرِّيًا آلَةَ التُّهَمِ فِيْ حَظِّكَ وَنَصِيْبِكَ
وَتَتَّبِعَهُمْ وَتُوَافِقَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ
وَقَدْ جَاءَكَ دُنْيَا وَآخِرَةٌ اِفْهَمُوْا
مَا أَقُوْلُ وَاعْمَلُوْا بِهِ اَللّٰهُمَّ بِلَا

کسی مصیبت وسختی میں مبتلا ہوگئے اور اس حالت میں اپنے
انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی طرف جمع ہو کر آئے اور کہنے
لگے ہمیں ایسے امر سے خبردار کیجئے جس سے حق عزوجل راضی
ہو۔ تاکہ ہم حق تعالیٰ کی تابعداری کریں اور وہ ہمارے
لیے اس سختی کے دفع ہو جانے کا سبب بن جاوے۔ اُن
نبی علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے اس معاملہ میں سوال کیا پس
اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ بنی اسرائیل سے
کہہ دیں کہ اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو پس مسکینوں کو راضی کرو
اگر تم ان کو راضی کر لوگے میں تم سے راضی ہو جاؤں گا اور اگر
تم نے ان کو ناراض کیا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔
اے غافلو! سنو تم تو ہمیشہ مسکینوں کو ناراض کرتے رہتے ہو
اور اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو ایسی حالت میں اللہ کی خوشنودی
تمہارے ہاتھ نہ آئے گی بلکہ تم اس کی ناراضی میں پہلو بدلتے
رہو گے تم میری سخت کلامی پر ثابت قدم رہو نجات حاصل
کر لوگے۔ ثبات بمنزلہ نبات ہے میں مشائخ کے
کلام اور ان کی سختی و درشتی سے کبھی نہ بھاگتا تھا بلکہ گونگا
اور اندھا بنا رہتا تھا۔ ان کی طرف سے مجھ پر آفتیں
ٹوٹتی تھیں اور میں ساکت رہتا تھا۔ تو تو ان کے کلام
پر بھی صبر نہ کرتا اور چاہتا ہے کہ فلاح مل جائے۔ یہ ہرگز
ہونے والا نہیں اور اس میں کوئی کرامت نہیں جب
تک تو اپنے نفع و نقصان کے معاملات میں تقدیر کی
موافقت نہ کرے گا اور جب تک اپنے حصہ و نصیب میں
تہمتوں کو زائل کر کے مشائخ کی صحبت اور ان کا اتباع و موافقت جمیع
حالات میں نہ کرے گا تجھے فلاح نہ ملے گی۔ ایسا کرنے ہی سے دونوں
جہاں کی فلاح مل سکتی ہے جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو بغیر کسی

عَمَلٍ لَا یُسَاوِی شَیْئًا اَلْعَمَلُ بِلَا اِخْلَاصٍ طَمَعٌ فَارِغٌ اَلطَّمَعُ کُلُّ حُرُوْفِہٖ فَارِغَۃٌ مُجَوَّفَۃٌ لَیْسَ فِیْہَا شَیْءٌ اَلْعَوَّامُ لَا یَعْرِفُوْنَ بَہْرَجَتَکَ اَلصَّیْرَفِیُّ یَعْرِفُ بَہْرَجَتَکَ ثُمَّ یُعْلِمُ الْعَوَّامَ حَتّٰی یُحْذَرُوْکَ لَوْ صَبَرْتَ مَعَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ لَرَاَیْتَ عَجَائِبَ مِنْ لُطْفِہٖ یُوْسُفُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا صَبَرَ عَلَی الْاَخْذِ وَ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَالسِّجْنِ وَالذُّلِّ وَوَافَقَ فِعْلَ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ صَحَّتْ نَجَابَتُہٗ وَصَارَ مَلِکًا نُقِلَ مِنَ الذُّلِّ اِلَی الْعِزِّ مِنَ الْمَوْتِ اِلَی الْحَیَاۃِ فَہٰکَذَا اَنْتَ اِذَا اتَّبَعْتَ الشَّرْعَ وَ صَبَرْتَ مَعَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَخِفْتَ مِنْہُ وَرَجَوْتَہٗ وَخَالَفْتَ نَفْسَکَ وَھَوَاکَ وَشَیْطَانَکَ نُقِلْتَ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ فِیْہِ اِلٰی غَیْرِہٖ تُنْقَلُ مِمَّا تَکْرَہُ اِلٰی مَا تُحِبُّ اِجْھَدْ وَ اجْتَھِدْ فَاِنَّکَ بِکَ لَا تَجِیْءُ وَلَا بُدَّ مِنْکَ اِجْتَھِدْ وَقَدْ جَاءَکَ اَلْخَیْرُ مَنْ طَلَبَ وَجَدَّ وَجَدَ اِجْھَدْ فِیْ اَکْلِ الْحَلَالِ فَاِنَّہٗ یُنَوِّرُ قَلْبَکَ وَیُخْرِجُہٗ مِنْ ظُلُمَاتِہٖ اَنْعَمُ الْعَقْلِ مَا عَرَّفَکَ نِعَمَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَقَامَکَ فِیْ شُکْرِھَا وَاَعَانَکَ عَلَی الْاِعْتِرَافِ بِھَا وَ بِمِقْدَارِھَا۔

کسی بات کا سمجھنا کچھ قدر نہیں رکھتا۔ عمل بغیر اخلاص کے خالی لالچ ہے۔ طمع کے کل حرف خالی کھوکلے ہیں ان میں کوئی نقطہ نہیں عام لوگ تیری کھوٹ کو نہیں پہچان سکتے لیکن صراف تیری کھوٹ کو پہچان کر عوام کو مطلع کر دے گا یہاں تک کہ عوام تجھ سے پرہیز کرنے لگیں گے۔ اگر تو اللہ عزوجل کی معیت میں صبر کرے گا اس کے عجیب عجیب لطف معائنہ کرے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب گرفتاری اور غلامی اور قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے رب عزوجل کے فعل کی موافقت کی نجابت و شرافت صحیح رہی اور بادشاہ بن گئے ذلت سے عزت کی طرف۔ موت سے زندگی کی طرف نقل کیے گئے۔ پس اسی طرح جب تو شرع مقدس کا اتباع کرے گا اور اللہ عزوجل کے ساتھ صبر کرے گا اور اسی سے ڈرے گا اور امیدواری کرے گا اور اپنے نفس و خواہش و شیطان کی مخالفت کرے گا تو تو اپنی موجودہ حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کر دیا جائے گا مکروہات سے ایسی حالت کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جسے تو پسند کرتا ہے۔ کوشش و سعی کرتے سے کچھ ہو نہیں سکتا ہے اور تیرے لیے ضرورت ہے کوشش کر تجھے بھلائی حاصل ہو جائے گی جو کوئی طالب ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے پا لیتا ہے۔ حلال غذا کھانے کی کوشش کر بہ تحقیق وہ تیرے قلب کو منور کر دے گی اور دل کو اس کی تاریکیوں سے نکال دے گی۔ جو عقل خدا کی نعمتوں کی شناخت کرائے اور مقام شکر میں تجھے کھڑا کر دے اور نعمتوں کے اقرار اور ان کے مقدار کے اقرار پر تیری مدد کرے وہ بہت نافع عقل ہے۔

يَا غُلَامُ مَنْ عَرَفَ بِعِلْمِ الْيَقِيْنِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ جَمِيْعَ الْأَشْيَاءِ وَفَرَغَ مِنْهَا لَا يَطْلُبُ مِنْهُ شَيْئًا حَيَاءً مِنْهُ يَشْتَغِلُ بِذِكْرِهٖ عَنْ مُطَالَبَتِهٖ لَا يَسْأَلُهٗ تَعْجِيْلَ قِسْمِهٖ وَلَا أَنْ يُعْطِيَهٗ قِسْمَ غَيْرِهٖ دَأْبُهُ الْخُمُوْلُ وَالسُّكُوْتُ وَحُسْنُ الْأَدَبِ وَتَرْكُ الْاِعْتِرَاضِ لَا يَشْكُوْا إِلَى الْخَلْقِ فِيْ قَلِيْلٍ وَّلَا كَثِيْرٍ الْكُدْيَةُ مِنَ الْخَلْقِ بِالْقَلْبِ كَالْكُدْيَةِ مِنْهُمْ بِاللِّسَانِ عِنْدِيْ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةِ۔

اے غلام جو شخص علم الیقین سے یہ امر جان لیتا ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام چیزوں کو تقسیم کر دیا ہے اور اس سے فارغ ہو چکا ہے وہ اللہ سے حیا کر کے کچھ اس سے طلب نہیں کرتا۔ ذکر الٰہی اس کو مطالبے سے باز رکھتا ہے وہ اپنے مقسوم کو جلد مل جانے کے لیے سوال کرتا ہے اور نہ اس امر کا کہ اس کو غیر کا مقسوم حصہ مل جائے اس کا طریقہ گم نامی اور سکون اور حسن ادب اور اعتراض کا چھوڑ دینا ہو جاتا ہے۔ وہ مخلوق سے کمی و بیشی کا گلہ شکوہ نہیں کرتا ہے۔ قلباً مخلوق سے گداگری ویسی ہے جیسے زبان سے ان سے گداگری کرنا۔ میرے نزدیک حقیقۃً ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔

وَيْلَكَ مَا تَسْتَحْيِيْ تَطْلُبُ مِنْ غَيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ غَيْرِهٖ تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ مَا لَا حَاجَةَ لَكَ إِلَيْهِ مُعَلَّقٌ كَنْزٌ مَكْنُوْزٌ مَعَكَ أَنْتَ تُزَاحِمُ الْفُقَرَاءَ عَلٰى حَبَّةٍ وَلُقْمَةٍ إِذَا مُتَّ افْتَضَحْتَ تَظْهَرُ مِنْكَ خَفَايَاكَ وَتَلْعَنُكَ الْخَلْقُ مِنْ جَوَانِبِكَ لَوْ كُنْتَ عَاقِلًا لَاكْتَسَبْتَ ذَرَّةً مِنَ الْإِيْمَانِ تَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلَكُنْتَ تَصْحَبُ الصَّالِحِيْنَ وَتَتَأَدَّبُ بِهِمْ بِأَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ حَتّٰى إِذَا تَرَعْرَعَ إِيْمَانُكَ وَبِنَاءُ إِيْقَانِكَ اسْتَخْلَصَكَ اللهُ۔

تجھ پر افسوس تجھے شرم نہیں آتی کہ تو غیر اللہ سے طلب کرتا ہے حالانکہ وہ بہ نسبت غیر کے تجھ سے بہت قریب ہے۔ تو مخلوق سے وہ چیز طلب کرتا ہے جس کی تجھے مطلقاً حاجت نہیں۔ تیرے پاس چھپا ہوا خزانہ موجود ہے اور پھر بھی تو ایک دانہ اور ایک لقمہ کے لیے فقیروں سے مزاحمت کرتا ہے جب تجھے موت آئے گی رسوا ہونا پڑے گا۔ تیرے دبے چھپے عیب ظاہر ہو جائیں گے اور تجھے چاروں طرف سے لعنت گھیرے گی۔ اگر تو عاقل ہوتا تو ایک ذرہ ایمان ضرور حاصل کر لیتا اور اس کے ذریعے خدا سے مل جاتا اور نیکوں کی مصاحبت میں رہتا اور ان کے اقوال و افعال سے ادب سیکھتا۔ یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوی اور تیرے ایقان کی بنیاد مضبوط ہو جاتی۔

عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَتَوَلَّى أَدَبَكَ وَأَمْرَكَ وَنَهْيَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ يَا عَابِدَ صَنَمِ الرِّيَاءِ مَا تَشُمُّ قُرْبَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا أُخْرَةً يَا مُشْرِكًا بِالْخَلْقِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمْ بِقَلْبِهٖ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَيْسَ مِنْهُمْ ضَرَرٌ وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ وَلَا مَنْعٌ لَا تَدَّعِي تَوْحِيدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الشِّرْكِ الْمُلَازِمِ لِقَلْبِكَ فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ شَيْءٌ۔

تو تجھ کو اللہ عزوجل اپنے لیے خالص کر لیتا اور خود وہ تیرے ادب اور تیرے امر و نہی کا تیرے قلب کی حیثیت سے متولی و والی بن جاتا۔ اے ریاکاری کے بت کے پجاری تو حق تعالیٰ کے قرب کی دنیا و آخرت میں بو بھی نہ سونگھے گا۔ اے مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے ان پر اپنے قلب سے متوجہ ہونے والے تو مخلوق سے اپنا منہ پھیر لے تجھے ان سے نقصان ہے اور نہ نفع اور نہ دینا اور نہ منع کرنا اللہ کی توحید کا اس حالت میں کہ تیرے قلب میں شرک لپٹا ہوا ہے دعویٰ نہ کر اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا ایسا دعویٰ بے سود ہے

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

انتالیسویں مجلس

اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے حوالہ کر دینے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الرِّبَاطِ ثَانِيَ عَشَرَ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

إِنْ أَرَدْتَ الْمُلْكَ دُنْيَا وَأُخْرَةً فَاجْعَلْ كُلَّكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيرُ أَمِيرًا وَرَئِيسًا عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى غَيْرِكَ إِنِّي قَدْ نَصَحْتُكَ فَاقْبَلْ نُصْحِي قَدْ صَدَقْتُكَ فَصَدِّقْنِي إِذَا كَذَبْتَ وَكَذَّبْتَ كُذِبْتَ وَكُذِّبَ لَكَ وَإِذَا صَدَقْتَ وَصَدَّقْتَ صُدِّقْتَ وَصُدِّقَ لَكَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ خُذْ مِنِّي دَوَاءً لِمَرَضِ دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْهُ وَ

۱۲ رجب ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

اگر تو دنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو اپنے کو سرتاپا خدا کے حوالے کر دے۔ پس اس حالت میں تو امیر ہو جائے گا اپنے نفس اور غیروں پر حاکم میں تجھے نصیحت کرتا ہوں تو میری نصیحت کو قبول کر میں تجھ سے سچ کہتا ہوں پس تو میری تصدیق کر جب تو جھوٹ بولے گا اور دوسروں کو جھٹلائے گا تو تو جھوٹا بتایا جائے گا اور تجھ کو جھٹلایا جائے گا اور جب تو سچ بولے گا اور دوسروں کو سچا بتائے گا تو تجھ سے سچ بولا جائے گا اور تیری تصدیق کی جائے گی تو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا تو اپنے دین کے مرض کی مجھ سے دوا لے اور اس کا استعمال کر

قد جاءته العافية. من تقدم كانوا يطوفون الشرق والغرب في طلب الأولياء والصالحين الذين هم أطباء القلوب والدين فإذا حصل لهم واحد منهم طلبوا منه دواء لأديانهم وأنتم اليوم أبغض إليكم الفقهاء والعلماء والأولياء الذين هم المؤدبون والمعلمون فلا جرم لا يقع بأيديكم الدواء. أيش ينفع علمي وطبي معك فكل يوم أبني لك أساسا وأنت تنقضه أصف لك دواء ولا تستعمله أقول لك لا تأكل هذه اللقمة فيها سم كل هذه فيها دواء فتخالفني وتأكل التي فيها السم عن قريب يظهر ذلك في بنية دينك وإيمانك إني أنصحك ولا أفزع من سيفك ولا أريد ذهبك من يكون مع الله عز وجل لا يفزع من أحد في الجملة لا من جن ولا من إنس ولا من حشرات الأرض وسباعها وهوامها ولا من شيء من المخلوقات بأسرها لا تزدروا بالشيوخ العمال بالعلم أنتم جهال بالله عز وجل

تجھے صحت و تندرستی حاصل ہو جائے گی اگلے لوگ اولیاء اللہ اور صالحین کی طلب میں جو کہ دلوں اور دین کے طبیب ہیں شرق و غرب میں گھوما کرتے تھے پس جب ان میں سے کوئی ایک ان کو مل جاتا تھا اس سے اپنے دینوں کی دوا طلب کرتے تھے۔ اور تم آج ایسے ہو کہ تمہارے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض فقیہ اور عالم اور اولیاء اللہ جو کہ ادب سکھانے والے اور تعلیم دینے والے ہیں۔ ہیں۔ پس یقیناً اس حال میں تمہارے ہاتھ دوا نہ آئے گی۔ میرا علم اور میری طب تم کو کیا نفع دے گی۔ ہر دن میں تمہارے لیے ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اس کو گرا دیتا ہے برابر تیرے لیے دوا بتاتا ہوں اور تو اس کا استعمال نہیں کرتا تجھ سے کہتا ہوں کہ تو یہ لقمہ نہ کھا اس میں زہر ہے وہ لقمہ کھا اس میں دوا ہے لیکن تو میری مخالفت کرتا اور وہی لقمہ کھاتا ہے۔ جو کہ زہر آلود ہے۔ عنقریب اس کا اثر تیرے دین و ایمان کی عمارت میں ظاہر ہوگا بے تحقیق میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اور نہ تیری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ تیرے سونے کا خواہش مند ہوں جو کوئی اللہ تعالیٰ کی معیت میں ہوتا ہے وہ فی الجملہ کسی سے نہیں ڈرتا نہ جنوں سے نہ انسانوں سے اور نہ زمین کے کیڑے مکوڑوں اور اس کے درندوں اور زہریلے جانوروں سے اور نہ تمام مخلوقات میں سے کسی چیز سے۔ تم ان مشائخ کو جو کہ عالم باعمل ہیں حقیر نہ سمجھو۔ تم اللہ عزوجل اور اس کے

وَرُسُلِهٖ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ
الْمُوَافِقِيْنَ مَعَهُ الرَّاضِيْنَ بِأَفْعَالِهٖ
كُلُّ السَّلَامَةِ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ
وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
فَإِذَا رَأَيْتُمْ فِيْ أَنْفُسِكُمْ ضُعْفًا
فَدَاوُوْكُمْ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِكَايَةً عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَقَرَّبَ
الْمُتَقَرِّبُوْنَ إِلَيَّ بِأَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ مَا
افْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ
يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ
فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا
وَيَدًا وَمُؤَيِّدًا فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ
يُبْصِرُ وَبِيْ يَبْطِشُ يُبْصِرُ جَمِيْعَ أَفْعَالِهٖ
بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَبِهٖ يَخْرُجُ مِنْ حَوْلِهٖ وَ
قُوَّتِهٖ وَرُؤْيَةِ نَفْسِهٖ وَغَيْرِهٖ
تَصِيْرُ حَرَكَاتُهٗ وَحَوْلُهٗ وَقُوَّتُهٗ بِاللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَا بِهٖ وَلَا بِسَائِرِ الْخَلْقِ
يَعْزِلُ نَفْسَهٗ وَدُنْيَاهُ وَأُخْرَاهُ كُلَّهٗ
طَاعَةً فَلَا جَرَمَ تُقَرِّبُهٗ طَاعَتُهٗ
تَكُوْنُ سَبَبًا لِمَحَبَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَهٗ بِالطَّاعَةِ يُحِبُّ وَيُقَرِّبُ وَ
بِالْمَعْصِيَةِ يُبْغِضُ وَيُبْعِدُ بِالطَّاعَةِ
يَحْصُلُ الْأُنْسُ وَبِالْمَعْصِيَةِ تَحْصُلُ

رسولوں علیہم السلام اور اس کے نیک بندوں سے جو کہ موافقت ہی میں رہنے والے ہیں اور اس کے افعال سے راضی ہیں رحمۃ اللہ علیہم حاصل ہو پوری سلامتی قضاء الٰہی پر رہنے اور آرزو کوتاہ کرنے اور دنیا سے بے رغبتی کرنے میں ہے جب تم دربارہ ان امور کے اپنے نفسوں میں کمزوری پاؤ پس تم موت کی یاد اور آرزو کی کوتاہی کو لازم پکڑو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات میں اللہ عزوجل سے حکایت ہے کہ میرے قرب حاصل کرنے والوں نے ادا فرائض سے بڑھ کر اور کسی چیز کے وسیلہ سے میرا قرب حاصل نہیں کیا میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ پس جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی آنکھ اور کان اور ید اور مددگار بن جاتا ہوں پس وہ مجھی سے سنتا ہے اور مجھی سے دیکھتا ہے۔ اور مجھی سے پکڑتا ہے وہ اپنے تمام افعال کو حق تعالیٰ ہی سے دیکھتا سمجھتا ہے اور اسی کی مدد سے اپنی طاقت و قوت اور اپنی ذات اور غیر کے دیکھنے سے باہر آ جاتا ہے اس کی تمام حرکتیں اور قوت و طاقت ذور عزوجل سے ہی ہوتا ہے نہ کہ اس کے نفس اور تمام مخلوق سے۔ وہ اپنے نفس اور دنیا و آخرت ہر ایک سے کلیۃً علیحدہ ہو جاتا ہے سرتاپا طاعت بن جاتا ہے اور یقیناً اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اس کی طاعت محبت الٰہی کا اس کے لیے سبب بن جاتی ہے طاعت کے سبب سے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور قرب عطاء کرتا ہے۔ اور معصیت کی وجہ سے اس کو مبغوض بنا لیتا ہے اور رحمت سے دور کر دیتا ہے طاعت کے سبب سے اس بندے کو انس حاصل ہوتا ہے اور معصیت کے سبب سے وحشت حاصل ہوتی ہے

ف: اولیاء اللہ کے قرب و مراتب کا بیان مرتبہ کن نیکوں پر فائز ہونا۔

الْوَحْشَةُ لِاَنَّ مَنْ اَسَاءَ اسْتَوْحَشَ
بِمُتَابَعَةِ الشَّرْعِ يَحْصُلُ الْخَيْرُ وَ
بِمُخَالَفَتِهٖ يَحْصُلُ الشَّرُّ مَنْ لَّمْ يَكُنِ
الشَّرْعُ رَفِيْقَهٗ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ فَهُوَ
هَالِكٌ مَعَ الْهَالِكِيْنَ اِعْمَلْ وَاجْتَهِدْ
وَلَا تَتَّكِلْ عَلَى الْعَمَلِ فَاِنَّ التَّارِكَ
لِلْعَمَلِ طَامِعٌ وَالْمُتَّكِلَ عَلَى الْعَمَلِ
مُعْجِبٌ مَغْرُوْرٌ قَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَوْمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ
وَالْخَالِقِ اِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فَاَنْتَ
قَائِمٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاِنْ
كُنْتَ خَائِفًا فَاَنْتَ قَائِمٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَاِنْ كُنْتَ عَارِفًا فَاَنْتَ
قَائِمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ تَنْظُرُ
اِلَى الْخَلْقِ تَارَةً وَّاِلَى الْخَالِقِ اُخْرٰى
تُبَلِّغُ الْقَوْمَ وَتُعَرِّفُهُمْ اَحْوَالَ
الْاٰخِرَةِ وَحِسَابَهَا وَجَمِيْعَ مَا فِيْهَا
بَلْ تُخْبِرُ بِمَا قَدْ شَاهَدْتَ وَرَاَيْتَ
لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ الْقَوْمُ
مُنْتَظِرُوْنَ لِقَاءَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتَمَنَّوْنَهٗ
فِيْ جَمِيْعِ اَوْقَاتِهِمْ لَا يَخَافُوْنَ مِنَ
الْمَوْتِ لِاَنَّهٗ سَبَبُ لِقَاءِ مَحْبُوْبِهِمْ
فَارِقْ قَبْلَ اَنْ تُفَارَقَ وَدِّعْ قَبْلَ
اَنْ تُوَدَّعَ اُهْجُرْ قَبْلَ اَنْ يَّهْجُرَكَ

کیونکہ جو گناہ گار بدکار ہوتا ہے وہ وحشت میں پڑ جاتا ہے
شرع مقدس کی متابعت سے بھلائی حاصل ہوتی ہے اور
اس کی مخالفت سے برائی۔ جس کسی شخص کی تمام حالتوں میں
شرع مقدس رفیق نہ ہو پس وہ منجملہ ہلاک ہونے والوں کے ایک
ہلاک ہونے والا ہے۔ عمل کر اور سعی کر اور عمل پر بھروسہ نہ کر۔
کیوں کہ عمل کا چھوڑنے والا محض لالچی ہے اور عمل پر بھروسہ
کرنے والا خود پسند و مغرور۔ ایک جماعت وہ ہے جو کہ
درمیان دنیا و آخرت کے قائم ہے اور ایک قوم وہ جو درمیان
جنت و دوزخ کے قائم ہے اور ایک قوم وہ جو کہ درمیان مخلوق
و خالق کے قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے پس تو درمیان دنیا و آخرت
کے قائم ہے۔ اور اگر تو خائف ہے پس تو درمیان
جنت و دوزخ کے قائم ہے۔ اور اگر تو عارف
ہے پس تو درمیان مخلوق و خالق کے قائم ہے۔
کبھی تو مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی خالق
کی طرف۔ تو قوم کو تبلیغ کرتا ہے اور ان کو
آخرت کے حالات اور حسابات اور تمام وہ
احوال جو کہ آخرت میں ہونے والے ہیں۔
بلکہ وہ تمام ان امور کی جس کا تو نے مشاہدہ کیا اور دیکھا اُن
کی خبر دے دیتا ہے خبر مثل معائنہ کے نہیں ہے اہل اللہ لقاء
الٰہی کے منتظر رہتے ہیں تمام حالات میں ان کے متمنی
رہتے ہیں موت سے خوف نہیں کرتے کیونکہ موت تو ان
کے محبوب کی ملاقات کا سبب ہے۔ اس سے قبل کہ
دنیا تجھ سے مفارقت کرے تو دنیا سے جدا ہو جا اور اس
سے قبل تو اس کو رخصت کر کہ وہ تجھے رخصت کرے اور
اس سے قبل تو اس کو چھوڑ کہ وہ تجھے چھوڑ دے

اَهْلُكَ وَسَائِرُ الْخَلْقِ مَا يَنْفَعُوْنَكَ اِذَا دَخَلْتَ فِى الْقَبْرِ تُبْ مِنْ تَنَاوُلِ الْمُبَاحِ بِشَهْوَةٍ۔

تیرے اہل وعیال اور تمام خلق تجھے کچھ نفع نہ دیں گے جب کہ تو قبر میں داخل ہو گا تو مباح شے کے لینے سے جو کہ خواہش نفسانی کی وجہ سے ہو توبہ کر۔

يَا قَوْمُ تَوَرَّعُوْا فِىْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ اَلْوَرَعُ كِسْوَةُ الدِّيْنِ اُطْلُبُوْا مِنِّىْ كِسْوَةً لَا دِيَانِكُمْ اتَّبِعُوْنِىْ فَاِنِّىْ عَلٰى جَادَّةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا تَابِعٌ لَهٗ فِىْ اَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاَحْوَالِهٖ وَمَا كَانَ يُشِيْرُ اِلَيْهِ لَا اَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى وَقَعَ بِمُرَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنِّىْ فَاِنِّىْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا اُفَكِّرُ بِحَمْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا اُفَكِّرُ بِحَمْدِكَ وَلَا ذِمِّكَ بِعَطَائِكَ وَمَنْعِكَ بِخَيْرِكَ وَشَرِّكَ بِاِقْبَالِكَ وَاِدْبَارِكَ اَنْتَ جَاهِلٌ لَا يُبَالِىْ بِهٖ اِذَا اَفْلَحْتَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ عِبَادَتُكَ مَرْدُوْدَةً عَلَيْكَ لِاَنَّهَا عِبَادَةٌ مَقْرُوْنَةٌ بِالْجَهْلِ وَالْجَهْلُ كُلُّهٗ مُفْسِدَةٌ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَتَّبِعَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْخٌ فَاِبْلِيْسُ شَيْخُهٗ

اے قوم تم تمام حالت میں تقوٰے کو اختیار کرو۔ تقوٰے دین کا لباس ہے تم مجھ سے اپنے دین کا لباس مانگو میری پیروی کرو بہ تحقیق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر ہوں کھانے پینے نکاح اور تمام حالات واشارات میں میں انہیں کا پیرو ہوں۔ میں ہمیشہ اسی طرح رہوں گا۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا ارادہ مجھ سے پورا کرلے بہ تحقیق میں اسی طریقہ پر ہوں خدا کو تعریف اور اس کا شکر ہے کہ تمہاری تعریف اور برائی اور تمہارے دینے اور نہ دینے اور تمہاری بھلائی و برائی اور تمہارے اقبال وادبار کی کچھ فکر نہیں کرتا تو تو جاہل ہے اور جاہل کی کچھ پروا نہیں کی جاتی ہے تو جب جہالت کی حالت میں خدا کی عبادت کرے گا تیری عبادت رد کر دی جائے گی۔ کیونکہ وہ ایسی عبادت ہے جو جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت سراپا فساد ہے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بحالت جہالت خدا کی عبادت کرتا ہے اس کا فساد بہ نسبت اس کی اصلاح کے زیادہ ہوتا ہے جب تک تو کتاب وسنت کا اتباع نہ کرے گا تجھے فلاح نہ ملے گی بعض صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے بہ تحقیق انہوں نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں ہوتا پس اس کا پیر شیطان ہے۔

اِتَّبِعِ الشُّيُوخَ الْعُلَمَاءَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْعَامِلِيْنَ بِهِمَا وَ اَحْسِنِ الظَّنَّ بِهِمْ وَ تَعَلَّمْ مِنْهُمْ وَ اَحْسِنِ الْاَدَبَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَالْعِشْرَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ اَفْلَحْتَ اِذَا لَمْ تَتَّبِعِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَلَا الشُّيُوْخَ الْعَارِفِيْنَ بِهِمَا فَلَا تُفْلِحُ اَبَدًا اَمَا سَمِعْتَ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَأْيِهٖ ضَلَّ هَذِّبْ نَفْسَكَ بِصُحْبَةِ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ اشْتَغِلْ بِاِصْلَاحِهَا ثُمَّ انْتَقِلْ اِلٰى غَيْرِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ ثُمَّ بِمَنْ تَعُوْلُ وَقَالَ لَا صَدَقَةَ وَ ذُوْ رَحِمٍ مُحْتَاجٌ۔

تو ایسے مشائخ کی پیروی کر جو کہ کتاب و سنت کے عالم اور ان پر عمل کرنے والے ہیں اور ان کے بارہ میں حسن ظن کر اور ان سے علم سیکھ۔ اور ان کے روبرو ادب سے پیش آ۔ اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے معاشرت کر فلاح پائے گا اور جب تو کتاب و سنت اور مشائخ عارفین کتاب و سنت کی پیروی نہ کرے گا تجھے کبھی فلاح نہ ملے گی۔ کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ جس نے اپنی رائے پر استغنا کیا۔ وہ گمراہ ہوا تو اپنے نفس کی ایسوں کی صحبت میں رہ کر جو تجھ سے زیادہ علم والے ہوں اصلاح و تہذیب کر اور اولاً نفس کی اصلاح میں مشغول ہو پھر غیر کی طرف چلنا۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اپنے نفس کی اوّلاً اصلاح کر پھر اپنے اہل و عیال کی۔ نیز ارشاد فرمایا ہے غیر کو صدقہ دینے میں ثواب نہیں جبکہ تیرے قرابت دار محتاج ہوں۔

اَلْمَجْلِسُ الْمُوْفِيْ لِلْاَرْبَعِيْنَ

چالیسویں مجلس

تفقہ فی الدین کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكْرَةً فِي الرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ وَبَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ اَلْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ سَبَبٌ لِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ عَرَفَ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا بِهٖ تَصِحُّ لَهٗ

۱۴ رجب ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور اس کے عیوب ذاتی اس کو معلوم کرا دیتا ہے دین کی سمجھ معرفت نفس کا سبب ہے جو کوئی اپنے رب عزوجل کو پہچان لیتا ہے وہ تمام چیزوں کو پہچان لیتا ہے خدا کے لیے اس کی بندگی

الْعُبُوْدِيَّةُ وَالْعِتْقُ مِنْ عُبُوْدِيَّةِ غَيْرِهٖ
لَا فَلَاحَ لَكَ لَا نَجَاةَ لَكَ حَتّٰى تُؤْثِرَهٗ
عَلٰى غَيْرِهٖ تُؤْثِرُ دِيْنَكَ عَلٰى شَهَوَاتِكَ
وَاٰخِرَتَكَ عَلٰى دُنْيَاكَ وَخَالِقَكَ عَلٰى
خَلْقِكَ هَلَاكُكَ فِىْ تَقْدِيْمِ شَهَوَاتِكَ
عَلٰى دِيْنِكَ وَدُنْيَاكَ عَلٰى اٰخِرَتِكَ وَ
الْخَلْقَ عَلٰى خَالِقِكَ اِعْمَلْ بِهٰذَا وَقَدْ
كَفَاكَ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ
وَجَلَّ لَا اِجَابَةَ لَكَ الْاِجَابَةُ اِنَّمَا
تَكُوْنُ بَعْدَ الْاِسْتِجَابَةِ اِذَا اَجَبْتَهٗ
بِالْعَمَلِ اَجَابَكَ فِىْ وَقْتِ سُؤَالِكَ لَهٗ
وُجُوْدُ الزَّرْعِ اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الزِّرَاعَةِ
اِزْرَعْ حَتّٰى تَحْصُدَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ
الْاٰخِرَةِ اِزْرَعْ هٰذِهِ الزِّرَاعَةَ بِالْقَلْبِ
وَالْبَذْرُ هُوَ الْاِيْمَانُ وَالْحِرَاثَةُ
لَهَا وَجَلْبُ الْمَاءِ اِلَيْهَا وَسَقْيُهَا
بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ اِذَا كَانَ هٰذَا
الْقَلْبُ فِيْهِ لِيْنَةٌ وَّرَافَةٌ وَّرَحْمَةٌ
نَبَتَ فِيْهِ وَاِذَا كَانَ قَاسِيًا فَظًّا
غَلِيْظًا كَانَتْ اَرْضُهٗ سَبِخَةً وَالسَّبِخُ
لَا يَنْبُتُ الزَّرْعَ اِذَا زَرَعْتَ عَلٰى
رَاْسِ جَبَلٍ لَا يَنْبُتُ فِيْهِ فَهُوَ اِلَى
الْهَلَاكِ اَقْرَبُ تَعَلَّمْ هٰذِهِ الزِّرَاعَةَ
مِنَ الزَّارِعِ لَا تَنْفَرِدْ بِرَايِكَ قَالَ

اور غیر اللہ کی بندگی سے آزادی درست و صحیح ہو جاتی ہے
جب تک تو اللہ تعالےٰ کو غیر اللہ پر اور اپنے دین کو اپنی
خواہشوں پر اور اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر اور اپنے خالق
کو اس کی مخلوق پر ترجیح نہ دے گا تجھے فلاح نہ ملے گی۔
اپنی خواہشوں کو اپنے دین پر اور اپنی آخرت پر اور مخلوق
کو اپنے خالق پر مقدم کرنے میں تیری ہلاکت ہے تو اس
پر عمل کر بے شک خدا تعالےٰ تجھ کو ہر امر میں کفایت
کرے گا تو تو خالق عزوجل سے محجوب ہے تیری دعا
کو قبولیت نہیں۔ قبولیت تو بعد تعمیل حکم ہوتی ہے
جب تو مطابق حکم الٰہی عمل کرے گا تو وہ تیرے
سوال کے وقت تیرے سوال کو قبول کرے گا۔
کھیت کا وجود بعد کھیتی کرنے کے ہوتا ہے۔
کھیتی کرتا کہ تجھے کھیت کاٹنا نصیب ہو۔ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دنیا
آخرت کی کھیتی ہے۔ تو یہ کھیتی کر۔ اس کھیتی کے لیے
زمین قلب ہے اور بیج ایمان ہے اور اس کی نگہبانی
اور پانی دینا اور اس کھیت کا سیراب کرنا ساتھ
اعمال صالحہ کے ہے جب اس قلب میں نرمی
اور رافت و رحمت ہو گی تو اس میں کھیتی اگے گی اور جب
وہ قلب سخت اور بدخصلت ہو گا تو اس کی زمین کھاری
شور ہو گی۔ اور کھاری زمین کھیتی کو نہیں اگاتی ہے جب تو
کھیت کو ایسے پہاڑ کی چوٹی پر بوئے گا جہاں کھیتی نہیں
اگتی پس وہ بربادی کی طرف قریب تر ہو گا تو
یہ کھیتی کرنا اس کے کاشتکاروں سے سیکھ تنہا
اپنی رائے سے کام نہ لے۔ نبی صلے اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا عَلَى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ أَهْلِهَا أَنْتَ مَشْغُوْلٌ بِزَرْعِ الدُّنْيَا لَا بِزَرْعِ الْآخِرَةِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ طَالِبَ الدُّنْيَا لَا يُفْلِحُ مَعَ الْآخِرَةِ لَا يَرَى الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الدُّنْيَا وَإِنْ أَرَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحُظُوْظِ وَالْخَلْقِ

طَوْعًا وَكَرْهًا لِأَنَّ الْأَصْلَ مَعَكَ وَكُلُّ الْفُرُوْعِ تَبَعٌ لِهٰذَا الْأَصْلِ كُنْ عَاقِلًا لَا إِيْمَانَ لَكَ لَا عَقْلَ لَكَ لَا تَمْيِيْزَ لَكَ أَنْتَ قَائِمٌ مَعَ الْخَلْقِ مُشْرِكٌ بِهِمْ أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَمْ تَتُبْ تَنَحَّ عَنْ طَرِيْقِ الْقَوْمِ تَنَحَّ عَنْ بَابِهِمْ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِكَثَافَةِ بَدَنِكَ دُوْنَ قَلْبِكَ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِنِفَاقِكَ وَدَعَاوِيْكَ وَهَوَسِكَ إِنَّمَا تُزَاحِمُ الْقَوْمَ بِالْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ بِالتَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْآفَاتِ وَالرِّضَا بِالْأَقْسَامِ

يَا غُلَامُ كُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْآفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ قَائِمٌ عَلَى قَدَمِ مَحَبَّتِهِ لَا تَتَغَيَّرُ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہر پیشہ میں اس کے صالح لوگوں سے جو کہ ماہر ہوں مدد لیا کرو۔ تو دنیا کی کھیتی میں مشغول ہے۔ نہ کہ آخرت کی کھیتی میں۔ کیا تجھے اس کا علم نہیں ہے کہ دنیا کا طلب گار فلاح نہیں پاتا ہے۔ طلب آخرت کے ساتھ حق عزوجل کی رویت نہیں ہو سکتی اگر تیرا ارادہ آخرت کا ہے پس تو ترک دنیا کو لازم پکڑ۔ اور اگر تو خدا کو چاہتا ہے تو تو حظوظ دنیا اور مخلوق کو خوشی اور ناخوشی سے چھوڑ دے۔ کیونکہ اصل تیرے ساتھ ہے اور ہر فرع اس اصل کی تابع ہے۔ تو عاقل بن جا نہ تیرے پاس ایمان ہے نہ عقل اور نہ تمیز تو تو مخلوق کے ساتھ قائم ہے اور اس کے سبب سے شرک کرنے والا۔ اگر تو توبہ نہ کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔ توبہ نہ کرنے کی صورت میں تو مردان خدا کے راستہ سے الگ ہٹ ان کے دروازہ سے دور ہو۔ اپنے بدن کے موٹاپے کو ہلا کر قلب کو چھوڑ کر ان کی صف میں نہ گھس اپنے نفاق اور جھوٹے دعووں اور خواہشوں کے ساتھ ان میں شامل نہ ہو۔ تو ان میں قلب اور باطن کے ذریعہ سے توکل کے قدموں پر سوار ہو کر اور آفتوں پر صبر کر کے بعد مقسوم پر راضی ہو کر شامل ہو سکتا ہے۔ اے غلام حق عزوجل کے روبرو تو ایسا ہو جا کہ آفتیں تیرے اوپر اترتی رہیں اور تو اپنی محبت کے قدم پر ویسے ہی قائم رہے تجھ میں کچھ تغیر پیدا نہ ہو۔

لَا تُزِيْلُكَ الرِّيَاحُ وَالْاَمْطَارُ وَلَا تُخْرِقُكَ الرِّمَاحُ تَكُوْنُ ثَابِتًا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَقَائِمًا فِيْ مَقَامٍ لَا خَلْقَ فِيْهِ لَا دُنْيَا فِيْهِ وَلَا اٰخِرَةَ فِيْهِ لَا حُقُوْقَ فِيْهِ لَا حُظُوْظَ فِيْهِ لَا لِمَ فِيْهِ لَا كَيْفَ فِيْهِ لَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ لَا تُكَدِّرُكَ رُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَمُؤْنَةُ الْعِيَالِ وَلَا تَتَغَيَّرُ بِالْقِلَّةِ وَالْكَثْرَةِ لَا بِالذَّمِّ وَلَا بِالْحَمْدِ لَا بِالْاِقْبَالِ وَلَا بِالْاِدْبَارِ تَكُوْنُ مَعَهٗ مِنْ وَّرَاءِ مَعْقُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ كُنْتَ تَصْدُقُ وَاِلَّا فَلَا تَتَّبِعْنَا اَلصَّبْرُ وَالْاِخْلَاصُ اَسَاسٌ لِّمَا قَدْ شَرَحْتُ لَكَ تُرِيْدُنِيْ اَنَا اُنَافِقُكَ وَاُلِيْنُ لَكَ فِي الْكَلَامِ تَفْرَحُ نَفْسُكَ وَتُعْجَبُ وَتَظُنُّ اَنَّهَا عَلٰى شَيْءٍ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهَا اَنَا نَارٌ وَّلَا يَثْبُتُ عَلَى النَّارِ اِلَّا السَّمَنْدَلُ الَّذِيْ يَبِيْضُ وَيُفْرِخُ وَيَقُوْمُ وَيَقْعُدُ فِي النَّارِ اِجْتَهِدْ اَنْ تَكُوْنَ سَمَنْدَلًا فِيْ نَارِ الْاٰفَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَالْمُكَابَدَاتِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَطَارِقِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ حَتّٰى تَصْبِرَ عَلٰى مُصَاحَبَتِيْ وَسَمَاعِ كَلَامِيْ وَخُشُوْنَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا

تجھ کو ہوائیں اور بارشیں تیری جگہ سے نہ ہٹا سکیں اور نہ نیزے تجھے زخمی کر سکیں تو ظاہراً اور باطناً ثابت رہے اور ایسے مقام پر قائم جہاں نہ خلق ہو۔ اور نہ دنیا اور نہ آخرت اور نہ وہاں حقوق ہوں نہ حظوظ نہ کچھ چوں و چرا ہو نہ ماسوے اللہ۔ وہاں تجھ کو نہ مخلوق کی دیکھ بھال مکدر کر سکے اور نہ اہل و عیال کی فکر معاش اور نہ کمی بیشی سے تیرے دل میں تغیر پیدا ہو نہ بسبب برائی اور جہالت کے اور نہ کسی کی توجہ اور عدم توجہی سے تیری معیت خدا کے ساتھ اس حیثیت سے ہو جو کہ نہ انسان کی سمجھ میں آئے نہ جن و فرشتہ کے اور نہ تمام مخلوق کی عقلوں میں۔ بلکہ سب کی عقلوں سے ماورا ہو۔ بعض بزرگوں نے کیا ہی اچھا کہا ہے اگر تو اپنے طلب و قصد میں سچا ہے تو بہتر ورنہ ہمارے ساتھ نہ ہو۔ صبر و اخلاص تمام ان چیزوں کی جو میں نے بیان کیں بنیاد ہیں۔ تو مجھ سے یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے نفاق برتوں اور نرم گفتگو کروں تو اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے اور اتراتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ تو کچھ ہے نہیں نہیں تجھے کچھ عزت نہیں۔ میں آگ ہوں۔ اور آگ پر سمندل ہی ٹھہر سکتا ہے جو کہ آگ میں رہتا ہے اور وہیں انڈے بچے دیتا ہے اور اسی میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تو اس بات کی کوشش کر کہ تو مصیبتوں اور مجاہدوں اور سختیوں کی آگ میں سمندل بن جا اور قضا و قدر کے گرزوں کے نیچے صابر رہ۔ تاکہ تو میری ہم نشینی اور میرے کلام کے سننے اور اس کی سختی و درشتی پر اور اس پر ظاہراً و باطناً اور علانیۃً اور خفیہ طور پر

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فِيْ خَلْوَتِكَ اَوَّلًا وَّفِيْ
جَلْوَتِكَ ثَانِيًا وَّفِيْ جُوْدِكَ ثَالِثًا فَاِنْ
صَحَّ لَكَ هٰذَا جَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَّ
اٰخِرَةً بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ
تَقْدِيْرِهٖ اَنَا لَا اُحَابِيْ اَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ
فِيْ شَيْءٍ هُوَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْ حَقِّهٖ
لَا اَلْتَفِتُ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ
بِلَا اَمْرِهٖ بَلْ اَتَقَوّٰى بِهٖ فِيْ اِسْتِيْفَاءِ
حَقِّهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا اَضْعُفُ وَاَقْوٰى
مَعَ نَفْسِيْ وَاُوَافِقُهَا فِيْهِمْ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَافِقِ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ
فِي اللّٰهِ اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ
انْجَبَرَ كَيْفَ اُبَالِيْ وَاَنْتَ عَاصٍ لِلّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ مُسْتَهِيْنٌ بِاَوَامِرِهٖ وَ
نَوَاهِيْهِ مُنَازِعٌ لَّهٗ فِيْ اَقْضِيَتِهٖ وَ
اَقْدَارِهٖ مُعَادٍ لَّهٗ فِيْ لَيْلِكَ وَ
نَهَارِكَ فَاَنْتَ مَغْضُوْبُهٗ وَمَلْعُوْنُهٗ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهٖ
اِذَا اُطِيْعُ رَضِيْتُ وَاِذَا رَضِيْتُ
بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِبَرَكَتِيْ نِهَايَةٌ وَاِذَا
عُصِيْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ
وَتَبْلُغُ لَعْنَتِيْ اِلَى الْوَلَدِ السَّابِعِ هٰذَا
زَمَانُ بَيْعِ الدِّيْنِ بِالتِّيْنِ زَمَانُ
طُوْلِ الْاَمَلِ وَقُوَّةِ الْحِرْصِ اِجْهَدْ

عمل کرنے پر صبر کر سکے۔ اوّلاً اپنی خلوت و تنہائی میں۔ ثانیاً
اپنی جلوت میں۔ اور ثالثاً اپنے وجود میں۔ پس اگر اس طور پر تیری
حالت درست ہو جائے گی تو تجھے دنیا و آخرت کی فلاح مل
جائے گی۔ جو کہ مشیت و تقدیر الٰہی ہو گی۔ میں اس چیز میں جو کہ
اللہ کے واسطے ہوا اور اس میں کوئی حق اللہ برتر کا ہو کسی کی رورعایت
نہیں کرتا۔ میں مخلوق میں سے کسی کی طرف بغیر امر الٰہی کے توجہ
نہیں کرتا ہوں بلکہ مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے حق کے حاصل کرنے
میں اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرتا ہوں اور کسی طرح کی کمزوری
نہیں پاتا۔ میں اپنے نفس کے ساتھ قوی ہوں اور خلق کے معاملے
میں نفس کی موافقت کرتا ہوں۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ
بر تحقیق انہوں نے فرمایا کہ مخلوق کے متعلق اللہ عزوجل کی موافقت
کر اور اللہ تعالیٰ کے متعلق خلق کی موافقت نہ کر خدا کے ہی ساتھ
موافق بنا رہ جو ٹوٹے وہ ٹوٹ جائے اور جو جڑا رہے وہ جڑا رہے
میں تیری پروا کیسے کروں تو تو خدا کا گناہ گار اور اس کے امر و نواہی
کو حقیر سمجھنے والا اور اس کی قضا و قدر میں اس سے جھگڑنے والا اور
اپنے رات و دن میں اس سے دشمنی کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ
کے غضب و لعنت میں ہے اللہ عزوجل نے اپنے بعض
کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ جب میری اطاعت کی جاتی ہے
تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت دے
دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور
جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں غصہ میں آجاتا ہوں
اور جب میں غصہ میں آجاتا ہوں تو اپنی رحمت سے دور کر
دیتا ہوں اور میری لعنت ساتویں پشت تک پہنچتی ہے
یہ زمانہ دین کو انجیر کے بدلے بیچنے کا اور آرزوؤں کے
طویل کرنے اور حرص کے قوی کرنے کا ہے۔ تو ان

أَنْ لَا تَكُونَ مِمَّنْ قَالَ فِيهِمْ وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا كُلُّ عَمَلٍ يُرَادُ بِهِ غَيْرُ وَجْهِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ هَبَاءٌ مَنْثُورٌ۔

وَيْحَكَ إِنْ خَفِيَ أَمْرُكَ عَلَى الْعَوَامِّ فَمَا يَخْفَى عَلَى الْخَوَاصِّ السَّوَادِيُّ يَخْفَى عَلَيْهِ بَهْرَجُكَ الصَّيْرَفِيُّ لَا الْجَاهِلُ يَخْفَى عَلَيْهِ الْعَالِمُ لَا إِعْمَلْ وَأَخْلِصْ فِي عَمَلِكَ وَاشْتَغِلْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعِ الْاِشْتِغَالَ بِمَا لَا يَعْنِيكَ غَيْرُكَ مِمَّا لَا يَعْنِيكَ فَلَا تَشْتَغِلْ بِهِ عَلَيْكَ بِخُوَيْصَةِ نَفْسِكَ حَتّٰى تَقْهَرَهَا وَتُذِلَّهَا وَتَسْتَأْسِرَهَا وَتَجْعَلَهَا مَطِيَّتَكَ فَتَقْطَعَ بِهَا فَيَافِيَ الدُّنْيَا حَتّٰى تَصِلَ إِلَى الْآخِرَةِ تَقْطَعُ بِهَا الْخَلْقَ حَتّٰى تَصِلَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى إِذَا تَمَّ لَكَ وَقَوِيتَ أَرْدَفْتَ غَيْرَكَ وَمِنَ الدُّنْيَا أَخْرَجْتَهُ وَإِلَى الْمَوْلٰى قَدَّمْتَهُ وَلُقَمَ الْحِكَمِ لَقَّمْتَهُ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ لَا تَتَأَوَّلْ فَإِنَّ الْمُتَأَوِّلَ عَادٍ لَا تَخَفِ الْخَلْقَ وَلَا تَرْجُهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ ضُعْفِ الْإِيمَانِ عَلِّ هِمَّتَكَ وَقَدْ عَلَوْتَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِيكَ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِكَ وَصِدْقِكَ وَإِخْلَاصِكَ اِجْتَهِدْ وَتَعَرَّضْ وَاطْلُبْ فَإِنَّ بِكَ لَا

لوگوں میں سے مت ہو جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَقَدِمْنَا الاٰیۃ اور ہم ان کے عملوں کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ انہوں نے کیے تھے پس ہم نے ان کے عملوں کو اڑتے ہوئے غبار کی مانند بنادیا ہر وہ عمل جس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا جائے پس وہ مثل اڑتے ہوئے غبار کے ہے۔

تجھ پر افسوس اگر تیرا معاملہ عام لوگوں پر پوشیدہ بھی رہے گا پس وہ خواص پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا دیہاتی پر تیرا کھوٹا پن چھپ سکتا ہے لیکن صراف پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا جاہل سے تیرا حال چھپ سکتا ہے عالم سے نہیں تو عمل کر اور اپنے عمل میں اخلاص کر اور اللہ کے ساتھ مشغول ہو جا بیکار و لایعنی چیزوں سے شغل چھوڑ دے تیرا غیر بیکار و لایعنی ہے پس تو اس کے ساتھ مشغول نہ ہو تو اپنے خاص نفس کی اصلاح لازم پکڑ حتیٰ کہ تو اس پر غالب آجائے اور اس کو ذلیل و قید کر کے اس کو اپنی سواری بنالے پس تو اس پر سوار ہو کر دنیا کے میدانوں کو قطع کر کے آخرت کی طرف پہنچ جائے خلق سے قطع تعلق کر لے یہاں تک کہ تو حق کی طرف پہنچ جائے جب تو اس حالت پر پہنچ جائے گا اور قوت حاصل کرے گا تو دوسروں کو بھی اپنے پیچھے بٹھائے گا اور اس کو دنیا سے علیحدہ کر کے مولیٰ تعالیٰ کی طرف پیش کر دے گا اور حکمت کے لقموں سے اس کو نوالہ دے سکے گا تو سچی بات کو لازم پکڑ تاویل نہ کر بے تحقیق تاویل کرنے والا دھوکہ باز ہوتا ہے تو خلق سے ڈر اور نہ ان کا امیدوار بن کیونکہ یہ ضعف ایمان کی علامت ہے۔ تو اپنی ہمت بلند کر تجھے رفعت و بلندی مل جائیگی اللہ عزوجل تجھ کو مطابق تیری ہمت اور تیری سچائی و اخلاص کے عطیہ دے گا عطا فرمائے گا کوشش کر درپے ہو اور طلب کر۔ تجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ کچھ نہ کچھ ہونا ضروری ہے

يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ تَكَلُّفٌ فِي تَحْصِيلِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ كَمَا تَكَلَّفُ فِي تَحْصِيلِ الرِّزْقِ الشَّيْطَانُ يَلْعَبُ بِعَوَامِّ النَّاسِ كَمَا يَلْعَبُ الْفَارِسُ بِكُرَتِهِ يُدِيرُ أَحَدَهُمْ فِيمَا يَشَاءُ كَمَا يُدِيرُ أَحَدُكُمْ دَابَّتَهُ فِيمَا يَشَاءُ يَضْرِبُ أَقْفِيَةَ قُلُوبِهِمْ وَيَسْتَخْدِمُهُمْ كَيْفَ أَرَادَ يَحُطُّهُمْ مِنَ الصَّوَامِعِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الْمَحَارِيبِ وَيُوقِعُهُمْ فِي خِدْمَتِهِ وَالنَّفْسُ تُعِينُهُ عَلَى ذٰلِكَ وَتُهَيِّئُ لَهُ أَسْبَابَهُ.

اعمال صالحہ کے حاصل کرنے میں ویسا ہی تکلف کر جیسا کہ رزق کے حاصل کرنے میں تکلف کرتا ہے شیطان عوام الناس کے ساتھ ویسا ہی کھیلتا ہے جیسا کہ سوار اپنی گیند سے جس طرح تم میں سے ہر ایک اپنے ارادے کے مطابق اپنے گھوڑے کو گھوماتا ہے ویسے ہی شیطان تم میں سے ہر ایک کو جیسا چاہتا ہے گھوماتا ہے انسانوں کے دلوں کے گدے پر حملہ کرتا ہے اور جس طور سے چاہتا ہے ان سے خدمت لیتا ہے خلوتوں سے ان کو نیچے اتارتا ہے اور محرابوں سے باہر نکالتا ہے اور ان کو اپنی خدمت میں لا کر کھڑا کر لیتا ہے اس امر میں نفس شیطان کا مددگار بن جاتا ہے اور اس کے سبب مہیا کر دیتا ہے

يَا غُلَامُ اِضْرِبْ نَفْسَكَ بِسَوْطِ الْجُوعِ وَالْمَنْعِ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالْمُحَرَّمَاتِ وَاضْرِبْ قَلْبَكَ بِسَوْطِ الْخَوْفِ وَالْمُرَاقَبَةِ اِجْعَلِ الْاِسْتِغْفَارَ دَأْبَ نَفْسِكَ وَقَلْبِكَ وَسِرِّكَ فَإِنَّ لِكُلٍّ مِنْهُمْ ذَنْبًا يَخُصُّهُ أَلْزِمْهُمْ بِالْمُوَافَقَةِ وَالْمُتَابَعَةِ لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ يَا قَلِيلَ الدِّرَايَةِ إِذَا كَانَ الْقَدَرُ لَا يُمْكِنُكَ رَدُّهُ وَلَا تَغْيِيرُهُ وَمَحْوُهُ وَمُخَالَفَتُهُ فَلَا تُرِدْ غَيْرَ مَا يُرِيدُ إِذَا كَانَ لَا يُرِيدُ شَيْئًا لَا يَكُونُ فَلَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ فِيهِ سَلِّمِ الْكُلَّ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهِ بِيَدِ تَوَكُّلِكَ إِلَيْهِ فَإِذَا دُمْتَ

اے غلام تو اپنے نفس کو بھوک اور خواہشات اور لذات اور ممنوعات کے روکنے کے چابک سے سزا دے اور اپنے قلب کو خوف اور مراقبہ کے چابک سے پیٹ۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور باطن کی عادت قرار دے۔ کیوں کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے مخصوص گناہ ہے ان پر سارے حالت میں موافقت و متابعت الٰہی کو لازم کر دے۔ اے نادان جب کہ تقدیر کا رد کرنا بدلنا اور اس کا مٹا ڈالنا اور اس کی مخالفت کرنا تیرے امکان میں نہیں ہے بس تو اس کے خلاف ارادہ نہ کر۔ جب تقدیر کا چاہا ہی ہوتا ہے پس تو ارادہ ہی نہ کر جب تو کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اور پورا نہیں ہوتا پس تو اس میں اپنے نفس و قلب کو مشقت میں کیوں ڈالتا ہے تو سب کچھ اپنے رب عزوجل کی طرف سونپ دے اور اس کی طرف اپنے توکل کے ہاتھ سے اس کے دامن رحمت کو پکڑ لے پس جب تو اس

عَلٰی ھٰذَا تَزُوْلُ الدُّنْیَا مِنْ عَیْنِ قَلْبِكَ
وَرَأْسِكَ وَتَهُوْنُ عَلَيْكَ مَصَائِبُهَا وَ
تَرْكُ شَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا وَلَا تَشْكُوْا
مِنْ قَرْصَاتِهَا وَلَسْعَاتِهَا تَصِيْرُ نَفْسُكَ
فِيْ اَلَمِ الْبَلَاءِ كَاٰسِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا زَوْجَةِ فِرْعَوْنَ لَمَّا تَحَقَّقَ اَنَّهَا
مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِهَا
فَضَرَبَ فِيْ يَدَيْهَا وَرِجْلَيْهَا اَوْتَادًا
مِّنْ حَدِيْدٍ وَجَعَلَ يُعَاقِبُهَا بِالسِّيَاطِ
دَفَعَتْ رَأْسَهَا اِلَى السَّمَاۗءِ فَرَاَتْ
اَبْوَابَ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةً وَالْمَلَائِكَةُ
تَبْنِيْ فِيْهَا بَيْتًا وَجَاءَهَا مَلَكُ الْمَوْتِ
لِيَقْبِضَ رُوْحَهَا فَقَالَ لَهَا هٰذَا الْبَيْتُ
لَكِ فَضَحِكَتْ وَذَهَبَ عَنْهَا اَلَمُ الْعُقُوْبَةِ
وَقَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ ہ فَهٰكَذَا تَصِيْرُ اَنْتَ لَا تَكُ
تَنْظُرُ بِعَيْنِ قَلْبِكَ وَيَقِيْنِكَ اِلٰى مَا
ثَمَّ فَتَصْبِرُ عَلٰى مَا هٰهُنَا مِنَ الْبَلَاءِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَخْرُجُ مِنْ حَوْلِكَ وَ
قُوَّتِكَ وَلَا تَاْخُذُ وَلَا تُعْطِيْ وَلَا
تَتَحَرَّكُ وَلَا تَسْكُنُ اِلَّا بِحَوْلِ اللّٰهِ
وَقُوَّتِهٖ تَفْنٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تُسَلِّمُ
اَمْرَكَ اِلَيْهِ تُوَافِقُهٗ فِيْكَ وَفِي الْخَلْقِ
فَلَا تُدَبِّرُ مَعَ تَدْبِيْرِهٖ وَلَا تَحْكُمُ
مَعَ حُكْمِهٖ وَلَا تَخْتَارُ مَعَ اِخْتِيَارِهٖ

حالت پراگندگی کرے گا تو دنیا تیرے قلب و سر کی آنکھ سے دور ہو جائے گی اور اس کی خواہشوں اور لذتوں کا چھوڑنا تجھے آسان ہو جائے گا اور اس کے ڈس لینے اور ڈنک مارنے کی شکایت نہ کرے گا اور تیرا نفس بلا کی تکلیفوں میں مثل حضرت آسیہ زوجہ فرعون علیہا السلام کے صابر ہو جائے جب فرعون کو اپنی زوجہ آسیہ کا مسلمان ہونا متحقق ہوگیا تو اس نے ان کو تکلیف پہنچانے کا حکم دیا ان کے دونوں ہاتھ پیروں میں لوہے کی میخیں ٹھونک دیں اور کوڑوں سے سزا دینا شروع کی آسیہ نے یہ حال دیکھ کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پس جنت کے دروازہ کھولے ہوئے دیکھے اور فرشتوں کو دیکھا کہ جنت میں گھر تعمیر کر رہے ہیں اور ان کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لیے آئے اور ان سے کہا یہ گھر تمہارا ہی ہے یہ سن کر حضرت آسیہ ہنسیں اور ان سے سزا کی تکلیف دور ہو گئی اور کہنے لگیں اے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس گھر بنا دے۔ پس اسی طور سے یہ جبر تو بھی ایسا ہو جائے گا۔ کیونکہ تو اس جگہ کی نعمتوں کو اپنے قلب و یقین کی آنکھ سے دیکھنے لگے گا پس یہاں کی آفتوں اور بلاؤں پر صبر کرے گا اور تو اپنی طاقت و قوت سے باہر نکل جائے گا اور تیرا لینا دینا اور تیری حرکت و سکون سب اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے ہوگا تو اس کے روبرو فنا ہو جائے گا اپنے سب امر اس کی طرف سونپ دے گا اور اپنے متعلق اور مخلوق کے متعلق اس کی موافقت کرے گا پس نہ تو اس کی تدبیر کے ساتھ اپنی تدبیر کو داخل کردے گا اور نہ اس کے حکم کے ساتھ اپنا حکم چلائے گا اور نہ اس کے اختیار کے ساتھ اپنے اختیار کو کچھ سمجھے گا

مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْحَالَ لَايَطْلُبُ غَيْرَهٗ لَايَكُوْنُ لَهٗ اُمْنِيَةٌ سِوَاهُ كَيْفَ لَا يَتَمَنَّى الْعَاقِلُ هٰذَا الْحَالَ وَصُحْبَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِهٖ.

جو اس حالت کو پہچان لے گا وہ غیر اللہ کو طلب نہ کرے گا نہ اس کی ماسوی اللہ کی آرزو کرے گا عقلمند اس حال کی تمنا کیسے نہ کرے حالانکہ حق عزوجل کی مصاحبت بغیر اس کے پوری نہیں ہوتی

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اکتالیسویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

بَعْدَ كَلَامٍ اِعْلَمْ اَنَّ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا مُحَرَّكَةٌ بِتَحْرِيْكِهٖ وَمُسَكَّنَةٌ بِتَسْكِيْنِهٖ اِذَا ثَبَتَ هٰذَا لَهٗ اِسْتَرَاحَ مِنْ ثِقْلِ الشِّرْكِ بِالْخَلْقِ وَاسْتَرَاحَ الْخَلْقُ مِنْهُ لِاَنَّهٗ لَا يَعِيْبُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُطَالِبُهُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا يَلِيْهِ اِنَّمَا يُطَالِبُهُمْ بِمَا طَالَبَهُمْ بِهِ الشَّرْعُ فَحَسْبُ يُطَالِبُهُمْ شَرْعًا وَيَعْذِرُهُمْ عِلْمًا لِجَمْعِهٖ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ رُؤْيَةُ فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ عَقِيْدَةٌ لَا يَنْقُضُ بِهَا الْحُكْمُ هُوَ الْمُقَدِّرُ وَهُوَ الطَّالِبُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۞ هٰذَا مُعْتَقَدُ كُلِّ مُسْلِمٍ مُوْقِنٍ مُوَحِّدٍ رَاضٍ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٍ لَهٗ فِيْ اَقْضِيَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا کہ وہ بندہ یہ جان لیتا ہے تمام چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے حرکت و سکون دینے سے حرکت و سکون کرتی ہیں اور جب بندہ کو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شرک کی گرانی سے، جو کہ اسے مخلوق کی وجہ سے ہو گی راحت پا لیتا ہے اور خلق اس سے راحت پالیتی ہے کیوں کہ وہ ان پر نہ عیب لگاتا ہے اور نہ ان پر اپنی ذات کے متعلق کوئی مطالبہ کرتا ہے اس کا مطالبہ تو مخلوق سے محض مطالبۂ شرعی ہوتا ہے جس کا کہ شرع نے اس کو حکم دیا ہے۔ اور بس وہ شرع کی رو سے ان سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کے اعتبار سے انہیں معذور سمجھتا ہے تاکہ حکم و علم کے درمیان میں جمع کر دے مخلوق کے بارہ میں فعل خداوندی پر نظر کرنا ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا۔ وہ تقدیروں کا مقدر کرنے والا وہی مطالبہ کرنے والا ہے جو کچھ کرے اس سے سوال نہیں اور وہ لوگ سوال کئے جائیں گے ہر مسلمان ایمان دار ایقان والے موحد کا جو کہ اللہ عزوجل سے راضی اور اس کے قضاء و قدر و کارنگری میں

وَصُنْعِهِ فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ هُوَ غَنِيٌّ عَنْ
نَفْسِكَ وَ صَبْرِكَ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ كَيْفَ
تَعْمَلُ فِي دَعْوَاكَ هَلْ تَصْدُقُ اَوْ تَكْذِبُ
اَلْمُحِبُّ لَا يَمْلِكُ شَيْئًا يُسَلِّمُ الْكُلَّ اِلٰى
مَحْبُوبِهٖ مَحَبَّةٌ وَ تَمَلُّكٌ لَا يَجْتَمِعَانِ
اَلْمُحِبُّ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّادِقُ فِي
مَحَبَّتِهٖ يُسَلِّمُ اِلَيْهِ نَفْسَهٗ وَ مَالَهٗ
وَ عَاقِبَتَهٗ وَيَتْرُكُ اِخْتِيَارَهٗ فِيهِ وَ
فِي غَيْرِهٖ لَا يَتَّهِمُهٗ فِي تَصَرُّفِهٖ لَا
يَسْتَعْجِلُهٗ لَا يُبَخِّلُهٗ يَحْلُوْا عِنْدَهٗ
كُلُّ مَا يَصْدُرُ اِلَيْهِ مِنْهُ تَنْسَدُّ
جِهَاتُهٗ لَا يَبْقٰى لَهٗ اِلَّا جِهَةٌ وَّاحِدَةٌ
يَا مَنْ يَدَّعِي مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَكْمُلُ لَكَ مَحَبَّتُكَ اِيَّاهُ حَتّٰى
تَنْسَدَّ الْجِهَاتُ فِي حَقِّكَ لَا يَبْقٰى لَكَ
اِلَّا جِهَةٌ وَّاحِدَةٌ مَحْبُوبُكَ يُخْرِجُ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى
الثَّرٰى فَلَا تُحِبُّ الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةَ
تَسْتَوْحِشُ مِنْكَ وَتَسْتَاْنِسُ بِهٖ
تَصِيْرُ كَمَجْنُوْنِ لَيْلٰى لَمَّا تَمَكَّنَتْ مِنْهُ
الْمَحَبَّةُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ وَ
رَضِيَ بِالْوَحْدَةِ وَخَالَطَ الْوَحْشَ
خَرَجَ مِنَ الْعُمْرَانِ وَرَضِيَ بِالْخَرَابِ
خَرَجَ مِنْ مَدْحِ الْخَلْقِ وَذَمِّهِمْ
صَارَ كَلَامُهُمْ وَسُكُوْتُهُمْ عِنْدَهٗ

اپنے اور غیر کے معاملہ میں اس کی موافقت کرنے والا ہے
کا ہی عقیدہ ہے وہ تیرے نفس و صبر سے بے پرواہ ہے
لیکن وہ یہ دیکھتا ہے کہ تیرے عمل کیسے ہیں آیا تو اپنے دعویٰ
میں سچا ہے یا جھوٹا۔ سچا محب و عاشق کسی چیز کا مالک نہیں
ہوتا وہ تو ہر چیز کو اپنے محبوب و معشوق کے حوالے کر دیتا ہے
محبت و ملکیت دونوں جمع نہیں ہو سکتے اللہ کا سچا محب
صادق المحبت اپنے نفس و مال اور اپنے انجام کو اسی کی طرف
سپرد کر دیتا ہے اور وہ اپنے اور غیر کے بارے میں اپنے
اختیار کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے محبوب کو اس کے تصرفات
میں تہمت نہیں لگاتا ہے نہ اس سے عجلت چاہتا ہے اور نہ اس
کو بخیل بتاتا ہے بلکہ جو چیز بھی اس کے محبوب سے صادر ہوتی
ہے وہ اس کو محبوب و شیریں سمجھتا ہے اس کی تمام جہتیں
مسدود ہو جاتی ہیں اس کے لیے صرف ایک جہت محبوب
ہی باقی رہ جاتی ہے اے محبت الٰہی کے دعوے دار
تیری محبت اس وقت تک کامل نہ ہو گی جب تک کہ تیرے
حق میں تمام جہتیں بند نہ ہو جائیں گی اور صرف ایک جہت تیرے
محبوب کی باقی رہے گی اس حالت میں تیرا محبوب تمام مخلوق
کو عرش سے لے کر زمین تک تیرے قلب سے نکال دے گا پس نہ
تجھے دنیا کی محبت رہے گی اور نہ آخرت کی تو اپنے سے
وحشت [illegible] کرے گا اور خدا تعالیٰ سے انس تو لیلیٰ کے
عاشق مجنوں کی طرح ہو جائے گا جب مجنوں کے دل
میں لیلیٰ کی محبت جاگزیں ہو گئی تو وہ مخلوق سے علیحدہ
ہو گیا اور گوشہ نشینی پسند کی اور وحشی جانوروں میں
جا ملا۔ آبادی سے باہر نکل گیا اور ویرانہ کو پسند
کیا۔ مخلوق کی تعریف و مذمت سے علیحدہ ہو گیا

واحدًا رِضَاهُمْ عَنْهُ وَ سَخَطُهُمْ عِنْدَهٗ وَاحِدًا قِيْلَ لَهٗ بَعْضَ الْاَيَّامِ مَنْ اَنْتَ قَالَ لَيْلٰى وَقِيْلَ لَهٗ اَيْضًا مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قَالَ لَيْلٰى قِيْلَ لَهٗ اِلٰى اَيْنَ تَمُرُّ قَالَ لَيْلٰى عَمِىَ عَمَّا سِوَاهَا وَطَرِشَ عَنْ سَمَاعِ غَيْرِ كَلَامِهَا لَمْ يَرْجِعْ عَنْهَا بِعَذْلِ عَاذِلٍ مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ

وَاِذَا تَسَاعَدَتِ النُّفُوْسُ عَلَى الْهَوٰى
فَالْخَلْقُ يَضْرِبُ فِىْ حَدِيْدٍ بَارِدٍ

هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحَبَّهٗ وَقَرُبَ مِنْهُ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْخَلْقِ وَالسُّكُوْنِ اِلَيْهِمْ

اس کے نزدیک مخلوق کا کلام و سکوت اور ان کی رضامندی اور غصہ یکساں ہو گیا۔ بعض دنوں میں اس سے دریافت کیا گیا تو کون ہے جواب دیا لیلے پھر پوچھا گیا تو کہاں سے آیا کہا لیلے پھر سوال کیا گیا کہاں جائے گا جواب دیا لیلے وہ لیلے کے ماسوا سے اندھا اور اس کے غیر کے کلام سے بہرہ ہو گیا کسی ناصح اور ملامت کرنے والے کی نصیحت و ملامت سے لیلے سے نہ پھرا کسی شاعر نے کیا اچھا کلام کہا ہے اور

جب نفسوں پر محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو گویا خلق کی نصیحت ایسی معلوم ہوتی جیسے سرد لوہے پر چوٹ مارنا

محبت جب کر رچ جاتی ہے دل میں تو ملامت کب اثر کرتی ہے دل میں یہ قلب جب حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے اور اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اس کا مقرب ہو جاتا ہے تو خلق اور ان کے پاس ٹھہرنے سے وحشت کرنے لگتا ہے اس کو آبادی سے وحشت ہو جاتی ہے

يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْعُمْرَانِ وَ يَهِيْمُ عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَى الْخَرَابِ لَا يُقَيِّدُهٗ شَيْءٌ سِوٰى اَمْرِ الشَّرْعِ يُقَيِّدُهٗ فِى الْاَمْرِ وَالنَّهْىِ وَالْفِعْلُ يُقَيِّدُهٗ اِلٰى وَقْتِ مَجِيْءِ الْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْنَا مِنْ يَدِ رَحْمَتِكَ فَنَغْرَقَ فِىْ بَحْرِ الدُّنْيَا وَبَحْرِ الْوُجُوْدِ يَا مَانِحَ الْكَرَمِ وَالْاٰرَاءِ وَالسَّابِقَةِ اَدْرِكْنَا۔

اور پریشان حیران ہو کر منہ اٹھا کر ویرانہ کی طرف چلا جاتا ہے بجز شرع کے اسے کوئی چیز مقید نہیں کرتی شرع اس کو امر و نہی اور دیگر افعال میں نزول امر تقدیری تک مقید کر لیتی ہے اے اللہ ہم کو اپنی رحمت کے ہاتھ سے چھوڑ نہ دینا ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا میں غرق ہو جائیں گے۔ اے کریم اور عقل اور تقدیر کے بخشنے والے ہماری مدد فرما۔

يَا غُلَامُ مَنْ لَّا يَعْمَلُ بِمَا اَقُوْلُ لَا يَفْهَمُ مَا اَقُوْلُ فَاِذَا عَمِلَ فَهِمَ اِذَا لَمْ تُحْسِنِ الظَّنَّ بِىْ وَلَا تُؤْمِنُ

اے غلام جو میرے قول پر عمل نہ کرے گا میرے قول کو نہ سمجھے گا جب عمل کرے گا تب ہی سمجھے گا۔ جب میرے ساتھ اس کا نیک گمان نہ ہوگا اور وہ میرے قول کی تصدیق

بِمَا اَقُوْلُ وَلَا تَعْمَلُ بِهٖ كَيْفَ تَفْهَمُ اَنْتَ جَائِعٌ تَقِفُ بِحِذَائِيْ وَلَا تَاكُلُ مِنْ طَعَامِيْ كَيْفَ تَشْبَعُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَّرِضَ لَيْلَةً وَّاحِدَةً وَهُوَ رَاضٍ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَابِرٌ عَلٰى مَا نَزَلَ بِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ بِكَ لَا يَجِيْءُ شَيْءٌ وَّلَا بُدَّ مِنْكَ كَانَ مُعَاذٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِلصَّحَابَةِ قُوْمُوْا نُؤْمِنُ سَاعَةً اِلٰى قُوْمُوْا ذُوْقُوْا سَاعَةً قُوْمُوْا ادْخُلُوا الْبَابَ سَاعَةً رِفْقًا بِهِمْ كَانَ يُشِيْرُ اِلَى الْاِطِّلَاعِ عَلٰى اَشْيَاءَ غَامِضَةٍ يُشِيْرُ اِلَى النَّظَرِ بِعَيْنِ الْيَقِيْنِ لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُّؤْمِنًا وَّلَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مُّوْقِنًا وَلِهٰذَا لَمَّا قَالَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُعَاذًا يَقُوْلُ لَنَا تَعَالَوْا نُؤْمِنْ سَاعَةً اَلَسْنَا مُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ دَعُوْا مُعَاذًا وَّشَانَهٗ يَا عَبْدَ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَشَيْطَانِهٖ وَدُنْيَاهُ لَا قَدْرَ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ مَنْ يَّعْبُدُ الدُّنْيَا۔

نہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کرے گا تو میرے کلام کو کیسے سمجھے گا تو بھوک کی حالت میں میرے روبرو کھڑا ہوا ہے مگر میرا کھانا نہیں کھاتا پھر تیرا پیٹ کیسے بھرے گا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جو ایک رات ایسی حالت میں بیمار رہا کر وہ اللہ عزوجل سے راضی اور اس کی اتاری ہوئی بلا پر صابر تھا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن پاک تھا جب کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا تجھ سے کچھ نہیں ہوتا حالانکہ تیرے لیے ضرورت ہے معاذ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے تھوڑی دیر ٹھہرے رہو ایمان تازہ کریں یعنی ٹھہر جاؤ ایک ساعت ذائقہ چکھیں ٹھہر جاؤ ایک ساعت کے لیے باب قرب میں داخل ہو جاؤ یہ فرمانا بربناء خیر خواہی ہوتا تھا دقیق باتوں کے اوپر خبردار کرنے کی طرف اشارہ فرماتے تھے اور یقین کی آنکھ سے دیکھنے کی طرف ایما فرماتے تھے ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل یقین نہیں ہوتا ہے اور اسی واسطے جب کہ صحابہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کیا کہ تحقیق حضرت معاذ ہم سے کہتے ہیں آؤ ایک ساعت ٹھہر و ایمان لائیں کیا ہم ایمان والے نہیں ہیں پس ارشاد نبوی ہوا تم معاذ کو اس کی حالت پر چھوڑ دو اے اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت و شیطان و دنیا کے بندے اللہ اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت نہیں ہے جو کہ آخرت کے لیے عبادت کرتا ہے میں اس کی طرف ہی متوجہ نہیں ہوتا چہ جائیکہ وہ شخص جو دنیا کے لیے عابد ہے۔

❊ ❊ ❊

وَيْحَكَ أَيْش تَعْمَلُ بِلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ
بِلَا عَمَلٍ أَنْتَ تَكْذِبُ وَعِنْدَكَ أَنَّكَ
تَصْدُقُ تُشْرِكُ وَعِنْدَكَ أَنَّكَ تُوَحِّدُ
تَبْطُلُ وَتَعْتَقِدُ الصِّحَّةَ مَعَكَ بِالْغِشِّ
وَتَعْتَقِدُ أَنَّهُ جَوْهَرٌ شُغْلِي مَعَكَ أَنْ
أَمْنَعَكَ مِنَ الْكَذِبِ وَآمُرَكَ بِالصِّدْقِ
وَبِيَدِي ثَلَاثُ مَحِكَّاتٍ أَعْرِفُ بِهَا
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَقَلْبِي الْمَحِكُّ الْأَخِيرُ
يَتَبَيَّنُ فِيهِ الْأَشْبَاحُ لَا يَبْلُغُ الْقَلْبُ
إِلَى هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ لَهُ
الْعَمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْعَمَلُ
بِالْعِلْمِ تَاجُ الْعِلْمِ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ نُوْرُ
الْعِلْمِ صَفَاءُ الصَّفَاءِ جَوْهَرُ الْجَوْهَرِ
لُبُّ اللُّبِّ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ يُصَحِّحُ الْقَلْبَ
وَيُطَهِّرُهُ فَإِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّتِ
الْجَوَارِحُ إِذَا طَهُرَ الْقَلْبُ طَهُرَتِ
الْجَوَارِحُ إِذَا خُلِعَ عَلَيْهِ خُلِعَ عَلَى
الْجُثَّةِ إِذَا صَلَحَتِ الْمُضْغَةُ صَلَحَتِ
الْبُنْيَةُ صِحَّةُ الْقَلْبِ مِنْ صِحَّةِ السِّرِّ
الَّذِي بَيْنَ الْآدَمِيِّ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ السِّرُّ طَائِرٌ وَالْقَلْبُ قَفَصُهُ وَ
الْقَلْبُ طَائِرٌ وَالْبُنْيَةُ قَفَصُهُ وَ
الْبُنْيَةُ طَائِرٌ وَالْقَبْرُ قَفَصُهَا وَهُوَ
قَفَصُ الْخَلْقِ الَّذِي لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ
الدُّخُولِ إِلَيْهِ.

تجھ پر افسوس ہے تو بغیر عمل کیے محض زبان زوری سے کیا حاصل کرے گا تو جھوٹ تو بولتا ہے اور تیرا خیال ہے کہ تو سچا ہے تو شرک کرتا ہے اور اپنے نزدیک تو اس کو توحید سمجھتا ہے تو باطل پر ہے اور اس کی صحت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ تیرے پاس کھوٹ ہے اور تیرے اعتقاد میں وہ جوہر ہے میرا شغل تیرے ساتھ یہی ہے کہ میں تجھے جھوٹ سے روکوں اور سچ کا حکم دوں اور میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جن سے میں قرآن وحدیث اور اپنے قلب کی شناخت کرتا ہوں اخیر کسوٹی میں تمام شکلیں ظاہر ومنکشف ہو جاتی ہیں قلب اس مرتبہ پر اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ کتاب وسنت پر حقیقۃً عامل نہ بن جائے علم پر عمل علم کا تاج ہے۔ علم کا نور صفائی باطن کی صفائی ہے جوہر کا جوہر مغز کا مغز ہے علم پر عمل قلب کو درست کر دیتا ہے۔ اور پاک بنا دیتا ہے پس جب قلب صحیح ہو جاتا ہے تمام اعضا صحیح ہو جاتے ہیں جب قلب پاک ہو جاتا ہے تمام اعضا پاک ہو جاتے ہیں جب قلب پر خلعت پہنایا جاتا ہے۔

جسم کو خلعت پہنایا جاتا ہے جب مضغہ گوشت صالح ہو جاتا ہے تمام بدن صالح ہو جاتا ہے قلب کی صحت و درستی اور سر (باطن) کی درستی کا باعث بن جاتی ہے کہ درمیان آدمی اور اس کے رب کے ہے سر ایک پرندہ ہے اور قلب اس کا پنجرہ، قلب ایک پرندہ ہے اور جسم اس کا پنجرہ۔ اور جسم ایک پرندہ ہے اور قلب اس کا پنجرہ اور قبر مخلوق کا ایک ایسا پنجرہ ہے جس میں بغیر داخل ہوئے چارہ نہیں۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بیالیسویں مجلس

وعظ، تقویٰ، توکل اور وثوق الی اللہ کے بیان میں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃً فِی الْمَدْرَسَۃِ تَاسِعَ
عَشَرَ رَجَبَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ۔
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْرَمَ
النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ
اَقْوَی النَّاسِ فَلْیَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَ
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَغْنَی النَّاسِ
فَلْیَکُنْ وَّاثِقًا بِمَا فِیْ یَدِ اللّٰہِ اَوْثَقَ
عَلٰی مَا فِیْ یَدِہٖ مَنْ اَحَبَّ الْکَرَامَۃَ
دُنْیَا وَّاٰخِرَۃً فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّہٗ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ ۔ اَلْکَرَامَۃُ فِیْ تَقْوَاہُ
وَالْمُهَانَۃُ فِیْ مَعْصِیَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ
الْقُوَّۃَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْیَتَوَکَّلْ
عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّ التَّوَکُّلَ یُصِحُّ
الْقَلْبَ وَیُقَوِّیْہِ وَیُهَذِّبُہٗ
وَیُرِیْہِ الْعَجَائِبَ لَا تَتَّکِلْ عَلٰی دِرْهَمِکَ
وَلَا دِیْنَارِکَ وَاَسْبَابِکَ فَاِنَّ ذٰلِکَ
یُعْجِزُکَ وَیُضْعِفُکَ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّہٗ یُقَوِّیْکَ وَیُعِیْنُکَ

۱۹ رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا جو اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ مکرم ہو پس اس کو اللہ عزوجل سے تقوای اختیار کرنا چاہیے اور جو کوئی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ قوی تر ہو جائے پس اس کو اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا چاہیے اور جو کوئی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ غنی ہو جائے پس وہ اپنی مقبوضہ چیزوں کی بہ نسبت ان چیزوں پر جو خدا کے قبضہ میں ہیں زیادہ تر بھروسہ کرنے والا ہونا چاہیے جو کوئی دنیا و آخرت کی کرامت و بزرگی چاہے پس اس کو اللہ عزوجل سے تقوای اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہ ہے جو کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ تقوای والا ہے کرامت اللہ کے تقوے میں ہے اور ذلت و رسوائی خدا کی معصیت میں اور جو کوئی دین الٰہی میں قوت چاہے: پس اس کو چاہیئے کہ وہ خدا پر بھروسہ و توکل کرے کیونکہ توکل قلب کو درست رکھتا ہے اور قوی و مہذب بنا دیتا ہے اور اسے عجائبات کا مشاہدہ کراتا ہے اور اپنے درہم و دینار اور اسباب پر بھروسہ نہ کر کیونکہ ایسا کرنا تجھ کو عاجز و ضعیف بنا دیگا اور اللہ عزوجل پر بھروسہ کر پس بہ تحقیق وہ تجھے قوی کر دے گا اور تیری مدد فرمائے گا

وَيَلْطُفُ بِكَ وَيَفْتَحُ لَكَ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ يُقَوِّيْ قَلْبَكَ وَلَا تُبَالِيْ بِمَجِيْءِ الدُّنْيَا وَذِهَابِهَا بِإِقْبَالِ الْخَلْقِ وَإِدْبَارِهِمْ فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ أَقْوَى النَّاسِ وَإِذَا تَوَكَّلْتَ عَلٰى مَالِكَ وَجَاهِكَ وَأَهْلِكَ وَأَسْبَابِكَ فَقَدْ تَعَرَّضْتَ لِمَقْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِزَوَالِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ لِأَنَّهُ غَيُوْرٌ لَا يُحِبُّ أَنْ يَّرٰى فِيْ قَلْبِكَ غَيْرَهُ وَمَنْ أَحَبَّ الْغِنٰى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دُوْنَ غَيْرِهِ وَلْيَقِفْ عَلٰى بَابِهِ وَيَسْتَحْيِ مِنْهُ أَنْ يَّأْتِيَ بَابَ غَيْرِهِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ عَنِ النَّظَرِ إِلٰى غَيْرِهِ أَعْنِيْ عَيْنَيِ الْقَلْبِ لَا عَيْنَيِ الْقَالَبِ كَيْفَ تَثِقُ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ وَهُوَ مُعَرَّضٌ لِلزَّوَالِ وَتَتْرُكُ الثِّقَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا يَزُوْلُ جَهْلُكَ بِهٖ يَحْمِلُكَ عَلَى الثِّقَةِ بِغَيْرِهٖ ثِقَتُكَ بِهٖ كُلُّ الْغِنٰى ثِقَتُكَ بِغَيْرِهٖ كُلُّ الْفَقْرِ يَا تَارِكَ التَّقْوٰى قَدْ حُرِمْتَ الْكَرَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً وَيَا مُتَوَكِّلًا عَلَى الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ قَدْ حُرِمْتَ الْقُوَّةَ وَالثِّقَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً وَيَا وَاثِقًا بِمَا فِيْ يَدَيْهِ قَدْ حُرِمْتَ الْغِنٰى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً۔

اور تجھ پر لطف کرے گا اور جہاں سے گمان بھی نہیں تیرے لیے فتحِ باب فرمائے گا تیرے قلب کو مضبوط کر دے گا تو دنیا کے آنے جانے مخلوق کی توجہ اور بے رخی کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ اور جب تو اپنے مال و جاہ اور اہل و اسباب پر بھروسہ کرنے لگے گا پس بلاشک تو غضبِ الٰہی اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ بن جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نہایت غیرت والا ہے وہ اس بات کو پسند نہ کرے گا کہ وہ تیرے قلب میں غیر اللہ کو دیکھے اور جو شخص دنیا و آخرت دونوں میں امیر بننا چاہے پس اُس کو اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہیئے نہ غیر اللہ سے اور اسے اللہ کے دروازہ پر کھڑا ہونا چاہیئے اور اس بات سے حیا کرے وہ غیر اللہ کے دروازہ پر جائے اور اپنی دونوں آنکھوں کو غیر اللہ کی طرف نظر ڈالنے سے بند کرنا چاہیئے میری مراد ان آنکھوں سے قلب کی آنکھیں ہیں نہ کہ بدن کی آنکھیں تو اپنے مقبوضہ اشیاء پر کیوں کر بھروسہ کرتا ہے حالانکہ وہ معرضِ زوال میں ہیں اور تو خدا پر بھروسہ کو چھوڑتا ہے حالانکہ اُسے کبھی زوال نہ ہو گا۔ تیرا جہل خدا کے ساتھ تجھے غیر اللہ پر بھروسہ کرنے پر برانگیختہ کر رہا ہے خدا پر تیرا پورا بھروسہ کامل تونگری ہے اور تیرا بھروسہ اس کے غیر پر تمام تر محتاجی ہے اے تقویٰ و پرہیزگاری کے چھوڑنے والے تو دونوں جہاں میں بزرگی و کرامت سے محروم کر دیا گیا اور اے خلق و اسباب پر بھروسہ کرنے والے تو دونوں جہاں میں حق تعالیٰ کی قوت و بھروسہ سے محروم کر دیا گیا اور اے اپنی مقبوضہ چیزوں پر بھروسہ کرنے والے تو دونوں جہاں میں حق تعالےٰ کے ساتھ تونگری سے محروم کر دیا گیا۔

يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُوْنَ مُتَّقِيًا مُتَوَكِّلًا وَاثِقًا فَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فَإِنَّهُ أَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ إِذَا صَحَّتْ لَكَ النِّيَّةُ فِي الصَّبْرِ فَصَبَرْتَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ جَزَاءُهُ لَكَ أَنْ يَدْخُلَ قَلْبَكَ حُبُّهُ وَقُرْبُهُ دُنْيَا وَأُخْرٰى الصَّبْرُ مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ الَّذِي سَبَقَ بِهِ عِلْمُهُ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهِ عَلٰى مَحْوِهِ ثَبَتَ هٰذَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِ الْمُوْقِنِ فَصَبَرَ عَلٰى مَا قُدِّرَ عَلَيْهِ اِخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا إِلَّا أَنَّ الصَّبْرَ فِي أَوَّلِ قَدَمٍ اضْطِرَارٌ وَفِي ثَانِي قَدَمٍ اخْتِيَارٌ كَيْفَ تَدَّعِي الْإِيْمَانَ وَلَا صَبْرَ لَكَ كَيْفَ تَدَّعِي الْمَعْرِفَةَ وَلَا رِضًا لَكَ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى لَا كَلَامَ حَتّٰى تَرَى الْبَابَ وَتَتَوَسَّدَ بِالْعَتَبَةِ وَتَصِيْرَ عَلٰى دَوْسِ أَقْدَامِ الْقَدَرِ وَأَقْدَامِ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ يَدُوْسُ جَسَدَ قَلْبِكَ لَا جَسَدَ قَالَبِكَ وَأَنْتَ فِي مَكَانِكَ لَا تَبْرَحُ كَأَنَّكَ مَبْنِيٌّ كَأَنَّكَ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ هٰذَا الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلٰى سُكُوْنٍ بِلَا حَرَكَةٍ وَخُمُوْلٍ بِلَا ذِكْرٍ غَيْبَةٌ عَنِ الْخَلْقِ بِلَا حُضُوْرٍ مَعَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ وَالْبَاطِنِ وَالْمَعْنٰى مَا أَكْثَرَ مَا أَصِفُ وَلَا

اے غلام اگر تو متقی متوکل خدا پر بھروسہ رکھنے والا بننا چاہتا ہے پس تو صبر کو لازم پکڑ کیوں کہ صبر ہر بھلائی کی بنیاد ہے۔ جب تیری نیت صبر میں درست ہو جائے گی اور تو بوجہ اللہ صبر کرے گا پس تیری اس صبر کی جزا یہ ہو گی کہ تیرے قلب میں محبت و قرب الٰہی دونوں جہاں دنیا و آخرت میں داخل ہو جائے گی۔ صبر اللہ عزوجل کی اس قضاء و قدر کے ساتھ موافقت کرنے کا نام ہے جس کے متعلق علم الٰہی سابق ہو چکا ہے اور کوئی مخلوق الٰہی میں سے اس کے محو کرنے پر قادر نہیں۔ ایمان دار یقین کرنے والے کے نزدیک یہ امر متحقق ہو گیا پس اس نے مقدرات پر باختیار خود صبر کر لیا نہ کہ مجبوراً۔ کیوں کہ صبر اوّل قدم شروع حالت میں مجبوری ہوتا ہے اور دوسرے قدم میں بحالت اختیار۔ تو ایمان کا بغیر صبر کے کیسے دعوے کرتا ہے تو معرفت کا بغیر رضاء الٰہی کے کیسے مدعی بن گیا ہے یہ چیز محض دعوی ہی دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے تیرا کلام اس وقت تک معتبر نہیں کہ تو جب تک خدا کے دروازہ کو نہ دیکھ لے اور اس کے آستانہ پر سر نہ رکھ دے۔ اور تقدیر کے قدموں کے روندنے پر صابر نہ بن جائے اور مضرت و منفعت کے قدم تیرے قلب کے جسم کو روند ڈالیں نہ کہ تیرے بدن کی کھال کو اور تو اپنی جگہ پر ڈٹا رہے گویا کہ تو ایک مست و متوالا ہے گویا کہ تو بغیر روح کا جسم ہے۔ یہ امر ایسے سکون کا محتاج ہے کہ جس میں حرکت نہ ہو ایسی گم نامی کا محتاج ہے۔ جس کا ذکر نہ ہو اور قلب و باطن سر و معنے کی حیثیت سے ایسی غیبت کا محتاج جس میں خلق کے ساتھ مطلقاً حضور موجودگی نہ ہو۔ میں تم سے بہت کچھ کہتا سنتا ہوں اور تم اس پر عامل نہیں ہوتے میری بتائی

تَسْتَعْمِلُوْنَ مَا اَكْثَرَ مَا اَطْوَلَ وَ
اَعْرَضَ وَاَشْرَحَ وَلَا تَفْهَمُوْنَ مَا اَكْثَرَ
مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا تَاْخُذُوْنَ مَا اَكْثَرَ
مَا اَعِظُكُمْ وَلَا تَتَّعِظُوْنَ مَا اَقْسٰى
قُلُوْبَكُمْ وَمَا اَجْهَلَهَا بِرَبِّهَا عَزَّ وَ
جَلَّ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَهٗ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِلِقَائِهٖ وَتَذْكُرُوْنَ الْمَوْتَ وَمَا
وَرَاءَ لَمَا كُنْتُمْ كَذٰلِكَ اَمَا شَهِدْتُّمْ
مَوْتَ اٰبَائِكُمْ وَاُمَّهَاتِكُمْ وَاَهَالِيْكُمْ
اَمَا شَاهَدْتُّمْ مَوْتَ مُلُوْكِكُمْ فَهَلَّا
اتَّعَظْتُمْ بِهِمْ وَزَجَرْتُمْ نُفُوْسَكُمْ عَنْ
طَلَبِ الدُّنْيَا وَحُبِّ الْبَقَاءِ فِيْهَا هَلَّا
غَيَّرْتُمْ قُلُوْبَكُمْ وَبَدَّلْتُمُوْهَا وَاَخْرَجْتُمُ
الْخَلْقَ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ وَكَمْ
تَعْمَلُوْنَ وَلَا تُخْلِصُوْنَ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ
وَلَا تُسِيْئُوْا اَدَبَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ تَاَدَّبُوْا وَتَحَقَّقُوْا اَنِيْبُوْا
وَتَفَكَّرُوْا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتُمْ فِيْهِ لَا
يَنْفَعُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اَنْتُمْ بُخَلَاءُ عَلٰى
اَنْفُسِكُمْ لَوْ تَكَرَّمْتُمْ عَلَيْهَا لَحَصَّلْتُمْ
لَهَا مَا يَنْفَعُهَا فِي الْاٰخِرَةِ اَنْتُمُ اشْتَغَلْتُمْ
بِمَا يَزُوْلُ وَفَاتَكُمْ مَا لَا يَزُوْلُ لَا
تَشْتَغِلُوْا بِجَمْعِ الْاَمْوَالِ وَالْاَزْوَاجِ

دوا کا استعمال نہیں کرتے بہت کچھ لمبی چوڑی شرح کے ساتھ کلام کرتا ہوں لیکن تم اس کو نہیں سمجھتے بہت کچھ دیتا چلا جاتا ہوں لیکن تم نہیں لیتے تم کو بہت کچھ نصیحت کرتا ہوں لیکن تم نصیحت قبول نہیں کرتے کس چیز نے تمہارے دلوں کو سخت بنا دیا اور اس کو اس کے پروردگار سے جاہل بنا دیا کس قدر سخت دل اور جاہل ہو اگر تم خدا کو پہچانتے ہوتے اور اس سے ملاقات پر تمہارا ایمان ہوتا اور تم موت کو اور اس کے مابعد کو جو کہ بعد موت یقینی طور سے ہونے والا ہے یاد کرتے تو البتہ تم ایسے نہ ہوتے کیا تم نے اپنے ماں و باپ اہل و عیال کی موت کا مشاہدہ نہ کیا۔ کیا تم اپنے حاکموں بادشاہوں کی موت میں حاضر نہ ہوئے پھر تم نے ان سے نصیحت کیوں نہ پکڑی اور اپنے نفسوں کو دنیا طلبی اور ہمیشہ دنیا میں رہنے کی محبت سے کیوں نہ جھڑکا تم نے اپنے قلبوں کی حالتوں کو کیوں نہ پلٹا اور ان میں کیوں تبدیلی نہ کی اور اپنے قلوب سے خلق کو کیوں باہر نہ کر دیا اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک اپنی حالت کو بدل دیں تم تو کہتے ہو مگر کرتے نہیں اور بسا اوقات کرتے بھی ہو لیکن تمہارا عمل اخلاص سے خالی ہوتا ہے عقلمند بنو اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں گستاخ نہ بنو ادب کے ساتھ رہو مدد چاہو مستعد رہو جانچ کرو اور ثابت قدم رہو اور غور سے کام لو جس حالت میں کہ تم مشغول ہو یہ تم کو آخرت میں نفع نہ دے گی تم تو اپنے نفسوں کے لیے بہت بخیل بنے ہوئے ہو اگر تم اپنے نفسوں پر سخاوت کرتے تو ضرور ان کے لیے آخرت کے منافع حاصل کر لیتے تم زائل ہونے والی چیزوں کے ساتھ مشغول ہو اور جس کو زوال نہیں وہ تم سے فوت ہو گئی تم مال بیوی

وَالْاَوْلَادِ فَعَنْ قَرِيْبٍ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لَا تَشْتَغِلُوْا بِطَلَبِ الدُّنْيَا وَالتَّعَزُّزِ بِالْخَلْقِ فَاِنَّهُمْ لَا يُغْنُوْنَ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَلْبُكَ نَجَسٌ بِالشِّرْكِ شَاكٌّ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُتَّهِمٌ لَهٗ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ فَلَمَّا عَلِمَ مِنْكَ ذٰلِكَ بَغَّضَكَ وَاَلْقٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ بُغْضَكَ كَانَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا مُعَصَّبَ الْعَيْنَيْنِ يَقُوْدُهٗ اِبْنُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَتّٰى لَا اُبْصِرَ كَافِرًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَفِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مَحْلُوْلَ الْعَيْنَيْنِ فَرَاٰى فَوَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ مَا اَشَدَّ مَا كَانَتْ غَيْرَتُهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَعْبُدُ غَيْرَهٗ وَتُشْرِكُ بِهٖ كَيْفَ تَاْكُلُ نِعْمَتَهٗ وَتَكْفُرُ بِهٖ وَاَنْتُمْ لَا تُحِسُّوْنَ بِذٰلِكَ بَلْ تُؤَاكِلُوْنَ الْكُفَّارَ وَتَقْعُدُوْنَ مَعَهُمْ لِاَنَّ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ اِيْمَانٌ وَلَا غَيْرَةٌ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْحَيَاءِ مِنْهُ اخْلَعُوْا ثِيَابَ الْوَقَاحَةِ عَلَيْهِ وَالتَّجَرِّيْ بَيْنَ يَدَيْهِ تَجَنَّبُوْا حَرَامَ الدُّنْيَا وَشُبُهَاتِهَا ثُمَّ تَجَنَّبُوْا مُبَاحَاتِهَا بِهَوًى وَّشَهْوَةٍ لِاَنَّ تَنَاوُلَكُمْ

بچوں کے جمع کرنے میں مشغول نہ ہو پس عنقریب تمہارے اور ان سب کے درمیان میں آڑ ڈال دی جائے گی تم دنیا طلبی اور مخلوق سے عزت چاہنے میں مشغول مت ہو پس یہ تحقیق ہے تم کو اللہ سے کچھ بھی بے پرواہ نہ کر سکیں گے اور کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ تیرا قلب شرک سے نجس ہے اور اللہ عزوجل کے بارے میں شک کرنے والا اس کو تہمت لگانے والا اس پر اپنی تمام حالتوں میں اعتراض کرنے والا ہے پس جب حق عزوجل نے تیری اس حالت کو جان لیا تجھے اپنا دشمن سمجھا اور اپنے نیک بندوں کے قلوب میں تیری عداوت ڈال دی۔ ایک بزرگ سے مروی ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتے تھے تو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے تھے ان کا لڑکا ان کا ہاتھ پکڑے چلتا تھا ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی پس جواب دیا یہ حالت یوں پسند ہے تاکہ اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرنے والے کو نہ دیکھوں پس ایک دن وہ آنکھیں کھولے گھر سے باہر نکل آئے ایک کافر پر نگاہ پڑ گئی پس وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ سبحان اللہ اللہ عزوجل کے واسطے ان کی کیسی غیرت تھی تو غیر خدا کی کیسی پرستش کرتا ہے اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے کیسے اس کی نعمت کھاتا ہے اور ناشکرا بنا ہوا ہے تم اسے محسوس بھی نہیں کرتے بلکہ تم تو کافروں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو اس لیے کہ نہ تمہارے دلوں میں ایمان ہے اور نہ اللہ عزوجل کی غیرت۔ تم توبہ و استغفار اور اللہ عزوجل سے حیا اور غیرت کو لازم پکڑو اس کے روبرو بے شرمی اور جرأت کے لباس کو اتار پھینکو، دنیا کی حرام چیزوں اور شبہات سے بچو۔ پھر دنیا کی مباح چیزوں سے بھی جو کہ خواہش و شہوت کے ساتھ حاصل ہوں بچو۔ کیونکہ مباحات کا

بِالْهَوٰى وَالشَّهْوَةِ يَشْغَلُكُمْ عَنِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ كَيْفَ يَفْرَحُ الْمَسْجُوْنُ
فِيْ سِجْنِهٖ مَا يَفْرَحُ وَلٰكِنْ بِشْرُهٗ فِيْ
وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ بِشْرُهٗ عَلٰى
ظَاهِرِهٖ وَالْاٰفَاتُ تَقْطَعُهٗ مِنْ حَيْثُ
بَاطِنِهٖ وَخَلْوَتِهٖ وَمَعْنَاهُ وَجِرَاحَاتُهٗ
مُعَصَّبَةٌ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهٖ يُغَطِّيْ
جِرَاحَاتِهٖ بِقَمِيْصِ تَبَسُّمِهٖ وَلِهٰذَا
يُبَاهِيْ بِهٖ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ
يُوْمِيْ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ
هٰؤُلَاءِ شُجَاعٌ فِيْ دَوْلَةِ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَسِرِّهٖ مَا كَانُوْا يَصْبِرُوْنَ مَعَهٗ
وَيَتَجَرَّعُوْنَ مَرَارَةَ اَقْدَارِهٖ حَتّٰى
اَحَبَّهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الصّٰبِرِيْنَ ٥ اِنَّمَا يَبْتَلِيْكَ بِحُبِّهٖ لَكَ
كُلَّمَا امْتَثَلْتَ اَوَامِرَهٗ وَانْتَهَيْتَ مِنْ
نَوَاهِيْهِ اَزْدَدْتَ حُبًّا وَكُلَّمَا صَبَرْتَ عَلٰى
بَلَائِهٖ اَزْدَدْتَ قُرْبًا مِنْهُ مِنْ بَعْضِهِمْ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اَبَى اللّٰهُ اَنْ
يُعَذِّبَ حَبِيْبَهٗ وَلٰكِنْ يَبْتَلِيْهِ وَيُصَبِّرُهٗ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ كَاَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَكَاَنَّ الْاٰخِرَةَ
لَمْ تَزَلْ يَا طَالِبِي الدُّنْيَا يَا مُحِبِّي الدُّنْيَا
تَقَدَّمُوْا اِلَىَّ حَتّٰى اُعَرِّفَكُمْ عُيُوْبَهَا وَاُدُلَّكُمْ

خواہش و شہوت کے ساتھ حاصل کرنا تم کو حق عزوجل سے غافل بنائے گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ ہے قیدی کا اپنے قید خانہ میں کیونکر خوش ہو سکتا ہے کبھی بھی خوش نہ ہو گا لیکن خوشی صرف اس کے چہرہ پر نمایاں ہو گی اور رنج و حزن اس کے قلب میں اس کے ظاہر پر خوشی ہو گی اور آفتیں باطنی اور خلوت و معنے کے اعتبار سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہوں گی۔ اس کے زخموں پر کپڑوں کے نیچے سے پٹیاں بندھی ہوئی ہیں وہ اپنے زخموں کو اپنی مسکراہٹ کے کرتہ سے ڈھانپے ہوئے رکھتا ہے کہ کوئی اس کے اصل حال سے واقف نہ ہو جائے اسی وجہ سے اس کا رب عزوجل اپنے فرشتوں پر اس کے ساتھ فخر فرماتا ہے۔ اس بندہ کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک دین الٰہی کی دولت کا اور اس کے اسرار کا بہادر ہے وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کی تقدیر کی تلخیوں کو گھونٹ گھونٹ کر کے چکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے وہ محبت کے جانچنے کے لیے ہی تیرا امتحان لیتا ہے جب اور جس قدر تو اس کے حکموں کو بجا لائے گا اور اس کے منہیات سے باز رہے گا اس کی محبت کو بڑھائے گا اور جب جس قدر تو اس کی بلا پر صبر کرے گا اس کے ساتھ قرب زیادہ کرے گا بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو عذاب دینے سے انکار کرتا ہے اور لیکن اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اور توفیق صبر دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے گویا دنیا ہے ہی نہیں اور گویا کہ آخرت ہمیشہ سے ہے اے دنیا کے طلب گار [illegible] اے دنیا کے دوست دارو، میری طرف بڑھو تاکہ میں تم کو دنیا کے عیب ظاہر کر دوں

عَلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاُلْحِقُکُمْ بِالَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتُمْ عَلٰی هَوَسٍ اِسْمَعُوْا مَا اَقُوْلُ لَکُمْ وَاعْمَلُوْا بِهٖ وَاَخْلِصُوْا بِالْعَمَلِ اِذَا عَلِمْتُمْ مَا اَقُوْلُ وَمُتُّمْ عَلَی الْعَمَلِ اِلٰی عِلِّیِّیْنَ فَتَنْظُرُوْنَ اِلٰی هُنَاكَ فَتَرَوْنَ اَصْلَ کَلَامِیْ مِنْ هُنَاكَ فَتَدْعُوْنَ لِیْ وَتُشِیْرُوْنَ عَلٰی تَتَحَقَّقُوْنَ حَقِیْقَةَ مَا اُشِیْرُ اِلَیْهِ۔

اور حق عزوجل کا راستہ دکھا دوں اور ان لوگوں کے ساتھ تم کو ملا دوں جو ذات الٰہی کے طلب گار ہیں تم تو سراپا ہوس بنے ہوئے ہو میرے کلام کو سنو اور عمل کرو۔ اور عمل با اخلاص کرو جب تم میرے کہنے پر عمل کرو گے اور عمل ہی پر مر جاؤ گے تو تم اعلٰی علیین کی طرف بلند مرتبوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے پس جب وہاں نظر ڈالو گے میرے کلام کی اصل وحقیقت کو پہچان کر میرے لیے دعا کرو گے اور جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں اس کی اصل حقیقت معلوم کر لو گے۔

یَا قَوْمُ اَزِیْلُوا التُّهْمَةَ لِیْ مِنْ قُلُوْبِکُمْ فَلَسْتُ بِلَعَّابٍ وَّلَا طَالِبِ الدُّنْیَا اِنَّمَا اَقُوْلُ الْحَقَّ وَاُشِیْرُ اِلَی الْحَقِّ مَا زِلْتُ فِیْ عُمُرِیْ کُلِّهٖ اَحْسَنَ الظَّنِّ فِی الصَّالِحِیْنَ وَاَخْدِمُهُمْ وَذٰلِكَ الَّذِیْ یَنْفَعُنِیْ لَا اُرِیْدُ مِنْکُمْ اُجْرَةً عَلٰی نُصْحِیْ لَکُمْ وَکَلَامِیْ عَلَیْکُمْ ثَمَنُ کَلَامِی الْعَمَلُ بِهٖ وَهُوَ کَلَامٌ یَّصْلُحُ لِلْخَلْوَةِ وَالْاِخْلَاصِ النِّفَاقُ یَنْقَطِعُ عِنْدَ انْقِطَاعِ الْحِیَلِ وَالْاَسْبَابِ تُرَبَّی الْاِیْمَانُ وَالْاِیْقَانُ لَا النُّفُوْسُ وَالْاَهْوِیَةُ یُنْفِقُ عَلَی الْمُؤْمِنِ لَا عَلَی الْمُنَافِقِ۔

اے قوم تم اپنے دلوں سے میرے اوپر تہمت لگانے کو دور کر دو میں کھیل کود کرنے والا اور طالب دنیا نہیں ہوں میں تو جو کچھ بھی کہتا ہوں سچ ہی کہتا ہوں اور سچ ہی کی طرف اشارہ کرتا ہوں میں اپنی مدت العمر صلحاء کے ساتھ حسن ظن کرتا رہا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی وہ چیز ہے جو مجھے نفع دے رہی ہے میں جو تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور وعظ سناتا ہوں میں تم سے اس کی اجرت نہیں چاہتا میرے کلام و وعظ کی قیمت محض اس پر عمل کرنا ہے اور وہ خلوت و اخلاص کی صلاحیت رکھتا ہے اور اسی کے شایان شان ہے نفاق تو حیلوں اور سببوں کے منقطع ہو جانے کے وقت منقطع ہو جایا کرتا ہے ایمان و ایقان کی تربیت کی جاتی ہے اور وہی نشوونما پاتے ہیں نہ کہ نفس اور خواہشوں کی جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ ایمان داری پر کیا جاتا ہے نہ کہ منافق پر

یَا قَوْمُ دَعُوْا عَنْکُمُ الْهَوَسَاتِ وَالْاَمَانِیَّ الْبَاطِلَةَ وَاشْتَغِلُوْا بِذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَکَلَّمُوْا بِمَا یَنْفَعُکُمْ وَاسْکُتُوْا عَمَّا یَضُرُّکُمْ اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَتَکَلَّمَ

اے قوم تم جھوٹی ہوسوں کو قطعاً چھوڑ دو اور ذکر الٰہی جل مجدہ میں مشغول ہو جاؤ نفع دینے والی چیزوں کے ساتھ کلام کرو اور ضرر رساں چیزوں سے خاموشی اختیار کرو اگر کچھ کلام کرنا چاہو

فَفَكِّرْ فِيمَا تُرِيدُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهٖ وَحَصِّلْ
فِيهِ النِّيَّةَ الصَّالِحَةَ ثُمَّ تَكَلَّمْ وَلِهٰذَا
قِيلَ لِسَانُ الْجَاهِلِ أَمَامَ قَلْبِهٖ وَلِسَانُ
الْعَاقِلِ الْعَالِمِ وَرَآءَ قَلْبِهٖ اِخْرَسْ أَنْتَ
فَإِنْ أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ النُّطْقَ
فَهُوَ يُنْطِقُكَ إِذَا أَرَادَكَ لِأَمْرٍ هَيَّأَكَ
لَهٗ صُحْبَتُهٗ خَرَسٌ كُلِّيٌّ فَإِذَا تَمَّ
الْخَرَسُ يَجِيءُ النُّطْقُ مِنْهُ إِنْ شَآءَ
أَوْ يُدِيمُ ذٰلِكَ إِلَى حِينِ الْإِتِّصَالِ
بِالْآخِرَةِ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ
لِسَانُهٗ يَكِلُّ لِسَانُ ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ
عَلَى الْإِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ
الْأَشْيَآءِ يَصِيرُ مُوَافَقَةً بِلَا مُنَازَعَةٍ
يَعْمٰى عَيْنَا قَلْبِهٖ عَنِ النَّظَرِ إِلٰى غَيْرِهٖ
يَتَمَزَّقُ سِرُّهٗ وَيَتَلَاشٰى أَمْرُهٗ وَيَتَفَرَّقُ
مَالُهٗ وَيَخْرُجُ مِنْ وُجُوْدِهٖ وَيَخْرُجُ عَنِ
الدُّنْيَا وَاٰخِرَتِهٖ يَذْهَبُ اِسْمُهٗ وَرَسْمُهٗ
ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهٗ يُوجِدُهٗ بَعْدَ الْفَقْدِ
يُعِيدُهٗ خَلْقًا اٰخَرَ يُفْنِيهِ بِيَدِ الْفَنَاءِ ثُمَّ
يُعِيدُهٗ بِيَدِ الْبَقَاءِ يَطْلُبُ اللِّقَاءَ ثُمَّ
يُعِيدُهٗ يَدْعُو الْخَلْقَ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى
الْغِنٰى الْغِنٰى هُوَ الْغِنٰى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

تو اولاً اس میں غور و فکر کر لیا کرو اور اس میں نیک نیتی قائم کر لیا کرو ازاں
بعد کلام کیا کرو اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ جاہل کی زبان اس کے قلب کے
آگے ہے اور عاقل عالم کی زبان اس کے قلب کے پیچھے۔ تو گونگا بن جا
پس اگر اللہ عزوجل تیرا بولنا چاہے گا پس وہ تجھے گویا کر دے گا اور
جب وہ تجھ سے کوئی کام کرانا چاہے گا تو وہ اس امر کو تیرے
لیے مہیا کر دے گا معیت و مصاحبت الٰہی میں کلیۃً گونگا ہونا لازم ہے
پس جب گونگا پن پورا ہو جائے گا اس وقت اگر وہ چاہے گا اس کی طرف سے
گویائی آ جائے گی اور اگر اس کو تیرا گویا کرنا مقصود نہ ہو گا تو آخرت سے ملنے تک وہ
تجھے گونگا رکھے گا اور یہی معنی ہیں ارشاد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ
جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ پر
اعتراض کرنے سے ہر شے میں اس کی ظاہر و باطن کی زبان بند ہو جاتی ہے
وہ سراپا موافقت بن جاتا ہے منازعت و مخالفت کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا
ہر حال میں راضی برضا رہتا ہے۔ غیر اللہ کی طرف نظر کرنے سے اس کی قلب کی
دونوں آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور اس کے
معاملات تتر بتر ہو جاتے ہیں اس کا مال پراگندہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے
وجود سے باہر ہو کر دنیا و آخرت دونوں سے باہر ہو جاتا ہے اس کا نام و
نشان چلا جاتا ہے بعدہ جب منظور الٰہی ہوتا ہے پھر وہ اس کو زندہ کر دیتا ہے
مفقود ہو جانے کے بعد دوسرے جنم میں اس کو موجود کر دیتا ہے فنا کے ہاتھ سے
اس کو فنا کر کے دوبارہ بقا کے ہاتھ سے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے تا کہ وہ طالب لقاء الٰہی
ہو جائے پھر اس کو مخلوق کی طرف واپس کر دیتا ہے تا کہ وہ مخلوق کو محتاجی سے
نکال کر امیری و غنا کی طرف بلائے۔ حقیقۃً غنا حق تعالیٰ کی ذات سے متصل
ہونے کا نام ہے اور اللہ عزوجل سے دوری اور غیر اللہ سے غنا طلب کرنا
فقر و محتاجی ہے غنی و تونگر وہ ہے جس کا قلب قرب الٰہی سے

عہ اول حالت بدل جاتی ہے فانی فی اللہ ہو کر مرتبہ بقا میں آ جاتا ہے حاشا اس کا مطلب تناسخ (آواگون) نہیں ہے وہ تو محض ایک
باطل شرکیہ عقیدہ ہے ۱۲ قادری جعفر۔

وَالْاِتِّصَالُ بِهٖ وَالْفَقْرُ هُوَ الْبُعْدُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ الْاِسْتِغْنَاءُ بِغَيْرِهِ الْغَنِيُّ مَنْ ظَفِرَ قَلْبُهٗ بِقُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَ الْفَقِيْرُ مَنْ عَدَمَ ذٰلِكَ مَنْ اَرَادَ هٰذَا الْغِنٰى فَلْيَتْرُكِ الدُّنْيَا وَ الْاُخْرٰى وَ مَا فِيْهَا وَ مَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ يُخْرِجُ الْاَشْيَاءَ مِنْ قَلْبِهٖ شَيْئًا فَشَيْئًا لَا تَتَقَيَّدُوْا بِهٰذَا الْيَسِيْرِ الْمَوْجُوْدِ عِنْدَكُمْ اِنَّمَا جَعَلَ هٰذَا الْيَسِيْرَ الَّذِيْ عِنْدَكُمْ زَادًا فَتَزَوَّدُوْنَ بِهٖ فِيْ طَرِيْقِ السَّيْرِ اِلَيْهِ جَعَلَ لَكُمُ النِّعَمَ لِتُضِيْفُوْهَا اِلَيْهِ وَ تَسْتَدِلُّوْا بِهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْعِلْمَ لِتَعْمَلُوْا بِهٖ وَتَهْتَدُوْا بِنُوْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قُلُوْبَنَا اِلَيْكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

فتح یاب ہوا اور فقیر و محتاج وہ جو قرب الٰہی کے دروازہ سے دور پڑا جو کوئی اس غنا کا طالب ہو اس کو دنیا و آخرت اور اس میں جو کچھ بھی ہے اس کا اور ما سوائے اللہ کا سب کا چھوڑ دینا لازم ہے وہ تمام چیزوں کو ایک ایک کر کے اپنے قلب سے نکال دے۔ جو قلیل چیزیں تمہارے پاس موجود ہیں اس کے پابند نہ ہو۔ یہ موجودات جو تمہارے پاس ہیں اس کو اللہ نے تمہارے لیے زاد راہ بنا دیا ہے تا کہ تم اس کو اس کے راستہ کے چلنے میں اپنا توشہ بناؤ اس نے اپنی نعمتیں تم کو اس لیے دی ہیں تا کہ تم ان نعمتوں کو خدا کی طرف نسبت کرو اور ان سے وجود الٰہی پر استدلال کرو اور تمہیں علم اس لیے عطا فرمایا ہے تا کہ تم اس علم پر عمل کرو اور نور علم سے ہدایت لو۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمارے قلوب کو اپنا راستہ بتا دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں نیکوئی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا آمین۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

تینتالیسویں مجلس

فلاح و نجات حاصل کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكْرَةً فِي الرِّبَاطِ حَادِيْ عَشَرَ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اتوار کے دن ۱۱ رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

يَا غُلَامُ اِذَا اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَخَالِفْ نَفْسَكَ فِيْ مُوَافَقَةِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اے غلام جب تو فلاح و نجات کا قصد کرے پس تو موافقت الٰہی میں اپنے نفس کی مخالفت کر اور طاعت الٰہی

وَ اِفۡقَهَا فِی طَاعَتِهٖ وَخَالِفُهَا فِی مَعۡصِیَتِهٖ نَفۡسُكَ حِجَابُكَ عَنۡ مَعۡرِفَةِ الۡخَلۡقِ وَالۡخَلۡقُ حِجَابٌ عَنۡ مَعۡرِفَةِ الۡحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا دُمۡتَ مَعَ نَفۡسِكَ لَا تَعۡرِفُ الۡخَلۡقَ وَمَا دُمۡتَ مَعَ الۡخَلۡقِ لَا تَعۡرِفُ الۡحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ مَا دُمۡتَ مَعَ الدُّنۡیَا لَا تَعۡرِفُ الۡاٰخِرَةَ وَمَا دُمۡتَ مَعَ الۡاٰخِرَةِ لَا تَرٰی رَبَّ الۡاٰخِرَةِ مَالِكٌ وَ مَمۡلُوۡكٌ لَا یَجۡتَمِعَانِ كَمَا لَا تَجۡتَمِعُ الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةُ فَهٰكَذَا لَا تَجۡتَمِعُ الۡخَالِقُ وَالۡخَلۡقُ النَّفۡسُ اَمَّارَةٌ بِالسُّوۡءِ هٰذِهٖ جِبِلَّتُهَا فَبَعۡدَكُمۡ وَكَمۡ حَتّٰی تَاۡمُرَ بِمَا یَاۡمُرُ بِهِ الۡقَلۡبُ جَاهِدۡهَا فِی جَمِیۡعِ الۡاَحۡوَالِ وَلَا تَحۡتَجَّ لَهَا بِقَوۡلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا ذَوِّبۡهَا بِالۡمُجَاهَدَةِ فَاِنَّهَا اِذَا ذَابَتۡ وَفَنِیَتۡ اِطۡمَاَنَّتۡ اِلَی الۡقَلۡبِ ثُمَّ یَطۡمَئِنُّ الۡقَلۡبُ اِلَی السِّرِّ ثُمَّ یَطۡمَئِنُّ السِّرُّ اِلَی الۡحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَیَكُوۡنُ شُرۡبُ الۡجَمِیۡعِ مِنۡ هُنَالِكَ اِذَا لَمۡ تَذُوۡبُكَ لَهَا تُنَادِیۡ مِنۡ حَیۡثُ قَلۡبُكَ وَلَا تَقۡتُلُوۡا اَنۡفُسَكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِیۡمًا اِنَّمَا یَجِیۡءُ هٰذَا الۡخِطَابُ مِنَ الۡحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بَعۡدَ طَهَارَتِهَا مِنَ الۡاَكۡدَارِ وَ ذَوۡبَانِ شَرِّهَا وَ سَكَنِ الۡقَلۡبِ بِذِكۡرِ الۡحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهٖ

میں نفس کی موافقت اور معصیت الٰہی میں اس کی مخالفت کر۔ تیرا نفس مخلوق کے پہچاننے سے تیرا حجاب ہے اور خلق معرفت الٰہی سے حجاب ہے پس جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ رہے گا تو مخلوق کو نہ پہچانے گا۔ جب تک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو حق عزوجل کو نہ پہچانے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ رہے گا آخرت کو نہ دیکھے گا اور جب تک تو آخرت کے ساتھ رہے گا تو رب آخرت کو نہ دیکھے گا۔ جیسے کہ دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتے ویسے ہی مالک و مملوک دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طور سے خالق و مخلوق دونوں کا اجتماع غیر ممکن ہے۔ نفس برائی کا حکم دینے والا ہے یہ اس کی جبلی عادت ہی ہے پس بعد مدت اصلاح پذیر ہوگا اس کی اصلاح اس وقت تک کرتا رہ یہاں تک کہ وہ قلب کے موافق ہو جائے نفس سے تمام حالتوں میں جہاد و مقابلہ کرتا رہ اور اس کو ارشاد الٰہی فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا سے دلیل و حجت نہ سکھا یعنی اللہ نے ہر نفس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کر دیا ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے پگھلا دے پس تحقیق جب نفس پگھل جائے گا اور فنا ہو جائے گا اس وقت وہ قلب کی طرف قرار پکڑے گا پھر قلب باطن کی طرف اور باطن حق عزوجل کی طرف مطمئن ہو کر قرار پکڑے گا پس اسی جگہ سے سب کی سیرابی ہو جائے گی جب تیرا اپنے نفس کو پگھلانا ختم ہو جائے گا اس وقت جانب قلب سے تجھے آواز دی جائے گی کہ اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو بیشک تمہارا خدا تم پر مہربان ہے یہ خطاب منجانب الٰہی جب آئے گا جبکہ نفس کدورتوں سے پاک کر لیا جائے گا اور شر کو دفع۔ اور قلب ذکر الٰہی اور اس کی طاعت سے مطمئن ہو جاوے گا

إِذَا لَمْ يَحْصُلْ لَهَا هٰذَا فَلَا تَطْمَعْ فِيْ تَقْرِيْبِهَا مَعَ كَدَرِهَا وَشَرِّهَا كَيْفَ يَحْصُلُ لَهَا الْقُرْبُ مِنَ الْمَلِكِ مَعَ عَدَمِ الطَّهَارَةِ مِنَ الْاَنْجَاسِ قَصِّرْ اَمَلَهَا وَقَدْ اَطَاعَتْكَ اِلٰى مَا تُرِيْدُ مِنْهَا عِظْهَا بِمَوْعِظَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اسْمُكَ غَدًا اَنْتَ اَشْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِكَ وَقَدْ ضَيَّعْتَهَا فَكَيْفَ يُشْفِقُ عَلَيْهَا غَيْرُكَ وَيَحْفَظُهَا قُوَّةُ اَمَلِكَ وَحِرْصِكَ حَمَلَاكَ عَلٰى تَضْيِيْعِهَا اِجْهَدْ فِيْ تَقْصِيْرِ الْاَمَلِ وَتَقْلِيْلِ الْحِرْصِ وَذِكْرِ الْمَوْتِ وَمُرَاقَبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّدَاوِيْ بِاَنْفَاسِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَكَلِمَاتِهِمْ وَالذِّكْرِ الصَّافِيْ مِنَ التَّكَدُّرِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قُلْ لَهَا لَكِ مَا كَسَبْتِ وَعَلَيْكِ مَا اكْتَسَبْتِ اَحَدٌ مَّا يَعْمَلُ مَعَكِ وَلَا يُعْطِيْكِ مِنْ عَمَلِهٖ شَيْئًا وَلَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ وَالْمُجَاهَدَةِ صَدِيْقُكَ مَنْ نَهَاكَ عَدُوُّكَ مَنْ اَغْرَاكَ اِنِّيْ اَرَاكَ عِنْدَ الْخَلْقِ لَا عِنْدَ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ تُؤَدِّيْ حَقَّ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ وَ

اور جب تک اس کو یہ بات حاصل نہ ہو تو باوجود کدورت و خرابی نفس کے قرب الٰہی کی امید نہ رکھنا چاہیے کیونکہ جب نفس نجاستوں سے پاک نہ ہوگا تو اس کو حضرت بادشاہ کا قرب کیونکر حاصل ہو سکے گا تو نفس کی آرزو کو کوتاہ کر دے تو وہ تیری مرضی کے مطابق تیرا مطیع ہو جائے گا اسے مطابق نصیحت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعظ سنا آپ کا ارشاد مبارک ہے جب تو صبح کرے تو اپنے دل میں شام کے آنے کا خیال نہ کر اور جب تو شام کرے تو صبح کے آنے کی امید نہ رکھ کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ کل تیرا نام زندوں میں ہوگا۔ یا مردوں میں تو بہ نسبت غیروں کے اپنے نفس پر بہت زیادہ مہربان ہے حالانکہ تو نے اس کو خراب کر رکھا ہے پس اس پر تیرا غیر کیسے مہربان ہوگا اور اس کی حفاظت کیونکر کرے گا تیری آرزو و حرص کی کثرت نے تجھ کو نفس کے ضائع کرنے پر ابھار رکھا ہے تو آرزو کے کوتاہ کرنے اور حرص کے کم کر دینے اور موت کے یاد کرنے اور مراقبۂ الٰہی اور صدیقین کے انفاس و کلمات سے علاج کرنے اور ایسے ذکر میں جو کہ کدورت سے صاف ہو رات دن کوشش کر۔ نفس سے کہہ دے کہ تیری نیک کمائی تیرے نفع کے لیے اور بری کمائی تیرے نقصان کے لیے ہے ذرا سوچ سمجھ کر عمل کر کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ عمل کرے گا اور نہ وہ تجھ کو اپنے عمل میں سے کچھ دے گا۔ عمل و مجاہدہ ضروری چیزیں ہیں تیرا دوست وہ ہے جو تجھے برائی سے روکے اور وہ تیرا دشمن ہے جو تجھے گمراہی بتائے میں تو تجھے مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں ۔

تُسْقِطُ حَقَّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَشْكُرُ غَيْرَهُ عَلٰى نِعَمِهِ مَنْ أَعْطَاكَ مَا أَنْتَ فِيْهِ مِنَ النِّعَمِ غَيْرُهُ حَتّٰى تَشْكُرَهُ وَتَعْبُدَهُ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيْنَ شُكْرُهُ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَلَقَكَ فَأَيْنَ عِبَادَتُهُ فِيْ اِمْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَوَاهِيْهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى بَلَائِهِ جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتّٰى تَهْتَدِيَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ لَا تُرَخِّصْ لَهَا وَلَا تُطِعْهَا وَقَدْ أَفْلَحْتَ لَا تَتَبَسَّمْ فِيْ وَجْهِهَا وَجَاوِبْهَا عَنْ كُلِّ أَلْفِ كَلِمَةٍ كَلِمَةً إِلٰى أَنْ تَتَهَذَّبَ وَتَطْمَئِنَّ وَتَقْنَعَ إِذَا طَلَبَتْ مِنْكَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ فَمَاطِلْهَا وَأَخِّرْهَا وَقُلْ لَهَا مَوْعِدُكِ الْجَنَّةُ صَبِّرْهَا عَلٰى مَرَارَةِ الصَّبْرِ حَتّٰى يَجِيْئَهَا الْعَطَاءُ إِذَا صَبَّرْتَهَا وَصَبَرْتَ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهَا لِأَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ لَا تَقْبَلْ لَهَا قَوْلًا فَإِنَّهَا تَأْمُرُ إِلَّا بِالشَّرِّ إِنْ أَحْبَبْتَهَا فَخَالِفْهَا فَفِيْ خِلَافِهَا صَلَاحٌ لَهَا يَا مَنْ يَدَّعِيْ إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ وَاقِفٌ

نہ کہ خالق عزوجل کے نزدیک تو نفس و خلق کے حق کو ادا کر رہا ہے اور خالق عزوجل کے حق کو نظر انداز کر رہا ہے خدا کی نعمتوں پر تو غیر اللہ کا شکرگذار بنا ہوا ہے۔ تیرے پاس جو [illegible] ہیں بھلا وہ تجھے کس نے دی ہیں کیا غیر اللہ نے دی ہیں تاکہ تو اس کا شکر کرے اور اس غیر کی عبادت کرے اگر تو جانتا ہے کہ تمام موجودہ نعمتیں خدا کی طرف سے ہیں پس تیرا شکر کہاں ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے پس تیری عبادت اس کے حکموں کے بجا لانے اور اس کے ممنوعات سے باز رہنے میں اور اس کی بلا پر صبر کرنے میں کہاں ہے اپنے نفس سے اتنا جہاد کر کہ وہ سیدھے راستہ پر آ جائے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے وہ لوگ جو کہ ہمارے راستہ میں جہاد کرتے ہیں البتہ ہم ان کو اپنے راستے دکھا دیتے ہیں اور نیز ارشاد فرمایا ہے اگر تم خدا کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو مضبوط کر دے گا۔ تو نفس کو بے کار مت چھوڑ دے اور نہ اس کا تابعدار بن تجھے نجات مل جائے گی اور اس کے روبرو تبسم نہ کر اور اس کی ہزار باتوں میں سے ایک بات کا جواب دے یہاں تک کہ نفس مہذب بن جائے جب نفس تجھ سے خواہشات و لذات کی خواہش کرے پس تو ٹال دے اور تاخیر کر اور کہہ دے کہ تیرے ساتھ ایفاء وعدہ کا مقام جنت ہے انکار کی تلخی پر تو نفس کو صابر بنا یہاں تک کہ تجھے عطائے الٰہی آ جائے جب تو نفس کو صابر بنائے گا اور وہ صبر کرنے لگے گا تو اللہ عزوجل اس کا ساتھی ہو جائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ بے تحقیق اللہ صابروں کا ساتھی ہے تو نفس کے قول کو قبول نہ کر کیونکہ وہ تو برائی ہی کا حکم دے گا اگر تو نفس کو درست رکھتا ہے پس اس کی مخالفت کیا کر نفس کی درستی اس کے خلاف کرنے ہی میں ہے اے نفس کے ساتھ ٹھہرنے والے اور معرفت الٰہی کے

مَعَ نَفْسِهٖ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ النَّفْسُ وَالْحَقُّ لَا يَجْتَمِعَانِ مَنْ وَقَفَ مَعَ نَفْسِهٖ فَاتَهُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ وَقَفَ مَعَ الدُّنْيَا فَاتَهُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْاٰخِرَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَاَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ اِصْبِرْ فَاِذَا تَمَّ صَبْرُكَ تَمَّ رِضَاكَ جَاءَكَ فَنَاؤُكَ فَيَصِيْرُ الْكُلُّ عِنْدَكَ طَيِّبًا يَنْقَلِبُ الْكُلُّ شُكْرًا يَصِيْرُ الْبُعْدُ قُرْبًا يَصِيْرُ الشِّرْكُ تَوْحِيْدًا فَلَا تَرٰى مِنَ الْخَلْقِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا لَا تَرٰى اَضْدَادًا بَلْ تَتَّحِدُ الْاَبْوَابُ وَالْجِهَاتُ فَلَا تَرٰى اِلَّا جِهَةً وَّاحِدَةً حَالَةٌ لَا يَعْقِلُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ الْخَلْقِ بَلْ هِيَ لِاٰحَادٍ اَفْرَادٍ مِّنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ اِلَى انْقِطَاعِ النَّفَسِ وَاحِدٌ۔

مدعی تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے نفس وحق دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں جو اپنے نفس کے ساتھ ٹھہر گیا اس کو اللہ عزوجل کے ساتھ ٹھہرنا جاتا رہے گا اور جو دنیا کے ساتھ ٹھہرا اس کو آخرت کے ساتھ ٹھہرنا جاتا رہے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے اپنی دنیا کو دوست رکھا اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو دوست رکھا اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا صبر اختیار کر جب تیرا صبر کامل ہوگا تو تیری رضا کامل ہو جائے گی فنا تجھے نصیب ہوگی پس ہر چیز تیرے نزدیک خوشگوار ہو جائے گی سب تیرے نزدیک شکر بن جائے گا دوری قرب ہو جائے گی شرک توحید بنے گا پس تو خلق کی طرف سے نہ نقصان دیکھے گا نہ نفع۔ تجھے ہم ضد نظر نہ آئیں گے سب دروازہ اور جہتیں متحد ہو جائے گی پس تو ایک جہت کے سوا کچھ نہ دیکھے گا یہ ایسی حالت ہے کہ بہت سی مخلوق اس کو سمجھ ہی نہیں سکتی۔ بلکہ یہ حالت لاکھوں میں سے کسی کسی کو ہی نصیب ہو جاتی ہے۔

يَا غُلَامُ اجْهَدْ اَنْ تَمُوْتَ هٰهُنَا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِجْهَدْ اَنْ تَمُوْتَ نَفْسُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ رُوْحُكَ مِنْ بَدَنِكَ مَوْتُهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُخَالَفَةِ فَعَنْ قَرِيْبٍ تَحْمَدُ عَاقِبَةَ ذٰلِكَ صَبْرُكَ يَفْنٰى وَجَزَاءُهٗ لَا يَفْنٰى اِنِّيْ صَبَرْتُ وَرَاَيْتُ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ مَحْمُوْدَةً مُتُّ ثُمَّ اَحْيَانِيْ ثُمَّ اَمَاتَنِيْ وَغِبْتُ

اے غلام تو اس بات کی کوشش کر کہ تو اللہ عزوجل کے سامنے یہیں مر مٹے۔ تیری کوشش یہ ہو کہ بدن سے روح نکلنے کے قبل تیرا نفس مر مٹے۔ نفس کی موت صبر و مخالفت سے ہو سکتی ہے۔ عنقریب اس کا انجام سراہا ہو جائے گا اور اس کا بدلہ تیرے لیے فنا نہ ہوگا۔ میں نے بہ تحقیق صبر کیا ہے اور اس کا انجام بہتر دیکھا ہے۔ میں مر چکا پھر اس نے مجھے زندہ کیا پھر اس نے مجھے مارا اور میں غائب ہو گیا۔

ثُمَّ أَوْجَدَنِي مِنْ غَيْبَتِي فَهَلَكْتُ مَعَهُ
وَمَلَكْتُ مَعَهُ جَاهَدْتُ نَفْسِي فِي تَرْكِ
الْاِخْتِيَارِ وَالْإِرَادَةِ حَتّٰى حَصَلَ لِي
ذٰلِكَ فَصَارَ الْقَدَرُ يَقُودُنِي وَالْمِنَّةُ
تَنْصُرُنِي وَالْفِعْلُ يُحَرِّكُنِي وَالْغَيْرَةُ
تَعْصِمُنِي وَالْإِرَادَةُ تُطِيعُنِي وَالسَّابِقَةُ
تُقَدِّمُنِي وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَرْفَعُنِي۔
وَيْحَكَ تَهْرُبُ مِنِّي وَأَنَا أَحْفَظُكَ
أَحْفَظُهَا مَكَانَكَ عِنْدِي وَإِلَّا فَأَنْتَ
هَالِكٌ يَا جَاهِلُ حُجَّ إِلَيَّ أَوَّلًا ثُمَّ
حُجَّ إِلَى الْبَيْتِ كَأَنَّمَا أَنَا بَابُ الْكَعْبَةِ
تَعَالَ حَتّٰى أُعَلِّمَكَ كَيْفَ تَحُجُّ أُعَلِّمُكَ
خِطَابًا تُخَاطِبُ بِهِ رَبَّ الْكَعْبَةِ سَوْفَ
تَرَوْنَ إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ أَقْبِلُوا يَا
سَاسَاسُ احْتَمُوا بِي فَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ
الْقُوَّةَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلْقَوْمُ
يَأْمُرُونَكُمْ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَيَنْهَوْنَكُمْ
عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ لَمْ يَبْقَ لَهُمْ إِلَّا
النُّصْحُ لَكُمْ فَهُمْ يُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ
فِي ذٰلِكَ اِعْمَلُوا فِي دَارِ الْحِكْمَةِ
حَتّٰى تَصِلُوا إِلٰى دَارِ الْقُدْرَةِ الدُّنْيَا
حِكْمَةٌ وَالْآخِرَةُ قُدْرَةٌ الْحِكْمَةُ
تَحْتَاجُ إِلٰى أَدَوَاتٍ وَآلَاتٍ وَأَسْبَابٍ
وَالْقُدْرَةُ لَا تَحْتَاجُ إِلٰى ذٰلِكَ وَإِنَّمَا
فَعَلَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ لِيَتَمَيَّزَ دَارٌ

پھر اس نے میری غیبت سے مجھے موجود کر دیا میں اس کی معیت میں ہلاک ہوا اور اسی کی معیت میں مالک بن گیا میں نے اختیار و ارادہ کے چھوڑ دینے میں نفس سے جہاد کیا یہاں تک کہ مجھ کو یہ معیت الٰہی حاصل ہو گئی پس اب تقدیر الٰہی میرا ہاتھ تھامتی ہے اور احسان خداوندی میری مدد کرتا ہے اور اس کا فعل مجھے چلاتا پھراتا ہے اور غیرت الٰہی میری حفاظت کرتی ہے اور مشیت الٰہی میری اطاعت کرتی ہے اور سابقہ قضاء و قدر مجھے آگے بڑھاتا ہے اور اللہ عزوجل مجھے بلند کر رہا ہے۔ تجھ پر افسوس تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا محافظ و کوتوال ہوں میں تیرے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تیری جگہ میرے پاس ہے یہاں قرار لے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا اے جاہل بیرونی حج کے لیے تو آ دل میرے پاس آ پھر بیت اللہ شریف کا حج کرنا میں تو کعبہ کا دروازہ ہوں میرے پاس آ تا کہ میں تجھ کو حج کا طریقہ بتاؤں کہ کیسے حج کیا جاتا ہے اور خطاب کا طریقہ بتاؤں جس سے تو رب کعبہ سے خطاب کر سکے جب مطلع صاف ہو گا غبار اٹھ جائے گا۔ تو تم حقیقت کو دیکھو گے اے سیاست والو! میری حفاظت میں آ جاؤ بتحقیق مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے قوت عطا فرما دی گئی ہے۔ اولیاء اللہ تم کو حکم دیتے ہیں جیسا کہ حکم اللہ میں تم کو حکم دیتا ہوں اور جس سے منع کرتا ہوں وہ بھی تم کو منع کرتے ہیں۔ ان کی طرف تمہاری خیر خواہی سپرد کر دی گئی ہے پس وہ اس امانت کو ادا کرتے رہتے ہیں تم دار حکمت دنیا میں کام کیے جاؤ یہاں تک کہ دار قدرت آخرت کی طرف پہنچ جاؤ کہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت حکمت آلات و اسباب کی محتاج ہے اور قدرت ان کی طرف محتاج نہیں اور حق تعالیٰ عزوجل نے ایسا یوں کیا ہے

الْقُدْرَةِ مِنْ دَارِ الْحِكْمَةِ الْآخِرَةُ فِيهَا تَكْوِيْنٌ بِلَا سَبَبٍ تَنْطِقُ بِهَا جَوَارِحُكُمْ وَتَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بِمَا عَمِلْتُمْ مِنْ مَعَاصِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَنْكَشِفُ الْأَسْتَارُ وَتَظْهَرُ الْمُخَبَّاتُ إِنْ شِئْتُمْ أَوْ أَبَيْتُمْ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ النَّارَ إِلَّا بِقَلْبٍ بَارِدٍ لِإِنْ تِكَابِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ اِقْرَءُوْا كُتُبَكُمْ بِأَلْسِنَةِ فِكْرِكُمْ فِيهَا ثُمَّ تُوْبُوْا مِنَ السَّيِّئَاتِ وَاشْكُرُوْا عَلَى الْحَسَنَاتِ أَحْضِرُوْا كُتُبَ الْمَعَاصِي وَاضْرِبُوْا عَلٰى سُطُوْرِهَا بِالتَّوْبَةِ۔

يَا غُلَامُ قَدْ تُبْتَ عَلٰى يَدِيْ وَصَحِبْتَنِيْ إِذَا لَمْ تَقْبَلْ مِنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ أَيْشٍ يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ رَغِبْتَ فِي الصُّوْرَةِ دُوْنَ الْمَعْنٰى مَنْ يُرِيْدُ يَصْحَبُنِيْ يَقْبَلُ مَا أَقُوْلُ لَهٗ وَيَعْمَلُ بِهٖ يَدُوْرُ كَيْفَ دُرْتُ وَإِلَّا فَلَا يَصْحَبُنِيْ فَإِنَّهٗ يَخْسَرُ أَكْثَرَ مِمَّا يَرْبَحُ أَنَا سَمَاطٌ مُهَذَّبٌ وَمَا أَحَدٌ يَأْكُلُ مِنِّيْ شَيْئًا بَابٌ مَفْتُوْحٌ لَا يَدْخُلُهٗ أَحَدٌ أَيْشٍ أَعْمَلُ بِكُمْ كَمْ أَقُوْلُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ فَإِنِّيْ أُرِيْدُكُمْ لَكُمْ لَا لِيْ إِنِّيْ لَا أَخَافُكُمْ وَلَا أَرْجُوْكُمْ لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ الْخَرَابِ وَالْعُمْرَانِ بَيْنَ الْبَاقِيْ وَالْمَيِّتِ بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ

قدرت کو دار حکمت سے تمیز و پردے سے جدا جدا کر دے۔ دار آخرت میں وجود اشیاء بلا سبب ہو گا۔ وہاں تمہارے اعضاء بولنے لگیں گے اور جو کچھ تم نے نافرمانیاں حق عزوجل کی کی ہیں اس پر قیامت کے دن تمہارے اعضاء گواہی دیں گے تمام راز فاش ہو جائیں گے اور تمام پوشیدہ امور ظاہر خواہ تم چاہو یا انکار کرو تمہاری مشیت کام نہ دے گی کوئی شخص مخلوق میں سے دوزخ میں بغیر قلب سرد کے داخل نہ ہو گا چونکہ اس پر دلیل قائم ہو گی کچھ عذر نہ کر سکے گا ٹھنڈے دل داخل ہو جائے گا تم اپنے نامۂ اعمال کو فکر کی زبانوں سے پڑھو۔ پھر گناہوں سے توبہ کرو اور نیکیوں پر شکر الٰہی ادا کرو گناہوں کے دفتروں کو جمع کر کے دیکھو اور ان کی سطروں پر توبہ کا قلم پھیر دو ان سطروں کو قلم زد کر دو۔

اے غلام تو نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور میری صحبت میں رہا لیکن جب تو نے میرے قول کو نہ مانا جو کہ میں تجھ سے کہتا ہوں پس تجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ تو نے محض ظاہر پرستی کی اس کا راغب ہوا حقیقت کی طرف متوجہ نہ ہوا جو کہ میری مصاحبت چاہے وہ میرے قول کو قبول کرے اس پر عامل ہو جس طور سے میں پھروں وہ بھی پھرے ورنہ میری صحبت میں نہ رہے ایسی حالت میں وہ بہ تحقیق نفع کی بہ نسبت زیادہ نقصان اٹھائے گا میں ایک مہذب دستر خوان ہوں اور کوئی مجھ سے کچھ کھانا نہیں چاہتا۔ میں کھلا ہوا دروازہ ہوں لیکن اس میں کوئی داخل نہیں ہوتا میں تمہارے ساتھ کیا عمل کروں کس قدر کہوں حالانکہ تم تو میری بات کو سنا ہی نہیں چاہتے میں تو تم کو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنے فائدہ کے لیے نہ میں تم سے ڈرتا ہوں اور نہ تم سے کچھ امید رکھتا ہوں اور نہ ویرانہ و آبادی میں تفریق کرتا ہوں۔ باقی زندہ اور مردہ امیر و فقیر

بَيْنَ الْمَلِكِ وَالْمَمْلُوكِ الْأَمْرُ بِيَدِ غَيْرِكُمْ لَمَّا أَخْرَجْتُ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِي صَحَّ لِي هٰذَا كَيْفَ يَصِحُّ لَكَ التَّوْحِيْدُ وَفِي قَلْبِكَ حُبُّ الدُّنْيَا أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ مَا دُمْتَ مُبْتَدِئًا مُتَعَبِّدًا طَالِبًا سَالِكًا فَحُبُّ الدُّنْيَا فِي حَقِّكَ رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ فَإِذَا انْتَهَى سَيْرُ قَلْبِكَ وَوَصَلَ إِلَى قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تُحَبَّبُ إِلَيْكَ قِسْمُكَ مِنَ الدُّنْيَا وَيُبْغَضُ إِلَيْكَ قِسْمُ غَيْرِكَ يُحَبَّبُ إِلَيْكَ أَقْسَامُكَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهَا تَحْقِيْقًا لِعِلْمِهِ السَّابِقِ فِيْكَ فَتَقْنَعُ بِهَا وَلَا تَلْتَفِتُ إِلَى غَيْرِهَا وَقَلْبُكَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَقَلَّبُ فِي الدُّنْيَا كَتَقَلُّبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ فَجَمِيْعُ مَا يَجْرِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوْبُكَ لِأَنَّكَ تُرِيْدُ بِإِرَادَتِهِ وَتَخْتَارُ بِاخْتِيَارِهِ تَدُوْرُ مَعَ قَدَرِهِ وَتَقْطَعُ عَنْ قَلْبِكَ جَمِيْعَ مَا سِوَاهُ تَتَنَحَّى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عَنْكَ فَيَصِيْرُ تَنَاوُلُكَ لِلْأَقْسَامِ وَحُبُّكَ لَهَا بِهِ لَا بِكَ الْمُنَافِقُ الْمُرَائِي الْمُعْجَبُ بِعَمَلِهِ يُدِيْمُ صِيَامَ النَّهَارِ وَقِيَامَ اللَّيْلِ وَيَخْشُنُ مَأْكُوْلُهُ وَمَلْبُوْسُهُ وَهُوَ فِي ظُلْمَةٍ بَاطِنًا

بادشاہ و رعایا کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سمجھتا ہوں حکم تو تمہارے غیر کے قبضہ میں ہے جب میں نے دنیا کی محبت اپنے قلب سے نکال ڈالی تو مجھے یہ کمال حاصل ہو گیا جب تیرے دل میں دنیا کی محبت موجود ہے پھر تیری توحید کیسے درست ہو سکتی ہے کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں سنا کہ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔ جب تک تو حالت ابتدائی میں عبادت گزار طلب گار و سالک رہے گا پس دنیا تیرے حق میں خطا کی جڑ رہے گی پس جب تیرے قلب کا سیر ختم ہو جائے گا اور وہ قرب الٰہی سے فائز ہو جائے گا۔ تو مقسوم دنیا جو تیرے حصہ کا ہے تجھے محبوب بنا دیا جائے گا۔ اور غیر کے مقسوم کی تیرے دل میں حرارت ڈال دی جائے گی تیرا مقسوم اس لیے محبوب بنا دیا جائے گا تاکہ تو اپنے مقسوم ازلی کا جو کہ قضا و قدر میں تیرے لیے سابق ہو چکا ہے قابض ہو جائے پس تو اس پر قانع بنے اور غیر کی طرف تیری توجہ نہ ہو اور تیرا قلب اللہ کے حضور میں قائم رہے دنیا کے مقسوم میں تو ویسا ہی تصرف کرے جیسے جنتی اس کو استعمال کریں گے پس تمام وہ احکام جو حق عزوجل کی طرف سے جاری ہوں گے تیرے محبوب بن جائیں گے کیونکہ تو ارادۂ الٰہی سے قصد کرتا اور اس کے اختیار سے تو اشیا کو اختیار کرے گا اور اسی کی تقدیر کے ساتھ گھومتا رہے گا تیرا دل ماسوی اللہ سے جدا ہو گا۔ دنیا و آخرت تجھ سے دور ہو جائے گی پس تیرا اپنے مقسوم کو لینا اور اسے محبوب رکھنا خدا کے حکم کے ماتحت ہو گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ منافق ریاکار اپنے عمل پر مغرور ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہے اور راتوں کو شب بیداری کرتا ہے موٹا بوٹا کھاتا پہنتا ہے اور حقیقۃً باطن و ظاہر میں تاریکی میں ہی ہے۔

وَظَاهِرًا لَا يَتَقَدَّمُ مِنْ قَلْبِهِ خُطْوَةً إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ سَرِيْرَتُهُ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ الْوَاصِلِيْنَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْيَوْمَ يَعْرِفُهُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ وَغَدًا يَعْرِفُهُ الْعَوَامُّ جَمِيْعُهُمْ الْخَوَاصُّ إِذَا رَأَوْهُ مَقَتُوْهُ بِقُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ يَسْتُرُوْنَهُ بِسَتْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِنِفَاقِكَ فَإِنَّكَ مَا تَحْكِي الْكَلَامَ حَتّٰى تَقْطَعَ الزُّنَّارَ وَتُجَدِّدَ الْإِسْلَامَ وَتُحَقِّقَ التَّوْبَةَ بِقَلْبِكَ وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَوُجُوْدِكَ وَجَلْبِ النَّفْعِ إِلَيْكَ وَدَفْعِ الضَّرِّ عَنْكَ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَخْرُجَ عَنْكَ بِتَرْكِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ بِطَبْعِكَ عَلَى الْبَابِ وَتَتْرُكَ فِي الدِّهْلِيْزِ وَتَتْرُكَ سِرَّكَ فِي الْمُخْدَعِ عِنْدَ الْمَلِكِ إِسْرَعْ إِلَى الْأَسَاسِ فَإِذَا حَكَمْتَهُ إِسْرَعْ إِلَى الْبِنَاءِ مَا الْأَسَاسُ الْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ فِقْهُ الْقَلْبِ

لَا فِقْهُ اللِّسَانِ

وَفِقْهُ اللِّسَانِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَمُلُوْكِهِمْ فِقْهُ الْقَلْبِ يُدْنِيْكَ فِي صَدْرِ مَجْلِسِ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِصَدْرِكَ وَيَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُ خُطَاكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ.

اپنے قلب سے رب عزوجل کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھتا ہے پس وہ عمل کرنے والوں غم اٹھانے والوں میں سے ہے جن کے بارہ میں عاملۃ ناصبۃ فرمایا گیا ہے اس کی چھپی ہوئی حالت صدیقین اور اولیاء اللہ اور صالحین پر جو کہ واصل الی اللہ ہیں آج بھی ظاہر ہے اس کو مخلوق میں سے آج خاص لوگ جانتے پہچانتے ہیں کل اس کو جملہ عوام بھی پہچان لیں گے۔ خواص جب اس کو دیکھتے ہیں اپنے دلوں سے اس پر غیظ و غضب کرتے ہیں اور لیکن وہ اللہ کی پردہ پوشی سے اس کی عیب پوشی فرماتے ہیں اسے عالم میں آشکار نہیں کرتے تو اپنے نفاق کے ساتھ اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ جب تک کہ تو اپنی زنار کو نہ توڑ ڈالے اور اسلام کی تجدید نہ کرلے اور تیرے دل میں توبہ متحقق نہ ہو جائے اور تو اپنی طبیعت و خواہش اور اپنے وجود اور تحصیل منفعت اور دفع ضرر کے گھر سے باہر نہ ہو جائے واعظ نہ بن اولیاء اللہ کے حالات نہ سنا۔ جب تک کہ تو اپنے آپ سے باہر نہ ہو جائے اپنے نفس و خواہش و طبیعت کو دروازہ پر نہ چھوڑ دے اور قلب کو دہلیز میں اور باطن کو بادشاہ کے حضور میں مقام خلوت میں نہ چھوڑ دے تیرا کلام نامسموع ہے زبان نہ ہلا۔ اولاً جلد تو بنیاد کو مضبوط کرلے پس جب تو اسے مضبوط کرے تو عمارت کی طرف دوڑ۔ بنیاد کیا ہے دین اور دل کی سمجھ و علم و فقہ نہ محض زبان زوری و فقہ لسانی کہ وہ تو تجھ کو محض مخلوق اور ان کے بادشاہوں سے نزدیک کرے گی اور تفقہ قلبی تجھ کو قرب الٰہی کی صدر مجلس میں لے جا کر چھوڑ دے گا اور تجھے صدر مجلس بنا دے گا اور تجھے بلندی دے گا اور تیرے قدم خدا کی طرف بڑھائے گا اس کو اختیار کر

وَيْحَكَ تُضَيِّعُ زَمَانَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَلَا تَعْمَلُ بِهٖ فَاَنْتَ عَلٰى قَدَمِ الْجَهْلِ فِيْ هَوَسٍ تَخْدِمُ اَعْدَآءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُشْرِكُ بِهِمْ هُوَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَمَّنْ اَشْرَكْتَ بِهٖ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَرِيْكًا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ عَبْدُ مَنْ زِمَامُكَ بِيَدِهٖ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاتْرُكْ زِمَامَ قَلْبِكَ بِيَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ حَقِيْقَةَ التَّوَكُّلِ وَاخْدِمْهُ بِظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ وَلَا تَتَّهِمْهُ فَاِنَّهٗ غَيْرُ مُتَّهَمٍ هُوَ اَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ وَهُوَ يَعْلَمُ وَاَنْتَ لَا تَعْلَمُ عَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْخُمُوْلِ وَالتَّغَمُّضِ وَالْاِطْرَاقِ وَالْخَرَسِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَكَ الْاِذْنُ مِنْهُ بِالنُّطْقِ فَتَنْطِقُ وَتَنْطِقُ بِهٖ لَا بِكَ فَيَكُوْنُ نُطْقُكَ دَوَآءً لِاَمْرَاضِ الْقُلُوْبِ وَشِفَآءً لِلْاَسْرَارِ وَضِيَآءً لِلْعُقُوْلِ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَدُلَّهَا عَلَيْكَ وَصَفِّ اَسْرَارَنَا وَقَرِّبْهَا مِنْكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

تجھ پر افسوس تو اپنے زمانے کو علم کی طلب میں ضائع کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا پس تو جہالت کے قدم پر ہوس میں مبتلا ہے دشمنان خدا کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور ان کو شریک خدا سمجھتا ہے خدا تعالیٰ تو تجھ سے اور تیرے شرک سے بے پرواہ ہے وہ اپنے ساتھ کسی شریک کو قبول نہیں کرتا ہے کیا تجھے اس کا علم نہیں کہ تحقیق تو اس کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہو۔ اگر تو اپنی بھلائی چاہتا ہے پس تو اپنے قلب کی باگ کو حق عزوجل کے ہاتھ میں حوالہ کر دے اور اس پر حقیقی بھروسہ کر اور ظاہر باطن میں اسی کی خدمت کر اور اس پر تہمت نہ لگا کیونکہ وہ تو ہر تہمت سے بری ہے وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہے وہ جانتا ہے اور تو نہیں جانتا۔ تو اس کے سامنے سکون اور گمنامی اور آنکھیں بند کر لینے اور سر جھکانے اور گونگا پن کو لازم پکڑ یہاں تک کہ تجھ کو اللہ کی طرف سے بولنے کا حکم آ جائے اب تو اس کے ارادہ سے بول نہ کہ اپنے قصد سے پس اس حالت میں تیرا بولنا امراض قلبی کی دوا اور باطن کی شفا اور عقول کی روشنی و ضیا بن جائے گا۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمارے قلبوں کو منور کر دے اور ان کو اپنا راستہ بتا اور ہمارے اسرار کو صاف بنا اور اپنی تائید سے قلوب کو قوی کر دے اور ہم کو دنیا و آخرت دونوں میں بھلائی نصیب کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا آمین

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

چوالیسویں مجلس

مومنین کاملین کے بیان میں!

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَآءِ عَشِيَّةً فِي الْمَدْرَسَةِ

۲۲ ر رجب ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ

ثَالِثَ عَشَرَ رَجَبَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ.
اَلْمُؤْمِنُ غَرِيْبٌ فِي الدُّنْيَا وَالزَّاهِدُ
غَرِيْبٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْعَارِفُ غَرِيْبٌ فِيْمَا
سِوَى الْمَوْلٰى اَلْمُؤْمِنُ مَسْجُوْنٌ فِي الدُّنْيَا
وَاِنْ كَانَ فِيْ سَعَةِ الرِّزْقِ وَالْمَنْزِلِ اَهْلُهٗ
يَتَقَلَّبُوْنَ فِيْ مَالِهٖ وَجَاهِهٖ وَيَفْرَحُوْنَ
وَيَضْحَكُوْنَ حَوَالَيْهِ وَهُوَ سِجْنٍ بَاطِنٍ
بِشْرُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ عَرَفَ
الدُّنْيَا فَطَلَّقَهَا بِقَلْبِهٖ اَوَّلَ مَا طَلَّقَهَا
طَلْقَةً وَّاحِدَةً لِاَنَّهٗ خَافَ مِنْ تَقْلِيْبِ
الْاَعْيَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ فَتَحَتِ
الْاٰخِرَةُ بَابَهَا فَجَآءَ بَرْقُ حُسْنِ وَجْهِهَا
فَطَلَّقَ الدُّنْيَا طَلْقَةً اُخْرٰى فَجَاءَتْهُ
الْاُخْرٰى فَعَانَقَتْهُ فَطَلَّقَ الدُّنْيَا الطَّلْقَةَ
الثَّالِثَةَ وَوَقَفَ مَعَ الْاٰخِرَةِ بِكُلِّيَّتِهٖ
فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهَا اِذَا بَرَقَ نُوْرُ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَطَلَّقَ الْاُخْرٰى قَالَتْ لَهُ الدُّنْيَا
لِمَ طَلَّقْتَنِيْ قَالَ لَهَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْكِ
وَقَالَتْ لَهُ الْاُخْرٰى لِمَ طَلَّقْتَنِيْ قَالَ لَهَا
لِاَنَّكِ مُحْدَثَةٌ مُصَوَّرَةٌ اَمَّا اَنْتِ
غَيْرُهٗ فَكَيْفَ لَا اُطَلِّقُكِ فَحِيْنَئِذٍ تَحَقَّقَتْ
مَعْرِفَتُهٗ لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَصَارَ حُرًّا اَمِيْنًا
سِوَاهُ غَرِيْبًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِيْ غَيْبَةٍ
عَنِ الْكُلِّ فِيْ مَحْوِ الْكُلِّ فَتَقْعُدُ الدُّنْيَا
فِيْ خِدْمَتِهٖ يُرٰى خُدَّامَهٗ لَا سَرِيَّتَهٗ تَقِفُ

قادریہ میں ارشاد فرمایا:

مسلمان دنیا میں غریب ہے۔ اور زاہد آخرت میں اور عارف زاہد ماسوی اللہ میں۔ مسلمان دنیا میں ایک قیدی ہے اگرچہ دنیا میں اس کو وسعت رزق و فراخی مکان و کثرت اہل ہو، اہل و عیال اس کے مال و مرتبہ میں ہر طرح اکڑتے پھرتے خوش ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد ہنستے پھرتے ہیں لیکن وہ باطنی قید خانہ میں رہتا ہے اس کی بشاشت و خوشی محض چہرہ پر ہوتی ہے اور غم اس کے قلب میں رہتا ہے اس نے دنیا کی حقیقت کو پہچان کر دنیا کو اپنے قلب سے طلاق دے دی ہے۔ اولاً اس نے دنیا کو ایک طلاق رجعی دی کیوں کہ اس کو خوف تھا کہیں اغیار ارادہ کو پلٹ نہ دیں پس وہ اس حال میں تھا کہ آخرت نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا اور اس کے چہرہ کی چمک دمک کی بجلی اس پر ظاہر ہوئی اس وقت اس نے دنیا کو دوسری طلاق اور دے دی بعدہٗ آخرت اس کے پاس آکر اس کے گلے سے لپٹ گئی پس اس نے دنیا کو تیسری طلاق دے دی اور کلیتہً اس نے آخرت کا ساتھ پکڑ لیا بعدہٗ وہ اسی حالت میں تھا کہ ناگاہ اس پر قرب الٰہی کی بجلی چمکی قرب مولیٰ کا نور چمکا پس اس نے آخرت کو بھی طلاق دے دی قرب الٰہی کے مزے لوٹنے لگا دنیا نے سوال کیا تم نے مجھے کیوں طلاق دی جواب دیا کہ میں نے تجھ سے اچھی چیز دیکھ لی تھی پھر آخرت نے طلاق کی وجہ دریافت کی جواب دیا کیوں کہ تو پیدا خدا کی صورت دی ہوئی بنائی ہوئی ہے تیرا وجود اسی سے ہے لیکن تو جب غیر خدا حادث ہے پس تجھے کیسے طلاق نہ دیتا پس اس وقت بندہ مومن کو معرفت الٰہی متحقق ہو گئی اور وہ ماسوی اللہ سے آزاد اور دنیا و آخرت میں غریب ہو گیا اور ہر ایک سے غائب اور ہر چیز سے محو و فنا ہو گیا پس ایسی حالت فنا میں دنیا اسکی خدمت میں آکھڑی ہوتی ہے وہ دُنیا

بِصَدَدِ الْعَمَلِ خَالِيَةٌ عَنْ زِيْنَتِهَا الَّتِيْ
تَظْهَرُ بِهَا عِنْدَ اَبْنَآئِهَا وَاِنَّمَا جُعِلَتْ
كَذٰلِكَ لِئَلَّا يَكُوْنَ اِلْتِفَاتٌ اِلَيْهَا
الْمَلِكَةُ اِذَا اَحَبَّتْ شَخْصًا نَفَذَتْ
هَدَايَاهَا اِلَيْهِ عَلٰى يَدِ الْعَجَائِزِ وَ
الْجَوَارِى الزُّنْجِ حِفْظًا لَهُ وَغَيْرَةً
عَلَيْهِ اَقْبِلْ عَلٰى رَبِّكَ يَكْفِيْكَ
اُتْرُكْ غَدًا اِلٰى جَنْبِ اَمْسِ لَعَلَّ
غَدًا يَاْتِيْ وَاَنْتَ مَيِّتٌ وَ اَنْتَ
يَا غَنِيُّ لَا تَشْتَغِلْ بِغِنَاكَ حَتّٰى
لَعَلَّ غَدًا يَاْتِيْ وَاَنْتَ فَقِيْرٌ لَا تَكُنْ
مَعَ شَيْءٍ بَلْ كُنْ مَعَ خَالِقِ الْاَشْيَاءِ
الَّذِيْ هُوَ شَيْءٌ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ
لَا تَسْتَرِيْحُ اِلٰى غَيْرِهِ رَاحَةً قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ دُوْنِ لِقَاءِ
رَبِّهِ اِذَا خَرِبَ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ
الْخَلْقِ وَعَمَرَ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ
فَقَدِ اخْتَارَكَ لَهُ فَلَا تَكْرَهْ خِيْرَتَهُ
مَنْ صَبَرَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ رَاٰى
عَجَائِبَ مِنْ اَلْطَافِهِ مَنْ صَبَرَ
عَلَى الْفَقْرِ جَاءَهُ الْغِنٰى اَكْثَرُ مَا
جُعِلَ النُّبُوَّةُ فِى الرُّعَاةِ وَالْوِلَايَةُ
فِى الْمَوَالِىْ وَالْغُرَبَاءِ كُلَّمَا ذَلَّ
الْعَبْدُ لَهُ اَعَزَّهُ كُلَّمَا تَوَاضَعَ

کو اپنا خادم جانتا ہے نہ کہ حرم دنیا اس کے روبرو اپنے حسن وجمال
سے خالی ہو کر جس کو کہ وہ ابناء دنیا کے لیے ظاہر کرتی رہتی ہے
ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہے یہ حالت اس لیے بنادی گئی
ہے تاکہ مسلمان کی توجہ دنیا کی طرف نہ ہو پائے۔ شاہنشاہ
بیگم جب کسی کو چاہنے لگتی ہے تو اپنے تحفہ ہدیہ اس محبوب
کی طرف بڑھیوں اور سیاہ فام حبش عورتوں کی معرفت اس محبوب
کی حفاظت اور اس پر غیرت کی وجہ سے بھیجتی رہتی ہے تو اپنے
رب کی طرف کلیتہً متوجہ ہو جا آئندہ کل کو گزشتہ کل کے پاس
اس کے پہلو پر چھوڑ دے کیا خبر ہے کہ کل کا دن تجھے ایسی حالت
میں آئے کہ تو مر چکا ہو۔ اے امیر تو اپنی امارت کی وجہ سے
خدا سے غافل نہ ہو کیا خبر کہ کل تو فقیر ہو جائے تو کسی شے کے
ساتھ مت رہ بلکہ تمام چیزوں کے پیدا کرنے والے کے ساتھ
جس کا کوئی نظیر و مشابہ نہیں ہے قرار پکڑے اس کے غیر سے
کسی قسم کی راحت نہ چاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خدا کی ملاقات کے
بغیر مسلمان کے لیے راحت نہیں جب وہ تیرے اور
مخلوق کے درمیان میں خرابی و ویرانہ پن ڈال دے اور
تیرے اور اپنے درمیان میں آبادی کردے پس تو سمجھ
لے کہ اس نے تجھے پسند کر لیا پس تو اس کی پسندیدگی
کو برا نہ سمجھ جو اللہ برتر کے ساتھ صبر کرے گا وہ الطاف
الٰہی کے عجائبات دیکھنے لگے گا اور جو فقر پر صابر ہو جائے
گا اس کو امیری حاصل ہو جائے گی اکثر مرتبہ نبوت بکریاں
چرانے والوں کو اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو
عطا فرمایا گیا ہے جس قدر بندہ خدا کے سامنے جھکتا
ہے اسی قدر اللہ اس کو عزیز بنا لیتا ہے اور جس قدر اس کے روبرو

لِمَنْ رَفَعَهُ هُوَ الْمُعِزُّ وَالْمُذِلُّ الرَّافِعُ وَ
الْوَاضِعُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسَهِّلُ لَوْلَاهُ مَا
عَرَفْنَاهُ يَا مُعْجِبِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ مَا
اَجْهَلَكُمْ لَوْلَا تَوْفِيْقُهُ مَا صَلَّيْتُمْ
وَمَا صُمْتُمْ وَمَا صَبَرْتُمْ اَنْتُمْ فِيْ مَقَامِ
الشُّكْرِ لَا فِي الْمَقَامِ الْعُجْبِ اَكْثَرُ الْعِبَادِ
مُعْجِبُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ
طَالِبُوْنَ لِلْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ مِنَ الْخَلْقِ
رَاغِبُوْنَ فِيْ اِقْبَالِ الدُّنْيَا وَاَرْبَابِهَا
عَلَيْهِمْ وَسَبَبُ ذٰلِكَ وُقُوْفُهُمْ مَعَ
نُفُوْسِهِمْ وَاَهْوِيَتِهِمْ اَلدُّنْيَا مَحْبُوْبَةُ
النُّفُوْسِ وَالْاُخْرٰى مَحْبُوْبَةُ الْقُلُوْبِ
وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوْبُ الْاَسْرَارِ
اِنَّمَا قَذَفَ الْحُكْمَ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ
اِحْكَامِ الْحُكْمِ فَتَقَدَّمَ هٰذَا الْاَمْرُ فَمَنِ
ادَّعٰى مِنْهُ شَيْئًا مَعَ عَدَمِ اِحْكَامِ
الْحُكْمِ فَقَدْ كَذَبَ لِاَنَّ كُلَّ حَقِيْقَةٍ
لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ
وَطِرْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِجَنَاحَيِ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ اُدْخُلْ عَلَيْهِ وَيَدُكَ فِيْ يَدِ
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِجْعَلْهُ وَزِيْرَكَ وَمُعَلِّمَكَ دَعْ يَدَهٗ
تُزَيِّنُكَ وَتُمَشِّطُكَ وَتَعْرِضُكَ عَلَيْهِ
هُوَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْاَرْوَاحِ الْمُرَبِّيْ
لِلْمُرِيْدِيْنَ جَهْبَذُ الْمُرَادِيْنَ اَمِيْرُ

عاجزی کرتا ہے اسی کو اللہ اس کو بلندی دیتا ہے۔ اللہ ہی عزت دینے والا ذلت دینے والا، پست و بلند کرنے والا، توفیق دینے والا، اور ہر امر کا آسان کرنے والا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوتا ہم اس کو ہرگز نہ پہچانتے۔ اے اپنے عملوں پر غرور کرنیوالو! تم کس قدر جاہل ہو اگر توفیق الٰہی نہیں ہوتی تو تم نہ نماز پڑھتے اور نہ روزہ رکھتے اور نہ صبر کر سکتے تم تو مقام شکر میں ہو نہ کہ غرور کے مقام میں اکثر بندے اپنی عبادتوں، عملوں پر مغرور اور مخلوق سے اپنی حمد و ثنا کے طالب اور دنیا میں اور اہل دنیا میں راغب و متوجہ ہیں اور اس کا سبب محض اپنے نفسوں اور خواہشوں میں وابستگی ہے۔ دنیا نفسوں کی محبوب اور آخرت قلوب کی محبوب ہے اور حق عزوجل باطن و اسرار کا محبوب اور قاعدہ ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب کی طرف جھکتا ہے ان کے قلبوں میں حکم کا ڈالنا حکم کی مضبوطی کے بعد رکھا ہے کیوں کہ حکم شرعی اس امر کا پہلا قدم ہے علم باطن بغیر مضبوطی علم شریعت حاصل نہیں ہو سکتا ہے پس جو شخص علم باطن کا بغیر مضبوطی حکم شرعی کے دعوےٰ کرے وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اس لیے کہ ہر وہ حقیقت جس کی شہادت شریعت مطہرہ نہ دے پس وہ بے دینی و الحاد ہے تو کتاب اور حدیث شریف کے بازوؤں سے جناب باری کی طرف پرواز کر تو اس کی حضوری میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو تو حضور کو اپنا وزیر و استاد بنالے اور تو آپ کے ہاتھ کو اختیار دے کہ وہ تیرا بناؤ سنگھار کریں اور تجھ کو بارِ الٰہی میں پیش فرما دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی روحوں کے حاکم اور مریدوں کے مربی و سرپرست اور مرادوں کے سردار صالحین کے

الصَّالِحِيْنَ تَمَامُ الْاَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ
بَيْنَهُمْ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ
ذٰلِكَ اِلَيْهِ جَعَلَهُ اَمِيْرَ الْكُلِّ اَلْخِلَعُ
اِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ لِلْجُنْدِ
اِنَّمَا تُقْسَمُ عَلٰى يَدِ اَمِيْرِهِمْ اَلتَّوْحِيْدُ
عِبَادَةٌ وَّالشِّرْكُ بِالْخَلْقِ عَادَةٌ فَالْزَمِ
الْعِبَادَةَ وَاتْرُكِ الْعَادَةَ اِذَا خَرَقْتَ
الْعَادَةَ خَرَقْتَ فِیْ حَقِّكَ الْعَادَةَ غَيِّرْ
حَتّٰى يُغَيِّرَ اللّٰهُ لَكَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اَخْرِجْ نَفْسَكَ وَ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَامْلَاْهُ بِمُكَوِّنِهِمَا
حَتّٰى يَرُدَّ اِلَيْكَ التَّكْوِيْنَ مَا هٰذَا شَيْءٌ
يَجِيْءُ بِصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ لٰكِنْ
بِطَهَارَةِ الْقُلُوْبِ وَصَفَاءِ الْاَسْرَارِ اھ
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ
الصِّيَامُ وَالْقِيَامُ خَلٌّ وَّبَقْلٌ عَلَى الْمَائِدَةِ
وَالطَّعَامُ غَيْرُهُمَا صَدَقَ هٰذَا اَوَّلُ
الطَّعَامِ ثُمَّ يَجِيْءُ لَوْنٌ بَعْدَ لَوْنٍ مِّنَ
الْاَطْعِمَةِ ثُمَّ الْاَصْلُ الْاَكْلُ الْاَهْنٰى
ثُمَّ يَجِيْءُ لِقَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
الْخِلَعُ وَالْاِعْطَاءُ وَالْاِمَارَةُ وَالنِّيَابَةُ
وَتَسْلِيْمُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ اِذَا صَلَحَ
قَلْبُ الْعَبْدِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَكَّنَ
مِنْ قُرْبِهٖ اَعْطَی الْمَمْلَكَةَ وَالسَّلْطَنَةَ

بادشاہ اور حالات و مقامات کے مخلوق کے درمیان تقسیم فرمانے والے ہیں اس واسطے کہ اللہ عزوجل نے ان کو سب کا امیر بنایا ہے اور یہ تمام امور آپ کے سپرد فرما دیے ہیں جب بادشاہ کے دربار سے خلعت دیے جاتے ہیں تو ان کی تقسیم سپہ سالار افسر کے ہاتھ سے کرائی جاتی ہے توحید عبادت ہے اور شرک نفس کی عادت، پس تو عبادت کو لازم پکڑ اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو خلافِ عادت کرے گا تو تیرے حق میں بھی مولا کی طرف سے خلافِ عادت برتاؤ ہوگا۔ تو اپنی حالت میں تغیر کر تاکہ حق عزوجل تیری حالت میں تغیر فرما دے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوم کی حالت کو نہیں بدلتا ہے تاوقتیکہ وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدل ڈالیں تو نفس و مخلوق کو اپنے قلب سے نکال ڈال اور ان دونوں کے خالق و موجد سے قلب کو لبریز کر لے تاکہ وہ منصب تکوین تجھ کو عطا فرما دے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو کہ دن کے روزوں اور رات کے ذکر و نماز سے حاصل ہو جائے اس کے لیے قلوب کی طہارت اور باطن کی صفائی کی ضرورت ہے۔ بعض اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ بے شک صیام و قیام اس دسترخوان کا سرکہ اور ترکاری ہے۔ اصل کھانا تو ان دونوں کے علاوہ ہے سچ فرمایا یہ دونوں اوّل تو طعام میں ان کے بعد رنگ برنگ کا کھانا آتا ہے بعد کھانا کھا لینے کے پھر ملاقات کا ہونا پھر تقرب الٰہی پھر خلعت الٰہی جاگیریں اور امارت دنیا بھر اور ممالک و قلعوں کا سپرد فرمانا۔ جب بندہ کا قلب حق عزوجل کے واسطے قابل ہو جاتا ہے اور بندہ قرب الٰہی میں جاگزیں ہو جاتا ہے تب اس کو سلطنت و بادشاہت اطراف زمین کی

فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَسُلِّمَ اِلَيْهِ نَشْرُ الدَّعْوَةِ مِنَ الْخَلْقِ وَالصَّبْرُ عَلٰى اَذَاهُمْ يُسَلَّمُ اِلَيْهِ تَغْيِيْرُ الْبَاطِلِ وَاِظْهَارُ الْحَقِّ يُعْطِيْهِ وَيُغْنِيْهِ لِاَنَّهٗ اِذَا اَعْطٰى اَغْنٰى يَمْلَاُ بَطْنَهٗ حِكَمًا اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ مِنْ خِلَالِ اَرَاضِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ لَهُ الْعَارِفِيْنَ بِهٖ اَنْهَارَ الْحِكَمِ تَنْبَعُ مِنْ وَّادِيْ عِلْمِهٖ مِنْ عِنْدِ عَرْشِهٖ وَلَوْحِهٖ تَجْرِيْ اِلٰى اَرَاضِي الْقُلُوْبِ الْمَيِّتَةِ الْجَاهِلَةِ بِهِ الْمُعْرِضَةِ عَنْهُ.

عطا فرمائی جاتی ہے۔ مخلوق کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنے کے ساتھ کار تبلیغ اس کے سپرد ہو جاتا ہے۔ باطل کو پلٹ دینا اور حق کا ظاہر کرنا اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو عطا فرماتا ہے اور وہی غنی بنا دیتا ہے کیوں کہ جب وہ دیتا ہے تو یقیناً غنی بنا دیتا ہے۔ اس کے پیٹ کو حکمتوں سے بھر دیتا ہے حق عزوجل نے اپنے نیک بندوں اور عارفوں کے دلوں کی زمین سے ایسی حکمت کی نہریں جاری فرمادی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے علم کی وادی سے عرش عظیم ولوح محفوظ سے جوش مارتی ہیں اور ان دلوں کی طرف جو کہ مردہ اور خدا سے جاہل اور روگردانی کرنے والے ہیں پہنچتی ہیں۔

يَا غُلَامُ اَكْلُ الْحَرَامِ يُمِيْتُ قَلْبَكَ وَاَكْلُ الْحَلَالِ يُحْيِيْهِ لُقْمَةٌ تُنَوِّرُ قَلْبَكَ وَلُقْمَةٌ تُظْلِمُهٗ لُقْمَةٌ تُشْغِلُكَ بِالدُّنْيَا وَلُقْمَةٌ تُشْغِلُكَ بِالْاُخْرٰى وَلُقْمَةٌ تُزْهِدُكَ فِيْهِمَا وَلُقْمَةٌ تُرْغِبُكَ فِيْ خَالِقِهِمَا اَلطَّعَامُ الْحَرَامُ يُشْغِلُكَ بِالدُّنْيَا وَيُحَبِّبُ اِلَيْكَ الْمَعَاصِيْ وَالطَّعَامُ الْمُبَاحُ يُشْغِلُكَ بِالْاُخْرٰى يُحَبِّبُ اِلَيْكَ الطَّاعَاتِ وَالطَّعَامُ الْحَلَالُ يُقَرِّبُ قَلْبَكَ مِنَ الْمَوْلٰى هٰذِهِ الْاَطْعِمَةُ لَا تُعْرَفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَتُهٗ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِي الْقَلْبِ لَا فِي الدَّفَاتِرِ مِنْهُ تَكُوْنُ لَا مِنْ خَلْقِهٖ

اے غلام! حرام کا کھانا تیرے قلب کو مردہ کر دے گا اور حلال کا کھانا اس کو زندہ بنا دے گا۔ ایک لقمہ ایسا ہے جو تیرے قلب کو منور کرتا ہے۔ ایک لقمہ وہ ہے جو قلب کو تاریک کر دیتا ہے، ایک لقمہ وہ ہے جو دنیا کے ساتھ مشغول کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو تم کو آخرت کے ساتھ مشغول کر دیتا ہے اور ایک لقمہ وہ جو تجھ کو خالق کا راغب بناتا ہے۔ حرام کھانا تجھے دنیا کے ساتھ مشغول کرتا ہے اور تیری طرف گناہوں کو محبوب کر دیتا ہے۔ اور مباح کھانا تجھے آخرت کی طرف مشغول کرتا ہے اور تیری طرف طاعت وعبادت کو محبوب کر دیتا ہے اور حلال کھانا تیرے قلب کو مولیٰ تعالیٰ سے نزدیک کرتا ہے۔ ان غذاؤں کی شناخت بغیر معرفت الٰہی نہیں ہو سکتی ہے اور معرفت الٰہی قلب میں ہوتی ہے نہ کہ دفتروں میں وہ اللہ ہی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے، نہ کہ مخلوق الٰہی سے

إِنَّمَا تَحْصُلُ مَعْرِفَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الْعَمَلِ بِحُكْمِهٖ بَعْدَ التَّصْدِيْقِ وَالصِّدْقِ بَعْدَ التَّوْحِيْدِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةِ بِهٖ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ كَيْفَ تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَسْتَ تَعْرِفُ إِلَّا مَا تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَلْبَسُ وَتَنْكِحُ وَلَا تُبَالِيْ مِنْ أَيِّ وَجْهٍ كَانَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُبَالِ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهٗ وَمَشْرَبُهٗ لَمْ يُبَالِ اللهُ مِنْ أَيِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ النَّارِ أَدْخَلَهٗ.

(وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ) فَلَا تُبَالِ بِجَمِيْعِ الْأَشْيَاءِ وَلَا تَتَمَنَّ شَيْئًا يَشْغَلُكَ عَنْهُ شَيْءٌ لَا تُقَيِّدُكَ الْخَلْقُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُمْ بِمَا يَعْقِلُوْنَ وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ بِالْمُدَارَاةِ تَعْمَلُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ تُعْطِيْهِمْ مِّنْ عَطَاءِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَتَكَرَّمُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ مِّنْ كَرَامَتِهٖ لَكَ تَرَفُّقُ بِهِمْ تَلَطُّفٌ بِهِمْ وَتَلِيْنُ جَانِبَكَ لَهُمْ يَصِيْرُ خُلُقُكَ مِنْ أَخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلُكَ مِنْ أَمْرِهٖ. اَلشُّيُوْخُ اثْنَانِ شَيْخُ الْحُكْمِ وَشَيْخُ الْعِلْمِ شَيْخُ الْحُكْمِ يَدُلُّكَ عَلَى

معرفتِ الٰہی کا حصول اس کے حکم پر عمل کرنے کے بعد ہوتا ہے خدا کو سچا سمجھنے اور سچا ماننے کے بعد خدا تعالیٰ کو یکتا سمجھنے اور اس پر بھروسہ کرنے کے بعد اور ساری مخلوق سے جدا ہو جانے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ تو حق عزوجل کو کیسے پہچان سکتا ہے حالاں کہ بجز تو کھانے اور پینے اور صحبت کرنے کے سوا کسی اور شے کی شناخت ہی نہیں ہے تو اس میں حلال وحرام کی پروا نہیں کرتا، یہ مزہ میں گو کسی کیطرح سے ہوں کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سُنا کہ جس نے اپنے کھانے پینے میں حلال وحرام کی پروا نہ کی اللہ تعالیٰ بھی اس کی کچھ پروا نہ کرے گا اس کو وہ دوزخ کے کس دروازہ سے دوزخ میں داخل کرے۔

آپ نے پھر بعد کلام کے فرمایا: پس تو تمام چیزوں سے بے پروا ہو جا اور کسی چیز کی پروا نہ کر اور نہ کوئی چیز تجھے رب تعالیٰ سے روکے اور نہ اس کی مخلوق تجھے پابند کرے سوا اس کے کہ تو ان سے ان کی سمجھ کے مطابق بات چیت کرے اور مدارات کے ساتھ ان پر صدقہ کرے تیرا عمل مطابق ارشادِ نبوی ہو صلی اللہ علیہ وسلم کہ آدمیوں کیساتھ مدارات کرنا صدقہ ہے تو مخلوق کو عطیاتِ الٰہی میں سے کچھ دیتا رہے اور ان پر کرامتِ الٰہی سے جو تیرے ساتھ ہے کرم کرتا رہے۔ ان کے ساتھ تیرا نرمی و لطف کا برتاؤ ہو اور ان کے سامنے تیرا پہلو جھکا رہے تیرا خلق من جملہ اخلاقِ الٰہی کے ہو جائے گا اور تیرا کام امرِ الٰہی سے ہوگا۔ مشائخ دو قسم کے ہیں۔ ایک مشائخ شریعت اور ایک مشائخ طریقت ومعرفت۔ مشائخ شرع تجھ کو مخلوق کے

بَابِ الْخَلْقِ وَشَيْخُ الْعِلْمِ يَدُلُّكَ عَلٰى
بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بَابَانِ لَا
بُدَّ لَكَ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهِمَا بَابُ الْخَلْقِ
وَبَابُ الْخَالِقِ بَابُ الدُّنْيَا وَبَابُ
الْاٰخِرَةِ اَحَدُهُمَا تَبَعٌ لِّلْاٰخَرِ بَابُ الْخَلْقِ
اَوَّلًا وَّبَابُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ثَانِيًا مَا
تَرَى الْبَابَ الْاٰخِيْرَ حَتّٰى تَجُوْزَ مِنَ
الْبَابِ الْاَوَّلِ اُخْرُجْ بِقَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا
حَتّٰى تَدْخُلَ اِلَى الْاُخْرٰى اِخْدِمْ شَيْخَ
الْحُكْمِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِكَ اِلٰى شَيْخِ الْعِلْمِ
اُخْرُجْ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَعْرِفَ الْحَقَّ
عَزَّوَجَلَّ هِيَ دَرَجَاتٌ دَرَجَةٌ بَعْدَ
دَرَجَةٍ وَهُمَا ضِدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ هٰذِهِ
الْاَشْيَاءُ اَضْدَادٌ فَلَا تَطْلُبِ الْجَمْعَ
بَيْنَهَا فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ فَرِّغْ قَلْبَكَ الَّذِيْ
هُوَ بَيْتُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدَعْ فِيْهِ
غَيْرَهُ اِذَا كَانَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ فَكَيْفَ يَدْخُلُ
الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى قَلْبِكَ وَفِيْهِ صُوَرٌ
وَّاَصْنَامٌ كُلُّ مَا سِوَاهُ صَنَمٌ فَكَسِّرِ
الْاَصْنَامَ وَطَهِّرْ هٰذَا الْبَيْتَ وَقَدْ
رَاَيْتَ حُضُوْرَ صَاحِبِهٖ فِيْهِ تَرٰى مِنَ
الْعَجَائِبِ مَالَمْ تَكُنْ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا يُرْضِيْكَ عَنَّا وَاٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

دروازے سے پرے جائے گا اور شیخ طریقت قرب الٰہی کے دروازہ پر۔ دو دروازہ ہیں جن میں تجھے داخل ہونا ضروری ہے ایک خلق کا دروازہ اور ایک خالق کا دروازہ ایک دنیا کا دروازہ اور ایک آخرت کا دروازہ، ایک دوسرے کے تابع ہے۔ اول خلق کا دروازہ ہے اور دوبارہ حق عزوجل کا دروازہ جب تک تو پہلے دروازہ سے نہ گزرے گا دوسرے دروازہ کو نہ دیکھ سکے گا۔ اپنے دل کے ساتھ تو دنیا سے باہر آتا کہ تو آخرت کی طرف داخل ہو۔ شیخ شریعت کا خدمت گزار بن تاکہ وہ تجھ کو شیخ طریقت کی طرف پہنچا دے تو مخلوق سے علیحدہ ہو تاکہ تو حق عزوجل کو پہچانے یہ درجہ میں ایک درجہ کے بعد دوسرا درجہ اور وہ دونوں آپس میں ضد و مخالف ہیں کہ باہم جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ چیزیں ضدین و مخالف ہیں پس تو ان کے جمع کرنے کا طالب نہ بن تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا تو اپنے قلب کو جو کہ خدا کا گھر ہے غیر اللہ سے خالی کرے اس میں ماسوی اللہ کو جگہ نہ دے جب کہ فرشتے ایسے گھر میں جس میں کہ تصویر ہو داخل نہیں ہوتے پس تیرے قلب میں جب کہ اس میں تصویر اور بت بکثرت ہیں، حق عزوجل کیسے داخل ہوگا ہر ماسوی اللہ بت ہے پس تو ان بتوں کو توڑ اور اس گھر کو پاک و ستھرا کرلے اس وقت تو گھر والے کو گھر میں دیکھے گا اور وہ وہ عجائبات تجھے نظر آئیں گے جو پہلے کبھی تو نے دیکھے بھی نہ ہوں گے۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے اور دارین کی نیکیاں نصیب کر اور

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ آمین۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ — پنتالیسویں مجلس

اس بیان میں کہ غیر اللہ پر وثوق کرنے والا ملعون ہے

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃً فِی الْمَدْرَسَۃِ سَادِسَ عِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ رَجَبَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ

۲۶ رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَّنْ کَانَتْ ثِقَتُہٗ بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِہٖ مَا اَکْثَرَ الَّذِیْنَ دَخَلُوْا فِیْ ھٰذِہِ اللَّعْنَۃِ مِنْ خَلْقٍ کَثِیْرٍ وَّاحِدٌ یَّثِقُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ وَّثِقَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی وَمَنْ وَّثِقَ بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِہٖ فَھُوَ کَالْقَابِضِ عَلَی الْمَآءِ یَفْتَحُ یَدَہٗ لَا یَرٰی فِیْھَا شَیْئًا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے بیشک وہ ملعون وراندۂ درگاہ الٰہی ہے جس کا بھروسا اپنے جیسی مخلوق پر ہو کتنی کثرت سے وہ لوگ ہیں جو اس لعنت میں شامل ہیں، اکثر مخلوق میں سے ایک ہی ہے جس نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا۔ بلاشک اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا اور جس نے اپنے جیسے مخلوق پر بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پانی مٹھی میں بند کرے اور ہاتھ کھولنے پر کچھ نہ پائے

وَیْحَكَ الْخَلْقُ یَقْضُوْنَ حَوَائِجَكَ یَوْمًا اَوِ اثْنَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃً اَوْ شَھْرًا اَوْ سَنَۃً اَوْ سَنَتَیْنِ وَفِی الْاٰخِیْرِ یَتَضَجَّرُوْنَ مِنْكَ عَلَیْكَ بِصُحْبَۃِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْزَالِ حَوَائِجِكَ بِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَتَضَجَّرُ مِنْكَ وَلَا یَسْاَمُ مِنْ حَوَائِجِكَ دُنْیَا وَاٰخِرَۃً اَلْمُوَحِّدُ عِنْدَ قُوَّۃِ تَوْحِیْدِہٖ لَا یَبْقٰی لَہٗ اَبٌ وَّلَا اُمٌّ وَّلَا اَھْلٌ وَّ لَا

تیرے اوپر افسوس ہے، مخلوق تیری حاجتوں کو ایک دن، دو دن، تین دن اور ایک مہینہ، سال، دو سال پورا کر دیں گے آخر میں تجھ سے تنگ آکر منہ گردانی کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کی صحبت اور اسی پر اپنی حاجتوں کا پیش کرنا لازم پکڑ کیونکہ یقیناً وہ تجھ سے نہ تنگ آئے گا اور نہ دنیا و آخرت میں تیری حاجت روائی سے گھبرائے گا۔ موحد کے لیے اس کی توحید کی قوت کی وجہ سے نہ ماں باپ باقی رہتے ہیں اور نہ

صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ لَا مَالٌ وَلَا جَاهٌ وَلَا سُكُونٌ إِلَى شَيْءٍ فِي الْجُمْلَةِ لَا يَبْقَى لَهُ سِوَى التَّعَلُّقِ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَنِهِ يَا وَاثِقًا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ اللَّذَيْنِ فِي يَدِكَ عَنْ قَرِيبٍ يَذْهَبَانِ مِنْ يَدِكَ عُقُوبَةً لَكَ كَمَا بَغَيْتَهُمَا قَدْ كَانَا فِي يَدِ غَيْرِكَ فَسُلِبَا مِنْهُ وَسُلِّمَا إِلَيْكَ لِتَسْتَعِينَ بِهِمَا عَلَى طَاعَةِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلْتَهُمَا صَنَمَكَ يَا جَاهِلُ تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِوَجْهِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْمَلْ بِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّبُكَ الْعِلْمُ حَيَاةٌ وَالْجَهْلُ مَوْتٌ اَلصِّدِّيقُ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ الْمُشْتَرَكِ أُدْخِلَ فِي الْعِلْمِ الْخَاصِّ عِلْمِ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ فَإِذَا تَمَكَّنَ فِي هٰذَا الْعِلْمِ صَارَ سُلْطَانَ دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ وَيَنْهَى وَيُعْطِي وَيَمْنَعُ بِإِذْنِ مُسَلِّطِهِ يَصِيرُ سُلْطَانًا فِي الْخَلْقِ يَأْمُرُ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْهَى عَنْ نَهْيِهِ يَأْخُذُ مِنْهُمْ بِأَمْرِهِ وَيُعْطِيهِمْ بِأَمْرِهِ فَيَكُونُ مَعَهُمْ بِالْحُكْمِ وَمَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ الْحُكْمُ بَوَّابٌ عَلَى الْبَابِ وَالْعِلْمُ دَاخِلُ الدَّارِ الْحُكْمُ عَامٌّ وَالْعِلْمُ خَاصٌّ الْعَارِفُ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ سُلِّمَ إِلَيْهِ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ

دوست اور نہ دشمن اور نہ مال اور نہ مرتبہ اور نہ فی الجملہ کسی شے کی طرف سکون و قرار اس کا تعلق ز سوا اللہ کے دروازہ اور احسانات کے ہر کسی شے سے چلے جائیں گے۔ اے اپنے مقبوضہ درہم و دینار پر بھروسہ کرنے والے عنقریب وہ دونوں سزا دینے کے لیے تیرے ہاتھ سے چلے جائیں گے جیسے کہ تو نے ان کو طلب کیا تھا وہ درہم و دینار تیرے غیر کے قبضہ میں تھے ان سے چھین کر تیرے قبضہ میں اس لیے دیے گئے تھے تاکہ تو ان دونوں سے اطاعتِ الٰہی پر مدد لیتا۔ پس تو نے ان دونوں کو اپنا بت بنا لیا۔

اے جاہل! اللہ واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر وہ تجھے ادب دان بنا دے گا علم حیوٰۃ ہے اور جہالت موت، صدیق جب کہ علم مشترک کے سیکھنے سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کو علم خاص میں جو کہ علم قلوب و علم باطن ہے داخل کر دیا جاتا ہے پس جب تو اس علم میں مہارت حاصل کر لیتا ہے تو وہ دینِ الٰہی کا بادشاہ ہو جاتا ہے اور اپنے بادشاہ بنانے والے کی اجازت سے حکم کرتا باز رکھتا ہے۔ منع کرتا ہے اور دیتا ہے وہ مخلوق کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کے حکم سے حکم دیتا ہے اور اس کے منع فرما دینے سے منع کرتا ہے مخلوق سے بامر الٰہی لین دین کرتا ہے پس حکم کے اعتبار سے وہ مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے اور علم کے اعتبار سے حق عز و جل کے ساتھ حکم دربار الٰہی کے دروازہ کا دربان ہے اور علم گھر کا داخل و اندرون۔ حکم تمام ہے اور علم خاص۔ عارف دروازہ خداوندی پر اس حالت میں کھڑا رہتا ہے کہ اس کی طرف علم

وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى اُمُوْرٍ لَمْ يَطَّلِعْ غَيْرُهٗ
عَلَيْهَا يُؤْمَرُ بِالْعَطَاءِ فَيُعْطِيْ وَيُؤْمَرُ
بِالْاِمْسَاكِ فَيُمْسِكُ يُؤْمَرُ بِالْاَكْلِ
فَيَاْكُلُ يُؤْمَرُ بِالْجُوْعِ فَيَجُوْعُ يُؤْمَرُ
بِالْاِقْبَالِ عَلٰى شَخْصٍ وَّبِالْاِعْرَاضِ
عَنْ اٰخَرَ يُؤْمَرُ بِالْاَخْذِ مِنْ شَخْصٍ
وَّبِالرَّدِّ اِلٰى اٰخَرَ الْمَنْصُوْرُ مَنْ نَّصَرَهٗ
وَالْمَخْذُوْلُ مَنْ خَذَلَهٗ الْقَوْمُ يَاْتُوْنَ
اِلَيْكُمْ وَلِمَنْفَعَتِكُمْ لَا لِحَوَائِجِهِمْ لَا
حَاجَةَ لَهُمْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ فِيْ
حِبَالِ الْخَلْقِ يَفْتِلُوْنَ وَلِبُنْيَانِهِمْ
يَشُدُّوْنَ وَعَلَيْهِمْ يُشْفِقُوْنَ هُمْ
جَهَابِذَةُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَيْشٍ يَاْخُذُوْنَ مِنْكُمْ لَكُمْ
لَا لَهُمْ شُغْلُهُمُ النُّصْحُ لِلْخَلْقِ وَالدَّوَامُ
عَلَيْهِ لِاَنَّ مَا كَانَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
فَهُوَ يَدُوْمُ وَيَثْبُتُ وَمَا كَانَ مِنْ
غَيْرِهٖ فَلَا اِخْدِمِ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ
الْاَثْقَالَ وَاصْبِرْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا صَبَرْتَ عَلٰى خِدْمَةِ
الْعِلْمِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّخْدِمَكَ كَمَا اَنَّكَ صَبَرْتَ عَلٰى خِدْمَتِهٖ كَمَا
صَبَرْتَ عَلٰى خِدْمَتِهٖ اِذَا صَبَرْتَ عَلٰى خِدْمَةِ الْعِلْمِ اُعْطِيْتَ
فَهْمَ الْقَلْبِ وَنُوْرَ الْبَاطِنِ يَا قَوْمِ سَلِّمُوا الْاُمُوْرَ اِلَى الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ مِنْكُمْ اِنْتَظِرُوا الْ
فَرَجَ فَاِنَّهٗ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى سَاعَةٍ فَرَجًا
اِخْدِمُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَفْرِحُوْا

معرفت سپرد کر دیا ہے اور ایسے حالات پر خبردار کر دیا گیا ہے کہ دوسرے اس سے واقف نہیں۔ عطا فرمانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس لوگوں کو عطا کرتا ہے اور جب روک لینے کا حکم دیا جاتا ہے پس روک لیتا ہے کھانے کے حکم ملنے پر کھا لیتا ہے۔ بھوکے رہنے کے حکم پر بھوکا رہتا ہے۔ کسی شخص پر متوجہ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے اور کسی سے اعراض کا کسی سے نذرانہ لینے کا حکم دیا جاتا ہے اور کسی پر خرچ کر دینے کا جو اس کی مدد کرتا ہے وہ منصور ہوتا ہے اور جو اس کو حقیر سمجھتا ہے وہ رسوا ہوتا ہے اولیاء اللہ تمہاری طرف محض تمہارے واسطے اور تمہارے نفع کے لیے آتے ہیں، نہ ان کی حاجتوں کے واسطے ان کی مخلوق میں سے کسی کی طرف کوئی حاجت ہی نہیں وہ مخلوق کی رسیوں میں بل دیتے ہیں ان کی عمارتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور ان پر شفقت و مہربانی کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں خدائی سردار ہیں وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے ہی لیے لیتے ہیں نہ کہ اپنے لیے۔ مخلوق کی خیر خواہی اور اس پر ہمیشگی ان کا شغلہ ہے کیوں کہ جو چیز خدا کی طرف سے ہوتی ہے پس وہ دائم و قائم رہتی ہے اور جو چیز غیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے پس اس کیلیے دوام نہیں ہوتا تو علم اور علماء عاملین کی خدمت کر اور اس پر صبر کر جب تو خدمت علم پر اور اس پر صبر کریگا ضروری ہے کہ علم زاں بعد تیری خدمت کریگا اور وہ تیری خدمت پر ویسا ہی صابر ہوگا جیسا کہ تو اس کی خدمت پر صابر رہا جب تو خدمت علم پر صبر کریگا تو تجھ کو فہم قلبی اور نور باطن عطا فرما دیا جائیگا۔ اے قوم تم اپنے تمام امور حق عزوجل کے سپرد کر دو پس وہ تمہارے ساتھ تم سے بہت علم والا ہے تم اس کی کشائش کا انتظار کرو ایک پل سے دوسرے پل تک بہتری کشائش ہے تم حق عزوجل

بَابَهٗ وَاَغْلِقُوْا اَبْوَابَ الْخَلْقِ فَاِنَّهٗ يُرِيْكُمْ عَجَائِبَ مَا لَيْسَ فِیْ حِسَابِكُمْ۔ وَيْحَكَ اِنْ اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَنْفَعَكَ عَلٰى اَيْدِی الْخَلْقِ نَفَعَكَ وَ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَضُرَّكَ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ كَانَ ذٰلِكَ هُوَ الْمُسَخِّرُ وَالْمُلَيِّنُ وَالْمُقَسِّیْ لِقُلُوْبِهِمْ هُوَ الْمُحْیِیْ وَالْمُمِيْتُ هُوَ الْمُعْطِیْ وَالْمَانِعُ هُوَ الْمُعِزُّ وَالْمُذِلُّ هُوَ الْمُمْرِضُ وَالْمُعَافِیْ هُوَ الْمُشْبِعُ وَالْمُجَوِّعُ هُوَ الْمُكْسِیْ وَالْمُعَرِّیْ هُوَ الْمُحْسِنُ وَالْمُوْحِشُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ كُلُّ ذٰلِكَ هُوَ لَا غَيْرُهٗ اِعْتَقِدْ هٰذَا بِقَلْبِكَ وَ اَحْسِنْ مُعَاشَرَةَ الْخَلْقِ بِظَاهِرِكَ وَهٰذَا شُغْلُ الصَّالِحِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ وَيُدَارُوْنَ الْخَلْقَ يُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا يَعْقِلُوْنَ بِقُلُوْبِهِمْ بِخُلُقٍ حَسَنٍ بِخُلُقِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَاْمُرُوْنَهُمْ بِمَا فِيْهِمَا فَاِنْ قَبِلُوْا شَكَرُوْا وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَ اِنْ خَرَجُوْا مِنْهُمَا فَلَا يَبْقٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ صَدَاقَةٌ وَلَا مُحَابَاةٌ يَتَوَاقَحُوْنَ عَلَى الْخَلْقِ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَهْيِهٖ اِجْعَلْ قَلْبَكَ مَسْجِدًا لَا تَدَعْ مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَنَّ

کی خدمت کرو اور اس کا دروازہ کھلواؤ اور مخلوق کے دروازوں کو بند کرو بہ تحقیق خدائے تعالیٰ تم کو ایسے ایسے عجائبات دکھائے گا جو کہ تمہارے شمار میں بھی نہ آسکیں گے۔ تجھ پر افسوس! اگر اللہ عزوجل تجھ کو مخلوق کے ہاتھوں سے نفع دینا چاہے گا تو نفع پہنچا دیگا اور اگر وہ ان کے ہاتھوں سے تجھے نقصان پہنچانا چاہے گا تو ویسا ہی ہوگا وہی مسخر کرنے والا وہی نرم دل اور سخت دل کرنیوالا ہے وہی زندہ کرنے والا ہے اور مارنیوالا ہے وہی دینے والا اور نہ دینے والا ہے وہی عزت و ذلت دینے والا ہے، وہی بیمار بنانے والا ہے اور عافیت دینے والا ہے، وہی پیٹ بھرنے والا اور بھوکا رکھنے والا ہے، وہی کپڑا پہنانے والا اور ننگا پھرانے والا ہے اور وہی وحشت میں ڈالنے والا ہے۔ وہی اوّل و آخر اور ظاہر و باطن ہے سب کچھ وہی ہے نہ کہ کوئی دوسرا اس بات کا اپنے دل سے اعتقاد رکھ اور مخلوق کے ساتھ اچھائی کیساتھ ظاہرا زندگانی بسر کر اور یہی نیکوکار متقیوں کا مشغلہ ہے وہ تمام حالتوں میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہتے ہیں اور مخلوق کے ساتھ خاطر و مدارات سے پیش آتے ہیں مطابق اخلاق قرآن وحدیث کے اخلاق حسنہ سے ان سے ایسی گفتگو کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں بیٹھ جائے اس کو سمجھ لیں ان کو مطابق قرآن وحدیث حکم دیتے ہیں پس اگر وہ اس کو قبول کر لیتے ہیں تو ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اگر تعمیل حکم نہیں کرتے ہیں تو مخلوق اور اولیاء اللہ کے درمیان میں مطلقاً دوستی اور محبت نہیں رہتی وہ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے معاملہ میں مخلوق کا لحاظ نہیں کرتے تو اپنے قلب کو مسجد بنالے اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکار، نہ اس میں غیر اللہ کو جگہ دے پس

الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۔ فَاِذَا تَرَقَّتْ دَرَجَةُ هٰذَا الْعَبْدِ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَى الْاِيْمَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْاِيْقَانِ مِنَ الْاِيْقَانِ اِلَى الْمَعْرِفَةِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ اِلَى الْعِلْمِ مِنَ الْعِلْمِ اِلَى الْمَحَبَّةِ مِنَ الْمَحَبَّةِ اِلَى الْمَحْبُوْبِيَّةِ مِنْ طَلَبِهٖ اِلٰى مَطْلُوْبِيَّتِهٖ فَحِيْنَئِذٍ اِذَا غَفَلَ لَمْ يُتْرَكْ وَاِذَا نَسِيَ ذُكِّرَ وَاِذَا نَامَ اُنْبِهَ وَاِذَا غَفَلَ اُوْقِظَ وَاِذَا وَلّٰى اُقْبِلَ وَاِذَا سَكَتَ نُطِّقَ فَلَا يَزَالُ يَقِظًا مُسْتَيْقِظًا صَافِيًا لِاَنَّهٗ قَدْ صَفَتْ اٰنِيَةُ قَلْبِهٖ يُرٰى مِنْ ظَاهِرِهَا بَاطِنُهَا وَرِثَ الْيَقْظَةَ مِنْ نَبِيِّهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَانَ يَرٰى مِنْ وَّرَائِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ كُلُّ اَحَدٍ يَقْظَتُهٗ عَلٰى قَدْرِ حَالِهٖ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ اَحَدٌ اِلٰى يَقْظَتِهٖ وَلَا يَقْدِرُ اَنْ يُشَارِكَهٗ اَحَدٌ فِيْ خَصَائِصِهٖ غَيْرَ اَنَّ الْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَاءَ مِنْ اُمَّتِهٖ يَرِدُوْنَ عَلٰى بَقَايَا طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ يُعْطَوْنَ قَطْرَةً مِنْ بِحَارِهٖ وَذَرَّةً مِنْ جِبَالِ كَرَامَاتِهٖ لِاَنَّهُمْ وَرَثَتُهٗ الْمُتَمَسِّكُوْنَ بِدِيْنِهٖ النَّاصِرُوْنَ لَهُ الدَّالُّوْنَ عَلَيْهِ النَّاشِرُوْنَ لِعِلْمِ دِيْنِهٖ وَشَرْعِهٖ عَلَيْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَتَحِيَّاتُهٗ وَعَلَى الْوَارِثِيْنَ لَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جب اس بندے کا درجہ اسلام سے ایمان کی طرف ایمان سے ایقان سے معرفت کی طرف، علم سے محبت کی طرف محبت سے محبوبیت کی طرف، طالبیت سے مطلوبیت کی طرف ترقی کرتا ہے تو اس وقت جب غافل ہوتا تو غفلت پر چھوڑ نہیں دیا جاتا ہے اور جب بھول واقع ہوتی ہے یاد دلا دیا جاتا ہے اور جب سو جاتا ہے بیدار کر دیا جاتا ہے اور غفلت سے بیدار کر دیا جاتا ہے اور جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے متوجہ کر لیا جاتا ہے اور جب سکوت کر لیتا ہے تو بلوا دیا جاتا ہے پس وہ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے۔ کیوں کہ اس کے قلب کا آئینہ ایسا صاف ہو گیا کہ اس کا اندرونی حصہ باہر سے دکھایا جاتا ہے وہ بیداری و ہوشیاری کا نبی علیہ السلام سے وارث ہو گیا ہے آپ کی آنکھیں سویا کرتی تھیں اور آپ کا قلب بیدار رہتا تھا اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ ہر ایک کی یہ بیداری اس کی حالت کے مطابق ہوتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کو آپ کے خصوصیات میں شرکت کی قدرت ہے ہاں اتنی بات ہے کہ ابدال و اولیاء امت محمدیہ آپ ہی کے بچے ہوئے کھانے اور پینے کے گھاٹ پر آتے ہیں ان کو ایک قطرہ حضور کے مراتب کے سمندروں سے ایک ذرہ آپ کے کرامت و بزرگی کے پہاڑوں سے عطا فرما دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث اور آپ کے دین کو مضبوطی سے پکڑنے والے اور اس کے مددگار اور آپ کی طرف پہنچنے کا راستہ بتانے والے دین اور حضور کے علم شریعت کو پھیلانے والے ہیں ان پر اللہ کی سلامتی اور ان کے وارثوں پر قیامت تک نازل ہوتی رہے

اَلْمُؤْمِنُ لَمَحَ الدُّنْيَا فَاَرَادَهَا وَطَلَبَهَا
وَامْتَلَاَ قَلْبُهٗ بِهَا فَاَرَادَتْ تَمْلِيْكَهٗ
فَطَلَّقَهَا ثُمَّ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى وَجَدَهَا
فَامْتَلَاَ قَلْبُهٗ بِهَا فَخَافَ مِنْ تَقْيِيْدِهَا
وَحَبْسِهَا لَهٗ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَطَلَّقَهَا
وَاَقْعَدَهَا اِلٰى جَنْبِ الدُّنْيَا وَاَدّٰى فَرْضَهَا
وَلَحِقَ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَخَيَّمَ
عِنْدَهٗ وَتَوَسَّدَ بِعَتَبَتِهٖ اِتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ
الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الزَّاهِدِ فِي النَّجْمِ
ثُمَّ فِي الْقَمَرِ ثُمَّ فِي الشَّمْسِ ثُمَّ قَالَ لَا
اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَمَّا دَامَ تَوَسُّدُهٗ بِالْعَتَبَةِ
وَعَرَفَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ صِدْقَهٗ فِي
الطَّلَبِ فَتَحَ الْبَابَ وَاَذِنَ لِقَلْبِهٖ فِي
الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ فَاسْتَخْبَرَهٗ عَنْ حَالِهٖ
وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ مَعَ الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى
وَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَصَّهٗ فَقَرَّبَهٗ
وَاٰنَسَهٗ وَحَدَّثَهٗ وَخَلَعَ عَلَيْهِ خِلْعَةَ
رِضَاهُ وَاَمْلَاهُ مِنْ حِكَمِهٖ وَعِلْمِهٖ
وَدَعٰى لِمُطَلَّقَتَيْهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَجَدَّدَ لَهُ الْعَقْدَ عَلَيْهِمَا وَكَتَبَ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَهُمَا قَضِيَّةً وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا تَرْكَ
الْاَذِيَّةِ وَجَعَلَهُمَا خَادِمَتَيْنِ لَهٗ
يُوْفِيَانِهٖ اَقْسَامَهٗ مِنْهُمَا وَاَلْقٰى

آئین! مسلمان نے دنیا پر نظر ڈالی پس اس کو چاہا اور طلب کیا اور اپنے قلب کو اس سے بھر لیا پس دنیا نے اس پر ملکیت کا ارادہ کیا اب پر اس مسلمان بندہ خدا نے دنیا کو طلاق دے دی بعدۂ آخرت کو طلب کیا یہاں تک کہ اس کو بھی پالیا اور اپنے دل کو بھی اس سے بھر لیا۔ تب اس کو ڈر ہوا کہ کہیں آخرت اس کو مقید نہ کر لے اور رب عزوجل سے نہ روک لے پس آخرت کو بھی طلاق دے دی اور اس کو دنیا کے پہلو پر بٹھا دیا اور آخرت کا فرض ادا کر دیا اور خدائی دروازہ پر پہنچ کر وہاں خیمہ گاڑ دیا اور اس آستانہ کو تکیہ بنایا۔ ملت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی پیروی جو کہ تارے پھر چاند پھر آفتاب سے بے توجہی کرنیوالے ہوئے پھر فرما دیا میں ڈوب جانیوالوں سے محبت نہیں کرتا میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کر دیا جو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور میں مذہب حق کا پیرو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں پس جب آستانہ الٰہی پر اس کا تکیہ لگانا بدیر تک رہا اور حق عزوجل نے اس کی سچی طلب کو ظاہر طور سے جان لیا تو اس پر دروازہ قرب کھول دیا اور اس کے قلب کو حضوری کی اجازت دے دی اور اس کے حالات و واقعات جو دنیا و آخرت کے ساتھ گزرے تھے دریافت فرمائے حالانکہ وہ اس سے زیادہ خبر والا ہے پس اس نے اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا پس اس کو حق تعالیٰ نے اس کو اپنے سے قرب کر لیا اور موانست فرمائی۔ ہم کلامی سے شرف دیا اور اپنی رضامندی کا خلعت مرحمت فرمایا اور اس کو اپنی حکمت و علم سے مالا مال کر دیا

اور اس کے دونوں طلاق دی ہوئی دنیا و آخرت کو بلا کر ان دونوں سے اس کا از سر نو عقد کر دیا اور اس کے اور ان دونوں کے درمیان میں شرائط نامہ لکھ دیا اور ایذا رسانی سے باز رہنے کی شرط

عَلَيْهِمَا مَحَبَّتَهُ وَانْقَلَبَ الْأَمْرُ فِي حَقِّهِ صَارَ مُقَامُ قَلْبِهِ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَنَحَّى مَا سِوَاهُ عَنْهُ صَارَ عَبْدًا حُرًّا عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ مُطْلَقًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ وَهُوَ يَمْلِكُ الْأَشْيَاءَ صَارَ مَلِكًا لَا يَمْلِكُهُ سِوَى الْمَلِكِ الْبَابُ مُشْرَعٌ فِي وَجْهِهِ بِإِذْنٍ مُطْلَقٍ لَا بَوَّابَ وَلَا حَاجِبَ۔

کی اور ان دونوں کو اس کا خادم بنا دیا تاکہ وہ اس کے حقے پورے طور سے اس کو ادا کرتی رہیں اور دونوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی اور اس کا معاملہ پلٹ گیا اس کے قلب کا قیام رب عزوجل کے حضور میں قرار پایا اور ماسوی اللہ اس سے سب علیحدہ ہوگئے آزاد بندہ ہوگیا صرف اللہ کا غلام رہا اور ماسوی اللہ سے آزاد زمین و آسمان میں بے قید اس کی کوئی شے مالک نہیں اور وہ تمام اشیاء کا مالک بن گیا بادشاہ ہوگیا سوا خدا کے اس کا کوئی مالک نہ رہا قرب الٰہی کا دروازہ اجازت عامہ کیساتھ اس کے لیے مفتوح ہے نہ کوئی دربان ہے اور نہ روک ٹوک کرنے والا۔

يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ فَإِنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ تَخْدِمُهُمْ أَيَّ وَقْتٍ شَاؤُا أَخَذُوا مِنْهَا بِإِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطُونَكُمْ صُورَةً مِنَ الدُّنْيَا مَعْنًى فِي الْآخِرَةِ۔

اے غلام! تو اولیاء اللہ کا خادم بن جا کیوں کہ دنیا و آخرت دونوں ان کی خدمت گزار ہیں جس وقت جو کچھ ان دونوں سے کچھ چاہتے ہیں باذن اللہ سے لیتے ہیں وہ تم کو ظاہراً دنیا دیں گے اور باطناً آخرت۔

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةً۔

اے اللہ! ہمارے اور ان کے درمیان میں دنیا و آخرت دونوں میں معرفت کرا دے۔ آمین۔



اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْن

چھیالیسویں مجلس

دنیا کے چھوڑ دینے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃَ الْاَحَدِ ثَامِنَ عِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ رَجَبَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ خَمْسِمِائَۃٍ اَلدُّنْیَا سُوْقٌ عَنْ قَرِیْبٍ یَنْغَلِقُ اَغْلِقُوْا اَبْوَابَ رُؤْیَۃِ فَضْلِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ بَابُ رُؤْیَۃِ فَضْلِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اَغْلِقُوْا اَبْوَابَ الْاِکْتِسَابِ وَالْاَسْبَابِ فِیْ حَالِ صَفَاءِ الْقُلُوْبِ وَقُرْبِ السِّرِّ فِیْمَا یَخُصُّکُمْ لَا فِیْمَا یَعُمُّ غَیْرَکُمْ مِّنَ الْاَھْلِ وَالْاِتِّبَاعِ فَلْیَکُنِ الْکَسْبُ لِغَیْرِکُمْ وَالنَّفْعُ لِغَیْرِکُمْ وَالتَّحْصِیْلُ لِغَیْرِکُمْ وَاطْلُبُوْا مَا یَخُصُّکُمْ مِّنْ طَبَقِ فَضْلِہٖ وَاَقْعِدُوْا نُفُوْسَکُمْ مَعَ الدُّنْیَا وَقُلُوْبَکُمْ مَعَ الْاُخْرٰی وَاَسْرَارَکُمْ مَعَ الْمَوْلٰی اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ اَبْدَالِ الْاَنْبِیَاءِ فَاقْبَلُوْا مِنْھُمْ مَا یَاْمُرُوْنَکُمْ بِہٖ فَاِنَّھُمْ یَاْمُرُوْنَکُمْ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِہٖ وَیَنْھَوْنَ بِنَھْیِھِمَا فَیَنْطِقُوْنَ یُعْطُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ لَا یَتَحَرَّکُوْنَ حَرَکَۃً بِطِبَاعِھِمْ وَنُفُوْسِھِمْ لَا یُشَارِکُوْنَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِیْ دِیْنِہٖ بِاَھْوِیَتِھِمْ اِتَّبَعُوْا

اتوار کے دن ۲۸ رجب ۵۴۵ھ کی صبح کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا تم مخلوق کے فضل پر نظر ڈالنے کے دروازوں کو بند کرو اور فضل الٰہی پر نظر ڈالنے کے دروازے کو کھول لو تم صفائی قلب اور مقرب سیر کی حالت میں اپنے مخصوص امور میں کسب اور اسباب کے دروازہ بند کر لو نہ کہ ان امور میں جو کہ تمہارے اہل و عیال متعلقین کے ساتھ عام ہیں پس تمہاری کمائی اور نفع اور تحصیل معاش دوسروں کے لیے ہو۔ اور تم مخصوص اپنے لیے فضل الٰہی کے طبق سے طالب ہو اور اپنے نفسوں کو دنیا کے ساتھ بٹھا دو اور اپنے قلبوں کو آخرت کے ساتھ اور اپنے باطن کو مولےٰ عزوجل کے ساتھ اور کہتے رہو کہ اے مولےٰ تو ہمارے ارادوں کو جانتا ہے۔

اور اپنے ابدال انبیاء یعنی اولیاء اللہ کے بارہ میں فرمایا کہ وہ جو کچھ تمہیں حکم دیں اسے ان سے قبول کر لیں کیونکہ وہ تم کو اللہ و رسول کے امر و نہی کے مطابق کرنے نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب انہیں بلوایا جاتا ہے پس وہ بولتے ہیں دیئے جاتے ہیں پس اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ ان کی حرکت اپنی طبیعتوں اور نفسوں کے مطابق نہیں ہوتی ہے وہ دین میں اپنی خواہشوں کی وجہ سے کسی کو خدا کا شریک نہیں بناتے ہیں انہوں نے تمام اقوال

الرَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ سَمِعُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اِتَّبَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَهُمْ اِلَى الْمُرْسِلِ قَرَّبُوْا مِنْهُ فَقَرَّبَهُمْ اِلَى الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَ لَهُمُ الْاَلْقَابَ وَالْخِلَعَ وَالْاِمَارَةَ عَلَى الْخَلْقِ۔

يَا مُنَافِقُوْنَ حَسِبْتُمْ اَنَّ الدِّيْنَ مُسَمًّى وَّاَنَّ الْاَمْرَ سُدًى لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لِشَيَاطِيْنِكُمْ وَلَا لِقُرَنَاءِكُمُ السُّوْءِ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَخَلِّصْهُمْ مِّنْ ذُلِّ النِّفَاقِ وَقَيْدِ الشِّرْكِ اُعْبُدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعِيْنُوْا عَلٰى عِبَادَتِهٖ بِكَسْبِ الْحَلَالِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَبْدًا مُّؤْمِنًا مُّطِيْعًا اٰكِلًا مِّنْ حَلَالِهٖ يُحِبُّ مَنْ يَّاْكُلُ وَيَعْمَلُ وَيَبْغُضُ مَنْ يَّاْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ يُحِبُّ مَنْ يَّاْكُلُ بِكَسْبِهٖ وَيَبْغُضُ مَنْ يَّاْكُلُ بِنِفَاقِهٖ وَتَوَكُّلِهٖ عَلَى الْخَلْقِ يُحِبُّ الْمُوَحِّدَ لَهٗ وَيَبْغُضُ الْمُشْرِكَ بِهٖ يُحِبُّ الْمُسَلِّمَ اِلَيْهِ وَيَبْغُضُ الْمُنَازِعَ لَهٗ مِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ الْمُوَافَقَةُ وَمِنْ شَرْطِ الْعَدَاوَةِ الْمُخَالَفَةُ سَلِّمُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَارْضَوْا بِتَدْبِيْرِهٖ فِي الدُّنْيَا وَ

افعال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کر لیا ہے انہوں نے اللہ عزوجل کا قول ما اتاکم الرسول الایۃ جو کچھ تم کو رسول دیں پس اس کو لے لو اور جس سے منع کریں پس اس سے باز رہو سن لیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی یہاں تک کہ حضور نے ان کو اپنے بھیجنے والے کی طرف پہنچا دیا وہ حضور سے قریب ہوئے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل سے ان کو قریب کر دیا ان کو دربار الٰہی سے لقب اور خلعت اور مخلوق پر حکومت دلوا دی۔

اسے منافقو! تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ دین قصہ کہانی ہے اور تحقیق امر دینی بیکار ہے اور مہمل تمھیں اور تمہارے شیطانوں اور تمہارے برے ہم نشینوں کی کوئی عزت نہیں اے اللہ مجھ پر اور ان پر توبہ ڈال دے اور ان کو نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے خلاصی دیدے۔ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔ حلال کمائی سے اس کی عبادت پر مدد چاہو۔ بہ تحقیق اللہ عزوجل مسلمان تابعدار حلال کمائی کھانے والے بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو کھائے اور کام کرے اور اس کا دشمن ہے جو کر کھائے اور کام نہ کرے وہ اس کو دوست رکھتا ہے جو کہ کما کر کھائے اور اس سے دشمنی رکھتا ہے جو کہ نفاق سے اور مخلوق پر توکل کر کے کھاتا ہے۔ وہ موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک کو دشمن۔ وہ تسلیم و رضا والے کو دوست رکھتا ہے۔ اور جھگڑنے والے کو دشمن۔ دوستی کی شرط سے موافقت کرتا ہے۔ اور دشمنی کی شرط سے مخالفت کرتا۔ تم اپنے کو رب عزوجل کی طرف سپرد کر دو۔ اور دنیا و آخرت میں اس کی تدبیر پر!

الْآخِرَةِ مِنْ أَيَّامٍ ابْتُلِيتُ بِبَلِيَّةٍ فَسَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَشْفَهَا فَزَادَنِي بَلِيَّةً أُخْرَى فَوْقَهَا فَتَحَيَّرْتُ فِي ذٰلِكَ وَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ لِي أَلَمْ تَقُلْ لَنَا فِي حَالِ بِدَايَتِكَ أَنَّ حَالَتَكَ حَالَةُ التَّسْلِيمِ فَتَأَدَّبْتُ وَسَكَتُّ.

وَيْحَكَ تَدَّعِي مَحَبَّةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتُحِبُّ غَيْرَهُ هُوَ الصَّفَاءُ وَغَيْرُهُ الْكَدِرُ فَإِذَا كَدَّرْتَ الصَّفَاءَ بِمَحَبَّةِ غَيْرِهِ كَدَّرَ عَلَيْكَ يَفْعَلُ بِكَ كَمَا فَعَلَ بِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَيَعْقُوبَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَمَا مَالَ إِلَى وَلَدَيْهِمَا بِجُزْءٍ مِنْ قَلْبَيْهِمَا ابْتَلَاهُمَا فِيهِمَا وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ إِلَى وَلَدَيِ ابْنَتِهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَتُحِبُّهُمَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُسْقَى السَّمَّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُقْتَلُ فَخَرَجَ مِنْ قَلْبِهِ وَفَرَّغَهُ لِمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَانْقَلَبَ الْفَرَحُ بِهِمَا حُزْنًا عَلَيْهِمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ غَيُورٌ عَلَى قُلُوبِ أَنْبِيَائِهِ وَأَوْلِيَائِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا بِنِفَاقِهِ افْتَحْ يَدَاكَ فَمَا تَرَى فِيهَا شَيْئًا وَيْلَكَ زَهِدْتَ فِي الْكَسْبِ وَقَعَدْتَ

راضی ہو جاؤ۔ ایک زمانہ میں میں مبتلاء بلاء رہا پس میں نے اللہ عزوجل سے اس کے دفع فرمانے کا سوال کیا پس اس نے دوسری بلاء اس سے زیادہ مجھ پر اور بڑھا دی پس میں حیرت میں پڑ گیا اور ناگاہ ایک کہنے والے کی آواز آئی کہ کہتا ہے کہ کیا ہم نے تجھ سے حالت ابتدائی میں یہ نہ کہہ دیا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہونا چاہیے پس میں نے ادب کیا اور ساکت رہ گیا۔

تجھ پر افسوس تو دعویٰ تو محبت الٰہی کا کرتا ہے اور غیر اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ سراپا صفا ہے اور اس کا غیر سرتاسر کدورت پس جب تو صفائی کو غیر اللہ کی دوستی سے مکدر کر دے گا۔ وہ تجھ پر کدورت ڈال دے گا اور وہ تیرے ساتھ وہ معاملہ کرے گا۔ جو کہ اس نے ابراہیم خلیل اللہ اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ کیا تھا جب وہ دونوں حضرات تھوڑی سی محبت قلبی کے ساتھ اپنے صاحبزادوں کی طرف مائل ہوئے تو دونوں کا ان بچوں ہی کے ساتھ امتحان لیا۔ اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنے دونوں نواسوں امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف مائل ہوئے تو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہیں فرمایا ہاں یہ سن کر جبرئیل علیہ السلام نے کہا ان میں سے ایک کو زہر پلایا جائے گا اور دوسرے کو قتل کیا جائے گا پس وہ دونوں آپ کے قلب سے نکل گئے اور آپ نے اپنے قلب کو مولیٰ عزوجل کے لیے خالی کر لیا اور وہ خوشی ان پر غم سے متبدل ہو گئی۔ حق عزوجل اپنے انبیاء اور اولیاء اور اپنے نیک بندوں کے دلوں پر بڑی غیرت رکھنے والا ہے کہ غیر کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا ہے۔ اے نفاق سے دنیا کے طالب تو اپنا ہاتھ کھول پس اس میں تو کچھ بھی نہ پائے گا۔ تجھ پر افسوس کہ تو نے کمائی کو چھوڑ دیا۔ اور دین کے بدلے لوگوں کے

تَاْكُلُ اَمْوَالَ النَّاسِ بِدِيْنِكَ اَلْكَسْبُ صَنْعَةُ الْاَنْبِيَاءِ جَمِيْعِهِمْ مَا مِنْهُمْ اِلَّا مَنْ كَانَ لَهٗ صَنْعَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ اَخَذُوْا مِنَ الْخَلْقِ بِاِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا سَكْرَانُ بِخَمْرِ الدُّنْيَا وَبِشَهَوَاتِهَا وَهَوَاسَاتِهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَصْحُوْ فِيْ لَحْدِكَ۔

مال کمانے بیٹھ گیا۔ محنت مزدوری کرنی تمام انبیاکرام علیہم السلام کا پیشہ تھا۔ اس میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو کوئی نہ کوئی پیشہ نہ کرتا ہو اور آخر میں باذن الٰہی مخلوق سے انہوں نے کچھ لیا۔ اے دنیا کی شراب اور اس کی شہوتوں اور ہوسوں سے نشہ میں پڑ جانے والے عنقریب تجھے اپنی گور میں ہوش آئے گا سمجھ جا۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

سینتالیسویں مجلس

علم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهَلَّ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

تَعَلَّمْ ثُمَّ اعْمَلْ اَخْلِصْ وَتَجَرَّدْ عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ وَقُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ قُلْ كَمَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ اُهْجُرِ الْخَلْقَ وَابْغُضْهُمْ مَادُمْتَ تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ فَاِذَا صَحَّ تَوْحِيْدُكَ وَخَرَجَ خُبْثُ الشِّرْكِ مِنْ قَلْبِكَ عُدْ اِلَيْهِمْ وَخَالِطْهُمْ وَانْفَعْهُمْ بِمَا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ وَدُلَّهُمْ عَلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَوْتُ الْخَوَاصِّ مَوْتٌ عَنِ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مَوْتٌ عَنِ الْاِرَادَةِ وَالْاِخْتِيَارِ مَنْ صَحَّتْ لَهٗ هٰذِهِ الْمَوْتَةُ

یکم شعبان ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں منگل کے دن ارشاد فرمایا:

علم سیکھ پھر اس پر عمل کر اور اخلاص کر اور اپنے نفس اور جملہ مخلوق سے مجرد ہو جاؤ اور اللہ اللہ کہو پھر ان سب کو چھوڑ دے کہ وہ اپنے بیہودہ خیالات میں کھیلتے رہیں۔ ویسا ہی کہو جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا۔ تحقیق یہ سب سوا رب العالمین کے میرے دشمن ہیں۔ جب تک تیری نظر نقصان و نفع میں مخلوق پر پڑتی رہے تو ان کو چھوڑ دے اور ان کو دشمن سمجھ پس جب تیری توحید درست ہو جائے اور نجاست شرک کی تیرے قلب سے نکل جائے تو تو مخلوق کی طرف لوٹ آ اور ان سے میل جول کر اور جو کچھ تیرے پاس علم ہو اس سے ان کو نفع پہنچا۔ اور ان کو پروردگار عالم کے دروازہ کا راستہ بتا۔ خاص لوگوں اہل اللہ کی موت فی الجملہ تمام مخلوق سے مرجانا۔ ارادہ اختیار سے مر جانا ہے جس کو یہ موت حاصل ہوئی۔

صَحَّتْ لَهُ الْحَيَاةُ الْاَبَدِيَّةُ مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ تَصِيْرُ مَوْتَتُهُ الظَّاهِرَةُ سَكْتَةَ لَحْظَةٍ غَشْيَةَ لَحْظَةٍ غَيْبَةَ لَحْظَةٍ نَوْمَةً ثُمَّ يَقْظَةً اِنْ اَرَدْتَ هٰذِهِ الْمَوْتَةَ فَعَلَيْكَ بِتَنَاوُلِ بَنْجِ الْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ وَالنَّوْمِ عَلٰى عَتَبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَاْخُذَكَ بِيَدِ الرَّحْمَةِ وَالْمِنَّةِ فَيُحْيِيْكَ حَيَاةً اَبَدِيَّةً لِلنَّفْسِ طَعَامٌ وَلِلْقَلْبِ طَعَامٌ وَلِلسِّرِّ طَعَامٌ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّىْ فَيُطْعِمُنِىْ وَيَسْقِيْنِىْ يَعْنِىْ يُطْعِمُ سِرِّىْ مَعَانِىْ يُطْعِمُ رُوْحِىْ الرُّوْحَانِيَّةَ يُغَذِّيْنِىْ بِغِذَاءٍ يَخُصُّنِىْ فِى الْاَوَّلِ عُرِجَ بِقَالِبِهٖ وَقَلْبِهٖ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَعَ الْقَالِبَ وَصَارَ يَعْرُجُ بِقَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ وَهُوَ حَاضِرٌ بَيْنَ النَّاسِ وَهٰكَذَا وُرَّاثُهٗ عَلَى الْحَقِيْقَةِ الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ وَالتَّعْلِيْمِ لِلْخَلْقِ.

يَا قَوْمُ كُلُوْا بَقَايَا الْقَوْمِ اِشْرَبُوْا مَا قَدْ بَقِىَ فِىْ اَوَانِيْهِمْ يَا مَنْ يَدَّعِى الْعِلْمَ لَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ وَلَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ اِخْلَاصٍ لِاَنَّهٗ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ عَلَامَةُ اِخْلَاصِكَ اَنَّكَ لَا تَلْتَفِتُ اِلٰى حَمْدِ الْخَلْقِ وَلَا اِلٰى ذَمِّهِمْ وَلَا تَطْمَعُ فِيْمَا اَيْدِيْهِمْ بَلْ تُعْطِى

اس کو اپنے رب عزوجل کے ساتھ حیوۃ ابدی ہمیشہ کی زندگانی مل گئی۔ اس کی ظاہری موت صرف ایک لمحہ کا سکتہ ایک لحظہ کی غشی ایک لمحہ کی غیب و ناموجودگی ہے۔ ذراسی دیر کا سونا ہے۔ پھر ہمیشہ کی بیداری۔ اگر تو ایسی موت مرنا چاہتا ہے پس تو معرفت و قرب الٰہی کی شراب نوشی کر اور اس کے آستانہ پر پڑ جاتا سو جانا اختیار کر تاکہ وہ تجھ کو اپنی رحمت اور احسان کے ہاتھ سے پکڑ لے پس وہ تجھ کو حیوۃ ابدی کی زندگی عطا فرمادے نفس کا علیحدہ کھانا ہے اور قلب کا جدا۔ اور سر و باطن کا جدا۔ اور اسی واسطے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ بہ تحقیق میں اپنے رب کے پاس رہتا ہوں پس وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ مطلب یہ کہ وہ میرے باطن کو حقیقت کی غذا اور میری روح کو روحانیت کی غذا کھلاتا ہے مجھ کو ایسی غذا دیتا ہے جو میرے ساتھ مخصوص ہے ابتداً آپ نے قلب و جسم دونوں کے ساتھ معراج کیا۔ ترقی و معراج حاصل کی بعدہ قالب جسم کو روک لیا۔ اور ایسی حالت میں کہ وہ آدمیوں میں موجود و حاضر رہتے تھے۔ قلب و باطن سے عروج و معراج فرماتے رہتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہی حال آپ کے ان حقیقی وارثوں کا ہے۔ جنہوں نے علم و عمل اور اخلاص اور مخلوق کی تعلیم و تلقین کو جمع کر لیا ہے۔

اے قوم۔ اولیاء اللہ کا بچا کھچا کھاؤ جو کچھ ان کے برتنوں میں باقی رہا ہے اسی کو پیو۔ اے مدعی علم تیرے حکم کا بغیر عمل کے اور تیرے عمل کا بغیر اخلاص کے کچھ اعتبار نہیں ہے۔ کیوں کہ علم بلا عمل اور عمل بغیر اخلاص جسم بلا روح ہے۔ تیری اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق کی تعریف اور ان کی مذمت و برائی کی طرف توجہ نہ کرے اور نہ ان کے مال و اسباب کی طرف لالچ و طمع۔ بلکہ تو ربوبیت

الرُّبُوْبِيَّةِ حَقَّهَا تَعْمَلُ لِلْمُنْعِمِ لَا لِلنِّعْمَةِ
لِلْمَالِكِ لَا لِلْمُلْكِ لِلْحَقِّ لَا لِلْبَاطِلِ مَا عِنْدَ
الْخَلْقِ قِشْرٌ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ لُبٌّ فَإِذَا
صَحَّ صِدْقُكَ فِيْهِ وَإِخْلَاصُكَ لَهٗ وَ
دَامَ وُقُوْفُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْعَمَكَ مِنْ
دُهْنِ هٰذَا اللُّبِّ وَأَطْلَعَكَ عَلٰى لُبِّ
اللُّبِّ وَسِرِّ السِّرِّ وَمَعْنَى الْمَعْنٰى فَحِيْنَئِذٍ
تَتَعَرّٰى عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ اَلتَّعَرِّيْ
لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ اَلزُّهْدُ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ
اَلْإِعْرَاضُ لِلسِّرِّ لَا لِلظَّاهِرِ اَلنَّظَرُ إِلَى الْمَعَانِيْ
لَا لِلْمَبَانِيْ اَلنَّظَرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِلْخَلْقِ
اَلدَّائِرَةُ عَلٰى أَنْ تَكُوْنَ مَعَهٗ لَا مَعَ الْخَلْقِ
تَنْعَدِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْكُمْ
كَأَنْ لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ كَأَنْ لَا شَيْءَ سِوَاهُ
تَنَعَّمَ الْمُحِبُّوْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ هُمْ
خَوَاصُّهٗ مِنْ خَلْقِهٖ بِابْتِلَاءِ أَجْسَادِهِمْ
اَلشُّهَدَاءُ اَوِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِسُيُوْفِ الْكُفَّارِ
بِابْتِلَاءِ أَجْسَادِهِمْ فَكَيْفَ الشُّهَدَاءُ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِسُيُوْفِ الْمَحَبَّةِ إِنَّمَا
يَتَسَلَّطُ الْخَرَابُ عَلَى الْأَبْنِيَةِ وَالْمَبَانِيْ
بِالْمَعَاصِيْ أَمَا تَرَى الْمَوَاضِعَ الْخَرَابَ
مَعَاصِيْ أَهْلِهَا خَرَّبَتْهَا إِنَّ الْمَعَاصِيَ
تُخَرِّبُ الْبِلَادَ وَتُهْلِكُ الْعِبَادَ هٰكَذَا أَنْتَ
بِنْيَتُكَ بَلْدَةٌ إِذَا عَصَيْتَ فِيْهَا جَاءَهَا
الْخَرَابُ إِذَا عَصَيْتَ يَجِيْئُكَ الْخَرَابُ

کو اس کا حق ادا کرتا ہے۔ تیرا عمل نعمت دینے والے کے واسطے تیرے عمل مالک کے لیے ہو نہ کہ ملک کے لیے حق کے لیے ہو نہ کہ باطل کے واسطے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے۔ محض یہ چھلکا ہے اور خالق کے پاس جو کچھ ہے وہ سراپا مغز جب اللہ کے بارہ میں تیری سچائی اور اس کے واسطے تیرا اخلاص اور اس کے رو برو تیری حضوری درست ہو جائے گی۔ پس وہ تجھ کو اس مغز کے روغن سے کھانا کھلائے گا اور وہ تجھے مغز کے مغز اور باطن کے باطن اور حقیقت کی حقیقت پر خبردار کر دے گا پس اس وقت تو ماسوائے اللہ سے برہنہ ہو جائے گا۔ فی الجملہ یہ برہنگی دل کی ہے نہ کہ جسم کے لیے زہد کا تعلق قلب سے ہوتا ہے نہ کہ جسم سے روگردانی باطن سے ہوتی ہے نہ کہ ظاہر سے۔ نظر معانی کی طرف معتبر ہوتی ہے کہ الفاظ پر دیکھنا اللہ عزوجل کا ہے نہ کہ مخلوق کا۔ دار و مدار اس پر ہے کہ تو خالق کے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ دنیا و آخرت تمہارے اعتبار سے دونوں معدوم ہو جائیں۔ گویا نہ دنیا ہے اور نہ آخرت گویا کوئی شے خدا کے سوا ہے ہی نہیں اللہ کی مخلوق میں سے مخصوص اس کے محب ہو کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے کافروں کی تلواروں سے شہید ہوتے ہیں بدنی تکلیفیں اٹھا کر کیسے خوش ہوتے ہیں۔ لذتیں پاتے ہیں پس کیا حال ہو گا ان شہیدوں کا جو کہ محبت کی تلواروں سے قتل کیے گئے ہیں۔ گناہوں کی وجہ سے بجائے بدنوں اور جسموں کے عمارتوں پہ بربادی مسلط کی جاتی ہے کیا تو نے وہ ویرانے جگہ کہ ان کے رہنے والوں کے گناہوں نے خراب و برباد کر دیا دیکھے کیونکہ گناہ شہروں کو خراب اور بندوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اسی طرح تیری حالت ہے تیرا جسم ایک شہر ہے جب تو اس میں گناہ نافرمانی کرے گا اس میں خرابی آ جائے گی۔ جب تو گناہ کرے گا۔ اولاً خرابی

إِلٰى جَسَدِكَ ثُمَّ إِلٰى جَسَدِ دِيْنِكَ يَجِيْئُكَ الْعَمٰى وَالزَّمَنُ وَالطَّرَشُ وَذِهَابُ الْقُوَّةِ تَجِيْئُكَ الْأَمْرَاضُ الْمُخْتَلِفَةُ تَجِيْئُكَ الْفَقْرُ فَيُخَرِّبُ بَيْتَ مَالِكَ وَيُخْرِجُكَ إِلٰى أَصْدِقَائِكَ وَأَعْدَائِكَ وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ لَا تُخَادِعِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُ عَمَلًا وَتُظْهِرُ أَنَّهُ لَهُ وَهُوَ لِلْخَلْقِ تُرَائِيْهِمْ وَتُنَافِقُهُمْ وَتَتَمَلَّقُ لَهُمْ وَتَنْسٰى رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَرِيْبٍ تَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا مُفْلِسًا يَا مَرِيْضَ الْبَاطِنِ عَلَيْكَ بِالدَّوَاءِ وَهٰذَا الدَّوَاءُ لَا يَكُوْنُ عِنْدَ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذِ الدَّوَاءَ مِنْهُمْ وَاسْتَعْمِلْهُ وَقَدْ جَاءَتْكَ الْعَافِيَةُ الدَّائِمَةُ وَالصِّحَّةُ الْأَبَدِيَّةُ لِمَعْنَاكَ وَلِقَلْبِكَ وَلِسِرِّكَ وَلِخَلْوَتِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَنْفَتِحُ عَيْنَا قَلْبِكَ فَتَنْظُرُ بِهِمَا إِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَصِيْرُ مِنَ الْمُحِبِّيْنَ الْوُقُوْفِ عَلٰى بَابِ الَّذِيْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ إِلٰى مَا سِوَاهُ قَلْبٌ فِيْهِ بِدْعَةٌ كَيْفَ يَنْظُرُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ۔

يَا قَوْمُ اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا وَافِقُوْا وَلَا تُخَالِفُوْا أَطِيْعُوْا وَلَا تَعْصُوْا أَخْلِصُوْا وَلَا تُشْرِكُوْا وَحِّدُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ بَابِهِ فَلَا تَبْرَحُوْا سَلُوْهُ وَلَا تَسْأَلُوْا غَيْرَهُ اسْتَعِيْنُوْا بِهِ وَلَا تَسْتَعِيْنُوْا بِغَيْرِهِ تَوَكَّلُوْا

تیرے بدن کی طرف آئے گی پھر تیرے دین کے جسم کی طرف سرایت کرے گی تجھے اندھاپن اپاہج پن بہراپن حاصل ہوگا اور تیری قوت جاتی رہے گی۔ تجھے طرح طرح کے مرض آگھیر لیں گے۔ تجھے محتاجی آئے گی پس وہ تیرے مال کے گھر کو ویران و برباد کر دے گی اور وہ تجھے تیرے دوستوں اور دشمنوں کی طرف لے جائے گی اور در بدر پھرائے گی اے منافق تیرے اوپر افسوس ہے حق عزوجل کے ساتھ مکروفریب نہ کر اسے دھوکہ نہ دے تو عمل کرتا ہے اور اظہار کرتا ہے کہ وہ خدا کے لیے کیا ہے۔ حالانکہ وہ مخلوق کے لیے ہوتا ہے تو ان سے ریا و نفاق کرتا ہے اور ان کے واسطے چاپلوسی و خوشامد کرتا ہے اور تو اپنے رب عزوجل کو بھلا دیتا ہے عنقریب تو دنیا سے مفلس و محتاج ہو کر نکلے گا۔ سوچ غور کر اے باطن کے مریض تو اپنا علاج کو دوا کر۔ اور اس کی دوا تجھے اللہ عزوجل کے نیک بندوں ہی کے پاس ملے گی ان سے تو دوا لے کر استعمال کر۔ اس سے تجھے عافیت دائمی۔ اور صحت ابدی حاصل ہوگی۔ تیری حقیقت اور قلب اور باطن سب کا علاج ہو جائے گا۔ نیز تیری اس خلوت کا اللہ عزوجل کے ساتھ ہو گی۔ تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں گی پس تو ان سے اپنے رب عزوجل کو دیکھنے لگے گا۔ تو ان محبوبان الٰہی سے ہو جائے گا۔ جو کر آستانہ الٰہی پر ٹھہرنے والے ہیں ماسوے اللہ کی طرف نظر بھی نہیں اٹھاتے۔ جس قلب میں بدعت ہو وہ حق عزوجل کی طرف کیسے نظر کر سکتا ہے۔

اے قوم تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ ہو۔ موافقت کرو اور مخالفت نہ بنو اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو مخلص بنو اور مشرک نہ ہو حق عزوجل کی وحدانیت پر عمل کرو موحد بنو اور اس کے آستانہ سے ہرگز نہ ہٹو اسی سے سوال کرو اس کے غیر سے سائل نہ بنو اسی سے مدد چاہو اور اس کے غیر سے مدد نہ چاہو اسی پر توکل

عَلَيْهِ وَلَا تَتَوَكَّلُوْا عَلٰى غَيْرِهٖ وَ اَنْتُمْ
يَا خَوَاصُّ سَلِّمُوْا نُفُوْسَكُمْ اِلَيْهِ وَارْضَوْا
بِتَدْبِيْرِهٖ فِيْكُمْ وَاشْتَغِلُوْا بِذِكْرِهٖ دُوْنَ
مَسْئَلَتِهٖ اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ
بَعْضِ كُتُبِهٖ مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِيْ عَنْ مَّسْئَلَتِيْ
اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ يَا مَنِ
اشْتَغَلَ بِذِكْرِهٖ وَانْكَسَرَ قَلْبُهٗ لِاَجْلِهٖ
اَمَا تَرْضٰى مِنْ عَطَائِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ جَلِيْسًا
لَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهٖ
اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ وَقَالَ اَنَا عِنْدَ
الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ اَجْلِيْ.

يَا غُلَامُ بِذِكْرِكَ لَهٗ يَقْرُبُ قَلْبُكَ
مِنْهُ وَيَدْخُلُ اِلٰى بَيْتِ قُرْبِهٖ وَتَصِيْرُ
ضَيْفًا لَهٗ اَلضَّيْفُ يُكْرَمُ وَلَا سِيَّمَا ضَيْفُ
الْمَلِكِ اِلٰى مَتٰى تَشْتَغِلُ عَنْ هٰذَا الْمَلِكِ
بِالْمُلْكِ وَالْمَلِكُ عَنْ قَرِيْبٍ تُعَادِيْ
مُلْكَكَ وَمِلْكَكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَحْصُرُ
فِي الْاٰخِرَةِ وَتَرٰى كَاَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ
وَالْاٰخِرَةَ لَمْ تَزَلْ لَا تَهْرُبُوْا مِنِّيْ لِنَفْضِ
يَدِيْ فَاِنَّ عِنْدِيْ غِنًى عَنْكُمْ وَعَنْ اَهْلِ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّمَا اُرِيْدُكُمْ لَكُمْ
فِيْ حِبَالِكُمْ اَفْتِلُ لَا تَبْتَدِعُوْا وَلَا تُحْدِثُ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ اِتَّبِعِ
الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ
فَاِنَّهُمَا يُوْصِلَانِكَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا

کہ اس کے غیر پر تمہارا توکل نہ ہو اور تم اے مخصوص لوگو! اپنے نفسوں کو اس کی طرف سپرد کر دو اور اس کی تدبیر پر جو کہ تمہارے اور تمہارے غیروں کے لیے ہے راضی ہو جاؤ اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ نہ کہ سوال میں کیا تم نے قول الٰہی جو کہ اس نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا نہیں سنا جس کو میرا ذکر سوال کرنے سے باز رکھے گا میں اس کو ایسا عطیہ دوں گا جو کہ سائلین کی بہ نسبت بہت بزرگ و بہتر ہوگا اے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والے اور اسی کے لیے اپنے قلب کو منکسر بنا دینے والے کیا تو اس کی اس عطا سے راضی نہیں کہ وہ تیرا جلیس و ہم نشین ہو جائے۔ اللہ عزوجل نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ اور میں اس کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور نیز فرمایا میں ان کے پاس ہوں جن کا کہ دل میرے لیے شکستہ ہو رہا ہے۔

اے غلام تیرے خدا کو یاد کرنے سے تیرا قلب خدا سے نزدیک ہو جائے گا اور وہ تجھے خدا کے قرب کے گھر میں داخل کر دے گا اور تو مولا کا مہمان ہو جائے گا۔ مہمان کی عزت کی جاتی ہے خصوصاً بادشاہ کے مہمان کی۔ تو کب تک اس بادشاہ سے ملک و سلطنت میں مشغول رہ کر روگردانی کرتا رہے گا عنقریب تو اپنی سلطنت و حکومت سے جدائی کرے گا اور عنقریب تو آخرت میں موجود ہو گا اور خیال کرے گا کہ گویا دنیا تھی ہی نہیں اور آخرت ہمیشہ سے ہے۔ تو میرے ہاتھ کو خالی دیکھ کر مجھ سے نہ بھاگ پس تحقیق مجھے تو تجھ سے اور تمام مشرق و مغرب والوں سے بے پرواہ ہے میں تجھ سے تیرے ہی نفع کے لیے چاہتا ہوں تمہاری ہی رسیاں بٹتا رہتا ہوں۔ تو بدعت نہ کر اور دین الٰہی میں کوئی نئی بات جس کی اصل نہ ہو مت نکال۔ تو دو عادل گواہوں قرآن و حدیث کی پیروی کرتا رہ۔ پس بہ تحقیق وہ دونوں تجھ کو تیرے رب عزوجل کی طرف پہنچا دیں گے۔ اور لیکن

إِنْ كُنْتَ مُبْتَدِعًا فَشَاهِدَاكَ عَمَلُكَ وَ هَوَاكَ فَلَاجَرَمَ يُوصِلَانِكَ إِلَى النَّارِ وَ يُلْحِقَانِكَ بِفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدِهِمَا تَحْتَجُّ بِالْقَدَرِ فَلَا يُقْبَلُ مِنْكَ لَابُدَّ لَكَ مِنَ الدُّخُوْلِ إِلَى دَارِ الْعِلْمِ وَالتَّعَلُّمِ ثُمَّ الْعَمَلِ ثُمَّ الْإِخْلَاصِ بِكَ لَا يَجِئُ شَيْءٌ وَّلَابُدَّ مِنْكَ اجْعَلْ سَعْيَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَلَا تَجْعَلْهُ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ يَنْقَطِعُ سَعْيُكَ فَاجْعَلْ سَعْيَكَ فِيْمَا يَنْفَعُكَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَّتَوَاجَدَ وَقَالَ مَا كَانَ مُقَدِّمَةُ هٰذِهِ الْعُرُوْسِ حَتّٰى كَانَ لَهَا الْبَخْتُ فَقَالَ لَمْحَةٌ مِّنَ الشَّاهِ قَبْلَ الزِّفَافِ۔

يَا غُلَامُ تَعَرَّضْ وَتَوَصَّلْ إِلَى رِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَنْكَ فَإِنَّهُ إِذَا رَضِيَ عَنْكَ أَحَبَّكَ نَحِّ غَمَّ الرِّزْقِ عَنْ قَلْبِكَ وَ قَدْ جَاءَكَ الرِّزْقُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ مِّنْكَ وَلَا عَنَاءٍ نَحِّ الْهُمُوْمَ عَنْ قَلْبِكَ وَ اجْعَلْهَا وَاحِدًا وَّهُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ كَفَاكَ الْهُمُوْمَ كُلَّهَا هَمُّكَ مَا أَهَمَّكَ إِنْ كَانَ هَمُّكَ الدُّنْيَا فَأَنْتَ مَعَهَا وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْخَلْقَ فَأَنْتَ مَعَهُمْ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فَأَنْتَ مَعَهُ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً

اگر تو بدعتی ہو جائے گا پس تیرے دو گواہ تیری عمل و خواہش ہوں گی۔ پس یقیناً وہ دونوں تجھ کو دوزخ میں پہنچا دیں گے۔ اور تجھے فرعون ہامان اور اس کے لشکر کے ساتھ ملا دیں گے نعوذ باللہ۔ تو تقدیر الٰہی کے ساتھ حجت کرتا ہے جو تجھ سے قبول نہ کی جائے گی تیرے لیئے علم و تدریس عمل و اخلاص کی درس گاہ میں داخل ہونا لازمی ہے اول علم ہے پھر عمل بَعْدَہٗ اخلاص تجھ سے کچھ ہوتا نہیں حالانکہ ہونا ضروری ہے۔ تیری تمام تر سعی علم و عمل کی طلب میں ہونی چاہیئے نہ کہ طلب دنیا میں عنقریب تیری سعی کوشش منقطع ہو جائے گی پس اپنی سعی ایسے کام میں کر جو کہ تجھے نفع دے۔ ایک شخص آپ کے روبرو کھڑا ہوا اور وجد ظاہر کیا اور دریافت کرنے لگا کہ اس دلہن کا پیش خیمہ کیا تھا جو اس کا ایسا نصیبہ ہو گیا۔ پس جواب میں ارشاد فرمایا کہ شب وصال سے قبل بادشاہ و مالک کی ایک نظر لطف۔

اے غلام۔ آگے بڑھ اور رضاء الٰہی تک پہنچ جا تا کہ وہ تجھ سے راضی ہو جائے۔ پس بہ تحقیق جب وہ تجھ سے راضی ہو جائے گا تو وہ تجھے اپنا محبوب بنا لے گا۔ تو رزق کے غم کو اپنے قلب سے دور کر دے۔ تیرے پاس رزق اللہ عزوجل کی طرف سے بغیر مشقت و تکلیف اٹھانے کے آ جائے گا۔ تو تمام غموں کو اپنے قلب سے نکال ڈال اور اس کو ایک بنا لے اور وہ حق عزوجل کا غم ہے پس جب تو ایسا کرے گا۔ وہ تیرے تمام غموں کو کافی ہو کر تیرا کفیل بن جائے گا۔ تیرا غم وہ ہے جو تجھے بے چین بنا دینے گا تیرا دنیا کے لیے غم ہے پس تو دنیا کا ساتھی ہے اور اگر تیرا غم آخرت کے لیئے ہے تو تو آخرت کا ساتھی ہے اور اگر تیرا غم مخلوق کے لیے ہے پس تو ان کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم حق عزوجل کے لیے ہے پس تو دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ ہے۔

المجلس الثامن والاربعون — اڑتالیسویں مجلس

غضب الٰہی سے بچنے کے بیان میں

وقال رضی اللہ تعالٰی عنہ یوم الثلثاء عشیۃ فی المدرسۃ ثامن شعبان سنۃ خمس واربعین وخمسمائۃ.

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من تزین للناس بما یحبون وبارز اللہ بما یکرہ لقی اللہ عز وجل وھو علیہ غضبان اسمعوا کلام النبوۃ یا منافقون یا بائعین الاخرۃ بالدنیا یا بائعین ما یبقی بما یفنی خسرت تجارتکم ذھبت رؤس اموالکم ویلکم انتم متعرضون لمقت اللہ عز وجل وسخطہ لان من تزین للناس بما لیس فیہ مقتہ اللہ عز وجل زین ظاھرک بآداب الشرع وباطنک باخراج الخلق منہ سد ابوابھم افردھم من حیث قلبک حتی کانھم لم یخلقوا لا تری علی ایدیھم ضرا ولا نفعا قد اشتغلت بزینۃ القالب ولا ترکت زینۃ القلب بالتوحید والاخلاص والثقۃ باللہ عز وجل وبذکرہ ونسیان غیرہ عن عیسی علیہ السلام انہ قال

۸ رشعبان ۵۴۵ھ کو منگل کے دن مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بتحقیق آپ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنا بناؤ سنگھار اس چیز سے کیا جس کو مخلوق پسند کرتی ہے۔ اور اللہ سے اس چیز کے ساتھ مقابلہ کیا جس کو وہ ناپسند فرماتا ہے تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا تم کلام نبوت کو سن لو۔ اے منافقو! ۔ اے آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے والو اے حق کو مخلوق کے عوض اور باقی کو فانی کے بدلے بیچنے والو۔ تمہارے کاروبار تجارت میں گھاٹا ہے۔ اور تمہارا اصل مال بھی غارت ہو گیا تم پر افسوس کہ تم اللہ کے غضب اور غصہ کا اپنے کو نشانہ بنانے والے ہو کیوں کہ جو ایسی چیز سے اپنا بناؤ سنگھار کرتا ہے جو اس میں نہیں ہوتی اس پر اللہ عزوجل غصہ فرماتا ہے تو مکاری نہ کر۔ اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے اور اپنے باطن کو اس میں سے مخلوق کے نکال دینے سے آراستہ کر۔ مخلوق کے دروازوں کو بند کر دے اور ان کو اپنے قلب سے جدا کر دے یہاں تک کہ تو یہ سمجھ لے کہ گویا مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی ہے۔ تو ان کے ہاتھوں پر نفع و نقصان کا کچھ خیال نہ کر تحقیق تو تو بدن کی آراستگی میں مشغول ہو گیا اور تو نے قلب کی آراستگی کو چھوڑ رکھا ہے قلب کی آراستگی توحید و اخلاص اور خدا پر بھروسہ کرنے اور اس کی یاد غیر اللہ کے بھلا دینے میں ہے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ هُوَ الَّذِیْ لَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ عَلَیْهِ یَا بُلْهُ یَا مَجَانِیْنُ بِالنِّسْبَةِ اِلَی الدُّنْیَا هٰذَا عَقْلٌ لَا یَنْفَعُکُمْ اِجْهَدْ فِیْ تَحْصِیْلِ الْاِیْمَانِ وَقَدْ حَصَلَ لَکَ الْاِیْمَانُ تُبْ وَاعْتَذِرْ وَ انْدَمْ وَ اَرْسِلْ دُمُوْعَ عَیْنَیْکَ عَلٰی خَدَّیْکَ فَاِنَّ الْبُکَاءَ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ یُطْفِئُ نِیْرَانَ الْمَعَاصِیْ یُطْفِئُ نِیْرَانَ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ تُبْتَ بِقَلْبِکَ فَاِنَّ نُوْرَ التَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ یُضِیْءُ عَلَی الْوَجْهِ

کہ نیک عمل وہ ہے جس پر تو تعریف کو دوست نہ رکھے کہ لوگ تیری تعریف کریں اے آخرت کے اعتبار سے بیوقوفو! دیوانو اور دنیا کے اعتبار سے عاقلو! یہ ایسی عقل ہے جو تم کو نفع نہ دے گی۔ تو ایمان کے حاصل کرنے میں کوشش کر تحقیق تجھے ایمان حاصل ہو جائے گا۔ توبہ کر اور معذرت چاہ اور نادم ہو اور دونوں آنکھوں سے آنسو اپنے دونوں رخساروں پر بہا۔ کیوں کہ اللہ عزوجل کے خوف سے رونا۔ گناہوں اور غضب الٰہی کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جب تو دل سے توبہ کرلے گا یقیناً سچی توبہ کا نور چہرہ پر چمکنے لگے گا۔ تیرا چہرہ منور ہو جائے گا۔

یَا غُلَامُ اِجْهَدْ فِیْ حِفْظِ سِرِّکَ مَهْمَا قَدَرْتَ عَلَی الْحِفْظِ فَاِذَا جَاءَتْکَ الْغَلَبَةُ فَاَنْتَ مَعْذُوْرٌ اَلْحُبُّ یُخَرِّبُ حِیْطَانَ الْخِدْرِ وَالسِّتْرِ حِیْطَانَ الْحَیَاءِ حِیْطَانَ الْوُجُوْدِ حِیْطَانَ رُؤْیَةِ الْخَلْقِ اَلْمُتَکَلِّفُ الْمَغْلُوْبُ اَلْکُتَحِلُ بِتُرَابِ قَدَمٍ لِاَنَّ هٰذَا نَفْسِیٌّ وَهٰذَا قَلْبِیٌّ هٰذَا خَلْقِیٌّ وَهٰذَا رَبَّانِیٌّ اِجْتَهِدْ اَنْ لَا تَکُوْنَ اَنْتَ بَلْ یَکُوْنُ هُوَ اِجْهَدْ اَنْ لَا تَتَحَرَّکَ فِیْ دَفْعِ الضَّرِّ عَنْکَ وَ لَا جَلْبِ النَّفْعِ اِلَیْکَ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ اَقَامَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْکَ مَنْ یَخْدِمُکَ وَ یُنَحِّی الْاَذٰی عَنْکَ کُنْ مَعَهٗ کَالْمَیِّتِ مَعَ الْغَاسِلِ وَ کَاَهْلِ الْکَهْفِ مَعَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُنْ مَعَهٗ بِلَا وُجُوْدٍ وَلَا اخْتِیَارٍ وَلَا تَدْبِیْرٍ فِیْ

اے غلام۔ اپنے راز کے چھپانے میں جب تک کہ تو اس کی حفاظت پر قادر ہو کوشش کرتا رہ۔ پس جب تو مغلوب ہو جائے اور راز ظاہر ہی ہو جائے پس اس وقت تو معذور ہے۔ محبت پردہ اور ستر کی دیواروں حیا کی دیواروں وجود اور مخلوق کی نظر کرنے کی دیواروں کو خراب ویران کر دیا کرتی ہے۔ بناوٹی آدمی کی نکال دینے کا حکم دیا گیا ہے اور جس پر کہ بے اختیاری سے وجد طاری ہوا اس کے قدموں کی خاک کا سرمہ بنایا جاتا ہے کیوں کہ بناوٹ نفسانی امر ہے اور غلبہ بے اختیاری امر ہے وہ مخلوق کے دکھانے کا ہے اور یہ رب والا۔ تو اس بات کی کوشش کر کہ تو نہ رہے بلکہ صرف وہی رہ جائے۔ تو اس کی کوشش کر کہ نہ اپنے سے نقصان کے رفع کرنے میں تو حرکت کرے اور نہ اپنے لیے نفع حاصل کرنے میں پس بہ تحقیق جب تو ایسا کرے گا تو حق عزوجل تیرے لیے ایک خدمت گار مقرر کردے گا جو کہ تیری خدمت کیا کرے گا اور تجھ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرتا رہے گا۔ تو حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہو جا جیسا کہ مردہ نہلانے والے کے ساتھ جیسے چاہے پلٹے اور جیسے کہ اصحاب کہف جبرئیل کے ساتھ تو حق تعالیٰ کی محبت میں فی الجملہ بغیر وجود اور بلا اختیار اور بغیر

الجملة أثبت بين يديه على قدمي إيمانك ويقينك وقت نزول أثقاله وأقضيته وأقداره. الإيمان يثبت مع القدر، والنفاق يهرب. المنافق كلما مضت عليه الأيام والليالي هزلت بنيته وسمنت نفسه وهواه وطبعه وعميت عينا سره وقلبه. باب داره عامر، داخل الدار خراب. ذكره للحق عز وجل بلسانه لا بقلبه، غضبه لنفسه لا لربه عز وجل. بلسانه وبقلبه، وفي أكثر أوقاته يكون قلبه ذاكرا ولسانه ساكتا، غضبه لله عز وجل ولرسوله لا لنفسه وهواه وطبعه ودنياه. لا يحسد ولا يخاصم أهل الحظوظ في حظوظهم.

يا غلام إياك وإياك أن تخاصمهم مخلوقا كائنا من كان فإنه يسلم ويزكيهم وأنت تهلك وتسقط وتذل وتفتضح، كيف تغير حظه بمنازعتك وقد سبق علم الله بما هو فيه. إذا نازعت الحق عز وجل في علمه السابق فيه وفي غيره سقطت من عينه ولا ينفعك عملك، كما قال الله عز وجل عاملة ناصبة. تب الآن إلى الله عز وجل المعصوم، كيف لا ترجع عن القصد إليه لأجل

تدبیر کے ٹھہارہ۔ تو خدا کے حضور میں قضاء و قدر کے بوجھوں کے اترنے کے وقت اپنے ایمان و یقین کے قدموں پر ٹھہرا رہا کر۔ ایمان تقدیر کے ساتھ ٹھہرا رہتا ہے اور ثابت رہتا ہے۔ اور نفاق بھاگتا ہے۔ منافق پر جب چند دن اور راتیں گزرتی ہیں اس کا جسم دبلا ہو جاتا ہے اور اس کا نفس اور خواہش اور طبیعت موٹی ہو جاتی ہے اور اس کے باطن و قلب کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کے گھر کا دروازہ آباد ہوتا ہے اور اندرونی حصہ ویران اس کا خدا کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے نہ کہ قلب سے اس کا غصہ خود اپنے نفس کے لیے ہوتا ہے نہ کہ رب عزوجل کے لیے اور مومن اس کے برخلاف ہوتا ہے۔ مومن کا ذکر زبان و قلب دونوں سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات میں اس کا قلب ذاکر ہوتا ہے اور زبان سکون میں مومن کا غصہ و غضب اللہ و رسول کے واسطے ہوتا ہے نہ کہ اپنے نفس و خواہش و طبیعت و دنیا کے لیے نہ وہ حسد کرتا ہے اور نہ وہ خوشحالوں سے ان کی خوشحالی پر جھگڑتا ہے۔

اے غلام تو اس بات سے اپنے کو بچا اور پھر بچا کر تو کسی خوشحال سے جھگڑے کیونکہ وہ تو سلامت رہے گا اور مزید ہو جائے گا اور تو دشمنی و جھگڑے سے ہلاک ہو جائے گا اور گرتا جائے گا اور ذلیل و رسوا ہوگا تو اپنے جھگڑے سے اس کی خوشحالی کے حصہ کو کیسے بدل سکتا ہے حالانکہ علم الٰہی پہلے ہی سے اس کی خوشحالی کے متعلق ہو چکا ہے جب تو اللہ عزوجل کے علم سابق کے متعلق جو تیرے اور دوسروں کے بارہ میں سابق ہو چکا ہے اللہ سے جھگڑے گا تو تو نظر الٰہی سے گر جائے گا اور تجھ کو تیرا عمل کچھ نفع نہ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے عمل کرنے والے رنج اٹھانے والے ہیں۔ لہٰذا ابھی اللہ عزوجل کی طرف توبہ کر لے معصوم دانا ہوشیار ہے اس بلا

بَلَاءٍ اَنْزَلَهُ بِكَ اِنْتَظِرْ كَشْفَهُ عَنْكَ وَلَا تَيْأَسْ فَاِنَّ مِنْ سَاعَةٍ فَرَجًا كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ يَنْقُلُ مِنْ قَوْمٍ اِلٰى قَوْمٍ اِصْبِرْ مَعَهُ وَارْضَ بِتَقْدِيْرِهِ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اِذَا صَبَرْتَ خَفَّفَ عَنْكَ الْبَلَاءَ وَاَحْدَثَ لَكَ اَمْرًا يُحِبُّهُ وَتُحِبُّهُ وَ اِذَا جَزَعْتَ وَاعْتَرَضْتَ اَثْقَلَ عَلَيْكَ الْبَلَاءَ وَزَادَكَ مِنْهُ عُقُوْبَةً لِاِعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ يَا قَوْمِ يَنْزِلُ الْبَلَاءُ عَلَيْكُمْ بِسَبَبِ اِعْتِرَاضِكُمْ عَلَيْهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَمُنَازَعَتِكُمْ لَهُ وَوُقُوْفِكُمْ مَعَ نُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ وَاَغْرَاضِكُمْ وَحُبِّكُمْ لِلدُّنْيَا كُمْ

يَا قَوْمِ اِنْ كَانَ وَلَابُدَّ فَتَكُوْنُ نُفُوْسُكُمْ عَلٰى بَابِ الْاٰخِرَةِ وَاَسْرَارُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَوْلٰى اِلٰى حِيْنِ تَنْقَلِبُ النَّفْسُ قَلْبًا وَتَذُوْقُ مِمَّا ذَاقَ وَيَنْقَلِبُ الْقَلْبُ سِرًّا وَيَذُوْقُ مِمَّا ذَاقَ وَيَنْقَلِبُ السِّرُّ فَنَاءً فِيْهِ لَا يَذُوْقُ وَلَا يُذَاقُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ فَحِيْنَئِذٍ يَصِيْرُ كِيْمِيَاءَ كُلُّ دِرْهَمٍ مِّنْهُ يَقَعُ فِيْ اَلْفِ مِثْقَالٍ مِّنَ الشَّبَهِ يَجْعَلُهَا ذَهَبًا فَهٰذَا هُوَ الْغَايَةُ الْكُلِّيَّةُ الْاَصْلِيَّةُ الْبَاقِيَةُ طُوْبٰى لِمَنْ عَرَفَ مَا اَقُوْلُ وَاٰمَنَ بِهٖ

کی وجہ سے جس کو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے وہ خدا کی طرف قصد کرنے سے باز نہیں رہتا۔ تو اس بلا کے اپنے سے ٹل جانے کا منتظر رہ اور خدا سے ناامید نہ ہو کیوں کہ ایک ساعت کے بعد دوسری ساعت میں کشادگی ہے ہر روز وہ جدا شان میں ہے۔ وہ ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل کرتا ہے تو خدا کے ساتھ صبر کر اور اس کی تقدیر پر راضی رہ کیوں کہ تو نہیں جانتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور امر پیدا کر دے جب تو بلا پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ سے بلا کو ہلکا کر دے گا اور تیرے لیے دوسرا ایسا امر پیدا کر دے گا کہ وہ بھی اس کو پسند کرے گا اور تو بھی اسے محبوب سمجھے گا اور جب تو جزع فزع کرے گا اور تقدیر پر معترض ہو گا تو وہ تیرے اوپر بلا کو بھاری کر دے گا اور اس پر تیرے اعتراض کی وجہ سے اپنا عذاب زیادہ کرے گا۔ اے قوم تم پر بلا اس وجہ سے اترتی ہے کہ تم اللہ عزوجل پر اعتراض کرتے ہو۔ اور اس سے جھگڑتے ہو اور اپنے نفسوں اور خواہشوں اور غرضوں کے ساتھ قائم ہو اور دنیا تمہیں محبوب ہے اور اس کی محبت کر کے تم فریفتہ ہو

اے قوم اگر بغیر دنیا چارہ نہیں اس کا ہونا ہی ضرور ہے پس تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر رہیں اور تمہارے قلوب آخرت کے دروازے پر اور تمہارے باطن مولا کے دروازہ پر۔ یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور وہ ذائقہ چکھ لے جو کہ قلب نے چکھا ہے اور باطن فنا فی اللہ ہو جائے جس کے چکھنے چکھانے کی ضرورت نہ رہے پھر اللہ اس کو اپنے لیے زندہ کرے نہ غیر کے لیے اس وقت وہ ایسی کیمیا بن جائے گا۔ کہ اس میں کا ایک درم جب ہزار مثقال تانبے میں ڈالا جائے گا تو وہ تانبے کو سونا بنا دے گا پس اصلی غایت کلی یہی ہے جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جو میرے قول کو سمجھے اور اس پر ایمان لائے

طُوْبٰی لِمَنْ اَخَذَ الْعَمَلَ بِيَدِهٖ فَقَرَّبَهٗ اِلَى الْمَعْمُوْلِ لَهٗ۔

خوشخبری ہے اس کے لیے جو کہ عمل کو اپنے ہاتھ میں لے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے۔

يَا غُلَامُ اِذَا مُتَّ تَرَانِيْ وَ تَعْرِفُنِيْ تَرَانِيْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَشِمَالِكَ اَحْمِلُ وَ اَدْفَعُ عَنْكَ وَ اَسْاَلُ فِيْكَ اِلٰى مَتٰى اَنْتَ مُشْرِكٌ بِالْخَلْقِ مُتَّكِلٌ عَلَيْهِمْ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَقِيْرُهُمْ وَغَنِيُّهُمْ عَزِيْزُهُمْ وَذَلِيْلُهُمْ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا عَلٰى كَسْبِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ

اِتَّكِلْ عَلٰى فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِتَّكِلْ عَلَى الَّذِيْ اَقْدَرَكَ عَلَى الْكَسْبِ وَرَزَقَكَ اِيَّاهُ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَيَّرَكَ مَعَهٗ وَاَرَاكَ عَجَائِبَ قُدْرَتِهٖ وَسَابِقَتِهٖ يُوْصِلُ قَلْبَكَ اِلَيْهِ ثُمَّ يُذَكِّرُهٗ بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ اَيَّامَهُ السَّابِقَةَ كَمَا يَتَذَاكَرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَيَّامَ الدُّنْيَا اِذَا خَرَقْتَ شَبَكَةَ السَّبَبِ وَصَلْتَ اِلَى الْمُسَبِّبِ اِذَا خَرَقْتَ الْعَادَةَ خَرَقَتْ لَكَ الْعَادَةُ مَنْ خَدَمَ يُخْدَمُ مَنْ اَطَاعَ يُطَاعُ مَنْ اَكْرَمَ يُكْرَمُ مَنْ تَقَرَّبَ قُرِّبَ مَنْ تَوَاضَعَ رُفِعَ مَنْ تَكَرَّمَ تُكُرِّمَ عَلَيْهِ مَنْ اَحْسَنَ الْاَدَبَ قُرِّبَ حُسْنُ الْاَدَبِ

اے غلام جب تو مر جائے گا تو تو مجھے دیکھے گا اور اپنے دائیں بائیں سے پہچانے گا میں تیرا بوجھ اٹھاؤں گا اور تجھ سے ضرر کو دفع کروں گا اور تیرے لیے سوال کرتا رہوں گا تو کب تک خلق کے ساتھ مشرک اور ان پر بھروسہ کرنے والا رہے گا تجھ پر یہ واجب ہے کہ تو یہ جان لے کہ نہ کوئی تجھے ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے نہ ان کا فقیر اور نہ غنی نہ کوئی عزت والا نہ کوئی ذلیل تو اللہ عزوجل کو لازم پکڑ خلق پر بھروسہ نہ کر۔ اور نہ اپنی کمائی اور طاقت و قوت پر۔ صرف اللہ عزوجل کے فضل پر بھروسہ کر اس پر بھروسہ کر جس نے تجھے کمائی کرنے پر قدرت دے دی اور اسے تیری روزی بنا دیا پس جب تو یہ کرے گا۔ تو وہ تجھے اپنے ساتھ سیر کرائے گا اور تجھے اپنے عجائبات قدرت و عجائبات علم ازلی دکھائے گا اور تیرے قلب کو اپنی طرف ملائے گا پھر اس ملاقات کے بعد وہ تجھ کو پچھلے زمانے کی یاد دلائے گا۔ جیسے کہ وہ جنت میں اہل جنت کو دنیا یاد دلائے گا جب تو سبب کے جال کو توڑ دے گا تو سبب پیدا کرنے والے کی طرف پہنچ جائے گا۔ جب تو اپنی عادت کے خلاف کرے گا عادت تیرے لیے خلاف کرے گی۔ جو خدمت کرتا ہے مخدوم بنا لیا جاتا ہے اور جو تابعداری کرتا ہے وہ مطاع بنا لیا جاتا ہے اور جو اکرام کرتا ہے اس کا اکرام کیا جاتا ہے اور جو نزدیک ہوتا ہے نزدیک کیا جاتا ہے اور جو تواضع کرتا ہے بلند کیا جاتا ہے اور جو احسان کرتا ہے اس پر احسان کیا جاتا ہے اور جس نے حسن ادب کیا وہ مقرب بنا لیا گیا حسن ادب

يُقَرِّبُكَ وَسُوْءُ الْاَدَبِ يُبْعِدُكَ حُسْنُ
الْاَدَبِ طَاعَةُ اللّٰهِ وَسُوْءُ الْاَدَبِ مَعْصِيَتُهٗ۔
يَاقَوْمُ لَا تُؤَخِّرُوا الْعَرْضَ لِاَنْفُسِكُمْ
وَالْمُحَاسَبَةَ لَهَا عَجِّلُوْا بِذٰلِكَ عَلٰى
اَنْفُسِكُمْ فِى الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَحِيْ اَنْ يُّحَاسِبَ الْمُتَوَرِّعِيْنَ
مِنْ عِبَادِهٖ فِى الدُّنْيَا عَلَيْكَ بِالْوَرَعِ وَاِلَّا
فَالْخِذْلَانُ فِيْ رِبْقَتِكَ تَوَرَّعْ فِيْ تَصَرُّفِكَ
فِى الدُّنْيَا وَاِلَّا انْقَلَبَتْ شَهَوَاتُكَ حَسَرَاتٍ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَلدِّيْنَارُ دَارُ النَّارِ
وَالدِّرْهَمُ دَارُ الْهَمِّ لَاسِيَّمَا اِذَا اَخَذْتَهُمَا
مِنْ وَجْهٍ حَرَامٍ وَصَرَفْتَهُمَا فِيْ وَجْهٍ
حَرَامٍ غَدًا يُبَيَّنُ لَكَ هٰذَا الَّذِيْ اَقُوْلُ
الْيَوْمَ اَنْتَ اَعْمٰى وَاَصَمُّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ
يُعْمِيْ وَيُصِمُّ عَرِّ قَلْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَجِعْهُ وَاَظْمِئْهُ حَتّٰى يَكْسُوَهُ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمَهٗ وَيَسْقِيَهٗ سَلِّمْ
ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ اِلَيْهِ وَلَا تُدَبِّرْ بَلْ
تَكُوْنُ هُوَ بِلَا اَنْتَ كُنْ اَبَدًا زُوْكَارِيًّا
لِاَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْاٰخِرَةُ دَارُ
الْاُجْرَةِ دَارُ الْعَطَاءِ دَارُ الْمَوْهِبَةِ هٰذَا
هُوَ الْاَغْلَبُ فِيْ حَقِّ الصَّالِحِيْنَ وَاَمَّا
النَّادِرُ مِنْهُمْ مَّنْ يُّخْرِجُهٗ مِنَ الْعَمَلِ

تجھ کو خدا کے قریب پہنچا دے گا اور بے ادبی تجھ کو خدا سے دور کر دے گی
حسن ادب اللہ عزوجل کی طاعت ہے اور بے ادبی اس کی نافرمانی کرنا۔
اے قوم تم اللہ کے سامنے اپنے نفسوں کے پیش کرنے اور
ان کی جانچ پڑتال میں تاخیر نہ کرو اس بارے میں اپنے نفسوں پر
قبل آخرت کے دنیا ہی میں جلدی کر لو حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان نیک
بندوں پر جنہوں نے دنیا میں پرہیزگاری کی ہے حساب کرتے
شرم فرمائے گا حساب نہ لے گا۔ تو تقویٰ اختیار کر ورنہ کل تیرے گلے
میں رسوائی کی رسی ہو گی۔ تو اپنے تصرفات دنیوی میں تقوا سے
کر ورنہ تیری خواہشیں دنیا و آخرت میں سرتاپا حسرتیں
بن جائیں گی۔ دینار دوزخ کی آگ کا گھر ہے اور درہم
غم کا گھر ہے۔ خصوصاً جب کہ تو درہم و دینار کو حرام
طریقہ سے حاصل کرے اور حرام طریقہ میں ان کو صرف
کرے جو کچھ میں تجھ سے کہہ رہا ہوں کل تجھے معلوم ہو
جائے گا آج تو تو اندھا بہرا ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تیرا کسی چیز کو دوست رکھنا
تجھے اندھا و بہرا بنا دیتا ہے تو اپنے قلب کو دنیا کی محبت
سے خالی کر لے برہنہ ہو جا اور اس کو بھوکا پیاسا رکھ تاکہ خود
حق عزوجل اس کو ڈھانپے اور کھلائے پلائے۔ تو اپنے
ظاہر و باطن کو اسی کی طرف سپرد کر دے اور تدبیر چھوڑ دے
وہی وہ رہ جائے تو کچھ بھی نہ ہو تو ہمیشہ مزدور کام کرنے
والا بنا رہ کیوں کہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت اجرت و
عطاء و بخشش کا گھر صالح بندوں میں یہی طرز عمل اکثر ہے یہاں
عمل کریں وہاں بدلہ پائیں اور لیکن انہیں نیک بندوں میں سے
شاذ و نادر وہ بھی ہیں۔ جن کو دنیا میں کام کرنے سے وہ

فِی الدُّنْیَا وَیَمُنُّ عَلَیْہِ وَیَرْحَمُہٗ وَیُعَجِّلُ لَہُ الرَّاحَۃَ قَبْلَ مَجِیْءِ الْاٰخِرَۃِ یَقْتَصِرُ مِنْہُ بِاَدَآءِ الْفَرَائِضِ وَیُرِیْحُہٗ مِنَ النَّوَافِلِ فَاِنَّ الْفَرْضَ لَایَسْقُطُ فِیْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ وَھٰذَا فِیْ حَقِّ اٰحَادٍ اَفْرَادٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَھُوَ نَادِرٌ مِنْ کُلِّ نَادِرٍ۔

یَا غُلَامُ اِزْھَدْ وَاَعْرِضْ فَتَسْتَرِیْحَ بِالْعَاجِلِ وَاِنْ کَانَ لَکَ قِسْمٌ مِّنَ الدُّنْیَا فَلَابُدَّ مِنْ وُّصُوْلِہٖ اِلَیْکَ تَاْتِیْکَ اَقْسَامُکَ وَاَنْتَ عَزِیْزٌ مُّکَرَّمٌ مَسْئُوْلٌ لَاتَاْکُلُ بِنَفْسِکَ وَھَوَاکَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حِجَابٌ یَحْجُبُ قَلْبَکَ عَنْ رَّبِّکَ عَزَّوَجَلَّ الْمُؤْمِنُ لَایَاْکُلُ لِنَفْسِہٖ وَبِنَفْسِہٖ وَلَایَلْبَسُ لَھَا وَلَایَتَمَتَّعُ بَلْ یَتَقَوّٰی عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَاْکُلُ مَا یُثَبِّتُ اَقْدَامَ ظَاھِرِہٖ بَیْنَ یَدَیْہِ یَاْکُلُ بِالشَّرْعِ لَا بِالْھَوٰی وَالْوَلِیُّ یَاْکُلُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْبَدَلُ الَّذِیْ ھُوَ وَزِیْرُ الْقُطْبِ یَاْکُلُ بِفِعْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْقُطْبُ اَکْلُہٗ وَتَصَرُّفُہٗ کَاَکْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَصَرُّفِہٖ کَیْفَ لَایَکُوْنُ فِیْہِ کَذٰلِکَ وَھُوَ غُلَامُہٗ وَنَائِبُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ ھُوَ خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْلِ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ھٰذَا خَلِیْفَۃٌ

نکال دیتا ہے اور ان پر احسان ورحمت فرماتا ہے۔ اور آخرت کے آنے سے پہلے دنیا میں بھی اُن کو راحت بخشتا ہے اور اُن کے صرف فرائض ادا کر لینے پر اکتفا فرماتا ہے۔ اور اُن کو نوافل سے راحت دے دیتا ہے کیوں کہ فرض تو تمام حالتوں اور مرتبوں میں ساقط ہی نہیں ہوتا۔ اور ایسا مرتبہ ہزاروں بندگان الٰہی میں سے کسی ایک ہی کا ہوتا ہے اور وہ بہت ہی کامیاب ہیں۔

اے غلام تو زہد کر اور دنیا سے رُخ پھیر لے ایسا کرنے سے تو دنیا ہی میں راحت پالے گا اور اگر دنیا سے کچھ حصہ تیرے مقسوم کا ہو گا پس وہ ضرور تیری طرف پہنچے گا تیرا مقسوم بغیر تیرے پاس آئے نہ رہے گا۔ درآنحالیکہ تو عزیز و مکرم سوال کیا گیا ہو گا اس حالت میں خود مقسوم تجھ سے قبول کی درخواست کرے گا۔ تو اپنے نفس اور خواہش نفس کے ساتھ نہ کھا کیونکہ یہ ایک پردہ ہے جو تیرے قلب کے لیے تیرے پروردگار سے حاجب ہو گا۔ مومن کامل تو نہ نفس کی خاطر سے اور خواہش نفس سے کھاتا ہے اور نہ اس غرض سے کہ نفس پلے پہنتا اور نفع اٹھاتا ہے بلکہ اس نیت سے یہ فعل طاعت الٰہی پر قوت حاصل کرنے کے لیے ہوتے ہیں اس کا کھانا مطابق شرع صرف اس قدر ہوتا ہے جو کہ اس کے ظاہر کے قدموں کو خدا کے روبرو جمادے اسے خواہش نفسانی سے علاقہ نہیں ہوتا۔ اور ولی امر الٰہی سے کھانا کھاتا ہے اور بدل جو کہ قطب کا وزیر ہے خدا کے فعل سے کھایا کرتا ہے۔ اور قطب کا کھانا اور تمامی تصرف مثل نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوا کرتے ہیں اور ایسا کیسے نہ ہو قطب تو نبی کریم علیہ السلام کا غلام اور نائب اور امت مرحومہ کے لیے آپ کا جانشین ہوا کرتا ہے۔ وہ تو رسول کریم اور حق عزوجل کا خلیفہ ہے قطب خلیفہ

بَاطِنٍ وَاِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُتَقَدِّمُ عَلَيْهِمْ خَلِيْفَةٌ ظَاهِرٌ وَهُوَ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُ مُتَابَعَتِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا كَانَ عَادِلًا هُوَ قُطْبُ الزَّمَانِ لَا تَحْسَبُوْا اَنَّ الْاَمْرَ هَيِّنٌ قَدْ وُكِّلَ بِكُمْ مَنْ يُّحْصِيْ اَفْعَالَكُمُ الظَّاهِرَةَ وَهُوَ يُحْصِيْ اَفْعَالَكُمُ الْبَاطِنَةَ مَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ مَلَائِكَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مُؤَكَّلِيْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا يَكْتُبُوْنَ عَلَيْهِ حَسَنَاتِهٖ وَسَيِّاٰتِهٖ وَمَعَهُمْ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِنْهَا مَدَّ الْبَصَرِ فِيْهَا حَسَنَاتٌ وَّسَيِّاٰتٌ وَّجَمِيْعُ مَا صَدَرَ مِنْهُ فَيُكَلَّفُ قِرَاءَتَهَا جَمِيْعًا فَيَقْرَؤُهَا وَاِنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يُحْسِنْ يَكْتُبُ وَلَمْ يَقْرَاُ لِاَنَّ الدُّنْيَا دَارُ حِكْمَةٍ وَّالْاٰخِرَةُ دَارُ قُدْرَةٍ الدُّنْيَا تَحْتَاجُ اِلَى الْاَسْبَابِ وَالْاٰلَاتِ وَالْاٰخِرَةُ لَا تَحْتَاجُ اِلٰى ذٰلِكَ اِذَا جَحَدَ اَحَدُكُمْ مَا فِيْ سِجِلَّاتِهٖ نَطَقَتْ جَوَارِحُهٗ بِمَا فِيْهَا تَنْطِقُ كُلُّ جَارِحَةٍ عَلٰى حِدَةٍ بِجَمِيْعِ مَا عَمِلَتْهُ فِي الدُّنْيَا قَدْ خُلِقْتُمْ لِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّمَا عِنْدَكُمْ خَبَرٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝

باطنی ہے۔ اور مسلمانوں کا امام جو کہ ان کا بادشاہ ہے خلیفہ ظاہر ہے اور یہ وہی ہے جس کی مسلمانوں میں سے کسی کو تابعداری و فرماں برداری کا چھوڑنا حلال نہیں یہ بھی منقول ہے کہ جب بادشاہ عادل ہو تو وہ قطب زمانہ ہوتا ہے۔ تم یہ مت خیال کر لینا کہ ولایت قطبیت کوئی آسان امر ہے تمہارے افعال ظاہری کے شمار و نگہداشت کے لیے فرشتہ مقرر ہیں اور تمہارے افعال باطنی کی وہ خود نگہداشت فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قیامت کے دن حاضر نہ کیا جائے حاضر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہ فرشتے ہوں گے جو کہ دنیا میں اس کی برائیاں بھلائیاں لکھنے پر مقرر تھے اور فرشتوں کے ساتھ نینانوے دفتر ہوں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا جہاں تک نظر جا سکے اس میں ہر ایک کی! بھلائی برائی اور جو کچھ اس سے دنیا میں صادر ہوا ہے موجود ہو گا۔ ہر ایک کو ان سب کو پڑھنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ اس کو پڑھے گا اگر چہ اس نے دنیا میں اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو گا کیوں کہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت ہے۔ دنیا اسباب و ذرائع کی حاجتمند ہے اور آخرت میں ان کی حاجت نہیں جب تم میں سے کوئی دفتر میں لکھنے کا انکار کرے گا تو اس کے اعضا اس کے مطابق بولیں گے ہر عضو علیحدہ علیحدہ تمام دنیا کے عملوں کے موافق بول دیں گے۔ بہ تحقیق تم بڑے کام کے واسطے پیدا کیے گئے ہو اور تمہیں خبر نہیں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تحقیق تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے۔

المجلس التاسع والاربعون

انچاسویں مجلس

اولیاء اللہ کے بیان میں

وقال رضي الله تعالى عنه في المدرسة يوم الجمعة حادي عشر شعبان سنة خمس واربعين وخمس مائة

يحكى عن عبد الله ابن المبارك رحمة الله تعالى عليه انه جاء اليه في بعض الايام سائل يسأله شيئا من الطعام فلم يحضر عنده شيء سوى عشر بيضات فامر جاريته بان تعطيه اياها فاعطته تسعة وخبأت واحدة فلما كان وقت غروب الشمس جاء رجل فدق الباب وقال خذوا مني هذه السلة فخرج عليه عبد الله رضي الله تعالى عنه واخذها منه فرأى فيها بيضا كثيرا فاذا هو تسعون بيضة فقال لجاريته اين البيضة الاخرى كم اعطيت السائل فقالت اعطيته تسعة وتركت واحدة تفطر عليها فقال لما خرمتينا عشرة هكذا كانوا في معاملتهم لربهم عز وجل كانوا يؤمنون ويصدقون بما ورد في الكتاب والسنة كانوا الحبيبة انفسهم ان لا يخالفونه في

۱۲ شعبان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض دنوں میں ان کے پاس ایک سائل نے آکر کھانا مانگا اس وقت آپ کے یہاں سوا دس انڈوں کے کچھ حاضر نہ تھا آپ نے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ وہ دسوں انڈے سائل کو دیدے اس نے نو انڈے سائل کو دے دیئے اور ایک چھپا لیا۔ پس جب کہ مغرب کا وقت ہوا ایک مرد نے آکر دروازہ ٹھوکا اور کہا یہ ٹوکری لے جاؤ۔ پس آپ دروازہ پر گئے اور اسے لے کر دیکھا تو اس میں انڈے تھے شمار کرنے سے معلوم ہوا نوے انڈے ہیں پس اپنی خادمہ سے دریافت کیا دسواں انڈا کہاں ہے اور تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے خادمہ نے کہا میں نے تو سائل کو دیدیے تھے اور ایک آپ کے روزہ کے افطار کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ پس عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا تو نے ہمیں دس انڈوں کا نقصان دیا اولیاء اللہ کا اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا کرتا ہے جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں وارد ہے اس پر ایمان رکھتے تھے اور اس کی تصدیق کرتے تھے قرآن کے بندے تھے وہ اپنی حرکات و سکنات اور اپنے تمام حالات میں سر مو احکام شرعی کی

حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ وَأَخْذِهِمْ وَعَطَائِهِمْ عَامَلُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يُخَالِفُوهُ فِي مُعَامَلَتِهِ فَلَزِمُوهَا رَأَوْا بَابَهُ مَفْتُوحًا فَدَخَلُوهُ وَرَأَوْا بَابَ غَيْرِهِ مَغْلُوقًا فَهَجَرُوهُ وَوَافَقُوهُ فِي غَيْرِهِ وَلَمْ يُوَافِقُوا غَيْرَهُ فِيهِ وَوَافَقُوهُ فِي بُغْضِهِ لِمَنْ يُبْغِضُ وَفِي حُبِّهِ لِمَنْ يُحِبُّ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وَافِقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ انْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ الْقَوْمُ لَا يَتَوَانَوْنَ فِي جَانِبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَنْصُرُونَهُ عَلٰى نُفُوسِهِمْ وَعَلٰى غَيْرِهِ لَا تَأْخُذُهُمْ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ لَا يَخَافُونَ أَحَدًا فِي حُدُودِهِ وَإِقَامَةِ شَرْعِهِ۔

مخالفت نہیں کرتے تھے ان کا معاملہ رب عزوجل کے ساتھ تھا اس معاملہ میں نفع حاصل کر کے اس کو لازم پکڑ لیا تھا۔ آستانہ الٰہی کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا پس اس میں گھس گئے اور غیر اللہ کا دروازہ بند پایا۔ پس اس کو چھوڑ دیا انہوں نے غیر اللہ کے مقابلہ میں خدا کی موافقت کی۔ اور خدا کے مقابلہ میں غیر کی موافقت نہ کی اس کے دشمنوں سے اس کی موافقت میں بغض کیا اور اس کے دوستوں سے دوستی برتی۔

اسی واسطے بعض اولیاء اللہ نے فرمایا تو خلق کے مقابلہ میں اللہ کی موافقت کر اور اللہ کے مقابلہ میں خلق کی موافقت نہ کر۔ جو ٹوٹے ٹوٹ جائے اور جو جڑا ہے کچھ پروا نہ کر۔ اولیاء اللہ ہمیشہ حق عزوجل کی جانب میں اپنے اور غیر کے مقابلہ پر حق کی مدد فرمایا کرتے تھے۔ ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں پکڑتی تھی اور نہ وہ حدود الٰہی میں اور شریعت کے قائم کرنے میں کسی ایک حد کی مخالفت کرتے تھے۔

يَا غُلَامُ دَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ وَعَلَيْهِ وَاتَّبِعِ الْقَوْمَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ لَا تَطْلُبِ الْوُصُولَ إِلٰى مَا وَصَلُوا إِلَيْهِ لَوْلَا الْبَلَاءُ لَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عُبَّادًا زُهَّادًا وَلٰكِنَّهُمْ تَجِيئُهُمُ الْبَلَايَا فَلَا يَصْبِرُونَ عَلَيْهَا فَتَحْجُبُهُمْ عَنْ بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَا يَصْبِرُ لَهُ لَا عَطَاءَ لَهُ إِذَا عَدِمْتَ الصَّبْرَ وَالرِّضَا كَانَ ذٰلِكَ سَبَبًا لِخُرُوجِكَ مِنْ عُبُودِيَّتِكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي بَعْضِ كُتُبِهِ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى

اے غلام وہ بیہودہ ہوس جس میں تو مبتلا ہے اور وہ تیرے اوپر مسلط ہے اس کو چھوڑ اور اولیاء اللہ کا ان کے اقوال و افعال میں پیروی کر محض جھوٹے دعوے ان کے درجوں پر جس پر وہ پہنچے ہوئے ہیں پہنچنا طلب نہ کر۔ جیسا کہ انہوں نے بلا پر صبر کیا ہے تو بھی صبر کیا کر تا کہ تو ان کے درجوں پر پہنچ جائے۔ اگر بلاؤ مصائب نہ ہوتے تمام آدمی عابد و زاہد ہو جاتے۔ لیکن انسانوں پر جب بلا آتی ہے اور وہ اس پر صبر نہیں کرتے پس وہ آستانہ الٰہی سے محجوب ہو جاتے ہیں اور محروم رہ گئے ہیں۔ جو صبر نہیں کرتا وہ عطیہ نہیں پاتا تجھے جب صبر و رضا نہ ہو گا یہ اس کی عبودیت سے تیرے نکل جانے کا سبب بن جائے گا۔ اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے جو کوئی میری قضاء و قدر پر راضی نہ ہوا اور میری بلا پر

مِنْ حَيْثُ لَا تَدْرُوْنَ وَلَا تَعْقِلُوْنَ النَّفْسُ
حِجَابُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا أَنْتَ الْتَ مِنَ الْوَسْطِ
زَالَ الْحِجَابُ وَلِهٰذَا قَالَ أَبُوْ يَزِيْدَ
الْبُسْطَامِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَأَيْتُ رَبِّيْ
فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ الطَّرِيْقُ إِلَيْكَ
يَا بَارِئُ خُدَا فَقَالَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ
فَانْسَلَخْتُ مِنْهَا كَمَا تَنْسَلِخُ الْحَيَّةُ مِنْ
جِلْدِهَا إِنَّمَا عَيَّنَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
النَّفْسِ دُوْنَ غَيْرِهَا وَأَمَرَهٗ بِتَرْكِهَا لِأَنَّ
الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي الْجُمْلَةِ تَابِعٌ لِلنَّفْسِ الدُّنْيَا لَهَا
وَهِيَ مَحْبُوْبَتُهَا وَالْآخِرَةُ لَهَا أَيْضًا لِأَنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ۔

(وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ)
هُمْ بِالنَّهَارِ فِيْ مَصَالِحِ الْخَلْقِ وَالْعِيَالِ
وَفِي اللَّيْلِ فِيْ خِدْمَةِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْخَلْوَةِ مَعَهٗ هٰكَذَا الْمُلُوْكُ يَكُوْنُ
بِالنَّهَارِ مَعَ الْغِلْمَانِ وَالْحَوَاشِيْ يَقْضُوْنَ
حَوَائِجَ النَّاسِ فَإِذَا جَاءَهُمُ اللَّيْلُ يَخْلُوْنَ
بِوُزَرَائِهِمْ وَخَوَاصِّهِمْ إِسْمَعُوْا رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا أَقُوْلُ بِأَسْمَاعِ قُلُوْبِكُمْ
وَاحْفَظُوْهُ وَاعْمَلُوْا بِهٖ مَا أَنْطِقُ إِلَّا
بِالْحَقِّ مِنَ الْحَقِّ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِصِفَةِ
طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَصِفُهَا حَتّٰى

اس حیثیت سے کہ تم نے گو گے کہ تمہیں علم وفہم بھی نہ ہوگی۔ نفس
مخلوق کے لیے خدا سے حجاب بنا ہوا ہے۔ پس جب وہ نفس
درمیان سے اٹھ جائے گا حجاب زائل ہو جائے گا اور اسی
غرض سے ابو یزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا میں نے خواب میں
اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا پس عرض کیا اے بار خدا تیری
طرف پہنچنے کا طریقہ کیا ہے ارشاد باری ہوا اپنے نفس کو چھوڑ
دے اور آ جا۔ پس میں نفس سے ایسے علیحدہ ہو گیا جیسے!
سانپ اپنی کینچلی سے اس واقعہ میں خدا تعالیٰ نے صرف
نفس سے جدا ہونے کا ہی تعین کیا اور اسی کے چھوڑنے کا
حکم اس لیے سنا دیا کہ دنیا اور ماسوائے اللہ فی الجملہ نفس کے
تابع ہیں۔ دنیا نفس کے لیے ہے اور اسی کی محبوب
اور آخرت بھی اسی کی ہے۔ بہ تحقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا
اور جنت میں ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کی نفس خواہش کریں گے
اور آنکھیں اس سے لذت پائیں گی۔

اور آپ نے بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ
ابرار دن میں خلق اور بال بچوں کی مصلحتوں میں مشغول!
رہتے ہیں اور رات میں رب تعالیٰ کی خدمت اور
اس کے ساتھ خلوت و تنہائی میں اسی طرح سے بادشاہ دن
بھر غلاموں اور خدمت گاروں اور آدمیوں کی حاجت روائی
میں رہتے ہیں پس جب رات آجاتی ہے تو اپنے وزیروں
اور مخصوص لوگوں سے خلوت کرتے ہیں۔ خدا تم پر رحم کرے
میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو قلب کے کانوں سے سنو اور اس کو یاد کرو
اور اس پر عمل کرو۔ میں حق ہی کہتا ہوں اور حق کی جانب
ہی سے کہتا ہوں اور جو کچھ بھی کہتا ہوں۔ حق تعالیٰ
کے راستہ کی کیفیت جانتا ہوں تا کہ تم

بَلَائِیْ فَلْیَتَّخِذْ اِلٰهًا سِوَائِیْ اِقْنَعُوْا بِهٖ دُوْنَ غَیْرِهٖ وَالْمُقَدَّرُ کَائِنٌ لَکُمْ وَعَلَیْکُمْ حَقِّقُوا الْاِسْلَامَ حَتّٰی تَصِلُوْا اِلَی الْاِیْمَانِ ثُمَّ حَقِّقُوا الْاِیْمَانَ حَتّٰی تَصِلُوْا اِلَی الْاِیْقَانِ فَحِیْنَئِذٍ تَرَوْنَ مَا لَمْ تَرَوْهُ مِنْ قَبْلُ الْیَقِیْنُ یُرِیْکُمُ الْاَشْیَآءَ کَمَا هِیَ عَلٰی صُوْرَتِهَا یَصِیْرُ الْخَبَرُ مُعَایَنَةً هُوَ یُوْقِفُ الْقَلْبَ عَلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ یُرِیْهِ الْاَشْیَآءَ مِنْهُ اِذَا وَقَفَ الْقَلْبُ عَلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ اِلَیْهِ یَدُ الْکَرَامَةِ فَتَکَرَّمَتْ عَلَیْهِ فَیَصِیْرُ کَرِیْمًا مُّؤْثِرًا یَتَکَرَّمُ عَلَی الْخَلْقِ وَلَا یَبْخَلُ عَلَیْهِمْ بِشَیْءٍ اَلْقَلْبُ الصَّحِیْحُ الَّذِیْ صَلَحَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کَرِیْمٌ وَالسِّرُّ الَّذِیْ قَدْ صَفَا عَنِ الْکَدَرِ کَرِیْمٌ وَ کَیْفَ لَا یَکُوْنَانِ کَذٰلِکَ وَقَدْ تَکَرَّمَ عَلَیْهِمَا اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ.

یَا قَوْمُ عَلَیْکُمْ بِالْکَرَمِ وَالْاِیْثَارِ فِیْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فِیْ مَعْصِیَتِهٖ کُلُّ نِعْمَةٍ تُصْرَفُ فِی الْمَعْصِیَةِ هِیَ مُعْرِضَةٌ لِّلزَّوَالِ تَشَاغَلُوْا بِالْاِکْتِسَابِ مَعَ مُلَازَمَةِ الطَّاعَةِ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ فَتَجْتَمِعُ هُمُوْمُکُمْ بِهٖ وَ مَعَهٗ لَا بِغَیْرِهٖ وَلَا مَعَ غَیْرِهٖ فَحِیْنَئِذٍ یَصِیْرُ اَکْلُکُمْ مِنْ طَبَقِ فَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ

صبر نہ کرے پس اس کو چاہیئے کہ وہ میرے سوا دوسرا معبود بنا لے تم اسی پر قناعت کرو غیر اللہ کو چھوڑ دو سوا و مقدر جو کچھ بھی نفع و نقصان والا ہے یقیناً ہونے والا ہے۔ تم اسلام میں راسخ الاعتقاد ہو جاؤ تاکہ تم ایمان تک پہنچ سکو پھر ایمان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو تاکہ تم درجۂ یقین تک پہنچ جاؤ پس اس وقت تمہیں وہ چیزیں نظر آنے لگیں گی جو اس سے قبل تم نے دیکھی بھی نہ ہوں گی۔ تم کو تمام اشیا ان کی حقیقی صورتوں پر ملاحظہ کرا دے گا خبر معائنہ بن جائے گی۔ وہ یقین قلب کو حق عزوجل کے حضور میں لے جا کر کھڑا کر دے گا اور سب چیزوں کو اسی کی طرف سے دکھائے گا پھر جب قلب حق عزوجل کے دروازہ پر کھڑا ہو جائے گا تو ید کرامت اس قلب کی طرف بڑھ کر اس پر کرم فرمائے گا۔ پس یہ خود کریم و صاحب ایثار بنا دیا جائے گا مخلوق پر کرم کرے گا اور کسی چیز سے ان پر بخل نہ کرے گا۔ وہ قلب صحیح جو اللہ کے قابل بن جاتا ہے کرم والا ہو جاتا ہے اور ایسے ہی وہ باطن جو کہ کدورت سے صاف ہو جائے اور وہ دونوں کیسے صاحب کرم و کریم نہ ہو جائیں گے حالانکہ ان پر اکرم الاکرمین نے کرم فرمایا ہو گا۔

اے قوم تم طاعت الٰہی میں کرم و ایثار سخاوت و عطا کو لازم پکڑو نہ کہ معصیت الٰہی میں کہ ایسا کرم معرض زوال میں وبال کا باعث ہے۔ تم طاعت الٰہی کو لازم پکڑ کر حلال کمائی میں اس وقت تک مشغول رہو کہ تمہیں قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔ پس تمہارے تمام غم و ہمّ اسی کی معیت میں اسی کے سبب جمع ہو جائیں نہ کہ اس کے غیر کی معیت میں پس اس وقت تم خدا کے طبق فضل و کرم سے!

تَسْلُكُوْهَا مَا اَقْنَعُ مِنْكُمْ بِاَنْ تَقُوْلُوْا لِيْ
اَحْسَنْتَ بَلْ قُوْلُوْا لِيْ بِاَلْسِنَةِ قُلُوْبِكُمْ
اَحْسَنْتَ وَاعْمَلُوْا بِمَا اَقُوْلُ وَاَخْلِصُوْا
فِيْ اَعْمَالِكُمْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
قُلْتُ لَكُمْ اَحْسَنْتُمْ مَتٰى يُصَلِّيْ عَلٰى
نَفْسِكَ وَعَلٰى دُنْيَاكَ وَاُخْرَاكَ وَعَلَى
الْخَلْقِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي
الْجُمْلَةِ الْخَلْقُ حِجَابُ نَفْسِكَ وَنَفْسُكَ
حِجَابُ قَلْبِكَ وَقَلْبُكَ حِجَابُ سِرِّكَ
فَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَرٰى نَفْسَكَ
فَاِنْ تَرَكْتَهُمْ رَاَيْتَهَا تَرَاهَا عَدُوَّةً لِرَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَكَ وَلَا تَزَالُ تُحَارِبُهَا
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَطْمَئِنَّ اِلٰى وَعْدِهٖ وَتَخَافَ مِنْ وَعِيْدِهٖ
تَمْتَثِلُ اَمْرَهٗ وَتَنْتَهِيْ عَنْ نَهْيِهٖ وَ
تُوَافِقُهٗ فِيْ قَدَرِهٖ فَحِيْنَئِذٍ تَزُوْلُ الْحُجُبُ
عَنِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ يَرَيَانِ مَا لَمْ يَرَيَاهُ
مِنْ قَبْلُ يَعْرِفَانِ رَبَّهُمَا عَزَّ وَجَلَّ وَ
يُحِبَّانِهٖ وَلَا يَقِفَانِ مَعَ شَيْءٍ سِوَاهُ
اَلْعَارِفُ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ بَلْ يَقِفُ مَعَ
خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ لَا نَوْمَ لَهٗ وَلَا سِنَةَ لَهٗ
لَا قَيْدَ لَهٗ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَحْبُوْبُ
لَا وُجُوْدَ لَهٗ هُوَ فِيْ وَادِي الْقَدَرِ وَالْعِلْمِ
بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَمْوَاجُ بَحْرِ الْعِلْمِ تَرْفَعُهٗ
وَتَحُطُّهٗ وَتَرْفَعُهٗ اِلَى الْجَوِّ ثُمَّ تَحُطُّهٗ اِلٰى

اس پر چلو۔ میں صرف اسبات پر تم سے قناعت کرنے والا
نہیں ہوں کہ تم میرا وعظ سن کر یہ کہہ دو اَحْسَنْتَ خوب بیان
کیا۔ بلکہ تم اپنے قلب کی زبانوں سے اَحْسَنْتَ کہو اور
میرے کہنے پر عمل کرو۔ اور اپنے عملوں میں اخلاص پیدا کرو یہاں
تک کہ میں جب تم سے عمل یا اخلاص دیکھوں تو میں تم سے کہوں
تم نے بہت خوب کیا تو کب تک اپنے نفس اور دنیا اور آخرت
اور مخلوق اور ماسوائے اللہ پر نماز پڑھتا رہے گا۔ مخلوق تیرے
نفس کا حجاب ہے اور تیرا نفس تیرے قلب کا حجاب اور تیرا
قلب تیرے باطن کا حجاب جب تک تو مخلوق کا ساتھی رہے
گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا پس اگر تو مخلوق کو چھوڑ دے گا تو
تو اپنے نفس کو دیکھنے لگے گا وہ تجھے تیرے رب تعالیٰ کا اور تیرا
دشمن نظر آئے گا اور تو نفس سے ہمیشہ لڑتا رہے گا یہاں تک کہ نفس
پروردگار کے ساتھ قرار پکڑ لے گا اور اس کے وعدے سے مطمئن ہو
جائے گا اور اس کی وعید سے ڈرنے لگے گا امر الٰہی کو بجا لائے گا۔
اور اس کی نہی سے باز رہے گا اور تقدیر الٰہی سے موافقت کرنے
لگے گا پس اس وقت تیرے قلب و باطن سے حجاب اٹھ جائیں
گے اور تجھے ان کے ذریعہ سے وہ چیزیں نظر آنے لگیں گی جو تو
نے پہلے سے نہ دیکھی تھیں۔ وہ دونوں خدا کو پہچان لیں گے۔ اور
اس کو محبوب رکھیں گے اور غیر خدا کے ساتھ قرار نہ لیں گے۔
عارف باللہ کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا وہ تو ہر چیز کے پیدا کرنے والے
کے ہی ساتھ قرار پکڑتا ہے نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ اور نہ اس کو رب تعالیٰ
سے کوئی روک سکتا ہے اور محبوب کے لیے تو کوئی وجود ہی نہیں ہے وہ تو
تقدیر و علم الٰہی کے جنگل میں پھرتا رہتا ہے۔ علم کے دریا کی موجیں
اس کو چڑھاتی گراتی رہتی ہیں۔ کبھی اس کو عالم بالا
کی طرف اونچا کرتی ہیں۔ اور کبھی زمین پر!!!

التُّخُومِ وَهُوَ غَائِبٌ مَبْهُوتٌ لَا يَعْقِلُ أَصَمُّ أَبْكَمُ لَا يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَرَى غَيْرَهُ وَهُوَ مَيِّتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ إِذَا أَرَادَ أَوْجَدَهُ هُمْ أَبَدًا فِي سُرَادِقِ الْقُرْبِ فَإِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ الْحُكْمِ كَانُوا فِي صَحْنِ الْحُكْمِ إِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ الْخُرُوجِ كَانُوا عَلَى الْبَابِ يَأْخُذُونَ الْقَصَصَ مِنَ الْخَلْقِ يَصِيرُونَ وَسَائِطَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ أَحْوَالُهُمْ وَلٰكِنْ مِنْ حَالٍ مَا يَكْتُمُ۔

گاڑ دیتی ہیں اور وہ غائب اور حیرت زدہ بے سمجھ گونگا بہرا رہتا ہے غیر اللہ کی سنتا ہے اور غیر اللہ پر نظر ڈالتا ہے وہ حضور الٰہی میں مثل مردہ کے رہتا ہے پس جب خدا چاہتا ہے اس کو اٹھاتا ہے اور جب چاہتا موجود کر دیتا ہے اولیاء اللہ ہمیشہ قرب کے سراپردوں میں رہتے ہیں پس جب حکم کی نوبت آتی ہے تو وہ حکم کے صحن میں موجود ہوتے ہیں اور جب نکلنے کی نوبت آتی ہے تو وہ دروازہ پر رہتے ہیں مخلوق کے واقعات معلوم کرتے ہیں اور مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں یہی ان کے حالات ہیں۔ اور لیکن بعض حالات ان کے مخفی بھی رہتے ہیں۔

يَا قَوْمُ أَيْشٍ هٰذَا أَنْتُمْ فِي هَوَسٍ أَنْتُمْ فِي ضِيَاعِ الزَّمَانِ بِلَا شَيْءٍ اِصْبِرُوا مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنْ أَرَدْتَ تَحْقِيقَ الْإِسْلَامِ فَعَلَيْكَ بِالْإِسْتِسْلَامِ وَإِنْ أَرَدْتَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِالْإِنْطِرَاحِ بَيْنَ يَدَيْ قَدَرِهِ وَفِعْلِهِ بِلَا لِمَ وَلَا كَيْفَ فَبِذٰلِكَ تَقْرُبُ مِنْهُ لَا تَشَاءُ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَا يَصْلُحُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ إِذَا كَانَ لَا يَتِمُّ لَكَ مَا تَشَاءُ فَلَا تَشَاءُ لَا تُنَازِعْهُ فِي أَفْعَالِهِ إِذَا أَخَذَ عِرْضَكَ وَمَالَكَ وَعَافِيَتَكَ وَوَلَدَكَ وَكَسَرَ أَغْرَاضَكَ فَتَبَسَّمْ فِي وَجْهِ قَدَرِهِ وَإِرَادَتِهِ وَتَبْدِيلِهِ كُنْ

اے قوم یہ کیا معاملہ ہے تم سراپا ہوس بنے ہوئے ہو۔ تم بے فائدہ زمانہ کو ضائع کر رہے ہو تم حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنو تمہیں دنیا و آخرت کی خوبیاں مل جائیں گی۔ اگر تو حقیقی اسلام حاصل کرنا چاہتا ہے پس تو سر تسلیم جھکا دے راضی برضا رہ اور اگر تیرا ارادہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ہے پس تو اپنے آپ کو اس کے قدر و فعل کے روبرو و بلا چوں و چرا کے ! پیش کر دے اس طریقہ سے تجھے قرب الٰہی حاصل ہو جائے گا تجھ کو کچھ چاہنا کہ ایسا ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے اللہ عزوجل نے فرما دیا ہے اور بغیر مشیت الٰہی کے تم نہیں چاہ سکتے۔ جب کہ معاملہ ایسا ہے کہ تمہارا اپنے ارادہ سے چاہا پورا نہیں ہوتا تو اللہ سے اس کے فعلوں میں تم جھگڑا نہ کرو وہ جب تمہاری آبرو اور تمہارے مال و عافیت اور اولاد کو لے لے اور تمہاری آبروریزی کرے پس تو اس کے قضاء و قدر اور ارادہ اور تبدیلی کے

عَلٰى ذٰلِكَ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَهٗ إِنْ أَرَدْتَ الصَّفَاءَ مَعَهٗ إِنْ أَرَدْتَ وُصُوْلَ قَلْبِكَ إِلَيْهِ وَأَنْتَ فِي الدُّنْيَا اُكْتُمْ حُزْنَكَ وَأَظْهِرْ بِشْرَكَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِيْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ لَا تَشْكُوْا إِلٰى أَحَدٍ فَإِنَّكَ إِنْ شَكَوْتَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَقَطْتَ مِنْ عَيْنِهٖ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا يَزُوْلُ مِنْ عِنْدِكَ مَا شَكَوْتَ مِنْهُ وَلَا تُعْجَبَنَّ بِشَيْءٍ مِّنْ أَعْمَالِكَ فَإِنَّ الْعُجْبَ يُفْسِدُ الْعَمَلَ يُهْلِكُهٗ مَنْ رَّأٰى تَوْفِيْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ انْتَفٰى عَنْهُ الْعُجْبُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْأَعْمَالِ اِجْعَلْ كُلَّ قَصْدِكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهٗ يَجْعَلُ رَحْمَتَهٗ لَكَ وَيُهَيِّءُ لَكَ أَسْبَابَ الْوُصُوْلِ إِلَيْهِ كَيْفَ تَقْدِرُ أَنْ تَجْعَلَ قَصْدَكَ إِلَيْهِ وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِيْ أَقْوَالِكَ وَأَفْعَالِكَ طَالِبُ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ خَائِفٌ مِّنْ ذَمِّهِمْ طَرِيْقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّهَا صِدْقٌ بِلَا كِذْبٍ صِدْقٌ بِلَا ظُهُوْرٍ أَفْعَالُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هُمْ نُوَّابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ خَلْقِهٖ وَخُلَفَاؤُهٗ عَلَيْهِمْ وَجَهَابِذَتُهٗ وَشِحْنَتُهٗ فِيْ أَرْضِهٖ هُمْ مُدَبِّرُوْهَا وَحَوَاشِيْهِ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ أَيْشٍ عَلَيْكَ مِنْهُمْ لَا تُزَاحِمْهُمْ بِنِفَاقِكَ هٰذَا أَمْرٌ لَا يَجِيْءُ بِالتَّحَلِّيْ وَ

روبرو مسکراتا رہ۔ اگر تو قرب الٰہی چاہتا ہے تجھے اس کے ساتھ صفائی مقصود ہے تو اپنے قلب کو اس تک دنیا میں رہ کر پہنچانا چاہتا ہے تو تو ایسی حالت بنا کر اپنے غم کو چھپاتا رہ اور اپنی تازہ روئی ظاہر کرتا رہ آدمیوں سے خندہ پیشانی اخلاق حسنہ کے ساتھ میل جول رکھ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان کے چہرہ پر بشاشت ہوتی ہے اور قلب میں غم تو کسی طرف شکایت نہ لے جا ایسا کرنے سے تو اس کی نظر سے گر جائے گا اور جس امر کا تو نے شکوہ و گلہ کیا ہو گا وہ بھی تجھ سے دور نہ ہو گا۔ اور اپنے عملوں سے کسی عمل پر عجب و غرور نہ کر کیونکہ عجب عمل کو فاسد اور عجب کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے جس شخص کی نظر توفیق الٰہی پر ہوتی ہے اس کا اپنے کسی عمل پر عجب و غرور دور ہو جاتا ہے۔ تو اپنا تمام مقصود اسی کو بنا پس اس حالت میں یقیناً وہ اپنی رحمت تیری طرف متوجہ کرے گا۔ اور اپنی طرف پہنچا دینے کے سبب تیرے لیے مہیا کرے گا جبکہ تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹا ہو گا تو اس بات پر کہاں قدرت رکھے گا کہ تو رب تعالیٰ کو اپنا مقصود کلی بنا سکے مخلوق سے تعریف کا طلب گار رہے اور ان کی برائی سے ڈرنے والا طالب مولا نہیں بن سکتا ہے۔ حق اللہ عزوجل کا راستہ تو سرتا پا سچ ہی سچ ہے اولیاء اللہ کے لیے تو سرتا پا بغیر کذب کے سچائی اور بلا ظہور کے سچائی ہے ان کے فعل ان کے قولوں سے بہت زیادہ ہوتے ہیں وہ مخلوق الٰہی میں خدا کے نائب اور ان پر خلیفہ ہوتے ہیں اور خدا کی زمین میں سردار و کوتوال حفاظت کرنے والے وہ تو اس کے بکار و منصوص بندہ ہوتے ہیں اے منافق تجھ کو ان سے کیا نسبت ان کا تجھ میں کیا نشان ہے تو اپنے نفاق سے ان میں دھنس ان کی صف سے علیحدہ رہ یہ ولایت محض ظاہری ٹیپ ٹاپ اور

التَّمَنِّيْ وَالْقَالِ وَالْقِيْلِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِيْنَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

صرف آرزو و قیل و قال سے نہیں مل سکتی تب ہے قابلیت پیدا کر۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے سچے بندوں میں سے کر دے اور ہم کو دنیا و دین میں نیکیاں عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا تَقْنَعْ مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِالْاِسْمِ وَالتَّزَيِّيْ بِزِيِّهِمْ وَالتَّشَدُّقِ بِكَلَامِهِمْ لَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالَفَتِكَ لِاَفْعَالِهِمْ اَنْتَ كَدِرٌ بِلَا صَفَاءٍ خَلْقٌ بِلَا خَالِقٍ دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ بَاطِلٌ بِلَا حَقِيْقَةٍ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ عَمَلٌ بِلَا اِخْلَاصٍ اِخْلَاصٌ بِلَا اِصَابَةِ السُّنَّةِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَلَا عَمَلًا بِلَا اِخْلَاصٍ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِّنَ الْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوَافِقٍ بِكِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ دَعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ فَلَا جَرَمَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا اِنْ حَصَلَ لَكَ قَبُوْلُ الْخَلْقِ مَعَ كِذْبِكَ فَمَا حَصَلَ لَكَ قَبُوْلُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَالِمُ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ فَلَا تَبَهْرَجْ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ اِلٰى مَا وَرَاءَ الثِّيَابِ

تو محض نام لینے پر اللہ والوں کے حالات جاننے اور ان کے لباس پہن لینے اور ان کا سا کلام کرنے سے اکتفا نہ کر تجھے ایسا کرنا ان کے افعال کی مخالفت کرتے ہوئے فائدہ نہ دے گا۔ تو تو بلا صفائی کے سراپا کدورت اور مخلوق بغیر خالق دنیا بغیر آخرت باطل بلا حقیقت۔ ظاہر بلا باطن قول بلا عمل اور عمل بلا اخلاص اور اخلاص بلا موافقت سنت کے ہے تحقیق اللہ عزوجل ایسے قول کو جس پر عمل نہ ہوا اور ایسے عمل کو جس میں اخلاص نہ ہو قبول نہیں فرماتا ہے۔ کوئی چیز بھی کیوں نہ ہو جو چیز بھی مخالف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوگی مقبول نہ ہوگی۔ تیری یہ بناوٹ بغیر ثبوت کا دعوٰے ہے پس یقیناً اس میں سے تجھے کچھ بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا۔ اگر جھوٹ کے ساتھ تجھے مخلوق کی قبولیت حاصل بھی ہو جائے پس تیرے لیے حق عزوجل کی قبولیت ہرگز حاصل نہ ہوگی وہ تو دلوں کے اندر کی باتیں جاننے والا ہے تو اپنے کھوٹے دام پیش نہ کر کیوں کہ پرکھنے والا دانا و خبردار ہے بے تحقیق اللہ عزوجل تیرے قلب کی طرف نظر کرتا ہے نہ کہ تیری صورت کی طرف وہ تیرے کپڑوں

وَالْجُلُوْدِ وَالْعِظَامِ يَنْظُرُ اِلٰى خَلْوَتِكَ لَا اِلٰى
جَلْوَتِكَ اَمَا تَسْتَحْيِيْ جَعَلْتَ مَنْظَرَ الْخَلْقِ
مُزَيَّنًا وَمَنْظَرَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مُنَجَّسًا
اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَتُبْ مِنْ جَمِيْعِ ذُنُوْبِكَ
وَاَخْلِصْ فِيْ تَوْبَتِكَ تُبْ مِنْ شِرْكِكَ
بِالْخَلْقِ لَا تَعْمَلْ شَيْئًا اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اِنِّيْ اَرَاكَ كُلَّكَ خَطَاءً لَا تَكُ مَعَ النَّفْسِ
وَالْهَوٰى وَالدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ
تُحَرِّدُكَ بَقَّةٌ تُسْخِطُكَ لُقْمَةٌ تَرْضٰى
بِرِضَا نَفْسِكَ وَتَسْخَطُ لِسَخَطِهَا فَاَنْتَ
عَبْدُهَا زِمَامُكَ بِيَدِهَا اَيْنَ اَنْتَ مِنْ
عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْنَ تَحَقَّقَتْ
لَهُمُ الْعُبُوْدِيَّةُ لَهٗ وَالرِّضَا بِاَفْعَالِهٖ
اَلْاٰفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ
كَالْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا بِعَيْنِ الصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ
تَرَكُوا الْاَجْسَادَ لِلْبَلَايَا وَطَارُوْا اِلَى الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ فَهُمْ خِيَمٌ بِلَا رِجَالٍ
اَقْفَاصٌ بِلَا طُيُوْرٍ وَاَرْوَاحُهُمْ عِنْدَهٗ
وَاَجْسَادُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَا مُعْرِضِيْنَ
عَنْ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ يَا مُسْتَوْحِشِيْنَ
مِنْهُ تَقَدَّمُوْا اِلَيَّ حَتّٰى اُصْلِحَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهٗ اَسْاَلُهٗ فِيْكُمْ اٰخُذُ لَكُمُ
الْاَمْنَ مِنْهُ اَتَضَرَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى
يَهَبَ لَكُمْ حُقُوْقَهُ الَّتِيْ لَهٗ عَلَيْكُمْ

اور کھالوں اور ہڈیوں کے اندرونی حالت پر نظر رکھتا ہے وہ تیری
خلوت کو دیکھتا ہے نہ کہ تیری جلوت کو کیا تو اس سے نہیں شرماتا کہ
تو نے خلق کے منظر کو مزین و آراستہ بنا لیا ہے اور منظر حق کو
نجس بنا لیا ہے اگر تو فلاح کا خواہشمند ہے پس تو اپنے تمام گناہوں
سے توبہ کر اور اپنی توبہ میں اخلاص پیدا کر خلق کو شریک خدا بنانے
سے توبہ کر تیرا کوئی عمل خدا کے سوا دوسرے کے لیے نہ ہو میں تو
تجھ کو کل کا کل سراسر یا خطا کار ہی دیکھتا ہوں کیوں کر تو نفس و ہوا
اور دنیا اور شہوتوں اور لذتوں کا ساتھی بنا ہوا ہے ایک مچھر تجھے
غصہ میں ڈالتا ہے اور ایک لقمہ تجھے غضب ناک بنا دیتا ہے
تو نفس کی رضامندی سے راضی ہو جاتا ہے اور اس کی ناراضی سے
ناراض پس تو نفس کا بندہ ہے تیری لگام اسی کے ہاتھ میں ہے
تجھے خدا کے ان مخصوص بندوں سے کیا نسبت جن کے لیے
خدا کی بندگی متحقق ہوتی ہے اور وہ اس کے افعال پر راضی رہتے
ہیں ان پر آفتیں اترتی ہیں اور وہ مثل مضبوط پہاڑوں کے اپنی
جگہ پر قائم رہتے ہیں مصیبتیں ان کی طرف اور ان پر اترتی رہتی ہیں
اور وہ ان پر صبر و موافقت کی نظر سے دیکھتے رہتے ہیں انہوں
نے جسموں کو بلاؤں کے لیے چھوڑ دیا ہے اور وہ اپنے دلوں سے حق
عزوجل کی طرف پرواز کر گئے ہیں پس وہ بغیر آدمیوں کے
خیمہ اور بلا پرندوں کے خالی پنجرہ ہیں ان کی روحیں خدا کے حضور
میں ہیں اور ان کے جسم خدا کے روبرو رہتے اپنے رب سے
روگردانی کرنے والو اور اسے خدا سے وحشت کرنے والو
میری طرف بڑھو تاکہ میں اس کے اور تمہارے درمیان میں اصلاح کردوں
خدا سے تمہارے بارے میں درخواست کروں اس سے تمہارے
لیے امن لے لوں اس کے روبرو میں عاجزی کروں تاکہ
وہ تم کو وہ حق جو اس کے تم پر ہیں ہبہ کر دے۔

اَللّٰهُمَّ رُدَّنَا اِلَيْكَ وَ اَوْقِفْنَا عَلٰى بَابِكَ اجْعَلْنَا لَكَ وَفِيْكَ وَمَعَكَ اِرْضَنَا بِخِدْمَتِكَ اِجْعَلْ اَخْذَنَا وَعَطَاءَنَا لَكَ طَهِّرْ بَوَاطِنَنَا عَنْ غَيْرِكَ لَا تَرَنَا حَيْثُ نَهَيْتَنَا لَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ اَمَرْتَنَا لَا تَجْعَلْ ظَوَاهِرَنَا فِىْ مَعَاصِيْكَ وَ بَوَاطِنَنَا فِى الشِّرْكِ بِكَ خُذْنَا مِنْ نُفُوْسِنَا اِلَيْكَ اِجْعَلْ كُلَّنَا لَكَ اَغْنِيَاءَ بِكَ عَنْ غَيْرِكَ نَبِّهْنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْكَ اَرِدْنَا بِطَاعَتِكَ وَمُنَاجَاتِكَ لَذِّذْ قُلُوْبَنَا وَاَسْرَارَنَا بِقُرْبِكَ اَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ كَمَا اَحَلْتَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَقَرِّبْنَا اِلٰى طَاعَتِكَ كَمَا قَرَّبْتَ بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا اَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا تَكْرَهُهٗ كَمَا اَحَلْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزَلِيْخَا فِىْ مَعْصِيَتِكَ (وَقَالَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) ذَوِّبُوْا نُفُوْسَكُمْ وَاَهْوِيَتَكُمْ وَطِبَاعَكُمْ بِالصَّوْمِ الدَّائِمِ وَالصَّلٰوةِ الدَّائِمَةِ وَالصَّبْرِ الدَّائِمِ اِذَا صَحَّ لِلْعَبْدِ ذَوَبَانُ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ بَقِىَ هُوَ وَمَوْلَاهُ بِلَا مُزَاحَمَةٍ بَقِىَ قَلْبًا وَسِرًّا وَمَوْلٰى سَعَةً بِلَا ضِيْقٍ وَعَافِيَةً بِلَا سُقْمٍ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ وَتَعَلَّمُوْا وَاعْمَلُوْا وَاَخْلِصُوْا.

يَا غُلَامُ تَعَلَّمْ مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ مِنْ

اے اللہ تو ہم کو اپنی طرف لوٹا لے۔ اور تو ہم کو اپنے دروازہ پر کھڑا کرلے تو ہم کو اپنا بنالے اور اپنی خدمت میں لے لے اور اپنی معیت میں رکھ اور اپنی خدمت گاری میں رکھ اور راضی رہ ہمارا لینا اور دینا سب اپنے لیے کرلے۔ ہمارے باطنوں کو اپنے غیر سے پاک کردے جہاں کی کہ تو نے ممانعت فرمادی ہے وہاں تو ہم کو نہ دیکھ اور جہاں حاضر رہنے کا تو نے حکم دیا ہے وہاں سے ہم کو غیر حاضر نہ کر۔ ہمارے ظاہر کو اپنے گناہوں میں اور ہمارے باطن کو شرک میں مبتلا نہ کر۔ ہمارے نفسوں سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے۔ ہم کو از سرتا پا تو اپنا بنا لے تیرے سبب سے تیرے غیر سے ہم غنی ہو جائیں اپنی طرف غفلت کرنے سے ہم کو بیدار کردے ہم سے اپنی طاعت ومناجات کا ارادہ فرما اور اپنے قرب سے ہمارے قلوب و باطن کو لذت دے۔ تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان ایسا حائل ہو جیسا کہ تو آسمان و زمین کے درمیان حائل و فاصل ہے۔ اور ہم کو اپنی طاعت کی طرف ویسا ہی قریب کرلے جیسے کہ تو نے آنکھ کی سیاہی وسپیدی میں نزدیکی کردی ہے تو ہمارے اور اپنے ناپسندیدہ امور کے درمیان میں ویسا ہی حائل ہو جا جیسے کہ تو اپنی معصیت کے متعلق حضرت یوسف اور زلیخا کے درمیان حائل و آڑ بن گیا تھا اے قوم والو تم اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کو دائمی روزہ اور دائمی نماز اور دائمی صبر سے پگھلا ڈالو جب بندہ اپنے نفس و خواہش و طبیعت کو صحیح طور سے پگھلا لیتا ہے تو وہ ہی اور اس کا مولیٰ تعالیٰ بلا مزاحمت غیر سے باقی رہ جاتا ہے قلب و باطن اور مولیٰ اور بغیر تنگی کے وسعت اور بغیر بے چارگی کے عافیت ہی باقی رہ جاتی ہے تم عاقل بنو اور علم سیکھو اور اخلاص کے ساتھ عمل کرو۔

اے غلام تو اول خلق سے بعدہ خالق جل مجدہ سے

الْخَالِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَالَمْ يَعْلَمْ لَابُدَّ مِنَ التَّعَلُّمِ مِنَ الْخَلْقِ اَوَّلًا وَّهُوَ الْحُكْمُ ثُمَّ مِنَ الْخَالِقِ ثَانِيًا وَّهُوَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ عِلْمٌ يَخُصُّ الْقُلُوْبَ سِرٌّ يَخُصُّ الْاَسْرَارَ كَيْفَ تَقْدِرُ تَتَعَلَّمُ شَيْئًا بِلَا اُسْتَاذٍ اَنْتَ فِيْ دَارِ الْحُكْمِ اُطْلُبِ الْعِلْمَ فَاِنَّ طَلَبَهُ فَرِيْضَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔

يَا غُلَامُ اصْحَبْ مَنْ يُّعَاوِنُكَ عَلٰى جِهَادِ نَفْسِكَ لَا مَنْ يُّعَاوِنُهَا عَلَيْكَ اِذَا صَحِبْتَ شَيْخًا جَاهِلًا مُنَافِقًا صَاحِبَ طَبْعٍ وَّهَوًى كَانَ مُعَاوِنًا لَهَا عَلَيْكَ اَلشُّيُوْخُ لَا يُصْحَبُوْنَ لِلدُّنْيَا بَلْ يُصْحَبُوْنَ لِلْاٰخِرَةِ اِذَا كَانَ الشَّيْخُ صَاحِبَ طَبْعٍ وَّهَوًى صُحِبَ لِلدُّنْيَا وَاِذَا كَانَ صَاحِبَ قَلْبٍ صُحِبَ لِلْاٰخِرَةِ وَاِذَا كَانَ صَاحِبَ سِرٍّ صُحِبَ لِلْمَوْلٰى يَا مَنْ تَمَشْيَخَ وَتَصَدَّرَ وَزَاحَمَ الشُّيُوْخَ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ مَا دُمْتَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ فَاَنْتَ صَبِيٌّ ذٰلِكَ طَبْعٌ مَحْضٌ النَّادِرُ مِنْ كُلِّ نَادِرٍ نَفْسٌ تُعْرِضُ عَنِ الدُّنْيَا وَتَتْرُكُهَا اِخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا وَكَوْنُ النَّفْسِ تَطْمَئِنُّ وَتَصِيْرُ قَلْبًا

علم سیکھ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو وہ علم عطا فرما دیتا ہے جس کو یہ جانتا بھی نہ تھا اوّلاً مخلوق سے علم سیکھنا ضروری ہے اور وہ حکم شرعی ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پہ خالق سے اور وہ علم لدنی ہے جو کہ باطن و اسرار کے ساتھ مخصوص ہے اور بغیر استاد کے کسی علم کے حاصل کر لینے پر تو کیسے قادر ہو سکتا ہے تو تو دار الحکم میں ہے علم طلب کر کیوں علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے تم علم کو طلب کرو اگرچہ وہ ملک چین ہی میں ملے۔

اے غلام تو ایسے شخص کی مصاحبت کر جو کہ جہاد نفس پر تیری مدد کرے نہ اس کی جو کہ تیرے مقابل میں نفس کا مددگار بنے۔ جب تو کسی ایسے شخص کی مصاحبت کرے گا جو کہ جاہل و منافق ہے اور پیرو نفس و طبیعت ہے تو وہ تیرے مقابل میں نفس کا مددگار ہو گا۔ مشائخ کی صحبت دنیا کے لیے اختیار نہیں کی جاتی ہے بلکہ ان کی مصاحبت سے مقصود آخرت ہوتی ہے۔ جب کوئی شیخ پیرو خواہش و طبیعت ہو گا تو اس کی مصاحبت دنیا کے لیے کی جائے گی اور جب وہ صاحب قلب ہو گا تو اس کی مصاحبت آخرت کے واسطے کی جائے گی اور جب کہ وہ صاحب باطن ہو گا تو اس کی مصاحبت مولیٰ تعالیٰ کے لیے اختیار کی جائے گی اے جبر سے مشیخت و صدارت کے دعویدار اور مخلص و سچے مشائخوں کے حال میں گھسنے والے جب تک کہ تو اپنے نفس و خواہش کی پیروی میں دنیا کو طلب کرتا ہے کہ پس تو ایک بچہ ہے محض ایک طبیعت ہے بہت ہی کم یاب ایسا نفس ہو گا جو کہ دنیا سے اعراض کرے اور دنیا کو اختیار سے بغیر اضطرار کے چھوڑ دے۔ آیا نفس مطمئن ہو کر شکل قلب کی ہو سکتا ہے

نَادِرٌ مِنْ كُلِّ نَادِرٍ بَعِيْدٌ مِنْ كُلِّ بَعِيْدٍ إِنَّمَا يَصِحُّ فِي حَقِّهَا إِذَا عَمِيَتْ عَنِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى. كُلَّمَا قَرُبَ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ كَثُرَ خَطَرُهٗ وَاشْتَدَّ خَوْفُهٗ وَلِهٰذَا أَخْطَرُ النَّاسِ مِنَ الْمَلِكِ وَزِيْرُهٗ لِأَنَّهٗ أَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ فَحِيْنَئِذٍ هُوَ عَلٰى خَطَرٍ اَلْقَوْمُ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ لَا يَسْكُنُ خَوْفُهُمْ حَتّٰى يَلْقَوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اشْتَدَّ خَوْفُهٗ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْرَفُكُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّكُمْ لَهٗ خَوْفًا اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْتَبِرُ أَوْلِيَاءَهٗ لِيُصَفِّيَهُمْ فَهُمْ أَبَدًا عَلٰى قَدَمِ الْخَوْفِ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ يَخَافُوْنَ وَإِنْ كَانَ حَالُهُمْ أَلْأَمْنَ يَنْزَعِجُوْنَ وَإِنْ كَانُوْا أُعْطُوا السُّكُوْنَ يُنَاقِشُوْنَ أَنْفُسَهُمْ عَلٰى ذَرَّةٍ وَخَرْدَلَةٍ وَلَفْتَةٍ وَأَدْنٰى غَفْلَةٍ كُلَّمَا أَسْكَنَهُمْ طَارُوْا كُلَّمَا أَغْنَاهُمْ افْتَقَرُوْا كُلَّمَا أَمِنَهُمْ خَافُوْا كُلَّمَا أَعْطَاهُمْ امْتَنَعُوْا كُلَّمَا أَضْحَكَهُمْ بَكَوْا كُلَّمَا فَرَّحَهُمْ حَزِنُوْا يَخَافُوْنَ مِنْ تَقَلُّبِ الْأَغْيَارِ وَسُوْءِ الْعَاقِبَةِ قَدْ عَلِمُوْا أَنَّ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ

ایسا ہونا تو بہت ہی نادر اور دور از دور ہے۔ پر تو نفس کے حق میں جبھی درست ہو سکتا ہے جب کہ وہ دنیا، اور آخرت اور ماسوے اللہ سب سے اندھا ہو جائے گا جب کوئی بندہ اپنے رب عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور اس کا خوف بے حد زیادہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے وزیر بادشاہ سے بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ وہ بادشاہ سے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ کوئی مومن خدا تک بغیر اخلاص کے پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس مرتبہ پر پہنچ کر وہ بڑے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اولیاء کرام بڑے خطروں میں رہتے ہیں ان کے خوف کو جب تک کہ وہ اپنے رب عزوجل سے ملاقات نہ کر لیں سکون ہی نہیں ہوتا جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا اس کا خوف زیادہ بڑھ گیا اور اسی واسطے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ کو تم میں سب سے زیادہ پہچاننے والا اور تم سب سے اس سے زیادہ خوف کرنے والا ہوں حق عزوجل اپنے اولیاء کو جانچتا رہتا ہے تاکہ ان کو صاف بنا دے پس وہ ہمیشہ خوف کے قدم پر کھڑے رہتے ہیں تغیر و تبدل سے ڈرتے رہتے ہیں اگر ان کی حالت میں امن پایا جاتا ہو اگرچہ ان کو سکون عطا فرما دیا جاوے۔ وہ مضطرب ہی رہتے ہیں وہ اپنے نفسوں سے ایک ذرہ اور ایک رائی کے دانہ اور غیر کی طرف ادنیٰ توجہ اور غفلت پر جھگڑتے رہتے ہیں جب جس قدر ان کو سکون ملتا ہے اسی قدر وہ اور اڑتے ہیں جس قدر ان کو غنا عطا ہوتی ہے اتنے ہی حاجتمند ہوتے ہیں خدا سے ان کی حاجت بڑھ جاتی ہے جس قدر ان کو امن عطا ہوتا ہے اتنے زیادہ خوفناک ہوتے ہیں ان پر جس قدر عطاء الٰہی ہوتی ہے رکتے ہیں وہ جس قدر ان کو ہنساتا ہے وہ روتے ہیں جس قدر وہ ان کو فرحت دیتا ہے وہ غمناک ہوتے ہیں وہ دوسروں کی طرح حالت کے پلٹ جانے اور انجام کار کے خراب ہو جانے سے ڈرتے رہتے ہیں انہوں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ رب عزوجل سے کس فعل سے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ وَ
أَنْتَ يَا غَافِلُ تُبَارِزُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْمَعْصِيَةِ وَالْمُخَالَفَةِ ثُمَّ تَأْمَنُهُ
عَنْ قَرِيْبٍ يَنْقَلِبُ أَمْنُكَ خَوْفًا وَسَعَتُكَ
ضِيْقًا وَعَافِيَتُكَ مَرَضًا وَعِزُّكَ ذُلًّا وَرَفْعُكَ
وَضْعًا وَغِنَاكَ فَقْرًا اِعْلَمْ أَنَّ أَمْنَكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ عَلٰى قَدْرِ خَوْفِكَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا
وَخَوْفُكَ فِي الْاٰخِرَةِ عَلٰى قَدْرِ أَمْنِكَ
فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنَّكُمْ غَائِصُوْنَ فِي
بَحْرِ الدُّنْيَا سَاكِنُوْنَ فِي قَعْرِ بِئْرِ
الْغَفْلَةِ فَلَا جَرَمَ عَيْشُكُمْ كَعَيْشِ
الْبَهَائِمِ لَا تَعْرِفُوْنَ سِوَى الْأَكْلِ
وَالشُّرْبِ وَالنِّكَاحِ وَالنَّوْمِ أَحْوَالُكُمْ
ظَاهِرَةٌ عِنْدَ أَرْبَابِ الْقُلُوْبِ الْحِرْصُ
عَلَى الدُّنْيَا وَجَمْعِهَا وَطَلَبِ الْأَرْزَاقِ
قَدْ حَجَبَكُمْ عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَعَنْ بَابِهِ يَا مَنْ قَدْ تَمَكَّنَ
حِرْصُهُ لَوِ اجْتَمَعَ أَنْتَ وَأَهْلُ
الْأَرْضِ عَلٰى أَنْ يَجْلِبَ لَكَ شَيْئًا
لَمْ يُقْسَمْ لَكَ لَمْ تَقْدِرْ فَكُفَّ عَنْكَ
الْحِرْصَ عَلٰى طَلَبِ مَا قَدْ قُسِمَ
لَكَ وَطَلَبِ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ
كَيْفَ يَحْسُنُ لِعَاقِلٍ أَنْ يُضَيِّعَ
زَمَانَهُ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَخْرِجْ

سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سوال کیے جائیں گے ان سے باز پرس ہوگی اور تو تو اسے غافل حق عزوجل سے گناہ و مخالفت کر کے لڑتا رہتا ہے اور پھر نڈر رہتا ہے عنقریب تیرا امن خوف سے اور تیری وسعت تنگی سے اور تیری عافیت بیماری سے اور تیری عزت ذلت سے اور تیری بلندی پستی سے اور تیری امیری محتاجی سے بدل جائے گی۔ تو بہ تحقیق اس بات کو جان لے کہ قیامت کے دن تجھے امن واماں عذاب الٰہی سے بمقدار تیرے خوف دنیوی کے ہوگا جتنا تو یہاں ڈرا ہے اتنا وہاں نڈر ہوگا اور تیرا خوف آخرت میں بمقدار تیرے امن دنیوی کے ہوگا۔ لیکن تم تو دنیا کے دریا میں غوطہ زن اور غفلت کے کنویں کی تہ میں ساکن ہو اسی وجہ سے تمہارا عیش چوپایوں کا سا عیش بنا ہوا ہے تم تو کھانے پینے اور نکاح اور سونے کے سوا کسی بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ تمہاری حالتیں اہل دل اولیاء اللہ پر ظاہر ہیں۔ تم کو دنیا اور اس کے جمع کرنے کی حرص اور طلبی رزق کی ہوس نے اللہ عزوجل کے راستہ اور اس کی آستان بوسی سے روک رکھا ہے اے وہ شخص جس کو اس کی حرص نے قدرا کر دیا ہے اگر تو تمام زمین والے اس پر جمع ہو جائیں کہ تیری طرف ایسی چیز کو کھینچ لائیں جو کہ تیرے مقسوم میں نہیں ہے تو اس پر قدرت نہیں رکھتے تو مقسوم اور غیر مقسوم کی طلب پر حرص کرنے کو چھوڑ دے۔ عقلمند کے لیے یہ امر کیوں کر بہتر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کو ایسے امر میں ضائع کرے کہ جس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے۔ تو اپنے قلب سے

الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَا تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ وَالنَّفْعِ فِي الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ فِي الْحَمْدِ وَالذَّمِّ فِي الْإِكْرَامِ وَالْإِهَانَةِ فِي الْإِقْبَالِ وَالْإِدْبَارِ وَاعْتَقِدْ أَنَّ الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ بِيَدِهٖ يُجْرِيهِمَا عَلٰى أَيْدِي الْخَلْقِ فَإِذَا تَحَقَّقْتَ صِرْتَ سَفِيْرًا بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اٰخِذًا بِأَيْدِيْهِمْ إِلٰى بَابِهٖ تَرَاهُمْ كَأَنَّهُمْ مَعْدُوْمُوْنَ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْكَ تَرَى الْعُصَاةَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنِ الْجُنُوْنِ وَالْجَهْلِ فَتُدَاوِيْهِمْ وَ تَطِبُّهُمْ وَتَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ وَ جَهْلِهِمْ اَلطَّائِعُوْنَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَ جَلَّ هُمُ الْعُلَمَاءُ الْعُقَّلُ وَالْعَاصُوْنَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ هُمُ الْجُهَّالُ الْمَجَانِيْنُ اَلْعَاصِيْ جَهِلَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَعَصَاهُ وَتَابَعَ شَيْطَانَهٗ وَوَافَقَهٗ فَلَوْ لَمْ يَجْهَلْ لَمَا عَصٰى لَوْ عَرَفَ نَفْسَهٗ وَعَلِمَ أَنَّهَا تَأْمُرُهٗ بِالسُّوْءِ لَمَا وَافَقَهَا كَمْ أُحَذِّرُكَ مِنْ إِبْلِيْسَ وَأَعْوَانِهٖ وَأَنْتَ تَصْحَبُهٗ وَتَقْبَلُ مِنْهُ أَعْوَانُهُ النَّفْسُ وَالدُّنْيَا وَالْهَوٰى وَالطَّبْعُ وَأَقْرَانُ السُّوْءِ إِحْذَرِ الْجَمِيْعَ فَإِنَّ كُلَّهُمْ أَعْدَاؤُكَ وَلَيْسَ لَكَ

کلیتاً مخلوق کو نکال ڈال نفع اور نقصان دینے اور لینے تعریف اور بُرائی عزت ودولت اقبال وادبار میں مخلوق کی طرف نظر نہ کر۔ اور اس بات کا معتقد ہو جا کہ نقصان و نفع سب خدا ہی کی طرف سے ہے اور بھلائی بُرائی سب اس کے قبضہ میں ہے وہ ان دونوں کو مخلوق کے ہاتھوں پر چلاتا ہے۔ جب یہ حالت متحقق ہو جائے گی تو تو مخلوق و خالق کے درمیان سفیر اور مخلوق کے ہاتھوں کو پکڑ کر آستانہ الٰہی کی طرف لے جانے والا ہو جائے گا۔ تو ان کو گویا باعتبار اپنی نسبت کے معدوم ومفقود جاننے لگے گا۔ خدا کے نافرمانوں کو تو جنہیں جہالت کی آنکھ سے دیکھے گا پس تو ان کا علاج ومعالجہ کرنے لگے گا اور ان کی تکلیف دہی اور جہالت پر صابر بن جائے گا۔ اپنے پروردگار جل جلالہ کے فرمان بردار عالم اہل عقل ہی ہیں اور نافرمان گناہ گار جاہل ومجنون گناہ گار نے اپنے پروردگار کو نہ جانا پس اس کی نافرمانی کی اور اپنے شیطان کی پیروی وموافقت۔ اگر وہ خدا سے جاہل نہ ہوتا ہرگز اس کی نافرمانی نہ کرتا۔ اگر وہ اپنے نفس سے واقف ہوتا اور یہ جانتا ہوتا کہ وہ بُرائی کا حکم دیتا ہے تو کبھی نفس کی موافقت نہ کرتا میں تجھے کس قدر شیطان اور اس کے مددگاروں سے ڈراتا رہتا ہوں لیکن تو اس کو مصاحب بنائے ہوئے ہے اور اسی کی بات کو قبول کرتا رہتا ہے شیطان کے مددگار نفس اور دنیا اور خواہشات اور طبیعت اور بُرے ہم نشین ہیں تو ان سب سے پرہیز کر کیونکہ یہ سب تیرے دشمن ہیں اور تیرا محب خدا کے

مُحِبٌّ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهٗ
يُرِيْدُكَ لَكَ وَغَيْرُهٗ يُرِيْدُكَ لَهٗ
إِذَا فَقَدْتَ نَفْسَكَ فِيْ حَالِ خَلْوَتِكَ
وَطَلَبْتَهَا مَعَ الطَّالِبِيْنَ حِيْنَئِذٍ
صَارَتْ خَلْوَتُكَ أُنْسًا بِالْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ مَعَ الدُّنْيَا
وَقَلْبَكَ مَعَ الْأُخْرٰى وَ سِرَّكَ
مَعَ الْمَوْلٰى حِيْنَئِذٍ صَارَتْ خَلْوَتُكَ
أُنْسًا بِاللّٰهِ وَأَمَّا مَعَ وُجُوْدِهَا
وَوُجُوْدِ غَيْرِهَا مِنَ الْأَنْفُسِ
لَا يَكُوْنُ لَكَ خَلْوَةٌ اَلْخَلْوَةُ مَعَهٗ
إِنَّمَا تَكُوْنُ مَعَ الْوَحْدَةِ مِنْ غَيْرِهٖ
إِنَّمَا تَجِدُهٗ بَعْدَ بُغْضِ غَيْرِهٖ
مَتٰى تَصْفُوْ حَتّٰى تَرَى الصَّفَا وَأَهْلَهٗ
مَتٰى تَصْدُقُ حَتّٰى تَرَى الصِّدْقَ وَ
أَهْلَهٗ مَتٰى تُخْلِصُ حَتّٰى تَرٰى بَابَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَهْلَهٗ إِذَا حَقَّقْتَ
حَالَكَ رَأَيْتَ رِجَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ إِذَا رَأَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ رَأَيْتَ
خَدَمَهٗ وُقُوْفًا هُنَاكَ بَابَ الْمَلِكِ
مَا رَأَيْتَهٗ مَا لَمَحْتَهٗ كَيْفَ تَرٰى
غِلْمَانَهٗ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَرَى الْبَابَ
فَحِيْنَئِذٍ تَرَى الْغِلْمَانَ لَا كَلَامَ
حَتّٰى تَرَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ
تَرٰى صِدْقًا وَقَدْ رَأَيْتَ هُنَالِكَ

سوا کوئی بھی نہیں ہے کیوں کر وہ تجھ کو صرف تیرے نفع کے لیے ہی چاہتا ہے اور دوسرے تجھے اپنے لیے چاہتے ہیں۔ جب تو اپنے نفس کو اپنی خلوت و تنہائی کی حالت میں مفقود کر دے گا دوسرے طلب گاروں کے ساتھ میں ہو کر اس کو طلب کرے گا اس وقت تیری تنہائی و خلوت خدا کے ساتھ مانوس بن جائے گی۔ جب تو اپنے نفس کو دنیا کے ساتھ اور اپنے قلب کو آخرت کے ساتھ اور اپنے باطن کو مولیٰ تعالیٰ کے ساتھ چھوڑ دے گا پس اس وقت تیری خلوت انس بحق بن جائے گی۔ لیکن جب تک تیرے نزدیک نفس اور اغیار کا وجود رہے گا تجھے خلوت حاصل نہ ہو گی تیری خلوت نشینی بے کار ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی معیت میں خلوت جب ہو سکتی ہے جب غیر اللہ سے کلیتہً انقطاع ہو۔ اس کو تو جب ہی پا سکتا ہے جب کہ اس کے غیر کو تو دشمن بنا لے تجھے صفائی جب ہی مل سکتی ہے جب کہ تو صفائی و اہل صفا پر توجہ کرے۔ تو مخلص جب ہی بن سکتا ہے۔ جب کہ تو آستانہ الٰہی کو دیکھے اور اہل اللہ کے ساتھ رہے جب تو اپنی حقیقتاً ایسی حالت بنا لے گا تو تو مردان خدا کو دیکھ سکے گا جب تو بادشاہ کے دروازہ پر پہنچ جائے گا اس وقت اس کے نوکر چاکر وہاں کھڑے ہوئے تجھے نظر آئیں گے تو نے بادشاہ کے دروازہ کو بھٹو کا ہی نہیں ہے اس کو دیکھا ہے پھر تو کیسے اس کے نوکر چاکر کو دیکھ سکتا ہے۔ تیرے کلام کا اعتبار نہیں جب تک کہ تو اس کے دروازہ کو نہ دیکھ لے اسی وقت تجھ کو اس کے غلام نظر آئیں گے۔ تیرا کلام معتبر ہی نہیں جب تک کہ تو اللہ عزوجل کو نہ دیکھے اسی وقت تو سچائی دیکھ سکے گا۔ وہیں تجھے معلوم ہو سکے گا۔ کہ

الصِّدْقَ يَحْمِلُكَ وَيُقَدِّمُكَ وَيُوقِظُكَ
وَالْكِذْبُ يَرُدُّكَ وَيُنَوِّمُكَ كُنْ
مَعَ الصَّادِقِيْنَ حَتّٰى تُعَامَلَ بِمَا
عُوْمِلُوْا بِهٖ اُصْدُقْ فِيْ اَقْوَالِكَ
وَاَفْعَالِكَ وَاصْبِرْ فِيْ جَمِيْعِ
اَحْوَالِكَ اَلصِّدْقُ هُوَ التَّوْحِيْدُ وَ
الْاِخْلَاصُ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ حَقِيْقَةُ التَّوَكُّلِ قَطْعُ الْاَسْبَابِ
وَالْاَرْبَابِ وَالْخُرُوْجِ مِنْ حَوْلِكَ
وَقُوَّتِكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ
اِنْ اَرَدْتَ الْاِتِّصَالَ بِهٖ فَاقْطَعْ
كُلَّ مَوْصُوْلٍ غَيْرِهٖ وَاَعْرِضْ عَنْكَ
وَعَنْهُمْ اَعْرِضْ عَنِ الْمُحْدَثِ حَتّٰى
تَصِلَ اِلَى الْمُحْدِثِ مَادُمْتَ مَعَكَ
وَمَعَهُمْ لَا تُفْلِحُ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا يَحْتَمِلُ الزَّحْمَةَ مِنْ كُلِّ
اَلْفِ اَلْفٍ مِّنْكُمْ اِلَى انْقِطَاعِ النَّفَسِ
وَاحِدٌ يَّعْقِلُ مَا اَقُوْلُ وَيَعْمَلُ
بِهٖ وَبَاقِيْكُمْ يَدْخُلُوْنَ فِيْ عِمَارَةٍ
وَيَتَبَرَّكُوْنَ بِحُضُوْرِهِمْ مَعَهٗ
اِنِّيْ اَرْجُوْا لَكُمُ الْخَيْرَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
فَاِذَا نَسِيَ سِجْنَهٗ جَاءَهُ الْفَرَجُ
اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِيْ سِجْنٍ وَالْعَارِفُوْنَ
فِيْ سُكْرٍ فَهُمْ غَائِبُوْنَ عَنِ السِّجْنِ

سچائی تجھے اٹھائے گی اور آگے بڑھائے گی اور تجھے بیدار
بنا دے گی اور جھوٹ تجھ کو واپس کر دے گا۔ اور تجھے غافل
بنا دے گا۔ تو سچے لوگوں کی معیت اختیار کر تا کہ تیرے ساتھ
بھی انہیں جیسا معاملہ کیا جائے۔ تو اپنے اقوال و افعال میں
سچائی اختیار کر اور اپنی تمام حالتوں میں صابر بنا رہ۔ سچائی
کیا ہے خدا کا ایک جاننا۔ اور اخلاص اور اللہ پر توکل کرنا
توکل کی حقیقت سببوں اور دوستوں و ارباب سے قطع
تعلق کر لینا۔ اور قلب و باطن کی حیثیت سے اپنی قوت
و طاقت سے علیحدہ و دور ہو جانا ہے۔ اگر تو اپنا اتصال
خدا کے ساتھ چاہتا ہے تو ہر ملاقاتی سے جو کہ ماسوے اللہ
ہے قطع تعلق کر لے اور اپنے سے اور ان سب سے
روگردانی کر لے۔ تو تمام حادث چیزوں سے روگردانی
کر لے تاکہ تو ان کے موجد کی طرف پہنچ جائے۔
جب تک کہ تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا
فوز و فلاح نہ پاسکے گا۔ قرب الٰہی ازدحام و اجتماع کو برداشت
نہیں کر سکتا۔ وہ تو یگانگت کو چاہتا ہے۔ تم میں سے لاکھوں
کروڑوں میں سے آخر دم تک ایک آدھ آدمی ہی ہو گا۔
جو کہ میری بات کو سمجھے گا۔ اور اس پر عمل کرے گا۔ اور
باقی تم لوگ تو عمارت میں محض برکت لینے کے لیے
حاضری دیتے ہو۔ میں تو تمہارے لیے دارین کی
بھلائی کا امیدوار ہوں۔ دنیا مسلمان کے لیے
قید خانہ ہے۔ پس جب وہ اپنے قید خانہ
کو بھول جائے گا تب اس کو کشادگی ملے گی۔
مسلمان قید خانہ میں ہیں اور عارف باللہ مستی و
مدہوشی میں پس وہ قید خانہ سے غائب ہیں۔

قَدْ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابَ الشَّوْقِ إِلَيْهِ شَرَابَ الْأُنْسِ بِهٖ وَشَرَابَ الطَّلَبِ لَهٗ شَرَابَ الْغَفْلَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْيَقْظَةِ بِهٖ سَقَاهُمْ هٰذِهِ الْأَشْرِبَةَ فَصَحَوْا عَنِ الْخَلْقِ وَأَفَاقُوْا بِهٖ وَمَعَهٗ غَابُوْا عَنِ السِّجْنِ وَالْمَسْجُوْنِيْنَ قَدْ عُجِّلَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا نَارُهُمْ وَجَنَّتُهُمْ اَلْمُنَازَعَةُ نَارُهُمْ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ جَنَّتُهُمْ اَلْغَفْلَةُ نَارُهُمْ وَالْيَقْظَةُ جَنَّتُهُمْ اَلْقِيَامَةُ فِيْ حَقِّ الْعَوَامِّ الْمُحَاسَبَةُ وَفِيْ حَقِّ الْخَوَاصِّ الْمُعَايَنَةُ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَقَامُوا الْقِيَامَةَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا بَكَوْا قَبْلَ الضَّرْبِ فَنَفَعَهُمُ الْبُكَاءُ وَقْتَ حُضُوْرِ الضَّرْبِ رُوِيَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ أَوْقَفَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِيْ يَا سُفْيَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بَكَيْتَ ذٰلِكَ الْبُكَاءَ كُلَّهٗ مِنْ خَوْفِيْ أَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنِّيْ أُهْجُرْ طَبْعَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَلَا تَرْكُنْ إِلَيْهِمْ إِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَقْرَانِ السُّوْءِ عَدَاوَةً وَلَا تُصَادِقْهُمْ حَتّٰى يُوَافِقُوْكَ فِيْ حَالِكَ التَّوْبَةُ قَلْبُ دَوْلَةِ مَنْ تَابَ وَلَمْ يُغَيِّرْ

ان کو ان کے رب نے اپنے شوق کی شراب اپنے انس اور طلب کی شراب اور خلق سے غفلت اور اپنے ساتھ بیداری کی شراب پلادی ہے جب رب تعالیٰ نے ان کو یہ شرابیں پلادیں پس وہ مخلوق سے علیحدہ ہوگئے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس کی معیت میں مدہوش ہو گئے قید خانہ اور قیدیوں سے غائب ہو گئے۔ ان کے لیے ان کی جنت و دوزخ دنیا ہی میں بعجلت بنادی گئی اللہ تعالیٰ سے منازعت و مخالفت ان کے واسطے دوزخ ہے اور راضی برضا رہنا ان کی جنت خدا سے غفلت ان کی دوزخ ہے اور بیداری جنت عوام کے حق میں قیامت حساب و کتاب دینے کا نام ہے اور خواص کے حق میں مشاہدہ و معائنہ کا دن یہ کیوں کر نہ ہو۔ انہوں نے تو دنیا ہی میں اپنے نفسوں پر قیامت قائم کرلی ہے۔ قبل پٹنے ہی کے رو چکے ہیں۔ پس مار کے حاضر ہونے کے دن ان کا پہلے کا رونا ان کو نفع دے گا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا اور آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ اس نے مجھے اپنے روبرو کھڑا کرکے ارشاد فرمایا اے سفیان کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میں بخشش و رحمت کرنے والا ہوں تو بکثرت میرے خوف سے روتا رہا۔ کیا مجھ سے تجھے شرم نہ آئی۔ تو اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان کو چھوڑ دے اور ان کی طرف مائل نہ ہو۔ جب یہ امر ثابت ہو جائے پس تو اپنے اور برے ہم نشینوں کے درمیان میں عداوت پیدا کرلے اور تاوقتیکہ وہ تجھ سے موافقت نہ کریں تو ان سے دوستی نہ کر توبہ دولت کا کایا پلٹ

مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّوْبَةِ فَقَدْ كَذَبَ فِيْ تَوْبَتِهٖ إِذَا غَيَّرْتَ غُيِّرَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ لَا تَظْلِمْ أَحَدًا فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تُؤْخَذُ بِهٖ فِي الْآخِرَةِ إِعْدِلْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى لَا يَعْدِلَ بِكَ عَنْ طَرِيْقِ الْجَنَّةِ اَلظَّلَمَةُ لَمَّا تَرَكُوا الْعَدْلَ عَدَلَ بِهِمْ عَنْ طَرِيْقِ دَارِ أَهْلِ الْعَدْلِ أُتْرُكْ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ لَكَ مَوْضِعٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ إِنِّيْ أَرَاكُمْ قَدْ غَيَّرْتُمْ وَبَدَّلْتُمْ فَإِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ لَا بُدَّ مَا يُغَيِّرُ أَشْيَاءَ وَيُبَدِّلُ وَلٰكِنَّ مِنَ الْحَالِ مَا يُكْتَمُ يَا خَلْقَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَطْلُبُ صَلَاحَكُمْ وَمَنْفَعَتَكُمْ فِي الْجُمْلَةِ أَتَمَنّٰى غَلْقَ أَبْوَابِ النَّارِ وَعَدَمَهَا بِالْكُلِّيَّةِ وَأَنْ لَّا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَتْحَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ لَّا يُمْنَعَ مِنْ دُخُوْلِهَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا تَمَنَّيْتُ هٰذِهِ الْأُمْنِيَّةَ لِاطِّلَاعِيْ عَلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَفَقَتِهٖ عَلٰى خَلْقٍ قُعُوْدِيْ لِمَصَالِحِ قُلُوْبِكُمْ وَتَهْذِيْبِهَا لَا لِتَغْيِيْرِ الْكَلَامِ

کرتا ہے جس نے توبہ کی اور قبل توبہ کے جو اس کی حالت تھی اس کو نہ بدلا۔ پس وہ اپنی توبہ کرنے میں جھوٹا ہوا جب تو اپنی حالت کو بدلے گا تیرے اوپر تبدیلی کی جائے گی۔ ارشاد الٰہی ہے کہ بہ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا تاوقتیکہ وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدلیں دنیا میں تو کسی پر ظلم نہ کر کیوں کہ تو ظلم کرنے پر آخرت میں پکڑا جائے گا۔ دنیا میں عدل وانصاف کرتا کہ وہ تجھ کو جنت کے راستہ سے منحرف نہ کردے۔ ظالموں نے جب انصاف کو چھوڑ دیا ان کو جنت کے راستہ سے دور کردیا گیا جو کہ انصاف والوں کا گھر ہے ہر چیز کو تو اس کی جگہ پر چھوڑ دے تاکہ تجھے اللہ کے نزدیک مرتبہ مل جائے۔ یہ آخر زمانہ ہے بہ تحقیق میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے آپ کو بدل ڈالا ہے پس میں تمہارے اوپر خدا کی طرف سے تغیر وتبدل سے ڈر رہا ہوں۔ اشیاء میں تغیر وتبدل ضروری ہے۔ لیکن بعض حال مخفی رکھے جاتے ہیں اے مخلوق الٰہی میں فی الجملہ میں تمہاری بہتری اور نفع کا خواہاں ہوں میں دوزخ کے دروازوں کے بند ہوجانے اور اس کے بالکلیۃً معدوم ہوجانے اور اسباب کا کہ کوئی بھی مخلوق الٰہی سے اس میں نہ جائے اور جنت کے کھولنے اور اس بات کا کہ اس میں جانے سے مخلوق میں سے کوئی بھی نہ روکا جائے۔ متمنی ہوں۔ اور میری یہ تمنا محض اس وجہ سے ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس رحمت وشفقت پر مطلع ہوچکا ہوں جو کہ اس کو اپنی مخلوق پر ہے۔ میرا وعظ کے لیے بیٹھنا محض تمہارے قلبوں کی مصلحتوں اور تہذیب کے لیے ہے نہ کہ وعظ وتقریر میں الٹ پھیر کرنے کے لیے

وَتَهْذِيْبِهٖ لَا تَهْرُبُوْا مِنْ خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ
فَمَا رَبَّانِيْ اِلَّا الْخَشِنُ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ كَلَامِيْ خَشِنٌ وَّ طَعَامِيْ
خَشِنٌ فَمَنْ هَرَبَ مِنِّيْ وَمِنْ اَمْثَالِيْ
لَا يُفْلِحُ اِذَا اَسَاءَتَ الْاَدَبَ فِيْمَا
يَرْجِعُ اِلَى الدِّيْنِ لَا اَتْرُكُكَ وَلَا
اَقُوْلُ افْعَلْ ذٰلِكَ وَلَا اُبَالِيْ حَضَرْتَ
عِنْدِيْ اَمْ غِبْتَ لَا اَطْلُبُ الْحِيَلَ
اِلَّا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ لَا مِنْكُمْ
اِنِّيْ نَاحِيَةٌ عَنْ عَدَدِكُمْ وَ
حِسَابِكُمْ مَا اَنَا فِيْهِ لَا يُعَبَّرُ
بِاللِّسَانِ اِنَّمَا يُعَبَّرُ بِالْجَنَانِ
لَا يَمِيْنَ وَلَا شِمَالَ وَلَا وَرَآءَ
بَلْ قُدَّامٌ حَسْبُ صَدْرٌ بِلَا ظَهْرٍ
تَابِعٌ لِلْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَالسَّلَفِ لَا اَزَالُ عَنْهُمْ فِيْ
عَدْوِ كُلِّيْ اِلٰى دَارِ قُرْبِهِمْ تُوْبُوْا
مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَسُوْءِ اَدَبِكُمْ هٰذِهِ
التَّوْبَةُ غَرْسِيْ فِيْ اَرْضِ قُلُوْبِكُمْ بِنَآءٌ
اَبْنِيْهِ عِنْدَكُمْ اَنْقُضُ بِنَآءَ الشَّيْطٰنِ
وَاَبْنِيْ بِنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَاُلْحِقُكُمْ
بِمَوْلَاكُمْ وَرَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ
قَآئِمٌ مَعَ اللُّبِّ لَا مَعَ الْقِشْرِ هٰذَا
الظَّاهِرُ قِشْرٌ لَا اَتْعَبُ فِيْ تَرْبِيَتِهٖ اِنَّمَا اُرَبِّيْ
اَلْبَابَكُمْ وَاُنَحِّيْ قُشُوْرَكُمْ وَاُرَبِّيْكُمْ

تم میری سخت کلامی سے نہ بھاگو میری تربیت و پرورش ایسے
ہی لوگوں نے فرمائی ہے جو کہ دین الٰہی کے بارہ میں سخت
تھے میرا وعظ بھی سخت ہے اور میرا کھانا بھی کھرا معمولی
پس جو کوئی مجھ سے اور مجھ جیسوں سے بھاگے گا فلاح
نہ پائے گا۔ جب تو دینی معاملہ میں بے ادبی برتے
گا میں تجھے چھوڑنے والا ہوں اور نہ تجھ سے یہ کہوں
گا کہ تو ایسا کیجئے جا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تو میرے
پاس آئے یا نہ آئے میں قوت کا طالب صرف خدا سے
ہوں نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی و شمار سے اور تمہارے
حساب سے علیحدہ ہوں جس حال میں کہ میں ہوں وہ زبان
سے بیان نہیں کیا جا سکتا پس وہ دل سے بیان ہو سکتا
ہے میرا دھیان یمین و شمال اور پیچھے کو نہیں ہوتا ہے بلکہ
صرف آگے ہوتا ہے۔ میں بغیر پشت کا سینہ ہوں۔
انبیاء و مرسلین اور سلف صالحین کا پیرو۔ میں کبھی اُن کے
آستانہ الٰہی کی دوڑ میں اُن کے پاس سے علیحدہ نہیں ہوتا
ہوں۔ تم اپنے گناہوں اور بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہ
توبہ تمہارے دلوں کی زمین میں میرا بیج بونا ہے یہ ایک
عمارت ہے جس کی میں تمہارے لیے بنیاد ڈالتا ہوں
شیطان کی عمارت کو ڈھا رہا ہوں اور رحمٰن کی عمارت
بنا رہا ہوں۔ اور تم کو تمہارے مولیٰ اور رب عزوجل سے
ملا رہا ہوں بہ تحقیق میں مغز کے ساتھ قائم ہوں نہ کہ چھلکے
کے ساتھ۔ یہ ظاہر تو ایک چھلکا ہے میں اس کی پرورش میں
مشقت اٹھانا نہیں چاہتا میں تو تمہارے مغز کی پرورش
کرتا ہوں اور تمہارے چھلکوں سے دور رہتا ہوں اور میں
تمہاری پرورش اس وقت تک کروں گا تمہارے سبب سے

حَتّٰی تَقَرَّ عَیْنُ نَبِیِّکُمْ بِکُمْ ۔
یَا غِلْمَانُ لَا تَصْحَبُوْنِیْ لِلدُّنْیَا وَ
اصْحَبُوْنِیْ لِلْاٰخِرَۃِ فَحَسْبُ اِذَا صَحَّتْ
صُحْبَتُکُمْ لِیْ لِلْاٰخِرَۃِ جَآءَتْکُمُ الدُّنْیَا
تَبَعًا وَّ ھَنِیْئًا فَتَاْخُذُوْنَھَا عَلٰی قَدْرِ
الزُّھْدِ فِیْھَا وَ اَنَا ضَامِنٌ لَکُمْ اِنَّکُمْ
لَا تُحَاسَبُوْنَ عَلَیْھَا قَدِّمُوا الْاٰخِرَۃَ
عَلَی الدُّنْیَا اَلْبَاطِنَ عَلَی الظَّاھِرِ
اَلْحَقَّ عَلَی الْبَاطِلِ اَلْبَاقِیَ عَلَی الْفَانِیْ
اُتْرُکُوْا ثُمَّ خُذُوْا اُتْرُکُوا الْاَخْذَ
مِنْ اَیْدِی الطَّبْعِ وَالْھَوٰی وَالنَّفْسِ
وَخُذُوْا مِنْ یَدِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ
اُتْرُکُوا الْاَخْذَ مِنْ اَیْدِی الْخَلْقِ وَ
خُذُوْا مِنْ یَدِ الْخَالِقِ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاقْبَلُوْا مِنْہُ مَا یَاْتِیْکُمْ بِہٖ مِنَ
الْاَمْرِ وَ النَّھْیِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا
اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ
عَنْہُ فَانْتَھُوْا کُوْنُوْا سِبَاعًا عِنْدَ
اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِہٖ وَمَرْضٰی
عِنْدَ نَھْیِھِمَا مَوْتٰی عِنْدَ مَجِیْءِ الْاَقْضِیَۃِ
وَالْاَقْدَارِ وَمَعَ ھٰذَا عَاشِرُوا النَّاسَ
بِخُلُقٍ حَسَنٍ لَا تَطْلُبُوْا مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِغَیْرِ
عِلْمِہٖ فِیْکُمْ وَوَافِقُوْہُ فِیْ حُکْمِہٖ وَقَدْرِہٖ فِیْکُمْ وَفِیْ
غَیْرِکُمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ

تمہارے سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی کروں
اے غلامو! میری مصاحبت دنیا کے لیے نہ کرو بلکہ
محض آخرت کے لیے کرو۔ جب تمہاری مصاحبت
مجھ سے آخرت کے لیے صحیح ہو جائے گی تو تبعاً و ضمناً
دنیا بھی تمہارے پاس آجائے گی پس تم اس کو زہد کے
قدم پر یعنی بے رغبتی کے ساتھ بقدر ضرورت لوگے اور
میں تمہارے لیے اس کا ضامن ہوں اس پر تم سے
حساب کتاب نہ کیا جائے گا۔ تم آخرت کو دنیا پر، باطن
کو ظاہر پر، حق کو باطل پر، باقی کو فانی پر مقدم کرو اور لا چھوڑو
پھر لو۔ طبیعت اور خواہش اور نفس کے ہاتھوں سے لینا
چھوڑ دو اور قلب و باطن کے ہاتھ سے لو۔ تم خلق کے
ہاتھوں سے لینا چھوڑ دو اور خالق کے ہاتھ سے لینا اختیار
کرو۔ تم رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور وہ جو
کچھ بھی امر و نہی فرمائیں اس کو قبول کرو۔ اللہ عزوجل کا ارشاد
ہے اور جو کچھ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیں پس تم
اس کو لو۔ اور وہ جس چیز سے تمہیں منع کریں پس تم اس سے
باز رہو۔ تم اللہ و رسول کے حکم کے وقت درندہ بہادر بنے
رہو اور اس کی ممانعت کے وقت بیمار و لاچار اور تقدیرات
قضاء کے آنے کے وقت مردہ بن جاؤ سر جھکا دو اور
اس کے ساتھ آپس میں اچھے اخلاق برتو۔ تم اللہ عزوجل
سے اپنے لیے وہ چیز جو اس کے علم کے خلاف ہو طلب
کرو اور تمہارے اور دوسروں کے بارے میں
جو احکام قضاء قدر کے ہوں اس کی موافقت کرو۔ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب اللہ
عزوجل نے قلم کو پیدا فرمایا ارشاد فرمایا لکھ۔ قلم نے

مَا الَّذِیْ اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبْ حُکْمِیْ فِیْ خَلْقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

دریافت کیا کیا لکھوں ارشاد ہوا مخلوق کے بارے میں قیامت تک میرے حکم ہیں سب لکھ دے۔

یَا مَوْتَی الْقُلُوْبِ یَا اَحْیَاءَ النُّفُوْسِ قُلُوْبُکُمْ قَدْ مَاتَتْ فَکُوْنُوْا فِیْ مُصِیْبَتِہَا اَوْلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ فِیْ مُصِیْبَۃِ غَیْرِکُمْ مَوْتُ الْقُلُوْبِ الْغَفْلَۃُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَنْ ذِکْرِہٖ فَمَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یُّحْیِیَ قَلْبَہٗ فَلْیَتْرُکْ فِیْہِ ذِکْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْاُنْسَ بِہٖ وَ النَّظَرَ اِلٰی سُلْطَانِہٖ وَ عَظَمَتِہٖ وَ تَصَرُّفِہٖ فِیْ خَلْقِہٖ۔

اے قلب کے مُردو! نفسوں سے زندہ رہنے والو تمہارے قلب مردہ ہو گئے ہیں پس تم اُس کی غم مصیبت میں بہ نسبت غیروں کے غم کے زیادہ تر متوجہ ہو۔ قلبوں کی موت اللہ عزوجل اور اُس کے ذکر سے غافل ہو جانا ہے پس تم میں سے جو کوئی اپنے قلب کو زندہ کرنا چاہے پس اُس کو ذکر الٰہی کے لیے چھوڑ دے اور اُس کے اُنس کے لیے اور اُس کی حکومت و عظمت اور مخلوق کی طرف تصرفات کرنے میں توجہ کے لیے متوجہ کردے۔

یَا غُلَامُ اُذْکُرِ الْحَقَّ عَزَّ وَ جَلَّ اَوَّلًا بِقَلْبِکَ ثُمَّ بِقَالَبِکَ ثَانِیًا اُذْکُرْہُ بِقَلْبِکَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّ بِلِسَانِکَ مَرَّۃً اُذْکُرْہُ عِنْدَ مَجِیْءِ الْاٰفَاتِ بِالصَّبْرِ وَ عِنْدَ مَجِیْءِ الدُّنْیَا بِالتَّرْکِ وَ عِنْدَ مَجِیْءِ الْاُخْرٰی بِالْقَبُوْلِ وَ عِنْدَ مَجِیْءِ الْخَالِقِ بِالتَّوْحِیْدِ وَ عِنْدَ مَجِیْءِ غَیْرِہٖ فِی الْجُمْلَۃِ بِالْاِعْرَاضِ عَنْہُ اِذَا اَرْخَیْتَ عِنَانَ نَفْسِکَ طَمَعَتْ فِیْکَ وَ اَرْمَتْ بِکَ اَلْجِمْہَا بِلِجَامِ الْوَرَعِ وَ دَعْ عَنْکَ الْقَالَ وَ الْقِیْلَ ذِکْرُ الْمَوْتِ یُصَفِّیْ قَلْبَکَ وَ یُبَغِّضُ الدُّنْیَا وَ الْخَلْقَ اِلَیْکَ یَنْکَشِفُ الْغِطَاءُ عَنْ قَلْبِکَ فَتَرَی الْخَلْقَ فَانِیْنَ مَوْتٰی ھَلْکٰی عَجْزٰی لَا ضَرَّ فِیْہِمْ وَ لَا نَفْعَ۔

اے غلام تو اوّل اپنے قلب سے حق عزوجل کا ذکر کر بعدہٗ اپنے بدن سے۔ تو اپنے قلب سے اُس کا ذکر ہزار مرتبہ کر۔ اور اپنی زبان سے ایک مرتبہ۔ آفتوں کے آنے کے وقت خدا کا ذکر صبر سے کیا کر اور دنیا کے آنے کے وقت ترک سے اور آخرت کے آنے کے وقت توحید کے ساتھ اور ما سوائے اللہ کے آنے کے وقت اُن سے منہ پھیر لینے سے ذکر کیا کر۔ جب تو اپنے نفس کی باگ کو ڈھیلا کر دے گا تو وہ تجھ میں لالچ کرنے لگے گا۔ اور تجھے گرا دے گا۔ تو نفس کے تقوے کی باگ ڈال اور بیہودہ قیل و قال کو چھوڑ دے موت کا ذکر تیرے قلب کو صفائی بخشے گا اور دنیا کو تیرا مبغوض بنا دے گا تیرے قلب سے پردہ کو کھول دے گا۔ پس تو مخلوق کو فانی مردہ ہلاک شدہ عاجز دیکھنے لگے گا کہ اُن میں نہ نقصان ہے اور نہ نفع۔

اَلْمَجْلِسُ الْخَمْسُوْن

پچاسویں مجلس

اپنی اور مخلوق کی اصلاح کے بارے میں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بُکْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فِی الْمَدْرَسَۃِ ثَامِنَ عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِ مِائَۃٍ

بَعْدَ کَلَامٍ اِشْتَغِلْ بِاِصْلَاحِکَ وَ صَلَاحِھِمْ وَدَعْ عَنْکَ الْقَالَ وَالْقِیْلَ وَھَوَسَ الدُّنْیَا تَفَرَّغْ مِنْ ھُمُوْمِھَا مَا اسْتَطَعْتَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَفَرَّغُوْا مِنْ ھُمُوْمِ الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ یَا جَاھِلًا بِالدُّنْیَا لَوْ عَرَفْتَھَا مَا طَلَبْتَھَا اِنْ جَاءَتْ اِلَیْکَ اَتْعَبَتْکَ وَاِنْ تَوَلَّتْ حَسَّرَتْکَ لَوْ عَرَفْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَرَفْتَ بِہٖ غَیْرَہٗ وَلٰکِنَّکَ جَاھِلٌ بِہٖ وَبِرُسُلِہٖ وَاَنْبِیَآءِہٖ وَ اَوْلِیَآئِہٖ ۔

وَیْحَکَ مَا تَتَّعِظُ بِمَا جَرٰی عَلٰی مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا اُطْلُبِ الْخَلَاصَ مِنْھَا اِخْلَعْ لِبَاسَھَا وَاھْرُبْ مِنْھَا اِخْلَعْ لِبَاسَ النَّفْسِ وَسِرْ اِلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا انْخَلَعْتَ مِنْ نَّفْسِکَ فَقَدِ انْخَلَعْتَ بِمَا سِوَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ کَانَ مَا سِوَاہُ تَابِعًا لِلنَّفْسِ فَنَحِّ

۱۸ شعبان ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا۔ تو اپنی اور دوسروں کی اصلاح و درستی میں مشغول رہ اور وہ فضول قیل و قال اور دنیا کی ہوس کو چھوڑ دے اور جہاں تک ہو دنیا کے غموں سے فارغ البالی اختیار کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرمایا کرتے تھے تم جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے فارغ ہو جاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف اگر تو دنیا کو پہچان لیتا ہرگز تو اس کا طالب نہ بنتا اگر وہ تیری طرف آئے گی تو تجھے مصیبت میں ڈالے گی اور اگر وہ تجھ سے پیٹھ پھیر لے گی تو وہ تجھے حسرت میں ڈالے گی۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا تو البتہ تو اس وجہ سے غیر اللہ کو بھی پہچان لیتا لیکن تو تو اللہ اور اس کے رسولوں نبیوں اور اولیاء اللہ ہی سے جاہل ہے۔

تجھ پر افسوس ہے تو اُن چیزوں سے جو پہلے لوگوں پر دنیا کی طرف سے گذری ہیں نصیحت ہی نہیں پکڑتا۔ تو دنیا سے خلاصی طلب کر تو دنیا کے لباس کو اُتار پھینک اور اُس سے دور بھاگ۔ نفس کے لباس کو اُتار دے اور آستانۂ الٰہی کی طرف دوڑ۔ جب تو اپنے نفس سے علٰحدہ ہو جائے گا پس تو یقیناً ماسوائے اللہ سے علٰحدہ ہو سکے گا اس لیے کہ ماسوائے اللہ نفس کا تابع ہے پس تو اپنے

عَنْ نَفْسِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ سَلِّمْهُ إِلَيْهِ وَقَدْ سَلِمْتَ جَاهِدْ فِيْهِ وَقَدِ اهْتَدَيْتَ وَاشْكُرْهُ وَقَدْ زَادَكَ سَلِّمْ إِيَّاكَ وَالْخَلْقَ إِلَيْهِ لَا تَعْتَرِضْ عَلَيْهِ فِيْكَ وَلَا فِيْ غَيْرِكَ اَلْقَوْمُ لَا يُرِيْدُوْنَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُوْنَ مَعَهُ اِخْتِيَارًا لَا يَحْرِصُوْنَ عَلٰى طَلَبِ أَقْسَامِهِمْ وَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلٰى أَقْسَامِ غَيْرِهِمْ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَةَ الْقَوْمِ دُنْيَا وَآخِرَةً فَوَافِقْهُ فِيْ أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَإِرَادَتِهِ إِنِّيْ أَرَاكَ قَدْ عَكَسْتَ الْأَمْرَ وَجَعَلْتَ مُخَالَفَتَهُ وَمُنَازَعَتَهُ دَأْبَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُوْلُ لَكَ اِفْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ كَأَنَّهُ هُوَ الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْمَعْبُوْدُ سُبْحَانَهُ مَا أَحْلَمَهُ لَوْلَا حِلْمُهُ لَرَأَيْتَ مِنْهُ مَا عِنْدَهُ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ سُكُوْنِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ سُكُوْنُ الظَّاهِرِ عَنِ الْحَرَكَاتِ وَسُكُوْنُ الْبَاطِنِ عَنِ الْخَطَرَاتِ السُّؤَالُ سُوْءُ الْأَدَبِ عِنْدِيْ وَإِنَّمَا أَعُدُّهُ رُخْصَةً أَدِّ الْأَمْرَ وَانْتَهِ عَنِ النَّهْيِ وَافِقِ الْقَدَرَ وَسَكِّنْ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ عَنِ الْكَلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً لَا تَسْأَلِ الْخَلْقَ شَيْئًا فَإِنَّهُمْ عَجَزَةٌ فُقَرَاءُ لَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَلَا لِغَيْرِهِمْ ضَرًّا

نفس سے دوری کر لے بہ تحقیق تو اپنے رب عزوجل کو دیکھ لے گا۔ تو اپنے کو اس کے سپرد کر دے یقیناً سلامتی مل جائے گی۔ تو اس کے راستہ میں مجاہدہ کر بلاشک تو ہدایت پا لے گا اور تو اس کا شکر کر وہ تیرے لیے نعمت بڑھا دے گا۔ تو اپنے آپ کو اور خلق کو اسی کی طرف حوالہ کر دے۔ تو اس پر اپنے اور غیر کے بارے میں کسی طرح کا اعتراض نہ کر اولیاء اللہ کی معیت میں نہ کوئی ارادہ کرتے ہیں۔ اور نہ کوئی اپنا اختیار رکھتے ہیں نہ وہ اپنے مقسوم کی طلب پر حرص کرتے ہیں اور نہ غیروں کے مقسوم کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔ اگر تو دنیا و آخرت میں اولیاء اللہ کی مصاحبت کا خواستگار ہے پس تو ان کے تمام اقوال و افعال اور ارادوں میں ان کی موافقت کر۔ میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں کہ تو نے معاملہ کو منعکس کر دیا ہے تو نے اللہ کی مخالفت اور اس سے جھگڑنے کو رات دن کا اپنا طریقہ بنا لیا ہے۔ تو اللہ سے کہتا ہے ایسا کر اور ایسا نہ کر گویا کہ وہ بندہ ہے اور تو معبود اس کی ذات نہایت پاک ہے وہ بڑا بردبار ہے اگر اس کو بردباری نہ ہوتی تو تو اپنی حالت کے برخلاف جس پر کہ تو ہے اپنا حال دیکھتا اگر تجھے اپنی بھلائی درکار ہے پس تو اس کی حضوری میں ظاہری و باطنی سکون کو لازم پکڑ لے ظاہری سکون حرکتوں سے اور باطنی سکون خطروں سے ہو۔ میرے نزدیک سوال کرنا بے ادبی ہے۔ اور میں اس کو محض رخصت شمار کرتا ہوں تو امر کو بجا لا اور نہی سے باز رہ اور تقدیر کی موافقت کر لے اور اپنے ظاہر اور باطن کو اس کے روبرو کلام کرنے سے روک لے بتحقیق تو دنیا و آخرت کی بھلائی کو پا لے گا مخلوق سے کسی قسم کا سوال نہ کر کیونکہ وہ تو عاجز و محتاج ہیں اپنے اور دوسروں کے لیے کسی نقصان کا

وَّلَا نَفْعًا اِصْبِرْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَسْتَعْجِلْهُ وَلَا تَسْتَبْخِلْهُ وَتَتَّهِمْهُ عَلَيْهَا هُوَ اَشْفَقُ عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ اَيْشٍ عَلَيَّ مِنِّيْ عَلَيْكُمْ بِالْمُوَافَقَةِ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ اَعْلَمُ مِنْكُمْ بِكُمْ لَيْسَ كُلُّ مَا فِيْهِ مَصْلَحَةٌ لَّكُمْ يُطْلِعُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَنْ اَرَادَ سُلُوْكَ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيُهَذِّبْ نَفْسَهٗ قَبْلَ سُلُوْكِهٖ هِيَ سَيِّئَةُ الْاَدَبِ لِاَنَّ النَّفْسَ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اَيْشٍ تَعْمَلُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَصْحَبُهَا فِيْ سَيْرِكَ اِلَيْهِ جَاهِدْهَا حَتّٰى تَطْمَئِنَّ فَاِذَا اطْمَاَنَّتْ اسْتَصْحِبْهَا مَعَكَ اِلٰى بَابِهٖ لَا يُوَافِقُهَا اِلَّا بَعْدَ الرِّيَاضَةِ بَعْدَ التَّعْلِيْمِ وَحُسْنِ الْاَدَبِ وَالطُّمَاْنِيْنَةِ اِلٰى وَعْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَعِيْدِهٖ هِيَ عَمْيَاءُ خَرْسَاءُ طَرْشَاءُ مَخْبَلَةٌ جَاهِلَةٌ بِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ عَدُوَّةٌ لَّهٗ فَبِدَوَامِ الْمُجَاهَدَاتِ تَنْفَتِحُ عَيْنَاهَا وَيَنْطِقُ لِسَانُهَا وَتَسْمَعُ اُذُنُهَا

نفع کے مالک نہیں۔ تو اللہ عزوجل کے ساتھ صابر بنا رہ اور اس سے عجلت طلب نہ کر اور نہ اس کو بخیل بتا اور نہ معذرات پر اس پر تہمت لگا وہ تو تم پر تم سے زیادہ شفقت فرمانے والا ہے اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا مجھ پر میری طرف سے یہ بھی کیا۔ تم اللہ عزوجل کے ساتھ موافقت کو لازم پکڑو پس وہ تمہاری حالت کو تم سے زیادہ جاننے والا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ جس امر میں تمہاری مصلحت ہو تمہیں وہ مطلع ہی کر دیا کرے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ہو سکتا ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم ایک شئی کو دوست رکھو اور وہ تمہارے لیے بدتر ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور نیز ارشاد فرمایا اور خدا وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے نیز ارشاد فرمایا تمہیں تو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ جو کوئی اللہ عزوجل کے راستہ پر چلنا چاہے پس اس کو چاہیے کہ اس راہ پر چلنے سے پہلے وہ اپنے نفس کو مہذب بنالے کیونکہ نفس بے ادب برائی کا حکم دینے والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کی حضوری میں کیا عمل کرے گا۔ تو اس کو اپنے اس سیر میں کیسے ہمراہ لے سکتا ہے۔ تو اولاً نفس سے جہاد کر کے اس کو مطمئن بنالے پھر تو اس کو آستانۂ الٰہی کی طرف اپنے ہمراہ لے کر جا۔ تو نفس کی موافقت اس وقت کرنا کہ جب وہ ریاضت کر لے تعلیم و حسن ادب حاصل کر لے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ وعید سے مطمئن ہو جائے بغیر اس کے تو نفس کی موافقت نہ کرنا وہ تو اندھا گونگا بہرا مخبوط الحواس اپنے پروردگار سے جاہل اس کا دشمن ہے ہمیشہ کے مجاہدوں اور ریاضتوں سے اس کی آنکھیں کھلیں گی اور اس کی زبان گویا ہو گی اور اس کے کان سننے لگیں گے اور

وَيَزُوْلُ خَبْلُهَا وَجَهْلُهَا وَعِدَاوَتُهَا لِرَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ وَهٰذَا يَحْتَاجُ اِلَى جِبَالٍ وَّرِجَالٍ وَّدَوَامٍ سَاعَةٍ بَعْدَ سَاعَةٍ وَّيَوْمٍ بَعْدَ يَوْمٍ وَسَنَةٍ بَعْدَ سَنَةٍ مَا يَجِيْءُ هٰذَا بِمُجَاهَدَةِ سَاعَةٍ وَيَوْمٍ وَشَهْرٍ اِضْرِبْهَا بِسَوْطِ الْجُوْعِ اِمْنَعْهَا حَظَّهَا وَاَوْفِهَا حَقَّهَا اِحْمِلْ عَلَيْهَا وَلَا تَخَفْ مِنْ سَيْفِهَا وَسِكِّيْنِهَا سَيْفُهَا خَشَبٌ مَا هُوَ حَدِيْدٌ لَهَا كَلَامٌ بِلَا اَفْعَالٍ كِذْبٌ بِلَا صِدْقٍ عَهْدٌ بِلَا وَفَاءٍ لَا مَوَدَّةَ لَهَا جَوْلَةٌ بِلَا دَوْلَةٍ اِبْلِيْسُ الَّذِيْ هُوَ اَمِيْرُهَا لَا قُوَّةَ لَهُ عِنْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فِيْ عَدَاوَتِهٖ وَمُخَالَفَتِهٖ فَكَيْفَ هِيَ لَا تَظُنَّ اَنَّهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَخْرَجَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا بِقُوَّتِهٖ وَاِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ قَوَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَجَعَلَهٗ سَبَبًا لَا اَصْلًا يَا قَلِيْلَ الْعَقْلِ لَا تَهْرُبْ مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لِاَجْلِ بَلِيَّةٍ يَبْتَلِيْكَ بِهَا فَاِنَّهٗ اَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ مَا يَبْتَلِيْكَ اِلَّا لِفَائِدَةٍ وَّحِكْمَةٍ اِذَا ابْتَلَاكَ فَاثْبُتْ وَارْجِعْ اِلٰى ذُنُوْبِكَ وَاَكْثِرِ الْاِسْتِغْفَارَ وَالتَّوْبَةَ وَاسْاَلْهُ الصَّبْرَ وَالثَّبَاتَ عَلَيْهَا وَقِفْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ وَاسْاَلْهُ كَشْفَ ذٰلِكَ عَنْكَ وَبَيَانَ وَجْهِ الْمَصْلَحَةِ فِيْهِ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْحَبْ شَيْخًا عَالِمًا بِحُكْمِ

اور اُس کا خبط زائل ہو جائے گا اور اُس کی عداوت وجہالت رب عزوجل سے جاتی رہے گی اور یہ نفس ریوں اور مردان خدا کی صحبت اور ہمیشگی اور ساعت بساعت اور روز بروز اور سال بسال اس میں قائم رہنے کا محتاج ہے۔ یہ صرف ایک ساعت، اور ایک دن اور ایک مہینہ کے مجاہدہ سے حاصل نہ ہوگا۔ اُس کو بھوک کے کوڑے سے مار اس نفس کو اُس کے حصّہ سے روک اور اُس کا حق اُس کو پورے طور سے دے تو اُس پر حملہ کر اُس کی تلوار لکڑی ہے نہ کہ لوہا۔ اُس کی صرف باتیں باتیں ہیں کام کچھ بھی نہیں صرف جھوٹ ہے سچ کا پتہ بھی نہیں اُس کا وعدہ ہے وفا نہیں وہ دوستی جانتا ہی نہیں ہے بغیر دولت کے گھومنا ہے۔ اُس ابلیس کو جو کہ اُس کا سردار ہے سچے مسلمانوں پر عداوت ومخالفت میں کوئی طاقت وقوت نہیں تو پھر نفس کی کیفیت کیا ہوگی۔ تو یہ گمان نہ کر کہ شیطان اپنی قوت سے جنت میں گیا اور اُس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا دیا۔ بلکہ حق عزوجل نے اُس پر اُس کو قوت دے دی اور اُس کو سبب گردان دیا نہ کہ اصل۔ اے کم عقل تو کسی امتحان کی وجہ سے جس میں کہ مبتلا ہو اللہ عزوجل کے دروازہ سے دور نہ بھاگ۔ کیوں وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ جاننے پہچاننے والا ہے وہ تیرا امتحان کسی فائدہ وحکمت سے کیا کرتا ہے جب وہ تیرا کسی بلا کے ساتھ امتحان لے پس تو ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں کی طرف رجوع کر اور استغفار وتوبہ زیادہ کیا کر اور اُس سے صبر وثابت قدمی کا سوال کرتا رہ اور اُس کے روبرو کھڑا رہ اور اسی کے دامن رحمت سے لپٹا رہ اور اسی سے اُس کی دفع کا سوال کر اور اُس کی مصلحت کے اظہار فرما دینے کا اسی سے حاجت مند رہ۔ اگر تجھے اپنی نجات درکار ہے۔ پس تو ایسے شیخ کی صحبت میں رہ جو کہ حکم

اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمِہٖ وَیُعَلِّمُکَ وَیُؤَدِّبُکَ وَیُعَرِّفُکَ الطَّرِیْقَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُرِیْدُ لَابُدَّ لَہٗ مِنْ قَائِدٍ وَّ دَلِیْلٍ لِاَنَّہٗ فِیْ بَرِیَّۃٍ فِیْھَا عِقَارِبُ وَحَیَّاتٌ وَّاٰفَاتٌ وَّعَطَشٌ وَّسِبَاعٌ مُّھْلِکَۃٌ فَیُحَذِّرُہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاٰفَاتِ وَیَدُلُّہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْمَآءِ وَالْاَشْجَارِ الْمُثْمِرَۃِ فَاِذَا کَانَ وَحْدَہٗ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ وَّقَعَ فِیْ اَرْضٍ مُّسْبِعَۃٍ وَعِرَۃٍ کَثِیْرَۃِ السِّبَاعِ وَالْعَقَارِبِ وَالْحَیَّاتِ وَالْاٰفَاتِ یَا مُسَافِرًا فِیْ طَرِیْقِ الدُّنْیَا لَا تُفَارِقِ الْقَافِلَۃَ وَالدَّلِیْلَ وَالرُّفَقَاءَ وَاِلَّا ذَھَبَ مِنْکَ مَالُکَ وَرُوْحُکَ وَاَنْتَ یَا مُسَافِرًا فِیْ طَرِیْقِ الْاٰخِرَۃِ کُنْ اَبَدًا مَعَ الدَّلِیْلِ اِلٰی اَنْ یُّوْصِلَکَ اِلَی الْمَنْزِلِ اخْدِمْہُ فِی الطَّرِیْقِ وَاَحْسِنْ اَدَبَکَ مَعَہٗ وَلَا تَخْرُجْ عَنْ رَّاْیِہٖ فَیُعَلِّمُکَ وَیُقَرِّبُکَ اِلَیْہِ ثُمَّ یَسْتَنِیْبُکَ فِی الطَّرِیْقِ لِرُؤْیَتِہٖ نَجَابَتَکَ وَصِدْقَکَ وَحَذْقَکَ فَیُصَیِّرُکَ اَمِیْرًا فِیْھَا وَسُلْطَانًا عَلٰی اَھْلِھَا یَسْتَخْلِفُکَ فِیْ مَوَاکِبِہٖ فَلَا تَزَالُ عَلٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَ بِکَ اِلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُسَلِّمُکَ اِلَیْہِ فَیُقِرُّبِکَ عَیْنًا ثُمَّ یَسْتَنِیْبُکَ عَلَی الْقُلُوْبِ وَالْاَحْوَالِ وَالْمَعَانِیْ فَتَصِیْرُ سَفِیْرًا بَیْنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بَیْنَ خَلْقِہٖ غُلَامًا بَیْنَ یَدَیْ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاْتِیْ اِلَی الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ ھٰذَا شَیْءٌ لَّا یَجِیْءُ بِالتَّحَلِّیْ وَالتَّمَنِّیْ

علم الٰہی کا جاننے والا ہو کر وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے اور خدا کا راستہ پہچانوائے۔ مرید کے لیے دستگیر و رہنما کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے جس میں بکثرت بچھو اور اژدہے اور آفتیں اور پیاس ہے اور ہلاک کرنے والے درندے ہیں پس وہ دستگیر اس کو ان آفتوں سے بچائے اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتائے پس جب وہ مرید بغیر رہنما کے وحشیوں اور سانپ بچھوؤں اور آفتوں سے بھرے ہوئے میدان میں چلے گا نقصان اٹھائے گا اے دنیا کے راستہ کے مسافر تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تجھ سے تیرا مال اور روح سب چلے جائیں گے اور آخرت کے راستہ کے مسافر تو ہمیشہ مرشد رہنما کے ساتھ رہ یہاں تک کہ وہ تجھ کو منزل مقصود تک پہنچا دے تو اُس کی راہ میں خدمت کرتا رہ اور اُس کے ساتھ حسن ادب کو ملحوظ رکھ اور اُس کی رائے سے جدا نہ ہو وہ تجھے علم سکھائے گا اور اللہ سے تجھے نزدیک کرے گا پھر وہ تجھ کو تیری شرافت اور سچائی اور دانائی دیکھ کر راستہ میں تجھ کو اپنا قائم مقام کر دے گا تجھ کو راستہ میں امیر اور راہ چلنے والوں کا حاکم بنا دے گا اور اپنے لشکر کا تجھ کو خلیفہ و جانشین کر دے گا پس تو اسی حالت پر رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ مرشد تجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لا کر حضور کے سپرد کر دے گا پس آپ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہوں گی پھر آپ تجھ کو قلوب و احوال و معانی پر اپنا نائب بنا دیں گے پس تو اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان میں سفیر و قاصد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آپ کا غلام بن کر رہے گا خلق و خالق کی طرف آمد و رفت کرے گا کبھی ادھر کبھی ادھر۔ یہ ایسی چیز ہے کہ خلوت نشینی و محض آرزو سے حاصل نہیں ہوتی ہے

وَلٰكِنْ بِشَيْءٍ وُقِرَ فِي الصُّدُوْرِ، فَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ
اَلْقَوْمُ نُزَّاعُ الْعَشَائِرِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ اَلْفٍ اِلَى انْقِطَاعِ
النَّفَسِ وَاحِدٌ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
بِقُلُوْبِهِمْ وَمَعَانِيْهِمْ وَيُصَدِّقُوْنَ ذٰلِكَ
السَّمَاعَ بِاَعْمَالِ جَوَارِحِهِمْ يَا جُهَّالُ تُوْبُوْا اِلَى
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَارْجِعُوْا اِلٰى جَادَّةِ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَاتَّبِعُوْهُمْ فِيْ اَقْوَالِهِمْ وَ
اَفْعَالِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا بُنَيَّاتِ الطُّرُقِ الْمُنَافِقِيْنَ
الطَّالِبِيْنَ الدُّنْيَا الْمُعْرِضِيْنَ عَنِ الْاٰخِرَةِ التَّارِكِيْنَ
لِجَادَّةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا مَنْ
تَقَدَّمَ اَخَذُوْا يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّوَرَاءً طَلَبُوْا
طَرِيْقَ الْكَمَالِ وَلَمْ يَمُرُّوْا بِجَادَّتِهِمْ فِي الْجَادَّةِ
الصَّحِيْحَةِ الَّتِيْ هِيَ الطَّرِيْقُ اِلَى الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ۔

يَا غُلَامُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تُعَاشِرُهُمْ فِي
الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا غَدًا لَا تَرَاهُمْ تَنْقَطِعُ بَيْنَكُمْ
كَيْفَ لَا تَنْقَطِعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَقْرَانِكَ
السُّوْءِ الَّذِيْنَ عَاشَرْتَهُمْ فِيْ غَيْرِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ
مُعَاشَرَةِ الْخَلْقِ فَعَاشِرِ الْمُتَّقِيْنَ
الْمُتَزَهِّدِيْنَ الْعَارِفِيْنَ الْعَامِلِيْنَ
مُرِيْدِي الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَمُرَادِيْهِ
عَاشِرْ مَنْ يَّاخُذُ مِنْكَ الْخَلْقَ وَيُعْطِيْكَ
قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يَاخُذُ مِنْكَ الضَّلَالَ وَ
يُقِيْمُكَ عَلَى الْجَادَّةِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْكَ عَنِ الدُّنْيَا

بلکہ ایسی چیز سے حاصل ہوتی ہے جو کہ سینوں میں جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل نے اُس کی تصدیق کر دی ہے اور بار الٰہ تمام قبیلوں میں منتخب لاکھوں کروڑوں میں سے آخر دم تک ایک ہی آدھ ہوتا ہے جو کہ کلام الٰہی کو اپنے قلبوں اور باطن سے سنتے ہیں اور اُس سننے کی تصدیق اُن کے تمام اعضاء کے عمل کرنے میں سرمو حکم الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے۔

اے جاہلو تم اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اور صدیقین وسلف صالحین کے طریقہ پر چلو اور اُن کے تمام اقوال وافعال میں اُن کی پیروی کرو۔ اور منافقوں کے راستوں پر نہ چلو جو کہ دنیا کے طالب اور آخرت سے روگردانی کرنے والے۔ حق عزوجل کے راستہ کو چھوڑ دینے والے ہیں جس پر کہ اگلے نیک بندے چلتے تھے۔ یہ منافق دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف چلے کاملوں کا راستہ ڈھونڈا اور صحیح راستہ پر جو کہ حق عزوجل کا راستہ تھا جس پر کہ اگلے چلتے تھے ہو کر بھی نہ گزرے۔

اے غلام یہ لوگ جن سے تو آج دنیا میں دنیا کے لیے ملتا ہے کل قیامت کے دن تجھے نظر بھی نہیں پڑیں گے تمہارے درمیان میں دوستی قطع کر دی جائے گی تیرے اور تیرے برے ہم نشینوں کے درمیان میں جن سے کہ تو نے اسوائے اللہ کے لیے دوستی کی ہے کیسے دوستی منقطع نہ کی جائے گی اگر تجھے خلق کی دوستی بغیر چارہ ہی نہیں ہے پس تو پرہیزگاروں زاہدوں خدا کے پہچاننے والوں عاملوں سے دوستی وملاقات کر جو کہ خدا کے چاہنے والے اور اس کے مطلوب ہیں۔ ایسوں سے میل جول کر جو تجھ سے خلق لے لے اور تجھے خدا سے قریب کر دے جو تجھ سے گمراہی کو لے لے اور صراط مستقیم پر ٹھہرا دے جو تیری آنکھیں پر دنیا سے بٹی

ثُمَّ يَفْتَحُهَا عَلَى الْآخِرَةِ يُنَحِّي مِنْ
بَيْنِ يَدَيْكَ طَبَقَ الدُّنْيَا وَ يَتْرُكُ
بَدَلَهُ طَبَقَ الْأُخْرٰى يُنَحِّي عَنْكَ الْحِفَايَةَ
وَيَتْرُكُ بَدَلَهَا الْجَوْرَبَةَ يُقِيمُكَ مِنْ
بَيْنِ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ وَالسِّبَاعِ وَ
يُقْعِدُكَ فِي الْأَمْنِ وَالرَّاحَةِ وَ
الطَّيِّبَةِ عَاشِرْ مِنْ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ وَ
اصْبِرْ عَلٰى كَلَامِهٖ وَاقْبَلْ أَمْرَهٗ
وَنَهْيَهٗ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ عَاجِلًا
غَيْرَ أَنَّ أَجَلَ الشَّجَاعَةِ صَبْرُ سَاعَةٍ
بِكَ لَا يَجِيْءُ شَيْءٌ وَلَا بُدَّ مِنْكَ اشْتَرِ
الْمِكْتَلَ وَالزِّنْبِيْلَ وَاقْعُدْ عَلٰى
بَابِ الْعَمَلِ فَإِنْ قُدِّرَ عَمَلُكَ
فَسَوْفَ تَعْمَلُ أَعْطِ السَّبَبَ حَقَّهٗ
وَتَوَكَّلْ وَاقْعُدْ عَلٰى بَابِ الْعَمَلِ
فَإِنْ أَخَذُوا الزُّوْكَارِيَّةَ وَلَمْ
يَأْخُذُوْكَ لَا تَبْرَحْ مِنْ مَّكَانِكَ
حَتّٰى تَيْأَسَ مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوْكَ
إِلٰى عَمَلِهٖ فَحِيْنَئِذٍ أَلْقِ نَفْسَكَ
فِيْ بَحْرِ التَّوَكُّلِ فَتَجْمَعُ بَيْنَ السَّبَبِ
وَالْمُسَبِّبِ أَحْسِنْ أَدَبَكَ بَيْنَ يَدَيْ
مُعَلِّمِكَ وَلْيَكُنْ صَمْتُكَ أَكْثَرَ مِنْ
نُطْقِكَ فَإِنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ تَعْلِيْمِكَ وَقُرْبِكَ إِلٰى قَلْبِهٖ

باندھ دے پھر اُس کو آخرت پر سے جا کر کھول دے۔ تیرے سامنے سے دنیا کے طبق کو ہٹا کر اُس کے بدلے آخرت کا طبق لا کر رکھ دے۔ ننگے پیر ہونا تجھ سے دور کر دے اور اُس کے بدلے تجھے جُراب پہنا دے تجھ سے اژدھوں اور بچھوؤں اور درندوں کے درمیان میں سے کھڑا کر کے امن اور راحت میں اور ستھری جگہ بٹھا دے تو ایسے سے میل جول کر جس میں یہ صفت ہو اور اُس کی تلخ کلامی پر صبر کر اور اور اس کے امر و نہی کو قبول کر ایسی حالت میں تجھے جلد دنیا ہی میں بھلائی مل جائے گی آخرت کا انتظار کرنا نہ پڑے گا۔ بہادری ایک ساعت کے صبر ہی کا تو نام ہے استقلال سے کام لے۔ تجھ سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا اور تیری ضرورت بھی ہے تو کیلا اور زنبیل خرید اور عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا پس اگر تیرے لیے کوئی کام مقدر ہو چکا ہے پس قریب ہے کہ تو کام پر لگ جائے گا تو سبب کو اس کا حق ادا کر اور بھروسہ کر کے عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا۔ پس اگر وہاں سے دوسرے مزدوروں کو لیں اور تجھے نہ لے جائیں تو تو اپنی جگہ سے مت ہٹ ڈٹا بیٹھا رہ یہاں تک کہ تجھے ہر ایک سے کامل ناامیدی ہو جائے کہ اب تجھے کوئی کام پر نہ بلائے گا اس وقت تو اپنے نفس کو توکل کے سمندر میں ڈال دے پس تو سبب اور سبب پیدا کرنے والے دونوں کو جمع کر لے گا تو اپنے استاد کے روبرو حسن ادب اختیار کر اور تیری خاموشی تیرے بولنے سے زیادہ ہو کیونکہ ایسا کرنا تیری تعلیم کا اور استاد کے دل میں تیری نزدیکی

؎ مطلب یہ ہے کہ تقدیر پر ایمان لا کر تدبیر سے بالکل غافل نہ ہو جو ہونا ہے وہ ہو گا لیکن سبب کی تلاش ضرور ہے ۱۲

حُسْنُ الْاَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَسُوْءُ الْاَدَبِ يُبْعِدُكَ كَيْفَ يُحْسِنُ اَدَبُكَ وَاَنْتَ لَا تُخَالِطُ الْاُدَبَاءَ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ وَاَنْتَ لَا تَرْضٰى بِمُعَلِّمِكَ وَلَا تُحْسِنُ ظَنَّكَ فِيْهِ۔

کا سبب بن جائے گا حسن ادب تجھے مقرب بنا دے گا اور بے ادبی تجھے دور کر دے گی تجھے حسن ادب کیسے آ سکتا ہے حالانکہ تو ادب والوں سے ملا ہی نہیں ہے تجھے علم کیسے آ سکتا ہے حالانکہ تو اپنے استاد سے راضی ہی نہیں ہے اور نہ تیرا گمان اس کے بارے میں نیک ہے

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

اکیاونویں مجلس

دنیا و آخرت کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ شَعْبَانَ مِنَ السَّنَةِ۔

اَلدُّنْيَا كُلُّهَا حِكْمَةٌ وَعَمَلٌ وَالْاٰخِرَةُ كُلُّهَا قُدْرَةٌ فَهٰذِهٖ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْحِكْمَةِ وَتِلْكَ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْقُدْرَةِ فَلَا تَتْرُكِ الْعَمَلَ فِيْ دَارِ الْحِكْمَةِ وَلَا تَعْجَزْ قُدْرَتَهٗ فِيْ دَارِ الْقُدْرَةِ اِعْمَلْ فِيْ دَارِ الْحِكْمَةِ بِحِكْمَتِهٖ وَلَا تَتَّكِلْ عَلٰى قُدْرَتِهٖ لَا تَجْعَلِ الْقَدْرَ عُذْرًا لِنَفْسِكَ فَاِنَّهَا تَحْتَجُّ بِهٖ وَتَتْرُكُ الْعَمَلَ الْعُذْرُ بِالْقَدْرِ حُجَّةُ الْكُسَالٰى اِنَّمَا يَكُوْنُ الْعُذْرُ بِالْقَدْرِ فِيْ غَيْرِ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَسْكُنُ اِلٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا وَلَا اِلٰى مَا فِيْهَا يَاْخُذُ قِسْمَهٗ مِنْهَا وَيَمْضِيْ بِقَلْبِهٖ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يَقِفُ هُنَاكَ

بیسویں شعبان کو اسی سال میں مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

دنیا از سر تا پا حکمت و عمل ہے اور آخرت کل کی کل قدرت۔ پس دنیا کی بنا حکمت پر ہے اور آخرت کی بنا قدرت پر ہے پس تو دار العمل و دار حکمت (دنیا) میں اعمل کو چھوڑ عمل کیے جا اور اس کی قدرت کو دار قدرت میں عاجز نہ سمجھ دار حکمت میں عمل کیے جا اور اس کی قدرت پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جا تو قدرت کو اپنے نفس کے لیے عذر نہ بنا کیونکہ نفس اس کو حجت بنا لے گا اور عمل کرنا چھوڑ دے گا۔ تقدیر کا عذر قرار دینا کاہلوں کی دلیل ہے۔ تقدیر کا عذر بنانا غیر اوامر و نواہی میں ہو سکتا ہے نہ کہ عبادت و فرائض میں۔ آپ نے کچھ کلام کے بعد ارشاد فرمایا جو کہ مومن ہے وہ نہ تو اس دنیا کی طرف سکون کرتا ہے اور نہ اس چیز کی طرف جو کہ دنیا میں ہے دنیا سے اپنا مقسوم لے لیتا ہے اور قلب سے حق تعالے کی طرف یکسوئی کر لیتا ہے یہاں پہنچ کر ٹھہر جاتا

حَتّٰی یُنْحٰی عَنْهُ وَهَجُ الدُّنْیَا وَ یُؤْذَنُ لِقَلْبِهٖ بِالدُّخُوْلِ عَلَیْهِ بِسِفَارَةِ سِرِّهٖ یُخْرِجُ السِّرَّ اِلَی الْقَلْبِ وَ الْقَلْبُ اِلَی النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَ الْجَوَارِحِ الطَّائِعَةِ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا اُغْنِیَ عِیَالُهٗ عَنْهُ وَحِیْلَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ یَكْفِیْهِ شُرُوْرَ الْخَلْقِ وَ یُطِیْعُهُمْ لَهٗ وَیُحِیْلُ بَیْنَ قَلْبِهٖ وَ قُلُوْبِهِمْ وَیَبْقٰی وَحْدَهٗ مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ كَاَنَّ الْخَلْقَ لَمْ یُخْلَقْ بِالْاِضَافَةِ اِلَیْهِ كَانَ لَا خَلْقَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ سِوَاهُ یَبْقٰی رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَاعِلًا وَّ هُوَ مَفْعُوْلٌ فِیْهِ یَبْقٰی مَطْلُوْبُهٗ وَ هُوَ طَالِبُهٗ یَبْقٰی اَصْلُهٗ ، وَ هُوَ فَرْعُهٗ لَا یَعْرِفُ غَیْرَهٗ وَلَا یَرٰی غَیْرَهٗ یَطْوِیْهِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ لَهُمْ یُوْجِدُهٗ بَیْنَهُمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَ لِهِدَایَتِهِمْ وَ یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ لِمَرْضَاةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْقَوْمُ حُرَّاسُ الْقُلُوْبِ وَ الْاَسْرَارِ قَآئِمُوْنَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَعَ غَیْرِهٖ عَامِلُوْنَ لَهٗ لَا لِغَیْرِهٖ یَا مُنَافِقُ مَا عِنْدَكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ خَبَرٌ وَلَا مِنَ الْاِیْمَانِ خَبَرٌ وَ لَا مِنَ الْاُنْسِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبَرٌ

ہے یہاں تک کہ اُس سے دنیا کی سوزش دور کر دی جاتی ہے اور اُس کے قلب کو دربار الٰہی میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ اُس کے باطن کی سفارت اُس کے باطن کو قلب کی طرف اور قلب کو نفس مطمئنہ اور فرمانبردار اعضاء کی طرف لے جاتی ہے تمام اعضاء پر اُسے قابو مل جاتا ہے وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ یکایک اُس کو اُس کے متعلقین سے بے نیاز بنا دیا جاتا ہے اور درمیان میں آڑ کر دی جاتی ہے رب تعالیٰ اس کو خلق کی برائیوں سے کفایت کرتا ہے اور سب کو اُس کا تابعدار بنا دیتا ہے اور اس کے اور اُن کے قلبوں میں خود مائل ہو جاتا ہے یہ بندہ خدا تنہا اپنے رب تعالیٰ کی معیت میں باقی رہ جاتا ہے گویا مخلوق اس کے اعتبار سے پیدا ہی نہیں کی گئی تھی گویا سوا اس کے رب عزوجل کی کوئی اور مخلوق ہی نہیں ہے اس کا پروردگار فاعل مختار ہوتا ہے اور یہ اُس کا محل فعل خدا اس کا طالب وہ اس کی اصل اور یہ اُس کی فرع باقی رہتے ہیں یہ غیر اللہ کو پہچانتا ہی نہیں اور نہ اُس کے ماسوا کو دیکھتا ہے۔ جب پھر چاہے گا اس کو مخلوق سے مخفی کر دیتا ہے۔ جب پھر چاہے گا اس کو مخلوق کے لیے کھڑا کر کے درمیان میں انہیں کی مصلحتوں اور ہدایت کے لیے اُس کو موجود کر دے گا اور یہ بندہ رضائے الٰہی کے لیے مخلوق کی تکلیفوں پر صبر اختیار کرتا ہے گا۔ اولیاء اللہ قلبوں اور اسرار کے محافظ و نگہبان ہیں حق عزوجل کی معیت میں قائم غیر اللہ کی معیت سے جدا اُن کا ہر عمل خدا کے لیے ہوتا ہے نہ کہ غیر اللہ کے لیے۔ اے منافق تیرے پاس تو اس قوم کی کوئی خبر ہی نہیں ہے اور نہ ایمان سے کوئی خبر اور نہ اللہ کے اُنس سے کچھ خبر۔ تو تو محض

عَنْ قَرِيْبٍ تَمُوْتُ وَتَنْدَمُ بَعْدَ الْمَوْتِ قَدْ قَنِعْتَ بِفَصَاحَةِ اللِّسَانِ مَعَ عُجْمَةِ الْجِنَانِ وَهٰذَا لَا يَنْفَعُكَ الْفَصَاحَةُ لِلْقَلْبِ لَا لِلِّسَانِ اِبْكِ عَلٰى نَفْسِكَ اَلْفًا وَّعَلٰى غَيْرِكَ مَرَّةً يَا مَيِّتَ الْقَلْبِ يَا بَاغِيًا عَنِ الْقَوْمِ يَا مُبَذِّرًا يَا مَحْجُوْبًا بِكَ وَبِالْخَلْقِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰهِيْ اِنِّيْ كُنْتُ اَخْرَسَ فَاَنْطَقْتَنِيْ فَانْفَعِ الْخَلْقَ بِنُطْقِيْ وَكَمِّلْ لَهُمُ الصَّلَاحَ عَلٰى يَدِيْ وَاِلَّا رُدَّنِيْ اِلَى الْخَرَسِ.

يَا قَوْمِ اِنِّيْ اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ وَالدُّنْيَا وَالْخُرُوْجُ عَنِ الْخَلْقِ وَتَرْكُ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ جَاهِدُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ الْمَع لَا تَيْاَسُوْا شُؤُوْنَاتُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ اِسْاَلُوْهُ عَلٰى قَدْرِ قُدْرَتِهٖ اِسْاَلُوْهُ مِنْ حَيْثُ الْقُدْرَةِ لَا مِنْ حَيْثُ الْحِكْمَةِ اِسْاَلُوْهُ مِنْ عِلْمِهٖ لَا مِنْ حَيْثُ عِلْمِكُمْ اِسْاَلُوْهُ بِقُلُوْبِكُمْ وَاَسْرَارِكُمْ لَا بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ اِسْاَلُوْهُ مِنْ وَّرَاءِ بُحُوْرِ عِلْمِكُمْ وَقُدْرَتِكُمْ قِفُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَدَمِ الْاِفْلَاسِ مِنْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ وَلَا تَتَعَالَمُوْا عَلَيْهِ وَلَا تَتَقَدَّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا تَتَعَقَّلُوْا عَلَيْهِ وَلَا تَرُدُّوْا تَدْبِيْرَهٗ بِتَدْبِيْرِكُمْ وَلَا تَتَنَوَّا

بے خبر ہے عنقریب تو مرے گا اور بعد موت کے شرمندہ ہو گا۔ تو نے محض زبان کی فصاحت پر قناعت کر لی ہے دل کو گونگا بنا رکھا ہے یہ تیرے لیے نافع نہیں ہے۔ فصاحت قلبی کی ضرورت ہے نہ کہ فصاحت زبانی کی۔ تو اپنے نفس پر ہزار بار رو اور دوسروں پر ایک مرتبہ اے مردہ دل اے اولیاء اللہ سے بغاوت کرنے والے اے مسرف اے خودی و ماسوائے اللہ میں مشغول ہو کر حق سے دور ہو جانے والے [illegible] سے رو یا کر۔ اے خدا میں گونگا تھا پس تو نے مجھے گویائی بخشی پس میری گویائی سے مخلوق کو نفع دے اور میرے ہاتھ پر اُن کی کامل اصلاح کر دے ورنہ مجھ کو میرے گونگا پن کی طرف لوٹا دے۔

اے قوم میں تجھ کو خونی موت کی طرف بلاتا ہوں اور خونی موت کیا ہے نفس اور خواہش اور طبیعت اور شیطان اور دنیا کی مخالفت کرنا اور خلق سے علیحدگی کر لینا اور ماسوائے اللہ کا فی الجملہ چھوڑ دینا۔ تم سب ان حالتوں میں جہاد کرو اور نا امید نہ ہو کیوں کہ حق عز و جل ہر دن ایک جدا شان میں ہوتا ہے۔ اُس سے مقدور کے مطابق سوال کرو اُس سے تمہارا سوال بحیثیت قدرت ہو نہ کہ بحیثیت حکمت تمہارا سوال باعتبار اُس کے علم کے ہو نہ کہ باعتبار تمہارے علم کے تم اُس سے قلوب و اسرار کے ساتھ سوال کیا کرو نہ کہ زبان کی تیزی و طراری سے تمہارا سوال تمہارے علم و قدرت کے سمندروں سے ہٹ کر ہو تم اس کی حضوری میں تمام چیزوں سے مفلس ہو کر قیام کرو۔ تم اس پر عالم و حاکم نہ بنو اور نہ اس پر اپنا مرتبہ اور عقلمندی بگھارو اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی تدبیر کو رد کرو تم جاہلوں کی

إِلَى الْجُهَّالِ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ وَإِنْ كَانَ مُتْقِنًا لِحِفْظِهِ وَالْعِلْمُ بِمَعَانِيْهِ تَعَلُّمُكَ لِلْعِلْمِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ يَرُدُّكَ إِلَى الْخَلْقِ وَعَمَلُكَ بِالْعِلْمِ يَرُدُّكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيُزْهِدُكَ فِي الدُّنْيَا وَيُبَصِّرُكَ بِبَاطِنِكَ يُشْغِلُكَ عَنْ تَزْيِيْنِ الظَّاهِرِ وَيُلْهِمُكَ بِتَزْيِيْنِ الْبَاطِنِ فَحِيْنَئِذٍ يَتَوَلَّاكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّكَ قَدْ صَلَحْتَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ ۝ يَتَوَلَّى ظَوَاهِرَهُمْ وَبَوَاطِنَهُمْ يُرَبِّي ظَوَاهِرَهُمْ بِيَدِ حِكْمَتِهِ وَبَوَاطِنَهُمْ بِيَدِ عِلْمِهِ فَلَا يَخَافُوْنَ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يَرْجُوْنَ غَيْرَهُ وَلَا يَأْخُذُوْنَ إِلَّا مِنْهُ وَلَا يُعْطُوْنَ إِلَّا فِيْهِ يَسْتَوْحِشُوْنَ مِنْ غَيْرِهِ يَسْتَأْنِسُوْنَ بِهِ وَيَسْكُنُوْنَ إِلَيْهِ هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ قَدْ كَثُرَ فِيْهِ التَّغْيِيْرُ وَالتَّبْدِيْلُ هُوَ زَمَانُ الْفَتْرَةِ زَمَانُ النِّفَاقِ وَنِفَاقِهِ يَا مُنَافِقُ أَنْتَ عَبْدُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ تُرَائِيْهِمْ وَتَعْمَلُ لَهُمْ وَتَنْسٰى نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ تُظْهِرُ أَنَّكَ تَعْمَلُ وَكُلُّ عَمَلِكَ وَقَصْدِكَ لِلدُّنْيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَزَيَّنَ الْعَبْدُ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُهَا

طرف التفات نہ کر۔ جو کوئی اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ کیسا ہی زبردست حافظ اور معنی و مطلب کا جاننے والا ہو۔ تیرا علم سیکھنا بغیر عمل کے تجھ کو مخلوق کی طرف لوٹائے گا اور تیرا علم پر عمل کرنا تجھ کو حق تعالےٰ کی طرف پہنچائے گا اور تجھے دنیا سے بے رغبت کر دے گا اور باطن سے خبردار بنا دے گا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ سے تجھے باز رکھے گا اور باطن کی آراستگی کا تجھے الہام کرے گا۔ ایسا ہونے پر حق عزوجل تیرا کارساز و متولی ہو جائے گا کیونکہ تجھ میں ایسی صلاحیت پیدا ہو جائے گی ارشاد الٰہی ہے اور خدا نیکوں کا والی ہو جاتا ہے۔ ان کے ظاہر و باطن دونوں کی کارسازی فرماتا ہے ان کے ظاہر کی حکمت کے ہاتھوں سے اور باطن کی اپنے علم کے ہاتھوں سے تربیت فرماتا ہے۔ نہ تو وہ غیر اللہ سے خوف کرتے ہیں اور نہ غیر خدا سے امیدواری کرتے ہیں ان کا تمام لین دین خدا سے اور اسی کے راستہ میں ہوتا ہے۔ وہ غیر اللہ سے وحشت کرتے ہیں اور اسی سے مانوس رہتے ہیں اور اسی سے سکون حاصل کرتے ہیں یہ آخر زمانہ ہے اس میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے نبوت کا زمانہ دور چلا گیا ہے یہ زمانہ نفاق اور اس کے چلن کا ہے۔ اے منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے ان کے دکھاوے کے لیے تمام عمل کرتا ہے اور اپنی طرف حق تعالےٰ کی توجہ نظر کو بھلا دیا ہے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ تیرے عمل آخرت کے واسطے ہیں حالانکہ تیرا ہر عمل اور قصد محض دنیا کے لیے ہے۔ نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بندہ اپنے آپ کو عمل آخرت سے مزین کرتا ہے اور اس کا مقصود و ارادہ آخرت کا نہیں ہوتا تو اس کے نام

وَلَا يَطْلُبُهَا لَعَنَ فِي السَّمٰوٰتِ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِنِّیْ اَعْرِفُكُمْ يَامُنَافِقُوْنَ مِنْ طَرِيْقِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلٰكِنْ اَسْتُرُكُمْ بِسِتْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

وَيْحَكَ مَا تَسْتَحْيِيْ جَوَارِحُكَ مَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالنَّجَاسَاتِ الظَّاهِرَةِ تَدَّعِيْ طَهَارَةَ الْبَاطِنِ طَهَارَةُ الْقَلْبِ مَا صَحَّتْ فَكَيْفَ السِّرُّ مَا تَاَدَّبْتَ مَعَ الْمَخْلُوْقِ وَتَدَّعِي الْاَدَبَ مَعَ الْخَالِقِ الْمُعَلِّمُ مَا رَضِيَ عَنْكَ وَلَا تَاَدَّبْتَ مَعَهٗ وَلَا قَبِلْتَ مِنْهُ اَوَامِرَهٗ تَقْعُدُ فِي الدَّسْتِ وَتَتَصَدَّرُ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَقُوْمَ تَوْحِيْدُكَ عَلٰى رِجْلِهٖ وَيَخْبُتَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْضَةِ وُجُوْدِكَ وَتَقْعُدَ فِيْ حَجْرِ اللُّطْفِ وَتَسْكُنَ تَحْتَ جَنَاحِ الْاُنْسِ بِهٖ وَتَلْقُطَ حَبَّ الْاِخْلَاصِ وَتَشْرَبَ مَاءَ الْمُشَاهَدَةِ ثُمَّ تَبْقٰى عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تَصِيْرَ دِيْكًا فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ حَافِظًا لِلدَّجَاجِ مُؤْثِرًا لَهَا بِالْحَبِّ مُؤَذِّنًا مُنَبِّهًا لِلنَّاسِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تُنَبِّهُهُمْ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ يَا جَاهِلُ اُتْرُكِ الدَّفْتَرَ مِنْ يَدِكَ وَتَعَالَ اُقْعُدْ هٰهُنَا بَيْنَ يَدَيَّ عَلٰى رَاْسِكَ الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ اَفْوَاهِ الرِّجَالِ لَا مِنَ الدَّفَاتِرِ يُؤْخَذُ مِنَ الْحَالِ لَا مِنَ الْمَقَالِ يُؤْخَذُ

اور نسب پر آسمانوں میں لعنت کی جاتی ہے۔ اے منافقو! میں تم کو شریعت و طریقت کے طریقوں سے پہچانتا ہوں لیکن میں تمہاری حق کی پردہ پوشی سے پردہ داری کرتا ہوں تجھ پر افسوس تو حیا نہیں کرتا تیرے اعضاء ظاہری گناہوں اور نجاست ظاہری سے پاک نہیں ہوئے اور تو طہارت باطنی کا دعوے کرتا ہے قلب کی پاکیزگی ابھی درست ہی نہیں ہوئی اور باطن کی پاکی کا تو مدعی ہے مخلوق کے ساتھ تیرا طریقہ ادب درست ہی نہ ہوا اور تو خالق کے ساتھ ادب کا دعوے دار ہے۔ معلم و استاد تجھ سے راضی نہ ہوا اور نہ تو نے اس کے ساتھ ادب برتا اور نہ تو نے اس کے حکموں کو قبول کیا اور تو منبر پر بیٹھ کر صدر بن گیا۔ وعظ شروع کر دیا تجھے وعظ کہنا جائز نہیں یہاں تک کہ تو توحید کے قدم پر کھڑا ہو اور اللہ کی حضوری میں ثابت قدم رہے اور اپنی ہستی کی خودی سے جدا ہو کر لطف الٰہی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور انس کے بازو کے نیچے چھپ جائے اور اخلاص کا دانہ چگنے لگے اور مشاہدہ الٰہی کا پانی پیئے بعدہ تو اسی حالت پر باقی رہے یہاں تک کہ تو ہی خدا ہی مرغ بن جائے۔ پس اسی حالت پر پہنچ کر تو مرغوں کا نگہبان بن جائے گا اور ان پر دانہ کا ایثار کرنے والا۔ بانگ دینے والا آدمیوں کو رات دن ہوشیار کرنے والا ہو جائے گا۔ رب تعالیٰ کی اطاعت کی طرف ان کو جگاتا رہے گا۔ اے جاہل تو دفتر کو اپنے ہاتھ سے پھینک دے اور میری حضوری میں سر کے بل اگر با ادب ہو کر بیٹھ جا۔ علم مردان خدا کے مونہوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نہ کہ دفتروں سے علم حال سے حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ محض قال سے۔ ان سے حاصل

مِنَ الْفَانِيْنَ عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِيْنَ
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الدَّآئِرَةُ عَلٰى فَنَائِكَ عَنْكَ
وَعَنْهُمْ ثُمَّ وُجُوْدُكَ بِهٖ مُتْ عَنْ غَيْرِهٖ
ثُمَّ اَحْيِ بِهٖ وَلَهٗ اِصْحَبْ خَدَمَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ لَا تَبْرَحُوْنَ عَلٰى بَابِهٖ
شُغْلُهُمُ الْاِمْتِثَالُ لِلْاَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ
عَنْ نَهْيِهٖ وَالْمُوَافَقَةُ لِقَدَرِهٖ يَدُوْرُوْنَ
مَعَ اِرَادَتِهٖ فِيْهِمْ وَفِعْلِهٖ بِهِمْ لَيْسَ عِنْدَهُمْ
مُنَازَعَةٌ لَهٗ فِيْهِمْ وَلَا فِيْ غَيْرِهِمْ لَا
يَعْتَرِضُوْنَ عَلَيْهِ فِي الْقَلِيْلِ وَلَا فِي الْكَثِيْرِ
لَا فِي الْعَالِيْ وَلَا فِي الدَّانِيْ لَا تَشْتَغِلْ عَنْ
خِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِخِدْمَةِ نَفْسِكَ
بِالْحِرْصِ عَلٰى بُلُوْغِ اَغْرَاضِهَا اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ تَكَلُّفِ الطَّلَبِ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ
غَيْرِ حَاجَةٍ اِلَيْهِمْ وَلٰكِنْ يُلْهِمُهُمْ بِذٰلِكَ
رَحْمَةً لِلْخَلْقِ لَا يَطْلُبُ مِنْهُمْ بِنَفْسِهٖ نَفْسُهٗ
قَدِ اطْمَاَنَّتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا اِرَادَةٌ وَّشَهْوَةٌ
فِيْمَا يَلِي الدُّنْيَا تَحْسَبُ اَنْ نَّفْسَهٗ
كَنَفْسِكَ الْجَاهِلِيَّةِ الَّتِيْ قَدْ اَوْقَفَتْكَ
فِيْ خِدْمَتِهَا وَتَصَرُّفِكَ فِيْ
اِرَادَتِهَا وَشَهَوَاتِهَا لَوْ كَانَ
لَكَ عَقْلٌ لَّا نْصَرَفْتَ مِنْ خِدْمَتِهَا
وَاشْتَغَلْتَ بِخِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ
وَجَلَّ عَدُوَّةٌ لَكَ الصَّوَابُ لَكَ
السُّكُوْتُ عَنْ جَوَابِهَا وَاَنْ تَجْرِبَهَا

کیا جاتا ہے جو کہ اپنے وجود اور تمام خلق سے فانی اور
باقی باللہ ہوں۔ دائرہ ولایت کا تیری فنا پر ہے تو خودی
سے اور مخلوق سے فنا کر موجود ہو جا غیر اللہ سے ہٹ کر
اللہ کے ساتھ اُسی کے واسطے زندگی کر۔ تو اللہ تعالیٰ
کے اُن خادموں کی صحبت اختیار کر جو اُس کے دروازے
کبھی ہٹتے ہی نہیں۔ جن کا شغل خدا کے حکموں کا بجا لانا اور
اس کے ممنوعات سے باز رہنا اور قضا و قدر میں خدا کے
ساتھ موافقت کرنا ہے جو کہ خدا کے ارادہ و فعل کے
ساتھ گھومتے رہتے ہیں اُن کو اپنے اور غیر کے بارے میں
خدا سے کسی قسم کا جھگڑا ہی نہیں نہ وہ اُس پر قلیل و کثیر اور ادنیٰ
و اعلیٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ جو اپنے نفس کی خدمت کے
سبب ہے کہ اُس کی خواہش و حرص اپنی غرضوں کا حاصل
کر لینا ہے حق عزوجل کی خدمت سے روگردانی نہ کر۔
اللہ والے مخلوق سے بلا ضرورت یہ تکلف طلب کرتے
ہیں اُن کی طلب حرص سے نہیں ہوتی بلکہ اُن کو اس کا خلق
پر شفقت کرنے کی غرض سے الہام ہوتا ہے۔ تو بر مجبوری
طلب کرتے ہیں نہ کہ نفس کی پیروی سے اُن کا نفس تو مطمئن
ہو گیا ہے اُس کا کوئی ارادہ اور شہوت دنیا کے متعلق باقی
ہی نہیں رہا ہے۔ تو گمان کرتا ہوگا کہ ان کا نفس تیرے
جاہل کی طرح سے ہے جس نے تجھے اپنا خدمت گار بنا لیا
اور تجھ کو اپنے ارادہ اور خواہشوں کے مطابق چکر دیتا رہتا
ہے۔ اگر کاش تجھے کچھ عقل ہوتی تو تو اُس کی خدمت گاری
سے منحرف ہو کر اپنے پروردگار عزوجل کی خدمت میں مشغول
ہو جاتا۔ تیرا نفس تیرا دشمن ہے تیرے لیے اس کی جواب
دہی سے سکوت بہتر ہے۔ اور یہ کہ تو اُس کے کلام کو

بِكَلَامِهَا الْحَائِطِ إِسْمَعْ مِنْهَا كَمَا تَسْمَعُ مِنْ مَجْنُوْنٍ قَدْ زَالَ عَقْلُهٗ لَا تَلْتَفِتْ إِلٰى قَوْلِهَا وَ طَلَبِهَا لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالتُّرَّهَاتِ هَلَاكُكَ وَ هَلَاكُهَا فِيْ قَبُوْلِكَ مِنْهَا وَ صَلَاحُكَ وَ صَلَاحُهَا فِيْ مُخَالَفَتِهَا اَلنَّفْسُ إِذَا كَانَتْ طَائِعَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَتَاهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَإِذَا عَصَتْ وَ تَجَبَّرَتْ قُطِعَ عَنْهَا الْاَسْبَابُ وَ سُلِّطَ عَلَيْهَا الْاَذَايَا فَهَلَكَتْ وَ هِيَ خَاسِرَةٌ لِلدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَلطَّائِعَةُ الْقَانِعَةُ صَاحِبُهَا مَخْدُوْمٌ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ تَلْقُطُ قِسْمَهٗ مِنَ الرِّضَا بِهٖ يُؤَدِّيْ الْفَرْضَ الَّذِيْ عَلَيْهِ مَعَ طِيْبَةِ الْقَلْبِ بِلَا كُلْفَةٍ فَارِغَ الْقَلْبِ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَاكِنَ الْجَوَارِحِ عَنِ التَّعَبِ فِيْ تَحْصِيْلِ الدُّنْيَا وَ فُضُوْلِهَا يَا مُنْعَمًا عَلَيْهِ اُشْكُرِ النِّعَمَ وَ إِلَّا سُلِبَتْ مِنْ يَدِكَ قُصَّ جَنَاحَ النِّعَمِ بِالشُّكْرِ وَ إِلَّا طَارَتْ مِنْ عِنْدِكَ الْمَيِّتُ مَنْ مَاتَ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ كَانَ حَيًّا فِي الدُّنْيَا اَيْشٍ تَنْفَعُهٗ حَيَاتُهٗ وَ هُوَ يَصْرِفُهَا فِيْ تَحْصِيْلِ شَهَوَاتِهٖ وَ لَذَّاتِهٖ وَ تُرَّهَاتِهٖ فَهُوَ مَيِّتٌ مَعْنًى

دیوار پر مار دے اس کے قول کو ایسا سن جیسے کوئی مجنوں لایعقل کا کلام سنتا ہے تو نفس کے قول کی طرف توجہ ہی نہ کر اور نہ اس کی طلب خواہشات و لذات و خرافات پر نظر ڈال تیری اور اس کی ہلاکت اس میں ہے تو نفس کے قول کو سنے اور تیری اور اس کی اصلاح اس کی مخالفت کرنے میں ہے جب نفس اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوتا ہے اور اس کو ہر جگہ سے رزق ملتا ہے اور جب نفس خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور متکبر بن جاتا ہے تو اس سے سبب منقطع کر دیئے جاتے ہیں اس پر طرح طرح کی تکلیفیں مسلط کر دی جاتی ہیں پس تیری اور اس کی ہلاکت کا سبب ہو جاتا ہے اور نفس دنیا و آخرت میں ٹوٹا پانے والا ہو جاتا ہے جس کسی کا نفس تابعدار اور قناعت کرنے والا ہوتا ہے اپنی مقسوم روزی رضامندی کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے۔ تمام فرائض کو جو کہ اس کے ذمہ ہیں۔ خوش دلی کے ساتھ بغیر تکلیف کے ماسوائے اللہ سے فارغ البال ہو کر دنیا و فضولیات دنیا اور تمام مشقتوں سے سکون حاصل کر کے ادا کرتا رہتا ہے۔ اے دولت مند و میرا نعمتوں پر شکر ادا کرو ورنہ وہ نعمتیں تیرے ہاتھ سے لی جائیں گی۔ اور ادائے شکر سے نعمت کے بازو تراش دے ورنہ وہ نعمت تیرے پاس سے اڑ جائے گی جو اپنے پروردگار عزوجل کی طرف سے مرا ہوا ہے وہ مردہ ہے اگرچہ دنیا میں اس کا زندوں میں شمار کیا جاتا ہے اس کی زندگی اس کو کیا نفع پہنچائے گی جب کہ وہ اس کو خواہشات ولذات و فضولیات نفسانیہ کے حاصل کرنے میں صرف کرے گا ایسا شخص حقیقۃً مردہ ہے

لَاصُوْرَۃً ۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا بِکَ وَ اَمِتْنَا عَنْ غَیْرِکَ یَا شَیْخًا فِی السِّنِّ صَبِیًّا فِی الطَّبْعِ اِلٰی مَتٰی تَعْدُوْا لِصَبْوَۃِ طَبْعِکَ وَ خَلْفَ سَخَافَۃِ الدُّنْیَا قَدْ جَعَلْتَھَا لَکَ ھَمَّکَ اَمَّا تَعْلَمُ اَنَّ ھَمَّکَ مَا اَھَمَّکَ وَ اَنَّکَ عَبْدُ مَنْ زِمَامُکَ بِیَدِہٖ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ الْاُخْرٰی فَاَنْتَ عَبْدٌ لَّھَا وَ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ الْاُخْرٰی فَاَنْتَ عَبْدٌ لَّھَا وَ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْتَ عَبْدٌ لَّہٗ وَ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ نَفْسِکَ فَاَنْتَ عَبْدُ نَفْسِکَ وَ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ ھَوَاکَ فَاَنْتَ عَبْدُ ھَوَاکَ وَ اِنْ کَانَ زِمَامُکَ بِیَدِ الْخَلْقِ فَاَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ فَانْظُرْ اِلٰی مَنْ تُسَلِّمُ زِمَامَکَ اَلْاَکْثَرُ وَ الْاَغْلَبُ مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَالْقَلِیْلُ مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ وَالنَّادِرُ مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ وَجْہَ رَبِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِصْحَبْھُمْ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَلَا تُعَارِضْھُمْ وَلَا تُنَازِعْھُمْ وَلَا تُنَاقِصْھُمْ فَتَنْتَقِصَ لَا تُسِیْءُ الْاَدَبَ عَلَیْھِمْ فَتَھْلِکَ کُوْنُوْا عُقَلَاءَ اَنْتُمْ تُعَادُوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِاَعْمَالِکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا تُسَوِّیْ عِنْدَہٗ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا اَنْ تُخْلِصُوْا

اگرچہ صورۃً مردہ نہ ہو۔

اے اللہ تو ہم کو اپنے ساتھ زندہ رکھ اور اپنے غیر سے ہم کو موت دیدے آمین اے عمر کے بوڑھے طبیعت کے بچے تو کب تک دنیا کے فضولیات کے درپے اپنی طبیعت کے بچپنے سے دوڑتا رہے گا۔ تو نے تو اسی دنیا کو اپنا مقصود اعظم بنالیا ہے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ تیرا مقصود وہ ہے جو تجھے غم میں ڈالتا ہے اور تحقیق تو اُس کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیری لگام ہے۔ پس اگر تیری لگام دنیا کے ہاتھ میں ہو تو اُس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام آخرت کے ہاتھ میں تو تو اُس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام خدا کے ہاتھ میں ہو پس تو اُس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام تیرے نفس کے ہاتھ میں ہو پس تو اپنے نفس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام تیری خواہش کے ہاتھ میں ہو پس تو اپنی خواہش کا بندہ ہے۔ اگر تیری لگام مخلوق کے ہاتھ میں پس تو مخلوق کا بندہ ہے۔ پس تجھے نظر کرنا چاہیئے کہ تو نے اپنی لگام کس کے سپرد کی ہے۔ اکثر و اغلب تو تم میں سے وہی ہیں جو کہ دنیا کے خواہش مند ہیں اور تھوڑے تم میں سے آخرت کے خواہاں ہیں اور شاذ و نادر تم میں سے وہ ہیں جو کہ دنیا و آخرت کے مالک کو چاہتے ہیں تو ایسوں ہی کی صحبت حسن ادب کے ساتھ اختیار کر اور ان سے جھگڑا قصہ نہ کر اور نہ ان کے نقصان کے درپے ہو ورنہ تو نقصان اٹھائے گا ان کے ساتھ گستاخ نہ بن ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ تم عقلمند بنو۔ تم تو اپنے عملوں سے حق عزوجل کے ساتھ دشمنی کر رہے ہو۔ اُس کے نزدیک تمہارے عمل مچھر کے پر کی برابر بھی قدر نہیں رکھتے ہیں البتہ اگر تم اپنی

لَهُ فِي خَلَوَاتِكُمْ وَجَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ الْكَنْزُ
الَّذِي لَا يَفْنَى هُوَ الصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ
وَالْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّجَاءُ
لَهُ وَالرُّجُوعُ إِلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ عَلَيْكَ
بِالْإِيمَانِ فَإِنَّهُ يُلْحِقُكَ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا
مِنْهُمْ فَاخْفِضْ لَهُ جَنَاحَكَ وَسَلِّمْ
إِلَيْهِ حَالَهُ وَلَا تُنَازِعْهُ فِيهِ اُسْكُتْ
عَنْهُ وَلَا تُؤْذِهِ بِسُوءِ أَدَبِكَ السُّكُوتُ
عَمَّا لَا تَعْلَمُ عِلْمٌ وَالتَّسْلِيمُ فِيمَا لَا
تَعْلَمُ إِسْلَامٌ يَا ضَعِيفَ الْيَقِينِ لَا دُنْيَا
عِنْدَكَ وَلَا آخِرَةَ وَذٰلِكَ بِسُوءِ أَدَبِكَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُهْمَتِكَ لِأَوْلِيَائِهِ
وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ الَّذِينَ أَقَامَهُمُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامَهُمْ حَمَّلَهُمْ
مَا حَمَّلَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ سَلَّمَ
إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَعُلُومَهُمْ أَفْنَاهُمْ
عَنْ نُفُوسِهِمْ وَأَهْوِيَتِهِمْ وَأَوْجَدَ
هُمْ بِهِ وَأَقَامَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
طَهَّرَ قُلُوبَهُمْ عَمَّا سِوَاهُ وَجَعَلَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْخَلْقَ فِي أَيْدِيهِمْ
أَرَاهُمْ قُدْرَتَهُ وَعَلَّمَهُمْ حِكْمَتَهُ
وَعِلْمَهُ وَأَعْطَاهُمُ الْقُوَّةَ بِهِ لَهُمْ
صَحَّ قَوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَدَقُوا فِي هٰذَا الْقَوْلِ
فَأَفْنَوْا حَوْلَهُمْ وَقُوَاهُمْ وَقُوَى الْخَلْقِ

خلوتوں اور جلوتوں میں اور تمام حالتوں میں مخلص بن جاؤ تو کچھ
مرتبہ پا سکتے ہو۔ ایسا خزانہ جس کے لیے فنا نہیں سچائی اور
اخلاص اور خوف الٰہی۔ اور اُس سے اُمیدواری اور اُسی کی
طرف ہر حال میں رجوع کرنا ہے۔ تو ایمان کو لازم پکڑ وہ
تجھے اولیاء اللہ سے ملا دے گا۔ جب تو ان میں سے کسی
ایک کو بھی پالے پس تو اپنا بازو اُس کی طرف جھکا دے اور
اپنی حالت کو اُس کے سپرد کر دے اور پھر اُس سے کسی
قسم کا جھگڑا نہ کر چپ ہو جا اور اپنی بے ادبی سے اُس کو
تکلیف نہ پہنچا۔ ایسی چیز سے سکوت کرنا جس کا تجھے علم نہیں
ہے۔ اور جس کو تو جانتا نہ ہو اُس کا تسلیم کرنا ہی اسلام ہے
اے ضعیف الیقین نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ آخرت
اور یہ سب تیری اللہ کے ساتھ بے ادبی اور اس کی اولیاء
و ابدال انبیاء پر تہمت لگانے کی وجہ سے ہے جن کو حق تعالیٰ
نے انبیاء علیہم السلام کا قائم مقام بنا دیا ہے اُن پر وہی بوجھ
رکھ دیا ہے جو کہ خدا کے نبی اور صدیقوں پر رکھا تھا۔ انبیاء کرام
کے علم و عمل کو انھیں کے حوالے فرما دیا ہے اُن کو اُن کے نفسوں
اور خواہشوں سے فنا کر کے اپنے ساتھ موجود کر لیا ہے
اور اپنی حضوری میں اُن کو جگہ مرحمت فرما دی ہے اُن کے
قلوب کو ماسوے اللہ سے پاک کر دیا اور دنیا و آخرت
اور تمام مخلوق اُن کے قبضہ میں دے دی ہے اُن کو اپنی
قدرت دکھا دی ہے اور اُن کو اپنی حکمت و علم سکھا دیا
ہے اور اپنی طاقت و قوت عطا فرما دی ہے اُن کو خدائی
قوت سے اُن کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم کہنا صحیح ہے وہ اس قول میں سچے بنے پس انہوں
نے اپنی اور مخلوق کی تمام طاقتوں اور قوتوں کو فنا کر دیا

وَاسْتَمْسَكُوْا بِقُوَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مُعَاذٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اُرِيْدُ فَصَبِّرْنِيْ عَلٰى مَا تُرِيْدُ۔

يَا غُلَامُ اَلرِّضَا بِالْقَضَاءِ اَطْيَبُ مِنْ تَنَاوُلِ الدُّنْيَا مَعَ الْمُنَازَعَةِ حَلَاوَتُهٗ اَحْلٰى فِيْ قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ تَنَاوُلِ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ هُوَ اَحْلٰى عِنْدَهُمْ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيْعِهَا وَمَا فِيْهَا لِاَنَّهٗ يَطِيْبُ الْعَيْشَ فِي الْجُمْلَةِ فِيْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ عَلٰى اِخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ وَلَا تَتَكَلَّمْ عَلَيْهِمْ بِلِسَانِ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ فَاِنَّهٗ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عِنْدَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهٗ وَتَبْقٰى عَلَيْكَ حُجَّتُهٗ تَصِيْرُ عَالِمًا مَفْتُوْنًا بِعِلْمِهٖ تَبْقٰى عِنْدَكَ شَجَرَتُهٗ وَتَذْهَبُ عَنْكَ ثَمَرَتُهٗ سَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَكَ حَالًا وَّمُقَامًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا رَزَقَكَ ذٰلِكَ سَلْهُ كِتْمَانَ ذٰلِكَ وَاَنْ لَّا تُحِبَّ اِظْهَارَ شَيْءٍ مِّنْهُ اِذَا اَحْبَبْتَ اِظْهَارَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ ذٰلِكَ سَبَبًا لِّهَلَاكِكَ

اور قوت الٰہی کے ساتھ تمسک ہو گئے حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ دعا کرتے تھے اے اللہ اگر تو وہ نہ کرے جو کہ میں چاہتا ہوں پس تو تو مجھ کو اُس پر صابر بنا دے جس کو کہ تو چاہتا ہے۔

اے غلام قضاء الٰہی کے ساتھ راضی رہنا دنیا حاصل کرنے سے جو کہ منازعت الٰہی کے ساتھ ہو بدرجہا اچھا ہے۔ راضی بقضا رہنے کی شیرینی صدیقوں کے قلبوں میں تمام شہوتوں ولذتوں کے حاصل کرنے سے زیادہ میٹھی ہے اُن کے نزدیک تو یہ تمام دنیا اور مافیہا سے زیادہ شیریں ہے کیوں کہ وہ فی الجملہ تمام حالتوں میں باوجود مختلف حالات کے اُن کو خوش عیشی میں رکھتی ہے تو آدمیوں سے علم وعمل اور اخلاص کی زبان سے بات چیت کیا کر ایسی زبان سے جو کہ بلا عمل ہے بات چیت نہ کر کیوں کہ وہ تجھے اور تیرے پاس بیٹھنے والوں کو کچھ نفع نہ دے گی۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ علم عمل کو پکارا کرتا ہے۔ پس اگر وہ اس کے بلانے پر آ جاتا ہے فبہا ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے۔ علم کی برکت چلی جاتی ہے اور اُس کی حجت تجھ پر باقی رہ جاتی ہے۔ تو علق پر علم سے شیفتہ عالم رہ جاتا ہے تیرے پاس محض علم کا درخت رہ جاتا ہے اور اُس کا پھل چلا جاتا ہے اللہ عزوجل سے یہ دعا کر کہ وہ تجھے اپنے دربار کی حضوری اور ادب عطاء فرما دے اُس وقت یہ دعا کر کہ وہ اپنے پردہ میں رکھے اور تو اس میں سے کسی چیز کے ظاہر کرنے کو پسند ومحبوب نہ رکھے۔ جب تو اُس معاملہ کے اظہار کو پسند کرے گا جو کہ تیرے اور حق عزوجل کے درمیان میں ہے تو یہ تیری ہلاکت

إِيَّاكَ وَالْعُجْبَ بِالْأَحْوَالِ وَالْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ مُطْغٍ مُسْقِطٌ لِصَاحِبِهِ مِنْ عَيْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِيَّاكَ وَمَحَبَّةَ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ وَالْقَبُولِ عِنْدَهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ لَا تَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ حَتّٰى تَحْمِلَ أَمْرَكَ وَيَأْتِيَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ أَمْرٌ جَزْمٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَدْعُو النَّاسَ إِلٰى بَيْتِكَ وَمَا هَيَّأْتَ لَهُمْ طَعَامًا هٰذَا الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلٰى أَسَاسٍ ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْبِنَاءُ إِحْفِرْ أَرْضَ قَلْبِكَ إِلٰى أَنْ يَنْبَعَ فِيهِ مَاءُ الْحِكْمَةِ ثُمَّ ابْنِ بِالْإِخْلَاصِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ إِلٰى أَنْ يَرْتَفِعَ قَصْرُكَ ثُمَّ ادْعُ النَّاسَ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ أَحْيِ أَجْسَادَ أَعْمَالِنَا بِرُوحِ إِخْلَاصِكَ أَيُّ شَيْءٍ تَنْفَعُكَ الْخَلْوَةُ عَنِ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا لِخَلْوَتِكَ إِذَا خَلَوْتَ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ يَأْتِكَ قَاعِدٌ وَحْدَكَ بِلَا حُضُورِ الْأُنْسِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَلِ النَّفْسُ وَالشَّيْطٰنُ وَالْهَوٰى قُرَنَاؤُكَ إِذَا كَانَ قَلْبُكَ مُسْتَأْنِسًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ خَالٍ عَنِ الْخَلْقِ وَإِنْ كُنْتَ بَيْنَ أَهْلِكَ وَعَشِيرَتِكَ إِذَا تَمَكَّنَ الْأُنْسُ فِي قَلْبِكَ هَدَمَ حِيطَانَ

کا سبب بن جائے گا۔ تو اپنے احوال و اعمال پر تکبر کرنے سے بچتا رہ کیونکہ یہ اپنے صاحب کو سرکشی میں ڈالنے والا اور اس کو خدا کی نظر سے گرا دینے والا ہے۔ تو خلق کو وعظ سنانے اور اُن سے قبولیت پر فریفتہ ہونے سے بچتا رہ اس کو پسند نہ کر یہ تیرے لیے نقصان رساں ہے نہ کہ نافع۔ اور تو ایک کلمہ بھی نہ کہہ یہاں تک کہ تیرا معاملہ درست ہو جائے اور تیرے لیے حق تعالیٰ کی طرف سے یقینی امر صادر ہو جائے۔ تو لوگوں کو ایسی حالت میں کہ ابھی تو نے اُن کے لیے کھانا بھی تیار نہیں کیا ہے اپنے گھر کی طرف کیسے دعوت دیتا ہے۔ یہ امر اولاً بنیاد کا حاجت مند ہے اس کے بعد عمارت بنے گی۔ تو اولاً اپنے قلب کی زمین کو اس وقت تک کھودتا رہ کہ اس میں حکمت کا چشمہ جوش مارنے لگے۔ پھر اخلاص اور مجاہدوں اور نیک عملوں سے تعمیر شروع کر یہاں تک کہ تیرا محل بن کر بلند ہو جائے اس کے بعد لوگوں کو اس کی طرف آنے کی دعوت دے۔ اے اللہ تو ہمارے عملوں کے جسموں کو اپنے اخلاص کی روح سے زندہ رکھ۔ تجھ کو خلق سے خلوت ایسی حالت میں کہ خلق تیرے قلب میں موجود ہو کیا فائدہ دے گی ہرگز نہیں نہ تیری عزت و وقعت ہو گی اور نہ تیری خلوت نشینی کی۔ جب تو خلق کو قلب میں لیے ہوئے خلوت کرے گا پس تو تنہا بغیر اُنس الٰہی کے بیٹھنے والا ہو گا تیری خلوت نشینی بیکار ہو گی بلکہ اس حالت میں نفس و شیطان اور خواہشات نفسانیہ تیرے ہم نشین ہوں گے۔ جب کہ تیرا قلب اللہ عزوجل کے ساتھ اُنس پکڑنے والا ہو گا پس تو اگرچہ اہل و عیال خویش و اقارب کے درمیان میں ہی کیوں نہ ہو خلق سے خالی ہو گا جب اُنس الٰہی تیرے قلب میں جگہ پکڑ لے گا تو وہ تیرے وجود

وُجُوْدِهٖ لَهٗ وَبَصَرِ بَصَرِ بَصِيْرَتِكَ فَتُبْصِرُ فَضْلَهٗ وَفِعْلَهٗ فَتَرْضٰى بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ مَنْ كَانَ فِيْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ مَعَ مُلَازَمَةِ الشَّرْعِ وَلَمْ يَتَمَنَّ مَا فَوْقَهَا وَلَا مَا تَحْتَهَا وَلَا زَوَالَهَا وَلَا بَقَاءَهَا فَقَدْ حَصَلَ لَهٗ شَرْطُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ۔

وَيْلَكَ لَا تَكْذِبْ تَدَّعِي الرِّضَا وَتُغَيِّرُكَ بَقَّةٌ وَّ لُقْمَةٌ وَّ كَلِمَةٌ وَكَسْرُ عِرْضٍ لَا تَكْذِبْ مَا اَسْمَعُ كِذْبَكَ وَلَا اَعْمَلُ بِهٖ وَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ اٰحَادُ اَفْرَادٍ مِّنَ الْخَلْقِ يُوْحٰى اِلٰى قُلُوْبِهِمْ يُقْذَفُ اِلَيْهَا كَلِمَاتٌ يَخُصُّهَا يُعَرَّفُوْنَ الْخَيْرَ وَيُوْقَفُوْنَ عَلَيْهِ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَهُمْ عَلٰى مُتَابَعَةِ الرَّسُوْلِ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُوْحِيَ اِلَيْهِ ظَاهِرًا وَّهُمْ يُوْحٰى اِلٰى قُلُوْبِهِمْ بَاطِنًا لِاَنَّهُمْ وُرَّاثُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ فِيْ جَمِيْعِ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَصِحَّ لَكَ هٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ فَاَكْثِرْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ فَاِنَّ ذِكْرَهٗ يُعِيْنُكَ عَلٰى نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَانْعِزَالِكَ عَنْ دُنْيَا مَنْ لَّمْ يَتَّعِظْ بِالْمَوْتِ فَمَا اِلٰى وَعْظِهٖ

کی دیوار کو ڈھا دے گا اور تیری بصیرت کی آنکھ کو بینا کر دے گا پس تو اللہ تعالیٰ کے فعل و فضل کو دیکھنے لگے گا غیر اللہ کو چھوڑ کر اُسی سے راضی رہے گا۔ جو شخص پابندی شرع کے ساتھ کسی ایک حال میں ہوا اور اُس سے تو اونچے اور نیچے تمنا نہ کرے نہ اُس کے زوال و بقا کا خواہش مند ہو پس اُس نے بہ تحقیق رضا، و موافقت و عبودیت الٰہی کی شرط کو حاصل کر لیا۔

تجھ پر افسوس ہے تو تو جھوٹ بولتا ہے دعوے تو حصول رضا کا کرتا ہے اور تیری حالت ایک مچھر اور ایک لقمہ اور ایک کلمہ اور ذرا سی آبرو چلے جانے سے بدلتی رہتی ہے۔ تو جھوٹ نہ بول نہ میں تیرے جھوٹ کو سنوں گا اور نہ میں اُس پر عمل کروں گا اور نہ میں اُس پر تیری تصدیق کروں گا مخلوق میں سے چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلبوں کی طرف الہام کیا جاتا ہے مخصوص کلمات اُن کی طرف ڈال دیئے جاتے ہیں بھلائی پر اُن کو خبردار کر دیا جاتا ہے اور اُسی پر ٹھہرا دیئے جاتے ہیں ایسا کیوں کر نہ ہو گا وہ تو تمام اقوال و افعال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہراً وحی بھیجی گئی تھی اور اُن کے قلوب کی طرف باطناً وحی بھیجی جاتی ہے کیوں کہ یہ اولیاء اللہ حضور کے وارث اور تمام حکموں میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تابعدار ہوتے ہیں۔ اگر تو ایسی تابعداری کو درست و صحیح طور سے حاصل کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیا کر کیوں کہ موت کا ذکر تیرے نفس اور خواہش اور تیرے شیطان اور تیرے دنیا سے علیحدہ ہونے پر تیرا مددگار بن جائے گا جس نے موت سے نصیحت نہ لی پس اُس کے لیے نصیحت کا کوئی

سَبِیْلٌ. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا قِسْمُكَ یَأْتِیْكَ اِنْ زَهِدْتَ اَوْ رَغِبْتَ فَاِذَا زَهِدْتَ وَصَلَ اِلَیْكَ قِسْمُكَ وَاَنْتَ عَزِیْزٌ وَاِذَا رَغِبْتَ وَصَلَ اِلَیْكَ وَاَنْتَ غَیْرُ عَزِیْزٍ. اَلْمُنَافِقُ یَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقْتَ حُضُوْرِ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ وَیَتَوَاقَحُ عَلَیْهِ وَقْتَ خَلْوَتِهٖ.

طریقہ نہیں۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے لیے نصیحت کرنے کو موت کافی ہے۔ اگر تو رغبت کرے یا بے رغبتی تیرا مقسوم حصہ تجھے ضرور پہنچے گا۔ پس جب تو بے رغبتی کرے گا تیرا مقسوم عزت کی حالت میں تجھے پہنچے گا اور جب تو اس کی طرف رغبت کرے گا تیرا مقسوم تجھ کو ایسی حالت میں پہنچے گا کہ تیری کچھ عزت نہ ہوگی۔ منافق جب کہ اس کے پاس مخلوق موجود ہوتی ہے اللہ سے شرم کرتا ہے۔ اور جب وہ مخلوق سے جدا ہو جاتا ہے بے حیائی کرتا ہے خدا سے شرم نہیں کرتا۔

وَیْلَكَ لَوْ صَحَّ اِیْمَانُكَ بِهٖ وَاعْتِقَادُكَ اَنَّهٗ نَاظِرٌ اِلَیْكَ قَرِیْبٌ مِّنْكَ رَقِیْبٌ عَلَیْكَ لَاسْتَحْیَیْتَ مِنْهُ اِنِّیْ اَقُوْلُ لَكُمُ الْحَقَّ وَلَا اَخَافُ مِنْكُمْ وَلَا اَرْجُوْكُمْ اَنْتُمْ وَاَهْلُ الْاَرْضِ عِنْدِیْ كَالْبَقِّ وَكَالذَّرِّ لِاَنِّیْ اَرَی الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْكُمْ اَلْمَمَالِیْكُ وَالْمُلُوْكُ عِنْدِیْ سَوَاءٌ اَنْكِرُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ وَعَلٰی غَیْرِكُمْ بِالشَّرْعِ لَا بِالْهَوٰی وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ مَا سَكَتَ الشَّرْعُ عَنْهُ فَوَافِقُوْهُ فِیْ سُكُوْتِهٖ وَمَا نَطَقَ بِهٖ فَوَافِقُوْهُ فِیْ نُطْقِهٖ.

تجھ پر افسوس ہے اگر خدا کے ساتھ تیرا ایمان اور یہ اعتقاد کہ وہ بہ تحقیق تجھے دیکھنے والا ہے تجھ سے نزدیک ہے تیرے اوپر محافظ ہے درست وصحیح ہوتا تو یقیناً تو اس سے حیا کرتا شرماتا۔ بہ تحقیق میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور مجھے تم سے نہ کچھ خوف ہے اور نہ کسی قسم کی آرزو تم اور تمام زمین کے رہنے والے میرے نزدیک مثل مچھر اور چیونٹی کے ہو۔ نفع ونقصان کو اللہ کی طرف سے جانتا ہوں نہ کہ تمہاری طرف سے رعایا اور بادشاہ میرے نزدیک سب برابر ہیں اگر تم اپنے نفسوں اور دوسروں پر اعتراض کرو تو وہ شریعت کے ماتحت ہو نہ کہ خواہش و نفس وطبیعت کے کہنے سے۔ جس سے شرع مقدس ساکت ہو پس تم اس کے سکوت میں اس کی موافقت کرو اور جس چیز پر شرع مقدس ناطق ہو پس تم اس میں اس کی موافقت کرو۔

یَا غُلَامُ لَا تُنْكِرْ عَلٰی غَیْرِكَ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ بَلْ اَنْكِرْ عَلَیْهِ بِاِیْمَانِكَ

اے غلام تو دوسروں پر اپنے نفس وخواہش کے ورغلانے سے اعتراض نہ کیا کر بلکہ ایمان کے حکم کے

الْاِيْمَانُ هُوَ الْمُنْكِرُ وَالْيَقِيْنُ هُوَ الْمُزِيْلُ وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ النَّاصِرُ يَنْصُرُكَ وَيُبَاهِيْ بِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ اِذَا اَنْكَرْتَ مُنْكَرًا غَيْرَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعَانَكَ عَلٰى اِزَالَتِهٖ وَنَصَرَكَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَذَلَّلَهُمْ لَكَ وَاِذَا اَنْكَرْتَهٗ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَطَبْعِكَ خَذَلَكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ تَقْدِرْ عَلٰى اِزَالَتِهٖ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُنْكِرُ فَكُلُّ مُنْكِرٍ لَا يَكُوْنُ اِنْكَارُهٗ بِالْاِيْمَانِ فَلَيْسَ بِمُنْكِرٍ اَلْاِنْكَارُ بِلَا اَنْتَ تُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِخَلْقِهٖ لِدِيْنِهٖ لَا لِنَفْسِكَ لَهٗ لَا لَكَ دَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ وَاَخْلِصْ فِيْ اَعْمَالِكَ الْمَوْتُ عَلٰى رَصَدٍ مِّنْكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْعُبُوْرِ عَلٰى قَنْطَرَتِهٖ دَعْ عَنْكَ هٰذَا الْحِرْصَ الَّذِيْ قَدْ فَضَحَكَ مَا هُوَ لَكَ لَا بُدَّ اَنْ يَّاْتِيَكَ وَمَا هُوَ لِغَيْرِكَ لَا يَاْتِيْكَ فَاشْتَغِلْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكْ طَلَبَ مَا لَكَ وَمَا لِغَيْرِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطابق تیرا اعتراض ہو۔ اعتراض کرنے والا حقیقۃً ایمان ہی ہے اور یقین اس کا زائل کرنے والا ہے اور رب تعالیٰ مددگار ہے وہ تیری مدد کرے گا اور تجھ پر فخر کرے گا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اگر اللہ عزوجل تمہاری مدد کرے گا پس کوئی تمہیں مغلوب کرنے والا نہ ہوگا، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا جب تو کسی برے امر پر اللہ سے غیرت کرکے اعتراض کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دور کر دینے پر تیری مدد فرمائے گا اور اس کے کرنے والے پر تجھے نصرت دے گا اور ان سب کو تیرے لیے جھکا دے گا۔ اور جب تیرا اعتراض تیرے نفس و خواہش اور شیطان اور تیری طبیعت کے زور غلانے سے ہوگا تو خدا تجھے ذلیل کرے گا اور ان پر تیری نصرت نہ فرمائے گا اور تو اس امر کے دور کر دینے پر قدرت نہ پائے گا حقیقۃً ایمان ہی معترض ہو سکتا ہے۔ پس ہر وہ معترض جس کا اعتراض ایمان کی بنا پر نہ ہو معترض نہیں۔ لفظ لا سے (نہیں) اعتراض کرکے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ یہ محض اللہ کے واسطے ہو نہ کہ مخلوق کے واسطے دین کے واسطے ہو نہ کہ تیرے نفس کے لیے اللہ واسطے ہو نہ کہ تیرے لیے پس تو اپنی ہوس کو چھوڑ دے اور اپنے عملوں میں اخلاص پیدا کر موت تیرے گھات میں لگی ہوئی ہے تجھے اس کے پل پر چلنا ضرور ہے تو اس حرص کو جس نے تجھے ذلیل بنا رکھا ہے چھوڑ دے جو کچھ کہ تیرے مقسوم کا ہے تجھے ضرور ملے گا اور جو کہ تیرے غیر کا مقسوم ہے وہ تجھے ملنے والا نہیں ہے۔ اور تو اللہ عزوجل کے ساتھ مشغول ہو جا اور دوسروں کے مقسوم کی طلب کو چھوڑ دے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ أَشَدُّ الْأَشْيَاءِ عَلَىٰ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ النُّطْقُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْقُعُودُ مَعَهُمْ وَهٰذَا يَكُونُ أَلْفُ عَارِفٍ وَالْمُتَكَلِّمُ فِيهِ وَاحِدٌ إِلَّا أَنَّهُ يَحْتَاجُ إِلَىٰ قُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكَيْفَ لَا يَحْتَاجُ إِلَىٰ قُوَّتِهِمْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْعُدَ بَيْنَ أَجْنَاسِ الْخَلْقِ يُخَالِطُ مَنْ يَعْقِلُ وَمَنْ لَا يَعْقِلُ يَقْعُدُ مَعَ مُنَافِقٍ وَمُؤْمِنٍ فَهُوَ عَلَىٰ مُقَاسَاةٍ عَظِيمَةٍ صَابِرٌ عَلَىٰ مَا يَكْرَهُهُ وَمَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَحْفُوظٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ مُعَانٌ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ مُمْتَثِلٌ لِأَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي كَلَامِهِ عَلَى الْخَلْقِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَاخْتِيَارِهِ وَإِرَادَتِهِ إِنَّمَا أُجْبِرَ عَلَى الْكَلَامِ فَلَا جَرَمَ يُحْفَظُ فِيهِ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَسْقِطْ قَدْرَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ فِيمَا يَلِي الضُّرَّ وَالنَّفْعَ فَإِنَّكَ مَا تَعْرِفُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ۔

وَيْحَكَ الدُّنْيَا فِي الْيَدِ يَجُوزُ فِي الْجَيْبِ يَجُوزُ إِدِّخَارُهَا بِسَبَبِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ يَجُوزُ أَمَّا فِي الْقَلْبِ فَلَا يَجُوزُ وُقُوفُهَا عَلَى الْبَابِ يَجُوزُ أَمَّا دُخُولُهَا إِلَىٰ وَرَاءِ

ارشاد فرمایا اور آپ ہرگز ان چیزوں کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھئے جو کہ ہم نے کافروں کی متفرق جماعتوں کو زندگی دنیا کی بہار کے لیے کافروں کی آزمائش کی غرض سے متمتع بنا دیا ہے۔ عارف باللہ لوگوں پر سب چیزوں سے زیادہ سخت و گراں مخلوق کے ساتھ کلام کرنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا ہے اور اسی واسطے ہزار عارفوں کی جماعت میں کلام کرنے والا صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی قوت کی طرف محتاج ہوتے ہیں اور عارف ان کی سی قوت کے محتاج کیوں نہ ہوں جب کہ وہ قسم قسم کی مخلوق میں بیٹھنے کا ارادہ رکھتے ہیں سمجھداروں سے بھی ملتے ہیں منافق اور مومن کے ساتھ بھی بیٹھتے ہیں پس وہ بڑے سخت امتحان و تکلیف میں ہیں مکروہات پر صبر کرنے والے ہیں اور باوجود اس کے عارف اپنے حالات میں منجانب اللہ محفوظ ہوتا ہے اس کی مدد کی جاتی ہے کیوں کہ وہ امر الٰہی کو ہمیشہ بجا لاتا رہتا ہے وہ جب مخلوق سے کلام کرتے ہیں ان کا کلام اپنے نفس و خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کو خدا کی طرف سے کلام پر مجبور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے ان کی منجانب اللہ حفاظت کی جاتی ہے۔ اگر تیرا ارادہ ہے کہ تو معرفت الٰہی حاصل کرے پس تو مخلوق کی قدر اپنے قلب سے نفع و نقصان رساں امور کے متعلق نکال دے کیونکہ تو بغیر اس کے خدا کو پہچان ہی نہ سکے گا۔ تیرے اوپر افسوس ہے دنیا کا ہاتھ میں رکھنا جائز ہے جیب میں رکھنا جائز ہے اس کو کسی سبب سے نیک نیتی کے ساتھ ذخیرہ رکھنا جمع کرنا جائز ہے لیکن دنیا کا قلب میں رکھنا جائز نہیں ہے اس کا دروازہ پر کھڑا رہنا جائز ہے لیکن دروازہ سے آگے

اَلْبَابِ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَكَ إِذَا فَنِيَ هٰذَا الْعَبْدُ عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ صَارَ كَأَنَّهُ مَفْقُوْدٌ مَمْحُوٌّ لَا يَتَغَيَّرُ بَاطِنُهُ عِنْدَ مَجِيْءِ الْاٰفَاتِ يُوْجَدُ عِنْدَ مَجِيْءِ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَمْتَثِلُهُ وَعِنْدَ مَجِيْءِ نَهْيِهِ فَيَنْتَهِيْ عَنْهُ لَا يَتَمَنّٰى شَيْئًا وَلَا يَحْرِصُ عَلٰى شَيْءٍ يَرِدُ التَّكْوِيْنُ اِلٰى قَلْبِهِ يُسَلَّمُ اِلَيْهِ تَقْلِيْبُ الْاَعْيَانِ اَيْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ يَا خَوَنَةُ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا اَعْدَآءَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ يَا قَاطِعِيْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتُمْ فِيْ ظُلْمٍ ظَاهِرٍ وَنِفَاقٍ ظَاهِرٍ هٰذَا النِّفَاقُ اِلٰى مَتٰى يَا عُلَمَآءُ وَيَا زُهَّادُ كَمْ تُنَافِقُوْنَ الْمُلُوْكَ وَالسَّلَاطِيْنَ حَتّٰى تَاْخُذُوْا مِنْهُمْ حُطَامَ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا اَنْتُمْ وَاَكْثَرُ الْمُلُوْكِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ظَلَمَةٌ خَوَنَةٌ فِيْ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عِبَادِهٖ اَللّٰهُمَّ اكْسِرْ شَوْكَةَ الْمُنَافِقِيْنَ وَاخْذُلْهُمْ اَوْ تُبْ عَلَيْهِمْ وَاقْمَعِ الظَّلَمَةَ وَطَهِّرِ الْاَرْضَ مِنْهُمْ اَوْ اَصْلِحْهُمْ اٰمِيْنَ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَا مُلُوْكُ وَيَا مَمَالِيْكُ يَا ظَالِمُوْنَ وَيَا عَادِلُوْنَ يَا مُنَافِقُوْنَ وَيَا مُخْلِصُوْنَ، الدُّنْيَا اِلٰى اَمَدٍ وَالْاٰخِرَةُ اِلٰى اَبَدٍ فَارِقْ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِمُجَاهَدَتِكَ وَزُهْدِكَ نَظِّفْ قَلْبَكَ مِنْ غَيْرِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ احْذَرْ اَنْ يَصْطَادَكَ شَيْءٌ اَوْ

بڑھنا جائز نہیں نہیں نہیں اس میں تیری کچھ عزت نہیں۔ جب یہ بندہ اپنے وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے تو گویا وہ محو و نابود ہو جاتا ہے اُس کا باطن آفتوں کے آنے سے متغیر نہیں ہوتا ہے وہ امر و نہی الٰہی کے آنے کے وقت موجود کر دیا جاتا ہے پس امر کو بجا لاتا ہے اور نہی سے باز رہتا ہے نہ کسی شے کی وہ تمنا کرتا ہے اور نہ وہ کسی شے پر حریص ہوتا ہے اُس کے قلب کی طرف تکوین وارد ہوتی ہے اور تمام اشیاء میں تصرف کا اختیار اُس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے تم میں اور اُن میں اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! اے اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنو! اللہ عزوجل کے مخصوص بندوں سے قطع تعلق کرنے والو! کیا نسبت ہے تو تو ظاہری ظلم و ظاہری نفاق میں مبتلا ہو رہا ہے یہ نفاق کب تک کرے گا اے عالمو! اے زاہدو! تم کب تک بادشاہوں اور حاکموں کے لیے نفاق برتتے رہو گے جب تک کہ اُن سے دنیا کا اسباب اور اُس کی شہوتیں اور لذتیں پاتے رہو گے۔ تم اور اس زمانے کے اکثر بادشاہ ظالم اور اللہ و بندوں کے مال میں خیانت کرنے والے ہو اے اللہ تو منافقوں کی شوکت و دبدبہ کو توڑ دے اور اُن کو ذلیل کر دے یا اُن پر توبہ ڈال دے اور ظالموں کا قلع قمع کر دے اور زمین کو اُن سے پاک کر دے یا اُن کی اصلاح فرما دے آمین۔ اے بادشاہو! اے رعایا اے ظالمو! اے منافقو! اور اے مخلصو! دنیا ایک مدت تک ہے اور آخرت ہمیشہ کے لیے تو ماسوے اللہ سے اپنی ریاضت و زہد کے ذریعے جدائی کر لے اپنے قلب کو غیر اللہ سے صاف و پاک کر لے اس سے ڈر کہ تیرا کوئی شکار نہ کر لے یا

يَحْبِسَكَ شَيْءٌ يُوْقِفُكَ شَيْءٌ عَنْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا جَاءَتِ الْأَقْسَامُ تَنَاوَلْهَا بِيَدِ الْأَمْرِ بِيَدِ الْمُوَافَقَةِ عَلٰى قَدَمِ الزُّهْدِ فِيْهَا لَا بِيَدِ الْإِخْتِيَارِ لَهَا وَالْحُبِّ لَهَا اَلزُّهْدُ إِذَا دَامَ عَمِلَ فِي الْبَدَنِ فَيُوْرِثُ فِي الْقَلْبِ حُزْنًا وَفِي الْبِنْيَةِ نُحُوْلًا فَإِذَا تَحَقَّقَ هٰذَا الْحُزْنُ وَالنُّحُوْلُ جَاءَ الْفَرَجُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَرَحِ بِهٖ وَالْمَعْرِفَةِ لَهٗ كَيْ يُذْهِبَ الْحُزْنَ وَالْهَمَّ اَلْمُؤْمِنُ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَإِنَّمَا يَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَقَلْبُهٗ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيْءِ رَسُوْلِ الْمَلِكِ وَصَلَ بَابَ الْبَلَدِ وَقَدْ وَدَّعَ أَهْلَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ بَيْنَهُمْ اَلْمُؤْمِنُ أَبَدًا مُوَدِّعٌ هُوَ بَيْنَ الْخَلْقِ وَقَدْ وَدَّعَهُمْ دُنْيَاهُ مَعَ الْخَلْقِ وَحَبْلُهٗ مَعَ الْخَالِقِ إِذَا وَقَرَ التَّوْحِيْدُ فِي الْقَلْبِ صَحَّ الْعَمَلُ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ لِأَنَّهٗ يَسْتَوِيْ ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ غِنَاكَ وَفَقْرُكَ إِقْبَالُ الْخَلْقِ وَإِدْبَارُهُمْ ذَمُّهُمْ لَكَ وَمَدْحُهُمْ كَيْفَ لَا تُخْرِجُهُمَا وَقَدْ ضَاقَتْ نَفْسُكَ عَنْهُمَا بِمَا رَحُبَتْ وَامْتَلَأَ قَلْبُكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهٖ وَالشَّوْقِ إِلَيْهِ فَحِيْنَئِذٍ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ تَصِيْرُ مُحِبًّا حَقًّا عَالِمًا مُعَلِّمًا حَبِيْبًا مُحْكَمًا قَرِيْنًا مُقَرَّبًا أَدِيْبًا مُؤَدَّبًا مُغْنِيًا عَنِ الْخَلْقِ يُغْنِيْ مَنْ كَفَيْتَهَا عَنْهُمْ بِكِفَايَةِ

تجھے قیدی بنالے یا تجھے کوئی چیز تیرے مولیٰ تعالیٰ سے روک دے۔ جب تیرے مقسوم حصے تیرے پاس آئیں تو ان کو حکم و موافقت الٰہی کے ہاتھوں سے زہد کے قدم پر کھڑے ہو کر لینے کے لئے نہ کہ اختیار اور محبت دنیوی کے ہاتھوں سے۔ زہد کی ہمیشگی بدن میں کام کرتی ہے قلب میں غم اور بدن میں کمزوری و دبلا پن پیدا کر دیتی ہے جب یہ غم اور کمزوری متحقق ہو جاتی ہے تب حق عزوجل کی طرف سے اُس کو فرحت آجاتی ہے اُس کی فرحت و معرفت الٰہی اُس کے رنج و غم کو زائل کر دیتی ہے۔ ایمان والا خلق و اہل و عیال سے مال و اولاد سے دل برداشتہ رہتا ہے بدن سے ان کے ساتھ مشغول رہتا ہے اُس کا قلب بادشاہ کے قاصد کے آنے کا منتظر رہتا ہے۔ وہ شہر کے دروازہ پر پہنچ لیا ہے اہل و عیال سے رخصت ہو چکا ہے اگرچہ اُن میں بیٹھا ہوا ہے ایمان والا خلق کے درمیان میں رہتا ہوتا ہوا اُن سے رخصت ہو لیا ہے۔ اُس کی بود و باش خلق کے ساتھ ہے اور اُس کی اصل لگ خالق کے ساتھ۔ جب توحید قلب میں جگہ پکڑ لیتی ہے کیونکہ توحید باطنی تیرے ظاہر و باطن تیری امیری و فقیری خلق کی توجہ و روگردانی اور اُن کی برائی و بھلائی کو برابر کر دیتی ہے تو ان کو اپنے قلب سے کیسے نہ نکال دے گا جب کہ تیرا سینہ گرفتہ اُن سے باوجود وسعت تنگ ہو چکا ہے اور اُس میں اللہ عزوجل اور اُس کا ذکر اور اُس کا اشتیاق بھر گیا ہے پس اس وقت تو بمصداق آیۂ کریمہ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ سچا محب عالم اُستاد حکیم عالم قریب و مقرب ادیب و مؤدب خلق سے بے نیاز کفایت کے ساتھ اُن سے باز رکھا گیا اور مستغنی بنا دیا جاتا ہے

يَا جَاهِلُ تَعَلَّمْ مِنْ جَهْلِكَ إِنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ التَّعَلُّمَ وَاشْتَغَلْتَ بِالتَّعْلِيْمِ لَا تَتْعَبْ وَمَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَّلَا يُفْلِحُ عَلَى يَدَيْكَ أَحَدٌ لِأَنَّ مَنْ لَّا يُحْسِنُ أَنْ يَكُوْنَ مُعَلِّمَ نَفْسِهِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ مُعَلِّمَ غَيْرِهِ۔

اے جاہل تو جہالت چھوڑ علم پڑھ بہ تحقیق تو نے خود سیکھنا پڑھنا چھوڑ دیا اور تعلیم دینے میں دوسروں کو مشغول ہو گیا ہے تو مشقت نہ اٹھا کہ تجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اور نہ کوئی تیرے ہاتھ پر فلاح پا سکے گا۔ کیونکہ جو خود اپنے نفس کا معلم و استاد نہیں ہو سکتا۔ پس وہ دوسروں کا استاد کیسے بنے گا۔

يَا قَوْمُ لَا تُعْجِزُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةً فَتَلْحَقُوْا بِالْكُفَّارِ اعْمَلُوْا بِالْحُكْمِ حَتّٰى يُلْحِقَكُمْ ذٰلِكَ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ فَإِذَا تَحَقَّقَ عِنْدَكُمُ الْعَمَلُ رَأَيْتُ الْقُدْرَةَ فَحِيْنَئِذٍ يُجْعَلُ التَّكْوِيْنُ فِيْ أَيْدِيْ قُلُوْبِكُمْ وَأَسْرَارِكُمْ إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ أَقْدَرَكَ عَلَى التَّكْوِيْنِ وَأَطْلَعَكَ عَلَى خَزَائِنِ سِرِّهِ وَأَطْعَمَكَ طَعَامَ فَضْلِهِ وَسَقَاكَ شَرَابَ الْأُنْسِ وَأَقْعَدَكَ عَلَى مَائِدَةِ الْقُرْبِ مِنْهُ وَكُلُّ هٰذَا ثَمَرَةُ الْعِلْمِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا حَتّٰى يَأْتِيَكَ صَاحِبُ الْعِلْمِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْخُذُكَ إِلَيْهِ إِذَا شَهِدَ لَكَ مُعَلِّمُ الْحُكْمِ بِالْحَذْقِ فِيْ كِتَابِهِ نَقَلَكَ إِلَى كِتَابِ الْعِلْمِ فَإِذَا تَحَقَّقْتَ فِيْهِ أُقِيْمَ قَلْبُكَ

اے قوم تم اللہ کی قدرت کو عاجز نہ سمجھو وہ قادر و عزیز ہے ورنہ تم کافروں میں شامل ہو جاؤ گے۔ تم حکم الٰہی کے مطابق عمل کرو تا کہ یہ عمل تم کو علم سے ملا دے۔ پس جب تمہارے پاس علم متحقق ہو جائے گا۔ تم قدرت کو دیکھ لو گے۔ اس وقت تمہارے قلوب و اسرار کے ہاتھوں میں مرتبۂ تکوین دے دیا جائے گا تم جو چاہو گے وہ ہونے لگے گا۔ جب تمہارے اور خدا کے درمیان میں قلبی حیثیت سے کوئی حجاب باقی نہ رہے گا قادر مطلق تمہیں تکوین پہ قدرت دیدے گا اور اپنے بھید کے خزانوں پر تجھے خبردار کرے گا اور اپنے فضل کے طعام سے تجھے کھانا دے گا اور اپنے اُنس کا شربت تجھے پلا دے گا اور تجھ کو اپنے قرب کے دسترخوان پر بٹھالے گا یہ سب کا سب قرآن و حدیث کے علم اور اس پر عمل کا نتیجہ و ثمرہ ہے تو ان دونوں پر عمل کر اور ان سے علیحدہ نہ ہو یہاں تک کہ تیرے پاس علم کا مالک اللہ عزوجل آ جائے پس تجھ کو اپنی طرف لے لے۔ جب شریعت کا استاد اپنی طرف میں تیرے ماہر ہونے کی گواہی دے دے گا تب وہ تجھ کو کتاب علم طریقت کی طرف منتقل کرے گا۔ پس جب تو اس میں بھی پورے طور سے ماہر ہو جائے گا اس وقت تیرے قلب و باطن کو

وَمَعْنَاكَ وَالنَّبِيُّ فِي صُحْبَتِهِمَا اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَيُدْخِلُهُمَا اِلَى الْمَلِكِ وَيَقُوْلُ لَهُمَا هَا اَنْتُمَا وَرَبُّكُمَا۔

قائم کر دیا جائے گا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن دونوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہمراہ ہوں گے اور ان کو بادشاہ حقیقی علم کے مالک کے دربار میں لے جا کر کھڑا کر دیں گے اور اُن سے فرمائیں گے اب تم دونوں ہو اور تمہارا رب تعالیٰ وہ جانے اور تم۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُوْنَ

باونویں مجلس

خدا کی طرف متوجہ ہونے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ ثَالِثَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۳ رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

يَا قَوْمُ فِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اُهْرُبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالدُّنْيَا وَمَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ سِيْرُوْا اِلَيْهِ بِقُلُوْبِكُمْ اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ۔

اے قوم والو تم اللہ عزوجل کی طرف دوڑو اور تمام مخلوق و دنیا اور ماسوے اللہ سے قطع تعلق کر کے اسی کی طرف بھاگو فی الجملہ اپنے قلبوں سے اسی کی طرف سیر کرو چلو کیا تم نے ارشاد الٰہی نہیں سنا۔ خبردار ہو جاؤ تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

يَا غُلَامُ لَا تَنْظُرْ اِلَى الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْبَقَاءِ بَلْ اُنْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْفَنَاءِ لَا تَنْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الضُّرِّ وَالنَّفْعِ بَلْ اُنْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْعَجْزِ وَالذُّلِّ وَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَلَا تَهْذِيْ فِيْمَا قَدْ فَرَغَ مِنْهُ الدُّنْيَا وَجَمِيْعَ مَا يَظْهَرُ فِيْمَا قَدْ فَرَغَ

اے غلام مخلوق کی طرف بقا کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ اُن کی طرف فنا کی نظر ڈال کر سب فانی ہیں۔ اُن کی طرف نفع اور نقصان کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ تو اُن کی طرف عاجز و ذلیل نگاہ سے متوجہ ہو کر خدا کے مقابل سب عاجز و ذلیل ہیں خدا کو ایک جان اور اسی پر بھروسہ کر اور جس سے فراغت حاصل کر لی ہے۔ اُس میں بکواس نہ کر دنیا اور جو کچھ دنیا میں ظاہر ہو گا اُس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے مخلوق

منه والخلق وجميع ما يتقلبون فيه
قد فرغ منه قلب المؤمن فارغ من
هذا كله لا سيما إذا كان متجردا
عن الأسباب فهو أكد بحاله
وإن جاءته الأسباب والعيال
فيعان عليهم ويعطى القوة على
مقاساتهم فقلبه في جميع الأحوال
فارغ عما سوى ربه عز وجل
لا يبرح في غيبته ولا يزول لا
يطلب منه التغيير والتبديل لأنه
يعلم أن الذي قد قضي لا يتغير
والقسم قد فرغ منه لا يزيد ولا
ينقص فلا يطلب زيادة ولا نقصانا لا يطلب
تاخير قسمه ولا الإسراع في مجيئه لأنه قد
تحقق أن له وقتا مقدرا
مخصوصا فهو أمثاله هم
العقلاء من الخلق والطالبون
للزيادة والنقصان والإسراع
والتاخير هم المجانين من
رضي عن الله عز وجل وافقه
في جميع أحواله وفي غيره
أحبه وعرفه إياه واستصحبه
بقية عمره على جادة مراده
يوفقه ثم يقربه ويقول له أنا ربك عند
تحيره وتقطعه كما قال لموسى عليه السلام

اور اُن کے تمام انقلابات و تغیرات سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے۔ مسلمان کا قلب ان سب جھگڑوں سے خالی ہے۔ خاص کر جب کہ وہ تمام سببوں سے خالی و یکسو ہو جائے پس وہ اپنی حالت میں زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے پاس سبب اور اہل و عیال آ جاتے ہیں پس اُن پر اس کی مدد کی جاتی ہے اور ان کے تحمل و برداشت کی اس کو قوت عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس کا قلب تمام حالتوں میں ماسوے اللہ سے فارغ اور ہمیشہ مخلوق سے غائب اور دور رہتا ہے وہ اس سے تغیر و تبدل کا خواستگار نہیں ہوتا کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ جو شے مقدر ہو چکی ہے وہ بدل نہیں سکتی۔ اور مقسوم سے فراغت ہو چکی ہے اُس میں کمی بیشی نہ ہوگی پس وہ نہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اور نہ کمی کو اُس میں تاخیر چاہتا ہے اور نہ اُس کے آنے میں جلدی کا خواہاں ہوتا ہے کیوں کہ ہر شے کے لیے ایک وقت مخصوص و معین کا ہونا متحقق ہو لیا ہے پس یہ اور اس جیسے دوسری مخلوق میں سے وہی عاقل و ہوشیار ہیں اور زیادتی و کمی جلدی اور تاخیر کے طلب گار مجنون پاگل ہیں۔ جو شخص اللہ عزوجل سے راضی ہوگا وہ اپنی اور غیر کی تمام حالتوں میں اُس کی! موافقت کرے گا اور اس کو اپنا محبوب بنالے گا۔ اور وہ اپنی معرفت اُس کو عطا فرمائے گا اور باقی عمر اس کی راہ مقصود پر اس کا ساتھ دے گا۔ اول اُس کو توفیق دیتا ہے پھر اُس کو اپنا مقرب بنالیتا ہے اور اُس کی حیرت و پریشانی کے وقت فرماتا ہے اَنَا رَبُّكَ میں تیرا رب ہوں جیسا کہ اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ اَنَا رَبُّكَ یَا اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ تحقیق میں تیرا رب ہوں پس تو اپنی جوتیاں اُتار ڈال رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام

أَنَا رَبُّكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنِّيْ أَنَا رَبُّكَ فَلَمَّا تَمَّ تَعَتُّبُكَ قَالَ
مُوْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ ظَاهِرًا أَوْ يَقُوْلُ
لِقَلْبِ هٰذَا الْعَارِفِ بَاطِنًا يُسْمِعُهُ ذٰلِكَ
رَحْمَةً لَهُ وَلُطْفًا بِهِ وَكَرَامَةً لِنَبِيِّهِ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُعْجِزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ظَاهِرَةٌ وَكَرَامَةُ الْأَوْلِيَاءِ
بَاطِنَةٌ هُمُ الْوَارِثُوْنَ لِلْأَنْبِيَاءِ يُقِيْمُوْنَ
دِيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْفَظُوْنَهُ مِنْ
شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ أَنْتَ جَاهِلٌ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرُسُلِهِ وَبِهِمْ مَا
يُدْرِيْكَ يَا مُنَافِقُ مَا الْقَوْمُ فِيْهِ وَ
عَلَيْهِ أَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَمَا تَدْرِيْ مَا
تَقْرَأُ تَعْمَلُ وَمَا تَدْرِيْ أَيْشَ تَعْمَلُ ذٰلِكَ
دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ تَعْتَرِضُ عَلَيْهِمْ
كُنْ عَاقِلًا وَتَأَدَّبْ وَتُبْ وَاخْرَسْ مَا
عِنْدَكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبَرٌ وَلَا
مِنْ رُسُلِهِ خَبَرٌ وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهِ
خَبَرٌ وَلَا مِنْ عِلْمِهِمْ فِيْكَ وَفِيْ خَلْقِهِ
خَبَرٌ اَلْزَمِ التَّوْبَةَ وَالسُّكُوْتَ وَتَفَكَّرْ
فِيْ مَوْتِكَ وَكَوْنِكَ إِلَى الْقَبْرِ مَحْمُوْلًا
حَتّٰى تَعْلَمَ الْعِلْمَ اِعْمَلْ مَعَ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ حَتّٰى يُعْطِيَكَ نُوْرًا تَسْتَضِيْءُ بِهِ
دُنْيَا وَاٰخِرَةً اِقْبَلُوْا مَا أَقُوْلُ لَكُمْ وَاجْتَهِدُوْا
فِيْهِ وَدَعُوا التَّعَلُّقَ بِالسَّابِقَةِ فَإِنَّهُ هَوَسٌ مِنْكُمْ
وَحَظٌّ وَحُجَّةُ الْكُسَالٰى مَا عَلَيْنَا مِنْ

سے بظاہر طور سے ارشاد فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب سے بطور باطن ارشاد فرماتا ہے اس بندہ پر رحمت و لطف کے طریقہ سے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجاہت کی وجہ سے یہ ارشاد سنا بھی دیتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزے ظاہراً ہوا کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی کرامتیں باطنی اولیاء اللہ انبیاء کرام کے وارث ہیں دین الٰہی کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی شیاطین انس و جن سے حفاظت فرماتے ہیں۔
تو تو اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں سے جاہل ہے علیہم السلام اور اولیاء اللہ سے ناواقف۔ اے منافق تجھے کیسے معلوم ہو کہ اولیاء اللہ کس حالت اور کس مرتبہ پر ہیں۔ تو قرآن مجید پڑھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیا پڑھتا ہے تو عمل کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ یہ کرنا تو بغیر آخرت کی دنیا ہے پھر تو اولیاء اللہ پر اعتراض کرتا ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ تو عقلمند بن اور ادب سیکھ اور توبہ کر اور گونگا بن جا کیونکہ تجھے نہ اللہ عزوجل سے خبر ہے اور نہ اس کے رسولوں سے اور نہ اس کے اولیاء سے اور نہ اس کے علم سے خبر ہے

کہ وہ تیرے اور مخلوق کے ساتھ کیا کرے گا۔ تو توبہ کو لازم پکڑ اور سکوت اختیار کر اور اپنی موت کے مطابق قبر میں جانے کو سوچا کر۔ شریعت کے مطابق عمل کر یہاں تک کہ تو علم سیکھ لے اللہ عزوجل کے ساتھ معاملہ کرتا کہ وہ تجھ کو ایسا نور عطا فرما دے جس کے ذریعے تو دنیا و آخرت دونوں کو دیکھنے لگے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو تم قبول کرو اور اس میں کوشش کرتے رہو۔ اور جو کچھ تقدیر میں ساجا ہو چکا ہے اس میں تعلق و غم چھوڑ دو کیونکہ یہ محض تمہاری ہوس اور کمی کا باعث اور کاہلوں کی حجت ہے۔ ہمارے اوپر لازم

السَّابِقَةِ بَلْ نَشُدُّ الْاَوْسَاطَ وَنَجْتَهِدُ
وَنَعْمَلُ وَلَا نَقُوْلُ قَالَ وَقُلْنَا وَلِمَ وَكَيْفَ
لَا نَدْخُلُ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ
نَجْتَهِدُ وَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْأَلُوْنَ ط اِذَا انْتَهٰى اَمْرُكَ وَقَرَّبَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَكَ اِلَيْهِ وَتَمَّ لَكَ هٰذَا
زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا وَرَغِبْتَ فِي الْاٰخِرَةِ
لَقِيْتَ اِسْمَكَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِ
قُرْبِكَ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فُلَانُ
ابْنُ فُلَانٍ مِنْ عُتَقَآءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
فَذٰلِكَ الَّذِيْ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ وَ
لَا يَنْقُصُ وَلَا يَزِيْدُ فَحِيْنَئِذٍ يَزْدَادُ
شُكْرُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلُكَ
لِلْخَيْرَاتِ وَالطَّاعَاتِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَعَ
ذٰلِكَ لَا تَتْرُكِ الْخَوْفَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَا
تُعَجِّزْ قُدْرَتَهٗ وَاقْرَأْ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ
الْكِتَابِ وَقَوْلَهٗ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ
لَا تَقِفْ مَعَ ذٰلِكَ الْمَكْتُوْبِ فَاِنَّ الَّذِيْ كَتَبَهٗ هُوَ
الْقَادِرُ عَلٰى مَحْوِهٖ الَّذِيْ بَنَاهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى
نَقْضِهٖ كُنْ اَبَدًا عَلٰى قَدَمِ الطَّاعَةِ وَالْخَوْفِ وَ
الْوَجَلِ وَالْحَذَرِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَكَ الْمَوْتُ وَ
تَعْبُرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ عَلٰى قَدَمِ السَّلَامَةِ
فَحِيْنَئِذٍ تَاْمَنُ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ

ہے کہ ہم تقدیر میں حیص بیص نہ کریں بلکہ ہم کمریں باندھیں اور کوشش
کر کے عمل کیا کریں اور [illegible] نہیں کہ ایسا کیوں کہا اور ایسا کیوں اور
کس واسطے کیا چوں وچرا چھوڑ دیں اور علم الٰہی میں دخل نہ دیں
ہمارا کام کوشش سے عمل کرنا ہے اور خدا جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے ارشاد الٰہی ہے اُس سے کسی فعل پر سوال نہ ہوگا مخلوق
سے سوال ہوں گے۔ جب تیرا یہ معاملہ ختم ہو جائے اور حق
عزوجل تیرے قلب کو اپنی طرف نزدیک کر لے اور تیرا زہد
دنیا میں صحیح ہو جاوے اور آخرت میں تو رغبت کرنے
لگے تو تیرا نام قرب الٰہی کے دروازہ پر لکھا ہوا ملے گا فلاں
شخص فلاں کا بیٹا اللہ عزوجل کے آزاد شدہ بندوں میں سے
ہے پس یہ ایسی چیز ہے کہ اس میں نہ کسی قسم کا تغیر ہوگا اور نہ تبدل
اور نہ اس میں کمی کی جائے گی۔ اس حالت میں تیرا شکر پروردگار
کے لیے اور بہتری کے کام اور طاعتیں اُس کے حضور میں
زیادہ ہو جائیں گی۔ اور اس کے ساتھ ہی تو اپنے قلب سے
خدا کے خوف کو نہ چھوڑ اور نہ اُس کی قدرت کو عاجز سمجھ اور
ارشاد الٰہی کو یمحو اللہ ما یشاء الآیہ۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے محو کرتا ہے
جو چاہتا ہے ثابت کر دیتا ہے اور اُسی کے پاس اصل
کتاب ہے اور لایسأل عما یفعل کو پڑھ اور غور کر۔ جس
مکتوب کو اُس نے لکھ لیا ہے اُس پر ٹھہر نہ جا کیوں کہ
جس نے اُس کو لکھا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ اُس بنے
ہوئے کو بگاڑ دے وہ اُس کے توڑ ڈالنے پر غالب
ہے۔ تو ہمیشہ اطاعت اور خوف اور وحشت اور بچاؤ
کے قدم پر کھڑا رہ یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے اور تو
دنیا سے بخیر سلامتی کے ساتھ آخرت کی طرف چلا جائے
پس اُس وقت تجھے تغیر و تبدل سے امن و امان ہو جائے گا

يَا مَنْ تُزَاحِمُ بِجَهْلِهِ وَنِفَاقِهِ وَطَلَبِهِ لِلدُّنْيَا وَمُزَاحَمَتِهِ عَلَيْهَا تَأْكُلُ الْحَرَامَ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي نُوْرِ الْقَلْبِ وَصَفَاءِ السِّرِّ وَالنُّطْقِ بِالْحِكْمَةِ اَلْقَوْمُ كَلَامُهُمْ ضَرُوْرَةٌ وَنَوْمُهُمْ نَوْمُ الْغَرْقَى اَكْلُهُمْ اَكْلُ الْمَرْضٰى فَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَدْ شَبِهُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ شَبِهُوْا بِهِمْ وَزَادُوْا عَلَيْهِمْ فَالْمَلٰٓئِكَةُ غِلْمَانُهُمْ يَحْمِلُوْنَ الْغَوَاشِيَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً ۔

اے اپنی جہالت اور نفاق اور دنیا طلبی اور اس کی کشمکش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے مزاحمت کرنے والے تو تو حرام کھا رہا ہے پھر تجھے قلب کی نورانیت اور باطن کی صفائی اور کلام کی دانائی کے ساتھ کرنے کی کیسے تمنا اور آرزو ہے۔ اولیاء اللہ کا کلام ضرورتاً ہوتا ہے اور ان کی نیند ڈوبنے والوں کی سی اور ان کا کھانا بیماروں کا سا کھانا ہوتا ہے پس وہ اپنی موت کے آنے کے وقت تک اسی حالت پر رہتے ہیں۔ ان کو ان فرشتوں کے ساتھ جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ خدا کے حکموں میں خدا کی نافرمانی نہیں کرتے اور اس کے حکموں کو بجا لاتے رہتے ہیں مشابہ ہو گئے ہیں۔ یہ فرشتوں سے مشابہ ہو کر فرشتوں سے بڑھ گئے ہیں فرشتے ان کے خادم ہیں اور وہ فرشتے دنیا و آخرت میں ان کی غاشیہ برداری میں رہیں گے۔

يَا قَوْمُ اِنْ لَّمْ يَبْلُغْ كَلَامِيْ حَالَكُمْ فَاسْمَعُوْهُ بِالْاِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ كَلَامِيْ دَوَاءُ الْقُلُوْبِ فَاسْمَعُوْهُ بِقُلُوْبِكُمْ وَاَسْرَارِكُمْ وَتَكَرَّمُ وَعِظَتُ ظَوَاهِرُكُمْ وَبَوَاطِنُكُمْ وَتَنْكَسِرُ شَوْكَةُ نُفُوْسِكُمْ وَاَهْوِيَتِكُمْ وَتَنْطَفِيْ نِيْرَانُ شَهَوَاتِكُمْ اَضَرُّ عَلَيْكُمْ الشَّهَوَاتُ الَّتِيْ تُحَبِّبُ اِلَيْكُمُ الدُّنْيَا وَتُبَغِّضُ اِلَيْكُمُ الْفَقْرَ وَتُوْقِعُكُمْ فِي الْمَهَالِكِ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ حَقِيْقَةُ التَّقْوٰى اَنَّكَ لَوْ جَمَعْتَ مَا فِيْ قَلْبِكَ وَتَرَكْتَهٗ فِيْ طَبَقٍ مَكْشُوْفٍ وَطُفْتَ بِهٖ فِي السُّوْقِ

اے قوم اگر میری گفتگو تمہارے حال کے موافق نہ ہو پس تم اس کو ایمان و تصدیق کے ساتھ سنو میری گفتگو دلوں کے لیے باعث عزت و وجاہت ہے تم اس کو اپنے قلوب و باطن سے سنا کرو۔ تمہارے ظاہر و باطن راحت پائیں گے اور تمہارے نفسوں اور خواہشوں کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائے گی۔ سب بد تر تمہارے حق میں شہوتیں ہیں جو کہ تمہارے لیے دنیا کو دوست بنا تی ہیں اور فقر کو تمہارے لیے دشمن ٹھہراتی اور تم کو ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ کہ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ بہ تحقیق تو اگر تمام ان چیزوں کو جو تیرے قلب میں ہیں جمع کرے اور اس کو ایک کھلے ہوئے طباق میں رکھ کر تمام کے تمام کو بازار میں پھرائے

لَمْ یَکُنْ فِیْهِ شَیْءٌ یَسْتَحْیِ مِنْهُ یَا جَاهِلُ مَا
یَکْفِیْكَ اَنَّكَ غَیْرُ مُتَّقٍ حَتّٰی اِذَا قِیْلَ لَكَ
اِتَّقِ اللّٰهَ تَغْضَبُ اِذَا قِیْلَ لَكَ الْحَقُّ
تَسْمَعُ وَتَتَهَاوَنُ ثُمَّ اِذَا اَنْكَرَ عَلَیْكَ
مُنْكِرٌ تَغْتَاظُ عَلَیْهِ وَ تَشْفِیْ غَیْظَكَ
مِنْهُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ ابْنِ
الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ یَتَّقِ اللّٰهَ لَا یَشْفِیْ
غَیْظَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ
بَعْضِ کَلَامِهٖ کُنْتُ اُحِبُّکُمْ لَمَّا
اَطَعْتُمُوْنِیْ فَلَمَّا عَصَیْتُمُوْنِیْ
بَغَضْتُکُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّکُمْ
لَا لِحَاجَةٍ اِلَیْکُمْ بَلْ رَحْمَةً
لَکُمْ فَهُوَ یُحِبُّكَ لَكَ لَا لَهٗ
یُحِبُّ طَاعَتَكَ لَهٗ لِاَنَّ نَفْعَهَا
عَائِدٌ اِلَیْكَ عَلَیْكَ بِالْاِشْتِغَالِ
وَالْاِقْبَالِ عَلٰی مَنْ یُحِبُّكَ
وَالْاِعْرَاضِ عَمَّنْ یُحِبُّكَ لَهٗ
الْمُؤْمِنُ نَسِیَ کُلَّ الْاَشْیَاءِ وَ
ذَکَرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ فَحَصَلَ لَهٗ
قُرْبُهٗ وَالْحَیَاةُ بِهٖ وَ مَعَهٗ
صَحَّ تَوَکُّلُهٗ فَلَا جَرَمَ کَفَاهُ
الْمُهَامَّ دُنْیَا وَ اٰخِرَةً اِذَا صَحَّ
تَوَکُّلُ الْمُؤْمِنِ وَ تَوْحِیْدُهٗ
عَامَلَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا عَمِلَ

تو اُس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس سے تو شرمندہ ہو اے جاہل کیا تیرے لیے غیر متقی ہونا کفایت نہیں کرتا یہاں تک کہ جب تجھ سے کہا جاتا ہے خدا سے ڈر تو تو غصہ کرتا ہے۔ غضب میں آجاتا ہے جب تجھ سے حق بات کہی جاتی ہے تو تو اسے سن کر سستی کرتا ہے پھر جب کوئی تجھ پر اعتراض کرتا ہے تو تو اُس پر غیظ و غضب کرتا ہے اور اپنا غصہ اُس سے نکالتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ڈرا کرتا ہے تو وہ اپنا غصہ و بخار نہیں نکالا کرتا ہے۔

اللہ عزوجل نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا ہے میں تمہاری اطاعت کی وجہ سے تمہیں دوست رکھتا تھا پس جب تم نے میری نافرمانی کی میں تم سے بغض رکھنے لگا۔ حق عزوجل تمھیں اپنی رحمت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے نہ کہ کسی حاجت و غرض کی وجہ سے۔ اُس کی محبت تمہارے ہی لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کرو وہ تمہاری اطاعت کو جو کہ اُس کے لیے کرتے ہو دوست رکھتا ہے کیوں کہ اُس کا نفع تمہاری طرف لوٹنے والا ہے۔ تجھے چاہیئے کہ تو ایسے کی طرف مشغول و متوجہ ہو جو کہ تجھے تیرے ہی لیے دوست رکھتا ہو اور ایسے سے اعراض و روگردانی کر جو کہ تجھے اپنے لیئے دوست رکھتا ہو۔ ایمان والے نے سب کو بھلا کر خدائے تعالٰے کو ہی یاد کیا پس اُس کو قرب الٰہی اور اُس کے ساتھ زندگی حاصل ہو گئی اُس کا خدا کے ساتھ توکل درست ہو گیا پس دارین کے مصائب سے اُس کے لیئے اللہ تعالٰی ضامن بن گیا اور کفایت کی۔ جب مسلمان کا توکل اور توحید درست ہو جاتی ہے تب خدا اُس کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جو کہ

بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعْطِيْهِ مَعْنَاهُ وَحَالَهٗ لَا لَقَبَهٗ يُطْعِمُهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَيَسْقِيْهِ مِنْ شَرَابِهٖ وَ يَسْكُنُهٗ فِيْ دِهْلِيْزِ دَارِهٖ لَا اَنَّهٗ يُعْطِيْهِ عَيْنَ مَقَامِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يَصِحُّ نَسَبُهٗ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ اَمَا تَسْتَحِيْ قَدْ حَمَلَكَ حِرْصُكَ عَلٰى اَنَّكَ تَخْدِمُ الظَّلَمَةَ وَتَاْكُلُ الْحَرَامَ اِلٰى مَتٰى تَاْكُلُ وَتَخْدِمُ الْمُلُوْكَ الَّذِيْنَ تَخْدِمُهُمْ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ عَنْ قَرِيْبٍ وَّتَتَوَلّٰى خِدْمَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ كُنْ عَاقِلًا وَّاقْنَعْ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْكَثِيْرُ مِنَ الْاٰخِرَةِ تَتَنَاوَلِ الْاَقْسَامَ بِيَدِ زُهْدِكَ وَ يَكُوْنُ تَنَاوُلُكَ عَلٰى بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِ قُدْرَتِهٖ وَفِعْلِهٖ وَمَعَهٗ لَا مَعَ الدُّنْيَا وَبِيَدِهَا وَ لَا عَلٰى اَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِيْ صُحْبَةِ الطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطٰنِ وَالْعَوَّامِ اِذَا تَنَاوَلْتَ الدُّنْيَا وَقَلْبُكَ عَلٰى بَابِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَكُوْنُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَرْوَاحُ الْاَنْبِيَآءِ حَوْلَكَ فَشَتَّانَ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَالْحَالَيْنِ اَلْقَوْمُ عُقَّالٌ قَالُوْا لَا نَاْكُلُ اَقْسَامَنَا مِنَ الدُّنْيَا فِي الطَّرِيْقِ وَلَا فِيْ بُيُوْتِنَا

اُس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا اُس کو خدا ابراہیم علیہ السلام کے سے معنی و حالت عطا فرما دیتا ہے نہ کہ اُن کا لقب اور ہم کو اپنے طعام و شراب سے ویسا ہی کھلاتا اور پلاتا ہے اور اپنے آستانہ کی دہلیز پر ویسے ہی رکھتا ہے کہ اُن کو کھلایا پلایا ٹھہرایا تھا نہ یہ کہ وہ اُن کو عین مقام ابراہیمی عطا فرما دیتا ہے پس اس وقت اُس مومن کی نسبت آپ سے معنی صحیح ہو جاتی ہے نہ کہ بہ حیثیت صورت و حقیقت کیا تجھے شرم نہیں آتی تجھے تیری حرص نے یقیناً ظالموں کا خدمت گار بنا رکھا ہے اور تو حرام کھائے چلا جاتا ہے تو کب تک حرام کھاتا رہے گا اور اُن بادشاہوں کی جن کی کہ حکومت عنقریب زائل ہو جائے گی۔ خدمتگاری کرتا رہے گا اور حق عزوجل کی خدمت سے جس کی کہ حکومت کو کبھی زوال نہیں تو پیٹھ پھیرتا رہے گا۔ ذرا عاقل بن اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرتا رہ تاکہ تجھے آخرت کا کثیر حصہ ملے اپنے مقسوم حصوں کو زہد کے ہاتھ سے کھاتا رہ۔ اور آستانہ الٰہی کے دروازہ پر تیرا کھانا پینا قدرت الٰہی اور اس کے فعل کے ہاتھ سے ہو اُسی کی معیت میں نہ کہ دنیا کی معیت میں دنیا کے ہاتھ سے اور نہ بادشاہوں کے دروازوں پر طبیعت اور خواہش اور شیاطین و عوام کے ہاتھ رکھ کر ہوتا ہے۔ جب کہ تو دنیا کو ایسی حالت میں لے گا اور اس سے خورد و نوش کرے گا کہ تیرا قلب آستانہ الٰہی کے دروازہ پہ ہوگا تو فرشتے اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام تیرے اردگرد رہیں گے۔ پس ان دونوں مرتبوں اور حالوں کے درمیان میں کس قدر بڑا فرق ہے قابل غور ہے اولیاء اللہ بڑے عقلمند شخص ہیں انہوں نے کہہ دیا ہے ہم اپنے دنیوی حصہ راستہ میں اور اپنے گھروں میں نہ کھائیں گے ہم تو

وَلَا نَاكُلُ اِلَّا عِنْدَهٗ اَلزَّاهِدُوْنَ يَاكُلُوْنَ فِى الْجَنَّةِ وَالْعَارِفُوْنَ يَاكُلُوْنَ عِنْدَهٗ وَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْمُحِبُّوْنَ لَا يَاكُلُوْنَ فِى الدُّنْيَا وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ اُنْسُهُمْ وَقُرْبُهُمْ مِنْ رَّبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَنَظْرُهُمْ اِلَيْهِ بَاعُوا الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ثُمَّ بَاعُوا الْاٰخِرَةَ بِوَجْهِهٖ وَاَرَادُوْهُ دُوْنَ غَيْرِهٖ فَلَمَّا تَمَّ الْبَيْعُ وَالشِّرَآءُ غَلَبَ الْكَرَمُ فَرَدَّ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ مَوْهِبَةً وَاَمَرَهُمْ بِتَنَاوُلِهِمَا فَاَخَذُوْهُمَا بِمُجَرَّدِ الْاَمْرِ مَعَ الشِّبَعِ بَلْ مَعَ التُّخْمَةِ وَالْغِنٰى عَنْهُمَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ مُوَافَقَةً لِلْقَدَرِ وَحُسْنَ اَدَبٍ مَعَ الْقَدَرِ قَبِلُوْا وَاَخَذُوْا وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ تَعْلَمُ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا بِكَ دُوْنَ غَيْرِكَ وَرَضِيْنَا بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَالْعُرْىِ وَالذُّلِّ وَالْمَهَانَةِ وَاَنْ نَكُوْنَ عَلٰى بَابِكَ مَطْرُوْحِيْنَ لَمَّا رَضُوْا بِذٰلِكَ وَقَرُّوْا مَعَ نُفُوْسِهِمُ الطُّمَانِيْنَةَ عَلَيْهِ نَظَرَ اِلَيْهِمْ نَظَرَ الرَّحْمَةِ فَاَعَزَّهُمْ بَعْدَ ذُلِّهِمْ وَاَغْنَاهُمْ بَعْدَ فَقْرِهِمْ وَمَنَحَهُمْ بِقُرْبِهِمْ مِنْهُ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً۔

اسی کی حضوری میں اُس کے سامنے کھائیں گے۔ زاہد جنت میں کھاتے ہیں اور عارف باللہ اُس کے حضوری میں حالانکہ وہ دنیا ہی میں سکون پذیر ہوتے ہیں اور محبوبانِ الٰہی نہ دنیا میں کھاتے ہیں اور نہ آخرت میں کھائیں گے اُن کا کھانا اور پینا پروردگار عالم جل جلالہ سے اُن کا قرب و انس اور اُسی کی طرف دیکھتے رہنا ہے اُنھوں نے دنیا کو آخرت کے بدلے بعدہ آخرت کو قرب رب تعالیٰ سے جو کہ دنیا و آخرت کا مالک ہے فروخت کر دیا ہے۔ جو لوگ کہ محبت الٰہی میں سچے ہیں۔ انھوں نے دنیا و آخرت کو خدا کے واسطے فروخت کر دیا ہے اور اُسی کو چاہتے ہیں غیر سے انھیں تعلق ہی نہیں پس جب کہ اُن کی خرید و فروخت ختم و پوری ہو گئی بخشش الٰہی نے غلبہ کیا اور اُن پر دنیا و آخرت کو بطور ہبہ واپس دے دیا اور اُن کو دونوں کے لیے لینے کا حکم دیا پس ان محبان الٰہی نے اُن کو محض حکم کی وجہ سے باوجود پیٹ بھرے ہوئے ہونے بلکہ تخمہ کے ہونے کی صورت میں اور عدم حاجت کی صورت میں تعمیلاً للحکم قبول کر لیا تقدیر کے ساتھ موافقت و حسن ادب کر کے قبول کیا اور لے لیا اور کہتے رہے کہ بہ تحقیق تو ہمارے ارادوں کو جانتا ہے اور ہم تجھ سے راضی ہیں تیرے غیر سے راضی نہیں اور بھوک و پیاس اور برہنگی اور ذلت و رسوائی سے جو تیری طرف سے پہنچے اُس پر ہم راضی ہیں اور اس سے رضامند کہ تیرے ہی دروازہ پر پڑے رہیں جب وہ اس پر راضی ہو گئے اور اُن کے نفس اس پر مطمئن ہو گئے تو رب تعالیٰ نے اُن کی طرف نظر رحمت فرمائی اور بعد اُن کی ذلت کے اُن کو عزیز بنا دیا اور بعد فقیری کے اُن کو غنی کر دیا اور دنیا و آخرت میں اپنے قرب سے اُن کو معزز فرمایا

اَلْمُؤْمِنُ يَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَيُزِيلُ الزُّهْدُ وَسَخَ بَاطِنِهٖ وَدَرَنِهٖ وَكَدَرِهٖ فَيَأْتِي الْاٰخِرَةُ فَيَسْكُنُ قَلْبُهٗ ثُمَّ تَأْتِي يَدُ الْغَيْرَةِ فَتُزِيلُهَا عَنْ قَلْبِهٖ وَتُعْلِمُهٗ اَنَّهٗ حِجَابٌ عَنْ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يَتْرُكُ الْاِشْتِغَالَ بِالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ وَيَشْتَغِلُ اَوَامِرَ الشَّرْعِ وَيَحْفَظُ حُدُوْدَهُ الْمُشْتَرَكَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَوَامِّ تَنْفَتِحُ عَيْنُ بَصِيْرَتِهٖ فَيُبْصِرُ عُيُوْبَ نَفْسِهٖ وَعُيُوْبَ الْمَخْلُوْقَاتِ فَلَا يَسْكُنُ اِلٰى غَيْرِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يَعْقِلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَلَا يَشْكُوْ اِلٰى غَيْرِهٖ وَعِنْدَهٗ وَلَا يَخَافُ مِنْ غَيْرِهٖ وَعِنْدَهٗ يَعْرِفُ الْخَلْقَ بِغَيْرِهٖ وَيَتَّصِلُ بِهٖ فَلِهٰذَا تَعَرَّضَ لِهٰذَا الْقَدْرِ فِيْمَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

يَا غُلَامُ اشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ اِنْفَعْ نَفْسَكَ ثُمَّ غَيْرَكَ لَا تَكُنْ كَالشَّمْعَةِ تُحْرِقُ نَفْسَهَا وَتُضِيْءُ لِغَيْرِهَا لَا تَدْخُلْ فِي شَيْءٍ بِكَ وَبِهَوَاكَ وَكُلْمَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَكَ لِاَمْرٍ هَيَّاَكَ لَهٗ اِنْ اَرَادَكَ لِنَفْعِ الْخَلْقِ رَدَّكَ اِلَيْهِمْ وَاَعْطَاكَ

مومن دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے پس وہ زہد اس کے باطن کے میل کچیل اور خرابی کو زائل کر دیتا ہے اس وقت آخرت آ جاتی ہے جس سے اس مومن کا قلب سکون کر لیتا ہے اس کے بعد ید غیرت ظاہر ہو کر آخرت کو قلب مومن سے زائل کر دیتا ہے اور خبر کر دیتا ہے کہ آخرت قرب الٰہی سے روکنے والی چیز ہے اس وقت یہ مومن فی الجملہ مخلوق کو چھوڑ دیتا ہے اور احکام شرعیہ کو بجا لاتا ہے اور ان حدود کی جو کہ ان کے اور عوام کے درمیان میں مشترک ہیں حفاظت کرتا ہے۔ اس کی بصیرت کی آنکھیں کھل جاتی ہیں جس سے وہ اپنے نفس اور مخلوقات کے عیبوں کو دیکھنے لگتا ہے اور غیر اللہ کی طرف وہ سکون کرتا ہے اور نہ وہ غیر کی بات پہ کان دھرتا ہے اور نہ غیر اللہ کو سمجھتا ہے اور نہ اس کے سوا دوسرے کسی کے وعدوں سے مطمئن ہوتا ہے اور نہ اس کے غیر کا وہ شکوہ کرتا ہے اللہ کے ساتھ مشغول ہو کر غیر اللہ کے ساتھ مشغول نہیں ہوتا ہے۔ جب یہ مسلمان یہ کمالات حاصل کر لیتا ہے تو وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جو کہ نہ آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزرا ہے۔

اے غلام! اول تو اپنے نفس کی طرف مشغول رہ پہلے تو اپنے نفس کو نفع دے پھر دوسروں کو تو مثل شمع کے نہ بن کہ وہ خود کو جلاتا ہے۔ اور غیر کو روشن کرتا رہتا ہے تو کسی شے میں اپنی خودی اور خواہش و نفس کے ساتھ داخل نہ ہو اگر حق عزوجل جب تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو تجھ کو اس امر کے لیے مستعد کرے گا اگر حق کا ارادہ تجھ سے مخلوق کو نفع پہنچانا ہوگا تو وہ تجھ کو ان کی

ثَبَاتًا وَّمُدَارَاةً لَّهُمْ وَقُوَّةً عَلٰى مُقَاسَاتِهِمْ يُوَسِّعُ قَلْبَكَ لِلْخَلْقِ وَيَشْرَحُ صَدْرَكَ وَيَقْذِفُ فِيْهِ الْحِكَمَ يُلَاحِظُ بَاطِنَكَ وَيُسِرُّ اِلٰى سِرِّكَ فَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ هُوَ لَا اَنْتَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ اِعْتَبِرْ قَوْلَهٗ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً مَا قَالَ اَنْتَ جَعَلْتَ نَفْسَكَ فَالْقَوْمُ لَا اِرَادَةَ لَهُمْ وَلَا اِخْتِيَارَ بَلْ هُمْ فِىْ مُجَرَّدِ اَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلِهٖ وَتَدْبِيْرِهٖ وَاِرَادَتِهٖ يَا مُنْعَزِلًا عَنِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمَةِ لَا تَحْتَجُّ بِشَيْءٍ فَمَا لَكَ حُجَّةٌ اَلْجَادَّةُ بَيْنَ يَدَيْكَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ مَا اَوْقَحَكَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَقَلَّ خَوْفَكَ مِنْهُ مَا اَكْثَرَ تَهَاوُنَكَ بِرُؤْيَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَفْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اَهْلُ الْيَقْظَةِ رَاَوُا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ فَاجْتَمَعَ شَتَاتُهَا اِنْسَكَبَتْ فَصَارَتْ شَيْئًا وَّاحِدًا تَتَسَاقَطُ الْحُجُبُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ

ہر طرف لوٹا دے گا اور تجھ کو ثابت قدمی اور اُن کے ساتھ مدارات اور اُن کی تکلیفوں کی برداشت کرنے کی قوت عطا فرما دے گا۔ تیرے قلب میں مخلوق کے لیے وسعت دے دے گا اور تیرے سینہ کو کشادہ کر دے گا اور اس کے اندر حکمت و دانائی بھر دے گا وہ تیرے باطن کا ملاحظہ فرماتا رہے گا اور تیرے باطن کی رازداری کرے گا پس اُس وقت وہی وہ ہو جائے گا نہ کہ تو کیا تو نے ارشاد الٰہی نہ سنا یَا دَاوٗدُ الآیہ اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بہ تحقیق خلیفہ بنا دیا۔ اے مخاطب تو قول الٰہی انا جعلناک الخ ہم نے بہ تحقیق تم کو خلیفہ بنایا پر غور کی نظر سے دیکھ یوں نہیں فرمایا کہ تو نے اپنے نفس کو خود خلیفہ بنا لیا۔ پس اولیاء اللہ کا نہ کوئی ذاتی ارادہ ہوتا ہے اور نہ کوئی اختیار بلکہ وہ تمام کام امر و فعل و تدبیر و ارادۂ الٰہی کے ماتحتی میں کیا کرتے ہیں۔ اے سیدھے راستہ سے ہٹ جانے والے تو کسی شے کے ساتھ حجت نہ پکڑ پس تیرے لیے اس کمی کی کوئی دلیل نہیں ہے شاہراہ تیرے سامنے ہے۔ حلال و حرام دونوں واضح ہیں۔ تو اللہ پر کس قدر بے حیا بن گیا ہے۔ تیرا خوف خدا سے کس قدر کم ہو گیا ہے کون سی چیز نے تجھے نڈر بنا دیا ہے اس کی رویت و نظر کو تو کس قدر ہلکا سمجھے ہوئے ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اللہ عزوجل سے ایسا ڈر کہ گویا تو اُس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا ہے پس وہ تجھے دیکھتا ہے۔ بیدار لوگوں نے اللہ عزوجل کو اپنے دلوں سے دیکھ لیا پس اُن کی پراگندگی مجتمع ہو گئی گھل کر ایک ہی چیز بن گئی۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے درمیان سے

مُحِبَّتِ الْمَبَانِيْ وَبَقِيَتِ الْمَعَانِيْ وَ تَقَطَّعَتِ
الْاَوْصَالُ وَانْقَطَعَتِ الْاَرْبَابُ فَلَمْ يَبْقَ
لَهُمْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا كَلَامَ لَهُمْ
وَلَا حَرَكَةَ وَلَا فَرَحَ لَهُمْ حَتّٰى يَصِحَّ
لَهُمْ هٰذَا فَاِذَا صَحَّ فَقَدْ تَمَّ الْاَمْرُ فِيْ حَقِّهِمْ
اَوَّلُ مَا خَرَجُوْا مِنْ رِقِّ الدُّنْيَا وَالْعُبُوْدِيَّةِ
لَهَا ثُمَّ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي
الْجُمْلَةِ لَا يَزَالُوْنَ فِيْ مُعَامَلَتِهٖ وَفِيْ نَفْيِهٖ
فِي ابْتِلَاءٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ فَالسِّرُّ هُوَ
الْمَلِكُ وَالْقَلْبُ وَزِيْرُهٗ وَالنَّفْسُ وَاللِّسَانُ
وَالْجَوَارِحُ خَدَمٌ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا اَلسِّرُّ
يَسْتَقِيْ مِنْ بَحْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالْقَلْبُ
يَسْتَقِيْ مِنَ السِّرِّ وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ تَسْتَقِيْ
مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانُ يَسْتَقِيْ مِنَ النَّفْسِ وَ
الْجَوَارِحُ تَسْتَقِيْ مِنَ اللِّسَانِ اِذَا كَانَ
اللِّسَانُ صَالِحًا صَلَحَ الْقَلْبُ وَاِذَا كَانَ
فَاسِدًا فَسَدَ يَحْتَاجُ لِسَانُكَ اِلٰى لِجَامِ
التَّقْوٰى وَكَثْرَةِ التَّوْبَةِ مِنَ الْكَلَامِ بِالْهَذَيَانِ
وَالنِّفَاقِ فَاِذَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَجَعَتْ فَصَاحَةُ اللِّسَانِ
اِلٰى فَصَاحَةِ الْقَلْبِ فَاِذَا تَمَّ لِلْقَلْبِ الْكَمَالُ
وَظَهَرَ النُّوْرُ مِنْهُ اِلَى اللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ
فَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ النُّطْقُ بِلِسَانِ الْقُرْبِ وَ
فِيْ حَالَةِ قُرْبِهٖ لَا لِسَانَ لَهٗ لَا دُعَاءَ لَهٗ
وَلَا ذِكْرَ لَهٗ الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ وَالْكَلَامُ فِي
الْبُعْدِ اَمَّا فِي الْقُرْبِ السُّكُوْتُ وَالْجُمُوْدُ وَ

پردہ گر گئے بنیادیں مٹ گئیں اور معانی باقی رہ گئے، جوڑ بند منقطع ہو گئے اور درست جدا ہو گئے پس ان کے لیے سوائے رب تعالیٰ کے کچھ باقی نہ رہا۔ نیز اس کے نہ ان کے لیے کچھ کلام تھا، حرکت نہ کسی شے سے خوشی یہاں تک کہ ان کا یہ معاملہ درست ہو گیا پس جب یہ معاملہ ان کا درست ہو گیا تو یہ کامل ہو گئے۔ اوّل یہ دنیا کی غلامی اور بندگی سے باہر نکلے فی الجملہ پھر تمام ماسوا اللہ سے علیحدہ ہو گئے یہ لوگ خدا کے معاملات اور نیات میں ہمیشہ امتحان میں رہتے ہیں تا کہ خدا ان کے عملوں کو دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہیں پس باطن گویا بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر اور نفس و زبان اور دیگر اعضا ان دونوں کے حاضر باش و خادم۔ باطن دریائے الٰہی سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے اور نفس مطمئنہ قلب سے۔ اور زبان نفس سے سیرابی حاصل کرتی ہے اور اعضاء زبان سے، جب زبان صالح ہو جاتی ہے تو قلب صالح ہو جاتا ہے اور جب زبان فاسد ہوتی ہے قلب بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ غیر خدا سے زبان تقوٰی کی لگام اور نفس نفاق کی باتوں سے توبہ کی محتاج ہے۔ پس جب تو اس پر مداومت کرے گا تو زبان کی فصاحت قلب کی فصاحت کی طرف لوٹ آئے گی پس جب قلب کو یہ کمال حاصل ہو جائے گا تو منور ہو جائے گا اور قلب سے زبان اور اعضا کی طرف وہ نور ظاہر ہو جائے گا تو اسی حالت پر پہنچ کر قرب والی زبان سے بولا کرے گا اور اس کی قرب کی حالت میں نہ اس کی زبان ہو گی اور نہ اس کی دعا اور نہ ذکر۔ دعا و ذکر کلام تو دوری کی حالت میں ہوتا ہے لیکن قرب کی حالت میں تو محض سکوت اور گم نامی اور نظارہ ہوتا ہے سے نفع حاصل

الْقَنَاعَةُ بِالنَّظَرِ وَالتَّمَتُّعِ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّرَاكَ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنَيْ قَلْبِهٖ وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ بِعَيْنَيْ رَأْسِهٖ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

کرنے میں قناعت ہوا کرتی ہے اللہ تو ہم کو ان لوگوں میں سے کردے جو تجھ کو دنیا میں قلب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا آمین۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

ترپنویں مجلس

امتحان وابتلا کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَشِيَّةَ الثُّلَاثَاۗءِ فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۷ اررمضان ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

لَابُدَّ مِنَ الْاِخْتِبَارِ وَالْاِبْتِلَاۗءِ وَلَاسِيَّمَا لِلْمُدَّعِيْنَ لَوْلَا الْاِبْتِلَاۗءُ وَالْاِخْتِبَارُ لَادَّعَى الْوِلَايَةَ خَلْقٌ كَثِيْرٌ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وُكِّلَ الْبَلَاۗءُ بِالْوِلَايَةِ كَيْ لَا تُدَّعٰى وَمِنْ جُمْلَةِ عَلَامَةِ الْوَلِيِّ صَبْرُهٗ عَلٰى اَذِيَّةِ الْخَلْقِ وَالتَّجَاوُزُ عَنْهُمُ الْاَوْلِيَاۗءُ يَتَعَامُوْنَ عَمَّا يَرَوْنَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَتَطَارَشُوْنَ عَمَّا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ قَدْ وَهَبُوْا لَهُمْ اَعْرَاضَهُمْ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ اَحَبُّوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا عَنْ غَيْرِهٖ

بغیر آزمائش و جانچ پڑتال کے چارہ کار نہیں خصوصًا دعوے کرنے والوں کے لیئے۔ اگر جانچ پڑتال آزمائش کا معاملہ نہ ہوتا تو بہت مخلوق ولایت کی مدعی ہو جاتی۔ اسی واسطے بعض اولیاء اللہ نے فرمایا ہے ولایت پر بلاء و آزمائش کو مسلط فرما دیا گیا ہے تاکہ عمومًا ولایت کا دعویٰ نہ کیا جائے منجملہ ولی کی علامتوں کے ایک علامت اس کا مخلوق کی ایذاء رسانی پر صبر کرنا اور ان سے درگذر کرنا ہے۔ اولیاء اللہ جو کچھ حالات مخلوق سے دیکھتے ہیں ان سے اندھے بن جاتے ہیں اور جو کچھ ان سے سنتے ہیں اس سے بہرے بن جاتے ہیں بہ تحقیق انھوں نے مخلوق کے لیئے اپنی آبروؤں کو ہبہ کر رکھا ہے۔ مشہور ہے کہ تیرا کسی شے کو محبوب رکھنا اندھا اور بہرا بنا دیا کرتا ہے اولیاء اللہ نے حق عزوجل کو اپنا محبوب بنا لیا پس وہ غیر اللہ سے اندھے اور بہرے ہو

يَلْقَوْنَ الْخَلْقَ بِالْكَلَامِ الطَّيِّبِ وَالرِّفْقِ
وَالْمُدَارَاةِ وَتَارَةً يَغْضَبُونَ عَلَيْهِمْ
غَيْرَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوَافَقَةً فِي
غَضَبِهِ هُمْ أَطِبَّاءُ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ لِكُلِّ
مَرَضٍ دَوَاءً الطَّبِيبُ لَا يُدَاوِي كُلَّ
الْمَرَضِ بِدَوَاءٍ وَاحِدٍ هُمْ مِنْ حَيْثُ
قُلُوبِهِمْ وَمَعَانِيهِمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ لَوْ كَانَ
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَلِّبُهُمْ وَهٰؤُلَاءِ
يَدُ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ تُقَلِّبُهُمْ
يَدُ الْمَحَبَّةِ تُقَلِّبُ قُلُوبَهُمْ وَتَنْقُلُهَا
مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ دُنْيَاهُمْ لِطَالِبِي الدُّنْيَا
وَأُخْرَاهُمْ لِطَالِبِي الْأُخْرَى وَرَبُّهُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَبْخَلُونَ بِشَيْءٍ إِذَا طُلِبَتِ
الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بَذَلُوهَا
وَإِذَا طُلِبَ مِنْهُمْ ثَوَابُ الْآخِرَةِ بَذَلُوهُ
يُعْطُونَ الدُّنْيَا لِلْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ وَ
يُعْطُونَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ لِلْمُقَصِّرِينَ
فِي طَلَبِهَا يَتْرُكُونَ الْمُحْدَثَ
لِلْمُحْدَثَاتِ وَيَتْرُكُونَ الْمُحْدِثَ لَهُمْ
يَهَبُونَ الْقِشْرَ لِأَنَّ مَا سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ قِشْرٌ وَالطَّلَبُ لَهُ وَ
الْقُرْبُ مِنْهُ هُوَ اللُّبُّ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَضْحَكُ
فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ نَعَمْ

گئے ہیں اُن کی ملاقات مخلوق سے شیریں کلامی اور نرمی اور
مدارات کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور کبھی اللہ کے واسطے کی
غیرت کر کے غضب الٰہی سے متفق ہو کر مخلوق پر غصہ و غضب
بھی کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ طبیب ہیں انھوں نے ہر مرض
کی دوا کو پہچان لیا ہے طبیب ہر ایک مرض کا علاج ایک
ہی دوا سے کیا کرتا ہے اولیاء اللہ مثل اصحاب کہف کے
قلب اور معنی کی حیثیت سے پروردگار عالم کی حضوری میں
رہا کرتے ہیں اُن کو جبریل علیہ السلام کروٹ دلاتے ہیں اور اُن کو
قدرت و رحمت و لطف کا ہاتھ لوٹ پوٹ کرتا رہتا ہے
محبت کا ہاتھ اُن کو پلٹتا ہے اُن کے دلوں کو پلٹے دیتا
ہے اور اُن کے دلوں کو ایک حالت سے دوسری حالت کی
طرف منتقل کرتا ہے۔ اُن کی دنیا دنیا کے طلب گاروں
کے لیے ہے اور اُن کی آخرت آخرت کے طلب گاروں
کے لیے اور اُن کا مالک جل مجدہ اُن سے کسی چیز کا بخل نہیں کرتا
ہے جو پاس ہیں وہ دیتا رہتا ہے۔ جب تو اُن سے
دنیا طلب کی جاتی ہے اور وہ اُن کے پاس ہوتی ہے تو وہ
اُس کو خرچ کر دیتے ہیں اور جب اُن سے آخرت کا ثواب
طلب کیا جاتا ہے تب وہ اُس کو خرچ کر دیتے ہیں۔
فقراء اہل ایمان دنیا کو دیا عطا کرتے رہتے ہیں اور جو دنیا کی
طلب میں کمی کرنے والے ہیں اُن کو ثواب آخرت عطا کرتے
رہتے ہیں۔ مخلوق کو مخلوق کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور خالق
کو اپنے لیے۔ چھلکے کو ہبہ کر دیتے ہیں کیونکہ ماسوا اللہ
چھلکا ہے اور طلب مولیٰ اور قرب الٰہی اُن کے نزدیک
مغز ہے۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا
فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے ہاں کبھی اُس کو

يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ وَيَتَحَمَّلُ أَذَاهُ وَلَا يَقْدِرُ
عَلَى هٰذَا إِلَّا الْعَارِفُوْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ أَمَّا الزُّهَّادُ وَالْعُبَّادُ وَالْمُرِيْدُوْنَ
لَا كَيْفَ لَا يَرْحَمُوْنَ الْعُصَاةَ وَهُمْ
مَوْضِعُ الرَّحْمَةِ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَالْاِعْتِذَارِ
اَلْعَارِفُ خُلُقُهُ مِنْ أَخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ فَهُوَ يَجْتَهِدُ فِيْ تَخْلِيْصِ الْعَاصِيْ
مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى
إِذَا رَاٰى أَحَدُكُمْ وَلَدَهُ أَسِيْرًا فِيْ
يَدِ كَافِرٍ أَلَيْسَ يَجْتَهِدُ فِيْ تَخْلِيْصِهِ
فَهٰذَا الْعَارِفُ الْخَلْقُ جَمِيْعُهُمْ
كَالْأَوْلَادِ يُخَاطِبُ الْخَلْقَ بِلِسَانِ الْحُكْمِ
ثُمَّ يَرْحَمُهُمْ لِاطِّلَاعِهِ عَلَى الْعِلْمِ
فَيَرٰى أَفْعَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ
يَنْظُرُ إِلٰى خُرُوْجِ الْأَقْضِيَةِ وَالْأَقْدَارِ
مِنْ بَابِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلٰكِنَّهُ
يَكْتُمُ ذٰلِكَ يُخَاطِبُ الْخَلْقَ بِالْحُكْمِ
الَّذِيْ هُوَ الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ وَلَا يُخَاطِبُهُمْ
بِالْعِلْمِ الَّذِيْ هُوَ السِّرُّ الْحَقُّ عَزَّ وَ
جَلَّ أَرْسَلَ الرُّسُلَ وَأَنْزَلَ الْكُتُبَ وَ
حَذَّرَ وَأَنْذَرَ لِتَرْكِيْبِ الْحُجَّةِ عَلَى
الْخَلْقِ وَعِلْمُهُ فِيْهِمْ لَا يُدْخَلُ فِيْهِ وَلَا
يُعْتَرَضُ عَلَيْهِ فِيْهِ اَلْحُكْمُ فِيْهِ كَرٌّ وَفَرٌّ وَالْعِلْمُ
فِيْهِ ثَبَاتٌ تَحْتَاجُ إِلَى الْحُكْمِ الْمُشْتَرَكِ لَكَ
وَلِغَيْرِكَ وَتَحْتَاجُ إِلَى الْعِلْمِ الْخَاصِّ لَكَ

حکم دیتا ہے اور منع کرتا ہے اور وہی اُس کی تکلیف کو برداشت کرتا رہتا ہے اور اس پر عارف باللہ ہی قادر ہیں۔ لیکن زاہد، عابد و مرید ایسے نہیں۔ یہ اللہ والے عاصیوں پر کیسے رحم نہ کریں؟ وہ بیچارے تو رحم کے قابل توبہ و معذرت کے مقام میں ہی ہیں۔ عارف باللہ کے اخلاق منجملہ اخلاق الٰہی کے ہوتے ہیں۔ پس وہ گناہ گار کو شیطان اور نفس و خواہش کے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بچہ کو کسی کافر کے ہاتھ میں قیدی دیکھتا ہے تو اُس کے چھڑانے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ پس اس عارف کے لیے تمام مخلوق مثل اولاد کے ہوتی ہے وہ اوّلاً مخلوق سے بزبان شریعت خطاب کرتا ہے احکام بتاتا ہے۔ پھر علم ازلی پر آگاہ ہونے کی وجہ سے ان پر رحم کرتا ہے۔ ان میں افعال الٰہی کو جاری و ساری دیکھتا ہے۔ وہ قضاء و قدر کے امور کے صادر ہونے کی طرف جو کہ علم الٰہی کے دروازہ سے نکلتے ہیں نظر رکھتا ہے اور لیکن اُس کو چھپا رہتا ہے اور مخلوق سے موافق شرع ہونے کے ساتھ خطاب کرتا رہتا ہے اور اُس علم کے ساتھ جو کہ سرِ الٰہی ہے۔ مخلوق سے خطاب نہیں کرتا۔ حق عزوجل نے رسولوں کو علیہم السلام بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور ڈرایا دھمکایا کہ خلق پر حجت قائم ہو جائے رہا اُن کے بارے میں علم الٰہی تو اُس میں نہ تو دخل دیا جا سکتا ہے اور نہ خدا پر اُس بات میں اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ حکم کے اندر کر و فر ہے اور علم کے اندر محض ثبات و استقلال۔ تو بھی حکم کی طرف محتاج ہے جو کہ تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے اور تو اپنے لیے فقط ایسے علم خاص کا محتاج ہی ہو کر تیرے لیے

فَحَسْبُ اِذَا عَمِلَ اَحَدُكُمْ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ زَقَّهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ الْبَاطِنِ يَزُقُّهُ الْحُكْمَ الْبَاطِنَ كَمَا يَزُقُّ الطَّيْرُ وَلَدَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَعَهٗ لِاَجْلِ تَصْدِيْقِهٖ وَعَمَلِهٖ بِقَوْلِ الظَّاهِرِ وَهُوَ شَرِيْعَتُهٗ ابْنُ اٰدَمَ اِذَا صَحَّ فَلَا صَحِيْحَ مِثْلَهٗ اِذَا صَفَا فَلَا صَفَاءَ مِثْلَهٗ اِذَا قَرُبَ فَلَا قَرِيْبَ مِثْلَهٗ اَلْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ رَأْسِهٖ وَالْعَاقِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ عَقْلِهٖ وَالْعَارِفُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ قَلْبِهٖ مُجَوْهَرًا عَالِمًا فَيَنْفَقِدُ الْخَلْقُ بِاَسْرِهِمْ فَيَغِيْبُوْنَ فِيْهِ لَا يَبْقٰى عِنْدَهٗ شَيْءٌ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يَصِيْرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرُهٗ وَبَاطِنُهٗ وَاَوَّلُهٗ وَاٰخِرُهٗ صُوْرَتُهٗ وَمَعْنَاهُ لَا شَيْءَ غَيْرُهٗ عِنْدَهٗ فَحِيْنَئِذٍ يُرِيْهِمْ صُحْبَتَهٗ مَعَهٗ دُنْيَا وَاٰخِرَةً مُوَافِقًا لَهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ يَقْبَلُ رِضَاهُ وَسُخْطَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ لَا تَاْخُذُهٗ فِيْهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ كَمَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَافِقِ اللّٰهَ

مقصد کو پہنچاتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی علمِ ظاہر پر عمل کرتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کو علمِ باطن سے ہی چگا دیتے ہیں جیسے کہ پرندا اپنے بچہ کو چگا دیا کرتا ہے۔ حضور کا فعل اس بندہ کے ساتھ محض اُس کی تصدیق اور شریعت ظاہری پر عمل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ابن آدم جب صحیح و درست ہو جائے پس اُس کی مثل کوئی صحیح و درست نہیں اور جب وہ صفائی حاصل کر لے تو اُس کے مثل کوئی صفائی حاصل کرنے والا نہیں اور جب وہ قریب و مقرب ہو جائے تو کوئی دوسرا اُس کے مثل مقرب نہیں۔ جاہل اپنے سر کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے اور عاقل اپنی دل کی آنکھ سے اور عارف اپنے قلب کی آنکھ سے ظاہر طور سے علم کے ساتھ دیکھا کرتا ہے۔ تمام مخلوق اُس کا لقمہ ہو جاتی ہے سب کے سب اُس میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اُس کے پاس سوائے حق عزوجل کے کوئی دوسری شے باقی نہیں رہتی پس وہ اُسی وقت کہتا ہے وہی اوّل ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اُس کے ظاہر و باطن اور اوّل و آخر اور صورت و معنی میں حق عزوجل ہی جلوہ گر رہتا ہے اُس کے نزدیک بجز اللہ کوئی شے ہی نہیں ہوتی ہے اسی حالت میں یہ بندہ بحیثیت دنیا و آخرت بھی خدا کی معیت میں ہو اور تمام حالتوں میں اُس کا اُس کے موافق رہتا ہے خدا کی رضامندی اور اُس کے غیر کے غصہ کو پسند کرتا ہے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اُس کو نہیں پکڑتی ہے بعض اہل اللہ نے رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کی ہی!

عــہ یعنی تو شرعی حکم کا بھی حاجتمند ہے جو کہ تیرے اور دوسرے مکلفین کے درمیان مشترک ہے اور اپنے لیے مخصوص حکم تقدیری کا منتظر رہ قادری غفرلہ

عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ
فِي اللّٰهِ تَعَالٰى اِنْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ
مَنِ انْجَبَرَ شَيْطَانُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ
وَاَقْرَانُكَ السُّوْءُ اَعْدَاؤُكَ فَاحْذَرْهُمْ
حَتّٰى لَا يُوْقِعُوْا فِي الْهَلَاكِ تَعَلَّمِ
الْعِلْمَ حَتّٰى تَعْلَمَ كَيْفَ تُعَادِيْهِمْ وَ
تَحْذَرُ مِنْهُمْ ثُمَّ تَدْرِيْ كَيْفَ تَعْبُدُ
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اَلْجَاهِلُ لَا يُقْبَلُ
مِنْهُ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ بِجَهْلٍ
كَانَ مَا يُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ اَلْجَاهِلُ
لَا تُسَوِّيْ عِبَادَتُهُ شَيْئًا بَلْ هُوَ فِيْ فَسَادٍ
كُلِّيٍّ وَظُلْمَةٍ كُلِّيَّةٍ وَالْعِلْمُ لَا يَنْفَعُ
اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ فِيْهِ كُلُّ عَمَلٍ بِلَا
اِخْلَاصٍ لَا يَنْفَعُ وَلَا يُقْبَلُ مِنْ عَامِلِهِ
اِذَا عَلِمْتَ وَلَمْ تَعْمَلْ كَانَ الْعِلْمُ
حُجَّةً عَلَيْكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً
وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَلْجَاهِلُ لِمَ يَتَعَلَّمْ
وَالْعَالِمُ لِمَ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهٖ تَعَلَّمْ
وَاعْمَلْ وَعَلِّمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ لَكَ
الْخَيْرَ بِاَسْرِهٖ اِذَا سَمِعْتَ كَلِمَةً مِّنَ
الْعِلْمِ وَعَمِلْتَ بِهَا وَعَلَّمْتَهَا غَيْرَكَ كَانَ
لَكَ ثَوَابَانِ ثَوَابُ الْعِلْمِ وَثَوَابُ التَّعْلِيْمِ
اَلدُّنْيَا ظُلْمَةٌ وَالْعِلْمُ نُوْرٌ فِيْهَا

موافقت کر اور اللہ کے بارے میں خلق کی موافقت نہ کر ٹوٹنے
جو ٹوٹے اور جڑے جو جڑے تو کسی کی پروا نہ کر۔ تیرا شیطان
اور تیری خواہش اور تیری طبیعت اور تیرے برے ہم نشین
سب تیرے دشمن ہیں ان سے بچتا رہ تاکہ تجھ کو ہلاکت میں
نہ ڈال دیں۔ تو علم سیکھ تاکہ تو ان سے دشمنی کرے اور ان سے
بچاؤ کا طریقہ جان لے بعدہٗ یہ معلوم کر سکے کہ خدا کی کیسے
عبادت کرتے ہیں تجھے کیسے عبادت کرنا چاہیے جاہل کی
عبادت قبول نہیں کی جاتی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے
مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی عبادت جہالت
سے کرتا ہے اس کے مفسدات اصلاح سے زیادہ ہوا کرتے
ہیں جاہل کی عبادت کچھ بھی قدر نہیں رکھتی بلکہ وہ سرتاپا فساد اور
پوری ظلمت میں ہوتا ہے اور علم بھی بغیر عمل کے نفع نہیں
دیتا اور عمل بھی بغیر اخلاص کے نافع نہیں ہوتا۔ کوئی عمل بغیر
اخلاص کے نفع نہیں دیتا اور نہ اس کے کرنے والے سے
وہ عمل قبول کیا جاتا ہے جب تو علم پڑھے اور اس پر عمل نہ
کرے تو علم تیرے اوپر حجت ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جاہل ایک
درجہ عذاب دیا جائے گا اور عالم سات درجہ زیادہ جاہل
سے پوچھا جائے گا کہ کیوں نہ سیکھا اور عالم سے سوال ہو گا
کہ علم پر کیوں نہ عمل کیا۔ تو اولاً علم پڑھ اور عمل کر اور دوسروں
کو علم سکھا۔ یہ صفتیں تیرے لیے تمام بھلائیوں کو جمع کر دیں
گی۔ جب تو ایک کلمہ علم کا سنے گا اور اس پر عمل کرے گا
اور دوسروں کو سکھا دے گا تو تیرے لیے دو ثواب ہوں
گے ایک ثواب سیکھنے کا اور ایک
ثواب سکھانے کا۔ دنیا تاریکی ہے۔ اور علم دنیا میں نور ہے

فَمَنْ لَّا عِلْمَ لَهٗ فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ هٰذِهِ الظُّلْمَةِ وَيُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُهٗ يَا مَنْ يَّدَّعِي الْعِلْمَ لَا تَاْخُذْ مِنْ يَّدِ نَفْسِكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ لَا تَاْخُذْ مِنْ يَّدِ وُجُوْدِكَ لَا تَاْخُذْ مِنْ يَّدِ رِيَائِكَ وَنِفَاقِكَ وَزُهْدُكَ ظَاهِرٌ وَرَغْبَتُكَ بَاطِنٌ هٰذَا زُهْدٌ بَاطِلٌ اَنْتَ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ تُدَلِّسُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِيْ خَلْوَتِكَ وَمَا فِيْ جَلْوَتِكَ وَمَا فِيْ قَلْبِكَ لَيْسَ عِنْدَهٗ خَلْوَةٌ وَّلَا جَلْوَةٌ وَّلَا سِتْرٌ قُلْ وَاحَيَاءَاهُ فَوَاوَيْلَاهُ وَافَضِيْحَتَاهُ فَكَيْفَ يَطَّلِعُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى جَمِيْعِ اَفْعَالِيْ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَهُوَ نَاظِرٌ وَّاَنَا لَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ نَّظَرِهٖ تُبْ مِنْ وَّقَاحَتِكَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّبْ اِلَيْهِ بِاَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالْاِنْتِهَاءِ عَنِ النَّوَاهِيْ اُتْرُكِ الذُّنُوْبَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ وَافْعَلِ الْخَيْرَاتِ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ فَحِيْنَئِذٍ تَصِلُ اِلٰى بَابِهٖ تَتَقَرَّبُ مِنْهُ وَيُحِبُّكَ دُوْنَ خَلْقِهٖ ثُمَّ يَنْقُلُ ذٰلِكَ اِلٰى خَلْقِهٖ اِذَا اَحَبَّكَ اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ اَحَبَّكَ جَمِيْعُ الْخَلْقِ سِوَى الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُوَافِقُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حُبِّكَ كُلُّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ

پس جسے علم نہیں ہے پس وہ اس تاریکی میں متحیر پھرتا رہتا ہے اور اس کے فساد اس کی اصلاح سے بہت زیادہ ہوتے ہیں اے علم کے دعوے دار تو دنیا کو اور ما فیہا کو اپنے نفس و طبیعت اور اپنے شیطان اور اپنے وجود کے ہاتھ سے نہ لیا کر نہ اپنے ریا و نفاق سے لے۔ تیرا زہد صرف ظاہری ہے اور تیری رغبت باطنی ایسا زہد لغو ہے تجھے اس پر عذاب دیا جائے گا تو حق عزوجل پر فریب و مکر کرتا ہے حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت کے معاملات اور ان چیزوں کو جو کہ تیرے دل کے اندر ہیں سب کو جانتا ہے اس کے پاس نہ خلوت ہے اور نہ جلوت اور نہ پردہ و حجاب سب برابر ہیں کہو ہائے شرم ہائے افسوس ہائے رسوائی اللہ تعالیٰ دن رات میرے تمام افعال کو کس طرح دیکھتا رہتا ہے اور ان پر خبردار ہے اور میں اس کی نظر سے نہیں شرماتا۔ تو خدا پر اپنی بے حیائی سے شرم کر اور فرائض ادا کرنے اور ممنوعات سے باز رہنے کے ساتھ اس سے نزدیکی حاصل کر مقرب بن جا ظاہری و باطنی گناہوں کو چھوڑ دے اور کھلی اور چھپی بھلائیاں کرتا رہ۔ پس اس سے تو اس کے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور اس سے نزدیک ہو جائے گا اور وہ تجھے مخلوق کی طرف اپنا دوست بنا لے گا اور تجھ سے محبت کرنے لگے گا پھر اس کو اپنی مخلوق کی طرف نقل کر دے گا۔ جب اللہ اور اس کے فرشتے تجھے اپنا محبوب بنا لیں گے تو تمام مخلوق کافروں و منافقوں کے سوا تجھ سے محبت کرنے لگے گی بتحقیق کافر و منافق تیری اس محبت میں اللہ سے موافق نہیں ہوں گے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہے ایمان والوں کو دوست

نِفَاقٌ يُبْغِضُهُ فَلَا تَكْرَهْ بُغْضَ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْأَبَالِسَةِ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْكَافِرُوْنَ هُمْ شَيَاطِيْنُ الْإِنْسِ الْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ الْعَارِفُ فِيْ مَعْزِلٍ عَنِ الْخَلْقِ بِقَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَمَعْنَاهُ يَصِلُ إِلٰى حَالَةٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْفَعَ عَنْ نَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَجْلِبُ عَلَيْهَا يَصِيْرُ مُنْطَرِحًا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقٰى لَهُ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فَإِذَا صَحَّ لَهُ هٰذَا جَاءَهُ الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى وَالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ مَا يَجِيْءُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَعْمٰى عَنِ الْأَسْبَابِ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَزْمَنَ وَتَنْقَطِعَ رِجْلَاكَ عَنِ السَّعْيِ إِلٰى أَبْوَابِ النَّاسِ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَنْقَلِبَ قَلْبُكَ وَعَقْلُكَ وَوَجْهُكَ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ فَيَصِيْرُ ظَهْرُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَوَجْهُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيْرُ ظَاهِرُكَ وَصُوْرَتُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَبَاطِنُكَ وَلُبُّكَ وَمَعْنَاكَ إِلَى الْخَالِقِ فَحِيْنَئِذٍ يَصِيْرُ قَلْبُكَ كَقُلُوْبِ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ يُطْعِمُ قَلْبَكَ وَيَسْقِيْ مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ هٰذَا أَمْرٌ يَتَعَلَّقُ بِالْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِيْ لَا بِالصُّوَرِ اَللّٰهُمَّ طَيِّبْ

رکھتا ہے اور ہر وہ شخص جس کے دل میں نفاق ہے ایمان والوں سے دشمنی رکھتا ہے پس تو کافروں اور منافقوں اور شیطانوں اور ابلیسوں کی دشمنی کو بُرا مت سمجھ منافق و کافر انسانوں میں کے شیطان ہیں۔ ایمان دار یقین رکھنے والا عارف باللہ مخلوق سے اپنے قلب و سر و باطن سے علیحدہ رہا کرتا ہے ایسی حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے نقصان کے دفع کرنے پر اور اس کی طرف نفع کھینچنے پر قدرت ہی نہیں رکھتا ہے خدا کی حضوری میں برابر پڑا رہتا ہے اس کو کسی قسم کی طاقت و قوت باقی ہی نہیں رہتی جب اس کا خدا کے ساتھ یہ معاملہ درست ہو جاتا ہے تو اس کے پاس ہر طرف سے خیر ہی خیر آنے لگتی ہے۔ تو اسے مخاطب اہل اللہ سے محض دعوی اور خلوت نشینی اور آرزو کی وجہ سے مزاحمت نہ کر ان کی صحبت میں تمہارا محض دعوای اور آرزو سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا تجھے بات چیت مناسب نہیں جب تک کہ تو سببوں سے اندھا نہ ہو جائے اور اپاہج نہ بن جائے اور تیرے دونوں پیر آدمیوں کے دروازوں کی طرف دوڑنے سے کٹ نہ جائیں اور تیرا قلب اور تیری عقل اور تیرا چہرہ مخلوق کی طرف سے پورے طور سے خالق کی طرف پھر نہ جائے۔ تیری پیٹھ مخلوق کی طرف ہو جائے اور تیرا چہرہ حق عزوجل کی طرف تیرا ظاہر اور تیری صورت مخلوق کی طرف ہو جائے اور تیرا باطن و مغز و حقیقت خالق کی طرف پس اس حالت پر پہنچ کر تیرا قلب فرشتوں اور نبیوں کا سا قلب بن جائے گا علیہم السلام تیرے قلب کو انھیں کے طعام و شراب سے کھانا پانی عطا فرمایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کا تعلق قلوب و اسرار و معانی سے ہے نہ کہ صورتوں سے۔ اے اللہ تو ہمارے

قُلُوْبَنَا وَاخْلَعْ عَلٰى اَسْرَارِنَا وَصِفْ عُقُوْلَنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنْ وَرَاءِ عُقُوْلِ الْخَلْقِ وَعُقُوْلِنَا

عَجَبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنِّيْ اُنَاظِرُ فِيْ حَقِّ الْمُنَافِقِيْنَ فَكَيْفَ فِيْ حَقِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنِ الْكُلِّ اَغْنِنِيْ بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ عَنِ الْمُعَلِّمِ وَعَنِ الصِّبْيَانِ وَعَنَّا فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَاجْعَلْ دَارَهٗ دَارَ الْبِسَاطِ مَعَ التَّعْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ قَدْ غَلَبَ عَلَيَّ مَا عُذْرِيْ فِيْهِ حَاجَتِيْ قَدْ تَمَّتْ وَحَصَلَتْ لِيْ مِنْكَ بَقِيَّةُ حَاجَتِيْ الْاَطْفَالِ وَالْاَتْبَاعِ وَالطُّلَّابِ يَسْاَلُكَ تَسْهِيْلَ ذٰلِكَ مَعَ طِيْبَةِ قَلْبِهِمْ وَصَفَاءِ بَيْتِهِمْ۔

قلبوں کو پاکیزہ کر دے اور ہمارے اسرار کو خلعت معرفت عطا کر اور ہماری عقلوں کو اُن حالتوں میں جو کہ ہمارے اور تیرے درمیان ہیں وہ صفائی عطا کر جو کہ ہماری اور تمام مخلوق کی عقلوں سے ماوراء ہو۔ آمین۔ تعجب ہے کہ قیامت کے دن میں منافقوں کے حق میں بحث و مناظرہ کروں گا پھر مسلمانوں کے حق میں کیوں کر نہ جھگڑوں گا غور کر و اے اللہ تو مجھے تمام مخلوق سے غنی کر دے مجھے اپنے ساتھ رکھ کر تمام ماسوا سے بے نیاز بنا دے معلم سے بچوں سے اور ہر اس چیز سے جو کہ اُن کے گھروں میں ہے سب سے بے نیاز کر دے اور میرے گھر کو تعلیم کے ساتھ مہمان خانہ بنا دے اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ یہ کلام مجھ سے غلبہ حال میں نکل گیا ہے پس اس میں مجھے معذور رکھ میرا پیالہ پر ہو گیا ہے اور تیری طرف سے مجھ کو بچوں اور خادموں اور مہمانوں کے پیالوں کا بقیہ ہی حاصل ہو گیا ہے کہ ان کو بھر دوں بس میں تجھ سے اُن پر بھی آسان کرنے کا قلب و باطن کی پاکیزگی و صفائی کے ساتھ سائل ہوں۔

يَا قَوْمِ تَظُنُّوْنَ اِنِّيْ اٰخُذُ مِنْكُمْ وَاَنَا اَرَاكُمْ لَا وَلَا كَرَامَةَ اِنَّمَا اٰخُذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْكُمْ بَلْ هُوَ مُنْفِذٌ عَلٰى اَيْدِيْكُمْ كَمَا كُنْتُ مَعَكُمْ كَمَا كُنْتُ اَعْرِفُكُمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْكُمْ عَرَفْتُكُمْ اِنِّيْ وَاحِصُ الْمُنَافِقِيْنَ وَخَيْمَةُ الْعَارِفِيْنَ لَا اَضْرِبُ الْمُنَافِقِيْنَ اِلَّا بِغَطَاطِيْسَ لَا يُصِيْبُ سِمَاطِيْ لَكُمْ وَاَكْلِيْ بَعْدَ فَرَاغِكُمْ

اے قوم تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں تم سے لیتا ہوں اور میں تم کو کچھ دیکھتا ہوں نہیں نہیں اس میں کوئی کرامت نہیں ہے میں تو اللہ ہی سے لیتا ہوں نہ کہ تم سے بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں پر جاری کرنے والا اور متصرف ہے۔ جب تک کہ میں تمہارے ساتھ تھا تم کو پہچانتا ہی نہیں پس جب کہ میں تم سے علیحدہ ہو گیا تم کو پہچاننے لگا بے شک میں منافقوں کا کھوج لگانے والا اور عارفوں کا جانچنے والا ہوں۔ میں منافقوں کو منہ پر بات کہہ کر مارتا ہوں نہ کہ ڈنڈے سے میرا دستر خوان تمہارے لیے کشادہ ہے اور میرا کھانا تمہاری فراغت کے بعد ہو گا۔

لِيْ نُوَالَهٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ لِيْ طَبَقٌ بَعْدَ خُرُوْجِكُمْ مِنْ صَاحِبِيَ الَّذِيْ اَنَا قُدَّامَهٗ اَخْدِمُهٗ اَمَا تَرَوْنَ يَا اَهْلَ الْبَصَائِرِ كُمِّيْ مُشَمَّرًا وَّ وَسْطِيْ مَشْدُوْدًا سَأَلَ سَائِلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى اَنْبِيَآئِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ رَّسُوْلُهٗ اِلٰى اَوْلِيَآئِهٖ فَقَالَ هُوَ رَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ بِلَا وَاسِطَةٍ بِرَحْمَتِهٖ وَلُطْفِهٖ وَمِنَنِهٖ وَاِنْعَامِهٖ وَنَظَرَاتِهٖ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ وَتَحَنُّنِهٖ عَلَيْهِمْ يَرَوْنَهٗ يَقْظَةً وَّمَنَامًا بِاَعْيُنِ قُلُوْبِهِمْ وَصَفَاءِ اَسْرَارِهِمْ وَدَوَامِ يَقْظَتِهِمْ.

میرے لیے نوالہ تمہارے غیر سے ہے۔ میرے لیے طبق تمہارے چلے جانے کے بعد اُس میرے دوست کی طرف سے آتا ہے جس کے روبرو میں رہتا ہوں اور اُس کی خدمت کرتا ہوں اے اہلِ بصیرت کیا تم نہیں دیکھتے کہ میری آستین چڑھی رہتی ہے اور میری کمر بندھی ہوئی رہتی ہے کسی سائل نے آپ سے سوال کیا کہ خدا کا پیغام رساں انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جبریل علیہ السلام ہیں پس اولیاء اللہ کی طرف اُس کا پیغام پہنچانے والا کون ہے ارشاد فرمایا اولیاء کی طرف وہ بلا واسطہ خود ہی پیغام رساں ہے وہ اُس کی رحمت ولطف واحسان وانعام اور اُس کی توجہات مخصوصہ سے جو کہ وہ اولیاء کے قلوب و اسرار کی طرف رکھتا ہے اور اُن پر مہربانیاں فرماتا ہے خدا کو خواب و بیداری میں اپنے قلوب کی آنکھوں اور اپنے باطن کی صفائی اور ہر وقت کی بیداری سے برابر دیکھتے رہتے ہیں۔

يَا قَوْمُ اِنَّمَا يَقْطَعُكُمْ عَنْ مَّعْرِفَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَآئِهٖ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَحِرْصُكُمْ عَلَيْهَا حُبُّ التَّكَثُّرِ بِهَا وَمِنْهَا اُذْكُرُوا الْاٰخِرَةَ وَدَعُوا الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ حُسْنَ الْكَرَمِ وَحُسْنَ الْجُوْدِ مِنْ صِفَاتِكَ وَنَحْنُ عُبَيْدُكَ فَاَعْطِنَا ذَرَّةً مِّنْهُمَا اٰمِيْنَ.

اے قوم تم کو تمہاری دنیا کی محبت اور اس پر حرص اور اُس کی زیادتی و بڑھانے کی الفت خدائے تعالیٰ اور اُس کے اولیاء اللہ کی معرفت سے روکتی رہتی ہے۔ تم آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑ دو۔ اے اللہ بہ تحقیق حسن کرم و سخاوت تیری صفتوں میں سے ہے اور ہم تیرے بندے ہیں پس تو ہم کو ان دونوں میں سے ایک ذرہ عطا فرما دے آمین۔

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ — چونویں مجلس

اس بیان میں کہ دنیا و آخرت دو قدم ہیں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ عَاشِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ

يَا غُلَامُ خُطْوَتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ خُطْوَةٌ عَنِ الدُّنْيَا وَخُطْوَةٌ عَنِ الْأُخْرٰى خُطْوَةٌ عَنْ نَّفْسِكَ وَخُطْوَةٌ عَنِ الْخَلْقِ اُتْرُكْ هٰذَا الظَّاهِرَ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الْبَاطِنِ بِدَايَةٌ نِّهَايَةٌ اِسْتَبْدِئْ أَنْتَ وَالتَّمَامُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّهَايَةُ جُزِ الْمُرَّ وَالتَّبْدِيْلَ وَاقْعُدْ عَلٰى بَابِ الْعَمَلِ حَتّٰى إِذَا طُلِبْتَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا مِّنَ الْمُسْتَعْمِلِ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى فِرَاشِكَ وَتَحْتَ لِحَافِكَ وَمِنْ وَّرَاءِ أَغْلَاقِكَ ثُمَّ تَطْلُبُ الْعَمَلَ وَالْاِسْتِعْمَالَ اُدْنُ قَلْبَكَ مِنَ الذِّكْرِ وَذَكِّرْهُ يَوْمَ النُّشُوْرِ تَفَكَّرْ فِي الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسِ تَفَكَّرْ كَيْفَ يَحْشُرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيْعَ الْخَلْقِ وَيُقِيْمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا دُمْتَ عَلٰى هٰذَا التَّفَكُّرِ زَالَتْ قَسَاوَةُ قَلْبِكَ وَصَفَا مِنْ كَدَرِهٖ إِذَا كَانَ الْبِنَاءُ عَلٰى أَسَاسٍ ثَبَتَ وَدَامَ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى أَسَاسٍ

دسویں رمضان المبارک ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں صبح کے وقت بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا:

اے غلام دو قدم ہیں انہیں تو نے اٹھایا اور پہنچا۔ ایک قدم دنیا سے اور دوسرا آخرت سے ایک قدم اپنے نفس سے اور دوسرا قدم مخلوق سے۔ تو اس ظاہر کو چھوڑ یقیناً تو باطن تک پہنچ جائے گا۔ ہر کام کے لیے ابتدا و انتہا ہے تو ابتدا کر کیونکہ انتہا پر پہنچا دینا خدا کا کام ہے۔ تیرا کام شروع کرنا ہے اور اللہ کا کام انتہا پر پہنچانا۔ تو کڑوی و تیکھی لے اور عمل کے میدان پر جا کر بیٹھ جا تاکہ جب تجھے ڈھونڈا جائے تو تو کام لینے والے سے نزدیک ہو۔ تو تو اپنے بچھونے پر لحاف میں رہا ہوا پردوں قفلوں کے اندر بیٹھا ہوا ہے پھر عمل اور عمل کی طرف بلائے جانے کو طلب کر رہا ہے تو اپنے دل کو نصیحت سے قریب کر اور اس کو قیامت کا دن یاد دلا اور پرانی و بوسیدہ قبروں پر نگاہ ڈال کر سوچ بچار کر۔ اس کو سوچ کہ حق عزوجل تمام مخلوق کو قیامت کے دن کیسے جمع کرے گا اور اپنے روبرو ان کو کیسے کھڑا کرے گا جب تو اس پر ہمیشہ غور و فکر کرتا رہے گا تو تیرے دل کی قساوت دور ہو جائے گی اور اس کی کدورت سے صفائی حاصل ہو جائے گی۔ جب عمارت بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ پائیدار و مضبوط رہتی ہے اور جس وقت وہ بنیاد پر نہیں بنائی جاتی ہے تو

تَعْجَلُ وُقُوْعُهٗ إِذَا بَنَيْتَ حَالَكَ عَلٰى أَحْكَامِ الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ عَلٰى نَقْضِهٖ وَإِذَا لَمْ تَبْنِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَثْبُتُ لَكَ حَالٌ وَّلَا تَصِلُ إِلٰى مَقَامٍ وَلَا تَزَالُ قُلُوْبُ الصِّدِّيْقِيْنَ تَمْقُتُكَ وَتَتَمَنّٰى أَنْ لَّا تَرَاكَ۔

وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ الدِّيْنُ لَعِبٌ هُوَ تَنْمِيْسٌ هُوَ لَا وَلَا كَرَامَةَ لِقَفَاكَ يَا مُتَنَمِّسُ قَدْ أَهَّلْتَ نَفْسَكَ لِلْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيْكَ إِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِآحَادٍ مِّنَ النَّاسِ أَفْرَادٍ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَإِلَّا فَالْخَرَسُ دَأْبُهُمْ وَالْإِشَارَةُ لَهُمْ دُوْنَ الْكَلَامِ اَلنَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يُّؤْمَرُ بِالنُّطْقِ فَيَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَلْقِ عَلَى الْكُرْهِ مِنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ يَصِيْرُ الْخَبَرُ مُعَايَنَةً يَنْقَلِبُ الْأَمْرُ بِالْإِضَافَةِ إِلٰى قَلْبِكَ وَصِفَاءِ سِرِّكَ وَلِهٰذَا قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَرَضِيَ عَنْهُ لَوْ كُشِفَ الْغِطَآءُ مَا ازْدَدْتُّ يَقِيْنًا وَقَالَ لَا أَعْبُدُ رَبًّا لَّمْ أَرَهٗ وَقَالَ رَاٰى قَلْبِيْ رَبِّيْ يَا جُهَّالُ خَالِطُوا الْعُلَمَآءَ وَاخْدِمُوْهُمْ وَتَعَلَّمُوْا مِنْهُمْ اَلْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ جَالِسُوا الْعُلَمَآءَ بِحُسْنِ الْأَدَبِ وَتَرْكِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِمْ وَطَلَبِ الْفَائِدَةِ مِنْهُمْ لِيَنَالَكُمْ مِنْ عُلُوْمِهِمْ وَتَعُوْدَ

وہ جلد گرنے کے قابل ہوتی ہے۔ جب تو اپنے حال کی عمارت کو حکم ظاہر پر تعمیر کرے گا کوئی مخلوق میں سے اُس کے توڑ ڈالنے پر قابو نہ پائے گا اور جب اُس کی تعمیر ایسی نہ ہوگی تو تیرا حال ثابت نہ رہے گا اور نہ تو کسی مرتبہ پر پہنچ سکے گا۔ اور صدیقین کے قلوب ہمیشہ تجھ پر غصہ کرتے رہیں گے اور آرزو کریں گے کہ وہ تجھے نہ دیکھیں۔ اے جاہل تیرے اوپر افسوس کیا دین کھیل کود اور مکاری کا ہے کیا وہ کھیل ہے نہیں نہیں۔ اس میں تیرے جھکنے سے تیری گردن کو کوئی عزت نہیں اے مکار تو نے اپنے نفس کو بغیر اہلیت کے مخلوق سے وعظ کہنے کا اہل سمجھ لیا ہے۔ یہ اہلیت تو صالحین میں سے بھی اکا دکا لوگوں کو ہی ہوتی ہے۔ ورنہ اُن کا طریقہ تو گونگا رہنا اور اشارہ سے بات کرنا ہے نہ کہ بولنا۔ ان میں سے وہ نادر ہے جس کو بولنے کا حکم دیا جاتا ہے پس وہ مجبوراً گرانی خاطر کے ساتھ مخلوق کو وعظ کرنے لگتا ہے۔ بعد کچھ کلام کے فرمایا خبر معاینہ بن جاتی ہے باعتبار تیرے نسبت قلب اور صفائی باطن کے امر منقلب ہو جاتا ہے اور اسی واسطے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے اگر پردہ اٹھا دیا جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہ ہوگی اور نیز فرمایا میں جب تک اُس کو دیکھ نہیں لیتا ہوں رب تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا ہوں۔ نیز فرمایا میرے قلب نے میرے رب کو مجھے دکھا دیا ہے۔ اے جاہلو! عالموں سے ملو اور اُن کی خدمت کرو اُن سے علم حاصل کرو علم مردوں کے مونہہ ہی سے حاصل کیا جاتا ہے تم علماء کی صحبت میں حسنِ ادب کے ساتھ اور اُن پر اعتراض چھوڑ کر اور اُن سے فائدہ لینے کے لیے بیٹھا کرو تاکہ تم کو اُن کے عملوں سے فائدہ ملے اور اُن کی

عَلَيْكُمْ بَرَكَاتُهُمْ وَتَشْمَلُكُمْ فَوَائِدُهُمْ وَجَالِسُوا الْعَارِفِيْنَ بِالصَّمْتِ وَجَالِسُوا الزَّاهِدِيْنَ بِالرَّغْبَةِ فِيْهِمْ اَلْعَارِفُ هُوَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا كَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ يَتَجَدَّدُ خُشُوْعُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذُلُّهُ لَهُ يَخْشَعُ مِنْ حَاضِرٍ لَا مِنْ غَائِبٍ زِيَادَةُ خُشُوْعِهِ عَلٰى قَدْرِ زِيَادَةِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِيَادَةُ خَرَسِهِ عَلٰى قَدْرِ زِيَادَةِ مُشَاهَدَتِهِ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَرِسَ لِسَانُ نَفْسِهِ وَطَبْعِهِ وَهَوَاهُ وَعَادَتِهِ وَوُجُوْدِهِ وَاَمَّا لِسَانُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَحَالِهِ وَمَقَامِهِ عَطَايَاهُ فَيَنْطِقُ بِاِظْهَارِ النِّعَمِ الَّتِيْ عِنْدَهُ فَلِهٰذَا يُجَالِسُوْنَ بِالصَّمْتِ لِيُنْتَفَعَ بِهِمْ وَيُشْرَبَ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِيْ يَنْضَحُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ مَنْ اَكْثَرَ مِنْ مُخَالَطَةِ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهُ ذَلَّ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قِيْلَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ هِيَ الْحِجَابُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِخَلْقِهِ اِذَا عَرَفَهَا حَذِرَهَا وَاشْتَغَلَ بِشُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَعْرِفَتِهَا وَعَلِمَ اَنَّهُ مَا عَرَّفَهُ اِيَّاهَا اِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ لَهُ الْخَيْرَ دُنْيَا

برکتیں تمہاری طرف عود کریں اور اُن کے فائدے تمہیں شامل ہوں۔ اور تم عارفین کی صحبت میں خاموشی کے ساتھ بیٹھا کرو اور زاہدین کے پاس رغبت کے ساتھ۔ عارف کا قرب ہر ساعت میں بہ نسبت پہلی ساعت کے بڑھتا رہتا ہے ہر ساعت میں اُس کا خشوع و خضوع رب عزوجل کے ساتھ جدید و تازہ ہوتا رہتا ہے وہ حاضر سے ڈرتا رہتا ہے نہ کہ غائب سے جس قدر اُس کے قرب میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اُتنا ہی اُس کا خشوع بڑھتا رہتا ہے جس قدر اُس کے مشاہدہ میں ترقی ہوتی ہے اُتنا ہی اُس کا گونگا پن زیادہ ہوتا ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اُس کے نفس و طبیعت اور خواہش اور عادت و وجود کی زبان سرتاپا گونگی ہو جاتی ہے لیکن اُس کے قلب و باطن اور حال و مقام اور عطاء و بخشش کی زبان بہت گویا ہو جاتی ہے وہ اس سے انعام الٰہی کو جو اُس کو عطا ہوا ہے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ پس اسی واسطے اُن کی حضوری میں خاموشی سے بیٹھا جائے تاکہ اُن سے نفع حاصل کیا جائے اور اُس شراب وحدت سے جو اُن کے سینوں سے جوش مارتا ہے پیا جائے جو کوئی عارف باللہ لوگوں کے پاس زیادہ اُٹھتا بیٹھتا ہے وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے اور رب تعالیٰ کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ہے جو کوئی اپنے نفس سے واقف ہو گیا پس بہ تحقیق اُس نے اپنے رب عزوجل کو پہچان لیا۔ نفس ہی بندہ اور اُس کے رب کے درمیان میں ایک بڑا حجاب ہے جو اپنے نفس سے واقف ہو جائے گا وہ اللہ اور اُس کی مخلوق کے واسطے تواضع کرنے لگے گا۔ جب وہ نفس سے واقف ہو جائے گا اس سے بچنے لگے گا اور اُس واقفیت پر خدا کے شکر میں مشغول ہو جائے گا اور یہ جان لے گا کہ اس کی معرفت کرا دینے میں رب تعالیٰ نے اُس کے لیے

وَاٰخِرَۃً فَظَاھِرُہٗ مَشْغُوْلٌ بِشُکْرِہٖ وَبَاطِنُہٗ مَشْغُوْلٌ بِحَمْدِہٖ ظَاھِرُہٗ مُتَفَرِّقٌ وَّبَاطِنُہٗ مُجْتَمِعٌ فَرَحُہٗ فِیْ بَاطِنِہٖ وَحُزْنُہٗ فِیْ ظَاھِرِہٖ سِتْرًا لِلْحَالِ وَالْعَارِفُ عَلَی الْعَکْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّ حُزْنَہٗ فِیْ قَلْبِہٖ وَبِشْرَہٗ فِیْ وَجْھِہٖ ھُوَعَلِیْمٌ وَّاقِفٌ عَلَی الْبَابِ لَا یَدْرِیْ مَا یُرَادُ بِہٖ ھَلْ یُقْبَلُ اَوْ یُرَدُّ ھَلْ یُفْتَحُ الْبَابُ فِیْ وَجْھِہٖ اَوْ یَدُوْمُ غَلْقُہٗ فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ کَانَ عَلَی الْعَکْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ اَلْمُؤْمِنُ صَاحِبُ حَالٍ وَالْحَالُ یَتَغَیَّرُ وَالْعَارِفُ صَاحِبُ مَقَامٍ وَّالْمَقَامُ ثَابِتٌ اَلْمُؤْمِنُ خَائِفٌ مِنْ اِنْتِقَالِ حَالِہٖ وَزَوَالِ اِیْمَانِہٖ فَحُزْنُہٗ دَآئِمٌ فِیْ قَلْبِہٖ وَبِشْرُہٗ دَآئِمٌ فِیْ وَجْھِہٖ سَاتِرٌ لِحُزْنِہٖ تَکَلُّمُہٗ یَتَبَسَّمُ فِیْ وَجْھِکَ وَقَلْبُہٗ یَتَقَطَّعُ بِحُزْنِہٖ وَالْعَارِفُ حُزْنُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ لِاَنَّہٗ یَلْقَی الْخَلْقَ بِوَجْہِ النِّذَارَۃِ یُحَذِّرُھُمْ وَیَاْمُرُھُمْ وَیَنْھَاھُمْ نِیَابَۃً عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْقَوْمُ عَمِلُوْا بِمَا سَمِعُوْا فَقَرَّبَھُمُ الْعَمَلُ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِیْ عَمِلُوْا لَہٗ فَسَمِعُوْا مَوَاعِظَہٗ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَۃٍ بِاَسْمَاعِ قُلُوْبِھِمْ ذٰلِکَ عِنْدَ الْغَیْبَۃِ وَالنَّوْمَۃِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْحُضُوْرِ وَالْیَقْظَۃِ بِالْخَالِقِ اِذَا صَحَّ قَلْبُکَ کُنْتَ اَبَدًا فِیْ غَیْبَۃٍ عَنِ الْخَلْقِ وَنَوْمَۃٍ عَنْھُمْ وَیَقْظَۃٍ بِالْخَالِقِ

دنیا و آخرت کی بہتری چاہی ہے۔ پس اس بندہ کا ظاہر اس کے شکر میں مشغول ہوگا اور اس کا باطن حمد الٰہی میں اس کا ظاہر پراگندہ ہوگا اور باطن مجتمع اس کی مسرت باطن میں ہوگی اور غم ظاہر میں حال چھپا رہے عارف کا حال مومن کے برعکس ہوتا ہے کیوں کہ اس کا غم قلب میں ہوتا ہے اور مسرت چہرہ پر۔ وہ تو ایک ادنیٰ غلام ہے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے یہ بھی نہیں جانتا کہ اس سے مقصود کیا ہے آیا مقبول کیا جائے گا یا لوٹا دیا جائے گا آیا اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا یا ہمیشہ بند ہی رہے گا۔ پس جو اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس مومن سے تمام حالتوں میں برعکس ہو جاتا ہے۔ مومن صاحب حال ہوتا ہے اور حال الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے۔ اور عارف صاحب مقام ہوتا ہے اور مقام ثابت رہتا ہے مومن اپنے حال کے منتقل ہونے اور ایمان کے چلے جانے سے ہر وقت خائف رہتا ہے پس ہمیشہ اس کا قلب غمگین رہتا ہے اور وہ چہرہ پر غم چھپانے کے لیے خوشی ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اس کا کلام تیرے ساتھ تبسم کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا قلب غم کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوتا رہتا ہے۔ برخلاف عارف کے کہ اس کا غم چہرہ پر ہوتا ہے کیوں کہ وہ خلق سے ڈرانے والے چہرہ کے ساتھ ملتا جلتا ہے اور ان کو ڈراتا رہتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت میں ان کو شرعی احکام و شرعی ممنوعات بتاتا رہتا ہے اولیاء اللہ نے سننے پر عمل کیا پس ان کے عمل نے ان کو حق عزوجل سے قریب کر دیا انھوں نے اللہ کے واسطے عمل کیا پس بلا واسطہ خدا کے وعظ اپنے قلب کے کانوں سے ایسی حالت میں کہ مخلوق غائب اور سونے والی تھی اور یہ خالق کی حضوری میں بیدار تھے۔ یعنی جب تیرا قلب صحیح و درست ہو جائے گا تو تو ہمیشہ خلق سے غائب اور بے خبر اور خالق سے باخبر ہو کر بیدار رہے گا

فَلَا تَزَالُ فِي الْخَلْوَةِ وَ اَنْتَ فِي الْجَلْوَةِ فَلَا تَزَالُ مَوَارِدُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِكْمَتُهُ تَرِدُ عَلَيْكَ عَلَى السِّرِّ وَالسِّرُّ يُمْلِي عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ يُمْلِي عَلَى النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسُ تُمْلِي عَلَى اللِّسَانِ وَاللِّسَانُ يُمْلِي عَلَى الْخَلْقِ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْخَلْقِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ وَاِلَّا فَلَا يَتَكَلَّمُ جُنُوْنُ الْقَوْمِ تَرْكُ الْعَادَاتِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَ الْاَفْعَالِ النَّفْسِيَّةِ الْهَوَائِيَّةِ وَالتَّعَامِي عَنِ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ لَا اَنَّهُمْ جُنُّوْا كَجُنُوْنِ الْمَجَانِيْنَ الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ عُقُوْلُهُمْ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَوْ رَاَيْتُمُوْهُمْ لَقُلْتُمْ مَجَانِيْنَ وَلَوْ رَاَوْكُمْ لَقَالُوْا مَا اٰمَنُوْا هٰؤُلَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرْفَةَ عَيْنٍ خَلْوَتُكَ مَا صَحَّتْ لِاَنَّ الْخَلْوَةَ عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَرِّيْ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ عَنْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ يَتَعَرّٰى بَاطِنُكَ فَيَكُوْنُ مُتَجَرِّدًا بِلَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةٍ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ وَهٰذَا هُوَ جَادَّةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الصَّالِحِيْنَ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ فِي الصَّوَامِعِ نَظَرَ النَّفْسِ اَغْمِضْهُ وَقَصِّرْهُ وَرُدَّهُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ نَظَرُهَا سَبَبًا لِهَلَاكِهَا اِلَّا اَنْ تَصِيْرَ تَابِعَةً لِلْقَلْبِ وَالسِّرِّ مِنْ جُمْلَةِ اَتْبَاعِهِمَا لَا تَخْرُجُ لَهُمَا عَنْ رَاْيٍ وَتَتَّحِدُ مَعَهُمَا فَلَا يَكُوْنُ

جلوت میں بھی تو خلوت نشین ہی ہو گا اور ہمیشہ حق عزوجل کے واردات کرم اور اس کی حکمت تیرے باطن پر نازل ہوتی رہے گی اور تیرا باطن اس کو قلب پر ظاہر کرتا رہے گا۔ اور قلب نفس مطمئنہ پر اور نفس مطمئنہ زبان پر اور زبان اس کو مخلوق پر ظاہر کردے گی جو مخلوق سے اس حالت سے کلام کرے وعظ کہے ورنہ ہرگز کلام و وعظ نہ کرے۔ اولیاء اللہ کا جنون مشہور ہے وہ طبعی عادتوں کا نفسانی خواہشوں کے فعلوں کا چھوڑ دینا اور لذتوں اور شہوتوں سے اندھا ہو جانا ہے نہ یہ کہ ان کو ایسا جنون ہو جاتا ہے جیسا کہ مجنونوں کو جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں، ہوتا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر تم اولیاء اللہ کو دیکھو البتہ کہہ دو کہ یہ مجنوں ہیں اور اگر وہ تم کو دیکھیں تو البتہ کہیں کہ یہ لوگ ایک لحہ کے لیئے بھی اللہ پر ایمان نہیں لائے ہیں۔ تیری خلوت صحیح و درست ہی نہیں ہوئی کیوں کہ خلوت تو اسے کہتے ہیں کہ انسان قلبی حیثیت سے تمام چیزوں سے برہنہ ہو جائے۔ تیرا باطن کلیۃً خالی ہو جائے محض برہنہ بغیر دنیا و بلا آخرت اور بغیر ماسوے اللہ کے ہو جاوے اس میں اللہ کے سوا کچھ بھی نہ رہے اور یہی راستہ اگلے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا اور اولیاء و صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا رہا ہے۔ میرے نزدیک ہزار عابدوں سے جو کہ خلوت خانوں میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو اپنے نفس کی نظر کو نیچا کر لے اور اس کو کم کر لے تاکہ وہ نظر ہلاکت نفس کا سبب نہ بن جائے مگر جب کہ نفس قلب و باطن کا تابع ہو کر منجملہ ان کے تابعدار خادموں کے بن جائے کوئی رائے نفس کی دونوں کے خلاف نہ نکلے اور نفس ان دونوں کے ساتھ متحد ہو جائے نفس اور ان

بَیْنَہَا وَ بَیْنَہُمَا فَرْقٌ تَأْمُرُ بِمَا یَأْمُرَانِ
بِہٖ وَتَنْھٰی عَمَّا یَنْہِیَانِ عَنْہُ وَ یَخْتَارُ
مَا یَخْتَارَانِہٖ فَحِیْنَئِذٍ تَصِیْرُ نَفْسًا
مُطْمَئِنَّۃً فَیَتَوَافَقُوْنَ عَلٰی طَلَبٍ وَّاحِدٍ
وَّمَقْصُوْدٍ وَّاحِدٍ اِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ
اِلٰی ھٰذَا الْحَالِ اِسْتَحَقَّتِ التَّقْصِیْرَ
مِنْ مُّجَاھَدَتِھَا لَا تُنَاظِرِ الْحَقَّ عَزَّ
وَجَلَّ فِیْمَا یَفْعَلُ فِیْکَ وَفِی الْخَلْقِ
اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا
یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۝
اَیْنَ مُتَابَعَۃُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْکَ
اِنْ لَّمْ تُحْسِنِ الْاَدَبَ وَاِلَّا اُخْرِجْتَ
مِنَ الدَّارِ مُھَانًا وَاِنْ اَحْسَنْتَ
الْاَدَبَ وَوَافَقْتَ اُقْعِدْتَّ وَاُکْرِمْتَ الْمُحِبُّ
لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ضَیْفٌ عِنْدَہٗ وَالضَّیْفُ لَا
یَتَخَیَّرُ عَلٰی اَصْحَابِ الدَّارِ مَاکُوْلِہٖ وَ
مَشْرُوْبِہٖ وَمَلْبُوْسِہٖ وَجَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ
بَلْ لَا یَزَالُ مُوَافِقًا صَابِرًا رَّاضِیًا فَلَاجَرَمَ
یُقَالُ لَہٗ اَبْشِرْ بِمَا تَرٰی وَتَلَقّٰی مَنْ عَرَفَ
اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ غَابَتِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ
وَمَا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَلْبِہٖ
یَجِبُ عَلَیْکَ اَنْ یَکُوْنَ کَلَامُکَ لِلّٰہِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَاِلَّا فَالْخَرَسُ اَحَبُّ اِلَیْکَ لِتَکُنْ
حَیَاتُکَ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا فَالْمَوْتُ
اَحَبُّ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَاحْشُرْنَا مَعَ

دونوں کے درمیان میں فرق نہ رہے جس کا یہ دونوں حکم دیں نفس بھی وہی حکم دے جس سے یہ منع کریں نفس بھی اسی سے منع کرے اور جس کو یہ دونوں پسند کریں نفس بھی اسی کو پسند کرے پس ایسی حالت میں نفس مطمئنہ بن جائے گا اور تینوں کی طلب اور مقصود ایک ہی ہو جائے گا۔ جب نفس اس حالت پر پہنچ جائے گا اپنے مجاہدوں میں کمی کر دینے کا مستحق بن جائے گا تیرے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ جو کچھ بھی خدائے تعالیٰ معاملہ کرے اس میں تو خدا سے مناظرہ نہ کر کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا لایسال الآیہ جو کچھ بھی خدا کرتا ہے اس میں اس سے پوچھ گچھ نہیں اور مخلوق سے پوچھ گچھ کی جائے گی اگر تو نے حسن ادب کا برتاؤ نہ کیا تو تیری تابعداری خدا کے لیے کب صحیح ہو گی بغیر برتاؤ حسن ادب کے تجھے ذلیل کر کے گھر سے نکال دیا جائے گا اور اگر تو حسن ادب کرے گا اور تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا تجھے عزت کے ساتھ بٹھایا جائے گا اللہ کا محب خدا کا مہمان ہے اور مہمان اپنے کھانے اور پینے اور لباس میں اور اپنی تمام حالتوں میں گھر والوں پر اپنا اختیار نہیں چلاتا ہے خود مختار نہیں بنتا ہے بلکہ ہمیشہ اُن سے راضی موافقت کرنے والا صابر بنا رہتا ہے پس ایسی حالت میں اس سے یقیناً کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اور پاتا ہے اُس سے خوش رہ جو کہ اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اُس کے قلب سے دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔

تیرے اوپر واجب ہے کہ تیری گفتگو اللہ عزوجل ہی کے لیے ہو ورنہ سکوت تجھے پسند ہونا چاہیئے۔ تیری زندگی اللہ عزوجل کی اطاعت میں ہی ہو ورنہ تجھے موت محبوب ہونی چاہیئے اے اللہ تو ہم کو اپنی اطاعت میں زندہ رکھنا اور اپنے تابعداروں

أَهْلِ طَاعَتِكَ آمِيْنَ (وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) اَلْمُؤْمِنُ هَاجِرٌ لِنَفْسِهٖ يَصْحَبُ شَيْخًا يُؤَدِّبُهٗ وَيُعَلِّمُهٗ لَا يَزَالُ فِي التَّعْلِيْمِ مِنْ حَالِ صِغَرِهٖ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ فِيْ اَوَّلِ حَالِهِ الْمُقْرِئُ يُحَفِّظُهٗ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْ ثَانِيْ حَالِهِ الْعَالِمُ يُعَلِّمُهٗ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ ذٰلِكَ التَّوْفِيْقُ مُلَازِمٌ لَهٗ يَعْمَلُ بِمَا يَعْلَمُ فَيُقَرِّبُهُ الْعَمَلُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْرَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ يُقِيْمُ الْقَلْبَ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَالْاِخْلَاصُ يُقَرِّبُ مِنْهُ خُطَاهُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا عَمِلْتَ وَمَا رَأَيْتَ اَنَّ قَلْبَكَ لَا يَدْنُوْا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجِدُ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ وَالْاُنْسِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ لَسْتَ بِعَامِلٍ وَاَنَّكَ مَحْجُوْبٌ لِاَجْلِ الْخَلَلِ الَّذِيْ فِيْ عَمَلِكَ مَاذَا! اَلرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْعُجْبُ يَا عَامِلُ عَلَيْكَ بِالْاِخْلَاصِ وَاِلَّا فَلَا تَتْعَبْ عَلَيْكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ اَلْمُرَاقَبَةُ فِي الْجَلْوَةِ لِلْمُنَافِقِيْنَ وَفِي الْجَلْوَةِ وَالْخَلْوَةِ لِلْمُخْلِصِيْنَ.

وَيْحَكَ اِذَا رَاَيْتَ مُسْتَحْسِنًا اَوْ مُسْتَحْسَنَةً فَغُمِّضْ عَيْنَيْكَ عَيْنَيْ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ طَبْعِكَ وَاذْكُرْ نَظَرَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْكَ وَاقْرَأْ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ اَلْاٰيَةَ

کے ساتھ میں ہمارا حشر کرنا آمین۔ مومن اپنے نفس کو چھوڑے ہوئے شیخ کامل کی خدمت میں رہتا ہے وہ اس کو ادب سکھاتا اور تعلیم دیتا رہتا ہے۔ وہ بچپن کے شروع سے موت کے وقت تک ہمیشہ علم سیکھنے ہی میں رہتا ہے۔ ابتدائی حالت میں حافظ اس کو قرآن مجید پڑھاتا حفظ کراتا ہے بعدہ دوبارہ دوسری حالت میں اس کو عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث و سنت کی تعلیم دیتا رہتا ہے اور اسی کے ساتھ توفیق خیر اس کے لازم رہتی ہے وہ علم پر عمل کرتا رہتا ہے پس اس کا عمل اس کو حق تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ جب کوئی اپنے علم پر عمل کرے گا اللہ عزوجل اس کو ایسے علم کا جو کہ اس کو معلوم نہیں ہے وارث بنا دے گا جو کہ اس کے قلب کو قدموں کے بل کھڑا کر دے گا اور اخلاص اس کے قدموں کو حق عزوجل سے قریب کر دے گا۔ جب تو عمل کرے اور اپنے قلب کو تو حق عزوجل سے نزدیک نہ دیکھے اور عبادت و انس کی شیرینی تجھے حاصل نہ ہو پس تجھے جاننا چاہیئے کہ بتحقیق تو عامل نہیں ہے بلکہ تو کسی ایسے خلل کی وجہ سے جو کہ تیرے عمل میں ہے محجوب ہے وہ خلل کیا ہے ریا۔ نفاق اور خود پسندی۔ اے عمل کرنے والے تو اخلاص کو لازم پکڑ ورنہ تو اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈال تو حق عزوجل کے لیے خلوت و جلوت میں مراقبہ کو لازم پکڑ جلوت میں مراقبہ کرنا منافقین کا طریقہ ہے اور جلوت و خلوت دونوں میں مراقبہ کرنا اخلاص والوں کا طریقہ ہے۔

تجھ پر افسوس ہے جب تو کسی حسین مرد یا حسین عورت کو دیکھے پس تو اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت کی آنکھ کو بند کرلے اور خدا کی نظر جو کہ تیری طرف ہے یاد کر اور آیۂ کریمہ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ آخر تک پڑھ (جس کا مطلب یہ ہے

إِحْذَرْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ غُضَّ عَيْنَيْكَ
عَنِ النَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمِ وَاذْكُرْ نَظَرَ مَنْ لَا
تَبْرَحُ مِنْ نَظَرِهٖ وَعِلْمِهٖ إِذَا لَمْ تُنَاظِرِ الْحَقَّ
عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ تُنَازِعْهُ تَمَّتْ عُبُوْدِيَّتُكَ
لَهٗ وَصِرْتَ عَبْدًا حَقًّا وَتَدْخُلُ فِيْ زُمْرَةِ
مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهِمْ إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ
عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۔ إِذَا تَحَقَّقَ شُكْرُكَ لِلّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ أَلْهَمَ قُلُوْبَ الْخَلْقِ وَأَلْسِنَتَهُمْ
بِالشُّكْرِ لَكَ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْكَ فَحِيْنَئِذٍ لَا
طَرِيْقَ لِلشَّيْطَانِ وَأَعْوَانِهٖ عَلَيْكَ تَرْكُ
الدُّعَاءِ عَزِيْمَةٌ وَالْإِشْتِغَالُ بِهٖ رُخْصَةٌ
اَلدُّعَاءُ نَفَسٌ لِلْغَرِيْقِ وَرَدُّ نَفَسٍ لِلْمَحْبُوْسِ
إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الْفَرَجُ مِنَ الْحَبْسِ وَالدُّخُوْلِ
عَلَى الْمَلِكِ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ أَنْتُمْ تُحْسِنُوْنَ
تَتْرُكُوْنَ الدُّعَاءَ وَلَا تُحْسِنُوْنَ تَدْعُوْنَ
مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَيَحْتَاجُ إِلَى نِيَّةٍ وَعَقْلٍ
وَعِلْمٍ وَاتِّبَاعٍ لِمَنْ يَعْرِفُ أَنْتُمْ مَا
تَعْتَقِدُوْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عِنْدَ
عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَبِهٰذَا أَنْتُمْ تَظُنُّوْنَ بِهِمْ
[illegible]
[illegible] عَلَيْهِمْ فِيْ [illegible]
[illegible]
[illegible] عَلَيْهِمْ [illegible] الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ مِنْ حَيْثُ [illegible]
[illegible]

کرو (کسی شان میں بھی ہو تیرا رب تجھ کو دیکھتا ہے) تو حق عزوجل
سے ڈر اور اپنی آنکھوں کو لازمی طور پر حرام چیز پر نظر ڈالنے سے جھکا
لے اور اس کو یاد کر جس کی نظر و علم سے تو کبھی جدا نہیں ہو سکتا
ہے۔ جب تو حق تعالیٰ سے مناظرہ و جھگڑا کرنا ترک کر دے گا۔
تیری بندگی اس کے لیے پوری ہو جائے گی اور تو اس کا سچا
بندہ بن جائے گا اور اس گروہ میں داخل ہو جائے گا جن کے
حق میں فرمایا گیا ہے۔ إِنَّ عِبَادِيْ الآیہ اے شیطان
میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں جب تیرا شکر کرنا خدا
کے لیے محقق ہو جائے گا تب اللہ تعالیٰ مخلوق کے قلوب
اور ان کی زبانوں پر تیری شکر گزاری اور دوستی کا الہام کر دے گا
پس اس وقت میں شیطان اور اس کے مددگاروں کو تیرے اوپر
کوئی راستہ نہ رہے گا۔ دعا کا چھوڑ دینا عزیمت (بڑا درجہ)
ہے اور اس میں مشغول ہونے کی اجازت ہے دعا کرنا ڈوبتے کا
سہارا ہے اور قیدی کا روشن دانی یہاں تک کہ وہ قید سے رہائی
پائے اور اس کو بادشاہ کی حضوری حاصل ہو جائے تم عقلمند ہو
تم تو ناسمجھ طور سے دعا کا چھوڑنا جانتے ہو اور نہ دعا کا کرنا۔
کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو کہ نیت اور عقل اور علم کی محتاج نہ
ہو نیز اس کی پیروی کی جس کا پہچاننا لازم ہے۔ تم یقین نہیں رکھتے
کہ خدا کے نیک بندوں کے پاس کیا ہے، اور اسی وجہ سے
ان کے بارہ میں تمہارے برے خیالات ہیں۔ تم اپنے
دل اور ماتوں کے سروں کو ان کے ساتھ الجھا کر خطرہ
میں نہ ڈالو اور ان کے تصرفات میں کسی قسم کا دخل
نہ کرو۔ جب [illegible] تم بھی [illegible]
[illegible] نہ کرو۔ [illegible] بحیثیت ظاہر [illegible]
[illegible]

حَتّٰى يُسْكَنَ وَيُضْمَنَ لَهُ السَّلَامَةَ تَعَالَوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْاَرْضِ وَيَا زُهَّادَهَا تَعَلَّمُوْا شَيْئًا مَّا عِنْدَكُمْ مِنْهُ خَبَرٌ اُدْخُلُوْا كُتَّابِيْ حَتّٰى اُعَلِّمَكُمْ شَيْئًا لَّا تَجِدُوْنَهُ عِنْدَكُمْ لِلْقُلُوْبِ كُتَّابٌ وَّ لِلْاَسْرَارِ كُتَّابٌ وَّ لِلنُّفُوْسِ كُتَّابٌ وَّلِلْجَوَارِحِ كُتَّابٌ هِيَ دَرَجَاتٌ وَّمَقَامَاتٌ وَّاَقْدَامٌ مَّعْدُوْدَةٌ اَلْقَدَمُ الْاَوَّلُ مَا صَحَّ لَكَ كَيْفَ تَصِلُ اِلَى الثَّانِيْ اَلْاِسْلَامُ مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ اَلْاِيْمَانُ مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْقَانِ اَلْاِيْقَانُ مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ كُنْ عَاقِلًا مَّا اَنْتَ عَلٰى شَيْءٍ كُلٌّ مِّنْكُمْ يَطْلُبُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بِلَا اٰلَةٍ فِيْهِ اِنَّمَا تَصِحُّ الرِّيَاسَةُ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ الزُّهْدِ فِيْهِمْ وَفِي الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالْاِرَادَةِ اَلرِّيَاسَةُ مِنَ السَّمَآءِ تَنْزِلُ مِنَ الْاَرْضِ اَلْوِلَايَةُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنَ الْخَلْقِ كُنْ اَبَدًا تَابِعًا لَّا مَتْبُوْعًا صَاحِبًا لَّا مَصْحُوْبًا اِرْضَ بِالذُّلِّ وَالْخُمُوْلِ فَاِنْ كَانَ لَكَ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ضِدُّ ذٰلِكَ فَهُوَ يَجِيْئُكَ فِيْ وَقْتِهٖ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ وَتَرْكِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاِعْتِرَاضِكَ وَشِرْكِكَ بِالْخَلْقِ وَبِنَفْسِكَ عَلَيْكَ بِصِحَّةِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَهِيَ اِمْتِثَالُ

کی طرف سے تسکین نہ دی جائے اور اُن کی سلامتی کی ضمانت نہ مل جائے بے قراری رہتی ہے۔ اے تمام روئے زمین پر رہنے والے بندو اور زاہدو آؤ اور وہ چیز سیکھو جس کی تمہیں کچھ خبر نہیں تم میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو ایسی تعلیم دوں جس سے تمہارے دل خالی ہیں دلوں کا مکتب جدا ہے اور باطن کا مکتب جدا اور نفسوں کا علیحدہ اور اعضاء کا علیحدہ اُن کے لیئے علیحدہ علیحدہ چند درجہ اور مقام اور قدم ہیں۔ ابھی تو تیرا پہلا ہی قدم درست نہیں ہوا ہے دوسرے قدم تک تو کیسے پہنچے گا۔ تیرا اسلام ہی درست نہیں ہوا ہے تو ایمان تک کیسے پہنچے گا۔ تیرا ایمان ہی درست نہیں ہوا ہے تو ایقان تک کیسے پہنچے گا۔ تیرا ایقان ہی درست نہیں ہوا ہے تو معرفت و ولایت تک کیسے پہنچے گا۔ تو عقلمند بن۔ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تم میں سے ہر ایک بغیر سامان و اسباب کے مخلوق پر حکومت و سرداری کا طالب بنا ہوا ہے مخلوق پر حکومت و ریاست جب ملتی ہے جب کہ ان میں دنیا و نفس و خواہش و طبیعت و ارادہ میں بے رغبتی ہو تو پہلے زاہد بن پھر حکومت ملے گی ریاست و حکومت آسمان سے اُترا کرتی ہے نہ کہ زمین سے ولایت حق عزوجل کی طرف سے ملا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کی جانب سے تو ہمیشہ تابعدار اور ساتھی بنا رہ نہ کہ متبوع و مصحوب (مقتدا و امام) تجھے ذلت و گمنامی پر راضی رہنا چاہیئے اگر علم الٰہی میں تیرے لیئے اس کی ضد مقدر ہوئی ہے پس وہ اپنے وقت پر یقیناً آ جائے گی۔ تو اپنے کو خدا کے حوالہ و سپرد کر دے اور اپنی طاقت و قوت کو چھوڑ دے اور تیرا کرنا اعتراض خدا پر نہ ہو اور مخلوق کو اور اپنے نفس کو خدا کا شریک نہ بنا تجھے لازم پکڑ اور اپنی بندگی خدا کے لیئے درست کر اور وہ کیا ہے خدا کے

الْاَمْرِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْاٰفَاتِ اَسَاسُ هٰذَا الْاَمْرِ التَّوْحِيْدُ اِثْبَاتُ وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ الْاَسَاسُ مَا اَحْكَمْتَهُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَبْنِي الْبِنْيَةَ مَا صَحَّتْ لَكَ كَيْفَ تَتَكَلَّمُ سُكُوْتُكَ مَا تَمَّ لَكَ كَيْفَ تَنْطِقُ هٰذَا الْكَلَامُ عَلَى الْخَلْقِ نِيَابَةٌ عَنِ الرُّسُلِ لِاَنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا خُطَبَاءَ الْخَلْقِ فَلَمَّا ذَهَبُوْا اَقَامَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءَ الْعُمَّالَ بِعِلْمِهِمْ مَقَامَهُمْ وَجَعَلَهُمْ وُرَّاثَهُمْ مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ مَقَامِ الرُّسُلِ يَكُوْنُ اَطْهَرَ مِنَ الْخَلْقِ فِيْ زَمَانِهِ وَاَعْلَمَهُمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمِهِ تَحْسَبُوْنَ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ هَيِّنٌ وَيَا جُهَّالُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ وَاَوْلِيَاءِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهِ يَا جُهَّالُ بِنُفُوْسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ وَاُخْرَاهُمْ وَيْحَكُمْ اِخْرَسُوْا وَاسْكُتُوْا حَتّٰى تُنْطَقُوْا وَتُنْعَشُوْا وَتُقَامُوْا وَتُحْيَوْا مَنْ غَلَبَ عِلْمُهُ هَوَاهُ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ نَافِعًا وَقَدْ اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ وَفَتَحَ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ الْبَابُ الْاَكْبَرُ فَاِذَا صَحَّ هٰذَا الْغَلْقُ وَالْفَتْحُ لِعَبْدٍ ذَهَبَتْ عَنْهُ الزَّحْمَةُ وَجَاءَتْهُ الْخَلْوَةُ جَاءَتِ الْخِلَعُ اِلٰى قَلْبِهِ وَالنِّثَارُ عَلَيْهِ جَاءَتْهُ الْمَفَاتِيْحُ

حکموں کا بجالاتا اور اُس کے ممنوعات سے باز رہنا۔ اور آفتوں پر صبر کرنا۔ ان کی بنیاد توحید اور اُس پر ثابت رہنا ہے۔ اور اُس کی عمارت اعمال صالحہ ہیں ابھی تو نے بنیاد کو تو مضبوط ہی نہیں کیا ہے عمارت کس چیز پر بنائے گا۔ تیری نیت درست ہی نہیں ہوئی ہے تو کلام کیسے کرے گا۔ تیرا سکوت تمام ہی نہیں ہوا ہے تو گفتگو کیسے کرے گا۔ یہ وعظ و کلام مخلوق سے کرنا پیغمبروں کی نیابت کا انجام دینا ہے کیوں کہ پیغمبر علیہم السلام خلق کے لیے خطیب و واعظ تھے۔ جب وہ دنیا سے تشریف لے گئے تب حق عز و جل نے علماء عاملین کو اُن کا قائم مقام بنا دیا اور علماء عاملین کو اُن کا وارث قرار دے دیا جو اُن کا قائم مقام بننا چاہے اُس کا تمام مخلوق سے اپنے زمانہ میں زیادہ پاکیزہ ہونا اور احکام و علم الٰہی کا زیادہ جاننے والا ہونا چاہیئے۔ اے اللہ و رسول اور اُس کے اولیاء اور نیک بندوں سے جاہلو! تم نے تو سمجھ لیا ہے کہ یہ تحقیق وعظ و معرفت و ولایت آسان کام ہے۔ اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور اپنی دنیا و آخرت سے جاہلو تمہارے او پر افسوس ہے تم تو گونگے بن جاؤ اور اس وقت تک سکوت اختیار کرو کہ تمہیں بلوایا جائے اور اٹھایا جائے اور کھڑا کیا جائے اور تم زندہ کئے جاؤ۔ جس کا علم اُس کی خواہش پر غالب آجاوے پس یہ علم نافع علم ہے۔ اور کیوں کر یہ علم نافع نہ ہوگا اس علم نے تو مخلوق کے دروازوں کو بند کر دیا ہے اور حق عز و جل کے دروازہ کو جو کہ بہت بڑا دروازہ ہے کھول لیا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا کسی کے لیئے درست ہو جاتا ہے اس سے کلیۃً زحمت جاتی رہتی ہے اور اسے خلوت نشینی مل جاتی ہے اُس کے قلب کی طرف خلعت آنے لگتے ہیں اور اُس پر نچھاور ہونے لگتی ہے اُس کو کنجیاں دے

تَتَنَاثَرُ عَنْهُ الْقُشُوْرُ وَيَبْقَى اللُّبُّ انْسَدَّ طَرِيْقُ الْهَوٰى وَانْقَلَبَ وَانْقَهَرَ وَانْفَتَحَتِ الطَّرِيْقُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ جَادَّةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْأَوْلِيَاءِ مَا تِلْكَ الْجَادَّةُ جَادَّةُ الصَّفَاءِ بِلَا كَدَرٍ جَادَّةُ التَّوْحِيْدِ بِلَا شِرْكٍ جَادَّةُ الْإِسْتِسْلَامِ بِلَا مُنَازَعَةٍ جَادَّةُ الصِّدْقِ بِلَا كِذْبٍ جَادَّةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا خَلْقٍ جَادَّةُ الْمُسَبِّبِ بِلَا سَبَبٍ هٰذِهِ الْجَادَّةُ الَّتِيْ عَلَيْهَا أُمَرَاءُ الدِّيْنِ وَسَلَاطِيْنُ الْمَعْرِفَةِ وَمُلُوْكُهَا الَّذِيْنَ هُمْ رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْفِيَاؤُهُ وَنُجَبَاؤُهُ النَّاصِرُوْنَ لِدِيْنِهِ الْمُعَادُوْنَ فِيْهِ وَالْمُحِبُّوْنَ۔

دی جاتی ہیں اُس سے چھلکے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور مغز ہی مغز باقی رہ جاتا ہے۔ خواہشات کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے اور حق عزوجل کی طرف راہ کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور شاہراہ جو کہ اس کی مراد و مقصود کا اصل راستہ اور اگلے لوگوں حضرات انبیا و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کا راستہ ہے ظاہر ہو جاتا ہے یہ شاہراہ کیا ہے بغیر کدورت کے صفائی کا راستہ بغیر شرک توحید کا راستہ بغیر منازعت کے سر جھکا دینے کا راستہ بغیر جھوٹ کے سچائی کا راستہ بغیر مخلوق کے خالق کا راستہ بغیر سبب کے سبب پیدا کرنے والے کا راستہ۔ یہی وہ شاہراہ ہے جس پر دین کا دارومدار ہے اور جس پر ہمیشہ معرفت کے وہ سلاطین و بادشاہ جو کہ مردان خدا اور اس کے برگزیدہ و منتخب اور دین الٰہی کے مددگار اور دین کے واسطے محبت و دشمنی رکھنے والے تھے چلا کئے ہیں۔

وَيْحَكَ كَيْفَ تَدَّعِيْ طَرِيْقَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ بِنَفْسِكَ وَبِغَيْرِكَ مِنَ الْخَلْقِ لَا إِيْمَانَ لَكَ وَعَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مَنْ تَخَافُهُ وَتَرْجُوْهُ لَا زُهْدَ لَكَ وَفِي الدُّنْيَا شَيْءٌ تُرِيْدُهُ لَا تَوْحِيْدَ لَكَ وَأَنْتَ تَرٰى غَيْرَهُ فِيْ طَرِيْقِكَ إِلَيْهِ الْعَارِفُ غَرِيْبٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَزَاهِدٌ فِيْهِمَا وَفِيْمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ لَا رَغْبَةَ لَهُ فِيْ غَيْرِهِ۔

تجھ پر افسوس ہے کہ تو ان حضرات کے راستہ پہ چلنے کا مدعی ہے حالانکہ تو اپنے نفس کو اور مخلوق میں سے دوسروں کو خدا کا شریک بنائے ہوئے ہے تیرے پاس ایمان ہی نہیں جب تک کہ تو کسی زمین والے سے خائف و امیدوار بنا رہے۔ تجھے زہد ہی نہیں جب تک کہ تو دنیا میں کسی چیز کو چاہتا رہے۔ تجھے توحید کا ذائقہ ہی نہیں جب تک کہ تو خدا کے راستہ میں کسی غیر پر نظر ڈالے۔ عارف تو دنیا و آخرت میں مسافر اور ان دونوں اور ماسوے اللہ سے بے رغبتی کرنے والا ہوتا ہے فی الجملہ اس کو غیر اللہ کی طرف رغبت ہی نہیں ہوتی ہے۔

يَا قَوْمُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ وَأَزِيْلُوا التُّهْمَةَ لِيْ

اے قوم تم میری باتیں سنو اور اپنے دلوں سے میرے

مِنْ قُلُوْبِكُمْ كَيْفَ تَتَّهِمُوْنِيْ وَتَغْتَابُوْنِيْ وَاَنَا شَفِيْقٌ عَلَيْكُمْ اَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ وَاَخِيْطُ فُتُوْقَ اَعْمَالِكُمْ وَاَشْفَعُ اِلَى حَسَنَاتِكُمْ وَالتَّجَاوُزِ عَنْ سَيِّاٰتِكُمْ مَنْ عَرَفَنِيْ مَا يَبْرَحُ مِنْ عِنْدِيْ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ يَجْعَلُنِيْ شَهَوَاتِهٖ وَلَذَّاتِهٖ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَلِبَاسَهٗ يَسْتَغْنِيْ بِيْ عَنْ غَيْرِيْ۔

اور تہمت دھرنے کو نکال دو میں تو تمہارا شفیق ہوں پھر تم مجھ پر کیسے تہمت رکھتے ہو اور میری غیبت کرتے ہو میں تو تمہارے بوجھ اٹھاتا اور تمہارے عملوں کی پھٹنوں میں بخیہ لگاتا رہتا ہوں۔ اور تمہاری خوبیوں کے قبول کرنے اور تمہارے برائیوں کے دفع فرما دینے کی حق عزوجل سے سفارش کرتا رہتا ہوں جس نے مجھے پہچان لیا ہے وہ میرے پاس سے مرنے کے وقت تک نہیں ٹلتا۔ اُس نے اپنی خواہشیں اور لذتیں اور اپنا کھانا پینا اور لباس مجھی کو بنا رکھا ہے میری وجہ سے دوسروں سے بالکل مستغنی ہے۔

يَا غُلَامُ كَيْفَ لَا تُحِبُّنِيْ وَ اَنَا اُرِيْدُكَ لَكَ لَا لِيْ اُرِيْدُ مَنْفَعَتَكَ وَتَخْلِيْصَكَ مِنْ يَّدِ الدُّنْيَا الْقَتَّالَةِ الْغَدَّارَةِ اِلٰى مَتٰى تَعْدُوْنَ خَلْفَهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَلْتَفِتُ اِلَيْكُمْ وَتَقْتُلُكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتْرُكُ مُحِبِّيْهِ مَعَ الدُّنْيَا وَلَحْظَةً لَا يَاْمَنُهَا عَلَيْهِمْ وَ لَا يَتْرُكُهُمْ مَعَهَا وَلَا مَعَ غَيْرِهٖ فِي الْجُمْلَةِ بَلْ هُوَ مَعَهُمْ وَ هُمْ مَعَهٗ قُلُوْبُهُمْ اَبَدًا لَهٗ ذَاكِرَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حَاضِرَةٌ وَعَنْ غَيْرِهٖ مُعْرِضَةٌ وَعَلَيْهِ مُقْبِلَةٌ فَهُوَ مَعَهُمْ حَافِظٌ لَهُمْ وَلَهُمْ مُؤْنِسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَ احْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُمْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

اے غلام تو مجھے کیوں محبوب نہ بنائے گا میں تو تجھے تیرے ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنی منفعت کی غرض سے تیری منفعت کا خواستگار ہوں اور تجھے دنیا کے ہاتھ سے جو کہ تجھے قتل کر ڈالنے والی دھوکہ دینے والی ہے۔ چھوڑانا چاہتا ہوں۔ تو اس کے پیچھے کب تک دوڑتا رہے گا۔ عنقریب دنیا تیری طرف متوجہ ہو گی اور وہ تجھے قتل کر دے گی حق عزوجل اپنے محبوبوں کو دنیا کے ساتھ ایک لحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑتا ہے وہ دنیا سے ان پر مطمئن نہیں ہے وہ اسی وجہ سے اپنے دوستوں کو دنیا اور غیر اللہ کے ساتھ فی الجملہ نہیں چھوڑتا ہے۔ بلکہ وہ اُن کی معیت میں اور یہ اُس کی معیت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے قلوب ہمیشہ خدا کے ذکر کرنے والے اس کے روبرو حاضر اور غیر اللہ سے اعراض کرنے والے اور خدا کی طرف متوجہ رہنے والے ہیں پس خدا اُن کا ساتھی اور ان کا محافظ اور ان سے اُنس پکڑنے والا ہے اے اللہ تو ہم کو انھیں میں سے کر دے اور ہماری ویسی ہی حفاظت فرما جیسی کہ تو نے اُن کی حفاظت فرمائی ہے اور ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں دے اور ہم کو دوزخ کے

النَّارِهِ وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا مُنَافِقُ اَللهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمُظْهِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ هُوَ الْمُنَادِيْ عَلَيْهِمْ هُوَ الْجَامِعُ لِقُلُوْبِ الْخَلْقِ عَلٰى مَنْ يُّرِيْدُ مِنْ عِبَادِهٖ هُوَ الْمُسَخِّرُ تُرِيْدُ اَنْتَ بِنِفَاقِكَ تَجْمَعُ قُلُوْبَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ لَا يَجِيْءُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

يَا غُلَامُ اُتْرُكْ شَهَوَاتِكَ تَحْتَ اَقْدَامِكَ وَاَعْرِضْ عَنْهَا بِكُلِّ قَلْبِكَ فَاِنْ كَانَ لَكَ شَيْءٌ مِّنْهَا فِيْ سَابِقَةِ عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ يَجِيْئُكَ فِيْ وَقْتِهٖ لِاَنَّ السَّابِقَةَ لَا يَصِحُّ الزُّهْدُ فِيْهَا وَعِلْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ يَجِيْئُكَ الْقِسْمُ فِيْ وَقْتِهٖ مُهَنَّاءً مُمَكَّنًا مُطَيَّبًا فَتَاْخُذُهٗ بِيَدِ الْعِزِّ لَا بِيَدِ الذُّلِّ وَمَعَ ذٰلِكَ قَدْ حَصَلَ لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُ الزُّهْدِ فِيْهِ وَتَنْظُرُ اِلَيْكَ بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ لِاَنَّكَ لَمْ تَشْرَهْ وَتُلِحَّ فِيْ طَلَبِهٖ كُلَّمَا هَرَبْتَ مِنَ الْاَقْسَامِ تَعَلَّقَتْ بِكَ وَعَدَتْ خَلْفَكَ فَالزُّهْدُ فِيْهَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ لَا بُدَّ مِنَ الْاِعْرَاضِ عَنْهَا قَبْلَ مَجِيْئِهَا تَعَلَّمْ مِنِّي الزُّهْدَ وَالتَّنَاوُلَ لَا تَقْعُدْ فِيْ زَاوِيَتِكَ مَعَ جَهْلِكَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ تَفَقَّهْ فِيْ حُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْمَلْ بِهٖ ثُمَّ انْعَزِلْ مِنَ الْكُلِّ اِلَّا اٰحَادًا اَفْرَادًا مِّنَ الْعُلَمَاءِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمُخَالَطَتُكَ لَهُمْ وَسَمَاعُكَ مِنْهُمْ اَكْثَرُ مِنِ انْعِزَالِكَ اِذَا رَاَيْتَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَالْزَمْهُ

عذاب سے بچا آمین۔ اے منافق اللہ عزوجل ہی ہے جو کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ظاہر فرما دیتا ہے وہی ان کو مخلوق پر شہرت دیتا ہے وہی مخلوق کے قلوب پر اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے جمع کر دینے والا اور تابعدار بنا دینے والا ہے۔ تو اپنے نفاق کی چال سے مخلوق کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

اے غلام تو اپنی شہوتوں کو اپنے قدموں کے نیچے چھوڑ دے اور پورے طور سے اپنے قلب کو ان سے موڑ لے اگر ان میں سے کوئی شے علم الٰہی میں تیرے لیے سابق ہو چکی ہے پس وہ یقیناً اپنے وقت پر تیرے پاس آ جائے گی کیوں کہ تقدیری امر میں زہد درست نہیں ہوتا ہے اور علم الٰہی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ہے۔ تیرا مقدر مقسوم اپنے وقت معہود پر خوشگواری و کفایت و پاکیزگی کی حالت میں تجھے پہنچے گا پس تو اس کو عزت کے ہاتھ سے لے گا نہ کہ ذلت کے ہاتھ سے اور باوجود اس کے تجھے اللہ کے نزدیک سے اس میں زہد کا ثواب ملے گا اور وہ تیری طرف کرامت کی نظر سے دیکھے گا اس لیے کہ تو نے مقسوم شے کی طلب میں حرص اور الحاح نہیں کیا ہے۔ جتنا بھی تو مقسوم و مقدرات سے بھاگے گا وہ تجھے چمٹیں گے اور تیرے پیچھے دوڑیں گے لہٰذا ان میں زہد کرنا صحیح و درست نہیں۔ لیکن ان کے آنے سے قبل ان سے اعراض ضروری ہے تو مجھ سے زاہد بننا اور لینا دینا سیکھ۔ اپنی جہالت کے ساتھ اپنے گوشہ میں نہ بیٹھ۔ دینی مسئلہ سیکھ پھر گوشہ نشین ہو۔ حکم خداوندی سیکھ اور اس پر عمل کر پھر سب سے منہ پھیر لے اور علیحدہ ہو جا مگر چند علماء ربانی میں سے نظارہ پس ان سے تیرا ملنا اور ان کا کلام سننا تیری گوشہ نشینی سے زیادہ اچھا ہے۔ جب تو ان علماء میں سے کسی ایک کو بھی دیکھے پس اس کو

وَتَعَلَّمْ مِنْهُ الْفِقْهَ فِي عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَعْرِفَةِ بِهِ تَفَقَّهْ فِيهِ بِسَمَاعِكَ لَهُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ الْعُلَمَاءُ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمِهِ فَإِذَا صَحَّ لَكَ ذٰلِكَ انْعَزِلْ وَحْدَكَ بِلَا نَفْسٍ وَشَيْطَانٍ وَهَوًى وَطَبْعٍ وَعَادَةٍ وَرُؤْيَةٍ لِلْخَلْقِ إِذَا صَحَّ لَكَ هٰذَا الْاِنْعِزَالُ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ وَأَرْوَاحُ الصَّالِحِينَ وَهِمَمُهُمْ حَوْلَكَ إِنِ انْعَزَلْتَ عَنِ الْخَلْقِ عَلٰى هٰذِهِ الْقَاعِدَةِ وَإِلَّا فَانْعِزَالُكَ نِفَاقٌ وَتَضْيِيعُ زَمَانِكَ فِي لَا شَيْءَ وَتَكُونُ فِي النَّارِ دُنْيَا وَآخِرَةً فِي الدُّنْيَا فِي نَارِ الْآفَاتِ وَفِي الْآخِرَةِ فِي النَّارِ الْمُعَدَّةِ لِلْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ اَللّٰهُمَّ عَفْوًا وَغُفْرَانًا وَسِتْرًا وَتَجَاوُزًا وَتَوْبَةً لَا تَهْتِكْ أَسْتَارَنَا لَا تُؤَاخِذْ بِذُنُوبِنَا يَا اَللّٰهُ يَا كَرِيمُ أَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ تُبْ عَلَيْنَا وَاعْفُ عَنَّا آمِينَ۔

وَيْحَكَ تَدَّعِي الْعِلْمَ وَتَفْرَحُ كَفَرَحِ الْجُهَّالِ وَتَغْضَبُ كَغَضَبِهِمْ فَرَحُكَ بِالدُّنْيَا وَإِقْبَالِ الْخَلْقِ عَلَيْكَ يُنْسِيكَ الْحِكْمَةَ وَيُقَسِّي قَلْبَكَ الْمُؤْمِنُ لَا يَفْرَحُ إِلَّا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِغَيْرِهِ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ الْفَرَحِ فَافْرَحْ إِذَا كَانَ دُنْيَا وَبَذَلْتَهَا فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَنْفَعُ بِهَا خُدَّامَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

لازم پکڑ لے اور علم و معرفت الٰہی میں اُس سے تفقہ حاصل کر۔ اُن کے مونہوں سے احکام سُن کر فقہ سیکھ۔ علم مردوں کے مونہوں سے لیا جاتا ہے یہ مرد کون ہیں۔ اللہ عزوجل کے حکم و علم کے جاننے والے۔ پس جب یہ حالت تیری درست ہو جائے اُس وقت تو تنہا بغیر نفس اور بغیر شیطان اور بغیر خواہش و طبیعت و عادت اور بغیر مخلوق کی طرف نظر کرنے کے گوشہ میں بیٹھ جا۔ جب یہ گوشہ نشینی تیری درست ہو جائے گی اُس وقت فرشتے اور ارواح صالحین اور اُن کی ہمتیں تیرے اردگرد ہوں گی۔ اگر مخلوق سے تیری تنہائی وعلیحدگی وگوشہ نشینی اس قاعدہ پر ہو تو بہتر ہے ورنہ یہ سب نفاق اور فضولیات میں زمانہ کا ضائع کرنا ہے اور دنیا و آخرت میں تو آگ میں رہے گا۔ دنیا میں آفتوں کی آگ میں اور آخرت میں اُس آگ میں جو کہ منافقوں اور کافروں کے لیے بنائی گئی ہے اے اللہ میں معافی اور مغفرت اور پردہ پوشی اور تجاوز اور توبہ کو طلب کرتا ہوں۔ تو ہماری پردہ دری نہ کر نہ ہمارے گناہوں پر مواخذہ فرمانا۔ اے اللہ اے کریم تو نے ارشاد فرمایا ہے۔ وھو الذی یقبل التوبۃ الایہ وہ خدا ایسا ہے جو کہ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور بُرائیوں کو معاف کر دیتا ہے تو ہم پر توبہ ڈال دے اور معاف کر دے۔ تجھ پر افسوس ہے تو علم کا دعوے کرتا ہے اور جاہلوں کی سی خوشی کرتا ہے اور اُن کا سا غصہ و غضب کرتا ہے تیری دنیا کے ساتھ خوشی اور مخلوق پر تیرا متوجہ ہونا تجھے حکمت و دانائی بھلا دے گا اور تیرے دل کو سخت کر دے گا مومن سوائے خدا کے کسی سے خوشی اور شادماں نہیں ہوتا۔ اگر تیرے لیے بغیر شادمانی چارہ ہی نہیں ہے پس تو اُس وقت خوشی کر جب تک تیرے پاس دنیا ہو اور تو اُس کو اللہ عزوجل کی اطاعت میں صرف کر کے اُس سے تو خدام حق کو نفع پہنچائے

وَتُعِيْنُهُمْ عَلٰى طَاعَاتِهِمْ اَلْزِمِ الْخَوْفَ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ حَتّٰى يُقَالَ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى كَمَا قَالَ ذٰلِكَ لِمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَا اَنْتَ مِنْهُمْ لِاَنَّ مَعَكَ حِفْظَ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ فَلَا جَرَمَ لَا تَكُوْنُ وَارِثًا اَلْوِرَاثَةُ اِنَّمَا تَصِحُّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ اِعْرِفْ قَدْرَكَ وَلَا تَتَطَاوَلْ اِلٰى شَيْءٍ لَمْ يُقْسَمْ لَكَ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ فَلَا جَرَمَ يُوَافِقُكَ وَيَلْطُفُ بِكَ وَيَحْمِلُ عَنْكَ الْاَثْقَالَ وَيَرْفُقُ بِكَ دُنْيَا وَاٰخِرَةً اَلْمُؤْمِنُ اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُهٗ سُمِّيَ مُوْقِنًا ثُمَّ اِذَا قَوِيَ اِيْقَانُهٗ سُمِّيَ عَارِفًا ثُمَّ اِذَا قَوِيَتْ مَعْرِفَتُهٗ سُمِّيَ عَالِمًا وَاِذَا قَوِيَ عِلْمُهٗ سُمِّيَ مُحِبًّا وَاِذَا قَوِيَتْ مَحَبَّتُهٗ سُمِّيَ مَحْبُوْبًا وَاِذَا صَحَّ لَكَ ذٰلِكَ سُمِّيَ غَنِيًّا مُقَرَّبًا مُسْتَاْنِسًا يَسْتَاْنِسُ بِقُرْبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُطْلِعُهٗ عَلٰى اَسْرَارِ حِكَمِهٖ وَعِلْمِهٖ وَسَابِقَتِهٖ وَلَاحِقَتِهٖ وَاَمْرِهٖ وَقَدَرِهٖ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ حَوْصَلَتِهٖ وَمَا يُعْطِيْهِ مِنْ قُوَّةِ قَلْبِهٖ وَسَعَتِهٖ قَائِمٌ مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ خَارِجٌ بِقَلْبِهٖ عَنِ الْخَلْقِ اِذَا جَاءَ عِلْمُ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ السَّابِقُ

اور اُن کی طاعتوں پر تو اُن کی مدد کرے۔ تو شب و روز خوف الٰہی لازم پکڑ یہاں تک کہ تجھے مثل موسٰے و ہارون علیہما السلام کے کہا جائے۔ لاتخافا اننی معکما الآیہ۔ تم دو ڈرو مت میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں تو تو ان ڈرنے والوں میں سے نہیں ہے کیوں کہ تیرے پاس تو محض علم کا رٹ لینا بغیر عمل کے ہے۔ پس یقیناً تو وارث انبیا نہیں ہو سکتا وراثت تو جب درست ہو سکتی ہے جب علم و عمل و اخلاص سب ہوں۔ تو اپنے مرتبہ کو پہچان اور کسی ایسی چیز کی طرف جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے پیش قدمی نہ کر۔ حق عزوجل کی مقدر فرمائی ہوئی چیزوں میں حق تعالیٰ سے موافقت کر وہ تیری موافقت کرے گا اور وہ تیرے ساتھ مہربانی فرمائے گا اور تجھ سے بوجھ اٹھا لے گا اور تیرے ساتھ دنیا و آخرت میں نرمی کرے گا مسلمان کا جب ایمان قوی ہو جاتا ہے اُس کو مومن صاحب ایقان کہا جاتا ہے پھر جب اُس کا ایقان قوی ہو جاتا ہے اُس کا نام عارف رکھا جاتا ہے۔ پھر جب اُس کی معرفت قوی ہو جاتی ہے اُس کا عالم نام رکھا جاتا ہے پھر اُس کا علم قوی ہو جاتا ہے اُس کا محب نام رکھا جاتا ہے اور جب اُس کی محبت قوی ہو جاتی ہے اُس کو محبوب کہہ کر پکارا جاتا ہے اور جب وہ صحیح معنوں میں محبوب ہو جاتا ہے اُس کا نام غنی و مقرب و مستانس رکھا جاتا ہے۔ وہ قرب الٰہی سے اُنس پکڑنے لگتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کو اپنی حکمتوں اور علم اور اپنے اگلے پچھلے لکھے ہوئے اور اپنی قضاء و قدر کے بھیدوں پر مطلع فرما دیتا ہے اور یہ مطابق اُس کے حوصلا اور اُس قوت قلبی اور وسعت کے جو کہ اُس کو خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنے رب عزوجل کی محبت میں قائم اور مخلوق سے قلباً خارج ہوتا ہے۔ جب رب تعالیٰ کا علم سابق آتا ہے اور

وَمَعَهُ قِسْمٌ مِّنَ الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَالْمَنْكُوْحِ لَا يَجِدُ مَنْ يَّتَنَاوَلُهُ مِنْهُ لِغَيْبَةِ الْمُنْفَذِ بِهٖ فَيُوْجِدُ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِيَتَنَاوَلَ لِئَلَّا يَبْطُلَ عِلْمُهُ وَيَنْمَحِيَ فَيَخْلُقُهُ خَلْقًا اٰخَرَ وَيُنْشِئُهُ لِئَلَّا يَنْتَقِضَ مَا بَنَاهُ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ فَيَتَلَقَّمُ الْاَقْسَامَ كَمَا يُلَقَّمُ الصَّبِيُّ الصَّغِيْرُ وَكَمَا تَضَعُ الْاُمُّ الدِّبْسَ فِيْ فَمِ وَلَدِهَا الرَّضِيْعِ تَنْزِلُ الْاَقْسَامُ فِيْ فِيْهِ وَيُلْزَمُ بِاَكْلِهَا كَمَا يُلْزَمُ الْمَرِيْضُ بِتَنَاوُلِ الْاَشْرِبَةِ وَيَحْفَظُ قُوَّتَهُ بِهَا بِلَا اخْتِيَارٍ مِّنْهُ فِيْ ذٰلِكَ بَلِ السَّابِقَةُ تُرَبِّيْ هٰذَا الْمُؤْمِنَ الْمُوْقِنَ الْعَارِفَ الْفَانِيَ عَنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ اِلٰى نَفْسِهٖ وَدَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْهَا يَدُ الرَّحْمَةِ تُقَلِّبُهُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ بَلِ اللُّطْفُ يُشِيْلُهُ وَيَحُطُّهُ يَا خَيْبَةَ مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ يَا خَيْبَةَ مَنْ لَّمْ يُعَامِلْهُ وَيَنْقَطِعْ اِلَيْهِ بِقَلْبِهٖ وَيَتَعَلَّقْ بِهٖ بِسِرِّهٖ وَيَتَمَسَّكْ بِلُطْفِهٖ وَمَنِّهٖ۔

يَا قَوْمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَوَلّٰى تَرْبِيَةَ قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ حَالِ صِغَرِهِمْ اِلٰى كِبَرِهِمْ كُلَّمَا اخْتَبَرَهُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَلَايَا وَرَاٰى

اُس کے ہمراہ کھانے پینے لباس و نکاح کا حصہ ہوتا ہے اور یہ اُس کو بے سبب اُس کے غائب ہونے کے نہیں پاتا ہے پس حق تعالیٰ اُس کے لینے کے لیئے اپنے اس محبوب کو ظاہر و پیدا کر دیتا ہے تاکہ علم ازلی باطل و محو نہ ہو جائے پس حق تعالیٰ اُس کو دوسری زندگی کے ساتھ پیدا فرما دیتا ہے تاکہ تقدیری بنی ہوئی عمارت منہدم نہ ہو جائے پس اُس محبوب کو اُس کے مقسوم حصہ کے ایسے لقمہ کھلائے جاتے ہیں جیسے کہ چھوٹے بچہ کو لقمہ دیئے جاتے ہیں اور جیسے کہ ماں اپنے شیر خوار بچہ کے منہ میں چھوارے کا شیرہ لگا دیتی ہے۔ اُس کے منہ میں اُس کو مقسوم رکھ دیتے ہے اور وہ اُسے ایسے کھاتا رہتا ہے جیسے کہ مریض شربتوں کو پیتا ہے اور اُن کے ذریعہ سے اپنی قوت کی بغیر اپنے اختیار کے حفاظت کرتا ہے۔ بلکہ سابقہ تقدیر الٰہی ایسے مومن صاحب ایقان عارف باللہ فانی کی جو کہ اپنی طرف نفع کھینچنے اور اپنے سے مضرت رساں چیزوں کے دفع کرنے سے فنا ہو چکا ہے پرورش فرماتا ہے۔ رحمت کا ہاتھ اُسے دائیں بائیں کروٹ دلاتا رہتا ہے اور مہربانی کا ہاتھ اُسے اُٹھاتا بٹھاتا رہتا ہے وائے ناکامی اُس شخص کی جس نے کہ اللہ عزوجل کو نہ پہچانا اور اُس کے دامن رحمت سے نہ چپٹا وائے ناکامی اس کی جس نے خدا سے معاملہ نہ کیا اور وہ اس کی طرف اپنے قلب سے متوجہ نہ ہوا اور اپنے سر سے اُس کے ساتھ اُس نے تعلق پیدا نہ کیا اور احسانات و لطف خداوندی سے وابستہ نہ ہوا۔

اے قوم صدیقین کے قلوب کی ترتیب کا اُن کے صغر سنی سے اُن کے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ ضامن و کفیل رہتا ہے جب ہی کسی بلا سے اُس کو جانچتا ہے امتحان لیتا ہے اور اُس پر

صَبْرَهُمْ ازْدَادَ قُرْبُهُمْ مِنْهُ الْبَلَايَا لَا تَقْهَرُهُمْ وَلَا تُلْحِقُهُمْ كَيْفَ تَلْحَقُهُمْ وَهِيَ مَاشِيَةٌ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى أَجْنِحَةِ الطُّيُورِ الطَّائِرَةِ يَا خَيْبَةَ مَنْ يُؤْذِي قُلُوبَهُمْ يَا مَقْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَا غَضَبَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَا حِرْمَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ۔

يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ وَأَرْضًا لَهُمْ وَخَادِمًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ صِرْتَ سَيِّدًا مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِذَا احْتَمَلْتَ الْقَوْمَ وَخَدَمْتَهُمْ رَفَعَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ وَجَعَلَكَ رَئِيسَهُمْ فَكَيْفَ إِذَا خَدَمْتَ خَوَاصَّهُ مِنْ خَلْقِهِ اَللّٰهُمَّ أَجْرِ الْخَيْرَاتِ عَلَى أَيْدِينَا وَأَلْسِنَتِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ لُطْفِكَ وَعِنَايَتِكَ۔

اُن کا صبر معائنہ کرتا ہے اُن کی نزدیکی اُس سے زیادہ ہوتی ہے مصیبتیں نہ ان کو مغلوب کرتی ہیں اور نہ اُن تک پہنچتی ہیں مصیبتیں ان کو کیسے لاحق ہوں جب کہ مصیبتیں تو پیادہ ہیں اور ان اولیاء الٰہی کے دل اُڑانے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہوتے ہیں۔ وائے ناکامی اُس کی جو کہ ان کے دلوں کو ستائے ہائے اللہ عزوجل کا غصہ اس کے لیے ہائے اللہ عزوجل کا عذاب اُس کے لیے ہوا اور یہ نہ سمجھے اسے وائے اس کی محرومی پر جو کہ اللہ کی جانب سے ہے۔

اے غلام تو اولیاء اللہ کا غلام و خادم اور اُن کے سامنے کی خاک پا بن جا۔ پس جب تو اس پر ہمیشگی کرے گا تو سردار بن جائے گا۔ جو کوئی اللہ عزوجل اور اُس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کو دنیا و آخرت میں بلندی دیتا ہے جب عام قوم کی خدمت کرے گا اور تکلیفیں برداشت کرے گا۔ تو تجھ کو اللہ اُن پر بلند کر دے گا اور تجھ کو اُن کی سرداری عطا فرمائے گا۔ پس کیا حالت ہوگی اُن کی جو کہ مخلوق میں سے خواص اولیاء اللہ کی خدمت کرے گا۔ یا اللہ ہمارے ہاتھوں پر اور زبانوں پر نیکیوں کا اجراء فرما اور ہم کو اپنے لطف و عنایت کا اہل بنا لے۔ آمین۔

المجلس الخامس والخمسون — پچپنویں مجلس

رضاءِ الٰہی کے بیان میں

وقال رضي الله تعالى عنه بكرة الجمعة في المدرسة سابع عشر شهر رمضان سنة خمس وأربعين وخمسمائة

بعد كلام من أراد أن يحصل له الرضا بقضاء الله عز وجل فليدم ذكر الموت فإن ذكره يهون المصائب والآفات لا تتهمه على نفسك وعلى مالك وعلى ولدك بل قل ربي أعلم بي مني فإذا دمت على ذلك جاءتك لذة الرضا والموافقة فتذهب الآفات بأصولها وفروعها ويجيئك بدلها النعم والطيبات لما وافقت وتلذذت بالرضا في حال البلاء جاءتك النعم من كل جانب ومكان ويحك يا غافل لا تشتغل عنه بطلب غيره كم تطلب منه سعة الرزق ولعله فتنة لك وأنت لا تعلم ما تدري الخيرة في أي شيء فاسكت ووافق واطلب منه الرضا بأفعاله والشكر في سائر الأحوال سعة الرزق فتنة مع عدم الشكر وضيق الرزق فتنة مع عدم الصبر

۱۷ رمضان المبارک ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں صبح کے وقت ارشاد فرمایا:

کچھ کلام کے بعد فرمایا جو کوئی یہ چاہے کہ اس کو تقدیر الٰہی پر رضا حاصل ہو جائے اُس کو چاہیئے کہ ہمیشہ موت کا ذکر کیا کرے کیوں کہ موت کا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو آسان کر دیا کرتا ہے اور اپنے نفس اور مال اور اولاد کے متعلق تقدیر پر تہمت نہ لگا بلکہ یہ کہا کر کہ میرا رب مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے پس جب تو اسی حالت پر ہمیشگی کرے گا تجھے رضا و موافقت الٰہی کی لذت حاصل ہو جائے گی تمام آفتیں مع اپنے فروع و اصول کے چلی جائیں گی اور اس کے بدلے میں نعمتیں اور پاکیزہ چیزیں تیرے پاس آئیں گی جب بھی تو حالت بلا میں رضاءِ الٰہی سے موافقت کرے گا اور اس سے لذت پکڑے گا تجھے ہر جانب سے نعمتیں آنے لگیں گی۔ تجھ پر اے غافل افسوس ہے تو غیر اللہ کی طلب میں اللہ سے لاپرواہی نہ کر اللہ تعالیٰ سے اُس کے غیر کی طلب نہ کر۔ تو کب تک اُس سے وسعت رزق چاہتا رہے گا ہو سکتا ہے کہ یہ طلب تیرے لیے فتنہ ہو اور تجھے علم نہ ہو۔ جب تجھے یہ خبر نہیں کہ بھلائی کس چیز میں ہے۔ پس سکوت اختیار کر اور تقدیر سے موافقت کر اور خدا سے اُس کے افعال پر رضامندی کی اور تمام حالتوں میں شکر کی طلب کرتا [illegible] کی صورت میں وسعت رزق فتنہ ہے اور صبر

اَلشُّكْرُ يَزِيْدُكَ مِنَ النِّعَمِ وَ يُقَرِّبُكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَالصَّبْرُ يُثَبِّتُ أَقْدَامَ قَلْبِكَ وَيَنْصُرُهٗ وَيُؤَيِّدُهٗ وَ يُظْفِرُهٗ وَعَاقِبَتُهٗ مَحْمُوْدَةٌ دُنْيَا وَ اٰخِرَةً اَلْاِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَرَامٌ يُظْلِمُ بِهِ الْقَلْبُ وَالْوَجْهُ.

وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ بَدِّلْ مَا تَشْغَلُ نَفْسَكَ بِالْاِعْتِرَاضِ اُشْغُلْهَا بِالسُّؤَالِ لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ شَاغِلْهَا بِهٖ حَتّٰى تَذْهَبَ اَوْقَاتُ الْبَلَايَا وَتَنْطَفِئَ نِيْرَانُ الْاٰفَاتِ وَاَمَّا اَنْتَ يَا مُدَّعِیْ اِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الْمُطَّلِعُ عَلٰى خَزَائِنِ رَحْمَتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ فَسَلْهُ اِذَا كُنْتَ فِی الطَّرِيْقِ قَبْلَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ اِذَا تَحَيَّرْتَ قُلْ يَا دَلِيْلَ وَعَجَزْتَ عَنِ الصَّبْرِ قُلْ اِلٰهِیْ اَعِنِّیْ وَصَبِّرْنِیْ وَ اكْشِفْ عَنِّیْ وَاَمَّا اِذَا وَصَلْتَ وَ اُدْخِلَ قَلْبُكَ وَ قُرِّبَ مِنْهُ فَلَا سُؤَالًا وَّلَا لِسَانًا بَلْ سُكُوْتًا وَّمُشَاهَدَةً تَصِيْرُ ضَيْفًا وَّالضَّيْفُ لَا يَتَشَهّٰى بَلْ يُحْسِنُ الْاَدَبَ وَيَاْكُلُ مَا يُقَدَّمُ لَهٗ وَيَاْخُذُ مَا يُعْطٰى اِلَّا اَنْ يُّقَالَ لَهٗ تَشَهَّ فَيَتَشَهّٰى اِمْتِثَالَ اَمْرٍ لَّا اِخْتِيَارًا مِّنْهُ اَلسُّؤَالُ عِنْدَ الْبُعْدِ وَالسُّكُوْتُ عِنْدَ الْقُرْبِ اَلْقَوْمُ لَا يَعْرِفُوْنَ غَيْرَ الْحَقِّ

ہونے کی صورت میں رزق کی تنگی فلذ ہے شکر تیری نعمتوں کو بڑھائے گا اور تجھے رب عزوجل سے نزدیک کر دے گا اور اور صبر تیرے قلب کے قدموں کو ثابت قدمی دے گا اور اس کی مدد و تائید کرے گا اور مظفر و منصور بنائے گا انجام کار صبر کا دنیا و آخرت میں عمدہ و محمود ہے حق عزوجل پر اعتراض کرنا حرام ہے اس سے قلب و چہرہ دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ تجھ پر افسوس ہے جس اعتراض میں تو اپنے نفس کو مشغول کر رہا ہے اُس کے عوض حق عزوجل سے سوال کرنے میں اُسے مشغول کر اسی مشغلہ میں نفس کو لگا تا کہ تیری بلاؤں کے وقت ٹل جائیں اور آفتوں کی آگ بجھ جائے۔ اور تو اے طلب الٰہی کے مدعی اور اُس کے محبت کے خزانوں پر خبردار ہونے والے جب تک راستہ میں رہے اُس کی طرف پہنچنے سے پہلے اُس سے سوال کرتا رہ جب تو راستہ میں متحیر ہو کہہ اے حیرت زدہ لوگوں کے رہنما میری رہنمائی کر۔ اور جب تو مصیبت میں مبتلا کیا جائے اور صبر سے عاجز ہو کہہ اے اللہ میری مدد کر اور مجھے صابر بنا اور اس مصیبت کو مجھ سے کھول دے۔ اور لیکن جب تو منزل مقصود پہنچ جائے اور تیرے قلب کو بارگاہ الٰہی میں دخل دے دیا جائے اور قرب کا در مبر مل جائے تو اُس وقت نہ سوال ہو اور نہ زبان بلکہ محض سکوت و مشاہدہ ہو۔ تو مہمان بن جائے گا اور مہمان کسی چیز کا خواہاں نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ حسن ادب کا برتاؤ کیا کرتا ہے اور جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اُسے کھا لیتا ہے اور جو کچھ دیا جاتا ہے اُسے لے لیتا ہے۔ مگر جب کہ میزبان کی طرف سے اُسے کہا جاتا ہے کہ فرمائش کر پس اُس وقت وہ بہ تعمیل حکم بغیر خود مختاری کے فرمائش کر دیتا ہے۔ دوری کے وقت سوال اور قرب کے وقت سکوت لازم ہے۔ اللہ والے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں

عَزَّ وَجَلَّ تَقَطَّعَتِ الْاَرْبَابُ عَنْهُمْ وَ انْخَلَعَتِ الْاَسْبَابُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ لَوِ انْقَطَعَ عَنْهُمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ اَيَّامًا وَ اَشْهُرًا لَايُبَالُوْنَ وَلَايَتَغَيَّرُوْنَ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ مُغَذِّيْهِمْ يُغَذِّيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَلَبَ مِنْهُ غَيْرَهٗ فَقَدْ كَذَبَ فِیْ مَحَبَّتِهٖ اَمَّا اِذَا صَارَ مَحْبُوْبًا وَاصِلًا ضَيْفًا مُقَرَّبًا يُقَالُ لَهٗ اُطْلُبْ وَ تَشَهَّ وَقُلْ مَا تُرِيْدُ فَاِنَّكَ مُمَكَّنٌ اَلْمُحِبُّ مَقْبُوْضٌ وَ الْمَحْبُوْبُ مَبْسُوْطٌ اَلْحِرْمَانُ لِلْمُحِبِّ وَالْعَطَآءُ لِلْمَحْبُوْبِ مَا دَامَ الْعَبْدُ مُحِبًّا فَهُوَ فِی الْهَيَمَانِ وَالتَّقَطُّعِ وَالتَّمَزُّقِ وَ الْكَسْبِ لِاَجْلِ الْقُوْتِ فَاِذَا انْقَلَبَتِ التَّوْبَةُ فَصَارَ مَحْبُوْبًا اِنْقَلَبَ الْاَمْرُ فِیْ حَقِّهٖ فَجَآءَ الدَّلَالُ وَالرَّفَاهِيَةُ وَ السُّكُوْنُ وَسَعَةُ الرِّزْقِ وَتَسْخِيْرُ الْخَلْقِ كُلُّ هٰذَا بِبَرَكَةِ صَبْرِهٖ وَثَبَاتِهٖ فِیْ حَالِ مَحَبَّتِهٖ صُحْبَةُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَحَبَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ لَيْسَتْ كَمَحَبَّةِ الْمَخْلُوْقِ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ اَضْرَبَ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اُطْلُبُوْا مِنْهُ الْفَهْمَ عَنْهُ اُطْلُبُوْا مِنْهُ طِيْبَةَ الْقُلُوْبِ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ يُكْثِرُ اَرْزَاقَ الْقُلُوْبِ

پہنچاتے ہیں اُن کے یار و احباب اُن سے منقطع ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں سے سب اسباب جدا ہو جاتے ہیں اگر اُن سے کھانا پینا چند دنوں یا چند مہینوں بند کر لیا جاوے جب وہ پرواہ کریں اور نہ اُن میں تغیرات پیدا ہوں کیوں کہ حق عز و جل اُن کا غذا دینے والا ہے جو چاہتا ہے اُن کو غذا دیتا رہتا ہے۔ جو کوئی محبت الٰہی کا دعوٰی کرے اور اللہ سے غیر اللہ کو طلب کرے پس وہ یقیناً اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب کہ وہ سچا محبوب واصل الی اللہ مہمان و مقرب بارگاہ الٰہی ہو جائے گا اُس سے کہا جاتا ہے مانگ اور خواہش کر اور جو کچھ تو چاہے وہ کہو کیوں کہ عزت دے دیا گیا ہے محب حالت قبض میں ہوتا ہے اور محبوب حالت بسط میں[عه] اور محب ناکامی میں اور محبوب عطا میں ہوتا ہے جب تک بندہ محب بنا رہتا ہے پس وہ حیرت شکستگی اور پراگندگی میں اور گذر اوقات کے لیئے فکر معاش میں رہتا ہے۔ اُس کے بعد جب حالت پلٹتی ہے اور وہ محبوب بن جاتا ہے تو اُس کے حق میں معاملہ پلٹا جاتا ہے ناز و نیاز اور فراخ عیشی اور اطمینان اور وسعت رزق اور مخلوق کا مسخر ہو جانا حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ کل اُس کے صبر اور حالت محبت میں ثابت قدمی کی برکت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بندہ کی خدا سے مصاحبت اور خدا کی بندہ سے محبت ایسی نہیں ہوتی ہے۔ جیسی کہ مخلوق کی محبت مخلوق سے۔ ہمارے رب عز و جل کی مانند مشابہ کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اُس نے مثالیں تو آدمیوں کے واسطے بیان فرمائی ہیں تم اس سے فہم و دانش اور اُس کی معیت میں خوش دل کو طلب کرو پس بہ تحقیق وہ جس کے لیئے چاہتا ہے خوش دلی کو وسیع کر دیتا ہے دلو

عه قبض و بسط دونوں تصوف کی اصطلاحیں ہیں اول کا تعلق خوف سے ہے دوسرے کا تعلق رحمت و وسعت سے ہوتا ہے۔

لِمَنْ يَشَآءُ الْوَاحِدُ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ يَسَعُ قَلْبُهٗ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَصِيْرُ قَلْبُهٗ كَعَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ عَصَا مُوْسٰى فِىْ اِبْتِدَآءِ اَمْرِهَا حِكْمَةً ثُمَّ صَارَتْ قُدْرَةً كَانَتْ تَحْمِلُ زَادَهٗ اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى حَمْلِهٖ وَيَرْكَبُهَا اِذَا عَجَزَ عَنِ الْمَشْيِ وَتَدْفَعُ عَنْهُ الْاَذٰى وَهُوَ قَاعِدٌ وَّنَآئِمٌ وَتُثْمِرُ لَهٗ ثِمَارًا مِّنْ كُلِّ جِنْسٍ وَتُظِلُّ عَلَيْهِ اِذَا قَعَدَ اَرَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَتَهٗ فِيْهَا فَاسْتَاْنَسَ بِالْقُدْرَةِ بِوَاسِطَةِ الْعَصَا فَلَمَّا جَعَلَهٗ نَبِيًّا وَّقَرَّبَهٗ وَكَلَّمَهٗ وَكَلَّفَهٗ قَالَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى قَالَ هِىَ عَصَاىَ اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ وَلِىَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى فَقَالَ لَهٗ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى ۝ فَاَلْقَاهَا فَصَارَتْ حَيَّةً عَظِيْمَةً فَهَرَبَ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا فَكَانَ الْمَقْصُوْدُ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّطْلِعَهٗ عَلَى الْقُدْرَةِ حَتّٰى يَهُوْنَ فِىْ عَيْنَيْهِ مُلْكُ فِرْعَوْنَ وَيُعَلِّمَهُ الْحَرْبَ لِفِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ هَيَّاَهٗ لِقِتَالِهِمْ وَاَطْلَعَهٗ عَلٰى خَرْقِ .

رزقوں کو جس کے لیئے چاہتا ہے بڑھاتا رہتا ہے۔ اولیاء اللہ میں سے ہر ایک کے قلب میں تمام آسمان و زمین والوں کی گنجائش ہوا کرتی ہے اُن کا قلب مثل عصاء موسوی کے ہو جاتا ہے علیہ السّلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کا عصا ابتداء حال میں حکمت تھا بعدہ سراپا قدرت بن گیا تھا۔ وہی عصاء جب کہ موسےٰ علیہ السلام اپنے توشہ کو نہ اٹھا سکتے تھے اُس کا حامل بن جاتا تھا۔ اور وہی عصاء آپ کی سواری بن جاتا تھا جب کہ آپ چلنے سے عاجز ہو جاتے تھے اور آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں وہی عصاء تکلیف دہ چیزوں کو رفع کرتا رہتا تھا۔ اور وہی بوقت ضرورت درخت بن کر آپ کے لیئے ہر قسم کے پھل پیش کر دیتا تھا۔ اور جب آپ بیٹھا کرتے تھے تو آپ پر سایہ کر لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے عصاء میں اُن کو اپنی قدرت کا ملاحظہ کرا کر بواسطہ عصاء کے اپنی قدرت سے موسےٰ علیہ السلام کو مانوس بنا لیا اور اُن سے کلام فرمایا اور اُن پر احکام جاری کیئے ارشاد فرمایا اے موسےٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے جواب دیا وہ میرا عصا ہے جس پر میں تکیہ لگایا کرتا ہوں اور اُس سے اپنی بکریوں کے لیئے پتے جھاڑ لیتا ہوں اور اس میں میرے لیئے دوسری ضروریات بھی ہیں۔ پس ارشاد الٰہی ہوا اے موسےٰ ذرا اس کو ہاتھ سے ڈال دو پس اُس وقت عصا کو ہاتھ سے گرا دیا اُس وقت وہ بڑا اژدہا بن گیا پس موسےٰ علیہ السلام اُس سے ڈر کر بھاگنے لگے تب ارشاد الٰہی ہوا کہ اے موسےٰ اُس کو ہاتھ میں لے اور ڈر مت۔ اس سے مقصود یہ تھا کہ موسےٰ علیہ السلام کو قدرت پر خبردار کر دیا جاوے تاکہ وہ نگاہ موسوی میں حکومت فرعون کو ذلیل کر دے اور اُن کو فرعون اور اُس کے لشکر سے لڑنا سکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کے قتال کے لیئے آمادہ کر دیا اور اُن کو خرق عادات

كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ ضِيقُ الْقَلْبِ وَ
الصَّدْرِ، ثُمَّ وَسَّعَ قَلْبَهُ وَ أَعْطَاهُ
الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةِ وَ الْعِلْمَ۔

يَا جَاهِلُ مَنْ هٰذِهٖ قُدْرَتُهٗ
يُنْسِي وَيُعْطِي لَا تَنْسَ مَنْ لَا يَنْسَاكَ
وَلَا تَغْفُلْ عَمَّنْ لَا يَغْفُلُ عَنْكَ اُذْكُرِ
الْمَوْتَ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ مُوَكَّلٌ
بِأَرْوَاحِهِمْ لَا يَغُرُّكَ شَبَابُكَ وَمَالُكَ
وَجَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ قَرِيبٌ يُؤْخَذُ
مِنْكَ جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَتَذْكُرُ
تَفْرِيطَكَ وَتَضْيِيعَكَ بِهٰذِهِ الْأَيَّامِ
فِي الْبَطَالَاتِ فَتَنْدَمُ وَلَا يَنْفَعُكَ النَّدَمُ
عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَذْكُرُ كَلَامِي وَنُصْحِي
لَكَ تَتَمَنّٰى فِي قَبْرِكَ أَنْ تَكُونَ عِنْدِي
وَتَسْمَعَ مِنِّي اِجْتَهِدْ أَنْ تَقْبَلَ قَوْلِي
وَتَعْمَلَ بِهٖ حَتّٰى تَكُونَ مَعِي دُنْيَا وَاُخْرَةً
أَحْسِنْ ظَنَّكَ بِي حَتّٰى تَنْتَفِعَ بِقَوْلِي
أَحْسِنْ ظَنَّكَ بِغَيْرِكَ وَأَسِئْ ظَنَّكَ بِنَفْسِكَ
إِنْ فَعَلْتَ هٰذَا انْتَفَعْتَ وَانْتَفَعَ غَيْرُكَ بِكَ
مَادُمْتَ مَعَ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ فِي
هَمٍّ وَغَمٍّ وَشِرْكٍ وَثِقْلٍ أَخْرِجْ مِنَ
الْخَلْقِ بِقَلْبِكَ وَاتَّصِلْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ رَأَيْتَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ هٰذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَا يَصِحُّ
وَلَا يَتِمُّ لِأَنَّ أَسَاسَهُ وَاهٍ مَا هُوَ مُحْكَمٌ هُوَ

پر مسلط کر دیا اور ابتداء امر میں قلب و سینہ کی تنگی تھی پھر رب العزت نے اُس کے قلب و سینہ میں وسعت دے دی۔ اور اُن کو شجاعت و ثابت قدمی عطا فرما دی اور اُن کے ہاتھ میں قدرت رکھ دی اُن کو حکم و نبوت و علم عطا کر دیا۔ اے جاہل جس کی قدرت ایسی ہو کیا وہ بھلا دینے اور نافرمانی کے قابل ہے تو اُسے نہ بھلا جو کہ تجھے نہیں بھلاتا اور تو اُس سے غافل نہ ہو جو کہ تجھ سے غفلت نہیں فرماتا ہے موت کو یاد کئے جا کیونکہ ملک الموت روحوں پر مسلط کر دیئے گئے ہیں تیرا اسباب اور تیرا مال اور جو کچھ بھی تیری ملکیت میں ہے تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ عنقریب یہ سب تجھ سے لے لیا جائے گا۔ اور تو اپنی قصورداری اور ان ایام کی فضولیات میں ضائع کر دینے کو یاد کر کے نادم و شرمندہ ہو گا اُس وقت کی ندامت تجھے کچھ نفع نہ دے گی۔ عنقریب تو مرے گا اور میرے وعظ و نصیحت کو یاد کرے گا اور اپنی قبر میں تمنا کرے گا کہ تو میرے پاس ہی ہوتا اور میرے وعظ کو مجھ سے سنتا تو اُس بات کی کوشش کر کہ تو میرے قول کو قبول کرے اور اُس پر عمل کرے تاکہ تو دنیا و آخرت میں میرے ساتھ رہے۔ تو میرے ساتھ حسن ظن رکھ تاکہ تجھ کو میرا قول نفع دے۔ دوسروں کے ساتھ تو نیک گمان رکھ اور اپنے نفس سے بدگمان رہ اگر تو ایسا کرے گا تو تو خود بھی نفع پائے گا دوسرے بھی تجھ سے نفع پائیں گے۔ جب تک تو غیر اللہ کی معیت میں رہے گا پس تو رنج و غم اور شرک و گناہ میں مبتلا رہے گا تو دل سے مخلوق سے علیحدہ ہو جا اور حق عزوجل سے مل جا اس حالت میں تو وہ دیکھے گا جو کہ نہ آنکھ نے دیکھا ہے۔ اور نہ کانوں سے سنا ہے اور جو نہ کسی انسان کے قلب میں خطرہ بن کر گزرا ہے جس حالت میں کہ تو ہے یہ تو درست و تمام ہی نہیں ریا پر مبنی ہے کیونکہ اُس کی بنیاد سست و کمزور ہے مضبوط نہیں وہ

مُزْبِلَةٌ وَقَدْ بَنَيْتَ عَلَى رَبْوَةٍ تُبْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْأَلْهُ تَغْيِيرَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْآخِرَةِ.

وَيْحَكَ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ الْفَقْرَ وَأَنْتَ تُرِيدُ الْغِنَى أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ يَخْتَارُ لَكَ وَأَنْتَ كَارِهٌ إِنَّمَا تَكْرَهُ اخْتِيَارَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَشَيْطَانُكَ وَأَقْرَانُكَ السُّوْءُ جَمِيعُ هٰؤُلَاءِ يَكْرَهُونَ اخْتِيَارَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تُوَافِقْهُمْ وَلَا تَلْتَفِتْ إِلَيْهِمْ وَإِلَى اعْتِرَاضِهِمْ وَتَسَخُّطِهِمْ عَلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ إِسْمَعْ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ وَالسِّرُّ فَإِنَّهُمَا يَأْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَيَانِ عَنِ الشَّرِّ ارْضَ بِفَقْرِكَ فَإِنَّ رِضَاكَ بِهِ هُوَ الْغِنَى بِعَيْنِهِ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ لَا تَقْدِرَ لِأَنَّهُ إِذَا أَقْدَرَكَ الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ أَنَّكَ تَهْلِكُ بِمَعَاصِيهِ وَإِذَا أَفْقَرَكَ وَأَعْجَزَكَ الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ الْمَعَاصِي فَإِذَا صَبَرْتَ عَلَى اخْتِيَارِهِ كَانَ لَكَ عِنْدَهُ ثَوَابٌ لَا تَقْدِرُ أَنْ تُحْصِيَهُ أَنْتَ وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَنْتَ مُسْتَعْجِلٌ وَالْمُسْتَعْجِلُ لَا يَقَعُ بِيَدِهِ شَيْءٌ مِنَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتُّؤَدَةُ مِنَ الرَّحْمٰنِ إِذَا اسْتَعْجَلْتَ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ الشَّيْطَانِ

تو گر جانے والی ہے تو نے تو اونچے ٹیلہ پر عمارت بنا رکھی ہے تو اللہ کی طرف رجوع لا تو بہ کر اور اس حالت کی جس میں کہ تو ہے بدل دینے کی خدا سے تمنا کر دنیا کی طلب اور آخرت سے روگردانی جو دل میں گھسی ہوئی ہے اُسے وہ دور کر دے۔

تجھ پر افسوس ہے خدا نے تیرے لیے محتاجی کو پسند کیا ہے اور تو اُس سے امیری طلب کرتا ہے کیا تو نے نہ جانا کہ وہ جسے تیرے لیے پسند کرتا ہے تو اُس کو ناپسند کر رہا ہے۔ تو خدا کے پسند کی ہوئی چیز کو ناپسند ٹھہرا رہا ہے۔ تیرا نفس اور تیری خواہش اور تیری طبیعت اور تیرا شیطان اور تیرے برے ہم نشین سب کے سب اختیار الٰہی کو ناپسند کرتے ہیں۔ پس تو اُن کی موافقت نہ کر اور نہ تو اُن کی طرف متوجہ ہو اور نہ تو اُن کے اعتراض اور خدا پر غصہ کی طرف توجہ کر۔ تو قلب و باطن کے حکم کو نقطہ سنا کر کیوں کہ یہ دونوں خیر کا حکم دیتے ہیں اور شر سے روکتے ہیں۔ تو اپنی محتاجی پر راضی رہ کیوں کہ اس پر تیری رضامندی وہی بعینہٖ امیری و دولت ہے۔ یہ بھی منجملہ حفاظت الٰہی کے ہے کہ تو خلاف تقدیر پر قدرت نہیں رکھتا ہے کیوں کہ جس وقت رب تعالیٰ اس پر تجھے قدرت دے دیتا تو غالب و ظاہر تر یہی ہے کہ اپنے گناہوں کے سبب سے ہلاک ہو جاتا ہے اور جب کہ اُس نے تجھے محتاج و عاجز بنا دیا ہے تو غالب و ظاہر تر یہی ہے کہ وہ تیرے گناہوں سے محافظت فرما رہا ہے پس جب تو خدا کے اختیار پر صبر اختیار کرے گا تو تیرے لیے اُس کے پاس اتنا ثواب ہو گا کہ تو اور تمام زمین والے اس کے شمار کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے تو تو جلد باز ہے اور جلد باز کے ہاتھ میں اس کی خواہشات میں سے کچھ بھی نہیں آتا جلد بازی شیطان کا کام ہے اور اطمینان و توقف رحمٰن کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب کہ تو جلد بازی کرے گا تو تو شیطان کے لشکر سے

وَمَعَهٗ وَاِذَا تَوَقَّفْتَ وَتُبْتَ وَتَاَدَّبْتَ وَصَبَرْتَ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهٗ حَقِيْقَةُ التَّقْوٰى فِعْلُ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِفِعْلِهٖ وَتَرْكُ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِتَرْكِهٖ وَالصَّبْرُ عَلٰى اَفْعَالِهٖ وَمَقْدُوْرَاتِهٖ وَسَائِرِ بَلَايَاهُ وَاٰفَاتِهٖ اَنْتُمْ خَلْقٌ كُلِّيٌّ نَفْسٌ كُلِّيٌّ هَوًى كُلِّيٌّ غَيْبَةٌ كُلِّيَّةٌ كُلِّيٌّ مَا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مِنَ الْعَارِفِيْنَ بِهٖ خَبَرٌ اَنْتُمْ مَجَانِيْنُ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ هُمُ الْعُقَلَاءُ اِذَا تَمَّ جُنُوْنُ مَجْنُوْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَانَ خُرُوْجُهٗ مِنَ الْجُنُوْنِ اَلْحَرَكَةُ بِدَايَةٌ وَّالسُّكُوْنُ نِهَايَةٌ يَزُوْلُ الْمَرَضُ وَيَتْبَعُهٗ حِكْمَةٌ۔

يَا غُلَامُ اَنْتَ فَارِغٌ مِّنَ الْاٰخِرَةِ مَلْاٰنُ بِالدُّنْيَا وَيَغُمُّنِيْ حَالُكَ وَيَغُمُّنِيْ فِرَاقُكَ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَتَرْكُ مُجَالَسَتِهِمْ وَاسْتِغْنَاؤُكَ بِرَاْيِكَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَاْيِهٖ ضَلَّ مَا مِنْ عَالِمٍ اِلَّا يَحْتَاجُ اِلٰى زِيَادَةِ عِلْمٍ مَا مِنْ عَالِمٍ اِلَّا وَغَيْرُهٗ اَعْلَمُ مِنْهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ عَلَيْكَ بِالْجُمْهُوْرِ عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ عَلَيْكَ بِالْجَادَّةِ

اور اس کا ساتھی ہو جائے گا اور جب کہ تو توقف کرے گا اور توبہ کرے گا اور ادب بجا لائے گا اور صبر کرے گا تو تو خدا کے لشکر میں سے اور اُس کا ساتھی ہوگا۔ حقیقت تقویٰ یہ ہے کہ جن باتوں کا خدا نے حکم کیا ہے اُن کو کیا جائے اور جن سے بچنے کا حکم دیا ہے اُن کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کے افعال و مقدرات اور تمام بلاؤں اور آفات پر صبر کیا جاوے۔ تم سرتاپا خلق اور نفس اور خواہش اور سرتاپا بے خبر حاضر اور محض طبیعت بن گئے ہو تمہیں اللہ اور اُس کے پہچان والوں سے کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ تم تو باعتبار اُن کے بالکل پاگل و مجنون جیسے ہو وہ تو عاقل ہیں جب خدا کے دیوانہ کا جنون کامل ہو جاتا ہے تو اُس کا دیوانہ پن سے نکلنے کا وقت قریب آ جاتا ہے۔ ابتداء حرکت ہوتی ہے اور انتہاء سکون کی۔ اُس کا مرض زائل ہو جاتا ہے اور حکمت اُس کی تابعدار بن جاتی ہے۔

اے غلام تو آخرت سے خالی اور دنیا سے بھرا ہوا ہے اور مجھ کو تیرا حال اور تیری صالحین و اولیاء اللہ سے جدائی اور تیرا اُن کی خدمت میں حاضر نہ رہنا اور اپنی رائے پر تیرا بھروسہ کر کے بے پروا ہو جانا غم میں ڈالتا رہتا ہے۔ کیا تو نے یہ نہ جانا پہچانا کہ جو اپنی رائے کو کافی سمجھ کر اُس پر بھروسہ کرتا ہے۔ گمراہ ہو جاتا ہے۔ کوئی عالم ایسا نہیں جو کہ علم کی زیادتی کا محتاج نہیں ہے۔ کوئی عالم ایسا نہیں ہے جس سے اُس کا غیر زیادہ علم والا نہ ہو۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔ وما اوتیتم الآیہ تمہیں تو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے تو جمہور کے اتباع کو لازم پکڑ تو بڑی جماعت سے علیحدہ نہ ہو تو شاہراہ اعظم کو پکڑے رہو

ف۔ سوادِ اعظم کا اتباع لازمی ہے۔

عَلَيْكَ بِالْمُتَابَعَةِ وَتَرْكِ الْمُفَارَقَةِ لِاَدَآءِ
الطَّرِيْقِ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ لَقِيْتُمْ
هٰذِهِ الطَّرِيْقُ لَا تُسْلَكُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى
بَلْ مَعَ الْحُكْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَتَرْكِ الْحَوْلِ
وَالْقُوَّةِ وَالْجَلَادَةِ وَاَخْذِ الْاِسْتِسْلَامِ
وَالْاِسْتِطْرَاحِ وَتَرْكِ الْعُجْلَةِ وَاَخْذِ
التُّؤَدَةِ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِعُجْلَتِكَ
يَحْتَاجُ اِلٰى حِبَالٍ وَّرِجَالٍ وَّصَبْرٍ وَّمُعَانَاةٍ
وَمُجَاهَدَةٍ وَاَنْ تَصْحَبَ بَعْضَ مُلُوْكِ
الْمَعْرِفَةِ حَتّٰى يَدُلَّكَ وَيُعَرِّفَكَ وَيَحْمِلَ
عَنْكَ ثِقْلَكَ تَمْشِيْ فِيْ رِكَابِهٖ فَاِذَا تَعِبْتَ
اَمَرَ بِحَمْلِكَ اَوْ اَرْدَفَكَ خَلْفَهٗ اِنْ كُنْتَ
مُحِبًّا اَرْدَفَكَ خَلْفَهٗ وَاِنْ كُنْتَ مَحْبُوْبًا
اَرْكَبَكَ فِيْ سَرْجِهٖ وَرَكِبَ هُوَ خَلْفَكَ مَنْ
ذَاقَ هٰذَا فَقَدْ عَرَفَهٗ اَلْقُعُوْدُ مَعَ اَهْلِ
الْاَهْلِيَّةِ نِعْمَةٌ وَّمَعَ الْاَغْيَارِ الْمُكَذِّبِيْنَ
الْمُنَافِقِيْنَ نِقْمَةٌ عَلَيْكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَالْمُطَالَبَةِ لِنَفْسِكَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا
مِنْ حُقُوْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحُقُوْقِ خَلْقِهٖ
اِنْ اَرَدْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً فَرَاقِبْ
عِلْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْكَ وَطَالِبْ نَفْسَكَ
بِالْعَمَلِ تُطَالِبُهَا بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
نَهْيِهَا عَنِ ارْتِكَابِ مَعَاصِيْهِ تُلْزِمُهَا
بِالصَّبْرِ عِنْدَ مَجِيْءِ الْاٰفَاتِ وَالرِّضَا عِنْدَ
مَجِيْءِ الْاَقْضِيَةِ وَالْاَقْدَارِ وَبِالشُّكْرِ

تو شریعت کی تابعداری کر اور اُس سے جدا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو گی تم سب اتباع کرو اور بدعت کے راستے نہ نکالو پس تم یقیناً مقصود پالو گے۔ اس راستہ پر نفس و خواہش کی معیت میں چلنا نہیں ہو سکتا ہے بلکہ حکم کی معیت میں عمل کر کے اپنی طاقت و قوت اور بہادری کو گرا اور سر تسلیم جھکا کر اور سپر افگندگی اختیار کر کے جلد بازی چھوڑ کر آہستگی اختیار کر کے یہ راستہ طے ہو سکتا ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو تیری جلد بازی سے آ جائے۔ یہ تو بڑی رسیوں اور مردان خدا کی معیت اور صبر اور مشقت و مجاہدہ سے اس بات سے کہ تو بعض بادشاہان معرفت الٰہی کے دربار میں رہے تا کہ وہ تجھے راستہ بتائیں اور معرفت کا سبق دیں اور تیرے بوجھ کو تجھ سے اٹھا لیں تو ان کی رکابی میں چلے پس جب تو تھک جائے وہ تیرے اٹھا لینے سوار کرنے کا حکم دیں اور اپنے پیچھے لے لیں حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر تو محب ہو گا تو یہ تجھے اپنی زین پر سوار کر کے خود تیرے پیچھے سوار ہو کر چلیں گے۔ جس نے یہ ذائقہ چکھا پس اُس نے اُس کو پہچانا۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھنا جو کہ اس کے اہل ہیں ایک نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جو کہ جھوٹے اور منافق ہیں ایک عذاب ہے۔ تو اللہ کے واسطے مراقبہ اور اپنے نفس سے ان چیزوں کا مطالبہ جو کہ اُس پر حقوق الٰہی اور حقوق العباد سے واجب ہیں لازم پکڑ۔ اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے پس تو علم الٰہی میں جو کہ تجھ سے متعلق ہے مراقبہ کیا کر اور اپنے نفس سے عمل طلب کر اس کا مطالبہ کر کہ وہ نفس امر الٰہی کو بجا لائے اور گناہ اختیار کرنے سے باز رہے۔ اور آفت نازل ہونے کے وقت اُس پر صبر کر اور احکام قضا و قدر اُترنے کے وقت رضامندی کر اور نعمت ملنے کے وقت اُس پر شکر

عِنْدَ مَجِیْءِ النِّعَمِ فَإِذَا فَعَلْتَ هٰذَا زَالَتْ عَنْكَ الْمَوَانِعُ وَاسْتَقَامَتْ لَكَ الصُّحْبَةُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَقَعْتَ بِالرَّفِيْقِ فِي الطَّرِيْقِ وَوَقَعْتَ بِالْعَيْنِ وَلَحِقْتَ بِالْكَنْزِ الَّذِيْ يَتْبَعُكَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ لَا تُبَالِيْ أَيْنَ كُنْتَ وَأَيْنَ حَلَلْتَ لِأَنَّكَ أَيْنَمَا سَقَطْتَ لُقِطْتَ يَخْدِمُكَ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ وَالْقَدَرُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ يَخَافُ مِنْكَ كُلُّ شَيْءٍ لِطَاعَتِكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفْ مِنْهُ أَخَافَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَنْ خَدَمَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَخْدَمَ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ لِأَنَّهُ لَا يُضِيْعُ مِنْ عَمَلِ أَحَدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ ذَرَّةً كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَإِحْسَانِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَلُطْفِكَ بِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

کو لازم کر دے۔ پس جب تو یہ کرے گا تجھ سے موانعات زائل ہو جائیں گے اور تیری مصاحبت اللہ عزوجل کے ساتھ درست ہو جائے گی اور راستہ میں تجھے تیرا رفیق مل جائے گا اور چشمہ معرفت پالے گا اور ایسا خزانہ تیرے ہاتھ آ جائے گا کہ جہاں کہیں تو جائے گا وہ تیرے پیچھے پیچھے چلے گا تو اس کی کچھ پروانہ کرے گا کہ کہاں اترا کیوں کہ تو جہاں گرے گا اُٹھا لیا جائے گا۔ حکم و علم و قدر اور انسان اور جن اور فرشتہ سب تیرے خادم بن جائیں گے۔ تجھ سے ہر چیز ڈرنے لگے گی کیوں کہ تو اللہ عزوجل سے ڈرنے والا بن گیا ہے اور ہر چیز تیری فرمانبرداری کرنے لگے گی کیونکہ تو اللہ عزوجل کا فرمانبردار ہو گیا ہے۔ جو کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے ہر چیز اُس سے ڈرنے لگتی ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اس کے دل میں ہر چیز سے خوف ڈال دیا جاتا ہے جو کوئی اللہ کا خادم بن جاتا ہے ہر چیز کو خدا اس کا خادم بنا دیتا ہے اس واسطے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ بھر بھی عمل ضائع نہیں فرماتا جیسا کرو گے ویسا بدلہ پاؤ گے جیسے تم ہو گے ویسا ہی تم پر حاکم مسلط کیا جائے گا اے اللہ تو دنیا و آخرت میں ہم سے اپنے کرم و احسان اور درگزر کرنے اور لطف کے ساتھ معاملہ فرمانا اور ہم کو دنیا و آخرت کی نیکیاں دینا اور عذاب دوزخ سے بچانا آمین۔

المجلس السادس والخمسون — چھپنویں مجلس

موت کے یاد کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ فِي الرِّبَاطِ تَاسِعَ عَشَرَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا غُلَامُ إِنِّيْ أَرٰى تَصَارِيْفَكَ غَيْرَ تَصَارِيْفِ الْمُرَاقِبِيْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَائِفِيْنَ مِنْهُ تُوَاصِلُ أَهْلَ الشَّرِّ وَالْفَسَادِ وَتُقَاطِعُ الْأَوْلِيَاءَ وَالْأَصْفِيَاءَ قَدْ فَرَّغْتَ قَلْبَكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَأْتَهُ مِنَ الْفَرَحِ بِالدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَحُطَامِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْخَوْفَ شِحْنَةُ الْقَلْبِ وَمُنَوِّرٌ لَّهُ وَمُبَيِّنٌ وَّمُفَسِّرٌ إِنْ دُمْتَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ وَدَّعْتَ السَّلَامَةَ دُنْيَا وَّآخِرَةً لَوْ ذَكَرْتَ الْمَوْتَ قَلَّ فَرَحُكَ بِالدُّنْيَا وَكَثْرَةُ هَذَيَانِكَ فِيْهَا مَنْ آخِرُهُ الْمَوْتُ كَيْفَ يَفْرَحُ بِشَيْءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سَاعٍ غَايَةٌ وَّغَايَةُ كُلِّ حَيٍّ الْمَوْتُ آخِرُ جَمِيْعِ الْأَحْزَانِ وَالْأَفْرَاحِ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ الْمَوْتُ مَنْ مَّاتَ قَامَتْ قِيَامَتُهُ وَقَرُبَ الْبَعِيْدُ فِيْ حَقِّهِ جَمِيْعُ مَا أَنْتَ فِيْهِ هَوَسٌ تَكَدَّرْ عَمَّا أَنْتَ فِيْهِ جَمِيْعِهِ

۱۹ رمضان المبارک ۵۴۵ھ کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

اے غلام! بہ تحقیق میں تیرے کاروبار کو ان لوگوں کے خلاف پاتا ہوں جو کہ خدا کا دھیان رکھنے والے اُس سے ڈرنے والے ہیں تو اہل شر و فساد سے ملتا جلتا ہے اور اولیاء اللہ اور برگزیدہ لوگوں سے دور بھاگتا ہے تو نے اپنے قلب کو حق عزوجل سے خالی کر لیا ہے اور اُس کو دنیا اور اہل دنیا اور اسباب دنیا کی خوشی سے پُر کر لیا ہے کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ خوف الٰہی قلب کا کوتوال ہے اور وہی اس کو نورانی کرنے والا اور اس کی وضاحت و تفسیر کرنے والا۔ اگر تو نے اس حالت پر ہمیشگی کر لی پس یقیناً تو نے دنیا و آخرت میں سلامتی کو رخصت کر دیا۔ اگر تو موت کو یاد کرتا رہتا تو دنیا کے ساتھ تیری مسرت کم ہو جاتی اور تیرا زہد اُس میں بڑھ جاتا۔ جس کا انجام کار موت ہے وہ کسی چیز سے کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہر سعی کرنے والے کی ایک انتہا ہے اور ہر زندہ کی غایت و انتہا موت ہے۔ آخر و انجام خوشیوں اور غموں اور امیری و فقیری اور سختی اور نرمی اور مرضوں اور دردوں کا موت ہی ہے جو مرا اُس کی قیامت قائم ہو گئی اور جو چیز اُس کے حق میں بعید تھی قریب ہو گئی۔ تمام وہ چیزیں جن میں تو مبتلا ہے سراسر ہوس ہیں۔ تو ان سب سے اپنے

بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَبَاطِنِكَ الدُّنْيَا إِلَى أَمَدٍ مَّعْلُوْمٍ وَّالْآخِرَةُ إِلَى أَبَدٍ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ

اِجْهَدْ أَنْ تَكُوْنَ كُلُّكَ طَاعَةً فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ صِرْتَ بِجُمْلَتِكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمَعْصِيَةُ وُجُوْدُ النَّفْسِ وَالطَّاعَةُ فُقْدَانُهَا تَنَاوُلُ الشَّهَوَاتِ وُجُوْدُ النَّفْسِ وَالْاِمْتِنَاعُ عَنْهَا فُقْدَانُهَا اِمْتَنِعْ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَلَا تَتَنَاوَلْهَا إِلَّا مُوَافِقَةً لِقَدْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاخْتِيَارِكَ وَشَهْوَاتِكَ تَنَاوَلِ الشَّهَوَاتِ بِيَدِ الزُّهْدِ فِيْهَا قَهْرًا وَّجَبْرًا تَحَرَّكْ يَدَ الزُّهْدِ فَتَتَنَاوَلِ الشَّهْوَةَ فَتُبَلِّغَهَا إِلَى النَّفْسِ اَلزُّهْدُ لَا بُدَّ مِنْهُ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْعِلْمِ بِحَالَتِكَ اَلزُّهْدُ فِي الظُّلْمَةِ وَالتَّنَاوُلُ وَالرَّغْبَةُ فِي الضِّيَاءِ ذٰلِكَ ظُلْمَةٌ فَاَخْرِجْ عَنْكَ فَقَدْ رَأَيْتَ الضِّيَاءَ اَلْقُدْرَةُ ظُلْمَةٌ وَّوُقُوْفُكَ مَعَ الْمُقَدِّرِ ضِيَاءٌ أَوَّلُ أَمْرِكَ ظُلْمَةٌ فَإِذَا جَاءَ الْكَشْفُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَثَبَتَّ بَيْنَ يَدَيْهِ صَارَ أَمْرُكَ ضِيَاءً إِذَا جَاءَ نُوْرُ قَمَرِ الْمَعْرِفَةِ كَشَفَ ظُلْمَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِذَا طَلَعَتْ شَمْسُ الْعِلْمِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ زَالَتِ الْأَكْدَارُ وَالظُّلْمَةُ فِي الْجُمْلَةِ يَتَبَيَّنُ لَكَ مَا حَوْلَكَ وَمَا هُوَ بَعِيْدٌ عَنْكَ يُبَيَّنُ لَكَ وَيَتَّضِحُ مَا كَانَ مُشْكِلًا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ

قلب و سر و باطن کے ساتھ علیحدہ ہو جا۔ دنیا کا قیام ایک معین مدت تک ہے اور آخرت ابدالآباد تک کے لیے جس کی کوئی مدت معین نہیں ہے تو اس کی کوشش کر کر تو سراپا طاعت بن جائے پس تو ایسا کرے گا تو تو پورے طور سے رب عزوجل کا بن جائے گا۔ نفس کا وجود معصیت ہے اور اس کا گم کر دینا طاعت خواہشوں پر عمل کرنا نفس کا وجود ہے اُن سے باز رہنا نفس کا گم کر دینا ہے۔ تو خواہشات نفسانیہ سے باز رہ اور بغیر موافقت اور تقدیر الٰہی کے خواہشات کو حاصل ہی نہ کر تو اپنی خود مختاری سے اور نہ اپنی خواہش سے تو زہد کے ہاتھ سے جبراً قہراً خواہشوں کو استعمال کرتا رہ۔ زہد و بے رغبتی کے ہاتھ کو ہلا کر مقدر خواہشات کو حاصل کر کے اُن کو نفس تک پہنچا دے زہد بغیر چارہ نہیں اپنی حالت پر مطلع ہونے سے قبل اُس کی ضرورت و حاجت ہے زہد و بے رغبتی تاریکی کی حالت میں ہوتی ہے اور رغبت و توجہ روشنی کی ! حالت میں۔ یہ ابتدائی حالت تاریکی ہے پس تو اس کو اپنے سے دور کر دے روشنی نظر آنے لگے گی۔ قدرت تاریکی ہے اور تیرا قدرت والے کے ساتھ ٹھہرنا روشنی تیرا اول معاملہ تاریکی ہے پس جب اللہ عزوجل کی طرف سے اُس کا کشف ہو جائے گا اور تو اُس کے روبرو ثابت قدم ہو کر ٹھہر جائے گا جب تیرا معاملہ روشن ہو جائے گا۔ جب قمر معرفت کی روشنی ظاہر ہوتی ہے شب قدر کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے پس جب معرفت الٰہی کا آفتاب چمک جائے گا تمام کدورتیں اور اندھیریاں زائل ہو جائیں گی۔ فی الجملہ تمام وہ چیزیں جو تیرے اردگرد ہیں اور جو کہ تجھ سے دور ہیں تجھ پر ظاہر ہو جائیں گی اور جو حالات کہ اس کے قبل تجھ پر مشکل تھے سب کے سب

يُمَيِّزُ لَكَ بَيْنَ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ مَا لِغَيْرِكَ وَمَا لَكَ تُفَرِّقُ بَيْنَ مُرَادِ الْخَلْقِ وَمُرَادِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَرٰى بَابَ الْخَلْقِ وَبَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَرٰى هُنَالِكَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَيَاْكُلُ قَلْبُكَ مِنْ طَعَامِ الْمُشَاهَدَةِ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِ الْاُنْسِ وَيُخْلَعُ عَلَيْهِ خِلَعُ الْقَبُوْلِ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَى الْخَلْقِ لِمَصَالِحِهِمْ وَرَدِّهِمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ وَهِجْرِهِمْ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَعِصْيَانِهِمْ لَهٗ يُرَدُّ مَعَ الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَالْحِفْظِ الدَّائِمِ وَالسَّلَامَةِ الدَّائِمَةِ يَامَنْ لَّا يَعْقِلُ هٰذَا وَلَا يُؤْمِنُ بِهٰذَا اَنْتَ قِشْرٌ بِلَا لُبٍّ خَشَبَةٌ مُسَنَّدَةٌ تَنْخِرَةٌ تَصْلَحُ لِلنَّارِ اِلَّا اَنْ تَتُوْبَ وَتُؤْمِنَ وَتُصَدِّقَ ۔

وَيْحَكَ اِنْ تُبْتَ وَاٰمَنْتَ وَصَدَّقْتَ وَوَافَقْتَ فِيْ نِيَّتِكَ تَجِدُ الْخَيْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْحَلَاوَةَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ تَجِدُ فِيْهِ الزُّجَاجَ يَتَقَطَّعُ لِسَانُكَ وَلَهَوَاتُكَ وَكَبِدُكَ اِقْبَلْ قَوْلِيْ فَاِنِّيْ فِيْ حَبْلٍ لَّكَ اَفْتِلُ اِقْبَلْ لَا تُعَادِيْنِيْ فَاَيْشَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ مِنَ الْعَدَاوَةِ اَنَا

واضح ہو جائیں گے تجھے خبیث وپاک میں تمیز ہو جائے گی اور دوسروں کے اور اپنے معاملات میں فرق معلوم ہو جائے گا تو مخلوق وحق عزوجل کی مراد میں فرق کرنے لگے گا مخلوق و خالق کے دروازہ کو علیحدہ علیحدہ دیکھے گا۔ پس تو خالق کے دروازہ پر وہ چیزیں دیکھے گا جو کہ نہ آنکھ نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں۔ اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزریں۔ تیرا قلب وہاں مشاہدۂ الٰہی کے طعام کو کھائے گا اُنس کی شراب پیئے گا اور اُسے قبول کے خلعت عطا فرمائے جائیں گے۔ پھر اُس کو مخلوق کی مصلحتوں کے لیئے اور اُن کو گمراہی سے واپس لانے کے لیئے اور رب کے چھوٹنے سے لوٹانے کے لیئے اور گناہوں سے بچانے کے لیئے مخلوق کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اس کا یہ لوٹنا سخت مضبوطی اور حفاظت وسلامت دائمی کے ساتھ ہوتا ہے۔

اے ان امور سے جاہل اور ان پر ایمان نہ رکھنے والے تو تو بغیر مغز کا چھلکا ہے اور محض ایک ٹیک کی لکڑی ہے لکڑی بھی بوسیدہ جو فقط جلنے کے ہی قابل ہے مگر توبہ کرنے اور اس پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے سے نجات ہو سکتی ہے تجھ پر افسوس اگر تو توبہ کرے گا اور ایمان لے آئے گا اور تصدیق کرے گا اور تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا پس تو اپنی طرف میں بھلائی اور سلامتی اور شیرینی پائے گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو اس میں شیشہ کے ٹکڑے پائے گا اور جو کہ تیری زبان کو کاٹ ڈالیں گے اور تیرے تالو اور جگر کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ تو میری بات کو مان لے پس بہ تحقیق میں تیری رسیوں میں بل دیتا ہوں۔ میری بات مان مجھ سے دشمنی نہ کر میرے اور تیرے درمیان میں دشمنی کی کیا وجہ ہے۔ میں تو

مَسْجِدٌ لِصَلٰوتِكَ وَلِإِزَالَةِ نَجَاسَتِكَ وَأَوْسَاخِكَ أَطْرُقُ لَكَ الطَّرِيْقَ وَأَهْدِفُ لَكَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ مَعَكَ وَلَا أُرِيْدُ مِنْكَ جَزَآءً عَلٰى ذٰلِكَ جَامِكِيَّتِيْ عَلٰى غَيْرِكَ شُغْلِيْ خِدْمَةُ الطَّالِبِيْنَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا صَحَّ طَلَبُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سُخِّرْتُ لِخِدْمَتِكَ إِذَا تَمَّ قَصْدُ الْعَبْدِ وَطَلَبُهُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا مُسَخَّرَةً لَهُ۔

تیری عبادت اور تیری نجاست اور میلوں کے دور کرنے کے لیئے ایک مسجد بچھا ہوں تیرے لیئے راستہ صاف کرتا ہوں اور تیرے لیئے اُس میں کھانے پینے کا سامان مہیا کرتا ہوں میں تیرے ساتھ یہ سب کچھ کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کا کچھ معاوضہ بھی طلب نہیں کرتا ہوں میری مزدوری ! میرے پیالہ کا بھرنا تو کسی دوسرے پر ہے نہ کہ تجھ پر میرا مشغلہ تو طالب علموں کی خدمت محض اللہ واسطے ہے ۔ جب تیری حق عزوجل کے لیے طلب درست ہو جائے گی تو میں تیری خدمت کے لیئے مسخر کر دیا جاؤں گا ۔ جب بندہ کا قصد اور اُس کی طلب اللہ کے لیئے کامل طور پر ہو جاتی ہے تو تمام چیزیں اُس کی مسخر کر دی جاتی ہیں ۔

يَا غُلَامُ كُنْ أَنْتَ وَاعِظَ نَفْسِكَ وَلَا تَحْتَجْ إِلَيَّ وَلَا إِلٰى غَيْرِيْ وَعْظِيْ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَوَعْظُكَ عَلٰى بَاطِنِكَ عِظْ نَفْسَكَ بِدَوَامِ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالْأَسْبَابِ تَعَلَّقْ بِرَبِّ الْأَرْبَابِ الْخَلَّاقِ الْعَظِيْمِ الْعَلِيْمِ تَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهِ وَتَعَلَّقْ بِرَأْفَتِهِ لَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهِ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْجُبُكَ عَنْهُ إِذَا أَفْلَحَ وَاحِدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى يَدَيَّ فَرِحْتُ لَهُ وَإِذَا قُلْتُ لَهُ وَلَمْ يَقْبَلْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ يَدْنُوْ مِنِّيْ وَالْمُنَافِقُ يَهْرُبُ مِنِّيْ يَا مُنَافِقُوْنَ أَنَا مُنَافِقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ

اے غلام تو خود اپنے نفس کا واعظ و ناصح بن اور میرا اور کسی دوسرے کا حاجت مند نہ بن ۔ میرا وعظ تیرے ظاہر کی بنا پر ہوگا اور تیرا خود وعظ تیرے باطن کے حال پر ۔ تیرا وعظ نفس سے یوں ہو کہ ہمیشہ تو موت کو یاد کیا کر اور تمام علاقوں اور سببوں سے قطع تعلق کر لے تمام مالکوں کے مالک پیدا کرنے والے عظیم و علیم سے تعلق رکھ اُسی کے دامن رحمت سے اور اسی کی رافت سے چمٹا رہ تو اُس کی غیر کی طرف توجہ نہ کر وہ غیر تجھ کو اُس سے دور ڈال دے گا ۔ تم میں سے ایک بھی اگر میرے ہاتھ پر فلاح پا لیتا ہے میں خوش ہو جاتا ہوں ! اور جب میں کسی کو نصیحت کرتا ہوں اور وہ اُسے قبول نہیں کرتا ہے تو میں اُس پر غمگین ہوتا ہوں مسلمان مجھ سے قریب ہوتا ہے اور منافق مجھ سے دور بھاگتا ہے ۔ اے منافقو ! میں تو اللہ عزوجل

غَضَبِهٖ عَلَيْكُمْ قَدْ جَعَلَنِيْ نَارًا مُّوْقَدَةً
عَلَيْكُمْ فَاِنْ تُبْتُمْ وَقَبِلْتُمْ مَا اَقُوْلُ
لَكُمْ وَصَبَرْتُمْ عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ
كُنْتُ عَلَيْكُمْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا وَيْلَكُمْ
مَا تَسْتَحْيُوْنَ طَاعَتُكُمْ ظَاهِرَةٌ
وَّمَعَاصِيْكُمْ بَاطِنَةٌ اَنْتُمْ عَنْ
قَرِيْبٍ مَّا تُخْرَجُوْنَ بِيَدِ الْمَوْتِ
وَالسَّقَمِ ثُمَّ تُسْجَنُوْنَ فِيْ سِجْنِ
نَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْتُمْ يَا مُقَصِّرُوْنَ
فِي الْاَعْمَالِ مَا تَسْتَحْيُوْنَ قَدْ رَضِيْتُمْ
بِالْبَطَالَةِ فِيْ نَهَارِكُمْ وَيْلَكُمْ تُرِيْدُوْنَ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ التَّقْصِيْرِ
اهْجُمُوْا عَلَى الْاَعْمَالِ وَقَدْ
تَعَوَّدَتْهَا نُفُوْسُكُمْ لِكُلِّ دَاخِلٍ
دَهْشَةٌ وَّفِي الْاٰخِرِ تَصْفُوْنَ
وَتَزُوْلُ الْاَكْدَارُ اِذَا اَتَيْتُمْ لَا
بُدَّ بَدَايَةٌ وَّنِهَايَةٌ يَا اُبَّاقُ
عَنْ خِدْمَةِ سَيِّدِهِمْ يَا مُسْتَغْنِيْنَ
بِاٰرَائِهِمْ عَنْ رَاْيِ الْاَصْفِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا وَاثِقِيْنَ
بِالْخَلْقِ دُوْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَمَا
سَمِعْتُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَّنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ
بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ لَا تَطْلُبِ الدُّنْيَا وَلَا
تَغْضَبْ لِشَيْءٍ مِّنْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُفْسِدُ قَلْبَكَ

سے اس کے غضب میں موافقت کرنے والا ہوں۔ اس نے مجھے تمہارے اوپر بھڑکتی ہوئی آگ بنا دیا ہے پس اگر تم توبہ کرو گے اور جو کچھ میں کہوں اسے قبول کرو گے اور میری سخت کلامی پر صبر کرو گے تو میں تمہارے اوپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈا بن جاؤں گا۔ تم پر افسوس ہے تمہیں شرم نہیں آتی تمہاری اطاعت وتابعداری ظاہر میں ہے اور تمہارے گناہ باطن میں۔ تم عنقریب موت اور بیماری کے پنجہ میں گرفتار کیے جاؤ گے بعدہٗ تم دوزخ کے قید خانہ میں قید کر دیئے جاؤ گے۔ تم اے عملوں میں تقصیر کرنے والو! ذرا بھی شرمندہ نہیں ہوتے دن رات تمہیں فضول باتیں بیکاری پسندیدہ ہے اور باوجود عمل کی قصورواری کے حق تعالٰے کی نعمتوں کے طلب گار بنے ہوئے ہو تم عملوں پر جمع ہو جاؤ تمہارے نفس عملوں کے عادی ہو جائیں گے ابتدائً ہر کام میں داخل ہونے والے کے لیئے دہشت ہوتی ہے آخر میں تم صاف وخالص ہو جاؤ گے اور تمام کدورتیں تمہاری زائل ہو جائیں گی۔ اور جب تم آؤ گے تو اس کے لیئے ابتداء وانتہا دونوں کی ضرورت ہے معرفت الٰہی کے میدان میں آؤ مقرب بن جاؤ گے۔ اے اپنے سردار کی خدمت سے بھاگنے والو اے اصفیاء وانبیاء اور رسولوں اور صالحوں کی رائے سے بوجہ اپنی راؤں کے بے پروا ہونے والو! اے خالق کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ کرنے والو! کیا تم نے یہ نہیں سُنا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جس میں کسی کا بھروسا اپنے جیسے مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ تو نہ دنیا کو طلب کر اور نہ دنیا میں سے کسی چیز کے واسطے غصہ کر کیوں کہ یہ تیرے قلب کو ویسے ہی خراب

كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ وَيْحَكَ قَدْ جَمَعْتَ بَيْنَ حُبِّ الدُّنْيَا وَبَيْنَ التَّكَبُّرِ وَهَاتَانِ خَصْلَتَانِ لَا يُفْلِحُ صَاحِبُهُمَا إِنْ لَّمْ يَتُبْ مِنْهُمَا كُنْ عَاقِلًا مَّنْ أَنْتَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خُلِقْتَ وَلِأَيِّ شَيْءٍ خُلِقْتَ لَا تَتَكَبَّرْ فَمَا يَتَكَبَّرُ إِلَّا جَاهِلٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُوْلِهِ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ يَا قَلِيْلَ الْعَقْلِ تَطْلُبُ الرِّفْعَةَ بِالتَّكَبُّرِ اِعْكِسْ تُصِبْ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ مَنْ رَضِيَ بِالْآخِرَةِ صَارَ فِي الْأُوْلٰى وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ جَاءَهُ الْكَثِيْرُ مَنْ رَضِيَ بِالذُّلِّ جَاءَهُ الْعِزُّ اِرْضَ بِالدُّوْنِ حَتّٰى يَنْقَلِبَ الْأَمْرُ فِيْ حَقِّكَ مَنْ ذَلَّ لِلْقَدَرِ وَرَضِيَ بِهٖ رَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَادِرُ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَشْيَاءِ اَلتَّوَاضُعُ وَحُسْنُ الْأَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَالتَّكَبُّرُ وَسُوْءُ الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ اَلطَّاعَةُ تُصْلِحُكَ وَتُقَرِّبُكَ وَالْمَعْصِيَةُ تُفْسِدُكَ وَتُبْعِدُكَ۔

کردے گا جیسے کہ سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے دنیا کی محبت اور غرور دونوں کو جمع کر لیا ہے یہ دونوں خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر اس خصلت والے نے توبہ نہ کی تو نجات نہیں ملے گی۔ تو عاقل بن تو ہے کون اور کیا چیز ہے اور کس چیز سے تو پیدا کیا گیا ہے سوچ۔ تو غرور نہ کر۔ غرور تو وہی کرتا ہے جو کہ اللہ ورسول اور اللہ کے نیک بندوں سے جاہل ہوتا ہے۔ اے کم عقل تو غرور سے بلندی کا خواہشمند ہے۔ معاملہ کو برعکس کر تو بلندی پائے گا۔ کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اُسے بلند کر دیتا ہے اور جو کوئی غرور کرتا ہے اُسے پست کر دیتا ہے۔ جس نے آخرت کو پسند کیا وہ پہلی جماعت میں ہوا اور جس نے تھوڑے کو پسند کیا اُس کو بہت کچھ ملا۔ جس نے ذلت پر رضامندی لی اُس کو عزت حاصل ہوئی تو کم تر درجہ کو پسند کر لے معاملہ تیرے حق میں پلٹ جائے گا۔ جو تقدیر کے سامنے سر جھکا دیتا ہے اور اُس پر راضی ہوتا ہے اللہ عزوجل اُس کو بلند کر دیتا ہے جو کہ تمام چیزوں پر قدرت والا ہے۔ تواضع اور حسن ادب تجھ کو خدا سے نزدیک کر دے گا اور غرور بے ادبی تجھے خدا سے دور کر دے گی اطاعت فرمانبرداری تیری اصلاح کرے گی اور تجھے مقرب بنا دے گی اور معصیت تجھے خراب کر دے گی اور قرب الٰہی سے دور ڈال دے گی۔

يَا غُلَامُ لَا تَبِعِ الدِّيْنَ بِالتِّيْنِ لَا تَبِعْ دِيْنَكَ بِتِيْنِ السَّلَاطِيْنِ وَالْمُلُوْكِ وَالْأَغْنِيَاءِ وَأَكْلَةِ الْحَرَامِ إِذَا أَكَلْتَ بِدِيْنِكَ اِسْوَدَّ قَلْبُكَ وَكَيْفَ لَا يَسْوَدُّ

اے غلام تو دین کو ایک انجیر کے عوض فروخت نہ کر تو اپنے دین کو بادشاہوں حاکموں امیروں کے انجیر اور لقمہ حرام کے عوض فروخت نہ کر۔ جب تو دین کے عوض دنیا خرید کر کھائے گا تیرا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور تیرا دل کیسے سیاہ نہ پڑے گا

وَأَنْتَ تَعْبُدُ الْخَلْقَ يَا مَخْذُولُ لَوْ كَانَ فِي قَلْبِكَ نُورٌ تَفَرَّقْتَ بَيْنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَالْمُبَاحِ وَبَيْنَ مَا يُسَوِّدُ قَلْبَكَ وَيُنَوِّرُهُ وَبَيْنَ مَا يُقَرِّبُ قَلْبَكَ وَيُبْعِدُهُ يَا جَاهِلُ مَا أَعْرِفُ إِلَّا الْكَسْبَ أَوِ التَّوَكُّلَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْأَخْذُ بِالْكَسْبِ فِي بِدَايَةِ الْإِيمَانِ ثُمَّ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ الْأَخْذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْوَسَائِطِ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ إِذَا قَوِيَ الْقَلْبُ أَخَذَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَيْدِي الْخَلْقِ بِأَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْنَى قَوْلِي ارْتِفَاعِ الْوَسَائِطِ يَعْنِي ارْتِفَاعَ وُقُوفِ الْقَلْبِ مَعَ الْوَسَائِطِ وَالشِّرْكِ بِمَا يَمْتَثِلُ أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْخُذُ مِنْهُمْ وَيَتَطَارَشُ عَنْ حَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ وَقَبُولِهِمْ وَرَدِّهِمْ إِنْ أَعْطَوْا رَأَى فِعْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ وَإِنْ مَنَعُوا كَذٰلِكَ الْقَوْمُ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا عِنْدَهُمْ إِلَّا هُوَ نَاصِرُهُمْ وَخَاذِلُهُمْ مُعْطِيهِمْ وَمَانِعُهُمْ ضَارُّهُمْ وَنَافِعُهُمْ عِنْدَهُمْ لُبٌّ بِلَا قِشْرٍ صَفَاءٌ بِلَا كَدَرٍ صَفَاءٌ عَلَى صَفَاءٍ لُبٌّ عَلَى لُبٍّ فَذٰلِكَ الَّذِي يُخْرِجُ جَمِيعَ الْخَلَائِقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ لَا يَبْقَى فِيهَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْقَى فِيهَا الذِّكْرُ الْحَقِيقِيُّ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعِلْمَ بِكَ.

وَيْحَكَ إِنَّكَ تَظُنُّ أَنَّكَ تَقْدِرُ تُبَهْرِجُ عَلَيَّ لَوْلَا الْحُكْمُ لَنَزَلْتُ إِلَيْكَ بِا

تو تو خلق کا پجاری ہو گیا ہے۔ اے رسوا و ذلیل اگر تیرے دل میں نور ہوتا تو تو حرام و مشتبہ اور مباح میں اور اُس چیز میں جو کہ تیرے دل کو سیاہ اور روشن بنانے والی اور اُس کو خدا سے نزدیک و دور کرنے والی ہے فرق و جدائی کر سکتا ہے۔ اے جاہل میں تو سوا کسب یا توکل علی اللہ کے دوسری چیز کو پہچانتا ہی نہیں ہوں۔ ابتداء ایمان میں بذریعہ کسب لین دین ہوتا ہے بعدہٗ ایمان کے مضبوط ہو جانے کے وقت اللہ تعالیٰ سے اُن واسطوں کے اُٹھ جانے کے جو کہ تیرے اور اس کے درمیان میں حائل ہیں۔ جب قلب مضبوط ہو جاتا ہے تو وہ مخلوق کے ہاتھ پر خدا سے بحکم خداوندی لیا کرتا ہے۔ اور میرے قول ارتفاع الوسط کے معنی یہ ہیں کہ دل کا ٹھہراؤ وسائط و شرک کی معیت میں نہ رہے۔ اللہ عزوجل کے حکم کو بجا لائے۔ پس اللہ کے بندوں سے لین دین کرے اور اُن کی تعریف و بُرائی اور قبول و رد سب سے بہرا بن جائے۔ اگر وہ دیں تو بھی ان میں وہ اُس کو فعل الٰہی سمجھے۔ اولیاء اللہ تو غیر اللہ سے گونگے بہرے ہیں اُن کے نزدیک تو صرف اللہ ہی مخلوق کا مددگار اور رسوا کرنے والا ہے دینے والا نقصان پہنچانے والا اور نفع دینے والا ہے۔ اُن کے پاس تو بلا چھلکے کا مغز اور بغیر کدورت کی صفائی صفائی پر صفائی پاکیزگی پر پاکیزگی ہے۔ پس یہی بات ہے جو کہ تمام مخلوق کو اُن کے قلوب سے نکال باہر کر دیتی ہے اُن کے قلبوں میں سوا حق عزوجل کوئی باقی ہی نہیں رہتا۔ اُن کے قلبوں میں صرف خدا ہی کا ذکر خفی باقی رہتا ہے نہ کہ غیر اللہ کا۔ اے اللہ تو ہم کو اپنی معرفت عطا فرما تجھ پر افسوس تو یہ گمان کرتا ہے کہ اپنی کھوٹ کے چلانے پر تو میرے اوپر قادر ہے اگر شریعت کا حکم نہ ہوتا تو اے

مُنَافِقٌ وَفَضَحْتُكَ لَا تُخَاطِرْ بِرَأْسِكَ مَعِيْ فَإِنِّيْ لَا أَسْتَحْيِيْ إِلَّا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ اَلْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَ الْخَلْقُ عَنْ قَلْبِهِ وَتَنَاثَرُوْا عَنْهُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ الْيَابِسُ مِنَ الشَّجَرِ فَيَبْقٰى بِلَا خَلْقٍ فِي الْجُمْلَةِ يَعْمٰى عَنْ رُؤْيَتِهِمْ وَيَصُمُّ عَنْ سَمَاعِ كَلَامِهِمْ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ إِذَا صَارَتِ النَّفْسُ مُطْمَئِنَّةً سُلِّمَ إِلَيْهَا حِفْظُ الْجَوَارِحِ ثُمَّ يُسَافِرُ الْقَلْبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُبُ مَا عِنْدَهُ ثُمَّ تَأْتِي الدُّنْيَا فَتَصِيْرُ سَائِسَةً لِلنَّفْسِ قَائِمَةً بِمَصَالِحِهَا هٰذَا دَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصُنْعُهُ فِيْ حَقِّ الطَّالِبِيْنَ لَهُ تَأْتِيْهِمُ الدُّنْيَا وَقْتَ اسْتِيْفَاءِ الْأَقْسَامِ فِيْ صُوْرَةِ عَجُوْزٍ شَمْطَاءَ شَعْرُهَا فَتُوَفِّيْهِمْ أَقْسَامَهُمْ تَكُوْنُ خَادِمَةً سَرِيَّةً يَأْخُذُوْنَ مِنْهَا مَا لَهُمْ عِنْدَهَا وَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلَيْهَا.

يَا غُلَامُ فَرِّغْ قَلْبَكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْغَلْ جَوَارِحَكَ وَنَفْسَكَ بِالْكَدِّ عَلَى الْعِيَالِ فَتَعْمَلَ بِأَمْرِهِ وَتَكْتَسِبَ عَلَيْهِمْ بِفِعْلِهِ السُّكُوْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُ السُّؤَالِ لَهُ مَعَ [illegible]

منافق میں تیری طرف آ رہتا اور تجھے رسوا کر دیتا۔ تو میرے ساتھ الجھ کر اپنے سر کو خطرہ میں نہ ڈال کیوں کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے سوا کسی سے شرم و حیا نہیں کرتا ہوں بندہ مخصوص جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو تمام مخلوق اس کے قلب سے گر جاتی ہے اور سب اس سے ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ خشک پتہ درخت سے موسم خزاں میں۔ پس وہ تنہا بغیر مخلوق کے رہ جاتا ہے وہ ان کے دیکھنے سے نابینا اور ان کی بات سننے سے اپنے قلب و باطن کے اعتبار سے بہرہ ہو جاتا ہے۔ نفس جب کہ اطمینان والا ہو جاتا ہے تو اس کی طرف اعضاء کی حفاظت سپرد کر دی جاتی ہے بعدہ قلب حق عزوجل کی طرف سفر کر جاتا ہے اور جو چیزیں اس کے پاس ہیں اس کو طلب کرتا ہے۔ پھر دنیا اس کی طرف آتی ہے اور نفس کی خادم بن کر اس کی مصلحتوں کے لیے قائم ہو جاتی ہے۔ جو خدا کے طالب ہیں ان کے واسطے یہی برتاؤ اور طریقہ اللہ عزوجل کا ہوتا ہے اپنے مقسوم حاصل کرنے کے وقت دنیا ان کے پاس بدشکل بڑھیا کی شکل میں بال بکھیرے ہوئے آتی ہے اور ان کو ان کے پورے حصے دے جاتی ہے اور ان کی خادمہ و لونڈی بن جاتی ہے وہ اولیاء اللہ دنیا سے اپنے مقسوم کر لیتے رہتے ہیں۔ اور اس کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے ہیں۔

اے غلام تو اپنے قلب کو اپنے رب عزوجل کے واسطے فارغ کر لے اور اپنے اعضاء اور نفس کو بال بچوں پر شفقت و محنت کے لیے مشغول کر دے پس یہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرے اور اس کے فعل سے ان کے لیے [illegible] کے روبرو سکوت اور صبر و رضا کے ساتھ

أَوْلٰى مِنَ الدُّعَاءِ وَالسُّؤَالِ وَالْإِلْحَاحِ أَمِّحُ عِلْمَكَ لِعِلْمِهٖ وَنَحِّ تَدْبِيْرَكَ لِتَدْبِيْرِهٖ وَاقْطَعْ إِرَادَتَكَ لِإِرَادَتِهٖ وَاعْزِلْ عَقْلَكَ عِنْدَ مَجِيْءِ أَقْضِيَتِهٖ وَأَقْدَارِهٖ إِفْعَلْ ذٰلِكَ مَعَهٗ إِنْ أَرَدْتَّهٗ رَبًّا وَّ مُعِيْنًا وَّ مُسْلِمًا عَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ أَرَدْتَّ الْوُصُوْلَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ اتَّحَدَتْ خَوَاطِرُهٗ وَهِمَمُهٗ لَمْ يَبْقَ لَهٗ سِوٰى خَاطِرٍ يَّخْطُرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى قَلْبِهٖ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَابِ قُرْبِهٖ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَمَكَّنَتْ مَعْرِفَتُهٗ لَهٗ فُتِحَ الْبَابُ فِيْ وَجْهِهٖ فَحَصَلَ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَرَاٰى مَا لَا يَقْدِرُ عَلٰى وَصْفِهِ الْخَاطِرُ لِلْقَلْبِ وَالْإِشَارَةُ كَلَامٌ خَفِيٌّ لِلسِّرِّ الْفَانِيْ عَنْ نَّفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَأَخْلَاقِهِ الْمَذْمُوْمَةِ وَعَنْ سَائِرِ الْخَلْقِ فِيْ عَافِيَةٍ وَّ طَيِّبَةٍ وَّنِعْمَةٍ هُوَ مُتَقَلِّبٌ مُتَصَرِّفٌ فِيْهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ

سوال کا ترک کر دینا دعاؤ سوال اور الحاح سے بہتر ہے۔ تو اپنے علم کو اُس کے علم کے سامنے محو کر دے اور اپنی تدبیر کے آگے علیحدہ رکھ اور اپنے ارادہ کو اُس کے ارادہ کے واسطے منقطع کر اور اپنی عقل کو اُس کی قضا و قدر کے نازل ہونے کے وقت علیحدہ کر دے۔ تو خدا کو اگر پروردگار اور مددگار اور سلامتی دہندہ سمجھتا ہے تو تو اُس کے ساتھ بھی معاملہ کر۔ اُس کے روبرو تجھے سکوت لازم ہے اگر تو اُس تک پہنچنا چاہتا ہے مومن کا دل اُس کے خیالات و مقاصد متحد رہتے ہیں اُس کے پاس سوا اُس خیال کے جو کہ اُس کے قلب پر اللہ عزوجل کی طرف سے اترتا ہے کوئی خیال بھی باقی نہیں رہتا ہے وہ قرب الٰہی کے دروازہ پر اطمینان کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔ پس جب معرفت الٰہی اس کے دل میں متمکن ہو جاتی ہے تو اُس کے سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس وہ اندر داخل ہو کر وہ چیزیں دیکھنے لگتا ہے جس کے بیان پر قدرت نہیں۔ خطرہ و خیال قلب کے لیئے ہے۔ اور اشارہ ایک کلام خفی ہے باطن کے واسطے جو شخص کہ اپنے نفس و خواہش اور بداخلاقیوں اور تمام مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے وہ بڑے آرام اور خوشی و نعمت میں رہتا ہے۔ اور اسے اس حالت میں ویسی ہی کروٹیں دلائی جاتی ہیں جیسے کہ اصحاب کہف کو جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے ونقلبھم الایہ ہم اُن کو سیدھی اور الٹی طرف کروٹیں بدلاتے رہتے ہیں۔

يَا غُلَامُ اسْمَعْ هٰذَا وَاٰمِنْ بِهٖ وَلَا تُكَذِّبْ بِهٖ لَا تَحْرِمْ نَفْسَكَ الْخَيْرَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ۔

اے غلام تو میرے کلام کو سُن اور اُس پر ایمان لا اور اُس کی تکذیب نہ کر اپنے نفس کو ہر طریقہ سے بھلائی سے محروم نہ رکھ۔

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

ستاونویں مجلس

سچائی اور قناعت اور توکل کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

بَعْدَ كَلَامٍ يَا غِلْمَانُ تَصَدَّقُوْا عَلَيَّ بِذَرَّةٍ مِّنَ الصِّدْقِ اَنْتُمْ فِيْ حِلٍّ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ وَمِمَّا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مَا اُرِيْدُ مِنْكُمْ اِلَّا الصِّدْقَ وَالْاِخْلَاصَ وَنَفْعُ ذٰلِكَ لَكُمْ اُرِيْدُكُمْ لَا لِيْ قَيِّدُوْا اَلْفَاظَ اَلْسِنَتِكُمُ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ فَاِنَّ عَلَيْكُمْ رُقَبَاءَ الْمَلَائِكَةَ يُرَاقِبُوْنَ ظَوَاهِرَكُمْ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرَاقِبُ بَوَاطِنَكُمْ يَا مَنْ يَّبْنِي الْقُصُوْرَ وَالدُّوْرَ وَيَذْهَبُ عُمُرُهٗ فِيْ عِمَارَةِ الدُّنْيَا لَا تَبْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ فَاَسَاسُ الْبِنَاءِ فِي الدُّنْيَا النِّيَّةُ الصَّالِحَةُ لَا يَكُوْنُ بِنَاؤُكَ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ الْجَاهِلُ يَبْنِيْ فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَعَادَتِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِ الْحُكْمِ وَمُوَافَقَةِ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلِهٖ فَلَا جَرَمَ لَا تَصِحُّ لَهٗ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ وَلَا يَتَهَنَّا بِمَا بَنَاهُ وَيَسْكُنُهٗ غَيْرُهٗ وَيُقَالُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَ

۲۴ رمضان المبارک ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اولاً کچھ کلام کیا پھر فرمایا اے غلامو! میرے اوپر ایک ذرہ سچائی کا صدقہ کر دو باقی تمہارے تمام مال اور وہ چیزیں جو کہ تمہارے گھروں میں ہیں تمہیں سب معاف ہیں میں تم سے صرف صدق واخلاص ہی چاہتا ہوں اور اس کا نفع تمہارے ہی لیئے ہے۔ میں تم کو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنے لیئے تم اپنی ظاہری و باطنی زبانوں کے لفظوں کو مقید کر لو کیوں کہ تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں۔ فرشتے تمہارے ظاہر کی! نگہبانی کرتے ہیں اور حق عزوجل تمہارے باطنوں کی نگہبانی فرماتا ہے۔ اے دنیا میں محل اور گھر بنانے والے اور اے وہ شخص جس کی عمر دنیا کی عمارت میں جا رہی ہے تو کوئی عمارت بغیر نیت صالح کے نہ بنا۔ پس دنیا میں عمارت کی بنیاد نیک نیتی ہے تیری عمارت نفس و خواہش کی موافقت میں نہ ہونی چاہیئے۔ دنیا میں جاہل بموافقت نفس و خواہش و طبیعت و عادت بغیر حکم شرعی اور بلا موافقت قضاء و قدر الٰہی کے عمارت بنایا کرتا ہے پس یقیناً اس کے لیئے نیت صالح درست نہیں ہوتی اور نہ اس کے لیے اس کی عمارت مبارک ہوتی ہے اور اس میں دوسرے لوگ بسیں گے۔ اور اس بنانے والے سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ یہ عمارت کیوں

بَنَيْتَ وَمِنْ أَيْنَ أَنْفَقْتَ وَلِمَ أَنْفَقْتَ يُحَاسَبُ عَلَى الْجَمِيْعِ أُطْلُبُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةَ وَاقْنَعْ بِقِسْمِكَ وَلَا تَطْلُبْ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ أَشَدُّ عُقُوْبَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدِهٖ فِي الدُّنْيَا طَلَبُهٗ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهٗ (وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) تَجِيْءُ إِلَيَّ وَمَا عِنْدَكَ حُسْنُ ظَنٍّ فِيَّ فَمَا تُفْلِحُ بِكَلَامِيْ۔

وَيْحَكَ تَدَّعِيْ أَنَّكَ مُسْلِمٌ وَأَنْتَ مُعْتَرِضٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ الْإِسْلَامُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْاِسْتِسْلَامِ لِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَرِهٖ وَالرِّضَا بِأَفْعَالِهٖ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحِيْنَئِذٍ يَصِحُّ لَكَ الْإِسْلَامُ شُؤْمُ طُوْلِ الْأَمَلِ هُوَ الَّذِيْ يُوْقِعُكَ فِيْ مَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُخَالَفَتِهٖ مَتٰى مَا قَصُرَتْ آمَالُكَ جَاءَكَ الْخَيْرُ فَتَمَسَّكْ بِهٖ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ الْمُسْلِمُ إِذَا جَاءَهُ الْقَدَرُ أَخَذَهٗ مِنْ يَدِهٖ وَرَضِيَ بِهٖ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ وَرِضَاهُ عَنْهُ لَا نَفْسَ لَهٗ وَلَا هَوٰى وَلَا طَبْعَ لَهٗ وَلَا شَيْطَانَ أَعْنِيْ أَنَّهٗ قَدْ أُعِيْنَ عَلَيْهِمْ لَا أَنَّهُمْ قَدْ عُدِمُوْا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ

بنائی تھی اور کہاں سے اور کیوں اس پر خرچ کیا تھا تمام چیزوں پر حساب لیا جائے گا۔ اے بندۂ خدا تو رضا و موافقت الٰہی طلب کر اور اپنے مقسوم پر قناعت کر اور جو چیز کہ تیرے مقسوم کی نہیں ہے اُسے طلب نہ کر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تحقیق سخت تر عذاب اللہ کا دنیا میں بندہ کے واسطے اُس چیز کا طلب کرنا ہے جو اُس کے مقسوم میں نہیں حضور دستگیر عالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ تجھے میرے ساتھ حسنِ ظن نہیں پس تو میرے کلام سے کیا فلاح پا سکتا

تجھ پر افسوس تو مسلمان ہونے کا مدعی ہے حالانکہ تو اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں پر معترض ہے۔ تو اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے اسلام تو استسلام سے بنایا گیا ہے جس کے معنی میں قضا و قدر کا ماننا اور اللہ کے افعال پر قرآن و حدیث کی حدوں کی حفاظت کے ساتھ راضی رہنا۔ پس اس وقت جب کہ تو ایسا کرے گا تو تیرا اسلام صحیح ہوگا تیری آرزو کی درازی کی نحوست تجھے اللہ تعالے کے گناہوں میں اور اس کی مخالفت میں گرا رہی ہے۔ جب کہ تو آرزو کو کم کرے گا تیرے پاس بھلائی آجائے گی پس تو اگر فلاح چاہے تو اس پر چنگل مار لینا۔ مسلمان کے پاس جب کوئی چیز مقدرات سے آتی ہے وہ اس کو تقدیر کے ہاتھ سے لے لیتا ہے اور موافقت شرع اور رضامندی کے ساتھ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔ نہ اس کے نفس ہوتا ہے اور نہ خواہش اور نہ طبیعت اور نہ شیطان۔ یعنی ان سب پر مسلمان کی مدد کی جاتی ہے نہ یہ کہ وہ سب ہر طرح سے معدوم ہی ہو گئے

لَيْسَ لَنَا مَعْصُوْمٌ بَعْدَ ذِهَابِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَفْسُهٗ مُطْمَئِنَّةٌ وَّهَوَاهُ مَغْلُوْبٌ وَنَائِرَةُ طَبْعِهٖ مَخْمُوْدَةٌ وَ شَيْطَانُهٗ خَاسِئٌ مَا يَقَعُ بِيَدِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ يَّطُوْفُ عَلَيْهِ لَا يَجِدُهٗ اَلتَّوَكُّلُ لَيْسَ فِيْهِ وُقُوْفٌ مَّعَ سَبَبٍ وَالتَّوْحِيْدُ لَيْسَ فِيْهِ رُؤْيَةُ الضَّرِّ وَالنَّفْعِ مِنْ اَحَدٍ اَنْتَ نَفْسٌ كُلِّيَّةٌ هَوًى كُلِّيٌّ عَادَةٌ كُلِّيَّةٌ مَا عِنْدَكَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالتَّوْحِيْدِ خَبَرٌ مَّرَارَةٌ ثُمَّ حَلَاوَةٌ ثُمَّ كَسْرٌ ثُمَّ جَبْرٌ ثُمَّ مَوْتٌ ثُمَّ حَيَاةٌ دَآئِمَةٌ ذُلٌّ ثُمَّ عِزٌّ فَقْرٌ ثُمَّ غِنًى اِنْعِدَامٌ ثُمَّ اِيْجَادٌ بِهٖ لَا بِكَ اِنْ صَبَرْتَ عَلٰى هٰذَا صَحَّ لَكَ مَا تُرِيْدُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا فَمَا يَصِحُّ لَكَ شَيْءٌ كُلُّ مَا اَشْغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشْؤُوْمٌ وَاِنْ كَانَ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ بَعْدَ اَدَآءِ الْفَرَآئِضِ وَالسُّنَّةِ اِذَا اَدَّيْتَ الْفَرْضَ مِنَ الصَّوْمِ ثُمَّ اَشْغَلَكَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ فِيْ صَوْمِ النَّافِلَةِ عَنْ حُضُوْرِ قَلْبِكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُرَاقَبَةِ لَهٗ وَطِيْبَةِ الْعَيْشِ بِهٖ وَمَعَهُ الدَّآئِرَةُ عَلٰى صُحْبَةٍ وَّالْقُرْبِ مِنْهُ اَنْتَ عَبْدُ الْحِجَابِ عَبْدُ الْخَلْقِ وَنَفْسِكَ وَهَوَاكَ اَلْعَارِفُ قَآئِمٌ مَّعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ لِوَآءِ قُرْبِهٖ مَعَ عِلْمِهٖ

ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لے جانے کے بعد ہم میں کوئی بھی معصوم (بے گناہ) نہیں ہے۔ مسلمان کا نفس مطمئن اور اُس کی خواہش مغلوب اور اُس کی طبیعت کا جوش بجھا ہوا ہوتا ہے اور اس کا شیطان مقید رہتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں اس مرد مسلمان سے کوئی چیز بھی نہیں آتی شیطان ہر چند اُس پر چکر لگاتا ہے لیکن وہ کچھ بھی نہیں پاتا۔ توکل میں سبب کے ساتھ ٹھہراؤ نہیں ہوتا ہے اور توحید میں کسی سے نفع و نقصان کا معائنہ اور غیر اللہ پر نظر رکھنا نہیں ہوتا ہے۔ تو تو سراپا نفس اور سرتاسر خواہش اور عادت بنا ہوا ہے۔ تجھے نہ توکل کی کچھ خبر ہے اور نہ توحید سے اوّل کڑوا پن ہے پھر مٹھاس پھر ٹوٹنا پھر جڑنا پھر مرنا پھر ہمیشگی کی! زندگی اول ذلت ہے پھر عزت ہے اول محتاجی ہے پھر امیری۔ اول ناپید ہوتا ہے پھر ذات حق سے وجود پاتا نہ کہ اپنے اختیار سے اگر تو اس پر صبر کرے گا تو جو کچھ تو خدا سے چاہے گا وہ تیرے لیے صحیح و درست ہو جائے گا ورنہ کچھ بھی نہیں۔ ہر وہ چیز جو کہ تجھ کو اللہ عزوجل کی طرف سے روکے وہ تیرے لیے منحوس ہے خواہ اداء فرائض و سنن کے بعد روزہ نماز ہی کیوں نہ ہو۔ جب تو فرض روزہ ادا کرلے۔ پھر اس کے بعد نفل کے روزہ میں تجھے بھوک اور پیاس تیرے قلب کو اللہ عزوجل کی! حضوری اور اس کے مراقبہ اور اس کے ساتھ خوش عیشی سے روک دے جس پر کہ محبت و قرب الٰہی کا دار و مدار ہے پس تو حجاب کا بندہ خلق اور اپنی خواہش و نفس کا بندہ ہے نہ کہ بندۂ خدا۔ عارف باللہ تو اللہ عزوجل کی معیت میں اُسی کی قربت کے جھنڈے کے نیچے اپنے علم و باطن کے

وَسِرِّهٖ يَدُوْرُ مَعَ قَضَآءِهٖ وَقَدْرِهٖ وَ
إِذَا عَجَزَ دُوِّرَ بِلَا تَدْوِيْرٍ مِّنْهُ حُرِّكَ
بِلَا تَحْرِيْكٍ مِّنْهُ سُكِّنَ بِلَا تَسْكِيْنٍ
مِّنْهُ يَصِيْرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِيْنَ قَالَ
اللّٰهُ فِيْ حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ لَمَّا جَآءَ الْعِجْزُ مِنْهُمْ
حُرِّكُوْا اَلْحَرَكَةُ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالسُّكُوْنُ
وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْعَجْزِ اَلْحَرَكَةُ عِنْدَ
وُجُوْدِكَ وَالسُّكُوْنُ عِنْدَ فَقْدِكَ لِلْحَرَكَةِ
فِي الْحُكْمِ وَالسُّكُوْنُ فِي الْعِلْمِ إِنَّمَا يَصِحُّ
قَلْبُكَ بِخُرُوْجِكَ مِنَ النَّفْسِ وَ
الْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ
لَا تَتَقَيَّدْ بِالْخَلْقِ كَمَا يَمْلِكُ
ضَرَّكَ وَلَا نَفْعَكَ وَلَا رِزْقَكَ
غَيْرُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَبَدًا
فِيْ طَاعَتِهٖ وَأَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ
لَا يَبْقٰى بَيْنَ يَدَيْكَ شَيْءٌ سِوَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيْرُ أَغْنَى
الْخَلْقِ وَأَعَزَّهُمْ فَتَصِيْرُ
كَآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ
الْأَشْيَآءَ بِالسُّجُوْدِ لَهٗ وَهٰذَا
مِنْ وَّرَآءِ عُقُوْلِ الْخَلْقِ
الْعَوَامِّ مِنْهُمْ وَكَثِيْرٌ
مِّنَ الْخَوَاصِّ فَهُوَ ذَرَّةُ
آدَمَ مِنْ جُمْلَةِ لُبِّهٖ يَا قَلِيْلَ الْعِلْمِ تَفَقَّهْ

ساتھ گھڑا رہتا ہے اُسی کی قضاء و قدر کے ساتھ گھومتا ہے
اور جب کہ وہ عاجز ہو جاتا ہے تو بغیر اس کے کہ وہ خود گھومے
گھمایا جاتا ہے بغیر اُس کی تحویل کے اور بغیر اُس کی
حرکت کے اُس کو تحویل و حرکت دی جاتی ہے۔ بغیر
اُس کے سکون کے اُس کو سکون عطا فرمایا جاتا ہے وہ منجملہ
اُن لوگوں کے ہو جاتا ہے جن کے حق میں ارشادِ الٰہی ہے۔
ونقلبهم الآیہ، ہم اُن کو سیدھی اور الٹی جانب
کروٹیں بدلاتے رہتے ہیں جب کہ اُن کا عاجز ہونا ظاہر
ہوا اُن کو منجانب اللہ حرکت دی گئی۔ حرکت قدرت کی
معیت میں ہوتی ہے اور سکون و تسلیم عاجزی کے وقت
حرکت تیرے وجود کے وقت ہوتی ہے اور سکون تیرے
گم ہو جانے کے وقت۔ حرکت شرع کی ماتحتی میں ہے
اور سکون علم میں کہ قضاء و قدر میں دم نہ مارے۔ تیرا قلب جب
درست ہوگا جب کہ تو اپنے نفس و خواہش اور طبیعت اور
تمام خلق سے علیحدہ ہو جائے گا۔ تو فی الجملہ مخلوق کا مقید نہ
بن۔ سوائے رب تعالیٰ کے کوئی بھی تیرے نقصان و نفع
اور رزق کا مالک نہیں ہے تو ہمیشہ اُسی کی اطاعت اور امر و نہی
کی بجا آوری میں مشغول رہ تیرے ہاتھ میں سوائے حق عزوجل
کے کچھ باقی نہ رہے پس تو اس وقت تمام مخلوق سے زیادہ
امیر اور زیادہ عزت والا بن جائے گا۔ اس وقت تیری
حالت آدم علیہ السلام جیسی ہو جائے گی کہ اللہ نے تمام
چیزوں کو اُن کے سامنے جھکنے اور سجدہ کا حکم دیا تھا۔
اور یہ بات عام مخلوق اور بہت سے خاص لوگوں کی عقل
سے بھی پرے ہے۔ عارف باللہ آدم علیہ السلام کا ایک
ذرہ اور انھیں کا خلاصہ ہے۔ اے کم علم پہلے علم دین سیکھ

ثُمَّ اعْتَزِلِ الْقَوْمَ تَفَقَّهُوْا ثُمَّ اعْتَزَلُوْا
عَنِ الْخَلْقِ بِقُلُوْبِهِمْ ظَوَاهِرُهُمْ
مَعَ الْخَلْقِ لِإِصْلَاحِهِمْ وَبَوَاطِنُهُمْ
مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ خِدْمَتِهٖ وَ
صُحْبَتِهٖ فَهُمْ كَائِنُوْنَ بَائِنُوْنَ
كَائِنُوْنَ مَعَ الْخَلْقِ فِي الْحُكْمِ وَبَائِنُوْنَ
عَنْهُمْ بِقُلُوْبِهِمْ بَائِنَةٌ مُعْتَزِلَةٌ
عَنِ الْاَشْيَآءِ جَمِيْعًا شُغْلُهُمْ فِي
الظَّاهِرِ اَحْكَامُ الْحُكْمِ كُلَّمَا يَدْنَسُ ثَوْبُهُمْ
غَسَلُوْهُ وَطَيَّبُوْهُ بَخَّرُوْهُ كُلَّمَا تَخَرَّقَ
مِنْهُ شَيْءٌ رَقَعُوْهُ وَخَيَّطُوْهُ هُمْ
رُؤُوْسُ الْخَلْقِ ذِرْوَةٌ مِنْهُمْ كَالْجِبَالِ
الرَّوَاسِيْ قُلُوْبُهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَطْرِحُوْنَ بَيْنَ
يَدَيْهِ مُرَاقِبُوْنَ لَهٗ غَائِصُوْنَ فِيْ
عِلْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِذَآءَنَا ذِكْرَكَ
وَغِنَانَا قُرْبَكَ اٰمِيْنَ اَنْتَ مَيِّتُ الْقَلْبِ
وَصُحْبَتُكَ اَيْضًا لِمَوْتَى الْقُلُوْبِ عَلَيْكَ
بِالْاَحْيَآءِ النُّجَبَاءِ الْبُدَلَاءِ اَنْتَ
قَبْرٌ تَاْتِيْ قَبْرًا مِّثْلَكَ اَنْتَ زَمِنٌ
يَقُوْدُكَ زَمِنٌ مِّثْلُكَ اَعْمٰى
يَقُوْدُكَ اَعْمٰى مِثْلُكَ اِصْحَبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُوْقِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ
وَاصْبِرْ عَلٰى كَلَامِهِمْ وَ
اَقْبَلْهُ وَاعْمَلْ بِهٖ وَقَدْ اَفْلَحْتَ

بعدہٗ گوشہ نشینی اختیار کر۔ اولیاء اللہ نے پہلے علم دین سیکھا
پھر اپنے قلبوں سے مخلوق سے جدائی کرلی اُن کے ظاہر
مخلوق کی اصلاح کے لیے مخلوق کی معیت میں رہے اور
اُن کے باطن حق عزوجل کی معیت میں اُس کی خدمت و صحبت
میں مشغول رہے پس اولیاء اللہ موجود بھی ہیں جدا و علیحدہ بھی
حکم میں مخلوق کے ساتھ موجود ہیں اور اپنے قلبی تعلقات
سے اُن سے جدا و علیحدہ اُن کے قلب تمام چیزوں سے
جدا اور کنارا کرنے والے ہوتے ہیں۔ ظاہر میں اُن کا
مشغلہ حکم شرع کا مضبوط بنانا ہے۔ جب کبھی اُن کے
کپڑے میلے ہو جاتے ہیں وہ اُس کو خود دھو لیتے اور
پاک کرنے اور خوشبو میں بسا لیتے ہیں جب اُن کے کپڑے
کا کوئی حصہ پھٹ جاتا وہ اُس میں پیوند لگا لیتے اور اُس کو
وہ سی لیتے ہیں۔ وہی مخلوق کے سردار ہیں اُن میں سے ایک تو
مثل بلند پہاڑوں کے ہے۔ اُن کے دل خدا کی معیت میں
اُس کے رو برو بچھڑے ہوئے اُسی کے خیال میں ڈوبے
ہوئے اُس کے علم میں غوطہ زن رہتے ہیں۔ اے اللہ
ہماری غذا اپنا ذکر اور اپنا قرب ہماری تونگری بنا دے
آمین۔ تو مردہ دل ہے تیری صحبت ہی مردہ دلوں سے
ہے تو زندہ دلوں نجباء ابدال کی صحبت اختیار کر۔ تو قبر
ہے اپنی جیسی قبر کے پاس آمد و رفت کرتا ہے تو مردہ ہے
اپنے جیسے مردہ کے پاس آتا جاتا ہے تو اپاہج ہے
تجھے تجھ جیسا اپاہج کھینچ کر لے جاتا ہے تو اندھا ہے
تجھے تجھ جیسا اندھا کھینچتا ہے۔ تو مسلمانوں یقین رکھنے
والو نیک لوگوں کی صحبت میں رہ اور اُن کے کلام پر صبر کر
اور اس کو قبول کر کے اُس پر عمل کر تو نجات پا لے گا۔ تو

اِسْمَعْ قَوْلَ الشُّيُوْخِ وَاعْمَلْ بِهٖ وَ
احْتَرِمْهُمْ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ كَانَ لِيْ
شَيْخٌ كُلَّمَا اَشْكَلَ عَلَيَّ وَخَطَرَ بِقَلْبِيْ
يُحَدِّثُنِيْ بِهٖ وَلَا يُحْوِجُنِيْ اِلَى الْكَلَامِ
فَكَانَ ذٰلِكَ لِاحْتِرَامِيْ وَحُسْنِ اَدَبِيْ مَعَهٗ
مَا صَحِبْتُ قَطُّ الشُّيُوْخَ اِلَّا بِالْاِحْتِرَامِ
وَحُسْنِ الْاَدَبِ الصُّوْفِيُّ لَا يَكُوْنُ بَخِيْلًا
لِاَنَّهٗ مَا بَقِيَ لَهٗ شَيْءٌ يَبْخَلُ بِهٖ وَقَدِ
ادَّعٰى تَرْكَ الْكُلِّ اِنْ اُعْطِيَ شَيْئًا اَخَذَهٗ
لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ قَدْ صَفَا قَلْبُهٗ عَنِ الْمَوْجُوْدَاتِ
وَالْمُصَوَّرَاتِ اِنَّمَا يَبْخَلُ مَنْ لَهٗ مَالٌ وَ
الصُّوْفِيُّ قَدْ صَارَتِ الْاَشْيَاءُ لِغَيْرِهٖ فَكَيْفَ
يَبْخَلُ بِمَالِ غَيْرِهٖ لَا عَدُوَّ لَهٗ وَلَا صَدِيْقَ
وَلَا اِلْتِفَاتَ اِلٰى سَمَاعِ الْحَمْدِ وَالذَّمِّ
لَا يَرَى الْعَطَاءَ وَالْمَنْعَ وَالضُّرَّ وَالنَّفْعَ
مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَفْرَحُ بِالْحَيَاةِ
وَلَا يَغْتَمُّ بِالْمَوْتِ مَوْتُهٗ سَخَطُ رَبِّهٖ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَحَيَاتُهٗ رِضَاهُ عَنْهُ
وَحْشَتُهٗ فِي الْجَلْوَةِ وَدَأْبُهٗ فِي الْخَلْوَةِ
طَعَامُهٗ ذِكْرُ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَشَرَابُهٗ مِنْ
شَرَابِ الْاُنْسِ بِهٖ لَا جَرَمَ لَا يَكُوْنُ بَخِيْلًا
بِحُطَامِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ غَنِيٌّ
عَنِ الْجَمِيْعِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ؕ

مشائخوں کے قول کو سن اور اُس پر عمل کر اور اُن کا احترام بجا لا، اگر
تجھے اپنی فلاح مقصود ہے میرے ایک شیخ تھے جب کبھی
مجھ پر مشکل پڑتی اور میرے دل میں خطرہ گزرتا تھا وہ خود بخود
مجھ سے بیان کر دیا کرتے تھے اور مجھے بات چیت !
کرنے کی تکلیف نہ دیتے تھے یہ اس لیے تھا کہ میں اُن
کا احترام اور اُن کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھتا تھا میں کبھی
مشائخ کی صحبت میں بغیر احترام اور حسن ادب کے نہ رہا صوفی بخیل
نہیں ہوتا ہے کیونکہ جب اُس نے ہر چیز کے چھوڑ دینے
کا دعوٰے کیا اُس کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی جس سے بخل
کرے اگر اُس کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو وہ اُس کو دوسروں
کے لیے لیتا ہے نہ اپنے لیے اُس کا دل تو تمام موجودات
اور مصورات سے پاک ہو چکا ہے۔ بخل تو وہ کرے جس کے
پاس مال ہو اور صوفی کی تو تمام چیزیں غیر کی ملک ہو جاتی ہیں پس وہ
غیر کے مال میں کیسے بخل کرے۔ نہ اُس کا کوئی دشمن ہوتا ہے۔
اور نہ کوئی دوست اور اُس کی توجہ کسی کی تعریف و برائی سننے
کی طرف نہیں ہوتی ہے۔ وہ عطاء و منع کو بجز خدا کے کسی اور
کی طرف سے نہیں خیال کرتا ہے نہ وہ زندگی سے خوش ہے اور
نہ اُسے موت کا غم اُس کی موت اللہ کا اُس پر غصہ و ناراض
ہونا ہے اور اُس کی زندگی خدا کا اُس سے راضی ہونا ہے۔
جلوت میں اُسے وحشت رہتی ہے اور خلوت میں اُسے
اُنس رہتا ہے خدا کا ذکر اُس کی غذا ہے اور شراب
اُنس الٰہی اُس کا پانی ایسی حالت میں وہ یقیناً دنیا وَمَا فِیْهَا
سے کیسے بخل کر سکتا ہے کیونکہ اُس کے نزدیک تو تمام
چیزوں سے لاپرواہی ہے اے رب تو ہم کو دنیا و آخرت
میں نکوئیاں عطا فرمانا۔ اور عذاب دوزخ سے بچا لانا۔

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ — اٹھاونویں مجلس

علم پڑھ کر اس پر باخلاص عمل کرنے کے بیان میں !

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِی الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهَلَّ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ.

بَعْدَ كَلَامٍ كَمْ تَتَعَلَّمُ وَلَا تَعْمَلُ اِطْوِ دِيْوَانَ الْعِلْمِ ثُمَّ اشْتَغِلْ بِنَشْرِ دِيْوَانِ الْعَمَلِ مَعَ الْاِخْلَاصِ وَاِلَّا فَلَا فَلَاحَ لَكَ تَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَحَسْبُ اَنْتَ مُجْتَرِءٌ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِاَفْعَالِكَ قَدْ اَلْقَيْتَ جِلْبَابَ الْحَيَاءِ مِنْ عَيْنَيْكَ وَقَدْ جَعَلْتَهٗ اَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ اِلَيْكَ اَنْتَ اٰخِذٌ بِهَوَاكَ وَمَانِعٌ بِهَوَاكَ وَمُتَحَرِّكٌ بِهَوَاكَ فَلَا جَرَمَ يُهْلِكُكَ هَوَاكَ اسْتَحْيِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ وَاعْمَلْ بِحُكْمِهٖ اِذَا عَمِلْتَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ اَدْنَاكَ الْعَمَلُ اِلَى الْعِلْمِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِيْنَ اٰمِيْنَ اِذَا ارْتَكَبْتَ الذُّنُوْبَ جَاءَتِ الْاٰفَاتُ وَوَقَعَتْ عَلَيْكَ فَاِنْ تُبْتَ وَاسْتَغْفَرْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعَنْتَ بِهٖ وَقَعَتْ حَوَالَيْكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ بَلِيَّةٍ فَاسْاَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّاْتِيَكَ مَعَهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ

یکم شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

کب تک تو علم پڑھے گا اور عمل نہ کرے گا تو علم کے دفتر کو لپیٹ دے پھر عمل کے دفتر کے کھولنے میں اخلاص کے ساتھ مشغول ہو جا ورنہ تجھے فلاح نہ ملے گی تو تو محض علم سیکھنے میں مشغول ہے تو اپنے فعلوں سے اللہ عزوجل پر دلیر بنا ہوا ہے تو نے اپنی دونوں آنکھوں پر سے حیا کا پردہ اتار دیا ہے اور خدا کی نظر کو بہ نسبت دوسرے ناظرین کی نظر سے ہلکا جان لیا ہے تو اپنی خواہش سے لین دین کرنے والا اور اپنی خواہش سے منع کرنے والا اور حرکت کرنے والا ہے پس یقیناً تیری خواہش تجھے ہلاک کر دے گی۔ تو تمام حالتوں میں اللہ عزوجل سے حیا کر اور اس کے حکم پر عمل کر۔ جب تو ظاہر حکم پر عامل ہو جائے گا تو وہ عمل تجھ کو معرفت الٰہی کے قریب کر دے گا۔ اے اللہ تو ہم کو غافلوں کی خواب سے بیدار فرما دے آمین جب کہ تو گناہ کرے گا تو آفتیں آکر گر پڑیں گی پس اگر تو توبہ کر لے گا اور اپنے رب سے ان گناہوں سے مغفرت چاہے گا اور اس سے مدد طلب کرے گا تو وہ آفتیں تیرے سے علیحدہ تیرے آس پاس گریں گی۔ نزول تجھ پر تیرے اوپر بلا کا آنا ضروری ہے پس تو خدا سے دعا کر وہ مصیبت کے ساتھ تجھ کو صبر و موافقت عطا فرما دے

حَتّٰى يَسْلَمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَيَكُوْنُ الْخَدْشُ فِى الْقَالَبِ لَا فِى الْقَلْبِ فِى الظَّاهِرِ لَا فِى الْبَاطِنِ فِى الْمَالِ لَا فِى الدِّيْنِ فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ الْبَلِيَّةُ نِعْمَةً لَا نِقْمَةً يَا مُنَافِقُ قَدْ قَنِعْتَ مِنِ اتِّبَاعِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ بِالْاِسْمِ لَا بِالْمَعْنٰى ذٰلِكَ كَذِبُ ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ فَلَا جَرَمَ اَنْتَ ذَلِيْلٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الْعَاصِىْ ذَلِيْلٌ فِىْ نَفْسِهٖ وَالْكَذَّابُ ذَلِيْلٌ فِىْ نَفْسِهٖ يَا عَالِمًا لَا تُدَنِّسْ عِلْمَكَ عِنْدَ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا لَا تَبِعْ عَزِيْزًا بِذَلِيْلٍ اَلْعَزِيْزُ الْعِلْمُ وَالذَّلِيْلُ هُوَ الَّذِىْ فِىْ اَيْدِيْهِمْ مِّنَ الدُّنْيَا الْخَلْقُ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّعْطُوْكَ مَا لَيْسَ لَكَ مَقْسُوْمٌ اِنَّمَا قِسْمُكَ يَجْرِىْ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَاِذَا صَبَرْتَ جَاءَ قِسْمُكَ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَاَنْتَ عَزِيْزٌ وَيْحَكَ مَنْ يُّرْزَقُ لَا يَرْزُقُ مَنْ يُّعْطٰى لَا يُعْطِىْ اِشْتَغِلْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكِ الطَّلَبَ مِنْهُ فَمَا يَحْتَاجُ تُسْئَلُهٗ وَتُعَرِّفُهٗ بِمَصْلَحَتِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ بَعْضِ كَلَامِهٖ مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِىْ عَنْ مَّسْئَلَتِىْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِى السَّائِلِيْنَ ذِكْرُ اللِّسَانِ بِلَا قَلْبٍ لَا كَرَامَةَ وَلَا عِزَازَةَ لَكَ بِهٖ اَلذِّكْرُ هُوَ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ثُمَّ ذِكْرُ اللِّسَانِ اِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ ذَكَرَهُ الْحَقُّ كَمَا قَالَ فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ وَ

تاکہ وہ معاملہ جو کہ تیرے اور خدا کے درمیان میں ہے محفوظ رہے پس اُس وقت خدشہ بدن پر ہوگا نہ کہ قلب میں ظاہر میں ہوگا نہ کہ دین میں۔ پس اُس وقت وہ مصیبت نعمت ہو جائے گی نہ کہ عذاب۔ اے منافق تو نے خدا اور رسول کے اتباع میں صرف نام پر قناعت کر لی ہے۔ تو حقیقت و معنی سے لاپرواہ ہے یہ تیرا ظاہر و باطن جھوٹ ہے پس تو اس وجہ سے دنیا و آخرت میں یقیناً ذلیل ہے۔ گناہ گار فی نفسہٖ ذلیل ہے اور جھوٹ بولنے والا بھی اے عالم تو اپنے علم کو اہل دنیا کے روبرو میلا کچیلا نہ کر تو عزیز شے کو ذلیل شے کے عوض فروخت نہ کر علم عزیز ہے اور وہ دنیا جو کہ دنیاداروں کے ہاتھ میں ہے ذلیل ہے۔ مخلوق میں یہ قدرت نہیں کہ وہ تجھے وہ چیز جو کہ تیرے مقسوم میں نہیں ہے دے سکیں تیرا مقسوم بے شک اُن کے ہاتھوں سے تجھے پہنچتا ہے پس جب تو صابر بنا رہے گا تیرا مقسوم اُن کے ہاتھوں سے تجھے پہنچے گا اور تو عزیز کا عزیز بنا رہے گا۔ تجھ پر افسوس جو کہ خود رزق دیا جاوے گا وہ دوسروں کو رزق نہیں دے سکتا ہے۔ تو اللہ عزوجل کی اطاعت میں مشغول ہو اور اُس سے مانگنا چھوڑ دے پس وہ اس کا محتاج نہیں ہے کہ تو اُس کو اپنی مصلحت بتلائے اور پہنچوائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا ہے جس کو میرا ذکر مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھے گا میں اُس کو اُس سے زیادہ دوں گا۔ جتنا کہ مانگنے والوں کو دوں گا۔ بغیر قلب کے ذکر کئے محض! زبانی ذکر میں وہ کوئی کرامت ہے اور نہ تیری کوئی بزرگی۔ ذکر الٰہی قلب و باطن کا ذکر ہے پھر زبان کا ذکر جب کسی بندہ کا ذکر الٰہی! درست ہو جاتا ہے پس حق عزوجل اُس کا ذکر کرتا ہے جیسا کہ اُس نے ارشاد فرمایا تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور تم میرا

اُشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ اُذْكُرْهُ حَتّٰى
يَذْكُرَكَ اُذْكُرْهُ حَتّٰى يَحُطَّ الذِّكْرُ
عَنْكَ اَوْزَارَكَ تَبْقٰى خَالِيًا عَنْ ذُنُوْبٍ
تَصِيْرُ طَاعَةً بِلَا مَعْصِيَةٍ فَحِيْنَئِذٍ
يَذْكُرُكَ فِيْمَنْ يَذْكُرُ فَتَشْتَغِلُ بِهٖ
عَنْ خَلْقِهٖ وَيَشْغَلُكَ ذِكْرُهٗ عَنْ مَسْئَلَتِهٖ
يَصِيْرُ كُلُّ مَقْصُوْدِكَ هُوَ فَتَشْتَغِلُ
عَنْ جَمِيْعِ مَقَاصِدِكَ اِذَا صَارَ هُوَ كُلَّ
مَقْصُوْدِكَ جَعَلَ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْمُلْكِ
فِيْ يَدِ قَلْبِكَ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يُحِبُّ غَيْرَهٗ يُزِيْلُ مِنْ قَلْبِهٖ حُبَّ
مَا سِوَاهُ اِذَا تَمَكَّنَ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مِنْ قَلْبِ عَبْدٍ خَرَجَ مِنْ قَلْبِهٖ
حُبُّ غَيْرِهٖ يَبْشُرُ اَعْضَاءُهٗ وَيَشْتَغِلُ
بِهٖ ظَاهِرُهٗ وَبَاطِنُهٗ صُوْرَتُهٗ وَمَعْنَاهُ
فَيُهَيِّمُهٗ وَيُخْرِجُهٗ عَنِ الْعَادَةِ
وَيُخْرِجُهٗ عَنِ الْعُمْرَانِ فَاِذَا تَمَّ
لَهٗ هٰذَا اَحَبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَا لَكَ
عَقْلٌ تَنْظُرُ بِهٖ وَتَعْقِلُ بِهٖ اَمَا
حَضَرْتَ مَنْزُوْلًا بِهٖ قَطُّ
سَتَاْتِيْكَ نَوْبَتُكَ وَيَقْرَعُ
مِنْكَ مَلَكُ الْمَوْتِ بَابَ حَيَاتِكَ
فَيَقْلَعُهَا مِنْ مَكَانِهَا وَيُفَرِّقُ
بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَهْلِكَ وَمَحَابِّكَ
اِجْتَهِدْ اَنْ لَا تُقْبَضَ وَاَنْتَ كَارِهٌ

شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔ تو خدا کا ذکر یہاں تک کر کہ وہ تیرا ذکر کرے تو اُس کا ذکر یہاں تک کر کہ ذکر کی وجہ سے تیرے سب گناہ جھڑ جائیں تو گناہ سے خالی باقی رہ جائے اور طاعت بلا معصیت ہو جائے پس وہ اس وقت تیرا منجملہ اُن لوگوں کے جن کا کہ وہ ذکر کرتا ہے ذکر کرے گا پس تو اُس کی مخلوق سے غافل ہو جائے گا اور اُس کا ذکر تجھ کو اُس کے سوال سے باز رکھے گا تیرا کل مقصود وہی ہو جائے گا اور تو اپنے تمام مقاصد سے غافل ہو جائے گا۔ جب کہ خدا تیرا کل مقصود ہو جائے گا وہ تیرے قلب کے ہاتھ میں اپنی حکومت کے خزانوں کی کنجیاں دیدے گا۔ جو کوئی اللہ عزوجل کو دوست رکھتا ہے اور اُس کے غیر کو دوست نہیں رکھتا اللہ عزوجل اُس کے قلب سے اپنے ماسوا کی محبت کو زائل کر دیتا ہے جب کسی بندہ کے دل میں حق عزوجل کی محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو اُس کے دل سے غیر اللہ کی محبت نکل جاتی ہے اُس کے تمام اعضاء میں اس وجہ سے مسرت پیدا ہو جاتی ہے اُس کا ظاہر و باطن صورت و معنی خدا کے ساتھ مشغول ہو جاتے ہیں پس خدا اُس کو دیوانہ بنا لیتا ہے اور آگے کو اُس کی عادت آبادی سے باہر کر دیتا ہے پس جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے خدا اُس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہیں ہے جو تو دیکھے اور سمجھے۔ کیا تو کبھی ایسے شخص کے پاس حاضر نہ ہوا جس پر موت اُتاری گئی ہو قریب ہے کہ تیری بھی نوبت آئے گی اور ملک الموت تیری زندگی کے دروازہ کو آ کر ٹھونکیں گے اور اُس کو اُس کی جگہ سے اُکھیڑ پھینکیں گے وہ تیرے اور تیرے اہل وعیال اور دوستوں میں تفریق و جدائی کر دیں گے تو اس بات کی کوشش کر کہ تیرا قبض روح اس حال میں نہ ہو کر تو

بِلِقَآءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدِّمْ مَالَكَ إِلَى الْآخِرَةِ وَانْتَظِرِ الْمَوْتَ فَإِنَّكَ تَرَى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِّمَّا تَرَاهُ فِي الدُّنْيَا. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

لقاء الٰہی کو ناپسند کرنے والا ہو تو اپنا مال آخرت کی طرف پہلے سے روانہ کر دے، اور موت کا انتظار کر۔ بتحقیق تو اللہ عزوجل کے پاس اُس سے بہتر معاملہ دیکھے گا جو کہ تو نے دنیا میں دیکھا ہے اے رب ہمارے ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں نصیب کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ آمین۔

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

انسٹھویں مجلس ۵۹

لالچی کے وعظ کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَاسِعَ رَجَبٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّ أَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامٍ) كَلَامُ الطَّامِعِ لَا يَخْلُوْا مِنْ حُرْجَةٍ وَّ مُدَاهَنَةٍ لَا يُمْكِنُهُ الْمُخَالَفَةُ يَكُوْنُ كَلَامُهُ قِشْرًا فَارِغًا لَا لُبَّ فِيْهِ صُوْرَةً بِلَا مَعْنًى اَلطَّامِعُ فَارِغٌ كَمَا أَنَّ حُرُوْفَ الطَّمَعِ كُلَّهَا فَارِغَةٌ اَلطَّاءُ وَالْمِيْمُ وَالْعَيْنُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْلِحُوْا لَقَدْ أَفْلَحْتُمْ اَلْعِبَادَةُ وَهِمَّتُهُ عَلِيَّةٌ فِي السَّمَاءِ لَا يَضُرُّهُ قَوْلُ قَائِلٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهِ إِذَا أَرَادَكَ لِأَمْرٍ هَيَّأَكَ لَهُ كَلَامٌ جَرٰى بِغَيْرِ الْأَدَبِ وَهٰذَا جَوَابُهُ حَالُكُمْ أَنْطَقَتْنِيْ وَكِذْبُكُمْ يُسْكِتُنِيْ عَلٰى قَدْرِ مَا تَشْتَرُوْنَ

۹ رجب ۵۴۶ ہجری کو بعد کچھ کلام کے مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

طمع کرنے والے کا کلام (وعظ) خود غرضی اور مداہنت سے خالی نہیں ہوتا، اس کو مخالفت سامعین کی طاقت نہیں! حق گوئی کی ہمت نہیں اُس کا کلام خالی بلا مغز کا چھلکا اور لفظ بلا معنی ہوا کرتا ہے جس طرح طمع کے حرف نقطوں سے خالی ہیں ایسے ہی لفظ طامع (یعنی لالچی شخص) خالی ہے۔ طمع کے حرف ط، م، ع ہیں۔ میں اللہ میں ہر ایک نقطہ سے خالی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم نیک ہو رہو بے شک فلاح پا لو گے بچے کی ہمت آسمان میں بلند ہے اُس کو کسی قائل کا قول ضرر نہیں دیتا ہے تحقیق اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے جب وہ تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو تجھ کو اس کے لیے تیار کر دے گا کسی بے ادب سے کچھ کلام نکلا اور یہ اس کا جواب ہے تمہاری حالتوں کی سچائی مجھے گویا کر دیتی ہے اور تمہارا جھوٹ مجھے ساکت کر دیتا ہے تمہاری خریداری کے مطابق دیں گا

أَبِيْعُكُمْ.

يَا غُلَامُ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ وَبَرَكَتُهٗ كَمَا سَعَيْتَ إِلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِيْ حُظُوْظِ نَفْسِكَ وَشَهَوَاتِهَا الْعَالِمُ لَا رِجْلَيْنِ لَهٗ يَسْعٰى بِهِمَا إِلٰى أَبْوَابِ الْخَلْقِ وَالزَّاهِدُ لَا يَدَيْنِ لَهٗ يَأْخُذُ بِهِمَا أَمْوَالَ النَّاسِ وَالْمُحِبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا عَيْنَيْنِ لَهٗ يَنْظُرُ بِهِمَا إِلٰى غَيْرِهٖ اَتُحِبُّ الصَّادِقُ فِيْ مَحَبَّتِهٖ لَوْ لَقِيَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مَا حَلَّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهِمْ لَا يَنْظُرُ إِلٰى غَيْرِ مَحْبُوْبِهٖ لَا تَكْبُرُ فِيْ عَيْنَيْ رَأْسِهِ الدُّنْيَا وَلَا تَكْبُرُ فِيْ عَيْنَيْ قَلْبِهِ الْأُخْرٰى وَلَا يَكْبُرُ فِيْ عَيْنَيْ سِرِّهٖ غَيْرُ الْمَوْلٰى كُوْنُوْا عُقَلَاءَ مَا أَنْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ الْأَكْثَرُ مِنْكُمْ يَتَّبِعُوْنَ كُلَّ نَاعِقٍ وَنَاعِقٍ الْأَكْثَرُ مِنَ الْمُتَكَلِّمِيْنَ كَلَامُهُمْ مِنْ أَلْسِنَتِهِمْ لَا مِنْ قُلُوْبِهِمْ نَعَقَاتُ الْمُنَافِقِ مِنْ لِسَانِهٖ وَرَأْسِهٖ وَنَعَقَاتُ الصَّادِقِ مِنْ قَلْبِهٖ وَسِرِّهٖ قَلْبُهٗ عَلٰى بَابِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَسِرُّهٗ دَاخِلٌ عَلَيْهِ لَا يَزَالُ يَصْرَخُ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى يَدْخُلَ الدَّارَ أَنْتَ كَذَّابٌ وَاللّٰهِ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِكَ مَا تَعْرِفُ الطَّرِيْقَ إِلٰى بَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَدُلُّ عَلَيْهِ أَنْتَ أَعْمٰى كَيْفَ تَقُوْدُ غَيْرَكَ قَدْ أَعْمَاكَ هَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَمُتَابَعَتُكَ لِنَفْسِكَ

فروخت کرتا ہوں۔

اے غلام اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُس کی برکت ہوتی تو تو ہرگز اپنے حظوظ اور خواہشات نفسانی کے لیے بادشاہوں کے دروازوں پر نہ دوڑتا عالم کے پاس وہ دو پیر ہی نہیں ہوتے جن سے وہ مخلوق کے دروازوں پر دوڑے اور زاہد کے پاس وہ دو ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے وہ آدمیوں کا مال لے۔ اور اللہ کے محب کے پاس وہ دو آنکھیں ہی نہیں ہوتی ہیں جن سے وہ غیر اللہ کی طرف دیکھے۔ سچا محب جو کہ اپنی محبت میں سچا ہے اگر تمام مخلوق سے بھی ملاقات کرے تو مخلوق کی طرف اُس کو نظر کرنا حلال نہ ہو وہ تو اپنے محبوب کے سوا کسی کو دیکھتا ہی نہیں ہے اُس کے سر کی آنکھوں میں دنیا کی اور اُس کے قلب کی آنکھوں میں آخرت کی قدر ہی نہیں ہوتی ہے اور نہ اُس کے باطن کی آنکھوں میں خدا کے سوا کسی کی عظمت و قدر ہوتی ہے۔ تم عاقل بنو تمہاری کچھ حقیقت نہیں ہے تم میں سے اکثر چیخنے چلانے والوں کا اتباع کرنے لگتے ہیں۔ بہت سے واعظوں کا وعظ زبانی ہوتا ہے دلوں سے نہیں ہوتا منافق کی سرد آہیں زبان و سر سے ہوتی ہیں اور سچے شخص کی اُس کے قلب و باطن سے۔ سچے شخص کا قلب رب عزوجل کے دروازہ پر اور اُس کا باطن اُس کے روبرو ہوتا ہے وہ ہمیشہ اُس کے دروازہ پر چیخ پکار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ چیختے چیختے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو تو قسم بخدا اپنی سب حالتوں میں جھوٹا ہے تو اللہ عزوجل کے دروازہ کا راستہ بھی نہیں پہچانتا ہے تو دوسروں کو اُس پر کیسے رہنمائی کرے گا۔ تو خود اندھا ہے دوسروں کا ہاتھ کیسے پکڑے گا۔ تجھے تیری خواہش و طبیعت اور نفس کی تابعداری

وَمَحَبَّتُكَ لِدُنْيَاكَ وَبِرِيَاسَتِكَ وَشَهَوَاتِكَ تَتَقَدَّمُ إِلَيَّ مَا دَامَ الْمَعَاصِي عَلٰى ظَاهِرِكَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلٰى قَلْبِكَ فَتَصِيْرُ مُصِرًّا ثُمَّ يَنْتَقِلُ الْإِصْرَارُ فَيَصِيْرُ كُفْرًا مَنْ تَحَقَّقَتْ طَاعَتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعُبُوْدِيَّتُهُ لَهُ قَدَرَ عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِهِ وَذَكَرَ السَّبْعِيْنَ الْمُخْتَارِيْنَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى لِسَمَاعِ الْكَلَامِ فَقَالَ فَخَاطَبَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَصَعِقُوْا كُلُّهُمْ وَبَقِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحْدَهُ وَلَمَّا أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ أَنْتَ الْوَاسِطَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوْسٰى وَهُوَ يُسْمِعُهُمْ وَيُعِيْدُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ إِنَّمَا قَدَرَ عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِهِ لِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَحَقُّقِ طَاعَتِهِ وَعُبُوْدِيَّتِهِ وَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوْا مِنْهُ لِضُعْفِ إِيْمَانِهِمْ فَلَوْ قَبِلُوْا مِنْهُ مَا جَاءَهُمْ بِهِ فِي التَّوْرَاةِ وَأَطَاعُوْهُ فِي الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَتَأَدَّبُوْا وَلَمْ يُحَكِّمُوْا عُقُوْلَهُمْ لَقَدَرُوْا عَلٰى سَمَاعِ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِنِّيْ مُسَلَّطٌ عَلٰى كُلِّ كَذَّابٍ مُنَافِقٍ دَجَّالٍ مُسَلَّطٌ عَلٰى كُلِّ عَاصٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكْبَرُهُمْ إِبْلِيْسُ وَأَصْغَرُهُمُ الْفَاسِقُ إِنِّيْ مُحَارِبٌ لِكُلِّ ضَالٍّ مُضِلٍّ دَاعٍ إِلَى الْبَاطِلِ مُسْتَعِيْنٍ

اور دنیا و ریاست اور شہوتوں کی محبت نے اندھا بنا دیا ہے تو میرے سامنے آ۔ جب تک کہ گناہ تیرے ظاہر پر ہی ہیں۔ اس سے قبل کہ وہ گناہ تیرے قلب تک پہنچیں بڑھ ورنہ تو گناہ پر اصرار کرنے والا ہو جائے گا پھر وہ اصرار منتقل ہو کر کفر بن جائے گا۔ جس کی تابعداری اور بندگی خدا کے لیے متحقق ہو جاتی ہے وہی خدا کے کلام سننے پر قدرت پا لیتا ہے۔ اس کے بعد اپنے ستر ان موسائیوں کا جن کو کلام الٰہی سننے کے لیے منتخب کیا گیا تھا ذکر کیا اور فرمایا پس اللہ نے ان موسائیوں سے خطاب کیا وہ سب کے سب بے ہوش ہو گئے اور تنہا موسیٰ علیہ السلام باقی رہ گئے پھر جب ان بے ہوشوں کو اللہ عزوجل ہوش میں لایا کہنے لگے ہم میں کلام الٰہی سننے کی طاقت نہیں ہے اے موسیٰ تم ہمارے اور خدا کے درمیان میں واسطہ بن جائیے پس موسیٰ علیہ السلام سے اللہ عزوجل نے کلام کیا اور وہ ان لوگوں کو کلام الٰہی سناتے تھے اور آپ کا قول ان پر دہراتے تھے موسیٰ علیہ السلام بسبب اپنی قوت ایمانی اور تحقیق طاعت و عبودیت الٰہی کے ذریعہ سے کلام باری سننے پر قادر ہوئے۔ اور یہ موسائی اپنے ضعف ایمانی کی وجہ سے اس پر قدرت نہ پا سکے۔ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے احکام کو جو کہ توریت میں تھے قبول کر لیتے اور اوامر و نواہی میں ان کی اطاعت کر لیتے اور با ادب والے بن جاتے اور اپنے خود ساختہ اقوال پر جرأت نہ کرتے تو البتہ یہ کلام الٰہی کے سننے پر قدرت پا لیتے اور آپ نے ارشاد فرمایا بہ تحقیق میں ہر جھوٹے منافق دجال پر مسلط ہوں۔ ہر اللہ کے گنہگار نافرمان پر میں مسلط ہوں۔ نافرمانوں میں سب سے بڑا ابلیس ہے۔ اور ان سب کا چھوٹا فاسق ہے بہ تحقیق میں ہر گمراہ اور گمراہ کن باطل کی طرف دعوت دینے والے سے لڑائی کرنے والا ہوں

عَلٰى ذٰلِكَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. النِّفَاقُ قَدْ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِكَ تَحْتَاجُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّوْبَةِ وَقَطْعِ الزُّنَّارِ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَسَيَكْبُرُ وَيَكْثُرُ وَيَعْظُمُ وَعَلٰى رِجْلَيْهِ يَقُوْمُ وَبِاَجْنِحَةٍ يَطِيْرُ عَلٰى سُطُوْحِ الْخَلْقِ وَيَدْخُلُ دُوْرَهُمْ وَيَرَوْنَهٗ بِعُيُوْنِهِمْ وَقُلُوْبِهِمْ وَاِنْ كَانَ مِنْ نَفْسِيْ وَهَوَايَ وَطَبْعِيْ وَشَيْطَانِيْ وَبَاطِلِيْ فَسُحْقًا وَّبُعْدًا عَنْ قَرِيْبٍ يَصْغُرُ وَيَذُوْبُ وَيَنْقَلِبُ وَيَتَفَرَّقُ وَيَنْقَطِعُ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُؤَيِّدُ كَذَّابًا وَّلَا يَنْصُرُ مُنَافِقًا وَلَا يُعْطِيْ جَاحِدًا وَّلَا يَزِيْدُ تَارِكًا لِلشُّكْرِ كُلُّ مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ مِّنَ النِّفَاقِ لَا يَجِيْءُ مِنْهُ شَيْءٌ بَلْ يَكُوْنُ نِفَاقُهٗ سَبَبَ اِحْتِرَاقِ دِيْنِهٖ يَا مُرِيْدُوْنَ قَدْ نَطَقْتُ وَلٰكِنْ اَنْتُمْ تَهْرُبُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ اِسْمِيْ فِيْ سَائِرِ الْبِلَادِ اَخْرَسُ كُنْتُ اَتَجَانَنُ وَاَتَخَارَسُ وَاَتَعَاجَمُ وَلٰكِنْ مَا صَحَّ لِيْ اَخْرَجَنِيْ وَاَقْعَدَنِيْ عَلَى الْكُرْسِيِّ لَا تَكْذِبْ فَمَا لَكَ قَلْبَانِ بَلْ هُوَ قَلْبٌ وَّاحِدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ اِمْتَلَاَ فَمَا يَسَعُ شَيْئًا اٰخَرَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ؕ قَلْبٌ

اس پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ مدد چاہنے والا ہوں نفاق تیرے دل میں جما ہوا ہے تو اسلام اور توبہ کرنے اور زنار کفر کے توڑ ڈالنے کا محتاج ہے اسے قطع کر توبہ کر کے مسلمان بن جس شغل میں میں ہوں اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے پس یہ عنقریب بزرگ و کثیر و عظمت والا ہو جائے گا۔ اور اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہوگا اور اپنے بازوؤں سے خلق کی چھتوں پر اڑے گا اور ان کے گھروں میں داخل ہوگا اور وہ اس کو اپنی آنکھوں اور اپنے دلوں سے دیکھ لیں گے اور اگر یہ شغل منجانب میرے نفس و خواہش و طبیعت کے اور میرے شیطان و باطل کی طرف سے ہے پس اس کے لیے خرابی و دوری ہوگی اور عنقریب چھوٹا پڑ جائے گا اور پگھل جائے گا اور الٹ جائے گا اور متفرق و منقطع ہو جائے گا کیونکہ اللہ عزوجل جھوٹے کی مدد و تائید اور منافق کی مددگاری نہیں فرماتا ہے اور منکر کو کچھ نہیں دیتا ہے اور ناشکرے کی نعمت کو نہیں بڑھاتا ہے۔ ہر وہ نفس کہ جس کے دل میں کچھ حصہ بھی نفاق کا ہے اس سے کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا ہے بلکہ اس کا نفاق اس کے دین کے جلا دینے کا سبب بن جائے گا۔ اے میرے مریدو! میں نے تو کہہ دیا اور لیکن تم بھاگ رہے ہو تم سنتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ میرا نام تمام شہروں میں گونگا مشہور تھا میں مجنون اور گونگا اور خاموش بنا ہوا تھا لیکن یہ بات میرے بس کی نہ تھی قضا و قدر نے نکال کر تمہاری طرف ڈال دیا۔ میں تو خانوں میں تھا تقدیر نے باہر نکالا اور مجھ کو کرسی پر لا کر بٹھا دیا۔ تو جھوٹ نہ بول تیرے پاس دو دل نہیں ہیں بلکہ ایک ہی دل ہے وہ جس چیز سے بھی بھرا ہو اس میں دوسری چیز کی گنجائش نہیں ہوتی ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اللہ نے کسی مرد کے لیے دو دل نہیں بنائے۔ ایک ہی قلب

يُحِبُّ الْخَالِقَ وَالْخَلْقَ لَا يَصِحُّ قَلْبٌ
يَكُوْنُ فِيْهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لَا يَصِحُّ
إِذَا كَانَ الْقَلْبُ لِلْخَالِقِ وَالْوَجْهُ إِلَى
الْخَلْقِ يَجُوْزُ لَفْتَةً إِلَى الْخَلْقِ نَظَرًا فِيْ
مَصَالِحِهِمْ وَرَحْمَةً لَّهُمْ يَجُوْزُ
الْجَاهِلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرَائِيْ وَيُنَافِقُ
وَالْعَالِمُ بِهٖ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الْأَحْمَقُ
يَعْصِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعَاقِلُ يُطِيْعُهٗ
الْحَرِيْصُ عَلٰى جَمْعِ الدُّنْيَا يُرَائِيْ وَ
يُنَافِقُ وَالْقَصِيْرُ الْأَمَلِ لَا يَفْعَلُ
ذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَيَتَحَبَّبُ
إِلَيْهِ بِالنَّوَافِلِ وَلِلّٰهِ عِبَادٌ لَا نَوَافِلَ
لَهُمْ بَلْ يَأْتُوْنَ الْفَرَائِضَ ثُمَّ يَفْعَلُوْنَ
النَّوَافِلَ وَيَجْعَلُوْنَ هٰذِهٖ فَرَائِضَ عَلَيْهِمَا
لِأَجْلِ أَنَّهٗ قَدْ أَمَرَنَا عَلَيْهَا أَثْبَتْنَا لَهَا بِالْمُبَادَرَةِ
أَبَدَ الدَّهْرِ مَفْرُوْضٌ عَلَيْنَا لَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ
رَدٌّ عَنْهُمْ نَافِلَةٌ فِي الْجُمْلَةِ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مُنَبِّهَةٌ يُنَبِّهُهُمْ مُعَلِّمٌ
يُعَلِّمُهُمْ يُهَيِّئُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ
أَسْبَابَ التَّعَلُّمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْمُؤْمِنَ عَلٰى
قُلَّةِ جَبَلٍ لَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عَالِمًا يُعَلِّمُهٗ
لَا تَسْتَعِرْ كَلِمَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَتَتَكَلَّمْ
بِهَا وَتَدَّعِيْهَا لِنَفْسِكَ الْعَارِيَةُ

خالق و مخلوق دونوں کو دوست رکھے ہو نہیں سکتا ایک ہی قلب میں
دنیا و آخرت دونوں جمع ہو جائیں ہو نہیں سکتا جب کہ قلب خالق
کی طرف ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف ایسا ہو سکتا ہے خلق کی طرف متوجہ
ہونا بہ نظر اُن کی مصلحتوں کے اور بغرض اُن پر رحمت کے جائز ہے
دل کا لگاؤ خالق ہی سے رہے جو اللہ سے جاہل ہے وہ ریاکاری
کرتا ہے اور نفاق برتتا ہے اور جو کہ اللہ کا جاننے والا ہے وہ
ایسا نہیں کرتا ہے احمق اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔ ریاکار
منافق بنتا ہے اور عالم کی شان سے یہ بعید ہے احمق اللہ کی
نافرمانی کیا کرتا ہے اور عاقل اُس کی تابعداری کرتا ہے اور دنیا
جمع کرنے پر حریص ریاکاری کرتا اور نفاق برتتا ہے اور جو حریص
نہیں امید کو کوتاہ کرنے والا ہے وہ ایسا نہیں کرتا مومن فرض
ادا کر کے اللہ عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے اور نفلیں پڑھ
کر اُس کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ عزوجل کے کچھ ایسے
بندے بھی ہیں جو کہ نفل ان کو جانتے بھی نہیں بلکہ وہ فرض ادا کرتے
ہیں پھر نفل پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمارے اوپر اس وجہ سے
فرض ہے کہ ہم کو ان کے پڑھنے پر قدرت عطا فرما دی ہے
ہمارا ہمیشہ عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے وہ فی الجملہ اپنے
حق میں کسی چیز کو نفل نہیں سمجھتا ہر عبادت کو فرض ہی سمجھتا ہے۔
اولیاء اللہ کے لیے ایک آگاہ کر دینے والا ہے جو اُن کو آگاہ
کرتا رہتا ہے ایک معلم ہے جو اُن کو تعلیم دیتا رہتا ہے حق
عزوجل اُن کے لیے تعلیم و تعلم کے سبب مہیا فرماتا رہتا ہے۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر کوئی
مسلمان پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے اللہ عزوجل اُس کے لیے ایک
بتلانے والا مقرر کر دیتا ہے جو اُس کو سکھاتا بتلاتا ہے۔ تو اچھے
لوگوں کے کلمے لے کر اُن سے دوسروں کو نصیحت کرتا ہے

لَا مُخْنِی اکْتَسِ مِنْ مَّا مَلَكْتَ لَا مِنَ الْعَارِيَةِ إِزْرَعِ الْقُطْنَ بِيَدِكَ وَاسْقِهٖ بِيَدِكَ وَرَبِّهٖ بِجُهْدِكَ ثُمَّ انْسُجْهُ وَخَيِّطْهُ وَالْبَسْهُ لَا تَفْرَحْ بِمَالِ غَيْرِكَ وَثِيَابِ غَيْرِكَ إِذَا اَخَذْتَ كَلَامَ غَيْرِكَ وَتَكَلَّمْتَ بِهٖ وَادَّعَيْتَهٗ مَقَتَتْكَ قُلُوْبُ الصَّالِحِيْنَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ فِعْلٌ فَلَا قَوْلٌ كُلُّ الْاَمْرِ مُعَلَّقٌ عَلَى الْعَمَلِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ اِجْتَهِدُوْا فِیْ تَحْصِيْلِ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهَا غَيْبَةٌ مَعَهٗ وَقِيَامٌ مَّعَ قَدَرِهٖ وَقُدْرَتِهٖ وَعِلْمِهٖ هِیَ فَنَاءٌ كُلِّیٌّ فِیْ اَفْعَالِهٖ وَقَضَايَاهُ كَلَامُكَ يَدُلُّ عَلٰى مَا فِیْ قَلْبِكَ اللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَ الْقَلْبُ مُخْتَلِطًا فَتَارَةً يَصِحُّ الْكَلَامُ وَتَارَةً يَبْطُلُ تَارَةً لَا تَقْدِرُ تَعْبُرُ الشَّیْءَ عَمَّا هُوَ وَاُخْرٰى تَعْبُرُ وَاِذَا زَالَ تَخْلِيْطُهٗ صَحَّ اللِّسَانُ وَاِذَا اَشْرَكَ بِقَيْدٍ بِالْخَلْقِ وَتَغَيَّرَ وَتَبَدَّلَ وَتَعَثَّرَ وَكَذَبَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِيْنَ مَنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ قَلْبِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ سِرِّهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَكَلَّمُ عَنْ نَفْسِهٖ وَهَوَاهُ وَشَيْطَانِهٖ وَعَادَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا

اور اپنے نفس کو چھوڑ دیتا ہے خود کچھ فائدہ نہیں لیتا منگنی کی چیز پہنتی نہیں ہے تو اپنے مال کا لباس پہن۔ نہ کہ عاریت و منگنی کا۔ اپنے ہاتھ سے کپاس بو اور اُسے پانی دے اور اپنی کوشش و محنت سے اس کی پرورش کر پھر اُس کو بن اور سی اور پہن غیر کے مال پر اور غیر کے کپڑوں پر خوش نہ ہو۔ جب کہ تو دوسروں کا کلام لے کر کلام کرے گا اور اُس کو اپنا بتائے گا تیرے اوپر نیک لوگوں کے قلب غصہ کریں گے جب تجھ سے عمل نہ ہو سکے پس کچھ کہہ بھی مت ہر امر عمل پر متعلق ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اپنے عمل کے باعث جنت میں داخل ہو جاؤ (یہ قیامت کے دن فرمایا جائے گا) تم معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرو معرفت الٰہی اُس کے ساتھ غائب ہو جانے اور اُس کے قضاء و قدر اور علم و قدرت کے ساتھ قائم ہو جانے کا نام ہے۔ معرفت افعال و مقدرات الٰہی میں فنا ہو جانا ہے۔ تیرا کلام اُس چیز پر جو کہ تیرے دل میں ہے رہنمائی کرے گا زبان قلب کی ترجمان ہے پس جب قلب اختلاط والا ہو گا حق و باطل میں تیرہ کرے گا پس کبھی کلام درست نکلے گا اور کبھی باطل۔ کبھی تو شے کی کماحقہ حقیقت کو بیان کر سکے گا اور کبھی اُس پر قدرت نہ پائے گا اور جب قلب کا یہ اختلاط جاتا رہے گا زبان ٹھیک ہو جائے گی جب قلب شرک جاتا رہے گا زبان ٹھیک ہو گی اور جب وہ شرک کرنے والا ہو گا تو وہ مخلوق کے ساتھ پابند ہو گا اُس میں تغیر و تبدل ہوتا رہے گا لغزش واقع ہو گی جھوٹ بولے گا۔ بعض واعظین کلام کرنے والوں میں سے وہ ہیں جو کہ اپنے قلب سے کلام کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپنے سر و باطن سے کلام کرتے ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو کہ اپنے نفس و خواہش و شیطان اور عادت کی پیروی سے کلام کرتے ہیں اے اللہ تو ہم کو

مُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مُنَافِقِيْنَ اِذَا وَقَعَ حُبُّ رَجُلٍ وَبُغْضُ اٰخَرَ فَلَا تُحِبُّ هٰذَا وَتُبْغِضُ هٰذَا بِنَفْسِكَ وَبِطَبْعِكَ بَلْ حَكِّمْهُمَا كِلَيْهِمَا عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاِنْ وَافَقَا الَّذِيْ اَحْبَبْتَهٗ فَدُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَاِنْ خَالَفَا فَارْجِعْ عَنْ مَحَبَّتِهٖ وَاِنْ خَالَفَا الَّذِيْ اَبْغَضْتَهٗ فَارْجِعْ عَنْ بُغْضِهٖ وَاِنْ وَافَقَا فَدُمْ عَلٰى بُغْضِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَقْنَعْكَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَبِنْ لَكَ فَارْجِعْ اِلٰى قُلُوْبِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَسَلْ عَنْهُمَا اِرْجِعْ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهِيَ الصَّحِيْحَةُ لِاَنَّ الْقَلْبَ اِذَا صَحَّ كَانَ اَقْرَبَ الْاَشْيَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْقَلْبُ اِذَا عَمِلَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَرُبَ وَاِذَا قَرُبَ عَلِمَ وَاَبْصَرَ مَا لَهٗ وَعَلَيْهِ وَمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لِغَيْرِهٖ وَمَا لِلْحَقِّ وَمَا لِلْبَاطِلِ اِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لَهٗ نُوْرًا يَنْظُرُ بِهٖ فَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ لِلصِّدِّيْقِ وَالْمُقَرَّبِ الْمُؤْمِنُ لَهٗ نُوْرٌ يَنْظُرُ بِهٖ وَلِهٰذَا حَذَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ نَظَرِهٖ فَقَالَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایمان والا بنا نہ کہ منافقوں میں سے آمین۔ جب کہ قلب میں ایک شخص کی محبت اور دوسرے کی عداوت واقع ہو جاوے پس تو اُس سے دوستی اور اُس سے دشمنی اپنے نفس و طبیعت کی پیروی سے نہ کر بلکہ اُن دونوں کے معاملہ میں کتاب و سنت کو حکم بنا۔ سے پس اگر وہ دونوں تیرے محبوب کی موافقت کریں پس تو ہمیشہ اُس کی محبت میں ڈٹا رہ اور اگر وہ دونوں اس کی مخالفت کریں پس تو اُس کی محبت سے علیحدہ ہو جا۔ اور اگر وہ دونوں تیرے دشمن کی جس کو تو نے دشمن سمجھا ہے مخالفت کریں پس تو اُس کے بغض سے علیحدہ ہو جا اور اگر وہ دونوں اُس کی موافقت کریں پس تو اُس کی دشمنی پر ڈٹا رہ اور اگر اس سے تجھے قناعت حاصل نہ ہو اور معاملہ کھلا نہ ہو پس تو صدیقین کے قلبوں کی طرف رجوع لا اور ان سے دریافت کر وہ فیصلہ فرما دیں گے۔ تو انھیں کے قلبوں کی طرف رجوع کر پس یہی قلب درست ہیں کیوں کہ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو وہ اللہ کی طرف تمام چیزوں سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ قلب جب قرآن و حدیث پر عمل کرنے لگتا ہے اللہ سے قریب ہو جاتا ہے اور جب وہ اللہ سے قریب ہو جاتا ہے تو وہ دانا و بصیر ہو جاتا ہے تمام وہ چیزیں جو کہ اُس کے نفع و نقصان کی ہیں اور جو چیز کہ اللہ کے واسطے اور غیر اللہ کے واسطے ہے اور جو کہ حق و باطل ہے وہ سب کو پہچان لیتا ہے جب کہ ایمان دار کے لیے ایسی نظر حاصل ہو جاتی ہے پس صدیقین و مقربین کی کیا حالت ہوگی۔ کامل! ایمان دار کے لیے منجانب اللہ ایک نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھا کرتا ہے اور اسی واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی نظر سے ڈرایا ہے اور ارشاد فرمایا مسلمان کی فراست سے ڈرا کرو کیوں کہ وہ نور الٰہی سے دیکھا کرتا ہے اور ہر ایک

وَالْعَارِفُ الْمُقَرَّبُ يُعْطٰى اَيْضًا نُوْرًا يَرٰى
بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَيَرٰى
اَرْوَاحَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَقُلُوْبَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَاَرْوَاحَهُمْ وَيَرٰى اَحْوَالَهُمْ
وَمَقَامَاتِهِمْ كُلُّ هٰذَا فِيْ سُوَيْدَاءِ قَلْبِهٖ
وَصَفَاءِ سِرِّهٖ هُوَ اَبَدًا فِيْ فَرْحِهٖ
مَعَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ وَاسِطَةٌ
يَاْخُذُ مِنْهُ وَيُفَرِّقُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْهُمْ
مَّنْ يَّكُوْنُ عَلِيْمَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلِيْمَ الْقَلْبِ اَلْكَنَ
اللِّسَانِ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ عَلِيْمُ اللِّسَانِ
اَلْكَنُ الْقَلْبِ كُلُّ عِلْمِهٖ فِيْ لِسَانِهٖ وَ
لِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ مُنَافِقٌ
عَلِيْمُ اللِّسَانِ لَا تَغْتَرَّ بِشَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَلِهٰذَا الْحِكَيَ عَنْ
بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ اَنَّهٗ زَارَ اَخًا لَّهٗ فِي
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ يَا اَخِيْ تَعَالَ
حَتّٰى نَبْكِيَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ فِيْنَا مَا
اَحْسَنَ مَا قَالَ هٰذَا الصَّالِحُ قَدْ كَانَ
عَارِفًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ بِعَمَلِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا
ذِرَاعٌ اَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ الشَّقَاوَةُ فَتَصِيْرُ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ اَحَدُكُمْ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى

کوتاڑ لیتا ہے اور عارف مقرب کو بھی ایک نور عطا فرمایا جاتا ہے جس سے وہ اپنے قرب الٰہی کو دیکھتا ہے اور اس قرب کی وجہ سے وہ اپنے قلب سے فرشتوں اور نبیوں کی روحوں اور صدیقین کے قلوب و روحوں کا ملاحظہ کرتا ہے اور ان کے احوال و مقامات دریافت کرتا رہتا ہے یہ تمام چیزیں اس کے سویدائے قلب اور صفائی باطن کے اندر ہوتی ہیں اور وہ ہمیشہ فرحت کے ساتھ معیت الٰہی میں بسر کرتا رہتا ہے۔ وہ خالق و مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہو جاتا ہے خالق سے لے کر مخلوق میں تقسیم کرتا رہتا ہے بعض ان میں سے زبان و قلب دونوں کے دانا ہو جاتے ہیں اور بعض ان میں سے قلب کے دانا ہوتے ہیں اور ان کی زبان لکنت والی ہوتی ہے لیکن منافق بس پردہ زبان زور ہوتا ہے اور اس کی قلب لکنت والا ہوتا ہے اس کا تمام علم زبان ہی پر ہوتا ہے اور اسی واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سب سے زیادہ خوفناک جس سے میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں منافق زبان آور طرار ہے۔ تو کسی چیز پر غرہ نہ کر کیوں کہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اور اسی واسطے بعض صالحین سے حکایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک دینی بھائی سے ملاقات کی پس اس سے کہا اے برادر آؤ تاکہ ہم اس علم الٰہی کے بارے میں جو ہمارے متعلق ہو چکا ہے رو لیں۔ اس نیک بندہ نے کیا ہی اچھا قول کہا بے شک عارف باللہ تھا اور اس نے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول سنا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے تم میں سے ایک شخص جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان میں صرف ایک ہاتھ یا ایک گز سے زیادہ کا فاصلہ باقی نہیں رہتا ہے پس اس کی شقاوت غالب آتی ہے اور وہ دوزخی ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص اہل دوزخ کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ

لا يبقى بينه وبينها الا ذراع او باع فتدركه السعادة فيصير من اهل الجنة قيل لبعض الصالحين هل رأيت ربك فقال لو لم اره لقطعت مكاني ان قال قائل كيف تراه فاقول اذا اخرج الخلق من قلب العبد ولم يبق فيه سوى الحق عز وجل يريه ويقربه كما يشاء يريه باطنا كما ارى غيره ظاهرا يريه كما ارى نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم نفسه ليلة المعراج كما يرى هذا العبد نفسه و يقربه ويحدثه منا ما قد يحدث قلبه اليه يقظة يغمض عيني وجوده فيراه بعينيه كما هو عليه من حيث الظاهر ويعطيه معنى آخر فيراه به يرى قربه يرى صفاته يرى كراماته وفضله واحسانه واللطف به يرى بره وكنفه من تحققت عبوديته ومعرفته لا يقول ارني ولا لا ترني لا اعطني ولا لا تعطني يصير فانيا مستغرقا وبهذا كان يقول بعض من وصل الى هذا المقام اليش عليّ مني احسن ما قال انا

کے درمیان میں ایک ہاتھ یا ایک گز سے زیادہ کا فاصلہ باقی نہیں رہتا ہے پس اُس کی سعادت غالب آتی ہے اور وہ منجملہ جنتیوں کے ہو جاتا ہے۔ بعض صالحین سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے پس جواب دیا کہ اگر میں اُس کو نہ دیکھ لیتا تو البتہ میں اپنی جگہ ٹکڑا ٹکڑا ہو جاتا اگر کوئی سائل دریافت کرے تو خدا کو کیسے دیکھ سکتا ہے پس میں اُس کا جواب دوں گا کہ جب بندہ کے دل سے خلق نکل جاتی ہے اور اُس میں اللہ کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ جس طور سے چاہتا ہے اپنے کو اُسے دکھا دیتا ہے اور نزدیک کر لیتا ہے جس طرح اُس کو اور چیزیں ظاہراً دکھاتا ہے اور اُسے اپنے کو باطناً دکھا دیتا ہے۔ جیسے کہ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شب معراج میں اپنی زیارت کرائی جیسے چاہی۔ جیسے کہ یہ بندہ اُس کی ذات کو خواب میں دیکھتا ہے اور اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور بات چیت کرتا ہے یونہی کبھی اس کا قلب خدا سے بیداری میں بات چیت کرتا ہے اور اسی کی طرف نزدیک ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے وجود کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا ہے پس خدا جس حالت پر کہ وہ ہے بحیثیت ظاہر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور خدا تعالےٰ اس کو ایک معنوی صفت عطا فرما دیتا ہے جس سے یہ بندہ اُس کو دیکھتا ہے اُس سے قریب ہو جاتا ہے اس کی صفتوں اُس کی کرامتوں اور فضل و احسان اور اُس کے لطف و نکوئی کو اور برّ و شفقت و بندہ نوازی کو دیکھتا رہتا ہے۔ جس کی معرفت و عبودیت الٰہی متحقق ہو جاتی ہے وہ اَرِنی اور لا ترنی دکھا۔ نہ دکھا اور اعطنی دے اور لا تعطنی نہ دے کچھ نہیں کہتا ہے وہ تو فانی و مستغرق ہو جاتا ہے اور اسی واسطے بعض واصلین الی اللہ نے فرمایا ہے مجھ پر مجھ سے بہتر ہی کیا۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا میں تو

عَبْدُهٗ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهٖ اِخْتِيَارٌ
وَلَا اِرَادَةٌ اشْتَرٰى رَجُلٌ مَمْلُوْكًا وَّكَانَ
ذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ مِنْ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالصَّلَاحِ
فَقَالَ لَهٗ يَا مَمْلُوْكُ اَيْشٍ تُرِيْدُ تَاْكُلُ
فَقَالَ مَا تُطْعِمُنِيْ فَقَالَ لَهٗ مَا الَّذِيْ تُرِيْدُ
اَنْ تَلْبَسَ فَقَالَ مَا تُلْبِسُنِيْ فَقَالَ لَهٗ اَيْنَ
تُرِيْدُ اَنْ تَقْعُدَ مِنْ دَارِيْ فَقَالَ مَوْضِعَ مَا
تُقْعِدُنِيْ فَقَالَ لَهٗ مَا الَّذِيْ تُحِبُّ اَنْ
تَعْمَلَ مِنَ الْاَشْغَالِ فَقَالَ مَا تَاْمُرُنِيْ
فَبَكَى الرَّجُلُ فَقَالَ طُوْبٰى لِيْ لَوْ كُنْتُ مَعَ رَبِّيْ
عَزَّ وَجَلَّ كَمَا اَنْتَ مَعِيْ فَقَالَ الْمَمْلُوْكُ
يَا سَيِّدِيْ وَهَلْ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهٖ
اِرَادَةٌ وَاخْتِيَارٌ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ حُرٌّ
لِوَجْهِ اللّٰهِ وَاُرِيْدُ اَنْ تَقْعُدَ عِنْدِيْ
حَتّٰى اَخْدِمَكَ بِنَفْسِيْ وَمَالِيْ كُلُّ مَنْ
عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقٰى لَهٗ اِرَادَةٌ وَّلَا
اِخْتِيَارٌ وَيَقُوْلُ اَيْشٍ عَلَيَّ مِنِّيْ لَا تُزَاحِمُ
الْقَدَرَ فِيْ اُمُوْرِهٖ وَلَا فِيْ اُمُوْرِ غَيْرِهٖ
آحَادُ اَفْرَادٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَزْهَدُوْنَ فِي الْخَلْقِ وَيَسْتَاْنِسُوْنَ بِقِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ وَبِقِرَاءَةِ كَلَامِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا جَرَمَ تَصِيْرُ لَهُمْ قُلُوْبٌ مُسْتَاْنِسَةٌ بِالْحَقِّ
قَرِيْبَةٌ مِنْهُ يَرَوْنَ بِهَا نُفُوْسَهُمْ وَنُفُوْسَ غَيْرِهِمْ
تَصِحُّ قُلُوْبُهُمْ فَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِمْ شَيْءٌ مِمَّا اَنْتُمْ
عَلَيْهِ يَتَكَلَّمُوْنَ عَلٰى خَوَاطِرِكُمْ وَيُخْبِرُوْنَكُمْ

خدا کا بندہ ہوں اور بندہ کو اپنے سید و مولیٰ کے ساتھ اختیار و ارادہ ہی کیا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے ایک غلام خرید کیا اور یہ غلام دیندار نکوکار لوگوں میں سے تھا۔ پس خریدار نے غلام سے کہا! اے غلام تو کیا کھانا چاہتا ہے اُس نے جواب دیا جو تو کھلائے پس دریافت کیا تو کیا پہننا چاہتا ہے جواب دیا جو کچھ کہ تو پہنا دے پس دریافت کیا میرے گھر میں تو کہاں بیٹھنا چاہتا ہے پس جواب دیا جہاں کہیں کہ تو مجھے بٹھا دے پس دریافت کیا تو کس کام کرنے کو اور کس شغل کو پسند کرتا ہے پس جواب دیا جو کچھ کہ تو مجھ کو اس کا حکم دے پس یہ سن کر مالک رو دیا اور کہا میرے لیے کیا ہی مبارک ہوتا اگر میں خدا کے ساتھ میں ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تو میرے ساتھ ہے یہ سن کر غلام نے کہا اے میرے آقا کیا غلام کو اپنے آقا کے ساتھ کچھ ارادہ و اختیار ہوتا ہے۔ پس آقا نے جواب دیا تو اللہ واسطے آزاد ہے جل جلالہ و عم نوالہ اور میں چاہتا ہوں کہ تو میرے پاس بیٹھ تا کہ میں تیری خدمت کروں اپنا مال و جان تجھ پر قربان کروں ہر وہ شخص جو کہ اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اُس کے لیے کوئی ارادہ و اختیار باقی ہی نہیں رہتا ہے اور کہتا ہے مجھ پر مجھ سے ہے ہی کیا۔ وہ اپنے اور غیروں کے معاملہ میں قضاء و قدر کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا ہے بندگان الٰہی میں سے اکا دکا ہی بندہ ہیں جو کہ مخلوق میں بے رغبتی کرتے ہیں اور خلوتوں میں اُنس پکڑتے ہیں اور قرآن و حدیث کی قرأت سے مانوس ہوتے ہیں۔ پس ایسی حالت میں اُن کے قلب حق کے ساتھ مانوس ہو کر اس سے قریب ہو جاتے ہیں جن سے وہ اپنے اور غیروں کے نفسوں کو دیکھنے لگتے ہیں اُن کے قلب صحیح و درست ہو جاتے ہیں پس تمہارے امور میں سے اُن پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی ہے۔ وہ تمہارے خطرات تم کو بتا دیتے اور جو چیزیں تمہارے گھروں

بِمَا فِي بُيُوتِكُمْ.

وَيْحَكَ كُنْ عَاقِلًا لَا تُزَاحِمِ الْقَوْمَ بِجَهْلِكَ بَعْدَ مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكِتَابِ صَعِدْتَ تَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ هٰذَا أَمْرٌ يَحْتَاجُ إِلَى إِحْكَامِ الظَّاهِرِ وَإِحْكَامِ الْبَاطِنِ ثُمَّ الْغِنٰى عَنِ الْكُلِّ ثُمَّ يَحْتَاجُ أَنْ تَقَعَ فِي ضَرُورَتَيْنِ الْأُولٰى أَنْ لَا يَبْقٰى فِي بَلْدَتِكَ غَيْرُكَ فَتَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ ضَرُورَةً وَالْأُخْرٰى أَنَّكَ تُؤْمَرُ بِالْكَلَامِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ فَحِينَئِذٍ تَرْقٰى إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ لِرَدِّ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ.

وَيْلَكَ تَدَّعِي أَنَّكَ صُوفِيٌّ وَأَنْتَ كِدْرٌ اَلصُّوفِيُّ مَنْ صَفَا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ بِمُتَابَعَةِ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَكُلَّمَا ازْدَادَ صَفَاؤُهُ خَرَجَ مِنْ بَحْرِ وُجُودِهِ وَيَتْرُكُ إِرَادَتَهُ وَاخْتِيَارَهُ وَمَشِيئَتَهُ مِنْ صَفَاءِ قَلْبِهِ أَسَاسُ الْخَيْرِ مُتَابَعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفِعْلِهِ كُلَّمَا صَفَا قَلْبُ الْعَبْدِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَأْمُرُهُ بِشَيْءٍ وَيَنْهَاهُ عَنْ شَيْءٍ يَصِيرُ كُلُّهُ قَلْبًا وَتَنْعَزِلُ بِنْيَتُهُ يَصِيرُ سِرًّا بِلَا جَهْرٍ صَفَا بِلَا كَدَرٍ يَتَنَحّٰى عَنْهُ قِشْرُ ظَاهِرِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ وَيَبْقٰى لُبًّا بِلَا قِشْرٍ يَصِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ مَعْنَاهُ يَتَرَبّٰى قَلْبُهُ مَعَهُ

یں ہوتی ہیں اُس سے تمہیں خبر دے دیتے ہیں۔

تجھ پر افسوس عاقل بن اپنی جہالت کی وجہ سے اولیاء سے مزاحمت نہ کیا کر مکتب سے نکلتے ہی تو منبر پر چڑھ بیٹھا لوگوں کو وعظ کہنے لگا۔ اسے سوچ۔ یہ ایسا امر ہے جو کہ ظاہر و باطن دونوں کے استحکام کا محتاج ہے پھر ہر ایک سے فنا ہو جانے کا اس کے بعد دو ضرورتوں میں سے ایک ضرورت واقع ہونے کا اُس وقت تجھے وعظ گوئی جائز ہو گی۔ پہلی ضرورت یہ ہے کہ تیرے سوا تیرے گھر میں کوئی واعظ نہ رہے پس تو اس وقت ضرورتاً لوگوں سے وعظ کہہ۔ اور دوسری ضرورت یہ ہے کہ منجانب قلب تجھے وعظ گوئی کا حکم دیا جاوے پس اس وقت تو منبر پر مخلوق کو خالق کی طرف لوٹانے کے لیے چڑھ اور وعظ کہہ

تجھ پر افسوس دعوے کرتا ہے کہ بہ تحقیق تو صوفی ہے اور ہے تو سراپا کدورت۔ صوفی وہ ہوتا ہے جس کا باطن و ظاہر قرآن و حدیث کی تابعداری کی وجہ سے بالکل صاف ہو اور جس قدر اس کی صفائی بڑھتی جائے وہ اپنے وجود کے دریا سے باہر آتا جائے اور اپنی صفائی قلب سے اپنے اختیار و ارادہ اور اپنی چال ڈھال کو چھوڑتا جائے بھلائی کی بنیاد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کے تمام اقوال افعال میں پیروی کرنا ہے۔ جب کسی بندہ کا قلب صاف ہو جائے گا وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا کہ وہ اُس کو بعض چیزوں کا حکم دے رہے ہیں اور بعض چیزوں سے منع فرما رہے ہیں وہ شخص سراپا قلب بن جائے گا اور اس کا جسم ایک کنارا ہو جائے گا اور وہ سر بلا جہر اور صفائی بلا کدورت ہو جائے گا اُس سے ظاہر کا چھلکا علیحدہ ہو جائے گا اور وہ سراپا مغز باقی رہ جائے گا۔ وہ معنوی لحاظ سے حضور کی معیت میں رہنے لگے گا اور اُس کا قلب حضور کی معیت میں آپ کے

وَبَيْنَ يَدَيْهِ يَصِيْرُ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ يَكُوْنُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَاطِبُ
عَنْهُ الْحَاجِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِخْرَاجُ الْكُلِّ
مِنَ الْقَلْبِ قَلْعُ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ يَحْتَاجُ
إِلٰى مُعَاوِلِ الْمُجَاهَدَاتِ وَالصَّبْرِ عَلَى
الْمُكَابَدَاتِ وَنُزُوْلِ الْاٰفَاتِ لَا تَطْلُبُوْا مَا
لَا يَقَعُ بِأَيْدِيْكُمْ طُوْبٰى لَكُمْ إِنْ عَمِلْتُمْ بِهٰذَا
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَكُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ طُوْبٰى
لَكُمْ تَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَلَا تَكُوْنُوْا فِيْ زُمْرَةِ الْكَافِرِيْنَ طُوْبٰى
بِالْقُعُوْدِ فِيْ أَرْضِ الْجَنَّةِ أَوْ عَلٰى بَابِهَا وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحَابِ الدَّرَكَاتِ تَوَاضَعُوْا
وَلَا تَتَكَبَّرُوْا التَّوَاضُعُ يَرْفَعُ وَالتَّكَبُّرُ يَضَعُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِذَا دَامَ الْقَلْبُ عَلٰى
ذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ
وَالْعِلْمُ وَالتَّوْحِيْدُ وَالتَّوَكُّلُ وَالْإِعْرَاضُ
عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ دَوَامُ الذِّكْرِ سَبَبٌ
لِدَوَامِ الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِذَا صَحَّ
الْقَلْبُ صَارَ الذِّكْرُ دَائِمًا فِيْهِ يُكْتَبُ
فِيْ جَوَانِبِهٖ وَعَلٰى جُمْلَتِهٖ فَتَنَامُ عَيْنَاهُ
وَقَلْبُهٗ ذَاكِرٌ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَرِثُ ذٰلِكَ
عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ يَتَكَلَّفُ النَّوْمَ فِيْ بَعْضِ
اللَّيْلِ وَيَتَهَيَّأُ لَهٗ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِ

روبرو تربیت پائے گا اور اُس کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اُس کی جانب سے مخاطب اور اُس کے روبرو حاجب و نگہبان ہوں گے کل کا قلب سے نکال ڈالنا مضبوط پہاڑوں کا اکھاڑنا ہے جس کے لیے مجاہدوں کے کدالوں اور مشقتوں اور آفتوں کے نازل ہونے پر بڑے صبر کرنے کی حاجت و ضرورت ہے جو چیز تمہارے ہاتھ نہ لگے تم اُس کی جستجو نہ کرو۔ اگر تم اس سیاہی پر جو کہ سپیدی پر ہے یعنی لکھے ہوئے پر عمل کرو گے تو تمہارے لیے خوش خبری ہے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ تمہارے لیے مبارک ہے کہ تم قیامت کے دن مسلمانوں کے گروہ میں ہو اور کافروں کے گروہ میں نہ ہو۔ ہمارے سب کے لیے مبارک ہے کہ ہم جنت کی زمین میں یا اُس کے دروازہ پر ہوں اور تم دوزخیوں میں سے نہ ہو۔ تم تواضع فروتنی کرو اور تکبر و غرور نہ کرو تواضع سربلند کرتی ہے اور تکبر پست و ذلیل کر دیتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو تواضع کرے گا اللہ اُس کو سربلند کر دے گا جب قلب ذکر الٰہی پر مداومت کرتا ہے تو اُس کو معرفت الٰہی اور علم خداوندی اور توحید و توکل اور ماسوے اللہ سے روگردانی حاصل ہو جاتی ہے فی الجملہ ذکر الٰہی پر مداومت کرنا دنیا و آخرت میں ہمیشہ بھلائی حاصل ہونے کا سبب ہے۔ جب قلب صحیح ہو جاتا ہے تو اُس میں ذکر ہمیشگی کر لیتا ہے اُس کی تمام طرفوں اور تمام بدن پر وہی لکھ دیا جاتا ہے پس اُس کی دونوں آنکھیں سویا کرتی ہیں اور اُس کا قلب ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ یہ اُس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وراثتہً حاصل ہو جاتا ہے۔ صالحین میں سے کوئی بزرگ رات میں بہ تکلف سویا کرتے اور بغیر حاجت کے اُس کے لیے تیاری کیا کرتے تھے اُن سے اُس کا سبب

فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَرٰى قَلْبِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَ فِيْ قَوْلِهٖ لِاَنَّ الْمَنَامَ الصَّادِقَ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَتْ قُرَّةُ عَيْنِهٖ فِيْ نَوْمِهٖ۔

دریافت کیا گیا پس جواب دیا کہ میرا قلب اس حالت میں خدا کو دیکھا کرتا ہے وہ اپنے اس قول میں سچ بولا کیوں کہ سچا خواب منجانب اللہ وحی ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کی آنکھ کی ٹھنڈک نیند میں ہی تھی

اَلْمَجْلِسُ السِّتُّوْنَ

ساٹھویں مجلس

بے فائدہ چیزوں کے چھوڑ دینے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ عَشِيَّةِ الثُّلَاثَاءِ ثَالِثَ عَشَرَ شَهْرِ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ كُلُّ مَنْ حَسُنَ اِسْلَامُهٗ وَتَحَقَّقَ اَقْبَلَ عَلٰى مَا يَعْنِيْهِ وَاَعْرَضَ عَمَّا لَا يَعْنِيْهِ اَلْاِشْتِغَالُ بِمَا لَا يَعْنِيْ شُغْلُ الْبَطَّالِيْنَ الْمُهَوَّسِيْنَ اَلْمَحْرُوْمُ رِضَا مَوْلَاهُ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِمَا اُمِرَ وَاشْتَغَلَ بِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ هٰذَا هُوَ الْحِرْمَانُ بِعَيْنِهٖ وَالْمَوْتُ بِعَيْنِهٖ وَالطَّرْدُ بِعَيْنِهٖ اِشْتِغَالُكَ بِالدُّنْيَا يَحْتَاجُ اِلٰى نِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَاِلَّا فَاَنْتَ مَمْقُوْتٌ اِشْتَغِلْ بِطَهَارَةِ قَلْبِكَ اَوَّلًا فَاِنَّهٗ فَرِيْضَةٌ ثُمَّ تَقَدَّمْ اِلَى الْمَعْرِفَةِ اِذَا ضَيَّعْتَ الْاَصْلَ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ الْاِشْتِغَالُ بِالْفَرْعِ لَا تَنْفَعُ طَهَارَةُ الْجَوَارِحِ مَعَ نَجَاسَةِ الْقَلْبِ طَهِّرْ جَوَارِحَكَ بِالسُّنَّةِ وَقَلْبَكَ

۱۳ ر رجب ۵۴۶ھ کو منگل کے دن شام کے وقت ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آدمی کے اسلام کی خوبیوں سے یہ ہے فائدہ چیز کا چھوڑ دینا ہے جس کسی کا اسلام حسن و متحقق ہو جاتا ہے وہ فائدہ کی چیزوں پر راغب ہو جاتا ہے اور بے فائدہ چیزوں سے اعراض کر لیتا ہے بے فائدہ چیزوں میں مشغول ہونا بیکار بوالہوس لوگوں کا مشغلہ ہے اپنے مولے کی رضامندی سے وہ محروم ہے جو اس کے حکم پر عمل نہ کرے اور اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا ہے۔ یہی اصل محرومی اور اصلی موت اور اصلی پھٹکار ہے۔ تیرا دنیا میں مشغول ہونا نیک نیتی کا محتاج ہے ورنہ تیرے اوپر غضب الٰہی اترے گا۔ اولاً تو اپنے قلب کی طہارت میں مشغول ہو کیوں کہ یہ ایک بڑا فرض ہے بعدہٗ معرفت کی طرف قدم بڑھانا۔ جب کہ تو اصل کو ضائع کر دے گا تیرا فرع کے ساتھ مشغول ہونا تجھ سے قبول نہ کیا جائے گا باوجود نجاست قلب کے اعضا کی طہارت تجھے کیا فائدہ دے گی۔ تو اپنے اعضا کو حدیث کے ساتھ اور اپنے قلب

بِالْعَمَلِ بِالْقُرْاٰنِ اِحْفَظْ قَلْبَكَ حَتّٰى تَنْحَفِظَ جَوَارِحُكَ كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ اَیُّ شَیْءٍ كَانَ فِیْ قَلْبِكَ يَنْضَحُ مِنْكَ عَلٰى جَوَارِحِكَ كُنْ عَاقِلًا مَا هٰذَا عَمَلُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُوْقِنُ بِهٖ مَا هٰذَا عَمَلُ مَنْ يَّرْتَقِبُ لِقَاءَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَخَافُ مِنْ مُّحَاسَبَتِهٖ وَمُنَاقَشَتِهٖ اَلْقَلْبُ الصَّحِيْحُ مُمْتَلِئٌ تَوْحِيْدًا وَّتَوَكُّلًا وَّيَقِيْنًا وَّتَوْفِيْقًا وَّعِلْمًا وَّاِيْمَانًا وَّمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُرْبًا يَرَى الْخَلْقَ كُلَّهُمْ بِعَيْنِ الْعَجْزِ وَالذُّلِّ وَالْفَقْرِ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا يَتَكَبَّرُ عَلٰى طِفْلٍ صَغِيْرٍ مِّنْهُمْ يَصِيْرُ كَالسَّبُعِ وَقْتَ لِقَاءِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالْعُصَاةِ غَيْرَةً لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيْرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قِطْعَةَ لَحْمٍ مُّلْقَاةٍ وَّيَتَوَاضَعُ وَيَذِلُّ لِلصَّالِحِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ الْوَرِعِيْنَ وَقَدْ وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ هٰذِهٖ صِفَتُهُمْ فَقَالَ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۞

وَيْلَكَ يَا مُبْتَدِعُ مَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقُوْلَ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مُتَكَلِّمًا لَيْسَ بِاَخْرَسَ وَلِهٰذَا اَكَّدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاَمْرَ فِیْ كَلَامِهٖ لِمُوْسٰى فَقَالَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا لَهٗ كَلَامٌ

کو قرآن پر عمل کے ساتھ پاک کر تو اپنے قلب کی یہاں تک حفاظت کر کہ تیرے اعضا کی حفاظت کی جائے ہر برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اُس سے ٹپکا کرتا ہے جونسی چیز تیرے قلب میں ہو گی وہی تیرے اعضا پر ٹپکے گی۔ تو عاقل اور ہوشیار بن۔ جو موت پر ایمان لاتا ہے اور اس پر یقین کرتا ہے اُس کے ایسے عمل نہیں ہوتے جو لقاء الٰہی کا منتظر رہتا ہے اور اُس کے محاسبہ و مناقشہ سے ڈرتا ہے اُس کے ایسے عمل نہیں ہوتے ہیں۔ صحیح قلب توحید اور توکل اور یقین و توفیق اور علم و ایمان اور قرب الٰہی سے پُر ہوا کرتا ہے۔ یہ تمام مخلوق کو عاجزی اور ذلت اور محتاجی کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے اور باوجود اس کے ان میں سے ایک چھوٹے بچہ پر بھی تکبر نہیں کیا کرتا ہے یہ جس وقت کافروں اور منافقوں اور گناہ گاروں سے ملتا ہے تو بوجہ غیرت الٰہی کے ان پر مثل درندہ کے ہو جاتا ہے اور یہ سب اُس کے روبرو مثل گوشت کے پڑے ہوئے ٹکڑے کے ہو جاتے ہیں اور جو لوگ کہ صالح متقی پرہیزگار ہوتے ہیں اُن کے روبرو یہ تواضع کرتا ہے اور اپنے کو ذلیل بنا لیتا ہے۔ اللہ عزوجل نے اُن قوم والوں کی جن کی یہ صفتیں ہیں تعریف فرمائی ہے پس ارشاد فرمایا کافروں پر سخت بھی آپس میں رحمت و شفقت کرنے والے ہیں۔

اے بدعتی تیرے اوپر افسوس ہے تو اس بات پر قادر نہیں ہے کہ کہے انی انا اللہ۔ میں ایسا خدا ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں یہ شان تو خدا کی ہی ہے۔ ہمارا رب عزوجل کلام فرمانے والا ہے گونگا نہیں ہے اور اسی واسطے اپنے کلام کے بارے میں جو کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا تاکید فرمائی۔ پس ارشاد کیا وکلم اللہ الآیہ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے حقیقی کلام کیا۔ خدا کے لیے

يُسْمَعُ وَيُفْهَمُ قَالَ لِمُوْسٰى يَا مُوْسٰى إِنِّيْ أَنَا
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ أَنَا اللّٰهُ إِنِّيْ
لَسْتُ بِمَلَكٍ وَلَا جِنِّيٍّ وَلَا إِنْسِيٍّ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
أَيْ كَذَبَ فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْلِهٖ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى
وَفِيْ إِدِّعَائِهِ الْإِلٰهِيَّةَ دُوْنِيْ أَنَا اللّٰهُ مَا إِلٰهُكُمْ
فِرْعَوْنُ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْخَلْقِ لَمَّا وَقَعَ مُوْسٰى
فِيْ ذٰلِكَ الْكَرْبِ وَالضِّيْقِ بَرَزَ إِيْمَانُهٗ وَإِيْقَانُهٗ
لَمَّا وَقَعَ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَظُلْمَةِ الْغَمِّ عَلَى
الزَّوْجَةِ لِأَجْلِ الْكَرْبِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ أَظْهَرَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ نُوْرًا فَقَالَ لِعِيَالِهٖ
وَحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَأَسْبَابِهِ امْكُثُوْا إِنِّيْ
آنَسْتُ نَارًا إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ نُوْرًا أَقَدْ رَأٰى
سِرِّيْ وَقَلْبِيْ مَعْنَايَ وَلُبِّيْ نُوْرًا قَدْ جَاءَتْنِيْ
سَابِقَتِيْ وَهِدَايَتِيْ وَجَاءَنِي الْغِنٰى عَنِ
الْخَلْقِ جَاءَتْنِي الْوِلَايَةُ وَالْخِلَافَةُ
جَاءَنِي الْأَصْلُ وَذَهَبَ عَنِّي الْفَرْعُ
جَاءَنِي الْمُلْكُ وَذَهَبَتِ الْمَلَكِيَّةُ ذَهَبَ الْخَوْفُ
مِنْ فِرْعَوْنَ وَانْتَقَلَ الْخَوْفُ إِلَيْهِ
وَدَّعَ أَهْلَهٗ وَسَلَّمَهُمْ إِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَ
جَلَّ وَسَارَ فَلَا جَرَمَ خَلَفَهٗ فِيْهِمْ
هٰكَذَا الْمُؤْمِنُ إِذَا قَرَّبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَدَعَاهُ إِلٰى قُرْبِهٖ يَنْظُرُ قَلْبُهٗ يَمِيْنًا
وَشِمَالًا وَوَرَاءً وَأَمَامًا فَيَرَى الْجِهَاتِ
كُلَّهَا مَسْدُوْدَةً غَيْرَ جِهَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَيُخَاطِبُ نَفْسَهٗ وَهَوَاهُ

کلام ہے جو سنا اور سمجھا جا سکتا ہے اُس نے موسٰے علیہ السلام سے فرمایا اے موسٰے تحقیق میں رب العالمین ہوں یعنی اُس نے اپنے کلام سے کہا کہ بلاشک میں ہی خدا ہوں میں کوئی فرشتہ اور جن اور آدمی نہیں ہوں تمام جہان کا پروردگار ہوں یعنی فرعون اپنے قول میں انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا بڑا رب ہوں) اور خدائی دعوے میں جھوٹا ہے۔ خدا معبود برحق میں ہی ہوں مخلوق میں سے فرعون وغیرہ کوئی تمہارا معبود نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب اس مصیبت و تنگی میں پڑے تو اُن کا ایمان و ایقان ظاہر ہوا۔ جب وہ اپنی بیوی کے اُس کرب کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہو گئی تھی یعنی دردِ زہ وغیرہ حالات اور غم کی اندھیری میں مبتلا ہوئے اللہ عزوجل نے اُن کے واسطے اپنا نور ظاہر کیا پس موسٰے علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال اور قوت و اسباب سے کہا تم یہاں ٹھہرے رہو تحقیق میں نے آگ روشن دیکھی ہے یہ تحقیق میں نے ایک نور دیکھا ہے میرے باطن و قلب اور حقیقت اور مغز نے ایک نور دیکھا ہے۔ سابقہ ازلی اور ہدایت میرے روبرو آئی ہے۔ خلق سے لاپروائی مجھے حاصل ہو گئی ہے ولایت و خلافت مجھے ملی ہے فرع جا کر اصل آگئی ہے۔ ملکیت جا کر مجھ سے بادشاہ مل گیا ہے فرعون کا خوف چلا گیا ہے اور اس کی طرف خوف منتقل ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے اہل و عیال سے رخصت ہو گئے اور اُن سب کو رب عزوجل کی طرف سپرد کر دیا اور چل دیئے۔ پس بلاشک اُن کے متعلق رب عزوجل نے کار خلافت انجام دیا۔ اسی طور پر جب مسلمان کو اللہ عزوجل اپنا مقرب بنا لیتا ہے اور وہ اُس کو اپنے قرب کے دروازہ کی طرف بلا لیتا ہے تو وہ مسلمان دائیں بائیں آگے پیچھے نظر ڈالتا ہے پس تمام جہتوں کو وہ سوا رحمت الٰہی کے بند پاتا ہے اُس وقت وہ اپنے نفس

وَجَوَارِحَهٗ وَعَادَتَهٗ وَاَهْلَهٗ وَجَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ اِنِّيْ اٰنَسْتُ نُوْرَ الْقُرْبِ مِنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا سَائِرٌ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ لِيْ عَوْدَةٌ رَّجَعْتُ اِلَيْكُمْ يُوَدِّعُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالْاَسْبَابَ وَالشَّهَوَاتِ يُوَدِّعُ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ يُوَدِّعُ كُلَّ مُحْدَثٍ وَّكُلَّ مَصْنُوْعٍ وَّيَسِيْرُ اِلَى الصَّانِعِ فَلَا جَرَمَ يَتَوَلَّى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلَهٗ وَوَلَدَهٗ وَجَمِيْعَ اَسْبَابِهٖ مِنَ الْحَالِ مَا يُكْتَمُ عَنِ الْبُعَدَآءِ لَا عَنِ الْقُرَبَاءِ عَنِ الْمُبْغِضِيْنَ لَا عَنِ الْمُحِبِّيْنَ يُكْتَمُ عَنِ الْاَغْلَبِ لَا عَنِ النَّادِرِ هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَصَفَا سَمِعَ مُنَادَاةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِ السِّتِّ يَسْمَعُ مُنَادَاةَ كُلِّ نَبِيٍّ وَّرَسُوْلٍ وَّصِدِّيْقٍ وَّوَلِيٍّ فَحِيْنَئِذٍ يَقْرُبُ مِنْهُ فَيَصِيْرُ حَيَاتُهُ الْقُرْبَ مِنْهُ وَمَوْتُهُ الْبُعْدُ عَنْهُ يَصِيْرُ رِضَاهُ فِيْ مُنَاجَاتِهٖ لَهٗ يَقْنَعُ بِذٰلِكَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُبَالِيْ بِذَهَابِ الدُّنْيَا عَنْهُ لَا يُبَالِيْ بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَالْعُرْيِ وَكَسْرِ الْاَعْرَاضِ رِضَا الْمُرِيْدِ فِي الطَّاعَاتِ وَرِضَا الْعَارِفِ الْمُرَادِ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُتَصَنِّعُ مَا هٰذَا مَا اَنْتَ عَلَيْهِ مَا يَتِمُّ هٰذَا الْاَمْرُ بِصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّخَشُّنِ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ مَعَ وُجُوْدِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ

اور خواہش و اعضا اور عادت اور اہل و عیال اور تمام چیزوں سے جن سے اس کا تعلق تھا خطاب کرتا ہے کہ میں نے رب تعالی کا نور قرب دیکھ لیا ہے پس میں اُس کی طرف جانے والا ہوں اگر لوٹنے کی اجازت ملی تو تمہاری طرف لوٹوں گا۔ وہ دنیا و مافیہا اور تمام اسباب و شہوتوں کو رخصت کر دیتا ہے وہ تمام مخلوق اور ہر ممکن و مصنوعی چیز کو رخصت دے دیتا ہے اور صانع کی طرف راستہ لے لیتا ہے۔ پس یقیناً حق عزوجل اُس کی جورو بال بچوں اور اسباب کی نگہداشت فرماتا ہے اور اُن کا متولی ہو جاتا ہے بعض حال وہ ہیں جو دوری رکھنے والوں سے چھپائے جاتے ہیں نہ کہ نزدیک ہونے والوں سے دشمنوں سے چھپائے جاتے ہیں نہ کہ دوستوں سے۔ اکثر لوگوں سے مخفی رہتے ہیں نہ کہ نادر لوگوں سے۔ یہ قلب جب درست و صاف ہو جاتا ہے تو چھوں جانب سے حق عزوجل کی پکار و دعوت کو سنتا ہے ہر نبی و رسول اور صدیق و ولی کی آواز دینے کو سنتا ہے پس ایسی حالت میں یہ خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے قرب الٰہی اس کی زندگی بن جاتی ہے اور اُس سے دوری کی موت ٹھہرتی ہے خدا سے مناجات کرنے میں اس کی رضامندی ہوتی ہے وہ اُسی پر ہر چیز سے قناعت کر لیتا ہے۔ اُسے دنیا کے چلے جانے کی پروا نہیں ہوتی ہے نہ وہ بھوک و پیاس اور ننگے ہونے کی پروا کرتا ہے اور نہ اُسے اپنی آبرو ریزی کی پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات میں ہوتی ہے اور عارف کی رضا جو کو مراد بن گیا ہے قرب الٰہی میں۔ جل جلالہٗ اسے بناوٹی زاہد یہ کمال تیری موجودہ حالت سے حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ یہ امر دن کے روزہ اور رات کے قیام کرنے اور موٹا جھوٹا کھانے اور پہننے سے نفس و طبیعت و جہالت اور مخلوق

وَالْجَهْلِ وَرُؤْيَةِ الْخَلْقِ لَا يَجِيءُ بِهٰذَا شَيْءٌ۔

وَيْلَكَ أَخْلِصْ وَتَخَلَّصْ أُصْدُقْ وَقَدْ وَصَلْتَ وَقَرُبْتَ عَلٰى هِمَّتِكَ وَقَدْ عَلَوْتَ سَلِّمْ وَقَدْ سَلِمْتَ وَافِقْ وَقَدْ وُفِّقْتَ اِرْضَ وَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ اِخْرُجْ أَنْتَ وَقَدْ تَمَّمَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ اَللّٰهُمَّ تَوَلَّ أُمُوْرَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا تَكِلْنَا إِلٰى نُفُوْسِنَا وَلَا إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ يَا جِبْرِيْلُ أَقِمْ فُلَانًا وَأَنِمْ فُلَانًا هٰذَا عَلٰى وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَقِمْ فُلَانًا الْمُحِبَّ وَأَنِمْ فُلَانًا الْمَحْبُوْبَ هٰذَا قَدِ ادَّعٰى مَحَبَّتِيْ لَا بُدَّ أَنْ أَمْتَحِنَهُ وَأُقِيْمَهُ مَقَامَهُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ صِدْقُ دَعْوَاهُ وَتَجُوْزَ مَعَ غَيْرِيْ أَدِلَّتُهُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ بُرْهَانُ دَعْوَاهُ حَتّٰى تَتَحَقَّقَ مَحَبَّتُهُ وَأَنِمْ فُلَانًا لِأَنَّهُ مَحْبُوْبٌ قَدْ طَالَ تَعَبُهُ مَا بَقِيَتْ عِنْدَهُ بَقِيَّةٌ لِّمَنْ قَدْ ثَبَتَتْ مَحَبَّتُهُ لِيْ وَتَحَقَّقَتْ دَعْوَاهُ وَبُرْهَانُهُ وَوَفَاؤُهُ بِعَهْدِيْ جَاءَتِ النَّوْبَةُ إِلَى

پر نظر ہونے کے ساتھ تمام ہو سکتا ہے اس سے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

تیرے اوپر افسوس ہے تو اخلاص پیدا کر اور سب سے علیحدہ ہو جا۔ سچ بول اس مقام پر پہنچ جائے گا اور مقرب الٰہی بن جائے گا اپنی ہمت کو بلند کر تو ترقی پائے گا۔ احکام الٰہی کو مان لے تجھے سلامتی مل جائے گی۔ قضا و قدر سے موافقت کر تجھے توفیق دے دی جائے گی تو راضی برضا ہو جا تجھ سے رضامندی کر لی جائے گی تو شروع تو کر دے اتمام پر حق عزوجل پہنچا دے گا۔ اے اللہ دنیا و آخرت میں تو ہمارے امور کا متولی بن جا اور اپنی مخلوق میں سے کسی کے اور ہمارے نفسوں کی طرف ہمیں سپرد نہ کر۔ آمین حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے اے جبریل فلاں شخص کو سلا دے اور فلاں شخص کو بیدار کر دے اس کے دو مطلب و شرح ہیں۔ ایک یہ کہ اے جبریل فلاں محب کو عبادت کے لیے بیدار کر دے اور فلاں محبوب کو سلا دے۔ اس نے میری محبت کا دعویٰ کیا ہے اس لیے ضرور ہے کہ میں اس کی آزمائش کروں اور اس کو اس کی جگہ پر اس وقت تک کھڑا رکھوں کہ اس کے وجود کے پیچھے میرے غیر کے ساتھ میں جڑ جائیں۔ تو اس کو کھڑا رکھ تاکہ اور اس کے دعوے کی دلیل ظاہر ہو جائے اور اس کی حقیقی محبت ثابت ہو جائے اور اے جبریل تو فلاں کو سلا دے کیونکہ وہ محبوب ہے اس نے دراز مدت تک مشقت اٹھائی ہے اور اس کے پاس کوئی چیز میرے سوا باقی نہیں رہی ہے اس کی محبت میرے ساتھ متحقق ہو چکی ہے اور اس کا دعوے و دلیل اور میرے عہد کا پورا کر دینا پایۂ ثبوت کو پہنچ لیا ہے اب میری باری اور میرے عہد

وَ وَفَآئِيْ بِعَهْدِهٖ هُوَ ضَيْفٌ وَّ الضَّيْفُ
لَا يُسْتَخْدَمُ وَ يُتْعَبُ اٰنِسْهُ فِيْ حِجْرِ
لُطْفِيْ وَ اَقْعِدْهُ عَلٰى مَآئِدَةِ فَضْلِيْ
اٰنِسْهُ بِقُرْبِيْ وَ غَيِّبْهُ عَنْ غَيْرِيْ قَدْ
صَحَّتْ مَوَدَّتُهٗ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَوَدَّةُ
زَالَ التَّكَلُّفُ اَلْوَجْهُ الْاٰخَرُ اَنِمْ فُلَانًا
فَاِنِّيْ اَكْرَهُ صَوْتَهٗ وَ اَنِبْهُ فُلَانًا
فَاِنِّيْ اُحِبُّ سَمَاعَ صَوْتِهٖ اِنَّمَا يَصِيْرُ
الْمُحِبُّ مَحْبُوْبًا اِذَا طَهُرَ قَلْبُهٗ
عَمَّا سِوٰى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا
تَمَّ تَوْحِيْدُهٗ وَ تَوَكُّلُهٗ وَ اِيْمَانُهٗ
وَ اِيْقَانُهٗ وَ مَعْرِفَتُهٗ صَارَ حِيْنَئِذٍ
مَحْبُوْبًا يَذْهَبُ الشَّقَآءُ وَ تَجِيْئُهُ
الرَّاحَةُ مَنْ اَحَبَّ بَعْضَ الْمُلُوْكِ
وَ بَيْنَهٗ مَسَافَةٌ بَعِيْدَةٌ غَلَبَ عَلَيْهِ
الْحُبُّ خَرَجَ هَائِمًا عَلٰى وَجْهِهٖ
قَاصِدًا اِلٰى بَلَدِهٖ يُوَاصِلُ الضِّيَآءَ
بِالظَّلَامِ فِي السَّيْرِ يَتَحَمَّلُ الْمَشَاقَّ
وَ الْمَخَاوِفَ لَا يَهْنَأُ بِاَكْلٍ وَّ لَا
شُرْبٍ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى بَابِ دَارِهٖ
وَ عِنْدَ الْمَلِكِ خَبَرٌ بِحَالِهٖ فَيَخْرُجُ
لَهٗ غِلْمَانُهٗ فَيُرَحِّبُوْنَ بِهٖ وَ
يَحْمِلُوْنَهٗ اِلَى الْحَمَّامِ فَيُزِيْلُوْنَ
وَسَخَهٗ وَ يُلْبِسُوْنَهٗ اَحْسَنَ الثِّيَابِ وَ
يُطَيِّبُوْنَهٗ وَ يُحْضِرُوْنَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ

پورا کرنے کا وقت آگیا ہے وہ میرا مہمان ہے اُس سے خدمت نہ لی جائے اور اُس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے اس کو تو میری لطف کی گود میں سُلا دے اور میرے فضل کے دستر خوان پر بٹھا دے اور اس کو میرے قرب سے مانوس کر دے اور اُس کو میرے غیر سے غائب کر دے اُس کی دوستی کہ صحیح ہو چکی ہے پس جب دوستی صحیح ہو گئی تکلیف میں ڈالنا زائل ہو گیا۔ دوسری شرح یہ ہے کہ اے جبرئیل فلاں کو سُلا دے کیونکہ میں اُس کی آواز کو ناپسند کرتا ہوں اور فلاں کو بیدار کر دے کیونکہ میں اُس کی آواز سُننے کو دوست رکھتا ہوں جب محب اپنے قلب کو ماسوے اللہ سے پاک کر لیتا ہے اُس میں غیر اللہ باقی نہیں رہتا ہے تو وہ محبوب بن جاتا ہے۔ جب اُس کی توحید اور اُس کا توکل اور ایمان و ایقان اور معرفت پوری ہو جاتی ہے اُس وقت وہ محبوب ہو جاتا ہے شقاوت زائل ہو کر اُس کے پاس راحت آ جاتی ہے۔ جب کوئی شخص بعض بادشاہوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن دونوں کے درمیان میں مسافت بعید ہوتی ہے تو اُس پر محبت غالب آ جاتی ہے اور اس کو سراسیمہ و حیران بنا کر اس بادشاہ کے شہر کی طرف متوجہ کر دیتی ہے یہ دن کو رات سے ملاتا ہوا برابر چلا چلتا ہے مشقتیں اور خطرات جھیلتا رہتا ہے اُس کو کھانا پینا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس بادشاہ کے دروازہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس بادشاہ کو بھی اس کے حال کی خبر ہوتی ہے پس اس بادشاہ کے خدمت گار اُس عاشق کے استقبال کے لیے نکلتے ہیں اور مرحبا کہتے ہوئے اُس کو حمام کی طرف لے جاتے ہیں اور اُس کی میل کچیل دور کرتے ہیں اور اس کو اچھے اچھے کپڑے پہناتے ہیں اور خوشبو لگاتے ہیں اور اس کو بادشاہ کے دربار میں حاضر کر دیتے ہیں پس وہ اس

فيؤانسه ويكلمه ويسأله عن حاله ويزوجه بأحسن جواريه وينعم عليه من ملكه ويصير محبوبه فهل يبقى بعد ذلك خوف او تعب او يتمنى العود الى بلده كيف يتمنى فراقه وقد صار عنده مكيناً أميناً هذا القلب إذا وصل الى الحق عز وجل صار متمكناً من قربه ومناجاته أميناً عنده فلا يتمنى الرجوع عنه الى غيره ووصول القلب الى هذا المقام بأداء الفرائض والصبر عن الحرام والشهوات وتناول المباح والحلال لا بالهوى والشهوة والوجود واستعمال الورع الشافي والزهد الكامل وهو ترك ما سوى الله عز وجل ومخالفة النفس والهوى والشيطان وطهارة القلب من الخلق في الجملة واستواء الحمد والذم والعطاء والمنع والحجر والمدر اول هذا الأمر شهادة أن لا إله إلا الله وآخرها استواء الحجر والمدر من صح قلبه واتصل بربه عز وجل استوى عنده الحجر والمدر والحمد والذم والسقم والعافية والغنى والفقر إقبال الدنيا وإدبارها من صح له هذا أماتت نفسه وهواه وانخمدت نائرة طبعه وذل شيطانه

سے اُنس پکڑتا بات چیت کرتا ہے اور اُس کا حال دریافت کرتا ہے بعدہ اپنی حسین سی حسین لونڈی سے اس کا نکاح کر دیتا ہے اور اس کو ملک سے جاگیر عطا فرماتا ہے اور وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے۔ پس آیا اس کے بعد کچھ خوف یا تکلیف باقی رہے گی یا وہ اپنے شہر کی طرف لوٹنے کی تمنا کرے گا۔ یہ جانے والا اس بادشاہ کی جدائی کیوں کر چاہے گا وہ تو اُس کے دربار کا مقرب اور صاحب مرتبت و معتمد بن چکا ہے۔ اسی طرح یہ قلب جب کہ حق عزوجل کی طرف پہنچ جاتا ہے تو وہ قرب الٰہی اور اُس کی مناجات سے صاحب مرتبہ اور امن والا ہو جاتا ہے پس اُس کی طرف سے اُس کے غیر کی طرف رجوع کرنے کی تمنا نہیں کرتا۔ اور اس مقام تک قلب کا پہنچنا فرائض کے ادا کرنے سے اور حرام اور شہوات سے صبر کرنے مباح و حلال کے لینے سے ہوگا نہ کہ خواہش و شہوت و وجود سے اور کامل تقویٰ سے اور پورے زہد سے ہوگا اور یہ ماسوے اللہ کا چھوڑنا اور نفس و خواہش اور شیطان کی مخالفت کرنا اور قلب کا فی الجملہ مخلوق سے پاک کر لینا اور اچھائی و برائی اور عطاء و منع اور پتھر اور ڈھیلے کا اُس کے نزدیک برابر ہونا ہے۔ ابتداء زہد و ورع کی خدا کی وحدنیت کی گواہی دینا ہے اور اُس کی انتہا اس کی نظر میں پتھر و ڈھیلے کا برابر ہو جانا ہے جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب عزوجل سے متصل ہو جاتا ہے اُس کے نزدیک پتھر اور ڈھیلا اور تعریف و برائی بیماری و عافیت امیری و فقیری اور دنیا کی توجہ اور اعراض سب برابر ہو جاتے ہیں جس کی حالت درست ہو جاتی ہے اُس کا نفس و خواہش مر جاتی ہے اور اُس کی طبیعت کی آگ بجھ جاتی ہے۔ اور اُس کا شیطان ذلیل ہو جاتا ہے

لَهٗ تَحْتَقِرُ الدُّنْيَا وَ اَرْبَابُهَا عِنْدَ قَلْبِهٖ
وَ تَعْظُمُ الْاٰخِرَةُ وَ اَرْبَابُهَا عِنْدَهٗ ثُمَّ
يُعْرِضُ عَنْهُمَا وَ يُقْبِلُ عَلٰى مَوْلَاهُ عَزَّ
وَجَلَّ بَصِيْرٌ لِقَلْبِهٖ دَرْبٌ فِيْ وَسْطِ
الْخَلْقِ يَجُوْزُ فِيْهِ اِلَى الْحَقِّ يَنْفِرُ دُوْنَ
لَهٗ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا يَتَنَحَّوْنَ
وَ يُخَلُّوْنَ الطَّرِيْقَ لَهٗ يَفِرُّوْنَ
مِنْ نَّارِ صِدْقِهٖ وَ هَيْبَةِ سِرِّهٖ
مَنْ صَحَّ لَهٗ لَا يَرُدُّهٗ رَادٌّ وَّلَا
يَصُدُّهٗ صَادٌّ عَنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا تُرَدُّ رَايَتُهٗ وَلَا يُهْزَمُ
جَيْشُهٗ وَلَا يُسْكَنُ طَلَبُهٗ وَ لَا
يَكِلُّ سَيْفُ تَوْحِيْدِهٖ وَلَا تَعْيَا
خُطُوَاتُ اِخْلَاصِهٖ وَلَا يَعْسُرُ عَلَيْهِ
اَمْرُهٗ وَلَا يَثْبُتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابٌ
وَّ لَا غَلْقٌ تَطِيْرُ الْاَبْوَابُ وَ
الْاَغْلَاقُ وَ تَنْفَتِحُ الْجِهَاتُ
لَا يَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ
حَتّٰى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ
فَهٰذَا يَلْطُفُ اِلَيْهِ وَ يُنَوِّمُهٗ فِيْ
حِجْرِهٖ فَيُطْعِمُهُ الْفَضْلَ وَ يَسْقِيْهِ
الْاُنْسَ فَحِيْنَئِذٍ يَرٰى مَا لَا عَيْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ رُجُوْعُ هٰذَا الْعَبْدِ اِلَى
الْخَلْقِ سَبَبُ هِدَايَتِهِمْ وَ مُلْكِهِمْ وَ نَعِيْمِهِمْ

اُس کے قلب میں دنیا اور سب دنیا والے حقیر ہو جاتے ہیں اور آخرت اور اہل آخرت اُس کے نزدیک باعظمت بن جاتے ہیں پھر وہ ان دونوں سے اعراض کر لیتا ہے اور اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اُس کے قلب کے لیے خلق کے درمیان میں راستہ ہو جاتا ہے وہ اُس پر سے گزرتے ہوئے حق عزوجل کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ مخلوق اُس کے واسطے دائیں بائیں ہو جاتے ہیں اور کنارا ہو کر اُس کے لیے راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور اُس کی سچائی کی آگ اور اس کے باطن کی ہیبت سے بھاگتے ہیں۔ جس کی ایسی حالت درست ہو جاتی ہے اُس کو کوئی لوٹانے والا اللہ کے دروازہ سے لوٹا نہیں سکتا اور نہ کوئی روکنے والا اس کو روک سکتا ہے اور نہ اُس کا جھنڈا پلٹایا جا سکتا ہے اور نہ اس کے لشکر کو شکست دی جاتی ہے اور نہ اُس کی طلب کو سکون ہوتا ہے۔ اور نہ اُس کی توحید کی تلوار کند ہوتی ہے اور نہ اُس کے اخلاص کے قدم تھکتے ہیں اور نہ اُس کے کسی امر میں تنگی ہوتی ہے نہ اُس کے روبرو کوئی دروازہ اور قفل قائم رہ سکتا ہے دروازہ اور قفل سب اڑ جاتے ہیں اور تمام جہتیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ اس کے روبرو کوئی چیز بھی نہیں ٹھہرتی یہاں تک کہ اُس کے روبرو قرب الٰہی آ کر کھڑا ہو جاتا ہے پس لطف الٰہی اُس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اُس کو اپنی گود میں سلا لیتا ہے اور اپنے خوان فضل سے اُس کو کھانا کھلاتا اور شراب اُنس سے اُس کو سیراب کرتا ہے اس وقت میں یہ وہ چیزیں دیکھنے لگتا ہے جو کہ نہ آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزریں۔ اس بندہ کا مخلوق کی طرف لوٹنا اُن کی ہدایت اور اُن کی بادشاہت اور نعمت کا سبب

مُلْكٌ هٰذَا الْعَبْدِ الَّذِىْ وَصَلَ اِلَيْهِ وَ الَّذِىْ رَاٰهُ وَمَا سِوَاهُ شُغُلُ الْخَلْقِ يَصِيْرُ مُطْرِقًا لِلْخَلْقِ جَهْبَذًا سَفِيْرًا دَالًّا اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يُدْعٰى فِى الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا يَكُوْنُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ تَحْتَ اَقْدَامِ قَلْبِهٖ وَ يَسْتَظِلُّوْنَ بِظِلِّهٖ لَا تَهْذِىْ اَنْتَ تَدَّعِىْ مَا لَيْسَ لَكَ وَ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اَنْتَ نَفْسُكَ مُسْتَوْلِيَةٌ عَلَيْكَ وَالْخَلْقُ وَالدُّنْيَا كُلُّهَا فِىْ قَلْبِكَ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتَ خَارِجٌ عَنْ حَدِّ الْقَوْمِ وَعَدِّهِمْ اِنْ اَرَدْتَ الْوُصُوْلَ اِلٰى مَا اَشَرْتُ اِلَيْهِ فَاشْتَغِلْ بِطَهَارَةِ قَلْبِكَ عَنِ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا اِمْتَثِلِ الْاَوَامِرَ وَانْتَهِ عَنِ النَّوَاهِىْ وَاصْبِرْ مَعَ الْقَدَرِ وَ اَخْرِجِ الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ وَبَعْدَ هٰذَا تَعَالَ اِلَىَّ حَتّٰى اَتَكَلَّمَ مَعَكَ وَاُخْبِرُكَ بِمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ اِنْ فَعَلْتَ هٰذَا حَصَلَ لَكَ الَّذِىْ تُرِيْدُ وَقَبْلَ هٰذَا فَالْكَلَامُ هَذَيَانٌ۔

بن جاتا ہے۔ اس بندہ کی جو کہ اللہ کی طرف پہنچ چکا ہے اور اس کو اور اس کے ماسوا کو دیکھ چکا ہے باوشاہت خلق کی ہدایت میں مشغول ہوتا ہے وہ خلق کے لیے ایک آزکار اور نہایت باخبر سفیر دروازہ الٰہی کی طرف رہنمائی کرنے والا بن جاتا ہے پس اسی حالت میں وہ ملکوت اعلیٰ میں عظیم کے نام سے (بڑا آدمی) پکارا جاتا ہے تمام مخلوق اُس کے قلب کے قدموں کے ماتحت ہو جاتی ہے اور اس کے سایہ سے سایہ لینے لگتے ہیں۔ اے نالائق واعظ تو بکواس نہ کر تو ایسی چیز کا مدعی ہے جو تجھے حاصل نہیں ہے اور نہ وہ تیرے پاس ہے تیرے اوپر تو تیرا نفس غالب ہے۔ اور خلق و دنیا تیرے قلب میں گھسے ہوئے ہیں۔ وہ سوقول تیرے دل میں (معاذ اللہ) اللہ سے بھی زیادہ بڑے ہیں تو تو اولیاء اللہ کی حد اور ان کے شمار سے خارج ہے اگر اس چیز کی طرف جس کا میں نے اشارہ کیا تیرا پہنچنے کا ارادہ ہے پس تو تمام چیزوں سے اپنے قلب کو پاک کرنے میں مشغول ہو جا اوامر کو بجا لا اور نواہی سے بچ اور قضا و قدر پر صبر کر اور دنیا کو اپنے قلب سے نکال دے۔ اس کے بعد میرے پاس آ تاکہ میں تجھ سے بات چیت کروں اور اس سے پرے کی باتیں تجھے بتاؤں۔ اگر تو یہ کام کرے گا اس وقت تجھے تیرا مقصد حاصل ہو جائے گا اس سے پہلے تیرا کلام کرنا ہذیان و بکواس ہے۔

وَيْحَكَ اَنْتَ تُعْوِزُكَ لُقْمَةٌ تَضِيْعُ مِنْكَ حَبَّةٌ اَوْ يَنْكَسِرُ لَكَ عِرْضٌ تَقُوْمُ قِيَامَتُكَ وَ تَعْتَرِضُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُخْرِجُ غَيْظَكَ فِىْ ضَرْبِ زَوْجَتِكَ وَوَلَدِكَ وَ تَسُبُّ

تجھ پر افسوس اگر تیرے پاس ایک لقمہ نہ پہنچے یا تیرے پاس سے ایک دانہ جاتا رہے یا تیری آبرو میں کچھ بٹہ لگے تو تیرے اوپر قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اور تو اللہ عزوجل پر اعتراض کرنے لگتا ہے اور تیرا غصہ بیوی اور بچوں کی مار دھاڑ میں اُترآتا ہے اور تو اپنے دین و نبی کو گالیاں دینے

دِيْنِكَ وَنَبِيِّكَ لَوْكُنْتَ عَاقِلًا مِنْ أَهْلِ الْيَقْظَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ لَخَرِسْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَرَأَيْتَ جَمِيْعَ أَفْعَالِهٖ نِعْمَةً فِيْ حَقِّكَ وَنَظَرًا لَّكَ إِذَا وَقَفْتَ وَلَمْ تُنَازِعْ وَشَكَرْتَ وَلَمْ تَكْفُرْ وَرَضِيْتَ وَلَمْ تَسْخَطْ وَسَكَتَّ وَلَمْ تَشُكَّ يُقَالُ لَكَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ يَا مُسْتَعْجِلُ اِصْبِرْ وَقَدْ أَكَلْتَ طَيِّبًا هَنِيْئًا أَنْتَ مَا تَعْرِفُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَوْ عَرَفْتَهٗ وَمَا شَكَوْتَ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهٖ لَوْ عَرَفْتَهٗ لَخَرِسْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ تَطْلُبْ مِنْهُ وَلَمْ تُلِحَّ عَلَيْهِ بِدُعَائِكَ بَلْ كُنْتَ تُوَافِقُهٗ وَتَصْبِرُ مَعَهٗ كُنْ عَاقِلًا مَا تَحْتَاجُ إِلَى التَّزْكِيَةِ كُلُّ فِعْلِهٖ مَصْلَحَةٌ يَبْتَلِيْكَ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُ يَخْتَبِرُكَ هَلْ أَنْتَ وَاثِقٌ بِوَعْدِهٖ هَلْ أَنْتَ عَالِمٌ بِأَنَّهٗ نَاظِرٌ إِلَيْكَ وَعَلِيْمٌ بِكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرُّوْزْكَارِيَّ إِذَا كَانَ فِيْ دَارِ مَلِكٍ وَطَلَبَ النُّزُلَ كَانَ سَفَاهَةً مِّنْهُ وَشَرَهًا يُخْرَجُ فِي الْحَالِ مِنَ الدَّارِ وَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا يَحْتَاجُ إِلَى الطَّلَبِ لَا يَكْمُلُ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ وَفِيْ قَلْبِهٖ حِرْصٌ وَّلَا شَرَةٌ وَّلَا طَمَعٌ وَلَا مَنْ يَّخَافُهٗ وَيَرْجُوْهُ مِنَ الْخَلْقِ هٰذَا يَصِحُّ لَهٗ بِالْفِكْرِ الدَّائِمِ وَالنَّظَرِ إِلَى الْأُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ بِالتَّفَكُّرِ فِيْ أَحْوَالِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ

لگتا ہے۔ اگر تو عاقل و ہوشیار صاحب مراقبہ ہوتا تو تجھے خدا کے روبرو گونگا بن جانا چاہیئے تھا اور تو اس کے تمام فعلوں کو اپنے حق میں نعمت سمجھتا اور باعث شفقت جانتا جب تو قضا و قدر کے ساتھ موافقت کرتا اور جھگڑا نہ کرتا ناشکرہ نہ بنتا راضی برضا ہو جاتا اور غصہ نہ کرتا سکوت کرتا اور دل میں شک نہ لاتا تیرے لیے کہا جاتا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ اے جلد باز صبر کر۔ تجھے خوشگوار نعمت ملے گی۔ تو نے خدا کو پہچانا ہی نہیں ہے اگر تو اس کو پہچان لیتا تو تو اس کی شکایت اس کے غیر سے نہ کرتا۔ اگر تو اس کو پہچان لیتا تو تو اس کے روبرو بے زبان بن جاتا اور اس سے کچھ طلب نہ کرتا اور اپنی دعا میں اس کے روبرو نہ گڑگڑاتا بلکہ تو اس کی موافقت کرتا اور اس کے ساتھ صبر کرتا تو عاقل بن جب تک کہ تو تزکیہ نفس کا محتاج ہے۔ اس کا ہر فعل سراپا مصلحت ہے وہ تجھے آزماتا ہے تاکہ وہ تیرے کرتوت دیکھے۔ وہ تجھے جانچ رہا ہے کہ آیا تو اس کے وعدہ پر بھروسہ کرنے والا ہے یا نہیں آیا تو اس بات کا جاننے والا ہے یا نہیں کہ وہ تیرے حال سے دانا اور تیری طرف دیکھنے والا ہے۔ آیا تو اس بات کو نہیں جانتا کہ بہ تحقیق جب مزدور شاہی محل میں کام کر رہا ہو اور مزدوری طلب کرے تو یہ اس کی جہالت اور حرص سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ فوراً اس محل سے نکال دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ کیا یہ جگہ تقاضا کی محتاج تھی جب کہ مومن کے دل میں حرص و طمع اور مخلوق سے خوف و رجاء ہو تو اس کا ایمان درجہ کمال پر نہیں پہنچتا ہے یہ بات فکر دائمی اور اصول و فروع میں کامل غور و خوض کرنے اور انبیاء و رسل اور اولیاء اللہ کے حالات میں توجہ سے حاصل ہوا کرتی ہے۔

وَكَيْفَ اسْتَنْقَذَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَيْدِي الْاَعْدَاءِ وَنَصَرَهُمْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ لَهُمْ مِنْ اُمُوْرِهِمْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا بِالْفِكْرِ الصَّحِيْحِ يَصِحُّ التَّوَكُّلُ وَتَغِيْبُ الدُّنْيَا عَنِ الْقَلْبِ وَيَنْسَى الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَالْمَلَكَ وَجَمِيْعَ الْخَلْقِ وَيَذْكُرُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيْرُ صَاحِبُ هٰذَا الْقَلْبِ كَانَّهٗ لَمْ يُخْلَقْ غَيْرُهٗ يَصِيْرُ كَانَّهُ الْمَامُوْرُ دُوْنَ الْخَلْقِ كَانَّهُ الْمَنْهِيُّ دُوْنَهُمْ هُوَ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِ دُوْنَهُمْ كَاَنَّ التَّكَالِيْفَ كُلَّهَا عَلٰى عُنُقِ سِرِّهٖ وَقَلْبِهٖ يَرٰى جِبَالَ التَّكَالِيْفِ عَلٰى اِخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا اَنَّهَا رِسَالَةٌ مِّنَ الْمُكَلِّفِ فَيَحْمِلُهَا تَحْقِيْقًا لِّلْعُبُوْدِيَّةِ وَالطَّوَاعِيَّةِ يَصِيْرُ حَامِلًا لِلْخَلْقِ وَالْخَالِقُ يَحْمِلُهٗ يَصِيْرُ طَبِيْبًا لَّهُمْ وَرَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ طَبِيْبُهٗ يَصِيْرُ بَابَ الْخَلْقِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَسَفِيْرًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ يَصِيْرُ شَمْسًا يَسْتَضِيْئُوْنَ بِهٖ فِيْ طَرِيْقِهِمْ اِلَيْهِ يَصِيْرُ طَعَامَ الْخَلْقِ وَشَرَابَهُمْ لَا يَغِيْبُ عَنْهُمْ يَصِيْرُ كُلُّ هَمِّهٖ مَصَالِحَهُمْ وَيَنْسٰى نَفْسَهٗ يَصِيْرُ كَاَنْ لَّا نَفْسَ لَهٗ وَلَا طَبْعَ وَلَا هَوٰى يَنْسٰى طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَلِبَاسَهٗ يَصِيْرُ نَاسِيًا لِنَفْسِهٖ

اور اس غور کرنے سے کہ خدا نے ان دشمنوں کے ہاتھوں سے کیسے بچایا اور اُن پر اُن کی کیسے مدد فرمائی اور اُن کے لیے اُن کے تمام امور میں کیسے کشادگی اور وسعت عطا فرمائی۔ صحیح فکر و غور سے توکل درست ہوتا ہے اور دنیا قلب سے غائب ہو جاتی ہے اور وہ جن و انسان اور فرشتوں اور تمام مخلوق کو بھلا دیا کرتا ہے اور صرف خدا کی یاد میں شاغل و ذاکر رہتا ہے۔ ایسے قلب والے کی گویا ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ گویا اُس کے سوا کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا ہے۔ گویا وہی صرف مامور بہ ہے اور وہی منہی عنہ نہ کہ دوسرے مخلوق۔ اُسی پر انعام کیا گیا ہے نہ اوروں پر۔ گویا تمام تکلیفوں کا بوجھ اُسی کے باطن و قلب کی گردن پر ہے وہ تمام تکالیف کے پہاڑوں کو باوجود مختلف الاجناس ہونے کے یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب تکلیف دینے والے کی طرف کے پیغام ہیں پس یہ اُن تمام تکالیف کو اپنی بندگی و فرمان برداری ثابت کرانے کے لیے برداشت کر لیتا ہے۔ یہ خلق کا حامل بن جاتا ہے اور خالق اس کا حامل ہو جاتا ہے یہ مخلوق کا طبیب ہو جاتا ہے اور رب عزوجل اُس کا طبیب ہوتا ہے یہ مخلوق کے لیے حق عزوجل کی طرف پہنچانے کا دروازہ اور مخلوق و خالق کے درمیان کا سفیر ہو جاتا ہے۔ یہ مخلوق کے لیے مثل آفتاب کے ہو جاتا ہے وہ اس کے ذریعے سے اپنی راہ روی میں خدا تک پہنچنے میں روشنی حاصل کرتے ہیں یہ مخلوق کا کھانا پینا بن جاتا ہے اُن سے کسی وقت غائب نہیں ہوتا۔ اُس کی ساری فکر مخلوق کی مصلحتوں کے لیے ہوتی ہے اور اپنے نفس کو قطعاً بھلا دیتا ہے۔ یہ اسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ گویا اس کے واسطے نفس و طبیعت و خواہش کچھ ہے ہی نہیں یہ اپنے کھانے پینے اور لباس سب کو بھول جاتا ہے۔ یہ اپنے نفس کو بھلا کر صرف

ذَاكِرًا لِخَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ بِقَلْبِهِ
عَنْ نَفْسِهِ وَالْخَلْقِ وَيَبْقٰى بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
كُلُّ طَلَبَ نَفْعَ الْخَلْقِ قَدْ سَلَّمَ نَفْسَهُ إِلٰى
يَدِ قَضَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ نَاجِيَةٌ عَنْهُ
بِكُلِّيَّتِهِ هٰذِهٖ صِفَةُ مَنْ يُّرِيْدُ الْوُقُوْفَ
فِيْ اِسْتِجْلَابِ الْخَلْقِ إِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ أَنْتَ مُهَوِّسٌ جَاهِلٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَبِرُسُلِهٖ وَأَوْلِيَآئِهٖ وَخَوَاصِّهٖ مِنْ خَلْقِهٖ
تَدَّعِي الزُّهْدَ وَأَنْتَ رَاغِبٌ زُهْدُكَ ثَمَنٌ
لَا أَقْدَامَ لَهُ كُلُّ رَغْبَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ
لَا رَغْبَةَ لَكَ فِيْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ دُوْنَكَ وَ
الْقِيَامُ بَيْنَ يَدَيَّ قَدَمُ حُسْنِ الظَّنِّ وَالْأَدَبِ
حَتّٰى أَدُلَّكَ عَلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأُعَرِّفَكَ
الطَّرِيْقَ إِلَيْهِ اِنْزِعْ عَنْكَ لِبَاسَ الْكِبْرِ وَالْبَسْ
لِبَاسَ التَّوَاضُعِ ذِلَّ حَتّٰى تَعِزَّ وَتَوَاضَعْ
حَتّٰى تُرْتَفَعَ جَمِيْعُ مَا أَنْتَ فِيْهِ وَعَلَيْهِ
كُلُّهُ هَوَسٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ
هٰذَا الْأَمْرُ لَا يَجِيْءُ بِأَعْمَالِ الْجَسَدِ نَبِيُّنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ
الزُّهْدُ هٰهُنَا التَّقْوٰى هٰهُنَا الْإِخْلَاصُ هٰهُنَا
وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ
فَلْيَصِرْ أَرْضًا تَحْتَ أَقْدَامِ
الشُّيُوْخِ مَا صِفَةُ هٰؤُلَآءِ الشُّيُوْخِ
هُمُ التَّارِكُوْنَ لِلدُّنْيَا وَالْخَلْقِ
الْمُوَدِّعُوْنَ لَهُمَا الْمُوَدِّعُوْنَ

خدا کا یاد کرنے والا رہ جاتا ہے۔ قلباً اپنے نفس اور تمام مخلوق سے علیحدہ ہو کر صرف اپنے رب عزوجل کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے ہر وہ شخص جو کہ مخلوق کی منفعت طلب کرے گا۔ اپنے نفس کو قضاء و قدر الٰہی کے ہاتھوں میں حوالہ کر دے گا۔ اور اپنے آپ سے بالکل جدا و کنارا ہو جائے گا۔ جو مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف کھینچنا چاہے اس میں یہ تمام صفتیں ہونا لازمی ہیں۔ تو تو بوالہوس ہے۔ تو تو اللہ عزوجل اور اس کے تمام رسولوں اور اولیاء اور اس کے مخصوص بندوں سے جاہل ہے تو دعوے تو زہد کا کرتا ہے اور تو سراپا رغبت بنا ہوا ہے۔ تیرا زہد پاپچ ہے جس کے پیر نہیں ہیں۔ تیری تمام تر رغبت دنیا و مخلوق میں ہے نہ کہ رب تعالیٰ کی طرف۔ تو میرے روبرو حسن ظن اور حسن ظن کے قدم سے کھڑا ہونا لازم پکڑ تاکہ میں تیری تیرے رب کی طرف رہنمائی کروں اور تجھ کو اس کا راستہ بتا دوں۔ تو اپنے بدن سے غرور تکبر کے لباس کو اتار دے اور تواضع و انکسار کا لباس پہن لے تو پست ہو جا تاکہ تو عزت پائے اور تواضع کر تاکہ تو بلند کیا جا دے۔ تمام وہ چیزیں جس میں کہ تو مبتلا ہے اور جس حالت پر کہ تو ہے تمام کی تمام ہوسیں ہیں کہ حق تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے۔ یہ کام صرف بدنی عملوں سے حاصل نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ پہلے قلبی عمل ہوں بعدہ بدنی عمل۔ ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ زہد اس جگہ ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے اخلاص اس جگہ ہے اور سینہ کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ جو کوئی شخص فلاح و نجات چاہے وہ ایسے مشائخ کرام کے قدموں کی خاک بن جائے۔ جن مشائخوں کی یہ حالت ہو کہ وہ دنیا و مخلوق کے چھوڑنے والے ہوں اور ان دونوں کے رخصت

• لِمَا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى اَلَّذِيْنَ تَرَكُوا الْاَشْيَاءَ وَوَدَّعُوْهَا وَدَاعَ مَنْ لَّا يَعُوْدُ اِلَيْهَا قَطُّ وَدَّعُوا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ مِنْ جُمْلَتِهِمْ وُجُوْدُهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ كُلُّ مَنْ يَطْلُبُ مَحَبَّةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مَعَ وُجُوْدِ نَفْسِهٖ فَهُوَ فِيْ هَوَسٍ وَّهَذَيَانٍ اَلْاَكْثَرُ مِنَ الْمُتَزَهِّدِيْنَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ عَبِيْدُ الْخَلْقِ مُشْرِكُوْنَ بِهِمْ لَا تَتَّكِلُوْا عَلَى الْاَسْبَابِ وَتُشْرِكُوْا بِهَا وَتَعْتَمِدُوْا عَلَيْهَا فَيَغْضَبُ عَلَيْكُمُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ الْخَالِقُ لَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِيْهَا اِعْتِقَادُ الْمُتَّبِعِيْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَقْطَعُ بِطَبْعِهٖ بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ بِهٖ وَاِنَّ النَّارَ لَا تُحْرِقُ بِطَبْعِهَا بَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُحْرِقُ بِهَا وَاِنَّ الطَّعَامَ لَا يُشْبِعُ بِطَبْعِهٖ بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُشْبِعُ بِهٖ وَاِنَّ الْمَاءَ لَا يُرْوِيْ بِطَبْعِهٖ بَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُرْوِيْ بِهٖ وَهٰكَذَا جَمِيْعُ الْاَسْبَابِ عَلَى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَصَرِّفُ فِيْهَا وَبِهَا وَهِيَ اٰلَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ يَفْعَلُ بِهَا مَا يَشَاءُ اِذَا كَانَ هُوَ الْفَاعِلُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ فَلِمَ تَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ وَتَتْرُكُوْنَ عَوَائِجَكُمْ

کر دینے والے۔ زیرِ عرش سے لے کر فرش تک کے رخصت کر دینے والے ہوں تمام چیزوں کو انہوں نے چھوڑ دیا ہو اور ایسا رخصت کیا ہو کہ پھر اُس کی طرف کبھی لوٹیں گے ہی نہیں۔ تمام مخلوق کو رخصت کر دیا ہو اور ان کے نفس بھی انھیں میں شامل ہیں۔ ان کا تمام تر وجود ہر حالت میں خدا ہی کے ساتھ ہو۔ جو کوئی اللہ کی محبت اپنے وجودِ نفس کے ساتھ طلب کرے پس وہ سراسر ہوس و ہذیان میں ہے۔ اکثر زاہد و عابد بننے والوں میں سے خلق کے بندہ اور اُن کو شریک خدا سمجھنے والے ہیں تم سببوں پر بھروسہ کرو اور نہ اُن کو شریک خدا بناؤ اور نہ تم اُن پر اعتماد کرو پس وہ حق تعالےٰ جو کہ مسبب الاسباب اور تمام سببوں کا پیدا کرنے والا اُن میں ہر قسم کا تصرف کرنے والا ہے تم پر غضب کرے گا۔ جو لوگ قرآن و حدیث کی تابعداری کرنے والے ہیں اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ تلوار اپنی طبیعت سے کسی چیز کو نہیں کاٹتی ہے بلکہ حق تعالیٰ بذریعہ تلوار کے کاٹتا ہے اور آگ اپنی طبیعت سے کسی کو نہیں جلاتی ہے بلکہ اللہ عزوجل ہی اُس کے ذریعے جلانے والا ہے اور بہ تحقیق کھانا اپنی طبیعت سے کسی کو سیر نہیں کرتا ہے بلکہ اللہ عزوجل ہی اُس کے ذریعہ سے پیٹ بھر دیتا ہے اور بہ تحقیق پانی اپنی طبیعت سے کسی کو سیراب نہیں کرتا ہے بلکہ اللہ عزوجل ہی پانی سے سیراب کرنے والا ہے۔ اور ایسے ہی تمام سبب کسی جنس کے ہی کیوں نہ ہوں اللہ عزوجل ہی اُن میں اور اُن کے ساتھ تصرف کرنے والا ہے۔ اور سبب اُس کے حضور میں ایک آلہ و ذریعہ ہیں جن کے ساتھ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی کرتا ہے جب کہ حقیقۃً وہی ہر کام کا کرنے والا ہے تو پھر کیوں تم اپنے تمام امور میں اُس کی طرف رجوع نہیں لاتے اور اپنی ضروریات

وَتُلْزِمُوْنَ تَوْحِيْدَ لَهُ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ اَمْرُهُ ظَاهِرٌ لَا يَخْفٰى عَلٰى كُلِّ عَاقِلٍ اَلْعَبْدُ يُضْرَبُ بِالْعَصَا وَالْحُرُّ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ اَطِيْعُوْهُ فَاِنَّهُ يُعِزُّ مَنْ اَطَاعَهُ لَا تَعْصُوْهُ فَاِنَّهُ يُذِلُّ مَنْ عَصَاهُ اَلنَّصْرُ وَالْخِذْلَانُ بِيَدِهٖ يُعِزُّ بِالنَّصْرِ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ بِالْخِذْلَانِ مَنْ يَّشَآءُ يُعِزُّ بِالْعِلْمِ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ بِالْجَهْلِ مَنْ يَّشَآءُ يُعِزُّ بِالْقُرْبِ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ بِالْبُعْدِ مَنْ يَّشَآءُ

اسی پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور اپنی تمام حالتوں میں تم اسی کی توحید کو لازم کیوں نہیں پکڑتے اسے فرد یکتا سمجھو اس کا معاملہ ظاہر ہے کسی عاقل پر بھی مخفی و پوشیدہ نہیں ہے۔ غلام لاٹھی سے مارا جاتا ہے اور آزاد شخص کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ تم اسی کی اطاعت کرو پس وہ بے شک اپنے مطیع کو عزت دیتا ہے تم اس کی نافرمانی نہ کرو پس بے تحقیق وہ نافرمان کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔ مدد کرنا اور محروم و رسوا کرنا اسی کے اختیار میں ہے جس کو وہ چاہتا ہے مدد فرما کر عزت دے دیتا ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے محروم رکھ کر ذلیل کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے علم کی وجہ سے عزت دے دیتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے جہالت سے ذلیل کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے قرب سے عزت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے دور رکھ کر ذلیل کر دیتا ہے۔

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ

اکسٹھویں مجلس ۶۱

مختلف فوائد، قطع تعلقات و زہد کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔

سَاَلَهٗ سَآئِلٌ عَنِ الْخَوَاطِرِ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ مَا الْخَوَاطِرُ خَوَاطِرُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالدُّنْيَا هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ خَوَاطِرُكَ مِنْ جِنْسِ

۲۰ رجب ۵۴۶ھ ہجری کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا۔

قدرے کلام کے بعد آپ سے کسی نے خواطر یعنی ان خطروں کے متعلق جو دل میں گزرتے ہیں سوال کیا پس آپ نے جواب دیا تو کیا جانے خواطر کیا چیز ہیں۔ تیرے دل میں شیطان اور طبیعت اور خواہش اور دنیا کی طرف سے خطرے آتے ہیں تیری فکر وہی ہے جو تجھے غم میں رکھے۔ تیری خواطر بھی تیری

هَمِّكَ مَا تَحْمِلُ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَجِيْءُ اِلَّا اِلٰى قَلْبٍ خَالٍ عَمَّا سِوَاهُ كَمَا قَالَ لَا نَأْخُذُ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ اِذَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ ذِكْرُهٗ عِنْدَكَ فَلَا جَرَمَ يَمْتَلِئُ قَلْبُكَ مِنْ قُرْبِهٖ وَتَهْرُبُ خَوَاطِرُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى وَالدُّنْيَا مِنْ عِنْدِكَ لِلدُّنْيَا خَاطِرٌ وَّ لِلْاٰخِرَةِ خَاطِرٌ وَّلِلْمَلَكِ خَاطِرٌ وَّ لِلنَّفْسِ خَاطِرٌ وَّ لِلْقَلْبِ خَاطِرٌ وَّ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَاطِرٌ فَيَحْتَاجُ اَيُّهَا الصَّادِقُ اِلٰى دَفْعِ جَمِيْعِ الْخَوَاطِرِ وَالسُّكُوْنِ اِلٰى خَاطِرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَعْرَضْتَ عَنْ خَاطِرِ النَّفْسِ وَ خَاطِرِ الْهَوٰى وَخَاطِرِ الشَّيْطَانِ وَخَاطِرِ الدُّنْيَا جَآءَ لَكَ خَاطِرُ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَكَ خَاطِرُ الْمَلَكِ ثُمَّ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اٰخِرًا وَّهُوَ الْغَايَةُ اِذَا صَحَّ قَلْبُكَ وَقَفَ عِنْدَ الْخَاطِرِ وَقَالَ لَهٗ اَيُّ خَاطِرٍ اَنْتَ وَمِمَّنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَنَا خَاطِرُ كَذَا وَكَذَا اَنَا خَاطِرُ حَقٍّ مِّنَ الْحَقِّ اَنَا نَاصِحٌ مُّحِبٌّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ فَاَنَا اُحِبُّكَ اَنَا السَّفِيْرُ اَنَا حَظُّكَ مِنْ حَالِ النُّبُوَّةِ۔

يَا غُلَامُ تَعَرَّضْ لِمَعْرِفَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهَا اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ اِذَا اَكْثَرْتَ مِنْ طَاعَتِهٖ اَعْطَاكَ مَعْرِفَتَهٗ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَاعَ الْعَبْدُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ

فکر کی جنس سے ہیں جیسے تو عمل کرے گا ویسا ہی خطرہ پیدا ہوگا حق عزوجل کا خطرہ اسی دل میں آتا ہے جو کہ ماسوے اللہ سے خالی ہو جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے ہم اسی کو پکڑتے ہیں جن کے پاس اپنا اسباب پاتے ہیں جب تیرے پاس اللہ عزوجل اور اس کا ذکر ہوگا پس ضرور کر تیرا دل اس کے قرب سے بھر جائے گا اور شیطان اور خواہش اور دنیا کے خطرہ تیرے پاس سے بھاگ جائیں گے دنیا کا ایک خطرہ جدا ہے اور آخرت کا دوسرا خطرہ علیحدہ اور فرشتہ کا خطرہ جدا اور نفس کا خطرہ جدا اور قلب کا خطرہ اور حق عزوجل کا خطرہ جدا اے سچے طلب گار تو تمام خطروں کے دفع کرنے اور خطرات حق کی طرف سکون پکڑنے کا محتاج ہے جب تو نفس اور خواہش اور شیطان و دنیا کے خطرات سے اعراض کرے گا تو تیرے پاس اس وقت آخرت کا خطرہ آجائے گا بعدہ فرشتہ کا خطرہ اور سب آخر میں حق عزوجل کا خطرہ دل میں جاگزیں ہو جائے گا اور وہی مقصود اصلی ہے۔ جب تیرا قلب درست ہو جائے گا تو وہ خاطر کے پاس آکر ٹھہرے گا۔ اور اس سے دریافت کرے گا کہ تو کون سی خاطر اور کس کی طرف سے ہے۔ پس اس وقت جواب ملے گا میں فلاں فلاں خاطر ہوں میں خاطر حق ہوں جو کہ اس نے بھیجا ہے میں تیرا خیر خواہ دوستدار ہوں حق عزوجل تجھے دوست رکھتا ہے۔ پس میں بھی تجھے دوست رکھتا ہوں۔ میں سفیر ہوں۔ اور نبوت کے حالات میں سے میں تیرا حصہ ہوں۔

اے غلام تو معرفت الٰہی کی طرف متوجہ ہو جا کیوں کہ وہی ہر بھلائی کی جڑ ہے۔ جب اس کی اطاعت زیادہ کرے گا وہ تجھے اپنی معرفت عطا فرمائے گا۔ اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب بندہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے لگتا ہے

أَعْطَاهُ مَعْرِفَتَهُ وَبِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — فَإِذَا تَرَكَ طَاعَتَهُ لَمْ يَسْلُبْهَا مِنْهُ بَلْ يُبْقِيْهَا فِيْ قَلْبِهِ لِيَحْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ مَيَّزْتُكَ بِمَعْرِفَتِيْ وَتَفَضَّلْتُ عَلَيْكَ بِهَا لِمَ لَمْ تَعْمَلْ بِمَا عَلِمْتَ

وہ اُس کو اپنی معرفت عطا فرما دیتا ہے۔ اور یہی اسی واسطے آپ نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا ہے پس جب بندہ خدا کی اطاعت کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اُس معرفت کو اُس سے چھینتا نہیں ہے بلکہ اُس کو اُس کے دل میں باقی رکھتا ہے تاکہ اُس کے ذریعہ سے قیامت کے دن اُس پر حجت قائم کرے اُس سے فرمائے کہ میں نے تجھے اپنی معرفت سے ممتاز کیا تھا اور اُس کے ذریعہ سے تجھے فضیلت دی تھی پھر تو نے اپنے اس علم پر عمل کیوں نہ کیا۔

يَا غُلَامُ مَا يَتِمُّ بِيَدِكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ بِنِفَاقِكَ وَفَصَاحَتِكَ وَبَلَاغَتِكَ وَتَصْفِيْرِ وَجْهِكَ وَتَرْقِيْعِ مُرَقَّعَتِكَ وَجَمْعِ أَكْتَافِكَ وَتَبَاكِيْكَ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِكَ وَشَيْطَانِكَ وَشِرْكِكَ بِالْخَلْقِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ۔ (وَبَعْدَ كَلَامٍ) إِحْقَرْ نَفْسَكَ وَاُكْتُمْ أَمْرَكَ وَكُنْ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُقَالَ لَكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ كَانَ ابْنُ شَمْعُوْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَتْهُ الْكَرَامَةُ يَقُوْلُ هٰذِهٖ خَدْعَةٌ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ وَدَامَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى قِيْلَ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَبُوْكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَتِنَا عَلَيْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مُنَاجَاتِهٖ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ أَوْصِنِيْ فَقَالَ لَهُ أُوْصِيْكَ بِيْ وَبِطَلَبِيْ

اے غلام تیرے نفاق اور تیری فصاحت و بلاغت اور چہرہ کے زرد بنا لینے اور تیرے پیوند گانٹھ لینے اور مونڈھوں کے سُکیڑ لینے اور رونے رولانے سے خدا سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ یہ باتیں ساری تیرے نفس اور تیرے شیطان اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے اور اُن سے دنیا طلبی کے سبب سے پیدا ہو گئی ہیں ذرا سوچ۔ اور آپ نے بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا اللہ اُن سے راضی ہوا اور رہم سے وہ اُن کو راضی کر دے اور اُن کا قرب لحظہ بہ لحظہ مولے عزوجل کے نزدیک زیادہ ہو تو اپنے نفس کو حقیر سمجھ اور اپنے امر کو مخفی رکھ اور اُس پر تو یہاں تک قائم رہ کر تجھ سے کہا جائے کہ تو اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ ابن شمعون رحمتہ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی تھی فرمایا کرتے تھے کہ یہ دھوکا ہے یہ شیطان کی طرف سے وسوسہ ہے اور ہمیشہ یہی کہتے رہتے تھے یہاں تک کہ اُن سے کہا گیا کہ تم کون ہو اور تمہارا باپ کون ہے تو ہماری نعمتوں کا جو تجھ پر ہوا کریں اظہار کیا کر۔ موسے علیہ السلام نے اپنی مناجات میں اپنے رب عزوجل سے کہا کہ اے رب مجھے کچھ وصیت فرما پس ارشاد الٰہی ہوا میں تم کو اپنی اور اپنی طلب کی وصیت کرتا

وَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ لَهٗ ذٰلِكَ وَيُجِيْبُهٗ مِثْلَ الْاَوَّلِ مَاقَالَ لَهٗ اُطْلُبِ الدُّنْيَا وَلَا اُطْلُبِ الْاٰخِرَةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَهٗ اُوْصِيْكَ بِطَلَبِ قُرْبِيْ اُوْصِيْكَ بِتَوْحِيْدِيْ وَالْعَمَلِ لِيْ اُوْصِيْكَ بِالْاِعْرَاضِ عَمَّا سِوَايَ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْكَرَ غَيْرَهٗ وَاسْتَاْنَسَ بِهٖ وَاسْتَوْحَشَ مِنْ غَيْرِهٖ وَاسْتَرَاحَ مَعَهٗ وَتَعِبَ مَعَ غَيْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِيْ اَنِّيْ مُبَالِغٌ فِيْ مَوَاعِظِ عِبَادِكَ مُجْتَهِدٌ فِيْ صَلَاحِهِمْ اَنَا نَاحِيَةٌ عَنْ جَمِيْعِ مَا اَنَا فِيْهِ اَنَا خَارِجٌ عَنْهُ كَخُرُوْجِكُمْ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى وَالسِّرِّ لَا كَرَامَةَ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ تَدْبِيْرِهٖ وَتَصَارِيْفِهٖ يَا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ وَالزَّوَايَا تَعَالَوْا ذُوْقُوْا مِنْ كَلَامِيْ وَلَوْ حَرْفًا وَاحِدًا اِصْحَبُوْنِيْ يَوْمًا اَوْ اُسْبُوْعًا لَعَلَّكُمْ تَتَعَلَّمُوْنَ شَيْئًا يَنْفَعُكُمْ۔

ہوں چار مرتبہ ہوئے علیہ السلام نے یونہی عرض کیا اور ہر مرتبہ میں یہی جواب جو کہ اول مرتبہ ملا تھا ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے یوں نہ فرمایا کہ تم دنیا طلب کرو اور نہ یہ فرمایا کہ تم آخرت طلب کرو گویا ہر مرتبہ یہی ارشاد ہوتا تھا کہ میں تم کو اپنی اطاعت کرنے اور نافرمانی کے چھوڑ دینے کی وصیت کرتا ہوں میں اپنے قرب کے طلب کرنے کی اور اپنی توحید اور اپنے لیے عمل کرنے کی تم کو وصیت کرتا ہوں اور میں تم کو اپنے ماسوا سے روگردانی کی وصیت کرتا ہوں۔ جب قلب صحیح ہو جاتا ہے اور وہ حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے تو وہ غیر اللہ کو بُرا سمجھتا ہے اس کے ساتھ اُنس پکڑ لیتا ہے اور غیر اللہ سے متوحش ہو جاتا ہے۔ اور خدا کی معیت میں راحت پاتا ہے اور اُس کے غیر کی معیت میں تکلیف اٹھاتا ہے اے اللہ تو میرا گواہ رہ کہ میں تیرے بندوں کی نصیحت کرنے میں مبالغہ کرنے میں اُن کی اصلاح و بھلائی میں کوشش کرنے والا ہوں۔ میں تمام اُن چیزوں میں جس میں کہ میں مشغول ہوں بحیثیت معنی و باطن کے اُس سے ویسے ہی خارج و علیحدہ ہوں جیسے کہ تم میرے لیے اس میں کوئی کرامت نہیں ہے کہ میں کسی چیز میں اُس کی تدبیر و تصرفات میں سے اُس کے ساتھ رہوں۔ اے خانقاہوں میں اور گوشوں میں بیٹھنے والو آؤ میرے کلام و وعظ میں سے اگرچہ ایک ہی حرف کا ہو مزا چکھ جاؤ۔ تم میری صحبت میں ایک دن یا ہفتہ بھر رہو تاکہ تم اپنے نفع کی باتیں مجھ سے سیکھ لو۔

وَيْحَكُمْ اَلْاَكْثَرُ مِنْكُمْ هَوَسٌ فِيْ هَوَسٍ تَعْبُدُوْنَ الْخَلْقَ فِيْ صَوَامِعِكُمْ هٰذَا الْاَمْرُ لَا يَجِيْءُ بِمُجَرَّدِ الْقُعُوْدِ فِي الْخَلَوَاتِ مَعَ الْجَهْلِ۔

تم پر افسوس تم میں سے اکثر تو سراپا ہوس ہی ہوس ہو تم اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر خلق کی پوجا کرتے رہتے ہو یہ امر محض خلوتوں میں بیٹھنے سے جہالت کے باوجود حاصل نہیں ہو سکتا ہے جہالت چھوڑ دو۔

وَيْلَكَ امْشِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَ
الْعُلَمَآءِ الْعُمَّالِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِيْكَ شَيْءٌ اِمْشِ
حَتّٰى لَا يُطَاوِعَكَ شَيْءٌ قَالَ فَاِذَا عَجَزْتَ
فَاقْعُدْ سِرْ بِظَاهِرِكَ ثُمَّ بِقَلْبِكَ وَ
مَعْنَاكَ اِذَا عَيِيْتَ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّ
وَقَفْتَ جَآءَكَ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَ
جَلَّ وَالْوُصُوْلِ اِلَيْهِ اِذَا انْقَطَعَتْ
خُطُوَاتُ قَلْبِكَ وَذَهَبَتْ قُوَاكَ فِي
السَّيْرِ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَامَةُ قُرْبِكَ
مِنْهُ فَحِيْنَئِذٍ سَلِّمْ وَاسْتَطْرِحْ اَمَا يَبْنِيْ
لَكَ صَوْمَعَةً فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ يُقْعِدُكَ فِي
الْخَرَابِ اَوْ يَرُدُّكَ اِلَى الْعُمْرَانِ وَيُوْقِفُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَ
الْمَلَكَ وَالْاَرْوَاحَ فِيْ خِدْمَتِكَ اِذَا صَحَّ
الْقُرْبُ لِعَبْدٍ اَتَتْهُ الْوِلَايَةُ وَالنِّيَابَةُ
وَعُرِضَ عَلَيْهِ جَمِيْعُ مَا فِي الْخَزَآئِنِ وَ
تَشْفَعُ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَمَنْ فِيْهِمَا
لِمَكَانِهٖ مِنَ الْمَلِكِ وَلِصَفَآءِ بَاطِنِهٖ وَ
سِرِّهٖ وَنُوْرِ قَلْبِهٖ لَا يَكُوْنُ عِنْدَكَ عَارِيَةً
بِهٰذَا يَكْثُرُ خَوْفُكَ وَصَوْمُكَ وَصَلَوَاتُكَ
وَسَهَرُكَ بِهٰذَا هَامَ الْقَوْمُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
وَالْتَحَقُوْا بِالْوَحْشِ وَزَاحَمُوْهُمْ
فِيْ حَشَائِشِ الْاَرْضِ وَمَآءِ
الْغُدْرَانِ وَصَارَ ظِلُّهُمُ الشَّمْسَ
وَمِصْبَاحُهُمُ الْقَمَرَ وَالْكَوَاكِبَ دَعُوْا

تیرے اوپر افسوس تو علم اور علماء عاملین کی تلاش میں اتنا
چل کر تجھ میں طاقت رفتار باقی نہ رہے یہاں تک تو اس راستے میں
چل کر کوئی چیز بھی تیری مطاوعت نہ کرے سب کو تھکا دے
اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا پس جب تو عاجز ہو جائے
پس بیٹھ جا۔ اولاً اپنے ظاہر سے سیر کر پھر قلب و معنی سے سیر
کر جب تو ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک جائے ٹھہر جا
تیرے پاس قرب الی اللہ آ جائے گا اور تو اس کی طرف پہنچ
جائے گا جب چلتے چلتے تیرے قلب کے قدم تھک جائیں
اور چلنے میں تیری قوتیں ختم ہو جائیں تو یہ تیری اللہ سے نزدیکی
کی علامت ہے۔ پس اس مقام پر پہنچ کر تو اپنے آپ کو اس
کے سپرد کر دے اور اس کے دروازہ پر ٹھہرا رہ۔ وہ تیرے
لیے جنگل میں یا خانقاہ بنا دے۔ یا تجھے ویرانے میں بٹھا دے یا
وہ تجھ کو پھر آبادی کی طرف پلٹا دے اور دنیا و آخرت اور جن و
انس اور فرشتوں اور روحوں کو تیری خدمت کے لیے مقرر کر دے
جب بندہ کا قرب صحیح ہو جاتا ہے تو اس کو ولایت و نیابت مل
جاتی ہے۔ اور جو چیزیں تمامی خزانوں میں ہیں وہ اس کے روبرو پیش
کر دی جاتی ہیں اور آسمان و زمین اور ان کے رہنے والے اس
کے سفارشی بن جاتے ہیں کیوں کہ اس کو بادشاہی قرب کا مرتبہ
اور باطن و حقیقت کی صفائی اور قلب کی نورانیت حاصل ہو چکی
ہے۔ تو قلب کی صفائی حاصل کرتا کہ اسلام و ایمان تیرے
پاس محض عاریۃً ہی نہ ہوں اس سے تیرا خوف اور روزہ نماز
اور شب بیداری بڑھ جائے گی۔ اس سے اولیاء اللہ سراسیمہ
ہو کر منہ کے بل گرے اور وحشی جانوروں میں جا ملے۔ اور جنگلوں
کی گھاس اور حوضوں کے پانی میں ان کے ساتھی بن گئے۔ آفتاب
ان کا سایہ بن گیا اور چاند تارے ان کا چراغ بن گئے تم بہت

أَكْثَرَ الْهَذَيَانِ وَالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَ إِضَاعَةِ الْمَالِ لَا تُكْثِرُوْا مِنَ الْقُعُوْدِ مَعَ الْجِيْرَانِ وَالْأَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ بِغَيْرِ سَبَبٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ هَوَسٌ أَكْثَرُ مَا يَجْرِي الْكِذْبُ وَالْغِيْبَةُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَالْمَعْصِيَةُ إِنَّمَا تُتِمُّ بَيْنَ اثْنَيْنِ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا إِلَى مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنْ مَّصَالِحِهِ وَمَصَالِحِ أَهْلِهِ إِجْتَهِدْ أَنْ لَا تَبْدَأَ بِالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ كَلَامُكَ جَوَابًا إِذَا سَأَلَكَ سَائِلٌ عَنْ شَيْءٍ فَإِنْ كَانَ جَوَابُهُ مَصْلَحَةً لَكَ وَلَهُ وَإِلَّا فَلَا تُجِبْهُ اَلْقَوْمُ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ يُؤْتُوْنَ مَا أَتَوْا وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ يَخَافُوْنَ أَنْ يُؤْخَذُوْا عَلَى غِرَّةٍ يَخَافُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ الْإِيْمَانُ عِنْدَهُمْ عَارِيَةً أَحَادُ أَفْرَادٍ مِّنْهُمْ يَأْتِيْهِمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنَّةٌ وَنِعْمَةٌ تَدْخُلُ قُلُوْبُهُمْ فِي بَابِ قُرْبِهِ يُؤْذَنُ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ عَلَيْهِ يُوَلِّيْهِمْ وَيَتَوَلَّاهُمْ يُصَيِّرُهُمْ مِنْ أَوْلِيَائِهِ وَأَبْدَالِهِ وَأَعْيَانِ خَلْقِهِ يُصَيِّرُهُمْ مِنْ شُيُوْخِ عِبَادِهِ وَسَلَاطِيْنِهِمْ يَسْتَنِيْبُهُمْ فِي الْأَرْضِ وَيَسْتَخْلِفُهُمْ فِيْهَا وَ يَجْعَلُهُمْ مِنْ مُّفْرَدِيْهِ يُعَلِّمُهُمْ

سے ہذیان اور بے فائدہ قیل و قال اور مال کے ضائع کرنے کو چھوڑ دو تمہاری بہت سی بیٹھک بلا سبب پڑوسیوں اور دوستوں اور اہل و معرفت کے ساتھ نہ ہو کیوں کہ محض ہوس ہے اکثر جھوٹ اور غیبت دو آدمیوں کے جمع ہونے سے ہوتی ہے اور معیت بھی دو آدمیوں کے درمیان میں پوری ہوا کرتی ہے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے بغیر ضرورت کے خواہ اس کی مصلحت کے متعلق ہو یا اس کے اہل و عیال کے متعلق ہو باہر نہ نکلا کرے۔ تو اس بات کی کوشش کر کہ ابتدا ءِ کلام تیری جانب سے نہ ہوا کرے بلکہ تیرا کلام جواب میں ہوا کرے جب کبھی تجھ سے کوئی سائل کچھ پوچھے پس اگر اس کے جواب میں تیری یا اس کی ! مصلحت ہو تو جواب اس کا دیدے ورنہ جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں اہل اللہ تمام حالتوں میں خدا سے ڈرتے رہتے ہیں جو کام بھی کرتے ہیں ان کے دل خوف زدہ ہی رہتے ہیں۔ اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں وہ اچانک نہ پکڑ لیے جائیں اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اُن کے پاس ایمان محض عاریت کا نہ ہو۔ اُن میں سے اکا دکا ہی ایسے ہوتے ہیں جن پر اللہ کی طرف سے احسانات و انعامات اطمینانی ہوتے ہیں اور ان کے قلب آستانۂ الٰہی کے دروازوں پر داخل ہو جاتے ہیں اُن کو اندر داخل ہو جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے خدا اُن کا ولی مددگار بن جاتا ہے اور اُن کو سرداری دے دیتا ہے اُن کو اپنے اولیاء و ابدال اور مخصوص بندوں میں سے بنا لیتا ہے اُن کو اپنے بندوں کا شیخ اور بادشاہ قرار دے دیتا ہے اُن کو زمین میں اپنا نائب و خلیفہ بنا دیتا ہے وہ کار خلافت انجام دیتے ہیں۔ اللہ رب تعالیٰ اُن کو اپنے منتخب بندوں میں سے کر لیتا ہے اور ان کو اپنے علم سے تعلیم اور اُن کو اپنے علم سے

مِنْ عِلْمِهٖ وَيُنْطِقُهُمْ بِحِكْمَتِهٖ وَيُكْرِمُهُمْ بِكَرَامَتِهٖ وَيَمُدُّهُمْ بِإِمْدَادِهٖ يُعَرِّفُهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ يُرَسِّخُ قَدَمَ الْإِيْمَانِ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَيَجْعَلُ تَاجَ الْمَعْرِفَةِ عَلٰى رَأْسِ إِيْمَانِهِمْ اَلْقَدَرُ يَخْدِمُهُمْ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلٰئِكَةُ قِيَامٌ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ اَلتَّوَاقِيْعُ تَأْتِيْ إِلٰى قُلُوْبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَلِكٌ فِيْ نَفْسِهٖ قَاعِدٌ عَلٰى سَرِيْرِ سُدَّةِ مَمْلَكَتِهٖ وَيَبُثُّ جُنْدَهٗ فِي الْاَرْضِ لِإِصْلَاحِ الْخَلْقِ مُنَاقَضَةً لِفِعْلِ إِبْلِيْسَ.

تعلیم دیتا ہے اور اُن کو اپنی حکمتوں سے گویا کر دیتا ہے اور اپنی کرامت سے اُن پر تاجِ کرامت رکھ دیتا ہے اپنی امداد سے اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کو نفع و نقصان کی تمام چیزیں پہنچوا دیتا ہے اور اُن کے دلوں کے اندر قدمِ ایمان کو مضبوط کر دیتا ہے اور اُن کے ایمان کے سر پر تاجِ معرفت رکھ دیتا ہے تقدیر اُن کی خادم بن جاتی ہے اور انس و جن اور فرشتے اُن کے آگے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ اُن کے قلوب و باطن کی طرف فرمانِ خداوندی آتے رہتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک فی نفسہٖ ایک بادشاہ ہوتا ہے اپنے سریرِ مملکت پر بیٹھا ہوا رہتا ہے اور اصلاحِ خلق کے لیے اپنے لشکر کو زمین میں شیطان کے فعل کو شکست دینے کے لیے منتشر کرتا رہتا ہے۔

يَا قَوْمُ اتَّبِعُوْا آثَارَ الْقَوْمِ لَا يَكُنْ هَمُّكُمُ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَاللُّبْسَ وَالنِّكَاحَ وَجَمْعَ الدُّنْيَا فَإِنَّ هٰذَا هَمٌّ دَنِيٌّ اَلْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ اُطْلُبُوْا بَابَهٗ وَخَيِّمُوْا هُنَاكَ لَا تَهْرُبُوْا مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَجْلِ الْاٰفَاتِ فَإِنَّهٗ يُنَبِّهُكُمْ بِالْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ لِتَطْلُبُوْهُ وَلَا تَبْرَحُوْا مِنْ بَابِهٖ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ يَتَخَبَّطُوْنَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا يُرِيْدُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ اُعْبُدُوْهُ ثُمَّ اَخْلِصُوْا فِيْ عِبَادَتِهٖ اَمَا سَمِعْتُمُوْهُ كَيْفَ قَالَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ قَدْ تَحَقَّقْتُمْ وَعَلِمْتُمُوْهُ فَلِمَ تَتْرُكُوْنَ عِبَادَتَهٗ وَتَتَخَبَّطُوْنَ فِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ كُلُّ مَنْ لَّا يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَ

اے قوم تم اولیاء اللہ کے قدم بہ قدم چلو۔ تمہارا مقصد محض کھانا اور پینا اور پہننا اور نکاح کرنا اور دنیا کا جمع کرنا ہی نہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ بہت ذلیل و کمینہ مقصد ہے۔ عبادت عادت کے چھوڑنے کا نام ہے تم اللہ کا دروازہ تلاش کرو اور وہیں خیمہ ڈال دو۔ تم آفتوں کی وجہ سے اللہ عزوجل کے دروازہ سے بھاگا نہ کرو وہ تم کو بلا و آفت و مرض اور درد بھیج کر اس بات پر آگاہ کرتا رہتا ہے کہ تم اُس کو طلب کرتے رہو اور اُس کے دروازہ سے نہ ہٹو تم اُن لوگوں میں سے نہ بنو جو کہ خبط کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ اُن سے کس چیز کو چاہتا ہے تم اُس کی عبادت کرو پھر اُس کی عبادت میں تم اخلاص پیدا کرو۔ کیا تم نے ارشاد نہیں نہیں سنا کہ ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر عبادتِ الٰہی کے لیے جب تم نے اس حق کو سمجھ لیا ہے اور سچا جان لیا ہے پس تم کیوں عبادتِ الٰہی کو چھوڑتے ہو اور اُس کے راستہ میں مضطرب و مخبوط الحواس بنتے ہو ہر وہ شخص جو کہ اللہ عزوجل کی عبادت

جَلَّ فَهُوَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَدْرُوْنَ لِمَ خُلِقُوْا الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى قَدَمِ التَّحْقِيْقِ وَالْحَقِيْقَةِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ وَاَنَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ ثُمَّ يُحْيَوْنَ فَهُمْ يُحَقِّقُوْنَ الْعُبُوْدِيَّةَ۔

نہیں کرتا ہے پس وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو اپنی پیدائش کے مقصد کو نہیں سمجھتے کہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ کہ تحقیق و حقیقت کے قدم پر ہیں وہ یہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ عبادت ہی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور یہ تحقیق وہ مریں گے پھر وہ زندہ کئے جائیں گے۔ لہٰذا وہ عبادت کر کے بندگی کا ثبوت دیتے ہیں:۔

يَا غُلَامُ ثُمَّ اُمُوْرٌ بَاطِنَةٌ لَا تَنْكَشِفُ اِلَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقِيَامِ عَلٰى بَابِهٖ وَلِقَاءِ الْمُفْرَدِيْنَ وَالْبَوَّابِ الْوُقُوْفِ هُنَاكَ اِذَا وَصَلْتَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَدَمْتَ الْوُقُوْفَ مَعَ حُسْنِ الْاَدَبِ وَالْاِطْرَاقِ فُتِحَ الْبَابُ فِيْ وَجْهِ قَلْبِكَ وَجَذَبَهٗ مَنْ جَذَبَ وَقَرَّبَهٗ مَنْ قَرَّبَ وَنَوَّمَهٗ مَنْ نَوَّمَ وَزَوَّقَهٗ مَنْ زَوَّقَ وَكَحَّلَهٗ مَنْ كَحَّلَ وَحَلَّاهُ مَنْ حَلّٰى وَفَرَّجَهٗ مَنْ فَرَّجَ وَاٰمَنَهٗ مَنْ اٰمَنَ وَحَدَّثَهٗ مَنْ حَدَّثَ وَكَلَّمَهٗ مَنْ كَلَّمَ يَا غَافِلِيْنَ عَنِ النَّعِيْمِ اَيْنَ اَنْتُمْ مَا اَبْعَدَ قُلُوْبَكُمْ عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ اُشِيْرُ اِلَيْهِ تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْاَمْرَ سَهْلٌ حَتّٰى يَحْصُلَ لَكُمْ بِالتَّصَنُّعِ وَالتَّكَلُّفِ وَالنِّفَاقِ يَحْتَاجُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَى الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَطَارِقِ الْقَدَرِ

اے غلام اس کے بعد امور باطنی ہیں جو کہ بغیر اس کے کہ خدا کی طرف پہنچا ہوا اور اُس کے دروازے پر ڈیرہ ڈال دیا جاوے اور اُس کے منتخب بندوں سے اور دربانوں سے جو کہ وہاں کھڑے رہنے والے ہیں ملاقات کی جائے منکشف نہیں ہو سکتے جب تو حق عز و جل کے دروازہ پر پہنچ جائے گا۔ اور حسن ادب کے ساتھ ہمیشہ سر جھکائے وہاں کھڑا رہے گا تو تیرے لیے قلب کی طرف قرب کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور کھینچنے والا اُس کو کھینچ لے گا اور مقرب بنانے والا اُس کو مقرب بنا لے گا۔ اور سلا دینے والا اُسے سلا دے گا اور آراستہ کرنے والا اُس کو آراستہ کر دے گا اور سرمہ لگانے والا اُس کو سرمگین بنا دے گا اور زیور پہنانے والا اُس کو زیور پہنا دے گا اور کشادگی دینے والا اُس کو کشادگی عطا فرمائے گا اور امن دینے والا اُسے امن دے گا اور اُس سے بات چیت کرنے والا بات چیت کرے گا اور کلام کرنے والا کلام کرے گا۔ اے نعمتوں سے غافل رہنے والو تم کہاں ہو۔ تمہارے دلوں سے اس امر کو جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں کس نے دور کر دیا ہے تم یہ گمان کرتے ہو کہ بہ تحقیق امر آسان ہے یہاں تک کہ وہ تمہیں بناوٹ اور تکلف و نفاق سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ امر تو سچائی اور تقدیر کے ہتھوڑوں پر صبر کرنے کی

إِذَا كُنْتَ غَنِيًّا مُعَافًا مَشْغُولًا بِمَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتُبْتَ عَنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَصِرْتَ فِي الصَّحَارِيْ وَالْبَرَارِيْ وَطَلَبْتَ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَكَ الْاِخْتِيَارُ جَاءَتْكَ الْبَلَايَا فَتَطْلُبُ نَفْسُكَ مَا كَانَتْ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةِ فَلَا تَقْبَلْ مِنْهَا وَتُعْطِهَا ذٰلِكَ فَإِنْ صَبَرْتَ حَصَلَ لَكَ مُلْكُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَإِنْ لَّمْ تَصْبِرْ فَاتَكَ ذٰلِكَ يَا تَائِبُ اثْبُتْ وَاَخْلِصْ وَقَرِّرْ مَعَ نَفْسِكَ انْقِلَابَ الْاَمْرِ وَمَجِيْءَ الْبَلَايَا وَقَرِّرْ مَعَهَا اَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يُسْهِرُ لَيْلَهَا وَيُظْمِئُ نَهَارَهَا وَيُوْقِعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَهْلِ وَالْجِيْرَانِ وَالْاَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ وَاَنَّهٗ لَا يَقْرَبُهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يَدْنُوْا مِنْهَا اَمَا سَمِعْتَ قِصَّةَ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحَبَّتَهٗ وَاصْطِفَائَهٗ وَاَنْ لَّا يُبْقِيَ لِغَيْرِهٖ فِيْهِ حَظٌّ كَيْفَ اَفْرَدَهٗ عَنْ مَّالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَقْعَدَهٗ فِيْ كُوْخٍ عَلٰى مَزْبَلَةٍ خَارِجًا عَنِ الْعُمْرَانِ وَلَمْ يُبْقِ عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلِهٖ سِوٰى زَوْجَتِهٖ تَخْدِمُ النَّاسَ وَتَأْتِيْهِ بِقُوْتِهٖ ثُمَّ اَذْهَبَ لَحْمَهٗ وَجِلْدَهٗ وَقُوَّتَهٗ وَ

طرف حاجت مند ہے جب تو غنی ہو کر عافیت و تندرستی میں رہ کر معصیت الٰہی میں مشغول رہے پھر تو تمام گناہوں اور ظاہر باطن کی لغزشوں سے توبہ کرے اور جنگلوں اور بیابانوں میں جگر پوے اور ذات الٰہی کو طلب کرے اُس وقت تیرے امتحان کا وقت آجائے گا تیرے اوپر بلائیں آئیں گی۔ پس اس وقت تیرا نفس دنیاوی لذتوں کا جس میں کہ وہ پہلے مشغول تھا اور عافیت کا خواہاں ہو گا پس تو اُس کی خواہش کو قبول نہ کرنا اور نہ نفس کو اُس کا حصہ دینا۔ پس اگر تو صبر کرے گا تو تجھے دنیا و آخرت کی حکومت مل جائے گی اور اگر تو نے صبر نہ کیا تو یہ امور تجھ سے فوت ہو جائیں گے۔ اے توبہ کرنے والے توبہ پر ثابت رہ اور اخلاص پیدا کر اور اپنے نفس کے ساتھ انقلاب امر اور نزول بلیات کو لازم سمجھ لے اور اس کو یہ جتا دے کہ حق عزوجل اُس کو رات بھر جگائے گا اور دن بھر بھوکا رکھے گا اور اُس کے اور اس کے اہل و عیال اور ہمسایوں اور دوستوں اور اہل معرفت کے درمیان میں تفرقہ ڈالے گا۔ اور اُن کے دلوں میں اس کی طرف سے غصہ عداوت ڈال دے گا اور اُن میں سے کوئی بھی اُس کے پاس نہ آئے گا۔ اور نہ اس سے نزدیکی کرے گا۔ کیا تو نے! حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا کہ جب اللہ عزوجل نے اُن کی محبت و برگزیدگی کی تحقیق کا ارادہ فرمایا اور اس امر کا کہ اُن میں غیر اللہ کا کچھ حصہ نہ رہے اس وقت کیسے اُن کو اُن کے مال اور اہل و عیال اور بال بچوں سے علیحدہ کر دیا اور اُن کو ویرانہ میں کوڑا گھر پر آبادی سے باہر بٹھا دیا اور ان کے پاس اُن کے اہل و عیال میں سے سوائے اُن کی بیوی کے کوئی نہ رہا کہ وہ لوگوں کی خدمت کرتی تھیں اور اُن کی غذا لا کر دیتی تھیں۔ بعدہ اللہ تعالیٰ اُن کے گوشت اور کھال اور قوت کو لے گیا۔ اور

أَبْقَى عَلَيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَقَلْبَهُ أَرَاهُ عَجَائِبَ قُدْرَتِهِ فِيهِ فَكَانَ يَذْكُرُهُ بِلِسَانِهِ وَيُنَاجِيهِ بِقَلْبِهِ وَيَرَى عَجَائِبَ قُدْرَتِهِ بِبَصَرِهِ وَرُوحُهُ تَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ تَزُورُهُ وَانْقَطَعَ عَنْهُ الْإِنْسُ وَاتَّصَلَ بِهِ الْأُنْسُ انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْأَسْبَابُ وَالْحَوْلُ وَالْقُوَى وَبَقِيَ أَسِيرَ مَحَبَّتِهِ وَقَدَرِهِ وَقُدْرَتِهِ وَإِرَادَتِهِ وَسَابِقَتِهِ كَانَ أَمْرُهُ سِرًّا ثُمَّ صَارَ فِي الْإِنْتِهَاءِ عِيَانًا كَانَ الْأَوَّلُ مُرًّا وَصَارَ الثَّانِي حُلْوًا طَابَ لَهُ الْعَيْشُ فِي بَلَائِهِ كَمَا طَابَ عَيْشُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَارِهِ اَلْقَوْمُ يَتَعَوَّدُونَ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَا يَنْزَعِجُونَ مِثْلَ انْزِعَاجِكُمْ الْبَلَايَا تَخْتَلِفُ مِنْهَا فِي الْبِنْيَةِ وَمِنْهَا فِي الْقَلْبِ وَمِنْهَا مَعَ الْخَلْقِ وَمِنْهَا مَعَ الْخَالِقِ لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَمْ يُؤْذَ الْبَلَايَا خَطَاطِيفُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ نَهْمَةُ الْعَابِدِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا الْكَرَامَاتُ وَفِي الْآخِرَةِ الْجَنَّاتُ وَنَهْمَةُ الْعَارِفِ بَقَاءُ الْإِيمَانِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلَاصُ مِنْ نَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآخِرَةِ لَا يَزَالُ نِعْمَتَهُ وَشَهْوَتَهُ فِي هٰذَا حَتّٰى يُقَالَ لِقَلْبِهِ مَا هٰذَا أُسْكُنْ وَاثْبُتْ الْإِيمَانُ ثَابِتٌ عِنْدَكَ وَمِنْكَ يَقْتَبِسُ الْمُؤْمِنُونَ

اُن پر اُن کے کان اور آنکھ اور قلب کو باقی رکھا اپنے عجائبات قدرت اُن میں ظاہر کر کے دکھائے پس ایوب علیہ السلام خدا کا ذکر زبان سے کیا کرتے تھے اور قلب سے اُس سے مناجات کیا کرتے تھے اور اُس کی قدرت کے عجائبات کو اپنی آنکھ سے دیکھتے تھے۔ اور آپ کی روح آپ کے بدن میں مضطرب رہتی تھی اور فرشتے آپ پر درود پڑھتے تھے اور ملاقات کو آتے تھے اور انسان اُن سے جدا ہو گئے تھے اور اُنس اُن سے متصل ہو گیا تھا اسباب اور قوت اور تمام قوای اُن سے منقطع ہو گئے تھے اور وہ خود اسیر محبت اسیر تقدیر و قدرت و ارادۂ الٰہی اور سابقۂ الٰہی باقی رہ گئے تھے ابتدا میں آپ کا معاملہ بطور صبر تھا انتہا میں ظاہر ظہور ہو گیا تھا ابتدا میں کڑوا تھا پھر انتہا میں شیریں ہو گیا تھا۔ تکلیف و بلا کی زندگی آپ کے لیے ایسی لذیذ بن گئی تھی جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے نار نمرود لذیذ تھی۔ اولیاء اللہ بلا پر صبر کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور تمہاری مانند وہ مضطرب و بے قرار نہیں ہوتے بلائیں قسم قسم کی ہوتی ہیں بعض جسمانی اور بعض قلبی اور بعض اُن میں سے مخلوق کے ساتھ جس کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے اُس میں خیر نہیں ہوتی ہے بلا حق عزوجل کے مکڑے ہیں۔ عابد و زاہد کا مقصود دنیا میں کرامتیں ہوتی ہیں اور آخرت میں جنتیں۔ اور عارف کا مقصود دنیا میں بقاء ایمان ہوتا ہے اور آخرت میں نار الٰہی سے نجات و خلاص وہ ہمیشہ اسی نعمت و شہوت میں رہتا ہے یہاں تک کہ منجانب اللہ اُس کے قلب سے کہا جاتا ہے یہ کیا حالت بنائی ہے سکون کر اور ثابت قدمی کر ایمان تمہارے پاس قائم ہے اور تجھ سے دوسرے مسلمان اپنے ایمان کے لیے

نُوْرًا اِلٰى اِيْمَانِهِمْ وَاَنْتَ غَدًا مُشَفَّعٌ مَقْبُوْلُ الْقَوْلِ تَكُوْنُ سَبَبًا لِخَلَاصِ خَلْقٍ كَثِيْرٍ مِّنَ النَّارِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّكَ الَّذِيْ هُوَ سَيِّدُ الشَّافِعِيْنَ اِشْتَغِلْ بِغَيْرِ هٰذَا هٰذَا تَوْفِيْقٌ بِبَقَآءِ الْاِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالسَّلَامَةِ فِي الْعَاقِبَةِ وَالْمَشْيِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ فَكُلَّمَا كَثُرَ عَلَيْهِ الْاَمْنُ ازْدَادَ خَوْفًا وَحُسْنَ اَدَبٍ وَّزِيَادَةً مِّنَ الشُّكْرِ اَلْقَوْمُ عَقَلُوْا مَعْنٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ وَ قَوْلِهٖ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْاَلُوْنَ ۝ وَقَوْلِهٖ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ عَقَلُوْا اَنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ لَا لِمَا يُرِيْدُ الْخَلْقُ وَ اَنَّهٗ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يُّقَدِّمُ وَ يُؤَخِّرُ وَيَرْفَعُ وَ يَضَعُ وَ يُعِزُّ وَ يُذِلُّ وَيَعْزِلُ وَ يُوَلِّيْ وَ يُمِيْتُ وَ يُحْيِيْ وَيُغْنِيْ وَ يُفْقِرُ وَ يُعْطِيْ وَ يَمْنَعُ لَا قَرَارَ لِقُلُوْبِ الْقَوْمِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُغَيِّرُهُمْ وَ يُبَدِّلُهُمْ يُقَرِّبُهُمْ وَ يُبْعِدُهُمْ

نور حاصل کرتے ہیں اور تیری کل قیامت کے دن سفارش قبول کی جائے گی تیرا قول مقبول ہوگا تو بہت سی مخلوق کے لیے دوزخ سے خلاص و نجات کا سبب بنے گا اور تو اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں جو کہ تمام سفارش کرنے والوں کے سردار ہیں رہے گا۔ یہ شغل چھوڑ کر دوسرے شغل میں لگ یہ تیرے لیے ایمان و معرفت کی بقاء کا اور عاقبت میں سلامتی کا اور انبیاء و مرسلین اور صدیق لوگوں کے ساتھ چلنے کا جو کہ مخلوق میں سے خدا کے خاص بندے ہیں فرمان ہے پس جس قدر اس پر زیادتی ہے اس کا خوف اور حسن ادب اور شکر کی زیادتی بڑھتی جاتی ہے اولیاء اللہ نے قول الٰہی (یفعل ما یرید) وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور قول الٰہی لا یسال الایہ اس سے جو کچھ بھی کرے! سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سوال کیے جائیں گے۔ اور قول الٰہی وما یشاءون الا الایہ۔ تم بغیر خدا کی مشیت کے کچھ چاہ بھی نہیں سکتے۔ معنی سمجھ لیے ہیں۔ انہوں نے یہ پہچان لیا ہے کہ جو خدا چاہتا ہے وہی کرتا ہے مخلوق کا چاہا نہیں ہوتا ہے اور تحقیق خدا ہر ایک دن جدا شان میں ہے وہی کسی کو پیچھے کر دیتا ہے کسی کو بلند کر دیتا ہے اور کسی کو پست کر دیتا ہے اور کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلیل بنا دیتا ہے اور کسی کو معزول کر دیتا ہے اور کسی کو حاکم بنا دیتا ہے اور کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کر دیتا ہے اور کسی کو امیر بنا دیتا ہے اور کسی کو فقیر کر دیتا ہے اور کسی کو دیتا ہے۔ اور وہی کسی کو منع کر دیتا ہے۔ اولیاء الٰہی کے قلوب کو اللہ کے ساتھ قرار ہی نہیں ہوتا ڈرتے رہتے ہیں وہ ان میں تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے کبھی ان کو نزدیک کر لیتا ہے اور کبھی ان کو دور کر دیتا ہے۔

يُقِيمُهُمْ وَيُقْعِدُهُمْ يُعِزُّهُمْ وَيُذِلُّهُمْ يُعْطِيهِمْ وَيَمْنَعُهُمْ الْأَحْوَالُ تَتَغَيَّرُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ عَلَى قَدَمِ تَحْقِيقِ الْعُبُودِيَّةِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ وَالْإِطْرَاقِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْأَدَبِ مَعَكَ وَمَعَ خَوَاصِّكَ مِنْ خَلْقِكَ لَا تَبْتَلِنَا بِالتَّعَلُّقِ بِالْأَسْبَابِ وَالْإِعْتِمَادِ عَلَيْهَا ثَبِّتْ عَلَيْنَا تَوْحِيدَنَا لَكَ وَتَوَكُّلَنَا عَلَيْكَ يَقِينَنَا بِكَ وَرَدَّ الْحَوَائِجِ إِلَيْكَ لَا تَبْتَلِنَا بِأَقْوَالِنَا وَأَعْمَالِنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِهَا عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَمُسَامَحَتِكَ اٰمِيْنَ طَرِيقُ الْحَقِّ لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ لَيْسَ فِيهَا سَبَبٌ لَيْسَ فِيهَا مَعْلُومٌ لَيْسَ فِيهَا جِهَةٌ وَبَابٌ لَيْسَ فِيهَا وُجُودًا لِخَلْقٍ الْبِنْيَةُ مَعَ الدُّنْيَا وَالْقَلْبُ مَعَ الْأُخْرٰى وَالسِّرُّ مَعَ الْمَوْلٰى اَلسِّرُّ حَاكِمٌ عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ حَاكِمٌ عَلَى النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ حَاكِمَةٌ عَلَى الْبِنْيَةِ وَالْجَوَارِحُ حَاكِمَةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا صَحَّ هٰذَا وَتَمَّ لِلْعَبْدِ صَارَ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ تَحْتَ أَقْدَامِهِ فَيَصِيرُ الْكُلُّ قِيَامًا وَهُوَ قَاعِدٌ فِي دَسْتِ الْقُرْبِ يَا مُنَافِقُ مَا يَتِمُّ هٰذَا بِيَدِكَ بِنِفَاقِكَ وَتَصَنُّعِكَ أَنْتَ تُرَبِّيْ نَامُوسَكَ تُرَبِّيْ قَبُولَكَ فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ تُرَبِّيْ قُبْلَةَ يَدِكَ أَنْتَ مَشْؤُومٌ عَلَى نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى مَنْ تُرَبِّيهِ وَتَأْمُرُهُ بِاتِّبَاعِكَ أَنْتَ مُرَاءٍ دَجَّالٌ نَصَّابٌ

کبھی کھڑا کر دیتا ہے اور کبھی اُن کو بٹھا دیتا ہے کبھی عزت دیتا ہے اور کبھی ذلت کبھی عطا سے سرفراز کرتا ہے اور کبھی انھیں کو منع فرما دیتا ہے۔ اولیاء اللہ پر حالتیں اُلٹ پلٹ ہوتی رہتی ہیں اور وہ سچی بندگی اور حسن ادب کے قدم پر سر جھکائے آستانۂ الٰہی پر جمے رہتے ہیں اے اللہ ہم کو اپنے اور اپنی مخلوق میں سے اپنے مخصوص بندوں کے ساتھ میں حسن ادب عطا فرما۔ ہم کو اسباب کے ساتھ متعلق ہو جانے میں اور اُن پر اعتماد کر لینے میں مبتلا نہ کر دینا اپنے لیے ہماری توحید اور اپنے اوپر ہمارے بھروسہ اور یقین کو اور اپنی طرف حاجتوں کے لوٹانے کو ثابت رکھنا اور ہم کو ہمارے اقوال و اعمال میں مبتلا نہ کر دینا اور اُن کے سبب سے ہم پر مواخذہ نہ کرنا اور ہمارے ساتھ اپنے کرم و تجاوز اور چشم پوشی سے معاملہ فرمانا آمین۔ اللہ عزوجل کے راستے میں نہ مخلوق ہے نہ سبب نہ اپنی واقفیت نہ جہت اور نہ کوئی دروازہ نہ خلق کا وجود بدن دنیا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور قلب آخرت کے ساتھ اور باطن مولیٰ کے ساتھ۔ باطن حاکم ہے قلب پر اور قلب حاکم ہے نفس مطمئنہ پر اور نفس مطمئنہ حاکم ہے بدن پر اور اعضاء حاکم ہیں خلق پر۔ جب بندہ کا یہ معاملہ صحیح و درست اور کامل ہو جاتا ہے جن و انسان اور فرشتہ اُس کے زیر قدم ہو جاتے ہیں۔ سب دست بستہ اُس کی حضوری میں کھڑے رہتے ہیں اور وہ خود مسند قرب پر بیٹھنے والا ہوتا ہے۔ اے یہ امر تیرے نفاق اور بناوٹ سے تیرے ہاتھ نہ آئے گا تو اپنے ننگ و ناموس کو پال رہا ہے تو اپنی مقبولیت کو مخلوق کے قلبوں میں پال رہا ہے تو اپنی دست بوسی کرانے کے خیال کو پال رہا ہے تو ایسی حالت میں اپنے نفس اور اُن سب کے لیے جن کی تو پرورش کر رہا ہے اور اُن کو اپنے اتباع کا حکم دے رہا ہے منحوس ہے تو ریاکار اور دجال اور ٹھگ

علی اموال الناس لا جرم لا تکون لک
دعوۃ مجابۃ ولا موضع فی قلوب
الصدیقین قد اضلک اللہ علی علم
سوف تری اذا انجلی الغبار ءافرس کان تحتک ام حمار؟
تری رجال الحق عز وجل علی الخیول والبخت و
انت علی حمار مکسر من ورائہم
یاخذک دعار الشیاطین والابالسۃ
اجتہدوا ان لا یغلق عن قلوبکم باب
قربہ کونوا عقلاء ما انتم علی شیء
اصحبوا شیخا عالما بحکم اللہ عز وجل
وعلمہ یدلکم علیہ من لا یری المفلح
لا یفلح من لا یصحب العلماء العمال
فہو من بیض التراب لا دیک لہ ولا
ام لہ اصحبوا من لہ صحبۃ مع الحق
عز وجل کل واحد منکم اذا جنہ اللیل و
نام الخلق وسکنت اصواتہم فلیقم و
لیتوضا ولیصل رکعتین ویقول یا رب
دلنی علی عبد من عبادک الصالحین المقربین
حتی یدلنی علیک ویعرفنی طریقک السبب
لا بد منہ کان اللہ عز وجل قادرا علی ان
یہدی الیہ بلا انبیاء کونوا عقلاء ما
انتم علی شیء تنبہوا من غفلاتکم
قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
من استغنی برایہ ضل فتش علی
من یکون مراۃ لوجہ دینک

کے مالوں پر نظر رکھنے والا ہے ضرور کہ تیری دعا مقبول نہ ہوگی۔ اور نہ صدیقین کے دلوں میں تیری کچھ وقعت ہوگی۔ باوجود علم کے خدا نے تجھے گمراہ بنا دیا ہے۔ جب غبار دور ہو جائے گا۔ عنقریب تو دیکھ لے گا۔ آیا تیرے نیچے گھوڑا تھا یا گدھا۔ جب غبار دور ہو جائے گا تو تو اللہ والوں کو گھوڑوں اور بختی اونٹوں پر سوار اور اپنے آپ کو اُن کے پیچھے ایک شکستہ گدھے پر سوار دیکھے گا۔ تجھ کو شیطانوں اور ابلیسوں کے شریر وسرکش پکڑ لیں گے۔ تم اس بات کی کوشش کرو کہ تمہارے دلوں سے قرب الٰہی کا دروازہ بند نہ ہو جائے۔ تم کسی ایسی چیز پر نہیں ہو جو کہ قابلِ قدر ہو۔ تم کسی ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرو جو کہ علم وحکمِ الٰہی کا واقف کار ہو وہ تمہیں اُس کا راستہ بتلائے۔ جو کسی فلاح والے کو نہ دیکھے گا خود فلاح نہ پائے گا۔ جو علماء عاملین کی صحبت میں نہ رہے گا پس وہ خاک کا انڈا ہوگا جس کے لیے مرغا اور مرغی ماں باپ کچھ بھی نہیں ہے۔ تم ایسے کی صحبت میں بیٹھو جو کہ حق عزوجل کی صحبت میں بیٹھنے والا ہو۔ تم میں سے ہر ایک جب کہ اُس کو رات کی اندھیری چھپا لے اور مخلوق سو جائے اور اُن کی آوازیں ٹھہر جائیں کھڑے ہو کر وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور یہ دعا مانگیں یَارَبِّ دُلَّنِیْ الخ اے رب تو اپنے مقرب بندوں میں سے کسی ایسے بندہ کی طرف میری رہنمائی کر جو مجھے تیرے اوپر مطلع کر دے اور مجھے تیرا راستہ بتا دے کہ یہ سبب ایک ضروری امر ہے ورنہ اللہ عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ بلا انبیاء کے بتا دیتا۔ تم عقلمند بنو۔ تم کسی اچھی حالت پر نہیں ہو تم اپنی غفلتوں سے ہوشیار ہو جاؤ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے اپنی رائے پر استغنا کیا گمراہ ہوا۔ تو ایسے شخص کی تلاش کر جو کہ تیرے دین کے چہرہ کے لیے آئینہ ہو۔ تو اس میں

كَمَا تَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَتُسَوِّي وَجْهَ ظَاهِرِكَ وَ
عِمَامَتَكَ وَشَعْرَكَ كُنْ عَاقِلًا اَيْشٍ هٰذَا
الْهَوَسُ تَقُولُ مَا اَحْتَاجُ اِلٰى مَنْ يُّعَلِّمُنِيْ وَقَدْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ
الْمُؤْمِنِ صَارَ مِرْاٰةً لِّلْخَلْقِ جَمِيْعِهِمْ يُبْصِرُوْنَ
وُجُوْهَ اَدْيَانِهِمْ فِيْ مِرْاٰةِ كَلَامِهٖ وَقْتَ رُؤْيَتِهٖ
وَالْقُرْبِ مِنْهُ اَيْشٍ هٰذَا الْهَوَسُ كُلَّ سَاعَةٍ
تَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزِيْدَكُمْ فِيْ مَاْكُوْلِكُمْ
وَمَشْرُوْبِهِمْ وَمَلْبُوْسِكُمْ وَمَنْكُوْحِكُمْ وَاَرْزَاقِكُمْ
هٰذَا شَيْءٌ لَّا يَزِيْدُ

وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ ذَرَّةً هٰذَا شَيْءٌ مَّفْرُوْغٌ مِّنْهُ
اِشْتَغِلُوْا بِمَا اُمِرْتُمْ بِهٖ وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيْتُمْ
عَنْهُ لَا تَشْتَغِلُوْا بِمَا لَا بُدَّ مِنْ مَّجِيْئِهٖ لِاَنَّهٗ
يَضْمَنُ لَكُمْ مَجِيْئَهُ الْاَقْسَامُ تَجِيْءُ فِيْ اَوْقَاتِهَا
اَرْضَيْتُمْ اَمْ سَخِطْتُمْ مِنْهَا وَالنَّاسُ مَا تُحِبُّوْنَ
وَمَا تَكْرَهُوْنَ الْقَوْمُ يَصِلُوْنَ اِلٰى حَالَةٍ
لَّا يَبْقٰى لَهُمْ فِيْهَا دُعَاءٌ وَّلَا سُؤَالٌ لَا
يَسْاَلُوْنَ فِيْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ وَلَا دَفْعِ
الْمَضَارِّ يَصِيْرُ دُعَاؤُهُمْ بِاَمْرٍ مِّنْ حَيْثُ
قُلُوْبِهِمْ تَارَةً لِّاَجْلِهِمْ وَتَارَةً لِّاَجْلِ الْخَلْقِ
فَيَنْطِقُوْنَ بِالدُّعَاءِ وَهُمْ فِيْ غَيْبَةٍ
عَنْهُ .

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ مَعَكَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ
بِحِسِيْرِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ وَجَمِيْعِ الطَّاعَاتِ

ویسے ہی دیکھے جیسے کہ آئینہ میں دیکھتا ہے اور اپنے ظاہری چہرہ کو اور عمامہ اور بالوں کو درست کر لیتا ہے سنوار لیتا ہے تو عقلمند بن یہ ہوس کیسی اور کیا ہے تو کہتا ہے میں تعلیم دینے والے کا محتاج نہیں ہوں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے جب مسلمان کا ایمان درست و راست ہو جاتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بن جاتا ہے وہ اپنے دین کے چہروں کو اس کے گفتگو کے آئینہ میں اس کی ملاقات و قرب کے وقت دیکھتے ہیں یہ ہوس کیسی ہے تم ہر گھڑی اللہ عزوجل سے یہ سوال کرتے رہتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے اور پینے اور لباس اور نکاح اور رزقوں کو زیادہ کر دے یہ ایسی چیز ہے کہ اس میں ذرہ بھر کمی و زیادتی نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسی چیز ہے جس سے فراغت حاصل ہو چکی ہے جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس میں تم مشغول رہو اور جن چیزوں سے تمہیں منع کیا گیا ہے ان سے تم باز رہو۔ تم ان چیزوں کی طلب میں مشغول نہ ہو جن کا خود بخود آنا ضروری ہے کیوں کہ وہ خود تمہارے لیے ان کے آنے کا ضامن ہے۔ اپنے وقت مقررہ پر تمہارے مقسوم حصہ کر دیئے ہوں یا خبریں تم ان کو پسند کر دیا ناپسند ضرور پہنچیں گے اللہ والے ایسی حالت پر پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں نہ ان کے لیے دعا باقی رہتی ہے اور نہ سوال نہ وہ تحصیل منافع کا سوال کرتے ہیں اور نہ مضرتوں کے دفع کا۔ ان کی دعائیں صرف تعمیل حکم باعتبار قلب کبھی اپنے لیے اور کبھی مخلوق کے لیے باقی رہ جاتی ہیں پس ضرورتاً وہ کلمات دعائیہ اس سے غائب رہ کر زبان سے نکالتے ہیں۔

اے اللہ ہم کو تمام حالتوں میں اپنے ساتھ حسن ادب نصیب فرما آمین۔ روزہ اور نماز اور ذکر اور تمام طاعتیں ان کی

جِبِلِّيَّةً مُخْتَلِطَةً بِلَحْمِهٖ وَدَمِهٖ ثُمَّ يَجِيْئُهُ الْحِفْظُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ لَا يُفَارِقُهُ قَيْدُ الْحُكْمِ وَلَا لَحْظَةً وَهُوَ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ يَصِيْرُ الْحُكْمُ كَالْمَرْكَبِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِيْهِ يَسِيْرُ فِيْ بَحْرِ قُدْرَةِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَزَالُ يَسِيْرُ فِيْهِ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى سَاحِلِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى سَاحِلِ بَحْرِ اللُّطْفِ وَيَدِ الْقُرْبِ فَهُوَ تَارَةً مَّعَ الْخَلْقِ وَتَارَةً مَّعَ الْخَالِقِ وَرَاحَتُهٗ مَعَ الْخَالِقِ۔

عادت ہو جاتی ہیں اُس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتی ہیں بعدہٗ ان کی تمام حالتوں میں اللہ عزوجل کی حفاظت اس کے پاس آجاتی ہے اور حکم شرعی کی قید ایک لحظہ کے لیے بھی اس سے جدا نہیں ہوتی ہے اور یہ اس سے پرے ہی رہتا ہے۔ حکم شرعی اس کے لیے مثل ایک سواری کے بن جاتا ہے وہ اس میں بیٹھے ہوئے قدرت الٰہی کے دریا میں سیر کرتا رہتا ہے اور اس میں ہر وقت چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ سیر کرتے کرتے آخرت کے کنارے پر جو کہ لطف اور دست قرب کے سمندر کا کنارا ہے پہنچ جاتا ہے پس وہ کبھی مخلوق کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا چین و آرام خالق کے ساتھ ہوتا ہے وہیں راحت لیتا ہے۔

وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ مَا عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا خَبَرٌ۔

اے منافق تجھ پر افسوس تجھے تو اس میں سے کچھ بھی خبر نہیں ہے۔

وَيْلَكَ لَيْسَ فِيْ اُمُوْرِكَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ يَا قُعُوْدًا فِي الصَّوَامِعِ وَالْخَلْقُ مِلْءُ قُلُوْبِهِمْ مَا تَسْمَعُوْنَ صُرَاخِيْ عَلَيْكُمْ وَاِلَيْكُمْ اِنَّكُمْ صُمٌّ قُوْمُوْا تَعَالَوْا لَا بَاْسَ مَا اُعَامِلُكُمْ وَاُخَاطِبُكُمْ بِسُوْءِ اَدَبِكُمْ وَاَفْعَالِكُمْ بَلْ اَرْفُقُ بِكُمْ بِرِفْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاِذْنِهٖ وَلَا تَهْرُبُوْا مِنْ خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ فَمَا ذٰلِكَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَنْطِقُ بِمَا اُنْطَقُ بِهٖ۔

تجھ پر افسوس تیرے معاملات میں تو اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ اے خانقاہوں میں اسی حالت میں بیٹھنے والو! کہ مخلوق ان کے دلوں میں بھری ہوئی ہے تم تو میری آواز کو ہی کہ اسے لازم پکڑلو اور اس سے کچھ نہیں سنتے تم تو یقیناً بہرے بن گئے ہو اٹھو کھڑے ہو جاؤ میرے پاس آؤ ڈرو مت، کوئی مضائقہ نہیں میں تمہاری بے ادبی اور بدفعلیوں پر نظر کر کے تم سے معاملہ و خطاب نہ کروں گا بلکہ خدا کی نرمی و شفقت کے ساتھ میں تم سے نرمی کا معاملہ اس کے حکم سے برتوں گا۔ تم میری سخت کلامی سے بھاگو مت پس یہ میری طرف سے نہیں ہے میں یہ تحقیق وہی گفتگو کرتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔

يَا قَوْمُ الْقَوْمُ يُوَاصِلُوْنَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِيْ عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ عَلٰى قَدَمِ الْخَوْفِ وَالْحَذَرِ

اے قوم اللہ والے عبادت الٰہی میں خوف و اندیشہ کے قدم پر کھڑے رہ کر دن کو رات سے ملا دیتے ہیں باوجود رات دن کی عبادت کے خائف و اندیشہ ناک ہی رہتے ہیں وہ

يَخَافُوْنَ مِنْ سُوْءِ الْعَاقِبَةِ جَهِلُوْا عِلْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ وَعَاقِبَةَ أَمْرِهِمْ فَوَاصَلُوا الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ حُزْنًا وَكَآبَةً وَبُكَاءً مَعَ دَوَامِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَجَمِيْعِ الطَّاعَاتِ ذَكَرُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ فَلَمَّا وَصَلُوْا إِلَى الْاٰخِرَةِ دَخَلُوا الْجَنَّةَ وَرَأَوْا وَجْهَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتَهُ لَهُمْ حَمِدُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۝ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادٌ وَهُمْ أَسَاتِذَةُ هٰؤُلَاءِ شُيُوْخُهُمْ وَرُؤَسَاؤُهُمْ وَأُمَرَاؤُهُمْ وَمُلُوْكُهُمْ يَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ إِذَا وَصَلَتْ قُلُوْبُهُمْ إِلٰى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَصَادَفُوْهُ مَفْتُوْحًا وَالْمَوَاكِبَ مُزْدَحِمَةً لَهُمْ قِيَامٌ مُصْطَفُّوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ لِمَجِيْئِهِمْ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَطْرُقُوْنَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ إِلٰى دَارِ الْقُرْبِ فَيَرَوْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ يَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ حَزَنَ الْبُعْدِ حَزَنَ الْحِجَابِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَيْفَ مَا أَشْغَلَنَا بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْخَلْقِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اصْطَفَانَا لِنَفْسِهِ وَاخْتَارَنَا لِقُرْبِهِ وَأَذْهَبَ عَنَّا حَزَنَ الْاِنْقِطَاعِ عَنْهُ حَزَنَ الْاِشْتِغَالِ بِغَيْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اپنے انجام کار کی برائی سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اپنے بارے میں اور اپنے خاتمہ کے متعلق چونکہ علم الٰہی سے ناواقف ہیں پس انہوں نے باوجود نماز روزہ اور حج اور تمام طاعتوں پر مداومت کے دن کو راتوں سے غم اور حزن کا اور بکا آہ و گریہ کے ساتھ ملا دیا ہے اپنے قلوب و زبان سے ذکر الٰہی کیا پس جب یہ آخرت میں پہنچیں گے جنت میں داخل ہوں گے اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے اور کرامت الٰہی کا ملاحظہ کریں گے اس پر خدا کی حمد کریں گے اور کہیں گے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اس معبود برحق کو جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ اور خدا کے کچھ ایسے بندہ بھی ہیں وہاں کے استاذ اور شیخ اور سردار اور امیر اور بادشاہ ہیں جو کہ یہ کہیں گے کہ سب تعریف اس معبود کو ہے جو کہ ہم سے قبل آخرت کے دنیا ہی میں غم کو لے گیا اور دور کر دیا جب ان کے قلب رب عزوجل کے دروازہ پر پہنچیں گے پس اس کو کھلا ہوا اور وسیع پائیں گے اور لشکر استقبال کو ہجوم کیے ہوئے صف بستہ کھڑے ہوئے اپنے آنے کا منتظر پائیں گے ان پر سلام کریں گے اور سب ان کے رو برو سر خم کر دیں گے۔ پس یہ منزل قرب میں داخل ہوں گے اور وہ چیزیں دیکھیں گے جو کہ نہ کبھی آنکھ نے دیکھی اور نہ کانوں نے سنی ہوں اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزری ہوں۔ اور کہیں گے سب تعریف اس خدا کو جس نے ہم سے غم کو جو کہ دوری اور حجاب کا غم تھا دور فرما دیا سب تعریف اس خدا کو کہ اس نے جیسے چاہا ہم کو دنیا و آخرت اور خلق کے ساتھ مشغول رکھا سب تعریف اس خدا کو جس نے ہم کو اپنی ذات اور قرب کے لیے منتخب فرما لیا اور ہم سے اس نے غم کو دور کر دیا جو کہ اس کے غیر کے ساتھ مشغول ہونے کا غم تھا سب تعریف اس خدا کو

الَّذِیْ رَزَقَنَا الْاِنْقِطَاعَ اِلَیْهِ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ۔

جس نے ہم کو اپنے ساتھ یکسوئی عطا فرمائی بے شک ہمارا رب بخشنے والا اور قابل شکر ہے۔

یَا غُلَامُ اِذَا اَحْکَمْتَ الْاِیْمَانَ وَصَلْتَ اِلٰی دَارِ الْمَعْرِفَةِ ثُمَّ اِلٰی وَادِی الْعِلْمِ ثُمَّ اِلٰی وَادِ الْفَنَاءِ عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ اِلَی الْوُجُوْدِ بِهٖ لَا بِكَ وَلَا بِهِمْ فَحِیْنَئِذٍ یَزُوْلُ حَزَنُكَ فَالْحِفْظُ یَخْدِمُكَ وَالْحِمْیَةُ تَحُوْطُكَ وَالتَّوْفِیْقُ یَطْرُقُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَالْمَلَائِكَةُ تَمْشِیْ حَوْلَكَ وَالْاَرْوَاحُ تَاْتِیْكَ تُسَلِّمُ عَلَیْكَ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاهِیْ بِكَ الْخَلْقَ وَنَظَرَاتُهٗ تَرْعَاكَ وَتَجْذِبُكَ اِلٰی دَارِ قُرْبِهٖ وَالْاُنْسِ بِهٖ وَالْمُنَاجَاةِ لَهٗ خَابَ مَنْ قَعَدَ عَنِّیْ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ۔

اے غلام جب تو اپنے ایمان کو مضبوط کرے گا تو دار معرفت کی طرف پہنچ جائے گا پھر وادی علم کی طرف پھر وادی فنا کی طرف جہاں پہنچ کر تو خودی اور تمام مخلوق سے فنا ہو جائے گا پھر تو وجود الٰہی کی طرف پہنچ جائے گا جہاں وہی وہ ہوگا۔ نہ تو اور نہ اور مخلوق۔ پس اس وقت میں تیرا غم زائل ہو جائے گا۔ حفاظت الٰہی تیری خدمت کرے گی۔ اور حمیت تیرا احاطہ کرے گی اور توفیق تیرے سامنے سر جھکائے گی۔ اور فرشتے تیرے ارد گرد چلیں گے۔ اور پاک روحیں آکر تجھے سلام کریں گی اور حق عزوجل مخلوق پر تیرے ساتھ فخر کرے گا۔ اس کی نگاہیں تیری نگہداشت کریں گی اور تجھے اس کے قرب و انس کے گھر اور مناجات کی جانب کھینچیں گی۔ اس نے نقصان اٹھایا جو بغیر عذر کے میرے پاس آنے سے بیٹھ رہا۔

وَیْلَكَ تُزَاحِمُنِیْ فِیْ مَقَامِی الَّذِیْ قَدْ اَقَمْتُ فِیْهِ مَا تَقْدِرُ مَا یَقَعُ بِیَدِكَ شَیْءٌ بِمُزَاحَمَتِكَ هٰذَا شَیْءٌ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اَلْغَیْثُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَظْهَرُ مِنْهَا النَّبَاتُ هٰذَا الْاَمْرُ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلٰی اَرْضِ الْقُلُوْبِ فَتَهْتَزُّ وَتُنْبِتُ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ تُنْبِتُ الْاَسْرَارَ وَالْحِكَمَ وَالتَّوْحِیْدَ وَالتَّوَكُّلَ وَالْمُنَاجَاةَ وَالْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ

تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے میرے اس مقام میں جہاں کہ میں کھڑا ہوں مقابلہ و مزاحمت کرتا ہے تجھے قدرت نہیں ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا تیری مزاحمت کچھ فائدہ نہ دے گی۔ یہ تو ایسی چیز ہے جو آسمان سے زمین کی طرف اترا کرتی ہے ارشاد الٰہی ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جس کے خزانہ ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ہر چیز کو معین اندازہ کے ساتھ اتارا کرتے ہیں آسمان سے مینہ زمین کی طرف اترتا ہے پھر اس سے پیداوار ظاہر ہوتی ہے۔ یہ امر ولایت آسمان سے قلوب کی زمین کی طرف اترتا ہے پس وہ ہر قسم کی بھلائی سے اگنے اور لہلہانے لگتے ہیں۔ اس سے اسرار اور حکمتیں اور توحید و توکل اور مناجات اور قرب الٰہی کے درخت اگتے

وَجَلَّ يَصِيرُ هٰذَا الْقَلْبُ فِيهِ اَشْجَارٌ
وَّاَثْمَارٌ يَصِيرُ فِيهِ كِبَارٌ وَقِفَارٌ وَّ
بِحَارٌ وَّاَنْهَارٌ وَّجِبَالٌ يَصِيرُ مَجْمَعَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَرْوَاحِ
هٰذَا شَيْءٌ مِّنْ وَّرَاءِ الْعُقُولِ قُدْرَةٌ
مَحْضَةٌ وَّاِرَادَةٌ وَّعِلْمٌ يَسْتَاْثِرُهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِاٰحَادِ اَفْرَادٍ مِّنْ خَلْقِهٖ
اِجْتَهِدُوْا اَنْ تَقَعُوْا فِيْ شَبَكَةِ كَلَامِيْ
قُعُوْدِيْ وَكَلَامِيْ شَبَكَةٌ اَنْتَظِرُ وُقُوْعَ
وَاحِدٍ مِّنْكُمْ فِيهَا اِنَّمَا هُوَ السِّمَاطُ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ لَا سِمَاطِيْ اَجِيْبُوْنِيْ رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ اِتَّبِعُوْنِيْ حَتّٰى اَحْمِلَكُمْ اِلٰى بَابِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلصِّدْقُ دَاعِي الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْكِذْبُ دَاعِي الشَّيْطَانِ
اَلْحَقُّ شَيْءٌ وَّالْبَاطِلُ شَيْءٌ وَّكِلَاهُمَا ظَاهِرَانِ عِنْدَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اِيْمَانِهٖ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَدَّعُوْنَ
الْعِلْمَ وَالذَّكَاءَ وَاَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ الذَّكَاءَ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ
اَنْتُمْ يَخْفٰى عَلَيْكُمُ الصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ الْمُحِقُّ
مِنَ الْمُبْطِلِ تَكْذِيْبُكُمْ عَائِدٌ عَلَيْكُمْ وَاَنَا لَا
اُبَالِيْ بِذٰلِكَ الْمُرِيْدُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيْدُ
جَنَّتَهٗ وَلَا يَخَافُ مِنْ نَّارِهٖ بَلْ يُرِيْدُ وَجْهَهٗ
فَحَسْبُ يَرْجُوْ قُرْبَهٗ مِنْهُ وَيَخَافُ مِنْ بُعْدِهٖ
عَنْهُ اَنْتَ اَسِيْرُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى وَالنَّفْسِ
وَالدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ
قَلْبُكَ فِيْ قَيْدٍ وَّمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ اَللّٰهُمَّ

ہیں اس قلب میں طرح طرح کے جھاڑ اور پھل و پھول نکلتے ہیں اس میں بڑے بڑے جنگل اور چٹیل میدان اور دریا اور نہریں اور پہاڑ ظاہر ہو جاتے ہیں وہ انس و جن اور فرشتوں اور روحوں کا مجمع بن جاتے ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے جو کہ عقلوں سے پرے محض قدرت اور صرف ارادہ و علم ہے جس کو اللہ عز و جل اختیار فرما لیتا ہے اور اس کی مخلوق میں سے اکا دکا کو عطا ہو جاتا ہے۔ تم اس بات کی کوشش کرو کہ تم میرے وعظ کے جال میں پھنس جاؤ میرا بیٹھنا اور میرا وعظ کہنا ایک جال ہے میں منتظر رہتا ہوں کہ اس میں تم میں سے کوئی آ پھنسے۔ یہ دستر خوان خدا کا دستر خوان ہے نہ کہ میرا۔ تم میرے پکارنے کو سن کر اس پر عمل کرو میں اللہ کی طرف سے پکارنے والا ہوں اللہ تم پر رحم کرے تم میرا کہنا سنو میری پیروی کرو تا کہ میں تم کو خدا کے دروازہ کی طرف اٹھا کر لے چلوں سچائی خدا کا داعی ہے اور جھوٹ شیطان کا داعی حق ایک چیز ہے اور باطل دوسری چیز اور یہ دونوں ہر مسلمان کے روبرو ظاہر ہیں جو کہ اپنے نور ایمان سے دیکھا کرتا ہے۔ اے اہل عراق تم علم و ذکا کے مدعی ہو۔ تم ذکا کا دعوے تو کرتے ہو حالانکہ تم پر یہ امر مخفی ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے حق پر کون ہے اور باطل پر کون تمہیں حق و باطل میں تمیز نہیں تمہارے جھٹلانے کا نقصان تمہیں پر لوٹنے والا ہے اور مجھے اس کی پروا نہیں ہے۔ خدا کا چاہنے والا اس کی جنت کا چاہنے والا اور اس کی دوزخ سے خائف نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ تو اسی کی صرف ذات کو چاہتا رہتا ہے۔ ہمیشہ اس کا قرب اسی سے چاہتا ہے اور اس کی دوری سے ڈرتا رہتا ہے تو تو شیطان اور خواہش اور نفس اور دنیا اور شہوتوں کا قیدی بنا ہوا ہے اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔ تیرا قلب قید میں ہے اور تجھے کچھ معلوم بھی نہیں ہے۔ اے اللہ

خَلِّصْهُ مِنْ اِسْرِهٖ وَخَلِّصْنَا اٰمِيْنَ عَلَيْكُمْ بِالْعَزِيْمَةِ وَالْاِعْرَاضِ عَنِ الرُّخْصَةِ مَنْ لَزِمَ الرُّخْصَةَ وَتَرَكَ الْعَزِيْمَةَ لِلرِّجَالِ لِاَنَّهَا رُكُوْبُ الْخَطَرِ وَالْاَشَقِّ وَالْاَمَرِّ وَالرُّخْصَةُ لِلصِّبْيَانِ وَالنِّسْوَانِ لِاَنَّهَا الْاَسْهَلُ۔

تو اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی اس سے نجات دے آمین تم عزیمت پر عمل اور رخصت سے اعراض کو لازم پکڑو جس نے رخصت کو لازم پکڑا اور عزیمت کو چھوڑ دیا اس پر اس کے دین کی ہلاکت کا خوف ہے۔ عزیمت مردوں کے لیے ہے کیوں کہ وہ خطرات اور مشکل اور کڑوی چیزوں کا اختیار کرنا ہے اور رخصت بچوں اور عورتوں کے لیے ہے کیوں کہ اس میں آسانی ہے۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ صَفُّ الرِّجَالِ الشُّجْعَانِ وَفَارِقِ الصَّفَّ الْاٰخِيْرَ فَاِنَّهٗ صَفُّ الْاَجْبَانِ اِسْتَخْدِمْ هٰذِهِ النَّفْسَ وَعَوِّدْهَا الْعَزِيْمَةَ فَاِنَّهَا مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ لَا تَرْفَعِ الْعَصَا فَاِنَّهَا تَنَامُ وَتُلْقِي الْاَحْمَالَ عَنْهَا لَا تُرِهَا بَيَاضَ اَسْنَانِكَ وَبَيَاضَ عَيْنَيْكَ هِيَ عَبْدُ سُوْءٍ لَا يَعْمَلُ الْاَشْغَالَ اِلَّا بِالْعَصَا لَا تُشْبِعْهَا اِلَّا اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ الشِّبَعَ لَا يُطْغِيْهَا وَاِنَّهَا تَعْمَلُ فِيْ مُقَابَلَةِ شِبَعِهَا كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَثِيْرَ الطَّاعَةِ كَثِيْرَ الْاَكْلِ وَكَانَ يَتَمَثَّلُ اِذَا اُشْبِعَ الزَّنْجِيُّ وَكِدَّهٗ اِنَّمَا الزَّنْجِيُّ حِمَارٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلَى الْعِبَادَةِ فَيَاْخُذُ مِنْهَا حَظًّا وَّافِرًا عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ اَكَلَ حَتّٰى مَقَتُّهٗ ثُمَّ صَلّٰى وَبَكٰى حَتّٰى رَحِمْتُهٗ لَا تَقْتَدِ بِسُفْيَانَ فِيْ كَثْرَةِ الْاَكْلِ وَاقْتَدِ بِهٖ فِيْ كَثْرَةِ

اے غلام تو اوّل صف کو لازم پکڑ کیوں کہ وہ بہادر مردوں کی صف ہے اور پچھلی صف سے جدائی اختیار کر کیوں کہ وہ نامردوں کی صف ہے تو اس نفس کو خدمت گزار بنا دے اور اس کو عزیمت کا عادی کر کیوں کہ تو جس قدر اس پر بوجھ لادے گا وہ اس کو اٹھالے گا۔ تو اس پر سے لاٹھی نہ اٹھا لیں بتحقیق وہ سو جائے گا اور اپنے اوپر سے بوجھ کو گرا دے گا۔ تو اس کو اپنے دانتوں کی اور آنکھوں کی پلیدی نہ دکھا نہ مذاق کر نہ پیار کی نگاہ سے دیکھ وہ نہایت خراب غلام ہے بغیر ڈنڈے کے کام نہ کرے گا۔ تو اسے پیٹ بھر کر کھانا نہ دے مگر جب کہ تو یہ جان لے کہ شکم سیری کے کام کرے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی بہت کرتے تھے اور کھاتے بھی تھے پیٹ بھرنے پر مثل بیان کیا کرتے تھے تو حبشی کا پیٹ بھر اور اس سے بہت محنت لے جز ایں نیست کہ حبشی گدھا ہے۔ پھر عبادت کی طرف کمر بستہ ہو جاتے تھے پس اس سے پورا حصہ لیتے تھے۔ بعض بزرگوں نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری کا کھانا دیکھا یہاں تک کہ میں ان پر غصہ کرنے لگا پھر انہوں نے نماز پڑھی اور بہت روئے یہاں تک کہ مجھ کو ان کے حال پر رحم آگیا۔ تو زیادہ کھانے میں سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی نہ کر بلکہ کثرت

عِبَادَتِهٖ فَلَسْتَ سُفْيَانَ لَا تُشْبِعْ نَفْسَكَ كَمَا كَانَ يُشْبِعُهَا فَلَسْتَ تَمْلِكُهَا كَمَا كَانَ هُوَ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ اِجْتَهِدْ فِيْ هَجْرِ الْحَرَامِ وَالتَّقَلُّلِ مِنَ الْحَلَالِ اِزْهَدْ فِي الْكُلِّ عِنْدَ قُوَّةِ اِيْمَانِكَ وَاِيْقَانِكَ فَتَصِيْرُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

لَا مِنْ عِبَادِ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ. لَا مِنْ عَبِيْدِ الدُّنْيَا وَالْحُظُوْظِ وَالشَّهَوَاتِ وَالشَّيَاطِيْنِ لَا مِنْ عَبِيْدِ حُبِّ الْجَاهِ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالتَّقْيِيْدِ بِاِقْبَالِهِمْ وَاِدْبَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَصْلُحُ مَا يَمْشِيْ قَلْبُكَ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ خُطْوَةً وَّاحِدَةً وَاَنْتَ مَعَ نَفْسِكَ فِيْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ اِنِّيْ اَرَاكَ اَبَدَ الدَّهْرِ مُقَيَّدًا بِالْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ هٰذَا اِلٰى مَتٰى تَعَلَّمْ مِنِّي الْخَلَاصَ مِنْ قُيُوْدِهِمْ يَا جَاهِلُ كَيْفَ يَرٰى قَلْبُكَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ مَلْاٰنُ بِالْخَلْقِ كَيْفَ تَرٰى بَابَ الْجَامِعِ وَاَنْتَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِكَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ دَارِكَ وَاَهْلِكَ وَوَلَدِكَ رَاَيْتَ بَابَ الْجَامِعِ لَمَّا اسْتَخْلَفْتَ الْكُلَّ وَرَاءَ ظَهْرِكَ رَاَيْتَ هٰكَذَا مَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ وَلَا تَرَى الْخَالِقَ مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْاٰخِرَةَ مَا دُمْتَ مَعَ الْاٰخِرَةِ لَا تَرٰى رَبَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِذَا خَرَجْتَ عَنِ الْكُلِّ يَلْقٰى سِرُّكَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ بَلْ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى الْعَمَلُ لِلْقُلُوْبِ وَالْمَعَانِيْ لِلْاَسْرَارِ اَلْقَوْمُ اَعْرَضُوْا عَنْ اَعْمَالِهِمْ نَسُوْا جَمِيْعَ حَسَنَاتِهِمْ وَلَمْ يَطْلُبُوا الْعِوَضَ عَلَيْهَا فَلَا

عبادت میں اُن کی پیروی کر کیوں کہ تو سفیان نہیں ہے تو اپنے نفس کو ویسا جیسا کہ وہ پر کیا کرتے تھے پُر نہ کر کیوں کہ تو اُس کا ویسا جیسے کہ وہ مالک تھے مالک نہیں ہے تو حرام کے چھوڑ دینے اور حلال سے تقلیل پر کوشش کر قوت ایمان و ایقان کے ہوتے ہوئے ہر چیز میں بے رغبتی کر پس تو اللہ کے بندوں میں سے ہو جائے گا نہ کہ خلق و اسباب کے بندوں سے نہ دنیا اور حظوظ اور شہوات اور شیطان کے بندوں سے نہ مخلوق کے نزدیک حب وجاہ اور اُن کی توجہ و عدم توجہ اور اُن کی تعریف و برائی کے بندوں سے یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے تیرا قلب اس حالت میں کہ تو نفس کی معیت میں اپنی طبیعت و خواہش کے گھر میں رہے ایک قدم بھی آستانہ الٰہی کے دروازہ کی طرف نہ چلے گا بہ تحقیق میں تو تجھے ہمیشہ سے خلق وسبب کا قیدی بنا ہوا دیکھتا ہوں۔ یہ قید کب تک۔ تم اپنی قیدوں سے خلاصی مجھ سے سیکھو۔ جلد رہائی حاصل کرو اے جاہل تیرا قلب اس حالت میں کہ اُس میں مخلوق بھری ہوئی ہو گی حق عزوجل کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔ تو گھر بیٹھے ہوئے جامع مسجد کا دروازہ دیکھ سکتا ہے۔ جب تو اپنے گھر اور اہل اور اولاد سے نکلے گا تو تو جامع مسجد کو دیکھ سکے گا جب تو سب کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ دے گا تو تو اُس کو دیکھے گا اسی طور سے جب تک کہ تو خلق کے ساتھ رہے گا خالق کو نہیں دیکھ سکے گا جب تک کہ تو دنیا کے ساتھ رہے گا۔ آخرت کو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو آخرت کے ساتھ رہے گا تو دنیا و آخرت کے رب کو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تو سب سے علیحدہ ہو جائے گا تو تیرا باطن رب عزوجل سے ظاہری نہیں بلکہ معنوی ملاقات کرے گا عمل واسطے قلوب کے ہے اور معانی واسطے اسرار کے اللہ والوں نے اپنے عملوں سے اعراض کر لیا اپنے تمام حسنات کو بھلا دیا اور اس پر بدلہ طلب نہ کیا پس یقیناً

جزم أحلتهم دار المقامة من فضله لا يمسهم فيها نصب ولا يمسهم فيها لغوب ولا انقطاع ولا ضعف ليس فيها كسب ولا مؤنة قال بعض المفسرين في قوله تعالى لا يمسنا فيها نصب يعني هم الخبز وتحصيله ومؤنة العيال الجنة فضل كلي خير كلي راحة كلية عطاء بلا حساب كل الدائرة على حضور قلبك لله لا بعلة في الدنيا وفي الآخرة ولا لخلقه حضور قلبك عز وجل لا يصح إلا بعد الموت والتحقيق لذكره إن نظرت نظرت إلى الموت وإن سمعت سمعت الموت ذكر الموت على الحقيقة باليقظة التامة تبغض كل شهوة وتقف في وجه كل فرحة اذكروا الموت فليس لكم منه فوت إذا صح القلب نسي ما سوى الحق عز وجل القديم الأزلي الدائم الأبدي وكل ما سواه محدث إذا صح القلب صار الكلام الذي يخرج منه صوابا حقا حتى لا يرده راد يخاطب القلب القلب السر السر الخلوة الخلوة المعنى المعنى اللب اللب الصواب الصواب فحينئذ يكون الكلام منه إلى القلوب كالبذر في أرض لينة طيبة غير سبخة ينبت إذا صح القلب صار شجرة لها أغصان وأوراق وثمار يصير فيه منافع للخلق الإنس والجن والملك إذا لم يكن للقلب

خدا نے اُن کو اپنے فضل سے ایسی جگہ پر اُتارا جہاں اُن کو نہ غم لاحق ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کا رنج و تکان اور نہ انقطاع اور نہ کمزوری نہ وہاں کسی قسم کا کسب ہے اور نہ محنت و مزدوری۔ بعض مفسرین نے قول الٰہی لا یمسنا فیہا نصب کی تفسیر فرمائی یعنی وہاں اُن کو نہ روٹی کا غم ہو گا اور نہ اُس کے حاصل کرنے کا اور نہ بال بچوں کے لیے محنت و مزدوری کا۔ جنت تو سر بسر فضل اور خیر اور کلیۃً راحت ہے اور عطاء بلاحساب کا تمام دار ومدار اللہ کے واسطے تیرے قلب کے حضور پر ہے جو کہ دنیا اور آخرت اور مخلوق کی غرض وعلت سے وراء ہو۔ اللہ کے لیے حضور قلب بغیر موت کے اور بغیر اُس کی سچی یاداشت کے صحیح و درست نہیں ہو سکتا ہے اگر تو دیکھے تو موت کو دیکھے اگر تو سنے تو موت ہی کو سنے۔
حقیقۃً موت کی یاد پوری بیداری کے ساتھ ہر خواہش کو دشمن بنا لیتی ہے اور ہر خوشی کے پاس آکر ٹھہر جاتی ہے۔ تم موت کو یاد کیا کرو اُس سے تمہیں بچاؤ نہیں ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو وہ ماسوے اللہ کو بھول جاتا ہے وہ تو قدیم و ازلی دائم وابدی ہے تمام چیزیں اُس کے ماسوا حادث شدہ و پیدا ہیں جب قلب درست ہو جاتا ہے تو اُس سے جو کلام نکلتا ہے حق وصواب ہی ہوتا ہے کوئی رد کرنے والا اُسے رد نہیں کر سکتا ہے قلب قلب سے سر سر سے خلوت خلوت سے معنی معنی سے مغز مغز سے صواب صواب سے خطاب کیا کرتا ہے اُس وقت اُس کا کلام قلبوں میں ایسا بیٹھ جاتا ہے جیسے کہ بیج عمدہ نرم زمین غیر کھار میں جمتا ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو وہ ایسا جھاڑ بن جاتا ہے جس میں شاخیں اور پتے اور پھل سب کچھ ہوتے ہیں اُس میں تمام خلق انس وجن اور فرشتوں کے لیے نفع ہوتے ہیں جب قلب

صِحَّةٌ فَهُوَ كَقُلُوْبِ الْحَيَوَانَاتِ صُوْرَةٌ بِلَا مَعْنًى اٰنِيَةٌ بِلَا مِلْءٍ شَجَرَةٌ بِلَا ثَمَرٍ قَفَصٌ بِلَا طَائِرٍ دَارٌ بِلَا سَاكِنٍ كَنْزٌ مَّجْمُوْعٌ فِيْهِ دَرَاهِمُ وَدَنَانِيْرُ وَجَوَاهِرُ بِلَا مُتَّفِقٍ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٍ كَالْاَجْسَادِ الَّتِيْ مُسِخَتْ اَحْجَارًا فَهِيَ صُوْرَةٌ بِلَا مَعْنًى اَلْقَلْبُ الْمُعْرِضُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْكَافِرُ بِهٖ مَمْسُوْخٌ وَلِهٰذَا شَبَّهَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَجَرِ فَقَالَ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً لَمَّا لَمْ يَعْمَلْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ بِالتَّوْرَاةِ مَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَهُمْ حِجَارَةً وَّطَرَدَهُمْ مِّنْ بَابِهٖ هٰكَذَا اَنْتُمْ يَا مُحَمَّدِيِّيْنَ اِذَا لَمْ تَعْمَلُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَتُحْكِمُوْا اَحْكَامَهٗ يَمْسَخُ قُلُوْبَكُمْ وَيَطْرُدُهَا مِنْ بَابِهٖ لَا تَكُوْنُوْا مِمَّنْ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِلْمٍ اِذَا تَعَلَّمْتَ لِلْخَلْقِ عَمِلْتَ لِلْخَلْقِ وَاِذَا تَعَلَّمْتَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمِلْتَ لَهٗ اِذَا تَعَلَّمْتَ لِلدُّنْيَا عَمِلْتَ لِلدُّنْيَا وَاِذَا تَعَلَّمْتَ لِلْاٰخِرَةِ عَمِلْتَ لِلْاٰخِرَةِ اَلْفُرُوْعُ تَبْنِيْ عَلَى الْاُصُوْلِ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ تَضَعُ فِيْ اِنَائِكَ نَفْطًا وَتُرِيْدُ اَنْ يَّنْضَحَ مِنْهُ مَاءُ الْوَرْدِ لَا كَرَامَةَ لَكَ تَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا

کے لیے صحت دہ ہو پس وہ مثل قلوب حیوانات کے ہے بغیر معنی کی صورت بغیر پڑی کا برتن بغیر پھل کا درخت بغیر پرند کا پنجرہ بغیر مکین کا مکان۔ ایسے خزانہ کی طرح جس میں بہت دراہم ودینار اور جواہر جمع کیے گئے ہوں اور کوئی خرچ کرنے والا نہ ہو۔ ایسا جسم جس میں روح نہ ہو مثل اُن جسموں کے جو مسخ ہو کر پتھر بن گئے۔ پس ایسے دل صورت بلا معنی ہیں جو قلب کہ اللہ سے اعراض کرنے والا اور اُس کے ساتھ کفر کرنے والا ہو مسخ کیا گیا ہے اسی واسطے اللہ نے اُس کو پتھر سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ مثل پتھر کے ہیں یا اُن سے بھی زیادہ سخت جب کہ بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نہ کیا اللہ عزوجل نے اُن کے دلوں کا مسخ پتھر کے ساتھ کر دیا اور اُن کو اپنے دروازہ سے ہانک دیا۔ ایسے ہی اے اُمت محمدیہ جب کہ تم قرآن پر عمل نہ کرو گے اور اُس کے حکموں کو مضبوطی کے ساتھ نہ پکڑو گے تو اللہ تمہارے قلبوں کو بھی مسخ کر دے گا اور اُن کو اپنے دروازہ سے ہانک دے گا۔ تم اُس جماعت سے نہ ہو جس کو باوجود علم اللہ نے گمراہ کر دیا۔ جب تو خلق کے لیے علم سیکھے گا تو تیرا عمل خلق کے لیے ہو گا اور جب تو علم اللہ کے واسطے سیکھے گا تو تیرا عمل خدا کے لیے ہو گا جب تو علم دنیا کے لیے سیکھے گا تو تیرا عمل خدا کے لیے ہو گا اور جب تو علم آخرت کے لیے سیکھے گا تو تیرا عمل آخرت کے لیے ہو گا شاخوں کی بنیاد جڑ وں پر ہوا کرتی ہے جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔ ہر برتن سے وہی ٹپکے گا جو کہ اُس کے اندر ہو گا۔ تو اپنے برتن میں بدبودار روغن رکھ کر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تیری کوئی عزت نہیں تو دنیا میں دنیا اور اہل دنیا کے لیے

وِلَا بْنَائِهَا وَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ الْاٰخِرَةُ غَدًا لَا كَرَامَةَ لَكَ عَمِلْتَ لِلْخَلْقِ وَتُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ الْخَالِقُ غَدًا وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَالنَّظْرُ اِلَيْهِ لَا كَرَامَةَ لَكَ هٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ وَالْاَغْلَبُ وَاِنْ اَعْطَاكَ هُوَ تَفَضُّلًا بِغَيْرِ عَمَلٍ فَذَاكَ اِلَيْهِ اَلطَّاعَةُ عَمَلُ الْجَنَّةِ وَالْمَعْصِيَةُ عَمَلُ النَّارِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ اَثَابَ وَاحِدًا مِّنَّا بِغَيْرِ عَمَلٍ اَوْ عَاقَبَ وَاحِدًا مِنَّا بِغَيْرِ عَمَلٍ فَذٰلِكَ اِلَيْهِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُهٗ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ لَوْ اَدْخَلَ وَاحِدًا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ النَّارَ كَانَ عَادِلًا وَكَانَ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ يَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نَّقُوْلَ صَدَقَ الْاَمْرُ وَلَا نَقُوْلُ لِمَ وَكَيْفَ هٰذَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ وَلَوْ كَانَ عَنْ عَدْلٍ وَّحَقٍّ وَهُوَ شَيْءٌ لَا يَكُوْنُ وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ اِسْمَعُوْا مِنِّيْ وَاعْقِلُوْا مَا اَقُوْلُ وَاِنِّيْ غُلَامُ مَنْ تَقَدَّمَ اَقِفُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنْشُرُ اَمْتِعَتَهُمْ وَاُنَادِيْ عَلَيْهَا وَلَا اَخُوْنُهُمْ فِيْهَا وَلَا اَدَّعِيْهَا مِلْكًا اَبَدًا اَبْتَدِءُ بِكَلَامِهِمْ وَاُثَنِّيْ بِكَلَامِيْ وَاَطْلُبُ الْخَيْرَ مِنْ عِنْدِهِمْ وَالْبَرَكَةَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَهَّلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَكَاتِ مُتَابَعَتِيْ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِرِّيْ بِوَالِدِيْ وَوَالِدَتِيْ

عمل کرتا ہے اور تو چاہتا یہ ہے کہ کل تجھے آخرت ملے تیری کوئی عزت نہیں تو عمل تو خلق کے لیے کرتا ہے اور چاہتا یہ ہے کہ تجھے کل خالق مل جائے اور اس کا قرب و توجہ نصیب ہو تیری کوئی عزت نہیں ظاہر و اغلب تو یہی ہے۔ اگر وہ تجھ کو بغیر عمل کے اپنے فضل سے عطا فرما دے تو اس کا اختیار اُسے ہے۔

طاعت جنت کا عمل ہے اور گناہ دوزخ کا عمل ہے اس کے بعد اختیار اللہ عزوجل کو ہے اگر وہ چاہے ہم میں سے کسی کو بغیر عمل کے ثواب عطا فرما دے یا وہ ہم میں سے کسی کو جسے چاہے بغیر عمل کے عذاب دید ے پس اس کا اختیار اسی کو ہے جو چاہے وہ کرے اُس سے باز پرس نہیں اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ اگر وہ (فرضاً) انبیائے کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اُس کی حجت بالغہ ہوگی۔ ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں و چرا نہ کریں ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اور اگر ہو گا حق بجانب ہوگا اور سراپا انصاف ہوگا یہ ایسی بات ہے جو ہوگی نہیں۔ اور نہ وہ اس میں سے کوئی بات کرے گا تم میرا کلام سنو اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے سمجھو تحقیق میں متقدمین کا غلام ہوں اُن کے روبرو کھڑا ہوا ہوں اُن کے اسباب کو کھولتا پھیلاتا ہوں اور اُس پر آواز لگاتا ہوں اور اُس میں اُن کی خیانت نہیں کرتا ہوں اور نہ اُس کو اپنا مملوکہ مال بتاتا ہوں۔ میں ابتدا اُن کے کلام سے کرتا ہوں اور پھر اُس کو اپنی طرف سے دوہرا دیتا ہوں اور اُن سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور اللہ عزوجل سے برکت چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تابعداری کی وجہ سے اور اپنے والدین کے ساتھ اللہ اُن دونوں پر

رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالِدِي زَهَدَ فِي الدُّنْيَا مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهَا وَوَالِدَتِي وَافَقَتْهُ عَلَى ذٰلِكَ وَرَضِيَتْ بِفِعْلِهِ كَانَا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ وَالدِّيَانَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْخَلْقِ وَمَا عَلَيَّ مِنْهُمَا وَلَا مِنَ الْخَلْقِ أَتَيْتُ إِلَى الرَّسُولِ وَالْمُرْسِلِ بِهِمَا أَنْجَحُ كُلَّ خَيْرِي وَنِعْمَتِي مَعَهُمَا وَعِنْدَهُمَا مَا أُرِيدُ مِنَ الْخَلْقِ سِوٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ الْأَرْبَابِ غَيْرَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَا عَالِمُ كَلَامُكَ مِنْ لِسَانِكَ لَا مِنْ قَلْبِكَ مِنْ صُورَتِكَ لَا مِنْ مَعْنَاكَ الْقَلْبُ الصَّحِيحُ يَهْرُبُ مِنَ الْكَلَامِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ اللِّسَانِ دُونَ الْقَلْبِ فَيَصِيرُ وَقْتَ سَمَاعِهِ كَالطَّيْرِ فِي الْقَفَصِ وَكَالْمُنَافِقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا اتَّفَقَ وَاحِدٌ مِنَ الصِّدِّيقِينَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُنَافِقِينَ كَانَتْ كُلُّ أُمْنِيَّتِهِ الْخُرُوجَ مِنْهُ لِلْقَوْمِ عَلَامَاتٌ فِي وَجْهِ الْمُرَائِينَ الْمُنَافِقِينَ الدَّجَّالِينَ الْمُبْتَدِعِينَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْدَاءِ رَسُولِهِ عَلَامَاتُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ وَفِي كَلَامِهِمْ يَفِرُّوْنَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ كَفِرَارِهِمْ مِنَ الْأَسَدِ هُمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحْتَرِقُوا بِنَارِ قُلُوبِهِمْ الْمَلَائِكَةُ تَرْفَعُهُمْ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالصَّالِحِينَ أَحَدُهُمْ عِنْدَ الْعَوَامِ كَبِيرٌ وَعِنْدَ الصِّدِّيقِينَ

رحمت فرمائے نیکی کی وجہ سے کلام کا اہل بنا دیا ہے۔ میرے والد ماجد نے باوجود دنیا پر قادر ہونے کے اس سے بے رغبتی کی اور میری والدہ ماجدہ نے اس پر اُن کی موافقت کی اور وہ اُن کے فعل پر راضی رہیں۔ وہ دونوں اہل صلاح و دیانت اور خلق پر شفقت کرنے والوں سے تھے اور میرے اوپر اُن دونوں سے اور مخلوق سے کوئی احسان نہیں ہے میں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے بھیجنے والے کی طرف آیا ہوں انہیں دونوں سے فوز و فلاح پاتا ہوں۔ میری ہر بھلائی اور نعمت انہیں دونوں کی معیت میں اور انہیں دونوں کے پاس ہے میں مخلوق میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور ارباب میں سے اپنے رب عزوجل کے سوا کسی کو نہیں چاہتا ہوں۔

اے عالم تیرا وعظ محض زبان سے ہے نہ تیرے قلب سے تیری صورت سے ہے تیرے معنی سے نہیں ہے صحیح قلب اُس کلام سے جو کہ زبان سے ہوتا ہے نہ کہ دل سے بھاگتا ہے نفرت کرتا ہے پس وہ ایسے کلام کے سننے کے وقت ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ پرندہ پنجرہ میں اور منافق مسجد میں۔ جب اتفاقاً کوئی شخص صدیقین میں سے منافق عالموں کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے تو اُس کی کامل آرزو وہاں سے نکل جانے کی ہوتی ہے ریاکاروں منافقوں و دجالوں بدعتیوں کی چہروں کی علامتیں جو کہ اللہ اور اُس کے رسول کے دشمن ہیں اللہ والوں کو معلوم ہیں۔ اُن کی علامتیں اُن کے چہروں اور اُن کے کلام میں ظاہر ہوتی ہیں وہ صدیقین سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے کہ شیر سے اُن کے قلبوں کی آگ سے جل جانے کا خوف کرتے ہیں فرشتے اُن کو صدیقین و صلحا کی جماعت سے دھکے دے کر ہٹا دیتے ہیں ایسا مکار عالم عوام کے نزدیک بڑا اور بزرگ ہوتا ہے اور صدیقین کے نزدیک

حَقِیْرٌ عِنْدَ الْعَوَامِّ اٰدَمِیٌّ وَعِنْدَ الصِّدِّیْقِیْنَ سِنَّوْرٌ لَا وَزْنَ لَہٗ عِنْدَھُمْ الصِّدِّیْقُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بِنُوْرِ عَیْنَیْہِ وَلَا بِنُوْرِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ھٰذَا نُوْرُ اللّٰہِ الْعَامِّ وَلَہٗ نُوْرٌ خَاصٌّ اَعْطَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ھٰذَا النُّوْرَ بَعْدَ اِحْکَامِ الْحُکْمِ وَاِتْقَانِہٖ وَھُوَ الْکِتَابُ وَالسُّنَّۃُ عَمِلَ بِھِمَا فَاُعْطِیَ نُوْرَ الْعِلْمِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُکْمَکَ وَعِلْمَکَ وَقُرْبَکَ اٰمِیْنَ لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ.

یَا مُنَافِقُوْنَ فَمَا اَکْثَرُکُمْ کُلُّ شُغْلِکُمْ فِیْ عِمَارَۃِ مَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ وَتَخْرِیْبُ مَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰھُمَّ سَلِّطْنِیْ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ حَتّٰی اُطَھِّرَ الْاَرْضَ مِنْھُمْ عَلَامَۃُ نِفَاقِ الْمُنَافِقِ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عِنْدِیْ وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِذَا لَقِیَنِیْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کَانَ تَکَلُّفًا مِنْہُ ھٰذَا الدِّیْنُ اَوْدٰی تَتَوَاقَعُ حِیْطَانُہٗ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اَعْوَانًا عَلٰی بِنَائِہٖ مَا یَبْنِیْ عَلٰی اَیْدِیْکُمْ.

یَا مُنَافِقُوْنَ لَا کَرَامَۃَ لَکُمْ حَتّٰی یَبْنِیَ عَلٰی اَیْدِیْکُمْ کَیْفَ تَبْنُوْنَ وَلَیْسَتْ لَکُمْ صَنْعَۃُ الْبِنَاءِ وَلَا الْاٰلَۃُ.

یَا جُھَّالُ ابْنُوْا حِیْطَانَ اَدْیَانِکُمْ ثُمَّ تَفَرَّغُوْا لِبِنَاءِ غَیْرِکُمْ اِذَا

ذلیل و حقیر عوام کے نزدیک وہ آدمی ہوتا ہے اور صدیقین کے نزدیک بلی اُن کی نگاہوں میں اس کی کچھ قدر ہی نہیں ہوتی ہے۔ صدیق نورِ الٰہی سے دیکھا کرتا ہے نہ کہ اپنی آنکھوں کے نور سے اور نہ آفتاب و قمر کے نور سے یہ اللہ کا عام نور ہے اور اس صدیق کے لیے ایک خاص نور ہے جو کہ اس کو اللہ عزوجل حکم کے مضبوط کردینے اور اُس کے اتقان کے بعد جو کہ کتاب و سنت ہے عطا فرما دیتا ہے وہ اُن پر عمل کرتا ہے پس اُس کو نورِ علم عطا فرما دیا جاتا ہے۔ اے اللہ ہم کو اپنا حکم اور اپنا علم اور اپنا قرب عطا فرما آمین۔

اے منافقو! اللہ تمہیں برکت نہ دے پس تم بکثرت ہو، تمہارا تمام شغل اپنے اور خلق کے درمیان کے معاملات کو سنوارنا اور اپنے اور خدا کے درمیان کے معاملات کو خراب کر دینا ہے۔ اے اللہ تو مجھ کو اُن کے اوپر مسلط کر دے تاکہ میں زمین کو اُن کے وجود سے پاک کر دوں اس زمین میں! منافقوں کے نفاق کی علامت یہ ہے کہ وہ میری طرف اور میرے پاس نہیں آتے ہیں اور نہ وقت ملاقات وہ مجھ سے سلام کرتے ہیں پس وہ اگر ایسا کرے گا تو اُس کا یہ کرنا بھی بہ تکلف ہوگا۔ یہ دین لپستی پر ہے جس کی دیواریں گر رہی ہیں۔ اے اللہ مجھ کو اس کے بنانے کے لیے مددگار عطا فرما۔ آمین

اے منافقو! یہ عمارت تمہارے ہاتھوں نہ بنے گی تمہارے لیے کچھ عزت نہیں تاکہ وہ تمہارے ہاتھوں پر بن سکے تم بنا بھی کیسے سکتے ہو، نہ تمہیں بنانے کا کام آتا ہے اور نہ تمہارے پاس اُس کے ہتیار ہیں۔

اے جاہلو! تم اپنے دین کی دیواروں کو بناؤ پھر تم دوسروں کی عمارت کے بنانے میں مشغول ہو، جب تم مجھ سے

إِذَا عَادَيْتُمُونِي فَقَدْ عَادَيْتُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ لِأَنِّي قَائِمٌ بِنُصْرَتِهِمَا لَا تَبْغُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ اِجْتَهَدَ إِخْوَةُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَتْلِهِ فَلَمْ يَقْدِرُوا كَيْفَ كَانُوا يَقْدِرُونَ وَهُوَ مَلِكٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ صِدِّيقٌ مِنْ صِدِّيقِيهِ وَقَدْ سَبَقَ عَلَيْهِ أَنْ تَجْرِيَ مَصَالِحُ الْخَلْقِ عَلَى يَدَيْهِ هٰكَذَا أَنْتُمْ يَا مُنَافِقِي هٰذَا الزَّمَانِ تُرِيدُونَ أَنْ تُهْلِكُونِي لَا كَرَامَةَ لَكُمْ أَيْدِيكُمْ تَقْصُرُ عَنْ ذٰلِكَ لَوْ رُدَّ الْحُكْمُ لَعَيَّنْتُ عَلَيْكُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا الْحُكْمُ هُوَ أَسَاسُ الْأَمْرِ فِي حَالَةِ الْقِيَامِ مَعَ الْحُكْمِ وَفِي حَالَةِ الْقِيَامِ مَعَ الْعِلْمِ الْقَوْمُ لَا يَخَافُونَ مِنَ الْخَلْقِ لِأَنَّهُمْ فِي جَنْبِ أَمْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَلِّيهِ وَحِفْظِهِ لَا يُبَالُونَ بِأَعْدَائِهِمْ لِأَنَّهُمْ عَنْ قَرِيبٍ يَرَوْنَهُمْ مُتَقَطِّعِينَ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلِ وَالْأَلْسُنِ عَلِمُوا وَتَحَقَّقُوا أَنَّ الْخَلْقَ عَجْزٌ عَدَمٌ لَا هُلْكَ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا مُلْكَ لَا غِنًى بِأَيْدِيهِمْ وَلَا فَقْرَ لَا ضَرَّ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا نَفْعَ وَلَا مَلِكَ عِنْدَهُمْ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا قَادِرَ غَيْرُهُ وَلَا مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ غَيْرُهُ وَلَا مُحْيِيَ وَلَا مُمِيتَ غَيْرُهُ هُمْ فِي رَاحَةٍ مِنْ ثِقَلِ الشِّرْكِ هُمْ

فِي رَاحَةٍ مِنْ ثِقَلِ الشِّرْكِ هُمْ

دشمنی کرو گے پس تحقیق تم اللہ اور اُس کے رسول سے دشمنی کرو گے کیوں کہ میں اُن دونوں کی مدد کے ساتھ قائم ہوں تم بغاوت نہ کرو بے شک اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کے قتل کے لیے کوشش کی پس قدرت نہ پائی۔ قدرت پاتے بھی کیسے وہ تو اللہ کے نزدیک بادشاہ اور اُس کے نبیوں میں سے ایک نبی اور اُس کے صدیقوں میں سے ایک صدیق تھے اور سابقۂ الٰہی میں اُن پر یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ اُن کے ہاتھوں پر خلق اللہ کی مصلحتیں پوری ہوں گی اسی طور سے تم اے اس زمانہ کے منافقو! میری ہلاکت کے خواہشمند ہو مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہیں ہے۔ تمہارے ہاتھ اس سے قاصر رہیں گے۔ اگر احکامِ شرعیہ کی حکمتیں نہ ہوتیں تو میں البتہ ہر ایک کو یقین کے ساتھ بتا دیتا کہ فلاں فلاں منافق دشمن ہے حکم اور علم کے ساتھ قائم رہنے میں ہر امر کی بنیاد وہ حکمتیں ہیں اہل اللہ مخلوق سے نہیں ڈرا کرتے ہیں کیوں کہ وہ امن اور حفاظت اور سرپرستی الٰہی کے پہلو میں رہا کرتے ہیں انہیں اپنے دشمنوں سے بے پروائی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اُن کو عنقریب ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا اور زبان بریدہ دیکھ لیں گے انہیں تحقیقی طور پر معلوم ہو لیا ہے کہ مخلوق عاجز و معدوم ہیں۔ نہ اُن کے ہاتھ میں ہلاکت ہے اور نہ حکومت نہ اُن کے ہاتھ میں امیری ہے اور نہ فقیری نہ اُن کے ہاتھ میں نقصان ہے اور نہ نفع اُن کے نزدیک تو خدا کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں ہے نہ اس کے سوا کوئی قدرت والا ہے اور نہ دینے والا اور نہ منع کرنے والا اور نہ کوئی ضرر و نفع پہنچانے والا۔ نہ کوئی اس کے سوا زندگی و موت دینے والا ہے وہ تو شرک کے بوجھ سے راحت میں ہیں وہ توحید کے

فِي اِصْطِفَاءٍ وَالْاِجْتِبَاءِ فِي اُنْسٍ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رَاحَةٍ مَّعَهُ مُتَلَذِّذُوْنَ بِرَوْحِهٖ وَلُطْفِهٖ وَمُنَاجَاتِهٖ لَا يُبَالُوْنَ كَانَتِ الدُّنْيَا اَوْلَمْ تَكُنْ كَانَتْ لِلْاٰخِرَةِ اَوْلَمْ تَكُنْ كَانَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ اَوْلَمْ يَكُنْ فِي بَدَايَةِ اَمْرِهِمْ تَكَلَّفُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالشَّهَوَاتِ فَلَمَّا دَامُوْا عَلٰى ذٰلِكَ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلُّفَهُمْ طَبْعًا وَّمَوْهِبَةً صَارَ الزُّهْدُ زُهْدًا وَالطَّبْعُ طَبْعًا تَعَلَّمُوْا مِنْهُمْ تَكَلَّفُوا الطَّاعَاتِ وَاتْرُكُوا الْمَعَاصِيَ وَالْمُنْكَرَاتِ وَقَدْ صَارَتِ التَّكَلُّفُ طَبْعًا تَفَهَّمُوْا كَلَامَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَاعْمَلُوْا بِهٖ وَاَخْلِصُوْا فِيْ اَعْمَالِكُمْ۔

برگزیدگی وانتخاب کے مقام میں خدا کے ساتھ اُنس میں اور راحت میں رہتے ہیں۔ وہ تو اُس کی رحمت ولطف اور اُس کی مناجات سے لذت حاصل کرنے والے ہیں دنیا ہو یا نہ ہو آخرت ہو یا نہ ہو انھیں کچھ پرواہ ہی نہیں۔ خیر و شر ہو یا نہ ہو۔ انھوں نے ابتداء امر میں دنیا اور مخلوق اور شہوتوں کے متعلق زہد میں تکلیفیں اٹھائیں۔ پھر جب اُس پر انھوں نے مداومت کی اللہ عزوجل نے اُن کے تکلف کو اُن کی طبیعت اور عطیہ الٰہی بنا دیا اُن کا زہد واقعی زہد اور اُن کی طبیعت واقعی طبیعت بن گئی تم اُن سے تعلیم حاصل کرو۔ طاعات الٰہی میں تکلیف وتکلف برداشت کرو اور گناہوں کو چھوڑ دو اور بُری باتوں سے علیحدہ ہو جاؤ یہ تکلف وتکلیف انجام کار میں طبیعت بن جائے گا۔ تم اپنے رب عزوجل کے کلام کو سمجھو اور اُس پر عمل کرو اور اپنے عمل اخلاص کے ساتھ کرو۔

يَا غُلَامُ اَنْتَ نَفْسٌ وَّطَبْعٌ وَّهَوًى تَقْعُدُ مَعَ النِّسْوَانِ الْاَجَانِبِ وَالصِّبْيَانِ ثُمَّ تَقُوْلُ لَا اُبَالِيْ بِهِمْ كَذَبْتَ لَا يُوَافِقُكَ الشَّرْعُ وَلَا الْعَقْلُ تُضِيْفُ نَارًا اِلٰى نَارٍ حَطَبًا اِلٰى حَطَبٍ فَلَا جَرَمَ يَشْتَعِلُ دَارُ دِيْنِكَ وَاِيْمَانِكَ اِنْكَارُ الشَّرْعِ لِهٰذَا عَامٌّ لَمْ يَسْتَثْنِ فِيْهِ اَحَدًا اَحْصَلَ الْاِيْمَانَ وَالْمَعْرِفَةَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُوَّةَ الْقُرْبِ ثُمَّ اَصْبَحَ طَبِيْبًا لِلْخَلْقِ نِيَابَةً عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ۔

اے غلام تو تو سراپا نفس اور طبیعت اور خواہش بن گیا ہے تو اجنبی عورتوں اور بچوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے مجھے اُن کی پرواہ نہیں ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے شریعت وعقل اس میں تیری موافقت نہیں کرتی۔ تو آگ کو آگ سے لکڑی کو لکڑی سے ملانے چلا جاتا ہے پس یقیناً تیرے دین وایمان کا گھر جل اُٹھے گا شعلہ پذیر ہوگا انکار شرع اس بات میں عام ہے شریعت نے اس میں کسی کا استثنا نہیں کیا ہے اوّلاً ایمان اور معرفت اور قوت اور قرب الٰہی پیدا کر پھر اُس کی نیابت میں مخلوق کا طبیب بن جا اُن کا علاج کر۔

وَيْلَكَ كَيْفَ تَمَسُّ الْحَيَّاتِ وَتُقَلِّبُهَا وَاَنْتَ مَا تَعْرِفُ صَنْعَةَ الْحَوَّاءِ وَلَا اَكَلْتَ التِّرْيَاقَ اَعْمٰى

تجھ پر افسوس ہے تو سانپوں کو کیسے چھوتا اور اُلٹ پلٹ کرتا ہے حالانکہ تو نہ تو سانپ پکڑنے والوں کا ہنر جانتا ہے اور نہ تو نے تریاق کھایا ہے۔ تو خود اندھا ہے آدمیوں

كَيْفَ تُدَاوِيْ اَعْيُنَ النَّاسِ اَخْرَسُ كَيْفَ تُعَلِّمُ النَّاسَ جَاهِلٌ كَيْفَ تُقِيْمُ الدِّيْنَ مَنْ لَيْسَ بِحَاجِبٍ كَيْفَ يُقَدِّمُ النَّاسَ اِلٰى بَابِ الْمَلِكِ اَنْتَ جَاهِلٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِقُدْرَتِهٖ وَقُرْبِهٖ وَسِيَاسَتِهٖ لِخَلْقِهٖ مَا لَا يَعْقِلُ لِيْ وَمَا يَعْقِلُ لَكُمْ مَا لَا يَنْضَبِطُ لِيْ وَمَا يَنْضَبِطُ لَكُمْ مَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِسْمَعُوْا وَاقْبَلُوْا فَاِنِّيْ دَاعِي الْمَلِكِ نَائِبُ رَسُوْلِهٖ فِيْكُمْ اَوْقَحُ الْخَلْقِ فِي الدِّيْنِ لَا اَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ فِيْ جَانِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَانِبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا عَامِلُهُمَا اُدُوْكَارِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا مُنْتَسِبٌ اِلَيْهِمَا هٰذِهِ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ ذَاهِبَةٌ هِيَ دَارُ الْاٰفَاتِ وَالْبَلَايَا مَا يَصْفُوْا لِاَحَدٍ فِيْهَا عَيْشٌ لَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ حَكِيْمًا كَمَا قِيْلَ الدُّنْيَا لَا تَعْتَرُّ فِيْهَا عَيْنُ حَكِيْمٍ عَيْنُ ذَاكِرِ الْمَوْتِ مَنْ كَانَ السَّبُعُ بِحِذَائِهٖ فَاتِحًا فَمَهٗ قَرِيْبًا اِلَيْهِ كَيْفَ يَسْتَقِرُّ قَرَارُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ۔

يَا غَافِلُوْنَ التِّنِّيْنُ فَاتِحٌ فَمَهٗ سَبُعُ الْمَوْتِ وَثُعْبَانُهٗ فَاتِحَانِ فَمَهُمَا سُلْطَانُ الْقَدَرِ بِيَدِهِ السَّيْفُ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ لِلْاَمْرِ مِنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ وَاحِدٌ يَكُوْنُ عَلٰى هٰذِهِ الْحِكْمَةِ مُسْتَيْقِظٌ بِلَا غَفْلَةٍ لَا بُدَّ فِيْ بِدَايَةِ اَمْرِكَ مِنْ صَنْعَةٍ تَكْتَسِبُ بِهَا

کی آنکھوں کا اندھا کیا علاج کرے گا۔ تو بہرہ ہے آدمیوں کو کیسے تعلیم دے گا۔ جاہل ہے تو دین کی کیا درستی کرے گا۔ جو کہ دربان نہیں ہے وہ شاہی دروازہ کی طرف لوگوں کو کیسا بڑھائے گا تو اللہ عزوجل اور اُس کے قرب اور مخلوق کے متعلق اس کی سیاست سے جاہل ہے یہ ایسی چیز ہے جو نہ میری عقل میں آسکتی ہے اور نہ تمہاری عقل میں نہ میں اُس کا ضبط کر سکتا ہوں اور نہ تم اُس کی حقیقت و تفسیر خدا کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا ہے تم سنو اور قبول کرو بتحقیق میں بادشاہ کی طرف سے منادی اور تم میں اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نائب ہوں میں دین کے بارے میں سب مخلوق سے زیادہ بے شرم ہوں۔ میں خدا اور اُس کے رسول کی طرف داری میں تم میں سے کسی سے حیا کرنے والا نہیں ہوں۔ میں اُن دونوں کا کارندہ اُن کی پیشی میں کام کرنے والا اُن دونوں کی طرف نسبت رکھنے والا ہوں یہ دنیا فنا ہونے والی چلی جانے والی ہے۔ یہ آفتوں اور بلاؤں کا گھر ہے اس میں کسی کو خوش عیشی نصیب نہیں ہے خصوصاً دانا و عاقل کے لیے۔ جیسا کہا گیا ہے کہ دنیا میں دانا اور موت کے یاد کرنے والے کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی ہے جس کے مقابلہ میں درندہ منہ کھولے ہوئے اُس سے قریب ہو گا اُسے کیسے قرار پڑے گا اُس کی آنکھ کیسے سوئے گی۔

اے غافلو! تیرا اپنا منہ کھولے ہوئے ہے موت کا درندہ اور اژدھا دونوں اپنا منہ کھولے ہوئے ہیں بادشاہ قضا و قدر کا جلاد اپنے ہاتھ میں تلوار لیے حکم کا منتظر کھڑا ہوا ہے۔ لاکھوں کروڑوں میں سے ایک آدھ ہی ایسا ہو گا جو کہ اس حکمت پر خبردار اور بغیر غفلت کے بیدار ہو۔ ابتداء امر میں کو کسی ایسی صنعت و کاریگری کا سیکھنا ضروری ہے جس کے ذریعہ

وَتَأكُلُ مِنْهَا حَتّٰى يَقْوٰى إِيْمَانُكَ فَإِذَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ وَثَبَتَّ أَخْرَجَكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ إِلَى التَّوَكُّلِ فَيُطْعِمُكَ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ يَا مُشْرِكًا بِسَبَبِهٖ لَوْ ذُقْتَ الْأَكْلَ بِالتَّوَكُّلِ لَمَا أَشْرَكْتَ وَلَقَعَدْتَّ عَلٰى بَابِهٖ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ وَاثِقًا بِهٖ مَا أَعْرِفُ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ إِلَّا مِنْ شَيْئَيْنِ إِمَّا بِالْكَسْبِ مَعَ مُلَازَمَةِ الشَّرْعِ أَوْ بِالتَّوَكُّلِ.

وَيْلَكَ مَا تَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَتْرُكُ كَسْبَكَ وَتَكْدِيْ مِنَ النَّاسِ الْكَسْبُ بِدَايَةٌ وَالتَّوَكُّلُ نِهَايَةٌ فَمَا أَرٰى لَكَ بِدَايَةً وَلَا نِهَايَةً إِنِّيْ أَقُوْلُ لَكَ الْحَقَّ وَلَا أَسْتَحْيِيْ مِنْكَ إِسْمَعْ وَاقْبَلْ وَلَا تُنَازِعْ مُنَازَعَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ إِنِّيْ أَزْهَدُ الْخَلْقِ فِيْكُمْ وَفِيْمَا فِيْ أَيْدِيْكُمْ وَفِيْ حَمْدِكُمْ وَذَمِّكُمْ إِنْ أَخَذْتُ مِنْكُمْ أَخَذْتُ لِغَيْرِيْ لَا لِيْ كَلَامِيْ عَلَيْكُمْ ضَرْبَةٌ لَازِبٌ أُمِرْتُ بِهٖ بِطَرِيْقٍ أَعْرِفُهَا أَقْطَعُ بِصِحَّتِهَا لَيْسَ لِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نَاسِخٌ يَنْسَخُهٗ وَلَا مَانِعٌ يَمْنَعُهٗ.

وَيْحَكَ لَا يَغُرُّكَ مَقَالَاتُ النَّاسِ أَنْتَ تَعْرِفُ أَمَا أَنْتَ فِيْهِ وَعَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَلْ

سے تو کسب کرے اور خورد و نوش کرے یہاں تک کہ تیرا ایمان قوی ہو جائے پس جب تو اس پر مداومت کرے گا اور ثابت قدمی دکھائے گا تو حق عزوجل تجھ کو توکل کی طرف لے جائے گا اور وہ بغیر سبب کے تجھے کھانا کھلائے گا۔

اے شرک اپنے سبب کے ساتھ شرک کرنے والے اگر توکل کے کھانے کا ذائقہ چکھ لیتا تو تو کبھی شرک نہ کرتا اور تو اُس کے دروازہ پر متوکل بن کر اُس پر بھروسہ کر کے بیٹھ جاتا۔ میں صرف دو طریقوں سے خورد و نوش کو جانتا ہوں یا پابندی شرع کے ساتھ کسب کرنے سے یا توکل سے۔

تجھ پر افسوس تو تو خدا سے بھی نہیں شرماتا ہے کمائی! چھوڑ کر تو آدمیوں سے گداگری کرتا ہے کسب و کمائی ابتدائی امر ہے اور توکل انتہائی امر۔ پس میں تیرے لیے نہ ابتدا پاتا ہوں اور نہ انتہا۔ میں بہ تحقیق تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور تجھ سے شرم نہیں کرتا ہوں۔ سن اور قبول کر اور خدا کے معاملہ میں جھگڑا نہ کر میں تمہاری ذات اور تمہارے مال و متاع اور تمہاری تعریف و مذمت میں ساری مخلوق سے زیادہ زاہد ہوں اگر میں نے تم سے کچھ لیا بھی ہے تو اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے واسطے لیا ہے۔ تمہارے روبرو میرا کلام وعظ ایک کاری ضرب و حملہ ہے جس کا مجھے ایسے طریقہ سے حکم دیا گیا ہے جس کو میں جانتا ہوں اور اس کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اللہ عزوجل کے حکم کے لیے کوئی ناسخ نہیں جو اسے منسوخ کر سکے اور نہ کوئی مانع ہے جو اسے روک سکے

تجھ پر افسوس ہے تجھے دوسرے آدمیوں کی باتیں! دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ آیا تو اپنے نفع اور نقصان کی باتوں کو جس میں تو مبتلا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ

اَلْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ مَا اَحْسَنَكَ
عِنْدَ الْعَوَامِّ وَمَا اَقْبَحَكَ عِنْدَ الْخَوَاصِّ
يَا رَاغِبِيْنَ فِي الدُّنْيَا فَرِحِيْنَ بِهَا وَهُمْ
يَدَّعُوْنَ الْعَقْلَ وَالضَّبْطَ اَمَا سَمِعْتُمْ
قَوْلَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ اللَّعِبُ وَاللَّهْوُ
الزِّيْنَةُ لِلصِّبْيَانِ الْجُهَّالِ لَا لِلرِّجَالِ
الْعُقَلَاءِ ـــــ قَدْ اَعْلَمَكُمْ اَنَّهٗ لَمْ
يَخْلُقْكُمْ لِلَّعِبِ الْمُشْتَغِلُ بِالدُّنْيَا
لَاعِبٌ الْمُقْتَنِعُ بِهَا دُوْنَ الْاٰخِرَةِ قَدْ
قَنَعَ بِغَيْرِ شَيْءٍ جَمِيْعُ مَا تُعْطِيْكُمُ
الدُّنْيَا حَيَّاتٌ وَّعَقَارِبُ وَسُمُوْمٌ
اِذَا اَخَذْتُمُوْهُ بِاَيْدِي النُّفُوْسِ وَ
الْاَهْوِيَةِ وَالشَّهَوَاتِ اِشْتَغِلُوْا بِالْاٰخِرَةِ
وَارْجِعُوْا بِقُلُوْبِكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَاشْتَغِلُوْا بِهٖ ثُمَّ خُذُوْا اَقْسَامَكُمْ سِيْرُوْا بِاَقْدَامِ قُلُوْبِكُمْ
اِلٰى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْتَغِلُوْا بِهٖ وَخُذُوْا مَا يَاْتِيْكُمْ
بِهٖ مِنْ يَدِ فَضْلِهٖ تَفَكَّرُوْا فِي الدُّنْيَا وَ
الْاُخْرٰى وَرَجِّحُوْا بَيْنَهُمَا لَوْ تَعَلَّمْتَ اَيَّ
شَيْءٍ تَعَلَّمْتَ كَانَ عِنْدِيْ اَكْثَرَ مِنْهُ
زَرْعِيْ قَدْ بَلَغَ وَتَحَصَّلَ وَزَرْعُكَ كُلَّمَا
نَبَتَ اُحْرِقَ كُنْ عَاقِلًا دَعْ رِيَاسَتَكَ وَتَعَالَ
اُقْعُدْ هٰهُنَا كَوَاحِدٍ مِّنَ الْجَمَاعَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ
كَلَامِيْ فِيْ اَرْضِ قَلْبِكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَقَعَدْتَ
فِيْ صُحْبَتِيْ وَقَنَعْتَ مِنِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ بِلُقْمَةٍ

انسان اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تجھے عوام کی نظروں میں کس نے اچھا بنا دیا ہے اور کس نے تجھے خواص کی نظروں میں بُرا بنا دیا ہے۔ اے دنیا میں رغبت کرنے والو! اے دنیا سے خوش ہونے والو! اور عقل وضبط کے دعوے دارو کیا تم نے اپنے رب عزوجل کا قول نہیں سنا۔ تم جانو کہ دنیا کی زندگی کھیل کود اور زینت ہے کھیل کود اور زینت نادان بچوں کا کام ہے نہ کہ عقلمند مردوں کا۔ اللہ تعالیٰ نے بہ تحقیق تم کو یہ خبر دی کہ اُس نے تمہیں کھیل کود کے لیے پیدا نہیں کیا ہے۔ دنیا میں مشغول ہونے والا کھیل کود کرنے والا ہے جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا پر قناعت کر لی اُس نے ناچیز شے پر قناعت کی دنیا تمام وہ چیزیں جو تم کو دے گی سانپ اور بچھو اور زہر ہوں گے جب کہ تم اُس کو نفس وخواہشات اور شہوت کے ہاتھوں سے لو گے۔ تم آخرت کے ساتھ مشغول ہو اور اپنے قلبوں سے اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو پھر اپنے حصے اُس کے فضل کے ہاتھ سے لو۔ تم اپنے قلب کے قدموں سے رب عزوجل کی طرف چلو اور اُس کی طرف مشغول رہو پھر جو کچھ بھی وہ تمہیں دے تم اُسے اُس کے فضل کے ہاتھ سے لو تم دنیا وآخرت میں تفکر کرو اور اُن دونوں کے درمیان میں ترجیح دو اگر تو کوئی چیز بھی سیکھے گا تو میرے پاس اُس سے بہت زیادہ پلے گا میرا کھیت پک گیا ہے اور اُس نے جمال حاصل کر لیا ہے اور تمہارا کھیت جب جتنا ہے جلا دیا جاتا ہے تو عاقل بن اپنی ریاست کو چھوڑ اور ادھر آ کر اور لوگوں کی طرح یہیں بیٹھ جا تاکہ میرا کلام تیرے قلب کی زمین میں جم جائے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو البتہ تو میری صحبت میں بیٹھتا اور روز کے ایک لقمہ سے میری طرف

وَصَبَرْتَ عَلٰى خُشُوْنَةِ كَلَامِيْ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهٗ إِيْمَانٌ يَّثْبُتُ وَيَنْبُتُ وَمَنْ لَّيْسَ لَهٗ إِيْمَانٌ يَهْرُبُ مِنِّيْ ط

سے تجھے ملتا قناعت کرلیتا اور میری سخت کلامی پر صبر کرتا جس کے پاس ایمان ہوگا وہ ثابت قدم رہے گا اور پھلے پھولے گا اور جس کے پاس ایمان نہ ہوگا وہ میری صحبت سے بھاگے گا

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

باسٹھویں مجلس ۶۲

توحید و زہد کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ سَلْخَ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ.

۳۰ رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

وَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى لَا تُبْقٰى فِيْ قَلْبِكَ مِنْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ ذَرَّةً لَا تَرٰى دَارًا وَلَا دَيَّارًا اَلتَّوْحِيْدُ يَقْتُلُ الْكُلَّ كُلُّ الدَّوَاءِ فِي التَّوْحِيْدِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْإِعْرَاضِ عَنْ حَيَّةِ الدُّنْيَا أُهْرُبْ عَنْ هٰذِهِ الْحَيَّةِ إِلٰى أَنْ يَّجِيْئَكَ الْحَوَّاءُ فَيَقْلَعُ أَضْرَاسَهَا وَيُنْزِلُ سُمَّهَا وَيُقَرِّبُكَ إِلَيْهِ وَيُعَرِّفُكَ صَنْعَتَهٗ وَيُسَلِّمُهَا إِلَيْكَ وَمَا بَقِيَ فِيْهَا أَذِيَّةٌ فَتَتَصَرَّفُ فِيْهَا وَهِيَ لَا تَقْدِرُ تَلْسَعُكَ إِذَا أَحْبَبْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَبَّكَ كَفَاكَ شَرَّ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيَاطِيْنِ فَتَأْخُذُ أَقْسَامَكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ وَّلَا كَدَرٍ يَا مُدَّعِيًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ كَمْ تَدَّعِي التَّوْحِيْدَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ

تو حق عزوجل کی توحید کو اپنے قلب میں آنا جا کہ تیرے قلب میں مخلوق میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے نہ تجھے کوئی گھر نظر آئے اور نہ کوئی شہر۔ توحید کل کو قتل نیست و نابود کر دے تمام ترووا اللہ عزوجل کی توحید اور دنیا کے سانپ سے اعراض کر لینے میں ہے۔ تو اس سانپ سے اس وقت تک بھاگ کر تیرے پاس کوئی سپیرا آجائے اور وہ اس کے دانت اکھیڑ دے اور اس کے زہر کو دفع کر دے اور تجھے اس کے نزدیک کر دے اور اس کا ہنر تجھے بتا سکھا دے اور اس کو تیرے سپرد کر دے اور اس میں کچھ اذیت باقی نہ رہے پس تو اسے الٹا پلٹا کرے اور وہ تیرے ڈسنے پر قدرت نہ پا سکے۔ جب تو حق عزوجل کو محبوب بنائے گا اور وہ تجھے محبوب کرے گا تو یہ تجھے دنیا اور شہوات ولذات اور نفس و خواہش اور شیطانوں کے شر سے کفایت کرے گا پس تو اپنے حصے بغیر ضرر اور بغیر کدورت کے حاصل کرتا رہے گا اے بغیر گواہ کے مدعی تو باوجود شرک توحید کا کب تک دعویٰ

تَقْدِرُ اَنْ تَخْرُجَ مَعِیْ بِاللَّیْلِ تَمْشِیْ فِی الْمَوَاضِعِ الْفَزِعَةِ اَنَا بِلَا سَلَاحٍ وَاَنْتَ بِسَلَاحِكَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَنْ یَفْزَعُ اَنَا اَوْ اَنْتَ مَنْ یَدْخُلُ تَحْتَ ثِیَابِ الْاٰخَرِ اَنَا اَوْ اَنْتَ اَنْتَ تَرَبَّیْتَ فِی النِّفَاقِ وَاَنَا تَرَبَّیْتُ فِی الْاِیْمَانِ۔

یَا قَوْمُ اَنْتُمْ تَعْدُوْنَ خَلْفَ الدُّنْیَا حَتّٰی تُعْطِیَكُمْ وَهِیَ تَعْدُوْا خَلْفَ اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ حَتّٰی تُعْطِیَهُمْ تَقِفُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَرَأْسُهَا مُطَأْطِئٌ اِضْرِبْ نَفْسَكَ بِصَمْصَامَةِ التَّوْحِیْدِ وَالْبَسْ لَهَا خُوْذَةَ التَّوْفِیْقِ وَخُذْ لَهَا رُمْحَ الْمُجَاهَدَةِ وَتُرْسَ التَّقْوٰی وَسَیْفَ الْیَقِیْنِ فَتَارَةً مُقَاطَعَةٌ وَاُخْرٰی مُضَارَبَةٌ لَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی تَذِلَّ لَكَ وَتَصِیْرَ رَاكِبًا لَهَا لِجَامُهَا بِیَدِكَ تُسَافِرُ بِهَا بَرًّا وَبَحْرًا فَحِیْنَئِذٍ یُبَاهِیْ بِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ الَّذِیْنَ بَقُوْا مَعَ نُفُوْسِهِمْ وَلَمْ یَتَخَلَّصُوْا مِنْهَا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ غَلَبَهَا صَارَتْ مَطِیَّةً لَهُ تَحْمِلُ اَثْقَالَهُ وَلَا تُخَالِفُهُ فِی الْحُكْمِ لَا تَعْتَبِرْ بِهَا حَتّٰی تَعْرِفَ نَفْسَكَ وَتَمْنَعَهَا حَظَّهَا وَتُعْطِیَهَا حَقَّهَا فَحِیْنَئِذٍ تَطْمَئِنُّ اِلَی الْقَلْبِ وَیَطْمَئِنُّ الْقَلْبُ اِلَی السِّرِّ وَیَطْمَئِنُّ السِّرُّ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرْفَعُوْا عَصَا الْمُجَاهَدَةِ عَنْ نُفُوْسِكُمْ لَا تَغْتَرُّوْا بِمُدَارَاتِهَا

کرتا رہے گا کیا تجھے اس بات کی قدرت ہے کہ تو میرے ساتھ رات میں نکل کر دہشت ناک جگہوں میں چلے میں بغیر ہتیار کے ہوں اور تو اپنے ہتھیاروں سے سجا بنا ہوا ہے پھر دیکھ کون ڈرتا ہے میں یا کہ تو کون دوسرے کے کپڑوں میں چھپتا ہے میں یا کہ تو تو نے نفاق میں تربیت پائی ہے۔

اے قوم تم دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو تاکہ وہ تم کو کچھ دیدے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی رہتی ہے تاکہ وہ کچھ اُن کو دیدے دنیا اُن کے سامنے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے تو اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے مار دے اور اس کو توفیق کی خود پہنا دے اور اس کے لیے مجاہدہ کا نیزہ اور تقوای کی ڈھال اور یقین کی تلوار ہاتھ میں لے لے پس کبھی نیزہ بازی ہو اور کبھی تلوار ہو۔ ہمیشہ تو اس وقت تک ایسا ہی کرتا رہ کہ تیرا نفس تیرے سامنے پست ہو جائے اور تو اس پر سوار ہو جائے۔ اس کی لگام ہاتھ میں لیے ہوئے تو اس پر جنگل و دریا کا سفر کرتا پھرے اس وقت خدا تیرے سبب سے ان لوگوں پر فخر کرے گا جو کہ اپنے نفسوں کے ساتھ باقی ہیں اور نفس سے نجات نہیں پا سکے ہیں۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اور اس پر غالب ہو گیا نفس اس کی سواری بن جاتا ہے اور اس کی بار برداری کرتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا ہے جب تک کہ تو اپنے نفس کو پہچان لے گا اور تو اس کو اس کی خواہش سے نہ روکے گا اور اس کو حق ادا کرے گا تجھ میں بہتری جب ہو گی ایسا کرنے کے بعد تجھ کو قلب کی طرف قرار ہو گا اور قلب سر کی طرف اور سر حق عزوجل کی طرف قرار پکڑے گا تم مجاہدہ کی لکڑی کو اپنے نفسوں سے نہ اٹھاؤ۔ تم اس کی مصیبتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ

لَا تَغْتَرُّوْا بِتَنَاوُمِ السَّبُعِ فَإِنَّهُ يُرِيْكُمْ أَنَّهُ نَائِمٌ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ لِفَرِيْسَةٍ يَفْتَرِسُهَا هٰذِهِ النَّفْسُ تُظْهِرُ الطُّمَأْنِيْنَةَ وَالذُّلَّ وَالتَّوَاضُعَ وَالْمُوَافَقَةَ فِي الْخَيْرِ وَهِيَ تُبْطِنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ كُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِمَّا يَتِمُّ مِنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ عَنِ الْخَلْقِ لٰكِنْ يُكَلَّفُوْنَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ وَالْقُعُوْدَ مَعَهُمْ لِأَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ مَثَلُ الْقَوْمِ مَعَ الْخَلْقِ مَثَلُ قَوْمٍ أَرَادُوْا أَنْ يَعْبُرُوْا بَحْرًا وَيَمْضُوْا إِلٰى مَلِكٍ فَعَرَفَ بَعْضُهُمْ طَرِيْقًا فَعَبَرُوْا فَلَمَّا حَصَلُوْا وَعِنْدَهُ رَأَى الْمَلِكُ بَقِيَّةَ الْقَوْمِ يَتَخَبَّطُوْنَ وَيَكَادُوْنَ أَنْ يَغْرَقُوْا وَلَمْ يَعْرِفُوا الطَّرِيْقَ الَّتِيْ سَلَكَهَا الْأَوَائِلُ فَأَمَرَ مَنْ وَصَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَعُوْدُوْا إِلَيْهِمْ لِيُعَرِّفُوْهُمُ الطَّرِيْقَ الَّتِيْ جَاءُوْا مِنْهَا فَجَاءُوْا فَوَقَفُوْا عَلَى الشِّرْعَةِ وَنَادَوْهُمُ الطَّرِيْقُ هٰهُنَا فَجَعَلُوْا يَدُلُّوْنَهُمْ فَلَمَّا قَرُبُوْا مِنْهُمْ أَخَذُوْا بِأَيْدِيْهِمْ أَصْلُ هٰذَا قَوْلُهُ تَعَالٰى وَقَالَ الَّذِيْ آمَنَ۔

تم اس کی چالبازی کی نیند سے دھوکہ میں نہ پڑو تم درندوں کی بناوٹی نیند سے فریب میں نہ آؤ کیس برتحقیق وہ تم پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سو رہا ہے اور حقیقۃً وہ تم پر حملہ کا منتظر ہوتا ہے۔ یہ نفس بھلائی میں موافقت اور اطمینان اور انکسار اور تواضع کا اظہار کرتا ہے اور باطن میں وہ اس کے خلاف پر ساعی ہوتا ہے۔ تجھے انجام کار پر جو کہ اس سے پورا ہونے والا ہے نظر کر کے اس سے پُر حذر رہنا چاہیے۔ اولیاء اللہ مخلوق سے اعراض رکھتے ہیں لیکن ان کی طرف نظر کرنے اور بیٹھنے کی تکلیف اس لیے! اٹھاتے ہیں کہ انہیں امر و نہی کرتے رہیں۔ اولیاء اللہ کی مثل مخلوق کے ساتھ اس قوم کی سی ہے جس نے دریا عبور کر کے ایک بادشاہ کی طرف جانا چاہا۔ اس میں سے بعض راہ جانتے تھے پس وہ عبور کر گئے جب وہ بادشاہ کے روبرو پہنچے بادشاہ نے بقیہ قوم کو دیکھا کہ حالت اضطرار میں ڈوبنے کے قریب ہے اور وہ راہ جس پر پہلی جماعت چل کر آئی تھی نہیں جانتے ہیں اس لیے بادشاہ نے ان پہنچ جانے والوں کو ان کی طرف لوٹنے کا حکم کیا تاکہ جا کر ان کو وہ راستہ جس سے یہ آئے ہیں بتا دیں پس یہ لوگ واپس آئے اور شاہراہ پر آ کر کھڑے ہو کر ان راہ بھولے ہوؤں کو آواز دی کہ راہ یہ ہے ان کی رہنمائی شروع کی پس جب وہ لوگ ان سے قریب ہو گئے تو ان رہبروں نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے اس کی اصل ارشاد الٰہی ہے اور ایمان لانے والے نے کہا

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوْنِ أَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ فَالْعَاقِلُ مِنْكُمْ لَا يَغُرُّهُ بِالدُّنْيَا وَلَا بِالْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَالْأَمْوَالِ وَالْمَأْكُوْلَاتِ وَالْمَلَابِسِ وَالْمَرَاكِبِ وَالْمَنَاكِحِ كُلُّ هٰذَا هَوَسٌ

اے میری قوم والو میرا اتباع کرو میں تم کو ہدایت کا راستہ بتاؤں گا پس تم میں سے عاقل وہ شخص ہے جو کہ بسبب دنیا اور اولاد اور اہل و مال اور کھانے پینے اور سواریوں اور عورتوں کے خوش نہ ہو یہ سب بوالہوسی ہے۔ مسلمان

فَرَحُ الْمُؤْمِنِ بِقُوَّةِ اِيْمَانِهٖ وَيَقِيْنِهٖ وَوُصُوْلِ قَلْبِهٖ اِلٰى بَابِ قُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا اِنَّ مُلُوْكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هُمُ الْعَارِفُوْنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَامِلُوْنَ لَهٗ۔

يَا غُلَامُ مَتٰى يَصْفُوْا قَلْبُكَ وَيَصْفُوْا سِرُّكَ وَاَنْتَ مُشْرِكٌ بِالْخَلْقِ وَكَيْفَ تُفْلِحُ وَاَنْتَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ تُعِيْنُ عَلٰى مَنْ تَمْضِيْ اِلَيْهِ وَتَشْكُوْا اِلَيْهِ وَتَكْدِيْ مِنْهُ كَيْفَ يَصْفُوْا قَلْبُكَ وَهُوَ فَارِغٌ مِّنَ التَّوْحِيْدِ مَا فِيْهِ ذَرَّةٌ مِّنْهُ اَلتَّوْحِيْدُ نُوْرٌ وَالشِّرْكُ بِالْخَلْقِ ظُلْمَةٌ كَيْفَ تُفْلِحُ وَقَلْبُكَ فَارِغٌ مِّنَ التَّقْوٰى مَا فِيْهِ ذَرَّةٌ اَنْتَ مَحْجُوْبٌ عَنِ الْخَالِقِ بِالْخَلْقِ مَحْجُوْبٌ بِالْاَسْبَابِ عَنِ الْمُسَبِّبِ مَحْجُوْبٌ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْخَلْقِ وَالثِّقَةِ بِهِمْ اَنْتَ دَعْوٰى مُجَرَّدَةٌ بَاقِيَةٌ بَقْلٍ مَا تُعْطٰى بِالدَّعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ هٰذَا الْاَمْرُ اِنَّمَا يَصِحُّ بِوَجْهَيْنِ اثْنَيْنِ اَلْاَوَّلُ هُوَ الْمُجَاهَدَةُ وَالْمُكَابَدَةُ وَحَمْلُ الْاَشَقِّ وَالْاَتْعَبِ وَهُوَ الْغَالِبُ الْمَعْرُوْفُ بَيْنَ الصَّالِحِيْنَ وَالثَّانِيْ مَوْهِبَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَهُوَ نَادِرٌ لِاٰحَادِ الْخَلْقِ يَهَبُ لِوَاحِدٍ مَعْرِفَةً وَالْمَحَبَّةَ لَهٗ يَاْخُذُهٗ مِنْ بَيْنِ اَهْلِهٖ

کی خوشی اس کی قوت ایمانی و قوت یقینی میں اور اس کے قلب کی آستانہ الٰہی کے دروازہ سے نزدیک ہو جانے میں ہے خبردار ہو جاؤ کہ دنیا و آخرت کے بادشاہ عارف باللہ اور وہ لوگ ہیں جو خوشنودی الٰہی کے لیے عمل کرنے والے ہیں۔

اے غلام تیرا قلب اور تیرا باطن کب صاف ہو گا تو خلق کے ساتھ مشرک ہے تجھے کیسے فلاح مل سکتی ہے حالانکہ تو ہر رات میں جس کی طرف تو جاتا ہے اس سے مدد مانگتا ہے اور اس کی طرف جا کر شکایت کرتا ہے اور اس سے گداگری کرتا ہے۔ تیرا قلب ایسی حالت میں کہ توحید سے بالکل خالی ہے اس میں ایک ذرہ بھی توحید کا نہیں ہے کیسے صاف ہو سکتا ہے توحید نور ہے اور خلق کے ساتھ شرک کرنا تاریکی و اندھیرا ہے جب کہ تیرا دل تقوٰی سے خالی ہو گا اور اس میں ایک ذرہ بھی تقوٰی کا نہ ہو گا کیسے فلاح پائے گا۔ تو خالق سے خلق کے ساتھ ہو کر حجاب میں پڑا ہوا ہے۔ تو سبب پیدا کرنے والے سے سببوں میں الجھ کر حجاب میں پڑا ہوا ہے تو مخلوق پر توکل و بھروسہ کر کے حجاب میں پڑا ہوا ہے۔ محض دعوٰی سے کیا حاصل ہو گا۔ معرفت الٰہی صرف دو ہی صورتوں سے حاصل ہو سکتی ہے اول مجاہدہ اور ریاضت اور مشقتوں اور مصیبتوں کے برداشت کرنے سے یہ بات صالحین میں غالب و مشہور ہے دوسرے بغیر مشقت برداشت کئے محض عطاء الٰہی سے وہ بہت نادر ہے خلق میں سے ایک دو کو ہی یہ عطا ملتی ہے۔ رب تعالیٰ جس کو اپنی معرفت و محبت عطا فرماتا ہے اس کے اہل و عیال اور اس کے

وَصَنِيْعَتِهٖ وَيُظْهِرُ فِيْهِ قُدْرَتَهٗ يَاْخُذُهٗ
مِنْ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَيُرَقِّيْهِ اِلَى الصَّوْمَعَةِ
وَيُخْرِجُ الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِهٖ وَيَفْتَحُ اِلَيْهِ
بَابَ قُرْبِهٖ وَيَاْخُذُهٗ مِنَ الْهَذَيَانِ حَتّٰى
يَكْفِيَهٗ اَدْنٰى شَيْءٍ يَعْرِفُهٗ فَهْمًا وَّ
حِكْمًا وَعِزًّا يَصِيْرُ كُلُّ مَا يَرَاهُ يَتَّعِظُ
بِهٖ كُلَّ مَا يَسْمَعُهٗ يَتَّعِظُ بِهٖ وَلَا
يَعْمَلُ اِلَّا بِمَا يُقَرِّبُهٗ اِلَيْهِ يَاْمُرُ
الْهِدَايَةَ وَالْعِنَايَةَ وَالْكِفَايَةَ لَا
يَنْقَطِعُوْنَ عَنْهُ يَصِيْرُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِيْ حَقِّ يُوْسُفَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلَصِيْنَ ؕ يُزِيْحُ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ
وَيَجْعَلُ التَّوْفِيْقَ فِيْ خِدْمَتِهٖ الْمُحِبُّ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِهٖ يَعِظُ
الْخَلْقَ بِكُلِّ فَنٍّ يَعِظُهُمْ تَارَةً
يَعِظُهُمْ مِنْ حَيْثُ يَدْرُوْنَ وَمِنْ
حَيْثُ لَا يَدْرُوْنَ۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِخُوَيْصَةِ نَفْسِكَ عِنْدَ
ضُعْفِ اِيْمَانِكَ مَا عَلَيْكَ مِنْ اَهْلِكَ
وَجَارِكَ وَجَارَتِكَ وَاَهْلِ بَلَدِكَ
وَاِقْلِيْمِكَ فَاِذَا قَوِيَ اِيْمَانُكَ
فَابْرُزْ اِلٰى اَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ثُمَّ اِلٰى

کام کاج سے جُدا کر دیتا ہے اور اُس میں اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرما دیتا ہے اُس کو ڈاکو پن سے جُدا کر کے عبادت خانہ کی طرف چڑھا دیتا ہے اور اُس کے قلب سے مخلوق کو نکال دیتا ہے اور اُس کی طرف اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اس کو بیہودہ گوئی سے علیٰحدہ کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کو ادنےٰ چیز بھی کافی ہو جاتی ہے وہ اُس کو فہم و دانش اور علم و عزت عطا فرما دیتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کو یہ دیکھتا اور سُنتا ہے اُس سے نصیحت پکڑتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو کہ اُس کو خدا کی طرف مقرب بناتا چلا جائے۔ خدائے تعالےٰ ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس سے جُدا نہ ہوں۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ حق عزوجل نے یوسف علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ کَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ الاٰیہ یہ اس لیے ہے تاکہ ہم یوسف سے بُرائی اور گناہوں کو دور رکھیں بہ تحقیق وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔ اسی طرح خدا اس مقرب بندہ سے بُرائی اور گناہوں کو دور کر دیتا ہے اور توفیق کو اُس کا خدمت گار بنا دیتا ہے اللہ سے محبت رکھنے والا اور اُس کو پہچاننے والا خلق کو ہر طرح اور ہر طریقہ سے نصیحت کیا کرتا ہے کبھی اس حیثیت سے اُن کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ جان لیتے ہیں اور کبھی اس حیثیت سے کہ وہ نہیں جانتے۔

اے غلام تو اپنے ضعف ایمان کے وقت خاص اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہو۔ اسی حالت میں تیرے اوپر تیرے اہل اور پڑوسنی اور پڑوسن اور تیرے شہر اور تیرے ملک والوں کی اصلاح کا حق نہیں۔ پس جب تیرا ایمان قوت پکڑے تو پہلے اپنے اہل و اولاد کی طرف اور اُن کی اصلاح کر

الْخَلْقِ لَا تَبْرُزُ اِلَيْهِمْ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَتَدَرَّعَ بِدِرْعِ التَّقْوٰى وَتَتْرُكَ عَلٰى رَاْسِ قَلْبِكَ خُوْذَةَ الْاِيْمَانِ وَبِيَدِكَ سَيْفُ التَّوْحِيْدِ وَفِيْ جَعْبَتِكَ سِهَامُ اِجَابَةِ الدُّعَآءِ وَتَرْكَبَ حِصَانَ التَّوْفِيْقِ وَتَتَعَلَّمَ الْكَرَّ وَالْفَرَّ وَالضَّرْبَ وَالطِّعَانَ ثُمَّ تَحْمِلَ عَلٰى اَعْدَآءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ تَجِيْئُكَ النُّصْرَةُ وَالْمَعُوْنَةُ مِنْ جِهَاتِكَ السِّتِّ وَتَاْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ اَيْدِى الشَّيَاطِيْنِ وَتَحْمِلُهُمْ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَاْمُرُهُمْ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَتُحَذِّرُهُمْ مِنْ عَمَلِ اَهْلِ النَّارِ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَرَفْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ عَرَفْتَ اَعْمَالَهُمَا مَنْ وَصَلَ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ كُشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ عَيْنِ قَلْبِهٖ كَيْفَ الْتَفَتَ مِنْ جِهَاتِهِ السِّتِّ اَخْرَقَ نَظَرُهٗ وَلَمْ يُحْجَبْ عَنْهُ يَرْفَعُ رَاْسَ قَلْبِهٖ فَيَرَى الْعَرْشَ وَالسَّمٰوٰتِ وَاِذَا اَطْرَقَ يَرَى اَطْبَاقَ الْاَرْضِ وَسُكَّانَهَا مِنَ الْجِنِّ كُلُّ هٰذَا سَبَبُهُ الْاِيْمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْعِلْمِ بِالْحُكْمِ اِذَا وَصَلْتَ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ فَادْعُ الْخَلْقَ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبْلَ هٰذَا لَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ اِذَا دَعَوْتَ الْخَلْقَ وَلَسْتَ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ دُعَاؤُكَ لَهُمْ وَبَالًا عَلَيْكَ كُلَّمَا تَحَرَّكْتَ بَرَكْتَ كُلَّمَا طَلَبْتَ الرِّفْعَةَ اِتَّضَعْتَ مَا عِنْدَكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ خَبَرٌ اَنْتَ لَقْلَقَةٌ اَنْتَ

بعدہ دوسری مخلوق کی طرف نکل تو اُن کی طرف بغیر اُس کے کہ تو تقوٰے کی زرہ پہن لے اور اپنے قلب کے سر پر ایمان کی خود اور اپنے ہاتھوں میں توحید کی تلوار اور اپنے ترکش میں قبولیت دعا کے تیر لے لے اور توفیق کے تیز رو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور کرو فر اور تلوار و نیزہ کا مارنا سیکھ لے نہ نکل بعدہ خدا کے دشمنوں پر حملہ کر پس اس وقت میں نصرت و مدد الٰہی تیرے چھ جانبوں سے آئے گی تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے چھڑا لے گا اور اُن کو آستانۂ الٰہی کے دروازے پر پہنچا دے گا تو ان کو جنت والوں کے عمل کا حکم دے گا اور دوزخ والوں کے عمل سے ڈرائے گا۔ تیری یہ حالت کیوں کر نہ ہوگی حالانکہ تو جنت و دوزخ دونوں کو پہچان چکا ہے اور اُن دونوں کے عملوں کو تو نے جان لیا ہے جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کی قلب کی آنکھ سے پردے دور کر دیئے جاتے ہیں یہ چھ وں جہتوں میں سے جدھر بھی توجہ کرتا ہے اپنی نظر کو اُس کے پار پہنچا دیتا ہے اور کوئی چیز اُس سے حجاب میں نہیں رہتی ہے اپنے قلب کے سر کو اُٹھا کر عرش و آسمان سب کو دیکھ لیتا ہے اور سر کو نیچے جھکاتا ہے تمام زمین کے طبقوں اور ان کے رہنے والوں جن کو دیکھ لیتا ہے۔ ان سب امور کا سبب ایمان اور معرفت الٰہی ہے جس کے ساتھ علم و حکمت دونوں ہوں جب تو اس مقام پر پہنچ جائے پس اُس وقت مخلوق کو آستانۂ الٰہی کی طرف دعوت دے اس سے پہلے تجھ سے کچھ بھی نہ ہو گا۔ جب تو مخلوق کو ایسی حالت میں دعوت دے گا کہ تو خود حق عزوجل کے دروازہ پر نہ ہوگا تو یہ تیری دعوت تجھ پر وبال ہوگی۔ جب تو حرکت کرے گا گر جائے گا جب تو بلندی چاہے گا پست ہو گا۔ تیرے پاس نیک بندوں کی کچھ خبر بھی نہیں ہے تو محض

لِسَانٌ بِلَا جَنَانٍ اَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ جَلْوَةٌ بِلَا خَلْوَةٍ جَوْلَةٌ بِلَا صَوْلَةٍ سَيْفُكَ مِنْ خَشَبٍ وَّسِهَامُكَ مِنْ كِبْرِيْتٍ اَنْتَ جَبَانٌ لَا شَجَاعَةَ لَكَ اَدْنٰى سَهْمٍ يَقْتُلُكَ بَقَّةٌ تُقِيْمُ عَلَيْكَ قِيَامَتَكَ ۔

اَللّٰهُمَّ قَوِّ اَدْيَانَنَا وَاِيْمَانَنَا وَاَبْدَانَنَا بِقُرْبِكَ، وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

زبان دراز اور بلا قلب کے خیالی زبان ہے تو بغیر باطن کا ظاہر اور بغیر خلوت کے جلوت اور بغیر قوت کے بہادر بنا ہوا ہے۔ تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیرا تیر گندھک کا ہے تو بغیر شجاعت کے بہادر بنا ہوا ہے۔ تجھے چھوٹا سا تیر قتل کر دے گا۔ ایک چھوٹا سا مچھر تجھ پر قیامت کر دے گا۔

اے اللہ ہم کو اپنا قرب عطا فرما کر ہمارے دینوں اور ایمان اور بدنوں کو مضبوط بنا دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے بچا لے آمین۔

ملفوظات شریف

مَا كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ اَحَدٍ ثُمَّ اِنْ قَعَدْتُ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ مِّنَ الْمُوْقِنِيْنَ الْمُوَافِقِيْنَ اِلٰى اَصْحٰبِ الْقَوْمِ فَاِنَّ مِنْ صِفَاتِهِمْ اَنَّهُمْ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى شَخْصٍ وَّجَعَلُوْا هِمَّتَهُمْ اِلَيْهِ اَحْيَوْهُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَنْظُوْرُ اِلَيْهِ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَوْ مَجُوْسِيًّا وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا اِزْدَادَ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا وَّ تَثَبُّتًا اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّ النَّظَرُ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ فَقَدْ قَرُبَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا نَظَرَ بِعَيْنِ الْقُرْبِ وَالْمَعْرِفَةِ يَصِيْرُ نَظَرُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ تَصِيْرُ الْقُرْبُ

اول تو میں کسی کے پاس بیٹھتا اٹھتا نہ تھا پھر اگر بیٹھتا بھی تھا تو دو تین اُن احباب کے پاس جو یقین رکھنے والے اور میری موافقت رکھنے والے تھے۔ تو اولیاء اللہ کی صحبت میں رہ کیوں کہ ان کی صفتوں میں سے یہ ہے کہ جب وہ کسی شخص کی طرف دیکھتے ہیں اور اُس کی طرف اپنی توجہ مبذول فرماتے ہیں تو اُس کو زندگی عطا فرما دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص جس کی طرف ان کی نظر پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر وہ مسلمان ہوتا ہے تو اس کا ایمان اور یقین و ثابت قدمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب قلب صحیح و درست ہو جاتا ہے تو نظر بھی صحیح ہو جاتی ہے جب قلب صحیح ہوتا ہے پس وہ حق عزوجل سے نزدیک ہو جاتا ہے اور جب وہ کسی پر نظر ڈالتا ہے تو نگاہِ قرب و معرفت سے نظر ڈالتا ہے اس کی نظر منجانب اللہ ہوتی ہے اور اس کا قرب اُس

سَحَابًا فِیْ قَلْبِهٖ وَالنَّظَرُ بَرْقَهٗ وَالْوَعْظُ مَطَرَهٗ يُتَرْجِمُ لِسَانُهٗ عَمَّا فِیْ قَلْبِهٖ يَصِيْرُ لِسَانُهٗ قَلَمًا يَسْتَمِدُّ مِنْ دَوَاتِ الْمَعْرِفَةِ وَبَحْرِ الْعِلْمِ يَصِيْرُ كَلَامُهٗ نُوْرًا وَحِكْمَةً وَنَظْرُهٗ بَرْقَ مَا فِیْ قَلْبِهٖ كِلَاهُمَا يَظْهَرَانِ عَنْ اَصْلٍ قَوِيٍّ مِّنْ جَانِبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ تَحَقَّقَ فِی امْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَالْاِنْتِهَاءِ مِنَ النَّوَاهِیْ وَالْاِرْتِضَاءِ بِالرُّسُلِ صَحَّ لَهٗ ذٰلِكَ اِنْ بَقِيَتْ فِيْهِ بَقَايَا فَيَهِيْمُهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ طَلَبِ الْاٰمِرِ الْمُرْسِلِ الْاَصْلِ حَتّٰی تَذْهَبَ بَقَايَاهُ وَيَزِيْدَ عِلْمُهٗ وَقُرْبُهٗ. اَلصِّدْقُ فِیْ طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ثَمَرَةُ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ مَا صَلَحَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ شَرِيْكٌ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ يُلْقِيْكَ عَلٰی جَادَّةِ مُرَادِهٖ مِنْكَ فَتَسِيْرُ فِيْهَا لَا يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا بِخُطُوَاتِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَمَعْنَاكَ تَتَفَرَّدُ مِنَ الْكُلِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ الْاُخْرٰی تَصِيْرُ مِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَتَقُوْلُ كَمَا قَالَ مُوْسٰی وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی مَنْ طَلَبَ رِضَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَجْهَهٗ صَارَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَقِّ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ يُحَرِّمُ

کے قلب میں ایک بادل بن جاتا ہے اور اُس کی نظر بجلی اور اُس کا وعظ بارش۔ جو کچھ اُس کے دل میں ہوتا ہے وہ اُس کو اپنی زبان سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی زبان قلم بن جاتی ہے جو کہ معرفت کی دوات اور علم کے سمندر سے سیاہی لیتا ہے اور لکھتا ہے۔ اُس کا وعظ نور و حکمت بن جاتا ہے اور اس کی نظر قلبی حالت کی بجلی۔ یہ دونوں اللہ عزوجل کی جانب سے ایک مضبوط جڑ سے ظاہر ہوتے ہیں جو حکموں کے بجا لانے اور ممنوعات سے باز رہنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راضی کر لینے میں ثابت قدم ہو جاتا ہے اُس کو یہ معرفت و قرب حاصل ہوتا ہے اگر اُس میں کچھ کمی باقی رہ جاتی ہے پس وہ حکم دینے والے کی طلب میں جو کہ اصل بھیجنے والا ہے چہرہ کے بل پر حیران و سراسیمہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کی خرابیاں و نقصان دور ہو جاتے ہیں اور اس کا علم و قرب بڑھ جاتا ہے۔ طلب حق میں سچائی اعمال صالحہ کا نتیجہ ہوتی ہے عمل صالح وہ ہے جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ہو اور اُس میں کوئی شریک نہ ہو۔ عمل صالح تجھ کو تیری مراد کی شاہراہ پر لا کر ڈال دے گا۔ اُس میں تو دائیں بائیں سیر نہ کرے گا بلکہ تو اپنے قلب و سر معنے کے قدموں سے مخلوق، اور دنیا و آخرت سب سے علیحدہ ہو کر اس راستہ میں سیر کرے گا اور اُس جماعت سے ہو جائے گا جو کہ محض ذات الٰہی کا ارادہ کرنے والی ہے۔ اور تو موسےٰ علیہ السلام کی طرح سے کہے گا کہ اے رب میں نے تیری طلب میں اس لیے جلدی کی ہے تا کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے جو کوئی رضا الٰہی اور اس کی ذات پاک کا طالب ہو جاتا ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے موسےٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر پہلے ہی سے دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں ایسے ہی

عَلٰی قَلْبِ هٰذَا الْمُحِبِّ الصَّادِقِ مُرْضِعَ كُلِّ مُحْدَثٍ مَخْلُوْقٍ يَكُوْنُ بَعْدَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ يُنْصَبُ لَبَنُ جَمِيْعِ الْمَرَاضِعِ فِيْ حَقِّهٖ لِلْغَيْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ اُنْضِبَ الْجَمْعُ اُزِيْلَ الْكُلُّ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى لَا يَتَقَيَّدَ بِشَيْءٍ عَنْ مَحْبُوْبِهٖ مَا يَزَالُ هٰذَا الْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ يُرْضِي الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَمَلِ مَعَهٗ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ لِقَلْبِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَكُوْنُ كَالْغُلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا طَالَتْ خِدْمَتُهٗ قَالَ لَهٗ يَا اُسْتَاذُ اَرِنِيْ بَابَ الْمَلِكِ اَشْغِلْنِيْ مَعَهٗ اَوْقِفْنِيْ مَوْضِعًا اَرَاهُ اُتْرُكْ يَدِيْ فِيْ حَلْقَةِ بَابِ قُرْبِهٖ فَاَخَذَ مَعَهٗ وَقَرَّبَهٗ مِنَ الْبَابِ قِيْلَ لَهٗ مَا مَعَكَ.

يَا سَفِيْرًا يَا دَلِيْلًا يَا مُعَلِّمًا فَيَقُوْلُ اِنَّكَ تَعْلَمُ فَرِيْخٌ قَدْ رَبَّيْتُهٗ وَرَضِيْتُهٗ لِخِدْمَةِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِقَلْبِهٖ هَا اَنْتَ وَرَبُّكَ كَمَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ لَمَّا رَقَّا بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ

اس محب صادق کے قلب پر ہر نو پیدا مخلوق کا دودھ یعنی اس سے تربیت پانا حرام کردیا جاتا ہے۔ وہ بچپن کی ابتدا ہی میں آ جاتا ہے۔ تمام دودھ پلانے والیوں کے دودھ اس کے حق میں غیرتِ الٰہی کی وجہ سے خشک کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سب چیزیں اس کے قلب سے زائل کر دی جاتی ہیں (وہ صرف یدِ قدرت سے تربیت پاتا ہے) تاکہ وہ کسی غیر کے ساتھ اپنے محبوب کے سوا مقید نہ ہو جائے۔ یہ مومن عارف ہمیشہ ہمیشہ اپنے عمل صالح سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں رہ کر آپ کو راضی کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ اس کے قلب کے لیے اپنے رب عزوجل سے حضوری کی اجازت طلب فرماتے ہیں یہ عارف حضور کی خدمت میں مثل غلام کے کمر خدمت باندھے حاضر رہتا ہے۔ عرصۂ دراز کی خدمت کے بعد آپ سے عرض کرتا ہے کہ اے میرے استاد مجھے بادشاہ کا دروازہ دکھا دیجیے اس کے ساتھ مجھے مشغول کر دیجیے ایسے موقع پر مجھے بٹھا دیجیے کہ میں وہاں سے اس کو دیکھ لوں میرا ہاتھ اس کے قرب کے دروازہ کی زنجیر میں لگا دیجیے پس حضور اس کو اپنی معیت میں لے کر آستانہ الٰہی کے دروازہ کے قریب لے جاتے ہیں ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

اے میرے محبوب ہمارے سفیر اے رہنما اے معلم اعلاء تیرے ساتھ کون ہے آپ جواب دیتے ہیں۔ اے رب تو جانتا ہے۔ ایک ناتواں وکمزور ہستی ہے جس کو میں نے پالا اور تربیت کیا ہے اور اس کو اس آستانہ کی خدمت کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ پھر آپ اس عارف کے قلب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ اب تو ہے اور تیرا رب جیسا کہ جبریل علیہ السلام نے حضور سے شب معراج میں جب کہ حضور کے ساتھ آسمان پر

وَدَنَاهُ مِنْ تَمَّةِ الْحَقِّ وَجَلَّ هَا أَنْتَ وَرَبُّكَ ۔

چڑھے اور حضور کر مقام و قرب تک پہنچا دیا عرض کیا تھا اب یہاں آپ ہیں اور آپ کا رب۔

يَا غُلَامُ قَصِّرْ أَمَلَكَ وَقَلِّلْ حِرْصَكَ صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَنَامَ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ تَحْتَ رَأْسِهِ فَإِنْ أَيْقَظَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَافِيَةٍ كَانَ مُبَارَكًا وَإِلَّا فَيَجِدُ أَهْلُهُ وَصِيَّةً يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَيَتَرَحَّمُونَ عَلَيْهِ

اے غلام تو اپنی آرزو کو کوتاہ کر اور اپنی حرص کو کم کر۔ رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر یعنی آخری نماز سمجھ کر کسی مومن کو بغیر اس کے سونا سزاوار نہیں کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اس کے سر کے نیچے نہ رکھی ہو۔ پس اگر اس کو حق عز و جل بحالت عافیت بیدار کر دے۔ مبارک ہو۔ ورنہ اس کے گھر والے وصیت لکھی ہوئی تو پالیں گے جس سے اس کی موت کے بعد نفع لیں گے اور اس پر دعا رحمت کریں گے۔

يَكُونُ أَكْلُكَ أَكْلَ مُوَدِّعٍ وَوُجُودُكَ بَيْنَ أَهْلِكَ وُجُودَ مُوَدِّعٍ وَلِقَاؤُكَ لِإِخْوَانِكَ لِقَاءَ مُوَدِّعٍ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ مَنْ أُمُورُهُ فِي يَدِ غَيْرِهِ إِنَّمَا آحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ يَتَكَلَّمُونَ عَلَى مَا يَكُونُ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ دَاتٍ وَمَتَى يَمُوتُونَ وَهُوَ مَكْشُوفٌ فِي قُلُوبِهِمْ يَرَوْنَ ذَلِكَ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ أَنْتُمْ هَذِهِ الشَّمْسَ لَا تَعْتَدُّ عَنْهُ أَلْسِنَتُهُمْ أَوَّلُ مَا يَعْلَمُ عَلَى ذَلِكَ السِّرُّ وَيُعَلِّمُ السِّرُّ الْقَلْبَ وَيُعَلِّمُ الْقَلْبُ النَّفْسَ الْمُطْمَئِنَّةَ وَتَتَكَلَّمُ بِذَلِكَ تَكَلُّمَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ بَعْدَ كَذَا بِهَا وَيُوجَدُ مِنْهَا لِلْقَلْبِ وَفِيهَا بِهَا مَعَهُ تُوَصِّلُ لِذَلِكَ بَعْدَ الْمُجَاهَدَاتِ وَالْمُكَابَدَاتِ مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَهُوَ نَائِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ وَخَلِيفَتُهُ فِيهَا لَهُ

اے غلام تیرا کھانا پینا تیرا اپنے اہل و عیال میں رہنا سہنا اور تیرا اپنے دوستوں سے ملنا ملانا مثل رخصت ہونے والے کے ہونا چاہیے جس کی تمام باتیں غیر کے قبضہ میں ہوں اس کا حال کیوں ایسا نہ ہو جبکہ ایسی نسبت کہ مخلوق میں سے اکا دوکا ہی ایسے لوگ ہیں کہ جو کچھ ان کے واسطے پردۂ غیب میں ہوتا ہے اور جو کچھ ان سے سرزد ہوگا اور یہ کب مریں گے یہ ان سب امور کو جانتے ہیں اور وہ ان کے قلب کے خزانے میں مخفی ہوتے ہیں وہ ان تمام امور کو ظاہر طور اس طرح سے دیکھتے ہیں جیسے کہ تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو ان کی زبانیں ان کا اظہار نہیں کرتی ہیں۔ اول اس کی اطلاع باطن کو ہوتی ہے بعدہ باطن قلب کو پھر قلب نفس مطمئنہ کو اس پر مطلع کر دیتا ہے اور وہ اس سے پوشیدہ رکھنے کو کہہ دیتا ہے۔ نفس اس امر پر خود بہ ہونے اور قلب کی عبادت گزاری اور اس کی صحبت کے پہنچنے کے بعد خبردار ہوا کرتا ہے۔ اور وہ بعد مجاہدوں اور تکالیف برداشت کرنے کے اس کا اہل ہو جاتا ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے پس وہ حق عز و جل کا نائب اور زمین میں اس کا خلیفہ بن جاتا ہے وہ اسرار الٰہی کا

بَابُ الْاَسْرَارِ عِنْدَهٗ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا شَيْءٌ مِّنْ وَّرَاءِ مَعْقُوْلِ الْخَلْقِ جَمِيْعُ مَا يَظْهَرُ فِيْهِ فَهُوَ ذَرَّةٌ مِّنْ جَبَلِهٖ وَقَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِهٖ وَمِصْبَاحٌ مِّنْ شَمْسِهٖ۔

دروازہ ہوتا ہے جس کے پاس اُن قلبوں کے خزانوں کی کنجیاں جو کہ حق عزوجل کے خزانے میں آجاتی ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جو مخلوق کی سمجھوں سے ورے ہے عارف باللہ میں تمام وہ، باتیں جو ظاہر ہوتی ہیں پس وہ خدا کے پہاڑ کا ایک ذرہ اور اُس کے دریا کا ایک قطرہ اور اُس کے آفتاب کا ایک چراغ، ہوتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِعْتِذَارًا اِلَيْكَ مِنَ الْكَلَامِ فِيْ هٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ وَلٰكِنِّيْ اِذَا صَعِدْتُ اِلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ اَغِيْبُ عَنْكُمْ وَلَا يَبْقٰى بِحِذَاءِ قَلْبِيْ مَنْ اَعْتَذِرُ اِلَيْهِ وَاَتَحَفَّظُ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ هَرَبْتُ مِنْكُمْ مَرَّةً وَفِيْكُمْ وَقَعْتُ عَزَمْتُ اَنِّيْ اَبِيْتُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ مَوْضِعٍ وَاَسِيْرُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ وَّمِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ وَاَكُوْنُ مُتَغَرِّبًا مُتَخَفِّيًا اِلٰى اَنْ اَمُوْتَ هٰذَا مَا اَرَدْتُ وَاَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِهٖ فَوَقَعْتُ فِيْ وَسْطِ مَا هَرَبْتُ مِنْهُ هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَثَبَتَ اَقْدَامُهٗ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَ فِيْ تِيْهِ التَّكْوِيْنِ وَفِيْ اَوْدِيَتِهٖ وَفِيْ بَحْرِهٖ يَكُوْنُ تَارَةً بِكَلَامِهٖ وَتَارَةً بِهِمَّتِهٖ وَتَارَةً بِنَظَرِهٖ يَصِيْرُ فِعْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْعَزِلُ هُوَ يَفْنٰى

اے خدا میں ان اسرار کے متعلق کلام کرنے سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف عذر پیش کرتا ہوں اور تو جانتا ہے کہ میں مغلوب الحال عذر پیش کرتا ہوں بعض اہل اللہ نے فرمایا ہے جس امر سے تجھے عذر خواہی کرنا پڑے اُس سے اپنے کو بچانا چاہیئے۔ لیکن میں تو جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں تو میں تم سے غائب ہو جاتا ہوں اور میرے قلب کے روبرو وہ باقی ہی نہیں رہتا جس سے کہ میں عذر چاہوں اور جس کے سبب سے تم پر کلام کرنے سے غیرت کروں میں تمہارے پاس سے ایک مرتبہ بھاگا اور تمہیں میں پھر آپڑا۔ میں نے عزم بالجزم کر لیا تھا کہ ہر رات نئی جگہ گزاروں اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف سیر کرتا پھروں اور حالت مسافرت میں پوشیدہ رہوں یہاں تک کہ موت آجائے۔ یہ تو میرا ارادہ تھا اور اللہ عزوجل کا ارادہ اس کے برخلاف تھا جو کہ ہوا پس میں جس سے بھاگا تھا دہیں آپڑا۔ یہ قلب جب صحیح ہو جاتا ہے اور اُس کے قدم آستانہ الٰہی پر جم جاتے ہیں تو وہ تکوین کے میدان اور اُس کے جنگلوں اور دریاؤں میں جا پڑتا ہے کبھی اُس کا سرانجام اُس کے کلام سے ہوتا ہے اور کبھی اس عارف کی ہمت سے اور کبھی اُس کی توجہ سے یہ اللہ عزوجل کا فعل بن جاتا ہے اور یہ یکسو ہو جاتا ہے۔ یہ فنا ہو

وَهُوَ يَبْقَى الْقَلِيْلُ مِنْكُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهٰذَا
وَالْأَكْثَرُ مِنْكُمْ مَنْ يُكَذِّبُ بِهِ الْإِيْمَانُ
بِهٰذَا وَالْعَمَلُ بِهِ نِهَايَةٌ مَا يَجْحَدُ
أَحْوَالَ الصَّالِحِيْنَ إِلَّا مُنَافِقٌ دَجَّالٌ رَاكِبٌ
لِهَوَاهُ هٰذَا الْأَمْرُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْاِعْتِقَادِ
الصَّحِيْحِ ثُمَّ الْعَمَلِ مَنْ عَمِلَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ
أَوْرَثَهُ الْعَمَلُ الْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْعِلْمُ بِهِ يَصِيْرُ الْحُكْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْخَلْقِ وَالْعِلْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَصِيْرُ أَعْمَالُهُ الظَّاهِرَةُ ذَرَّةً بِالْإِضَافَةِ
إِلَى أَعْمَالِهِ الْبَاطِنَةِ تَسْكُنُ جَوَارِحُهُ وَ
قَلْبُهُ لَا يَسْكُنُ عَيْنَا رَأْسِهِ تَنَامُ وَعَيْنَا
قَلْبِهِ لَا تَنَامُ يَعْمَلُ قَلْبُهُ يَذْكُرُ وَهُوَ نَائِمٌ
حُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ فِيْ يَدِهِ سُبْحَةٌ
يُسَبِّحُ بِهَا فَنَامَ ثُمَّ انْتَبَهَ فَرَأَى السُّبْحَةَ
تَدُوْرُ فِيْ يَدِهِ وَلِسَانُهُ يَذْكُرُ رَبَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ يُؤْمَرُ هٰذَا الْقَلْبُ فَيَعْمَلُ وَيُؤْمَرُ هٰذَا
السِّرُّ فَيَعْمَلُ أَعْمَالًا بَاطِنَةً وَلَهُمْ أَعْمَالٌ
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ وَالْأَعْمَالُ
الظَّاهِرَةُ لِلْعِبَادِ مِنْ حَيْثُ الْجَوَارِحِ وَ
الْأَعْمَالُ الْبَاطِنَةُ لِلْخَوَاصِّ مِنْ حَيْثُ
الْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ سِرُّ الْعِزِّ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَهُ وَقُوْفٌ عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ مَعَ
قُرْبِهِمْ يَخَافُوْنَ تَقْلِيْبَ الْأَخْيَارِ
فِيْ تَغْيِيْرِ الْأَحْوَالِ وَالزَّوَالِ عَنِ الْمَقَامِ

جاتا ہے اور وہی وہ باقی رہتا ہے تم میں سے کم لوگ وہ ہیں
جو اس کی تصدیق کریں گے اکثر تو تکذیب ہی کرنے والے ہیں
اس کی تصدیق کرنا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ صالحین
اہل اللہ کے حالات کا وہی انکار کرتا ہے جو کہ منافق و دجال
اور اپنی خواہش پر سوار ہوتا ہے یہ امر اعتقاد صحیح ازاں بعد عمل
کرنے پر مبنی ہے۔ جو کوئی ظاہر شرع پر عمل کرتا ہے اور اس
کو معرفت الٰہی کا وارث بنا دیا کرتا ہے اور اس سے واقف
کر دیتا ہے حکم اس کے اور مخلوق کے درمیان ہوتا ہے اور علم اس کے اور
اس کے رب کے درمیان میں اس کے اعمال ظاہری بمقابلہ اعمال باطنی کے مثل
ایک ذرہ کے ہو جاتے ہیں۔ اس کے اعضاء سکون کر لیتے ہیں اور اس کا
قلب سکون نہیں کرتا اس کے سر کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور اس
کا قلب عمل کرتا رہتا ہے اور ذکر کرتا رہتا ہے۔ بعض اہل اللہ
سے حکایت ہے کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی جس پر تسبیح پڑھ رہے تھے۔ وہ
اچانک سو گئے پھر جاگے پس تسبیح کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں گھوم
رہی ہے اور ان کی زبان رب تعالیٰ کا برابر ذکر کر رہی ہے
اس کے قلب کو عمل کا حکم دیا جاتا ہے پس عمل کرتا ہے اور
اس کے باطن کو بھی حکم دیا جاتا ہے پس وہ باطنی عمل کرتا رہتا
ہے۔ ارشاد الٰہی ہے اللہ والوں کے لیے سوا اس کے اور
بھی عمل ہیں جس پر وہ عامل رہتے ہیں۔ ظاہری عمل اعضاء کی
حیثیت سے عام بندوں کے لیے ہیں اور باطنی عمل قلوب و
اسرار کی حیثیت سے خاص بندوں کے لیے اندرونی راز و
نیاز ان کے اور خالق کے درمیان ہوتے ہیں یہ جائیں اور
وہ یہ باوجود اتنے قرب کے یہ خوف کے قدم پر کھڑے
ہوئے ڈرتے رہتے ہیں خوف کرتے ہیں کہ کہیں خلل اور سلب
کے ان کے حالات تغییر نہ ہو جائیں اور کہیں یہ قرب کے مرتبہ

يَخَافُوْنَ مَسْخَ الْقُلُوْبِ يَخَافُوْنَ
اَنْ تُمْسَخَ قُلُوْبُهُمْ وَاَنْ تَنْكَسِفَ
شَمْسُهُمْ وَاَقْمَارُهُمْ وَاَنْ تَزِلَّ
اَقْدَامُهُمْ يَتَعَلَّقُوْنَ اَبَدًا بِحَلْقَةِ
بَابِ قُرْبِهٖ وَيَتَمَسَّكُوْنَ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ
يُنَاشِدُوْنَ رَبَّنَا لَا نُرِيْدُ مِنْكَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ بَلْ نُرِيْدُ الْعَفْوَ
وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ نُرِيْدُ بَقَاءَ
الْاِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا
بِذٰلِكَ قَدْ تَمَسَّكْنَا بِذَيْلِ رَحْمَتِكَ
فَلَا تُخَيِّبْ ظَنَّنَا فِيْكَ كَوِّنْ لَنَا ذٰلِكَ فَاِنَّكَ
اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا قُلْتَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْقَوْمَ فِيْ اَقْوَالِهِمْ
وَاَفْعَالِهِمْ اِخْدِمُوْهُمْ وَتَقَرَّبُوْا
اِلَيْهِمْ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ جَمِيْعُ مَا تُعْطُوْنَهُمْ
هُوَ لَكُمْ مَحْفُوْظٌ عِنْدَهُمْ غَدًا
يُسَلِّمُوْنَ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ تَتَمَنّٰى سَعَةَ
الرِّزْقِ وَقَدْ سَبَقَ الْعِلْمُ بِضِيْقَتِهٖ
فَاَنْتَ مُعَاقَبٌ مَمْقُوْتٌ لِاَنَّكَ
تَطْلُبُ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ كَمْ تَسْعٰى
فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَتَحْرِصُ وَلَيْسَ لَكَ
مِنْهَا اِلَّا مَا قَدْ قُسِمَ لَكَ اَلْقَوْمُ عَلٰى
عَلٰى قَدَمِ الطَّاعَةِ وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ وَ
اَنْتُمْ عَلٰى قَدَمِ الْمَعْصِيَةِ وَقُلُوْبُكُمْ اٰمِنَةٌ

سے نہ ہٹا دیے جائیں قلبوں کے مسخ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اُن کے قلب مسخ نہ کیے جائیں۔ اور ان کے چاند سورج کہیں گرہن میں نہ آجائیں اور کہیں ان کے پاؤں پھسل نہ جائیں۔ یہ اسی خیال میں ہمیشہ آستانہ قرب الٰہی کی زنجیر میں لٹکے ہوئے اور اس کے دامن رحمت کو پکڑے ہوئے خدا سے عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم تجھ سے دنیا و آخرت کچھ نہیں چاہتے ہیں بلکہ ہم دین میں عفو و عافیت چاہتے ہیں۔ اور ہم ایمان و معرفت کی بقاء کے طالب ہیں تو بطور صدقہ یہ ہمیں عطاء فرما دے۔ ہم نے تیری رحمت کے دامن کو پکڑ لیا ہے پس تو ہم کو ہمارے اس گمان میں جو کہ ہم نے تیرے ساتھ کر لیا ہے خائب و خاسر نہ کر دینا۔ تو ہماری اس مراد کو کن فرما کر پورا کر دے کیونکہ جب تو کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو تو اس سے کن فرما دیتا ہے پس وہ ہو جاتا ہے۔

اے میری قوم والو! تم اولیاء اللہ کی اُن کے اقوال و افعال میں پیروی کرو اُن کی خدمت میں رہو اور اپنی جانوں اور مالوں سے اُن سے نزدیکی حاصل کرو۔ تمام وہ چیزیں جو کہ تم اُن کو دو گے وہ اُن کے پاس تمہارے لیے محفوظ رہیں گی۔ کل وہ تمہاری وہ امانتیں تمہارے سپرد کر دیں گے۔ تو وسعت رزق کی تمنا کرتا ہے حالانکہ علم الٰہی میں اُس کی تنگی سابق میں مقدر ہو چکی ہے۔ پس اس لیے تو عتاب و غصہ کیا گیا ہے کیوں کہ تو ایسی چیز کو طلب کرتا ہے جو کہ تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ تو کب تک دنیا کی طلب میں کوشش و حرص کرے گا۔ حالانکہ تجھے قسمت سے زیادہ لکھا ہوا ملنے والا نہیں ہے۔ اولیاء اللہ قدم طاعت پر کھڑے رہتے ہیں۔ اور اُن کے دل خوف زدہ رہتے ہیں اور تم معصیت کے قدم پہ کھڑے ہو اور تمہارے دل بالکل بے خوف ہیں۔

هٰذَا هُوَ عَيْنُ الْاِغْتِرَارِ بِهٖ اِحْذَرُوْا اَنْ يَّأْخُذَكُمْ عَلٰى غِرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ اَهْلِهَا هٰذِهِ الْعِبَادَةُ صَنْعَةٌ وَّصَالِحُوْا اَهْلِهَا الْمُخْلِصُوْنَ فِي الْاَعْمَالِ الْعَالِمُوْنَ بِالْحُكْمِ الْعَامِلُوْنَ بِهٖ الْمُوَدِّعُوْنَ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ اَلْهَارِبُوْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ وَجَمِيْعِ مَا سِوٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِاَقْدَامِ قُلُوْبِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ مَبَانِيْهِمْ فِي الْعُمْرَانِ بَيْنَ الْخَلْقِ وَقُلُوْبُهُمْ فِي الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ لَا يَزَالُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى تَتَرَبّٰى قُلُوْبُهُمْ وَتَقْوٰى اَجْنِحَتُهُمْ وَتَطِيْرُ اِلَى السَّمَآءِ عَلَتْ هِمَّتُهُمْ وَطَابَتْ قُلُوْبُهُمْ وَصَارَتْ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارُوْا مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اِذَا صَارَ الْاِيْمَانُ يَقِيْنًا وَالْيَقِيْنُ مَعْرِفَةً وَالْمَعْرِفَةُ عِلْمًا حِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ جَمِيْلًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ... وَتُجْرِيْ اِلَى الْخَلْقِ ... الْمُطَهَّرَةِ تَجْرِي الْاَرْزَاقُ عَلٰى يَدِ قَلْبِكَ وَيَدِكَ لَا كَرَامَةَ لَكَ.

يَا مُنَافِقُ حَتّٰى تَصُوْنَ

یہ سراسر دھوکا ہے۔ تم اس سے ڈرو کہ وہ تم کو کہیں اچانک نہ پکڑ لے تم دھوکہ ہی میں پڑے رہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا ہے تم ہر کام میں اس کام کے لائق اور صالح لوگوں سے مدد لیا کرو یہ عبادت ایک بہت بڑا کام ہے اور اس کے لائق و اہل وہ ہیں جو کہ عملوں میں اخلاص کرنے والے احکام شرعیہ کے جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے معرفت الٰہی کے بعد مخلوق کو رخصت کر دینے والے اپنی جانوں اور مالوں اور اولاد اور جمیع ماسوی اللہ سے بھاگنے والے دربار الٰہی میں اپنے قلوب و اسرار کے قدموں سے کھڑے رہنے والے ہیں۔ ان کے جسم مخلوق کے درمیان میں آبادی میں ہوتے ہیں اور ان کے قلوب جنگلوں چٹیل میدانوں میں ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے قلوب پرورش پا لیتے ہیں اور ان کے بازو مضبوط ہو جاتے ہیں اور آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں ان کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور ان کے قلوب اڑنے لگتے ہیں اور حق عزوجل کے نزدیک جا پہنچتے ہیں پس وہ اس جماعت میں سے ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے وانھم عندنا الآیہ اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ و منتخب لوگوں میں سے ہیں جب تیرا ایمان درجۂ یقین پر پہنچ جائے گا تیری معرفت علم بن جائے گی۔ اس وقت تو خدا کا ہمکنار ہو جائے گا تو عنی لوگوں کے ہاتھ سے ان کی نعمتوں کو دیا کرے گا تو صاحب مطلع ہو جائے گا تیرے قلب و سر کے ہاتھ پر لوگوں کا رزق جاری ہوگا۔
اے منافق جب تک تو اس حالت پر نہ پہنچے تجھ میں کوئی

كَذٰلِكَ۔

بزرگی نہیں ہو سکتی۔

وَيْلَكَ مَا تَهَذَّبْتَ عَلٰى يَدِ شَيْخٍ مُّتَوَرِّعٍ زَاهِدٍ عَالِمٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَعِلْمِهٖ۔

تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے کسی شیخ متقی زاہد و عالم کے ہاتھ پر جو کہ حکم و علم کا جاننے والا ہو تہذیب حاصل نہ کی۔

وَيْلَكَ تُرِيْدُ شَيْئًا مَا يَقَعُ بِيَدِكَ إِذَا كَانَتِ الدُّنْيَا لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِتَعَبٍ فَكَيْفَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ بِكَثْرَةِ عِبَادَتِهٖ فَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَمَّا عَلِمَ مِنْهُمُ الصِّدْقَ فِيْ عِبَادَتِهٖ اَقَامَ لَهُمْ مَّنْ يُّنَبِّهُهُمْ وَ يُقِيْمُهُمْ مِّنْ فُرُشِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اَقِمْ فُلَانًا وَ اَنِمْ فُلَانًا هٰذَا لَهٗ وَجْهَانِ اَقِمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ صَادِقٌ فِيْ عِبَادَتِهٖ هَارِبٌ مِّنَ الْخَلْقِ اِدْفَعْ عَنْهُ الْعَنَاءَ وَالنَّوْمَ وَ اَنِمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ كَذَّابٌ مُّنَافِقٌ بَاطِلٌ فِيْ بَاطِلٍ لَعْنَةٌ فِيْ لَعْنَةٍ اَلْقِ عَلَيْهِ الْكَرٰى حَتّٰى لَا اَرٰى وَجْهَهٗ فِي الْقَائِمِيْنَ اَلْوَجْهُ الْاٰخِرُ اَقِمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُحِبٌّ طَالِبٌ وَمِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ التَّعَبُ

تجھ پر افسوس ہے کہ تو ایسی چیز کا خواہشمند ہے جو کہ تجھے ملنے والی نہیں ہے۔ جب کہ دنیا بغیر مشقت و محنت حاصل نہیں ہو سکتی ہے پس وہ چیز جو کہ اللہ عزوجل کے پاس ہے یعنی معرفت وولایت بغیر ریاضت کیسے مل سکے گی تجھے اُن لوگوں سے وابستگی کہاں ہے اور کیا نسبت ہے۔ جن کی کثرت عبادت کی اللہ عزوجل نے اپنے کلام محکم قرآن مجید میں تعریف فرمائی ہے۔ اور ارشاد کیا ہے وہ راتوں میں بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت وہ استغفار کیا کرتے ہیں۔ جب کہ اللہ عزوجل نے اپنی عبادت میں اُن کی سچائی کو جان لیا اُن کے لیے ایسی ایسی ہستیاں پیدا کر دیں جو کہ اُن کو خبردار کرتی رہیں اور اُن کے بچھونوں سے ان کو اٹھاتی رہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل جبریل علیہ السلام سے کہا کرتا ہے کہ اسے جبریل تو فلاں کو اٹھا کر کھڑا کر دے اور فلاں کو سُلا دے۔ اس کے دو معنے ہیں ایک یہ فلاں کو کھڑا کر کیونکہ وہ اپنی عبادت میں سچا ہے مخلوق سے بھاگنے والا ہے۔ تو اُس سے تکلیف اور نیند کو دفع کر دے اور تو فلاں کو سُلا دے کیوں کہ وہ نہایت جھوٹا اور منافق اور باطل در باطل اور سراسر لعنت کا مستحق ہے تو اُس پر اونگھ کو مسلط کر دے تاکہ میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں میں اُس کا چہرہ نہ دیکھوں دوسرے معنے یہ ہیں کہ اسے جبریل فلاں کو اٹھا کہ وہ محب و طالب ہے اور تکلیف اٹھانا محب و محبت کی شرط ہے

وَاَنِمْ فُلَانًا لِاَنَّهٗ مَحْبُوْبٌ وَمِنْ شَرْطِ الْمَحْبُوْبِ اَلرَّاحَةُ يُنَوَّمُ وَيُرَاحُ لِاَنَّهٗ وَاصَلَ الصِّيَامَ بِالظَّلَامِ حَتّٰى وَفٰى بِالْعَهْدِ وَتَحَقَّقَ فِيْ مَحَبَّتِهٖ فَلَمَّا سَمَحَ لَهٗ ذٰلِكَ جَاءَ وَقْتُ وَفَاءِ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّهٗ ضَمِنَ لِكُلِّ مَتْعُوْبٍ فِيْهِ الرَّاحَةَ مَعَهٗ اَلْقَوْمُ اِذَا انْتَهَتْ خُطُوَاتُ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ رَاَوْا فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ يَرَوْهُ فِي الْيَقْظَةِ صَامُوْا وَصَلَّوْا وَجَاهَدُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْجُوْعِ وَكَسْرِ الْاَغْرَاضِ وَوَاصَلُوا الصِّيَامَ بِالْقِيَامِ وَاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ حَتّٰى حَصَلَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ قِيْلَ لَهُمُ الطَّرِيْقُ غَيْرُ هٰذَا وَهُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيْرُ اَعْمَالُهُمْ مِنْ حَيْثُ الْقُلُوْبِ فَلَمَّا وَصَلَتْ اِلَيْهِ ثَبَتَتْ عِنْدَهٗ مِنْ هٰؤُلَاءِ مَا يَطْلُبُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مَا يَتَبَدَّلُ مِنْ كَوْنِهٖ وَحُصُوْلِهٖ فِيْ طَاعَةِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِيْ تَعَبٍ حَتّٰى يَلْقٰى رَبَّهٗ وَيْلَكَ تَدَّعِيْ اِرَادَتِيْ وَتَغْضَبُنَا مَالَكَ عَنِّيْ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ اَلْمُرِيْدُ لَيْسَ لَهٗ قَمِيْصٌ وَلَا

اور فلاں کو سُلا دے کیوں کہ وہ محبوب ہے اور محبوب کے لیے راحت شرط ہے وہ سلایا جاتا ہے اور اسے راحت دی جاتی ہے۔ کیوں کہ اس نے دن کو رات سے عبادت میں ملا دیا ہے اس نے اقرار و عہد کو پورا کر دکھایا ہے اور اپنی محبت کو ثابت کر دیا ہے پس جب اس نے اپنے عہد و قرار درست کر لیا اور پورا کر دکھایا اب اللہ کے عہد کے پورا کرنے کا وقت آگیا ہے کیوں کہ وہ اپنے راستہ میں رنج کھینچنے والوں کا اپنی معیت میں راحت کا ضامن ہو لیا ہے۔ اولیاء اللہ کے قدموں کا سیر جب اس راہ میں انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو ان کے قدم رب عزوجل تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ خواب میں وہ چیزیں دیکھنے لگتے ہیں جو انہوں نے حالت بیداری میں نہ دیکھی تھیں انھوں نے روزے رکھے اور نماز پڑھی اور بھوکا رہ کر اور آبرو ریزی کر کے اپنے نفسوں سے جہاد کیا اور راتوں کو دنوں سے ملا دیا طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ ان کو جنت حاصل ہو گئی۔ پس جب ان کو جنت حاصل ہو گئی ان سے کہا گیا کہ راستہ دوسرا ہے نہ اور وہ اللہ عزوجل کی طلب ہے۔ پس ان کے عمل قلبی حیثیت سے ہو گئے پھر جب قلوب اس کی طرف پہنچ گئے وہ مضبوط و راسخ قدم ہو گئے اور وہاں ٹھہر گئے جو اپنے مطلوب کو پا لیتا ہے اس پر اپنی حرکتوں اور کوشش کا رب عزوجل کی اطاعت میں خرچ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مسلمان تاوقتیکہ خدا سے نہیں مل جاتا ہے ہمیشہ رنج و مشقت میں مبتلا رہتا ہے۔ افسوس تو میری ارادت کا گرویدگی ہے اور اپنا مال مجھ سے مخفی رکھتا ہے تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ مرید کے لیے اپنے کو شیخ کی طرف نسبت کرنے کے اعتبار سے قمیص ہوتی ہے۔

عِمَامَةٌ وَلَا ذَهَبٌ وَلَا مَالٌ بِالْإِضَافَةِ إِلَى شَيْخِهِ إِنَّمَا يَأْكُلُ عَلَى طَبَقَةِ مَا يَأْمُرُهُ بِأَكْلِهِ هُوَ فَانٍ عَنْهُ يَنْتَظِرُ أَمْرَهُ وَنَهْيَهُ يَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَصَالِحُهُ عَلَى يَدِهِ وَفَتْلُهُ فِي حِبَالِهِ وَإِنِ اتَّهَمْتَ شَيْخَكَ فَلَا تَصْحَبْهُ فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ لَكَ صُحْبَتُهُ وَلَا إِرَادَتُهُ. اَلْمَرِيضُ إِذَا اتَّهَمَ الطَّبِيبَ لَمْ يَبْرَأْ بِمُدَاوَاتِهِ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ مَنْ صَحَّ زُهْدُهُ فِي الْخَلْقِ صَحَّتْ رَغْبَتُهُمْ فِيهِ وَانْتَفَعُوا لِكَلَامِهِ وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ إِذَا عَلِمْتَ الْخَلْقَ بِعِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَرَفْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِهِ غَابَ عَنْكَ صِفَاتُهُمْ يَنْعَدِمُ عَنْكَ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ يُوصَفُ قَلْبُكَ بِصِفَةٍ أُخْرَى وَكَذٰلِكَ سِرُّكَ تَنْجَلِي عَنْكَ قِشْرُ وُجُودِكَ قِشْرُ عَادَةِ بَنِي آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِي الْحُكْمُ فَيَصِيرُ قَمِيصًا عَلَيْكَ فَتَكُونُ فِي الْأَرْضِ مُلْبَسًا تَأْمُرُ نَفْسَكَ وَخَلْقَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَمْرِهِ وَيَأْتِي الْعِلْمُ الرَّبَّانِيُّ الْإِلٰهِيُّ فَيَصِيرُ قَمِيصًا عَلَى قَلْبِكَ وَسِرِّكَ اِلْزَمْ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَهُمَا تَزَنْدَقَ وَمِنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ

نہ عمامہ اور نہ سونا اور نہ مال وہ سب کو اپنے شیخ کا ہی جانتا ہے وہ تو اُسی کے طبق پر اُس کے حکم سے کھاتا پیتا ہے وہ اپنی خودی سے فنا ہو کر شیخ کے حکم و منع کا منتظر رہتا ہے کیوں کہ وہ اُس کو خدا کی طرف سے جانتا ہے نیز یہ سمجھتا ہے کہ مرید کی مصلحتیں شیخ کے ہاتھ پہ ہوتی ہیں اور اُس کی رسی میں بل دینا اس کے ہاتھ میں ہے اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگائے پس تو اُس کی مصاحبت میں نہ رہ! اس لیے کہ اس حالت میں تیری صحبت اور اُس سے ارادت درست و صحیح نہیں ہو گی۔ مریض جب طبیعت کو تہمت لگائے گا اُس کا معتقد نہ ہو گا وہ اُس کے علاج سے اچھا نہ ہو گا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے بعد، قدرے کلام کے ارشاد فرمایا جس کا زہد مخلوق میں درست ہوتا ہے مخلوق کی رغبت اُس کی طرف صحیح ہو جاتی ہے اور وہ اُس کے کلام اور اُس کی طرف نظر کرنے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جب تو مخلوق کو علم و معرفت الٰہی سے جاننے پہچاننے لگے گا اُس وقت تجھ سے اُن کی صفتیں غائب ہو جائیں گی۔ جن و انسان اور فرشتہ سب تجھ سے معدوم ہو جائیں گے تیرا قلب دوسری صفت کے ساتھ متصف کر دیا جائے گا اور ایسے ہی تیرا باطن تیرے وجود کا پوست جو کہ بنی آدم کی عادت کا پوست ہے تجھ سے دور ہٹا دیا جائے گا۔ حکم شرعی اگر تیری قمیص بن جائے گا پس تو اُسے پہن کر تمام زمین میں پھرا کرے گا اپنے نفس اور مخلوق الٰہی کو احکام الٰہی بتلائے گا۔ اور علم ربانی اگر تیرے قلب و باطن کا پیرہن بن جائے گا۔ تو اُس چیز کو لازم پکڑ جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں اور وہ قرآن و حدیث ہے کیوں کہ جو ان دونوں کو چھوڑ دے گا وہ زندیق (بے دین) ہو جائے گا۔ اور اسلام

مَرَقَ فَيَكُوْنُ النَّارُ وَالْعِقَابُ مَوْئِلَهٗ
آجِلًا وَّالْمَقْتُ لَهٗ عَاجِلًا يَكُوْنُ لِقَلْبِ
الْعَارِفِ شَيْءٌ اٰخَرُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ اَحْكَامِ الْحُكْمِ
وَتَحْقِيْقِ الْوُقُوْفِ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّ بِهٖ اَنْ يُّتَّبَعَ
وَيُسْمَعَ قَوْلُهٗ وَلِهٰذَا مُنِعَ مِنْ اِتِّبَاعِ
الَّذِيْنَ لَا يُحْكِمُوْنَ الْحُكْمَ لِاَنَّهٗ شَيْءٌ
لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ اَسَاسُ هٰذَا الْاَمْرِ هُوَ
اَنَّ مَنْ اَحْكَمَهٗ بِالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ
وَعَلَّمَهُ الْخَلْقَ فَهُوَ عَظِيْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَمِلَ وَعَلَّمَ
دُعِيَ فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا۔ لَا تَعْتَزِلْ
فِيْ صَوْمَعَتِكَ مَعَ الْجَهْلِ فَاِنَّ الْاِعْتِزَالَ
مَعَ الْجَهْلِ فَسَادٌ كُلِّيٌّ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ لَا يَنْبَغِيْ لَكَ
اَنْ تَقْعُدَ فِيْ صَوْمَعَتِكَ وَعَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ
اَحَدٌ تَخَافُهٗ وَتَرْجُوْهُ لَا يَبْقٰى لَكَ سِوٰى
مُخَوِّفٍ وَّاحِدٍ وَّمُرَجًّى وَّاحِدٍ وَّهُوَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ مَا اَعْرِفُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْقِيَامَ بِدِيْنِهٖ تَقَرُّبًا اِلَيْهِ وَاُقِيْمُ
دِيْنَهٗ وَاَنْصُرُهٗ لِوَجْهِهٖ لَا
لِوَجْهِ غَيْرِهٖ الصِّدِّيْقُ سَمِعَ
صُرَاخَ الدِّيْنِ نَادٰى قَلْبُهٗ وَسِرُّهٗ

کے حلقہ سے جدا ہو جائے گا۔ آخرت میں اُس کا ٹھکانا دوزخ
و عذاب ہوگا اور دنیا میں عذاب الٰہی۔ عارف کے قلب کے
لیے احکام شرعیہ کی مضبوطی اور آستانہ الٰہی پر جم جانے کے
بعد ایک اور چیز جو کہ اُس کے اور خدا کے درمیان میں ہوتی
ہے حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے وہ اس کا مستحق
ہو جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے اور اُس کی بات سنی جائے
اور اسی واسطے اُن لوگوں کی پیروی کرنے سے جو کہ شرعی احکام
کے پابند نہیں ہیں منع کیا گیا ہے اس واسطے کہ یہ اتباع شرعی
ضروری چیز اور معرفت الٰہی کی جڑ ہے۔ جس نے اُس کو عمل و اخلاص
سے مضبوط کر لیا اور اُس نے مخلوق کو تعلیم کیا پس وہ اللہ عزوجل کے
نزدیک بڑے مرتبہ والا ہو گیا۔ اسی واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم نے فرمایا ہے جس نے علم سیکھا اور اُس پر عمل کیا اور دوسرے
کو علم سکھایا وہ ملکوت اعلےٰ میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔
تو اپنی خانقاہ میں جہل کے ساتھ گوشہ نشین نہ ہو کیوں کہ ایسی گوشہ نشینی
پوری خرابی ہے۔ اور اسی واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے فقیہ بن ازاں بعد گوشہ نشینی کر تیرے لیے ایسی
حالت میں خانقاہ میں بیٹھنا کہ زمین پر کوئی ایک شخص بھی ایسا
موجود ہو جس سے تو ڈرتا ہو یا تو اس سے امیدواری کرتا ہو
سزاوار نہیں ہے۔ تیرے لیے ایسی ذات جس کو خوف اور
جس سے اُمیدواری ہو سوا اللہ عزوجل کے دوسری نہ
نہ ہونا چاہیے۔ میں تو اللہ عزوجل کے سوا اور اُس کی
نزدیکی حاصل کرنے کی غرض سے اُس کے دین پر قائم
رہنے کے سوا کسی کو پہچانتا ہی نہیں ہوں۔ اور اس کے
دین پر میرا قیام اور اس کی مدد محض ذات الٰہی کے لیے
ہے نہ کسی دوسرے کے لیے۔ صدیق دین کی اُس آواز

إذا خرق العوام حدود الله عز وجل و ارتكبوا
مناهيه و تركوا أوامره و رفضوها
و رأى ذلك المؤمن يسمعه كيف يصرخ
و يستغيث إلى الله عز وجل فيتشمر
و يقف في وجهه بيمينه بالأمر بالمعروف
والنهي عن المنكر ينصحه و يذب عنه
يفعل ذلك بقوة ربه عز وجل لا بقوة
نفسه و هواه و طبعه و رعونته و
جهالته و نفاقه. العبادة ترك
العادة لا كانت العادة حتى
تصير موضع العبادة أبطلوا
التعلق بالدنيا و الآخرة و
الخلق و تعلقوا بالحق عز وجل
لا تبهرجوا فإن الناقد بصير
ما أحد منكم إلا بمحك أبهرج
الذي معكم ارموا به لا تعدوه
شيئا ما يوعد إلا ما يدخل
الكير و يصفى من الغش فلا تحسبوا
[illegible] أكثر منكم
يدعون الإخلاص وهم منافقون
[illegible]
من [illegible]
و من [illegible]
منه [illegible]
بحضرته [illegible] عنكم [illegible]

کیونکہ عوام کے حدود الٰہی سے تجاوز کرنے اور ممنوعات کو اختیار کرنے اور احکام کو چھوڑ دینے اور پس پشت ڈال دینے کے وقت دین کے قلب و باطن سے نکلتی ہے سنتا ہے۔ وہ دین کی آواز اور فریادرسی کی کیفیت کو دریافت کر کے چیخ پکار سن کر کمربستہ ہو جاتا ہے اور کھڑے ہو کر پوری طور سے اس کی مدد میں مشغول ہو کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے وہ دین کی خیرخواہی کرتا ہے اور اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور یہ سب کچھ محض اپنے رب عزوجل کی قوت و مدد سے کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس خواہش وطبیعت و رعونت اور جہالت و نفاق کی قوت سے۔ عبادت عادت کا چھوڑ دینا ہے نہ کہ عادت کا موجود ہونا حتیٰ کہ وہ خود سراپا عبادت بن جائے۔ اہل اللہ نے دنیا و آخرت اور مخلوق کے تعلق کو باطل کر دیا اور حق عزوجل کے ساتھ تعلق پیدا کر لیا۔ تم اپنے کھوٹے دام پیش نہ کرو کیونکہ پرکھنے والا دانا ہے وہ بغیر کسوٹی پر کسے اسے نہ لے گا جو کھوٹ تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو تم سے کچھ گو وہ لاشے ہے۔ تم سے وہی مال لیا جائے گا جو بھٹی میں داخل ہو کر میل و کھوٹ سے صاف ہو جائے گا لیکن تم خیال مت کرو کہ معاملہ آسان ہے تم میں سے اکثر اخلاص کا دعویٰ کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَالْزَمُوا التَّقْوٰى فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ
الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ رَبٌّ اِتَّقُوا الشِّرْكَ فِي الْاَصْلِ
وَالْمَعَاصِيَ فِي الْفَرْعِ ثُمَّ تَعَلَّقُوْا بِحَبْلَيِ
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا تُخْلُوْهُمَا مِنْ اَيْدِيْكُمْ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيْمٌ لَا يَجْمَعُ عَلٰى عَبْدٍ
خَوْفَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَ خَوْفُ الْقَوْمِ فِي الدُّنْيَا
عِنْدَ اَكْلِهِمْ وَشُرْبِهِمْ وَلُبْسِهِمْ وَنِكَاحِهِمْ
وَجَمِيْعِ تَصَرُّفِهِمْ تَرَكُوا الْحَرَامَ وَالشُّبْهَةَ
وَكَثِيْرًا مِّنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِّنْ حِسَابِ رَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ وَسُوْءِ عَذَابِهِمْ تَوَرَّعُوْا فِيْ
مَاكُوْلِهِمْ وَمَشْرُوْبِهِمْ وَجَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ
تَرَكُوا الْاَشْيَاءَ زُهْدًا فِيْهَا فَلَمَّا تَمَكَّنَ الزُّهْدُ
صَارَ مَعْرِفَةً فَلَمَّا تَمَكَّنَتِ الْمَعْرِفَةُ جَاءَ
الْعِلْمُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَارَ تَاجًا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ فَلَا جَرَمَ اِنْزَوٰى عَنْهُمُ الْحَرَامُ
وَالشُّبْهَةُ وَالْمُبَاحُ وَبَقِيَ عِنْدَهُمُ الْحَلَالُ
الطَّلْقُ الَّذِيْ هُوَ حَلَالُ الصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ
لَا يَهْتَمُّوْنَ بِهٖ وَلَا يَخْطُرُ بِبَالِهِمْ اِذَا
تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَخَرَجَ عَمَّا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَوَصَلَ قَلْبُهُ فِيْ دَارِ
قُرْبِهٖ وَمِنَّتِهٖ وَلُطْفِهٖ لَا يُكَلِّفُهُ تَحْصِيْلَ الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ اَوْ شَيْئًا مِّنْ مَّصَالِحِهٖ
تَنَزَّهَ قَلْبُهُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِذٰلِكَ قُلُوْبُ
الْمُقَرَّبِيْنَ مَا تَزَالُ فِيْ كُتَّابِ الْقُرْبِ وَالْعِلْمِ الْخَاصِّ
يُعَلِّمُ قُلُوْبَهُمْ وَاَسْرَارَهُمُ الْفَنَاءَ عَنِ الْاِرَادَاتِ

دو اور اپنی تمام حالتوں میں تقوے کو لازم پکڑو۔ متقیوں کے لیے رب ہے تم اصل میں شرک سے اور فرع میں گناہوں سے بچو۔ پھر کتاب و حدیث دونوں کی رسیوں سے چپٹ جاؤ ان دونوں کو تم اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑو حق عزوجل کریم ہے وہ اپنے بندہ پر دو خوف جمع نہیں کرے گا۔ تحقیق اولیاء اللہ کا خوف دنیا میں کھانے اور پینے اور اُن کے پہننے اور نکاح اور تمام تصرفات میں مقدم ہو چکا ہے انہوں نے حرام اور مشتبہات اور بہت حلال چیزوں کو حساب و عذاب الٰہی کے خوف سے چھوڑ دیا ہے انہوں نے اپنے کھانے اور پینے اور تمام حالتوں میں تقوے اختیار کر لیا۔ دنیا میں تمام چیزوں کو بطریق زہد چھوڑ دیا پس جب زہد نے اُن کی طبیعتوں میں قرار پکڑ لیا تو وہ معرفت بن گیا پھر جب معرفتِ الٰہی نے قرار پکڑ لیا تو علم الٰہی حاصل ہو گیا اور وہ علم اُن کے سروں کا تاج بن گیا پس لامحالہ اُن سے حرام و مشتبہات اور مباح برطرف ہو گئے اور محض وہ حلال اُن کے پاس باقی رہ گیا جو کہ ان صدیقین کا ہے کہ اُس کا غم نہیں اور نہ وہ اُن کے دل میں خطرہ بن کر گزرتا ہے حلال ہے جب بندہ دنیا و آخرت کو چھوڑ دیتا ہے اور ماسوی اللہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اُس کا قلب مقام قرب و احسان و لطف الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کو کھانے اور پینے اور لباس یا کسی اور چیز کے حاصل کرنے کی جو کہ اُس بندہ کی مصلحتوں میں سے ہیں تکلیف نہیں دیتا ہے اُس بندہ کا قلب ان چیزوں میں مشغول ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ مقربین دربارِ الٰہی کے قلوب ہمیشہ قرب و علم خاص کی درس گاہ میں رہتے ہیں وہاں اُن کے قلوب و اسرار کو تمام ارادوں سے فنا ہو جانے۔

وَالِاسْتِطْرَاحَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَوَلَّاهُمْ وَلَا يَكِلُهُمْ إِلٰى غَيْرِهٖ مِنْ وَّرَاءِ مَعْقُوْلِ الْخَلْقِ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الظَّاهِرِ يُفْنِيْهِمْ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُمْ وَرَدَّهُمْ يَتَأَيَّدُ الْعِلْمُ الْأَوَّلُ بِالْعِلْمِ الثَّانِيْ جَهْلٌ ثُمَّ عِلْمٌ ثُمَّ عَمَلٌ ثُمَّ إِخْلَاصٌ ثُمَّ عِلْمٌ ثَانٍ وَعَمَلٌ ثَانٍ سُكُوْتٌ ثُمَّ نُطْقٌ فَنَاءُ عَيْنِكَ ثُمَّ وُجُوْدٌ بِهٖ

اور اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے روبرو ڈال دینے کی تعلیم دی جاتی ہے پس رب تعالیٰ خود اُن کا متولی بن جاتا ہے اور غیر کی طرف اُن کو حوالہ نہیں کرتا ہے یہ امور عام مخلوق کی سمجھ اور اس ظاہر سے پرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اولیاء کو فنا کر دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے اُن کو زندہ کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ علم اول کی علم ثانی سے تائید ہوتی ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل پھر اخلاص۔ پھر دوسرا علم اور دوسرا عمل اوّلاً سکوت ہے پھر گویائی اوّل تیری ہستی کا فنا ہو جانا ہے۔ پھر اُسی کے ساتھ موجود ہو جانا۔

يَا مَوْتَى الْقُلُوْبِ مَا قُعُوْدُكُمْ عِنْدِيْ۔

اے مردہ دلو! میرے پاس تمہارا بیٹھنا کس کام کا ہے۔

يَا عَبِيْدَ الدُّنْيَا وَالسَّلَاطِيْنِ يَا عِبَادَ الْأَغْنِيَاءِ يَا عِبَادَ الْغَلَاءِ وَالرُّخْصِ وَيْحَكُمْ لَوْ بَلَغَ ثَمَنُ حَبَّةٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ دِيْنَارًا مَا بَالَى الْمُؤْمِنُ وَلَا اهْتَمَّ رِزْقَهٗ لِقُوَّةِ يَقِيْنِهٖ وَاتِّكَالِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْعَزِلْ كُلُّ الْأَشْيَاءِ جُنْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَسْبَاطُهٗ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْخَلْقِ حَقٌّ وَالْإِشْتِغَالُ بِخَالِقِهِمْ أَحَقُّ مَا أَرَاكُمْ تَفْقَهُوْنَ مَا أَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِدَلَالَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالْإِصْغَاءِ إِلٰى كَلِمَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْأَوْلِيَاءِ كَلَامُهُمْ كَالْوَحْيِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْطِقُوْنَ عَنْهُ

اے دُنیا اور بادشاہوں کے بندو! اے امیروں کے غلامو! اے گرانی و ارزانی کے بندو! تمہارے اوپر افسوس ہے۔ اگر گیہوں کے ایک دانے کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو بھی صاحب ایمان کچھ پرواہ نہیں کرے گا اور نہ اُس کو اس کا رزق بسبب اُس کے یقین کی قوت کے اور رب تعالیٰ پر بھروسہ کی وجہ سے غم میں ڈالے گا۔ مخاطب تو اپنے نفس کو مسلمانوں میں سے شمار نہ کر بہت علیحدہ ہو جا تمام چیزیں اللہ عزوجل کا لشکر اور اس کا گروہ ہیں۔ مخلوق سے روگردانی کرنا حق ہے اور خالق کے ساتھ مشغول ہونا بہت زیادہ اور بڑا حق ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم میرے کہنے کو سمجھو گے۔ تم پر لازم ہے کہ تم توحید کی دلیلوں کو سمجھو اور صدیقین و اولیاء کے کلمات پر توجہ کرو انہیں سنو۔ اُن کا کلام مثل وحی الٰہی کے ہے وہ اُسی سے بولتے ہیں۔ اللہ عزوجل اُن کو عوام کمینوں کے

وَيَأْمُرُهُ مِنْ وَرَاءِ مَأْمُوْرِ الْعَوَامِّ الطَّغَامِ أَنْتَ هَوَسٌ تُؤَلِّفُ كَلَامَكَ مِنَ الْكِتَابِ وَتَتَكَلَّمُ بِهِ إِنْ ضَاعَ كِتَابُكَ مَا تَصْنَعُ أَوْ وَقَعَ الْحَرِيْقُ فِيْ كُتُبِكَ أَوْ انْطَفَاءَ مِصْبَاحِكَ الَّذِيْ تَبْصُرُ بِهِ إِذَا انْكَسَرَتْ جَرَّتُكَ وَتَبَدَّدَ الْمَاءُ الَّذِيْ فِيْهَا أَيْنَ مِقْدَحَتُكَ وَحَرَاقُكَ وَكِبْرِيْتُكَ وَمُعِيْنُكَ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ وَأَخْلَصَ صَارَتِ الْمِقْدَحَةُ وَالْمُعِيْنُ فِيْ قَلْبِهِ نُوْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَضِيْئُ بِهِ وَهُوَ غَيْرُهُ تَنَحَّوْا.

يَا أَبْنَاءَ اللَّقْلَقَةِ يَا أَبْنَاءَ الصُّحُفِ الْمُؤَلَّفَةِ بِأَيْدِي النُّفُوْسِ وَالْأَهْوِيَةِ.

وَيْلَكُمْ تُنَازِعُوْنَ الْمَخْصُوْصَ تُخَاصِمُوْنَ وَتَهْلِكُوْنَ وَلَا تَبْلُغُوْنَ حَظَّكُمْ كَيْفَ تَتَغَيَّرُ السَّابِقَةُ وَالْعِلْمُ بِجُهْدِكُمْ كُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ مُسْلِمِيْنَ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ حَقِيْقَةُ الْإِسْلَامِ الْاِسْتِسْلَامُ اَلْقَوْمُ اِسْتَطْرَحُوْا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَكُوْا لِمَ وَكَيْفَ وَافْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ يَعْمَلُوْنَ أَنْوَاعَ الطَّاعَاتِ وَهُمْ وُقُوْفٌ عَلٰى قَدَمِ الْخَوْفِ وَلِهٰذَا وَصَلَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ

حکموں سے جدا و علیحدہ خاص حکم دیا کرتا ہے اُن کا کلام عوام جیسا نہیں ہوا کرتا تو تو سراپا ہوس ہے تو کتاب سے جمع کر کے وعظ کہتا ہے اگر تیری کتاب ضائع ہو گئی تو تو کیا کرے گا یا تیری کتابوں میں آگ لگ جائے یا تیرا وہ چراغ جس سے تو کتاب دیکھتا ہے بجھ جائے تو تو کیا کرے گا جب تیرا گھڑا ٹوٹ جائے اور اُس کا وہ پانی بہہ جائے جو کہ اُس میں تھا تو بتا تو کیا کرے گا تیری انگیٹھی اور کوئلے اور دیا سلائی اور چقمق کہاں ہے جس سے تو کام لے گا۔ جو کوئی سیکھتا ہے اور اُس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرتا ہے تو نور الٰہی اس کے قلب میں چقماق اور چقمق بن جاتا ہے جس سے وہ خود اور دوسرے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

اے شور و غل مچانے والو! اے نفسوں اور خواہشوں کے ہاتھوں سے جمع کی ہوئی کتابوں کے تابعدارو! دور ہٹو علیحدہ ہو جاؤ۔

تم پر افسوس ہے کہ تم خاص لوگوں سے جھگڑتے ہو۔ تم شکست کھاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے اور اپنی مراد کو نہ پہنچو گے تمہاری کوششوں سے تقدیر و علم ازلی کیسے پلٹ سکتا ہے تم مومن و مسلمان بنو۔ کیا تم نے ارشاد الٰہی نہیں سنا کہ جنتی وہ ہیں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اسلام کی حقیقت استسلام ہے جس کے معنی ہیں اپنے کو حوالہ کر دینے کے۔ اولیاء اللہ نے اللہ عزوجل کے روبرو اپنے سروں کو جھکا دیا ہے اور چوں و چرا اور کرو اور نہ کرو کو بھلا دیا ہے وہ طرح طرح کی طاعتیں کرتے ہیں اور اس کے روبرو خوف کے قدم پر ٹھہرے رہتے ہیں ہر وقت خوف طاری رہتا ہے اور اسی واسطے اللہ عزوجل نے ان کی

فَقَالَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
يَمْتَثِلُوْنَ اَوَامِرِيْ وَيَنْتَهُوْنَ عَنْ
مَنَاهِيْ وَيَصْبِرُوْنَ عَلٰى بَلَائِيْ وَيَشْكُرُوْنَ
عَلٰى عَطَائِيْ وَيُسَلِّمُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
وَاَوْلَادَهُمْ وَاَعْرَاضَهُمْ اِلٰى يَدِ سَابِقَتِيْ
وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفَةٌ مِّنِّيْ اَلْعَارِفُ
اِذَا زَهِدَ فِي الْاٰخِرَةِ يَقُوْلُ لَهَا تَنَحِّيْ عَنِّيْ
فَاِنِّيْ طَالِبُ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتِ وَ
الدُّنْيَا عِنْدِيْ وَاحِدٌ اَلدُّنْيَا كَانَتْ تَحْجُبُنِيْ
عَنْكِ وَاَنْتِ تَحْجُبُنِيْ عَنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ
لَا كَرَامَةَ لِكُلِّ مَنْ يَّحْجُبُنِيْ عَنْهُ اِسْمَعُوْا
هٰذَا الْكَلَامَ فَاِنَّهٗ لُبُّ عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
لُبُّ اِرَادَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَفِيْ خَلْقِهٖ وَهُوَ
حَالُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ
وَالصَّالِحِيْنَ۔

يَا عِبَادَ الدُّنْيَا وَيَا عِبَادَ الْاٰخِرَةِ اَنْتُمْ
حِيْطَانٌ جُهَّالٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِدُنْيَاهُ
وَاٰخِرَتِهٖ اَنْتُمْ حِيْطَانٌ اَنْتَ صَنَمُكَ الدُّنْيَا
وَاَنْتَ صَنَمُكَ الْاٰخِرَةُ وَاَنْتَ صَنَمُكَ الْخَلْقُ وَ
اَنْتَ صَنَمُكَ الشَّهَوَاتُ وَاللَّذَّاتُ وَاَنْتَ صَنَمُكَ
الْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ وَقَبُوْلُ الْخَلْقِ لَكَ كُلُّ مَا
سِوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَنَمٌ اَلْقَوْمُ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ يُوَكَّلَانِ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يُوَكَّلَانِ فِيْ دَارِ الطَّبِيْبِ يَاْخُذُ
مِنْهُمَا مَا يُرِيْدُ وَيُطْعِمُ الْمَرِيْضَ۔

تعریف فرمائی پس ارشاد کیا وہ کوئی کام کریں اُن کے دل
خوف زدہ رہتے ہیں میرے احکام کو بجالاتے رہتے ہیں۔
اور میرے ممنوعات سے باز رہتے ہیں اور میری بلا پر صبر
کرتے رہتے ہیں اور میری عطا پر شکر گزاری کرتے ہیں۔
اور اپنی جانوں اور مالوں اور اولادوں و آبروؤں کو تقدیر الٰہی
کے ہاتھوں میں حوالہ کرتے ہیں اور اُن کے دل مجھ سے خائف
و لرزاں رہتے ہیں۔ عارف باللہ جب آخرت سے زہد کرنے لگتا ہے۔
آخرت سے کہتا ہے تو مجھ سے دور ہو جا کیونکہ میں حق عزوجل کے
دروازہ کا طالب ہوں تو اور دنیا میرے نزدیک ایک ہی
ہے دنیا مجھے تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھے رب تعالیٰ
سے روکتی ہے۔ جو مجھے رب تعالیٰ سے روکے اُس میں
کوئی کرامت نہیں۔ تم اُس کلام کو سنو پس تحقیق یہ اللہ تعالیٰ کے
علم اور مخلوق سے اور اُن میں اُس کے ارادہ کا خلاصہ مغز
ہے اور یہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء و صالحین کا واقعی
حال ہے۔

اے دُنیا و آخرت کے بندو! تم دیواریں ہو۔
اللہ عزوجل اور اُس کی دنیا و آخرت سے ناواقف ہو۔
تیرا بت دنیا ہے اور تیرا بت آخرت ہے اور تیرا بت
مخلوق اور تیرا بت دُنیا کی شہوتیں اور لذتیں اور تعریف و
بُرائی اور قبولیت خلق ہے کہ وہ تجھے مقبول بنا لے ہر چیز اللہ
کے سوا بت ہے۔ اولیاء اللہ صرف ذات باری کا ارادہ
کرتے ہیں اُسی کے طالب ہیں۔ دنیا و آخرت کی نعمتیں
حق عزوجل کے دروازہ پر سپرد کر دی جاتی ہیں طبیب کے
ہی گھر میں دونوں جہان کی نعمتیں حوالہ کر دی جاتی ہیں۔ طبیب
اُن دونوں میں سے جو چاہتا ہے۔ لے لیتا ہے مریض کو کھلاتا

يَا مُنَافِقِيْنَ مَا عِنْدَكُمْ مِّنْ هٰذَا
خَبَرٌ اَلْمُنَافِقُ لَا يَقْدِرُ اَنْ يَّسْمَعَ حَرْفًا
مِنْ هٰذَا تَقُوْمُ الْقِيَامَةُ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ
لَا يَقْدِرُ عَلٰى سَمَاعِ الْحَقِّ كَلَامِيْ حَقٌّ وَاَنَا
عَلَى الْحَقِّ كَلَامِيْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنِّيْ
مِنَ الشَّرْعِ لَا مِنَ الْهَوَسِ وَلٰكِنَّ آفَةً
فَهْمِكَ السَّقِيْمِ
وَيْحَكَ تَعَلَّمْتَ وَمَا عَمِلْتَ
بِعِلْمِكَ فَكَيْفَ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ مَا
خَدَمْتَ الشُّيُوْخَ فِيْ حَالِ شَبَابِكَ كَيْفَ
تَخْدِمُ فِيْ حَالِ كِبَرِكَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ
اِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ يَكْشِفُ عَنْ
بَصَرِهٖ فَيَرٰى مَا لَهٗ فِي الْجَنَّةِ
يُشِيْرُ اِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَالْوِلْدَانُ
وَيَمِيْلُ اِلَيْهِ مِنْ طِيْبِ الْجَنَّةِ فَيَطِيْبُ
لَهُ الْمَوْتُ وَالسَّكَرَاتُ يَفْعَلُ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ بِهِمْ كَمَا فَعَلَ بِاٰسِيَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَّعْلَمُ بِذٰلِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ
وَهُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ الْمُفْرَدُوْنَ الْمُرَادُوْنَ
وَيْلَكَ يَا مُعْتَرِضًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
تَهْذِيْ هَذَيَانًا فَاِنَّهٗ عليه لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا
يَرُدُّهٗ رَادٌّ وَلَا يَصُدُّهٗ صَادٌّ

رہتا ہے۔
اے منافقو! تمہیں تو اس سے کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ منافق تو اس میں سے ایک حرف سننے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ اُس پر قیامت قائم ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ حق کے سننے پر قادر ہی نہیں ہے۔ میرا کلام حق ہے اور میں حق پر ہوں میرا کلام اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتا ہے نہ کہ خود میری طرف سے جانب شرع سے ہوتا ہے نہ کہ ہوا و ہوس سے اور لیکن آفت تیری فہم سقیم کی ہے۔
تجھ پر افسوس ہے تو نے علم سیکھا اور تو نے اُس پر عمل نہ کیا پس تیرا علم تجھے کیا نفع دے گا۔ تو نے حالت جوانی میں مشائخ کی خدمت نہ کی پس تو اپنے بڑھاپے کی حالت میں کیسے کیا خدمت کرے گا کوئی مسلمان نہیں ہے مگر اُس کے مرنے کے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے سے پردے کھل جاتے ہیں پس وہ اُن نعمتوں کو جو کہ اُس کے واسطے جنت میں ہیں ملاحظہ کرتا ہے اُس کی طرف حورعین اور غلمان اشارہ کرتے ہیں اور اُس کی طرف جنت کی خوشبو پہنچتی ہے پس اُس کو موت اور سکرات موت بھلی معلوم ہوتی ہے اللہ عزوجل اُن کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت آسیہ کے ساتھ کیا تھا۔ اور بعض مسلمانوں میں سے وہ ہیں جو اس کو قبل موت کے ہی جان لیتے ہیں اور وہ مقربین خاص اور یکتا و فرد اور مطلوب بندہ ہیں تجھ پر اے اللہ عزوجل پر اعتراض کرنے والے افسوس ہے۔ تو خالی ہذیان کی باتیں نہ بکا کر قضاء الٰہی کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کر سکتا ہے اور نہ کوئی روکنے والا اس کو روک سکتا ہے

عــــہ قضاء کی دو قسمیں ہیں ایک معلق جو کہ دعا وغیرہ سے رد ہو سکتی ہے جس کے متعلق حدیث میں وارد ہے لا یرد القضاء الا الدعا۔ دوسری قضاء مبرم جو کہ ہرگز رد نہیں ہو سکتی اور یہاں وہی مراد ہے۔ قادری غفرلہ

سَلِّمْ وَقَدِ اسْتَرَحْتَ هٰذَا اللَّيْلُ وَهٰذَا
النَّهَارُ لَا يُمْكِنُكَ رَدُّهُمَا إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ
يُقْبِلُ وَأَنْتَ كَارِهٌ أَوْ رَاضٍ وَالنَّهَارُ
كَذٰلِكَ كِلَاهُمَا يَجِيئَانِ عَلٰى رَغْمِكَ
هٰكَذَا مَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَّرَ
مَا لَكَ أَوْ عَلَيْكَ إِذَا جَاءَ لَيْلُ الْفَقْرِ
فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ الْغِنٰى إِذَا جَاءَ
لَيْلُ الْمَرَضِ فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ
الْعَافِيَةِ وَإِذَا جَاءَ لَيْلُ مَا تَكْرَهُ
فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ مَا تُحِبُّ اِسْتَقْبِلْ
لَيْلَ الْأَمْرَاضِ وَالْأَسْقَامِ وَالْفَقْرِ
وَكَسْرِ الْأَغْرَاضِ بِقَلْبٍ مُسْتَرِيْحٍ
لَا تَرُدُّ شَيْئًا مِّنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَدَرِهٖ فَتَهْلِكَ وَيَذْهَبَ
إِيْمَانُكَ وَيَتَكَدَّرَ قَلْبُكَ وَيَمُوْتَ سِرُّكَ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كُتُبِهٖ أَنَا اللّٰهُ
الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ
وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ نَعْمَائِيْ كَتَبْتُهٗ
عِنْدِيْ صِدِّيْقًا وَمَنْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِيْ
وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ نَعْمَائِيْ
فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْقَضَاءِ
وَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَمْ تَشْكُرِ النَّعْمَاءَ
فَلَا رَبَّ لَكَ اِلْتَمِسْ رَبًّا غَيْرَهٗ وَلَا رَبَّ
غَيْرُهٗ إِنْ أَرَدْتَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ
فَآمِنْ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حُلْوِهٖ

تو اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دے تو تو راحت پائے گا یہ رات اور دن ان دونوں کا رد کرنا تیرے امکان میں نہیں ہے جب رات آئے گی آ جائے گی خواہ تو ناخوش ہو یا خوش۔ اور ایسے ہی دن یہ دونوں تیری خلاف مرضی ضرور آئیں گے۔ ایسے ہی ہر وہ چیز تیرے نفع و نقصان کی جس کو اللہ عزوجل نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے ضرور آنے والی ہے جب محتاجی کی رات آئے پس تو اُسے تسلیم کر اور امیری کے دن کو رخصت کر دے جب مرض کی رات آئے پس تو اُسے تسلیم کر اور صحت و عافیت کے دن کو رخصت کر دے۔ اور جب وہ رات آئے جس کو تو ناپسند کرتا ہے پس تو اُسے تسلیم کر اور صحت پسندیدگی و خوشی کے دن کو رخصت کر دے۔ تو مرضوں اور بیماری اور محتاجی اور آبروریزی کی راتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا کر۔ قضا و قدر مقدرات الٰہی میں سے تو کسی چیز کو رد نہ کر پس تو ہلاک ہو جائے گا اور تیرا ایمان چلا جائے گا اور تیرا باطن مر جائے گا اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے میں وہ معبود ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو میری قضا کو تسلیم کرتا ہے اور میری بلا پر صبر کرتا ہے۔ اور میری نعمتوں پر شکر کرتا ہے میں اپنے پاس اُس کو صدیقوں میں لکھ لیتا ہوں اور جو کوئی میری قضا کو تسلیم نہیں کرتا ہے اور میری بلا پر صبر نہیں کرتا اور میری نعمتوں پر شکر نہیں کرتا پس وہ میرے سوا اور کوئی رب طلب کرے۔ جب کہ تو قضا پر راضی نہ ہوا اور بلا پر صبر نہ کرے اور تو خدا کی نعمتوں کا شکر نہ کرے پس تیرے لیے کوئی رب نہیں ہے تو خدا کے سوا دوسرا رب ڈھونڈ اور خدا کے سوا دوسرا رب ہے نہیں اگر تو خدا کو چاہتا ہے پس تو قضا پر راضی ہو جا اور تو تقدیر کی بھلائی اور برائی اور اس کی شرینی و

وَمُرِّهِ وَإِنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ بِالتَّحَذُّرِ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ بِالْجِدِّ وَالطَّلَبِ إِذَا تَحَقَّقَ لَكَ الْإِيْمَانُ فَتَنِ مْتَ إِلَى بَابِ الْوَلَايَةِ فَحِيْنَئِذٍ تَصِيْرُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحَقِّقِيْنَ بِعُبُوْدِيَّتِهٖ عَلَامَةُ الْوَلِيِّ أَنْ يَّكُوْنَ مُوَافِقًا لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِهٖ يَصِيْرُ كُلُّهٗ مُوَافَقَةً مِنْ غَيْرِ لِمَ وَكَيْفَ مَعَ أَدَاءِ الْأَدَاءِ وَالِانْتِهَاءِ عَنِ النَّوَاهِيْ لَا جَرَمَ تَدُوْمُ صُحْبَتُهٗ لَهٗ يَصِيْرُ فِيْ صُحْبَةِ قُرْبِهٖ لَا يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا وَلَا وَرَاءَ بَلْ أَمَامًا تَحْسَبُ يَصِيْرُ صَدْرًا بَلَا ظَهْرٍ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ صَفَاءً بِلَا كَدَرٍ خَيْرًا بِلَا شَرٍّ أَنْتَ رَجَاؤُكَ الْخَلْقُ وَخَوْفُكَ مِنْهُمْ وَهٰذَا شِرْكٌ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ حَمْدُكَ لِلْخَلْقِ عِنْدَ الْعَطَاءِ وَذَمُّكَ لَهُمْ عِنْدَ الْمَنْعِ وَهٰذَا شِرْكٌ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيْحَكَ مَا إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ مَا عِنْدَكَ خَبَرٌ مَا عِنْدَكَ تَوْحِيْدٌ جَمِيْعُ الْأَشْيَاءِ تُوْجَدُ وَتُؤْخَذُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهٖ تُؤْخَذُ مِنَ الرُّجُوْعِ إِلَى بَابِهٖ بَعْدَ قَطْعِ الطَّرِيْقِ إِلَيْهِ السَّبَبُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْمُسَبِّبُ فِي النِّهَايَةِ الْمُبْتَدِئُ يَطْلُبُ مِنَ السَّبَبِ كَالْفَرْخِ

کر لو۔ پس اور اس امر پر جو کہ تجھے پہنچا وہ تیرے بچاؤ پرخطا کرنے والا نہ تھا اور جس نے تجھ سے خطا کی تجھے نہ پہنچا وہ تیری کوشش وطلب سے پہنچنے والا نہ تھا ایمان لا جب تیرا ایمان متحقق ہو جائے گا تو تو ولایت کے دروازے پر پہنچ جائے گا پس اس وقت تو اللہ عزوجل کے اُن بندوں میں سے ہو جائے گا۔ جو کہ اُس کی عبودیت میں راسخ ہیں ولی کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے رب عزوجل کا اپنی تمام حالتوں میں موافقت کرنے والا ہو۔ اور بغیر چوں وچرا کے اوامر کے بجا لانے اور نواہی سے بچنے کے ساتھ سراپا موافقت ہو جائے ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے۔ اُس کے قرب کی صحبت میں وہ نہ دائیں ہٹے نہ بائیں اور نہ پیچھے بلکہ فقط آگے ہو۔ بغیر پیٹھ کا سینہ اور بغیر بعد کا قرب اور بغیر کدورت کی صفائی

اور بغیر شر کے خیر بن جائے۔ تیری امید گاہ مخلوق ہے اور تیرا خوف انہیں سے وابستہ ہے اور یہ تیرا رب عزوجل کے ساتھ شرک ہے وقت عطاء کے مخلوق کے لیے تیری تعریف ہوتی ہے اور وقت منع کے اُن کے لیے تیری بُرائی ہوتی ہے۔ اور یہ رب عزوجل کے ساتھ شرک ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔ مخلوق کے پاس اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے عطاء منع کا مالک دوسرا ہی ہے تجھے کچھ خبر نہیں نہ تیرے پاس توحید ہے تمام چیزیں اللہ عزوجل سے ہی پائی جاتی ہیں اور اسی سے مخلوق کے معاملات کے لیے لی جاتی ہیں۔ راستہ قطع کرنے کے بعد اُس کے دروازہ کی طرف رجوع کرنے سے وہ چیزیں حاصل کی جاتی ہیں۔ ابتداء میں سبب ہوتا ہے اور انتہا میں سبب پیدا کرنے والا مبتدی بذریعہ سبب ویسے ہی طلب کرتا ہے۔ جیسے کہ پرند

يَطْلُبُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ حَتّٰى يَرْزُقَانِهٖ فَاِذَا كَبُرَ
وَتَعَلَّمَ الطَّيَرَانَ اسْتَغْنٰى عَنْهُمَا عِنْدَ
قُوَّةِ جَنَاحِهٖ وَطَلَبَ الرِّزْقَ مُنْفَرِدًا
بِنَفْسِهٖ هَلْ اَكَلَ اَحَدُكُمْ قَطُّ لُقْمَةً مِّنْ
يَدِ تَوَكُّلِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
غَيْرِ حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَالْخَلْقِ وَ
الْاِتِّكَالِ عَلَيْهِمْ ۔

وَيْحَكُمْ تَدَّعُوْنَ مَا لَيْسَ فِيْكُمْ كَيْفَ
تَدَّعِى الْاِسْلَامَ وَالْاِيْقَانَ وَالتَّوْحِيْدَ
وَاَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَاَسْبَابِكَ كُنْ عَاقِلًا هٰذَا اَمْرٌ لَا
يَجِيْءُ بِالدَّعْوٰى ۔

وَيْحَكَ تَقْعُدُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ تَعِظُ
النَّاسَ ثُمَّ تَضْحَكُ وَتَحْكِىْ حِكَايَاتٍ
مُضْحِكَةً لَا جَرَمَ لَا تُفْلِحُ وَلَا يُفْلِحُوْنَ
اَلْوَاعِظُ مُعَلِّمٌ وَمُؤَدِّبٌ وَالسَّامِعُوْنَ
كَالصِّبْيَانِ وَالصَّبِيُّ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِالْخُشُوْنَةِ
وَلُزُوْمِ الْحَزْمِ وَالْعُبُوْسِ وَاٰحَادُ اَفْرَادٍ
مِّنْهُمْ يَتَعَلَّمُوْنَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ مَوْهِبَةً مِّنَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيْرٌ مِّمَّنْ يَدَّعِى الْاِسْلَامَ
بِظَاهِرِهٖ وَيَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْكُفَّارُ اِنْ هِىَ
اِلَّا حَيٰوتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ قَالُوْا هٰذَا وَكَثِيْرٌ
مِّنْكُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَيَسْتُرُوْنَهٗ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْعَالِهِمُ
الَّتِىْ قُصِدَتْ مِنْهُمْ فَمَا لَهُمْ عِنْدِىْ

کا بچہ اپنے ماں و باپ سے طلب کرتا ہے یہاں تک کہ وہ دونوں اُسے روزی دیتے رہتے ہیں پس جب وہ بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور اڑنا سیکھ لیتا ہے تو ماں و باپ دونوں سے اپنے بازو کی قوت کے وقت بے پروا ہو جاتا ہے اور تنہا خود رزق طلب کرنے لگتا ہے۔ آیا تم میں سے کسی نے ایک لقمہ کبھی اپنے رب پر توکل کے ہاتھ سے بغیر اپنی طاقت و قوت اور مخلوق پر بھروسہ کرنے کے کھایا ہے۔

تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی چیزوں کا دعوے کرتے ہو جو تم میں موجود نہیں ہیں۔ تو ایسی حالت میں کہ تیرا بھروسہ اپنی طاقت و قوت و اسباب پر ہے ایمان و ایقان و توحید کا کیسے دعوے کرتا ہے۔ تو عقلمند بن یہ امر محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔

تجھ پر افسوس ہے کہ تو اس مقام پر بیٹھ کر لوگوں سے وعظ کہتا ہے پھر اُن میں ہنستا ہے اور مضحکہ خیز حکایتیں بیان کرتا ہے ایسی صورت میں یقیناً نہ تو فلاح پائے گا اور نہ وہ لوگ فلاح پائیں گے۔ واعظ تو معلم اور ادب سکھانے والا ہے اور سننے والے مثل بچوں کے۔ اور بچہ بغیر سختی اور بغیر لزوم احتیاط اور ترشروی کے کچھ نہیں سیکھ سکتا ہے۔ ان میں سے بعض ہی افراد بغیر ان امور کے عطاء الٰہی سے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ مدعیان اسلام سے جو کہ ظاہرا اسلام کا دعوے کرتے ہیں بہت ایسے ہیں جن کا قول مثل کفار کے ہے۔ کہ ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کیا کرتا ہے ہم کو مگر زمانہ۔ کافروں نے یہ کہا اور تم میں سے اکثر ایسا ہی کہتے ہیں اور اُس کو چھپاتے ہیں اور اپنے فعلوں سے جو ان سے قصد کیے گئے ہیں اس کے قائل ہیں۔ پس میرے نزدیک

قَدَرُهُ وَلَا وَزْنُ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ يَكُونُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا تَمْيِيزَ عِنْدَهُمْ يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الضَّارِّ وَالنَّافِعِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قِصَّةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ مَنْ وُجِدَ عِنْدَهُ مَتَاعُ الْوِلَايَةِ وَالتَّوْحِيدِ وَالْإِيمَانِ إِذَا صَلَحَ الْقَلْبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَدَعُهُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ لَا يَدَعُهُ مَعَ الْبَيْعِ وَالشِّرٰى وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ بِالْأَسْبَابِ يُمَيِّزُهُ وَيُقِيمُهُ مِنْ سَقْطَتِهِ وَعَلٰى بَابِهِ يُقْعِدُهُ وَفِي حِجْرِ لُطْفِهِ يُنَوِّمُهُ۔

ان کی قدر و قیمت ایک مچھر کے پر کی برابر بھی نہیں ہے۔ ان کا حال حق عزوجل کے روبرو کھلے گا انہیں نہ عقل ہے اور نہ تمیز جس کے ذریعے ضرر رساں اور نفع رساں چیزوں کے درمیان جدائی کر سکیں۔ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد الٰہی، نقل قول یوسف علیہ السلام ہے پناہ بخدا کہ ہم اس کے سوا کسی اور کو پکڑیں جس کے پاس کہ اپنا اسباب پایا ہے ایسے ہی وہ شخص کہ جس کے پاس ولایت و توحید و ایمان کی پونجی پائی جائے گی مستحق قرب ہو گا جب قلب اللہ عزوجل کے لیے صالح ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو مخلوق اور اسباب کے ساتھ نہیں چھوڑتا ہے اور نہ اسباب کے ذریعہ سے خرید و فروخت اور لین دین کے ساتھ چھوڑتا ہے۔ اس کو دوسروں سے تمیز دے دیتا ہے اور اس کو اس کی پستی سے اٹھا کر اپنے دروازہ پر بٹھا لیتا ہے اور اپنے لطف کی گود میں اس کو سلا دیتا ہے۔

وَيْحَكَ قَمِيصُ إِسْلَامِكَ مُخَرَّقٌ وَثَوْبُ إِيمَانِكَ نَجِسٌ أَنْتَ عُرْيَانٌ قَلْبُكَ جَاهِلٌ سِرُّكَ مُظْلِمٌ صَدْرُكَ لَا بِالْإِسْلَامِ مُنْشَرِحٌ سِرُّكَ خَرَابٌ ظَاهِرُكَ مَعْمُورٌ صَحَائِفُكَ سُودٌ دُنْيَاكَ الَّتِي تَجْمَعُهَا وَتُحِبُّهَا مُوَلِّيَةٌ عَنْكَ وَآخِرَتُكَ مُقْبِلَةٌ إِلَيْكَ تَنَبَّهْ لِأَمْرِكَ وَمَا تَصِيرُ إِلَيْهِ عَنْ قَرِيبٍ رُبَّمَا كَانَ مَوْتُكَ الْيَوْمَ أَوْ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَمَانِيكَ مَا كَانَ مِنْكَ مِنَ الدُّنْيَا

تجھ پر افسوس ہے تیرے اسلام کا کرتہ پھٹا ہوا ہے اور تیرے ایمان کا کپڑا نجس ہے تو برہنہ ہے تیرا قلب جاہل ہے تیرا باطن مکدر ہے اور تیرا سینہ اسلام سے کشادہ کیا گیا نہیں ہے تیرا باطن خراب ہے اور تیرا ظاہر آباد ہے تیرے نامۂ اعمال سیاہ ہیں تیری وہ دنیا جس کو تو جمع کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے تجھ سے رخصت ہونے والی ہے اور تیری آخرت تیری طرف منہ کیے ہوئے آنے کو تیار ہے تو اپنے معاملہ اور اس کے بارے میں جس کی طرف تو منتقل ہونے والا ہے جلد ہوشیار ہو جا۔ ممکن ہے کہ تیری موت آج ہی یا اسی ساعت میں واقع ہو جائے۔ اور وہ تیرے اور تیری آرزوؤں کے درمیان میں حائل کر دی جائے۔ دنیا سے جن چیزوں کا آرزومند ہے

لَا تَجِدُهُ وَلَا تَلْحَقُهُ وَمَا قَدْ نَسِيْتَهُ مِنَ الْاٰخِرَةِ فَهُوَ يَلْحَقُكَ الْاِشْتِغَالُ بِغَيْرِ اللّٰهِ هَوَسٌ وَالْخَوْفُ مِنْ غَيْرِهٖ وَالرَّجَآءُ لَهُ هَوَسٌ اَحَدٌ لَا يَضُرُّنَا وَلَا يَنْفَعُنَا غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا اَلْحُكْمُ وَارِدٌ عَلَى السَّبَبِ اِذَا عَمِلْتَ بِالْحُكْمِ بِهٖ حَقَقْتَ الْعَمَلَ بِهٖ وَقَعَتِ الْاَسْبَابُ عَنْكَ كَمَا تَقَعُ الْاَوْرَاقُ مِنَ الشَّجَرِ يَظْهَرُ الْمُسَبِّبُ وَيَذْهَبُ الْاَسْبَابُ يَظْهَرُ اللُّبُّ وَيَذْهَبُ الْقِشْرُ اللُّبُّ هُوَ التَّعَلُّقُ بِالْمُسَبِّبِ هُوَ الْاَصْلُ هُوَ كَالثَّمَرَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ الْمُوَحِّدُ يَنْتَقِلُ فِي الْاَحْوَالِ يَنْتَقِلُ مِنَ التُّرْبَةِ اِلَى السَّاقِيَةِ وَمِنَ السَّاقِيَةِ اِلَى النَّهْرِ وَمِنَ النَّهْرِ اِلَى الْبَحْرِ يَنْتَقِلُ مِنَ الْفَرْعِ اِلَى الْاَصْلِ مِنَ الْوَلَدِ اِلَى الْوَالِدِ مِنَ الْعَبْدِ اِلَى الْمَعْبُوْدِ مِنَ الصَّنْعَةِ اِلَى الصَّانِعِ مِنَ الْعَاجِزِ اِلَى الْقَادِرِ مِنَ الْفَقْرِ اِلَى الْغِنٰى مِنَ الضَّعِيْفِ اِلَى الْقَوِيِّ مِنَ الْقَلِيْلِ اِلَى الْكَثِيْرِ لَا تَطَوَّلُوْا عَلَيَّ اَلْاَكْثَرُ مِنْكُمْ قُلُوْبُهُمْ فَارِغَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ مِّنْكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلْيُلْجِمْهَا بِلِجَامِ السُّكُوْتِ وَحُسْنِ الْاَدَبِ وَيُدَرِّعْهَا بِدِرْعِ التَّقْوٰى فَذٰلِكَ سَبَبُ طُمَانِيْنَتِهَا وَوُصُوْلِهَا اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ اَلْوُصُوْلُ وُصُوْلَانِ اِثْنَانِ خَاصٌّ وَّعَامٌّ اَلْعَامُّ اَلْوُصُوْلُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اُن کو تو نہ پاسکے گا اور نہ وہ تجھے ملیں گی۔ اور جس چیز کو تو آخرت سے بھولا ہوا ہے بس وہ تجھے ضرور ملے گی۔ تیرا غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہونا سراپا ہوس ہے۔ اور تیرا خوف اور امیدواری غیر اللہ سے سرتاپا ہوس ہے۔ سوا اللہ عزوجل کے نہ کوئی ہم کو ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ وہ خدا ایسا ہے جس نے کہ ہر شے کے لیے سبب پیدا کر دیا ہے۔ حکم سبب پر وارد ہوتا ہے۔ جب تو نے سبب کے ساتھ حکم پر عمل کیا تو تو عمل کی حقیقت پر پہنچ گیا سبب تجھ سے ویسے ہی گر جائیں گے جیسے کہ جھاڑ سے پتے گر جاتے ہیں۔ سبب پیدا کرنے والا ظاہر ہو جائے گا اور سبب چلے جائیں گے مغز ظاہر ہو جائے گا اور چھلکا چلا جائے گا۔ مغز وہ سبب پیدا کرنے والے کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے وہی اصل ہے وہی مثل درخت کے پھل کے ہے موحد اپنے حالات میں انتقال کرتا رہتا ہے شگیزہ سے نالے کی طرف اور نالے سے نہر کی طرف اور نہر سے دریا کی طرف انتقال کرتا ہے فرع سے اصل کی طرف ولد سے والد کی طرف بندہ سے معبود کی طرف کام سے کاری گر کی طرف عاجز سے قادر کی طرف محتاجی سے امیری کی طرف ضعیف سے قوی کی طرف قلیل سے کثیر کی طرف انتقال کرتا ہے۔ تم میرے اوپر زباں درازی نہ کرو۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے دل ایمان سے خالی ہیں۔ تم میں سے جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو پس وہ نفس کے منہ میں سکوت اور حسن ادب کی لگام دے دے اور وہ نفس کو تقوے کی زرہ پہنا دے پس یہ نفس کے اطمینان اور اس کے وصول اسے اللہ کا سبب بن جائے۔ وصول دو قسم کا ہے۔ ایک وصول خاص اور ایک وصول عام۔ وصول عام موت کے بعد اللہ کی طرف

بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْخَاصُّ وُصُوْلُ قُلُوْبِ اٰحَادٍ اَفْرَادٍ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ الْمَوْتِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالْمُخَالَفَاتِ وَيَخْرُجُوْنَ عَنِ الْخَلْقِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلَى الضَّرِّ وَالنَّفْعِ فَاِذَا دَامُوْا عَلٰى هٰذَا وَصَلُوْا اِلَيْهِ كَمَا يَصِلُ الْعَوَامُّ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ صَحَّ لَهٗ هٰذَا جَاءَهُ التَّمَكُّنُ وَالْبَسْطُ وَالْمُحَادَثَةُ وَالْمُؤَانَسَةُ حِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ هٰذَا الْوَاصِلُ اِئْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِنَ الْجُبِّ وَالسِّجْنِ وَصَبَرَ عَلٰى تِلْكَ الشَّدَائِدِ فَلَمَّا تَمَكَّنَ وَصَارَ الْكُلُّ تَحْتَ يَدِهٖ قَالَ لِاِخْوَتِهٖ اِئْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ لَمَّا جَاءَهُ الْغِنٰى وَالْمُلْكُ وَذَهَبَ الْقَبْضُ وَجَاءَ الْبَسْطُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ الْخَرَسَ فِى الْجُبِّ وَالسِّجْنِ فَلَمَّا خَرَجَ جَاءَتِ الْفَصَاحَةُ۔

پہنچتا ہے اور وصول خاص بعض افراد اہل اللہ کے قلوب کا قبل موت کے خدا کی طرف پہنچ جانا ہے۔ اور یہ لوگ ہیں۔ جو کہ اپنے نفسوں سے مخالفتوں کے ساتھ جہاد کیا کرتے ہیں اور ضرر و نفع کے متعلق مخلوق سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پس وہ جب اس پر مداومت کر لیتے ہیں تو وہ اللہ کی طرف ایسے پہنچ جاتے ہیں۔ جیسے کہ عوام اُس کی طرف بعد موت کے پہنچتے ہیں۔ جس کے لیے یہ حالت صحیح ہو جاتی ہے اُس کو تمکن و بسط قدرت و وسعت اور خدا سے ہم کلامی اور اُنس حاصل ہو جاتا ہے اُس وقت یہ واصل الی اللہ کہتا ہے تم سب اپنے اہل و عیال کو لے کر آؤ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں اور قید خانے سے نکلے اور اُن مصیبتوں پر جو انھیں جھیلنا پڑیں صبر کیا۔ پس جب وہ صاحب اقتدار ہو گئے اور تمام چیزیں اُن کے قبضہ میں آگئیں پس انھوں نے اپنے بھائیوں سے کہا تم اپنے سب اہل کو لے کر آؤ۔ جب یوسف علیہ السلام کو غنا و ملک حاصل ہوا اور مقام قبض جا کر مقام بسط حاصل ہو گیا اور اس سے پہلے کنوئیں اور قید خانہ میں گونگے تھے۔ پس جب اُن سے باہر نکلے تو گویائی حاصل ہو گئی۔

يَا قَوْمِ اُطْلُبُوا الْكُلَّ مِنْ خَالِقِ الْكُلِّ اُبْذُلُوْا كُلَّكُمْ فِىْ طَلَبِهٖ الْقَوْمُ بَذَلُوا الْاَرْوَاحَ فِىْ طَلَبِ قُرْبِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمُوْا بِالَّذِىْ يَطْلُبُوْنَ فَهَانَ عَلَيْهِمْ بَذْلُ الْاَرْوَاحِ مَنْ عَلِمَ مَا يَطْلُبُ هَانَ عَلَيْهِ مَا يَبْذُلُ يُحْكٰى اَنَّ رَجُلًا اِجْتَازَ عَلٰى حُجْرَةِ نَخَّاسٍ فَرَاٰى

اے قوم تم ہر چیز کو ہر چیز کے پیدا کرنے والے سے طلب کرو تم اپنے کل کو اُسی کی طلب میں خرچ کرو۔ اہل اللہ نے قرب الٰہی کی طلب میں اپنی روحوں کو خرچ کر دیا اور جو اُن کا مطلب تھا اُس کو انھوں نے معلوم کر لیا تو ان پر اپنی روحوں کا خرچ کرنا آسان ہو گیا۔ جس نے اپنے مطلوب کو معلوم کر لیا۔ اُس پر جو کچھ بھی خرچ ہو وہ اُس پر آسان ہو جاتا ہے۔

حکایت ہے کہ ایک شخص بردہ فروش کے حجرہ پر سے ہو کر گذرا پس اُس نے اُس حجرہ میں ایک خوبصورت لونڈی کو دیکھا پس

فِيهَا جَارِيَةٌ مُسْتَحْسِنَةٌ فَتَعَلَّقَتْ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَجَاوَزَ الْمَوْضِعَ وَكَانَ تَحْتَهُ فَرَسٌ يُسَوِّي مِائَةَ دِينَارٍ وَعَلَيْهِ أَثْوَابٌ جَمِيلَةٌ وَهُوَ مُقَلَّدٌ بِسَيْفٍ مُحَلًّى بِالذَّهَبِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوكٌ أَسْوَدُ يَحْمِلُ الْغَاشِيَةَ فَتَقَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهَا وَطَلَبَ مِنْهُ بَيْعَهَا فَقَالَ لَهُ لَا شَكَّ أَنَّكَ قَدْ أَحْبَبْتَ جَارِيَتِي وَالْمُحِبُّ يَبْذُلُ كُلَّ مَا يَمْلِكُ فِي طَلَبِ مَحْبُوبِهِ وَلَا أَبِيعُهَا إِلَّا بِجَمِيعِ مَا تَمْلِكُ يَدَاكَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ وَخَلَعَ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ وَاسْتَعَارَ قَمِيصًا مِنَ النَّخَّاسِ وَسَلَّمَ الْجَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مَعَ الْمَمْلُوكِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ الْجَارِيَةَ وَمَضٰى إِلٰى بَيْتِهِ حَافِيَةً مَكْشُوفَ الرَّأْسِ لَمَّا بَذَلَ الثَّمَنَ أَخَذَ الْمُثَمَّنَ عَرَفَ مَا طَلَبَ فَهَانَ عَلَيْهِ مَا بَذَلَ الصَّادِقُ فِي الْمَحَبَّةِ لَا يَبِيتُ مَعَ غَيْرِ مَحْبُوبِهِ إِذْ قَالَ الْوَاحِدُ مِنَ الْخَلْقِ قَدْ سَمِعْتُ بِخَبَرِ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ فَمَا ثَمَنُهَا قُلْنَا لَهُ

اُس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی پس اس جگہ سے آگے بڑھنے کی قدرت اس میں نہ رہی اور اس کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جس کی قیمت سو دینار تھی۔ اور بدن پر عمدہ عمدہ کپڑے تھے۔ اور گلے میں سونے کی جڑاؤ تلوار تھی۔ اور اس کے آگے ایک حبشی غلام غاشیہ بردار تھا۔ پس یہ شخص اس بردہ فروش کی طرف بڑھا اور اس سے اس لونڈی کی خریداری کی خواہش کی۔ اس نے یہ جواب دیا کہ اس میں یقیناً شک نہیں ہے کہ تو میری لونڈی کا عاشق ہو گیا ہے اور عاشق کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنی تمام ملکیت کی چیزوں کو اپنے محبوب کی طلب میں خرچ کر دیا کرتا ہے۔ اور میں اس کو بغیر اس کے کہ تو تمام مملوکہ چیزیں جن کا کہ تو اس وقت مالک ہے اس کی قیمت میں دیدے فروخت نہ کروں گا یہ سن کر وہ سوار اپنے گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور تمام وہ کپڑے جو پہنے ہوئے تھا اُتار دیئے اور اس بردہ فروش سے ایک قمیص عاریت لے کر پہن لی اور تمام موجودہ چیزیں معہ حبشی غلام غاشیہ بردار کے اُس بردہ فروش کے حوالہ کر دیں اور اُس کی لونڈی کو لیکر ننگے پاؤں اور برہنہ سر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب اُس عاشق نے قیمت کو خرچ کیا اور اس کے بدلے کی چیز لے لی اس نے اپنے مطلوب کو پہچان لیا پس اُس پر تمام خرچ آسان ہو گیا۔ جو کہ محبت کے دعوے میں سچا ہوتا ہے وہ بجز محبوب کے کسی کے پاس قرار ہی نہیں لیتا ہے جب مخلوق میں سے ایک نے یہ کہا کہ میں نے جنت کی اور جو کچھ کہ اس میں نعمتوں سے ہے مطابق ارشاد الٰہی وفیھا الآیہ اور جنت میں تمام وہ چیزیں موجود ہیں جس کی کہ نفس خواہش کریں گے اور آنکھیں لذیذ سمجھیں گی خبر سن لی ہے پس اس کی قیمت کیا ہے۔ ہم نے اُس کو جواب دیا کہ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ سَلِّمِ النَّفْسَ وَالْمَالَ وَقَدْ صَارَتْ لَكَ وَقَالَ اٰخَرُ اُرِيْدُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ فَقَدْ لَمَحَ قَلْبِيْ بَابَ الْقُرْبِ وَرَاَى الْمُحِبِّيْنَ دَاخِلِيْنَ فِيْهِ وَخَارِجِيْنَ مِنْهُ وَعَلَيْهِمْ خِلَعُ الْمَلِكِ فَمَا ثَمَنُ الدُّخُوْلِ اِلَيْهِ قُلْنَا لَهٗ اُبْذُلْ كُلَّكَ وَاتْرُكْ شَهَوَاتِكَ وَلَذَّاتِكَ وَافْنِ فِيْهِ عَنْكَ وَدَعِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهَا وَاتْرُكْهَا وَدَعِ النَّفْسَ وَالْهَوٰى وَالطَّبْعَ وَدَعِ الشَّهَوَاتِ الدُّنْيَوِيَّةَ وَالْاُخْرَوِيَّةَ وَدَعِ الْكُلَّ وَاتْرُكْهُمْ وَرَاءَ قَلْبِكَ ثُمَّ ادْخُلْ فَاِنَّكَ تَرٰى مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مَنْ تَمَّ لَهٗ هٰذَا وَثَبَتَتْ اَقْدَامُ قَلْبِهٖ فِيْهِ كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ تَكُوْنَانِ لَهٗ نِعْمَةً مُجَرَّدَةً بِلَا نِقْمَةٍ تَصِيْرَانِ نُزُلًا لَهٗ وَاُجْرَتُهُ الْقُرْبُ فِي الدُّنْيَا بِقَلْبِهٖ وَالنَّظَرُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِعَيْنِهٖ

يَا غُلَامُ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ قُلِ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ.

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے ان اللہ اشتری الایۃ تحقیق اللہ نے ایمانداروں سے اُن کی جانوں اور مالوں کو جنت کے وعدے پر خرید لیا ہے۔ تو اپنے جان و مال کو خدا کی سپرد کردے جنت تیری ہو جائے گی۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اُن لوگوں میں سے ہو جاؤں جو کہ ذات الٰہی کے چاہنے والے ہیں میرے قلب نے باب قرب کو ملاحظہ کر لیا ہے اور میں عاشقوں کو اُس میں آتے جاتے ایسی حالت میں کہ وہ بادشاہی خلعت پہنے ہوئے ہیں دیکھ رہا ہوں۔ پس اُس دروازہ کی طرف داخل ہونے کی کیا قیمت ہے۔ ہم نے اُسے جواب دیا تو اپنے کل کو اُس کے راستہ میں صرف کردے اور اپنی خواہشوں اور لذتوں کو چھوڑ دے اور خودی سے علیحدہ ہو کر تو اُس میں فنا ہو جا جنّت اور ما فیہا اور نفس و خواہش و طبیعت اور شہوات دُنیا و آخرت کو چھوڑ دے اور سب کو چھوڑ کر قلب کے پیچھے ڈال دے پھر تو اُس جگہ داخل ہو جا وہاں پر تحقیق تو وہ چیزیں دیکھے گا جو کہ نہ آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کانوں نے سنی اور نہ کسی انسان کے قلب پر خطرہ بن کر گزری ہیں جس کو کامل طور پر یہ مرتبہ مل جاتا ہے اور اُس کے قلب کے قدم وہاں جم جاتے ہیں دُنیا و آخرت دونوں اُس کے لیے بلا رنج و مشقت کے خالص نعمت بن جاتے ہیں یہ دونوں اُس کی مہمانی کا سامان ہو جاتے ہیں اور اُس کی اُجرت دنیا میں قلب کے ساتھ قرب الٰہی ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن آنکھ سے دیدارِ الٰہی اجرت ہے۔

اے غلام تو اللہ اللہ کہہ بعدہٗ سب کو چھوڑ دے یہ کہہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت دے گا۔

يَا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْهَا طَالِبًا لِلْآخِرَةِ فَقُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۚ وَأَنْتَ يَا مُرِيْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الرَّاغِبُ فِيْهِ الزَّاهِدُ فِيْمَا سِوَاهُ إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ طَالِبًا لِمَوْلَاهُ فَقُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ إِشْتَغِلْ بِهِدَايَتِهِ مِنْ دِعَارِ الطَّرِيْقِ يَا مَنْ أَرَادَ السُّلُوْكَ فِي هٰذَيْنِ الطَّرِيْقَيْنِ إِسْتَدِلَّ بِمَنْ قَدْ سَلَكَهُمَا وَعَرَفَ الْمَوَاضِعَ الْمَخُوْفَةَ مِنْهُمَا وَهُمُ الْمَشَايِخُ الْعُمَّالُ بِالْعَمَلِ بِالْعِلْمِ الْمُخْلِصِيْنَ فِي أَعْمَالِهِمْ.

اے دنیا میں زہد کرنے والے جب تیرا قلب دنیا سے آخرت کا طالب بن کر باہر نکلے پس کہو جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے ہدایت بھی دے گا اور وہی منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔ اور تو اے حق کے ارادہ کرنے والے طالب مولا اس میں رغبت کرنے والے ماسوائے اللہ سے زاہد جب کہ تیرا قلب طلب مولا میں جنت کے دروازہ سے باہر نکلے پس کہو جس نے مجھے پیدا کیا ہے پس وہی مجھے منزل مقصود پر پہنچائے گا تو اس کی ہدایت کے ساتھ راستہ کی تنگی سے منہ پھیرے چل کھڑا ہوا ہے وہ کہ جس نے ان دونوں راستہ کے چلنے کا ارادہ کیا ہے تو ان لوگوں سے رہنمائی طلب کر جو کہ ان دونوں راستوں پر چل چکے ہیں اور ان کی خوف ناک جگہوں کو پہچان چکے ہیں اور وہ وہ مشائخ ہیں جو کہ علم کی وجہ سے عمل کرنے والے اور اپنے عملوں میں اخلاص والے ہیں۔

يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الدَّلِيْلِ إِتَّبِعْهُ أُتْرُكْ رَحْلَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَسِرْ مَعَهُ تَارَةً عَنْ يَمِيْنِهِ وَتَارَةً عَنْ شِمَالِهِ وَتَارَةً وَرَاءَهُ وَتَارَةً أَمَامَهُ لَا تَخْرُجْ عَنْ رَأْيِهِ وَلَا تُخَالِفْ قَوْلَهُ فَإِنَّكَ تَصِلُ إِلَى مَقْصُوْدِكَ وَلَا تَضِلُّ عَنْ جَادَّتِكَ وَحِّدْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ كُفِيْتَ الْمَهَامَّ وَزَالَتْ عَنْكَ الْكُرُوْبُ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تُرِكَ فِي الْمَنْجَنِيْقِ حَتّٰى يُرْمٰى فِي النَّارِ قَطَعَ الْوَسَائِطَ عَنْهُ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى غَيْرِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا جَرَمَ قَالَ لِلنَّارِ

اے غلام تو رہنما کا غلام بن جا اسی کی تابعداری کر۔ تو اپنی سواری اس کے آگے چھوڑ دے اور اس کے ساتھ چلا چل کبھی اس رہنما کے دائیں جانب سے اور کبھی بائیں جانب سے اور کبھی پیچھے سے اور کبھی اس کے آگے سے تو اس کی رائے سے باہر نہ ہو اور اس کے قول کی مخالفت نہ کر پس تو اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گا اور اپنے راستہ سے نہ بھٹکے گا۔ تو خدا کی توحید پر قائم رہ تیری تمام مشکلات سے کفایت کی جائے گی اور تجھ سے تمام مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کہ وہ گوپھن میں آگ میں ڈالنے کے لیے رکھے گئے اپنے تمام واسطوں کو قطع کر دیا اور رب عزوجل کے سوا کسی غیر کی طرف توجہ نہ کی۔ اس لیے آگ سے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اے آگ تو

كُوْنِي بَرْدًا سَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيْمَ يَا نَارُ إِنْعَزِلِي تَغَيَّرِي وَتَبَدَّلِي كُفِّي حَرَّكِ وَشَرَّكِ كُفِّي سِنَانَكِ وَسَيْفَكِ وَحَرَّكِ وَغَضَبَكِ إِنْبَرِدِي إِنْجَمِدِي كُوْنِي بَرْدًا وَقَرًّا بِلَا أَذِيَّةٍ كُلُّ هٰذَا بِبَرَكَةِ التَّوْحِيْدِ وَالْإِخْلَاصِ فِيْهِ اَلْعَبْدُ إِذَا وَحَّدَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْلَصَ لَهُ تَارَةً يَكُوْنُ لَهُ فَيَدْخُلُ فِي تَكْوِيْنِهِ تَارَةً تُسَلَّمُ إِلَيْهِ التَّكْوِيْنُ وَيَكُوْنُ هُوَ لِنَفْسِهِ هٰذَا لِلْخَوَاصِّ مِنْ خَلْقِهِ كُلُّ مَنْ دَخَلَ إِلَى الْجَنَّةِ يَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ الشَّأْنُ فِي تَكْوِيْنِ الْيَوْمَ لَا غَدًا مَا زَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَدَمِ التَّوَكُّلِ فِي حَالِ صِغَرِهِ وَكِبَرِهِ كَانَ فِي أَذَايَا الْخَلْقِ مِنَ الْجِيْرَانِ وَغَيْرِهِمْ وَكَثْرَةِ الْعِيَالِ مِنَ الْفَقْرِ وَضِيْقِ الْمَعِيْشَةِ وَغَلَاءِ السِّعْرِ وَرَدِّ الْإِخْوَانِ أَبْوَابَهُمْ فِي وَجْهِهِ سَتَذْكُرُوْنَ قَوْلِي وَتَنْدَمُوْنَ إِسْمَعُوْا مِنِّي فَإِنِّي نَائِبٌ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَنْ أَرْسَلَهُ .

إِلٰهِي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي هٰذِهِ النِّيَابَةِ أَعِنِّي عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي أَنَا فِيْهِ قَدْ أَخَذْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْقَفْتَنِي فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ أُقَاسِي خَلْقَكَ فَأَسْأَلُكَ

ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو۔ اے آگ تو جدا ہو کنارا کر لے متغیر ہو جا اور بدل جا۔ اپنی گرمی اور شر کو روک لے۔ تو اپنے بھالے اور تلوار اور حرارت و غضب کو روک لے۔ سمٹ جا اور سکڑ جا بغیر ایذاء کے ٹھنڈ بطور برف بن جا۔ کل یہ باتیں آپ میں بابرکت توحید واخلاص ہوئیں تھیں۔ بندہ جب خدا کا موحد بن جاتا ہے اور اس کے لیے سراپا اخلاص ہو جاتا ہے تو کبھی خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ وہ خود اس میں تصرف فرماتا ہے کبھی بندہ کو تصرف سپرد کر دیا جاتا ہے اور بندہ بعطاء الٰہی بذاتہ خود متصرف ہو جاتا ہے یہ مخلوق میں سے خاص بندگان الٰہی کا حال ہے ہر وہ شخص جو کہ جنت میں داخل ہوگا جب کسی شے سے کہے گا ہو جا۔ پس وہ شے موجود ہو جائے گا۔ مگر مرتبہ کمال یہ ہے۔ کہ یہ مرتبہ آج بحال جائے نہ کہ کل۔ ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ صغر وکبر میں قدم توکل پر قائم رہے۔ پڑوسیوں وغیرہ اور اولاد کی کثرت سے مخلوق کی تکلیفوں اور محتاجی اور تنگ عیشی اور گرانی نرخ اور بھائی بندوں کی آپ کے آنے کے وقت اپنے دروازوں کو بند کر لینے کی ایذائیں سہتے رہے۔ قریب ہے کہ تم میرے قول کو یاد کرو گے اور نادم ہو گے۔ تم میرا کہنا سنو کیونکہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بھیجنے والے کا نائب ہوں۔

اے خدا میں اس نیابت میں یعنی اس امر میں کہ جس میں میں مشغول ہوں تجھ سے عفو و عافیت طلب کرتا ہوں۔ تو نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو اپنی طرف بلا لیا۔ اور تو نے آن کی نیابت میں مجھے اول صف میں کھڑا کر دیا ہے میں تیری مخلوق کی ایذائیں برداشت کرتا ہوں اس لیے میں تجھ سے

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ اِكْفِنِيْ شَرَّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ اٰمِيْن۔

يَا زُهَّادُ وَيَا عُبَّادُ اَخْلِصُوْا وَاِلَّا فَلَا تَتْعَبُوْا وَقَدْ طَابَ لَكُمُ الصَّوْمُ وَالصَّلٰوةُ وَالتَّخَشُّنُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ مِنْ غَيْرِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَّاِخْلَاصٍ بَلْ مَعَ حُضُوْرِ النَّفْسِ وَدُخُوْلِ الْهَوٰى۔

وَيْحَكُمْ لِلْقَوْمِ اَعْمَالٌ مِّنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ قُلُوْبِهِمْ يَدُوْرُوْنَ مَعَ الْقَدَرِ فِيْ صُحْبَةِ الْحُكْمِ وَحِفْظِ حُدُوْدِهٖ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ مَعَ الْخَالِقِ وَالْخَلْقِ يُعْطُوْنَ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَكُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ يُعْطُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ حَقَّهٗ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ حَقَّهَا وَعِلْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ حَقَّهٗ يُعْطُوْنَ الْاَهْلَ وَالنَّفْسَ حَقَّهَا وَالْقَلْبَ حَقَّهٗ وَالْخَلْقَ حُقُوْقَهُمْ هُمْ فِيْ تَفْوِيْضٍ وَتَمْكِيْنٍ وَحَبْسٍ وَاِطْلَاقٍ وَاَخْذٍ وَّعَطَآءٍ يُقِيْمُوْنَ الْحُدُوْدَ عَلَى الْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ وَالنُّفُوْسِ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى الْخَلْقِ هٰذَا شَيْءٌ مِّنْ وَّرَآءِ مَامُوْرِكُمْ وَمَعْلُوْمِكُمْ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا وَعَظَ اَخَاهُ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ يَقُوْلُ سَتَذْكُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اَلْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ

عفو وعافیت کا طالب ہوں تو تمام انسانوں اور جن اور تمام مخلوقات کی برائیوں سے مجھے کفایت کر اور محفوظ رکھ آمین۔

اے زاہدو! اور اے عابدو! تم اخلاص اختیار کرو ورنہ تم اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو تمہیں روزہ اور نماز اور موٹا جھوٹا کھانا پینا بغیر نیت صالحہ و اخلاص کے اچھا معلوم ہونے لگا ہے بلکہ حضور نفس اور خواہشات نفسانیہ کے داخل ہونے کے ساتھ ہیں۔

تم پر افسوس ہے اللہ والوں کے عمل بحیثیت قلبی سے کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کے احکام کی معیت اور ظاہر و باطن اور سر و علانیہ میں حدود شرعیہ کی حفاظت کے ساتھ خالق و مخلوق کے ساتھ ہمیشہ گھومتے رہتے ہیں وہ ہر صاحب فضل کو اُس کا فضل اور حق دار کو اُس کا حق دیتے رہتے ہیں۔ وہ کتاب اللہ کو اُس کا حق اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُس کا حق اور اُس علم الٰہی جل مجدہ کو جو اُن کے قلوب کے اندر ہے اُس کا حق ادا کرتے رہتے ہیں۔ وہ اہل و عیال اور نفس کو اُن کا حق اور قلب کو اُس کا حق اور مخلوق کو اُن کے حقوق دیتے رہتے ہیں وہ لوگ شان تسلیم اور شان تمکین اور قید و رہائی اور لینے اور دینے میں مشغول رہتے ہیں وہ قلوب و اسرار اور نفسوں پر حدیں قائم کرتے رہتے۔ اُن کا احتساب خلق پر جاری رہتا ہے یہ امر ایسے ہیں جو کہ تمہارے ماموارت و معلومات سے پرے ہیں۔ مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اُس کو قبول نہیں کرتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ عنقریب تو میرے قول و نصیحت کو یاد کرے گا اور میں اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں۔ مومن عارف توحید و معرفت

يُجَاهِدُ نُفُوسَ الْخَلْقِ بِسَيْفِ التَّوْحِيْدِ وَالْمَعْرِفَةِ وَمَنْ حَصَلَ فِي أَسْرِهٖ مِنْهُمْ حَبَلَهٗ إِلٰى بَابِ مَلِكِهٖ هُوَ بَصِيْرٌ بِعِبَادِهٖ أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ الْعِبَادَةُ أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهٖ وَقَلْبُهٗ يَنْتَظِرُ الْمُؤَذِّنَ هُوَ دَاعِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ دَخَلَ عَلٰى قَلْبِهٖ سُرُوْرٌ وَيَطِيْرُ إِلَى الْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ يَفْرَحُ بِمَجِيْءِ السَّائِلِ إِلَيْهِ إِذَا كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ يُعْطِيْهِ لِأَنَّهٗ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّائِلُ هَدِيَّةُ اللّٰهِ إِلٰى عَبْدِهٖ كَيْفَ لَا يَفْرَحُ وَقَدْ نَفَذَ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ لِيَسْتَقْرِضَ مِنْهُ عَلٰى يَدِ الْفَقِيْرِ هٰذَا دَأْبُ الْمُؤْمِنِ الْعَابِدِ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَإِنَّهٗ يَحْفَظُ حُدُوْدَ الشَّرْعِ وَيَحْفَظُ قَلْبَهٗ مِنْ دُخُوْلِ غَيْرِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ يَحْذَرُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى قَلْبِهٖ يَتَنَظَّرُ فِيْهِ خَوْفَ غَيْرِهٖ رَجَاءَ غَيْرِهٖ وَالْاِتِّكَالَ عَلٰى غَيْرِهٖ يَحْفَظُ قَلْبَهٗ مِنَ التَّدَنُّسِ بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ يَكْرَهُ لِقَاءَ الْخَلْقِ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُمْ لِأَنَّهُمْ مَرْضٰى وَهُوَ طَبِيْبُهُمْ

کی تلوار سے خلق کے نفسوں سے جہاد کرتا رہتا ہے اور جو اُن میں سے اُس کی قید میں آجاتا ہے تو وہ اُس کو شاہی دروازہ پر لے جاتا ہے خدا ہی اپنے بندوں کی حالت پر خبردار و بینا ہے۔ سب چیزوں میں سے زیادہ محبوب بندۂ مومن کو عبادت الٰہی ہوتی ہے سب چیزوں میں سے زیادہ محبوب اُس کی طرف نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔ پس وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے قلب کے انتظار سے مؤذن کا انتظار کرتا رہتا ہے جو کہ حق عزوجل کی طرف پکارنے والا ہے جب وہ اذان سن لیتا ہے تو اُس کے قلب میں سرور داخل ہو جاتا ہے۔ اور قلب جامع مسجد اور دیگر مسجدوں کی طرف اُڑنے لگتا ہے وہ سائل کے آنے سے خوش ہو جاتا ہے۔ جب اُس کے پاس کچھ موجود ہوتا ہے وہ سائل کو دے دیتا ہے کیونکہ اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول سنا ہے کہ سائل اللہ تعالیٰ کا اُس کے بندہ کی طرف ہدیہ ہے وہ بندہ خوش کیسے نہ ہو حالانکہ اُس سائل کو اُس کے رب عزوجل نے اس کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ فقیر کے ہاتھ سے قرض حاصل کرے۔ یہ عابد ایمان والے کا طریقہ ہے اور لیکن جو عارف ہوتا ہے پس وہ تو حدود شرع کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے قلب کی غیر اللہ کے اُس میں داخل ہونے سے حفاظت کرتا ہے وہ اس سے ڈرتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے قلب کی طرف توجہ کرے اور اُس میں وہ غیر اللہ سے خوف وامید اور اپنے غیر پر بھروسہ کرنا موجود پائے وہ اپنے قلب کی مخلوق و اسباب کے ساتھ متعلق ہو کر میلا کچیلا کرنے سے حفاظت کرتا رہتا ہے مخلوق کی ملاقات کو مکروہ سمجھتا ہے حالانکہ اُس کو بغیر اُس کے چارہ نہیں ہے کیونکہ مخلوق مریض ہے اور یہ اُن کا طبیب

يَكْرَهُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْحَيٰوةَ فِي الْاُخْرٰى مِنْ عِزَّةِ قُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِىْ هُوَ كُلُّ اُمْنِيَتِهٖ وَاخْتِيَارِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰثَرْتُمْ اٰخِرَتَكُمْ عَلٰى دُنْيَاكُمْ وَاٰثَرْتُمْ عِبَادَتِيْ عَلٰى شَهَوَاتِكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لَكُمْ هٰذَا قَوْلُهٗ لِهٰؤُلَآءِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ لِلْمُحِبِّيْنَ لَهٗ اَنْتُمْ اٰثَرْتُمُوْنِيْ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ دُنْيَايَ وَاُخْرَايَ عَزَلْتُمُوا الْخَلْقَ عَنْ قُلُوْبِكُمْ وَنَحَّيْتُمُوْهُمْ مِنْ اَسْرَارِكُمْ فَهٰذَا وَجْهِيْ لَكُمْ وَقُرْبِيْ لَكُمْ وَاُنْسِيْ لَكُمْ اَنْتُمْ عِبَادِيْ حَقًّا مِّنَ الْاَوْلِيَآءِ مَنْ يَّاْكُلُ فِيْ يَوْمِهٖ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا وَيَرٰى جَمِيْعَ مَا فِيْهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّغْنِيْ عَنِ الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَيَعْزِلُ عَنِ الْخَلْقِ وَيَحْجِبُ عَنْهُمْ وَيُعَمِّرُ مِنَ الْاَرْضِ بِلَا مَوْتٍ كَاِلْيَاسَ وَالْخِضْرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَدٌ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَرَوْنَ النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُمُ الْاَوْلِيَآءُ فِيْهِمْ كَثْرَةٌ وَالْاَعْيَانُ مِنْهُمْ فِيْهِمْ قِلَّةٌ اٰحَادٌ اَفْرَادٌ مُّفْرَدِيْنَ وَالْكُلُّ يَاْتُوْنَهُمْ يَتَقَرَّبُوْنَ اِلَيْهِمْ هُمُ الَّذِيْنَ تُنْبِتُ بِهِمُ الْاَرْضُ وَتُمْطِرُ بِهِمُ

ف۔ اولیاء اللہ کی برکتوں کا تذکرہ

یہ دُنیا و آخرت کی زندگی کو قرب الٰہی کی عزت کے مقابلہ میں جو کہ اس کی تمام و کامل آرزو اور مراد ہے ناپسند کرتا رہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے ایماندار بندوں سے فرمائے گا کہ تم نے اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر اور میری عبادت کو اپنی شہوتوں پر مقدم رکھا اور اختیار کیا قسم ہے میرے عزت و جلال کی کہ نہیں پیدا کیا میں نے جنت کو مگر تمہارے واسطے ہی۔ یہ قول الٰہی مومنین کے لیے ہوگا۔ اور لیکن اپنے محب لوگوں کے واسطے یہ ارشاد ہوگا کہ تم نے مجھ کو میری تمام مخلوق دنیا و آخرت پر مقدم رکھا اور مجھی کو سب پر اختیار کیا تمام مخلوق کو اپنے قلوب سے علیحدہ کر دیا اور اُن کو اپنے باطن سے دور کر دیا۔ پس یہ میرا دیدار اور میرا قرب اور میرا اُنس تمہارے لیے ہے اور تم ہی میرے سچے بندے ہو۔ اولیاء اللہ میں سے بعض وہ ہیں جو آج ہی دنیا میں جنت کا کھانا کھاتے اور اُس کا پانی پی رہے ہیں اور تمام وہ چیزیں جو جنت میں ہیں وہ اُن کو دیکھ رہے ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو کہ کھانے پینے سے بے پروا ہیں۔ اور مخلوق سے علیحدہ اور حجاب میں ہیں۔ اور زمین کو بغیر موت کے آباد کر رہے ہیں جیسے کہ حضرت الیاس و خضر علیہما السلام۔ اللہ عزوجل کی بہت مخلوق ایسی ہے۔ جو کہ زمین میں مخفی ہے وہ تمام آدمیوں کو دیکھتی ہے اور وہ آدمی اُن کو نہیں دیکھتے۔ ولی اُن میں بہت ہیں اور مخصوص و خواص اُن میں بہت کم۔ اکادکا ہی ہیں جو تنہائی میں رہنے والے ہیں۔ اور سب لوگ اُن کے پاس آتے ہیں اُن کی طرف نزدیکی ڈھونڈھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی برکت سے زمین سبزہ اُگاتی ہے اور

السَّمَاءُ وَيَدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ الْمَلَائِكَةُ طَعَامُهَا وَشَرَابُهَا ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَآحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ يَصِيرُ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ مَا لَكُمْ وَلِسَمَاعِ هٰذَا الْأَكْثَرُ مِنْكُمْ قُرَّةُ عَيْنِ إِبْلِيسَ وَعَبِيدُهُ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لَهُ۔

آسمان مینہ برساتا ہے اور مخلوق سے بلا دفع ہوتی ہے۔ فرشتوں کا کھانا اور پینا حق عزوجل کا ذکر اور سُبحان اللہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنا ہے۔ اور اولیاء کرام میں سے بعض افراد ہی ایسے ہیں جن کا کھانا پینا ایسا ہوتا ہے۔ تمہیں اس کلام کے سننے سے کیا فائدہ تم میں سے اکثر تو شیطان کی آنکھ کی ٹھنڈک اور اس کے غلام ہیں نہ تمہاری عزت ہے اور نہ اُس کی۔

يَا دَبِيرِيُّ اُتْرُكُوا خِدْمَتَهُ فَارِقُوهُ ادْخُلُوا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ قُلُوبِكُمْ وَسَلُوهُ أَنْ يَدُلَّكُمْ عَلَى مَا يُرْضِيهِ عَنْكُمْ سَلُوهُ أَنْ يَسْتَخْدِمَكُمْ سَلُوهُ أَنْ يَدُلَّكُمْ عَلَى كَنْزٍ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا عَلَى مَعِينٍ لَا يَنْضِبُ أَبَدًا فَإِذَا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ذٰلِكَ فَسَلُوهُ أَنْ يُبَغِّضَ إِلَيْكُمُ الْأُخْرَى فَإِذَا رَزَقَكُمْ ذٰلِكَ سَلُوهُ أَنْ يُبَغِّضَ إِلَيْكُمُ الدُّنْيَا وَيُحَبِّبَ إِلَيْكُمُ الْأُخْرَى وَيَرْزُقَكُمُ الْعَمَلَ لَهُ وَالْحُبَّ لَهُ وَهَجْرَ مَا سِوَاهُ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ الشَّيْبِ لَوْ كُنْتَ عَبْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ أُمُورُكَ كُلُّهَا مُفَوَّضَةً إِلَيْهِ وَحَوَائِجُكَ كُلُّهَا مُنَزَّلَةً بِهِ لِمَ تَقُولُونَ شَيْئًا وَفِعْلُكُمْ يُكَذِّبُ قَوْلَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ يَقُولُ۔

اے دَبیری والو! تم دبیر کی خدمت کو چھوڑ دو، تم اُس سے جدا ہو جاؤ۔ تم اپنے دل کے قدموں سے حق عزوجل کے روبرو آجاؤ اور تم اُس سے یہ سوال کرو کہ وہ تمہیں اُس چیز کی جس سے کہ وہ تم سے راضی ہو ہدایت کرے۔ تم اُس سے اس کے طالب بنو کہ وہ تمہیں اپنا خادم بنائے ایسے خزانہ پر تمہیں راہ بتا دے کہ جو کبھی ختم نہ ہو۔ ایسے چشمہ پر پہنچا دے جو کہ کبھی خشک نہ ہو پس جب تم کو دربار الٰہی سے یہ عطا ہو جائے پس تم اُس سے یہ سوال کرو کہ وہ تمہاری طرف آخرت کو مبغوض کر دے پھر جب یہ حاصل ہو جائے تو یہ سوال کرو کہ وہ دُنیا کو تمہارا مبغوض و متنفر بنائے اور تم کو آخرت کی محبت دے اور تمہیں اپنے عمل کی توفیق دے اور اپنی محبت عطا کرے اور اپنے ماسوا کو چھڑا دے۔ تو تو خلق و سبب کا بندہ بنا ہوا ہے اگر تو حق عزوجل کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام امور اُسی کی طرف سپرد کیے گئے ہوتے اور تیری تمام حاجتیں اُسی کی طرف اُتاری جاتیں۔ تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو کہ جس کی تمہارے فعل تکذیب کرتے ہیں۔ کیا تم نے اپنے رب عزوجل کا قول نہیں سنا کہ وہ کیا فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ مَلَائِكَتُكُمْ تَتَعَجَّبُ مِنْ وَقَاحَتِكُمْ

اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کہ تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ تمہارے فرشتے تمہاری بے حیائی سے تعجب کرتے

تَتَعَجَّبُ مِنْ كَثْرَةِ كِذْبِكُمْ فِيْ أَحْوَالِكُمْ تَتَعَجَّبُ مِنْ كِذْبِكُمْ فِيْ تَوْحِيْدِكُمْ كُلُّ حَدِيْثِكُمْ فِي الْغَلَاءِ وَالرُّخْصِ وَأَحْوَالِ السَّلَاطِيْنِ وَالْأَغْنِيَاءِ أَكَلَ فُلَانٌ لَبِسَ فُلَانٌ تَزَوَّجَ فُلَانٌ اِسْتَغْنٰى فُلَانٌ اِفْتَقَرَ فُلَانٌ كُلُّ هٰذَا هَوَسٌ وَّمَقْتٌ وَعُقُوْبَةٌ تُوْبُوْا وَاتْرُكُوْا ذُنُوْبَكُمْ وَارْجِعُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ دُوْنَ غَيْرِهٖ اُذْكُرُوْهُ وَانْسَوْا غَيْرَهٗ الثَّبَاتُ عَلٰى كَلَامِيْ عَلَامَةُ الْإِيْمَانِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ عَلَامَةُ النِّفَاقِ۔

ہیں تمام حالات میں تمہارے جھوٹ کی کثرت سے توحید کے بارے میں تمہارے جھوٹ سے وہ تعجب کرتے ہیں تمہاری ساری باتیں گرانی وارزانی اور بادشاہوں اور امیروں کے حالات کے متعلق ہوتی ہیں۔ فلاں نے کھایا۔ فلاں نے پہنا۔ فلاں نے نکاح کیا۔ فلاں امیر ہو گیا۔ فلاں فقیر ہو گیا۔ یہ تمام باتیں سرتا پا ہوس اور عذاب و پھٹکار ہیں تم توبہ کرو اور اپنے گناہوں کو چھوڑ دو اور اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو نہ کہ اس کے غیر کی طرف۔ تم اُسی کو یاد کرو اور اُس کے غیر کو بھلا دو۔ میرے کلام پر ثابت قدم رہنا ایمان کی علامت ہے۔ اور اُس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے۔

يَا مَنْ يَطْعَنُ فِيَّ تَعَالَ حَتّٰى نَحُكَّ حَالَتِيْ وَحَالَتَكَ عَلَى الشَّرْعِ فَمَنْ خَرَجَتْ حَالَتُهٗ شَبَهًا وَّفِضَّةً اِسْتَحَقَّ أَنْ يُّطْعَنَ فِيْهِ وَأَنْ يُّهْجَرَ وَيَمُوْتَ بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اُبْرُزْ وَلَا تَخْتَبِئْ وَلَا تَهْرُبْ كَالْمُخَانِيْثِ ذٰلِكَ لَا شَيْءٌ وَّهَوَسٌ وَتَوَانٍ۔

اے میرے بارے میں طعنہ کرنے والے آگے آتا کہ ہم اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پر کسیں پس جس کی حالت شیشے اور چاندی کی سی نکلے وہ اس بات کا مستحق ہو گا کہ اُس کے بارے میں طعنہ کیا جائے اور اُس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ مر جائے بسم اللہ آ نکل چھپ مت اور نہ تو مخنثوں کی طرح سے بھاگ یہ محض لاشئے اور بوالہوسی اور کاہلی ہے۔

وَيْلَكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَتَبَيَّنُ خَبَرُكَ

تجھ پر افسوس ہے عنقریب تجھے تیری خبر پڑ جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْنَا وَلَا تَفْضَحْنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

اے اللہ تو ہم پر توبہ ڈال دے اور ہمیں دنیا و آخرت میں رُسوا نہ کرنا۔

يَا غُلَامُ أَمْرُكَ مَبْنِيٌّ عَلٰى غَيْرِ أَسَاسٍ فَلَا جَرَمَ يَقَعُ حِيْطَانُكَ أَسَاسُكَ الْبِدَعُ وَالضَّلَالَاتُ وَبِنَاؤُكَ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ يَثْبُتُ لَكَ بِنَاءٌ ذٰلِكَ هَوًى وَطَبْعٌ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنْكِحُ وَتَجْمَعُ بِالْهَوٰى وَالطَّبْعِ لَيْسَ لَكُمْ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ

اے غلام تیرے کام کی تعمیر بنیاد پر نہیں ہے پس یقیناً تیری دیواریں گر جائیں گی۔ تیری بنیاد بدعتیں اور گمراہیاں ہیں اور تیری عمارت ریاء و نفاق ہے پس یہ عمارت کیسے ثابت رہ سکے گی۔ یہ تو محض خواہش و طبیعت ہے۔ تو کھاتا ہے۔ اور پیتا ہے۔ اور نکاح کرتا ہے اور خواہش و طبیعت سے ہی مال جمع کرتا ہے ان میں سے کسی ایک کام میں تیری نیت صالح

اَلْمُؤْمِنُ فِیْ کُلِّ اَحْوَالِہٖ لَہٗ نِیَّۃٌ حَسَنَۃٌ
فِیْ کُلِّ اَعْمَالٍ لَا یَاْکُلُ وَلَا یَشْرَبُ وَلَا
یَلْبَسُ وَلَا یَنْکِحُ اِلَّا بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
وَھٰکَذَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِی الدُّنْیَا
بِاَمْرِہٖ بِوَاسِطَۃِ شَرْعِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ
بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ یَرٰی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ
سُرْعَۃَ فَنَائِھَا فَیَزْھَدُ فِیْھَا وَیَذْکُرُ
مَجِیْئَ اَقْسَامِہٖ وَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ بِشَھَادَۃِ
الشَّرْعِ وَقَلْبِہٖ فَیَقُوْلُ مَالِیْ حَاجَۃٌ
فِیْ ھٰذِہٖ مَا اُرِیْدُہٗ وَیَھْرُبُ قَلْبُہٗ
یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَیُلْزَمُ فَیُجْبَرُ عَلٰی تَنَاوُلِھَا
ھٰذَا حَالُہٗ فِی الدُّنْیَا وَاَمَّا فِی الْاٰخِرَۃِ فَلَا
یَفْتَحُ عَیْنَہٗ فِیْ وَجْہِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی
یَلْقٰی رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا تَنَاوَلُ
شَیْئًا مِّنْھَا لَا یَتَنَاوَلُہٗ اِلَّا بِاَمْرٍ جَزْمٍ
وَتَقَدُّمٍ وَاِشَارَۃٍ فَیَقْبَلُ الْاَمْرُ قَضَاءً
لِحَقِّ الْجَنَّۃِ یَقْضِیْ حَقَّ الْحُوْرِ وَالْوِلْدَانِ
وَتِلْکَ الشَّھَوَاتِ یُوَافِقُ فِیْ ذٰلِکَ
الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ وَ
الشُّھَدَاءَ وَقْتًا دُوْنَ وَقْتٍ وَاِلَّا
فَمُعْظَمُ اَوْقَاتِہٖ عِنْدَ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ
اِذَا اتَّقَیْتَ رَبَّکَ عَزَّوَجَلَّ جَاءَ لَکَ
مِنْہُ الْفَرَحُ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِکَ اَمَا
سَمِعْتَ کَیْفَ قَالَ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ
لَہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

نہیں ہے مسلمان کے لیے تمام حالات و اعمال میں نیک نیتی ہوا
کرتی ہے وہ بغیر حکم الٰہی کے نہ کھاتا ہے اور نہ پہنتا ہے اور
نہ نکاح کرتا ہے اُس کا دنیا و آخرت دونوں میں یہی معاملہ ہے
دنیا میں اُس کو خدا کا حکم بواسطہ شرع کے ہوتا ہے اور آخرت
میں حکم الٰہی بغیر واسطہ کے ہوگا۔ وہ اس دنیا اور اس کی بسرعت
فنا ہو جانے کو دیکھتا رہتا ہے پس دنیا میں بے رغبتی کرتا
ہے اور اپنے تقدیری مقسوم کو یاد کرتا رہتا ہے اور یہ تحقیق
وہ اُس کو شرع اور قلب کی شہادت سے حاصل کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ نہ میں اس کا خواہشمند
ہوں اور اُس کا قلب دائیں بائیں بھاگتا ہے پس اُس کے لیے
اُس کا لینا لازم کر دیا جاتا ہے اور وہ اس لینے پر مجبور کر دیا
جاتا ہے۔ یہ تو حال اُس کا دنیا میں ہے اور لیکن آخرت میں پس
وہ جب تک اپنے رب عزوجل سے ملاقات نہ کرے گا۔
جنّت کی طرف آنکھ کھول کر بھی نہ دیکھے گا پس جب اس کو جنت
میں کچھ ملے گا وہ اس کو بغیر امر یقینی اور آگے بڑھ جانے اور
اشارہ کے لے گا ہی نہیں۔ اُس کا ان چیزوں کو قبول کرنا واسطے
ادائیگی حق جنت کے ہوگا۔ وہ حور و غلماں اور ان خواہشات
کا حق ادا کرتا رہے گا۔ ان معاملات میں وہ انبیاء و مرسلین
علیہم السلام اور شہدا و صالحین کی وقتاً فوقتاً موافقت کرے گا۔
ورنہ اکثر اوقات تو اُس کے رب عزوجل کے قرب و حضوری
میں ہی گزریں گے۔ جب تو اپنے رب عزوجل سے ڈرے
گا تجھے اُس کی طرف سے تیری تمام حالتوں میں مسرت حاصل ہو
گی کیا تو نے اُس کا ارشاد نہیں سُنا کہ کیا فرمایا ہے اور جو کوئی اللہ
سے ڈرتا ہے وہ اُس کے لیے راستہ کشادگی کا نکال دیتا
ہے اور جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے وہ اُس کو

هٰذِهِ الْاٰيَةُ غَلَّقَتْ بَابَ الْاِتِّكَالِ عَلَى الْاَسْبَابِ غَلَّقَتْ بَابَ الْاَغْنِيَاءِ وَالْمُلُوْكِ وَفَتَحَتْ بَابَ التَّوَكُّلِ مَنْ يَتَّقِيْهِ يُجَازِيْهِ بِاَنْ يَجْعَلَ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ اَىُّ شَيْءٍ اَعْمَلُ بِكُمْ اَقُوْلُ لَكُمْ لَقَدْ اَسْمَعْتَ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا وَّلٰكِنْ لَّا حَيٰوةَ لِمَنْ تُنَادِىْ قَلْبُكَ فَارِغٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَالْاِيْقَانِ لَا مَعْرِفَةَ لَكَ وَلَا عِلْمَ لَكَ فَاَنْتَ هَوَسٌ وَالْكَلَامُ مَعَكَ ضَائِعٌ۔

رزق پہنچاتا ہے۔ اس آیۂ کریمہ نے سببوں پر بھروسہ کرنے کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ امیروں اور بادشاہوں کا دروازہ بند کر دیا ہے اور توکل کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اُس کو یہ بدلہ دے گا کہ ہر کام میں اُس کے لیے راستہ اور وسعت عطا فرمائے گا جس میں کہ اور لوگوں کو تنگی آتی ہے میں تم سے کیا معاملہ کروں۔ تم سے کیا کہوں۔ شعر۔ اگر تو کسی زندہ شخص کو پکارتا تو اُسے سنا بھی دیتا لیکن تو تو ایسے شخص کو پکار رہا ہے جس میں زندگی ہی نہیں ہے تیرا دل ایمان اسلام اور ایقان سب سے خالی ہے۔ تجھ میں نہ معرفت ہے اور نہ علم پس تو سراپا ہوس ہے اور تجھ سے بات چیت کرنا بیکار ہے۔

يَا مُنَافِقِيْنَ قَدْ قَنَعْتُمْ بِالْكَلَامِ فِى التَّوَكُّلِ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَقُلُوْبُكُمْ مُّشْرِكَةٌ بِالْخَلْقِ قَلْبِىْ مِلْاٰءٌ غَيْظًا عَلَيْكُمْ غَيْرَةً لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ سَكَتُّمْ وَتَرَكْتُمُ الْمُزَاحَمَةَ وَاِلَّا اُحْرِقَتْ دُوْرُكُمْ عَلَيْكُمْ۔

اے منافقو! تم نے زبان سے توکل پر قناعت کر رکھی ہے۔ حالانکہ تمہارے قلب خلق کو شریک خدا بنانے والے ہیں۔ میرا قلب غیرت الٰہی کی وجہ سے تم پر غصہ میں بھرا ہوا ہے۔ اگر تم نے سکوت کیا اور مزاحمت کو چھوڑ دیا بہتر ہے ورنہ تمہارے گھروں میں آگ لگا دی جائے گی۔

يَا حَائِلُ بَيْنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَالْعَذْبِ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ التَّسَخُّطِ عَلَيْكَ وَالْمُنَازَعَةِ لَكَ فِىْ اَقْدَارِكَ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ بِبَرْزَخٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ اٰمِيْنَ۔

اے وہ ذات جو کہ کھاری اور میٹھے پانی کے درمیان میں حائل ہے تو ہمارے اور اپنے اوپر غصہ کرنے اور مقدرات کے متعلق جھگڑا کرنے کے درمیان میں حائل ہو جا اپنی رحمت سے ہمارے اور اپنے گناہوں کے درمیان میں تو برزخ و آڑ بن جا آمین۔

يَا غُلَامُ اِذَا كُنْتَ مُتَّقِيًا لِّرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ذَاكِرًا لَّهٗ مُوَحِّدًا لَّهٗ مُشِيْرًا اِلَيْهِ قَبْلَ بَلَائِكَ فَاِذَا وَقَعْتَ فِىْ نَارِ الْبَلَاءِ قَالَ

اے غلام جب تو بلا کے نازل ہونے سے پہلے اپنے رب عزوجل سے ڈرنے والا اس کا یاد کرنے والا اس کو یکتا سمجھنے والا اس کی طرف اشارہ کرنے والا ہو جائے گا۔ پس تو جب بلا کی آگ میں گرنے لگے گا رب تعالیٰ اُس سے

لَهَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِنَا كَذَا وَاِنْ كُنَّا
لَا نَسْتَحِقُّ عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ لَا تُحَاقِقْنَا
وَلَا تُوَارِنَا وَلَا تُوَافِقْنَا اٰمِيْنَ اَلْاَدَبُ
فِيْ حَقِّ الْعَارِفِ فَرِيْضَةٌ كَالتَّوْبَةِ فِيْ
حَقِّ الْعَاصِيْ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ مُتَاَدِّبًا
وَهُوَ اَقْرَبُ الْخَلْقِ اِلَى الْخَالِقِ مَنْ
عَاشَرَ الْمُلُوْكَ بِالْجَهْلِ كَانَ جَهْلُهٗ مُقَرِّبًا
لَهٗ اِلٰى قَتْلِهٖ وَكُلُّ مَنْ لَيْسَ لَهٗ اَدَبٌ
فَهُوَ مَمْقُوْتُ الْخَالِقِ وَالْخَلْقِ كُلُّ
وَقْتٍ لَيْسَ فِيْهِ اَدَبٌ فَهُوَ مَقْتٌ لَا
بُدَّ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَحْسِنُوا الْاَدَبَ اَقْبِلُوْا عَلٰى اٰخِرَتِكُمْ
وَاَعْرِضُوْا عَنْ دُنْيَاكُمْ وَلَا تُقْبِلُوْا عَلَيْهَا
كَاِقْبَالِ الْكُفَّارِ لِاَنَّهُمْ يُقْبِلُوْنَ عَلَيْهَا
وَيُحِبُّوْنَهَا لِقِلَّةِ خَيْرِهِمْ بِهَا الْعَبْدُ
يَتُوْبُ مِنْ مَّعَاصِيْهِ وَزَلَّاتِهٖ وَخَطَايَاهُ
وَيَشْتَغِلُ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَصَلٰوةِ اللَّيْلِ
وَيَاْكُلُ مِنْ كَسْبِهٖ حَلَالَ الشَّرْعِ
ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ مُتَزَهِّدًا مُتَوَرِّعًا
فَيَقِلُّ كَسْبُهٗ خَوْفًا مِّنَ الْوُقُوْعِ
فِي الْحَرَامِ ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ
مُتَزَهِّدًا ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ
زَاهِدًا ثُمَّ يَتَرَقّٰى فَيَصِيْرُ

فرما دے گا کہ اے آگ تو سلامتی کے ساتھ میرے اس بندہ پر ٹھنڈی ہو جا۔

اے اللہ تو ہمارے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں ہیں اپنے کرم سے ہمارے ساتھ ایسا معاملہ کر۔ ہماری جانچ پڑتال نہ کر ہمیں اپنی نظر رحمت سے اوجھل نہ کر اور ہمارے عملوں کے موافق جزا اور نہ دینا مغفرت فرما دینا آمین۔ عارف باللہ کے حق میں ادب ویسا ہی فرض ہے جیسے کہ توبہ گناہ گار کے حق میں۔ عارف ادب کرنے والا کیسے نہ ہوگا حالانکہ وہ مخلوق میں سے خالق کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔ جو جہالت کے ساتھ بادشاہوں سے میل جول کرے گا اس کی جہالت اس کو قتل کی طرف نزدیک کرنے والی ہوگی۔ اور ہر وہ شخص جس کو ادب نہ ہوگا پس وہ خالق و مخلوق دونوں کا مبغوض رہے گا۔ ہر وقت کہ جس میں ادب نہ ہو پس وہ باعث بیزاری و عذاب ہے اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب اختیار کرو۔ تم اپنی آخرت کی طرف توجہ کرو اور دنیا سے اعراض کرو۔ اور تم اس پر مثل کافروں کے متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ وہ کافر اس کے اوپر متوجہ ہوتے ہیں اور بوجہ اپنی کم خبری کے اس کو دوست رکھتے ہیں۔ بندہ اپنے گناہوں اور لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا ہے اور دن کے روزہ اور رات کی نماز میں مشغول رہتا ہے اور اپنی کمائی سے شرع کی حلال چیزوں کو کھاتا ہے پھر وہ ترقی کرتا ہے پس وہ زاہد و پرہیز گار بن جاتا ہے۔ اس کی کمائی اس خیال سے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائے کم ہو جاتی ہے۔ بعدہٗ وہ ترقی کرتا ہے پس دنیا سے نفرت کرنے والا ہو جاتا ہے۔ بعدہٗ ترقی کرتا ہے پس زاہد بن جاتا ہے بعدہٗ ترقی کرکے،

عَارِفًا مُسْتَقِرَّ الْقَلْبِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُجَالِسُهُ وَيُحَادِثُهُ يَفْرُغُ قَلْبُهُ مِنَ الْخَلْقِ يَسْتَغْنِيْ عَنْهُمْ وَيَفْتَقِرُ إِلَيْهِ يُجَالِسُهُ وَيُحَادِثُهُ أَرْوَاحُ أَنْبِيَائِهِ يَصِيْرُ مُسْتَأْنِسًا بِهٖ قَرِيْبًا مِنْهُ وَهٰذَا بَعْدَ كَمْ وَكَمْ.

عارف باللہ ہو جاتا ہے اُس کا قلب اللہ عزوجل کی طرف محتاج ہو جاتا ہے۔ پس اُس کی حضوری میں بیٹھتا ہے اور اُسی سے بات چیت کرتا رہتا ہے اُس کا قلب خلق سے خالی ہو جاتا ہے اور اُن سے مستغنی اور خدا کی طرف محتاج ہوتا ہے۔ وہ اُس کو انبیاء کرام علیہم السلام کی روحوں کے ساتھ بٹھا دیتا ہے اور ہم کلام بنا دیتا ہے۔ یہ ذات الٰہی سے مانوس اور اُس سے قریب ہو جاتا ہے اور یہ مرتبہ کتنی اور کتنی مدت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔

وَيْحَكَ مَا تَعْرِفُ الْأَحْوَالَ فَبِمَ تَتَكَلَّمُ فِيْهَا مَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَلِمَ تَدْعُوْا إِلَيْهِ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ إِلَّا هٰذَا الْغَنِيَّ هٰذَا السُّلْطَانَ مَا لَكَ رَسُوْلٌ وَلَا مُرْسِلٌ مَا تَأْكُلُ بِالْوَرَعِ إِنَّمَا بِالْحَرَامِ أَكْلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ حَرَامٌ أَنْتَ مُنَافِقٌ دَجَّالٌ وَأَنَا بَغَّاضٌ دَكَّاكُ الْمُنَافِقِيْنَ مُخَرِّقٌ لِعُقُوْلِهِمْ مَعَاوِلِيْ تُخَرِّبُ بَيْتَ هٰذَا الْمُنَافِقِ وَتُذْهِبُ إِيْمَانَهُ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ الْمُنَافِقُ مَا مَعَهُ سِلَاحٌ يُقَاتِلُ بِهٖ لَيْسَ لَهُ حِصَانٌ يَرْكَبُ وَيَكِرُّ عَلَيْهِ وَيَفِرُّ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَبِّبِ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ عِنْدَ مَجِيْءِ الْآفَاتِ يَتَبَيَّنُ أَثَرُ الْإِيْمَانِ وَعَمَلُ الْإِيْقَانِ وَقُوَّةُ التَّوْحِيْدِ وَالتَّوَكُّلُ وَالثِّقَةُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيْمَانُ هُوَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الدَّعْوٰى

تجھ پر افسوس تو حالتوں کو پہچانتا ہی نہیں ہے پس تو اُن میں کیوں گفتگو کرتا ہے۔ تو حق عزوجل کو پہچانتا ہی نہیں ہے پس تو اُس کی طرف دوسروں کو کیسے بلاتا ہے تو تو اس دولت مند اور اس دینوی بادشاہ کے سوا کسی کو پہچانتا ہی نہیں ہے۔ نہ تیرے لیے کوئی رسول ہے اور نہ خدا جو کہ اُنکو بھیجنے والا ہے تو پرہیزگاری کے ساتھ نہیں کھاتا ہے تیرا کھانا تو محض حرام سے ہے۔ دین کے بدلے دنیا کا کھانا حرام ہے تو منافق و دجال ہے اور میں اُن کا دشمن منافقوں کا مٹانے والا اُن کی عقلوں کو پھاڑ ڈالنے والا میرے کدالیں اس منافق کے گھر کو ویران کرتے ہیں اور جس ایمان کے وہ مدعی ہیں اُن کو لے جاتے ہیں۔ منافق کے ساتھ ہتھیار ہی نہیں جس کے ساتھ وہ مقابلہ کرے لڑے اُس کے گھوڑے ہی نہیں ہیں جس پر وہ سوار ہو اور حملہ کرے۔ اور کر و فر دکھائے مخلوق و خالق اور ظاہر و باطن اور سبب اور سبب پیدا کرنے والے اور حکم و علم کے درمیان ہیں آفتوں کے نازل ہونے کے وقت ایمان کا اثر اور ایقان کا عمل اور توحید کی قوت اور اللہ عزوجل پر توکل و بھروسہ ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ایمان ہی دعوے پر گواہ و دلیل ہے۔

الْمُؤْمِنُوْنَ يَخَافُوْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِهِمْ وَيَرْجُوْنَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ يُنْزِلُوْنَ حَوَآئِجَهُمْ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى بَابِهٖ دُوْنَ بَابِ غَيْرِهٖ وَاَنَا اَرَاهُ كَيْفَ مَا تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا تَرَكَهَا وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَةَ رَاٰهَا مَخْلُوْقَةً مُكَوَّنَةً بَعْدَ اَنْ لَمْ تَكُنْ فَتَرَكَهَا وَلَحِقَ بِخَالِقِهَا فَيَصْغُرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ فِيْ عَيْنَيْ قَلْبِهٖ وَيَعْظُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عَيْنَيْ سِرِّهٖ فَيَطْلُبُهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ يَصِيْرُ الْخَلْقُ كَالذَّرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرَاهُمْ كَالصِّبْيَانِ يَلْعَبُوْنَ اِذَا لَعِبُوْا بِالتُّرَابِ يَرَى الْمُلُوْكَ الْمُتَوَلِّيْنَ مَعْزُوْلِيْنَ وَالْاَغْنِيَآءَ مَعْزُوْرِيْنَ يَرَى الْمُشْتَغِلِيْنَ بِغَيْرِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَحْجُوْبِيْنَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ تَلْعَبُوْنَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَامِ الصَّالِحِيْنَ تَلْعَبُوْنَ بِذٰلِكَ بِجَهْلِكُمْ لَوِ اتَّبَعْتُمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ لَرَاَيْتُمْ عَجَبًا مَا زَالُوْا يَصْبِرُوْنَ مَعَهٗ عَلٰى مَا يُرِيْدُ حَتّٰى اَعْطَاهُمْ مَا يُرِيْدُوْنَ اَلْفَقْرُ وَالْبَلَآءُ مَعَ عَدَمِ الصَّبْرِ عُقُوْبَةٌ وَمَعَ وُجُوْدِهٖ كَرَامَةٌ يَتَنَعَّمُ الْمُؤْمِنُ فِيْ بَلَائِهٖ بِقُرْبِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَ

مسلمان اپنے قلوب سے اللہ عزوجل سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُسی سے امیدداری کرتے ہیں نہ کہ اُس کے غیر سے وہ اپنی حاجتیں اُسی کے روبرو پیش کیا کرتے ہیں نہ کہ اُس کے غیر کے پاس وہ اسی کے دروازہ کی طرف لوٹتے ہیں نہ کہ غیر اللہ کے دروازہ کی طرف۔ میں اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ تم اپنے رب عزوجل کو کیسے نہیں پہچانتے ہو جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ دنیا کو چھوڑ دیتا ہے اور آخرت کو پہچان لیتا ہے اُس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ بھی مخلوق ہے اُس کے بعد کہ وہ نہ تھی پیدا ہوئی ہے پس وہ آخرت کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور وہ اُس کے پیدا کرنے والے سے مل جاتا ہے۔ پس دنیا و آخرت اُس کی قلب کی، آنکھوں میں ذلیل ہو جاتی ہے اور حق عزوجل اُس کے باطن کی آنکھوں میں عظیم ہو جاتا ہے پس وہ اسی کا طالب بن جاتا ہے غیر اللہ سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ اُس کے روبرو مخلوق مثل چیونٹیوں کے ہو جاتی ہے وہ اُن کو مثل اُن بچوں کے کھیلتا ہوا جو کہ مٹی سے کھیل کھیلا کرتے ہیں دیکھتا ہے۔ اُس کو بادشاہ و والی معزول اور امیر مغرور نظر آتے ہیں۔ جو کہ غیر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں اُن کو وہ محجوب و محروم دیکھتا ہے۔ تحقیق میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم کتاب الٰہی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل کرتے رہتے ہو۔ تمہارا یہ کھیل تمہاری جہالت کی وجہ سے ہے۔ اگر تم کتاب و سنت کی پیروی کرتے تو البتہ تم عجیب عجیب برکتیں دیکھتے۔ اولیاء اللہ ارادہ الٰہی کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اپنے مقصود پر پہنچ جاتے ہیں صابر بنے رہتے ہیں۔ محتاجی و مصیبت صبر نہ ہونے کی صورت میں ایک عذاب ہے اور صبر کی معیت میں کرامت و بزرگی۔ مسلمان بلاء کی حالت میں قرب الٰہی اور

وَمُنَاجَاتِهٖ لَهٗ وَلَا يُحِبُّ الْبَرَاحَ مِنْ مَّكَانِهٖ مَا اَكْسَدَ سُوْقَ كَلَامِىْ لِاَنَّهٗ لَا يُنْفِقُ عَلَى النُّفُوْسِ وَالْاَهْوِيَةِ هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ قَدْ قَامَ سُوْقُ النِّفَاقِ وَاَنَا مُجْتَهِدٌ فِىْ اِقَامَةِ الدِّيْنِ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُوْنَ لَهٗ هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ قَدْ صَارَ مَعْبُوْدُهُمُ الدِّيْنَارَ وَالدِّرْهَمَ قَدْ صَارُوْا كَقَوْمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ عِجْلُ هٰذَا الزَّمَانِ اَلدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ۔

وَيْحَكَ كَيْفَ تَطْلُبُ الْجَاهَ وَالْمَالَ مِنَ الْمَلِكِ وَتَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِىْ مُهِمَّاتِكَ وَهُوَ عَنْ قَرِيْبٍ اِمَّا مَعْزُوْلٌ اَوْ مَيِّتٌ يَذْهَبُ مَالُهٗ وَمُلْكُهٗ وَجَاهُهٗ وَيُنْقَلُ اِلٰى قَبْرِهِ الَّذِىْ هُوَ بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَالْوَحْشَةِ وَالْوَحْدَةِ وَالْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالدُّوْدِ وَيُنْقَلُ مِنْ مُلْكٍ اِلٰى هُلْكٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ وَنِيَّةٌ صَالِحَةٌ لِلْخَلْقِ فَيَتَغَمَّدُهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ وَيُخَفِّفُ حِسَابَهٗ لَا تَتَّكِلْ عَلٰى مَنْ يُعْزَلُ اَوْ يَمُوْتُ فَيَتَخَيَّبُ رَجَاؤُكَ وَيَنْقَطِعُ مَدَدُكَ اَلْمُؤْمِنُ اِرْتَفَعَتْ هِمَّتُهٗ عَنِ الْاَرْضِ وَعَنِ الدُّنْيَا وَاَبْنَائِهَا وَعَنِ الْاٰخِرَةِ اَبْنَائِهَا عَلِمَ اَنَّ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَالِيْنَ مِنَ الْهِمَمِ فَعَلَا هِمَّتُهٗ حَتّٰى اِنْتَهَتْ اِلَيْهِ وَخَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ سَاجِدَةً فَلَمْ يَاْذَنْ لَهَا بِالرَّفْعِ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى اسْتَنَدَ عَلٰى بِالْقَلْبِ وَالسِّرِّ

مناجات الٰہی حاصل کرتا رہتا ہے اور وہ وہاں سے ہٹنے کو پسند نہیں کرتا ہے میرے وعظ کا بازار کس قدر کھوٹا پڑ گیا ہے کہ نفسوں اور خواہشوں پر اُس کا سکہ نہیں چلتا ہے نفس اُس سے فائدہ نہیں لیتے ہیں یہ پچھلا زمانہ ہے نفاق کا بازار رائج ہو رہا ہے۔ اور میں اُس دین کے قائم کرنے میں کوشش کر رہا ہوں جس پر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم تھے یہ آخر زمانہ ہے دنیا داروں کا معبود دینار و درہم ہے۔ یہ لوگ مثل قوم موسیٰ علیہ السلام کے ہو گئے ہیں جن کے دلوں میں گوسالہ کی محبت گھل مل گئی تھی۔ اس زمانہ کا گوسالہ درہم و دینار ہیں۔

تجھ پر افسوس ہے تو کیسے دنیا کے بادشاہ سے مرتبہ اور مال کو چاہتا ہے اور اپنی مشکلوں میں اُس پر بھروسہ کرتا ہے حالانکہ عنقریب یا تو وہ علیحدہ کر دیا جائے گا یا مر جائے گا اُس کا مال اور حکومت اور مرتبہ سب چلا جائے گا اور وہ اُسی قبر کی طرف جو کہ اندھیرا اور وحشت اور تنہائی اور غم و ہم اور کیڑوں کا گھر ہے منتقل ہو جائے گا اور وہ بادشاہت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو جائے گا ہاں اگر اُس کے پاس نیک عمل اور مخلوق کے واسطے نیک نیتی ہو گی پس اللہ عزوجل اُس کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا اور اس کے حساب میں آسانی کر دے گا۔ تو اس پر جو کہ معزول ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ بھروسہ نہ کر پس تیری امید ٹوٹنے میں پڑے گی۔ اور تیری مدد منقطع ہو جائے گی۔ مومن کی ہمت زمین اور دنیا اور آخرت اور اہل آخرت سب سے اٹھی ہوئی ہے اُس نے معلوم کر لیا ہے کہ رب عزوجل عالی ہمتوں کو محبوب رکھتا ہے پس اُس کی ہمت عالی ہو گئی ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی طرف پہنچ گئی اور اُس کے روبرو سجدہ کرتے ہوئی گر پڑی پس اُس کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم نہ ملا یہاں تک کہ اللہ نے اُس کے قلب و سر کو

وَأَعْطَاهُمَا النِّيَابَةَ وَالرِّيَاسَةَ وَالْإِمَارَةَ وَالتَّمَكُّنَ فِي الْخَلْقِ فَعَاشَ فِي الدُّنْيَا نَبِيًّا وَرَئِيسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَئِيسًا فِي الدُّنْيَا مَلِكًا وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكًا۔

يَا قَوْمُ اشْكُرُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نِعَمِهِ وَلَا تُضِيفُوهَا إِلَى غَيْرِهِ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ فَتِّشْ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَأَعْطِهِمْ وَاجْتَهِدْ أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيْكَ حِيلَةُ مُنَافِقٍ مُتَلَبِّسٍ كَذَّابٍ يَتَفَاقَرُ وَهُوَ غَنِيٌّ يُزَاحِمُ الْفُقَرَاءَ بِخَلَوَاتِهِ وَبِتَبَاكِيهِ وَذُلِّهِ إِذَا طَلَبَ مِنْكَ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فَتَوَقَّفْ سَاعَةً وَاسْتَفْتِ قَلْبَكَ فَلَعَلَّهُ غَنِيٌّ وَهُوَ يَتَفَاقَرُ اُنْظُرْ مَاذَا يَخْطُرُ لَكَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ الْمُؤْمِنُ يَعْرِفُ الْخَلْقَ لَهُ فِيهِمْ عَلَامَاتٌ قَلْبُهُ حَسَّاسٌ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي أَسْكَنَهُ فِي قَلْبِهِ۔

وَيْحَكَ أَنْتَ كَسْلَانُ فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِكَ شَيْءٌ جِيرَانُكَ وَإِخْوَانُكَ وَأَقَارِبُكَ قَدْ سَافَرُوا وَفَتَّشُوا وَحَفَرُوا فَوَقَعُوا فِي الْكُنُوزِ دِرْهَمُ الدِّرْهَمِ عَشَرَةً وَعِشْرُونَ وَرَجَعُوا غَانِمِينَ وَأَنْتَ قَاعِدٌ مَكَانَكَ عَنْقَرِيبٍ يَذْهَبُ هٰذَا الْقَدْرُ الْيَسِيرُ الَّذِي بِيَدِكَ وَتَطْلُبُ

بلایا اور اُن دونوں کو نیابت اور ریاست و امارت اور مخلوق میں قدرت عطا فرمادی پس وہ دنیا میں بھی رئیس بن کر رہا اور آخرت میں بھی رئیس ہوگا دنیا میں بھی بادشاہ ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ بنے گا۔

اے قوم تم اپنے رب عزوجل کا اُس کی نعمتوں پر شکر کرو اور تم اُن کو غیر اللہ کی طرف نسبت نہ کرو کیا تم نے اُس کا ارشاد نہیں سنا اور جو کچھ نعمت تمہارے پاس ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے فقیروں کو تلاش کر پس تو اُن کو اس میں سے کچھ دے۔ اور تو اس بات کی کوشش کر کہ تیرے اوپر کسی منافق مکار جھوٹے کا جو کہ غنی ہو کر فقیر بنا پھرتا ہے اور اپنی خلوتوں اور رونیاں صورت بنانے اور خاکساری ظاہر کرنے سے فقیروں میں گھسا رہتا ہے داؤ نہ چلے جب کوئی اس جنس میں سے تجھ سے سوال کرے پس تو تھوڑی دیر توقف کر اور اپنے قلب سے فتوے چاہ پس شاید کہ یہ سائل غنی ہو کر فقیر بنتا ہو جو کچھ تیرے دل میں خطرہ گذرے اُس پر توجہ کر تو اپنے نفس سے فتوے لیا کر اگرچہ مفتی تجھے فتوے دے دیں۔ مسلمان اپنی بصیرت قلبی سے مخلوق کو پہچانتا ہے اُس کے نزدیک کچھ علامتیں ہوتی ہیں اُس کا قلب حساس ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے اس نور سے جو کہ اُس کے قلب میں سکون پذیر ہو گیا ہے۔ دیکھا کرتا ہے۔

تجھ پر افسوس تو کسلمند ہے پس ضرور تیرے ہاتھ کچھ نہ لگیگا تیرے پڑوسی اور بھائی بند اور قرابت داروں نے سفر کیا۔ اور جستجو کی اور کھود کھاد کی پس خزانے حاصل کیے ایک ایک درہم کا نفع دس دس اور بیس بیس پایا اور وہ غانم و سالم واپس لوٹے اور تو اپنی جگہ ہی پر بیٹھا ہوا ہے۔ عنقریب یہ تھوڑی سی پونجی جو تیرے ہاتھ میں ہے چلی جائے گی۔ اور اس کے بعد تو دوسرے

بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّاسِ ۔

آدمیوں سے سوال کرتا پھرے گا۔

وَيْحَكَ جَاهِدْ فِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَتَّكِلْ عَلٰى قَدَرِهٖ اَمَا سَمِعْتَهٗ كَيْفَ قَالَ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَسْرِعْ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُكَ وَتَمَّ شُغْلُكَ كُلُّ شَيْءٍ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَطْلُبْ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِهٖ اَمَا سَمِعْتُمْ يَقُوْلُ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ مَا بَقِيَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ كَلَامٌ ۔

تجھ پر افسوس ہے کیا کر رہا ہے تو اللہ عزوجل کے راستے میں مجاہدہ و ریاضت کر اور تو تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جا کیا تو نے ارشاد الٰہی نہیں سنا کہ اس نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو ہمارے راستے میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں البتہ ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں۔ جلدی کر تیرے سوا اور لوگ آ گئے اور تو اپنے کام کو پورا کر چکا ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے پس تو کسی چیز کو غیر اللہ سے طلب نہ کر کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہیں سنا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم ہر چیز کو معلوم اندازہ کے ساتھ اتارا کرتے ہیں۔ اس آیت کے بعد کوئی کلام ہی باقی نہ رہا۔

يَا طَالِبَ الدُّنْيَا وَيَا طَالِبَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ هُمَا بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَطْلُبْهُمَا مِنَ الْخَلْقِ وَلَا تَطْلُبْهُمَا بِلِسَانِ شِرْكِكَ بِهِمْ وَاِعْتِمَادِكَ عَلَى الْاَسْبَابِ ۔

اے دنیا کے طالب اور اے درہم و دینار کے خواہشمند یہ دونوں خدا کے قبضہ میں ہیں پس تو ان کو مخلوق سے طلب نہ کر اور ان کے ساتھ ان کی طلب میں زبانی شرک نہ کر اور نہ اسباب پر بھروسہ کر۔

اَللّٰهُمَّ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ خَلِّصْنَا مِنْ قَيْدِ الشِّرْكِ بِخَلْقِكَ وَاَسْبَابِكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اے اللہ مخلوق کے پیدا کرنے والے اور اے مسبب الاسباب تو ہم کو اپنی مخلوق اور سببوں کے ساتھ شرک کی قید سے رہائی عطا فرما اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا آمین۔

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَنْتُمْ فِيْ دَارِ الْحِكْمَةِ لَا بُدَّ مِنَ الْوَاسِطَةِ اُطْلُبُوْا مِنْ مَّعْبُوْدِكُمْ طَبِيْبًا يَطِبُّ اَمْرَاضَ قُلُوْبِكُمْ مُدَاوِيًا يُدَاوِيْكُمْ دَلِيْلًا يَدُلُّكُمْ وَيَاْخُذُ بِاَيْدِيْكُمْ تَقَرَّبُوْا اِلٰى مُقَرَّبِيْهِ وَمُؤَدِّبِيْهِ وَحُجَّابِ قُرْبِهٖ وَ

اے اللہ کے بندو! تم حکمت کے گھر میں ہو واسطہ کی تمہارے واسطے ضرورت ہے تم اپنے معبود سے ایسا طبیب تلاش کرو جو کہ تمہارے قلبوں کے مرضوں کا علاج کرے۔ تم ایسا دوا دینے والا طلب کرو جو تمہیں دوا دے ایسا رہنما ڈھونڈو جو تمہاری رہنمائی کرے اور وہ تمہارے ہاتھ پکڑ لے۔ تم خدا تعالیٰ کے مقرب اور ادب آموز بندوں اور اس کے قرب کے دربانوں اور اس

بَوَّابِيْ بَابِهٖ قَدْ رَضِيْتُمْ بِخِدْمَةِ نُفُوْسِكُمْ وَمُتَابَعَةِ أَهْوَائِكُمْ وَطِبَاعِكُمْ وَأَنَا أُحَسِّنُ أَخْلَاقَكُمْ وَأُوَقِّحُكُمْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْمَعُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفَرِّحُوْنَ نُفُوْسَكُمْ يَذِلُّوْنَ لِلْمُلُوْكِ وَيَصِيْرُوْنَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ كَالذَّرِّ لَا يَأْمُرُوْنَهُمْ بِأَمْرِهٖ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ نَهْيِهٖ وَإِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَعَلُوْهُ نِفَاقًا تَكَلُّفًا طَهَّرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ مِنْهُمْ وَمِنْ كُلِّ مُنَافِقٍ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ وَيَهْدِيَهُمْ إِلٰى بَابِهٖ إِنِّيْ أَغَارُ إِذَا سَمِعْتُ وَاحِدًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَهُوَ يَرٰى غَيْرَهٗ ۔

اُس کے دروازہ کے نگہبانوں سے نزدیکی کرو تم تو اپنے نفسوں کی خدمت اور اپنی خواہشوں اور طبیعتوں کی پیروی میں راضی ہو گئے ہو اور میں تمہارے اخلاق کو سنوارنا اور دین اسلام میں تمہیں دلیر بنانا چاہتا ہوں۔ تم ان لوگوں کا قول جو کہ اپنے نفسوں پر خوش ہوتے ہیں تمہیں خوش کرتے ہیں اور بادشاہوں کے روبرو ذلیل ہوتے ہیں اور اُن کے سامنے مثل چیونٹیوں کے بن جاتے ہیں اُن کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے اور اگر یہ کرتے بھی ہیں تو نفاق و تکلف سے نہ سنا کرو۔ اللہ تعالیٰ زمین کو ایسے لوگوں اور ہر منافق سے پاک کر دے یا اُن پر توبہ ڈال دے اور اُن کو اپنے دروازہ کی طرف ہدایت دے آمین۔ مجھے غیرت آتی ہے جب کسی کو سنتا ہوں کہ وہ اللہ اللہ کہتا ہے اور اُس کی نظر غیر اللہ پر جاتی ہے۔

يَا ذَاكِرًا أُذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ عِنْدَهٗ وَلَا تَذْكُرْهُ بِلِسَانِكَ وَقَلْبُكَ عِنْدَ غَيْرِهٖ اَلْمُعَادِيْ لِيْ وَالْمُحِبُّ لِيْ عِنْدِيْ سَوَآءٌ مَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ لِيْ صَدِيْقٌ وَلَا عَدُوٌّ هٰذَا فِيْمَا يَلِيْ صِحَّةَ التَّوْحِيْدِ وَرُؤْيَةَ الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْعَجْزِ وَأَمَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ صَدِيْقِيْ وَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ عَدُوِّيْ ذَاكَ صَدِيْقُ إِيْمَانِيْ وَهٰذَا عَدُوٌّ لَهٗ ۔

اے ذکر کرنے والے تو اللہ کا ذکر یہ جانتے ہوئے کر کہ تو اُس کے روبرو ہے تو محض زبان سے قلب کو غیر اللہ کی طرف متوجہ کر کے ذکر الٰہی نہ کیا کر۔ میرے نزدیک میرے دوست و دشمن دونوں برابر ہیں روئے زمین پر نہ میرا کوئی دوست باقی رہا اور نہ دشمن یہ میرا قول صحت توحید اور مخلوق کو عاجزی کی آنکھ سے دیکھنے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ ہر وہ شخص جو کہ اللہ عزوجل سے ڈرے پس وہ میرا دوست ہے اور جو اُس کی نافرمانی کرے پس وہ میرا دشمن ہے۔ وہ میرے ایمان کا دوست ہے اور یہ اُس کا دشمن۔

اَللّٰهُمَّ حَقِّقْ لِيْ هٰذَا وَثَبِّتْهُ وَثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ اِجْعَلْهُ مَوْهِبَةً لَا عَارِيَةً هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِالدَّعْوٰى وَالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ وَالْأَسَامِيْ وَالْأَلْقَابِ وَلَقْلَقَةِ اللِّسَانِ ۔

اے اللہ تو اس امر کو میرے لیے متحقق و ثابت کر دے اور مجھ کو اُس پر ثابت رکھ تو اس کو دائمی عطیہ بنا دے نہ کہ بطور عاریت۔ یہ ایسی چیز ہے جو کہ محض دعوے اور بناوٹ اور آرزو اور ناموں اور لقبوں اور زبان زوری سے حاصل نہیں ہوا کرتی ہے

إِنَّمَا يَجِيءُ بِالصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ وَتَرْكِ الدُّنْيَا وَمُعَادَاتِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيْطَانِ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ مَا أَرٰى لَكُمْ قُلُوْبًا وَّلَا مَعْرِفَةً بِالْقَلْبِ غَيْرَ مُرَوَّضَةٍ غَيْرَ مُعَلَّمَةٍ هِيَ مَلَآءٌ مِّنَ الْكِبَرِ وَالْعَظَمَةِ طَرِيْقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ فِيْهَا أَنَا وَلِيْ وَمَعِيْ كُلُّ هٰذِهِ الطَّرِيْقِ مَحْوٌ وَفَنَاءٌ فِي الْبِدَايَةِ عِنْدَ ضُعْفِ الْإِيْمَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي النِّهَايَةِ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيْمَانِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لِأَنَّهُ مُخَاطَبٌ حَاضِرٌ مُشَاهَدٌ كُلُّ مَنْ طَلَبَ مِنَ الْخَلْقِ فَقَدْ عَمِيَ عَنْ بَابِ الْخَالِقِ مَا خَدَمَهُ وَلَا صَحِبَهُ لَوْ خَدَمَهُ فِي حَالِ شَبَابِهِ لَأَغْنَاهُ فِي كِبَرِهِ هُوَ يُعْطِيْ مَنْ لَّا يَخْدِمُهُ فَكَيْفَ لَا يُعْطِيْ مَنْ يَّخْدِمُهُ الْمُؤْمِنُ كُلَّمَا شَاخَ قَوِيَ إِيْمَانُهُ وَاسْتَغْنٰى عَنِ الْخَلْقِ لِقُرْبِهِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَغْنِيْ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ ذَرَّةً وَّلَا لُقْمَةً وَّلَا خِرْقَةً تَنَبَّهُوْا لِمَا أَقُوْلُ وَلَا تَرْفُضُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ إِنِّيْ أُحِقُّ حَقًّا فِيْ حَقٍّ أَقُوْلُ عَنْ تَجْرِبَةٍ إِنِّيْ أَرَى الْأَكْثَرَ مِنْكُمْ مَحْجُوْبِيْنَ يَدَّعُوْنَ الْإِسْلَامَ وَمَا عِنْدَهُمْ مِنْ حَقِيْقَتِهٖ شَيْءٌ۔

بلکہ سچائی اور اخلاص اور دنیا کے چھوڑ دینے اور نفس و خواہش اور شیطان کی دشمنی سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ تم عقلمند بنو۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ نہ تمہارے واسطے دل ہیں اور نہ معرفت قلبی۔ تمہارے دل غیر مرتاض ہیں اور غیر تعلیم یافتہ وہ محض غرور و عظمت سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں انا (میں) اور لی (میرے واسطے) اور معی (میرے ساتھ) نہیں ہے۔ یہ راستہ تو تمام تر محو و فنا ہی ہے جہاں انا و انت نہیں ابتدا میں ضعف ایمان کے وقت لا الٰہ الا اللہ (کوئی معبود تیرے سوا نہیں ہے) ہے اور انتہا میں قوت ایمان کے وقت لا الٰہ الا انت (تیرے سوا کوئی نہیں ہے) کیوں کہ وہ حالت انتہائی میں، مخاطب حاضر و شاہد ہو جاتا ہے۔ جس نے مخلوق سے طلب گاری کی پس وہ اللہ کے دروازہ سے اندھا ہو گیا نہ اس نے خدا کی خدمت کی اور نہ اس کی صحبت میں رہا۔ اگر وہ حالت جوانی میں اس کی خدمت کرتا تو وہ البتہ اس کو بڑھاپے کی حالت میں غنی کر دیتا۔ وہ تو اپنے اُن بندوں کو بھی دیتا ہے۔ جو کہ اس کی خدمت نہیں کرتے پس جو کہ اس کی خدمت کریں گے۔ وہ اُن کو کیسے نہ دے گا۔ ایمان دار جب بوڑھا ہو جاتا ہے اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اور وہ قرب الٰہی کے سبب سے مخلوق سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک ذرہ اور ایک لقمہ اور ایک گدڑی کا بھی مالک نہ ہو وہ خلق سے استغنا کرتا ہے۔ تم میرے قول کو غور سے سنو اور اس کو پیٹھ پیچھے نہ چھوڑ دو۔ بہ تحقیق میں سچ سچ کہتا ہوں جو حق در حق ہے میں اپنے تجربہ سے بیان کرتا ہوں میں تم میں سے اکثر لوگوں کو محجوب دیکھتا ہوں۔ کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُن کے پاس حقیقت سے کچھ بھی نہیں ہے۔

وَیْحَکُمْ اِسْمُ الْاِسْلَامِ عَلَیْکُمْ فَحَسْبُ لَا یَنْفَعُکُمْ تَعْمَلُوْنَ بِشَرَائِطِهٖ ظَاهِرًا لَا بَاطِنًا لَا یُسَوِّیْ عَمَلُکُمْ شَیْئًا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَهَا عَلَامَةٌ عِنْدَ الصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ یُکْشَفُ اَبْصَارِهِمْ فَیَرَوْنَ نُوْرَ الْاَلْوِیَةِ الَّتِیْ بِاَیْدِی الْمَلَآئِکَةِ نُوْرَ وُجُوْهِهِمْ وَنُوْرَ اَبْوَابِ السَّمٰوَاتِ وَنُوْرَ وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَنَّهٗ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ تَتَجَلّٰی لِاَهْلِ الْاَرْضِ الْعَبْدُ اِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَ جَلَّ قَرُبَ قَلْبُهٗ کُلَّ الْقُرْبِ وَاَعْطَاهُ کُلَّ الْعَطَاءِ وَاٰنَسَهٗ کُلَّ الْاُنْسِ وَاَعَزَّهٗ کُلَّ الْعِزِّ فَاِذَا سَکَنَ اِلٰی ذٰلِکَ اَزَالَهٗ عَنْهُ یُفْقِرُ یَدَهٗ وَ یَرُدُّهٗ اِلٰی نَفْسِهٖ وَ یَجْعَلُ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَهٗ حِجَابًا یَخْتَبِرُهٗ لِیَنْظُرَ کَیْفَ یَعْمَلُ یَهْرُبُ اَوْ یَثْبُتُ فَاِذَا ثَبَتَ رَفَعَ الْحِجَابَ عَنْهُ وَرَدَّهٗ اِلٰی مَا کَانَ عَلَیْهِ کَانَ الْجُنَیْدُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ یَقُوْلُ فِیْ مُعْظَمِ اَوْقَاتِهٖ اَیُّ شَیْءٍ عَلَیَّ مِنِّیْ اَلْعَبْدُ وَمَا یَمْلِکُهٗ لِمَوْلَاهُ کَانَ قَدْ اَسْلَمَ نَفْسَهٗ اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَزَالَ اِخْتِیَارَهٗ وَ مُزَاحَمَتَهٗ وَرَضِیَ اَنْ یَّتَوَلّٰی قَدَرَهٗ لَهٗ صَلُحَ قَلْبُهٗ وَاطْمَاَنَّتْ نَفْسُهٗ فَعَمِلَ بِقَوْلِهٖ

تم پر افسوس ہے محض اسلام کا نام تم کو کچھ نفع نہ دے گا۔ تم باطن کو چھوڑ کر اسلام کی ظاہر شرطوں پر عمل کرتے ہو۔ تمہارا عمل ادنےٰ چیز کی برابر بھی نہیں ہے۔ لیلۃ القدر کی اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے پاس علامتیں ہیں۔ جن کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیئے جاتے ہیں پس وہ اُن جھنڈوں کی روشنی جو کہ فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور ملائکہ کے چہروں کا نور اور آسمان کے دروازوں کی روشنی اور حق عزوجل کے ذات کریمہ کا نور ملاحظہ کرتے ہیں کیوں کہ اللہ عزوجل کی اس رات میں زمین والوں کے لئے خاص تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے تو اس کا قلب پوری طور سے رب تعالیٰ سے نزدیک ہو جاتا ہے اور رب تعالیٰ اسے کامل عطیہ عطا فرماتا ہے اور پورے طور سے اُس سے اُنس فرماتا ہے اور وہ اُسے کامل عزت دے دیتا ہے پس جب وہ بندہ اس کی طرف قرار پاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اُس کو خودی سے زائل کر دیتا ہے اُس کے ہاتھ کو خالی کر دیتا ہے اور اس کو اپنی ذات کی طرف لوٹا لیتا ہے اور اپنے درمیان میں حجاب کر لیتا ہے اُس کو آزماتا ہے تاکہ اُس کے عمل کو دیکھے کہ آیا بھاگتا ہے یا ثابت قدم رہتا ہے۔ پس جب اُس کی ثابت قدمی ظاہر ہو جاتی ہے اُس سے حجاب ہٹا لیتا ہے اور اُس کو اس کی پہلی حالت کی طرف لوٹا دیتا ہے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے مجھ پر مجھ سے ہے ہی کیا بندہ اور اس کی تمام ملکیت اُس کے آقا کی ہوتی ہے آپ نے اپنے نفس کو اللہ عزوجل کی طرف سونپ دیا تھا اور اپنے اختیار و مزاحمت کو زائل کر دیا تھا اور آپ اس بات پر رضامند تھے کہ تقدیر الٰہی اُن کی کارسازی کرے آپ کا قلب صالح اور نفس مطمئن ہو گیا تھا۔ پس آپ ارشاد الٰہی پر عامل

إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۞ كَانَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ لَهُ تَعَالَ حَتّٰى نَبْكِيَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِينَا مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامَ هٰذَا كَلَامُ عَارِفٍ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٍ بِهِ وَبِتَصَارِيفِهِ مَا عِلْمُ اللّٰهِ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ هُوَ قَوْلُهُ هٰؤُلَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَهٰؤُلَاءِ إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي وَخَلَطَ الْكُلَّ مَوْضِعًا وَاحِدًا أَفَلَا يُدْرٰى مِنْ أَيِّ الْقَبِيلَتَيْنِ هُوَ لَمْ يَغْتَرُّوا بِمَا ظَهَرَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ بِخَوَاتِيمِهَا قَدْ صَارَتِ الْمُلُوكُ لِكَثِيرٍ مِنَ الْخَلْقِ آلِهَةً قَدْ صَارَتِ الدُّنْيَا وَالْغِنَا وَالْعَافِيَةُ وَالْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ آلِهَةً۔

تحقیق میرا ولی و حاکم وہی اللہ ہے جس نے قرآن کو اُتارا اور وہی نیک بندوں کی کارسازی کیا کرتا ہے۔ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جب کہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے ملا کرتے تھے تو اُن سے فرماتے تھے آؤ تا کہ جو علم الٰہی ہمارے بارے میں ہے ہم تم اس پر بکثرت روئیں۔ کیا ہی اچھا یہ کلام تھا یہ کلام اس شخص کا ہے جو کہ اللہ عزوجل کو جاننے والا اور پہچاننے والا اور اس کے تصرفات پر خبردار تھا۔ وہ اللہ کا کون سا علم ہے جس کی طرف فضیل ابن عیاض علیہ الرحمہ نے اشارہ کیا وہ ارشادِ الٰہی ہے یہ جماعت جنتی ہے اور میں بے پرواہوں کچھ پروا نہیں کرتا اور یہ جماعت دوزخی ہے اور میں بے پروا ہوں۔ کل کو اللہ نے ایک ہی موضع پر مخلوط کر دیا للہذا پتہ نہیں ہم دونوں جماعتوں میں سے کس میں ہیں۔ اولیاء اللہ اپنے اعمال ظاہری پر غرور نہیں فرماتے ہیں کیوں کہ عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے بہت سی مخلوق کے معبود بادشاہ بنے ہوئے ہیں بہت سوں کی دنیا اور امارت اور عافیت اور طاقت و قوت ہی معبود بنی ہوئی ہیں۔

وَيْحَكُمْ جَعَلْتُمُ الْفَرْعَ أَصْلًا الْمَرْزُوقَ رَازِقًا الْمَمْلُوكَ مَالِكًا الْفَقِيرَ غَنِيًّا الْعَاجِزَ قَوِيًّا الْحَيَّ مَيِّتًا الْمَيِّتَ حَيًّا لَا كَرَامَةَ لَكُمْ لَا نَتَّبِعُكُمْ وَلَا نَتَّخِذُ مَذْهَبَكُمْ بَلْ نَكُونُ بِنَاحِيَةٍ مِنْكُمْ عَلٰى تَلِّ السَّلَامَةِ عَلٰى تَلِّ السُّنَّةِ وَتَرْكِ الْبِدْعَةِ عَلٰى تَلِّ التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ وَتَرْكِ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَنَرَى الْخَلْقَ بِعَيْنِ الْعَجْزِ وَالْفَقْرِ وَالضَّعْفِ وَالْقَهْرِ إِذَا عَظَّمْتَ جَبَابِرَةَ الدُّنْيَا وَفَرَاعِنَتَهَا وَمُلُوكَهَا وَأَغْنِيَاءَهَا وَنَسِيتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

تجھ پر افسوس ہے کہ تم نے فرع کو اصل اور مرزوق کو رازق اور مملوک کو مالک اور فقیر کو غنی عاجز کو قوی زندہ کو مردہ مُردہ کو زندہ سمجھ رکھا ہے۔ تمہیں کچھ بزرگی نہیں نہ ہم تمہاری پیروی کریں گے اور نہ تمہارے مذہب کو لیں گے بلکہ ہم تم سے ایک گوشہ پر علیحدہ ہو کر سلامتی اور سنت اور ترک بدعت اور توحید و اخلاص اور ترک ریاء و نفاق کے ٹیلہ پر جا بیٹھیں گے اور مخلوق کو ہم عاجزی اور فقر اور ضعف و قہر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ جب تو دنیا کے جباروں اور فرعونوں اور بادشاہوں اور امیروں کی تعظیم کرے گا۔ اور اللہ عزوجل کو بھلا دے گا

وَلَا تُعَظِّمُهُ فَحُكْمُكَ حُكْمُ مَنْ عَبَدَ الْأَصْنَامَ يَصِيرُ مَنْ عَظَّمْتَهُ صَنَمَكَ.

وَيْلَكَ أُعْبُدْ خَالِقَ الْأَصْنَامِ تَقَرَّبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ تَقَرَّبَ الْخَلْقُ إِلَيْكَ عَلَى قَدْرِ تَقَرُّبِكَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُعَظِّمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ حُبِّكَ لَهُ يُحِبُّكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ خَوْفِكَ مِنْهُ يَخَافُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ إِحْتِرَامِكَ لِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ يَحْتَرِمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ تَقَرُّبِكَ مِنْهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ خِدْمَتِكَ لَهُ يَخْدِمُكَ خَلْقُهُ ذِكْرُ الْمَوْتِ دَوَاءٌ لِأَمْرَاضِ النُّفُوسِ وَمِقْمَعَةٌ عَلَى رَأْسِهَا بَقِيتُ سِنِينَ أُكْثِرُ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ لَيْلًا وَنَهَارًا وَأَفْلَحْتُ بِذِكْرِي لَهُ وَقَهَرْتُ نَفْسِي بِذِكْرِي لَهُ فَفِي بَعْضِ تِلْكَ اللَّيَالِي ذَكَرْتُ الْمَوْتَ وَبَكَيْتُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ إِلَى سَحَرٍ فَكُنْتُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَبْكِي وَأَقُولُ.

إِلٰهِي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَأَنْ لَا يَقْبِضَ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحِي وَتَكُونُ قَبْضَهَا أَنْتَ فَنَعَسْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ رَجُلًا شَيْخًا بَهِيًّا لَهُ سَمْتٌ حَسَنٌ فَدَخَلَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ تَكُونُ فَقَالَ أَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَكُونُ

اور اس کی عظمت نہ کرے گا پس تیرا حکم بت پرستوں کا سا ہو جائے گا جس کی تعظیم کرے گا وہ تیرا بت قرار پائے گا۔

تجھ پر افسوس ہے تو بتوں کے پیدا کرنے والے کی عبادت کر تو اللہ عزوجل کی طرف نزدیک ہو مخلوق الٰہی تیری طرف نزدیک ہو جائے گی۔ جس قدر تو اللہ عزوجل کی تعظیم کیا کرے گا اسی قدر اس کی مخلوق تیری تعظیم کرے گی جس قدر تجھے خدا کی محبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی مخلوق تیری محبت کرے گی۔ جتنا تجھے خدا کا خوف ہوگا اسی قدر مخلوق تجھ سے ڈرے گی جتنا تو خدا کے امر و نہی کا احترام کرے گا اسی قدر مخلوق تیرا احترام کرے گی۔ جس قدر تو خدا سے نزدیکی کرے گا اسی قدر مخلوق تیری طرف نزدیک ہوگی جتنی تو خدا کی خدمت کرے گا اسی قدر اس کی مخلوق تیری خدمت کرے گی۔

موت کا یاد کرنا نفسوں کی بیماریوں کو دوا ہے۔ اور بیماریوں کے سر کا ہتھوڑا ہے۔ میں برسوں رات دن موت کی یاد کثرت سے کرتا رہا میں نے اس کے ذکر سے فلاح پائی اور اس کی یاد سے میں اپنے نفس پر غالب ہو گیا ان بعض راتوں میں میں نے موت کو یاد کیا اور شروع رات سے سحر تک روتا رہا۔ پس میں اس رات میں روتا تھا اور کہتا تھا۔

اے خدا میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری روح کو ملک الموت قبض نہ کرے بلکہ تو خود ہی میری قبض روح کا متولی بنا۔ پس میں نے اپنی آنکھ بند کی میں نے ایک بزرگ بارونق خوش خصلت شخص کو دیکھا کہ وہ دروازہ سے داخل ہوا میں نے کہا تم کون ہو جواب دیا میں ملک الموت ہوں میں نے ان سے کہا۔ میں نے تو خدا سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ خود میری قبض روح کا متولی بنے اور تم میری

قَبْضَ رُوْحِيْ وَلَا تَقْبِضْهَا أَنْتَ فَقَالَ وَلِمَ
سَأَلْتَهُ ذٰلِكَ أَيُّ ذَنْبٍ لِيْ إِنْ أَنَا إِلَّا
عَبْدٌ مَأْمُوْرٌ أُؤْمَرُ بِالرِّفْقِ بِقَوْمٍ
وَبِالْفَظَاظَةِ عَلَىٰ قَوْمٍ فَعَانَقَنِيْ وَبَكَىٰ
وَبَكَيْتُ مَعَهُ ثُمَّ انْتَبَهْتُ وَأَنَا أَبْكِيْ
كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
يَقُوْلُ عَزِيْزٌ شَدِيْدٌ عَلَىٰ قُلُوْبٍ
أَحْرَقَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَقَدْ جَمَعَتْ
صُدُوْرُهَا الْقُرْآنَ أَكْثَرُ مِنَ الْإِخْوَانِ
الصَّالِحِيْنَ الْقَائِمِيْنَ الرَّاكِعِيْنَ
السَّاجِدِيْنَ الْآمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
النَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِيْنَ قَيَّدَ الْوَرَعُ
أَيْدِيَهُمْ عَلَى الْاِكْتِسَابِ وَهِمَّتُهُمْ طَلَبُ
رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقُوْا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ
لَهُمْ عِنْدَ اللهِ غَدًا دَوْلَةً سَأَلَهُ سَائِلٌ
أَيُّمَا أَشَدُّ نَارُ الْخَوْفِ أَوْ نَارُ الشَّوْقِ
فَقَالَ نَارُ الْخَوْفِ لِلْمُرِيْدِ وَنَارُ الشَّوْقِ
لِلْمُرَادِ هٰذَا شَيْءٌ وَهٰذَا شَيْءٌ أَيُّ
النَّارَيْنِ عِنْدَكَ يَا سَائِلُ۔

يَا مُعْتَمِدِيْنَ عَلَى الْأَسْبَابِ نَافِعُكُمْ
وَاحِدٌ ضَارُّكُمْ وَاحِدٌ مَلِكُكُمْ وَاحِدٌ
سُلْطَانُكُمْ وَاحِدٌ وَإِلٰهُكُمْ
وَاحِدٌ مَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقُوْلُ فَمَنْ
كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا

روح کو قبض نہ کرو جواباً ملک الموت نے کہا آپ نے یہ کیوں سوال کیا میرا کیا گناہ ہے میں تو ایک محکوم بندہ ہوں کسی قوم کے ساتھ نرمی سے روح نکالنے کا حکم دیا جاتا ہوں کسی کے ساتھ سختی کا پھر مجھ سے معانقہ کیا اور روئے اور میں بھی ان کے ساتھ رو دیا پھر میں خواب سے ہوشیار ہوا اور میں نے اپنے آپ کو روتا ہوا پایا۔ احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے بیحد اور پر وہ دل سخت و ناگوار ہیں جن کو کر دنیا کی محبت نے جلا رکھا ہے حالانکہ اُن کے سینوں میں قرآن جمع ہے تو ایسے بھائی زیادہ پیدا کر جو کہ نیک کار ہوں قیام کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے امر بالمعروف کرنے والے نہی عن المنکر کرنے والے ہوں جن کے ہاتھوں کو اُن کے تقوے و پرہیزگاری نے کمائی سے روک دیا ہو اور اُن کی ہمت رب تعالےٰ کی طلب گار رہی ہو۔ تم اُنھیں پر اپنے مال خرچ کیا کرو کیونکہ کل اللہ کے پاس سے اُنھیں بے انتہا دولت ملنے والی ہے آپ سے کسی سائل نے سوال کیا کہ کون سی آگ زیادہ سخت ہے۔ خوف کی آگ یا شوق کی آگ جواب ہوا مرید کے لیے خوف کی آگ اور مراد کیلئے شوق کی آگ۔ یہ اور چیز ہے۔ اور وہ اور چیز۔ اے سائل تیرے پاس دونوں آگوں میں سے کونسی آگ ہے۔

اے سببوں پر بھروسہ کرنے والو! تمہارا نفع دینے والا تمہارا نقصان پہنچانے والا ایک ہی ہے تمہارا حاکم و بادشاہ ایک ہی ہے اور تمہارا معبود ایک ہی ہے کیا تم نے اس کا ارشاد نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے پس جو تم میں سے اپنے رب تعالےٰ کی ملاقات کی امید رکھے۔ پس وہ عمل صالح کرے اور وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ أَنْتَ إِنْ فَارَقْتَ
إِيَّاكَ وَقَدْ رَأَيْتَهُ قَالَ كَيْفَ أُفَارِقُ
إِيَّايَ قَالَ لَهُ فَارِقْ نَفْسَكَ بِالْمُخَالَفَةِ
وَالْمُجَاهَدَةِ وَالتَّطَارُشِ عَنْ إِجَابَتِهَا
لَا تُجِبْهَا إِلَى شَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا وَ
رُعُونَاتِهَا فَحِينَئِذٍ تَذِلُّ وَتَتَنَحَّى عَنْ
وَجْهِ قَلْبِكَ تَصِيرُ قِطْعَةَ لَحْمٍ مُلْقَاةً
بِلَا حَرَكَةٍ فَتَدِبُّ فِيهَا رُوحُ الطُّمَأْنِينَةِ
إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ وُجُودِهَا دَبَّتْ فِيهَا
رُوحُ طُمَأْنِينَتِهَا فَحِينَئِذٍ تَرَى هِيَ وَالْقَلْبُ
رَبَّهُمَا عَزَّ وَجَلَّ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً
مُسَاعِدَةً نُفِخَ فِيهَا رُوحٌ غَيْرُ الرُّوحِ
الْأُولَى رُوحُ الرُّبُوبِيَّةِ رُوحُ الْعَقْلِ
رُوحُ الزُّهْدِ فِي الْخَلْقِ رُوحُ الْأُنْسِ
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ رُوحُ الطُّمَأْنِينَةِ إِلَيْهِ
وَالنُّفُورِ عَنْ غَيْرِهِ الصَّادِقُ فِي عَمَلِهِ
يُوَدِّعُ الشُّيُوخَ وَيَجُوزُهُمْ يُشِيرُ
إِلَيْهِمْ اُقْعُدُوا مَكَانَكُمْ حَتَّى أَمْضِيَ
إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي وَقَفْتُمْ
عَلَيْهِ الشُّيُوخُ بَابٌ فَهَلْ يَحْسُنُ
أَنْ يَلْزَمَ الْبَابَ وَلَا يَدْخُلَ الدَّارَ وَ
يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ آمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَدِّقُوا اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ فِيمَا أَخْبَرَا أَسَاسُ الْوُصُولِ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيمَانُ

تیرے اور تیرے رب کے درمیان میں تو تو ہی پردہ و حجاب بنا ہوا ہے اگر تو اپنے سے علیحدہ ہو جائے پس تو اُس کو دیکھ سکتا ہے۔ سائل نے کہا میں کیسے علیحدہ ہو سکتا ہوں جواباً ارشاد فرمایا اپنے نفس سے مخالفت کر کے اُس کو مجاہدہ میں ڈال کر اُس کے قول کے سُننے سے بہرہ بن کر تو جدائی کرے نفس کی خواہشوں اور لذتوں اور رعونتوں کو پورا نہ کر۔ پس اس وقت تک نفس ذلیل ہو جائے گا اور وہ تیرے قلب کے چہرہ سے دور ہو جائے گا وہ بغیر حرکت کا ایک گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہو جائے گا۔ پس اس میں اطمینان کی روح چلے گی جب اُس میں سے روح وجود نکل جائے گی۔ تو اُس میں روح طمانیت سرایت کرے گی پس اس مقام پر پہنچ کر نفس و قلب دونوں رب تعالیٰ کو دیکھنے لگیں گے۔ جب وہ روح مطمئن ہو جائے گی اور موافقت کرنے لگے گی۔ تو اس میں پہلی روح کے سوا، دوسری روح پھونک دی جائے گی۔ ربوبیت کی روح عقل کی روح اُس کی طرف کنارہ کشی کی روح حق عزوجل کے ساتھ وجود کی روح اُس کی طرف اطمینان کی روح اور غیر اللہ سے نفرت کی روح۔ جو شخص کہ اپنے عمل میں سچا ہوتا ہے وہ مشائخ سے رخصت ہو کر آگے بڑھتا ہے اور اُن کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ یہاں تک کہ میں اُس جگہ پر ہو کر تم نے ہماری ہر اُوں مشائخ تو آستانہ الٰہی کے دروازہ ہیں پس یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دروازہ پر بیٹھا رہے اور گھر کے اندر داخل نہ ہو اللہ تعالیٰ آدمیوں کے لیے مثالیں دیا کرتا ہے۔ تم اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اللہ اس کے رسول کی اُن چیزوں میں جس کی کہ انھوں نے خبر دی ہے تصدیق کرو اللہ عزوجل کی طرف پہنچنے کی بنیاد ایمان ہے۔

أَسَاسُ الْخَيْرِ كُلِّهِ الْإِيْمَانُ وَالْإِخْلَاصُ أَسَاسُ النُّبُوَّةِ وَالنُّبُوَّةُ أَسَاسُ الرِّسَالَةِ وَهُوَ أَسَاسُ الْوِلَايَةِ وَالْبَدَلِيَّةِ وَالْغَوْثِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ .

کل بھلائیوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور اخلاص نبوت کی جڑ ہے اور نبوت رسالت کی جڑ اور وہ ولایت کی جڑ اور بدلیت و غوثیت و قطبیت کی جڑ ہے اللھم ارزقنا۔ آمین

أَوَّلُ الْفُتُوحِ

فتوحِ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ الْعَارِفِ مُحْيِ الدِّيْنِ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ بْنِ أَبِيْ صَالِحِ الْجِيْلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَجَالِسِ وَعْظِهِ مِنْ غَيْرِ تَثَبُّتٍ بَلْ مِمَّا . فَتَحَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَتَلَقَّتْهُ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَأَعَادَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَتِهِ لَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَآهُ أَبُوْهُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ يَا أَبَتِ مَا رَأَيْتُ لِلْعَبْدِ خَيْرًا لَهُ مِنْ رَبِّهِ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ وَلَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهِ الدَّارُ دَارُهُ وَالْأَرْزَاقُ خَلَقَهُ وَقَدَّرَ فِيْهَا أَقْوَاتَهَا الْمَلَائِكَةُ يُوَكِّلُوْنَ بِأَرْزَاقِكَ الْخَيْرُ مِنْهُ وَالشَّرُّ مِنْهُ يَرْمِي الْعَبْدُ بِسِهَامِ الْآفَاتِ حَتّٰى إِذَا غَمَضَ الْعَبْدُ عَيْنَيْهِ عَنِ الرَّمْيِ جَاءَ طَبِيْبُ الْقُرْبِ دَاوٰى

کلام امام الائمہ عارف باللہ محی الدین ابو محمد عبدالقادر صاحبزادہ حضرت ابو صالح جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے جن کو آپ نے متفرق مجالس میں اُن چیزوں سے جن کو اللہ تعالےٰ نے آپ پر القا فرمایا ظاہر کیا اور اُس کو آپ کے ہم صحبتوں نے چن لیا رضی اللہ عنہ وعنہم۔ اللہ اُن سب سے راضی ہو اور ہم کو اُن سب کی برکتوں سے حصہ دے آمین۔ جب کہ علی ابن فضیل ابن عیاض علیہما الرحمہ کا انتقال ہو گیا اُن کے باپ نے اُن کو خواب میں دیکھا پس اُن سے دریافت کیا خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ میں نے بندہ کے لیے رب تعالیٰ سے بہتر کسی کو نہ پایا۔ حضور نے فرمایا اے بچہ تو اللہ کو لازم پکڑ اور غیراللہ کے ساتھ مشغول نہ ہو گھر اُسی کا گھر ہے۔ اور رزق اُسی نے پیدا کیا ہے اور رزقوں میں مخلوق کی روزی اُسی نے مقدر فرمائی ہے۔ فرشتے تیرے رزقوں کی حفاظت کرتے ہیں متعین ہیں خیر و شر سب اُسی کی طرف سے ہیں اُس کے حکم سے بندہ پر آفتوں کے تیر برستے ہیں جب اُس سے بندہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے آفتوں پر صبر کر لیتا ہے تو اُس کے پاس طبیب قرب آ کر اُس کے زخم کا

جُرْحَهٗ وَطَبِيْبُ الْحُبِّ دَفْعَهٗ وَطَبِيْبُ الشَّوْقِ صَنْعَةُ الْبِدَايَةِ بِالْمَكَارِهِ إِذَا كَانَتِ الْجَنَّةُ مَحْفُوْفَةً بِالْمَكَارِهِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُؤْمِنُ عَامِلُ الْمَلِكِ فِيْ قَرْيَةِ الدُّنْيَا إِذَا صَارَ السِّرُّ سَمَاءً وَالْقَلْبُ أَرْضًا يَطْعَمُ الْقَلْبُ مِنْ ثَمَرِ شَجَرِ سَمَاءِ السِّرِّ إِذَا شَاءَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ رَأَى رَحْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَرِيْبًا وَمَدَّ يَدَيْهِ كَأَنَّهٗ يُعَانِقُ شَيْئًا قَالَ.

علاج کرتا ہے اور طبیب محبت اگر اس کو دفع کر دیتا ہے اور طبیب شوق اگر اس کو اپنے سے ملا لیتا ہے سا بتدا تکلیفوں اور مشکلوں سے ہی ہوتی ہے جب کہ جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے پس قرب الٰہی بغیر اس کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے مسلمان بندہ دنیا کی بستی میں بادشاہ کی طرف سے عمل کرنے والا کار گزار ہے۔جب باطن آسمان اور قلب زمین بن جاتا ہے۔ قلب باطن کے آسمان کا بچا کھچا کھانا کھاتا ہے جب وہ چاہتا ہے تو دونوں کے درمیان میں جمع کر لیتا ہے پھر رحمت الٰہی کو اپنے سے قریب دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو اس کی طرف پھیلا دیتا ہے گویا کسی چیز سے وہ معانقہ کر رہا ہے بعدہٗ آپ نے فرمایا۔

يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ اعْذُرُوْنَا أَنَا فِيْ قَيْدِ الْحَالِ فِيْ قَيْدٍ مِنَ الْحَيٰوةِ اَلْيَوْمَ أَخْرَسُ أَنَا أَصَمُّ رَأَيْتُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ صَحِّحْتَ نَسَبِيْ أَوْ وَحْشَةً لَا بُدَّ مِنْهَا إِذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ فَقَدَكَ كُلُّ مُوَاصِلٍ وَهَجَرَكَ كُلُّ قَرِيْبٍ فَاهْجُرْهُمْ قَبْلَ هَجْرِهِمْ وَاقْطَعْهُمْ يَكُوْنُ السِّرُّ طَرِيْقًا إِلَى الْحَقِّ دِهْلِيْزًا إِلَيْهِ مُتْ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ مُتْ عَنْكَ وَعَنْهُمْ وَقُلْ حَيِيْتُ بِهٖ تَصِيْرُ كَالْمَيِّتِ وَيَدُ الْقُدْرَةِ تُلَقِّمُهٗ وَتُقَلِّبُهٗ يَأْخُذُ قِسْمَهٗ مِنْ غَيْرِ هِمَّتِهٖ إِذَا تَمَّ هٰذَا جَاءَتِ الْحَيٰوةُ بِقُرْبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعِلْمِ بِهٖ يَتَغَنّٰى هٰذَا الطَّائِرُ

اے اہل مجلس سب مجھے معذور سمجھو ہم آج حال کی قید میں اور زندگی کی قید میں بہرے گونگے ہیں۔ میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا پس آپ نے فرمایا کہ اے میرے بچہ تو نے اپنے نسب کو مجھ سے صحیح کر دکھایا تو خلعت الصدق ہے وحشت کا ہونا ضروری ہے۔ جب تجھے موت آئے گی۔ ہر ملنے والا تجھ سے دور ہو جائے گا اور ہر قرابت دار تجھے چھوڑ دے گا پس تو ان کے چھوڑنے سے پہلے ان کو چھوڑ دے اور ان سے قطع تعلق کر لے۔ قبر حق عزوجل کی طرف راستہ اور دہلیز ہوتی ہے۔ تو مرنے سے پہلے مر جا۔ تو اپنی خودی سے اور ان سب سے مر جا اور خدا کے ساتھ زندہ ہو جا۔ تو مثل مردے کے ہو جا۔ تقدیر کا ہاتھ تجھے لقمہ کھلائے گا اور تجھے کروٹیں بدلوائے گا۔ تو اپنا حصہ بغیر اپنے قصد سے لیا کرے گا۔ جب یہ مرتبہ پورا ہو جائے گا اس وقت تجھے قرب و علم الٰہی کے ساتھ زندگی حاصل ہو جائے گی۔ یہ طائر یعنی روح اڑ جائے گی۔ کسی قسم کی

لَا يُبَالِيْ قَامَتِ الْقِيَامَةُ أَوْ لَمْ تَقُمْ خُلِقَ الْمَوْتُ أَوْ لَمْ يُخْلَقْ عِنْدَهٗ شُغْلٌ وَصَلَ إِلَى الْحَقِّ وَأَمَّا الْأَحْكَامُ فَهِيَ مَحْفُوْظَةٌ مَحْرُوْسَةٌ سُبْحَانَ مَنْ سَتَرَكُمْ بِالْحِلْمِ وَفَضَحَكُمْ بِالْعِلْمِ يَتَلَبَّسُ أَحَدُكُمْ بِزِيِّ الصَّالِحِيْنَ زُرْقَةٍ وَصُوْفٍ وَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ قَدْ يَأْكُلُ الْعَبْدُ مِنْ كَسْبِهٖ وَيَقْوٰى إِيْمَانُهٗ فَيُحَرَّمُ عَلَيْهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ كَسْبِهٖ يُقَالُ لَهٗ افْتَحْ خِزَانَةَ التَّكْوِيْنِ خُذْ مِنْ خَزَائِنِ الْعِلْمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ يَعْنِيْ تَذَكَّرُوا الْمَوْتَ وَمَا وَرَآءَهٗ وَالصِّرَاطَ وَمَا وَرَآءَهٗ اُذْكُرُوا الْاٰخِرَةَ بِنَعِيْمِهَا وَعَذَابِهَا تَفَرَّغُوْا مِنَ الدُّنْيَا بِالشُّغْلِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَهَارَةِ الْقُلُوْبِ وَالْأَسْرَارِ وَمُجَاهَدَةِ النُّفُوْسِ وَمُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ تَحَرَّرُوْا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَانْقَطِعُوْا إِلَيْهِ اَلتَّوْحِيْدُ إِعْدَامُ الْخَلَائِقِ وَالْخُرُوْجُ مِنَ الْكُلِّ وَانْقِلَابُ طَبْعِكَ إِلٰى طَبْعِ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ فَنَاؤُكَ عَنْ طَبْعِ الْمَلَائِكَةِ وَلُحُوْقُكَ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ يَسْقِيْكَ وَ

کوئی پرواہ کرے گی قیامت قائم ہو یا قائم نہ ہو موت پیدا کی جائے یا پیدا نہ کی جائے اس کے پاس ایک ایسا شغل ہے جس کی وجہ سے وہ حق عزوجل تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن شرعی حکم پس وہ محفوظ و نگہبانی کیے گئے ہیں ان میں یہ سرمو کمی نہیں کرتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے تم پر اپنے حلم سے پردہ ڈال دیا ہے اور علم سے تم کو ظاہر کر دیا ہے تم میں سے ایک نیلے رنگ اور صوف کا لباس صالحین کا سا پہنتا ہے حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے بندہ کامل اپنے کسب و کمائی سے کھاتا رہتا ہے اور اس کا ایمان قوت پکڑتا جاتا ہے پس اس پر اس کے کسب کا کھانا حرام کر دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو تکوین کا خزانہ کھول اور علم کے خزانہ سے لے (اسے تصرف عام اور اختیار تام دے دیا جاتا ہے) حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم جہاں تک طاقت رکھو دنیا کے غموں سے خالی ہو جاؤ مرنے کو اور مرنے کے بعد کے واقعات اور پل صراط پر چلنے اور اس کے بعد کے واقعات کو یاد کیا کرو آخرت کو اس کی نعمتوں اور عذاب کے ساتھ یاد کیا کرو تم قلب کی پاکی اور باطن کی پاکی اور نفس کے مجاہدہ اور شیطان کے محاربہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو کر دنیا سے فراغت حاصل کر لو تم اللہ کے لیے آزاد ہو جاؤ اور تمام مخلوقات سے قطع تعلق کر کے اسی کے ہو جاؤ۔ توحید کے معنے یہی ہیں کہ تو تمام مخلوق کو معدوم سمجھے اور ہر ایک سے جدا ہو جائے اور تیری طبیعت کی طرف پلٹ جائے۔ پھر ان فرشتوں کی طبیعت سے فنا ہو کر اپنے پروردگار عزوجل کے ساتھ مل جائے۔ پس اس وقت وہ تجھے شراب وصل سے سیراب کرے گا اور تو ایسے

ف اولیاء اللہ کو تمام تصرفات عطا کر دیے جاتے ہیں

وَتَخُصُّ بِأَعْمَالٍ عِنْدَهُ زِيَادَةٌ عَلٰى
عَمَلِ الظَّاهِرِ الْإِسْلَامُ ظَاهِرٌ وَالْإِيْمَانُ
قُوَّتُهُ ثُمَّ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ الْوُجُوْدُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى
فَإِذَا كَانَ وُجُوْدُكَ بِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ
لَهُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ
سَبَبِهٖ وَيَعْلَمُ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا
قَوِيَ أَكَلَ مِنْ تَوَكُّلِهٖ وَيَرَاهُ
مِنَ اللّٰهِ لَا يَتَغَيَّرُ عَنْهُ مِنَ النَّظَرِ
الْأَوَّلِ لَوْ قَعَدَ فِيْ دِجْلَةٍ أَلْفَ عَامٍ
كَانَ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِاللّٰهِ اِتَّعِظْ رَحِمَكَ
اللّٰهُ بِأَيِّ وَجْهٍ تَلْقَاهُ وَأَنْتَ تُعَارِضُ
تُعَارِضُهُ فِيْ قَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ لَا
تُعَارِضْ وَلَا تُجَادِلْ عُزَيْرٌ عَارَضَ
رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ يَخْلُقُ
خَلْقًا ثُمَّ يُعْدِمُهُ مَحَاهُ مِنْ دِيْوَانِ
النُّبُوَّةِ أَمَاتَهُ مِائَةَ عَامٍ مَعْزُوْلًا
ثُمَّ أَحْيَاهُ وَمَنَّ عَلَيْهِ أَجْمَلُ لَهُ
الْجَمِيْلِ الْاِسْتِغْفَارُ دَأْبُ لِسَانِكَ
وَالْاِعْتِرَافُ دَأْبُ قَلْبِكَ وَ
السُّكُوْنُ دَأْبُ سِرِّكَ الذِّكْرُ أَوَّلًا
بِاللِّسَانِ ثُمَّ يَتَعَدّٰى إِلَى الْقَلْبِ جَاءَهُ
الْحُبُّ وَالشَّوْقُ تَعَدّٰى إِلَى اللِّسَانِ
صَحِبْتُ مَشَايِخَ مَا رَأَيْتُ بَيَاضَ سِنِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَأْكُلُوْنَ الطَّيِّبَاتِ

عملوں سے مخصوص ہو جائے گا کہ جو کہ ظاہر عمل سے اُس کے پاس زیادہ ہیں۔ اسلام ظاہری تصدیق کا نام ہے اور ایمان اُس کی قوت ہے بعدہٗ معرفت الٰہی کا مرتبہ ہے۔ پھر اللہ کے ساتھ موجود ہونے کا مقام ہے۔ پس جب تیرا وجود اُس کے ساتھ ہو جائے گا وہ بھی تیرے ساتھ ایسا ہی ہو جائے گا تو بقاء کا مرتبہ پالے گا ایمان والا ابتداء میں اپنے کسب وسبب سے کھایا کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ بہ تحقیق وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پس جب اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے توکل کے ذریعے سے کھاتا ہے اور اُس کو منجانب الٰہی سمجھتا ہے اور اُس کی پہلی نظر و خیال میں پھر کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ ہزار برس بھی دجلہ میں بیٹھے اُس کا قلب اللہ ہی کے ساتھ متعلق رہے گا۔ تو میری نصیحت قبول کر اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو ایسی حالت میں کہ قضا و تقدیر الٰہی سے معارضہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کس منہ سے ملے گا تو معارضہ چھوڑ دے اور جھگڑا نہ کر عزیز علیہ السلام نے مخلوق کے بارے میں رب عزوجل سے معارضہ کیا کہ وہ اوّلاً مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ پھر اُن کو معدوم کر دیتا ہے اُس وقت اُن کو نبوت کے دفتر سے محو کر دیا معزول کر کے سو برس تک موت دے دی پھر اُن کو زندہ کر دیا اور پہلی اُن کی حالتیں اُن پر لوٹا دیں نبوت عطاء کر دی تو استغفار کو اپنی زبان کا طریقہ۔ اور اعتراف و اقرار کو اپنے قلب کا طریقہ اور سکون کو اپنے باطن کا طریقہ مقرر کرے۔ ذکر اوّل زبان سے ہوتا ہے پھر وہ زبان سے قلب کی طرف متعدی ہوتا ہے بعدہٗ محبت و شوق پیدا ہو کر زبان کی طرف اُٹھتا ہے میں نے بہت ایسے مشائخ کی صحبت اختیار کی ہے کہ میں نے اُن میں سے کسی کے دانت کی سپیدی بھی نہ دیکھی انھوں نے مسکرا کر مجھ سے بات بھی نہ کی۔ لذیذ پاکیزہ غذائیں خود کھاتے

وَلَا يُطْعِمُونِي لُقْمَةً تَأْدِيبًا دَعْ تَشْبَعُ غَيْرَكَ وَجُعْ أَنْتَ تُعِزُّ غَيْرَكَ وَتُذِلُّ أَنْتَ تَسْتَغْنِي غَيْرَكَ وَتَفْتَقِرُ أَنْتَ إِنَّمَا أُرَبِّيكُمْ وَأُهَذِّبُكُمْ وَأُعَلِّمُكُمْ لِذٰلِكَ الْيَوْمَ قَطَعْتُ بِأَنَّكُمْ لَا تَنْفَعُونِي وَلَا تَضُرُّونِي وَلَا تَزِيدُونَ ذَرَّةً فِي رِزْقِي وَلَا تَنْقُصُونَ مِنْهُ ذَرَّةً بَعْدَ ذٰلِكَ تَكَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ أَحْكَمْتُ هٰذَا وَأَنَا فِي الصَّحَارِي وَالْقِفَارِ أَكْلُ الشَّهَوَاتِ يُقْسِي الْقُلُوبَ وَيُقَيِّدُ السِّرَّ وَيُزِيلُ الْفِطْنَةَ وَيُكْثِرُ النَّوْمَ وَالْغَفْلَةَ وَيُقَوِّي الْحِرْصَ وَيُطَوِّلُ الْأَمَلَ۔

يَا مَسْجُونًا فِي سِجْنِ هَوَاهُ يَا عَبْدَ الْخَلْقِ يَا جَاهِلًا بِعَاقِبَةِ أَمْرِهِ يَا جَاهِلًا بِالْخَلْقِ وَالْحَقِّ وَمَا عَلَيْهِ وَلَهُ أَلَمْ تَعْقِلْ فَاعْقِلْ ذِكْرَ الْمَوْتِ فَإِنَّ ذِكْرَهُ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ وَسَلَامَةٍ إِذَا ذَكَرْتَ الْمَوْتَ انْقَطَعَ عَنْكَ الْفُضُولُ إِذَا ضَعُفَ حِرْصُكَ وَقَلَّ أَمَلُكَ اسْتَرْجَعْتَ وَفَوَّضْتَ أُمُورَكَ كُلَّهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

يَا غُلَامُ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَعْتَرِفَ بِنِعَمِهِ وَالنِّعَمُ تُغْرِقُكَ فِي تَوْحِيدِهِ ثُمَّ

تھے اور مجھے ایک لقمہ بھی دکھلاتے تھے۔ تم ادب سیکھو تو چھوڑ دے دوسرے کو دیتا رہ پیٹ بھرنے دے تو بھوکا رہ تو غیر کو عزت دے اور خود ذلیل بن تو غیر کو مستغنی بنا اور اپنے آپ حاجت مند بنا رہ میں تمہاری تربیت اسی دن کے لیے کرتا ہوں اور تم کو ہدایت کرتا اور علم سکھاتا ہوں مجھے اس بات کا یقین کر لیا ہے کہ تم مجھے نہ نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان دے سکتے ہو اور نہ تم ذرہ برابر میرے رزق میں کمی بیشی کر سکتے ہو اس کے بعد میں نے تم کو وعظ کہنا شروع کیا ہے۔ میں نے اس خیال کو اسی وقت مضبوط کر لیا تھا جب کہ میں جنگلوں میں اور چٹیل میدانوں میں رہتا تھا۔ خواہش کے مطابق کھانا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور باطن کو مقید کر دیتا ہے اور دانائی کو زائل کر دیتا ہے۔ اور نوم و غفلت کو بڑھا دیتا ہے اور حرص کو تقویت دیتا ہے اور آرزو کو طویل کر دیتا ہے۔

اے خواہش کے قید خانہ کے قیدی اے مخلوق کے بندے اے انجام کار سے جاہل اے مخلوق و حق اور اپنے نفع و نقصان سے نادان کیا تجھے عقل نہیں ہے پس تو عقل سے کام لے اور موت کو یاد کر کیوں کہ موت کی یاد ہر بھلائی و سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد کرے گا تجھ سے فضولیات منقطع ہو جائیں گی جب تیری حرص ضعیف و کمزور ہو جائے اور آرزو کم ہو جائے تو تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر اپنے تمام امر اللہ عزوجل کی طرف سپرد کر دے۔

اے غلام تیرے لیے فلاح نہیں ہے یہاں تک کہ تو اس کی نعمتوں کا اقرار کرے اور وہ نعمتیں تجھ کو توحید الٰہی کے دریا میں ڈبو دیں پھر اس کی توحید میں تو غیر اللہ کی طرف

نفسه في توحيده عن رؤية غيره
كيف تحب من يشكو منه ويناظره
ويجادله الحب والشوق والقرب
منه لا يثبت مع هذا إذا صحت
المحبة فلا ألم عند مجيء الأقدار
إذا تمكنت المحبة ارتفعت المعارضة
والتهمة كل خطوة تخطوها إلى القبر
أنت في سفر إلى القبر قال بعضهم
العارف يشتغله معروفه عن القبول
والرد والحمد والذم إذا زالت
النفس صار مكانها الآخرة وإذا
زالت الآخرة صار مكانها قرب
الله عز وجل يستأنس بقربه و
يرتاح إليه الصلاة تقطع بك
نصف الطريق والصوم يقيمك على
الباب والصدقة يدخلك إلى
الدار هكذا قال بعض المشايخ و
استعينوا على قطع الطريق إلى الله
بالصبر والصلاة سالك ليس ذا
وحدتاه واغربتاه لولا حفظ الحكم
لنطق صاع يوسف عليه السلام
بأسراركم وأعمالكم لكن الحكم بذيل
العلم مستجير به لئلا يبدي قد يزهد
بالنعمة شغلا بالمنعم ويقطع النعمة عنه لئلا
يشتغل بها فإذا دام شغله به قربه

نظر کرنے سے فنا ہو جائے۔ وہ تیرا دوست کیسے بن سکے گا
جو کہ اُس کی شکایت کرتا ہو گا اور اُس سے تقدیر کے بارے
میں مناظرہ و مجادلہ کرے گا۔ اُس سے محبت و شوق اور قرب
باوجود ان باتوں کے قرار نہیں پکڑ سکتا جب محبت صحیح ہو
جاتی ہے پس مقدرات کے نازل ہونے کے وقت کوئی
رنج و تکلیف نہیں ہوتی ہے جب کہ محبت جگہ پکڑ لیتی ہے۔
معارضہ و تہمت سب اُٹھ جاتی ہے۔ تیرا ہر قدم جو بڑھتا
ہے وہ قبر کی طرف بڑھتا ہے تو قبر کی طرف سفر میں مشغول
ہے۔ بعض اہل اللہ کا قول ہے کہ عارف باللہ کو اُس کی
نکوئیاں قبول اور رد تعریف اور بُرائی سے باز رکھتی رہتی ہیں
جب کہ نفس دور ہو جاتا ہے اُس کی جگہ آخرت آ جاتی ہے۔
اور جب کہ آخرت زائل ہو جاتی ہے اُس کی جگہ قرب الٰہی آ جاتا
ہے۔ وہ اُس کے قرب سے اُنس لیتا رہتا ہے اور اس کی
طرف راحت پاتا ہے۔ نماز آدھا راستہ تیرا قطع کرا دیتی ہے
اور روزہ تجھے اُس کے دروازہ پر لے جا کر کھڑا کر دیتا ہے بعض
صدقہ تجھ کو گھر کے اندر داخل کر دیتا ہے بعض مشائخ طریقت
نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور تم اللہ کا راستہ طے کرنے میں
صبر و نماز سے مدد لیا کرو۔ کوئی سالک ہی نہیں اس کی وحدت
و غربت پر افسوس ہے۔ اگر حکم شرعی کی حفاظت مدنظر نہ ہوتی
تو البتہ یوسف علیہ السلام کا صاع تمہارے اسرار و اعمال کو
ظاہر کر دیتا ہے لیکن حکم علم کے دامن میں پناہ لینے والا
ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو کبھی وہ منعم کے ساتھ مشغول کی وجہ سے
نعمت سے بے رغبتی کرتا ہے اور اس سے نعمت منقطع
کر لی جاتی ہے تاکہ وہ اس نعمت کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے
پس جب اُس کو شغل خدا کے ساتھ ہر وقت ہو جاتا ہے تو

إِلَيْهِ وَوَضَعَ فِيْ يَدِهِ التَّكْوِيْنَ كَلَامِيْ مُرٌّ
وَمَا أُبَالِيْكُمْ بَعْدَ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ إِيَّاكُمْ وَ
لِذٰلِكَ جَاوَزْتُ دُنْيَاكُمْ وَجَاوَزْتُ
الْآخِرَةَ نَظَرْتُ إِلَيْكُمْ فَرَأَيْتُ لَا ضُرَّ
بِأَيْدِيْكُمْ وَلَا نَفْعَ وَلَا عَطَاءَ وَلَا
مَنْعَ وَاللّٰهُ الْمُتَصَرِّفُ فِيْكُمْ لَا
تُضِرُّوْنَ إِلَّا بَعْدَ إِضْرَارِ اللّٰهِ
فَرَجَعْتُ إِلَى اللّٰهِ وَأَمَّا الدُّنْيَا
فَرَأَيْتُهَا فَانِيَةً ذَاهِبَةً قَاتِلَةً
خَادِعَةً فَأَنِفْتُ مِنَ السُّكُوْنِ
إِلَيْهَا وَالْوُقُوْفِ مَعَهَا لِسُرْعَةِ ذِهَابِهَا
وَأَمَّا الْآخِرَةُ فَوَقَفْتُ عِنْدَهَا سَاعَةً
نَظَرْتُ فِيْ أَمْرِهَا فَظَهَرَ عِنْدِيْ عَيْبُهَا
وَهِيَ كَوْنُهَا مُحْدَثَةً مُشْتَرِكَةً وَ
رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَدَّ فِيْهَا شَهْوَةَ
الْأَنْفُسِ مَا تَلَذُّ مِنْهُ الْأَعْيُنُ وَهُوَ
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ قُلْتُ فَأَيْنَ
شَهْوَةُ الْقَلْبِ فَاغْتَرَبْتُ عَنْهَا
إِلٰى مَوْلَاهَا وَبَادِيْهَا وَخَالِقِهَا
وَالْمُحْدِثِ لَهَا هُوَ شَهْوَةُ الْقَلْبِ
إِذَا اتَّقَى الْعَبْدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
جَعَلَ لَهُ مِنَ الْجَهْلِ عِلْمًا وَمِنَ
الْبُعْدِ قُرْبًا وَمِنَ الصَّمْتِ ذِكْرًا
وَمِنَ الْوَحْشَةِ أُنْسًا وَمِنَ الظَّلَامِ

رب تعالیٰ اس کو اپنی طرف قریب کر لیتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں مرتبہ تکوین دے دیتا ہے مختار و متصرف ہو جاتا ہے میرا کلام و وعظ تمہیں پس پشت ڈال دینے اور تم سے نظر پھیر لینے کے بعد سے مجھے تمہاری پرواہ نہیں اور اسی واسطے میں نے تمہاری دنیا و آخرت دونوں سے تجاوز کر لیا ہے۔ میں نے تمہاری طرف نظر ڈالی پس جان لیا کہ نہ تمہارے ہاتھوں میں نقصان ہے اور نہ نفع اور نہ دینا ہے اور نہ منع کرنا اور اللہ عزوجل ہی تم میں تصرف کرنے والا حاکم و مختار ہے تم بغیر خدا کے ضرر پہنچائے ضرر نہیں پہنچا سکتے ہو پس یہ دیکھ کر میں نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا۔ لیکن دنیا کو میں نے فنا ہونے والا جانے والا قاتل و مکار دھوکہ باز پایا پس اس کی طرف سکون کرنے سے اور ٹھہرنے سے چونکہ وہ جلد چلی جانے والی ہے بے رغبتی کر لی اور ناپسند کیا۔ اور لیکن آخرت پس میں نے اس کے پاس ایک ساعت کھڑے ہو کر اس کے معاملہ کو جانچا پس میرے نزدیک اس کا عیب کہ وہ حادث ہے اور دوسرے موجودات میں مشترک ہے ظاہر ہوا اور میں نے یہ دیکھ لیا کہ تحقیق اللہ نے اس میں نفسوں کی شہوتیں اور وہ چیزیں جس سے آنکھیں لذت پائیں گی تیار کر دی ہیں اور وہ ارشاد الٰہی ہے اور جنت میں وہ چیزیں ہیں جس کی نفس خواہش کریں گے اور آنکھیں لذت پائیں میں نے کہا پس قلب کی خواہش کہاں ہے پس میں نے اس سے سفر اختیار کیا اور اس کے آقا اور ظاہر و پیدا کرنے والے اور اس کو عدم سے وجود میں لانے والے کی طرف لوٹ گیا اور وہی قلب کی خواہش ہے۔ جب بندہ اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جہل کی جگہ علم اور بعد کی جگہ قرب اور سکوت کی جگہ ذکر اور وحشت کی جگہ انس اور تاریکی کی

نُوَرًا اِنْ قَنَعْتُمْ مِنِّیْ۔

یَا نَفْسُ وَیَا هَوٰی وَیَا طَبْعُ وَیَا
اِرَادَةُ بِالتَّوْحِیْدِ وَقَطْعِ الْخَلَائِقِ
وَالسُّکُوْنِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَرْكِ رُؤْیَةِ الْخَلْقِ لَا اٰخُذُ مِنْهُمْ
لُقْمَةً اِلَّا بَعْدَ رُؤْیَةِ الْخَالِقِ وَ
اِلَّا حَلَفْتُ اَنْ لَا اٰکُلَ وَلَا اَشْرَبَ
فَاِذَا مُتُّمْ طِرْتُ بِسِرِّیْ اِلَی الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ حِیْطَانُ دِیْنِ نَبِیِّنَا تَتَدَاعٰی
تَتَوَاقَعُ تَسْتَغِیْثُ بِمَنْ یَبْنِیْهِ
نَهْرُهٗ قَدْ نَضَبَ مَاؤُهٗ وَالرَّبُّ لَا
یُعْبَدُ وَاِذَا عُبِدَ عُبِدَ رِیَاءً وَنِفَاقًا
مَنْ یُعَاوِنُ فِیْ اِقَامَةِ الْحِیْطَانِ وَ
وَتَجْلِیْلِ النَّهْرِ وَکَسْرِ اَهْلِ النِّفَاقِ
اَتَکَلَّمُ مِنْ عِلْمٍ لَا یُمْکِنُكَ اَنْ
تُفْصِحَ بِهٖ وَلَا تُعَلِّمَ بِهٖ مَلَکًا وَلَا
تُخْبِرَ بِهٖ لِاَحَدٍ اَلطُّوْرُ قَلْبُكَ لَا
یَرَاهُ شَیْطَانٌ فَیُفْسِدَهٗ وَلَا سُلْطَانٌ
فَیُغَیِّرَهٗ اَقْسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالطُّوْرِ
لِمُنَاجَاةِ حَبِیْبِهٖ وَکَلِیْمِهٖ عَلَیْهِ
وَتَجَلِّیْهِ لَهٗ اِذَا عَرَفَ الْقَلْبُ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ وَسَّعَهٗ حَتّٰی یَسَعَ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
وَالْمَلَائِکَةَ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ شَیْءٌ یَعُوْقُهٗ وَلَا
یَنْظُرُ اِلَیْهِ قَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ اَمَا سَمِعْتَ بِعَصَا مُوْسٰی
کَیْفَ ابْتَلَعَتْ کَذَا وَکَذَا اَحْمَالَ عِصِیٍّ وَحِبَالٍ۔

بکر نور مقرر کر دیتا ہے۔

اے نفس اور اے خواہش اور طبیعت اور اے ارادہ اگر تم مجھ سے توحید اور مخلوق سے قطع کر لینے اور اللہ کی طرف سکون پکڑ لینے اور مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا لینے کے ساتھ قناعت کر دو گے تو میں اُن سے ایک لقمہ بھی بغیر دیدار الٰہی نہ لوں گا ورنہ میں حلف کروں گا کہ میں نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا پس جب تم مر جاؤ گے میں اپنے باطن سے حق عزوجل کی طرف اُڑ جاؤں گا۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی دیواریں بنیادیں گر رہی ہیں اپنے بنانے والوں سے فریاد کر رہی ہیں اُس کی نہر کا پانی خشک ہو گیا ہے۔ اور رب تعالےٰ کی عبادت نہیں کی جاتی ہے اور اگر کی بھی جاتی ہے تو ریا و نفاق کے ساتھ کوئی ہے جو کہ ان دیواروں کے قائم کرنے اور نہر کے وسیع کرنے میں اور اہل نفاق کے شکست دینے میں مدد کرے۔ میں ایسے علم سے کلام کرتا ہوں کہ تجھے اُس کا ظاہر کرنا ممکن نہیں ہے اور نہ تو اُس کی فرشتہ کو تعلیم دے سکتا ہے۔ اور نہ تو کسی پر اُس کا اظہار کر سکتا ہے۔ تیرا قلب طور (تجلی گاہ الٰہی ہے) اُس کو شیطان نہیں دیکھ سکتا۔ جو اُس کو خراب کر دے اور نہ بادشاہ دیکھ سکتا ہے جو اُس پر غلبہ کرے اللہ عزوجل نے طور کی قسم اپنے دوست اور کلیم کی مناجات اور اپنی تجلی کے باعث کھائی۔ جب کہ قلب حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے تو حق تعالےٰ اُس قلب کو اتنا وسیع کر دیتا ہے کہ اُس میں جن و انس اور فرشتے سب سما جاتے ہیں پھر جب کوئی چیز روکنے والی اُس کی باقی نہیں رہتی اور وہ اُسے نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ اُسے نزدیک و قریب کر لیتا ہے کیا تو نے موسےٰ علیہ السلام کے عصا کا قصہ نہیں سنا کہ اُس نے اتنی اتنی لکڑیوں اور رسیوں کے بوجھوں کو کیسے نگل لیا۔

وَلَمْ يَتَغَيَّرْ سُؤَالٌ قَالَ لَهُ كَامِلُ الْمَلَّاحُ
قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْعَالِمُ
زَاهِدًا كَانَ عُقُوبَةً عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ
لِمَ كَانَ عُقُوبَةً عَلَيْهِمْ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
لِأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِغَيْرِ إِخْلَاصٍ وَلَا عَمَلٍ
فَلَا يَقَعُ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا يَثْبُتُ
فَيَسْمَعُونَ وَلَا يَعْمَلُونَ الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ
وَتَنَوَّرَ بِالْعِلْمِ أَطْفَأَ بِنُورِهِ نَارَ مَعَاصِي
الْخَلْقِ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ نُورُ الْمُؤْمِنِ
عِنْدَ جَوَازِهِ عَلَيْهَا قِيلَ الزَّادِيَةُ
مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْخَلْقِ
وَالظَّفَرُ بِالرَّفِيقِ ثُمَّ الْقُعُودُ وَالْخَلْقُ
قُطَّاعُ طَرِيقِ الْآخِرَةِ وَالنَّفْسُ لَا تَصْلُحُ
أَنْ تَكُونَ رَفِيقَةً فِي الطَّرِيقِ وَكَذَا
فَيَضِلُّ وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لَا يَصْلُحُ
لِلْجَنَّةِ وَالشَّهَوَاتُ آفَاتٌ تُعْمِي عَيْنَ
فِطْنَتِكَ فِي طَرِيقِكَ وَالْخَلْقُ قُطَّاعُ
الطَّرِيقِ أُتْرُكْ هَوَاكَ عَلَى بَابِ خَلْوَتِكَ
ثُمَّ ادْخُلْ وَحْدَكَ تَرَى مُؤْنِسَكَ
فِي خَلْوَتِكَ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِّمْنَا الْعِلْمَ الْأَكْبَرَ
فَقَالَ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
الرِّضَاءُ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَالْحُبُّ لِلّٰهِ
أَنْتَ زِنْدِيقٌ تَخْلُو بِمَعَاصِيهِ ثُمَّ
تُظْهِرُ الْعِبَادَةَ وَالزَّهَادَةَ أَمِنْتَ الْعَاقِبَةَ

اور اُس میں کچھ تغیر پیدا نہ ہوا (سوال) آپ سے کامل ملاح نے سوال کیا کہ حسن بصری علیہ الرحمہ کا قول ہے جب کہ عالم زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانہ والوں کے لیے عقوبت و باعث عذاب ہوتا کیونکر ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس لیے کہ اُس کا کلام و وعظ بغیر اخلاص اور بغیر عمل کے ہوتا ہے پس وہ نہ دلوں میں اثر کرتا ہے اور نہ قرار پکڑتا ہے پس وہ لوگ اسے سنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ قلب جب کہ صحیح ہو جاتا ہے اور علم سے منور ہو جاتا ہے تو وہ اپنے نور سے مخلوق کے گناہوں کی آگ کو ویسے ہی بجھا دیتا ہے جیسے کہ دوزخ کی آگ کو مسلمانوں کا نور اس پر گزرنے کے وقت بجھا دے گا۔ بعض کا قول ہے گوشہ نشینی نفس کی اور شہوتوں اور مخالفت کرنے اور رفیق کے ساتھ مندی حاصل کرنے پھر تنہائی میں بیٹھ جانے کا نام ہے۔ مخلوق آخرت کے راستہ کے بھٹ مار ہیں۔ اور نفس اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ وہ رفیق آخرت بن سکے اور ایسے ہی خواہشات نفس پس اُن کو رفیق بنانا گمراہی میں پڑنا ہے۔ اور شیطان دشمن ہے۔ جنت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور شہوات نفسانیہ ایسی آفتیں ہیں جو کہ تیری دانائی کی آنکھوں کو راستہ میں اندھا بنا دیں گی اور مخلوق قطاع الطریق بھٹ مار ہے اس لیے تو اپنی خواہش کو اپنی خلوت کے دروازہ پر چھوڑ دے پھر تو تنہا اندر داخل ہو جا وہاں تنہائی میں تو اپنے مونس کو پالے گا۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو علم اکبر سب سے بڑے علم کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل سے خوف اور اُس کی قضاء و تقدیر پر راضی ہونا اور اُس کے واسطے محبت رکھنا علم اکبر ہے۔ تو تو زندیق (بیدین) ہے خلوت میں گناہ کرتا ہے پھر عابد و زاہد ہونے کا اظہار کرتا ہے۔ عاقبت سے بے خوف بن گیا ہے۔

وَيْلَكَ الْاَقْسَامُ مَعَ اللهِ كَرَجُلٍ بِخُرَاسَانَ مَاتَ لَهٗ نَسِيْبٌ بِالْعِرَاقِ لَهٗ اَمْوَالٌ لَا وَارِثَ لَهٗ سِوَاهُ اَلَيْسَ يَتَّصِلُ مَالُهٗ اِلَى الَّذِيْ فِيْ مِلْكِهٖ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَوَامٌ يَصْلُحُ لَكُمُ الْكَلَامُ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللُّبْسِ يَغْلِبُ عَلَيْنَا الْاَمْرُ فَنَتَكَلَّمُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَلْقَلْبُ يَسْتَقِيْ مَادُبَةَ النَّفْسِ لِيَرْجِعَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَرِيْقِهَا اِذَا وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُبُّ رَجُلٍ وَبُغْضُ اٰخَرَ اَيُّ شَيْءٍ تَعْمَلُ تُحِبُّ بِطَبْعِكَ وَتُبْغِضُ بِطَبْعِكَ لَا كَرَامَةَ لَكَ حَكِّمِ الْجَمِيْعَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اِنْ وَافَقَهُمَا وَاِلَّا ارْجِعْ عَنْهُ فَاِنْ اَفْتَاكَ بِالصِّحَّةِ اِرْجِعْ اِلٰى قَلْبِكَ اِذَا عَمِلَ الْقَلْبُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَرُبَ وَاِذَا قَرُبَ عَلِمَ وَاِذَا عَلِمَ اَبْصَرَ مَالَهٗ وَعَلَيْهِ مَا لِلْحَقِّ وَمَا لِلْبَاطِلِ وَمَا لِلشَّيْطَانِ وَمَا لِلرَّحْمٰنِ يَرٰى قُرْبَهٗ مِنْ رَبِّهٖ وَقُرْبَ الرَّبِّ مِنْهُ وَاَبَدًا يَكُوْنُ فِيْ فَرْحَةٍ مَعَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُوْنُ بِمَقَامِ الْمَلِكِ يَشْتَرِيْ فَيُفَرِّقُهٗ عَلَى الْخَلْقِ اِذَا دَخَلْتَ هٰهُنَا فَاخْدُمْ عِلْمَكَ

تجھ پر افسوس ہے کہ تو مارا مارا پھرتا ہے مقسوم تو اللہ کے پاس ہیں مثل ایک مرد کے جو کہ خراسان میں رہتا ہے اُس کا ایک ایسا مالدار رشتہ دار العراق میں مر گیا جس کا سوا اس خراسانی کے کوئی وارث ہی نہیں ہے۔ تو کیا اس متوفّٰی کا مال اس خراسانی کو نہ مل جائے گا حالانکہ خراسانی کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔ ضرور پہنچ جائے گا۔ ایسا ہی تیرا مقدر تجھے پہنچ کر رہے گا تم تو عوام میں داخل ہو تم سے محض کھانے پینے پہننے کے متعلق کلام کرنا درست ہے (نہ کہ معرفت کے اسرار) ہم پر امرِ الٰہی غالب ہے اس وجہ سے ہم اس کے مخالف تم سے کلام کرتے ہیں۔ قلب نفس کا کھانا قے کے راستہ سے نکال دیتا ہے تاکہ وہ اس کے راستہ سے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرے۔ جب تیرے دل میں ایک شخص کی محبت اور دوسرے کی عداوت جاگزین ہو جاتی ہے تو تو کیا عمل کرتا ہے اپنی طبیعت سے محبت پیدا کرتا ہے اور اُسی طبیعت سے عداوت رکھتا ہے۔ تمہیں کوئی بزرگی نہیں۔ تو تمام چیزوں کو قرآن و حدیث پر پرکھ لیا کر اگر وہ چیزیں اُن کے موافق ہوا کریں بہتر ہے ورنہ تو اُن سے رجوع کر لیا کر۔ پس اگر قرآن و حدیث تجھے اُس کی صحت کا فتویٰ دے دیا کریں تو تو اپنے قلب کی طرف رجوع کیا کر جب قلب کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنے لگے گا تو وہ خدا سے نزدیک ہو جائے گا اور جب اسے قربِ الٰہی حاصل ہو جائے گا تو وہ عالِم بن جائے گا اور جب وہ عالم ہو جائے گا تو اپنے نفع و نقصان حق و باطل احکامِ شیطانی اور حکمِ رحمانی کو جاننے پہچاننے لگے گا پھر ایک میں فرق کر سکے گا اُس کو اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے سے معلوم ہونے لگے گا وہ ہمیشہ رحمٰن عزوجل کی معیت میں نہایت خوشی رہے گا بادشاہ کا دلال بن کر چیزیں خریدا کرے گا اور مخلوق کو بانٹا کرے گا جب تو یہاں داخل ہوا کرے پس تو اپنے علم اور

وَادْخُلْ عُرْيَانًا وَكَذٰلِكَ اِخْلَعْ
مَا هُنَاكَ وَوَرَاءَكَ وَاَخْرُ اِلَيَّ
فَاِنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ مُتَلَبِّسًا
رُبَّمَا يَحْجُبُكَ عَنِّيْ مَا هٰهُنَا
اِخْلَعْ عَنْكَ ذٰلِكَ اُدْخُلْ خُذْ
مَا هٰهُنَا وَذٰلِكَ لَا يَفُوْتُكَ
دَخَلْتُ عَلٰى بَعْضِ الشُّيُوْخِ
وَكَانَ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَقَالَ
تُحِبُّ هٰذَا الَّذِيْ اَنَا عَلَيْهِ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ
وَاُفْطِرُ كُلَّ يَوْمٍ وَقْتَ سَحَرٍ
وَطَعَامُ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ لَيْسَ
بِطَيِّبٍ فَاَتَوَرَّعُ عَنْهُ كَانَ
سَرِيُّ السَّقَطِيُّ يُشِيْرُ عَلَى
الْجُنَيْدِ بِالْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ
فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا لَقِيَهُ
قَالَ لَهُ مَا قَبِلْتَ مِنَّا حَتّٰى اُمِرْتَ وَيْلَكَ
اَنْتَ تَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ وَبَعْدُ عَمَلُكَ سَقِيْمٌ
كَاَنَّكَ تَوَسَّدَ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ
اَخَافُ مِنْهُ وَلَا اَرْجُوْهُ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَا فِي
الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِيْلَ
لِبَعْضِ الصَّالِحِيْنَ هَلْ تَرٰى رَبَّكَ فَقَالَ لَوْ لَمْ
اَرَهُ لَتَقَطَّعْتُ مَكَانِيْ قَالَ كَيْفَ تَرَاهُ قَالَ يُعْمِيْ عَنْهُ
وُجُوْدَهُ فَيَرٰى رَبَّهُ كَمَا اَرَاهُمْ نَفْسَهُ

زہد و تقویٰ اور تمام حالتوں کو چھوڑ کر برہنہ ہو کر اس مجلس میں آیا کر۔ پس جب کہ تو میرے پاس ان چیزوں کے لیے لگا کر آئے گا تو یہ اوقات یہ چیزیں تجھے مجھ سے اوجھل رکھیں گی۔ ان تمام چیزوں کو علیحدہ رکھ کر تو میرے پاس چلا آ اور جو کچھ یہاں موجود ہے اس کو لے لے تو حصہ ہے اور وہ تیری پہلی والی چیزیں تجھ سے فوت نہ ہوں گی۔ میں بعض مشائخ کے پاس گیا جو کہ دلوں کے خطروں پر بات چیت کیا کرتے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تو اس کو دوست رکھتا ہے جس حالت پر کہ میں ہوں۔ میں نے جواب دیا ہاں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا میں ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ہوں اور ہر دن سحر کے وقت افطار کیا کرتا ہوں اور اس شہر کا کھانا پاک نہیں ہے پس اس سے پرہیز کرتا ہوں۔ حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے لوگوں سے وعظ کہنے کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے (وہ بوجہ انکسار وعظ نہیں فرماتے تھے) پس حضرت جنید نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان کو وعظ کہنے کا حکم دیتے ہیں پس جب سری سقطی علیہ الرحمہ آپ سے ملے آپ نے جنید سے فرمایا تاوقتیکہ تم کو حکم نہیں دیا گیا تم نے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا۔

اے واعظ تیرے اوپر افسوس تو لوگوں سے وعظ کہتا ہے اور ابھی تک تیرا عمل خراب ہے گویا تو ایک تکیہ لگا گیا ہے روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور امیدواری کرتا ہوں نہ آسمان و زمین میں اور آخرت میں کسی سے خائف امیدوار سوائے حق عزوجل کے نہیں ہوں آسمان و زمین اور آخرت میں تم رب تعالیٰ کو دیکھا کرتے ہو پس جواب دیا کہ اگر میں اس کو نہ دیکھتا البتہ میرا جگر پارہ پارہ کر دیا جاتا سائل نے کہا آپ اس کو کیسے دیکھتے ہیں جواب دیا کہ اس کا وجود میری آنکھ کو بند کر دیتا ہے بعد اس کا رب اس کو اپنا دیدار ویسے ہی کرتا ہے جیسے کہ مسلمانوں کو کر حیثیت

فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَشَاءُ يُرِي قَلْبَهُ يُرِيْ صِفَاتَهُ
يُرِيْ إِحْسَانَهُ يُرِيْ لُطْفَهُ يُرِيْ بِرَّهُ يُرِيْ
كَنَفَهُ كَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْجُنَيْدُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنِّي الصُّوْفِيُّ
مَنْ صَفَا عَنْ وُجُوْدِهِ يَكُوْنُ قَلْبُهُ سَفِيْرًا
بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَلَا يَكُوْنُ صُوْفِيًّا
حَتّٰى يَرٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَنَامِ يُؤَدِّبُهُ يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ يَتَرَقّٰى
قَلْبُهُ وَيَصْفُوْ سِرُّهُ عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ وَيَدُهُ
فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِالسُّرْيَانِيَّةِ وَيُحَاسَبُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ فَإِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ
تَكَلَّمُوْا بِالْعَرَبِيَّةِ بِلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَطَاعَ
الْعَبْدُ اللّٰهَ أَعْطَاهُ الْمَعْرِفَةَ فَإِذَا
عَصَاهُ لَا يَسْلُبُهَا مِنْهُ لِيَحْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْتِي الْخَاطِرُ الْمَلَكِيُّ
فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيَعْرِضُهُ عَلَى الشَّرْعِ فَيَقُوْلُ
لَا أَعْرِفُكَ وَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ فَيَقُوْلُ
أَنَا خَاطِرٌ مِنَ الْخَيْرِ أَنَا مِنَ الْحَقِّ
أَنَا الْحَقُّ أَنَا مِنَ الْحَبِيْبِ أَنَا مِنَ
الرَّقِيْبِ يَمْلَأُ ذٰلِكَ الْخَاطِرُ بَاطِنَهُ
وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ كُلَّهُ يُحِبُّ الْخَلْوَةَ

سے چاہے گا جنت میں اپنے گرد کھائے گا دکھا دیتا ہے اس
کے قلب پر اپنی تجلی ڈال کر اپنی صفتیں اپنے احسان ولطف کرم و
کنار رحمت کو ملاحظہ کرا دیتا ہے۔ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ
عنہ فرمایا کرتے مجھ پر میری طرف سے سب سے بڑی کیا، صوفی وہ ہے
جو اپنے وجود سے پاک و صاف ہو گیا اس کا قلب اپنے اور
رب تعالیٰ کے درمیان میں قاصد بن گیا۔ اور کوئی صوفی ہوتا
ہی نہیں یہاں تک کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ادب
سکھاتا امر و نہی فرماتا ہوا دیکھے اس کا قلب ترقی کرتا چلا
جائے اس کا باطن صاف ہوتا جائے۔ بادشاہ کے
دروازے پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ہاتھ میں ہاتھ
دیئے کھڑا ہو۔

آدم علیہ السلام نے اوّل اوّل جو کلام کیا زبان سریانی میں تھا
قیامت کے دن آدمیوں سے زبان سریانی میں حساب لیا جائے
گا۔ پس جب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عربی میں جو کہ
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ہے کلام کیا کریں گے۔ بعض
اہل اللہ کا قول ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے
تو رب تعالیٰ اس کو اپنی معرفت عطا فرما دیتا ہے۔ پس جب وہ
بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہے تو رب تعالیٰ اس کو اس بندہ سے
چھین نہیں لیتا ہے تاکہ اس پر قیامت کے دن اس کو حجت
بنائے۔ مومن کے قلب میں خطرہ ملکی آتا ہے (یعنی الہام غیبی)
پس اس کے نزدیک آکر شرع بالمطلب ہو وہ کہتا ہے میں تجھ کو نہیں جانتا
تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے وہ کہتا ہے میں نعمت سے
تیرا حصہ ہوں۔ میں حق کی طرف سے ہوں میں حق ہوں میں حبیب و
نگہبان کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ خطرہ اس کے باطن کے
کان اور آنکھ سب کو پر کر دیتا ہے بندہ اس کو دیکھے خلوت

يُهَاجِرُ مِنْ وَطَنِهٖ ثُمَّ يَلْتَبِسُهٗ اَمْرٌ اٰخَرُ
فَيَنْزَعِجُ بِهٖ اَيْضًا حَتّٰى يَاْتِيَ السُّكُوْنُ فَاِذَا
جَاءَ السُّكُوْنُ كَانَ الْحَدِيْثُ كَاَنَّمَا تَرَاهُ
كَاَنَّهٗ يُصْغِيْ بِاُذُنِهٖ اِلٰى اَحَدٍ بِجَانِبِهٖ مُحَدِّثًا
يُحَدِّثُهٗ قَامَ رَجُلٌ يَطْلُبُ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا
فَاَقْعَدَهٗ وَقَالَ اَنَا اٰمُرُكَ بِالزُّهْدِ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْاُخْرٰى ثُمَّ تَسْاَلِ اللّٰهَ
تَعَالٰى بَعْدَ تَزَهُّدِكَ حَتّٰى يُعْطِيَكَ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيْسٰى
اُحْذُرْ اَنْ اُفَوِّتَكَ وَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ اَوْصِنِيْ
قَالَ اُوْصِيْكَ بِيْ ثُمَّ قَالَ اَوْصِنِيْ قَالَ
اُوْصِيْكَ بِيْ هٰكَذَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُوْلُ اُوْصِيْكَ بِيْ حَتّٰى يَتَقَفَّسَ
عَنْكَ بِمِحْنَتِهٖ وُجُوْدُكَ وَيَضُمُّكَ جَنَابُ
الشَّرْعِ وَيَفْعَلُ فِيْكَ الصَّبَاحُ حَتّٰى تَنْبَهِرَ
تَلْتَقِطُ حَبَّاتِ الْفَضْلِ وَيُقَرِّبُ بِهٖ
عُيُوْنُ بِهٰذَا تَرْكَ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ
وَدُعَائَهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى
يَكُوْنَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ جَاذِبٌ وَفِيْهِ
اَهْلِيَّةُ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَالدُّعَاءِ
اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيْحَكُمْ اَحْكِمُوْا هٰذَا
الْحُكْمَ الظَّاهِرَ بِالْعَمَلِ بِهٖ ثُمَّ
انْظُرُوْا مَاذَا تَرَوْنَ مِنْ
لُطْفِ قُرْبِهٖ وَمُنَاجَاتِهٖ

کو پسند کرتا ہے گا اپنے وطن سے ہجرت کرے گا اس کے بعد اس
مومن کے پاس دوسرا امر آتا ہے جو اس کو حرکت دیتا ہے یہاں
تک کہ اس کو سکون حاصل ہو جاتا ہے پس جب کہ اس کو سکون
حاصل ہوتا ہے یہ ہمیشہ ہم کلامی میں رہتا ہے تو ہمیشہ اس کو ایسی
حالت میں پائے گا گویا کہ یہ اپنے کان جھکائے اس کی طرف
متوجہ ہے۔ کوئی بات چیت کرنے والا اس کے پہلو میں ہے
جس سے یہ ہم کلام ہے ایک شخص آپ کے روبرو کچھ دنیا مانگنے
کے لیے کھڑا ہوا پس آپ نے اس کو بٹھا دیا اور ارشاد فرمایا میں
تجھے دنیا بعدہ آخرت سے بے رغبت ہونے کا حکم دیتا ہوں۔
اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔ بعدہ زہد اختیار کر یہاں
تک کہ حق عزوجل تجھے دے پس تو لے لے۔ اللہ عزوجل نے عیسیٰ
علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ تو اس بات سے ڈر کہ
میں تجھے فوت کر دوں (بھلا دوں) موسیٰ علیہ السلام نے رب عزوجل
سے عرض کی کہ مجھے وصیت و نصیحت فرما۔ ارشاد ہوا میں تجھے اپنی
محبت کا حکم دیتا ہوں تو موسیٰ علیہ السلام نے یہی عرض کی تو جواب میں
حکم بار بار ہوا اسی طرح سے چار مرتبہ سوال و جواب ہوا ہر مرتبہ
یہی ارشاد فرماتا تھا کہ میں تجھے اپنی محبت کا حکم دیتا ہوں یہاں تک
کہ تیری ہستی کا وجود تجھ سے جدا ہو جائے اور تجھے شریعت کی
بازو اپنی طرف ملا لے اور تجھے آواز کر نا سکھا دے اس وقت
تو فضل کے دانے چگنے لگے گا اور اس سے اثر حاصل کرے گا۔
آپ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ تو مخلوق کو وعظ کہنا اور ان کو اللہ عزوجل
کی طرف بلانا اس وقت تک ترک کر دے کہ تیرے پاس جانب
اللہ کشش اور وعظ گوئی اور لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف بلانے کی
قابلیت پیدا نہ ہو جائے۔ تم اس حکم ظاہری کو اس پر عمل کر کے
مضبوط کر لو پھر دیکھو کہ قرب و مناجات الٰہی سے کیا نعمت تم کو

اَلْعَوَامُّ عُشَّاقُ الطَّعَامِ اَتَكَلَّمُ وَاَنْتَ
عِنْدِیْ عَدَمٌ وَالسَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
عِنْدِیْ عَدَمٌ وَلَيْسَ يَنْفَعُنِیْ وَلَا
يَضُرُّنِیْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلسُّؤَالُ مَا
مَعْنٰی قَوْلِ بَعْضِ الْمَشَايِخِ خُذِ الْمُرِيْدَ
قَبْلَ اَنْ يَفْطَنَ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَیْ خُذْهُ فِی الْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فِی
الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ قَبْلَ اَنْ يَفْطَنَ بِقُرْبِهٖ
وَلُطْفِهٖ فَاِذَا قَرَّبَهٗ وَلَطَفَ بِهٖ فَتَرَ عَنْ
عَمَلِهٖ قَبْلَ اَنْ تَفْطَنَ بِشَرَابِهٖ وَنَوَالِهٖ
يَطْلُبُ ذٰلِكَ الطَّرِيْقَ وَيَتْرُكُكَ كُلٌّ
مِنْكُمْ قَدِ اشْتَغَلَ [illegible] وَ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فِیْ قَلْبِهٖ اَلْحُزْنُ فِیْ وَجْهِهٖ [illegible]
وَالْبِشْرُ فِی الْقَلْبِ فِیْ وَجْهِهٖ [illegible]
[illegible] اِنَّهُمَا [illegible]

حاصل ہوتی ہے عوام تو کھانے کے عاشق ہیں۔ میں کلام ایسی حالت
میں کرتا ہوں کہ تو میرے نزدیک اور آسمان و زمین سب معدوم ہوتے
ہیں۔ اور یہ جانتا ہوں کہ مجھے اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان پہنچانے
والا نہیں ہے سوال بعض مشائخ کے اس قول کے کیا معنے ہیں کہ
مرید کو اس سے پہلے پکڑو کہ وہ دانا ہو جائے۔ آپ نے اس کا
جواب دیا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ تم مرید کو عبادت اور نماز روزہ کے
مجاہدہ میں اس سے پہلے توجہ کر دے کہ وہ قرب و لطف الٰہی سے
واقف ہو۔ پس جب کہ رب تعالیٰ اس کو اپنا قرب عطا فرمائے گا
اور اس پر لطف فرمانے لگے گا تو وہ اپنے عمل سے سستی برتنے لگے گا
اس سے پہلے کہ وہ تیری کا شراب و مراد کا مزہ چکھے اس راستہ کو تلاش
کرنے لگے گا اور تجھے چھوڑ دے گا۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی
کام میں مشغول ہو گیا ہے یہ عابد مرتبہ کا بندہ ہے اور یہ معرفت کا بندہ
یہ بادشاہ کا جو بندہ ہے اور یہ اپنی دنیا کا طالب یا اپنے نفس و شباب
کا بندہ ہے [illegible] ایک کوئی اپنے روزہ میں اور کوئی
اپنی نماز میں [illegible] دوزخ کے
خوف میں [illegible] مشغول ہے تم کوئی شخص
[illegible] کا قلب اللہ کے واسطے اور
اس کی [illegible] سے جدا
ہو کر [illegible] اگر تم ایسے شخص کو پالو
تو تم [illegible]
اور اس کا [illegible]
ہو جاتا ہے [illegible]
کے قلب میں [illegible]
واسطے ہوتا ہے اور [illegible]
وہ قضاء و قدر کی طرف دیکھ کر ہنستا رہتا ہے اور اس [illegible] سے

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ سِجْنُهٗ مَا دَامَ
مُؤْمِنًا فَاِذَا دَامَ تَقْوَاهُ اَخْرَجَہٗ مِنْھَا
اَبْرَزَہٗ مِنْ سِجْنِہٖ مِنْ ضِیْقَتِہٖ وَمَنْ
یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ
مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یَنْفَقِصُ عَنْہُ
بَیْضَۃُ وُجُوْدِہٖ یَلْقُطُ حَبَّ الْحُکْمِ
یَحْضُنُہٗ جَنَاحُ الْقُرْبِ یَضُمُّہٗ اِلَیْہِ
ھُوَ صَاحِبُ الْاَطْبَاقِ وَھُوَ صَاحِبُ
السِّمَاطِ۔

خوش ہوتا ہے۔ دنیا مسلمان کے لیے قیدخانہ ہے جب تک وُہ مومن رہتا ہے دُنیا اُس کے لیے قید خانہ بنی رہتی ہے۔ پس جب تقوای اُس میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو وہ دنیا سے نکل کر اپنے قید خانہ اور تنگی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اُس کے لیے ایک راستہ نکال دیتا ہے اور جہاں سے خیال بھی نہیں ہوتا وہ اُس کے لیے رزق پہنچاتا ہے وہ اپنے بیضۂ وجود سے نکل جاتا ہے شریعت کا دانہ چگنے لگتا ہے قرب الٰہی کا بازو اُس کو اپنے پہلو میں لے لیتا ہے اُس کو اپنی طرف ملا لیتا ہے۔ ایسا شخص طبقوں اور دسترخوان کا مالک ہی جاتا ہے

یَا اَحْمَقُ مَعَکَ بَرْقٌ لَا ثَبَاتَ
لَہٗ مَعَکَ عَرَضٌ کَمَا یَاْتِیْ یَذْھَبُ
تَحْتَاجُ تَحْیٰی اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّتَمُوْتُ اَلْفَ
مَرَّۃٍ ثُمَّ اَخِیْرًا تَثْبُتُ کَالشَّجَرَۃِ کَمَا
جَآءَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَتَثْمُرُ وَلَا تَحُوْلُ
تَثْنِیْ وَتَسْمُرُ تُظِلُّ بَعْدَ اَنْ تَصِیْرَ قَدْ تَلَا
الْاَرَضِیْنَ السَّبْعَۃَ لَا تَھْدِیْ لَا تَدَّعِ اَنْتَ
تُقْرِضُ لُقْمَۃً تَقُوْمُ قِیَامَتُکَ تَفُوْتُکَ
مِنْ عَشَائِکَ لُقْمَۃٌ تَقُوْمُ قِیَامَتُکَ دَعِ
الْحَالَۃَ یَدْخُلُ فِیْکَ وَیَکْبُرُ وَیَجْھِقُلِبُکَ
وَیَکُوْنُ لَکَ فَرَاخٌ یَطِیْرُ وَیَقَعُ عَلٰی مِرْقَاۃِ
سِرِّکَ یَاْتِیْ شَرْقًا وَّغَرْبًا بَرًّا وَّبَحْرًا
اَنْتَ نَائِمٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّاسُ
نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَھُوْا

اے احمق تیرے ساتھ بجلی ہے جس کو قرار نہیں ہے تیرے ساتھ اسباب ہے جیسے آئے گا چلا جائے گا۔ تو محتاج ہے کہ تو ہزار بار فنا ہو اور ہزار بار مرے پھر آخر میں تو درخت کی مانند قرار پکڑے گا رات دن آتے ہیں اور وہ پھل دیتا رہتا ہے اور اپنی حالت سے نہیں پلٹتا بڑھتا رہتا ہے نشوونما پا کر سایہ ڈالتا رہتا ہے اس کے بعد کہ تو ساتوں زمین کی بیخ لی جائے یہ حالت پیدا ہوگی تو ہذیان نہ بک دعویٰ نہ کر تجھے ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیتی ہے تو تجھ پر قیامت قائم ہو جاتی ہے تیری غذا میں سے ایک لقمہ فوت ہو جاتا ہے۔ تو تجھ پر قیامت قائم ہو جاتی ہے تو اپنی حالت کو چھوڑ دے اپنے میں داخل ہونے دے وہ تیرے قلب میں مل جانے جوڑ پیدا کرے اور تیرے بچے پیدا ہوں جو کہ ہوا میں اڑے اور تیرے باطن کی بلندی پر جا کر ٹھہرے شرق و غرب جنگل و دریا میں آمد و رفت کرے۔ تو تو سویا پڑا ہوا ہے حضور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سادی سوئے ہوئے ہیں پس جب مر جائیں گے ہوشیار ہوں گے۔

بئس الرجل یتنبہ بعد الموت ینبغی للفقیر ان یتزر بالقناعۃ و یتردی بالعفۃ حتی یصل الی الحق عز وجل و یسعی بقدم الصدق طالبا لباب القرب منہ ولا عن الدنیا و الاخرۃ منہ ولا عن الخلق والموجود یستقبلہ عنایۃ الحق و رأفتہ و رحمتہ و شوقہ الیہ و جذباتہ و نظراتہ و مباھاتہ و مواکب ارواح الانبیاء و ملائکتہ تصحبہ الملائکۃ و ارواح النبیین و المرسلین تزفہ الی الحق زفافا۔

یا موتی القلوب طلبکم الجنۃ قطعکم عن الحق انزعوا انزعوا ارجعوا ارجعوا علیک تقصیر الامل حتی یقرب قلبک و یصفو من الخلق سرک و یدنو الی الحق عز و جل و اقرأ ما فی صحیفتک علی سطر سطر و کلمۃ کلمۃ و حرف حرف علی اوقاتک و ایامک و ساعاتک و تخطیک و یتبین لک ما تؤول الیہ و حکما جذبک الخوف الیہ جذبۃ القرب حینئذ یصیبک الثبات ولا تبالی طال العمر ام قصر قامت القیامۃ او لم تقم احبک الخلق ام ابغضوک اعطوک ام حرموک ثم قام صارخا و غطی وجہہ ثم کشفہ ثم قال۔

(جب کہ ہوشیاری فائدہ نہ دے گی) وہ بہت بُرا مرد ہے جو کہ بعد موت کے ہوشیار ہو فقیر کے لیے ضرورت ہے کہ وہ قناعت کی ازار پہنے اور عفت کی چادر اوڑھے۔ یہاں تک کہ وہ حق عزوجل کی طرف پہنچ جائے اور سچائی کے قدم سے اُس کی طرف قرب الٰہی کے دروازہ کو طلب کرتا ہوا دُنیا و آخرت تمام خلق و موجودات سے بھاگتا ہوا دوڑ کر ہے اُسی کی خواہش میں سرگرداں رہے عنایت و رأفت الٰہی اور اُسی کی رحمت و شوق۔ اور اس کے جذبے اور نظریں اور اس کا ملائکہ پر فخر فرمانا اور انبیاء کرام اور فرشتوں کی روحوں کے لشکر اُس کا استقبال کریں فرشتے اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی روحیں اُس کے مصاحب ہو کر اُس کے ہمراہ اُس کو شل دولہن کے دربار الٰہی میں پہنچا دیں۔

اے مُردہ دلو! تم کو تمہاری جنت کی طلب نے حق عزوجل سے روک رکھا ہے تم اُس سے علیحدگی اختیار کرو علیحدہ ہو جاؤ لوٹو لوٹو تو اپنی آرزو کو کم کردے تاکہ تیرا دل نزدیک اور تیرا باطن مخلوق سے صاف و پاک ہو کر حق عزوجل کے قریب ہو جائے اور تو اپنے سالہ تقدیر کو پڑھ کر اُس کی ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف پر اپنے تمام وقتوں اور زمانوں اور گھڑیوں اور لحظوں پر خبردار ہو جائے گا اور تو جس کی طرف رجوع کرنے والا ہے وہ تیرے لیے ظاہر ہو جائے جب تجھ کو خوف خدا کی طرف کھینچے گا قرب الٰہی تجھ کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس وقت تجھے ثابت قدمی نصیب ہوگی اور تو عمر کے زیادہ اور کم ہونے قیامت کے قائم ہونے یا نہ ہونے مخلوق کے دوست رکھنے یا دشمن رکھنے دینے محروم کرنے کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا یہ کہہ کر آپ چیخ مارتے ہوئے کھڑے ہو گئے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا پھر کھول دیا اور پھر فرمایا۔

یَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ لَا تُبْدِ أَخْبَارَنَا ثُمَّ قَعَدَ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ لِفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَعَالَ حَتّٰى نَبْكِيَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِينَا فَكَانُوا خَائِفِينَ حَذِرِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ خَافُوا أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ أَعْمَالُهُمْ خَافُوا سُوْءَ الْخَاتِمَةِ كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّمَا هُوَ لِبَاسٌ دُونَ لِبَاسٍ وَطَعَامٌ دُونَ طَعَامٍ أَيَّامٌ قَلَائِلُ۔

اے آگ تو مجھ پر سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ اے اللہ تو ہماری خبروں کو ظاہر نہ کر پھر آپ بیٹھ گئے پھر فرمایا سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا آؤ تاکہ ہم علم الٰہی پر جو کہ ہمارے متعلق ہے آہ و بکا کریں۔ یہ لوگ اللہ سے ڈرنے والے خائف تھے جو کچھ بھی ہوتا اللہ کے دل خوفزدہ رہتے اس بات سے ڈرتے رہتے کہ ان کے عمل قبول نہ کیے جائیں گے اور سوء خاتمہ کا خوف رکھتے احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لباس اس لباس کے سوا ہے اور وہ کھانا اس کھانے کے سوا اور دن بہت تھوڑے ہیں (اور کام بہت)

یَا غُلَامُ أَغْلِقْ بَابَ مِنَّةِ الْخَلْقِ وَقَدْ فُتِحَ لَكَ بَابُ مِنَّةِ الْحَقِّ ثُمَّ قَامَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَعَلَ يَمِيلُ تَارَةً يَمِينًا وَتَارَةً شِمَالًا وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى صَدْرِهِ قَابِضًا عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ۔

اے غلام تو خلق کے احسان کے دروازہ کو بند کر۔ تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے احسان کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ سینہ پر دونوں ہاتھوں کو باندھ کر دائیں بائیں جھومتے رہے بعدہٗ بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا۔

یَا أَعْمٰى اُدْخُلْ هٰذَا الْبَابَ الْمَفْتُوحَ إِنَّمَا هُوَ بَابَانِ مُغْلَقٌ وَمَفْتُوحٌ اُدْخُلْ هٰذَا الْمَفْتُوحَ۔

اے اندھے تو اس کھلے ہوئے دروازہ میں داخل ہو جا۔ وہی دروازہ تو ہیں ایک بند اور دوسرا کھلا ہوا تو اس کھلے ہوئے دروازہ میں گھس آ۔

یَا أَصْحَابَ السَّبَبِ اِصْحَبِ السَّبَبَ بِالسُّنَّةِ إِحْيَاءً لِشَرْعِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمْ إِلَى الْمُسَبِّبِ بِاتِّبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَالِهِ اَلْكَسْبُ سُنَّتُهُ وَالتَّوَكُّلُ حَالَتُهُ ثُمَّ إِنْ قَدَرْتَ تَفْنٰى عَنْكَ فَافْعَلْ لَا مَعَ السَّبَبِ وَلَا مَعَ الْحَالِ مُفَوِّضًا لِلْحَقِّ يَكْفِيكَ يَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُكَ وَيُعْطِيكَ مَا

اے سبب والو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے زندہ رکھنے کے واسطے سبب کا ساتھ دو پھر سبب پیدا کرنے والے کی طرف بڑھو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حال میں ان کے متبع ہو کر کمائی کرنا سنت ہے اور بھروسہ کرنا آپ کی حالت۔ پھر اگر تجھے اپنی خودی کے فنا پر قدرت ہو تو اس کو بغیر سبب و حالت کی معیت کے اپنے آپ کو حق عزوجل کے سپرد کر کے کر گزر۔ وہ تجھے کفایت کرے گا بلندی دے گا۔ اور وہ تجھے اپنا مقرب بنا لے گا اور وہ چیزیں عطا فرمائے گا۔ جن کو تو

لَا تَعْرِفُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
مُسْلِمًا لِاَمْوَاجِ قَدَرِهٖ فَاَيْنَمَا سَقَطْتَ
تَلَقَّاكَ فَضْلُ اللّٰهِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ ذَاتُهٗ اُنْسُهٗ وَقُرْبُهٗ وَ
رَأْفَتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ مَثَلُ الْغَنِيِّ مَثَلُ
رَجُلٍ اَعْمٰى بِلُقْمَتِهٖ كُلَّمَا مُدَّ يُعْطَى الطَّبَاقَ
بِيَدِهٖ وَلَا يُدْرِكُ جِهَتَهَا حَتّٰى اِذَا عَلِمَ
اَصْلَهَا طَلَبَ تِلْكَ الْجِهَةَ ۔ وَبِحُلُوْلِ
جَسَدِهٖ جِهَاتِهٖ هٰكَذَا عَلَى الْقَلْبِ اِذَا
عَرَفَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَبِّبُ هُوَ
الْمُعْطِيْ هُوَ الْمُوَجِّهُ اِلَيْهِ ذٰلِكَ تَعَلَّقَ
قَلْبُهٗ بِاللّٰهِ تَعَالٰى نَفْسُكَ مَعْشُوْقُكَ
لَوْ عَلِمْتَ اَنَّهَا عَدُوَّتُكَ وَقَاتِلَتُكَ
لَخَالَفْتَهَا مَا هَيَّأْتَهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ
اِلَّا مَا تَحْتَاجُ اِلَيْهَا مِنْهُ كَذٰلِكَ حَظُّهَا
لَا يَصْلُحُ لَكَ الْعِزُّ اِرَادَةً بَلْ يَصْلُحُ
لَكَ الْاَسْوَاقُ لَا يَصْلُحُ لَكَ اَنْ تَقِفَ
عَلٰى اَسْرَارِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُطَّلِعُ عَلٰى اَسْرَارِ اللّٰهِ
تَعَالٰى يَكُوْنُ اَخْرَسَ مَنْ يَمْلِكُ سِرَّ الْاَجَلِّ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مَأْوَاهُ الْكُهُوْفَ وَالصَّحَارِيَ
وَالْبَرَارِيَ وَالْقِفَارَ مَنْ لَا يَتَمَكَّنُ اَنْ
يَجْمَعَ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ فَلْيَعْتَزِلْ عَنِ
الْخَلْقِ الْعَوَامِّ سِيَاطُ الْمَلِكِ يُؤَدِّبُ بِهٖ
كَانَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانِ شِدَّةٍ وَفَاقَةٍ
وَيْحَكَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَاَنْتَ

پہچانتا بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو (خود ارشاد ربانی ہے) تو اپنے آپ کو اس کی تقدیر کی موجوں کے حوالہ کر دے جہاں کہیں بھی جا کر گرے گا فضل الٰہی تجھے دامن کو پکڑ لے گا جہاں کہیں تو متوجہ ہوگا اسی جگہ ذات الٰہی کو پائے گا تو اس کے انس اور قرب اور رافت ورحمت کو دیکھنے لگے گا غنی کی مثال جس کو غنا حاصل ہو جائے مثل اس اندھے شخص کے ہے جس کو لقمہ بغیر لگ کر ہر طرف سے کھانا آوے اور اس کو آنے کی جہت بھی معلوم نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب اس کو اصل جہت معلوم ہو جائے وہ سب جہتوں کو چھوڑ کر اسی جہت کا طالب بن جائے اسی طرح جب یہ جسد کا قلب یہ پہچان لیتا ہے کہ تحقیق اللہ ہی آسان کرنے والا اور وہی اس کی طرف ان چیزوں کو متوجہ کرنے والا ہے تو اس کا قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے تیرا نفس تیرا معشوق ہے اگر تو اس کو اپنا دشمن اور قاتل ہونا جان لیتا تو تو یقیناً اس کی مخالفت کرتا۔ اس کو پیٹ بھر کر کھانا پینا نہ دیتا اور کھانے پینے کے سوا جو اس کا حق ہے اور کچھ نہ دیتا۔ تیرے لیے گو فضیلت سزاوار نہیں بلکہ تیرے لیے بازار سزاوار ہیں تیرے لیے اسرار الٰہی پر مطلع ہونا سزاوار نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسرار الٰہی پر مطلع ہو جاتا ہے وہ بہرہ بن جاتا ہے جو کوئی اس کے بھید کا مالک ہو جاتا ہے چھپا نہ سکے اس کو مخلوق سے کنارہ کر لینا چاہیے اور اپنا ٹھکانا غاروں اور صحراؤں جنگلوں اور چٹیل میدانوں کو بنا لینا چاہیے۔ جو شخص کہ حکم و علم کے درمیان میں جمع کرنے کی قدرت نہ رکھے اس کو مخلوق سے علیحدہ ہو جانا چاہیے وہ کنارہ کرے گا کہ عوام پر بادشاہ کا ادب سکھانے کے لیے کوڑا ہے۔ یہ کلام آپ نے قحط و تنگی کے زمانہ میں فرمایا تھا۔ تیرے لیے واویلا افسوس ہے کہ تو طلب کرتا ہے دنیا و آخرت

تَدَّعِی الْمَحَبَّةَ

يَا اَحْمَقُ اِدَّعَيْتَ مَحَبَّتَهٗ وَتَطْلُبُ مِنْهُ دَفْعَ الضَّرَرِ وَجَلْبَ النَّفْعِ تَنَحَّ مَا اَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ اَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّهَوَاتِ عِنْدَنَا مَحَاكُّكُمْ عِنْدَنَا صَيَارِفَةٌ عِنْدَنَا نُقَّادٌ.

يَا مُدَّعِیْ مَا هٰذَا تَقُوْلُ الشَّیْءَ فِیْ غَيْرِ مَوْضِعِهٖ اَلدُّعَاءُ لَهٗ مَوْضِعٌ وَوَقْتٌ اَلْكَلَامُ لَهٗ حَالٌ وَالسُّكُوْتُ لَهٗ اُخْرٰی وَالنَّظَرُ لَهٗ حَالٌ وَالْغَضُّ لَهٗ اُخْرٰی اَيْنَ الْعَامِلُ حَتّٰی تَصْحَبَهٗ اَلصِّدِّيْقُوْنَ يَزِيْدُوْنَ جَمِيْعَ الزَّمَانِ عَلَيْهِمُ الْعِبَادَةُ فِيْهِ وَاجِبَةً شُكْرًا لِلْمُنْعِمِ يُقَابِلُوْنَ النِّعَمَ بِالطَّاعَةِ وَالشُّكْرِ نَاْمُرُكَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْحَلَالِ اَقْصِرْ مِنْ هٰذَا الْحَلَالِ اِنْ اَكْثَرْتَ اَدَّاكَ اَخْذُهٗ اِلٰی اَخْذِ الْمُبَاحِ الْمُشْتَرِكِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ اَخَذْتَ ذٰلِكَ اَدَّاكَ اَخْذُهٗ اِلٰی اَخْذِ الشُّبْهَةِ وَالشُّبْهَةُ اِلَی الْحَرَامِ وَالْحَرَامُ اِلَی النَّارِ اَلزَّاهِدُ مَنْ زَهِدَ فِی الْحَلَالِ وَاَمَّا الزُّهْدُ فِی الْحَرَامِ فَذٰلِكَ وَاجِبٌ قَدْ يَرِدُ وَارِدٌ اِلَی الْقَلْبِ فَيَعْجِزُ عَنْ حَمْلِهٖ كَالْاُمِّ اِذَا جَاءَهَا نَعْیُ وَلَدِهَا تَصْرُخُ وَ

کو طلب کر رہا ہے۔

اے احمق تیرا دعویٰ ہے تو اُس کی محبت کا ہے اور نقصان کے دفع کرنے اور نفع کے کھینچنے کا تو اُس سے طلب گار ہو رہا ہے تو دور ہو جا۔ تو اولیاء اللہ کی جماعت سے نہیں ہے تو خلق اور نفس اور ہوا و خواہشوں کا بندہ اور پیرو ہے ہمارے پاس تمہاری کسوٹیاں صراف تمہارے پرکھنے والے موجود ہیں۔

اے مدعی یہ کیسا دعویٰ ہے۔ تو بات کو اُس کے غیر موقع محل پر رکھ رہا ہے۔ دعا کا ایک محل و وقت ہے۔ کلام کے لیے ایک حالت ہے اور سکون کے لیے دوسری حالت۔ توجہ و نظر کے لیے ایک حالت ہے اور آنکھ بند کرنے کے لیے دوسرا عمل کرنے والا کہاں ہے کہ تو جس کی صحبت میں رہے صدیق لوگ ہر زمانہ میں منعم کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادت کو واجب جانتے ہوئے عبادت میں زیادتی کرتے رہتے ہیں نعمتوں کا مقابلہ طاعت و شکر کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ ہم تجھے تھوڑے سے حلال مال لینے کی بقدر ضرورت اجازت دیتے ہیں تو اس تھوڑے سے حلال پر اکتفا کر۔ اگر تو نے اسے زیادتی کے ساتھ لیا تو اُس کا لینا تجھے اُس مباح کے لینے کی طرف پہنچا دے گا جو کہ عام مسلمانوں کے درمیان میں مشترک ہے۔ اور اگر تو نے اسے لیا تو اس کا لینا تجھے مشتبہ مال کے لینے کی طرف پہنچائے گا۔ اور وہ مشتبہ مال حرام کی طرف لے جائے گا اور حرام مال تجھے دوزخ میں لے جائے گا۔ زاہد وہی ہے جو کہ حلال میں زہد و بے رغبتی کرے۔ اور حرام میں زہد کرنا پس وہ تو سب پر واجب ہی ہے کبھی قلب کی طرف ایسی چیز وارد ہوتی ہے جس کے برداشت کرنے سے قلب عاجز ہوتا ہے وجد کرنے لگتا ہے اس کی مثال اُس ماں جیسی ہے جس کو اپنے بچہ کے مرنے کی خبر پہنچے اور

وَتَخْرِقُ ثِيَابَهَا يَعْجِزُ الْعَقْلُ عَنْ حَمْلِهِ
يُعَبَّرُ بِهِ السَّمَاعَ وَالْوَجْدَ نُخَالِطُ النَّاسَ
بِالدُّعَاءِ وَنُوَافِقُهُمْ وَنُعَاشِرُهُمْ بِالدُّعَاءِ
وَقُلُوْبُنَا بَارِدَةٌ نَاظِرَةٌ إِلَى وَعْدِ اللّٰهِ
إِلَى طَعَامِ الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِ الْأُنْسِ
ازْهَدْ فِي مَشِيْئَتِكَ لِتَظْفَرَ بِمَشِيْئَةِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ
تَرْكُ الْمَشِيْئَةِ وَالْإِرَادَةِ بَيْنَمَا أَنْتَ
كَذٰلِكَ إِذَا نَطَقَ لِسَانُكَ وَاسْتَمَعَتْ
أُذُنَاكَ وَفُتِحَتْ عَيْنَاكَ جَاءَتِ الْأَلْطَافُ
وَالْإِكْرَامُ وَجَاءَ صَفَاءُ الْأَسْرَارِ ثِمَارُهَا
وَجَوَاهِرُهَا جَاءَتْكَ الْخَدَمُ وَالْحَشَمُ
خَدَمَكَ الْكُلُّ وَحَمِدَكَ الْكُلُّ وَبَاهَى
بِكَ الْحَقُّ الْكُلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا
آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوْا امْتَثِلُوْا أَمْرَ اللّٰهِ وَأَمْرَ رَسُوْلِهٖ
اِعْمَلُوْا بِهِمَا فِي جَمِيْعِ الطُّرُقِ أَنَا وَ
نَحْنُ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ
أَقْسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ وَمَنْ طَرَقَهَا
طَرَقَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهَا
هِمَّتُهُ ثُمَّ بِنْيَتُهُ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَكَلَّمَهُ
رَبُّهُ وَرَآهُ بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ وَبِعَيْنَيْ قَلْبِهِ لَمَّا

وہ اس پر چیخنے کپڑے پھاڑنے لگے عقل اس کی برداشت سے عاجز ہوتی ہے۔ آپ کی مراد اس قول سے حالت وجد و سماع ہے۔ دعا میں ہم عام لوگوں کے ساتھ شامل ہوتے اُن کی موافقت و معاشرت کرتے ہیں حالانکہ ہمارے قلوب سرد اور وعدہ الٰہی کی طرف نظر کرنے والے فضل کے کھانے اور اُنس کے مکان کی طرف دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ تو اپنی خواہش و ارادہ سے بے پرواہ ہو جاتا کہ تو حق عزوجل کی مشیت و ارادہ سے فتح مندی حاصل کرے۔ محبت کی شرط ہی اپنے مشیت و ارادہ کا ترک کر دینا ہے۔ ناگاہ تو جب اس حالت میں ہو گا تیری زبان گویا ہو جائے گی۔ اور تیرے کان شنوا بن جائیں گے اور آنکھیں کھلی ہوئی ہوں گی۔ الطاف و اکرام الٰہی آئیں گے اور باطن کی صفائی پھل اور جواہرات حاصل ہوں گے خدم و حشم موجود ہو جائیں گے کل کے کل تیری خدمت کریں گے اور تیری تعریف میں مشغول ہوں گے اور حق تعالےٰ تمام مخلوق پر تیرے ساتھ فخر کرے گا ارشاد الٰہی ہے جو کچھ تم کو رسول دین بتائیں پس تم اس کو قبول کرو اور جس بات سے وہ منع کریں اس سے تم باز رہو تم اللہ و رسول کے فرمان کو بجا لاؤ اُن دونوں پر عمل کرو سب راستہ میں سوا انت کے (تو ہی تو ہے) انا و نحن ہم اور میں نہیں ہے۔ وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن ارشاد الٰہی والسماء والطارق کے متعلق آپ نے تفسیر فرمائی کہ اس میں اللہ عزوجل نے آسمان اور اس پر چلنے والے کی قسم کھائی ہے۔ آسمان پر چلنے والے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اولاً آپ کی ہمت عالیہ نے آسمان پر ترقی کی پھر آپ کے جسم شریف یعنی ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتویں آسمان تک عروج کیا اور اپنے رب عزوجل سے کلام کیا اور آپ کے سر کی آنکھوں نے بھی اس کو دیکھا نیز آپ کے قلب مطہر کی آنکھوں نے جب کہ

كَأَنَّ عَبْدَهُ سَرَى فِي السَّمَاءِ وَسِرُّهُ فِي الْأَرْضِ بِعَيْنَيْ قَلْبِهِ وَفِي السَّمَاءِ بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ وَهٰكَذَا كُلُّ مَنْ صَحَّ قَلْبُهُ يَرَى قَلْبُهُ رَبَّهُ وَيَقْطَعُ الْحُجُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَسْرَارِ فَالْهِمَمُ تَطْرُقُ وَالْأَسْرَارُ تَسِيْرُ صُدُوْرُ الصِّدِّيْقِيْنَ بِنُوْرِ أَسْرَارِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صُدُوْرُهُمْ مُضِيْئَةٌ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ الْقَلْبُ إِذَا قَرُبَ صَارَ سَمَاءً فِيْهَا نُجُوْمُ الْعِلْمِ وَشَمْسُ الْمَعْرِفَةِ يَسْتَضِيْءُ الْمَلَائِكَةُ بِهٰذِهِ الْأَنْوَارِ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَعَلَيْهَا حَافِظٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَحْفَظُهَا مِنْ أَنْ تَخْتَطِفَهَا الشَّيَاطِيْنُ وَآحَادُ أَفْرَادٍ حَفَظَتُهُمْ يَقُوْمُوْنَ صُفُوْفًا يَحْفَظُوْنَهُمْ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَاءِهِمْ مُحِيْطٌ أَنْتَ الْفَصَاحَةُ وَالْبَلَاغَةُ خَرِبَتْ بَيْتُكَ تَدُوْرُ بِدَوْرٍ مِنْ مَكَانِكَ لَا تَبْرَحُ كَأَنَّكَ جَمَلُ الطَّاحُوْنِ لَعَلَّكَ دَعَا عَلَيْكَ بَعْضُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ قَدْ عَمِيَتْ عَيْنَا بَصِيْرَتِكَ ضَيَّعْتَ اللّٰهَ فَضَيَّعَكَ اللّٰهُ فِي الطَّرِيْقِ فَبَقِيْتَ فِيْ عَيْنِ قَصْدِكَ السَّبِيْلَ كَثُرَتْ هُمُوْمُكَ وَانْقَطَعَتْ أَجْنِحَةُ قَصْدِكَ بَقِيْتَ قِطْعَةَ لَحْمٍ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَحْتَاجُ إِلٰى صَدِيْقٍ

آپ اُس بندہ خاص کے آسمان میں رات کے وقت تشریف لے گئے اور رب تعالیٰ کو زمین میں قلب کی آنکھوں سے اور آسمان میں اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اسی طرح سے جس کسی بندہ کا جب قلب صحیح و درست ہو جاتا ہے تو اس کا قلب اپنے رب تعالیٰ کو دیکھنے لگتا ہے اور جو حجابات اس بندہ اور آسمان و اسرار کے درمیان میں ہوتے ہیں منقطع ہو جاتے ہیں پس ہمتیں آگے بڑھتی ہیں اور اسرار سیر کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے نور اسرار رب العالمین کی وجہ سے روشن سینے ہیں تم مومن کی فراست (دانائی و نظر) سے ڈرتے رہو۔ قلب جب قرب الٰہی تک پہنچ جاتا ہے وہ ایک ایسا آسمان بن جاتا ہے جس میں علم کے تارے اور معرفت کا آفتاب چمکنے لگتا ہے ان نوروں سے ملائکہ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس پر کہ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ نہ ہو جو کہ اس نفس کی شیطانوں کی دستبرد سے حفاظت نہ کرتا ہو اور بعض افراد اولیاء اللہ میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ صفیں باندھ کر فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ ان کے پیچھے سے احاطہ کرنے والا ہے۔ تو مجسم فصاحت و بلاغت بنی پھرا ہوا ہے اپنے گھر کو تو نے اجاڑ کر دیا ہے۔ اپنے مکان کے دور میں گھوم رہا ہے وہاں سے ہٹتا ہی نہیں ہے گویا کہ تو چکی کا ایک اونٹ ہے شاید تجھ پر کسی ولی اللہ نے بددعا کر دی ہے جس کی وجہ سے تیری دانائی کی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں۔ تو نے خدا کو چھوڑا پس اس نے تجھے راستہ میں چھوڑ دیا۔ تیرے قصد کی آنکھ میں ڈھلکے کی بیماری ہو گئی ہے تیرے غم بہت ہو گئے ہیں۔ اور تیرے قصد کے بازو ٹوٹ گئے ہیں۔ تو دنیا و آخرت کے درمیان میں ایک گوشت کا پڑا ہوا ٹکڑا باقی رہ گیا ہے۔ تو ایک سچے دوست کا محتاج ہے جو

يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ بَعْدَ الْاِنْقِرَاضِ بِالْاِخْلَادِ مِنْ
اِسْتِئْنَاسِ الْقَوْمِ بِالْحَقِّ ثُمَّ بِالْمَلَائِكَةِ
فَاِذَا اَنِسْتَ بِهٰؤُلَاءِ فَتَحَ لَكَ بَابٌ
آخَرُ اِذَا اَنِسْتَ بِالْخَلْقِ مِنَ الْاِنْسِ
فَاِذَا سَدَدْتَ ذٰلِكَ فَتَحَ لَكَ بَابَ
الْاُنْسِ بِالْجِنِّ فَاِذَا سَدَدْتَهُ فَتَحَ
لَكَ بَابُ الْاُنْسِ بِالْجِنِّ فَاِذَا سَدَدْتَهُ
فَتَحَ لَكَ بَابَ الْاُنْسِ بِالْمَلَائِكَةِ الْاَشْيَاءُ
لَا تَفْعَلُ بِاَنْفُسِهَا النَّارُ لَا تُحْرِقُ بِطَبْعِهَا
وَلَا الْمَاءُ يَرْوِيْ بِطَبْعِهِ مَثَلًا لَمْ
تُحْرِقْ خَلِيْلَ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَحْتَرِقْ وَكَالسَّمَنْدَلِ
لَا تُحْرِقُهُ النَّارُ اِذَا اَخْلَصْتَ فِيْ
اَعْمَالِكَ اَخْلَصْتَ مِنَ الْخَلْقِ وَخَرَجْتَ
مِنْ بَيْنِهِمْ اِنَّكَ تَصِلُ اِلَى الْحَقِّ مَثَلُ
رَجُلٍ بِالْغُرْبَةِ مِنْ بَيْتِهِ وَمَنْزِلِهِ
[illegible] بِدَارِ قَرِيْبٍ [illegible]
يَطُوْفُ حَوْلَ مَكَانٍ [illegible] اِلَى
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ [illegible] اللّٰهُ اَرْضَ
الْقَلْبِ [illegible] الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ

تیرے انقلاب کے بعد تیری بھلائی کی دعا کرے گا اور میاں اور
پھر فرشتوں کے ساتھ پھر تجھے اُنس پیدا کر لیں پس جب تو ان سب سے
اُنس پیدا کرے گا تو تیرے لیے دوسرا دروازہ کھل جائے گا۔
جب تو مخلوق میں سے انسانوں سے اُنس پکڑ کر اس دروازہ کو
بند کر دے گا تو تیرے لیے جنوں کے ساتھ اُنس کا دروازہ کھل
جائے گا پس جب تو اس کو بھی بند کر دے گا تو تیرے لیے
فرشتوں کے ساتھ اُنس کا دروازہ کھل جائے گا۔ تمام چیزیں
فی ذاتہ کچھ نہیں کر سکتی ہیں بلکہ حکم کی تابع ہیں۔ آگ اپنی طبیعت سے
نہیں جلاتی ہے اور نہ پانی اپنی طبیعت سے سیراب کر سکتا ہے
نمرود کی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلا سکی۔ ابو مسلم خولانی علیہ الرحمہ
جب کہ آگ میں ڈالے گئے نہ جلے سمندل جانور کو باوجود اس
کے کہ وہ آگ میں رہتا بستا ہے۔ آگ نہیں جلاتی ہے۔ جب
تو اپنے عملوں میں اخلاص کرنے لگے تو تو مخلوق سے رہائی
پائے گا [illegible] درمیان میں سے نکال لیا جائے گا تو ان
سے نکل کر خدا کی طرف پہنچ جائے گا اور اس کو طلب کرنے
لگے گا ان کی مثال مثل ایک ایسے مسافر کے ہے جو کہ پردیس میں
داخل ہوا اپنے دوست کی تلاش میں پھر لگاتار رہتا ہے کہ جو
کہ انتہا پہنچ جاتا ہے اور پھر ابتدا کی طرف لوٹ آتا ہے اور
وہ دوست کے مکانہ کو پہچانتا بھی نہیں ہے اور دوست
اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب آ گئی گھڑی
کو وہ [illegible] غالب ہو کر [illegible]
ہے [illegible]
سے [illegible] پہچان
لیا [illegible] تمہارا
بھائی [illegible] قلب کی [illegible] معرفت و علم

لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نَظْرَةً اِلَيْهِ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَوْ لَوْلَا اَنْ جَعَلَهٗ قَرَارًا لَتَقَطَّعَ وَتَمَزَّقَ اَلْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَاسْتَقَرَّ بِقُرْبِ الْحَقِّ اَجْرٰى خِلَالَهٗ اَنْهَارًا مِّنَ الْحِكَمِ لِانْتِفَاعِ الْخَلْقِ بِهَا جَعَلَهُمْ لِلدِّيْنِ رَوَاسِيَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمْ مَوْضَعُ النَّبِيِّ وَالصَّغِيْرُ مَوْضَعُ الصَّحَابَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ مَوْضَعُ التَّابِعِيْنَ عَمِلُوْا بِمَا قَالُوْا امْتِثَالًا لِلْاَمْرِ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّسِرًّا وَّعَلَانِيَةً قَرَّتْ بِهِمْ اَعْيُنُ النَّبِيِّيْنَ وَبَاهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَا طُوْبٰى لِمَنِ اتَّبَعَهُمْ وَخُفِّفَتْ عَنْهُمْ اَثْقَالُ الدُّنْيَا وَالْعِيَالِ قَوْمٌ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ شَاغِلٌ عَنِ الْاِكْتِسَابِ قِيَامٌ بِمَصَالِحِ الْخَلْقِ الْخَلْقُ عِنْدَهُمْ كَالْاَوْلَادِ لَا يَتَعَلَّقُوْنَ بِالدُّنْيَا وَالدُّنْيَا تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ وَيُعْرِضُوْنَ عَنْهَا هٰذَا الَّذِيْ فِيْ يَدِكَ لَيْسَ لَكَ بَلْ هُوَ مُشْتَرَكٌ اَلْجِيْرَانُ شُرَكَآءُ وَكَسْبُكَ جُعِلَ فِيْ يَدِكَ لِلْمُؤَاخَذَةِ وَالْاَجْرِ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ وَاسِ جِيْرَانَكَ اَطْعِمِ الْفُقَرَآءَ فَاِنَّ دَارَ الصَّدِيْقِ

کی قرار گاہ بنایا ہے رات اور دن میں تین سو ساٹھ مرتبہ اللہ عزوجل اس کی طرف نظر ڈالتا رہتا ہے۔ اگر وہ قلب کے لیے قرار عطا نہ فرماتا البتہ قلب ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور پھٹ جاتا قلب جب درست و صحیح ہو جاتا ہے اور قرب الٰہی میں قرار پکڑ لیتا ہے اللہ عزوجل اس کے درمیان میں حکمت کی نہریں اس سے خلق کے نفع حاصل کرنے کے لیے پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دین کے واسطے بلند پہاڑ بنا دیا ہے ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جگہ اور ان سے کم تر تابعین علیہم الرحمۃ کی جگہ ان کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اولیاء کرام نے علیہم الرحمۃ بجا آوری امر کے لیے قولاً فعلاً ظاہراً و باطناً ان حضرات کرام کے ارشادات پر عمل کیا جس سے انبیاء کرام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے فرشتوں پر فخر فرمایا۔ خوبی و برکت ہے ان کے لیے جنہوں نے ان کا اتباع کیا دنیا اور اہل و عیال کے بوجھ ان پر سے ہلکے کر دیئے گئے۔ یہ ایسی قوم ہیں جن کے پاس ایسا شغل ہے جو ان کو کمائی کرنے سے روکتا ہے وہ خلق کی مصلحتوں کے لیے قیام کرنے والے ہیں مخلوق ان کے نزدیک مثل اولاد کے ہے۔ وہ دنیا سے علاقہ نہیں رکھتے حالانکہ دنیا اپنے آپ کو ان پر پیش کرتی ہے اور وہ اس سے اعراض کرتے رہتے ہیں۔ یہ چیز جو کہ تیرے قبضہ میں ہے صرف تیری نہیں ہے بلکہ مشترک ہے تیرے پڑوسی بھی اس میں شریک ہیں۔ تیری کمائی تیرے ہاتھ میں مواخذہ و اجر کے لیے دی گئی ہے ارشاد باری ہے اور تم اس مال میں سے خرچ کرو جس میں تم خلیفہ بنائے گئے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو دیکھے تو اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کیا کر فقیروں کو کھانا کھلایا کر۔ کیوں کہ دوست کا گھر

ضِيْقٌ وَدَاخِلُهَا وَاسِعٌ اَيْنَ مَنْ غَلَقَ
بَابَ الْخَلْقِ وَوَقَفَ عَلٰى بَابِ
الْحَقِّ وَاَنْزَلَ حَوَائِجَهٗ بِرَبِّهٖ اِقْطَعِ
الْاَسْبَابَ وَاخْلَعِ الْاَرْبَابَ ثُمَّ انْظُرْ
مَا تَرٰى قِفْ عَلٰى بَابِهٖ وَتَوَسَّدِ
الصَّبْرَ عَلَى الْاَمْرِ قَدَرُهٗ وَقَضَاؤُهٗ
تَقْطَعُ وَلَا تُبَالِ ثُمَّ حِيْنَئِذٍ تَرٰى عَجَبًا
تَرَى التَّكْوِيْنَ كَيْفَ تَحْمِلُ حَالَكَ وَ
الرَّحْمَةَ كَيْفَ تُرَبِّيْكَ وَالْمَحَبَّةَ
كَيْفَ تُرْضِعُكَ الَّتِيْ اَعُوْدُهٗ كُلُّ الدَّائِرَةِ
عَلَى السُّكُوْتِ بَعْدَ الْحَاجَةِ وَهِيَ
حَالَةُ مُبَاهَاةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعَبْدِ
يُحَرِّمُ عَلَيْهِ مَصَالِحَ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ
حَتّٰى يَرُدَّهٗ اِلٰى مَوَاضِعِ قُرْبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ اِذَا حَصَلَ فِيْ حَجْرِ لُطْفِهٖ
الَّذِيْ الرَّحْمَةُ تَكْفُلُهٗ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فَيُعْطِيْكَ حَتّٰى تَرٰى عَلٰى بَابِهٖ
فَاِذَا بَلَغُوْا بَابَ الْقُرْبِ مُغْلَقًا
كَانُوْا [illegible] الْبَابَ [illegible]
[illegible]
اَنْ لَا يَفْتَحُوْا لَهٗ بَابًا
[illegible]

تنگ ہے اور اس میں داخل ہونے والا کشادگی والا ہے۔ وہ کہاں ہے جس نے مخلوق کا دروازہ بند کیا ہو اور حق کے دروازہ پر آکر کھڑا ہوا ہو اور اپنی حاجتوں کو اس کے روبرو آکر پیش کیا ہو تو سببوں کو قطع کر دے

اور دوستوں سے

علیحدگی کرے۔ پھر دیکھ کہ تجھے کیا کچھ نظر آتا ہے مولیٰ تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو جا اور مصیبتوں پر صبر کو تکیہ بنالے اس کی قضاء قدر تجھے پارہ پارہ کر دے اور تجھے تکلیف نہ ہو۔ اس وقت تو عجائبات قدرت کو ملاحظہ کرے گا تو تکوین کو دیکھے گا کہ وہ تیرا کیا حال بناتی ہے اور رحمت کو دیکھے گا۔ کہ وہ تیری کیسی پرورش کرتی ہے۔ اور محبت کو دیکھے گا کہ وہ تجھے کیسے غذا پہنچاتی ہے سارا دارومدار حاجت کے بعد سکوت اختیار کرنے پر ہے اور یہی حالت بندہ پر خدا تعالیٰ کے فخر فرمانے کی ہے اس پر مخلوق اور سببوں کے منافع و مراجع سب حرام کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسی کو اپنے قرب کے مواضع کی طرف لوٹا دیتا ہے جب اس بندہ کو خدا کے کنار عاطفت اور اس کے لطف کی گود کی پناہ مل جاتی ہے تو اس کو وہ [illegible] تکلیفوں [illegible] کفایت کرتی ہے ارشاد الٰہی ہے [illegible] کیسے جب کہ وہ اس کو پکارے [illegible] تاکہ تو اس کو پکارے وہ دعا میں گڑگڑانے کو پسند کرتا ہے [illegible] کو تیرے اوپر بند کر دیتا ہے تاکہ تو اس کے دروازہ پر [illegible] پس جب [illegible] خدا تعالیٰ نے سببوں [illegible] کے دروازہ کو کھول دیا [illegible] اس میں داخل [illegible] جیسے کوئی ماں اپنے بچہ پر دروازہ بند کر دے اور [illegible] کر

أَنْ يَفْتَحُوْا لَهُ بَابًا لِيَخْرُجَ مِنْ تُرْبَتِهِ
خَرَجَ فَعَادَ بَاكِيًا نَادِمًا كُلَّ بَابٍ
يَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ يَرَاهُ مُغْلَقًا يَعُوْدُ
إِلَى بَابِ أُمِّهِ. اَلْحَقُّ يُضَيِّقُ عَلَى
عَبْدِهٖ لِيَرُدَّهُ إِلَيْهِ وَلَا يُعَلِّقُ قَلْبَهُ
بِالْخَلْقِ. يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ الصَّادِقِ أَنْ لَا
يَطْلُبَ مِنْ فَوْقِ نَفْسِهٖ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ
طَالِبًا فَلْيَطْلُبْ قَدْرَ كِفَايَتِهٖ. إِذَا
قَرَّبَكَ وَابْتَلَاكَ تَنَعَّمْ بِبَلَائِهٖ وَ
إِلَّا شَغَلَكَ بِبَلَائِكَ. الرَّغْبَةُ فِي
الْأَشْيَاءِ تُشَوِّشُ عَلَيْكَ قُرْبَكَ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ.
مَنْ لَا يَخَافُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا عَقْلَ لَهُ.
بَلَدٌ بِلَا شِحْنَةٍ خَرَابٌ كَغَنَمٍ بِلَا
رَاعٍ مَأْكُوْلَةُ الذِّئْبِ. اللَّائِقُ الْخَوْفُ مِنَ
اللّٰهِ. الْخَائِفُ أَدْلَجَ لَا يَسْتَقِرُّ مَكَانًا بَلْ يَسِيْرُ مَا يَشَاءُ.
أَسْفَارُ الْقَوْمِ. مَحَبَّةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْعَقْلُ.
سَيْرُ الْقُلُوْبِ ثُمَّ سَيْرُ الْأَسْرَارِ إِذَا دَنَوْا
إِلَى الْبَابِ اسْتَأْذَنَ السِّرُّ فَيُؤْذَنُ لَهُ
ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ بَعْدَهُ النَّفْسُ لِلْقَلْبِ. صَارَ
نَجْمُ قَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَمَرًا وَالْقَمَرُ شَمْسًا وَالْخَلْوَةُ
جَلْوَةً وَالْبَاطِنُ ظَاهِرًا. الْعَبْدُ فِيْ
حَالَتَيِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ رَأْسُهُ فِيْ
جَيْبِهٖ وَخَيْمَةُ سِرِّهٖ عَلَى حَبْلِهٖ يَرٰى

دے کر اس دروازہ کو بسبب ایک غرض کے جس کا کہ وہ ارادہ
رکھتی ہے کھول دیا۔ بچہ باہر آیا پھر دیکھ کر شرمندہ ہو کر روتا ہوا لوٹ گیا
جس دروازہ پر نظر ڈالی سب کو بند پایا۔ پھر پھر کر پھر ماں ہی کے
دروازہ کی طرف لوٹا۔ حق تعالیٰ اپنے بندہ پر اس لیے تنگی ڈالتا ہے
تاکہ اس کو اپنی طرف پھیرے اور اس کا قلب مخلوق کے ساتھ
متعلق نہ ہو جائے۔ سچے فقیر کو لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کے
لیے آرام طلبی نہ کرے۔ پس اگر بدرجہ مجبوری کی ضرورت ہی طلب
کی ہو تو بقدر کفایت ہی طلب کرے نہ کہ زائد۔ جب رب تعالیٰ
تجھے قریب کر لے اور بلا میں مبتلا کرے تو تو اس کی بلا پر
خوش رہ۔ ورنہ وہ تجھے تیری مصیبت و بلا میں گھیر دے گا کہ دنیوی
چیزوں کی رغبت تیرے اور تیرے قرب الٰہی اور بلا پر
صبر کرنے کو تشویش میں ڈال دے گی۔ جو کہ اللہ عز وجل سے
نہیں ڈرتا ہے اس کو عقل ہی نہیں ہے۔ بغیر کوتوال کے شہر
ویران و خراب ہے بکریاں بغیر چرواہے کے بھیڑیے کی
خوراک ہیں۔ عقل والے کو خوف الٰہی ہے جو ظلمات سے ڈرتا ہے
وہ رات بھی چلا کرتا ہے کسی مکان میں ٹھہرتا نہیں ہے بلکہ سیر
کرتا رہتا ہے جو دیار اللہ کے نزدیک کی محبت قرب الٰہی ہے
حقیقی سیر اہل قلوب کا سیر ہے پھر ان باطن کا سیر۔ جب یہ لوگ
قرب کے دروازہ پر پہنچ جاتے ہیں تو باطن داخل ہونے کی
اجازت چاہتا ہے۔ پس اس کو اجازت مرحمت کی جاتی
ہے اس کے بعد نفس قلب کے لیے اجازت چاہتا ہے
حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قلب مبارک کا تارا اول قمر
بنا پھر چاند سے سورج ہو گیا۔ خلوت جلوت بنی اور باطن ظاہر
بنا۔ بندہ مخصوص اپنے مد و جزر کی حالتوں میں سر کو گریبان میں
ڈالے اور باطن کے خیمہ کو رسی میں باندھے تیرا ہے کام

مَا تَحْتَ الْبَحْرِ مِنَ الْجَوَاهِرِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اِلَيْهَا يُشِيْرُ اِلَى حَاضِرٍ عِنْدَهُ اَنْتَ يَا فُلَانُ خُذْ كَذَا وَاَنْتَ خُذْ كَذَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ مُلُوْكُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ اَنَا عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ اَنْتَظِرُهُمْ نَاظِرًا اِلَيْكُمْ يَقْظَةً وَمَنَامًا لَكُمْ اُكَابِدُ حَرَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ اَصْبِرُ تَحْتَ اٰفَاتِهِمْ اُدَاوِي لِلْهُمُوْمِ بِالْهَمِّ غَمًّا وَهَمًّا وَفِكْرًا وَحَيْرَةً كُلَّمَا تَقَدَّمْتُ قَدَمًا رُدِدْتُ اِبْرَاهِيْمُ تَحَيَّرَ فِيْ دُعَائِهِ فَنَعَسَتْ عَيْنَاهُ سَمِعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ

يَا اِبْرَاهِيْمُ قُلِ اللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَصَبِّرْنِيْ عَلٰى بَلَائِكَ وَاَوْزِعْنِيْ شُكْرَ نَعْمَائِكَ وَاَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا ... نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... عَنْ اَهْلِهِ خَرَجَ اِلٰى حِرَاءٍ ... مِنْ طُوْرِ سَيْنَاءَ ... الْوَحْيِ ... كَانَ ... يَا مُحَمَّدُ ... مِنَ ... وَلَمْ ...

وہ جواہرات جو کہ دریا میں ہیں سب اُس کو نظر آتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کو اُن کی طرف نہیں بڑھاتا ہے بلکہ جو اُس کے پاس حاضر ہوتا ہے اُس کو اشارہ کرتا ہے کہ اسے فلاں تو اس قدر لے لے۔ اور اسے فلاں تو اتنا۔ یہ بادشاہ زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ حق عزوجل کی حضوری میں بطور نیابت و خلافت حاضر رہتے ہیں میں بادشاہ کے دروازہ پر ان کا منتظر رہتا ہوں بیداری و خواب میں تمہاری طرف دیکھتا رہتا ہوں تمہاری خاطر اس شہر کی تکلیفوں کو جھیلتا رہتا ہوں اور مخلوق کی آفتوں پر صبر کرتا ہوں میں غم و رنج اور فکر و حیرت کی دواؤں سے علاج کرتا ہوں جب ایک قدم آگے بڑھتا ہوں واپس لوٹا دیا جاتا ہوں۔ ابراہیم ابوالدام علیہ الرحمہ اپنی دعا میں حیرت کے مارے رہ گئے پس آپ سو گئے۔ اللہ عزوجل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ارشاد کرتا ہے۔

اے ابراہیم کہو اللھم رضنی الخ اے اللہ بر ترمجھ کو اپنی قضا پر راضی رکھ مجھ کو اپنی بلا پر صبر دے اور اپنی نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرما اور میں تجھ سے تیری پوری نعمت اور ہمیشہ کی عافیت اور تیری محبت اور خلوت و تنہائی طلب کرتا ہوں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مطہر پر ایک زمانہ اداسی کا گزرا جب کا وہ قلب پاک نے اہل و عیال سے دوری چاہی آپ غار حرا میں تشریف لے گئے جو کہ طور سینا کا ایک حصہ ہے نسیم وحی کی بو آنے لگی حرا میں ایک غار تھا جس میں ایک عابد ابو کبشہ نامی رہتا تھا آپ وہیں اکیلے خلوت میں مشغول ہوتے اسی حالت میں آپ سچے خواب دیکھتے جو کہ صبح کے سپیدہ کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی۔ دفعتاً آواز دی گئی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ... ڈر کر اپنے دولت خانہ میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے کمل اڑھا دو

إِنِّيْ أَسْمَعُ صَوْتًا قِبَلَ مُحَمَّدٍ هٰذَا لَا
يَتَسَتَّرُ بِالتَّزْمِيْلِ وَالتَّدَثُّرِ وَاللهُ
غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ هٰذَا الْقَلْبُ مَثَلُهٗ
مَثَلُ نَوَاةٍ فِيْ صَحْنِ دَارٍ لَا سَقْفَ
لَهَا لَهَا أَرْبَعُ حِيْطَانٍ وَاقِعَةٌ يُصِيْبُهَا
الشِّتَاءُ وَشَمْسُ الصَّيْفِ تَنْزِلَانِ عَلَيْهَا
تَنْبُتُ وَاحِدٌ لَا يَرَاهَا إِذَا ظَهَرَ
سَعَفُهَا وَشَمَخَتْ وَأَثْمَرَتْ وَأَيْنَعَتْ
الْتَقَطُوْا مِنْهَا وَلَا سَبِيْلَ لَهُمْ عَلَيْهَا
هٰكَذَا الْقَلْبُ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ الْوَلَايَةُ
بَاطِنَةٌ مَكْنُوْنَةٌ الْوَلَايَةُ مَثَلُهَا مَثَلُ
مَا مَرَّ ر الْمَلِكُ كَرَاثٌ مُبَاطِحٌ
لَا يَزَالُ مَعَهٗ إِلَّا إِذَا رَكِبَ.
لَا تَسْأَلْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ
أَمْرِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ
لَا تَهْرُبْ مِنْهُ لَا تَعْبُدْهُ لِطَلَبِ
هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَيَّ شَيْءٍ تَعْمَلُ
بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ قَالَ أَغْنِنَا عَنْ غَيْرِكَ
لَا تَشْغَلْنَا بِغَيْرِكَ أَيْشٍ هٰذَا
يَقُوْلُ ذٰلِكَ بِوَجْهٍ مُغْضَبٍ مُقَطِّبٍ
ثُمَّ غَطّٰى وَجْهَهٗ وَقَامَ صَارِخًا
ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهٗ
بَعْدَ حِيْنٍ قَوْمٌ يَكْرَهُوْنَ الطَّلَبَ
مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِئَلَّا يُضَافَ إِلَيْهِمُ
الشَّرَهُ تَرْكُ التَّفْوِيْضِ وَالتَّسْلِيْمِ الشَّوْقُ

سے چھپاؤ بتحقیق میں ایک آواز سنا ہوں عرض کیا گیا یہ آواز کمل اوڑھانے چادر میں لپٹنے سے مخفی نہیں ہو سکتی ہے اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے۔ یہ قلب ہے اس کی مثال مانند ایک گٹھلی کے ہے جو کہ ایسے گھر کے صحن میں پڑی ہو جس کے چھت نہیں ہے چار دیواری کھڑی ہوئی ہے جاڑے کی بارش اور گرمی کی دھوپ دونوں اس پر پڑتی ہیں اور وہ گٹھلی جمتی رہتی ہے کسی کی نظر اس پر نہیں پڑتی ہے یہاں تک کہ جب اس کی شاخیں ظاہر ہوئیں اور وہ بلند ہو کر پھل لے آیا اور وہ پختہ ہو گئے تو لوگ اس کو چننے لگے حالانکہ اس کی طرف پہنچنے کا ان کو کوئی راستہ نہیں ہے اسی طور سے قلب سے جب خدا چاہتا ہے اس کو زندہ کر دیتا ہے ولایت ایک باطنی اور مخفی امر ہے۔ ولایت کی مثال مثل اس چیز کے ہے جو کہ گزری (یعنی مثل گٹھلی و درخت کے

اے مخاطب تو سوا کھانے اور پینے اور لباس کے جو کہ ضروری چیزیں ہیں۔ کچھ اور اللہ سے سوال نہ کیا کر نہ تو اس سے بھاگ نہ ان چیزوں کی طلب کے واسطے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کر۔ تو خود رحمت کے مقابلہ میں کیا عمل کر سکتا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اے رب تو ہم کو اپنے غیر سے بے پروا کر دے ہم کو اپنے غیر کے ساتھ مشغول نہ کر۔ یہ بات کیا ہے۔ اس کو آپ نے غصہ کے ساتھ اور غضب ناک لہجے میں فرمایا۔ بعد ازاں اپنے چہرہ کو ڈھانک لیا اور آپ چیخ مار کر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا اور البتہ تم اس کی خبر و حالت بعد ایک وقت کے جان لو گے اولیاء اللہ اللہ عزوجل سے طلب کو مکروہ سمجھتے ہیں تاکہ ان کی طرف حرص و تفویض و تسلیم کا چھوڑ دینا نسبت نہ کیا جائے۔ خوف

يُسْرِعُ خُطُوَاتِهِمْ إِذَا زَهِدْتَ فِي الدُّنْيَا سَهُلَ عَلَيْكَ بَذْلُهَا لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحْوَالٌ تَخُصُّهُمْ لَا يَصِيْرُ الْبَدَلُ بَدَلًا حَتّٰى يَصِيْرَ أَثْقَالُ الْخَلْقِ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ عَنْهُ لِأَنَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَبْرَحُ ظَاهِرُ الْحَمْلِ عَلَيْهِ وَبَاطِنُهٗ عَلٰى يَدِ رَحْمَتِهٖ عَلَيْكُمْ بِالتَّصْدِيْقِ وَإِزَالَةِ التُّهَمِ مِنَ الْقُلُوْبِ وَقَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَكْمَلُ هِيَ بَعْدَ النَّوْمِ نَوْمِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوٰى وَالْإِرَادَةِ يَبْقَى الْقَلْبُ طَعَامُهٗ وَشَرَابُهُ الْمُنَاجَاتُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقِيَامُ وَالرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَمَا تَرٰى مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا لِئَلَّا يَشْتَغِلَ بِهَا عَنْ طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَذَا يَزْهَدُ فِي الْآخِرَةِ لِئَلَّا تَقْطَعَهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتَمَنّٰى أَنْ لَّا تُوْجَدَ الْآخِرَةُ لِأَنَّهَا كُلُّهَا رَحْمَةٌ يَصِيْرُ الْقَلْبُ وَالسِّرُّ وَجْهًا يَلُوْحُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ مَا فِيْ قَلْبِهٖ يُحِبُّ دَوَامَ الدُّنْيَا لِأَنَّهٗ يَعْبُدُ اللّٰهَ سِرًّا يُعَامِلُهٗ سِرًّا أَنْتَ فِيْ وَحْشَةٍ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَتٰى تَسْتَوْحِشُ قَلْبُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَسْتَأْنِسُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَابٍ إِلٰى بَابٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى بَابٌ

ان کے قدموں کو تیز تیز چلاتا ہے۔ جب تو دنیا میں زہد کرے گا تو تیرے اوپر دنیا کا خرچ کرنا آسان ہو جائے گا اولیاء اللہ کے مخصوص حالات ہیں جن کو ہر ایک نہیں جان سکتا۔ کوئی بدل بدل نہیں بنتا جب تک کہ وہ مخلوق کے بوجھوں کو اپنی پیٹھ پر نہ اٹھا لیتے ہیں اور رب عزوجل اس بوجھ کو ان سے اٹھا لیتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اس کی حضوری میں رہتے ہیں۔ ظاہر میں بوجھ اس بدل پر ہوتا ہے اور باطن میں دست رحمت پر تم اپنے اوپر تصدیق اور تہمتوں کو قلبوں سے زائل کر دینے کو لازم پکڑو آپ نے ارشاد الٰہی ان ناشئۃ اللیل الخ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا (رات کا اٹھنا وہ نہایت دشوار ہے) وہ نیند کے بعد مخلوق اور نفس اور طبیعت اور خواہش اور ارادہ کے سو جانے کے بعد ہے۔ قلب تقوا سے کرتا ہے۔ اس کا کھانا اور پینا صرف حق تعالیٰ سے مناجات کرنا اور اس کے روبرو قیام و رکوع و سجود باقی رہ جاتے ہیں۔ کیا تو ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا کہ جنہوں نے دنیا میں زہد کیا تاکہ دنیا ان کو طلب مولا سے باز نہ رکھے اسی طرح وہ آخرت میں زہد کرتے ہیں تاکہ آخرت اس کو طلب مولا سے باز نہ رکھے اس بات کی تمنا کرتے ہیں کہ آخرت پیدا ہی نہ کی جاتی کیونکہ وہ سراسر ظاہر اور سراسر رحمت ہے۔ قلب و باطن اس کا چہرہ بن جاتا ہے۔ جو کچھ اس کے قلب میں ہوتا ہے اس کے ظاہر پر نمودار ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کی ہمیشگی کو اس لیے دوست رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی چھپ کر اس میں عبادت کرے اور اس سے خفیہ معاملہ کرتا رہے تو تو اللہ تعالیٰ سے وحشت میں پڑا ہوا ہے۔ کب تیرا قلب مخلوق سے وحشت کرے گا اور کب وہ اللہ عزوجل سے انس پکڑنے لگے گا۔ دروازہ دروازہ پھرے گا کوئی دروازہ باقی

مِنْ بَلْدَةٍ إِلَى بَلْدَةٍ حَتّٰى لَا يَبْقَى بَلْدَةٌ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ حَتّٰى لَا يَبْقَى سَمَاءٌ يُقِيْمُ الْقِيَامَةَ عَلٰى نَفْسِهٖ يَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ صَحَائِفَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ تُوْقَعُ لَهٗ بِالنَّارِ بَيْنَا هُوَ بَيْنَ سُقُوْطِ النَّارِ وَالْعُبُوْرِ تَدَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِلُطْفِهٖ أَطْفَأَ النَّارَ بِمَاءِ رَحْمَتِهٖ وَنَادَتِ النَّارُ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْفَأَ نُوْرُكَ لَهَبِيْ يَقْرُبُ عَلَيْهِ الْعُبُوْرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ آلَافِ سَنَةٍ فِيْ لَحْظَةٍ حَتّٰى إِذَا قَرُبَ مِنْ دَارِ الْمَلِكِ رَجَعَ إِلٰى عَقْلِهٖ وَإِرَادَتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ لِمَوْلَاهُ وَشَوْقِهٖ قَالَ لَا أَدْخُلُ إِلَّا مَعَ الْمَحْبُوْبِ أَمَا تَرَى السِّقْطَ يَقِفُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ يَقُوْلُ لَا أَدْخُلُ حَتّٰى يَدْخُلَ أَبَوَايَ أَيْنَ الْجَارُ أَيْنَ الشَّاهِدُ لَا يَدْخُلُ حَتّٰى يُسَلِّمَهٗ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُدْخِلَ إِلَى الْمَحْبُوْبِ حَتّٰى إِذَا تَمَّ لَهٗ هٰذَا رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا لِاسْتِيْفَاءِ الْأَقْسَامِ لِئَلَّا يَتَبَدَّلَ الْعِلْمُ وَيَنْسَخَ وَيَنْمَحِيَ فَرَغَ رَبُّكَ مِنَ الْخَلْقِ لَا تَخْرُجُ نَفْسٌ مِّنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ قِسْمَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

نہ رہے گا ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جائے گا یہاں تک کہ کوئی شہر باقی نہ رہے گا۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف جائے گا یہاں تک کہ کوئی آسمان باقی نہ رہے گا جہاں ٹھہرے قیامت کو اپنے نفس پر قائم کرے گا حق عزوجل کی حضوری میں کھڑا ہو جائے گا اپنی نیکیوں و برائیوں کے صحیفہ پڑھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جانے کا متوقع ہو گا اس حال میں کہ وہ آگ میں گرنے اور اس سے گزر جانے کے خیال میں ہوتا ہے لطف الٰہی اگر اس کو پکڑ لیتا ہے دوزخ کی آگ کو اپنی رحمت کے پانی سے بجھا دیتا ہے اور نار دوزخ آواز کرتی ہے اے ایمان والے تو جلد گزر جا پس تحقیق تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجھا دیا۔ اس پر تین ہزار برس کے راستہ کا گزر جانا ایک لحظہ میں، قریب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بادشاہ کے گھر کے قریب پہنچ جاتا ہے تو اپنی عقل و ارادہ اور اپنے مولیٰ تعالےٰ کی محبت و شوق کی طرف رجوع لاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بغیر محبوب کے داخل نہ ہوں گا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو کچا بچہ گر جاتا ہے وہ بروز قیامت جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو جائے گا کہے گا کہ میں اندر نہ جاؤں گا۔ تاوقتیکہ میرے والدین اس میں داخل نہ ہو جائیں۔ پڑوسی کہاں ہے گواہ حاضر ہونے والا کہاں ہے وہ داخل نہ ہو یہاں تک کہ اس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ سپرد کر دے اور محبوب کی طرف داخل کر دے

یہاں تک کہ جب اس کے لیے یہ مرتبہ تمام ہو جاتا ہے وہ دنیا کی طرف اپنے مقسوم حصے لینے کے لیے لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ علم الٰہی متغیر و منسوخ اور محو نہ ہو جائے۔ تیرا رب مخلوق سے فارغ ہو چکا ہے۔ کوئی نفس دنیا سے تاوقتیکہ وہ اپنا حصہ پورا نہیں کر لیتا ہے نہیں نکلتا ہے۔ پس تم اللہ عزوجل سے ڈرو۔

وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ مِنَ الْحَقِّ لَا
مِنَ الْخَلْقِ اَلْاَسْبَابُ حِجَابٌ اَبْوَابُ
الْمَلِكِ مُغْلَقَةٌ اِذَا اَعْرَضْتَ عَنْهَا
فَتَحَ لَكَ بَابًا تَعْرِفُهٗ بَابُ السِّرِّ
سَارَ اِلٰى سِرٍّ فَيَنْفَتِحُ مِنْ غَيْرِ حَوْلِكَ
وَقُوَّتِكَ اَلْمُؤْمِنُ يَخْرُجُ طَبْعُهٗ قَاصِدًا
اِلٰى رَبِّهٖ بَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ
تَسُدُّ الْاٰفَاتُ فِی الطَّرِيْقِ فِیْ نَفْسِهٖ
وَمَالِهٖ يَرْجِعُ اِلٰى ذُنُوْبِهٖ وَاِلٰى سُوْءِ
اَدَبِهٖ وَاِلٰى خَرْقِ حُدُوْدِ شَرْعِ رَبِّهٖ
يَسْتَعِيْنُ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَسْتَعِيْنُ
بِغَيْرِ رَبِّهٖ بَلْ يَذْكُرُ ذُنُوْبَهٗ وَيَعُوْدُ
عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمَلَامَةِ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
مِنْ ذٰلِكَ رَجَعَ اِلَى الْقَدَرِ وَالتَّسْلِيْمِ
وَالتَّفْوِيْضِ مِنْ حَيْثُ الْقُلُوْبِ بَيْنَا
هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا رَاٰى بَابًا مَفْتُوْحًا وَمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اِبْتِلَاءٌ
لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنٰتِ
وَالسَّيِّاٰتِ اِنَّمَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُ اِبْنِ
اٰدَمَ بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِالْعِزِّ وَالذُّلِّ
وَالْغِنٰى وَالْفَقْرِ حَتّٰى اِذَا اعْتَرَفَ
بِنِعَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الشُّكْرُ
وَالشُّكْرُ الطَّاعَةُ لَا يَتَحَرَّكُ اللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ وَهُوَ عِنْدَ
الْبَلَاءِ الصَّبْرُ وَعَدَمُ الْاِسْتِعَانَةِ بِالْغَيْرِ وَالْاِعْتِرَافُ
بِالذُّنُوْبِ وَالْجَرَائِمِ حَتّٰى اِنْتَهَتْ خُطْوَةُ الْحَسَنَةِ وَالسَّيِّئَةِ

اور تمہاری طلب خوبی کے ساتھ حق تعالیٰ ہی سے ہونا چاہیئے
نہ کہ مخلوق سے۔ سبب پردہ اور آڑ ہیں۔ ان کی وجہ سے بادشاہ کے
دروازے بند ہیں جب تو ان سببوں سے اعراض کرے گا تو بادشاہ
تیرے لیے اپنی معرفت کا دروازہ کھول دے گا۔ جس کو تو پہچانتا
ہے۔ سر کا دروازہ جو مضبوطی سے بند ہے وہ بغیر تیری طاقت و
قوت کے کھل جائے گا۔ مسلمان کی طبیعت رب تعالیٰ کی طرف
قصد کر کے نکلتی ہے وہ مسلمان اسی حالت میں ہوتا ہے کہ راستہ
میں اگر اُن کے جان و مال کی بابت آفتیں پکڑ لیتی ہیں پس وہ
گناہوں اور بے ادبی اور مخالفت حدود شرعیہ کی طرف لوٹ
آتا ہے۔ پھر وہ دعا سے اور خدا کے غیر سے مدد نہیں مانگتا
بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے اور اپنے نفس پر ملامت کرتا
ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ تو
بحیثیت قلوب قضا و قدر اور تسلیم و تفویض کی طرف رجوع لاتا
ہے وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ ناگاہ وہ اللہ کی طرف
سے ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے
ڈرتا ہے وہ اُس کے لیے ایک راستہ نکال دیتا ہے اُس کی
جانچ اسی لیے ہوتی ہے تاکہ اُس کے عمل کو دیکھے ارشاد
ہے۔ اور ہم نے اُن کو بھلائیوں اور برائیوں کے ساتھ
آزمایا۔ ابن آدم کا قلب خیر و شر عزت و ذلت دولت و فقر
کے ساتھ ہی درست ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جب،
خداوندی نعمتوں کا اقرار کرتا ہے اور وہ شکر ہے اور شکر
اطاعت کرنا ہے اُس کی زبان و اعضا کچھ حرکت نہیں کرتے
ہیں وہ بلا کے وقت صبر کرتا رہتا ہے اور غیر اللہ سے مدد
نہیں چاہتا اپنے جرم و گناہوں پر اقرار کرتا رہتا ہے ۔
یہاں تک کہ جب اُس کے نیکی و بدی کے قدم انتہا پر پہنچ

إِذَا هُوَ بِبَابِ الْمَلِكِ خَطَا خُطْوَةَ الشُّكْرِ وَخُطْوَةَ الصَّبْرِ وَالْقَائِدُ التَّوْفِيقُ إِلَى بَابِ الْمَلِكِ فَرَأَى هُنَاكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ يَنْقَطِعُ نَوْبَةُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ يَأْتِي الْمُحَادَثَةُ وَالْمُكَالَمَةُ وَالْمُجَالَسَةُ أَتَعْقِلُ هٰذَا۔

چلتے ہیں اُس وقت وہ بادشاہی دروازہ پر شکر و صبر کے قدموں سے چلتا ہے اور توفیق الٰہی اُس کی قائد (کھینچنے والی) بن جاتی ہے وہ بادشاہی دروازہ پر پہنچ کر وہاں ایسا جلوہ دیکھتا ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھا اور جو نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر خطرہ بن کر گزرا۔ نیکی و بدی کی نوبت منقطع ہو جاتی ہے اُسے بات چیت کرنے اور ہم کلامی و ہم نشینی کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

يَا عِرَاقِيُّ يَا جَمَلَ الطَّاحُوْنِ يَا اَحْمَقُ اَنْتَ فِيْ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ بِلَا إِخْلَاصٍ تُصَلِّيْ لِلنَّاسِ وَتَصُوْمُ وَعَيْنُكَ إِلَى أَطْبَاقِ النَّاسِ وَإِلَى مَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

اے عراقی کیا تو اسے سمجھتا ہے اے چکی کے اونٹ اے احمق تو تو بغیر اخلاص کے قیام و قعود میں مشغول ہے۔ تیری نماز و روزہ آدمیوں کے لیے ہوتا ہے اور تیری نگاہ آدمیوں کے طبقوں اور اُن کے گھر کی چیزوں کی طرف لگی ہوئی ہے۔

يَا خَارِجًا عَنِ الْأَنَامِ يَا مُبَذِّرًا عَنْ صَفِّ الصِّدِّيقِيْنَ وَالرَّبَّانِيِّيْنَ أَمَا تَعْلَمُ إِنِّيْ كَبِيْرُكُمْ وَمِنْشَارُكُمْ مِحَكُّكُمْ اِجْهَدْ جُهْدَكَ اِقْطَعْ طَبَعَكَ عَنِّيْ جَرِّدْ سَيْفَكَ عَلَيَّ مَا أَنْتَ عَلَى شَيْءٍ يَا جُوَيْهِلُ فِيْ حِبَالِكَ أَفْتُلُ لَكَ أَنْصَحُ وَأَرْحَمُ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَمُوْتَ زِنْدِيْقًا مُرَائِيًا دَجَّالًا تُعَاقَبُ فِيْ قَبْرِكَ عُقُوْبَةَ الْمُنَافِقِيْنَ فَتَصِيْرُ مِمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ تَعَرَّ الْبَسْ لِبَاسَ التَّقْوٰى أَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَيِّتٌ لَا عَدَاوَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ سَتَذْكُرُ مَا أَقُوْلُ لَكَ الصَّالِحُ تَتْبَعُ صُوْرَتَهُ

اے مخلوق سے علیحدہ ہونے والے اے صدیقوں اور اللہ والوں کی صف سے علیحدہ ہو جانے والے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میں تمہارا بڑا تمہارا چیرنے کا آرا تمہاری کسوٹی ہوں۔ تو اپنی سی کوشش کر اپنا طبق مجھ سے چھین لے اپنی ننگی تلوار مجھ پر اٹھا۔ تو کسی چیز پر قائم نہیں ہے نہ قابل اعتماد اے ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل میں تیری رسیوں کی مضبوطی کے لیے بل دیتا ہوں۔ تیری خیر خواہی کرتا ہوں اور مہربانی کرتا ہوں بہ تحقیق مجھے ڈر ہے کہ کہیں تو زندیق ریاکار دجال ہو کر نہ مرے تجھے تیری قبر میں منافقوں کا سا عذاب دیا جائے پس تو جس حال میں مبتلا ہے اُس کو حکم دے۔ تو ننگا ہو جا تو تقوے کا لباس پہن لے تو عنقریب مرنے والا ہے میرے اور تیرے درمیان میں کوئی عداوت نہیں ہے جو کچھ میں تجھ سے کہتا ہوں عنقریب تو اسے یاد کرے گا۔ نیک آدمی کی صورت اُس

عَنْ حَالِهٖ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ نَطَقَ بِهٖ اسْتَغْنٰى بِهٖ وَ افْتَقَرَ اِلَيْهِ كُنْتُ اَسْمَعُ فِيْ صِغَرِيْ وَ اَنَا فِيْ بَلَدِيْ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ .

کے حال سے خبر دیتا رہتا ہے جو کوئی اللہ کو پہچان لیتا ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے وہ اسی کی مدد سے بولتا ہے اسی سے طالب غنا رہتا ہے اور اسی کی طرف محتاج بنا رہتا ہے میں اپنے بچپنے میں اپنے شہر میں ایک کہنے والے کی آواز کو سنا کرتا تھا کہ وہ کہتا تھا۔

يَا مُبَارَكُ فَاهْرَبْ مِنْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ وَاِنِّيْ لَاَسْمَعُ فِي الْخَلْوَةِ قَائِلًا يَقُوْلُ لِيْ اِنِّيْ اَرَاكَ بِخَيْرٍ .

اے مبارک اے مبارک۔ پس میں اس آواز سے بھاگا کرتا تھا۔ اور بہ تحقیق اب خلوت میں کسی کہنے والے کی آواز سنا کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے کہا کرتا ہے۔ میں تجھ کو بہتری میں پاتا ہوں۔

اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِمُلَازَمَتِيْ اِذَا رَاَيْتُ اِنْسَانًا يَهْرُبُ مِنِّيْ فَاَعْلَمُ اَنَّهٗ مُنَافِقٌ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا غَمَّضَ عَيْنَيْ رَاْسِهٖ اِنْفَتَحَتْ عَيْنَا قَلْبِهٖ رَاٰى مَا هُنَالِكَ وَاِذَا غَمَّضَ عَيْنَيْ قَلْبِهٖ اِنْفَتَحَتْ عَيْنَا سِرِّهٖ رَاٰى مَوْضِعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصَارِيْفَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ فِيْمَا خَاطَبَ اللّٰهُ بِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ وَقَرَّبْتُكَ اِلٰى كُنْتَ يَوْمًا تَرْعٰى غَنَمًا فَشَرَدَتْ مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ فَتَبِعْتَهَا اِلٰى اَنْ اَدْرَكْتَهَا وَقَدْ عَيِيْتَ فَضَمَمْتَهَا اِلَيْكَ وَقُلْتَ لَقَدْ اَتْعَبْتِ نَفْسَكِ وَاَتْعَبْتِنِيْ. وَدَوَاءُ الْمَحْجُوْبِ النَّظَرُ فِيْ

اے مخاطب اگر تو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ پس تجھ پر میرے ساتھ رہنا لازم ہے جب میں کسی انسان کو اپنے سے بھاگتا ہوا پاتا ہوں پس میں یہ جان لیتا ہوں کہ تحقیق یہ منافق ہے ایمان دار جب اپنے سر کی آنکھوں کو بند کرتا ہے تو اس کے قلب کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اس کو باطنی تجلیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور جب وہ اپنے قلب کی آنکھوں کو بند کر لیتا ہے تو اس کے باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں پس اس سے وہ مقام الٰہی اور مخلوق میں اس کے تصرفات کا معائنہ کرنے لگتا ہے ان چیزوں میں سے جو سے اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے خطاب فرمایا یہ بھی تھا کہ بہ تحقیق میں نے تم کو اپنی رسالت و کلام کے ساتھ اور دوسرے آدمیوں پر برگزیدہ بنایا اور تم کو اپنے سے نزدیک کر لیا۔ ایک دن وہ تھا جو تم بکریاں چرا رہے تھے پس ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی تم نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ تم نے اس کو پکڑ لیا حالانکہ تم تھک گئے تھے پس تم نے اس کو اپنے سے چپٹا لیا اور کہا کہ تو نے اپنے آپ کو بھی تھکایا اور مجھے بھی تھکا دیا۔ محجوب کی دوا اپنے حجاب

سَبَبِ حِجَابِهٖ وَالتَّوْبَةُ عَنْهُ وَ
الْاِذْعَانُ لَدَيْهِ اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ
الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ لَيْسَ لَهُمُ
التَّكْوِيْنُ فِي الطَّرِيْقِ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَقْطَعَ
الْفَيَافِيَ وَالْقِفَارَ الْبَرَّيْنِ وَالْبَحْرَيْنِ
بَرَّ الْخَلْقِ وَبَرَّ النَّفْسِ بَحْرَ الْحُكْمِ وَبَحْرَ
الْعِلْمِ وَالسَّاحِلَ لِلْقَوْمِ لَا لَيْلَ لَهُمْ
وَلَا نَهَارَ اَكْلُهُمْ اَكْلُ الْمَرْضٰى وَنَوْمُهُمْ
نَوْمُ الْغَرْقٰى وَكَلَامُهُمْ عَنْ ضَرُوْرَةٍ
مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّ لِسَانُهٗ
لٰكِنْ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ يَنْطِقُ بِلَا اَدَوَاتٍ،
بِلَا تَرْتِيْبٍ بِلَا مُهْلَةٍ بِلَا عِلَّةٍ لَا فَرْقَ
بَيْنَ لِسَانِهٖ وَاِصْبَعِهٖ اِذْ لَا حِجَابَ
وَلَا قُيُوْدَ وَلَا بَابَ وَلَا بَوَّابَ وَلَا
اِذْنَ وَلَا اِسْتِيْذَانَ وَلَا تَوْلِيَةَ وَلَا
عَزْلَ وَلَا شَيْطَانَ وَلَا سُلْطَانَ لَا
جِنَانَ وَلَا بَنَانَ ثُمَّ قَالَ خَابَ مَنْ
غَابَ الْيَوْمَ قُلْ لَا يَجِيْئُ فِيْ اَوَّلِ الْخُطْوَةِ
وَالثَّانِيَةِ قُلْ اَلْاَوَّلُ الْخُرُوْجُ مِنْ
بَيْتِ وُجُوْدِكَ وَالثَّانِيَةُ هِيَ نِعْمَتُهٗ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْوُقُوْفُ
عَلَى الْبَابِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بَعْدَ
رُؤْيَتِهٖ لَا تُضِفِ النِّعَمَ اِلٰى غَيْرِهٖ
اَنْتَ مُشْرِكٌ اَنْتَ مُغَيِّرُ نِعَمِ اللّٰهِ غَيْرَ

کے سبب پر غور کرنا اور اُس سے توبہ کر لینا اور اُس کے روبرو اقرار کرنا ہے۔ جو لوگ کہ ہر وجہ سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں اُن کے لیے راستہ میں تکوین (یعنی تصرفات و اختیارات کا برتنا) نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ تو جنگلوں اور میدانوں اور دونوں بر یعنی بر خلق و بر نفس اور دونوں بحر یعنی دریائے حکم اور دریائے علم اور کنارا کو قطع نہ کرے تیرا کلام معتبر نہ ہوگا اولیاء اللہ کے لیے نہ رات ہے اور نہ دن۔ اُن کا کھانا بیماروں کا سا کھانا ہے اور اُن کا سونا ڈوبتے ہوؤں کا سا سونا اور اُن کا کلام محض بضرورت ہوتا ہے۔ جو کوئی اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اُس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔ لیکن جب خدا چاہتا ہے تو اُسے نئی زندگی بخش دیتا ہے وہ بغیر آلات بغیر ترتیب بغیر مہلت بغیر سبب کے بولنے لگتا ہے۔ اُس کی زبان اور اُس کی انگلی میں کچھ فرق نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس حالت میں نہ حجاب ہوتا ہے اور نہ قیدیں اور نہ دروازہ اور نہ دربان اور نہ اذن اور نہ اجازت کا طلب کرنا اور نہ تولیت و تقرر اور نہ موقوفی اور نہ شیطان اور نہ سلطان۔ نہ قلب اور نہ پورے۔ پھر ارشاد فرمایا جو آج غائب رہا اُس نے نقصان پایا تو کہہ دے کہ یہ پہلا اور دوسرا قدم رکھنے میں حاصل نہیں ہوتا ہے تو کہہ دے کہ اپنے خانہ وجود سے نکلنا پہلا قدم ہے اور دوسرا قدم نعمت الٰہی الحمد للہ رب العالمین ہے اور دروازہ پر ٹھہرنا بعدہٗ اُس کے دیدار کے وقت ایاک نعبد و ایاک نستعین (تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں) بعد دیدار کے واسجد واقترب (سجدہ کر اور قریب ہو جا) تو نعمتوں کو غیر اللہ کی طرف نسبت نہ کر تو تو مشرک ہے تو نعمتوں کو اُس کے غیر کی طرف نسبت کر کے اللہ کی نعمتوں کا بدل ڈالنے والا ہے

اللهُ مَا بِنَفْسِكَ مِنْ نِعْمَةٍ، اِقْطَعْ دُنْيَاكَ وَاخْرُجْ لَا عِبْرَةَ بِظَاهِرِكَ حَتّٰى يَتُوبَ بَاطِنُكَ وَ تُخْلِصَ سَرِيرَتُكَ.

يَا غُلَامُ يَا غُلَيِّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ النُّبُوَّةُ كَتَمَهَا سِنِيْنَ اَكَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا حَتّٰى قِيْلَ لَهٗ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَاَنْتَ تَرٰى شَيْئًا تُظْهِرُهٗ وَلَا تَكْتُمُهٗ وَقَعَتْ عَلَيْكَ رِزْمَةُ ثِيَابٍ مِنْ سَمَاءِ دَارِكَ فَتَحْتَ بَابَكَ وَ قُلْتَ اِشْتَرُوْا مِنِّيْ لَعَلَّهَا لِلْجِيْرَانِ عَارِيَةٌ وَدِيْعَةٌ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءَ مِنْهَا اِصْلَاحُ الْقَلْبِ الْاَوَّلُ النَّظَرُ فِي اللُّقْمَةِ وَالثَّانِي الْفَرَاغُ لِلطَّاعَةِ وَالثَّالِثُ حِفْظُ مَا نَالَ الْكَرَامَةَ وَالرَّابِعَةُ تَرْكُ مَا يَشْغَلُكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا النَّظَرُ فِي اللُّقْمَةِ فَمَا عِنْدَكَ مِنْهُ خَبَرٌ اِنَّمَا يَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ بِالْوَرَعِ الشَّافِيْ وَالْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْمُنَاقَشَةِ لَهٗ يَحْفَظُ الدِّيْنَ الْمُؤْمِنُ يَقِفُ فِيْ اَكْلِهٖ وَشُرْبِهٖ يَطْلُبُ الْاِذْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ حَتّٰى اِذَا قَرُبَ مِنْ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكَمَ اَمْرَهٗ بِاَمْرِهٖ وَنَهَاهُ بِنَهْيِهٖ يُعَلِّمُهٗ بِعِلْمِهٖ يُبَصِّرُهٗ بِبَصَرِهٖ جَدِّدُوا الْعَهْدَ بِهٖ قَبْلَ الْمَوْتِ سَوْفَ تَرٰى اِذَا انْجَلٰى

اس لیے اللہ نے جو نعمت کہ تیرے نفس کے لیے تھی اس کو بدل دیا۔ تو اپنا زنار کو توڑ کر ادھر واپس آ جب تک کہ تو اپنے باطن سے توبہ نہ کرے اور اندرونی اخلاص پیدا نہ کرے تیرے ظاہر کا اعتبار نہیں۔

اے غلام اے چھوٹے بچے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت حاصل ہوئی آپ نے اس کو برسوں چھپایا۔ بعض نے بعض کو کھالیا۔ یہاں تک کہ آپ کو وحی بھیجی گئی کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اس کو پہنچائیے اور تو ذرا سی چیز دیکھتا ہے تو اس کو ظاہر کرتا پھرتا ہے۔ اور اس کو چھپاتا نہیں۔ تیرے گھر میں آسمان پر سے کپڑوں کی گٹھری آ پڑی اور تو نے گھر کا دروازہ کھول دیا اور خریداروں کو پکارنے لگا کہ مجھ سے خرید کرو، ہو سکتا ہے کہ وہ گٹھری پڑوسیوں کی بطور عاریت و امانت ہو۔ چار چیزیں ہیں جن سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ اول لقمہ میں نظر کرنا (کہ حلال ہے یا حرام) دوسرے عبادت کے لیے فارغ البال ہونا تیسرے کرامت کی حفاظت جو کچھ حاصل ہو اس کی نگہبانی کرنا چوتھے ان چیزوں کا چھوڑ دینا جن کی تجھے خبر ہی نہیں۔ یہ امر کامل پرہیزگاری اور آستانہ الٰہی پر حاضری اور حفاظت دین کی بار بار طلبی سے حاصل و درست ہوا کرتا ہے۔ ایمان والا اپنے کھانے پینے میں ٹھہرا رہتا ہے۔ قرآن و حدیث سے اجازت طلب کیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے مولیٰ عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے تو وہ ایسے حال پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے حکم سے حکم اور اس کی ممانعت سے ممانعت کرتا ہے اس کے علم سے عالم بنتا ہے اور اس کی بصر سے دیکھنے لگتا ہے۔ تم مرنے سے پہلے خدا سے تجدید عہد کر لو عنقریب جب غبار ہٹ

الْغُبَارُ

يَا بَطَّالِيْنَ يَا جَاهِلِيْنَ يَا غَافِلِيْنَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

سُوَال۔ اَلنَّفْسُ الْخَائِنَةُ كَيْفَ يُفْتُوَاهَا فَاَجَابَ جَاهِدْهَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ نُحْيِيْهَا نَشْرًا اُخَرَ فَقِيْهَةً عَالِمَةً مُطْمَئِنَّةً بِغَلْقِ بَابِ شَهَوَاتِهَا وَلَذَّاتِهَا اِحْبِسْهَا عَنْ شَهَوَاتِهَا حَتّٰى اِذَا ذُبِلَتْ رَجَعَتْ شَهَوَاتُهَا اِلٰى كَسْرَةٍ تَصِيْرُ قَلْبًا بِالْمُجَاهَدَةِ اَلْقَوْمُ يَتَمَنَّوْنَ مَجِيْئَ اللَّيْلِ نَوْمَ الْعِيَالِ لِاَنَّهُمْ مُكَلَّفُوْنَ مُحَمَّلُوْنَ اَثْقَالَ الْعِيَالِ وَالْاَسْبَابِ مَعَ سُكُوْنِ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى رَبِّهِمْ جَوَارِحُهُمْ تَتَحَرَّكُ فِي الْاَسْبَابِ اِذَا كُنْتَ مُتَّقِيًا قَبْلَ الْبَلَاءِ لَمْ تَرْجِعْ حِيْنَ الْبَلَاءِ اِلَّا اِلَيْهِ لَمْ تَرَ لَهُ كَاشِفًا اِلَّا هُوَ تَرَى الْخَيْرَ وَالشَّرَّ يَخْرُجَانِ مِنْ عِنْدِهٖ وَالضَّرَّ وَالنَّفْعَ وَالْعِزَّ وَالذُّلَّ وَالْغِنٰى وَالْفَقْرَ۔

سوال۔ مَا مَعْنٰى قَوْلِ بَعْضِهِمْ مَنْ لَمْ يَنْفَعْكَ لَحْظُهُ لَمْ يَنْفَعْكَ لَفْظُهُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْمٌ غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عَنْ عُيُوْنِهِمْ وَعَنْ قُلُوْبِهِمْ وَرَاَوْا رَبَّهُمْ فَاِنْ لَحَظُوْكَ نَفَعُوْكَ اِذَا نَظَرَ الْوَلِيُّ اِلٰى اَرْضٍ يَابِسَةٍ

جائے گا تم حقیقت کو معلوم کرو گے۔

اے جھوٹارسے جاہلو اے غافلو البتہ تم اس کی خبر تھوڑی دیر کے بعد معلوم کرو گے۔

(سوال) خیانت والے نفس کے فتوے کا کیا اعتبار کیا جاوے جواباً ارشاد فرمایا تو نفس سے یہاں تک جہاد کر کہ وہ مر جائے پھر اُس کو دوسری زندگی فقیہ و عالم و مطمئن بنا کر دے اُس کی شہوتوں اور لذتوں کے دروازے بند ہو جائیں تو نفس کو اُس کی شہوتوں سے یہاں تک روک کہ وہ دُبلا ہو جائے جب وہ دُبلا ہو جائے گا اُس کی خواہشیں ٹوٹ جائیں گی اور پھر وہ مجاہدہ کی وجہ سے سراپا قلب بن جائے گا۔ اہل اللہ رات کے آنے اور بال بچوں کے سو جانے کی آرزو کیا کرتے ہیں کیوں کہ وہ مکلف ہیں وہ بیویوں اور بچوں کے بوجھوں کو خدا کی طرف سکون و قرب کی حالت میں اُٹھانے والے ہیں اُن کے اعضائے ظاہری سببوں میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔ جب تو بلا سے پہلے متقی و پرہیزگار ہو جائے گا تو تیرا رجوع بلا کے وقت بھی اُسی کی طرف ہوگا تو بلا کا دفع کرنے والا سوا اُس کے کسی کو خیال نہ کرے گا تو خیر و شر دونوں کو اُسی کے پاس سے آتا ہوا جانے گا۔ اور نقصان و نفع۔ عزت و ذلت امیری و فقر کو اُسی کی طرف سے سمجھے گا۔

(سوال) بعض اہل اللہ کا جو یہ قول ہے کہ جس کی نظر تجھے فائدہ نہ دے اس کا کلام تجھے فائدہ نہ دے گا اس کے کیا معنے ہیں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اولیاء اللہ کی آنکھوں اور دلوں سے دنیا و آخرت دونوں غائب ہو گئی ہیں اور آنکھوں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ پس اگر وہ تجھے دیکھتے ہیں تجھے نفع پہنچاتے ہیں۔ ولی جب خشک زمین کو دیکھتا ہے۔

أَحْيَاهَا اللّٰهُ وَأَنْبَتَهَا أَوْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ
نَصْرَانِيٍّ يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ
لَهُ قَائِلٌ لَمْ تَزَلْ تُعَانِقُ هٰذِهِ
الْخَشَبَةَ وَهِيَ رُمَّانَةُ الْكُرْسِيِّ فَقَالَ
لِأَنَّهَا قَرِيْبَةٌ مِنِّيْ وَتَرٰى أَشْيَاءَ
وَلَا تُخْبِرُ وَلَا تَنِمُّ فَلِذٰلِكَ أُعَانِقُهَا
فَقَالَ لَهُ فَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلٰى قَلْبِكَ قَالَ
يَا ابْنَ دَايَتِيْ إِنَّمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ إِذَا
اتَّقَيْتُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَاقَبْتُمُوْهُ وَ
خِفْتُمُوْهُ وَطَلَبْتُمُوْهُ كُنْتُ أَكُوْنُ
خَادِمًا لَكُمْ مُحِبًّا إِذَا زَهِدَ الْعَبْدُ
وَتَرَاجَعَ وَتَجَاهَدَ فَتَحَ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَقَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ
إِذَا أَغْمَضَ عَنِ الْإِطِّلَاعِ
عَلَى الْعِلْمِ أَتَاهُ الْعِلْمُ وَالطَّلْعَةُ
أَلِإِجْمَالُ وَالذُّبُوْلُ وَالْمُجَاهَدَةُ
مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ اَلْقَوْمُ تَعَلَّقُوْا
بِجَوَارِحِهِمْ وَقُلُوْبِهِمْ وَسَرَائِرِهِمْ
وَخَلَوَاتِهِمْ مِنْ مَكَارِمِ رَبِّهِمْ
صَارُوْا أَتْقِيَاءَ صَارُوْا كُرَمَاءَ
عِنْدَهُ مَعْبُوْدُ أَحَدِكُمْ
دِرْهَمُهُ وَدِيْنَارُهُ إِذَا
ذَهَبَ عَنْهُ قَامَتْ
قِيَامَتُهُ وَتَفُوْتُهُ
صَلٰوةُ جُمُعَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ

تو اس کو اللہ زندہ کر دیتا ہے اور اس میں سبزہ اُگا دیتا ہے یا جب یہودی و نصرانی کی طرف دیکھ لیتا ہے البتہ اللہ عزوجل ان کو ہدایت دے دیتا ہے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ ہمیشہ اس لکڑی کی کرسی کے پایہ سے معانقہ کرتے رہتے ہیں اُسے گلے لگاتے ہیں جواب دیا اس لیے کہ وہ مجھ سے قریب ہے اور بہت سی چیزوں کو دیکھتی ہے اور وہ کسی کو خبر نہیں دیتی اور چغلخوری نہیں کرتی پس اسی واسطے میں اُسے گلے لگاتا رہتا ہوں۔ سائل نے آپ سے کہا پس ہم آپ کے قلب کی طرف بہت زائد قریب ہیں جواب دیا۔

اے میرے بھائی تم ایسے جب ہوتے جب کہ تم اللہ سے ڈرتے اور تم اس کا دھیان رکھتے اور تم اُس کا خوف کرتے اور تم اس کے طلب گار ہوتے اس حالت میں میں تمہارا خادم و دوستدار خود بن جاتا جب بندہ زہد کرتا ہے اور خدا کی طرف رجوع لاتا ہے اور جہاد کرتا ہے تو اس پہ اللہ تعالےٰ دروازہ قرب کا کھول دیتا ہے اور اس کو اپنا قرب بخشتا ہے اور اپنے نزدیک کر لیتا ہے۔ جب وہ علم پر خبردار ہونے سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو وہ اس کو ہر قسم کا علم دے دیتا ہے اور اس پر خبردار ہونے سے گمنامی و خموشی اور خوف الٰہی سے دبلا ہو جاتا ہے۔ اور مجاہدہ نفس کرنا حسن ادب میں سے ہے۔ اولیاء اللہ مکارم الٰہیہ کو اپنے اعضا اور قلوب اور بواطن و خلوات سے ظاہر کیا کرتے ہیں پس اللہ کے نزدیک وہ متقی و کریم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا معبود تمہارا درہم و دینار ہے۔ جب تم میں سے کسی کے پاس سے وہ جاتا رہتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے اور اس کی جمعہ و جماعت فوت ہونے لگتی ہے

لَا يُبَالِي أَوْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَاسِقٌ فَاجِرٌ يُكْثِرُ جَزَعَهُ وَ يَطْلُبُ الْاِسْتِينَاسَ بِالْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةُ مَعَهُ لَا يَسْتَأْنِسُ بِهِمُ الْعَبْدُ إِذَا صَفَا قَلْبُهُ اِسْتَأْنَسَ بِالْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ يُحَدِّثُهُ فِي خَلْوَتِهِ.

يَا غَائِبًا عَنِ الْحَقِّ يَا غَائِبًا عَنِ الدِّينِ وَالشَّرْعِ يَا قَائِمًا مَعَ الدُّنْيَا وَ النَّفْسِ وَ الطَّبْعِ يَا عَابِدًا لِلْخَلْقِ يَا نَاسِيَ الْحَقِّ لَا بُدَّ مِنْ لِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى اِلْتَقِهِ الْآنَ اُتْرُكِ الْخَلْقَ وَ النَّفْسَ وَقَدْ أَمِنْتَ الْحَقَّ إِنَّهُ سِوَى الْعِلْمِ لَهُ بَاطِلٌ سِوَى ذِكْرِهِ بَاطِلٌ كُلُّ مُعَامَلَةٍ لِغَيْرِهِ خَاسِرَةٌ طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيرٌ وَطَالِبُ الْآخِرَةِ قَلِيلٌ وَطَالِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَلِيلٌ مِنْ قَلِيلٍ أَنْتَ مَعَ دُنْيَاكَ لَيْلًا وَّ نَهَارًا تَسْتَخْدِمُكَ وَتَقْطَعُكَ نَحْنُ نَسْتَخْدِمُهَا وَ مَا نَتَقَلَّبُ فِيهَا.

فَكَيْفَ أَنْتَ يَا مُدْبِرُ لَا بُدَّ فِيهَا بِيَدِ الشَّرْعِ وَالْعِلْمِ مَا يُفْتِيَانِكَ بِهِ خُذُوا مَا لَمْ يُفْتِيَاكَ بِهِ فَامْتَنِعْ مَا تُحْسِنُ تُنَاجِي رَبَّكَ تَوَقَّفْ عِنْدَ بَيْعِكَ وَشِرَائِكَ وَ لُقْمَتِكَ وَ أَخْذِكَ وَ عَطَائِكَ وَ كَلِمَتِكَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَانْتَهِزْهُ

وہ اُس کی پروا بھی نہیں کرتا ہے۔ یا کسی کا فاسق وفاجر بیٹا مر جاتا ہے تو کثرت سے جزع فزع کرتا ہے اور مخلوق سے اُنس طلب کرتا ہے حالانکہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتے ہیں وہ اُن سے اُنس نہیں پکڑتا۔ بندہ کا جب قلب صاف ہو جاتا ہے۔ وہ فرشتوں سے مانوس ہو جاتا ہے اور وہ خلوت میں اُس سے ہم کلام ہوتا ہے۔

اے حق اور دین اور شریعت مقدسہ سے غفلت کرنے والے۔ اے دنیا و نفس وطبیعت کے ساتھ قائم رہنے والے اے خلق کے پجاری اے حق عزوجل کے بھول جانے والے تیرے لیئے اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا ضروری ہے تعالیٰ شانہ تو اُس سے ابھی مل لے تو خلق ونفس کو چھوڑ دے۔ بہ تحقیق تو امن پائے گا۔ حق یہ ہے کہ خدا کے علم و ذکر کے سوا ہر چیز باطل ولغو ہے ہر معاملہ جو کہ غیر اللہ کے واسطے کیا جاوے ٹوٹے ونقصان والا ہے۔ دنیا کے طلب گار بہت ہیں اور آخرت کے طلب گار کم اور حق کے طلب گار تو بہت ہی کم سے بھی کم ہیں۔ تو رات دن اپنی دنیا کے ساتھ رہتا ہے وہ تجھ سے خدمت لیتی ہے اور وہ تجھ سے قطع کر لیتی ہے۔ ہم اُس سے خدمت لیتے ہیں اور اُس میں ہم توجہ نہیں کرتے۔

پس اے بدنصیب تیری کیا حالت ہے۔ دنیا میں تیرے لیے شریعت و علم کے ہاتھ سے حصہ کا لینا ضروری ہے جو کچھ وہ دونوں فتویٰ دیں اُس کے مطابق لے اور جس کا وہ دونوں تجھے فتویٰ نہ دیں پس تو اُس سے باز رہ۔ تو اپنے رب تعالیٰ سے اچھی طور پر راز و نیاز کا طریقہ ہی نہیں جانتا ہے تو اپنی خرید و فروخت اور خورو نوش اور اپنے دین لین اور گفتگو کے وقت توقف کیا کر۔ جو کچھ کہ اللہ کے واسطے ہو پس اُس کو غنیمت

وَمَا كَانَ لِغَيْرِهٖ فَانْتَهِ عَنْهُ إِذَا غَلَبَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَ التَّمْيِيزُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بَيْنَ الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ بَيْنَ الْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ إِمْتَلَأَ قَلْبُهُ مِنْ حُبِّهٖ إِتَّحَدَ خَيْرُ مَحْبُوْبِهٖ وَشَرُّهُ إِتَّحَدَتْ أَبْوَابُهُ وَجِهَاتُهُ الْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذٰلِكَ إِتَّحَدَ الْخَبَرُ وَالْعِيَانُ الضُّرُّ وَالنَّفْعُ أَبَدًا قَلْبُهُ فِيْ وَجْدٍ تَارَةً يَجِدُ بِذِكْرِ اللّٰهِ جَلَالًا وَأُخْرٰى بِذِكْرِ اللّٰهِ لَهُ جَمَالًا نَهَارُهُ دَاهِشٌ كُلَّمَا قَرُبَ إِلَيْهِ بَعُدَ كَنَارِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا قَرُبَ مِنْهَا بَعُدَتْ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ هٰكَذَا الْقَلْبُ يَرٰى أَنْوَارَ الْقُرْبِ كُلَّمَا تَقَدَّمَ بَعُدَتْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ إِنْقِطَاعُ الْخَطَرَاتِ أَجَلُهُ يَنْقَلِبُ الْأَمْرُ يَصِيْرُ الطَّالِبُ مَطْلُوْبًا وَالْقَاصِدُ مَقْصُوْدًا وَالْمُرِيْدُ مُرَادًا جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ يَرٰى عَبْدَهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ طَبْعِهٖ وَشَهْوَتِهٖ وَهَوَاهُ مُوَدِّعًا لِلْخَلْقِ وَتَارِكًا لِلشَّهَوَاتِ طَالِبًا لَهُ مُتَغَيِّرًا يَقُوْمُ وَيَقْعُدُ

سمجھا کر اور جو کچھ کہ غیر اللہ کے واسطے ہو تو اس سے بچا کر جب محبت غالب ہوتی ہے دنیا و آخرت یعنی دین قبول و رد کرنے کے درمیان میں تمیز کرنا ساقط ہو جاتا ہے۔ محب کا قلب محبوب کی محبت سے پُر ہو جاتا ہے اس کی بھلائی و برائی ایک ہو جاتی ہے۔ اور اس کے دروازے اور جہتیں متحد ہو جاتی ہیں۔ محبت ان کے درمیان میں جمع کر دیتی ہے کفر فرق کو اٹھا دیتی ہے۔ خبر و مشاہدہ نقصان و نفع یکساں و برابر ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے قلب سے وجد میں رہتا ہے کبھی اس کا وجد ذکر جلالی میں ہوتا ہے اور کبھی ذکر جمالی میں غرض ہر دم مولیٰ کی یاد سے مزے لیتا رہتا ہے۔ اس کا تمام دن مدہوشی میں گزرتا ہے جیسے جیسے یہ اس کی طرف قریب ہوتا ہے وہ اس سے دوری کرتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی طور والی آگ جوں جوں یہ اس سے قریب ہوتے گئے وہ ان سے دور ہوتی گئی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام صدائے انی انا اللہ کی طرف داخل ہو گئے (یعنی ہاں ہوا انا اللہ ہوں) یہی قلب کا حال ہے وہ قرب کے نوروں کو دیکھتا ہے جب آگے بڑھتا ہے۔ تو وہ نور دور ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نوشتہ امر اپنی میعاد پر پہنچ جاتا ہے خطروں کا منقطع ہو جانا اس مقام کی انتہائی مدت ہے یہاں پر پہنچ کر معاملہ برعکس ہو جاتا ہے طالب مطلوب اور قاصد مقصود اور مرید مراد بن جاتا ہے۔ اللہ عزوجل کے جذبات میں سے ایک جذبہ دونوں جہان کے عمل سے بہتر ہے وہ اپنے بندہ کو اپنی طبیعت و شہوت و خواہش کے گھر سے باہر اور خلق کو رخصت کر دینے والا اور شہوتوں کو چھوڑ دینے والا اپنا طالب ایک حالت پر قائم نہ رہنے والا ملاحظہ کرتا ہے کبھی وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا

لَا زَادَ وَلَا رَاحِلَةٌ وَلَا رَفِيْقٌ يُوَاصِلُ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ صِيَامًا وَصَلٰوةً وَمُجَاهَدَةً بَيْنَ هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ فَإِذَا هُوَ عَلٰى بَابِ قُرْبِهٖ فِيْ حُجْرِ لُطْفِهٖ عَلٰى مَائِدَةِ فَضْلِهٖ نَاظِرٌ إِلٰى سَابِقَتِهٖ تُحِبُّ الْعَالِيَ وَأَنْتَ فِي التُّخُوْمِ تُحِبُّ الْجَنَّةَ وَلَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِحْبِسْ نَفْسَكَ عَنِ الْمَأْلُوْفَاتِ لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِهٖ وَلَا تَتَنَاوَلْ لُقْمَةً إِلَّا بِتَوْقِيْعٍ مِّنَ اللّٰهِ وَلَا تَتَنَاوَلْ دَوَاءً إِلَّا بِأَمْرِهٖ يَنْقَلِبُ مِزَاجُهٗ بِمَا يَخْرُجُ عَنْ كُتُبِ الطِّبِّ وَفَتَاوَاهُمْ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ وَطَبِيْبُهُ الْمَحْبُوْبُ فِيْ بَيْتِهٖ هُوَ يَتَوَلّٰى أَغْذِيَتَهٗ وَمَشْرُوْبَاتِهٖ ثُمَّ صَرَخَ صَرْخَةً عَظِيْمَةً وَقَامَ يَمِيْلُ تَارَةً عَنْ يَمِيْنِهٖ وَتَارَةً عَنْ شِمَالِهٖ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ مُشِيْرًا بِالتَّسْلِيْمِ وَكَذٰلِكَ إِلٰى اٰخِرِ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاحَرِيْقَاهُ وَامُصِيْبَتَاهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ وَقَعَدَ لِلدُّعَاءِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ عَادَ وَقَامَ يَتَلَوَّنُ وَجْهُهٗ تَارَةً صُفْرَةً وَتَارَةً حُمْرَةً الْقَلْبُ إِذَا ارْتَفَعَ عَنِ الدُّنْيَا وَصَارَ ضَيْفَ قُرْبِ الْحَقِّ تَأْتِي الْعِصْمَةُ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرٰى كَأَنَّ الْخَلْقَ لَمْ يُخْلَقُوْا كَأَنَّ اللّٰهَ

ہے نہ اُس کے پاس توشہ ہے اور نہ سواری اور نہ ساتھی دن کو رات سے روزہ اور نماز اور مجاہدوں سے لاتار رہتا ہے ناگاہ وہ اپنی اسی حالت میں ہوتا ہے کہ دفعتاً اپنے آپ کو یہ بندہ قرب الٰہی کے دروازہ پر لطف خداوندی کی آغوش میں اُس کے فضل کے دسترخوان پر اپنے سابقہ تقدیر کی طرف متوجہ پاتا ہے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے تیری خواہش بلندی کی ہے اور تو تحت الثریٰ میں پڑا ہوا ہے تو جنت کو دوست رکھتا ہے لیکن تو اُس کے سے عمل نہیں کرتا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ تو اپنے نفس کو مرغوب چیزوں سے روک لے نہ تو اپنی خواہش طبع سے کچھ کھا اور نہ ایک لقمہ اٹھا یہاں تک کہ فرمان شاہی ملے اور نہ تو بغیر اس کے حکم کے کسی دوا کا استعمال کر۔ بغیر اس کے قلب کا مزاج خلاف کتب طب اور طبیبوں کے فتوے کے ہو جائے گا۔ ارشاد الٰہی ہے وھو یتولی الصالحین وہ نیک بندوں کا خود کارساز ہے اس کا محبوب طبیب اس کے گھر کے اندر موجود ہے وہ اس کی غذاؤں اور شربتوں کا نگران کار ہے یہ فرما کر آپ نے ایک بڑی چیخ ماری اور کھڑے ہو گئے آپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف جھک جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف تسلیم و رضا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھا دیئے تھے۔ آخر مجلس تک آپ کی یہی حالت رہی پھر فرمایا ہائے سوزش ہائے تمہارے لیے اُس کی مصیبت۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے پھیلا دیئے اور دعا کے واسطے بیٹھ گئے اور کلام نہ کیا بعدہٗ اسی اول حالت میں آپ پھر کھڑے ہو گئے آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا کبھی زرد پڑتا تھا اور کبھی سرخ۔ قلب جب دنیا سے اُٹھ جاتا ہے اور قرب الٰہی کا مہمان بن جاتا ہے تو مخلوق کی طرف سے فی الجملہ اُس کو عصمت حاصل ہو جاتی ہے عرش سے لے کر زمین تک گویا مخلوق اُس کے نزدیک پیدا ہی نہ ہوئی۔ گویا اللہ نے اُس کے

مَا أَحْدَثَ شَيْئًا كَانَ اللّٰهُ مَا أَحْدَثَ شَيْئًا كَانَ لَا خَلْقَ غَيْرُهُ يَعْنِي صَاحِبُ هٰذَا الْقَلْبِ الْمَوْصُوفِ وَاحِدٌ لِوَاحِدٍ مُحِبٌّ وَمَحْبُوبٌ طَالِبٌ وَمَطْلُوبٌ ذَاكِرٌ وَمَذْكُورٌ لَا يَرٰى غَيْرَهُ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَنِي خَبَرٌ فِيمَا يَكُونُ مِنْ بَلَاءٍ يَأْتِي هٰذِهِ الْبَلْدَةَ ثُمَّ دَعَا لِأَهْلِ الْبَلْدَةِ بِالدَّفْعِ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ كَالْمُدِلِّ لَعَمْرِي أَنَّ فِي هٰذِهِ الْبَلْدَةِ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ وَالصَّلْبَ وَلٰكِنْ لِعَيْنٍ تُكْرَمُ أَلْفُ عَيْنٍ تُهْلِكُنَا بِهِمْ تَأْخُذُنَا بِذُنُوبِهِمْ أَيْشٍ عَمِلْنَا نَحْنُ يَقُولُ ذٰلِكَ بِكَلَامٍ مُغْضِبٍ جَعَلْتَ الصَّدِيقَ وَالْعَدُوَّ فِي كِيرِ الْقَدَرِ فَذَابَا صَارَا سَبِيكَةً وَاحِدَةً.

لَا تَطْلُبْ شَيْئًا مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ تَكُنْ هٰؤُلَاءِ أَنْتَ لَا تُزَاحِمِ الْأَنْبِيَاءَ فِي الْمُعْجِزَاتِ وَالْأَوْلِيَاءَ فِي الْكَرَامَاتِ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَ الْحَقِّ وَصُحْبَتَهُ إِذَا دَامَتِ الصُّحْبَةُ تُطْعِمُكَ شَيْئًا أَكَلْتَ يَكْسُوكَ شَيْئًا لَبِسْتَ تَمَنِّي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ حِجَابٌ وَرَدُّهَا بَعْدَ مَجِيئِهَا حِجَابٌ الْأَوْلِيَاءُ إِذَا سُلِكَ بِهِمْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُهُمُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ أَيْنَمَا سَقَطُوا لُقِطُوا حَتّٰى يَبْلُغُونَهُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُمْ وَهَجُ الدُّنْيَا وَالْوُجُودِ يَجِدُ مِنْهُمُ اللُّطْفُ هُنَالِكَ

سوا کسی کو پیدا ہی نہیں کیا اُس کے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں ہے۔ یعنی ایسے قلب والا جس کا کہ ذکر کیا گیا واحد (یعنی خداوند عالم) کے لیے واحد ایک ہی ہے وہی محب و محبوب طالب و مطلوب ذاکر و مذکور ہے اُس کی غیر پر نظر ہی نہیں جاتی۔ ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا اس شہر میں جو بلا آنے والی ہے اُس کی مجھے خبر مل گئی ہے۔ بعدہٗ آپ نے اُس کے دفع کی شہر والوں کے لیے دعا فرمائی۔ پھر انکسار و عاجزی کے ساتھ فرمایا کہ قسم ہے اپنی جان کی کہ تحقیق اس شہر میں ایسے لوگ ہیں جو کہ قتل اور سولی پر چڑھائے جانے کے مستحق ہیں اور لیکن ایک آنکھ کے واسطے ہزار آنکھوں کا اکرام کیا جاتا ہے۔ تو ہمیں اُن کے گناہوں سے ہلاک کرے گا اور پکڑے گا ہم نے کیا کیا ہے۔ آپ یہ کلام غصہ و غضب کے ساتھ فرما رہے تھے۔ دوست اور دشمن دونوں کو تقدیر کی بھٹی میں ڈال کر پگھلا کر ایسا کر دیا کہ دونوں ایک ڈلی بن گئے۔

اے مخاطب تو کرامتوں اور معجزوں میں سے کسی چیز کو طلب نہ کر یہ تو ہوں گے ہی تو انبیاء کرام سے اُن کے معجزوں میں اور اولیاء سے اُن کی کرامتوں میں مزاحمت نہ کیا کر۔ اگر تیرا مقصود قرب و صحبت الٰہی ہے سکوت اختیار کر۔ جب تو اُس کی صحبت میں مداومت کرے گا تو وہ تجھے جو کچھ کھانا دے اُسے کھا لینا تجھے جو کچھ پہنائے اُسے پہن لینا۔ ان چیزوں کی تمنا کرنا حجاب ہے اور آ جانے کے بعد اُن کا واپس کرنا قبول نہ کرنا حجاب ہے۔ اولیاء اللہ جب حق عزوجل کی طرف چلائے جاتے ہیں جن و انسان اور فرشتے سب اُن کے خادم بن جاتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ گرتے ہیں اُٹھا لیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہاں تک کہ اُن سے دنیا اور وجود کے شعلہ و سوزش سب دور ہو جاتی ہے۔ لطف الٰہی اور ناز و نیاز

وَالدَّلَالِ حَتّٰی أُذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ إِلٰی
دَارِ الْقُرْبِ صَدَمَتْهُمْ آفَاتُ
الْجَلَالِ لِتَذُوْبَ نُفُوْسُهُمْ وَ بَقَايَا
مِنْ وُجُوْدِهِمْ يُحْبَسُ عَنْهُ فُتُوْحُ
الظَّاهِرِ وَ طَعَامُ الظَّاهِرِ وَلِبَاسُهُ
وَعَافِيَتُهُ يَبْقَى الْقَلْبُ مُجَرَّدًا مَّعَ
السِّرِّ الصَّافِيْ تَقَدَّمَ لَهُمَا طَعَامُ
الْفَضْلِ وَشَرَابُ الْأُنْسِ تَاجُ الْكَرَامَةِ
لِبَاسُ الْمِنَّةِ يُلْقَمُ الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ وَ
الْحِكْمَةُ ثُمَّ يُعَرِّفُهُمُ الْمَلِكُ
أَسْمَاءَهُمْ يُعَرِّفُهُمْ نِعَمَهُ السَّابِقَةَ
وَالْآنِفَةَ وَ يَسْتَكْتِبُهُمْ جَمِيْعُ ذٰلِكَ
وَيَرُدُّهُمْ إِلَى الْوُجُوْدِ لِإِصْلَاحِهِمْ
وَهِدَايَتِهِمْ وَ دَلَالَتِهِمْ وَسَفَارَتِهِمْ
ثُمَّ يُمَكِّنُ قُلُوْبَهُمْ مِّنَ التَّكْوِيْنِ
وَأَلْسِنَتَهُمْ مِنَ السُّؤَالِ وَالدُّعَاءِ
مَعَ الْإِجَابَةِ هٰذَا آخِرُ الزَّمَانِ زَمَانُ
النِّفَاقِ عُجْبٌ دَائِمٌ وَكُفْرٌ دَائِمٌ وَ
حِجَابُ الْعُجْبِ يُسْقِطُكَ مِنْ عَيْنِ
الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ
عَنِ الطَّرِيْقِ حَاجِبَانِ قَلْبَكَ إِنْ
قَالَ قَائِلٌ مَا النِّفَاقُ لِنَجْتَنِبَهُ قِيْلَ
لَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُنَافِقُ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا
حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

وہاں اُن کی خدمت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب اُن کو دارِ قرب میں داخل ہونے کی اجازت دی جاتی تو جلال کی آفتیں ان کو آکر گھیر لیتی ہیں تاکہ اُن سے اُن کے نفس اور جو کچھ کہ اُن کے وجود سے باقی رہا ہے سب چیزیں فنا ہو جائیں۔ اُن سے فتوح ظاہری اور طعام ظاہری اور لباس اور صحت و آرام سب روک لیا جاتا ہے۔ صرف تنہا قلب صاف باطن کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ اُس وقت اُن کے آگے فضل کا کھانا اور اُنس کی شراب اور کرامت کا تاج اور احسان کا لباس بڑھایا جاتا ہے ان کو علم لدنی اور حکمت کی غذا دی جاتی ہے پھر بادشاہ حقیقی ان کو ان کے نام بتاتا ہے اور اپنی پچھلی اور موجودہ نعمتوں سے آشنا کر دیتا ہے اور ان سب سے اُن کو واقف کار کر دیتا ہے بعدہ مخلوق کی ہدایت و اصلاح اور ان کی رہنمائی و سفارت کے لیے ان حضرات کو وجود کی طرف لوٹا دیتا ہے تاکہ وہ انتظام عام کریں پھر رب تعالےٰ ان کے قلوب کو مرتبۂ تکوین سے فائز کر دیتا ہے اور ان کی زبانوں کو سوال و دعا کی قبولیت کے ساتھ قوت بخشتا ہے۔ یہ تو آخر زمانہ نفاق کا زمانہ ہے اب تو عجب و غرور دائمی ہے اور کفر دائمی ہے اور غرور کا حجاب تجھے رب عزوجل کی آنکھ سے گرا دے گا۔ تو بے قدر ہو جائے گا یہ دونوں ضدیں ہیں جو کہ اللہ کے راستہ سے تیرے قلب کو روکنے والی ہیں اگر کوئی کہنے والا کہے کہ نفاق کیا چیز ہے تاکہ ہم اُس سے بچیں اُس سے کہا جائے گا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب بات چیت کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ ایمان والا جب تک کہ اپنے جانے کو نت کو معلوم نہیں کر لیتا ہے اور اپنے اُس لقب کو جو کہ عالم ملکوت

اَلْمُؤْمِنُ لَا لِبَاسَ لَهٗ وَلَا نِكَاحَ لَهٗ وَلَا سُرُوْرَ لَهٗ وَلَا اَمْنَ لَهٗ وَلَا قَرَارَ لَهٗ حَتّٰى يَرٰى مَوْضِعَهٗ وَيَسْمَعَ لَقَبَهٗ حَتّٰى يَرٰى سَابِقَتَهٗ وَاِسْمَهٗ فِيْ خَلْوَتِهٖ يَتَنَعَّمُ فِي الْبَرَارِيْ وَالصَّحَارِيْ عَلَى الْقَدَرِ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ يَرٰى حَالَتَهٗ وَيَسْمَعُ لَقَبَهٗ الْمَلٰٓئِكَةُ تَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ هٰذَا فُلَانٌ الْمَحْبُوْبُ الصِّدِّيْقُ وَاحِدٌ مِّنْ اَرْبَعِيْنَ اَمْ مِّنْ سَبْعَةٍ اَوْ مِنْ ثَلٰثَةٍ لَهٗ كَذَا لَهٗ كَذَا لَهٗ وَالْقَدَرُ يُقَلِّبُهٗ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ اَلْقَدَرُ يُقَلِّبُهٗ وَيُطْعِمُهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ يَاْتِيْهِ الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ قَلْبِهٖ يُقَالُ لَهٗ اِرْجِعْ اِلٰى بَيْتِكَ اِحْفَظْ كَنْزَكَ اُكْتُمْ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ اِجْعَلْهُ كَاَنَّهٗ كَانَ مَنَامًا يَسْمُوْا قَلْبُكَ وَيَمْشِيْ لَكَ اِلَيْهِ وَقَالِبُكَ لَا۔ اُقْعُدْ فِيْ كِتَابَةِ الْحُكْمِ لِكُلٍّ ثُمَّ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ حَتّٰى تَبْلُغَ وَيَزُوْلَ صِبَاكَ حِيْنَئِذٍ يَكْسُوْكَ وَيُطْعِمُكَ تُرِيْدُ هٰذَا وَاَنْتَ مُمْتَلِئٌ طَبْعًا وَهَوًى وَهَوًى اَنْتَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِعْتَ وَاشْتَرَيْتَ وَاَكَلْتَ وَشَرِبْتَ وَنَكَحْتَ بِقَلْبِكَ بِوَسْوَسَتِكَ قِيْلَ لَهٗ مَا دَوَآءُ ذٰلِكَ قَالَ تَصْفِيَةُ لُقْمَتِكَ

میں سے نہیں سن لیتا ہے نہ اس کو لباس اچھا معلوم ہوتا ہے نہ نکاح نہ کسی طرح کی خوشی و آس کو امن ہوتی ہے اور نہ قرار یہاں تک کہ وہ اپنے سابقہ تقدیر کو اور اپنے نام کو خلوت میں سن لیتا ہے وہ تقدیر اور فرشتوں پر اعتماد کر کے میدانوں اور جنگلوں میں سو جاتا ہے وہ اپنی حالت کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے لقب کو سن لیتا ہے فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ یہ کون ہے اس کے جواب میں بعض فرشتے بعض سے کہتے ہیں کہ یہ فلاں محبوب اور دوست ہے۔ چالیس ابدال میں سے ایک بدل ہے یا سات غوثوں میں سے ایک غوث ہے یا تین قطبوں میں سے ایک قطب ہے۔ اس کا ایسا مرتبہ ہے یہ مرتبہ ہے اور ایسا مرتبہ ہے۔ تقدیر الٰہی اس کو دائیں بائیں کروٹیں دلاتی رہتی ہے۔ تقدیر ہی اس کے پہلو بدلواتی رہتی ہے اور اس کو غذا پہنچاتی ہے۔ اور اللہ ان کا احاطہ کرنے والا ہے اس اس کے قلب کی جانب سے اس کو بات چیت آتی ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے اپنے گھر کی طرف لوٹ اپنے خزانہ کی حفاظت کر۔ اپنے نفس و قلب کو چھپا اس کو ایسا گردان لے گویا کہ وہ خواب میں تھا تیرا قلب و باطن اس کی طرف ترقی کر رہا ہے اور کوئی کہنے والا موجود نہیں ہے۔

اے مخاطب تو شریعت کے مدرسہ میں بیٹھ پھر علم کے مدرسہ میں رہ جا یہاں تک کہ تو بالغ ہو جائے اور تیرا بچپن جاتا رہے۔ اس وقت وہی تجھے کپڑا پہنائے گا اور وہی تجھے کھانا کھلائے گا تیرا ارادہ تو یہ ہے اور تو طبیعت اور خواہش اور شہوت سے بھرا ہوا ہے تو جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے خرید و فروخت اور کھانے پینے اور نکاح کے دھیان و خیال میں اپنے قلب سے وسوسہ کے ساتھ لگا رہتا ہے سوال کیا گیا اس کی دوا کیا ہے ارشاد فرمایا اپنے لقمہ کو صفا کو

مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَالدَّوَاءُ الثَّانِيْ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ فِيْمَا تَأْمُرُكَ بِهٖ مِنْ اِرْتِكَابِ الْمَنَاهِيْ إِذَا انْزَعَجَ الْعَبْدُ مِنْ كَلِمَةٍ تُلْقٰى فِيْ قَلْبِهٖ وَقَلِقَ أُضِيْفَتْ اِلَيْهَا أُخْرٰى يَأْتِيْ يُزِيْلُ قَلَقَهٗ وَ يَفْتُرُ اِنْزِعَاجَهٗ وَيُضَافُ اِلَيْهَا أُخْرٰى يَأْتِيْ السُّكُوْنُ وَالْهُدُوُّ وَ يَذْهَبُ قَلَقُهٗ يُخَاطِبُهُ الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ فِيْ طَرِيْقِهٖ تَثْبِيْتًا لَهٗ وَتَسْكِيْنًا يَقُوْلُ لَهٗ.

حرام و شبہ سے بچانا اور دوسری دوا نفس کی اُن اُمور کے اختیار کرنے میں جو کہ خلاف شرع ممنوعات میں سے ہوں مخالفت کرنا جب بندہ کسی اُس کلمہ سے جس کا القا اُس کے قلب کی طرف کیا جاتا ہے متحیر و مضطرب ہوتا ہے اُس کی طرف دوسرا کلمہ اضافہ کیا جاتا ہے جو اُس کے قلق و اضطراب کو کم کر دیتا ہے اور اُس کی حیرت کو سست کر دیتا ہے بعدہٗ اُس کی طرف دوسرا کلمہ ملا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اُس کو سکون و آرام مل جاتا ہے اور اُس کا قلق چلا جاتا ہے اُس سے پتھر ڈھیلے راہ میں خطاب کرتے ہیں تاکہ اُس کو سکون و ثابت قدمی حاصل ہو جائے اُس سے پتھر وغیرہ کہتے ہیں۔

يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا مُرَادَ اللّٰهِ يَا حَبِيْبَهٗ يَا مُقَرَّبَهٗ وَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُدْعُ لِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِهٖ عَنِ الْخَلْقِ بِكَ اَغْنِهٖ بِذِكْرِكَ عَنِ السُّؤَالِ فَإِذَا اسْتَغْنٰى عَنِ الْخَلْقِ لَزِمَ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُغْنِيْهِ بِقُرْبِهٖ فَإِذَا اَغْنَاهُ بِقُرْبِهٖ اِشْتَغَلَ بِذِكْرِهٖ وَ شُكْرِهٖ عَنِ السُّؤَالِ لَهٗ إِذَا امْتَنَعْتَ مِنْ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي الْبَرَارِيْ نَبَعَتْ لَكَ عَيْنٌ فِيْ دَارِكَ اَقْوٰى سِلَاحِ الشَّيْطٰنِ عَلَيْكَ الْخَلْقُ حَسِّنْ قَلْبَكَ ثُمَّ ظَاهِرَكَ الشُّغْلُ كُلُّ الشُّغْلِ فِيْ دَارِ الْخَلْقِ وَتَنَائِهِمْ

اے اللہ کے ولی اے اللہ کے مقصود اے خدا کے دوست اور اے اُس کے مقرب آپ سے ایک شخص نے کہا آپ میرے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے کہا اے اللہ تو اس کو اپنے قرب سے مخلوق سے لاپروا کر دے تو اپنے ذکر کی وجہ سے اس کو سوال سے لاپروا کر دے پس جب یہ خلق سے مستغنی ہو جائے گا اللہ عزوجل کے دروازہ کو لازم پکڑ لے گا پس وہ اُس کے اس قرب کی وجہ سے اُس کو غنی و بے پروا کر دے گا پھر جب وہ اُس کو اپنے قرب کی وجہ سے بے پروا کر دے گا تو یہ اُس کے ذکر و شکر میں مشغول ہو جائے گا اور یہ اُس کے ذکر و شکر کی وجہ سے سوال سے باز رہے گا جب تو جنگلوں میں رہ کر کھانے اور پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر کے اندر ایک چشمہ جوش مارے گا سب سے زیادہ قوی ہتھیار شیطان کا تیرے اوپر مخلوق ہے اُس میں متوجہ ہو کر تو خدا کو بھلا دیتا ہے اولاً تو اپنے قلب کو اچھا بنا لے پھر اپنے ظاہر کو بڑا شغل و شغل مخلوق کے گھر میں اُن کے ساتھ میں رہ کر ثابت قدم

مُحِبٌّ مُسْتَحْسِنٌ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ مَحْبُوْبِهٖ يُوْسُفُ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ يَعْقُوْبَ كَانَ مَنْ رَاٰهُ اَحَبَّهٗ عَشِقَهٗ تَبَرْقَعَ وَ تَسَجَّنَ مَقْصُوْدُهٗ يَعْقُوْبُ لَا الْاَغْيَارُ شِعْرٌ فَيَا لَيْتَ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ عَامِرٌ وَبَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ جَآءَ مُنَادِي الْحَقِّ اِقْطَعُوْا بِنَاءَ الْخَلْقِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَنْضُبَ الْمَاءُ مِنْ هَيْكَلِهٖ حَتّٰى تَخْلُوَ الْبِئْرُ لِعِبَادَةِ سِرِّكَ عِنْدَهٗ فِيْ سَفِيْنَةِ قُدْرَتِهٖ لُقْمَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا فِيْ بَحْرِ الْعِلْمِ مُنْجِيَةٌ عِبَادَ اللّٰهِ كَمُنْجِيَةِ الْاَسَدِ مِنَ الْحُوْتِ وَالرَّجُلِ الَّذِيْ شَبِعَ بِخُبْزِكَ لَا يَشْتَغِلُ بِكَ [illegible] كَارِهِ التَّحَقُّقِ بِاللّٰهِ بَعْدَ [illegible] اِفْتَرَقَ مَلَكَ صُحْبَةَ الْحَلَّاجِ كَذٰلِكَ لَا تَجْمَعُ فِيْ صُحْبَةِ السُّلْطَانِ كَذٰلِكَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ الْجُنَيْدِ يُتَّهَمُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَاُعْلِمَ بِذٰلِكَ الْجُنَيْدُ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا يَذْكُرُوْنَ عَنْكَ اَحَقٌّ هُوَ فَقَالَ

رہنے لگتا ہے ایک محب خوبصورت اپنے محبوب کی طلب میں گھر سے نکل کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی طلب میں نکلے جو اُن کو دیکھتا تھا اُن کو محبوب بناتا اور اُن کا عاشق بن جاتا تھا۔ یوسف علیہ السلام نے برقع ڈال لیا اور جیلخانہ میں پڑ گئے ان کا مقصود یعقوب علیہ السلام تھے نہ کہ دوسرے پس کاش وہ تعلقات جو میرے اور تیرے درمیان ہیں آباد و برقرار رہیں۔ اور میرے اور تمام عالم کے درمیان میں جو تعلقات ہیں۔ وہ خراب و برباد ہو جائیں۔ حق کا منادی آ گیا ہے ندا کرتا ہے کہ تم مخلوق کی بنیاد کو قطع کر دو یہاں تک کہ نوشتہ تقدیر اپنی میعاد پر پہنچ جائے تجھے کلام کرنا زیبا نہیں تاوقتیکہ پانی تیرے وجود کے ہیکل سے خشک نہ ہو جائے اور جب تک کہ تو کسی کنوئیں کو عبادت کے لیے خالی نہ کر لے۔ تیرا باطن خدا کی حضوری میں اس کی قدرت کی کشتی میں ہے تو اس کو دریا کے علم میں بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا اس کا چلنا اور ٹھہرنا خدا کے نام کے ساتھ ہے کا تعویذ سمجھو کہ خدا کے بندوں کی ہیبت و خوف و دہشت کے ساتھ جو مثل اس مچھلی کی ہیبت کے ہے۔ کیونکہ تیرے غیر کا کھانا پیٹ بھر لیتا ہے اسی وجہ سے وہ تیری طرف مشغول نہیں ہوتا تاکہ اس غیر سے خلاصی ہونے کے بعد اگر تو اس کی طرف توجہ کرے گا تو وہ تجھے چھوڑ دے گا ایسی ہی حالت حلاج کی صحابت کی ہے کیونکہ شاہی صحابت کا حال یہ ہے کہ جو ان کو قرب الٰہی کی وجہ سے غیر کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے۔ ایک شخص حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے اصحاب میں سے متہم کیا جاتا تھا کہ وہ خطرات قلبیہ پر مطلع ہو جایا کرتا ہے حضرت جنید کو اس کی اطلاع ہوئی پس آپ نے اس سے دریافت کیا کہ لوگ جو کچھ کہ تیری طرف سے کہتے ہیں کیا یہ سچ ہے

ثُمَّ تَكَلَّمَ فَقَدْ تَكَلَّمْتُ قَالَ مَتَى هُوَ قَالَ بِقَلْبِكَ فَقَالَ تَعْرِفُ أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا ثُمَّ تَكَلَّمَ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ وَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَا ثُمَّ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ وَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ

يَا شَيْخُ مَا مَعِيَ حَقٌّ فَانْظُرْ مَا مَعَكَ فَقَالَ صَدَقْتَ فِي الْجَمِيعِ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَخْتَبِرَ صَفَاءَ قَلْبِكَ وَثَبَاتَهُ قُلُوبُهُمْ مَجَارِي إِرَادَتِهِ خَزَائِنُ عِلْمِهِ صُدُورُ سِرِّهِ خَزَائِنُ الْقَدَرِ فِي وَادِ الْقَدَرِ كُلَّمَا دَارَتْ أَسْرَارُهُمْ فِي مَنَاكِبِ دَارِ الْقَدَرِ الْتَقَطَتِ الْعُلُومَ وَالْأَسْرَارَ مَا يُصْنَعُ بِخَشَبٍ مُسَنَّدَةٍ مَا يُصْنَعُ بِالصُّوَرِ بِلَا مَعْنًى صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَبَعْضُ النَّاسِ كَتَبَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ قِصَّةً يُوصِلُ كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً إِلَى أَمِيرِ الْبَلَدِ وَلَمْ يَسْأَمْ حَتَّى خَرَجَ أَخِيرًا تَوْقِيعٌ بِمُرَادِهِ وَأَنْتَ تَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى يُوَيْمَاتٍ لُوَيْلَاتٍ تَسْأَمُ وَتَرْجِعُ إِلَى الْخَلْقِ هَلَّا ذَكَرْتَ صَاحِبَ الْقِصَصِ مَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تُفْلِحُ شَيْئًا تُبْ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ وَلْيَكُنْ وُقُوفُكَ عَلَى عَتَبَةِ بَابِ قُرْبِهِ يَجْذِبُكَ يَدُ الْمَحَبَّةِ وَالْقُرْبِ

ہاں آپ اپنے دل میں اُس وقت کوئی بات لائے آپ نے فرمایا میں نے دل میں بات سوچ لی بتاؤ وہ کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ آپ نے دل میں ایسا ایسا سوچا ہے۔ حضرت جنید نے فرمایا غلط آپ پھر دوبارہ اپنے دل میں ایک بات لائے اور اُس کی خبر دی آپ نے فرمایا غلط سہ بارہ پھر ایسا ہی سوال و جواب ہوا بعدہٗ اُس نے کہا۔

اے شیخ جو کچھ کہ میں نے کہا اور میرے پاس ہی سب سچ ہے آپ اپنی حالت پر غور فرمائیں کہ آپ کے پاس کیا ہے ارشاد فرمایا تو تمام باتوں میں سچا ہے میرا ارادہ مقصود تیری صفائے قلبی اور اُس کی ثابت قدمی کے جانچنے کا تھا کہ تو پلٹ تو نہ جائے گا۔ اولیاء اللہ کے قلوب ارادۂ الٰہی کے راستے اُس کے علم کے خزانے اور اُس کے اسرار کے سینے تقدیر کے میدان میں تقدیر کے مخزن ہیں جب کبھی بھی ان اولیاء کے اسرار دار قدرت کی زمینوں میں دورہ کرتے ہیں وہ علوم و اسرار الٰہیہ کو حاصل کرتے رہتے ہیں خشک لکڑی کا کیا کیا جائے اُس کا کیا کیا جائے بے معنی صورتوں سے کیا حاصل کیا جائے گونگے بہرے اندھے ہیں اس لیے وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصے گڑھے ہر ایک دن سال کے دنوں میں ایک قصہ شہر کے بادشاہ کی طرف پہنچاتا رہا اور وہ تھکا گھبرایا نہیں یہاں تک کہ آخر میں اُس کی مراد کا فرمان صادر ہو گیا اور تو اللہ عزوجل سے چند دن رات ہی سوال کرتا ہے اور گھبرا کر خلق کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو نے اس قصہ گو کو کیوں یاد کیا اس سے کیوں نہ نصیحت پکڑی جب تک تو خلق کے ساتھ رہے گا کچھ فلاح نہ پائے گا۔ تو مخلوق سے خالق کی طرف رجوع کر تیرا قیام آستانہ و قرب الٰہی کے دروازہ پر ہونا چاہیے اُس وقت تجھ کو محبت و قرب الٰہی کا ہاتھ اپنی طرف کھینچے گا

تَصِيرُ جَلِيسَ ذٰلِكَ الْبَيْتِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ
تِلْكَ الْهِمَّةَ إِلَيْهِ وَلَا مَكِنَةً جَاءَكَ الْبَسْطُ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ قَوِيَ جَنَاحُكَ طِرْتَ إِلٰى
شُرُفَاتِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ صَارَتْ تِلْكَ
الشُّرُفَاتُ بُرُوجَكَ إِنْ سَقَطْتَ سَقَطْتَ
فِي صَحْنِ الدَّارِ تَتَقَلَّبُ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ
الدَّارِ تَكُونُ خَاشِعًا مُنِيبًا إِنْ أَرَدْتَ نَفْعَ
الْخَلْقِ فَافْعَلْ وَلَا تَمْشِ فُضُولِيًّا كَأَنَّهُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرِيدُ بِهٰذَا الْكَلَامِ الَّذِينَ
يَتَّهِمُونَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْوُعَّاظِ الصَّلَاةُ
صِلَةٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْإِنْفِصَالِ عَنْ غَيْرِهِ
الْجِسْمُ لَا يَتَجَزّٰى فِي مَكَانَيْنِ الْإِنْفِصَالُ
مِنَ الْخَلْقِ وَالْإِتِّصَالُ بِالْحَقِّ هٰذِهِ صَلَاةُ
الْقَوْمِ أَمَّا صَلَاةُ الْعَابِدِينَ تَجْعَلُ الْجَنَّةَ
عَنْ يَمِينِ الْقَلْبِ وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهِ وَ
الصِّرَاطَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالرَّبَّ سُبْحَانَهُ نَاظِرًا إِلَيْهِ
وَالصَّلَاةُ الْحِسِّيَّةُ فَهِيَ الْإِنْفِصَالُ
عَنِ الْخَلْقِ وَالْإِتِّصَالُ بِالْحَقِّ عَلَامَةُ طَلَبِ
النَّفْسِ الطَّعَامَ أَنْ تَسْمَعَ صِيَاحَهَا
مِنْ بَاطِنِكَ كَصِيَاحِ الْفِرَاخِ فَحِينَئِذٍ مِلْ
الْإِصْغَاءَ إِلَيْهَا بِمَا يَقُومُ بِهِ أَوَدُهَا فَقَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا
هُوَ الْكَسْبُ وَالَّتِي لَا عَمَلَ بِهَا شَيْءٌ
لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ الْقَلْبِ عَلٰى مَلِيكِهِ
ذٰلِكَ بِأَنَّ النَّفْسَ وَالْإِلْهَامَ قَبْلَ الدُّخُولِ

تو اس گھر کا ہمنشیں بن جائے گا بعد ازاں جب تو اس کے تمام حالات
کو ملاحظہ کرے گا تیرے لیے ہر طرف سے کشادگی حاصل
ہو گی۔ تیرا بازو قوی ہو جائے گا تو اس مکان کی چھتوں کی طرف
پرواز کرنے لگے گا وہ چھتیں تیرے لیے برج بن جائیں
گی۔ اگر تو گرے گا بھی تو اس گھر کے صحن میں گرے گا صاحب خانہ
کے ہی روبرو پلٹے کھائے گا تو جھکنے والا اور تشبیب ہونے والا
بن جائے گا اگر تو مخلوق کو نفع پہنچانا چاہتا ہے پس یہ کر
گزر اور محض فضول ہو اس لئے کہ آپ کا مقصود اس کلام سے وہ
واعظ تھے جو دوسرے لوگوں پر تہمت دھرتے تھے اور خود
پر غور کرنے والے نہ تھے۔ نماز خدا کے ساتھ غیر اللہ سے
جدا ہو کر مل جانا ہے ایک جسم دو مکانوں میں متجزی نہیں ہو
سکتا ہے خلق سے جدا ہو جانا اور حق جل وعلا سے مل جانا یہ
اہل اللہ کی نماز ہے لیکن عابدوں کی نماز یہ ہے کہ وہ جنت
کو قلب کی دائیں طرف اور دوزخ کو اس کی بائیں طرف اور پل صراط
کو اپنے روبرو رکھتے ہیں۔ رب تعالیٰ کو اپنے اوپر خبردار
جانتے ہیں۔ اور حسی یا شخصوں کی نماز یہ ہے کہ خلق سے جدا ہو جانا
اور مولیٰ تعالیٰ سے متصل ہو جانا ہے نفس کا قلب سے
کھانا مانگنے کی پہچان یہ ہے کہ تیرے باطن سے مرغ کے
بچوں کے چیخنے کی آواز آنے لگے اور تو اسے سنے اس
وقت تو نفس کی طرف اس قدر غذا پہنچا کر جس سے وہ باقی
رہ کر تاثیر کر سکے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفس
کو اس کے فجور اور تقویٰ کا الہام کر دیا ہے جو کچھ بنتا ہے
اس کی مدد لاتا ہے جب ان دونوں کا تجھ پر ظاہر ہو گیا ہے کہ تیرا
قلب بادشاہ کے حضور میں داخل ہو گیا اور ذکر بعد دخول حاصل ہو گئی
جائے گا۔ بعد دخول نفس والہام سننے لگے گا اور قلب دخول کے

تُفَرِّقُ بَيْنَ وَارِدٍ يَرِدُ فِي بَاطِنِكَ
إِلْهَامُ شَيْطَانٍ وَإِلْهَامُ طَبْعٍ وَإِلْهَامُ
نَفْسٍ وَإِلْهَامُ مَلَكٍ إِذَا أَرَدْتَ
أَنْ تَصْحَبَ أَحَدًا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَأَسْبِغْ وُضُوْءَكَ عِنْدَ سُكُوْنِ الْهِمَمِ
وَنَوْمِ الْعُيُوْنِ ثُمَّ أَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ
تَفْتَحُ بَابَ الصَّلٰوةِ بِطُهُوْرِكَ وَبَابَ
رَبِّكَ بِصَلٰوتِكَ ثُمَّ اسْأَلْهُ بَعْدَ
فَرَاغِكَ مَنْ أَصْحَبُ مَنِ الدَّلِيْلُ
مَنِ الْمُخْبِرُ عَنْكَ مَنِ الْمُفْرَدُ مَنِ
الْخَلِيْفَةُ مَنِ النَّائِبُ هُوَ كَرِيْمٌ لَا
يُخَيِّبُ ظَنَّكَ لَا شَكَّ يُلْهِمُ قَلْبَكَ
يُوْحِيْ إِلٰى سِرِّكَ يُبَيِّنُ لَكَ يَفْتَحُ الْأَبْوَابَ
يُضِيْءُ لَكَ الطَّرِيْقَ مَنْ طَلَبَ وَجَدَ
وَجَدَّ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا الْعِلَّةُ فِيْكَ لَا فِيْ كَلَامِهِ فَإِذَا
اتَّحَدَتِ الْجِهَاتُ عِنْدَ قَلْبِكَ وَغَلَبَ
الْأَمْرُ عَلٰى تَعْيِيْنِ وَاحِدٍ دُوْنَكَ وَ
اقْصِدْهُ صُحْبَتُكَ لَهُ كَصُحْبَةِ السِّبَاعِ
وَالْحَيَّاتِ لَا تَنْظُرْ إِلٰى فَقْرِهِ وَنُقْصَانِ
نَسَبِهِ وَاخْتِلَالِ حَالِهِ وَتَرْكِ مَقْصُوْدِ
عِبَادَتِهِ فَإِنَّ الْمَعْنٰى فِيْ بَاطِنِهِ لَا فِيْ
ظَاهِرِهِ لَا بِنْيَتِهِ لَا عَلٰى وَجْهِهِ وَلَا تُبْنِ لَهُ
حَالًا انْتَظِرْ فَائِدَتَهُ مِنْ رَبِّهِ هُوَ الْكَاتِبُ وَ
الْآمِرُ لِغَيْرِهِ هُوَ سَفِيْرٌ هُوَ الْمُشَارُ

وارداتِ قلبی میں تفریق کی جاسکے گی کیونکہ الہام چند قسم پر ہے الہام شیطانی اور الہام طبعی اور الہام نفسانی اور الہام ملکی جب تو یہ چاہے کہ تو کسی کی فی سبیل اللہ مصاحبت کرے پس تو ہمتوں کے سکون اور آنکھوں کے سو جانے کے وقت (نصف شب کے بعد) کامل طور پر وضو کر پھر نماز کی طرف متوجہ ہو۔ نماز کا دروازہ تیری طہارت سے اور رب تعالٰے کا دروازہ تیری نماز سے کھلے گا بعد فراغت از نماز تو اللہ سے سوال کر کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں۔ رہبر کون ہے۔ تجھ سے خبردار کرنے والا کون ہے فرد کون ہے خلیفہ و نائب کون ہے اللہ تعالٰے کریم ہے۔ وہ تیرے ظن کو نامراد نہ کرے گا۔ بلاشک وہ تیرے قلب کو الہام فرمائے گا تیرے باطن کی طرف وحی بھیجے گا وہ تیرے مقصد کو تیرے لیے ظاہر کر دے گا وہ دروازوں کو کھول دے گا وہ تیرے لیے راستہ کو روشن کر دے گا جس نے طلب کی اور کوشش کی مراد پائی خود ارشاد فرمایا ہے جو ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم البتہ اُن کو اپنے راستے بتا دیتے ہیں خرابی تجھ میں ہے نہ کہ اُس کے کلام میں۔ پس جب تمام جہتیں تیرے قلب کے نزدیک متحد ہو جائیں اور امر ایک معین شخص پر غلبہ پالے۔ پھر تیرا اُس کی مصاحبت میں رہنا ایسا ہونا چاہیئے جیسے درندوں اور سانپوں کی صحبت میں رہنا۔ تو نہ اُس کی فقیری کی طرف نظر کرنا اور نہ اُس کی خرابی نسب پر اور نہ اُس کی حالت کے اختلال پر اور بے سامانی اور کمی عبادت کی طرف کیونکہ حقیقت مقصود اُس کے باطن میں مخفی ہو گی نہ کہ اُس کے ظاہر میں تو نہ اُس کے جسم چہرہ پر نظر ڈال۔ تو کسی حال میں اُس سے ابتداءِ کلام نہ کر نہ کسی حال کو اُس پر ظاہر رب تعالٰے کی طرف سے اُس کے فائدہ کا منتظر رہ۔ وہ لکھنے والا ہے اور حکم غیر کا ہی ہے۔ وہ قاصد ہے وہ اشارہ

وَالطَّبَقُ لِغَيْرِهٖ هُوَ الْمُعَبِّرُ ۔ وَ
الْعِبَارَةُ لِغَيْرِهٖ فَلْتَقْبَلْ مَا يَفْتَحُ
اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ لَا تَتَجَاوَزْ
لَحْظَهٗ لَا تَخْرِقْ حَدَّهٗ اَبَدًا كُنْ
اَبَدًا مُطْرِقًا خَائِفًا وَجِلًا لَا تَتَّهِمْهُ
فِيْ حَالِهٖ وَلَا اَفْعَالِهٖ فَضِّلْهُ عَلٰى
كُلِّ مَنْ يَعْقِلُ وَلٰكِنْ يُقَلِّبُكَ
مِنْ عِنْدِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ لَا اِلٰى غَيْرِهٖ
مُتَفَيْهِقٌ لَا تُطْعِمْهُ مُتَكَلِّمٌ لَا تُجِبْهُ
طَبْعُنَا عَلٰى مَا طُبِعَتْ عَلَيْهِ الْبَهَائِمُ
لٰكِنَّ الْعَقْلَ يُمَيِّزُ اَلشَّرْعُ يُمَيِّزُ
اَلْعِلْمُ يُمَيِّزُ وَالْقُرْبُ يُمَيِّزُ وَالْمَعْرِفَةُ
وَالطَّاعَةُ تُمَيِّزُ اَلْاَصْلُ وَاحِدٌ
اِذَا عَمِلُوْا بِالْعِلْمِ وَمَرُّوْا عَلٰى
مَيِّتٍ اَحْيَوْهُ اَوْ عَاصٍ ذَكَّرُوْهُ كَاَنَّهٗ
اَطْبَاقٌ فِيْ بَيْتِهٖ بِغَيْرِهٖ يَسْعٰى
فِيْ تَحْصِيْلِ الْخَرَاجِ فَاِذَا حَصَّلَهٗ
سَلَّمَهٗ اِلَى الْمَلِكِ وَلَهٗ جِرَايَةٌ
مُكَيَّلَةٌ يَأْخُذُهَا مِنَ الْمَلِكِ
لٰكِنْ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِكَ
خَيْرًا نَبَّهَكَ بِعُيُوْبِ نَفْسِكَ
وَعَرَّفَكَ عُلَمَاؤُكُمْ جَاهِلُوْنَ
جَاهِلُكُمْ مُغْتَرٌّ زَاهِدُكُمْ
رَاغِبٌ لَا تَأْكُلْ بِدِيْنِكَ اِنَّمَا
تُؤْكَلُ بِالدِّيْنِ الْاٰخِرَةُ

کرنے والا ہے اور طبق اُس کے غیر کا ہے۔ وہ محض تعبیر کرنے والا ہے اور عبارت اُس کے غیر کی ہے جو کچھ اللہ اُس کی زبان و ہاتھ پر نکلوائے تو اُسے قبول کرتا رہ تو اُس کی نظر سے تجاوز نہ کر ہمیشہ اُس کے مقرر کردہ حد سے آگے نہ بڑھ۔ اُس کے روبرو تو ہمیشہ سر جھکائے خوف و دہشت کی حالت میں ٹھہرا رہ۔ تو اس کو اُس کے کسی حال اور قول و فعل میں تہمت نہ لگا۔ تو اس کو ہر ذی عقل پر تفضیلت دیتا رہ۔ اسی حالت میں وہ تجھے اپنے پاس رب تعالےٰ تک پہنچا دے گا نہ کہ غیر اللہ کی طرف وہ میوہ کھانے والا ہے تو اسے کھانا نہ کھلا وہ خود کلام کرنے والا ہے تو اُس کو جواب نہ سکھا۔ ہماری طبیعتیں مثل چوپایوں کی طبیعتوں کے ہیں۔ لیکن عقل کھوٹے کھرے میں تمیز دیتی رہتی ہے جس سے انسان و چوپایوں میں فرق معلوم ہوتا ہے شریعت و علم قرب و معرفت اور اطاعت الٰہی دونوں میں تمیز دیتے رہتے اور ہر ایک کو جدا جدا کرتے رہتے ہیں۔ جڑ ایک ہی ہے۔ علم پر عمل کرنے والے جب علم پر عمل کرتے ہیں اور وہ کسی مردہ پر گزرتے ہیں تو وہ اس کو زندہ کر دیتے ہیں یا کسی گناہ گار پر گزرتے ہیں تو وہ اس کو ذاکر بنا دیتے ہیں۔ اُس کے گھر میں غیروں کے لیے طبق آیا کرتے ہیں عارف باللہ خراج کے حاصل کرنے میں کوشش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ اُس کو حاصل کر لیتا ہے بادشاہ کی طرف سپرد کر دیتا ہے اس کے پاس کشکول ہوتی ہے مخلوق سے کہ اس میں جھڑ جاتا ہے اُس کا لینا اپنے لیے نہیں ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ تیری بہتری چاہتا ہے تو وہ تجھے نفس کے عیبوں پر خبردار کر دیتا ہے اور اس کو تجھے پہنچوا دیتا ہے تمہارے عالم جاہل ہیں اور تمہارے جاہل دھوکہ باز تمہارے زاہد دنیا پر حریص ہیں تو دین کے بدلے دنیا نہ کما دین سے تو آخرت حاصل کی جاتی ہے

وَقَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ حَمَلَهَا عَلٰی ظَاهِرِهَا اَنَّ الْمُعْتَدِیَ الطَّالِبُ مِنْ غَيْرِهٖ اَلسَّآئِلُ لِسِوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ اَنْتُمْ جِلَآءُ قَلْبِیْ مَنْ كَانَ يَسْمَعُ لِلّٰهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِكَلَامِیْ فَيَكُوْنُ جِلَآءً وَاِلَّا فَلَا يَحْضُرُ عِنْدِیْ فَيَكُوْنُ مُكَدِّرًا لَمَّا خَرَجَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّارِ وَكَثُرَتْ مَوَاشِيْهِ وَغِلْمَانُهٗ عَمِلَ دَارًا فِی الشَّامِ كَثِيْرَةَ الْاَبْوَابِ اَثَرَ هُنَالِكَ هُنَاكَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الثَّمَنِ وَدَوَآءِ قَوْمِهٖ اَثَرَ تَرْبِيَةَ خَلْقِهٖ مَا النُّحْلَةُ الصُّحْبَةُ وَ الْمَحَبَّةُ الْوَاصِلَةُ۔

آپ نے ارشاد الٰہی ادعو ربکم تضرعا الخ کو (تم اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر پکارا کرو تحقیق وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے) اس کے ظاہر پر عمل کر کے تفسیر فرمائی کہ تحقیق حد سے تجاوز کرنے والا غیر اللہ سے تجاوز کرنے والا اور خدا کے سوا دوسروں سے مانگنے والا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے رفقا سے فرمایا کرتے تھے تم میرے قلب کی روشنی ہو جو شخص میرے کلام کو اللہ کے واسطے سنے اور میرے کلام سے نفع حاصل کرنے پس وہ اس کے لیے قلب کی روشنی بنے ورنہ میرے پاس وہ حاضر نہ ہو کہ اس کی حاضری باعث کدورت ہوگی جب کہ ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر آئے اور آپ کے مویشی اور نوکر چاکر زیادہ ہو گئے تو آپ نے ملک شام میں ایک گھر بہت سے دروازوں والا بنایا اس کے بعد اس کی قیمت ادا کر دینے اور اپنی قوم کے معالجے سے فارغ ہونے کے آپ وہیں ٹھہر گئے مخلوق الٰہی کی تربیت کو لازم پکڑ اور خلعت کیا ہے۔ صحبت اور محبت کیا ہے مل جانے کا نام ہے

سُؤَالٌ اَلْقَالُ يُقْتَدٰى بِهٖ اَمِ الْحَالُ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْقَالُ يُقْتَدٰى بِهٖ الْعَوَامُّ وَالْحَالُ يُقْتَدٰى بِهِ الْخَوَاصُّ مَعَ اَهْلٍ مَّنْ اَنْتَ اَرِنِیْ نَبْضَكَ اُقْعِدُ عَلٰی حَالِكَ وَاُزِيْلُ شِدَّةَ مَرَضِكَ وَاُبْرِئُهٗ كَانَ مِنْ دَابِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَادَةُ الْمَرْضٰی وَنَحْنُ قَدْ مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ نَعُوْدُ الْاَصِحَّآءَ بِهِمَّتِنَا مُنِعَتْ اَرْجُلُنَا عَنِ الْمَشْیِ اِلٰی بُيُوْتِكُمْ وَاَيْدِيْنَا

سوال قول کی اقتدا و پیروی کی جائے یا حال کی۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔ عوام لوگ قول کی پیروی کرتے ہیں اور خواص حال کی پیروی کیا کرتے ہیں۔ کون اہل ہے تو کون ہے۔ مجھے اپنی نبض دکھا تا کہ میں تجھ کو تیرے حال پر بٹھاؤں اور تیرے مرض کی شدت کو دور کروں اور اس کو اچھا کر دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے۔ اور ہم اس سے منع کیے گئے ہیں مگر ہم تندرستوں کی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہیں ہمارے پاؤں تمہارے گھروں کی طرف چلنے سے اور ہمارے ہاتھ

عَنْ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ وَ اَمْوَالِكُمْ اُمِرْنَا مِنْ
حَيْثُ الْحَالِ وَ الْقَدَرِ، وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَجُوْزُ اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّ يُخَلِّفَ
عَشَرَةً مِّنَ الْاَوْلَادِ كُلُّهُمْ بَارٌّ وَّبَتٌّ
بِهٖ فِيْ دَرَجَةٍ وَّاحِدَةٍ تَقَاسَمُوْا تَرِكَتَهٗ
عَلَى السَّوَآءِ وَفِيْهِمْ وَاحِدٌ كَانَ قَلْبُ
وَالِدِهٖ اِلَيْهِ وَ كَانَ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرِثَ
جَمِيْعَ تَرِكَتِهٖ فَجَآءَ الْقَدَرُ اِلٰى وَاحِدٍ
وَّاحِدٍ بِالْمَوْتِ فَبَقِيَ ذٰلِكَ الْوَاحِدُ
حَازَ جَمِيْعَ تَرِكَتِهٖ وَجَآءَ الْقَضَآءُ وَ
الْقَدَرُ اَفِيْ هٰذَا عَيْبٌ اِلٰى هٰهُنَا
وَالسَّلَامُ۔

اَللّٰهُمَّ كُفَّ الْخَلْقَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ كُفَّ
النَّفْسَ عَنَّا وَالْاَهْوِيَةَ وَالطِّبَاعَ۔

قُلْتَ اَتَخَافُ هٰذَا الْبَحْرَ وَاَنْتَ
تَسْبَحُ فِيْهِ وَ الْخَوْفُ بِضِدِّ ذٰلِكَ
قَالَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ
لَمَّا عَلِمُوْا خَافُوْا عَلِمْتَ بِمَعْرِفَةِ
الْحَقِّ فَاحْذَرْهُ وَاجْتَنِبْهُ الْمَوْتُ
الْمَوْتُ لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ
لَهٗ۔

يَا مَنْ لَيْسَ لِدَارِهٖ سَقْفٌ وَّ لَا
لِعِيَالِهٖ دَقِيْقٌ وَّلَا شَمْلَةٌ وَّلَا دِثَارٌ
جَآءَ الشِّتَآءُ فَتَاَهَّبْ جَآءَ الْاَمِيْرُ
فَتَرَجَّلْ جَآءَ السَّبُعُ فَاحْذَرْهُ وَهُوَ سَبُعُ الْمَوْتِ عَلَيْكَ

تمہارے طعام و مال لینے سے روک دیئے گئے ہیں۔ ہم بحیثیت
حال و تقدیر کے مامور ہیں جو مقدر ہے اس پر راضی اور کام کرنے
کو مستعد ہیں۔ آپ نے (رضی اللہ عنہ) ایک دن ارشاد فرمایا ہو
سکتا ہے کہ ایک شخص دس بیٹے چھوڑ کر مر جائے اور وہ ہر ایک
ایک ہی درجہ میں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے ہوں بعد
موت وہ اس باپ کے ترکہ کو برابری کے ساتھ تقسیم کر لیں۔
اور ان میں ایک بیٹا ایسا ہو جس کی طرف باپ کا دل زیادہ مائل
تھا اور وہ تمنا کیا تھا کہ یہی سا بیٹا اس کے تمام ترکہ کا وارث
ہو۔ پس تقدیر الٰہی سے باپ کے بعد ایک ایک بیٹے کو موت
آئی صرف وہی ایک محبوب بیٹا باپ کا باقی رہ گیا اور اس
نے تمام متروکہ حاصل کر لیا قضاء و قدر الٰہی آ گئی۔ کیا اس میں
یہاں تک کچھ عیب ہے اس میں غور کر۔ والسلام۔

اے اللہ تو ہم سے مخلوق کو روک دے اے بار الٰہا
تو ہم سے نفس اور خواہشوں اور طبیعتوں کو روک دے۔ آمین۔

اے مخاطب تو کہے گا کہ اس دریا میں تیرتے ہوئے
پھر کیسا ڈرنا ہے تو تیرتا ہی کیوں ہے حالانکہ خوف تو اس کی
ضد ہے اس کا جواب یوں ہے کہ رب تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔
میرے بندوں میں سے مجھ سے علماء ہی ڈرا کرتے ہیں۔ جب
انہوں نے اسے جان لیا ڈرنے لگے۔ جب تو کسی چیز کی معرفت
کو جان لے پس اس سے ڈر اور پرہیز کر۔ موت تو ضرور آنے والی
ہے اس سے چارہ کار نہیں پس تو اس کے لیے عمل کر۔

اے وہ شخص جس کا گھر بغیر چھت کے ہے اور بال بچوں
کے لیے آٹا موجود نہیں ہے اور بچھاؤ یا کپڑا ہے ہوشیار
ہو جا، جاڑے آ گئے پس تیاری کر لے۔ بادشاہ آیا ہے پا پیادہ
ہو جا درندہ آ گیا ہے پس اس سے ڈر وہ موت کا درندہ ہے

قَوْلُكَ فِيْ صَلٰوتِكَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ إِيَّاكَ نُطِيْعُهُ وَإِيَّاكَ نُوَحِّدُهُ مَتٰى اِتَّحَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ مَتٰى اَخْلَصْتَ الْعَمَلَ مَتٰى زَهِدْتَ فِي الْخَلْقِ وَالرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالْعُجْبِ وَالتَّحَبُّبِ مَتٰى تَذَلَّلْتَ لِلْحَقِّ الذِّلَّةَ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ مِنْ حَيْثُ الْخَلْوَةِ إِذَا ازْدَحَمَتْ شَهْوَةُ النَّفْسِ مَعَ رُؤْيَةِ الْحَقِّ اِسْتَحْيٰى مِنْ رُؤْيَتِهِ فَتَرَكَ شَهْوَةَ نَفْسِهِ مَتٰى تَرٰى يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاضًّا عَلٰى اَنَامِلِهِ فِيْ خَلْوَتِكَ عِنْدَ شِدَّةِ شَبَقِكَ مَتٰى تَرٰى عِصْمَتَكَ تِلْكَ عِصْمَةُ غَيْرَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا اجْتَمَعَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ جَاءَتِ الْغَيْرَةُ وَلّٰى هَارِبًا كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ مَتٰى تَتَقَلَّبُ حَالَتُكَ حَالَةَ يُوْسُفَ لَمَّا تَكَلَّفَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعِصْمَةَ فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ وَحَجَرَهُ وَافَقَ رَبَّهُ فِيْ حَبْسِهِ رَزَقَهُ عِصْمَةً عِنْدَ خَلْوَتِهِ .

كُوْنُوْا كَذٰلِكَ عِبَادَ اللّٰهِ يَا مُرِيْدِيْنَ اِسْتَعِيْنُوْا حَالَةَ الصِّدِّيْقِ اُطْلُبُوْهَا مِنَ اللّٰهِ التَّوَكُّلُ قَطْعُ الْاَسْبَابِ تَرْكُ الْكُلِّ

تو جو نماز میں ایاك نعبد و ایاك نستعین کہتا ہے اس کے کیا معنے ہیں یہی کہ ہم تیری ہی اطاعت کرتے ہیں اور تجھی کو یکتا و فرد جانتے ہیں۔ تو نے خدا کو کب ایک جانا تو نے اس کے لیے کب با اخلاص عمل کیا تو نے مخلوق اور دکھاوے اور نفاق اور خود بینی اور رفیقوں سے کب بے رغبتی کی تو حق تعالیٰ کے سامنے کب جھکا جھکنا عاجزی کرنا تو قلب کی حیثیت سے ہوا کرتا ہے تنہائی میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں۔ جب شہوت نفس رویت الٰہی کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے تو بندہ رویت الٰہی سے حیا کر کے اپنی شہوت نفسی کو چھوڑ دیتا ہے تو یعقوب علیہ السلام کو اپنی انگلیاں کاٹتے ہوئے (جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے) دیکھا تھا اپنی خلوت میں بحالت شدت شہوت کب دیکھے گا۔ تو اپنی پاک دامنی پر کب نظر ڈالے گا۔ پاک دامنی غیرت الٰہی سے ہے۔ جب یوسف علیہ السلام اس عورت زلیخا کے ساتھ جمع ہو گئے اور زلیخا نے دست درازی کی غیرت الٰہی آ گئی یوسف علیہ السلام پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ خداوند تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ یہ اس لیے تھا تا کہ ہم یوسف علیہ السلام سے برائی و بے شرمی کو پھیر دیں کیوں کہ وہ ہمارے نیک بندوں میں سے تھا۔

اے مخاطب تیری حالت مثل یوسف علیہ السلام کے کب بدلے گی۔ یوسف علیہ السلام نے جب کہ بتکلف اللہ کے گھر میں پاکدامنی کو اختیار کیا اپنے رب کے حکم کی قید خانہ میں موافقت کی اللہ تعالےٰ نے ان کو خلوت میں پاک دامنی عطاء فرمائی۔

اے بندگان خدا تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ۔ اے مریدو! تم اللہ تعالےٰ سے یوسف علیہ السلام جیسی جو کہ صدیق تھے حالت طلب کرو توکل سببوں کا قطع کر دینا ہے اور سب کا چھوڑ دینا

اَلْقَلْبُ إِذَا انْقَلَبَ صَارَ مَلَكًا
يَسْمَعُ مَا يَسْمَعُ الْمَلَكُ وَيَعْرِفُ
مَا يَعْرِفُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَزِيْدُ فَيَصِيْرُ
مَلِكًا عَلَيْهِ وَقَالَ فِيْ قِصَّةِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّيْرُ سَيْرُ الْبَاطِنِ
تَرَكَ أَهْلَهُ حِيْنَ آنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ نَارًا آنَسَ رَأٰى رَأٰى
بِعَيْنِ الرَّأْسِ نَارًا وَبِعَيْنِ
الْقَلْبِ نُوْرًا رَأَتْ عَيْنُ
الرَّأْسِ خَلْقًا وَعَيْنُ الْقَلْبِ حَقًّا
قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوْا إِنِّيْ آنَسْتُ
نَارًا فَقَلْبُهُ جُذِبَتْ وَالزُّهْدُ
مِنْ يَدِهِ فِيْ زَوْجَتِهِ فَحَصَلَتْ
نِدَاآتٌ عَالِيَةٌ جَاءَتْ عَطَايَا
النَّقْدِ بِمُتَابَعَةِ الْقَوْمِ مِنْ أَهَالِيْهِمْ
وَأَوْلَادِهِمْ يَا حُكْمُ اثْبُتْ يَا عِلْمُ بِقَوْمِ
اللهِ تَكَلَّمْ يَا نَفْسُ اثْبُتِيْ يَا قَلْبُ وَ
يَا سِرُّ اجْتَهِدَا يَا خَيْبَةَ مَنْ لَا يُدْرِكُ هٰذَا
وَلَا يُحِبُّ هٰذَا وَلَا يُؤْمِنُ بِهٰذَا يَا خَيْبَتَهُ
يَا عُقُوْبَتَهُ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوْا
يَعْنِيْ امْكُثُوْا مَكَانَكُمْ لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ
بِخَبَرِ الطَّرِيْقِ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ ضَلَّ
عَنِ الطَّرِيْقِ غَابَتْ عَنْهُ دَلَائِلُهُ
حَضَرَ عِنْدَهُ نَقِيْبُ النُّقَبَاءِ ابْنُ
الزَّيْنِيِّ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ قَبْلُ

قلب جب کہ پلٹتا ہے فرشتہ بن جاتا ہے۔ جیسے فرشتہ سنتا ہے یہ بھی ایسے ہی سننے لگتا ہے جیسے کہ فرشتہ پہچانتا ہے ویسے ہی اس کو پہچان ہو جاتی ہے بعدہٗ ترقی کر کے فرشتوں کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ آپ نے رضی اللہ عنہ موسیٰ علیہ السلام کے سیر کے قصہ میں فرمایا واقعی سیر باطن کا سیر ہے۔ جب کہ آپ نے جانب طور سے آگ کو دیکھا تھا اپنے اہل کو چھوڑ کے اُس کی طرف بڑھتے تھے۔ آپ نے کیا دیکھا تھا سر کی آنکھ سے آگ کو اور قلب کی آنکھ سے نور کو دیکھا تھا سر کی آنکھ نے مخلوق کو اور قلب کی آنکھ نے حق کو دیکھا تھا اپنے اہل سے فرمایا تم ٹھہرو میں نے آگ کو دیکھا ہے۔ اس آگ نے اُن کے قلب کو کھینچ لیا اور زہد کی وجہ سے اُن کو بیوی کی سے بے رغبت کر دیا۔ بلند ندائیں آگئیں ہیں تقدیر کے آنچل نے آگئے ہیں جنھوں نے اولیاء اللہ سے اُن کے اہل و عیال کو چھین لیا ہے۔

اے حکم ثابت رہ برقرار رہ اے علم اللہ کا نام لے کر آگے بڑھ۔

اے نفس ثابت قدمی اختیار کر لے قلب اور اے باطن تم دونوں مجاہدہ کو قبول کرو۔ ہائے اُس شخص کی بدنصیبی جو اِس کا ادراک نہ کر سکے اور وہ اس کو پسند نہ کرے اور اس کی تصدیق نہ کرے۔ ہائے اس کی بدنصیبی ہائے اُس کا عتاب ہائے اُس کا عذاب۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہلیہ سے کہا تم ٹھہر جاؤ شاید میں تمہارے لیے اُس سے کچھ خبر لاؤں تم اپنی جگہ پر ٹھہری رہو تاکہ میں راستہ کی خبر تمہارے پاس لاؤں کیونکہ اس سے قبل آپ راستہ بھول گئے تھے آپ کی نظر سے راستہ کی علامتیں غائب ہو گئی تھیں۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس نقیب النقباء ابن الزینی حاضر ہوئے اور اس سے پہلے

ذٰلِكَ تَعَالٰى مُشِيْرًا اِلَيْهِ لَيْتَكَ لَمْ تُخْلَقْ وَاِذَا خُلِقْتَ عَلِمْتَ مَا خُلِقْتَ لَهٗ.

يَا نَائِمُ اِنْتَبِهْ فَاِنَّ السَّبِيْلَ قَدْ اَحَاطَ بِكَ مِنْ اَمَامِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُدْعٰى مَا كِتَابُكَ مَنْ مُعَلِّمُكَ مَنْ دَاعِيْكَ مَنْ نَبِيُّكَ لَا نَسَبَ لَكَ صَحِيْحُ النَّسَبِ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ التَّقْوٰى قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اٰلُكَ قَالَ كُلُّ تَقِيٍّ اٰلُ مُحَمَّدٍ اُسْكُتْ اَنْتَ لَا عَقْلَ لَكَ بَيْتُكَ عَلَى الدِّجْلَةِ وَتَمُوْتُ عَطْشًا خُطُوَاتٍ وَقَدْ وَصَلْتَ اِلَى الرَّحْمٰنِ اَلنَّفْسُ وَالْخَلْقُ وَاَنْتَ يَا مُرِيْدُ خُطُوَاتٍ وَقَدْ وَصَلْتَ اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ عَلٰى مَطَارِقِ كَلَامِيْ اِنِّيْ اِذَا اَخَذَنِيْ لَا اَرَاكَ اِذَا ثَارَ طَبْعُ سِرِّيْ وَطَبْعُ اِخْلَاصِيْ لَا اَرٰى وَجْهَكَ وَاُرِيْدُ الصَّلَاحَ وَاِزَالَةَ الْخُبْثِ عَنْ قَلْبِكَ وَاُطْفِي الْحَرِيْقَ عَنْ بَيْتِكَ وَاَصُوْنُ حَرِيْمَكَ اِفْتَحْ عَيْنَكَ وَانْظُرْ مَا اَمَامَكَ اَتَتْكَ جُنُوْدُ الْعَذَابِ وَالْمُؤَاخَذَاتِ.

وَيْلَكَ يَا اَحْمَقُ اَنْتَ بَعْدَ قَلِيْلٍ مَيِّتٌ كُلُّ حَالَةٍ فِيْهِ زَائِلٌ مُتَفَرِّقٌ

وہ حاضر ہو گئے تھے آپ نے اُن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کاش کہ تم پیدا ہی نہ کیے جاتے اور جب پیدا کیے گئے تھے تو اپنی پیدائش کی غایت کو جان لیتے۔

اے سونے والے بیدار ہو جا کیوں کہ تیرے آگے سے راستہ کو گھیر لیا گیا ہے وہ گھرا ہوا ہے قیامت کے دن بلا کر سوال کیا جائے گا تیری کتاب کون سی ہے تیرا معلم و داعی کون ہے تیرا نبی کون ہے۔ تیرا نسب صحیح نہیں ہے۔ اللہ و رسول کے نزدیک صحیح النسب صرف اہل تقوی ہی ہیں۔ رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہے فرمایا: ہر متقی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے تو سکوت اختیار کر تو عقل سے کورا ہے تیرا گھر تو دجلہ پر ہے اور تو پیاسا مر رہا ہے۔ چند قدم ہیں۔ اٹھیں اٹھا بہ تحقیق تو رحمان تک پہنچ جائے گا۔ ایک قدم نفس ہے اور دوسرا مخلوق۔ اور اے مرید تیرے لیے بھی چند قدم ہیں اسے تو نے اٹھایا اور پہنچا دنیا و آخرت۔ اگر تو اپنی فلاح چاہتا ہے تو میرے وعظ کے ہتھوڑوں پر صبر کر لے۔ بہ تحقیق جب مجھ پر میرا جنون سوار ہو جائے گا تو میں تجھے نہ دیکھوں گا کچھ تیرا لحاظ پاس نہ کروں گا۔ جب میرے باطن اور اخلاص کی طبیعت جوش میں آ جائے گی میں تیرے چہرہ کو نہ دیکھوں گا میں بہتری کا اور تیرے قلب سے خباثت کے دور کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور اس بات کا کہ میں تیرے گھر سے آگ کو بجھا دوں اور تیرے گھر بار کی حفاظت کروں۔ تو اپنی آنکھوں کو کھول دے اور اپنے آگے آنے والے حال پر نظر ڈال عذاب و مواخذوں کا لشکر تیری طرف بڑھا ہوا آ رہا ہے۔

اے احمق تیرے اوپر افسوس ہے تھوڑے زمانہ کے بعد تو مرنے والا ہے۔ ہر حالت اس میں زائل و متفرق ہونے والی ہے

هٰذَا يُفَارِقُ وَطَنَهُ وَدَارَهُ وَزَوْجَتَهُ
وَيُوَافِقُ التُّرَابَ وَالْقَبْرَ وَإِمَّا مَلَائِكَةَ
أَوْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ يَا رَاحِلُ يَا زَائِلُ يَا
مُنْتَقِلُ يَا عَارِيَةُ سُبْحَانَ مَنْ مَنَّ
عَلَيْكُمْ بِالْمُنَبِّهِيْنَ فَلَا تَرَوْنَ

يَا مُدْبِرُ لَا تَأْتِيْنِيْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ
مَرَّةً أَوْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ أَوْ فِيْ كُلِّ
أُسْبُوْعٍ بِلَا ذَرَّةٍ وَلَا حَبَّةٍ
خُذْ شَيْئًا بِلَا شَيْءٍ وَغَدًا أَلْفَ
أَلْفَ شَيْءٍ بِلَا ذَرَّةٍ أَنَا حَامِلُ
أَثْقَالِكَ تَخَافُ أَنْ أُكَلِّفَكَ
أَثْقَالِيْ إِنَّمَا يَكْفِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ سَافِرْ أَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ
مِنِّيْ كَلِمَةً فَكَيْفَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
خُطُوَاتٌ أَنْتَ كَسْلَانُ أَنْتَ
مَحْرُوْمٌ الْحُكْمُ عِنْدَكَ أَتَلِفُ
أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا مِثْلُكَ
وَأَمْثَالُكَ سَمَّنَتْهُ بِالْجَاهِ وَالْكَثْرَةِ
ثُمَّ أَكَلَتْهُ لَوْ رَأَيْتُمْ فِيْهَا خَيْرًا لَمَا
سَبَقْتُمُوْنَا إِلَيْهَا أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ
الْأُمُوْرُ مَا نَحْنُ فِيْهِ كُلُّهُ مِنَ اللّٰهِ
لَمَّا نَزَلَ عَنِ الْكُرْسِيِّ قَالَ لَهُ بَعْضُ
تَلَامِذَتِهٖ لَقَدْ بَالَغْتَ الْغِلْظَةَ وَخَشَّنْتَ
الْقَوْلَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنْ عَمِلَ مَعَهُ كَلَامِيْ

یہ اپنی اولاد اور گھر اور جورو سے جدا ہو جائے گا اور مٹی اور قبر اور ملائکہ عذاب یا ملائکہ رحمت سے رفاقت کرنا پڑے گی۔

اے کوچ کرنے والے اے زائل ہونے والے۔ اے انتقال کرنے والے اے سرتاپا عاریت پاک ہے وہ ذات جس نے تم پر آگاہ کرنے والوں عالموں کو بھیج کر احسان فرمایا ہے پس تم ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اے بدبخت تو تو میرے پاس تمام سال یا پورے مہینہ یا سارے ہفتہ میں ایک مرتبہ بھی نہیں آتا جس میں تجھے دا ایک ذرہ دینے کی ضرورت ہے اور نہ ایک دانہ دینے کی۔ تو بغیر کسی چیز کے دیئے ہم سے ایک چیز لے اور کل بغیر ذرہ دیئے لاکھوں چیزیں لے لینا۔ میں تو تیرے بوجھ اٹھانے والا ہوں تو اس سے ڈرتا ہے کہ میں تجھ کو اپنے بوجھ اٹھانے کی تکلیف دوں گا میرے بوجھ کے اٹھانے کے لیے اللہ عزوجل کافی ہے تجھ کو مجھ سے ایک کلمہ سننے کے لیے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیے تھا چہ جائیکہ اس حالت میں کہ میرے اور تیرے درمیان میں چند ہی قدم ہیں تو نہیں آتا تیری کیا کیفیت ہے تو کاہل ناوان اور ناسمجھ ہے تیرے نزدیک یہ ہے کہ تجھے کچھ دے دیا گیا ہے دنیا نے تجھ جیسے کو فربہ کیا اور اس کو کھا گئی۔ اس کو جاہ اور کثرت مال سے فربہ بنایا پھر اسی کو کھا گئی۔ اگر دنیا میں تم بہتری دیکھتے تو تم اس کی طرف ہم سے سبقت لے جاتا خبردار ہو جاؤ کہ تمام امور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں ہم جن کاموں میں مشغول ہیں وہ سب اسی کی طرف سے ہیں۔ جب آپ کرسی سے نیچے آئے تو آپ سے آپ کے بعض شاگردوں نے کہا البتہ آپ نے وعظ میں بہت مبالغہ فرمایا اور گفتگو میں بہت سختی فرمائی پس آپ نے اس کو جواب دیا اگر میرے کلام نے

فَسَيَعُوْدُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يَحْضُرُ
مَجْلِسَهٗ وَ يَأْتِيْهِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الْمَجْلِسِ
فَيَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعًا مُتَصَاغِرًا
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

اُس میں کچھ عمل وا اثر کر لیا ہے پس اور تقی پھر عنقریب آئے گا۔ اس کے بعد وہ برابر آپ کی مجلس میں حاضر ہوتا رہا اور غیر وقت مجلس میں بھی آتا تھا اور آپ کی حضوری میں نہایت ادب کے ساتھ تواضع اور انکسار کی حالت میں بیٹھا رہتا تھا اللہ کی اس پر رحمت ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَبْرًا وَّ عَفْوًا اَللّٰهُمَّ غِنًى
اِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَىْ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ
لِطَلَبِ مَا عِنْدَهٗ مَقَتَكَ اللّٰهُ مَنْ
تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِاَجْلِ مَا فِيْ يَدَيْهِ
يَذْهَبُ ثُلُثَا دِيْنِهٖ اَنْتَ قَدْ
تَعَوَّدْتَ الطَّلَبَ مِنَ الْخَلْقِ تَلْقَى
اللّٰهَ تَعَالٰى وَ اَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاَيْتُ
فِى الرَّحْبَةِ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ مِنَ
النَّاسِ وَقَدْ بَاعَ جُبَّةَ دِيْبَاجٍ بِخَمْسَةٍ
وَّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَتَبِعْتُهٗ فَوَقَفَ عَلٰى
رَجُلٍ يَاْكُلُ هَرِيْسَةً فَلَمْ يَبْرَحْ حَتّٰى
اَعْطَاهُ لُقْمَةً قُلْتُ لَهٗ اَلَمْ تَبِعْ جُبَّتَكَ
بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اُتْرُكْ صَنْعَتِىْ لِاَجْلِكَ
مَنْ بَلَغَ غَايَةَ الْوِلَايَةِ صَارَ قُطْبًا
يَحْمِلُ اَثْقَالَ الْخَلْقِ جَمِيْعًا وَلٰكِنْ
يُعْطٰى كَاِيْمَانِ الْخَلْقِ جَمِيْعًا لِيَتَقَوّٰى بِهٖ
عَلٰى حَمْلِ مَا حُمِّلَ لَا تَنْظُرْ قَمِيْصِىْ
وَ طُرَيْحَتِىْ هٰذَا اللِّبَاسُ بَعْدَ
الْمَوْتِ هٰذَا كَفَنٌ وَكَفَنُ
الْمَيِّتِ تُجَمَّلُ هٰذَا

اے اللہ میں صبر و عفو اور غنا کو طلب کرتا ہوں۔ جب تو مخلوق میں سے کسی کے سامنے اس چیز کے کرنے کے لیے جو کہ اس کے پاس ہے ٹھہرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر غصہ فرمائے گا۔ جو کوئی امیر کے سامنے اس کی دولت مندی کی وجہ سے جھکے گا اس کا دو تہائی دین چلا جائے گا۔ تحقیق تو نے مخلوق سے طلب کرنے کی عادت ڈال لی ہے گدا گر بن گیا ہے اور تو اسی حالت میں خدا سے ملے گا۔ میں نے ایک شخص کو محلہ رحبہ میں دیکھا کہ لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا حالانکہ اس نے اپنے دیبا کے جبہ کو پچیس اشرفیوں میں فروخت کیا تھا۔ پس میں اس کے پیچھے ہو لیا وہ ایک شخص کے پاس جو کہ ہریسہ کھا رہا تھا جا کر کھڑا ہو گیا پھر تا وقتیکہ اس نے ہریسہ میں سے اس سائل کو ایک لقمہ نہ دے دیا وہیں کھڑا رہا۔ میں نے یہ حال دیکھ کر اس سے کہا کہ کیا تو نے اتنے داموں میں اپنا جبہ نہیں بیچا ہے اس نے جواب دیا کہ کیا میں اپنے پیشے کو تیری وجہ سے چھوڑ دوں گا۔ جو شخص انتہائی درجہ ولایت پر پہنچ جاتا ہے وہ قطب ہو جاتا ہے۔ تمام مخلوق کے بوجھوں کو اٹھا لیتا ہے مگر اس کو ایمان بھی تمام مخلوق کی مقدار عطا فرمایا جاتا ہے۔ تاکہ ان بوجھوں کے اٹھانے پر مضبوط ہو جائے۔ تو میری قمیص اور فرش کو نہ دیکھ۔ یہ لباس موت کے بعد کا ہے یہ کفن ہے کفن ہے اور میت کو کفن عمدہ دیا جاتا ہے۔ یہ قمیص و فرش ملاؤں

بَعْدَ لُبْسِيَ الصُّوْفَ وَاَكْلِيَ الْخَشِنَ وَالْجُوْعِ عِنْدِيْ شُغْلٌ شَاغِلٌ مَعَ غَيْرِكُمْ.

تک میرے صوف کے پہننے اور موٹا جھوٹا کھانے اور بھوکا رہنے کے بعد دیا گیا ہے۔ میرے پاس ایک مشغلہ ہے میں تمہارے غیر کے ساتھ مشغول رہتا ہوں۔

يَا اَهْلَ بَغْدَادٍ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَا اَهْلَ السَّمَآءِ وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّيْ هٰذَا ظَاهِرٌ يُصَدِّقُهُ بَاطِنٌ وَبَاطِنٌ يُصَدِّقُهُ ظَاهِرٌ لَا كَلَامَ حَتّٰى تَصِيْرَ اَرْبَابُكَ رَبًّا وَاحِدًا وَجِهَاتُكَ وَاحِدَةً وَجِهَاتُكَ وَاحِدَةً وَمَحْبُوْبُكَ وَاحِدًا وَيَتَّحِدُ قَلْبُكَ مَتٰى تَصِحُّ قُرْبَةُ الْحَقِّ فِيْ قَلْبِكَ مَتٰى تَصِيْرُ قَلْبُكَ مَجْذُوْبًا وَسِرُّكَ مُقَرَّبًا ذٰلِكَ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْقَطَعَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَتَهُ وَمَنِ انْقَطَعَ اِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْهَا تَنْخَرِقُ الْعَادَاتُ فِيْهِ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بَعْدَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَكُلِّيَّتِهِ اَللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا يُرِيْدُ بِهِ غَيْرِيْ فَاَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ هُوَ بِشَرِيْكِيْ وَفِي الْاِخْلَاصِ اَسَاسُ الْمُؤْمِنِ وَالْاَعْمَالُ

اے بغداد کے رہنے والو اے زمین و آسمان والو تم عاقل بنو (خدا وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جیسے تم نہیں جانتے ہو) یہ رتبہ محض آرائشی اور بناوٹ و سنگھار سے نہیں ملا کرتا ہے بلکہ یہ ظاہر ہے جس کی تصدیق باطن اور باطن ہے جس کی تصدیق ظاہر کیا کرتا ہے جب تک کہ تمام تیرے رب ایک رب نہ ہو جائیں تو سب کو چھوڑ کر ایک کو نہ پکڑ لے اور تمام تیری جہتیں ایک جہت نہ ہو جائیں اور تیرا محبوب صرف ایک نہ ہو جائے اور تیرا قلب متحد نہ ہو جائے تیرا کلام معتبر نہ ہوگا تیرے قلب میں قرب الٰہی کب خیر زن ہوگا تیرا قلب مجذوب کب بنے گا اور تیرا باطن مقرب کب بنے گا۔ تو قرب تعالیٰ جب ہی مل سکتا ہے۔ جب کہ مخلوق سے جدا ہو جائے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو سب سے توڑ کر اللہ کی طرف رجوع کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام ضروریات میں کفایت کرے گا اور جو دنیا کا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے سپرد کر دے گا وہ جانے اور اس کی دنیا۔ اللہ والے میں خرق عادات ہونے لگتے ہیں انسان وہ مرتبے جو کہ اللہ کے نزدیک ہیں۔ جب ہی پاتا ہے جب کہ وہ سب سے انقطاع کر کے اسی کی طرف قلب سے کلیۃً مائل ہو جائے اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ جو کوئی میرے غیر کے ارادہ سے عمل کرتا ہے پس میں اپنے شریکوں کا ہوں اور میں کسی کا محتاج نہیں ہوں اگر وہ عمل میرے شریک کے لیے ہوتا ہے نہ کہ میرے لیے۔

مسلمان کے لیے اخلاص زینہ ہے اور عمل اس کی

حِيطَانُهَا كَالْحِيطَانِ تَتَبَدَّلُ وَتَتَغَيَّرُ
وَأَمَّا الْأَسَاسُ فَلَا إِنَّمَا أَسَاسُ الْبُنْيَانِ
عَلَى التَّقْوٰى فَإِنْ قِيلَ فَقَدِ انْقَطَعْتُ
إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَكْفِنِي مُؤْنَتِي
فَالْجَوَابُ أَنَّ الْخَلَلَ فِيكَ لَا فِي الرَّسُولِ
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى هَلْ عِنْدَكُمْ
خَبَرٌ مِّنَ اللّٰهِ بَلْ أَنْتُمْ عُشَّاقُ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتِهَا لَوْ كُنْتَ صَادِقًا فِيمَا تَدَّعِيهِ
لَمْ تَحْتَلْ فِي طَلَبِ ذَرَّةٍ إِرْمِ نَفْسَكَ
فِي وَادِ الْقَدَرِ حَتّٰى إِذَا نِيلَ أَمْرُهَا
اتَّصَلَ رَأْسُ دَرَجَتِكَ بِبَابِ الْقُرْبِ
اسْتَقْبَلَكَ وَجْهٌ أَحْسَنُ مِنْ زِيْنَةِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَمَّتِ الْمَوَدَّةُ
بَيْنَكُمَا وَارْتَفَعَتِ الْحُجُبُ وَالْوَسَائِطُ
سَمِعْتَ اسْتِغَاثَتَهَا مِنْ وَادِي قَدَرِهَا
فَسَلِّمْ وَدَائِعَكَ وَاسْتَوْفِ خِدْمَتِي
لَكَ أَنَا مَحْبُوسٌ هٰهُنَا عَلَيْكَ وَلَكَ يَشْفَعُ
فِي إِجَابَتِهَا قُرْبُكَ حِينَئِذٍ امْتَدَّتْ يَدُ
الْعِلْمِ إِلَيْهَا وَسَاعَدَتْهَا يَدُ الْحُكْمِ
أَمَّا غَرَضُكَ فِيهَا فِي بَدْوِ أَمْرِكَ قَبْلَ
مُخَالَفَةِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَإِرَادَتِكَ مَعَ
دَعْوَاكَ أَنَّكَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ
الْمَحْبُوبِينَ فَذٰلِكَ حَسْرَةٌ
يُلَازِمُكَ وَحِرْمَانٌ يَخْدَعُكَ لَوْ
عَلِمْتَ أَنَّ هٰذِهِ الدُّنْيَا تَقْطَعُكَ بِمَا

دیواریں یعنی عادتیں تو بدل سکتی ہیں اور لیکن نیو نہیں بدلتی ہے جتنی ایں یعنی عمارت کی بنیاد تقوے پر ہے پس اگر کوئی یہ کہے کہ میں تو سب سے قطع تعلق کر کے اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا پس اس نے میری ضروریات کی کفالت نہ کی پس اس کا جواب یہ ہے کہ خلل وخرابی تیرے اندر ہے نہ کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرمایا کرتے تھے کیا تمہیں کچھ اللہ سے خبر ہے قسم بخدا کچھ بھی نہیں بلکہ تم تو دنیا اور اس کی زینت کے عاشق بنے ہوئے ہو اگر تو اپنے دعوے میں جس کا کہ تو مدعی بنا ہوا ہے سچا ہوتا تو تو ایک ذرہ کی طلب میں بھی حیلہ نہ کرتا تو اپنے نفس کو تقدیر کے جنگل میں، ڈال دے یہاں تک کہ جب اس کا معاملہ کامیابی تک پہنچ جائے گا تیری سیڑھی کا سرا باب قرب سے جا کر مل جائے گا تیرے روبرو ایسا حسین چہرہ آ جائے گا جو کہ دنیا وآخرت کی زینت سے نہایت خوبصورت ہو گا تم دونوں کے درمیان میں دوستی، کامل ہو جائے گی اور تمام حجاب اور واسطے اٹھ جائیں گے تو اپنی تقدیر کے میدان سے دنیا کی فریاد سننے لگے گا کہ بس تو اپنی امانتیں سپرد کر دے اور مجھ سے پوری پوری اپنی خدمت لے میں تیرے نقصان ونفع کے لیے یہاں قید ہوں اور دنیا کے جواب دینے کے لیے تیرا قرب الٰہی سفارش کرے گا اس وقت علم کا ہاتھ اس کی طرف بڑھے گا اور شریعت کا ہاتھ اس کی مدد کرے گا لیکن ابتدائے امر میں قبل مخالفت اپنی طبیعت اور خواہش اور ارادہ کے تیرا دنیا میں غوطہ لگانا اور یہ خیال کرنا کہ مقربین ومحبوبین سے ہے پس یہ تو ایک حسرت ہے جس نے تجھے لازم پکڑ لیا ہے اور ایک محرومی ہے جو تجھے دھوکا دے رہی ہے۔ اگر تو یہ جان لیتا کہ یہ تحقیق دنیا تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے البتہ

سالتها اذا تهذب باطنك لله عز وجل تهذبت الدنيا لك تبدو الحلاوة وتؤدي سمها شراب هي تبدو الحلاوة وتخفي بمرارة حتى اذا صادفت قلبك وحصلت تحت جناحها انقلبت سما وذبحتك كان من تقدم يميزون بين خواطر قبل الانتقال الى الزوايا۔

يا من لم يميز بين خاطر النفس والشيطان والقلب كيف تعلم خاطر الشيطان بالمعاصي والزلات بالكفر في الاصل والمعاصي في الفروع وخاطر الملك بالطاعات والاعمال الصالحة قيل لبعضهم اوصني قال الزم نفسك ان ركبتها والا ركبتك اذا اردت ان تضرب ملك الملوك فتحيلك بالهرب باديا والنفاق والبعاد الى ان ياتي الشكر من سكره لكيلا تختص اسرار الملوك ويهلكوك وبهلاكهم طلبتهم خير من اقامتهم عنده الدنيا جعلت راحلة ان شئت ان تلقى ربك الخلوة بعد احكام الشرع

تو اُس کا سوال نہ کرتا جب تیرا باطن اللہ عز وجل کے لیے مہذب بن جائے گا تو دنیا تیرے لیے مہذب بن جائے گی۔ ظاہراً دنیا تیرے لیے شیریں معلوم ہوتی ہے اُس کا شربت زہر ہے اور لاوہ میٹھا پن ظاہر کرتی ہے اور بعد کو تلخی و کڑواپن دکھاتی ہے یہاں تک کہ جب تیرے قلب میں اثر کر لیتی ہے اور وہ تجھے اپنے پہلو میں دبا لیتی ہے تو اس وقت زہریلا اثر دکھاتی ہے اور تجھے قتل کر دیتی ہے۔ اگلے بزرگ گوشہ نشینی اختیار کرنے سے پہلے خطرات کے درمیان میں تمیز و جدائی کر لیا کرتے تھے۔ اے وسوسۂ نفس اور وسوسۂ شیطان اور وسوسۂ قلب کے درمیان میں تمیز نہ کرنے والے تو وسوسۂ شیطانی میں (جو کہ معاصی اور لغزشوں سے لاحق ہوتا ہے اور اصل میں کفر سے اور فرع میں نافرمانیوں کے ساتھ لاحق ہے) اور الہام ملکی (فرشتہ) میں جو کہ طاعتوں اور اعمال صالحہ سے تعلق رکھتا ہے کیسے تمیز کر سکے گا۔ ان صاحب سے جنہیں ہولی پر چڑھایا گیا یعنی منصور حلاج علیہ الرحمہ سے کہا گیا کہ مجھے وصیت فرمائیے تو جواب دیا وصیت نفس کے لیے ہے اگر تو اس پر سوار ہو گیا تو بہتر ہے ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو کر تجھے خوار و ذلیل کر دے گا جب تیرا ارادہ بادشاہوں کی صحبت میں رہ کر شراب پینے کا ہو۔ پس تو اول دریاؤں اور بیابانوں اور جنگلوں کو لازم پکڑ یہاں تک کہ تجھے اپنے نشہ سے ہوش آ جائے تاکہ تو بادشاہوں کے بھیدوں کو ان کی صحبت چاہتا ہے ظاہر نہ کرے پس ان کے ہلاک کر ڈالنے سے تو نجات پا سکے وہ تجھے ہلاک نہ کر ڈالیں۔ اسی واسطے ان کی صحبت میں رہنے سے سفر کر جانا بہتر ہے (یا ان کا بعمر اقامت سے بہتر ہے) یہ دنیا سفر کی سواری بنائی گئی ہے اگر تیرا ارادہ رب تعالیٰ سے ملنے کا ہے تو تو اس پر سوار ہو کر احکام شرعی کے لازم پکڑنے کے بعد گوشہ نشینی اختیار

بباب الله عز وجل لا بد من استعانة
وعزم على شیء بسببه تاتی باب العلم
بطریق الحكم الحكم هو الاوامر والنواهی
فنقبل ما یامرنا الحكم ونسمع و
نطیع حینئذ تاتینا الآفات فهاهنا
یحتاج ان یكون العبد عالما یقول
احدنا ما بالی ابتلیت مع قیامی فی
الطاعة یقال له تحتاج الى قلیل
من العلم صاحب الحكم یدخر و
صاحب العلم یخرج الحكم مع
الزهاد والعلم مع الصدیقین
المحبوبین الموانسین الزهد مع
الحكم والحب مع العلم هذا شریكه
وهذا وزیره المتزهد محموم والزاهد
مسلول والعارف حی بعد الموت هذا
المتزهد ترك الشهوات وصام فهمته
نفسه والزاهد دام تركه فدام
مرضه اورثته السل ماتت الدنیا
بالاضافة الیه بینما هو كذلك على
فراش لطف الله عز وجل ثمه اقسام
على باب زهده طعام قد فنی لباس على
الاوتاد قد تغیرت لا یخرج من الدنیا
حتى یستوفی ما له الكفار والعصاة
ما اجملوا فی الطلب اخذوا الحرام
احیى الله تعالى ذلك العبد ثم انشاه

کر۔ دروازہ الٰہی پر پہنچنے کے لیے مدد کی ضرورت ہے۔ اور
ارادہ کی کسی شے پر سبب ہے تو علم کے دروازہ پر حکم شرع کے
واسطے سے آئے گا۔ حکم شرع دو قسم پر ہے۔ اوامر اور نواہی جو
شرع ہم کو حکم کرتی ہے اس کو ہم قبول کرتے ہیں اور سنتے اور اس کی
اطاعت کرتے ہیں اس وقت ہم پر آفتیں ہیں۔ اس مقام پہ پہنچ کر بندہ
اس بات کا حاجتمند ہوتا ہے کہ وہ عالم ہو تم میں سے کوئی کہہ دیتا
ہے کہ باوجود اس کے کہ میں طاعت پر قائم ہوں پھر بھی مبتلا آفات
ہوں یہ کیا حال ہے۔ اس کو جواب دیا جائے (کچھ یہ سمجھنے کے لیے)
تو تھوڑے سے علم کا محتاج ہے۔ صاحب شرع ذخیرہ کرتا
ہے اور صاحب علم اس کو ظاہر کرتا اور خرچ کرتا ہے شرع
زاہدوں کی معیت میں ہے اور علم صدیقوں محبوبوں انس رکھنے والوں
کی معیت میں۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور محبت علم کی معیت
میں۔ یہ اس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر۔ زاہد بننے والا خشک بخار
والے کی سی ہے اور زاہد مثل سل والے کے اور عارف گویا مرنے
کے بعد زندہ ہو جانے والا ہے۔ اس زاہد بننے والے نے
خواہشوں کو چھوڑ دیا اور روزہ رکھا پس اس کا نفس بخار میں مبتلا ہو
گیا اور زاہد نے ہمیشہ کے لیے ترک شہوات کیا اس کے مرض
نے بڑھ کر سل کو پیدا کر دیا۔ اس کے اعتبار سے گویا دنیا مر چکی
وہ بیچارا زاہد اسی حالت میں لطف الٰہی کے فراش پر [illegible]
ٹھہرا ہوا ہوتا ہے کہ دنیا اس کے زہد کے دروازہ پر قسم قسم
رنگ برنگ کے کھانے اور کھونٹیوں پر مختلف لباس پڑے
موجود ہوتے ہیں وہ دنیا سے بغیر اس کے کہ اپنے مقسوم کے
حصوں کو پورا کر لے نہیں نکلتا ہے کافروں اور نافرمانوں نے
دنیا کی طلب میں خوبی نہیں برتی حرام میں پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے
اس بندہ کو زندہ کر دیا پھر اس کو فنا کے بعد دوسری زندگی عطا

خلقا آخر لحم قد تلاشى عظم قد
ضعفت جلد دق نفس قد ذابت
غدتها والهوى قد عزل والطبع قد
غلب والقلب فيه الروح والمعنى
والمعرفة والتوحيد ما ثمة ملك إلا
القلب والحق يتولاه يحييه بعد
موته شهواته ولذاته ماتت
موتا معنويا موت علم لدني موت
صديقي احياه الله بعد ما أراه ما
هنالك من تركه على بابه ميتا يريه
دقائق الحكم والأسرار وكثرة الجنود
والرعايا فلما أراه ملكه واطلعه على
سره جمعه بين روحه وجسمه
ظاهره وباطنه ليستعمله أقسامه
وقبل ذلك لو عرضت عليه أقسام
الشرق والغرب لم يتناول منها
ذرة واحدة تقع موافقة إرادة
باطنه من الله عز وجل أولياؤه
وأنبياؤه والفراق من خلقه يحولون
بينهم وبين شهواتهم لا تبقى
فيهم شهوة ولا إرادة
حتى تنكسر نواظرهم لما تم
أراد أن يوفيهم أقسامهم
أوجد فيهم حياة الوجود
لاستيفاء الأقسام

فرمائی اس کا گوشت تلاشی کیا باقی نہ رہا ہڈیاں ضعیف ہو گئیں کھال پتلی پڑ گئی نفس پگھل گیا اس کے غدود تک باقی نہ رہے اور خواہش معزول ہو گئی نفس پگھل گیا طبیعت مغلوب بن گئی محض قلب باقی رہا جس میں روح اور معنے اور معرفت و توحید جلوہ افروز ہیں۔ یہاں پر اگر سوا قلب کے کوئی بادشاہ نہیں رہتا اور حق تعالیٰ اس کی نگہداشت فرماتا ہے اس کو مرنے کے بعد زندہ کرتا رہتا ہے اس کی شہوتیں اور لذتیں معنوی طور پر مری ہوئی رہتی ہیں۔ یہ موت علم لدنی والی اور موت صدیقی ہے وہاں کی نعمتیں دکھانے کے بعد اللہ تعالیٰ پھر اس کو زندہ کر دیتا ہے جس کو وہ اپنے اب قرب پر مرا ہوا چھوڑ دیتا ہے اس کو کثیر حکمتوں اور بھیدوں اور بہت لشکروں اور رعایا کا نظارہ کراتا ہے۔ پس جب وہ ملک و ملکوت دکھا دیتا ہے اور اس کو اپنے بھیدوں پر خبردار کر دیتا ہے تو اس کے روح و جسم اور ظاہر و باطن کے درمیان میں مقسوم حصوں کے حاصل کرنے کے لیے جمع کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنے حصوں پر قبضہ کر لے اور اس سے قبل اگر اس پر شرق و غرب کے اقسام و انواع کو پیش کیا جائیں تو ان سے ایک ذرہ بھی نہ لیتا قدرت حق تعالیٰ اور اس کے ارادہ باطنی کی موافقت ہو جاتا اولیاء اللہ اور انبیاء کرام علیہم السلام اور خواص بندہ مخلوق الٰہی میں سے ان بندوں کے اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں وہ ان کے درمیان میں قطعاً شہوات اور کوئی ارادہ موجود ہو باقی نہیں رہتا ہے یہاں تک کہ ان بندوں کے باطن [illegible] کے لیے صاف ہو جاتے ہیں پس جب رب تعالیٰ اس بات کا ارادہ فرماتا ہے کہ یہ بندہ اپنے مقسوم حصوں پر قبضہ کر لیں تو ان کے [illegible] کے پورا کر لینے کے لیے وجود کی زندگی کا ایجاد کر دیتا ہے

عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا نَكَحَ مَا مَلَكَ
اٰخِرَ الزَّمَانِ يُنْزِلُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى
الْاَرْضِ فَيُزَوِّجُهٗ بِجَارِيَةٍ مِّنْ
قُرَيْشٍ وَيُوْلَدُ لَهٗ مِنْهَا اَلْعَارِفُ
يَتَنَاوَلُ بَعْدَ اَحْكَامِ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ
فَيَتَنَاوَلُ اَقْسَامَهٗ مَعَكُمْ يَتَنَاوَلُ
الشَّهَوَاتِ بَعْدَ اَنْ يَزْهَدَ فِيْهَا عِنْدَ
الشَّكِّ فَاِذَا عَلِمَ طَابَتْ لَهُ الْمَاءُ
الْبَارِدُ وَالطَّعَامُ السَّنِيُّ عِنْدَ الزُّهَّادِ
كَشُرْبِ الْخَمْرِ وَاَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ كَمْ
مِنْ زَاهِدٍ مَحْجُوْبٌ بِزُهْدِهٖ عَنِ الْحَقِّ
كَمْ مِنْ عَارِفٍ مَحْجُوْبٌ بِنَظَرِهٖ اِلٰى
مَعْرِفَتِهٖ وَهٰذَا نَادِرٌ وَالْغَالِبُ اَنْ
يَكُوْنَ سَالِمًا وَفِى الْجُمْلَةِ فَقُرْبُكَ
اِلٰى اَبْنَاءِ الدُّنْيَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّوَابُ لَكَ اَنْ تُقْبِلَ عَلَى
الْاٰخِرَةِ وَعَلَى الطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَنْجُوْ
وَاَقْسَامُكَ تَاْتِيْكَ وَهِىَ كَارِهَةٌ
يَاْمُرُكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ طَبْعِكَ وَتَجْعَلَ
مَكَانَهٗ رُخَصَ الشَّرْعِ ثُمَّ يَاْمُرُكَ اَنْ
تَتْرُكَ مِنَ الرُّخَصِ شَيْئًا اِلٰى اَنْ تَصِيْرَ
كُلُّ اَفْعَالِكَ عَزِيْمَةً فَاِذَا صَبَرْتَ عَلَى
الْعَزِيْمَةِ جَاءَ الْحُبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ
قَلْبِكَ فَاِذَا ثَبَتَ الْحُبُّ جَاءَتِ الْوِلَايَةُ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ اِنْ كُنْتَ عَاقِلًا

عیسیٰ علیہ السلام نے نہ نکاح کیا اور نہ کسی شے کے مالک بنے۔
آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ اُن کو زمین پر اُتارے گا۔ پس قریش کی
ایک لڑکی سے اُن کا نکاح کرائے گا اور اُس لڑکی سے آپ کو
اولاد دی جائے گی۔ عارف باللہ علم و زہد کے مضبوط کر لینے کے
بعد کھایا کرتا ہے۔ پس وہ اپنے مقسوم حصے تمہارے ساتھ مل
کر کھاتا ہے۔ خواہشات کی چیزیں اس کے بعد کھاتا ہے کہ
شک کے وقت ان میں زہد کر چکتا ہے۔ پس جب اُس کو معلوم
کر لیتا ہے اُس کے واسطے وہ چیز پسندیدہ ہو جاتی ہے۔
ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا زاہدوں کے نزدیک مثل شراب پینے
اور سور کے گوشت کھانے کے برابر ہوتا ہے۔ بہت سے زاہد ایسے
ہیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق عزوجل سے محجوب ہیں کتنے عارف
ہیں کہ وہ اپنی معرفت پر نظر کرنے کی وجہ سے اللہ سے محجوب
رہتے ہیں اور یہ بہت کم ہے اور اکثر یہی ہے کہ وہ اس آفت
سے سالم رہتے ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیا داروں سے
تیرا قرب تجھ کو اللہ تعالیٰ سے دور ڈال دیتا ہے۔ عزوجل۔
اور تیرے لیے بہتر یہی ہے کہ تیری توجہ آخرت اور طاعت الٰہی پر
ہو سکتا ہے کہ تو ایسی حالت پر پہنچ کر نجات پا لے۔
تیرے مقسوم حصے زبردستی تجھے پہنچیں گے۔ وہ تجھے حکم دیتا ہے کہ
تو اپنی طبیعت سے باہر آ جا اور اس کی جگہ پر تو شرعی رخصتوں
کو جگہ دیدے۔ بعدہ یہ حکم دیتا ہے کہ آہستہ آہستہ رخصتوں کو
چھوڑ کر عزیمت کی طرف آ جا یہاں تک کہ تیرے کل افعال مطابق
عزیمت ہو جانے لگیں پھر جب تو عزیمت پر صبر کرنے لگے گا
اُس وقت محبت الٰہی تیرے قلب کے اندر آ جائے گی
(عزوجل) پھر جب محبت قرار پکڑ لے گی اللہ عزوجل کی طرف
سے ولایت آئے گی اور تجھے گلے لگائے گی۔ اگر تو عقلمند ہے

عُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لِيَحْمِلَكَ ذٰلِكَ عَلَى إِحْسَانِ الْعَمَلِ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ أَدَّيْتَ شُكْرَهُ، إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ كَأَنَّكَ خَارِجٌ إِلَى الْحَرْبِ كَأَنَّكَ لَا تَرْجِعُ إِلَى مَنْزِلِكَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ مُبْتَلًى بِكَسْبِكَ وَتَيَقَّنْ أَنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ أَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ وَبَطْشٍ اَلْمُؤْمِنُ كَالْجَبَلِ مَرَّةً وَالرِّيشَةِ أُخْرٰى عِنْدَ مَجِيءِ الْبَلَاءِ كَالْجَبَلِ وَعِنْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَالرِّيشَةِ تُقَلِّبُهُ أَرْيَاحُ قَدَرِهٖ،

تو تو اپنے نفس کو دوزخ والوں میں سے شمار کرتا کہ یہ امر تجھے نکوکاری کرنے پر برانگیختہ کرے پس اگر تو اہل جنت سے بھی ہوا تو تو نے عمل کر کے شکر مولےٰ کو ادا کر دیا جس وقت تو گھر سے نکلے یہ سمجھ کہ تو لڑائی کی طرف جا رہا ہے گویا کہ تو اپنی منزل کی طرف لوٹ کر نہ آئے گا اور تو اس بات کو جان لے کہ تو اپنے کسب کے ذریعہ سے آزمایا گیا ہے اور اس بات کا یقین رکھ کہ اللہ عزوجل بلا کسب و کوشش کے بھی تجھ کو رزق دینے پر قادر ہے۔ ایمان والا شخص کبھی مثل پہاڑ کے ہوتا ہے اور کبھی مثل پر کے۔ بلا کے نازل ہونے کے وقت مثل پہاڑ کے ہوتا ہے اور صحبت الٰہی کے وقت وہ مثل پر کے ہوتا ہے کہ اس کو قضا و قدر کی ہوائیں الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں۔

يَا قَوْمَنَا فَاتَتْكُمُ الرِّسَالَةُ وَالنُّبُوَّةُ لَا تَفُوتُكُمُ الْوِلَايَةُ لَا صُحْبَةَ لِلْمَلِكِ مَعَ الْوُجُودِ كَأَنَّكَ أَعْمٰى لَا تُبْصِرُ كَأَنَّكَ رَيَّانٌ لَا تَشْرَبُ كَأَنَّكَ مَيِّتٌ لَا حَرَاكَ يَا قَوْمُ لِلْمَحْجُوبِينَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ لَا تَعْمَلُ خَيْرًا وَلَا تُعِينُ أَهْلَ الْخَيْرِ عَلَى الْخَيْرِ إِنَّكَ بِالْحَقِيقَةِ تُحِبُّ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ظَاهِرًا بِلَا بَاطِنٍ يُمْكِنُكَ وَلَا يَبْقٰى لَكَ وَصَاحِبُكَ عَنْ قَرِيبٍ يَمُوتُ وَتَذِلُّ بَعْدَهُ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ اَلْبَحْرُ الدُّنْيَا وَالْمَرْكَبُ الشَّرْعُ وَالْمَلَّاحُ طَاعَةُ اللّٰهِ

اے ہماری قوم والو! تم سے رسالت و نبوت کے مرتبہ تو فوت ہو چکے اب تم سے ولایت کا مرتبہ بھی فوت نہ ہو جائے۔ خودی کے ساتھ میں بادشاہی صحبت نصیب نہیں ہو سکتی ہے تو ایسا اندھا بن جا گویا کہ تو کچھ دیکھتا ہی نہیں ہے گویا تو ایسا سیراب ہے کہ تجھے پینے کی ضرورت ہی نہیں ہے گویا کہ تو ایسا مردہ ہے کہ تجھ میں حرکت ہی نہیں ہے افسوس ان محجوبوں کے لیے جو یہ نہیں جانتے کہ بہ تحقیق وہ محجوب ہیں۔ نہ تو تو بھلائی کرتا ہے اور نہ اہل خیر کی تو خیر پر مدد کرتا ہے بہ تحقیق تو سراپا شر ہے دنیا کو بغیر آخرت کے ظاہر کو بغیر باطن کے دوست رکھتا ہے تیری حکومت اور تیرا امیری اور تیرا مصاحب تجھ کو کچھ نفع نہ دے گا عنقریب مر جائے گا۔ اور بعدہٗ ذلیل ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو پس عزت اللہ اور اس کے رسول اور اولیاء اللہ و صالحین کے ہی واسطے ہے۔ دنیا سمندر ہے اور شریعت جہاز ہے اور ناخدا اطاعت الٰہی

عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ شَذَّ عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّرْعِ غَرِقَ فِي بَحْرِ الدُّنْيَا وَمَنْ أَوَى إِلَى مَرْكَبِ الشَّرْعِ وَأَقَامَ هُنَالِكَ اِسْتَتَابَهُ الْمَلَّاحُ وَسَلَّمَ الْمَرْكَبَ بِمَا فِيهِ إِلَيْهِ وَصَاهَرَهُ وَهٰكَذَا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِالْعِلْمِ وَصَبَرَ عَلَى الْأَذٰى صَارَ مَحْبُوبَ الشَّرْعِ بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلُطْفِهِ جَاءَهُ بِمَعْرِفَتِهِ وَخِلَعٍ يَخُصُّهُ وَلَايَةً فَوْقَ وَلَايَةٍ لَكَ فِي اللّٰهِ مَنْدُوحَةٌ عَنْ فَوَاتِ غَيْرِهِ إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ فَلَا تَحْزَنَنَّ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْمَلِكَ يَتَصَرَّفُ فِي مَالِهِ الْعَبْدُ وَمَا مَلَكَ لِمَوْلَاهُ مَا يَأْخُذُ مِنْكَ تَجِدُهُ غَدًا تَقُولُ لَهُ النَّارُ.

عزوجل ہے۔ پس جو شخص شریعت کی متابعت سے ہٹے گا دنیا کے سمندر میں ڈوبے گا اور جو شریعت کے جہاز میں سوار ہوگا اور وہاں کھڑا ہوگا ناخدا اُس کو اپنا نائب بنالے گا اور جہاز مع سامان کے اُس کے حوالہ کردے گا اور اس سے رشتہ جوڑنے گا۔ اور ایسا ہی حال ہے اُس شخص کا جو کہ دنیا کو چھوڑے اور علم میں مشغول ہو جائے اور تکلیفوں پر صبر کرے وہ شریعت کا محبوب بن جائے۔ ناگاہ وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس کو اللہ عزوجل کا لطف اپنی معرفت اور خلعت مخصوصہ لے کر آپہنچتا ہے تیرے لیے ولایت پر ولایت ہے۔ غیر اللہ کے فوت ہو جانے پر تیرے لیے اللہ کے پاس بڑی وسعت ہے جب تجھ سے کوئی شے فوت ہو جائے پس تو اُس پر غم نہ کیا کر کیونکہ بادشاہ اپنے مال میں تصرف کیا ہی کرتا ہے غلام اور اُس کی تمام مملوکہ چیزیں اُس کے مولیٰ ہی کی ہوتی ہیں۔ جو کچھ خدا آج تجھ سے لے لے گا کل تو اُس کو پالے گا دوزخ کی آگ اُس سے کہے گی۔

يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْفَأَ نُورُكَ لَهَبِي هٰكَذَا فِي الدُّنْيَا إِذَا قَوِيَ الْإِيمَانُ وَاتَّصَلَ الْبَاطِنُ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ نَارُ الْآفَاتِ فَوَقَفَتْ عَلَى طَرِيقِ الْقُلُوبِ نَارُ الْمُجَاهَدَةِ تَقِفُ فِي طَرِيقِ الْمُرِيدِينَ نَارُ الدُّنْيَا تَأْخُذُهُ لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ بَقِيَّةُ الدُّنْيَا وَرُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَكَامِلُ الْإِيمَانِ تَقُولُ لَهُ جُزْ.

اے مومن تو جلد مجھ پر سے گزر جا پس بہ تحقیق تیرے نور نے میرا شعلہ بجھا دیا اسی طرح سے جب دنیا میں ایمان قوی ہو جاتا ہے اور باطن قرب الٰہی سے متصل ہو جاتا ہے تو آفتوں کی آگ آتی ہے اور قلوب کے دروازہ پر آ کر ٹھہر جاتی ہے مجاہدہ کی آگ آتی ہے مریدوں کے راستے میں آ کر ٹھہر جاتی ہے پس وہ مریدوں کو جن پر دنیا کا بقیہ اور خلق کی رویت کا سامان موجود ہوتا ہے اُن کو یہ آگ پکڑ لیتی ہے اور کامل الایمان مرید سے کہتی ہے

يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْفَأَ نُورُكَ لَهَبِي فَلَا يَضُرُّهُمْ فِي الدُّنْيَا

کہ اے ایمان والے تو مجھ پر سے جلد گزر جا پس بہ تحقیق تیرے نور نے میرا شعلہ بجھا دیا۔ پس ان لوگوں کو دنیا میں وہ

سهام تقع في جدار القلعة اعملوا
عملا لا تحرقكم نار الدنيا و
الآخرة لله عز وجل عباد يسميهم
أطباء يحييهم في عافية و
يميتهم في عافية و يدخل
الجنة في عافية من عرف الله
عز وجل انقطع عن الشهوات
واللذات وإنما يجبر على
استيفاء الأقسام أحيانا. قبل
الدار حصل له الجار فلما هذا
المبارك بالدار تمكن من
الملك إنك اليوم لدينا مكين
أمين من عرف الله وأدخل عليه
لا يمد عينيه إلى شيء من ملكه
ولا يديه كم من نفس تحف
إلى الملك طعامها وشرابها
قرب الملك بجميع شهواتها
تجده في قربه إذا طاعت
النفس كانت مع القلب صار
مجاورها خرج القلب من
السجن قال الملك ائتوني به
بعد ظهور صلاحيته وحسن
أخلاقه وآدابه جيء به
استقبله بالكرامة
وقربه وأدناه و

تیر بھی نقصان نہیں پہنچاتے جو کہ قلعہ کی دیوار پر گر گر کر دیوار کو توڑ دیں۔ تم عمل کیے چلے جاؤ تمہیں دنیا و آخرت کی آگ نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں جن کا طبیب نام رکھا جاتا ہے ان کو وہ عافیت میں زندہ رکھتا ہے اور عافیت میں مارتا ہے اور وہ اُن کو عافیت میں ہی جنت میں داخل کرے گا۔ جو اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے وہ شہوتوں اور لذتوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسے مقسوم حصوں پر قبضہ کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے پڑوسی کا دیکھ لینا گھر سے پہلے ہے۔ اس کو اچھا پڑوسی مل گیا اس بابرکت شخص نے گھر پر فتح مندی پالی اُس نے بادشاہ کی طرف سے مرتبہ پالیا اُس نے فرمایا۔ تحقیق آج کے دن تو ہمارے پاس مرتبہ والا امانت والا ہے جو اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ اس کی حضوری میں داخل ہو جاتا ہے وہ اپنی دونوں آنکھیں اس کے ملک میں سے کسی چیز کی طرف نہیں اٹھاتا ہے اور نہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا ہے۔ مثل اس دلہن کے جو کہ آراستہ کر کے بادشاہ کی طرف بھیجی گئی ہو اس کا تمام کھانا پینا بادشاہ کا قرب ہوتا ہے وہ اپنی تمام خواہشیں اس بادشاہ کے قرب میں پالیتی ہے جب نفس تابعدار ہو جاتا ہے تو قلب کی معیت میں رہتا ہے قلب نفس کا قیدی بنا دیا جاتا ہے قلب قید خانہ سے نکالا جاتا ہے۔ بادشاہ کہتا ہے اس کو میرے پاس لے آؤ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کا واقعہ ہوا) اُس کی نجابت اور حسن اخلاق اور حسن ادب کے ظاہر ہونے کے بعد جب اُس کو بادشاہ کے نزدیک لایا جاتا ہے اُس وقت بادشاہ اُسکا کرامت کے ساتھ استقبال کرتا ہے اور مقرب بنا لیتا ہے اور اپنے سے نزدیکی دیتا ہے اور اُس کے ساتھ

أَحْسَنَ إِلَيْهِ وَخَلَعَ عَلَيْهِ وَخَاطَبَهُ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ أَمِيْنٌ ۝ لَا يُشْغِلُهُ بِغَيْرِهِ ثُمَّ صَرَخَ الشَّيْخُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ وَقَالَ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ حَبِيْبٌ غَائِبٌ لَمْ يَزَلْ يَشْغَلُ حَتّٰى لَا يُشْغِلَ إِذَا طَالَتْ صُحْبَتُهُ وَذَهَبَ عَنْهُ عَنَاءُ سَفَرِهِ نَبَتَ لَحْمُهُ وَشَدَّ عَظْمُهُ وَطَابَ عَيْنُهُ وَسَكَنَتْ رَوْعَتُهُ صَارَ بِطَانَةَ الْمَلِكِ حِيْنَئِذٍ وَلَّاهُ وَأَمَّرَهُ عَلٰى رَعِيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَإِقْلِيْمِهِ وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْبَحْرِ لِيَنْقُذَ الْغَرْقٰى وَإِلَى الْبَرِّ لِيَأْخُذَ الرِّجَالَ وَالْأَطْفَالَ مِنْ أَفْوَاهِ السِّبَاعِ لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَيْتِ طَبْعِهِ وَأَهَّلَهُ لِلنِّيَابَةِ وَالْأَمَانَةِ يَخْلَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ كَمَا خَلَعَ عَلٰى قُلُوْبِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَأَلْقَابُهُمْ أَلْقَابُ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ.

يَا سُوْقَةُ هٰهُنَا بِطَانَةُ الْمُلُوْكِ أَصْحَابُ الْأَخْبَارِ يُشِيْرُ بِذٰلِكَ إِلٰى مَنْ يَحْضُرُ مَجْلِسَهُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ أَخْفِيَاءُ لَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ حَضَرَ.

سُؤَالٌ مَتٰى يَصِيْرُ الْقَبْضُ بَسْطًا وَالْهَزْلُ جِدًّا قَالَ إِذَا بَاسَطَكَ انْبَسَطْتَ

نکوکرتا ہے اور خلعت بخشتا ہے اور اس سے بغیر واسطے کے خود کلام کرتا ہے کہ تحقیق تو آج میرے نزدیک صاحب مرتبہ امین ہے وہ اپنے غیر کے ساتھ پھر اس کو مشغول نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نے چیخ ماری اور فرمایا۔

یا اللہ یا اللہ یا اللہ غائب حبیب تیرے ساتھ مشغول ہونے کے لیے آگے بڑھتا تاکہ وہ دوسرے مشغلے میں نہ پڑے جب اس بندہ کی صحبت طویل ہو جاتی ہے اور اس سے سفر کی تکلیف دور ہو جاتی ہے تو اس کا گوشت بڑھتا ہے اور ہڈی مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھ روشن ہوتی ہے اور اس کی دہشت سکون پالیتی ہے بادشاہ کا مخصوص رازدار بن جاتا ہے اس وقت بادشاہ اس کو حاکم اور اپنی رعیت واصحاب وولایت پر امیر بنا دیتا ہے اور اس کو دریا کی طرف بھیجتا ہے تاکہ ڈوبتوں کو بچائے اور جنگل کی طرف بھیجتا ہے تاکہ وہ مردوں اور بچوں کو درندوں کے مونہوں سے چھڑائے۔ جب کہ وہ بندہ اپنی طبیعت کے گھر سے باہر نکل گیا اللہ نے اس کو نیابت وامانت کا اہل بنا دیا اُن کے قلبوں پر ویسے ہی خلعت عطا کرتا ہے جیسے کہ نبیوں اور رسولوں کے قلبوں پر خلعت عطا کئے تھے علیہم السلام اور ان کے لقب اولیا وابدال کے لقب ہیں۔

اے بازاریو یہاں مجلس میں بادشاہی رازدار اور اصحاب خبر لوگ موجود ہیں تم باادب ہو۔ اس سے آپ کا اشارہ ان ولیوں اور فرشتوں کی طرف تھا جو کہ آپ کی مجلس مبارک میں حاضر تھے اور وہ دوسرے حاضرین سے پوشیدہ تھے وہ اُن کو نہ جانتے تھے۔

سوال قبض کب بسط ہو جاتا ہے۔ اور ہزل کب جد بنتا ہے جواباً ارشاد فرمایا جب وہ تجھ سے بسط کرے گا تجھے انبساط

اِنْقَلَبَتْ رُخْصَتُكَ عَزِيْمَةً وَعَزِيْمَتُكَ
وِزْرًا حَتّٰى اِذَا صِرْتَ كُلُّكَ عَزِيْمَةً
اَدْخَلَكَ دَارَ الْفَضْلِ وَالْاُنْسِ تَبْقٰى
بِلَا رُخْصَةٍ وَلَا عَزِيْمَةٍ فِعْلًا مُجَرَّدًا
يَكُوْنُ مَثَلُكَ مَثَلَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ
اَكَلَ فِيْهِ بَعْضَ الْاَكْلِ فَقَالَ لَهٗ اُدْخُلْ بَيْتًا
اٰخَرَ كُلْ هُنَالِكَ الرُّخَصُ لِنَاقِصِ الْاَحْوَالِ
وَالْعَزَائِمُ لِكَامِلِ الْاِيْمَانِ وَالْمُلْكُ
لِلْفَانِيْنَ مَا قَعَدْتُ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا
فِيْ خَلْوَةٍ فِيْمَا تَقَدَّمَ وَالْاٰنَ بِخِلَافِ
ذٰلِكَ اَنَا مِنْ جُمْلَةِ مَنْ لَا يَسْتَحْيِيْ
مِنْ ذِكْرِ حَالِهٖ لِاَنِّيْ لَا اَرٰى اَحَدًا
حُسْنُ الْاَدَبِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ تَرْكِ
الدُّنْيَا وَفِيْ اَخْذِهَا لَا كَالِيْ فِي الْخَلْوَةِ
وَمَعَكَ جَهْلٌ لَا تَتَّخِذْهَا قَبْلَ اَنْ
تَتَهَذَّبَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ كَمْ تَحْضُرُ
الْمَجَالِسَ وَلَا تَعْمَلُ بِكَلِمَةٍ كَمْ
مِمَّنْ رَاٰى وَلِيًّا وَاحِدًا فَاسْتَوْصَاهُ
خَيْرًا فَوَصَّاهُ فَعَمِلَ بِهَا وَجَعَلَهَا
زَادَهٗ وَاَنْتَ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَخْبَارِ
وَتَنْظُرُ الْاٰثَارَ وَتَحْضُرُ مَجَالِسَ
الْاَذْكَارِ وَلَا يَتَقَدَّمُ لَكَ قَدَمٌ
ثَبَتَتْكَ ثَبَتَتْ قَدَمُكَ مَكَانَهَا بَلْ
كُلَّمَا جِئْتَ فَاَخَّرْتَ مَنِ اسْتَوٰى
يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ اِنَّهٗ

حاصل ہو جائے گا تیرے حق میں تیری رخصت عزیمت بن جائے گی اور تیری عزیمت نا زبنے گی یہاں تک کہ جب تو سراپا عزیمت بن جائے گا تو وہ تجھ کو اپنے فضل و انس کے گھر میں داخل فرمائے گا تو تو وہاں بغیر رخصت اور بغیر عزیمت کے فعل مجرد بنا ہوا باقی رہ جائے گا تیری مثال اس شخص کی سی ہو جائے گی جس کے سامنے طبق کھانے کا بھرا ہوا رکھا ہوا اس میں سے اس نے کچھ ہی کھا پایا ہو کہ اس سے کہہ دیا جائے کہ اب تو دوسرے گھر میں جا کر کھا رخصتیں ناقص عمل والوں کے لیے ہیں اور عزیمتیں کامل الایمان کے لیے اور بادشاہت حقیقی فنا ہو جانے والوں کے واسطے، میں پہلے زمانہ میں بغیر خلوت و گوشہ نشینی کے زمین پر نہیں بیٹھتا تھا اور اب اس کے خلاف حالت ہے میں منجملہ اور لوگوں کے ہوں جو کہ اپنی حالت کے بیان کرنے میں کسی سے شرماتے نہیں ہیں کیونکہ میں کسی کو دیکھتا ہی نہیں ہوں۔ حسن ادب تو دو جگہوں میں ہے۔ دنیا کے چھوڑنے میں اور اس کے لینے میں تو خلوت میں جہالت کو ساتھ لیے ہوئے نہ جا قبل اس کے کہ تو مہذب بن جائے گوشہ نشین مت ہو۔ اولاً علم حاصل کر پھر گوشہ نشینی کرنا تو کتنی مجلسوں میں جاتا ہے اور عمل ایک کلمہ پر بھی نہیں کرتا بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے صرف ایک ہی ولی کو دیکھا پس اس ولی سے۔ (اس نے وصیت چاہی اس نے) اس کو بھلائی نکوئی کی، وصیت کی پس اس نے وصیت کو قبول کر کے اس پر عمل کر لیا اور اس کو اپنا توشہ بنا لیا اور تو خبروں پہ مطلع ہو جاتا ہے اور آثار کو دیکھتا ہے اور ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوتا ہے اور تیرا قدم آگے نہیں بڑھتا اس سے تو بہتر تھا کہ تیرا قدم اپنی جگہ پر ہی قائم رہتا۔ بلکہ جب تو آگے بڑھتا ہے پیچھے ہٹتا ہے جس کے دو دن آج اور آئندہ کل دونوں برابر ہیں پس وہ ٹوٹے و نقصان

اِنْتَبِهْ۔

رَحِمَكَ اللّٰهُ الدُّنْيَا بُلْغَةُ سَاعَةٍ فَلَا تَرْكُنْ إِلَيْهَا قَوْمٌ أَضْعَفَتْهُمُ الْهَيْبَةُ وَتَقَيَّدَتْ جَوَارِحُهُمْ إِسْتَوْلَتْ عَلٰى قُلُوْبِهِمُ الدَّهْشَةُ مِنَ الْحَقِّ فَصَارَ مَا فِيْ أَحْوَالِهِمُ اللُّزُوْمُ وَالْقُعُوْدُ إِذَا جَاءَ وَقْتُ إِسْتِيْفَاءِ الْأَقْسَامِ بَعَثَ اللّٰهُ مَنْ يُلْقِمُهُمْ لَيْسَ لِمَنْ تَقَدَّمَ وَلَا لِمَنْ تَأَخَّرَ إِعْتِرَاضٌ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ يَعْنِيْ نَفْسَهُ۔

إِحْفَظْ وَاسِ دِيْنَكَ وَإِلَّا قَطَعَ نِسْبَتِيْ وَطَرِيْقِيْ لَا تَكُنْ جَاهِلًا تَقْعُدُ فِيْ بَيْتِكَ وَتَهْذِيْ هَذَيَانَكَ أَوْدِيَةٌ شَرِبْنَاهَا وَنَجَعَتْ مَعَنَا نَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ مُجَرَّبٍ مَعَنَا إِتَّقُوْا يَوْمًا لَا يَنْفَعُ فِيْهِ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ أَيُّ شَيْءٍ مَالٌ مَالٌ جَمَعْتَهُ مِنْ حِلِّهِ وَاكْتِسَابِهِ وَاكْتَسَبْتَهُ مِنْ وَجْهِهِ وَادَّعَيْتَ أَنَّهُ غَدًا نَافِعُكَ مَعَ مَالِكَ مِنَ الْبَنِيْنَ كَمَا زَعَمَتِ الْعَرَبُ السَّالِفَةُ قَالَ اللّٰهُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ لَمْ يَنْظُرْ بِقَلْبِهِ إِلٰى أَمْوَالِهِ وَبَنِيْهِ وَلَمْ يُسْكِنْهُمَا قَلْبَهُ بَلْ يَرٰى أَنَّهُ وَكِيْلٌ

میں ہے۔

اے مخاطب اللہ تجھ پر رحم کرے ہوشیار ہو جا دنیا ایک گھڑی کا کھیل ہے پس تو اس کی طرف مائل نہ ہو۔ اولیاء اللہ کو ہیبت الٰہی نے ضعیف بنا دیا ہے اور ان کے اعضا کو مقید کر دیا ہے۔ ان کے قلوب پر اللہ عزوجل کی طرف سے دہشت غالب ہو گئی ہے پس ان کی حالتوں میں ایک جگہ پر پڑا رہنا اور بیٹھنا لازم ہو گیا ہے جب ان پر مقسوم روزی پر قبضہ کرنے کا وقت آتا ہے اللہ تعالیٰ ایک لقمہ دینے والا ان کے پاس بھیج دیتا ہے وہ ان کو آکر غذا کھلا جاتا ہے۔ اگلے اور پچھلوں کے واسطے اس بندہ کے پاس یعنی مجھ پر کوئی اعتراض نہیں۔

اے میرے مرید تو اپنی حفاظت کر دین کے ساتھ موافقت کر ورنہ تو میری نسبت اور طریقہ کو قطع کر دے تو جاہل اور تیرا کام جاہل مت بن تو اپنے گھر میں بیٹھ جاتا ہے اور فضول باتیں بکتا رہتا ہے۔ ہم نے بہت دوائیں پی ہیں اور انہوں نے ہمارے ساتھ موافقت کی ہے۔ ہم تجھے ایک مجرب دوا جو ہمارے پاس ہے بتاتے ہیں تو اس کا استعمال کر۔ تم اس دن سے ڈرو جس میں مال اور اولاد کچھ نفع نہ پہنچائیں گے کون سا مال وہ مال جس کو تو نے حلال طور سے اور محنت سے جمع کیا اور اس کو اس کے طریقے سے حاصل کیا اور مثل گذشتہ اہل عرب کے تو نے دعوے کیا کہ تیرا مال مع اولاد کے قیامت کے دن تجھے نفع پہنچائے گا۔ ارشاد الٰہی ہے اس دن کو یاد رکھ جس دن مال اور اولاد کچھ نفع نہ دیں گے مگر وہ شخص جو کہ اللہ کے روبرو سلامتی والا قلب لے کر حاضر ہوگا نفع پائے گا۔ یعنی جس نے اپنے قلب سے مالوں اور اولاد کی طرف نظر نہ ڈالی اور نہ ان دونوں کو اس کے قلب نے جگہ دی بلکہ وہ یہی خیال کرتا رہا کہ ان دونوں میں اللہ ہی وکیل ہے

فِيْهِمَا يَصْحَبُهُمَا مُوَافَقَةً لِرَبِّهِ فَيَسْلِمُ قَلْبُهُ مِنْ آفَاتِ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أُخْبِرَ أَنَّ الْمَلِكَ يُرِيْدُ أَنْ يُزَوِّجَهُ جَارِيَةً وَيُرِيْدُ قَتْلَهُ عَلٰى يَدِهَا قَالَ فِيْ نَفْسِهِ إِنْ هَرَبْتُ أَدْرَكَنِيْ بِجُنُوْدِهِ وَ إِذْ خَالَفْتُهُ أَهْلَكَنِيْ بِسُلْطَانِهِ وَ إِنْ وَافَقْتُهُ هَلَكَنِيْ بِجَارِيَتِهِ أَمَرَهُ الْمَلِكُ بِتَزْوِيْجِ جَارِيَةٍ مِنْ جَوَارِيْهِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَسُمَّهُ وَ إِذَا نَامَ أَنْ تَذْبَحَهُ.

یہ اُن دونوں کی مصاحبت میں بھی صرف موافقت حکم الٰہی کے لیے رہا پس اس کا قلب مال اور اولاد کی آفتوں سے سلامت رہا۔ اس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کو یہ خبر دی جائے کہ بادشاہ اپنی لونڈی سے اس کے نکاح کر دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے ہاتھ سے اس کا مروا ڈالنا چاہتا ہے یہ سن کر اُس نے اپنے دل میں سوچا کہ میں اگر کہیں بھاگ جاؤں گا تو یہ بادشاہ مجھے اپنے لشکر سے پکڑوا لے گا اور اگر میں اس کی مخالفت کروں گا۔ تو وہ اپنی حکومت کی وجہ سے مجھے مروا ڈالے گا اور اگر میں اُس کی موافقت کروں گا تو وہ اپنی لونڈی سے مروا ڈالیگا مجبوراً حکم شاہی کو منظور کرے گا بادشاہ نے اپنی لونڈیوں میں سے اُس کو ایک لونڈی کے ساتھ نکاح کر دینے کا حکم دے دیا۔ اور اُس لونڈی کو حکم دیا کہ تو اس کو زہر دے دینا اور جب یہ سو جائے تو ذبح کر ڈالنا۔

يَا خَيْبَةً لَهُوَ لٰكِنَّ الْأَوَّلَ مِنْ آدَابِ عَلٰى ظَاهِرِ حُكْمِهَا فَتَلَقَّاهُ مُتَوَجِّدًا بِقَلْبِهِ فَقَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَتّٰى قَبِلَ النِّكَاحَ وَ الْخَلْوَةَ جَاءَ الْوَقْتُ لَبِسَ دِرْعَ الْحَذَرِ وَجَعَلَ عَيْنَيْهِ كُحْلَ سَهَرِهِ يَنْظُرُ إِلٰى حَرَكَاتِهَا وَ سُكُوْنِهَا وَ عَنْهَا انْقَلَبَتْ فَرْحَتُهُ بِالْحُزْنِ وَ الْخَدَمُ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُ مَشْغُوْلٌ بِهَا وَصَلَ إِلَيْهِ بِجَاءِ النَّهَارِ لَمْ تُبْلِكْ بِسَمِّهَا إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اَلدُّنْيَا وَهِيَ الزَّوْجَةُ لَا يَأْمَنُهَا

ایسا افسوس و حسرت و نقصان ایسے شخص پر اور لیکن اولی حسن ادب اور بادشاہی حکم کی موافقت کا اظہار قلبی خوف کے ساتھ تھا اس شخص نے کہہ دیا میں نے حکم سنا اور تعمیل کو تیار ہوں یہ کہتے ہی داخل مجلس ہو گیا نکاح اور یہ کو قبول کر لیا۔ شب باشی کا وقت آیا اُس نے بدن پر خوف و اختیار کی زرہ پہن لی قلب کی آنکھوں میں بیداری کا سرمہ لگا لیا تاکہ وہ اپنی عورت کی حرکتوں اور سکون و عمل کی طرف نظر کرتا رہے اس کی خوشی بدل گئی بادشاہی نوکر چاکر گمان کرتے رہے کہ جو امر اس شخص کو پہنچا ہے اس میں وہ قابل رشک ہے یہاں تک کہ دن نکل گیا اور وہ لونڈی اپنے زہر سے اس کو ہلاک نہ کر سکی یہ مطلب ہے الا من اتی اللہ الآیہ کا قلب سلیم والے کے لیے نفع ہے دنیا وہ زوجہ ہے۔ نہ یہ بندۂ خدا اُس کے ساتھ سویا اور نہ اُس کے

خلا بها في عمره وجاء إلى الآخرة
ولم تكن سلبت تقواه ولا غيرت
دينه فتلك السلامة هكذا العارف
بالله الزاهد في هذه الدنيا والراغب
في الآخرة إذا جاء رسول العلم
عند صفاء سره بأن الله يريد
أن يضيف إليك طائفة من الدنيا
لتكون حياة لقلوب الصديقين و
هي نوع مشغلة وتعب وكدر و
التفات انظر كيف تعمل كيف
تسلم قلبك وسرك فيتنبه السر
لذلك يقوم والقلب يصطحبان
إلى باب الملك يقولان ما تريد أن
تفعل بنا أتريد أن تحجبنا عنك
عنك تقطعنا عن بابك تنغص عيشنا
لا نبرح إلا بالمواثيق والعهود و
لا يبرحان حتى يقول لهما لا تخافا
إنني معكما أسمع وأرى فيرجعان
إلى الدنيا مع حراس وحفظة إلا
من أتى الله بقلب سليم من الآفات
والرياء والنفاق ورؤية الخلق

أيها المريد المتحير أيها التائه في
تيه القدر تحتاج أن تنطف تخدعك
لا تدع فيه لا درهما ولا دينارا

ساتھ عمر بھر خلوت کی اور آخرت کی طرف آگیا اور دنیا نہ اس کے، تقویٰ کو چھین سکی اور نہ اس کے دین کو بدل سکی پس یہ سلامتی مقصود ہے ایسا ہی حال عارف باللہ کا ہے جو کہ اس دنیا میں زاہد اور آخرت میں راغب ہے۔ جب ولی اللہ کے پاس صفاء باطن کے وقت قاصدِ علم آکر یہ پیغام دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ تیری طرف ایک دنیا کے حصہ کو منسوب کر دے تاکہ وہ قلوب صدیقین کے لیے باعث حیات بن جائے اور وہ ایک قسم کا مشغلہ اور مشقت اور کدورت اور توجہ ہے۔ اگر ایسا ہو تو تو بتا تو کیا عمل کرے گا تو کیسے اپنے قلب و باطن کو سلامت رکھے گا۔ پس باطن اس پر آگاہ ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ اور قلب دونوں ساتھ ہو کر شاہی دروازہ پر جا کر کہتے ہیں ہم سے کیا کام لینے کا ارادہ ہے کیا تیرا ارادہ ہم کو اپنے سے محجوب کر دینے کا ہے۔ کیا تو ہم کو اپنے دروازہ سے جدا کرنا اور ہمارے عیش کو منغص کرنا چاہتا ہے۔ ہم اس آستانہ سے بغیر عہد و پیمان کے نہ ہٹیں گے۔ اور یہ دونوں وہیں اس وقت تک جمے رہتے ہیں کہ ان سے ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔ تم دونوں خوف نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں یہ مژدہ سن کر یہ دونوں دنیا کی طرف نگہبانوں اور محافظین کی معیت میں لوٹ آتے ہیں یہی مطلب ہے الا من اتی اللہ بقلب سلیم کا یعنی جو آفتوں اور ریا اور نفاق اور مخلوق کی طرف متوجہ ہونے سے سلامت رہنے والے ہیں۔ (ان کو نجات ہے)۔

اے مرید حیرت میں پڑ جانے والے اے تقدیر کے جنگل میں بھٹکنے والے تجھے اس کی حاجت ہے کہ تو اپنے مخدع (یعنی قلب) کو پاک صاف ستھرا بنا لے تو اس میں درہم و دینار

وَجَوَاهِرَ فَحَسْبُ وَالْمَقَامُ فِي جَيْبِكَ تَحْتَاجُ تُفْرِغُ قَلْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَفِي جَمِيعِ الْمُرَادَاتِ تَتْرُكُ فِيهِ الذِّكْرَ وَالْفِكْرَ وَذِكْرَ الْمَوْتِ وَذِكْرَ مَا وَرَاءَ الْمَوْتِ وَتَعْمَلُ فِيهِ كِيمِيَاءَ قِصَرِ الْأَمَلِ تَقُولُ إِنِّي مَيِّتٌ الْآنَ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ تَصْفُو بِقِصَرِ الْأَمَلِ وَأَمَّا إِذَا طَوَّلْتَ الْأَمَلَ رَأَيْتَ هٰذَا وَنَافَقْتَ هٰذَا صَاحِبُ قِصَرِ الْأَمَلِ مُجْتَهِدُ الْكُلِّ قَاطِعُ الْكُلِّ يَلْبَسُ لِبَاسَ الزُّهْدِ ثُمَّ لِبَاسَ الْفَنَاءِ ثُمَّ لِبَاسَ الْمَعْرِفَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ إِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا تَكْذِبُوا وَإِذَا اؤْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُونُوا وَإِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا تُخْلِفُوا وَاحْفَظُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَفُرُوجَكُمْ إِذَا صَفَا سِرُّكَ [illegible] مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ [illegible] رَبِّكَ [illegible]

يَا غُلَامُ [illegible] قَدَرِ [illegible] كَانَ عَلَى اللّٰهِ [illegible] بِهَا [illegible] سِهَامِ [illegible]

وجواہر کسی کی بھی محبت کو نہ چھوڑ سب کو نکال کر کفایت کرے کبھی تیری جیب میں ہو تو اس کا محتاج ہے کہ تو اپنے قلب کو دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور تمام فضولیات سے خالی کرے۔ اس میں محض ذکر و فکر اور ذکر ما ورا موت کو چھوڑ دے اور اس میں کیمیا بنا یا کر کہ تو آرزو کو کوتاہ کر دے یہ کہنا رہ کہ میں اس وقت بھی مر رہا ہوں اس واسطے کہ عمل آرزو کے کم کر دینے سے صفائی قبول کرتے ہیں اور لیکن جب تو آرزو کو لمبی کر دے گا تو کبھی تو اس پر نظر ڈالے گا اور کبھی تو اس سے نفاق برتے گا۔ کم آرزو والا سب سے جدا اور سب سے قطع تعلق کرنے والا ہوا کرتا ہے اولاً لباس زہد پہنتا ہے بعدہ لباس فنا پھر لباس معرفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے لیے چھ چیزوں کے کفیل ہو میں تمہارے لیے اللہ پر جنت کا کفیل بن جاؤں گا۔ جب تم بات چیت کیا کرو پس تم جھوٹ نہ بولو۔ اور جب تم امین بنائے جاؤ پس خیانت نہ کرو۔ اور جب تم وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ تم اپنے ہاتھوں اور آنکھوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ جب تیرا باطن پاک و صاف ہو جائے گا تو تو بغیر واسطے کے خدا کی پکار کو سننے لگے گا۔ جب تیرا خوف اور امید برابر ہو جائے گی تو تیرے رب و مولیٰ کا عذاب نہ آئے گا۔

اے بچے تو اپنے آپ کو تقدیر کے گھوڑے کے کھروں کے سامنے ڈال دے۔ تا وہ تجھے روند ڈالے یا تیرے اوپر ہو کر گذر جائے۔ کیونکہ اگر موت اللہ کے راستے میں ہوتی ہے اس کا معاوضہ اللہ پر لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ تیرے اوپر ہو کر گذرے پس تو اس سے چھٹ جا تو تقدیر الٰہی کے تیر کا نشانہ بنا رہ اس پر سے گذرا محض زخم ہوگا نہ کہ قتل۔

يَا عَامِلًا بِمَنْ هٰذَا كُلِّهٖ تَهَذَّبْ وَ تَقَدَّمْ وَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ اِضْرِبْ عَلَى الْكُلِّ نُبْ عَنْ قُعُوْدِكَ فِيْ بَيْتِكَ عِنْدَ قُعُوْدِيْ لِلْكَلَامِ هٰهُنَا الدَّرَجَاتُ.

يَا مُبْتَلًى بِالْعِيَالِ لِيَكُنْ كَسْبُكَ لِعِيَالِكَ وَقَلْبُكَ بِفَضْلِ رَبِّكَ قَوْمٌ حَلَالُهُمْ (مَا يَطْلُبُوْنَ) فِيْ اَكْسَابِهِمْ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ فِيْمَا يَاْتِيْ بِدُعَائِهِمْ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا يَاْتِيْ مِنْ غَيْرِهِمْ بِلَا سُؤَالٍ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا يَطْلُبُوْنَ مِنْ اَيْدِي النَّاسِ وَذٰلِكَ حَالَةُ الرِّيَاضَةِ وَتِلْكَ لَا تَدُوْمُ الْاَوَّلُ وَهُوَ الْكَسْبُ سُنَّةٌ. وَالثَّانِيْ وَهُوَ السُّؤَالُ ضُعْفٌ وَالثَّالِثُ الْعَزِيْمَةُ وَالْكُدْيَةُ رُخْصَةٌ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَقَدْ يَكْدِيْ مَنْ لَا يَاْكُلُ وَهُوَ فِتْنَةٌ لِلْمَسْئُوْلِ اِبْتِلَاءٌ لَهٗ وَسُؤَالُ هٰذَا الْعَبْدِ كَسُؤَالِ اللَّيْلِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُدُّوْا سُؤَالَ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ قَدْ يَاْتِيْكُمْ لَيْسَ بِجِنٍّ وَلَا اِنْسٍ يَنْظُرُ مَا تَصْنَعُوْنَ فِيْمَا خَوَّلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذٰلِكَ هٰذَا الْعَبْدُ يُؤْمَرُ بِالسُّؤَالِ لِيَنْظُرَ الْحَقُّ مَا تَصْنَعُ فِيْمَا خَوَّلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ نِعْمَةٍ اِسْتَكْثِرْ مِنْ مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَزِيَارَةِ

اے ان سب امور سے خالی رہنے والے تو مہذب بن اور آگے بڑھ اور از سر نو عمل کو شروع کر۔ سب پر لات مار دے۔ اپنے گھر میں بیٹھنے سے جب کہ میں وعظ کہوں توبہ کر۔ یہاں درجہ و کمال ہیں۔

اے بال بچوں میں مبتلا ہونے والے چاہئیے کہ تیری کمائی تیرے بال بچوں کے لیے ہو اور تیرا قلب فضل رب کے لیے ایک قوم کی حلال روزی جسے وہ طلب کرتے ہیں ان کے کسبوں کے ذریعے سے ملتی ہے ایک قوم والے وہ ہیں جن کو حلال روزی بذریعہ اُن کے دعا کے ملتی ہے۔ ایک قوم وہ ہے جن کو حلال روزی بغیر سوال کے غیروں سے ملتی ہے اور ایک قوم وہ ہے جن کو حلال روزی لوگوں سے طلب کرنے سے ملتی ہے اور یہ حالت ریاضت کی ہے (جو کہ ہمیشہ نہیں رہتی) اول حالت اور وہ کسب و کمائی کرنا ہے سنت ہے۔ اور دوسری حالت اور وہ سوال ہے کمزوری ہے اور تیسری حالت عزیمت ہے اور آپس میں گداگری کرنا رخصت ہے۔ اور کبھی ایسا شخص بھی گداگری کرنے لگتا ہے جسے خود کھانا منظور نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ سوال کیے گئے کے لیے صرف جانچ اور فتنہ ہوتا ہے اور اس بندہ کا سوال کرنا مثل رات کے سوالی کے ہے جس کی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کے سوال کو رد نہ کیا کرو۔ کیونکہ کبھی وہ سائل جو آتا ہے نہ جن ہوتا ہے اور نہ انسان بلکہ کسی دوسرے کو بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ اُس مال میں جو کہ تم کو اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہے تمہارے کرتوت دیکھے ایسے ہی اس بندہ کو سوال کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ دیکھے کہ اس کی عطاء فرمودہ نعمت میں تمہارے کیا عمل ہیں تو بکثرت علماء کی مجلس میں جایا کر اور قبور اور صالحین کی زیارت

الْقُبُوْرِ وَالصَّالِحِيْنَ فَلَعَلَّكَ يُحْيٰى قَلْبُكَ إِذَا أَحْكَمُوْا إِمْتِثَالَ الْأَوَامِرِ وَانْتِهَاءَ النَّوَاهِيْ مَا عَدَتْهُمُ الْأَقْدَارُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ يَأْكُلُ فِيْ أُسْبُوْعٍ أُكْلَةً لَا يَسْتَقِيْمُ حَالُكَ حَتّٰى تَكُوْنَ كَإِنَاءٍ مُنْثَلِمٍ لَا يَثْبُتُ فِيْهِ مَائِعٌ كَسَفِيْنَةِ الْمَسَاكِيْنِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْخِضْرُ عَابَهَا كُتِبَتْ لَكَ حَالَةٌ فِيْهَا جَمْعٌ وَحَالَةٌ فِيْهَا تَفْرِقَةٌ فِيْهَا قِلَّةٌ وَحَالَةٌ فِيْهَا كَثْرَةٌ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا إِلَى النَّارِ لَا حَاجَةَ لِلّٰهِ۔

بہت کیا کرو پس کیا عجب ہے کہ تیرا قلب زندہ کر دیا جائے۔ جب اللہ والوں نے حکموں کی بجا آوری اور ممنوعات سے باز رہنے کو مضبوطی کے ساتھ لازم پکڑ لیا۔ اس لیے تقدیروں نے بھی ان کی موافقت کی۔ عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہفتہ میں ایک لقمہ کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تو شکستہ سوراخ والے برتن کے مثل بن جائے جس میں بہنے والی چیز ٹھہر نہ سکے تو مثل مسکینوں کے اس کشتی کے نہ ہو جائے جس میں کہ خضر علیہ السلام سوار ہوئے تھے اور اس کو عیب دار کر دیا تھا پھر تجھے ایک حالت طاری ہوگی۔ ایک حالت وہ جس میں جمعیت ہوگی اور ایک حالت وہ جس میں تفرقہ و انتشار ہوگا ایک حالت میں قلت اور ایک میں کثرت ہوگی ثابت قدمی کی ضرورت ہے حتی کہ میرے سامنے سے دوزخ کی طرف چلا گیا اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہ رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنَا اَللّٰهُمَّ بِسَتْرٍ اَللّٰهُمَّ قَبِلْنَا اَللّٰهُمَّ [illegible] إِذَا وَصَلْتَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ [illegible] مِنْكَ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ [illegible] كَالْمَلِكِ [illegible] الْعَقْلُ وَالنَّظَرُ [illegible] أَجْرَى عَلَيْكَ [illegible] حَالَةَ عَمَلِهِ۔

اے اللہ ہمیں معافی، پردہ پوشی، ثابت قدمی اور تیری رضامندی کا طالب بنا۔ جب تو حق سبحانہ تک پہنچ جائے گا وہ تجھ سے محض ادائے فرض پر قناعت کرے گا نوافل کی ضرورت نہ رہے گی بادشاہ کا بار ادب پورا ظاہر ہو گیا عقل و نظر سننے اور اختیار کی طاقت باقی نہ رہی بادشاہ نے اس پر وہی وظیفہ جو کہ اس کو کام کرنے کی حالت میں دیتا تھا جاری کر دیا۔

يَا اللّٰهِ أَيُّهَا النَّبِيُّ [illegible] مَتٰى [illegible] بِقَمِيْصِكَ وَعِمَامَتِكَ [illegible] أَتُؤْثِرُ بِمَالِكَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ [illegible] نُفُوْسَهُمْ [illegible] وَتَرَكْتَهُمْ حَتّٰى مَا [illegible]

اے اپنے گمان پر سچے مرید تجھے خدا کی قسم ہے یہ تابکے کب تک اپنی رعونت کی بیل لپیٹے پھیلا رہے گا تو تیری سے نکل جا اپنی قمیص اور عمامہ کے ساتھ وہ [illegible] کب تک تو اپنے مال کا دوسروں پر ایثار کرتا رہے گا اور [illegible] نے اپنے نفس [illegible] کھانے پینے کو [illegible] ہے۔

تَوَلَّتْهُمْ يَدُ الْقُدْرَةِ وَغَاسِلُ الْقُدْرَةِ
يُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَ
كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ بَقَايَا النَّفْسِ
بَاسِطَةٌ تَحْتَ عُتْبَةِ الْقَدَرِ وَبَقَايَا الْجَوَارِحِ
الْكَفُّ عَنِ الْمَآثِمِ هِيَ ارْتِكَابُ الْفَوَاحِشِ
مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ تَكُفُّ يَدَاكَ عَنِ
السَّرِقَةِ وَالضَّرْبِ وَالرِّجْلَ عَنِ الْمَشْيِ
فِي الْمَعَاصِيْ وَالْمَشْيِ اِلَى السُّلْطَانِ اَوْ
لِاَحَدٍ مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ وَهٰذِهِ الْعَيْنُ تَكُفُّهَا عَنِ
الْمُسْتَحْسَنَاتِ نَامَتِ النَّفْسُ اَمَامَ الْحُكْمِ
طَابَ الْقَلْبُ فِيْ صُحْبَةِ الْمَحْبُوْبِ وَلِيُّ اللّٰهِ
تَعَالٰى اِذَا اَحْسَنَ الْاَدَبَ اِتَّصَفَ بِصِفَاتِ
النُّبُوَّةِ اَلْحُكْمُ يَتَحَيَّرُ بَيْنَ الطَّبْعِ وَالْعِلْمِ
تَارَةً يَرُدُّ الطَّبْعَ وَتَارَةً يَرُدُّ الْعِلْمَ وَ
يَقُوْلُ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ يَقُوْلُ
الْحُكْمُ لِلْقَلْبِ مَا يَكْفِيْكَ اِنِّيْ قَائِمٌ كَالْخَادِمِ
لَكَ دَعْ لَكَ وَاَنْتَ مَعَ الْمَلِكِ الْقَلْبُ سَرِيْرُ
مُلْكِهِمْ اَلْخَلْوَةُ مَنَصَّةُ عُرُوْسِهِمُ النَّهَارُ
يُغْرِيْهِمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْاَسْبَابِ الْمَصَائِبُ
تُكَدِّرُهُمْ

يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى
اِخْوَتِكَ تَقَرَّبْ بَيْنَهُمْ تَجَاسَسُوْا لِيَهْلِكُوْا
اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ اِسْأَلْ عَنِّيْ
مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا عِنْدَ مَجِيْئِهِمَا اِلٰى قَبْرِكَ
فَاِنَّهُمَا يُخْبِرَانِكَ عَنِّيْ اِسْتَعِنْ مُنْتَهِيًا

قدرت کا ہاتھ ان کا متولی بنا اور مثل اصحاب کہف کے تقدیر کا
پلٹ دینے والا ان کو دائیں بائیں کروٹیں بدلاتا رہتا ہے اور ان
کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے پڑا رہتا ہے
آستانہ قدر کے نیچے باقی ہاتھ پھیلائے ہوئے پڑا رہتا ہے۔
اعضا کی دوا گناہوں سے بچنا ہے گناہ برے کاموں کا لغزش
اور معصیتوں میں سے اختیار کرنے کا نام ہے تو اپنے ہاتھ کو
چوری مار پیٹ سے اور اپنے پیر کو گناہوں کی طرف اور
بادشاہوں اور کسی بنی آدم کی طرف چلنے سے روک لے اور اس
آنکھ کو اچھی چیزوں کی طرف پڑنے سے روک لے نفس شریعت
کے آگے سر جھکائے سو جائے۔ قلب صحبت محبوب میں لگ
جائے ولی اللہ جب کہ ادب برتتا ہے صفات نبوت سے
متصف ہو جاتا ہے۔ حکم طبیعت و علم کے مابین متحیر رہتا ہے
کبھی وہ طبیعت کو رد کر دیتا ہے اور کبھی وہ علم کو رد کر دیتا ہے
اور کہہ دیتا ہے جو کچھ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں
اُسے قبول کرو حکم قلب سے کہتا ہے کہ تیرے لیے کافی نہیں
کہ میں مثل خادم کے تیرے لیے کھڑا ہوا ہوں تو اپنے آپ کو
بادشاہ کی معیت میں چھوڑ دے اولیاء اللہ کے لیے خلوت
بادشاہی تخت ہے اور تنہائی ان کی دلہنوں کا چھپرکھٹ دن
ان کو بعض سببوں میں مشغولیت کی وجہ سے پریشان رکھتا
ہے مصیبتیں چھپائی جاتی ہیں۔

اے بچے تو اپنے خواب کو اپنے بھائیوں پر بیان نہ کرنا
(قصہ یوسف علیہ السلام) ورنہ وہ تیرے لیے کوئی حیلہ کریں گے
جب تک کہ موت آئے تم کرنے لگے اپنا معاملہ [illegible]
تو میرا حال منکر و نکیر سے جب کہ وہ تیری قبر میں آئیں دریافت
کر لینا وہ تجھے خبر دیں گے کہ میں کون ہوں اے تیرا اللہ نہ

إِسْمُكَ غَدًا مُحَاسَبٌ وَمُنَاقَشٌ أَنْتَ فِي الْقَبْرِ مَوْهُوْمٌ لَا تَدْرِيْ أَمِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْتَ أَمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَاقِبَتُكَ مُبْهَمَةٌ فَلَا تَغْتَرَّ بِصَفَاءِ حَالِكَ لَا تَدْرِيْ مَا يَجِيْئُهُ مَا أَمْسُكَ غَدًا۔

(گناہ گار) ہے کل تیرا نام محاسب (حساب لیا گیا) اور مناقش (جھگڑا کیا گیا) ہوگا تیرا مال قبر میں موہوم ہے۔ نہ معلوم کہ تو دوزخیوں میں سے ہے یا کہ جنت والوں میں سے تیرا انجام کار مبہم ہے پس تو اپنی صفائی حال پر دھوکہ نہ کھا۔ کیا معلوم کل تجھے کیا لاحق ہوگا اور تیرا کیا انجام ہوگا۔

يَا بُنَيَّ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ شَاهِدٌ لَكَ وَعَلَيْكَ غَدًا لَا تَدْرِيْ هَلْ تَلْحَقُهُ أَوْ لَا إِنَّمَا أَنْتَ ابْنُ يَوْمِكَ مَا أَغْفَلَكَ عَلَامَةُ غَفْلَتِكَ مُصَاحَبَتُكَ الْغَفَلَةَ۔

اے بچہ جب تو صبح کرے تو تو اپنے نفس سے شام کی بات نہ کہو اور جب تو شام کرے پس تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کر کیا معلوم کیا ہوتا ہے کل گزشتہ تیری بھلائی و برائی کی گواہ بن کر جو کچھ بھی اس میں ہوا تھا چلدی کل آئندہ نہ معلوم تجھے ملتا ہے یا نہیں چنانچہ نیست کہ تیرے لیے آج کا ہی دن ہے تو کس قدر غافل ہے تیری غفلت کی نشانی غافلوں سے تیری مصاحبت ہے۔

يَا أَحْمَقُ مَنْ لَا تَظْهَرُ عَلَيْهِ عَلَامَةُ الْحَقِّ بِهِ فَلَا تَصْحَبْهُ لِمَ تَصْحَبُ مَنْ أَسَاسُهُ وَاهٍ ظَاهِرُهُ مُتَعَمِّرٌ بَاطِنُهُ تَجَلُّدُهُ وَتَوَقُّحُهُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا الْأَمْرُ لَا يَجِيْءُ بِجَمْعِ الْكِتَابِ وَكُتُبِ الْأَحَادِيْثِ بِالتَّحَلِّيْ [illegible] لَا غَيْرَ [illegible]

اے احمق جس پر کہ حق کی نشانی ظاہر نہیں ہے اس سے تو کیوں ملتا ہے پھر تیرا ملنا ایسے شخص سے کیوں ہے جس کی بنیاد ضعیف ہے۔ ظاہر رنگلا ہے اور باطن سخت دل اور حق عزوجل پر بے حیا ہے یہ امر نہ تو روایات کتب جمع کرنے ملانے اور اور آنکھوں [illegible] سرمہ لگانے سے حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے لیے شب بیداری کی ضرورت ہے تمام مخلوق کا کچھ اعتبار نہیں تمام تکلفات قابل اعتبار نہیں۔

يَا أَحْمَقُ تَارَةً تَأْتِيْ بَابَ هٰذَا وَتَارَةً بَابَ هٰذَا [illegible] حَتّٰى لَكَ الْفَلَاحُ هَلَّا كُنْتَ عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ كَالْحَاجِبِ مَنْ جَاءَ أَخْبَرْتَ الْمَلِكَ بِمَكَانِهِ [illegible] هَلَّا جَعَلْتَ الْخَلْقَ [illegible]

اے احمق تو کبھی اس دروازہ پر کبھی ایک دروازہ پر سوال کرتا پھرتا ہے تاکہ تیرا بھلا کہ ہم نائیں کہ ہو جائے تیرے لیے فلاح کی کیسے امید کی جا سکے۔ تو بادشاہ کے دروازہ پر مثل دربان کے ہو کر کیوں نہیں بیٹھ جاتا ہے جو کوئی آتا تو بادشاہ کو اس کے آنے کی خبر دیتا رہتا ہے اس کا قصہ سنتا اور وحدت الٰہی سے انس پکڑتا۔ تو نے مخلوق کو اپنا کبر کیوں

وَانْزَوَيْتَ عَنْهُمْ اِشْتَغَلْتَ بِصَنْعَتِكَ فِيْ بَيْتِكَ حَتّٰى اِذَا اَتَوْا بَابَكَ وَجَدُوْا عِنْدَكَ مَا يُصْلِحُهُمْ بَيْتُكَ خَلْوَتُكَ بَيْتُكَ قَلْبُكَ بَيْتُكَ سِرُّكَ بَيْتُكَ بَاطِنُكَ بَيْتُكَ صُحْبَتُكَ لِرَبِّكَ بِالْقِيَامِ بِاَمْرِهٖ وَاِنْتِهَاءِ نَهْيِهٖ وَالْمُوَافَقَةِ لَهٗ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ اَرْزَاقُ الْخَلْقِ فِيْ دُعَائِكَ وَهِمَّتِكَ لِعَيْنٍ يُكْرَمُ اَلْفُ عَيْنٍ اِذَا اَكْرَمْتَ الْكِرَامَ الْبَرَرَةَ فِيْ خَلْوَتِكَ وَاَطَعْتَ مَوْلَاكَ وَلَمْ تَعْصِهٖ وَاَكْرَمْتَ الْقَوْمَ وَلَمْ تَفْضَحْ نَفْسَكَ عِنْدَهُمْ سُمِّيْتَ كَرِيْمًا فَاِذَا صِرْتَ كَرِيْمًا اُكْرِمَ لِاَجْلِكَ اَلْفُ عَيْنٍ يَنْدَفِعُ الْبَلَاءُ عَنْ اَهْلِكَ وَجَارِكَ وَبَلَدِكَ اَبَدَ الدَّهْرِ تُكْدِيْ اَبَدَ الدَّهْرِ تَاْتِي الْاَبْوَابَ مَتٰى يُكْدٰى مِنْكَ مَتٰى يُسْتَطْعَمُ مِنْكَ مَتٰى يُؤْتٰى بَابُكَ مَتٰى تَفْرُغُ مِنْ شَاْنِكَ مَتٰى تَضْرِبُ خَيْمَتَكَ مَتٰى تُعَرِّسُ فِيْ قُرْبِ الْمَلِكِ مَتٰى تَظْهَرُ نَجَابَتُكَ وَاَهْلِيَّتُكَ وَصَلَاحِيَّتُكَ لِقُرْبِ الْمَلِكِ وَتَخْرُجُ الْاَلْقَابُ وَتَظْهَرُ مَنَاقِبُكَ وَتَكُوْنُ اَنْجَبَ اَوْلَادِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُسَلَّمَ اِلَيْكَ تَرِكَةُ الْعُلَمَاءِ وَرَثَةِ الْاَنْبِيَاءِ نَعَمْ هُوَ ... وَلَا بُدَّ ... حَتّٰى لَا ...

نہ بنایا اور ان سے خود علیحدہ ہو کر یکسو کیوں نہ رہا تو اپنا کام گھر میں بیٹھے بیٹھے کرتا رہتا یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس آتے تو اپنی اصلاح کی چیزیں وہاں موجود پاتے۔ تیرا گھر تیری خلوت ہے تیرا گھر تیرا قلب ہے تیرا گھر تیرا سر ہے تیرا گھر تیرا باطن ہے تیرا گھر تیری صحبت رب کے ساتھ ہے جو اس کے حکم کے بجالانے اور اس کے ممنوعات سے باز رہنے اور اس کے مقدرات میں اس کی موافقت میں قیام کرنا ہے مخلوق کے رزق تیری دعا اور ہمت میں ہیں۔ ایک آنکھ کی خاطر ہزار آنکھ کا اکرام کیا جاتا ہے۔ جو تو اپنی خلوت میں کراماً کاتبین کا اکرام کرے گا اور اپنے مولیٰ کی اطاعت کرے گا اس کی نافرمانی نہ کرے گا اور تو اولیاء اللہ کا اکرام کرے گا اور ان کے روبرو اپنے نفس کو رسوا نہ کرے گا، تو تیرا نام کریم رکھ دیا جائے گا۔ پھر جب تو کریم ہو جائے گا تو تیری وجہ سے ہزار آنکھ کا اکرام کیا جائے گا۔ تیرے اہل اور ہمسایوں اور شہر سے بلا دفع کی جائے گی تو ہمیشہ گداگری کرتا ہے ہمیشہ دوسروں کے دروازے پر بھیک مانگتا پھرتا ہے تجھ سے کب گداگری کی جائے گی تجھ سے کب کھانا طلب کیا جائے گا کب دوسرے لوگ تیرے دروازہ پہ آئیں گے کب تو اپنے حالات سے فارغ ہو گا کب تو اپنے گرد خیمہ لگائے گا کب تو بادشاہ کے قرب میں شب عروسی منایا جائے گا قرب شاہی کے لیے اپنی شرافت و اہلیت و قابلیت کب ظاہر کرے گا اور کب تیرے القاب نمودار کیے جائیں گے اور تیرا فخر کب ظاہر کیا جائے گا اور تو کب سعادت مند سے سعادت مند اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو گا تاکہ تیری طرف رسول کریم علیہ السلام کا ترکہ سپرد کیا جائے جو علماء کو ملا تھا اور علماء جو انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔

لا اسماً ولقباً النبوة اسم والرسالة لقب.
یا جاهل فاتتک الرسالة والنبوة ولم
تفتک الولایة والغوثیة والبدلیة ارضیتم
بالحیوة الدنیا من الاخرة حیاة الدنیا نفسک
وهواک وطبعک هذه الدنیا لا ما یزول لا
تزول من الشهوات فتلک اقسامک الدنیا
ما تاخذه بهمتک وجوارحک وما یلزم
لک الملک لیس من الدنیا ما لا بد منه لیس
من الدنیا بیت یکنک ولباس یسترک
وخبز یشبعک وزوجة تسکن الیها
الحیوة الدنیا اقبال علی الخلق الادبار
عن الحق الهوی ضد الفکر الهوی ضد
العبادة السبب ضد المسبب الظاهر
ضد الباطن اذا حکمت الظاهر امرت
باحکام الباطن اذا احکمت الحکم
بالعمل به کنت ملازمه کنت تابعه
کنت صاحبه کنت فانی البنیة عن
طبعک یلحقک العلم فیعشقک کنت
کزوج بین زوجین کنت کحاجب بین
الملک والوزیر کنت محبوب الدنیا
والاخرة والخلق والحق والملائکة
فرحة للقلوب لنا حالة تغیب عن
حضورکم قال داؤد لابنه سلیمان
علیهما السلام وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
والملائکة المقربین والاولیاء

زمحض اسم ولقب ہے نبوت اسم ہے اور رسالت لقب
اے جاہل مرتبہ رسالت و نبوت تو تجھ سے فوت ہو گیا لیکن
ولایت اور غوثیت و بدلیت فوت نہیں ہوئی ہے اس کی کوشش
کر۔ کیا تم نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے
دنیا کی زندگی تیرا نفس اور تیری خواہش و طبیعت ہے۔ یہی دنیا
ہے نہ وہ خواہشیں جو کہ زائل ہو جائیں گی پس وہ تو تیرے نفسانی
مقسوم حصے ہیں۔ دنیا وہ ہے جس کو تو اپنی ہمت اور عضوں کی
محنت سے حاصل کرے اور جو چیز کہ بادشاہ سر ڈال دے
وہ دنیا نہیں ہے جو چیزیں ضروری ہیں وہ دنیا نہیں کہلاتی ہیں
رہنے کا گھر ستر کا لباس پیٹ بھرنے کے لیے روٹی اور سکون
حاصل کرنے کے لیے بیوی دنیا نہیں ہے حیوٰۃ دنیا مخلوق
کی طرف متوجہ ہونا اور حق تعالیٰ سے پیٹھ پھیر لینا ہوئی فکر کی
ضد ہے (یعنی مخالفت) ہوئے عبادت کی ضد ہے سبب سبب
پیدا کرنے والے کی ضد ہے ظاہر باطن کی ضد ہے جب تو ظاہر
کو مضبوط و مستحکم کر لے گا تجھے باطن کے استحکام کا حکم دیا جائے
گا جب تو حکم شرعی کو اس پر عمل کر کے مضبوط کر لے گا تو تو
اس کا غلام و تابع اور مصاحب بن جائے گا تیرا جسم تیری طبیعت
سے فنا ہو جائے گا تو علم تجھے دیکھے گا پس وہ تیرا عاشق بن جائے
گا۔ اس وقت تو ایسا ہو جائے گا جیسے دو بیبیوں کے درمیان
ایک خاوند بادشاہ و وزیر کے درمیان ایک دربان تو دنیا و
آخرت خلق و حق جل مجدہ اور فرشتوں کا محبوب اور قلبوں کے
واسطے فرحت بن جائے گا۔ ہماری ایک ایسی حالت ہے۔
جو کہ ہم کو تمہارے پاس سے غائب کر دیا کرتی ہے۔
حضرت داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے ان دونوں پر
اور تمام نبیوں اور رسولوں اور مقرب فرشتوں اور اولیاء و

وَالصَّالِحِيْنَ ۔

يَا بُنَيَّ مَا اَقْبَحَ الْخَطِيْئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَاَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلٌ كَانَ عَابِدًا فَتَرَكَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وُجُوْدُكَ وَالْاٰخِرَةُ فَنَاؤُكَ لِلْهِمَمِ تَفْسِيْرٌ وَلِلْاَسْرَارِ تَفْسِيْرٌ وَلِلْعَوَامِّ تَفْسِيْرٌ وَلِلْخَوَاصِّ تَفْسِيْرٌ الدُّنْيَا مَا تَرَاهُ وَالْاُخْرٰى مَا يَفْتَحُ لَكَ يَأْتِيْكَ مَا لَا تَعْقِلُ فَتَتَحَيَّرُ فَيَتَبَيَّنُ لَكَ مَا يَأْتِيْكَ بِعَقْلٍ مُشْتَرِكٍ فَهُوَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَأْتِيْكَ مِنْ حَيْثُ الْعَقْلِ الَّذِيْ هُوَ عَقْلُ الْعُقُوْلِ فَهُوَ مِنَ الْاُخْرٰى سِرُّكَ اُخْرٰى وَظَاهِرُكَ دُنْيَا حَالَاتُ الدُّنْيَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاُخْرٰى وَالتَّعَلُّقُ بِالْمَوْلٰى وَالْاِعْرَاضُ عَنْ قِيْلٍ وَقَالٍ وَعَنِ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ وَالذَّمِّ وَالسَّيْرُ مَعَ الْهِمَمِ هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ اِذَا صَدَقْتَ فِيْ اِرَادَتِكَ اَخَذَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِكَ مَشَّاكَ فِيْ صُحْبَةِ قَدَرِهٖ كَانَ وَسْعُ مَا بَيْنَ خُطْوَتَيْكَ اَوْسَعَ مِنْ خُطُوَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصِدْقِ اِرَادَتِكَ وَحُسْنِ اَدَبِكَ وَتَطَارُشِكَ عَنْ قَوْلِ جِيْرَانِكَ تَبًّا لَكَ ۔

يَا جَاهِلُ جَهِلَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَهٗ

وصالحین پر سلام فرمایا تھا۔

اے صاحبزادے فقیری و محتاجی کے بعد خطا کاری کس قدر قبیح و خراب بات ہے۔ اور اس سے زیادہ خراب وہ مرد ہے جو عبادت گزار ہو کر اپنے رب کی عبادت کو چھوڑ دے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو۔ تیرا وجود دنیا کی زندگی ہے اور تیرا فنا ہو جانا آخرت ہے۔ ہمتوں کے لیے تفسیر ہے اور اسرار کے لیے تفسیر اور عوام کے لیے تفسیر اور خواص کے واسطے تفسیر ہے دنیا وہ ہے جسے تو دیکھ رہا ہے اور آخرت کا حال تجھ پر کھلا نہیں ہے تجھے وہ چیزیں ملیں گی جو تیری عقل سے پرے ہیں۔ پس تو حیرت میں پڑ جائے گا اور تجھے حال معلوم ہو جائے گا۔ جو کچھ تجھے بذریعہ عقل مشترک کے حاصل ہو پس وہ دنیا میں سے ہے اور جو چیز تجھے بذریعہ اس عقل کے جو کہ عقل العقول ہے حاصل ہو پس وہ آخرت سے ہے۔ تیرا باطن آخرت ہے اور تیرا ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات ماسوی اللہ عزوجل اور مولیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا اور قیل و قال اور تعریف و مذمت سے منہ پھیر لینا اور غم کی معیت میں سیر کرنا آخرت ہے۔ تیرا مقصد وہ ہے جو تجھے غمگین رکھے جب تو اپنے ارادہ میں صادق ہو جائے گا تو حق عزوجل تیرا ہاتھ پکڑ لے گا اور تجھ کو اپنی تقدیر کی مصاحبت میں چلائے گا۔ تیرے دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے قدموں کے فاصلہ سے تیرے ارادہ کی سچائی اور تیرے حسن ادب کی وجہ اور تیرے پڑوسیوں کے قول سے بہرہ بن جانے کے سبب سے بہت وسیع ہو جائے گا۔

اے وہ جاہل جو کہ حق عزوجل سے اور اس کے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ وَمَا عِنْدَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ سَمِعُوْا
فَاَطَاعُوْا يَرٰى الْعَبْدُ اَقْسَامَهٗ فِي اللَّوْحِ
الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ يَتَعَدّٰى اِلٰى رُؤْيَةِ اَقْسَامِ
اَهْلِهٖ وَاَوْلَادِهٖ حَتّٰى اِذَا تَعَجَّبَ نُوْدِيَ
فِيْ بَاطِنِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ
هٰذَا شَيْءٌ يَجِيْءُ بِالسَّابِقَةِ ثُمَّ يَمْشُوْا
بِمُتَابَعَةِ اَقْدَامِ الْمَشَايِخِ وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِيْ سَمَاعِهٖ وَوَجْدِهٖ اَتَتْهُ رُقْعَةٌ فِيْهَا
مَسْئَلَةٌ فِقْهِيَّةٌ فَقَالَ اَتَسْتَاْذِنُ فِي الْكَلَامِ
عَلَيْهَا وَاُخَاطِرُ ثُمَّ قَالَ النِّكَاحُ هَلْ هُوَ
وَاجِبٌ اَمْ لَا وَهٰذِهٖ مَسْئَلَةٌ فِيْهَا خِلَافٌ
مِنْهُمْ مَنْ قَالَ هُوَ سُنَّةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ
الْاِشْتِغَالُ بِالْعِبَادَةِ اِذَا لَمْ تَتُقْ نَفْسُهٗ
اَوْلٰى عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَعِنْدَ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ الْاِشْتِغَالُ بِالنِّكَاحِ
اَفْضَلُ۔

اَنْتَ مَتٰى كُنْتَ مُرِيْدًا كَانَ الْاِشْتِغَالُ
بِعِبَادَتِكَ اَفْضَلَ وَاِذَا كُنْتَ
مُرَادًا فَلَا تَدْبِيْرَ لَكَ فِيْ
نَفْسِكَ اِنْ شَاءَ هُوَ زَوَّجَكَ وَ
اِنْ شَاءَ اَشْغَلَكَ بِسِوَاهَا اِنْ كَانَ
ثَمَّ قِسْمٌ اَدْرَكْتَهٗ
يَاْخُذُ الْقِسْمُ بِذَيْلِكَ وَيَقُوْلُ

جوکہ اُس کے پاس ہے اور اُس کے اُن بندوں سے جنہوں نے اُس کے حکموں کو سن کر تابعداری کی اور حضوری میں ایں جاہل رہا۔ تیرے لیے ہلاکت ہے۔ ولی بندہ اپنے حصوں کو لوح محفوظ میں لکھا دیکھتا ہے۔ پھر اپنے اہل وعیال کے حصوں کے دیکھنے کی طرف بڑھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ تعجب کرنے لگتا ہے تو اُس کے باطن میں ندا دی جاتی ہے نہیں ہے یہ مگر وہ بندہ جس پر ہم نے انعام کیا ہے اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور مختار بندوں میں سے ہے۔ یہ مرتبہ تقدیر سے حاصل ہوتا ہے پھر مشائخ کرام کے قدموں کی پیروی سے صفائی حاصل ہوتی ہے حضورؓ سماع و وجد کی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس ایک رقعہ جس میں فقہی مسئلہ تھا آیا ارشاد فرمایا کلام کرنے کی اجازت دے لوں اور سوچ لوں (تو جواب دوں) پھر ارشاد فرمایا نکاح کرنا۔

آیا واجب ہے یا نہیں اور یہ ایک مسئلہ ہے جس میں علماء کا آپس میں اختلاف ہے۔ بعض نے فرمایا نکاح کرنا سنت ہے بعض نے فرمایا جب کہ نفس پر بھروسہ ہو تو نکاح سے عبادت میں مشغول ہونا اولیٰ ہے یہ مذہب شافعی و احمد کا ہے۔ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک نکاح میں مشغول ہونا افضل ہے۔

اے سائل جب تک تو درجہ ارادت میں ہے مرید ہے پس تیرا عبادت میں مشغول ہونا افضل ہے اور جب تو مراد و مطلوب ہو جائے گا (یعنی مرتبہ کمال پر پہنچ جائے گا) تو تیرے لیے میں تیری تدبیر کوئی چیز نہیں اگر وہ چاہیں گے تیرا نکاح کرا دیں گے اور اگر وہ چاہیں گے اس کے سوا دوسرے امر میں تجھے مشغول کر دیں گے اگر وہاں مقدر میں کوئی حصہ مقسوم ہو چکا ہے تو لامحالہ تو اُسے پائے گا وہ حصہ تیرا دامن پکڑ کر حق عزوجل

لِلْحَقِّ خُذْ بِحَقِّيْ مِنْ هٰذَا هُوَ هَارِبٌ مِنِّيْ وَاَنْتَ قَسَمْتَنِيْ لَهٗ مَا اَصْنَعُ وَهُوَ مُلْتَفِتٌ عَنِّيْ يَلْتَفِتُكَ اِلَيْهِ اَمَّا الْمُرِيْدُ فَاِنَّ التَّزْوِيْجَ حَرَامٌ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ الْبَاطِنِ اَوْ يَكُوْنَ لَهٗ زِيَادَةُ قَمِيْصٍ اَوْ يَكُوْنَ لَهٗ اَرْبَعَ اَصَابِعَ مِنَ الْاَرْضِ هٰذَا سَيَّاحٌ مَا لَهٗ ثِيَابٌ وَلَا اَثَاثٌ بَلْ يَكُوْنُ مُتَعَرِّيًا عَنْ جَمِيْعِ اَثْوَابِهٖ فَاِذَا وَصَلَ اِلٰى مَقْصُوْدِهٖ وَانْقَضَتْ سِيَاحَتُهٗ هُنَالِكَ اِنْ اَرَادَ مَلِكُهٗ اَنْ يُّزَوِّجَهٗ يُمَلِّكُهٗ يُوْجِدُهٗ اَوْ يُفْقِدُهٗ مَنْ صَاحَبَ الْاَحْمَقَ فَهُوَ اَحْمَقُ مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عَنِ الْاٰخِرَةِ۔

يَا غُلَامُ قِسْمُكَ لَا يَاْكُلُهَا غَيْرُكَ لَا تَاْكُلْ بِطَبْعِكَ وَهَوَاكَ مِنْ يَدِ شَيْطَانِكَ بَلْ تَوَقَّفْ وَاصْبِرْ سَاعَةً حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى دَارِ جَنَّتِكَ اَوْ قُرْبِ رَبِّكَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ كَانَ لِيْ وِرْدٌ مِنْ صِغَرِيْ اِلَى الْاٰنِ اَلْاٰنَ اَقُوْمُ اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ اَتَصَرَّعُ مِنْ وَقْتِيْ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَكُوْنُ لَهٗ نَظْرَةٌ لَمْحَةِ السَّابِقَةِ لَمَحَتْكَ عَيْنُ صِدِّيْقٍ فِيْ جَوَازِهٖ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَحْسَنَكَ فَقَالَ لِاِخْوَانِهٖ خُذُوْهُ مَعَكُمْ اِنَّ لِلّٰهِ فِيْ اَيَّامِ

سے کہے گا کہ اے حق تعالےٰ تو میرا حق اپنے اس بندہ سے دلا دے یہ مجھ سے بھاگتا ہے اور تو نے مجھے اس کے لیے مقسوم کر دیا ہے میں کیا کروں وہ تو مجھ سے بے توجہی برتنے والا ہے حق تعالےٰ یہ سن کر تجھے اس کی طرف متوجہ کر دے گا۔ لیکن مرید پر بہ تحقیق بحیثیت باطن نکاح کرنا حرام ہے تاوقتیکہ اُس کے پاس ایک قمیص حاجت سے زیادہ نہ ہو یا اُس کے پاس چار اُنگل زمین نہ ہو۔ مرید تو سیاح ہے نہ اُس کے لیے کپڑے ہیں اور نہ اسباب بلکہ وہ تو تمام کپڑوں سے ننگا ہوتا ہے۔ پس جب وہ اپنے مقصود پر پہنچ جائے گا اور اُس کی سیاحت ختم ہو جائے گی اُس وقت اُس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے اس کا نکاح کر دے اُس کو مالک بنا دے اُس کو موجود کر دے یا مفقود کر دے جو احمق کی مصاحبت میں رہے پس وہ احمق ہے جس نے اللہ عزوجل کو نہ پہچانا پس وہ آخرت کے بدلے، حیاۃ دنیا پر راضی ہو گیا۔

اے غلام تیرے مقسوم حصہ کو کوئی غیر نہ کھائے گا۔ تو اپنی طبیعت و خواہش سے اپنے شیطان کے ہاتھ سے نہ کھایا کر بلکہ توقف کر اور ایک گھڑی صبر کر یہاں تک کہ تو اپنے دار جنت یا قرب مولیٰ میں پہنچ جائے۔ آپ سے ایک شخص نے کہا میرا بچپن سے اس وقت تک ایک ورد تھا اب کھڑا ہوتا ہوں دو رکعتیں پڑھتا ہوں اُسی وقت گر جاتا ہوں جواباً ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کو لمحۂ سابقہ کی نظر ہو تجھ کو کسی صدیق کی آنکھ نے اپنے حق عزوجل کی طرف گزرنے میں دیکھ لیا ہے پس تجھ کو اچھا کر دیا۔ بعدہ اس کے بھائیوں سے جو اس کے ساتھ ہے فرمایا اس کو اپنے ساتھ رکھو۔ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے تمہارے بعض دنوں میں

وَهُمْ كُمْ نَفَحَاتٌ أَلَا فَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِهِ
لَا يَكُونُ قَدْ نَامَ قَلْبُكَ أَلْعَدُوُّ مَيِّكَةً
عَلَى بَابِ قُرْبِهِ لَا يَكُونُ ضَعُفَ
الْعَظْمُ مِنْ قَلْبِكَ رَقَّ جِلْدُهُ
اخْتَطَفَتِ الْمِنَّةُ سِوَاكَ يَرَى قَلْبُكَ
بَابَ رَبِّكَ غَشِيَتْهُ الْقُرْبُ فَصَرَعَتْهُ
إِنَّ فِي حِفْظِ الْقَلْبِ شُغْلًا شَاغِلًا
ذَرَّةٌ مِنْ أَعْمَالِ الْقَلْبِ خَيْرٌ
مِنْ أَعْمَالِ الظَّاهِرِ أَلْفَ مَرَّةٍ مَا
دَامَ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَّةُ مُبْقَاةً
عَلَيْكَ لَا تَضُرُّ قِيلَ لِلْجُنَيْدِ أَنَّ
الْحَضَرِيَّ قَائِمٌ عَلَى رَحًى تَدُورُ
بِهِ وَهُوَ لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ
فَقَالَ انْظُرُوا حَالَهُ فِي أَوْقَاتِ
الصَّلَوٰةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ إِذَا أَذَّنَ
الْمُؤَذِّنُ سَكَنَ قَالَ لَا ضَيْرَ مِنْهُمْ
مَنْ تَقَوَّى عَلَى الْأَعْمَالِ مِنْ حِيْنِ
صِغَرِهِ إِلَى حِيْنِ الْمَوْتِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَعْمَلُ إِلَى أَنْ يَضْعُفَ إِنْ كَانَ
هٰذَا مِنْ حَيْثُ قُرْبٍ مِنْ حَيْثُ
عِلْمٍ مِنْ حَيْثُ الْمُشَاهَدَةِ فَلَا
بَأْسَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ
شَيْطَانٌ يُغْوِيكَ وَنَفْسٌ
يُؤْذِيكَ صُحْبَةُ الْحُكْمِ يُنْتِجُ
الْعِلْمَ يُنْتِجُ لَهُمُ السِّرَّ أَعِنْدَكَ

توجہات خاص ہوتے ہیں خبردار ہو جاؤ تم اُس کی توجہات کے لیے متوجہ رہا کرو ہر وقت دعا میں مشغول رہا کرو۔ نہیں ہو سکتا ہے کہ تیرا قلب بوڑھا ہو جائے اور اس کو بادشاہ اپنے قرب کے دروازہ پر بٹھالے نہیں ہو سکتا ہے کہ ظاہر ضعیف ہو جائے اور باطن قوی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک ہڈی تیرے قلب سے ضعیف ہو جائے اُس کی کھال پتلی پڑ جائے منت الٰہی (احسان) اسنے اُس کے باطن کو اُچک لیا ہو۔ تیرا قلب رستا الٰہی کو دیکھ رہا ہے اُس قلب کو قلب الٰہی نے ڈھانپ لیا ہے پس اس کو گرا دیتا ہے تحقیق قلب کی حفاظت میں ایک بہت بڑا شغل ہے دوسرے شغلوں سے روکنے والا ایک ذرہ قلب کے عملوں سے ظاہر کے ہزار عملوں سے بہتر ہے۔ جب تک فرائض و سنت باقی رہیں تجھے کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شہری آدمی چکی پر کھڑا ہے جو اُس کے ساتھ گھومتی ہے اور وہ نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے (حالت وجد میں بیہوش ہے) آپ نے فرمایا تم اُس کی حالت نماز کے وقتوں میں دیکھو کیا رہتی ہے آپ سے کہا گیا کہ تحقیق وہ جب کہ مؤذن اذان دیتا ہے سکون میں آ جاتا ہے فرمایا کوئی ضرر نہیں بعض اولیاء الٰہی ایسے وہ ہیں جو کہ اپنے بچپن سے لے کر مرنے کے وقت تک عملوں پر قوی رہتے ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو کہ ضعیف ہونے تک عمل کرتے ہیں اگر یہ کمی قرب اور علم اور مشاہدہ کی حیثیت و اعتبار سے ہو پس کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اس کے سوا ہو پس وہ شیطان ہے جو کہ تجھے بہکاتا ہے اور نفس ہے جو کہ تجھے ایذا دیتا ہے۔ حکم کی صحبت علم کا نتیجہ دیتی ہے اور اُن کو باطن کا نتیجہ دیتی ہے

آیا تجھ

مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ اِنْقَطِعْ ثُمَّ اتَّصِلْ وَاتَّصِلْ
ثُمَّ اَوْصِلْ يَا خَيْبَةَ الْقَاعِدِيْنَ عَلٰى
دَكَاكِيْنِ الْحِرْصِ وَالْاَمَلِ وَالْعِزَّةِ لَا
جَرَمَ يَمُوْتُ سِرُّكَ وَيَسْوَدُّ قَلْبُكَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْقُلُوْبَ لَتَصْدَأُ وَاِنَّ جِلَاءَهَا قِرَاءَةُ
الْقُرْاٰنِ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَاهْدِ بِنَا وَ
ارْحَمْنَا وَارْحَمْ بِنَا عَرِّفْنَا وَعَرِّفْ
بِنَا اِجْعَلْنِيْ مُبَارَكًا اَيْنَ كُنْتُ اتَّصِلْ ثُمَّ
انْفَصِلْ ثُمَّ اَوْصِلْ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ مَنْ
عَبَدَ اللّٰهَ عَلٰى جَهْلٍ كَانَ مَا اَفْسَدَهٗ اَكْثَرَ
مِمَّا اَصْلَحَهٗ خُذْ مَعَكَ مِصْبَاحَ شَرْعِ رَبِّكَ
بِالْحُكْمِ تَدْخُلْ عَلَى الْعِلْمِ اِقْطَعِ الْاَسْبَابَ
عَنْكَ فَارِقِ الْاِخْوَانَ وَالْجِيْرَانَ الْاَقْسَامُ
الزُّهْدُ فِيْهَا لَا يَصْلُحُ اَعْطِ ظَهْرَكَ لِزَوْجَتِكَ
اَعْطِ الْاَقْسَامَ ظَهْرَكَ تَزَهَّدْ ثُمَّ تَكَلَّفِ الزُّهْدَ
تَكَلَّفِ الْاِعْرَاضَ اُتْرُكْ شَرْهَكَ حَسِّنْ اَدَبَكَ
كُنْ مَقَاطِعًا لِمَنْ سِوَاهُ مُنْفَصِلًا عَنِ الْاَغْيَارِ
وَالْاَسْبَابِ خَائِفًا عَنِ انْطِفَاءِ مِصْبَاحِكَ
عَلٰى دَوَامِ ظُلْمَتِكَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ
جَاءَ الْحَقُّ بِدُهْنِ اِمْدَادِهٖ اِلٰى
مِصْبَاحِكَ نُوْرُكَ فِيْ عَمَلِكَ مَنْ
عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ
عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ
اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا تَفَجَّرَتْ يَنَابِيْعُ

کہ اس کی کچھ خبر بھی ہے۔ غیر اللہ سے علیحدہ گی کر پھر خدا سے اتصال کر اور اتصال کر پھر واصل الی اللہ ہو جا اور دوسروں کو پہنچا والے حسرت اُن پر جو کہ حرص اور آرزو اور دھوکے کی دوکانوں پر بیٹھنے والے ہیں ضرور ہے کہ تیرا باطن مر جائے اور تیرا قلب سیاہ پڑ جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک قلبوں پر زنگ آجاتی ہے۔ اور تحقیق اس کی صیقل قرآن کا پڑھنا ہے۔

اے اللہ تو ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعہ سے دوسروں کو ہدایت دے اور ہم پر رحم کر اور ہمارے سبب سے دوسروں پر رحم کر۔ ہم کو اپنی معرفت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو معرفت دے میں جہاں کہیں رہوں مجھے بابرکت بنا آمین۔ تو اوّلاً مل پھر واصل ہو سمجھ و دانائی حاصل کر علم سیکھ پھر گوشہ نشین بن۔ جو شخص جہالت کے ساتھ اللہ کی عبادت کیا کرتا ہے اُس کا بگاڑ اُس کی اصلاح کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ تو اپنے رب کی شریعت کا چراغ اپنے ساتھ رکھ حکم کے سبب سے تو علم پر داخل ہو جائے گا تو اپنے سے تمام سببوں کو قطع کر دے تو بھائیوں اور پڑوسیوں سے علیحدہ ہو جا۔ جو ازلی حصہ مقرر ہو چکے ہیں اُن میں زہد ٹھیک نہیں وہ تجھے لابدی پہنچیں گے۔ تو اپنی بیوی کو پیٹھ دے تو زاہد بن پھر زاہد بہ تکلف بن ماسوے اللہ سے روگردانی بہ تکلف حاصل کر تو اپنی حرص کو چھوڑ دے حسن ادب اختیار کر ماسوا سے قطع تعلقات کر لے اغیار و اسباب سے جدائی کر اس سے ڈرتا رہ کہ کہیں تیرا چراغ گل ہو کر ہمیشہ کا اندھیرا نہ ہو جائے ایسی حالت میں حق تعالیٰ تیرے چراغ کے لیے اپنی امداد کا تیل عطا فرمائے گا تیرا نور تیرے عمل میں ہے۔ جو کوئی اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم چیزوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ جو شخص اللہ کے لیے چالیس دن اخلاص سے عبادت کرے گا اُس کے

اَلْحِكْمَةَ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ يَتِمَّ هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ رَأَى نَارَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ رَأٰى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوْا مَكَانَكُمْ إِنِّيْ آنَسْتُ نَارًا نَادَاهُ الْحَقُّ بِطَرِيْقِ نَارِهٖ جَعَلَ النَّارَ قُرْبَهٗ جَعَلَ رُؤْيَتَهٗ لَهَا دَلِيْلَهٗ يَرٰى نَارًا مِّنْ شَجَرَةِ قَلْبِهٖ يَقُوْلُ لِنَفْسِهٖ. وَهَوَاهُ وَطَبْعِهٖ وَأَسْبَابِهٖ وَوُجُوْدِهٖ اُمْكُثُوْا مَكَانَكُمْ إِنِّيْ آنَسْتُ نَارًا نَادَى السِّرُّ الْقَلْبَ إِنِّيْ أَنَا رَبُّكَ أَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدُوْنِيْ لَا تُذِلَّ لِغَيْرِيْ اِعْرِفْنِيْ وَاجْهَلْ غَيْرِيْ اتَّصِلْ بِيْ وَانْقَطِعْ مِنْ غَيْرِيْ اُطْلُبْنِيْ وَأَعْرِضْ إِلٰى عِلْمِيْ إِلٰى مُلْكِيْ إِلٰى سُلْطَانِيْ حَتّٰى إِذَا تَمَّ هٰذَا لَكَ ثُمَّ اللِّقَاءُ جَرٰى مَا جَرٰى أَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى زَالَتِ الْحُجُبُ زَالَتِ الْكُدُوْرَةُ سَكَنَتِ النَّفْسُ جَاءَ السُّكُوْنُ جَاءَتِ الْأَلْطَافُ اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ يَا قَلْبُ اِرْجِعْ إِلَى الشَّيْطٰنِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوٰى كِلّ قْهُمْ إِلَيَّ أَهِّلْهُمْ إِلَيَّ قُلْ لَهُمْ.

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوْنِيْ أَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ اتَّصِلْ ثُمَّ انْقَطِعْ ثُمَّ اتَّصِلْ ثُمَّ أَوْصِلْ أَمَّا أَنْتَ يَا مِسْكِيْنُ سَوْفَ تَنْقَطِعُ قُوَاكَ

قلب سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ وہ اسی حالت میں ہو گا کہ اُس کو مثل موسٰے علیہ السلام کے حق عزوجل کی آگ نظر آئے گی۔ جب کہ موسٰے علیہ السلام نے آگ کو دیکھا تھا پس اپنی اہل سے کہا تھا تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ بہ تحقیق میں نے آگ دیکھی ہے۔ آگ کے ذریعے سے اُن کو حق تعالٰی نے آواز دی تھی آگ کو اُن کے لیے اپنا قرب قرار دے دیا موسٰے علیہ السلام کے لیے آگ کے دیکھنے کو اپنی دلیل بنا دیا ۔ اسی طرح یہ عارف باللہ اپنے قلب کے درخت سے آگ دیکھے گا اپنے نفس وخواہش اور طبیعت اور اسباب اور وجود سے کہے گا تم اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو بہ تحقیق میں نے آگ کو دیکھا ہے باطن قلب کو آواز دے گا۔ بے شک میں تیرا رب ہوں میں ہی تیرا خدا ہوں پس تو میری عبادت کر میرے غیر کی طرف نہ جھک مجھی کو پہچان اور میرے غیر سے جاہل بن مجھ سے مل جا اور میرے غیر سے قطع کر لے مجھی کو طلب کر اور تو دوسروں سے اعراض کر کے میرے علم میرے قرب میری حکومت میری سلطنت کی طرف آ جس وقت یہ مرتبہ تمام ہو جاتا ہے لقاء الٰہی کامل طور پر حاصل ہو جاتی ہے اُس کے اور خدا کے درمیان میں جاری ہوتا ہے جو کچھ کہ جاری ہوتا ہے وہ اپنے بندہ کی طرف الہام کرتا ہے جو کچھ کہ الہام کرتا ہے حجاب اور کدورت زائل ہو جاتی ہے نفس ٹھہر جاتا ہے سکون آ جاتا ہے الطاف الٰہی آ کر اُسے گھیر لیتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اے قلب تو فرعون کی طرف جا۔ تو شیطان اور نفس اور خواہش کی طرف رجوع کر اُن کے سروں کو میری طرف جھکا اُن کو میرے اہل بننے کی قابلیت پیدا کر تو اُن سے کہو۔

اے میری قوم تم میری پیروی کرو میں تمہیں ہدایت کا راستہ بتاتا ہوں مل۔ پھر جدا ہو جا۔ پھر مل۔ پھر واصل ہو جا لیکن تو تو اے مسکین قریب ہے کہ تیری قوتیں منقطع ہو جائیں گی۔

وَتَخُونُكَ وَتَهْجُرُكَ خُلَّانُكَ وَيَجْمَعُ لَكَ بَيْنَ فَقْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ تَأْتِي الْقَبْرَ يَضِيقُ عَلَيْكَ حَتّٰى يَخْتَلِفَ أَضْلَاعُكَ وَيُخْرِسُكَ عَنْ مُجَاوَبَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ تُعَذَّبُ فِي قَبْرِكَ وَتُفْتَحُ لَكَ بَابٌ مِّنَ النَّارِ يَأْتِيكَ عَذَابُهَا وَسُمُومُهَا.

اور وہ خیانت کریں گی کچھ کام نہ کریں گی اور تیرے دوست تجھ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا کی محتاجی اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں تیرے لیے جمع ہو جائیں گی۔ تو مر کر قبر میں چلا جائے گا وہ تیرے اوپر تنگی کرے گی یہاں تک کہ تیری پسلیاں ادھر سے اُدھر ہو جائیں گی۔ اور یہ حالت تجھے منکر نکیر کے جواب دینے سے بہرا بنا دے گی تجھے قبر میں عذاب دیا جائے گا اور تیرے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور اُس کی زہریلی ہوا اور عذاب آنے لگے گا۔

يَا قَوْمَنَا أَحْسِنُوا الْأَدَبَ فِي هٰذِهِ الدَّارِ يَسْلَمُ دِينُكُمْ وَظَاهِرُكُمْ وَبَاطِنُكُمْ حَتّٰى تُقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ حِينَئِذٍ يُزَالُ الْحِجَابُ عَنْ عَيْنَيْكَ وَعَنْ فِيكَ وَعَنْ أُذُنَيْكَ وَيُلْقِمُكَ وَيَزِيدُكَ قُوَّةً إِلَى قُوَّةٍ وَبَصِيرَةً إِلَى بَصِيرَةٍ عُمُرًا إِلَى عُمُرٍ بَقَاءً إِلَى بَقَاءٍ رِزْقًا إِلَى رِزْقٍ يَشْكُرُ سَعْيَكَ وَيَحْمَدُ حُسْنَ أَدَبِكَ يُسَمِّيكَ شَاكِرًا بَعْدَ أَنْ سَمَّاكَ صَابِرًا عَاقِلًا دَيِّنًا يُغَيِّرُ عَلَيْكَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ أَخْلَاقَ السُّوْءِ يُغَيِّرُونَهَا بِمُتَابَعَةِ الشَّرْعِ ثُمَّ ثُمَّ الْعِلْمِ ثُمَّ الْقَدَرِ كَأَنَّهُمْ بِنَجْرِ الْقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ بِقَطْعِ أَعْضَائِهِمُ الْخَبِيثَةِ الَّتِي فِيهَا آكِلَةٌ لَا حِرَاكَ لَهُمْ وَلَا كَيْفَ ذَهَبَتِ الْعُقُولُ الْبَشَرِيَّةُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَتْ أَيَّامُ التَّبَنُّجِ وَ

اے میری قوم والو اس دارِ دنیا میں تم حسن ادب کرو۔ تمہارا دین اور تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن درست و سلامت رہے گا۔ یہاں تک کہ تم اُس کے روبرو کھڑے کیے جاؤ۔ اُس وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے سے حجاب دور ہو جائے گا۔ نیز تیرے منہ اور کانوں سے۔ اور وہ تجھے غذا دے گا اور قوت پر قوت اور بصیرت پر بصیرت عمر پر عمر بقا پر بقا رزق پر رزق زیادہ کرتا چلا جائے گا۔ تیری سعی و کوشش پر شکر کرے گا۔ اور تیرے حسن ادب کی تعریف کرے گا اس کے بعد کہ وہ تیرا نام صابر و عاقل اور دین دار رکھے گا تیرا نام شاکر رکھے گا۔ تیری حالت بدل دے گا بلاشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا ہے حتیٰ کہ وہ خود اپنے نفس کی حالتوں کو نہ بدل لیں۔ اولیاء اللہ بُرے اخلاق کو شریعت کی متابعت سے بعدہٗ علم لدنی کے ذریعے بعدہٗ حکم تقدیر سے بدل دیا کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں اور اُن خبیث اعضاء کے کاٹ ڈالنے کے لیے جن میں بیماری پیدا ہو گئی ہے شرابِ معرفت پی کر حالت سکر میں ہو گئے ہیں۔ نہ اُن میں حرکت باقی رہتی ہے اور نہ چون و چرا۔ بشری عقلیں جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب زمانہ سکر و نشہ کا چلا جاتا ہے۔ اور

عَادَ الْعَقْلُ إِلَيْهِمْ جَاءَتْ أَلْطَافُ رَبِّهِمْ بِالتَّغْيِيرِ وَالتَّغْيِيرُ طَعَامٌ بَعْدَ الْجُوْعِ شَرَابٌ بَعْدَ الظَّمَاءِ يَأْمُرُكَ بِالتَّقَلُّلِ حَتّٰى يَنْطَفِئَ شَهْوَتُكَ تُعْطِيْ هٰذَا الْحُكْمُ حَقَّهٗ يَأْخُذُ بِأَوَامِرِ الشَّرْعِ وَيَنْتَهِيْ عَنْ نَوَاهِيْهِ هٰذِهِ الْاَيَّامُ تَنْقَضِيْ وَخُطُوَاتُكَ تَقْرُبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ مُضِيِّ اللَّيْلِ وَ مَجِيْءِ النَّهَارِ هُمْ عَلٰى أَقْسَامٍ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَهِيْ سَفَرُهٗ فِيْ يَوْمٍ وَشَهْرٍ وَسِنِيْنَ لَا يَذْهَبُ زَمَانُكَ بِلِمَ وَكَيْفَ وَسَوْفَ بَلْ شَدِّ وَسَطَكَ وَاسْلُكْ إِعْمَلْ لَعَلَّكَ إِذَا عَمِلْتَ فِيْ دَارِهٖ إِتَّخَذَكَ قِنْيَةً لَعَلَّ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيْهِ تَعْشِقُكَ فَيُزَوِّجُ بِهَا تَغَيَّرُ صُوْرَتُكَ وَيُبَاعُ زَنْبِيْلُكَ وَفَاسُكَ يُجْعَلُ سَائِسًا أَوْ مَلِكًا نَائِبًا أَوْ وَزِيْرًا مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ تَسْتَكْثِرُ لَهٗ تِلْكَ الْحَالَاتُ إِذَا وَصَلْتَ إِلَيْهِ يُعْجِبُكَ الزُّهْدُ وَالتَّرْكُ قَبْلَ الْمَعْرِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَى الْمَلِكِ قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ مَنْ أَنْتَ وَمَا لَقَبُكَ مَا اسْمُكَ يُوَدِّعُ الْعَبْدُ حُظُوْظَهٗ ثِيَابَهٗ وَقِمَاشَهٗ دَارَهٗ أَهْلَهٗ أَوْلَادَهٗ جِيْرَانَهٗ امْرَأَتَهٗ خُلَّانَهٗ يَتَقَدَّمُ رَجْلًا

ان کی عقل لوٹ آتی ہے۔ تو الطاف الٰہی حالت بدلنے کے لیے ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور بغیر بھوک کے بعد کھانا پیاس کے بعد پانی اور ننگا و برہنہ ہونے کے بعد کپڑا ملنا ہے۔ جب تک تو معرفت کے راستہ میں رہے گا وہ تجھے کمی کے ساتھ استعمال کا حکم دے گا تاکہ تیری شہوت بجھ جائے۔ تو حکم کو اس کا حق ادا کرتا ہے شرعی حکموں کو پکڑتا رہے اور اس کے ممنوعات سے بچتا رہے۔ یہ دن گزر جائیں اور تیرے قدم حق عزوجل کی طرف رات دن کے گزرنے کے ساتھ قریب ہو جائیں۔ اولیاء اللہ چند قسموں پر ہیں بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا سفر ایک دن میں تمام ہو جاتا ہے۔ اور بعض کا ایک مہینہ میں۔ اور بعض کا برسوں میں ختم ہوتا ہے۔ تیرا زمانہ لِمَ (کیوں) اور کیف (کیسے) اور سوف (قریب ہے) میں نہ چلا جائے بلکہ تو اپنی کمر کو مضبوط باندھ اور چل دے عمل کر شاید کہ وہ تجھے جب کہ تو اس کے گھر میں کام کرنے لگے دل بہلانے والی گویا عورت بنا لے۔ شاید کہ اس کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی تیرے اوپر عاشق ہو جائے پس وہ اس کے ساتھ تیری شادی کر دے۔ تیری صورت بدل دی جائے اور تیری ٹوکری اور پھاوڑہ کام کرنے کے آلات بیچ ڈالے جائیں اور تجھے سردار یا بادشاہ نائب یا وزیر مقرر کر دیا جائے۔ جو اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اس کے لیے ایسی حالتیں بہت ہوا کرتی ہیں۔ جب تو اس کی طرف پہنچ جائے گا وہ تجھے چاہنے لگے گا۔ زہد و ترکِ دنیا معرفت سے پہلے اس سے پہلے کہ تو بادشاہ کی طرف پہنچے اس سے پہلے کہ تو اپنے آپ کو پہچانے یا جانے کہ تو کون ہے تیرا نام اور تیرا لقب کیا ہے اختیار کرتا ہے خاص بندہ اپنی لذتوں اپنے کپڑوں اور اپنے سامان اپنے گھر اپنے اہل و اولاد اپنے پڑوسیوں اپنی عورت اپنے دوستوں کو رخصت کر دیا کرتا ہے ایک قدم آگے بڑھاتا ہے

وَيُؤَخِّرُ أُخْرٰى يَأْتِي بِخُطُوَتَيْنِ رَجَاءٍ وَخَوْفٍ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ جَاهِلٍ بِالْكُلِّ فَتَرَكَ الْكُلَّ جَاهِلًا بِمَا لَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا تَرَكَ الْكُلَّ يَأْتِي بَابَ الْمَلِكِ يَقِفُ مَعَ غِلْمَانٍ وَدَوَابِّهِ خَائِفًا رَاجِيًا لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهِ وَالْمَلِكُ نَاظِرٌ إِلَيْهِ وَخَبَرُهُ عِنْدَهُ يَقُوْلُ لِلْغِلْمَانِ آثِرُوْهُ عَلَى الْكُلِّ ثُمَّ لَا يَزَالُ يُقَلَّبُ مِنْ شُغْلٍ إِلٰى شُغْلٍ حَتّٰى يُجْعَلَ حَاجِبًا بَيْنَ يَدَيْهِ مُفْرِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ مُطَّلِعًا أَسْرَارَهُ بِخِلْعَةٍ وَتَاجٍ يُكَاتِبُ أَهْلَهُ ائْتُوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِيْنَ بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكَ عَلٰى نَفْسِهِ إِنِّي لَا أَتَغَيَّرُ عَلَيْكَ يُوْقَعُ لَهُ بِصُحْبَةٍ دَائِمَةٍ وَوِلَايَةٍ دَائِمَةٍ إِذًا لَا يَبْقٰى زُهْدٌ مَعَ الْمَعْرِفَةِ وَهٰذَا مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ وَاحِدٌ هٰذَا شَيْءٌ يُنْتِجُهُ الْقَدَرُ وَالسَّابِقَةُ وَالْعِلْمُ۔

لَا تَكُوْنُ أَنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ حَقِّهِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ مَا أَرَدْتُ بِكَلِمَتِيْ مَا أَرَدْتُ بِخُطْوَتِيْ مَا أَرَدْتُ بِلُقْمَتِيْ مَا أَرَدْتُ بِأُكْلَتِيْ مُحَاسَبَةً لِنَفْسِهِ مُؤَدِّبًا

اور دوسرا پیچھے کرتا ہے پھر خوف وامید کے دو قدموں سے آگے بڑھتا ہے۔ وہ سب چیزوں سے بے خبر ہو کر سب کو چھوڑ دیتا ہے اپنے نفع ونقصان سے بے خبر ہو کر سب سے علیحدہ ہو جاتا ہے پس جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے تو شاہی دروازہ پر آکر اس کے غلاموں چوپایوں کے ساتھ خائف وامیدوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے یہ نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا کام لیا جائے گا اور بادشاہ اس کی طرف دیکھنے والا ہوتا ہے کہ کیا کر رہا ہے اور بادشاہ کو اس کی تمام خبر ہوتی ہے اس وقت وہ اپنے خادموں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کو سب پر برگزیدہ کر لو۔ پھر وہ ہمیشہ ایک شغل سے دوسرے شغل کی طرف لوٹ پوٹ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ دربان آستانہ قرب کا بنا لیا جاتا ہے اس کے سامنے بادشاہی اسرار پر خبردار ہو کر خلعت اور طوق اور پٹکہ اور تاج لے کر تنہائی میں کھڑا رہتا ہے۔ اور اپنے اہل وعیال کو لکھ دیتا ہے کہ تم اپنے سب اہل کو لے کر میرے پاس چلے آؤ۔ پھر اس کے بعد ہوتا ہے کہ اولاً وہ بادشاہ کو اپنے نفس پر اس بات کا گواہ بنا لیتا ہے کہ میں تیرے اوپر کچھ تغیر وتبدل نہ کروں گا۔ اس کو صحبت دائمی اور ولایت دائمی کا فرمان عطا کر دیا جاتا ہے اس حالت پر پہنچ کر معرفت کے ساتھ زہد باقی نہیں رہتا ہے۔ اور اس مرتبہ والا لاکھوں کروڑوں میں سے ایک ہی ہوتا ہے یہ ایسی چیز ہے جو کہ تقدیر وسابقہ ازلی اور علم الٰہی سے عطا کرتی ہے۔

اے مخاطب تو اس جماعت میں سے نہ ہو جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔ میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں (یعنی گناہ گار وہ جو کہ بعد کو نفس پر ملامت کرنا پڑے) مومن سوچا کرتا ہے کہ میرا اپنے کلام سے کیا مقصود ہے میں نے اپنا قدم کیوں اٹھایا ہے میرا مقصود اپنی بات چیت سے کیا ہے۔ میں نے لقمہ کیوں کھایا ہے مقصود معین کا نفس سے حساب لینا اور اس کو ادب

لِمَ فَعَلْتُ لِمَ صَنَعْتَ هَلْ هٰذَا يُوَافِقُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ.

سکھاتا ہوتا ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا آیا یہ قرآن و حدیث کے موافق ہے یا اس کے مخالف۔

عَلَيْكُمْ بِالْيَقِيْنِ بَعْدَ الْمُحَاسَبَةِ فَإِنَّهُ لُبُّ الْإِيْمَانِ مَا أُدِّيَتِ الْفَرَائِضُ إِلَّا بِالْيَقِيْنِ مَا زُهِدَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا بِالْيَقِيْنِ عِنْدَ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ سُكُوْنٌ وَدِعَةٌ فَإِنْ لَمْ تُجَبْ دَعْوَتُكَ تَعْتَرِضُ مِنْ عَلَامَتِ الصِّدِّيْقِيْنَ الرُّجُوْعُ إِلَى اللّٰهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَرَادُوْا كِتْمَانَ أَحْوَالِهِمْ رَجَعُوْا إِلَى الْخَلْقِ فِي الْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ قُلُوْبُهُمْ مَعَهُ وَأَبْدَانُهُمْ مَعَ خَلْقِهِ يَحْتَاجُ ابْنُ آدَمَ أَنْ يَعْمَلَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا تَتَغَيَّرُ طَبِيْعَتُهُ يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ حَتّٰى يَنْتَقِلَ مِنْ صِفَاتِ الْبَهَائِمِ إِلَى أَخْلَاقِ الْإِنْسَانِيَّةِ أَكَفَرْتَ بِهٰذَا الرَّبِّ الَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا أَجَزَاؤُهُ أَنْ تَكْفُرَهُ وَتَجْحَدَهُ وَتَسْتَحْيِيَ مِنْ أَعْيُنِ الْخَلْقِ أَنْ تَرَاكَ وَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ وَهُوَ يَرَاكَ.

اے لوگو! تم حساب کے بعد یقین کو لازم پکڑ لو کیوں کہ یقین ایمان کی اصل ہے نہ بغیر یقین کے فرض ادا کیے جائیں نہ بغیر یقین کے دنیا میں زہد کیا جائے۔ دعا کے قبول ہونے کے وقت سکون و آرام ملتا ہے پس اگر تیری دعا قبول نہیں کی جاتی ہے تو تو اعتراض کرنے لگتا ہے (افسوس) صدیقین کی علامتوں میں سے ہر چیز میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا ہے پس جب وہ اپنی حالتوں کو چھپانا چاہتے ہیں تو لینے اور دینے میں مخلوق کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اُن کے دل خدا کے ساتھ رہتے ہیں اور بدن اُس کی مخلوق کے ساتھ ابن آدم اس دنیا میں عمل کرنے کا اس وقت تک حاجت مند ہے کہ اس کی طبیعت بدل جائے۔ وہ اپنے نفس و شیطان سے اس وقت جہاد کرتا ہے کہ وہ چوپایوں کی صفتوں سے انسانی عادت کی طرف منتقل ہو جائے کیا تو اس پروردگار کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھے آدمی بنایا کفر کرے گا آیا اس کا بدلہ یہی ہے کہ تو اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کا منکر بنے اور خلق کی آنکھوں سے شرمائے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے

يَا مُدَّعِيَ الْوِلَايَةِ فِي الظَّاهِرِ وَيُجَاهِرُ الْحَقَّ بِالْمَعَاصِيْ مَا تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلٰى سِرِّكَ وَسَرِيْرَتِكَ وَأَنْتَ يَا مَنْ يُظْهِرُ الْفَقْرَ وَيَكْتُمُ الْغِنٰى مَا تَسْتَحْيِيْ بِبَيْعِ دِيْنِكَ بِدُنْيَاكَ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ أَيْنَ شُكْرُكَ.

اے ظاہر میں ولایت کے دعوے کرنے والے اور کھلم کھلا حق سے نافرمانیاں کرنے والے تو اللہ تعالیٰ سے شرماتا نہیں۔ حالانکہ وہ تیرے بھید اور تیرے اندرونی حالات پر خبردار ہے۔ اور تو اسے فقیری و محتاجی کے ظاہر کرنے والے اور امیری کو چھپانے والے اپنے دین کو دنیا کے بدلے بیچتے ہوئے شرم نہیں کرتا۔ اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پس تیرا اس پر شکر کہاں ہے۔

يَا غُلَامُ لَا تَتَّهِمْ أَحَدًا فِي خِلَافِكَ لَعَلَّكَ تُخْطِئُ أَوْ تُصِيبُ لَا تُقَبِّحْ عَمَلَ غَيْرِكَ حَتَّى تَسْتَحْسِنَ عَمَلَكَ التَّحْسِينُ وَالتَّقْبِيحُ إِلَى الشَّرْعِ لَا إِلَى الْعُقُولِ هٰذَا مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَتَوَقَّى الْأَحْوَالِ بِأَنْ تَكُونَ التَّقْبِيحُ وَالتَّحْسِينُ إِلَى الْبَاطِنِ فَتْوَى الْقَلْبِ تُقْضٰى عَلٰى فَتْوَى الْفَقِيْهِ لِأَنَّ الْفَقِيْهَ يُفْتِي بِنَوْعِ اجْتِهَادِهٖ وَالْقَلْبُ لَا يُفْتِي إِلَّا بِالْعَزِيْمَةِ مَا يَرْضَى الْحَقُّ وَمَا يُوَافِقُ هٰذَا قَضَاءُ الْعِلْمِ عَلَى الْحُكْمِ كُوْنُوْا عَبِيْدَ الْحُكْمِ ثُمَّ عَبِيْدَ الْعِلْمِ مَعَ عُبُوْدِيَّةِ الْحُكْمِ بِمَعْنٰى كُوْنُوْا مُوَافِقِيْنَ لَهٗ مُتَذَلِّلِيْنَ تَدْخُلُوْا مَعَ الْعِلْمِ فِي صُحْبَةِ الْحُكْمِ كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَقَمْتَ فِيْمَا فِيْهِ أَقَامُوْا وَأَكَلْتَ مِمَّا أَكَلُوْا وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَى السِّرِّ وَالْخَلْوَةِ

يَا أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ جَمِيْعُ مَا أَنْتُمْ فِيْهِ مُنْكَرٌ عِنْدِيْ وَجَمِيْعُ مَا أَنَا فِيْهِ مُنْكَرٌ عِنْدِيْ وَجَمِيْعُ مَا أَنَا فِيْهِ مُنْكَرٌ عِنْدَكُمْ نَحْنُ ضِدَّانِ لَا نَتَّفِقُ نَعِيْشُ بَيْنَكُمْ بِقُوَّةِ صَاحِبِ السَّمٰوٰتِ لَا قَرَارَ لِطُيُوْرِ قُلُوْبِنَا شَبَابُكَ قَدْ ذَهَبَ فِي سَخَطِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ تُرْضِيْ زَوْجَتَكَ وَوَلَدَكَ وَجَارَكَ وَسُلْطَانَكَ وَتُسْخِطُ الْمَلَائِكَةَ وَالْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْإِجَابَةِ إِلَى الْمَوْتِ تَلْقَى الْآبَاءَ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْإِخْوَانَ وَالْأَصْحَابَ

اے بچے تو کسی پر اپنے خلاف میں تہمت نہ دھر۔ ہو سکتا ہے کہ تو خطا پر ہو یا وہ صواب پر۔ تو کسی غیر کے عمل کو برا نہ کہہ تاوقتیکہ تو اپنے عمل کو اچھا نہ کر لے اچھائی اور برائی کا تعلق شرع شریف سے ہے نہ کہ عقلوں سے۔ یہ حکم ظاہر کی حیثیت سے ہے۔ رہے احوال باطنی سو اُس کی برائی و بھلائی کو باطن کی طرف حوالہ کر دینا احتیاط ہے قلب کا فتویٰ فقیہ کے فتوے پر حاکم بنایا جاتا ہے کیونکہ فقیہ اپنے ایک قسم کے اجتہاد سے فتویٰ دیتا ہے اور قلب کا فتویٰ حق تعالیٰ کی مرضی اور اُس کی موافقت میں علم کی پختگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ علم کا حکم پر فتویٰ ہے۔ تم اول حکم کے بندہ بنو بعد اُس کے حکم کی بندگی کرتے ہوئے علم کے بندہ بنو۔ یعنی اُس کے موافق بن جاؤ اُس کے سامنے اپنے سروں کو جھکائے رہو۔ علم کی معیت میں حکم کی صحبت میں داخل ہو جاؤ۔ ہر وہ حقیقت جس کی کہ شریعت گواہی نہ دے پس وہ بے دینی و زندیقیت ہے۔ جب تو اہل حق کے پاس حاضر ہوگا وہیں ٹھہرے گا جہاں وہ ٹھہریں۔ تو وہی کھائے گا جو کہ وہ کھائیں گے۔ اور تو جلوت و خلوت میں اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کر۔

اے اس شہر کے رہنے والو! تمام وہ باتیں جو تم کر رہے ہو میرے نزدیک بری ہیں اور تمام وہ باتیں جو میں کر رہا ہوں تمہارے نزدیک بری ہیں۔ ہم تم دو ضدیں ہیں جو کہ متفق نہیں ہو سکتی ہیں۔ ہم تم آپس میں آسمانوں کے مالک کی قوت سے زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارے طائر قلوب بے قرار ہیں اُن کو قرار نہیں تمہاری جوانی خالق عزوجل کے خلاف اُس کی ناراضی میں جا رہی ہے تو اپنی جورو اور اولاد اور پڑوسیوں اور بادشاہ وقت کو راضی کر رہا ہے۔ اور فرشتوں اور حق عزوجل کو ناراض کر رہا ہے حالانکہ اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ بغیر موت کے قبول کرنے کے تجھے چارہ نہیں ہے تو اپنے باپوں اور ماؤں اور بھائیوں اور دوستوں اور بادشاہوں

وَالسَّلَاطِيْنَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ مَتٰى تَقُوْمُ الْقِيٰمَةُ فَاِذَا مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَاشُوْا بِالْاِضَافَةِ اِلَى الْحَقِّ مَاتُوْا مَوْتَاتٍ مَاتُوْا اَوَّلًا عَنِ الْحَرَامِ وَثَانِيَةً عَنِ الشُّبْهَةِ وَثَالِثَةً عَنِ الْمُبَاحِ وَرَابِعَةً عَنِ الْحَلَالِ الْمُطْلَقِ وَخَامِسَةً عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَوْتٰى عَنْ هٰذِهِ الْاَشْيَآءِ لَا يَطْلُبُوْنَهَا وَلَا يَقْرَبُوْنَهَا كَاَنَّهُمْ مَسَخُوْا مَعَانِيَ بِلَا صُوَرٍ ثُمَّ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِذَا اَجْرَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى بِحَارِ الْقَدَرِ مُرْسٰهَا عَلٰى بَابِ عِلْمِهٖ وَقُرْبِهٖ الْيَقْظَةُ خِدْمَةٌ وَالنَّوْمُ وَصْلَةٌ اِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ بَاهَى اللّٰهُ بِهٖ مَلٰٓئِكَتَهُ الْبِنْيَةُ قَفَصٌ وَالرُّوْحُ طَائِرٌ الْخَلْقُ عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كَالذُّبَابِ وَالزَّنَابِيْرِ وَكَدُوْدِ الْقَزِّ اَحْوَالُهُمْ لَا تَنْضَبِطُ لَكُمْ كُوْنُوْا عُقَلَآءَ مَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْاَحْمَقُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ مَنْ اَمَرَكَ بِالْبَذْلِ وَالْعَطَآءِ فَهُوَ صَدِيْقُكَ مَنِ اسْتَغْنٰى عَنْ مَالِ الْفُقَرَآءِ فَقُرَ بِهٖ بِمُجَرَّدِ الْاِسْلَامِ لَا يُقْنِعُ مِنْكَ مَتٰى تَعْمَلُ لِلْحَقِّ وَيَنْفَعُكَ الْحَقُّ اِذَا تَحَرَّكَتْ اَعْضَآئِيْ فَاعْلَمُوْا اِنِّيْ قَدِ احْتَرَقَ قَلْبِيْ۔

يَا دُنْيَائِيْ كُنْتِ رَبِّيْ عَلٰى اَوْلِيَآئِيْ

سب سے ملاقات کرتا ہے تم میں سے کوئی یہ نہیں کہتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ پس جو جب مرا اُس کی قیامت قائم ہوگئی اولیاء اللہ قرب الٰہی میں ہیں اُن کی زندگی حق تعالیٰ کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے۔ وہ کئی بار مر چکے ہیں۔ اولاً وہ حرام سے مر چکے ہیں۔ ثانیاً شبہ والی چیزوں سے۔ ثالثاً مباح چیزوں سے۔ رابعاً حلال مطلق سے۔ خامساً ہر چیز سے جو کہ اللہ کے سوا ہے عزوجل۔ وہ ان تمام چیزوں سے مرے ہوئے ہیں وہ ان چیزوں کو طلب کرتے ہیں اور نہ وہ اُن کے نزدیک جاتے ہیں۔ گویا وہ بغیر صورت کے معنے بنے ہوئے ہیں پھر اُن کو اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا فرمادی ہے۔ اُن کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ ہی کے نام سے ہوتا ہے۔ جب قلب تقدیر کے سمندروں میں چلتا ہے تو اُن کا ٹھہراؤ علم و قرب الٰہی کے دروازہ پر ہوتا ہے۔ بیداری خدمت ہے اور سونا وصال جب بندہ نماز میں سو جایا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ فرشتوں پر فخر کیا کرتا ہے جسم پنجرہ ہے۔ اور روح ایک پرند مخلوق اہل معرفت کے نزدیک مثل مکھیوں اور بھڑوں اور ریشم کے کیڑوں کے ہیں اُن کی حالتیں تمہارے ضبط میں نہیں آسکتی ہیں۔ تم عقلمند بنو اللہ کے سامنے وہی ہلاک ہوتا ہے جو کہ احمق یا ہلاکت میں پڑنے والا ہوتا ہے۔ تم غفلت میں نہ رہو جو تجھے جود و سخا اور خرچ کرنے کا حکم دے پس وہ ہی تیرا دوست ہے جو کوئی فقیروں کے مال سے دولت مند ہوا وہ اُس کے سبب سے محتاج بنا۔ تجھ سے محض دعوائے اسلام سے قناعت نہ کی جائے گی۔ تو کب اللہ کے لیے عمل کرے گا۔ اور کب وہ تجھے نفع دے گا جب میرے اعضا مجھے حرکت میں ڈالیں پس تم جان لو کہ یقیناً میرا قلب جل رہا ہے۔

اے دنیا تو ابتدا امر میں میرے دوستوں پر کڑوی بن!

فِي بَدْوِ الْأَمْرِ لِكَيْلَا يُحِبُّوكَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ فِي آخِرِ الْأَمْرِ لِكَيْلَا يَشْتَغِلُوا بِكَ كَانَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ يَصِيْحُ كَمَا تَصِيْحُ الْمَرْأَةُ الثَّكْلٰى وَتَقُوْلُ لَا يَنْبَغِي لِابْنِ آدَمَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ أَنْ يَسْكُنَ أَنْتَ عَدَمٌ لَا حِسَّ فِيْكَ مَا عَشِقْتَ قَطُّ حَزِنْتَ لِطُوْلِ مَقَامِهِ فِي الدُّنْيَا لِأَنَّ خَوْفَهُ وَحُزْنَهُ مِنْ تَقَلُّبِ الْأَغْيَارِ وَالْحَاجَةِ إِلَى الْخَلْقِ وَالْحِجَابِ عَنِ الرَّحْمٰنِ لِغَلَبَةِ الْهَوٰى وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ مَنْ أَمِنَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا فَقَدْ جَهِلَ جَهْلًا عَظِيْمًا۔

يَا غُلَيِّمُ أَمِنْ مَا تَكُوْنُ أَخْوَفُ مَا تَكُوْنُ لَعَمْرِي يُقَرِّبُكَ وَيُدْنِيْكَ وَيُحَدِّثُكَ وَيُلْقِمُكَ وَيُطْلِعُكَ وَيُشَاهِدُكَ وَيَفْتَحُ لَكَ الْأَبْوَابَ وَيُقْعِدُكَ عَلَى مَائِدَةِ فَضْلِهِ وَقُرْبِهِ وَيُبَاسِطُكَ وَلٰكِنْ يَطْلُبُ مِنْكَ الْحُزْنَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْحُزْنِ الْبَرْقُ لَمْعَةٌ أُسْبُوْعٌ غَيْثٌ وَمَطَرٌ يَقْرُبُ الْعَبْدُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُ إِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ إِحْكَامِ الْحُكْمِ بَعْدَ وَضْعِ كِتَابِ الْيَقِيْنِ فِي يَدِهِ وَالْإِطِّلَاعِ عَلٰى

تاکہ وہ تجھے دوست نہ بنالیں اور آخر میں جاکر تاکہ وہ تجھ میں مشغول نہ ہو سکیں۔ عیسٰی علیہ السلام کے روبرو جب قیامت کا ذکر کیا جاتا تھا تو آپ ایسی چیخ مارتے تھے جیسے ماں اپنے مُردہ اکلوتے بیٹے پر اُس کے مرنے پر رویا کرتی ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ جب اُس کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جائے وہ چپکا آرام سے بیٹھا رہے۔ تو مردہ ہے تجھ میں حس نہیں ہے تو کبھی عاشق ہوا ہی نہیں۔ تو دنیا میں اپنے زیادہ ٹھہرنے سے غم کیا کر کیوں کہ عارف کا خوف و حزن اغیار کے پاس آمد و رفت اور مخلوق کی طرف حاجت لے جانے اور رحمٰن کی طرف حجاب بسبب غلبۂ خواہش اور نفس اور طبیعت اور شیطان کے ہوا کرتا ہے جو دنیا میں نڈر رہا پس تحقیق اُس نے بڑی نادانی کی۔

اے بچے سب سے زیادہ امن والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوف ناک ہو۔ میری زندگانی کی قسم خدا تجھے مقرب بنائے گا اور تجھے اپنے سے نزدیک کرلے گا اور تجھ سے بات چیت کرے گا اور تجھے لقمہ کھلائے گا اور اپنے اسرار پر مطلع کردے گا اور مشاہدہ کرلے گا اور تیرے لیے دروازوں کو کھول دے گا۔ اور تجھ کو اپنے فضل و قرب کے دستر خوان پر بٹھائے گا اور تجھ سے انبساط فرمائے گا اور لیکن تجھ سے خوف کرنے اور غمگین رہنے کا سوال کرے گا۔ اُس وقت آپ کی طرف ایک مرد سائل کچھ سوال کرنے کو کھڑا ہوا۔ پس آپ نے اُس کا قول نہ سنا اور فرمایا یہ موقع غم کا ہے بجلی ایک ساعت چمکتی ہے۔ بعد کہ بارش ہفتوں ہوتی رہتی ہے۔ بندہ حق عزوجل کی طرف نزدیک ہو جاتا ہے مگر قرب کا حصول بعد حکم کے مضبوط کر لینے اور بعد یقین کی کتاب کے ہاتھ میں رکھ دینے اور بعد اپنے اسرار پر مطلع کر

وَمَا سَيَكُونُ مِنْهُ أَخُونِي عَقِيلٍ كَانَ
صَاحِبَ قِرَاءَةٍ وَفِقْهٍ تَنَصَّرَ وَمَاتَ فِي
بِلَادِ الْكُفَّارِ، وَفِي عُنُقِهِ صَلِيبٌ قِيلَ
مَا فَعَلْتَ بِتِلْكَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّنَسُّكِ فَقَالَ
لَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا سِوَى آيَةٍ
وَاحِدَةٍ وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا. أَوَّلُ مَا يَرْتَدُّ
السِّرُّ. ثُمَّ الْقَلْبُ ثُمَّ النَّفْسُ ثُمَّ الْجَوَارِحُ
إِذَا ارْتَدَّ السِّرُّ لَا بُدَّ مِنْ ظُهُورِهِ.
الْمُنَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ كَالطَّيْرِ فِي
الْقَفَصِ ظَاهِرُ الشَّرْعِ قَفَصُهُ لَوْ
خُلِّينَا وَظَاهِرُ الْعِلْمِ لَبَيَّنَّا لَكَ ذُنُوبَكَ
وَقُلْنَا يَا كَافِرُ يَا فَاسِقُ لَكِنَّ الشَّرْعَ
قَبَضَ أَيْدِيَنَا عَنْ ذٰلِكَ اِخْدِمُوا الْحُكْمَ
وَاطْلُبُوا الْعِلْمَ لِأَنَّ الْعِلْمَ يَكْشِفُ
لَكُمْ تَعَلَّمِ الشَّرْعَ ثُمَّ اعْتَزِلْ فَإِنْ
كُنْتَ مِنْ خَوَاصِّهِ أَطْلَعَكَ عَلَى
عِلْمِهِ إِذَا انْتَهَتْ بِكَ النَّفْسُ إِلَى
مَوْلَاهَا وَقَفْتَ عَلَى الْبَابِ مَفْتُوحًا
قِيلَ لَكَ لَا تَدْخُلْ كَمَا أَنْتَ لِأَهْلِكَ
عَلَيْكَ حَقٌّ اِئْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
أَجْمَعِينَ.

دینے کے اور جو کچھ کہ آئندہ ہونے والا ہے اس پر آگاہ کر دینے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ ایک شخص بنو عقیل میں سے جو کہ قاری و فقیہ تھا نصرانی ہو گیا (مرتد بن گیا) اور کافروں کے شہروں میں اس حالت میں دکھا گیا کہ اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوئی تھی اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے اس قرأت و عبادت کو کیا کر دیا یہ سن کر اس نے جواب دیا کہ میں قرآن میں سے سوائے ایک آیت وقدمنا الی ماعملوا الآیہ کے کچھ نہیں جانتا اور ہم اس عمل کی طرف جو کہ انہوں نے کیا تھا بڑھے پس ہم نے اس کو غبار پراگندہ بنا دیا (بے کار کر دیا) اولاً سر (باطن) مرتد ہوتا ہے پھر قلب پھر نفس بعدہ اعضا۔ جب کہ سر مرتد ہو جاتا ہے اس کا ظہور ضرور ہو جاتا ہے۔ منافق مسجد میں ایسے رہتا ہے جیسے کہ پرندہ پنجرہ میں۔ ظاہر شرع اس کا پنجرہ اگر ہم ظاہر علم کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے کہنے کی اجازت ہوتی تو ہم تیرے گناہوں کو ظاہر کر دیتے اور کہہ دیتے۔

اے کافر۔ اے فاسق۔ لیکن شرع نے ہمارے ہاتھوں کو اس سے باندھ دیا ہے تم شرع کی خدمت کیئے جاؤ اور علم کو طلب کرتے رہو کیونکہ علم تمہارے لیے تمام حالات کو کھول دے گا۔ تو علم شرعی سیکھ پھر گوشہ نشین بن جا پس اگر تو اس کے مخصوص بندوں میں سے ہو جائے گا تو وہ تجھے اپنے علم پر مطلع کر دے گا جب تیرا نفس تجھ کو اپنے مولیٰ کی طرف پہنچا دے گا۔ تو اس کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہو جائے گا اور تیرا داخل ہونا مثل بادشاہ کے داخل ہونے کے ہو گا۔ جب تو دروازہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ تو تجھ سے کہا جائے گا تو اپنی حالت پر تنہا نہ آ تیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے تم اپنے اہل کے ساتھ سب کو لے کر آؤ۔

يَا سِرُّ اثْبُتْ وَقَلْبُكَ وَجَوَارِحُكَ وَكُلِّيَّتُكَ

اے سر تو اپنے قلب اور اعضا اور کلیت کے ساتھ

حِيْنَئِذٍ لَابَيْعَ وَلَاشِرًى وَلَا مُعَاوَضَةَ ۔

یہاں اگر جم جا اس وقت نہ خرید و فروخت ہے اور نہ کوئی معاوضہ۔

كُلْ يَا مَنْ لَمْ يَكُنْ يَأْكُلُ وَاشْرَبْ يَامَنْ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ لَمَّا صَبَرَتِ الْبِئْرُ عَلَى الْحَفْرِ وَالْمَعَاوِلِ ظَهَرَ مِنْهَا الْمَعِيْنُ صَارَ مَأْوَى الشَّارِبِ وَالْوَارِدِ. إِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْآلَامِ الْمُجَاهَدَاتِ وَالْبَلَايَا مَتٰى تَكُوْنُ عَارِفًا۔

اے نہ کھانے والے تو اب کھا اور اے نہ پینے والے تو اب پی۔ جب کنوئیں نے کھودنے اور کدالوں پر ا ولاً صبر کر لیا اس سے چشمہ ظاہر ہوگیا اور پھر وہ وارد و صادر کا جائے پناہ بن گیا۔ جب تو مجاہدوں اور بلاؤں کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے گا تو تو عارف کب ہو سکے گا۔

يَا فَقِيْرُ صَابِرْ عَنْقَرِيْبٍ يَنْظُرُ إِلَيْكَ الْحَقُّ فَيَرْفَعُكَ وَيُتَوِّجُكَ وَيُلْبِسُكَ لِبَاسَ الْعَظَمَةِ وَالْمُلْكِ وَالْجَلَالِ۔

اے فقیر صبر کر عنقریب حق تعالےٰ تیری طرف نظر فرمائے گا پس تجھے بلندی دے گا اور وہ تجھے تاج اڑھائے گا۔ اور عظمت اور بادشاہت اور جلال کا لباس پہنائے گا۔

اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ بُعْدًا وَإِلَيْكَ قُرْبًا۔

اے اللہ میں اُن سے دوری اور تیری طرف قرب کو طلب کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ غِنًى وَإِلَيْكَ فَقْرًا احْفَظِ اللّٰهَ بِالْغِنٰى عَمَّا سِوَاهُ إِذَا تَعَلَّقَ قَلْبُكَ بِبَابِ الْقُرْبِ وَهُوَ فِيْ ظُلْمَةِ الْوُجُوْدِ طَلَعَ عَلَيْهِ فَجْرُ الْعِلْمِ وَكَحَلَ بَصَرُ قَلْبِكَ بِكُحْلِ السِّرِّ وَأُقْرِئَتَ فِهْرِسَةَ الْأَقْدَارِ حِيْنَئِذٍ دُوْنَكَ وَالْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بَعْدَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَنْعُوْدٌ بِمُلُوْكِ خَلْقِهٖ وَالنُّجَبَاءِ مِنْ أَوْلِيَائِهٖ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنَامُ طُوْلًا وَبِصَوْتَيْنِ تَقُوْلُ أَنَا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ أَنَا مِنَ الْأَبْدَالِ لَيْسَ هٰذَا بِالتَّمَنِّيْ نُجَبَاءُ خَلْقِ اللّٰهِ نَاظِرُوْنَ إِلٰى مُرَادِ اللّٰهِ مَا عِنْدَكُمْ مِّنْ هٰذَا خَبَرٌ۔

اے اللہ تو مجھے اُن سے بے نیازی اور اپنی طرف حاجتمندی عطا کر تو ماسوای سے بے نیازی کر کے خدا کی یاد کی حفاظت کیا کر۔ جب تیرا قلب وجود کی تاریکی سے نکلا قرب الٰہی کے دروازہ پر متعلق ہو جائے گا اس وقت علم کی صبح اُس پر طلوع کرے گی۔ اور تیرے قلب کی آنکھ اسرار کا سرمہ لگائے گی اور تجھے تقدیروں کی فہرست پڑھا دی جائے گی اس وقت تو اپنے لیے کھانا پینا لازم پکڑنا جو کہ جنت کے داخل ہونے کے بعد اُس کی مخلوق کے بادشاہوں اور نجباء اولیاء اللہ کے واسطے بنایا گیا ہے۔ تو کھاتا اور پیتا ہے اور زمانہ دراز تک سوتا رہتا ہے اور دو آوازوں سے کہتا رہتا ہے کہ میں اولیا اللہ میں سے ہوں۔ میں ابدال میں سے ہوں۔ یہ مرتبہ محض تمنا و آرزو سے حاصل نہیں ہوا کرتا ہے نجباء مخلوق الٰہی مراد الٰہی کی طرف توجہ کرنے والے ہوتے ہیں نہیں تو اس سے کچھ بھی خبر نہیں ہے۔

يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ يَا أَيْتَامَ قِيْلَ وَقَالَ وَ

اے مجلس والو! اے قیل وقال کے بیٹو! یہ کہہ کر

وَنَفَخَ فِي يَدِهِ وَدَارَ وَجْهَهُ إِلَى جَمِيعِ الْجِهَاتِ
مَنِ ادَّعَى حُبَّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ
فِي خَلْوَتِهِ فَهُوَ كَذَّابٌ مَنِ ادَّعَى حُبَّ
الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ بَذْلِ الْمَالِ وَالْمِلْكِ فَهُوَ
كَذَّابٌ مَنِ ادَّعَى حُبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُبِّ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ
فَهُوَ كَذَّابٌ بِعَيْنِ الرَّأْسِ يُشَاهَدُ الدُّنْيَا
وَبِعَيْنِ الْقَلْبِ يُشَاهَدُ الْآخِرَةُ وَبِعَيْنِ
السِّرِّ يُشَاهَدُ الْمَوْلَى تَتَأَدَّبُ مَعَ الْخَلْقِ
بِحَيْثُ لَا يَرْتَفِعُ صَوْتُكَ عَلَى صَوْتِ أَحَدِهِمْ
حِفْظًا لِأَدَبِكَ وَتُبَارِزُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْمَعَاصِي وَتُنَازِعُهُ فِي أَفْعَالِهِ قَبِيحٌ
بِكَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ إِلَّا عَلَى جَاهِلٍ
إِلَّا مَنْ آثَرَ اللهَ عَلَى هَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَ
نَفْسِهِ لِأَهْلِ هٰذَا شَيْءٌ مِنْ وَرَاءِ الْعُقُولِ
لَا تَجِدُهُ الزُّهَّادُ وَالْقَلْبُ بِالْمُوَافَقَةِ وَ
الْمُوَافَقَةُ وَإِنَّمَا بِالْإِكْرَاهِ فَلَا إِلَّا
مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ الْمُرِيدُ
الصَّادِقُ كُلَّ وَارِدٍ يَرِدُ عَلَيْهِ يَعْرِضُ
أَعْمَالَهُ الظَّاهِرَةَ عَلَى مِرْآةِ الْحُكْمِ
ثُمَّ يَعْرِضُ أَعْمَالَهُ الْبَاطِنَةَ عَلَى مِرْآةِ الْعِلْمِ
فَإِنْ وَافَقَتْ أَعْمَالُهُ الْمِرْآتَيْنِ أَدْخَلَهُ
عَلَى الْمَلِكِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ وَافَقَتْ
مِرْآةً دُونَ مِرْآةٍ لَا يَقْعُدُ عَلَى
الْبَابِ وَيُقَالُ لَهُ أَحْكِمْ أَمْرَكَ

اپنے ہاتھ میں دم کیا اور اپنے چہرے کو سب جہتوں کی طرف پھیر کر فرمایا جو کوئی بغیر اس کے کہ خلوت نشین ہو اور تقوے اختیار کرے محبت الٰہی کا دعوے کرے پس وہ جھوٹا ہے۔ جو کوئی بغیر ال اور ملک کے خرچ کیے جنت کی محبت کا دعوے کرے پس وہ جھوٹا ہے۔ جو کوئی بغیر محبت فقر اور فقیروں کے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعوے کرے پس وہ جھوٹا ہے۔ سر کی آنکھ سے دنیا کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اور قلب کی آنکھ سے آخرت کا اور سر کی آنکھ سے مولیٰ تعالےٰ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو مخلوق کے ساتھ اپنے ادب کی نگہداشت سے ایسا ادب کیا کرتا ہے کہ تیری آواز کسی کی آواز پر بلند نہ ہو جائے اور حق تعالیٰ سے تو گناہوں کے ساتھ مقابلہ اور اس کے افعال میں اس سے منازعت (جھگڑا) کیا کرتا ہے۔ یہ تیرے فعل بہت برے ہیں آفتاب جاہل ہی پر ہوا اور یا اس پر جو کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی خواہش اور طبیعت اور اپنے نفس پر اختیار کرتا ہے۔ علوم عالیہ کیا کرتا یہ چیز عقلوں سے پرے ہے زاہد قلب کا آباد ہونا موافقت سے ہوتا ہے اور لیکن بجبر پھیر سکتا نہیں۔ ارشاد الٰہی ہے الا من اکرہ الآیہ مگر جس پر اکراہ کیا جائے اور قلب اس کا ایمان سے مطمئن ہو سچا مرید جب اس پر کوئی معاملہ بھی وارد ہوتا ہے تو وہ اپنے اعمال ظاہری کو حکم کے آئینہ پر پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال باطنی کو علم کے آئینہ پر پیش کرتا ہے جانچ کرتا ہے پس اگر اس کے اعمال دونوں آئینوں کے موافق ہوتے ہیں تو ٹھیک نظر آتے ہیں اس وقت اسے بادشاہ حقیقی عزوجل کے دربار پر داخل کر دیتا ہے اور اگر اس کا عمل ایک آئینہ کے موافق ہوتا ہے۔ دوسرے کے نہیں تو وہ داخل نہیں ہوتا ہے دروازہ پر ہی بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنے معاملہ کو درست کر لے۔

حَتّٰى يَشْكُرَ سَعْيَكَ وَيُحْمَدُ اَمْرُكَ فَاِنَّهٗ
بَابٌ لَا يُدْخَلُ اِلَيْهِ اِلَّا مِنَ الْحُكْمِ وَ
الْعِلْمِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ يَفْتَحُ لَكَ اَعْمَالًا
تُمَيِّزُ تِلْكَ الْاَعْمَالُ هِيَ بَاطِنَةٌ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَطَّلِعُ عَلٰى
ذٰلِكَ الْعَمَلِ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ ذَهَبَتْ عَنْهُمُ الْعُقُوْلُ
الشَّرْعِيَّةُ وَتُذْهَبُ لَهُمْ عَقْلُ الْعُقُوْلِ
حَتّٰى اِذَا ذَهَبَتْ اَيَّامُهُ التَّبَنُّجِ رُدُّوْا
اِلٰى طَعَامٍ بَعْدَ الْجُوْعِ وَشَرَابٍ بَعْدَ
الظَّمَاءِ وَنَوْمٍ بَعْدَ السَّهْرِ وَرَاحَةٍ
بَعْدَ التَّعَبِ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى شُغْلٍ شَاغِلٍ
لِاَنَّهٗ يَطَّلِعُ عَلٰى خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ ثُمَّ
يَطَّلِعُ ذٰلِكَ الْعَبْدُ عَلٰى مَا يُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ
مِنْ اَهْلِ الْبَلْدَةِ وَالْاِقْلِيْمِ فَاِذَا كَانَ
الْقُطْبُ اِطَّلَعَ عَلٰى اَعْمَالِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ
اَقْسَامِهِمْ وَمَا يَئُوْلُ اُمُوْرُهُمْ اِلَيْهَا
وَيَطَّلِعُ عَلٰى خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ وَلَا
يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَ
شَرٍّ لِاَنَّهٗ مُفْرَدُ الْمَلِكِ بَطَائِنُهُ نَائِبُ
اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ اَمِيْنُ الْمَمْلَكَةِ فَهٰذَا
هُوَ الْعَيْنُ الْقُطْبُ فِيْ زَمَانِهِ الْقَلْبُ مَوْرِدُ
الْمَلَائِكَةِ وَالسِّرُّ مَنْظَرُ الْحَقِّ اِذَا اَرَادَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْقِطَاعَ عَبْدٍ اِلَيْهِ
اَوَّلُ مَا يُوْحِشُهٗ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ

یہاں تک کہ تیری کوشش مشکور ہو جائے اور تیرے عمل کی تعریف کی جائے۔ کیوں کہ یہ ایسا دروازہ ہے جس میں بغیر واسطہ حکم وعلم کے داخل ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ پس جب ایسا معاملہ درست ہو جائے گا تو اللہ عزوجل تیرے لیے ایسے عملوں کو کھول دے گا جو کہ پہلے عملوں سے متمیز ہوں گے وہ تیرے اور تیرے رب کے درمیان مخفی ہوں گے اس عمل پر کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی مطلع و خبردار نہ ہوگا۔ ان مخصوص بندوں کی شرعی عقلیں، جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول عطا فرمادی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے نشر و شکر کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو یہ بھوک کے بعد کھانے کی طرف اور پیاس کے بعد پینے کی طرف اور جاگنے کے بعد سونے کی طرف اور تکلیف کے بعد راحت کی طرف لوٹا دیے جاتے ہیں پھر یہ ایسے شغل کی طرف لوٹایا جاتا ہے جو کہ اس کو تمام شغلوں سے روکنے والا ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ بھیدوں کے خزانوں پر مطلع ہو جاتا ہے پھر اس کو اہل شہر و اہل اقلیم کے حالات پر موافق ارادہ الٰہی جو کہ اس سے مقصود ہے خبر لی جاتی ہے۔ اس کو اطلاع دے دی جاتی ہے اور اگر وہ قطب بنایا جاتا ہے تو وہ تمام دنیا والوں کے عملوں اور ان کے ازلی حصوں اور انجام کار سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور اسرار کے خزانوں پر مطلع ہو جاتا ہے کوئی چیز بھی بری اور بھلی دنیا میں اس پر مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی ہے۔ اس واسطے کہ وہ شاہی یکتا زدا اس کا رازدار رسولوں اور انبیاء کرام کا نائب اور سلطنت کا امین ہوتا ہے۔ پس یہی قطب زمانہ ہوتا ہے جس کا قلب فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ اور جس کا سر خدا کا منظر ہوتا ہے جل جلالہ۔ جب اللہ عزوجل کسی بندہ کو اپنی طرف متعلق سے انقطاع کرکے متوجہ کرنا چاہتا ہے تو اولاً اس کے دل میں بنی آدم

ثُمَّ يُؤْنِسُهُ بِالسِّبَاعِ وَالْوَحْشِ وَالْجِنِّ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَتِ الْوَحْشَةُ الْآدَمِيَّةُ بِالتَّأَنُّسِ بِالْجِنِّ وَالسِّبَاعِ آنَسَهُ بِالْمَلَائِكَةِ عَلٰى اِخْتِلَافِ صُوَرِهَا يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ فِي الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ وَالْبِحَارِ.

يَا مَنْ عَزَمَ عَلَى الْإِنْقِطَاعِ اِسْمَعْ يَا طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامًا ثُمَّ رُؤْيَةً حَتّٰى إِذَا أَنِسَ كَلَامَهُمْ وَاشْتَاقَ إِلٰى رُؤْيَةِ صُوَرِهِمْ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ لَيْسَ فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ أَلَذُّ حَدِيْثًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَحْسَنُ الْخَلِيْقَةِ صُوَرًا وَأَلَذُّهُمْ كَلَامًا ثُمَّ يُحْجَبُ عَنِ الْمَلَكِ هُوَ دَهْشَةٌ وَحَيْرَةٌ عَلٰى بَابِهِ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَابِهِ قُرْبُهُ ثُمَّ يَكُوْنُ مَا يَكُوْنُ مِنْهُمَا بَعْدَ السُّكُوْتِ يُوْحٰى إِلَى الْقَلْبِ كَمَا أُوْحِيَ إِلٰى أُمِّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ كَانَتْ خَافَتْ عَلَيْهِ يَا قَلْبُ إِذَا خِفْتَ عَلَى السِّرِّ الَّذِيْ فِيْكَ أَلْقِي الْيَمَّهُ فِيْ بَحْرِ الْبَرَارِيْ وَالْقِفَارِ وَفَارِقِ الْأَهْلَ وَالْأَصْحَابَ تَكُوْنُ امْرَأَةٌ خَيْرًا مِنْكَ تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي الْيَمِّ وَأَنْتَ تَفْزَعُ خُطْوَتَيْنِ تَخَافُ وَذٰلِكَ لِنُقْصَانِ إِيْمَانِكَ

سے وحشت ڈال دیتا ہے پھر اُس کو درندوں اور وحشیوں سے اور جنوں سے مانوس کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب وحشیوں اور جنوں اور درندوں میں رہ کر اس کی آدمیت کی وحشت جاتی رہتی ہے تو اُس کو ملائکہ سے انس دیتا ہے وہ مختلف صورتوں میں اس کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں یہ جنگل اور میدانوں اور دریاؤں میں اُن کے کلام سنتا رہتا ہے۔

اے انقطاع کا ارادہ کرنے والے سن لے۔ اے طالبِ مولیٰ اوّلاً کلام کا انتظار کر پھر دیدار کا۔ یہاں تک کہ جب یہ بندہ فرشتوں کے کلام سے مانوس ہو جاتا ہے اور اُن کی صورتوں کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے تو اس کے اور اُن کے درمیان سے حجاب اٹھا دیا جاتا ہے اور مخلوق الٰہی میں فرشتوں سے زیادہ لذیذ کلام والا کوئی نہیں ہے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ خوبصورت اور عمدہ لطیف کلام والے ہیں پھر فرشتہ سے حجاب میں کر دیا جاتا ہے اور وہ بندہ سراپا دہشت و حیرت بن کر اللہ عزوجل کے دروازہ پر پڑا رہتا ہے پھر اُس کے پاس انیس قرب الٰہی آ جاتا ہے پھر اُس کے بعد ہوتا رہتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے سکوت کے بعد میں اُس کے قلب کی طرف ویسی ہی وحی بھیجی جاتی ہے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف اُن کے خوف کرنے کے وقت وحی بھیجی گئی تھی کہ اے قلب جب کہ تو اپنے اُس بھید پر جو تجھ میں مخفی ہے انکار ہونے کا خوف کرے تو تو اپنے جسم کو جنگلوں اور میدانوں کے سمندر میں ڈال دے اور اپنے اہل و اصحاب سے جُدائی کرے تجھ سے ایک عورت ہی (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) بہتر تھی جس نے اپنے بچہ کو دریا میں ڈال دیا تو دو قدم باہر نکالتا ہے اور ڈرتا ہے۔ اور یہ معاملہ تیرے ایمان کے نقصان کے باعث ہے ارشاد الٰہی ہے۔

لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا هٰكَذَا. اِذَا
خِفْتَ فِیْ بَرِّیَّتِكَ عِنْدَ اِنْقِطَاعِ مُرَادِكَ
وَمَا لَدَیْكَ حَتّٰی تَكَادَ تَرْجِعُ اِلَی الْخَلْقِ
وَالسَّبَبِ رُبِطَ حِیْنَئِذٍ عَلٰی
قَلْبِكَ.

یَا نَاقِصَ التَّوْحِیْدِ وَالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰی
اَیْنَ اَنْتُمْ وَالتَّوْبَةُ فِیْ كُلِّ حَالَةٍ یَا
مُدْبِرُ الْاَكْلُ بِالدِّیْنِ نِفَاقٌ وَالْاَكْلُ
بِالصَّنْعَةِ سُنَّةٌ اُقْعُدْ مَعَ هٰذِهِ السُّنَّةِ
حَتّٰی یَاْتِیَ الْاِیْمَانُ یَاْخُذُ الصَّنْعَةَ مِنْ
یَدِكَ وَیَغْلِقُ اَبْوَابَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ
حِیْنَئِذٍ اُخْرُجْ اَوِ اقْعُدْ تَقَلَّبْ فِیْ دَارِ
عِلْمِهٖ اَعْمٰی وَاَصَمَّ لَا تَسْمَعُ غَیْرَ
الْحَقِّ وَلَا تَرٰی غَیْرَ فَضْلِ الْحَقِّ وَلَا
تَرٰی غَیْرَ فَضْلِ الْحَقِّ ثُمَّ سِیَاحَةً
بِاَیِّ اَكْنَافِ الْاَرْضِ مَعَ النِّسْحَةِ یَا
عَوَامُّ اَلَیْسَ اَحَدُكُمْ اِذَا لَحِقَ
شَیْئًا اَخَذَهٗ وَتَغَرَّبَ وَسَافَرَ حَالَةَ
الْاَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ وَحَالَةُ الْاَخْذِ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَقِیْقَةً لٰكِنْ اَحَدُنَا
اِذَا لَحِقَ شَیْئًا اَخَذَهٗ وَتَغَرَّبَ وَسَافَرَ
حَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْحَقِّ وَاَمَّا اِذَا تَرَقَّتْ
دَرَجَتُهٗ وَتَحَقَّقَتْ وَلَایَتُهٗ لَا یَخْطُرُ بِقَلْبِهٖ
اَخْذٌ وَلَا عَطَاءٌ تَاْتِیْهِ الْاَشْیَاءُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا
یُقْسَمُ بِتَنَاوُلِهَا یَا اُمَّ مُوْسٰی اِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم موسٰے علیہ السلام کی ماں کے قلب پر گرہ دے دیتے تو وہ راز فاش کر دیتیں۔ ایسے ہی جب تو اپنی مراد و مقصود کے منقطع ہونے کے وقت اپنے توکل کے جنگل میں خوف کرنے لگے گا یہاں تک کہ تیرا مخلوق و سبب کی طرف لوٹنا قریب ہو جائے گا تو تیرے قلب پر اطمینانی گرہ لگا دی جائے گی۔

اے توحید اور علم و تقوٰے میں ناقص رہنے والو تم اور ہر حالت میں تمہاری توبہ کہاں ہے۔ توبہ کرتے رہو۔ اے بدنصیب دین کا بدلہ لے کر کھانا نفاق ہے۔ اور کام کر کے بذریعہ کسب کھانا سنت ہے تو اس سنت کی معیت میں بیٹھ جا کسب کرتا کہ تیرے پاس ایمان آجائے اور اس کام کو تیرے ہاتھ سے لے لے اور مخلوق کے دروازوں کو تیرے قلب سے بند کر ڈالے تو اس وقت خواہ باہر نکلنا یا بیٹھے رہنا تو اس کے دار العلم میں اندھا اور بہرا بنا ہوا اُلٹ پلٹ کرتا رہ حق کے سوا کچھ نہ سن اور فضل خداوندی کے سوا کسی کی طرف نظر نہ ڈال پھر مخافظین الٰہی کی ہمراہی میں جس طرف تو زمین میں جانا چاہیے سیاحت کو لازم پکڑ لے۔ عوام لوگو کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو وہ اس کو مخلوق سے لے کر چل دیتا ہے اور سفر کرتا ہے۔ اور اللہ سے لینے کی حالت حقیقت ہے۔ بس ایسے ہی جب ہم میں کا کوئی کچھ پا لیتا ہے تو اس کو لیتا ہے تو اس کو حق تعالٰے سے لینے کے لیے مسافرت اختیار کرتا ہے اور لیکن جب اس کا درجہ ترقی کر جاتا ہے اور اس کی ولایت متحقق ہو جاتی ہے تو اس کے دل میں لینے اور دینے کا خطرہ بھی نہیں آتا ہے چیزیں اس کے پاس خود بخود آتی رہتی ہیں حالانکہ وہ ان سے غائب ہوتا ہے۔ اس کو ان کے لینے کی قسم دی جاتی ہے۔ موسٰے کی ماں سے کہا گیا تھا جب تم موسٰے پر خوف کرو تو ان کو

فَأَلْقِيهِ وَأَنْتَ إِذَا خِفْتَ عَلٰى دِيْنِكَ أَلْقِ قَلْبَكَ إِلَى اللّٰهِ سَلِّمْ قَلْبَكَ إِلَيْهِ سَلِّمْهُ إِلَيْهِ قُلْ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ مَعَهٗ فَتَكُوْنَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَحَبَّتُكَ لَهٗ كَحَبْلٍ مَعْقُوْدٍ فِيْ وَسْطِكَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ هُوَ مَعَكَ فَتَنَامُ مَعَ الْقَدْرِ وَتَسْمَعُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقَادِرِ وَاللّٰهِ ثُمَّ وَاللّٰهِ إِنَّ أَحْوَالَ الْأَوْلِيَاءِ كَأَحْوَالِ الْأَنْبِيَاءِ لٰكِنَّ لَقَبَهُمْ غَيْرُ أَلْقَابِهِمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ لَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ لِأَنَّهُمْ شُفَعَاءُ الْخَلْقِ هٰكَذَا هٰؤُلَاءِ لَا يُحَاسَبُوْنَ لِأَنَّهُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ۔

يَا عَبْدَ الْهَوٰى وَالطَّبْعِ يَا عَبْدَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ مَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَسَبَقَ بِهِ الْعِلْمُ مِنَ الْأَقْسَامِ لَا بُدَّ مِنْ اِسْتِيْفَائِهَا لٰكِنَّ الشَّأْنَ مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَا لَهُ أَوْ بِهِ تُرْجِعُهُ مَعَ الْقَدْرِ تَقْبَلُهُ مَعَ التَّوْحِيْدِ سِرٌّ بَيْنَ أَحْوَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَلْبِ عَبْدِهٖ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَلَا الْمَخْلُوْقُ وَلَا الْمَلَكُ أُطْلُبِ الْقُرْبَ مِنْ بَابِ فَنَائِكَ إِذَا رَضِيْتَ أَحَبَّكَ فَإِذَا أَحَبَّكَ أَفْنَاكَ أَصْحَبَكَ كُنْتَ أَبَدًا فِيْ صُحْبَتِهٖ مَعَ عِلْمِكَ۔

دریا میں ڈال دیتا۔ اور تو اے عارف جب اپنے دین پر خوف کرے تو تو اپنے قلب کو اللہ عزوجل کی طرف ڈال دے اور اپنے قلب والہل کو اس کے سپرد کر اور کہہ دے کہ وہ سوائی تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور اہل و عیال میں خلیفہ۔ تیری اللہ کے لیے تیری محبت مانند اس ہمیانی کے ہے جو کہ تیری کمر پر بندھی رہتی ہے۔ جہاں کہیں تو متوجہ ہوگا وہ تیری جہت میں رہتی ہے پس تو تقدیر کے ساتھ سوئے گا اور قدرت و قادر سے کام سنے گا۔ خدا کی قسم پھر خدا کی قسم بلاشک اولیاء اللہ کے حالات مثل حالات انبیاء کرام علیہم السلام کے ہیں لیکن ان کا لقب ان کے سوا ہے۔ انبیاء و رسول علیہم السلام کی طرف منکر و نکیر نہیں آیا کرتے ہیں کیوں کہ وہ مخلوق کے شفیع ہیں اسی طور سے اولیاء اللہ سے محاسبہ نہیں کیا جاتا ہے کیوں کہ وہ حق عزوجل کے مخصوص بندہ ہیں۔

اے خواہش و طبیعت کے بندہ اے تعریف و ثنا کے بندہ جن مقسومات پر قلم چل چکا ہے اور علم الٰہی اس پر سبقت کر چکا ہے اس کا پورا کرنا حاصل کرنا ضرور ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا تو اس کو اپنے ہاتھ سے اپنی خودی کے ساتھ لیتا ہے۔ یا خدا کے ساتھ رہ کر اس سے تو اپنے کو موجود سمجھتا ہے یا مفقود سمجھتا ہے۔ معرفت والے بندہ کے قلب میں توحید کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف ایک ایسا بھید اس کے بھیدوں میں سے ہوتا ہے کہ نہ اس پر شیطان مطلع ہوتا ہے اور نہ مخلوق اور نہ فرشتہ تو اپنی فنا کے دروازہ سے قرب الٰہی کو ڈھونڈ جب تو اس پر راضی ہو جائے گا وہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا پس جب وہ تجھ سے محبت کرلے گا تجھے فنا کر دے گا تجھے اپنی مصاحبت میں رکھے گا تو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ اس کی صحبت

وَالْعَابِدُ يَصْحَبُهُ بِعِبَادَتِهٖ لَا يَعْلَمُ
اَنَّ الْمُرِيْدَ هٰذَا الْمُرِيْدُ اِلَّا الْعَارِفُ
اَنْتَ فَتَسْخَرُ لَهٗ فَاِنْ وَافَقْتَ
اللّٰهَ فِيْ ذٰلِكَ وَاِلَّا وَاَنْتَ مَطْرُوْدٌ
كُنَّا نَمْشِيْ خَلْفَهُمْ وَنَحْنُ كَالذَّرَّةِ
مِنْ جُلَسَآئِهٖ لِنَسْتَفِيْدَ مِنْهُمْ
كَلِمَاتِ الدُّخُوْلِ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَاْيِهٖ
ضَلَّ وَبَعْدَ كَلَامٍ قَالَ وَ
يَكُوْنُ نَائِبَ الرَّسُوْلِ فِي الْعَاقِبَةِ
يَتْرُكُ ثُمَّ يَتْرُكُ ثُمَّ يَاْخُذُ يَتْرُكُ
الْمَتْرُوْكَ وَيَاْخُذُ الْمَاْخُوْذَ يُضِيْءُ
لَكَ الْاَمْرُ كَفَلَقِ الصُّبْحِ يَتَجَدَّدُ عَلَى
الْعَبْدِ ثَوْبَيِ الْوُجُوْدِ وَالْفَنَآءِ الْوُجُوْدُ
تَارَةً وَالْفَنَآءُ تَارَةً وَتَارَةً يُفْتَقَدُ
فَيُقْبِلُ الْحَقُّ عَلَيْهِ وَتَارَةً يُوْجَدُ
فَيُخْبِرُ عَنِ الْحَقِّ رَوٰى قَلْبِيْ عَنْ رَبِّيْ
اِجْعَلْ بِخَلْوَتِكَ بَابَيْنِ بَابًا اِلَى الْخَلْقِ
وَبَابًا عَلَى الْحَقِّ تُؤَدِّيْ حُقُوْقَ الْخَلْقِ
وَتُؤَدِّيْ حُقُوْقَ الْحَقِّ اِصْحَبِ الْخَلْقَ
لِلْخَلْقِ فَيَكْفِيْ شَرَّ الْخَلْقِ وَيَدُوْمُ لَكَ
قُرْبُ الْحَقِّ الْخَلْقُ مَا سِوَى الْحَقِّ وَ
هٰذَا مَعْنًى يَعُمُّ جَمِيْعَ الْاَحْوَالِ مَعْنٰى صُحْبَتِكَ
الْخَلْقَ لِلْحَقِّ نَصِيْحَتُكَ لَهُمْ بَعْدَ صُحْبَةِ
الْحَقِّ اِصْحَبِ الْخَلْقَ فَاِذَا صَحِبْتَ الْخَلْقَ بَعْدَ
صُحْبَةِ الْحَقِّ فَاَنْتَ مَعَ الْحَقِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ

میں رہے گا۔ اور عابد اپنی عبادت کی وجہ سے اس کی صحبت میں رہتا ہے۔ لیکن اس بات کو کہ بہ تحقیق ایسا مرید کون ہے۔ اس کو عارف ہی جانتا ہے۔ تو ایسے عارف کا تابعدار بنا رہ۔ پس اگر تو اس امر میں اللہ کا موافق بنا رہا پس بہتر ہے ورنہ تو دربار الٰہی سے ہانکا ہوا ہوگا۔ نکال دیا جائے گا۔ ہم اولیاء اللہ کے پیچھے پیچھے ان کے ہم نشینوں میں سے مثل چیونٹی کے چلا کرتے تھے تاکہ ہم ان سے دربار الٰہی کے داخل ہونے کے کلمے سیکھ لیں جو اپنی رائے سے بے نیاز ہوا بہک گیا۔ آپ نے بعد کچھ گفتگو کے ارشاد فرمایا۔ بندۂ مومن انجام کار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب بن جاتا ہے۔ یکے بعد دیگرے چھوڑتا ہے اور پھر لیتا ہے وہ حضور کی چھوڑی ہوئی چیزوں کو چھوڑتا ہے۔ اور اختیار کی ہوئی چیزوں کو لیتا ہے۔ یہ امر تجھ پر سپیدہ صبح کی طرح ظاہر ہو جائے گا بندہ مومن پر دو کپڑے وجود و فنا کے نئے ہوتے رہتے ہیں کبھی وجود اور کبھی فنا کبھی یہ فنا و مفقود کر دیا جاتا ہے پس یہ حق تعالےٰ کی خبر دیتا رہتا ہے۔ میرے قلب نے رب تعالےٰ سے روایت کیا کہ تو اپنی خلوت میں دو دروازہ بنا ایک دروازہ خلق کی طرف اور ایک دروازہ حق کی طرف ایک سے حقوق خلق کو ادا کیا کر دوسرے سے حقوق حق تعالےٰ جل مجدہ حق کے واسطے مخلوق کے ساتھ رہ پس یہ تیرے لیے شر سے کفایت کرے گا اور تجھے ہمیشہ قرب الٰہی حاصل ہوگا۔ ماسوائے اللہ خلق ہے اور یہ ایسے معنے ہیں کہ جو تمام حالتوں کو عام ہوتے ہیں۔ حق کے واسطے مخلوق کے ساتھ رہنے کے معنے تیری مخلوق کے لیے خیر خواہی کرنا ہے۔ تو حق کی صحبت کے بعد مخلوق کے ساتھ رہ پس جب تو حق کی صحبت کے بعد خلق کے ساتھ رہے گا پس تو حق کی ہی معیت میں ہوگا نہ کہ خلق کی معیت میں اور حق کے ساتھ تیری

وَعَلَامَةُ صُحْبَتِكَ الْحَقَّ أَنَّكَ لَا تَرَى
النَّفْعَ وَالضَّرَّ مِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ بَلِ الْكُلُّ
مُسَلَّطُوْنَ مُسَخَّرُوْنَ قُلُوْبٌ أَكَلَتْ مِنْ
طَعَامِ فَضْلِهِ وَسَمِعَتْ حَدِيْثَ أُنْسِهِ
وَرَأَتْ فَرْحَةَ قُرْبِهِ خَاطَبَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ
فَيُخَاطَبُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ وَآحَادُ أَفْرَادٍ
يُخَاطَبُوْنَ فِي الدُّنْيَا أَبُو الْقَاسِمِ الْجُنَيْدُ
قَالَ مَا تَكَلَّمْتُ إِلَّا بَعْدَ شَهَادَةِ أَرْبَعِيْنَ
مِنَ الْأَبْدَالِ مِنْ جُمْلَتِهِمْ سَرِيٌّ السَّقَطِيُّ
وَلَمْ يَفْعَلْ بِقَوْلِهِمْ رَأَى الرَّسُوْلَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ.

يَا جُنَيْدُ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّهُ قَدْ آنَ
لَكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ إِلَّا أَنْ إِذَا أَرَدْتَ الْحَقَّ وَالزِّيَادَةَ
وَالثَّبَاتَ فَافْعَلْ مَا أَقُوْلُ وَإِلَّا فَالْوَيْلُ لَكَ
عِنْدَ الصَّلٰوةِ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَعِنْدَ الْبَلَاءِ
تَسْتَقْبِلُ أَيْضًا وَهُوَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بِوَجْهِ قَلْبِكَ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا اسْتَقْبَلْتَ بِوَجْهِكَ الْخَلْقَ
عِنْدَ الْآفَاتِ كَانَ إِيْمَانُكَ بَاطِلًا لِأَنَّ الْإِيْمَانَ عِنْدَ
الْبَلَاءِ يَتَبَيَّنُ انْكِسَارُ الْقُلُوْبِ فِيْهِ كَثِيْرٌ
وَلٰكِنَّ انْكِسَارَ قُلُوْبِ الْعَوَامِّ لِلدُّنْيَا وَ
الْخَوَاصِّ لِلْأُخْرٰى وَخَاصِّ الْخَاصِّ يَنْكَسِرُ
قُلُوْبُهُمْ لِفَوَاتِ الْمَوْلٰى أَوْ لِحِجَابٍ وَقَعَ
بَعْدَ الْكَشْفِ لِكُلِّ أَحَدٍ انْكِسَارٌ يَخُصُّهُ إِلَّا
آحَادَ أَفْرَادٍ انْكِسَارُهُمْ لِأَجْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

صحبت کی نشانی یہ ہے کہ تو نفع و نقصان کو خلق کی طرف سے
خیال نہ کرے۔ بلکہ کل کے کل اس کے تابعدار و مسخر ہیں یہ سمجھتا رہ
بہت سے قلوب نے اس کے فضل کا کھانا کھایا ہے اور اس
کے اُنس کی گفتگو سنی ہے اور اس کے قرب کی فرحت کو دیکھا ہے
اللہ تعالیٰ نے ان کے قلبوں سے دنیا ہی میں قبل ان کی موت کے
خطاب فرمایا ہے پس ان سے قیامت میں بھی خطاب کیا
جائے گا۔ اور اکا دکا ہی ایسے افراد ہیں جن سے دنیا میں خطاب
کیا جاتا ہے۔ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
میں نے بعد شہادت چالیس ابدالوں کے جن میں سے حضرت سری
سقطی رضی اللہ عنہ بھی ہیں وعظ کہنا شروع کیا بغیر اس کے کلام نہ
کیا اور ان کے قول پر بھی عمل نہ کیا بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں۔

اے جنید آدمیوں پر وعظ کہو بہ تحقیق اب تمہارے لیے
وعظ کہنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر تو حق کا اور زیادتی مراتب اور
اور ثابت قدمی کا طالب ہے پس جو کچھ میں کہوں تو وہ کر ورنہ
تجھ پر افسوس ہے۔ تو نماز میں قبلہ کو منہ کیا کرتا ہے اور وقت
نزول بلا کے بھی قبلہ کو منہ کرتا ہے اور میرا کہنا یہ ہے کہ تو اپنے
قلب کے چہرے سے حق عزوجل کا استقبال کر۔ جب نزول
آفات کے وقت تو اپنے چہرے کا استقبال خلق کی طرف کرنے
لگے تیرا ایمان باطل ہو جائے گا کیوں کہ بلا کے آنے کے وقت
قلوب کی شکستگی کثرت ہوتی ہے ایمان ظاہر ہوتا ہے لیکن عوام کے قلوب کی شکستگی
دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور خواص کے قلوب کی شکستگی آخرت کے لیے
ہوتی ہے اور خاص الخاص کے قلوب کی شکستگی مولا تعالیٰ کے فوت ہو جانے پر یا کشف
کے بعد حجاب واقع ہو جانے پر ہوا کرتی۔ ہر ایک کے لیے ایک
شکستگی ہوتی ہے۔ لیکن اکا دکا افراد کی ہی شکستگی حق عزوجل کے لیے

سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ دُعَاءً مَلْحُوْنًا قَالَ لَا تَقْبَلُ دُعَاءً مُتَصَنِّعًا مُسَجَّعًا مُتَصَنِّعًا فِيْهِ أَنَا وَالْأَتْقِيَاءُ مِنْ أُمَّتِيْ بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ قَدْ يَغْلِبُ الْمُؤْمِنَ الرَّجَاءُ يَنْظُرُ إِلَى دِيْوَانِ مَعَاصِيْهِ فَلَا يَجِدُ فِيْهِ مَعْصِيَةً تُقِّنَ الرُّشْدُ مِنْ حَالِ صِغَرِهٖ مِنْ كِتَابٍ إِلَى مُقْرِئٍ إِلَى مِحْرَابٍ وَقَدْ يَكُوْنُ هٰذَا وَهُوَ نَادِرٌ فَلَا يَرٰى لَهٗ مَعْصِيَةً وَفِيْ دِيْوَانِ الْأَوَامِرِ فَلَا يَرٰى لَهٗ أَمْرًا مَتْرُوْكًا فَيُقْضٰى عَلَيْهِ بِنَوْعِ مَعْصِيَةٍ لِكَيْلَا يَهْلِكَ ثُمَّ يَتَدَارَكُهٗ فَيَتُوْبُ فَيَكُوْنُ تِلْكَ الْمَعْصِيَةُ سَابِقَتُهٗ كَالنَّفَقَةِ عَلٰى رَأْسِهٖ هٰذَا الذَّنْبُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الْمُذْنِبِ فِيْ حَقِّ هٰذَا الْمُؤْمِنِ الصِّدِّيْقِ كَذَنْبِ آدَمَ وَهٰذَا نَادِرٌ شَاذٌّ لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ وَلَا يُعْبَأُ بِهٖ الْإِرَادَةُ فِي النَّفْسِ إِرَادَتَانِ وَهُمَا ضِدَّانِ إِرَادَةُ مَا سِوَى الْحَقِّ وَإِرَادَةُ الْحَقِّ فَهُمَا لَا يَصْطَلِحَانِ وَيَقْتَتِلَانِ إِلٰى أَنْ يُتِمَّ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَمْ يَغْلِبْ خَيْرُهٗ شَرَّهٗ فَلْيَتَجَهَّزْ إِلَى النَّارِ

ہوا کرتی ہے۔ آپ سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد (لا یقبل اللہ دعاء ملحونا) کے معنے دریافت کئے گئے۔ اللہ تعالٰے دعاء ملحون کو قبول نہیں کرتا ہے۔ آپ نے جواب دیا اللہ تعالٰے تصنع بناوٹ کرنے والے کی دعا کو جس میں قافیہ بندی سجع کی جاوے قبول نہیں فرماتا ہے اور میری امت کے متقی تکلف سے بری ہیں۔ کبھی مومن پر اُمیدواری کا غلبہ ہوتا ہے وہ اپنے گناہوں کے دفتر کو دیکھتا ہے اُس کو کوئی گناہ جس میں نظر نہیں آتا ہے اُس کو بچپنے سے ہی ہدایت کی تلقین کی گئی وہ کتاب سے پڑھانے والے کی طرف محراب عبادت کی طرف جاتا ہے ایسا شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے پس وہ اپنا کوئی گناہ نہیں دیکھتا ہے اور جب وہ اوامر کے دفتر میں نگاہ ڈالتا ہے پس اُسے کوئی ایسا امر جس کے کرنے کا اُس کو حکم تھا چھوٹا ہوا نظر نہیں آتا ہے پس اُس پر ایک قسم کی معصیت مقدر کر دی جاتی ہے تاکہ وہ خود بینی سے کہیں ہلاک نہ ہو جائے پھر مطابق مقدر وہ گناہ کر لیتا ہے پس اُس سے فوراً توبہ کرتا ہے پس یہ معصیت اُس کے لیے امر تقدیری ہوتا ہے جس کا کرنا لابدی ہے جیسے کہ اُس کے ذمہ اہل و عیال کا نفقہ یہ گناہ اس گناہگار اس سچے مومن کے حق میں مثل گناہ آدم علیہ السلام کے ہوتا ہے۔ اور یہ شاذ و نادر ہے جس کی طرف نہ توجہ کی جاتی ہے اور نہ کوئی اُس کی پروا کی جاتی ہے نفس میں دو قسم کے ارادے ہیں اور وہ دونوں آپس میں دو ضدیں ہیں ایک حق تعالٰے کا ارادہ اور ایک اُس کے ماسوا کا ارادہ۔ پس یہ دونوں یہاں کے چالیس برس پورے ہو جاتے ہیں صلح نہیں کرتے ہیں لڑتے رہتے ہیں اور یہی معنے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ چالیس برس کی عمر پر پہنچ جائے اور اُس کی بھلائی اُس کی برائی پر غالب نہ ہو پس وہ جہنم کا سامان

إشارةٌ إلى هذه الأصل. يا أبناء بنيان الطريق انظار والمهود والرؤية الباطن الفطام ما دمت تعرف هوىً ما سواه وتعرف نفسك فأنت هوس تارةً تتبعهم وتارةً تذللهم هذه الدار إليها طريقان علامة الولاية ثلث الاستغناء بالله عز وجل في كل شيء والقناعة بالله عز وجل عن كل شيء والرجوع إليه في كل شيء فإن ادعت نفسك الآن الولاية فخذها بهذه الخصال فإن لم تكن فلست برجل لا ينبغي لعالم أن يدخل على الملوك إلا بعد إتقان إيمانه وإيقانه وقوة علمه بالله وترسخه وتمكنه من المعرفة والأنس بالله فيدخلون إليهم بقوى ويخرجون عنهم بقوى كنت أصحب بعض الناس يحدثني بكل ما قد جرى لي ويجري لي وكان يكون معه صبي متخشن ويدخل إلى السلاطين فخطر في قلبي من ذلك شيء فكان يقول لولا هذا الصبي متولي رباط وأخاف إن تركته هنالك هلكوا به وأنا ما لي على السلاطين فليس لي إليهم حاجة وإنما أدخل إليهم لأعظهم

کرے۔ یہ حدیث اسی اصل کی طرف اشارہ ہے۔

اے طریقت کی عمارتوں کے بچو! (طالبین راہ) ظاہر اور باطن کی طرف نگاہ کرو اور دودھ چھوڑنا جب تک تو ماسوی اللہ کو اللہ کے ساتھ پہچانتے رہو پس تو سراپا ہوس ہے کبھی تو ان کا اتباع کرے گا اور کبھی تو ان کے سامنے جھکے گا۔ یہ گھر اس کی طرف دو راستے ہیں ولایت کی تین علامتیں ہیں ہر چیز میں اللہ عزوجل کے سبب سے استغنا کرنا اور ہر چیز سے اللہ عزوجل پر قانع رہنا اور ہر چیز میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا پس اگر تیرا نفس ولایت کا دعوے کرے پس تو اس کو ان خصلتوں کے ساتھ پکڑ پس اگر تو اس کو پورا نہ کر سکے۔ پس تو مرد نہیں ہے کسی عالم کے لیے بغیر اس کے کہ وہ اپنے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور اللہ کے ساتھ اس کی قوت کل وزن پوری ہو جائے اور معرفت و انس الٰہی اس میں متمکن ہو جائے بادشاہوں پر داخل ہونا سزاوار نہیں ہے۔ پس ایسی حالت میں عالم بادشاہوں کی طرح قوتوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور وہاں سے قوتوں کے ساتھ باہر آئیں گے۔ میں ایک بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا وہ تمام واقعات گذشتہ اور آئندہ مجھ سے متعلق بیان کر دیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہا کرتا تھا اور وہ بادشاہوں کے یہاں آیا جایا کرتے تھے پس اس وجہ سے میرے دل میں خطرہ گزرا کہ ولی اور یہ حالت پس اس خطرہ پر آپ نے فرمایا کہ یہ بچہ خانقاہ میں رہتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں اس کو وہاں چھوڑ دوں تو لوگ اس کی وجہ سے ہلاکت میں نہ پڑ جائیں۔ لیکن میرا بادشاہوں کے پاس جانا پس میری کوئی حاجت ان سے نہیں ہے محض ان کو نصیحت

وَاَكْشِفُ لَهُمْ طُرُقَ الْعَدْلِ اَنْتُمْ فِيْ صُحْبَتِكُمْ
خَلَلٌ وَنَحْنُ نَصْحَبُهُمْ بِالْاَدَبِ سَاَلَ سَائِلٌ
اِذَا كَانَ الطَّعَامُ مُخْتَلِطًا كَيْفَ يَصِحُّ الصِّيَامُ
وَالصَّلٰوةُ فَقَالَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ
بَيِّنٌ الشَّرْعُ بَيِّنٌ لَكَ وَالتَّوَقُّفُ اَيْضًا
اِذَا قَالَ لَكَ الْقَلْبُ لَا فَهُوَ حَرَامٌ وَاِنْ
قَالَ نَعَمْ فَهُوَ حَلَالٌ وَاِنْ سَكَتَ وَلَمْ
يَقُلْ نَعَمْ وَلَا لَا فَهُوَ شُبْهَةٌ اِنْ عَدِمْتَ
بِالْمَالُوْفَاتِ وَصَبَرَتْ نَفْسُكَ فَهُوَ
قَنَاعَةٌ تَدْرِيْ كَمْ عِنْدَهُ مِنَ الطَّاعَاتِ
وَالصَّوْمُ وَالصَّلٰوةُ يَعْبَأُ بِهِمَا اِنَّمَا
مُرَادُهُ مِنْكَ قَلْبٌ صَافٍ مِنَ الْاَكْدَارِ
وَالْاَغْيَارِ اَلزَّاهِدُ الْمُنَافِقُ ظَاهِرُهُ
صَافٍ وَبَاطِنُهُ مُكَدَّرٌ اَلصِّغَارُ فِيْ
خَدَّيْهِ وَالْخُشُوْعُ فِيْ كَتِفَيْهِ وَجُبَّتُهُ
الصُّوْفِ عَلَيْهِ زُهْدُهُ فِيْ كَفِّ اَيْدِيْهِ
بَاطِنُهُ يَكْدِيْ نَفْسُهُ مُرْتَقِبَةٌ اِلَى
الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ عَيْنُهُ طَامِحَةٌ مَا بِاَيْدِي
النَّاسِ ـ اَمَّا الْعَارِفُ فَظَاهِرُهُ مُتَلَطِّخٌ
بِشَيْءٍ مِنَ الْاَقْسَامِ اَقْسَامِ نَفْسِهِ
وَاَقْسَامِ مَنْ يَتَعَلَّقُ بِهِ جَهْبَذُ الْمَلِكِ
كَاَنَّهُ اُسْتَاذُ دَارِهِ عَارِضُ جَيْشِهِ
مَعَ سَلَامَةِ سِرِّهِ مَعَ صَفَاءِ قَلْبِهِ مَعَ
رُؤْيَةِ حَضْرَتِهِ اَمْوَاجُ الْعِلْمِ تَتَلَاطَمُ
بِهٖ بِحَارُ الدُّنْيَا لَا يَمْلَأُ قَلْبَهٗ

کرنے کے واسطے آتا جاتا ہوں اور اُن کو عدل وانصاف کے راستے بتاتا رہتا ہوں۔ تمہاری صحبت میں بزرگوں کے ساتھ خلل ہے اور ہم اُن کی صحبت میں ادب کے ساتھ رہتے ہیں۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ جب کہ طعام میں حرام وحلال مخلوط ہو روزہ نماز کیسے درست ہوگا۔ پس جواباً فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے تیرے لیے شرع بھی ظاہر ہے اور توقف بھی ظاہر جب قلب انکار کرے پس وہ حرام ہے اور اگر اقرار کرے پس وہ حلال ہے اور اگر سکوت کرے اقرار و انکار کچھ نہ ہو پس وہ مشتبہ ہے۔ اگر تجھے الفت کی چیزیں میسر نہ ہوں اور تیرا نفس صبر کرے پس یہ قناعت ہے۔ تو جانتا ہے کہ خدا کے پاس کتنی طاعتیں ہیں اور وہ نماز روزہ کی پرواہ نہیں کرتا ہے اس کی مراد تو تجھ سے وہ قلب ہے جو کہ کدورتوں اور اغیار سے پاک وصاف ہو منافق زاہد کا ظاہر صاف وپاک اور اس کا باطن خراب ومکدر ہوتا ہے اس کے رخساروں پر ذلت اور اس کے کاندھوں پر خشوع اور اُس کے بدن پر صوف کا جبہ اور اُس کا زہد اس کی ہاتھوں کی ہتھیلی پر ہوتا ہے اُس کا باطن گداگری کرتا ہے اُس کا نفس تعریف و برائی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس کی آنکھ آدمیوں کے مال کی لالچ کرنے والی ہوتی ہے لیکن عارف پس اُس کا ظاہر تو مقسومات میں سے کسی چیز کے ساتھ لوث ہوا کرتا ہے وہ مقسومات خواہ اُس کے نفس کے ہوں خواہ اُس کے متعلقین کے وہ شاہی کارندہ ہے گویا کہ وہ اُس کے گھر کا خادم اور اُس کے لشکر کا بخشی ہے۔ یہ تمام باتیں اُس کی باطن کی سلامتی اُس کے قلب کی صفائی کے ساتھ اور دربار الٰہی کی نظر کے ساتھ ہوتی ہیں علم کی موجیں، اُس کے دل سے اُٹھتی ہیں دنیا کے سمندر اُس کے قلب کو نہیں بھر

جَمِیْعُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِیْنَ وَسَائِرُ الْمَوْجُوْدَاتِ بِالْاِضَافَةِ اِلٰی قَلْبِهٖ مُتَلَاشِیَةٌ هٰذِهٖ صُوْرَةُ الْعَارِفِ وَتِلْكَ صُوْرَةُ الزَّاهِدِ مَا عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا خَبَرٌ فَلِمَ لَا تَقْطَعُ لِسَانَكَ عَنِ الطَّعْنِ فِی الْخَلْقِ یَا طَلَّابِیْنَ الدُّنْیَا بِطَرِیْقِ الْاٰخِرَةِ مِنْ اَیْدِیْ اَرْبَابِهَا یَا جُهَّالًا بِالْحَقِّ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالتَّوْبَةِ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْعَوَامِّ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْاِعْتِرَافِ بِالذُّنُوْبِ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ لَا خَیْرَ عِنْدَكُمْ وَلَا رِبْحَ وَلَا رَوْحَ وَلَا نَجَاةَ وَلَا دِیْنَ عِنْدَكُمْ وَاَمَّا دُنْیَاكُمْ فَلَا تَبْقٰی تَاْخُذُوْنَ بِطِبَاعِكُمْ وَاَهْوِیَتِكُمْ تَاْخُذُوْنَ الدُّنْیَا لَهَا لَا لِلْاٰخِرَةِ شُغْلِیْ مَعَكُمْ كَلَامِیْ حُجَّةٌ عَلَیْكُمْ یُشِیْرُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلٰی وُعَّاظِ زَمَانِهٖ وَبَلَدِهٖ تَطَارَشُوْا وَتَعَامَوْا لَا یَتَكَلَّمُ اَحَدٌ كَاَنَّ الْكَلَامَ لِغَیْرِكُمْ اَسْتَعِیْرُ لِسَانِیَ الْیَوْمَ اَسْتَعِیْرُ قَالِبِی الْیَوْمَ الْاِسْتِیْنَاسُ بِالْغُرْبَةِ وَالْخَلْوَةُ مِفْتَاحُ الْقُرْبِ یَا مَنْ صَمَتَ فِیْ خَلْوَتِهٖ الشَّاْنُ فِیْ صَمْتٍ جَلْوَتِكَ یَا بُنَیَّ خَلْوَةٌ ثُمَّ جَلْوَةٌ خَرَسٌ ثُمَّ نُطْقٌ اِقْبَالٌ عَلَی الْمَلِكِ ثُمَّ اِقْبَالٌ عَلَی الْمَمْلُوْكِ قَالَ بَعْضُ الصِّدِّیْقِیْنَ اَلْحَلَالُ الطَّلْقُ فِی الرَّیْحَانِیِّیْنَ یُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ فِی الرُّوْحَانِیِّیْنَ

سکتے ہیں۔ تمام وہ چیزیں جو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں میں ہیں اور تمام موجودات اُس کے قلب کی نسبت سے معدوم قابل تلاشی ہوتے ہیں۔ یہ صورت عارف کی ہے اور وہ صورت زاہد کی تجھے تو اس سے کچھ خبر ہی نہیں ہے پس تو اپنی زبان کو مخلوق کے طعنہ کرنے سے قطع کیوں نہیں کر لیتا ہے۔

اے دنیاداروں سے اُن کی دُنیا کو بطریق آخرت کے چھیننے والو اے حق سے جاہلو تم بہ نسبت ان عوام کے توبہ کے زیادہ مستحق ہو تم بہ نسبت ان کے گناہوں کا اقرار کرنے میں زیادہ مستحق ہو۔ تمہارے پاس نہ بھلائی ہے نہ نفع اور نہ راحت ہے اور نہ نجات اور نہ تمہارے پاس دین ہے۔ اور لیکن تمہاری دنیا پس وہ باقی نہ رہے گی۔ تم اُس کو اپنی طبیعتوں اور خواہشوں سے لیتے ہو۔ تمہارا اُس کو لینا دنیا ہی کے لیے ہے نہ کہ آخرت کے واسطے۔ میرا شغل تمہارے ساتھ ہے میرا کلام تم پر حجت ہے آپ کا اس کل گفتگو سے اشارہ اپنے زمانہ اور شہر کے واعظوں سے تھا۔ تم گونگے ہو جاؤ۔ اور اور اندھے بنو تم میں سے کوئی وعظ نہ کہے گویا کہ وعظ گوئی دوسروں کا حصہ ہے میں آج اپنی زبان اور اپنے قالب کو بطور منگنی کے لیے ہوئے ہوں (دعاریۃً) اُنس حاصل ہونا تنہائی کو مسافرت میں ہے اور خلوت قرب کی کنجی ہے۔

اے خلوت میں خاموش رہنے والے تیری شان تو جلوت میں خاموش رہنے میں ہے۔ اے بچے اولًا خلوت ہے۔ پھر جلوت۔ اولًا گونگا ہونا ہے پھر گویائی اولًا بادشاہ کی طرف توجہ و اقبال کرنا ہے پھر ملوک رعایا کی طرف بعض صدیقین کا قول ہے کہ محض حلال روزی ریحانیوں میں ہے (یعنی عنایت ربی کی بو سونگھنے والوں میں) اس سے مقصود یہ ہے کہ تو روحانیوں

حتّٰی یکون حالک فی الربانیین حالتک تمیّز بین الخبیث والطیب مصباح سرّک شمس معرفتک قمر قربک من ربک الحرام عند وجود النفس والشبهة عند وجود القلب والحلال الطلق عند صفاء السرّ هذا من وراء العقول ما دام ثمّ نفس فانت تاکل حراما وما دام ثمّ قلب فتاکل شبهة وان کان ثمّ صفاء سرّ فانت تاکل الحلال الطلق وقال رضی الله عنه وارضاه عنا لم قیل انّ النفس لامارة بالسوء لا تبالی این اکلت کالزوجة السوء تقول لزوجها اسرق واطعمنی فهی لا تمیّز بین الحلال والحرام ولهذا قال النبی صلی الله علیه وسلم علیک بذات الدین تربت یداک ذات الدین تعینک علی امور آخرتک النفس کهذه الزوجة باطنة ترید ان تمیّز بین الحلال والحرام اذا حضر الطبق بین یدیک وان کان من کسبک توقفت احسب انّ ما خبز وما طبخ فتوسل قلبک الی سرّک وتوسل سرّک الی ربک عزّ وجلّ یوجّه الحق عزّ وجلّ الی قلبک ملکا ان کان حلالا قال لک کلوا من طیبات ما رزقناکم الآیة

میں سے ہو جا تاکہ تیری حالت ربانیوں کی سی ہو جائے۔ وہ پاک اور ناپاک حلال و حرام میں تمیز کرنے لگے۔ یہ حالت تیرے باطن کے لیے چراغ تیری معرفت کا سورج تیرے رب تعالیٰ سے قرب کا چاند ہے۔ حرام غذا وقت وجود نفس کے اور مشتبہ غذا وقت وجود قلب کے اور حلال محض وقت صفائی باطن کے ملا کرتی ہے۔ یہ بات عقلوں سے پرے ہے۔ جب تک وہاں قلب ہے پس تو مشتبہ غذا کھا رہا ہے اور اگر وہاں باطن کی صفائی ہے پس تو غذاء حلال کا کھانے والا ہے آپ نے اُن سے راضی ہوا اور اُن کو ہم سے راضی کر دے فرمایا۔ یہ کیوں کہا ارشاد الٰہی ہے کہ تحقیق نفس البتہ برائی کا حکم دینے والا ہے اس لیے کہ وہ کھانے میں اس کی پروا نہیں کرتا کہ کہاں کھایا مثل بری جورو کے جو کہ اپنے خاوند سے کہتی ہے تو چوری کر اور مجھے کھلا پس یہ جورو حلال و حرام کے درمیان میں تمیز نہیں کرتی (یہی حال نفس کا ہے) اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو دین دار عورت کیا کر تیرے ہاتھ گرد آلود ہوں) دین دار عورت تیری امور آخرت پر مدد کیا کرے گی نفس باطن میں مثل اسی بری جورو کے ہے۔ تیرا ارادہ حلال و حرام کے درمیان تمیز کرنے کا ہے پس تو ایسا کیا کر کہ جب کھانے کا طبق تیرے روبرو حاضر ہوا کرے اگرچہ وہ تیری ہی پاک کمائی کا ہے ہی ہو تو تو کھانے میں توقف کیا کر یہ خیال کر لیا کر کہ ابھی روٹی و سالن پکایا ہی نہیں گیا ہے۔ پس اس حالت میں تیرا قلب تیرے باطن کی طرف اور تیرا باطن تیرے رب تعالیٰ کی طرف توسل کرے گا عزوجل اس وقت حق عزوجل تیرے قلب کی طرف ایک فرشتہ کو متوجہ کر دے گا اگر وہ طبق والا کھانا حلال ہو گا تو فرشتہ تجھ سے کہے گا۔ کلوا من طیبات الآیہ

يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى قَلْبِكَ عِنْدَ
ذٰلِكَ كُلْ وَاِنْ كَانَ حَرَامًا
وَشُبْهَةً قَالَ لَكَ وَلَا تَاْكُلُوْا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
فَذٰلِكَ هُوَ الْحَرَامُ اَوْ حَلَالٌ تَشُوْبُهُ
فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَوِّضُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ
مِنْهُ اُقْعُدْ بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهٖ وَ
قَدَرِهٖ مُسْتَسْلِمًا حَتّٰى يَاْتِيَ مِنْ
فَضْلِهٖ فَمُدَّ يَدَكَ اِلَى اسْتِيْفَاءِ
حُظُوْظِكَ اَلزُّهْدُ عَمَلُ سَاعَةٍ
اَلْوَرَعُ عَمَلُ سَاعَتَيْنِ وَالْمَعْرِفَةُ
عَمَلُ الْاَبَدِ اِذَا قَايَسْنَا اَحْوَالَكَ
بِاَحْوَالِ مَا تَقَدَّمَ لَمْ نَجِدْ لَكَ فِيْ
شَيْءٍ مِنْهَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَرَاَتْكَ
بَلَّغْتَهَا شَهَوَاتِهَا وَاسْتَطَالَتْ
عَلَيْكَ وَلَوْ اَنَّكَ قَطَعْتَ مَوَادَّهَا
اشْتَغَلَتْ بِكَسْرِهَا بَلْ بَلَّغْتَهَا شَهَوَاتِهَا
وَفَتَحْتَ بَابًا لِشَيْطَانِكَ لِاَنَّ
يُمَنِّيْهَا الْهَوٰى ثُمَّ كَمَا يَتَبَايَنُ بَلْ
يُلْقِيْ اِلَيْهَا شَيْطَانُ الْجِنِّ لَا يَقْوٰى
عَلَيْكَ اِلَّا بِشَيْطَانِ الْاِنْسِ اِذَا
شَبِعَتْ بِالْفُضُوْلِ اِنْ حَسَمْتَ
الْمَادَّةَ وَقَطَعْتَهَا عَنِ الْحَرَامِ وَ
الشُّبُهَاتِ الْمُشْتَبِهَاتِ سَكَنَتْ نَائِرَتُهَا
وَلَوْ قَلَّلْتَ مِنَ الْمُبَاحِ ذَابَتْ عُدَّتُهَا

تم ہماری عطا کی ہوئی پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ۔ وہ اس آیت کو تیرے دل پر پڑھ دے گا اس وقت وہ کھانا تو کھانا۔ اور اگر وہ حرام و مشتبہ کھانا ہو گا تو وہ فرشتہ تجھ سے کہے گا۔ ولا تاکلوا مما لم یذکر الآیہ اور تم وہ کھانا نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے پس یہ وہ حرام کھانا ہے پس تو اس کے نزدیک نہ جا پس بہ تحقیق اللہ عزوجل اس کے عوض میں تجھے وہ دے گا جو کہ اس سے بہتر ہو گا۔ تو اس کی قضا و قدر کے سامنے دست بستہ سر جھکائے بیٹھا رہ یہاں تک کہ اس کے فضل کا ہاتھ آ کر تیرے ہاتھ کو تیرے مقدر حصوں کے حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھا دے۔ زہد ایک گھڑی کا عمل ہے۔ اور تقویٰ دو گھڑی کا عمل اور معرفت ہمیشہ کا عمل ہم جب تیری حالتوں کا گذشتہ لوگوں کی حالتوں پر قیاس کرتے ہیں تو ہم تجھ میں ان میں سے ایک چیز بھی نہیں پاتے۔ تو نے اپنے نفس کو کھانا کھلایا پس اس نے دیکھ لیا کہ تو نے اس کی خواہشوں کو پورا کر دیا پس وہ تیرے اوپر غالب آ گیا اور دست درازی کرنے لگا۔ اور کاش تو اس کی مراد کو قطع کر دیتا تو تو اس کے توڑنے میں مشغول رہتا ہے بلکہ تو نے تو اس کی خواہشوں کو پورا کر دیا اور تو نے اپنے شیطان کے لیے دروازہ کھول دیا کیونکہ شیطان تو اس کی آرزو و تمنا کی تلقین کیا کرتا ہے نفس کو طاقت دیا کرتا ہے بلکہ اس کی طرف شیطان جن خواہشیں ڈالتا رہتا ہے اور اس شیطان کو تیرے اوپر بغیر شیطان انس کے قدرت و قابو نہیں ہوتا ہے۔ جب وہ فضولیات کی طرف سبقت کرتا ہے تو وہ قابو پا لیتا ہے۔ اگر تو اس کے مادہ کو قطع کر دیتا اور اس کو حرام اور شبہات و شبہات سے بچا لیتا۔ تو اس کی آگ بجھ جاتی۔ اگر تو مباح چیزوں کے استعمال میں کمی کرتا تو اس کی

وَفُضُوْلِهَا نَقَلَتِ الشَّهَوَاتُ مِنْهَا
تَنْبُتُ اَشْجَارُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ فِيْهَا
اسْتَضَاءَتْ ظُلْمَةُ بَاطِنِهَا اِطْمَأَنَّتْ
اِلٰی قَلْبِهَا نُوْدِيَتْ۔
يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ
اِلٰی رَبِّكِ اَلْعَاصِيْ يُنَادٰی بِهَا عِنْدَ
الْمَوْتِ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ سِمَاطِ الْقُرْبِ
مِنْ مَخْدَعِ الْحَضْرَةِ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ لَا يَصْفُوْ
قَلْبُكَ حَتّٰی تَصْفُوَ نَفْسُكَ حَتّٰی
تَصِيْرَ كَكَلْبِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ تَابِعَةً
تَرَبَّضَ بَابَ عَتَبَةِ الْقُرْبِ الْقَلْبُ
فِي الْحَضْرَةِ وَهِيَ مُنْتَظِرَةٌ لِخُرُوْجِهِ
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ الشَّرْعِ عِنْدَ ضُعْفِ
اِيْمَانِكَ تَاْخُذُ الرُّخْصَةَ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ حَتّٰی اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُكَ
عَلَيْكَ بِرُكُوْبِ الْعَزِيْمَةِ وَالْاَشَدِّ
اِنْ رَكِبْتَ نَفْسَكَ سِرْتَ مَعَ الْقَدْرِ
وَوَافَقْتَهُ قِيْلَ لِلْحَلَّاجِ حِيْنَ صُلِبَ
اَوْصِنِيْ قَالَ نَفْسَكَ اِنْ لَمْ تُشْغِلْهَا
وَاِلَّا شَغَلَتْكَ كَانَ لِيْ قَمِيْصٌ فِيْ بَدْوِ
اَمْرِيْ كَانَ نَاعِمًا اَخْرَجْتُهُ اِلَی
السُّوْقِ مِرَارًا عِدَّةً لَمْ يَشْتَرِهِ
اَحَدٌ فَمَضَيْتُ اِلٰی اِنْسَانٍ فَارْهَنْتُهُ عِنْدَهُ
عَلٰی دِيْنَارٍ اِلٰی اَنْ جَاءَ يَوْمُ الْعِيْدِ فَاِذَا

فضولیات کا غدہ پگھل جاتا اس کی خواہشیں منتقل ہو جاتیں خوف و امید کے جھاڑ اس میں اُگنے لگتے اُس کے باطن کی تاریکی نور بن جاتی۔ وہ قلب کی طرف اطمینان و سکون پکڑ لیتا۔ اس کو بایں تعالیٰ کی طرف ندا دی جاتی۔

اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف رجوع کر۔ عاصی آدمی کو موت کے وقت ندا دی جاتی ہے تو قرب کے دسترخوان سے اور مخدع الٰہی حضوری کے آستانہ سے کہاں دور چلا گیا۔ تحقیق مقربین بارگاہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ و پسندیدہ لوگوں میں سے ہیں تیرا قلب صاف نہیں ہو سکتا ہے تاوقتیکہ تیرا نفس صاف نہ ہو جائے اور اصحاب کہف کے کتے کی طرح تو تابع نہ بن جائے۔ تو قرب الٰہی کے آستانہ کی چوکھٹ پر انتظار کر قلب حضوری میں ہو اور نفس اُس کے نکلنے کا باہر آنے کا تیرے اوپر منتظر ہو تو اپنے ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع کو لازم پکڑ قرآن و حدیث سے جو رخصتیں تجھے ملتی ہوں اُنھیں پر حصول قوت ایمانی تک عمل کیے جا۔ یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوت پکڑ لے تو تو عزیمت و قوت کی سواری کو لازم پکڑ لینا اگر تو اپنے نفس پر سوار و غالب ہو جائے گا تو تو قضا و قدر کے ساتھ سیر کرے گا اور تو اُس کے موافق ہو جائے گا منصور حلاج سے سولی دینے کے وقت کہا گیا مجھے وصیت کیجئے فرمایا تو اپنے نفس کو سنبھال اگر تو اس کو اچھی خدمت میں نہ لگائے گا تو وہ تجھے اپنا خادم بنا لے گا۔ ابتداء امر میں میرے پاس ایک بہت عمدہ قمیص تھی میں بارہا اُس کو فروخت کے لیے بازار لے گیا۔ لیکن کسی نے اسے خرید نہ کیا پس میں اُس کو ایک آدمی کے پاس لے گیا اور اس قمیص کو اُس کے پاس ایک دینار کے بدلے میں گرو کر دیا یہاں تک کہ عید کے دن آئے پس یکایک وہ

بِذٰلِكَ الرَّجُلِ قَدْ جَآءَ بِالْقَمِيْصِ قَالَ
خُذْ اِلْبَسْهُ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنَ
الدِّيْنَارِ فَامْتَنَعْتُ فَقَالَ خُذْهُ
وَاِلَّا مَزَّقْتُهُ فَاَلْزَمَنِيْ بِلُبْسِهٖ
عِنْدَ ذٰلِكَ عَلِمْتُ اَنَّهٗ قِسْمِيْ لَا
زُهْدَ لِيْ فِيْهِ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ بَعْضِ
الْعُلَمَآءِ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ بِغَيْرِ اللّٰهِ
فَاَبٰى اَنْ يَّكُوْنَ اِلَّا لِلّٰهِ فَقَالَ هٰذَا
الْقَوْلُ ثُبُوْرٌ فِيْ حَقِّ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ
لِاَنَّ التَّعَلُّمَ بِغَيْرِ اللّٰهِ شِرْكٌ
وَنَحْمِلُهٗ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ اَنْ
يَّكُوْنَ يُرِيْدُ بِهِ الْاٰخِرَةَ وَهُوَ
نَقْصٌ اَيْضًا فَلَمْ يَزَالُوْا يَعْمَلُوْنَ
بِهٖ حَتّٰى اَتٰى بِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَّبَهُمْ
اَخَذُوْا ظَاهِرًا مِّنْ بَاطِنٍ فَرْعًا
مِّنْ اَصْلٍ اُقْعِدُوْا عَلٰى مَائِدَةِ
الْعَوَامِّ ثُمَّ خُصُّوْا بِلُطْفٍ مِّنَ
الْفَضْلِ اَكَلُوْا اُكْلَتَيْنِ فِيْ حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ
بِمَا شَارَكُوا الْعَوَامَّ فِيْمَا اُعْطُوْا اِذَا
اَرَادَكَ لِاَمْرٍ هَيَّاَكَ لَهٗ مَنْ عَرَفَ بِدَايَةَ
اَمْرِيْ وَكَلِمَةَ عَنِّيْ فَهُوَ مُذْنِبٌ عَلَى
الْحَقِيْقَةِ كَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا رَاٰى اِنْسَانًا
عَلٰى خَرْقِ عَادَةٍ مِّنَ الْكَرَامَاتِ
يَقُوْلُ لَهٗ رَاَيْتَ هٰذِهٖ هَاتِ يَدَكَ يُشْهِدُكَ
اللّٰهَ عَلَيْهِ لَا تُحَدِّثْ بِهٖ حَتّٰى الْمَمَاتِ وَ

شخص قمیص لے کر آیا اور کہا کہ تم اسے لو اور پہنو اور میں نے تمہیں دینار معاف کر دیا پس میں نے منع کیا پس اس نے کہا لو اور پہنو ورنہ میں اس کو پھاڑ ڈالوں گا۔ پس اُس وقت اس نے میرے لیے اس کا پہننا لازم کر دیا۔ میں نے یہ جان لیا کہ وہ میرے مقدر کا ہے میرا زہد اس میں نہ چلے گا۔ آپ سے بعض علماء کے قول کی نسبت کہ ہم نے علم غیر اللہ کے لیے سیکھا پس اس نے انکار کیا کہ وہ خدا کے سوا اور کسی کے لیے ہو وہ تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ سوال کیا آپ نے جواب دیا یہ قول اولیاء اللہ کے حق میں ہلاکت ہے کیوں کہ غیر اللہ کے لیے علم سیکھنا شرک ہے۔ اور ہم اس کو دوسری وجہ پر کہ اس کی مراد یہاں غیر سے آخرت ہو حمل کر سکتے ہیں اور یہ بھی نقص ہے۔ پس وہ ہمیشہ اس علم پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ علم ان کو اللہ کی طرف لے آیا اور اس سے قریب کر دیا۔ انھوں نے ظاہر کو باطن سے فرع کو اصل سے حاصل کیا۔ یہ اولاً عوام کے دسترخوان پر بٹھا دیئے گئے پھر یہ فضل کے طعام کے ساتھ مخصوص کر دیئے گئے۔ ایک حالت میں انھوں نے دو لقمے کھائے جو کچھ عوام کو دیا گیا تھا اس میں بھی شرکت کی جب اللہ تعالیٰ تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا اس وقت وہ تجھ کو اس کے لیے آمادہ کر دے گا جس نے میرا ابتدائی حال معلوم کیا اور وہ میرے پاس آنے سے بیٹھ رہا پس وہ حقیقتاً گنہگار ہے اولیاء اللہ میں سے ایسے شخص تھے کہ جب کوئی دیکھنے والا ان سے کوئی خرق عادت کرامتوں میں سے دیکھ لیتا تھا تو آپ اس سے فرمایا کرتے تھے کہ تم نے یہ امر دیکھا ہے اپنا ہاتھ لاؤ قسم کھا بعدہ اس کو قسم دیتے تھے اللہ کو گواہ بناتے تھے کہ اُن کے مرنے کے وقت تک اس پر کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا اور

وَرَجُلٌ مِسْكِينٌ يَعْمَلُ أَيَّامًا حَتّٰى يَأْتِيَهُ
سِرٌّ مِنَ اللّٰهِ لَيْلًا يُحَدِّثُ بِهِ نَهَارًا
مُرِيبٌ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ وَاحِدٌ الْعِلْمُ وَ
الْكَرَامَةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ يُؤْمَرُ صَاحِبُهُمَا بِالْكِتْمَانِ
حَتّٰى يَأْتِيَ الْقَضَاءُ وَالْقَدَرُ بِإِظْهَارِ ذٰلِكَ
مَعَ حِفْظِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ مَعَ الْحَقِّ إِذَا
كَانَ وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُسْنُ الدُّنْيَا وَ
زِيْنَتُهَا هَرْوِلْ مِنْهَا فَلَا شَكَّ
أَنَّهَا تَتْبَعُكَ سُئِلَ قِيْلَ لَهُ الْفِطَامُ
صَعْبٌ قَالَ عَلَيْكَ لِأَنَّهُ مَا يَصْعُبُ
الْفِطَامُ إِلَّا عَلٰى طِفْلٍ لَا يَعْرِفُ إِلَّا
أُمَّهُ فَحَسْبُ أَمَّا مَنْ عَقَلَ وَ
عَرَفَ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ فَزَهِدَ فِيْ
ذٰلِكَ اللَّبَنِ الْخَارِجِ مِنْ ضَرْعٍ كَأَنَّهُ
خُرْمُ إِبْرَةٍ بِاللّٰهِ هَرْوِلْ وَاقْصِدِ
الْبَابَ لَعَلَّكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْ أَوْلِيَائِهِ
وَأَصْفِيَائِهِ وَيَحْبِسُهَا عَنْكَ حَتّٰى
يَصْفُوَ قَلْبُكَ عَنْهَا وَيَتَنَحّٰى مِنْ
قَلْبِكَ ذِكْرُهَا وَتَدُوْمُ عَلٰى فَوْتِكَ
حَسْرَتُهَا وَيَقُوْمُ حُبُّكَ لِلْمَلِكِ مَقَامَ
حُبِّهَا حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَ قَلْبُكَ بِحُبِّ
رَبِّكَ وَالْأُنْسِ بِهِ وَانْقَطَعَ الْآلَاتُ
جِيْئَ بِهَا خَادِمَةً مَعَ دِرْعٍ عَلَيْكَ
وَحُرَّاسٍ مَعَ حَفَظَةٍ وَهِيَ مَنْزُوْعَةُ
السُّمُوْمِ تَأْتِيْ بِلِسَانٍ مُحِبٍّ

اب ایک محتاج مرد چند دن عمل کرتا ہے یہاں تک کہ ایک رات اس کو اللہ کے اسرار میں سے کوئی سر معلوم ہو جاتا ہے تو دن میں وہ اس کو وہ کہتا پھرتا ہے اچانک وہ سر اس سے سلب کر لیا جاتا ہے قسم بخدا امر ایک ہے اور علم و کرامت بھی ایک شے ہے صاحب علم و کرامت کو چھپانے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ قضا و قدر اس کے اظہار کا (اس کی حفاظت قلب و سر کے ساتھ معیت الٰہی میں رہ کر) حکم لاتی ہے پس وہ حکماً اظہار کرنے لگتا ہے۔ جب تیرے دل میں دنیا کا حسن اور اس کی زینت موقع پائے تو تو اس سے جلد بھاگ پس بلاشک وہ تیرا پیچھا کرے گی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ دودھ چھوڑنا سخت امر ہے (یعنی ترک دنیا) جواب دیا کہ تیرے اوپر کیوں کہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر دشوار ہوتا ہے جو کہ فقط اپنی ماں کے سوا کسی کو نہیں پہچانتا ہے لیکن جو کہ کھانے پینے کو جان لیتا ہے اس کو پہچان لیتا ہے۔ پس وہ اس دودھ سے جو کہ ایسے تھن سے نکلے جس میں گویا سوئی کے سے سوراخ ہیں بے رغبتی کرتا ہے۔ تو اللہ کی طرف دوڑ اور گھس کے دروازہ کا قصد کر ہو سکتا ہے کہ تو اولیاء و اصفیا میں سے ہو اور اس کو تجھ سے اس وقت تک روکا جا رہا ہو کہ تیرا قلب دنیا سے صاف ہو جائے اور تیرے قلب سے اس کی یاد چلی جائے اور تیرے جدا ہو جانے پر اس سے ہمیشہ حسرت رہے اور تیری شاہی محبت اس کی محبت کی جگہ پر آ جائے یہاں تک کہ جب تیرا قلب تیرے رب کی محبت سے بھر جائے گا اور اس سے مانوس ہو جائے گا اور تمام ذریعے اور آلات منقطع ہو جائیں گے۔ تو دنیا تیرے روبرو خادم بنا کر تیرے واسطے زرہ اور چوکیداروں اور محافظین کے ساتھ اس حالت میں کہ اس سے زہر علیحدہ کر لیا گیا ہوگا لائی جائے گی وہ محبت والی زبان سے تیرے پاس آ کر

تَقُوْلُ قِسْمَتُكَ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي الْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ وَالْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ بِنْتُ فُلَانٍ قِسْمَتُكَ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي زِيَادَةِ تَمَلُّقٍ۔

يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ يَا أَهْلَ مَمْلَكَةِ الدُّنْيَا وَمُلُوْكِهَا وَمَلَابِسِهَا وَوِلَايَتِهَا عِنْدِيْ ثِيَابٌ مُعَلَّقَةٌ فِيْ بَيْتٍ أَيَّتُهَا شِئْتُ لَبِسْتُ فَمَنَيْتُكُمْ بِالسَّلَامَةِ أَوْ آتِيْكُمْ بِجُنُوْدٍ لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهَا وَالْعَلَامَةُ مَعَ التَّرْكِ زُهْدٌ وَالْأَخْذُ مَعْرِفَةٌ دَعْ يَا قَائِلِيْ مَنْ تَقَدَّمَ كُلُّ وَاحِدٍ شَيْخُ زَمَانِهِ وَالزَّاهِدُ غُلَامُ الْعَارِفِ مَا دَامَ فِيْهِ نَوْعُ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالْآخِرَةُ نَوْعُ بَقَايَا طَلَبٍ وَهَوًى امْتَدَّ لَهُ ذٰلِكَ التَّرْكُ فَإِنْ أَخَذَ قَلْبُهُ مَا يَأْخُذُهُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ الشَّكُّ عَنِ الْقَلْبِ وَالْقَلْعُ بِعُرُوْقِهِ انْتَهَى الزُّهْدُ جَاءَتِ الْكُدْرُ وَجَاءَ الصَّفَاءُ ذَهَبَ الْكُدْرُ جَاءَ الْفَنَاءُ جَاءَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ الْمُسَبِّبُ انْقَطَعَ السَّبَبُ ثَبَتَ قَدَمُهُ الثَّبَاتُ إِلَيْهِ وَقَعَدَ عَلٰى بَابِ دَارِهِ يَأْمُرُ الْحَقَّ وَإِنَّهَا مِنْهُ تَتَعَلَّقُ بِكَ مَكَاوِيْكَ الْأَعْدَاءُ يَفْتَخِرُوْنَ بِنْ آحَدِكَ أَنْ تَحْكُمَ الْأَعْدَاءَ وَتَبْ إِلَيْهِ وَاشْتَغِلْ بِآخِرَتِكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ غَاضِبٌ وَهُوَ مَعَكَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ كَانَ ابْنُ عَطَاءٍ يَقُوْلُوْا

کہے گی تیرا مقدر حصہ ہر لحظہ فلاں موضع میں اور فلاں موضع میں ہے۔ فلاں کی لڑکی تیرے حصہ میں ہے۔ ہر لحظہ زیادہ چاپلوسی میں رہتی ہے۔

اے عراق والو اے دنیا کی حکومت والو اے دنیا کے بادشاہو! اے دنیا کے لباس ولایت والو میرے پاس بہت سے کپڑے ہیں جونسا چاہوں پہن لوں پس تم میرے بارہ میں سلامت روی کو اختیار کرو یا میں تمہارے پاس ایسا لشکر لے کر آؤں جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو والسلام چھوڑنا زہد ہے اور پکڑنا معرفت۔ اگلوں کے اقوال کو چھوڑ ہر شخص ان میں کا شیخ زمانہ تھا۔ اور زاہد عارف کا غلام ہے جب تک کہ اس میں دنیا اور مَا فِيهَا اور آخرت کی بہتری میں سے کچھ ہو اور آخرت بھی ایک قسم کا طلب و خواہش کا بقیہ ہے آیا تیرے پاس ایسا چھوڑ دینا ہے۔ پس اگر زاہد کا قلب وہ چیزیں لینے لگے جس کو کہ عارف لیتا ہے اور یہاں تک نوبت پہنچ جائے کہ تمام لذتیں اس کے قلب سے جاتی رہیں اور اس درخت کا مع اس کی جڑوں کے قلع قمع ہو جائے تو زہد ختم ہو جائے گا معرفت آ جائے گی کدورت چلی جائے گی صفائی آ جائے گی پھر فنا میں استغراق حاصل ہو گا حق سبب کا مہیا کرنے والا آ جائے گا سبب منقطع ہو جائے گا اس کا قدم اس کی طرف ثبات و استقامت رجوع کرے گا اور وہ آستانہ الٰہی کے دروازہ پر بیٹھ جائے گا خلق کو اچھے کاموں کا حکم دے گا اور ان کو برے کاموں سے روکے گا۔ تیرے گناہ تیرے ساتھ متعلق ہو رہے ہیں دشمن تاک لگا رہے ہیں۔ اگر تو دشمنوں کو خوار و ذلیل کرنا چاہتا ہے پس ابھی توبہ کر لے اور اپنی آخرت میں مشغول ہو جا اللہ تیرے اوپر گراہ ہے اور وہ جہاں کہیں بھی تو ہو تیرے ساتھ ہے ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

اللهم ارحم غربتي في دنياي الموت
موتان موت العوام وهو موت المعهود
وموت الخواص وهو موت الأهوية
والنفوس والطباع والعادات فيحيى
القلب فإذا حيي القلب جاء القرب
جاءت الحيوة الدائمة حينئذ
يحال بينه وبين ذكر الموت
في باطنه شيء يخصه وظاهره
يذكر الناس بالموت ويذكر
هو معهم حكما ظاهرا أرى
ظواهركم تشهد بالوحدانية وبواطنكم
بالعكس من ذلك أرى وجوهكم إلى الكعبة
وقلوبكم إلى الدرهم والدينار من
مات أدركه أين الخوف اللهم خلاصا أي
شيطان القلب المفرد في الخلق في أرض
الله طائعا مكتوفا بين يديه متى ذكرته
فأنت محب فإذا سمعت ذكره لك فأنت
تائب فإذا ذكرته فأنت محبوب متى
ذكرته بلسانك فأنت تائب فإذا ذكرته
بقلبك فأنت سالك فإذا ذكرته بسرك
فأنت عارف يتعين عليك أن لا تصحب
الصالحين إلا بعد تهذيب أخلاقك السوء
والأما دمت تغيرك لقمة وخرقة فلا تصحبهم
فإن فسادك في صحبتهم يغلب على
صلاحك دع عنك هذه الرعونات

کیا کرتے تھے الٰہی میری غربت پر دنیا میں رحم کر۔ موت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عوام کی موت جو کہ معمولی روزمرہ ہے۔ اور ایک خواص کی موت اور وہ خواہشوں اور نفسوں اور طبیعتوں اور عادتوں کا مرجانا ہے اس موت سے قلب زندہ ہوتا ہے پس جب قلب زندہ ہوگیا۔ قرب الٰہی مل گیا ہمیشہ کی زندگی آگئی۔ اس کے اور موت کے ذکر کے درمیان میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے اس کے باطن میں ایک ایسی چیز آجاتی ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور اُس کا ظاہر دوسرے آدمیوں کو موت کی یاد دلاتا رہتا ہے اور وہ اُن کے ساتھ حکم ظاہری کو یاد کرتا رہتا ہے۔ میں تمہارے ظاہر کو دیکھتا ہوں کہ وہ وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور تمہارے باطن اس کے برعکس ہیں اسی وجہ سے میں تمہارے چہرہ کو کعبہ کی طرف اور تمہارے قلب کو درہم و دینار کی طرف متوجہ دیکھ رہا ہوں جو خوف کرتا ہے اندھیرے سے چلا دیتا ہے۔ خوف کہاں ہے۔ الٰہی میں خلاصی طلب کرتا ہوں۔ جو قلب مخلوق الٰہی میں زمین پر یکتا و فرد ہوتا ہے شیطان اس کے روبرو مشکیں بندھا ہوا تابعدار فرمانبرداری کرتا ہے جب تک تو خدا کو یاد کرے گا۔ پس تو محب ہے پس جب تو سنے گا کہ وہ تجھے یاد کرتا ہے پس تو محبوب ہے جب تو اس کو اپنی زبان سے یاد کرے گا پس تو تائب ہے پس جب تو اس کو اپنے قلب سے یاد کرے گا پس تو سالک ہے پس جب تو اس کو اپنے باطن سے یاد کرے گا پس تو عارف ہے۔ تجھ پر لازم و متعین ہے کہ جب تک تو اپنے برے اخلاق کو درست نہ کرے صالحین کی صحبت میں نہ بیٹھ اور جب تک تجھے ایک نوالہ اور ایک چیتھڑا در بدر پھراتا رہے جب تک تو اُن کی صحبت میں نہ جا کیونکہ اس حالت میں تیری خرابی ان کی صحبت میں تیری اصلاح پر غالب ہو گی۔ ان رعونتوں کو چھوڑ دے

وَلَا تُوَادّ غَيْرَهُ وَلَا تَصْحَبْ غَيْرَهُ وَلَا تُصَافِقْ غَيْرَهُ شُؤْمٌ عَلَيْكَ ۔

اللہ غیر اللہ کو دوست مت بنا اور نہ اس کے غیر سے دوستی کر اور نہ اس کے غیر کی مصاحبت میں رہ تیرے اوپر پھٹکار ہے۔

يَا أَخْبَثَ الْخَبِيْثِ يَا أَحْمَقُ يَهُوْدِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنِّيْ دَجَّالٌ يَأْتِيْ مِنْ خُرَاسَانَ يُنَظِّفُ ظَاهِرَهُ وَ يَتَشَبَّعُ عَلَيْكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنِّيْ ۔

اے سب خبیثوں سے زیادہ خبیث اے احمق کیا تجھے مجھ سے زیادہ یہودی و نصرانی پسندیدہ ہے۔ دجال خراسان سے آئے گا اس کا ظاہر ستھرا ہوگا اور تجھ پر علم کا اظہار کرتا ہوگا۔ کیا وہ بہ نسبت میرے تجھے زیادہ محبوب ہے۔

يَا عِبَادَ اللّٰهِ أَلَا هَلُمُّوْا إِلَى حَيٰوةٍ لَا نِهَايَةَ إِلَى مَعِيْنٍ لَا يَنْضُبُ أَبَدًا إِلَى بَابٍ لَا يُغْلَقُ أَبَدًا هَلُمُّوْا إِلَى ظِلٍّ لَا يَزُوْلُ إِلَى ثَمَرَةٍ لَا تَنْقُصُ ... إِلَّا اللّٰهُ ۔

اے اللہ کے بندو خبردار ہو جاؤ تم ہمیشگی کی زندگی کی طرف اور ایسے چشمہ کی طرف جو کبھی خشک نہ ہوگا ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہ ہوگا اور تم ایسے سایہ کی طرف بڑھو جس کے لیے زوال نہیں ہے ایسے پھل کی طرف دوڑو جو کبھی کم نہ ہوگا۔ اس کی مراد اللہ ہی جانتا ہے۔

يَا تَرْبِيَةَ الشَّهَوَاتِ وَ اللَّذَّاتِ يَا تَرْبِيَةَ الْهَوٰى ... الْحُجُبَ وَ الْأَبْوَابَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ حِجَابٌ ... بِالْإِسْلَامِ ۔

اے شہوتوں اور لذتوں کے تربیت یافتہ۔ اے خواہشوں کے پلے ہوئے بھلائی اب کے ناسوتی میں ہے۔ تو ہمارے ارادہ کی سچائی کی آگ میں جل، مقام پردوں اور دروازوں کو توڑ دے کا بس ہمارے اور تیرے درمیان میں کوئی حجاب باقی نہیں رہے گا تو اس کو ایسے ہی دیکھنے لگے گا جیسے کہ تو ہم کو دیکھتا ہے۔ اس وقت مشورات میں مشغول ہونا مفید ہوگا۔

يَا مُدَّعِيَ الْوِلَايَةِ ... عِلْمٌ يَنْفَرُ ... الْوِلَايَةُ ... الْإِيْمَانِ حَقِيْقَتُهَا لَيْسَ عِنْدَكَ ... بِدَلِيْلِ ... عِبَادِهِ الْمُخْلِصِيْنَ ... تَحْذَفُ مِنْهَا ...

اے ولایت کے دعوے دار تو ولایت کا مدعی زبانی کیوں کر بنا ایسا علم ہے جو کہ تجھ سے بھاگ کر چلے گا بھاگنے گا۔ خدا کرنے والا تو ہے اور بہ خدا کہنے لگے گا ولایت افضلیت۔ ... اقوال یا عمل کی بنیاد ہے اور اس کی عمارت قلب کا عمل ہو جانا ہے آس کی کنجیاں ایمان ہے۔ اور اس کی حقیقت سے تیرے پاس کچھ خبر نہیں ہے تو آ کہ کے بعض نیک اعمال والے بندوں کے دامن وقوسوں سے وابستہ ہو جا اور ان سے ایک لقمہ طلب نہ کرتا کہ وہ تجھ کو اس بات پر مقدم کر دیں کہ

مِنْ لُبْسِ اَثْوَابِهِمْ وَالْوُقُوْفِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى اِذَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ لَعَلَّهٗ يُقَرِّبُكَ وَيُلْبِسُ بَعْضَ خُلْقَانِ كَلِمَاتِهٖ وَيُطْلِعُكَ عَلٰى بَعْضِ اَحْوَالِهٖ يُثَبِّتُ جَاشَكَ وَيُطَيِّبُ مَقَامَكَ حَتّٰى رَاَيْتَ مَوَارِدَ الْحَقِّ اِلٰى قَلْبِكَ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَاخْتَبِئْ لَا تُفْشِ اِلَى الْغَيْرِ سِرَّهٗ وَوَارِدُ الْحَقِّ يَاْتِيْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى اِخْتِلَافِ اَحْوَالِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ تَتَغَيَّرُ ظَوَاهِرُهُمْ لِتَغَيُّرِ بَوَاطِنِهِمْ وَيَحْتَاجُ الْمُرِيْدُ الْمُطَّلِعُ عَلٰى اَسْرَارِهِمْ اَنْ يَكُوْنَ اَعْمٰى اَصَمَّ سُكْرًا اَنَّا حَتّٰى اِذَا ظَهَرَتْ نَجَابَتُهٗ عِنْدَهٗ وَتَحَقَّقَ اَدَبُهٗ يَكْتُمُ سِرَّهٗ لَعَلَّهٗ يَكْسُوْ قَلْبَهٗ بِبَعْضِ ثِيَابِهٖ يَدْعُو اللّٰهَ بِطَهَارَةِ قَلْبِهٖ كَيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ مَعَ مُوْسٰى صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

تو اُن کے کپڑے پہن سکے اور اُن کے روبرو کھڑا رہے۔ ممکن ہے کہ جب تو اس حالت پر ہمیشگی اختیار کرے تو وہ تجھے اپنے سے قریب کر لے اور تجھے بعض گدڑیاں اپنے کلمات کی پہنا دے اور تجھے اپنے بعض حالات پر مطلع کر دے تیرے قلب کے جوش کو ثابت قدمی دے اور تیرے مقام کو پاکیزہ کر دے۔ اس حالت میں جب تو اپنے قلب کی طرف موارد حق کو دیکھنے لگے تو اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لینا اور اُن کو مخفی رکھنا کسی غیر کو اُس کے سر پر اطلاع نہ دینا موارد حق قلوب پر اُن کے حالات و مقامات کے اختلاف کے موافق نازل ہوا کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر ان کے باطنوں کے تغیر کے واسطے متغیر ہوتا رہتا ہے۔ جو کوئی ان کا مرید ان کے اسرار پر خبردار ہو جائے وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اندھا بہرا نشہ والا بن جائے۔ اس کے شیخ کو جب اس کی نجابت ظاہر ہو جائے گی اور اس کا ادب متحقق ہو جائے گا کہ وہ ان کے بھید کو چھپاتا رہا ہے کیا عجب کہ وہ اس مرید کے قلب کو اپنے بعض کپڑے پہنا دے اس کے لیے اللہ سے اس کے طہارت قلب کی دعا کرے جیسا کہ یوشع ابن نون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں حال ہوا کہ خدمت کرتے کرتے پیغمبر ہو گئے۔

يَا غُلَامُ مَا لَيْسَ فِيْ مِلْكِكَ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ مَمْلَكَتِكَ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ لَكَ اَوْ لِغَيْرِكَ مَعْنَاهُ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ قِسْمُكَ اَوْ قِسْمُ غَيْرِكَ فَاِنْ كَانَ لَكَ فَسَوْفَ يَاْتِيْكَ وَاَنْتَ نَائِمٌ فَهٰذَا التَّعَبُ الَّذِيْ يَنْقُصُ فِيْهِ دِيْنُكَ لِمَاذَا لَوْ اَنَّكَ دُمْتَ عَلٰى سَمَاعِ الْعِلْمِ وَمُصَاحَبَةِ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالتَّفَكُّرِ فِيْمَا هُوَ اٰتٍ تَسَهَّلَ عَلَيْكَ تَرْكُ الْاَسْبَابِ وَالْاَرْبَابِ

اے غلام جو چیز تیری ملک نہیں ہے پس وہ تیری حکومت سے خارج ہے۔ ایسی چیز دو حال سے خالی نہیں یا تو تیرے لیے ہو گی یا تیرے غیر کے لیے یعنی یا تو وہ تیرے مقدر حصہ کی ہو گی یا تیرے غیر کے حصہ کی پس یہ تعب و مشقت جو کہ تیرے دین میں کمی کر رہی ہے کس لیے ہے اگر تو علمی باتوں کے سننا اور اہل دین و معرفت کی مصاحبت میں اور آنے والی چیز کے تفکر میں ہمیشگی کرے گا تو تیرے اوپر سببوں اور ارباب کا چھوڑ دینا آسان

تَرْكُ الْعَمَلِ لِلْخَلْقِ بَعْدَ الْإِخْلَاصِ رِيَاءٌ، أَمَّا إِذَا تَرَكَهُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ لِيَظْفَرَ بِالْإِخْلَاصِ فَيُرْجٰى لَهُ. مَا دُمْتَ مُرِيدًا فَعَلَيْكَ بِمُلَازَمَةِ هٰذَا الْحُكْمِ لَعَلَّ عَمَلَكَ يُوْصِلُكَ إِلَى الْعِلْمِ يَسْتَعْمِلُ قَلْبَكَ وَجَوَارِحَكَ وَسِرَّكَ يَأْمُرُكَ الْعِلْمُ وَيَنْهَاكَ. اَللّٰهُمَّ مَا مِنَّا إِلَّا مَنْ يُرِيْدُ لَكَ وَلٰكِنَّ الْآفَاتِ تَمْنَعُنَا عَنْكَ آهٍ مِنْ مُرَادِ اللّٰهِ.

ہو جائے گا۔ اخلاص کے بعد خلق کے لیے عمل کا چھوڑنا ریا ہے لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لیے عمل کا چھوڑنا فتح مندی حاصل کرنے کے لیے پس قابل اُمید ہے کہ وہ ریاء ہو جب تک تو مرید رہے اس حکم کو لازم پکڑ شاید کہ تیرا عمل تجھ کو علم تک پہنچا دے کہ وہ تیرے قلب اور اعضا اور باطن سے عمل کرانے لگے۔ علم ہی تجھے حکم دے گا اور وہی نواہی سے تجھے روکے گا الٰہی ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ تیرا خواہش مند نہ ہو اور لیکن آفتیں ہم کو تجھ سے روکتی رہتی ہیں۔ اور از امر الٰہی۔

دَيْنٌ عَلَيْكَ فَإِنْ أَخَّرْتَ مَعَ قُدْرَتِكَ خُذِلْتَ وَإِنْ تَرَكْتَ كَفَرْتَ خُذْ مِنَ الدُّنْيَا بِقَدْرِ حَاجَتِكَ لَا لِلَّعِبِ وَالْاِسْتِكْثَارِ إِذَا تَحَقَّقَ إِسْلَامُكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَسَلَّمْتَ نَفْسَكَ إِلٰى يَدِ قَدْرِهِ أَوَّلًا كَسَا قَلْبَكَ ثُمَّ كَسَا ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ وَتَمُوْتُ فِيْ يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ يُحْيِيْكَ ثُمَّ يُخْرِجُ مِنْكَ الْخَبَائِثَ وَالْكُدُوْرَاتِ كُلَّمَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ وَإِذَا رَأَى الْخَلْقَ مَاتَ وَإِذَا رَأَى الْخَلْقَ افْتَقَرَ وَذَلَّ وَهَانَ انْقَطَعَتِ الْعَادَةُ فَإِذَا رَأَى الْحَقَّ عَاشَ وَانْتَعَشَ وَإِنْ تَعَمَّ غَابَ عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْ نَفْسِهِ عَنْ وُجُوْدِهِ، عَاشَ مَعَ الْحَقِّ وَمَاتَ عَنِ الْخَلْقِ. كِتَابُ الْمُرِيْدِيْنَ الصَّادِقِيْنَ كُلَّمَا جَاءَهُمْ مُرِيْدٌ يَأْمُرُوْنَهُ

اے مخاطب تیرے اوپر قرض ہیں اگر باوجود قدرت تو اُن کے ادا کرنے میں تاخیر کرے گا اور اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو تو کفر کرے گا۔ تو دنیا سے بے مقدار اپنی حاجت کے لیے کھیل کود اور کثرت مال کے خیال سے نہ لے جب تیرا اسلام تسلیم کی شان کے ساتھ متحقق ہو جائے گا اور تو اپنے نفس کو تقدیر کے ہاتھ میں حوالہ کر دے گا پس وہ اوّلاً تیرے قلب کو خلعت خاص پہنا دے گا پھر تیرے ظاہر اور باطن کو آراستہ کر دے گا اور تو ایک دن میں بار بار مرے گا اور زندہ ہوتا رہے گا وہ زندہ کر کے تیرے قلب سے خباثتوں اور کدورتوں کو نکال دے گا جی اُٹھے گا اور جب وہ خلق کو دیکھے گا مر جائے گا اور جب خلق پر اُس کی نگاہ پڑے گی محتاج ہو جائے گا اور ذلیل و رسوا ہو گا۔ عادت اُس کو نگل لے گی پس جب وہ حق کو دیکھے گا زندہ ہو گا اور حرکت کرنے لگے گا اور اُٹھے بیٹھے گا مخلوق سے اپنے نفس و وجود سے غائب ہو جائے گا حق کے ساتھ زندہ رہے گا اور مخلوق سے مر جائے گا یہ سچے مریدین کے فرائض ہیں۔ جب کوئی مرید اُن کے پاس آتا ہے وہ اُس کو خود فنا کا حکم دیتے ہیں

بِالْمَحْوِ بِمَحْوِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ ثُمَّ بِمَحْوِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا تَمَّ هٰذَا فَمُقَلِّبُ الْحَقِّ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ إِذَا رُمْتَ التَّرَقِّيَ إِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ حَتّٰى إِذَا تَمَّ ذٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَلَالِ الْمُشْتَرِكِ ثُمَّ عَلَيْكَ بِتَرْكِ الْمُبَاحِ ثُمَّ عَلَيْكَ بِالْحَلَالِ الْمُطْلَقِ وَهُوَ إِجْمَاعُ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ إِجْمَاعُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ هُوَ مَا لَا يَدْخُلُ فِي يَدِ الْمَمْلَكَةِ كَمَا فِي الْبَرَارِيْ وَالصَّحَارِيْ وَالسَّوَاحِلِ يَأْتِيْكَ وَأَنْتَ نَائِمٌ تُفْتَحُ عَيْنَيْ قَلْبِكَ تَرٰى حَوْلَكَ الْمَلَائِكَةَ وَأَرْوَاحَ النَّبِيِّيْنَ وَالْعِلْمُ يُفْتِيْكَ بِتَنَاوُلِهٖ يَضْمَنُ لَكَ سَلَامَةَ الْقُرْبِ فَحِيْنَئِذٍ عَمَّا عَنِ الْخَلْقِ لَا خَوْفٌ وَلَا رَجَاءُهُمْ وَلَا مَدْحُهُمْ وَلَا ذَمُّهُمْ وَلَا صُوَرُهُمْ وَلَا مَعْنَاهُمْ تَأْتِيْكَ مِنَّةُ اللّٰهِ بِالْإِنْتِعَاشِ ثُمَّ يَأْتِيْكَ الْقُرْبُ وَالْغِنَاءُ وَدَوَامُ الصُّحْبَةِ وَالْبُعْدُ عَنِ الْخَلِيْقَةِ وَالْفَنَاءُ عَنِ الْوُجُوْدِ أُطْلُبُوا الْمَحْوَ بَعْدَ الْإِثْبَاتِ وَالْعَدَمَ بَعْدَ الْوُجُوْدِ الْقُرْبَ بَعْدَ الْبُعْدِ وَالصَّفَاءَ بَعْدَ الْكَدَرِ وَالْوَصْلَ بَعْدَ الْقَطْعِ وَاللِّقَاءَ بَعْدَ الْبُعْدِ صِحَّةُ الْقَلْبِ بِلَا لِسَانٍ صِحَّةُ الْبَاطِنِ بِلَا قَلْبٍ صِحَّةُ السِّرِّ بِلَا وُجُوْدٍ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهٗ إِلَى الْخَلْقِ وَبِهِ الْعِبَادَ أَصْلَحَ وَبِهٖ قَرَّبَ۔

اور خلق و نفس کے فنا کرنے کا پھر دنیا و آخرت سے محو و فنا۔ پس جب اس کے لیے یہ محویت تمام ہو جاتی ہے پس مقلب القلوب اس کو جیسا چاہتا ہے الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے جب تو اس مقام کی طرف ترقی کا قصد کرے پس تو حرام و مشتبہ چیزوں کے چھوڑنے کو اپنے اوپر لازم پکڑ پھر جب یہ مرتبہ تمام ہو جائے تو تو مشترک حلال کے چھوڑنے کو لازم پکڑ پھر مباح کے چھوڑنے کو پھر محض حلال کو اپنے اوپر لازم کر لے اور وہ حکم و علم کا اجماع ہے اور وہ ظاہر و باطن کا اجماع ہے جو کہ کسی کے دست ملکیت میں نہ ہو مثلاً وہ چیزیں جو کہ جنگلوں اور بیابانوں اور کناروں پر ہیں تیرے پاس رزق حلال سوتے میں آ جائے گا تو اپنے قلب کی آنکھیں کھولے گا اپنے گرداگرد ملائکہ اور ارواح انبیا کو کھڑا دیکھے گا۔ اور علم تجھے اس کے کھانے کا فتویٰ دے گا تیرے لیے سلامتی قرب کا ضامن بن جائے گی۔ تو مخلوق سے خالی و فارغ ہو کر کھڑا ہو جا نہ ان کا خوف ہو اور نہ ان سے امید اور نہ ان کی تعریف اور برائی اور نہ ان کی صورتوں پر نظر اور نہ ان کے معنوں پر نگاہ۔ اس وقت احسان الٰہی خوش عیشی و زندگی کا پیغام لائے گا۔ پھر تجھے قرب و امیری و دوامی صحبت اور خلق سے دوری اور وجود سے فنا حاصل ہو جائے گی تم بعد اثبات کے محو کو اور بعد وجود کے عدم کو اور بعد دوری کے قرب کو اور بعد میلے پن کے صفائی کو اور بعد قطع کے وصل کو اور بعد دوری کے ملاقات کو طلب کیا کرو قلب کی صحت و درستی بغیر زبان کے ہے باطن کی درستی بغیر قلب کے اور سر کی درستی بغیر وجود کے۔ یہاں اللہ ہی کی ولایت حقہ ہے جب چاہے گا اس کو مخلوق کی طرف اٹھا کر کھڑا کر دے گا اور اس سے اپنے بندوں کی اصلاح فرمائے اور اسی کی وجہ سے اپنے سے نزدیک کرے گا۔

يَا بَاطِلُ يَا هَوَسُ اِقْطَعِ الْأَسْبَابَ وَ
اخْلَعِ الْأَرْبَابَ وَ قَدْ وَصَلْتَ مَا تَرَكْتَ
يَسْتَقْبِلُكَ مِثَالُكَ كُلُّ طَعَامٍ عَلَى طَبَقٍ
الطَّبِيبُ فِي دَارِ الْمَحْبُوبِ فِي دَارِ الْقُرْبِ
قَامَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مَسْأَلَةً فَقَالَ لَهُ
أَسْكُتْ أَمَّا سُؤَالُكَ يَخْرُجُ مِنْ طَبْعِكَ
وَنَفْسِكَ لَا تُخَاطِرْ مَعِي أَنَا سَيَّافٌ أَنَا
قَتَّالٌ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ أَمَّا أَنْتَ يَا
عَاصِي فَيُحَذِّرُكَ اللّٰهُ عَذَابَهُ وَأَنْتَ يَا
خَاصُّ فَيُحَذِّرُكَ اللّٰهُ نَفْسَهُ يَا خَاصَّ الْخَاصِّ
يُحَذِّرُكَ اللّٰهُ بِتَقْلِيبَاتِهِ يُحَذِّرُكَ يَا
عَارِفُ أَنْ يَأْخُذَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَقُوَاكَ
وَمَالَكَ وَأَهْلَكَ ثُمَّ يَنْقَلِبُ إِلَى الْآخِرَةِ
كُلِّهَا أَخَذَهُ وَيَا خَاصَّ الْخَاصِّ
يُحَذِّرُكَ مِنْهُ فَكُنْ عَلَى قَدَمِ الْحَذَرِ
حَتَّى وَحَتَّى لَا تَغْفُلَ فَكَانَ مِنَ الْحَقِّ
سِرُّكَ يَقُولُ لَهُ إِنِّي أَنَا اللّٰهُ لَا تَخَفْ
وَلَا تَحْزَنْ إِذَا تَمَّ هٰذَا كُلَّمَا تَقَدَّمْتَ
إِلَى الْخَوْفِ مَعَكَ كُلَّمَا تَكَرَّرَ أَمَّنَكَ
بِالْخَوْفِ مِنْهُ إِذَا كَمُلَتْ صِحَّةُ الْقَلْبِ
لَا يَضُرُّهُ مُلْكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ لَيْسَ هٰذَا يَجِيءُ بِالتَّحَلِّي وَ
التَّمَنِّي وَالتَّكَلُّفِ هٰذَا بِأَهْلِيَّةٍ تَأْتِي
مِنَ السَّمَاءِ يُرَقِّيكَ الْعَمَلُ مَعَ قِيَامِ
الزُّهْدِ فِي قَلْبِكَ الْآخِرَةُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ

اے باطل والے سراپا ہوس تو سببوں کو قطع کر دے۔ اور ارباب کو چھوڑ دے تو یقیناً واصل الی اللہ ہو جائے گا جو کچھ تو چھوڑے گا وہ خود بخود تیرا استقبال کرے گا یہاں ہر قسم کا کھانا طبق میں چنا موجود ہے۔ محبوب کے گھر میں قرب کی منزل میں طبیب بھی موجود ہے۔ ایک شخص کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کھڑا ہوا ارشاد فرمایا خاموش رہو میں تیرے سوال کو دیکھتا ہوں کہ تیرے نفس و طبیعت سے نکل رہا ہے۔ تو میرے ساتھ خطرہ میں نہ پڑ میں صاحب شمشیر اور قتل کر ڈالنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ مگر اے عاصی تو پس تجھے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اے خاص تو پس تجھے اللہ تعالیٰ اپنے نفس سے ڈراتا ہے اے خاص الخاص تجھے وہ اپنی تبدیلیوں حالتوں کے پلٹ دینے سے ڈراتا ہے کہ وہ تیرے کان اور آنکھ اور قوتوں اور مال اور اہل و عیال کو لے لے گا پھر تجھے آخرت کی طرف لے جائے گا پس تجھ سے مواخذہ کیا جائے گا اور اے خاص الخاص تجھے اللہ اپنے سے ڈراتا ہے پس تو اپنے خوف کے قدم پر کھڑا رہ۔ یہاں تک کہ تو غافل نہ ہو حق تعالیٰ تیرے سر سے مشورہ کرے اس سے کہے کہ تحقیق میں ہی خدا ہوں تو خوف نہ کر اور رنجیدہ مت۔ جب تجھے یہ مرتبہ مل جائے گا جب بھی تو خوف کی طرف بڑھے گا وہ تجھے تسکین دے گا جب بھی تیرا اس خوف سے گذر ہوگا اس کو دھارس بندھے گی جب قلب کی صحت تمام ہو جائے گی۔ اس کو آسمان و زمین کے درمیان کی سلطنت ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ یہ امر بناوٹ سنگھار اور تمنا اور تکلف و بناوٹ سے حاصل نہیں ہوا کرتا ہے۔ یہ امر اہلیت و قابلیت سے ملتا ہے جو کہ آسمان سے اترتی ہے۔ تجھ کو تیرے قلب میں زہد کے ساتھ قیام کرنے سے عمل ترقی دے سکتا ہے آخرت تجھ پر

وَعَلٰی اَهْلِ مَجْلِسِكَ الْمُبَاهَاتُ وَ
الزَّوَائِدُ تَزَادُ. جَاءَ مُرِيْدٌ اِلَى
الْحَكِيْمِ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِنِّیْ اَتَمَنّٰی
بُقْعَةً فِی الْجَنَّةِ لَا اَطْلُبُ غَيْرَهَا فَقَالَ
لَهُ الْحَكِيْمُ لَيْتَكَ قَنَعْتَ مِنَ الدُّنْيَا
كَقَنَاعَتِكَ مِنَ الْاٰخِرَةِ اِنْ كَانَ الْمَوْتُ
حَقًّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَمُتِ السَّاعَةَ الْمَيِّتُ
لَا مُخَالَطَةَ لَهٗ لَا عَطَاءَ لَهٗ لَا مَنْعَ لَهٗ
لَا خَوْفُ لَا رِجَاءَ لَا مُعَادَاةَ وَلَا
مُصَادَقَةَ سُكُوْنٌ سُكُوْتٌ كُنْ
كَالْمَيِّتِ فِیْ جَلْبِ النَّفْعِ وَلِدَفْعِ
الضَّرِّ اَلْمَيِّتُ لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ اَنْطَقَكَ وَاَنْتَ مَيِّتٌ اِذَا مُتَّ
عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْكَ نَطَقْتَ بِكَلَامٍ
كَانَ صِدْقًا وَحَقًّا لِاَنَّ الْمَيِّتَ لَا يُخْبِرُ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ كُتِبَتْ اِلَيْهِ
رُقْعَةٌ رَجُلٌ صُوْفِیٌّ يُرِيْدُ شَيْئًا فَقَالَ
هٰذَا بَاطِلٌ اَلصُّوْفِیُّ يَصْفُوْ عَنِ الْخَلْقِ
لَا يَرَاهُمْ اَلصُّوْفِیُّ يُطْلَبُ وَلَا يَطْلُبُ
قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِذَا اتَّسَعَ الْخَرْقُ عَلَى الرَّاقِعِ
مَا يَصْنَعُ قَالَ يَقْعُدُ سَاكِنًا مُوَافِقًا حَتّٰی
يَضَعَ الْقَدَرُ فِیْ يَدِهٖ خِرْقَةً بِقَدْرِ الْمَكَانِ
اَوْ تَسُدُّ غَيْرَهٗ عَنْهُ اِذَا ضَاعَ الْمِفْتَاحُ مِنْكَ
نَمْ عَلَى الْبَابِ عَلَى الْعَتَبَةِ اَنْتَ جَاهِلٌ اَنْتَ
عَبْدُ الْخَلْقِ سِمَنُكَ اِذَا اَقْبَلُوْا هُزَالُكَ

اور تیری مجلس والوں پر رحمت اترتی ہے۔ مباحات اور زوائد ہم معنے زیادہ تیرے اس مرتبہ سے فرشتوں پر فخر ہوگا اور ترقیاں زیادہ ہوں گی ایک مرید حکیم کے پاس آ کر اس کے روبرو بیٹھ گیا اس سے کہنے لگا میں جنت میں تھوڑی جگہ چاہتا ہوں اس کے سوا کچھ طلب نہیں ہے حکیم نے اسے جواب دیا کاش کہ جیسے تو نے آخرت سے قناعت کر لی ہے ایسے ہی تو دنیا سے بھی قناعت کر لیتا اگر مرنا برحق ہے بغیر اس کے چارہ نہیں پس تو ابھی مر جا میت کو کسی سے میل جول نہیں رہتا دینے نہ دینے امید و خوف سے علاقہ نہیں رہتا نہ آپس کی دشمنی ہوتی ہے اور نہ دوستی محض سکون و سکوت ہوتا ہے تو نفع حاصل کرنے اور مصیبت کے دفع کے واسطے مثل مردہ کے ہو جا مردہ بات چیت نہیں کرتا ہے پھر اگر اللہ چاہے گا۔ تو تیری مردہ ہو جانے کی حالت میں تجھے گویائی دے دے گا جب تو اپنی خودی اور خلق سے مر جائے گا تو تو ایسے کلام سے گویا ہو جائے گا جو کہ سراپا صدق اور حق ہوگا۔ کیونکہ مردہ سچی اور حق ہی خبر دیا کرتا ہے۔ آپ کو ایک رقعہ لکھا گیا کہ ایک صوفی شخص ہے وہ کچھ طلب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ باطل ہے۔ صوفی تو خلق سے صاف ہوتا ہے ان کو دیکھتا بھی نہیں ہے صوفی طلب کیا جاتا ہے وہ طلب نہیں کیا کرتا ہے۔ آپ سے کسی شخص نے کہا کہ جب پیوند لگانے والے پر اس کی گدڑی زیادہ پھٹ جائے تو وہ کیا کرے فرمایا قضا و قدر کی موافقت میں خاموش ہو کر بیٹھ جائے یہاں تک کہ قضا و قدر بقدر ضرورت اس کے ہاتھ میں پیوند رکھ دے۔ یا اس کی گدڑی کی جگہ کوئی دوسری بے پھٹی گدڑی دے دے جب تیرے پاس سے کنجی جاتی رہے تو تو چوکھٹ پر سر رکھ کر دروازہ پر سو جا۔ تو تو جاہل ہے تو تو خلق کا بندہ ہے جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو تیرے اوپر موٹاپا بڑھا ہوتا ہے اور

إِذَا أَدْبَرُوْا أَنْتَ هَالِكٌ أَنْتَ مُشْرِكٌ قَلْبُكَ فَارِغٌ مِّنَ التَّوْحِيْدِ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ أَنْتَ فَارِغٌ مِّنَ الْخَيْرَاتِ أَنْتَ خَارِجٌ عَنِ الْعَدَدِ لَا تُعَدُّ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَالْمُرِيْدِيْنَ وَالْمُرَادِيْنَ وَلَا الصَّالِحِيْنَ لَوْلَا حَيَائِيْ مِنْكَ لَأَتَيْتُ بَابَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَضَفْتُهُ وَكُنْتُ أَعْرِكُ أُذُنَهُ وَأُهَذِّبُهُ وَأُؤَدِّبُهُ يَا حِبَّ هٰذَا الدَّانِقِ لِمَا يَقُوْدُ النَّاظِرَ إِلَيْهِ الْمُلْتَبِسَ بِهِ.

وَيْحَكَ تَطْلُبُ مِنِّي الدُّنْيَا فَهِيَ بِالْمَشْرِقِ وَأَنَا بِالْمَغْرِبِ آخُذُ أَقْسَامِيْ مِنْهَا بِالتَّوْحِيْدِ اُطْلُبْ مِنِّي الْآخِرَةَ وَقُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دِيْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَوَاقَعُ حِيْطَانُهُ وَيَتَنَاثَرُ أَسَاسُهُ هَلُمُّوْا.

يَا أَهْلَ الْأَرْضِ نُشَيِّدُ مَا تَهَدَّمَ وَنُقِيْمُ مَا وَقَعَ هٰذَا شَيْءٌ يَتِمُّ يَا شَمْسُ وَيَا قَمَرُ وَيَا نَهَارُ تَعَالَوْا هُمْ مِنَ الْحَالِ مَا يُكْتَمُ لَنَا دَمٌ يَجِيْءُ الْفِعْلُ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَتَرَكَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ وَغَمَّضَ عَيْنَيْهِ وَمَكَثَ هُنَالِكَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ أَنْتُمْ بُلْهٌ وَمَجَانِيْنُ قُعُوْدُكُمْ عَنِّيْ فَسَادٌ فِيْ رَأْسِ مَالٍ.

لَا عَنْ عُذْرٍ لَا تَتَهَوَّسْ وَلَا يَغْلِبُ عَلَيْكَ

جب وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں تو تو دُبلا نظر آتا ہے تو ہلاکت والا ہے تو مشرک ہے۔ تیرا قلب توحید سے خالی ہے تو خلق کا بندہ ہے تو نیکیوں سے خالی ہے تو شمار سے خارج ہے۔ نہ تو علما کے ساتھ شمار کیا جا سکتا ہے نہ مریدین نہ مرادین اور صالحین کے ساتھ اگر تجھ سے مجھے حیا دامن گیر نہ ہوتی تو میں تم میں سے ہر ایک کے دروازہ پر آتا اور میں اُس سے اپنا مہمان ہونا طلب کرتا اور میں اُس کے کان ملتا اور اس کو تہذیب و ادب سکھا دیتا۔ اے اس روپے پیسے کے عاشق و فریفتہ کہ وہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اپنی طرف شامل ہونے والے کو کھینچتا رہتا ہے

تجھ پر افسوس ہے تو مجھ سے دنیا کو طلب کرتا ہے حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں دنیا سے اپنے حصے توحید سے لیتا رہتا ہوں۔ تو مجھ سے آخرت اور قرب الٰہی کو طلب کر۔ عزوجل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی دیواریں برابر گر رہی ہیں اور اس کی بنیا مٹ رہی ہے۔

اے اہل زمین آؤ ہم تم گرے ہوئے کو مضبوط بنا دیں اور جو گر چکا ہے اس کو درست کر دیں اے سورج اور اے چاند اور اے دن آؤ یہ چیز پوری ہو کر رہے گی۔ ہاں بعض حال وہ ہیں جو مخفی رکھے جاتے ہیں۔ حکم الٰہی کے آنے کے واسطے ہم ہوتے ہیں بسم اللہ پھر یہ کہہ کر کرسی پر آپ نے تکیہ لگا لیا اور اپنے ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیں اور یونہی تھوڑی دیر تک آپ ٹھہرے رہے پھر اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا تم بیوقوف اور مجنون ہو بغیر عذر کے تمہارا میرے پاس سے بیٹھ رہنا راس المال میں نقصان کرنا ہے۔

اے مخاطب تو بوالہوس نہ بن اور تیرے اوپر متکبرو

عَلَيْكَ شِرْكُ الْاَشَرِ وَالْبَطَرِ اَنْتَ عَنْ قَرِيْبٍ مَيِّتٌ وَحَضَرَ مَجْلِسَهُ اُسْتَاذُ دَارِ الْاِمَامِ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ رَئِيْسِ الرُّؤَسَاءِ مَعَهُ خَدَمٌ وَغِلْمَانٌ كَثِيْرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا اجْتَمَعَ بِهٖ فَعِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّكُمْ يَخْدِمُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. اَللّٰهُ مَنْ يَخْدِمُهُ كُلُّكُمْ خَلْقٌ كُلُّكُمْ وُجُوْدٌ.

يَا مَيِّتُ يَا تُرَابُ تَصِيْرُ تُرَابًا تُدَاسُ قَبْرُكَ مِنْ تُرَابٍ اِلٰى تُرَابٍ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ مَا عِنْدَكَ خَبَرٌ جَآءَكَ الشَّيْبُ اَنْتَ اَصَمُّ بِكَ خَبَلٌ بِكَ جُنُوْنٌ اِنْتَبِهْ قَبْلَ اَنْ يُنَبِّهَكَ الْمَوْتُ كُنْ وَاعِظَ نَفْسِكَ وَوَطِّئْهَا فَرِّقْ مَالَكَ اَنْتَ مُسَافِرٌ عَلٰى رَغْمٍ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ كُلُّ مَا تَبْنِيْهِ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يُعَظِّمُكَ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يُفَخِّمُكَ عَلَيْكَ صَدِيْقُكَ مَنْ حَذَّرَكَ وَعَدُوُّكَ مَنْ اَغْوَاكَ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِيْنَ وَانْفَعْ بَعْضَنَا بِبَعْضٍ اشْغَلْنَا بِنَا وَبِكَ حَتّٰى تُصْلِحَ نُفُوْسَنَا وَتَهْدِيَهَا لَكَ وَاشْغَلْ بَقِيَّةَ الْعُمُرِ مِنْ شَرْطِ وَعْظِكَ بِغَيْرِكَ اَنْ تَكُوْنَ مُؤْمِنًا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّدْعُوَ الْعَبْدُ الْخَلْقَ اِلَى الْحَقِّ

غروری کا شرک غلبہ نہ کرے تو عنقریب مرنے والا ہے۔ آپ کی مجلس میں استاذ دار الامام عز الدین بن رئیس الرؤسا حاضر ہوا اس کے ہمراہ بہت سے خادم اور غلام تھے اور اس سے پہلے وہ کبھی نہ آپ کی مجلس میں آیا تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی اس کو جمع ہونے کا اتفاق ہوا تھا پس اس کے داخل ہونے کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا تم سب کی یہ حالت ہے کہ بعض تمہارے بعض کی خدمت کیا کرتے ہیں۔ اللہ کی کون خدمت کرتا ہے تم سب کے سب مخلوق و موجود ہو۔

اے مردہ اے مٹی تو مٹی ہو جائے گا تیری قبر ایک مٹی سے دوسری مٹی کی طرف روندی جائے گی گہوارہ سے لحد کی طرف تو لوٹے گا۔ تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے تجھے بڑھاپا آ گیا تو بہرا ہے تجھے خبط ہے تو مجنون ہے تو اس سے پہلے کہ تجھے موت بیدار کرے بیدار ہو جا۔ تو اپنے نفس کا ناصح بن جا اور اس کو پامال کر ڈال تو اپنے مال کو تقسیم کر دے تو بلا مرضی و خوشی کے یقیناً سفر کرنے والا ہے ارشاد باری ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی وہ آگے پیچھے ہٹ نہیں سکتے تمام وہ جو کہ تجھے بزرگ بنا رہا ہے ان کا وبال و مواخذہ تیرے اوپر ہے تیرا دوست وہ ہے جو تجھے ڈرائے اور تیرا دشمن وہ ہے جو کہ تجھے بہکائے گمراہ کرے۔ الٰہی تو ہم کو غافلوں کی نیند سے بیدار کر دے اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع پہنچا تو ہم کو اپنے اور اپنے ساتھ مشغول فرما یہاں تک کہ تو ہمارے نفسوں کی اصلاح فرما دے اور ان کو اپنا راستہ دکھا دے اور بقیہ عمر اپنے ساتھ مشغول رکھ۔ آمین تیرے غیر کو نصیحت کرنے کی تیرے لیے یہ شرط ہے کہ تو خود مومن ہو کسی بندہ کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ وہ بغیر پہنچے ہوئے خلق کو حق کی طرف دعوت

إِلَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ إِلَيْهِ لَا تُقَلِّدْ وَيْلَكَ
الْخَائِنُ خَانَ نَفْسَهٗ وَرَبَّهٗ نَبِيَّهٗ
يَأْمُرُ وَلَا يَمْتَثِلُ وَيَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِيْ
وَيَقُوْلُ وَلَا يَعْمَلُ بِهٖ لَا عِبْرَةَ بِجَمْعِ
الْكَتَائِفِ وَحَتِّ شَوَارِبِكَ وَصَفَارَةِ
وَجْهِكَ الْإِيْمَانُ هٰهُنَا أَشَارَ إِلٰى قَوْمٍ
كَانُوْا يَغْشَوْنَ أَسْتَارَ الدَّارِ هٰذِهٖ
صِفَتُهُمْ أَهْلُ اللّٰهِ كُلٌّ مِّنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ
شَحْنَةٌ يُحَارِبُوْنَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ
وَالْهَوٰى وَقُطَّاعَ الطَّرِيْقِ عَنِ اللّٰهِ
نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
أَقْوَامًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِالْمَقَارِيْضِ
فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَآءِ قَالَ
هٰؤُلَآءِ عُلَمَاءُ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتَابَ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحِ الْكُلَّ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا صَالِحِيْنَ وَأَصْلِحْ بِنَا اجْعَلْ
نَحْوَ حَوَائِجِنَا إِلَيْكَ وَإِقْبَالَنَا عَلَيْكَ قُمْ
وَضَعْ يَدَكَ عَلٰى يَدِيْ لِنَعْبُرَ بِذٰلِكَ
إِلٰى أُسْتَاذِ الدَّارِ حَتّٰى نُهَرْوِلَ إِلٰى
رَبِّنَا مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ الْخَرَابِ وَمَالِكَ
وَوَلَدِكَ وَتَنْزَوِيَ إِلَى اللّٰهِ إِلَى الْعَمَلِ
عَنْ قَرِيْبٍ تُرَدُّ إِلَى الْحَقِّ يَسْأَلُكَ
عَنْ أَعْمَالِكَ خَلَقَكَ لِتَوْحِيْدِهٖ مَا خَلَقَكَ
لِلدُّنْيَا وَلَا لِلْآخِرَةِ الدُّنْيَا لَا تُشْبِعُكَ

دے تو بروں کی پیروی نہ کر۔ خائن پر افسوس ہے کہ وہ اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرتا ہے وہ حکم کرتا ہے
اور خود وہ فعل نہیں کرتا منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا ہے۔
دوسروں سے کہتا ہے اور اس پر خود عمل نہیں کرتا ہے۔
تیرے کاندھے ملانے سمیٹ لینے اور مونچھوں کے پست کرنے
اور چہرے کے زرد کر لینے کا اعتبار نہیں ہے۔ قلب کی طرف
اشارہ کر کے فرمایا ایمان یہاں ہے۔ آپ کا اس قول سے اشارہ
اس قوم کی طرف تھا جو امیروں کے پردہ پکڑ کر ارد گرد جمع ہوتے
تھے یہی ان کی حالت تھی۔ اہل اللہ میں سے ہر ایک کے قلب پر محافظ
و چوکیدار ہوتے ہیں وہ نفس اور خواہش اور اللہ تعالیٰ سے بٹماری
کرنے والوں سے لڑتے رہا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے چند قوموں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ
قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے پس میں نے جبریل علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے
وہ عالم ہیں جو کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو
بھلاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن پڑھتے ہیں خود عمل نہیں کرتے الٰہی
تو کل کی اصلاح فرما دے الٰہی تو ہم کو صالح بنا دے اور ہمارے
ذریعے سے دوسروں کی اصلاح کر دے تو ہماری حاجتوں اور
توجہ کو اپنی طرف کر لے یہ کہہ کر عزالدین سے کہا تو کھڑا ہو اور اپنا
ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ آپ کا اشارہ استاد دار کی طرف تھا تاکہ
ہم اس اجڑے گھر سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف دوڑیں اور مال و
اولاد سب کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور ہم اللہ کی طرف بذریعہ
عمل کے چلیں عنقریب تو حق تعالیٰ کی طرف پھیرا جائے گا وہ تجھ
تیرے عملوں کا سوال کرے گا اس نے تجھے اپنی توحید کے لیے
پیدا کیا ہے نہ کہ دنیا و آخرت کے واسطے۔ دنیا نہ تیرا پیٹ بھر

ولا تؤذيك عداوته مكاشرته واهليتك
رؤيتك لنفسك نظرك الى وجه
الدنيا من تدبير نفسك وجعلك
لها وزيرا المؤمن مدبر ولا مدبر
اذا خلوت عن نفسك كلمك قلبك
ثم خاطبكما السر ثم تولاكما الحق
عز وجل فتكون شحنة العباد والبلاد
وهذه النفس اعزلها بماذا اذا رايت
شيخا قلت هذا عبد الله قبلي وعبده
الصالح والفاسق والشاب والصغير
بهذا تنعزل النفس وتنجعل الدنيا
عن قلبك تاخذ الآخرة عين قلبك
فترميك بباب قربه فتريد باب قربه
باب سلطانه باب كبريائه وجلاله
تصغر الآخرة من عيني قلبك تشتاق
اليه وتحب لقاءه تنظر الى الدنيا
فتراها اوحش خلق الله فتخرج من
قلبك فتصير كالمطلقة بعد ظهور
العيوب تعزف النفس عنها ثم تاتي
الآخرة مزينة فتظهر السابقة الى
عيوبها وانها محدثة مخلوقة يشاركك
فيها اليهود والنصارى اذا اسكنوا
الجنة المنقودة الصافية قرب الحق
عز وجل والاستيناس والوصول اليه
لا تشتغل بهؤلاء المهوسين جهدوا

ہے اور تجھے سیراب کر سکتی ہے دھوکہ باز مکار ہے۔ تیری
بڑی مصیبت تیرا اپنی نفس کی طرف دیکھنا اپنی تدبیر نفس کے
لیے تیرا دنیا کی طرف متوجہ ہو۔ اس کو نفس کا وزیر بنا لینا ہے
تو اُس سے بچے مومن انجام کار کا سوچنے والا ہوتا ہے بدبخت
نہیں ہوتا ہے جب تو اپنے نفس سے علیحدہ ہو جائے گا
تیرا قلب تجھ سے بات چیت کرنے لگے گا پھر تم دونوں سے
سر مخالطت کرے گا پھر تم کو خدا دوست رکھے گا پس تو بندوں
اور شہروں کا کوتوال ہو جائے گا۔ تو جس طرح ہو سکے اس نفس کو
معزول کر دے۔ جب تو کسی بوڑھے کو دیکھے تو یہ کہہ دے کہ یہ
بندۂ خدا مجھ سے پہلے کا ہے اور ایسا ہی نیک بندہ اور فاسق
جوان و بچہ کو خیال کیا کر۔ اس سے تیرا نفس جدا ہو جائے گا اور
دنیا تیرے قلب سے نکل جائے گی تیرے قلب کی آنکھ آخرت
کو لے کر تجھے باب قرب پر ڈال دے گی تو اُس کے قرب حکومت
اُس کے کبریا و جلال کے دروازہ کا قصد کرے گا آخرت تیرے
قلب کی آنکھوں میں چھوٹی و ذلیل ہو جائے گی تو اللہ کا مشتاق
ہو جائے گا اُس کی ملاقات کا خواہاں بنے گا دنیا کو دیکھے گا پس
وہ تجھے تمام مخلوقات سے زیادہ وحشت ناک نظر آئے گی۔ وہ
تیرے قلب سے باہر ہو کر مثل اُس طلاق دی گئی ہوئی عورت کے
ہو جائے گی جس کو بعد عیبوں کے ظاہر ہونے کے طلاق دی گئی
ہو۔ نفس اُس سے دوری کرے گا پھر بن سنور کر آخرت آئے گی
پس سابقہ الٰہی اس کے عیب کو ظاہر کرے گا اور یہ بتا دے گا کہ
بر تحقیق یہ بھی حادث و مخلوق ہے اسلام لانے پر اس میں تیرے
یہود و نصاریٰ بھی شریک ہوں گے۔ نقد جنت تمام چیزوں
سے صاف و پاک قرب الٰہی ہے جل جلالہ اور اس سے اُنس ہونا
اور اس کی طرف پہنچ جانا ہے۔ تو ان بوالہوسوں کے ساتھ چھوڑ دینا

الدُّنْيَا فَطَلَبُوْهَا جَهِلُوا الْآخِرَةَ فَطَلَبُوْهَا جَهِلُوا الْخَلْقَ فَسَكَنُوْا إِلَيْهِمْ.

سے جاہل ہو کر اس کو طلب کرنے لگے جو آخرت سے جاہل ہو کر اسے چاہنے لگے جو مخلوق سے جاہل ہو کر ان میں ٹھہر گئے ہوں مشغول مت ہو۔

يَا قَوْمَنَا إِحْذَرُوْا أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ إِحْذَرْ لَا آخُذُكَ عَلٰى غِرَّةٍ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَبْقٰى فِي الْأَوَّلِ عَلٰى يُوْسُفَ ثُمَّ عَادَ بُكَاءُهُ عَلٰى نَفْسِهِ لَمْ يَتَّهِمْهُ كَوْنُهُ نَبِيًّا خَافَ عَلٰى عِصْمَتِهِ لِمَا كَانَ فِيْهِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ أَنْتُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ لَكُمْ آذَانُ الرُّؤُوْسِ وَلَا آذَانُ الْقُلُوْبِ.

اے ہماری قوم تم خدا سے ڈرو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی تم ڈرو کہ میں تمہیں کہیں اچانک نہ پکڑ لوں۔ یعقوب علیہ السلام ابتداءً یوسف علیہ السلام پر رویا کرتے تھے پھر گرفت کے خوف سے اپنے نفس پر رونے لگے تھے۔ ان کا نبی ہونا معلوم کر لیا تھا ان کے حسن و جمال سے ان کی عصمت و پاک دامنی پر ڈرنے لگے تھے۔ تم تو گونگے بہرے اندھے ہو تمہارے سروں کے کان ہیں اور دلوں کے کان نہیں ہیں۔

يَا حَطَبَ النَّارِ يَا عَوَامُّ يَا طَغَامُ أَنْتُمْ فِيْ هَوَسٍ أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ أَلَا إِنِّيْ دَاعٍ لَكُمْ وَسَاقٍ لَكُمْ مَا نَظَرْتُ لَكُمْ مَا تَرَكْتُ نَفْعَكُمْ وَلَا ضُرَّكُمْ قَطَعْتُمُوْا إِلَى التَّوْحِيْدِ الشَّرْعِيِّ بَعْدَ مَا كَنَسْتُ الْخَلْقَ بِسَيْفِ التَّوْحِيْدِ أَلْزَمَنِيْ هٰذَا الْمَقَامَ حَمْدُكُمْ وَذَمُّكُمْ وَإِقْبَالُكُمْ وَإِدْبَارُكُمْ عِنْدِيْ سَوَاءٌ كَمْ قَدْ ذَمُّوْنِيْ كَثِيْرًا عَلٰى عَيْبٍ وَحَمِدَهُ حَمْدُكَ إِيَّايَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِقْبَالِيْ عَلَيْكُمْ لِلّٰهِ آخُذُ مِنْكُمْ لِغَيْرِيْ لَوْ أَمْكَنَنِيْ قَعَدْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمُ الْقَبْرَ وَجَاوَبْتُ عَنْهُ مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا رَحْمَةً وَشَفَقَةً عَلَيْكُمْ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا

اے جہنم کی لکڑیو اے عام لوگو اے کمینو! تم سراپا ہوس میں مبتلا ہو خبردار ہو جاؤ اللہ کی طرف تمام امور لوٹیں گے خبردار ہو جاؤ میں تمہارا پکارنے والا اور ساقی اور تمہارا محافظ ہوں میں نے سالک ترک تمہارے وجود اور نفع و نقصان پر نظر کرنے نہیں پائی ہے بلکہ کل کو توحید کی تلوار سے قطع کر کے میں نے یہ مقام لازم پکڑا اور حاصل کیا ہے۔ تمہاری تعریف اور برائی تمہارا اقبال و ادبار میرے نزدیک برابر ہے کسی کی پروا نہیں ہے کتنے لوگ ہیں جو اکثر میری برائی کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان کی بھلائی تعریف ہو کر پلٹتا ہے وہ زبان اللہ کی طرف سے ہیں نہ کر بندہ کی طرف سے میرا تمہارے اوپر متوجہ ہونا بھی اللہ کے لیے ہے تم سے لینا بھی اللہ کے لیے ہے۔ اگر مجھے قدرت دی جاتی تو میں تمہارے اوپر رحمت و شفقت کر کے تمہارے ہر ایک کے ساتھ قبر میں داخل ہوتا اور اس کی طرف سے منکر و نکیر کو جواب دے دیتا جب اللہ عزوجل اپنے بندے

مِنْ عِبَادِهٖ اَلْقٰى فِيْ قَلْبِهٖ وَجْدًا اَشَوْقًا اِلَيْهِ
نُقِلَ اَبُوْيَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَّا
سُمِعَ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيْبِ يَفْتَحُ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ
بَابَ الْقُرْبِ لَا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ سِوَى
الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَلَقَبَ الْاٰدَمِيَّةِ الْبَشَرِيَّةِ
صُوَرُهُمْ صُوَرُ الْاِنْسِ وَقُلُوْبُهُمْ مَعَ الْقَدْرِ وَ
اَسْرَارُهُمْ مَعَ الْمَلِكِ اَنْتَ طَاعَاتُكَ
عَلٰى وَجْهِكَ وَثِيَابِكَ وَظَاهِرِكَ وَ
زَنْدَقَتُكَ فِيْ خَلْوَتِكَ وَكُفْرُكَ عَلٰى
بَاطِنِكَ قَلْبُكَ مَشْحُوْنٌ بِالنِّفَاقِ وَالْعُجْبِ
وَسُوْءِ الظَّنِّ بِالْخَلْقِ مَا يُطَهِّرُ لَا اِلَّا
السَّيْفُ اِلَّا اَنْ تَتُوْبَ الشَّرْعُ اَمَرَنَا
بِالسُّكُوْتِ وَالْكِتْمَانِ وَالسَّتْرِ وَاِلَّا
كُنْتُ اَشَرْتُ اِلَيْكَ يَاْخُذُ لَكَ وَيَكُمُّكَ
وَيُخْرِجُكَ كَلَامُنَا يَعْمَلُ فِيْ ظَاهِرِكُمْ
وَقُلُوْبُنَا يَعْمَلُ فِيْ بَوَاطِنِكُمْ مَنْ
يُتَّهِمُنِيْ وَيُكَذِّبُنِيْ كَذَّبَهُ اللّٰهُ فَرَّقَ
اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِيَالِهٖ وَمَالِهٖ وَبَلَدِهٖ
اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ مَا مِنْ صَلٰوةٍ اِلَّا وَاَعْزِمُ
اَنْ اَسْتَخْلِفَ مَنْ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ حَتّٰى
اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اُعِدْتُ اِلَى
الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ كُلِّ مَجْلِسٍ
اَللّٰهُمَّ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ لَا
تَفْرَحْ مَعَ مَنْ يَفْرَحُ بَلِ احْزَنْ مَعَ مَنْ يَحْزَنُ
لَا تَضْحَكْ مَعَ مَنْ يَضْحَكُ بَلْ اِبْكِ مَعَ

میں سے کسی کو محبوب رکھتا ہے تو اُس کے قلب میں اپنا وجد و شوق ڈال دیتا ہے ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سات مرتبہ جب کر اُن سے عجیب کلام سنے گئے شہر بدر کیے گئے۔ اللہ تعالٰے اولیاء اللہ کے قلبوں پر اپنے قرب کے دروازہ کو کھول دیتا ہے بجز پانچ نمازوں اور آدمیت و بشریت کے لقب کے ان کو مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتا ہے اُن کی صورتیں انسانوں جیسی ہیں اور ان کے دل تقدیر کے ساتھ اور ان کے باطن محبت الٰہی میں رہتے ہیں۔ تیری طاعتیں تیرے چہرے پر اور تیرے کپڑوں اور ظاہر پر ہیں اور تیری بے دینی تیری خلوتوں میں ہے اور تیرا کفر تیرے باطن پر قلب نفاق اور غرور اور مخلوق سے بدگمانی سے بھرا ہوا ہے تجھے سوا تلوار کے کوئی چیز پاک نہیں کر سکتی توبہ سے پاک ہونا ممکن ہے ہمیں شرع نے سکوت اور خاموشی اور پردہ پوشی کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری طرف اشارہ کرتا وہ تجھے آستین پکڑ کر نکال دیتا تو باہر کر دیا جاتا ہمارا کلام تمہارے ظاہر میں اثر کرتا ہے اور ہمارے قلب تمہارے باطن میں جو کوئی مجھے تہمت لگاتا ہے اور میری تکذیب کرتا ہے اللہ اس کو جھٹلائے گا اس کے اہل و عیال مال اور شہر کے درمیان میں تفریق ڈال دے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ کوئی نماز کا وقت ایسا نہیں ہوتا کہ میں اس بات کا ارادہ نہ کرتا ہوں کہ کسی کو لوگوں کی نماز پڑھانے کے لیے خلیفہ بنا دوں یہاں تک کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھانے کی طرف لوٹا دیا جاتا ہوں اللہ ایسا ہی حال ہر مجلس میں ہے الٰہی تو ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ تو خوش ہونے والے کے ساتھ خوشی نہ کر بلکہ غم کرنے والے کے ساتھ غم کیا کر۔ تو ہنسنے والے کے ساتھ ہنس مت بلکہ رونے والے کے ساتھ

مَنْ يَبْكِي سَيْرُهَا مَعَ الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ كُلُوا
أَقْوَاتَكُمْ عَلَى بَابِهِ عَلَى عَتَبَةِ قُرْبِهِ عَقْلٌ
لَيْسَ عِنْدَكَ أَعْرِضْ عَنِ الدُّنْيَا فِيمَا يَخُصُّكَ
وَإِنْ عُلِّقَ عَلَيْكَ عِيَالٌ خُذْ مِنَّا لَهُمْ لَا
لَكَ كَانَ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيُفَرِّقُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُجَاهِدِينَ ثُمَّ يَأْتِي بُيُوتَ
أَزْوَاجِهِ يَقُولُ هَلْ فِيهِ بِشَيْءٍ جَاءَنَا
شَيْءٌ فَإِذَا قِيلَ لَا يَقُولُ إِنِّي إِذًا صَائِمٌ
مُعْلِمٌ بِاخْتِيَارِهِ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ مِنْهُ الصِّيَامَ
هَكَذَا أَوْلِيَاءُ اللهِ قَدْ يُرِيدُ أَنْ يَصْعَدَ
إِلَى سَطْحِ بَيْتِهِ لِيَنَامَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
يَرَى عَلَى الدَّرَجَةِ بَابًا مُغْلَقًا فَيَعْلَمُ أَنَّهُ
مِنْهُ النَّوْمُ فِي كُلِّ عَامٍ يَرَى بَابًا مَفْتُوحًا
مُلْقًى يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ مِنْهُ الْخُرُوجُ إِلَى
الصَّحْرَاءِ وَالْبَرِّيَّةِ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّحْرَاءِ
وَالْبَرِّيَّةِ هَذِهِ النُّبُوَّةُ بَاقِيَةٌ فَيَشْهَدُ
أَكْثَرُهَا فَوَائِدُ كَمَا ... مُنْقَسِمَةٌ عَلَى
قُلُوبِ أَوْلِيَائِهِ النُّبُوَّةُ كَانَتْ طَعَامًا وَ
شَرَابًا بَقِيَ سُؤْرُ الْكَأْسِ أَخْرَجَهُ بَيْنَ
عِبَادِهِ

يَا أَكَلَةَ الْحَرَامِ وَالرِّبَا لَسْتُ بِقَائِلٍ لَكُمْ
مَعَ التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ أَتْرُكُ ... بِكَثْرَتِكُمْ
بِلَا مَنْفَعَةٍ أَعْمَالُكُمْ تُنَادِي عَلَيْكُمْ فِي
وُجُوهِكُمْ خَيْرًا كَانَ أَوْ شَرًّا

آرزو یا کر۔ تم بلند ہمتی کے ساتھ طریقت کے راستے میں سیر کیا کرو اپنے مقدر حصوں کو اس کے قرب کے دروازہ کی چوکھٹ پر رکھ کر کھایا کرو تیرے پاس تو عقل ہی نہیں ہے تو دنیا سے اپنے مخصوص حصوں کو ہی اعراض کیا کر اور اگر تیرے متعلق اہل و عیال کر دیئے جائیں تو ہم سے اُن کے لیے لیا کر نہ کہ اپنے واسطے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقات کا مال لیا کرتے تھے اور اس کو فقرا و مساکین اور مجاہدین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے پھر اپنی ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لاتے تھے آیا کوئی چیز بھیجی گئی کوئی چیز ہمارے لیے آئی ہے پس جب جواب دے دیا جاتا تھا نہیں ہے آپ فرماتے تھے کہ اچھا اب ہمارا روزہ ہے اس بندش سے آپ اطلاع دینے والے ہوتے تھے کہ اس سے ہمارا روزہ رکھنا مقصود ہے اسی طرح اولیاء اللہ کی حالت ہے کبھی وہ گرمی کی شدت سے گھر کی چھت پر سونے کے ارادہ سے چڑھنا چاہتے ہیں سیڑھی پر دروازہ مقفل ہوا دیکھ کر جان لیتے ہیں کہ آج ہم سے مقصود گھر میں سونا ہے نہ کہ اوپر چھت پر آتے ہیں اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے ہیں جان لیتے ہیں کہ اس وقت ان سے مقصود جنگل و میدان کی طرف جانا ہے پس صحرا و میدان کی طرف نکل کھڑے ہوتے ہیں یہ ہے نبوت مخلوق میں باقی ہے جس کے اکثر اور فائدہ اور منافع اولیاء اللہ کے قلوب پر منقسم ہیں نبوت ایک کھانا اور پینا تھا اب اُن کا بچا کھچا باقی رہ گیا ہے۔

اے حرام اور سود کے کھانے والو تم سے کہتا ہوں کہ میرے پاس سے نکل جاؤ تاکہ میں تمہارے منہ پر لگا دوں۔ میں تو توحید و اخلاص کی تربیت دینے والا ہوں تمہاری کثرت سے بغیر منفعت کے کیا کروں تمہارے اعمال تمہارے چہروں پر بھلائی یا برائی

اَلسُّكُوْتُ خَيْرٌ يُنْتَظَرُ لَعَلَّ يُمْحٰى ذٰلِكَ مِنْ وَجْهِكَ لَعَلَّ تَتَغَيَّرُ خَلْوَتُكَ فَيُمْحٰى السَّوَادُ مِنْ وَجْهِكَ قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَلْدَةِ فَجَاءَ اِلَيَّ فَقُلْتُ لَهٗ تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ فِي الْحَجِّ قُلْتُ لَهٗ قَدْ عَرَفْتُ وَلٰكِنْ ثَمَّ زِنًا وَفِسْقٌ وَفُجُوْرٌ فَلَمْ يَتُبْ فَلَمَّا مَاتَ رَاَيْتُهٗ حِيْنَ صَلَّوْا عَلَيْهِ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنَ التَّابُوْتِ وَتَعَلَّقَ بِذَيْلِيْ فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ هٰذَا حَذَّرْتُكَ مَا اَكْثَرَ كِذْبَكُمْ وَزُوْرَكُمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ لَكَ شَيْخٌ وَيَكُوْنُ لَكَ فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ حَتّٰى يُعْطِيَكَ كِتَابَ عِتْقِكَ وَمَحَاهُ عَنْكَ لِئَلَّا تَضْعُفَ عَنِ الطَّاعَةِ وَالْخَيْرِ فَتَمَرَّ اَعُدُّ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ عِنْدَ الْفِرَاقِ اَرْجُوْا شَفَاعَتَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاِنَّهٗ شِرْكٌ تَوْحِيْدٌ مِنَ الصِّغَرِ اُضَيِّعُهُ الْيَوْمَ بَابٌ مَفْتُوْحٌ عَلَيَّ اُغْلِقُهٗ عَنِّيْ بِسَبَبِكُمْ لَا حُبَّ وَلَا كَرَامَةَ صَرَخَ رَجُلٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَقَالَ اللّٰهِ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوْفَ تُسْاَلُ عَنْ هٰذَا تُحَاسَبُ عَلَيْهِ لِمَ قُلْتَ رِيَاءً وَنِفَاقًا اِخْلَاصًا اَوْ شِرْكًا هٰذَا الْيَوْمَ بِالتَّعْطِيْسِ مَنْ شَاءَ فَلْيَقْعُدْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَخْرُجْ ثُمَّ صَرَخَ وَقَامَ اِلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ يَتُوْبُوْنَ صَارِخِيْنَ بَاكِيْنَ

کو خود پکار رہے ایسی خاموشی بہتر ہے اس کا انتظار کیا جائے کہ شاید یہ حالت تیرے چہرے سے محو کر دی جائے شاید تیری خلوت متغیر ہو جائے پس تیرے چہرہ سے سیاہی محو کر دی جائے ایک شخص اہل شہر سے حج سے واپس آ کر میرے پاس آیا پس میں نے اُس سے کہا تو اللہ سے توبہ کر اُس نے جواب دیا میں تو حج میں تھا میں نے اُس سے کہا میں نے جانا اور لیکن پھر بھی زنا اور فسق و فجور ہوا اُس سے تو توبہ نہ ہوئی پس اُس نے توبہ نہ کی جب وہ مر گیا تو نماز جنازہ کے بعد میں نے اُس کو دیکھا کہ گویا وہ تابوت سے نکلا اور میرے دامن سے چمٹ گیا پس میں نے اُس سے کہا اسی سے تو میں نے تجھے ڈرایا تھا تم جس چیز کا دعوٰی کرتے ہو اُس میں تمہارا کس قدر زیادہ جھوٹ و مکر ہے۔ آیا تیرا کوئی شیخ ہے اور ہو گا پس اُس کو اُس کے حوالہ کر دے یہاں تک کہ وہ تجھ کو تیری آزادی کا پروانہ دیدے اور تیری سیاہی کو وہ تجھ سے محو کر دے تا کہ تو اطاعت و بھلائی سے کمزور نہ پڑ جائے پس اُس کو تو موت کے وقت جدائی کے وقت پڑھے گا میں اُس دن کے لیے تمہاری شفاعت کی امید کروں کیوں کہ یہ شرک ہے توحید بچپنے سے ہے اُس دن کیا اُس کو ضائع کر دوں گا میرے اوپر دروازہ کھلا ہوا ہے کیا اُس کو تمہارے سبب سے بند کر دوں گا۔ نہ دوستی ہے اور نہ کوئی بزرگی۔ آپ کی مجلس میں ایک شخص نے چیخ ماری اور کہا اللہ پس آپ نے فرمایا عنقریب تو اس سے سوال کیا جائے گا اس پر حساب لیا جائے گا کیوں کہ تو نے کہا تھا ریا و نفاق سے کہا تھا یا اخلاص سے یا شرک سے۔ یہ دن چھوڑا ہے کہ آیا ہے جو چاہے بیٹھا رہے اور جس کا دل چاہے چلا جائے یہ کہہ کر آپ نے چیخ ماری مخلوق کثیر آپ کی طرف کھڑی ہو گئی سب چیخ چیخ کر رو رو کر توبہ کرنے

إذا جاء عصفور فقعد على رأسه فحنا
رأسه له ومكث كذلك وهو على رأسه
والناس على درج الكرسي والصياح حوله
وهو لا يبرح حتى مد يده بعض أصحابه
نحوه فطار ثم دعا وضج الناس بالبكاء
والدعاء والتوبة فنزل وخرج على حاله
إلى الجامع الرصافة وتبعه خلق كثير بالبكاء
والصراخ والوجد والتعري من
الثياب هذا آخر الزمان اللهم إنا
نعوذ بك من شره يلوح شيء أتمنى
منه الهرب لكن أوافق القدر و
القضاء لا تذهب الدنيا بدينك
احفظ ماء وجهك التكسب لقمة منك
هو باب الأخذ من الله استغن به عن
الخلق يخاطب الشيء المتسبب
الظاهر الباطن الشيء في شيء فرغ منه
أف في شيء مستأنف مبتدأ يقال
له قم بنا أيها المتسبب نأتي العين
نأتي الأصل نترع من مساع النقل و
العقل نقف على باب العلم على رأس
وادي النقل نمشي وعلى النقل نأتي
نأتي أصلها حتى إذا أتينا أصل النهر
رأينا الماء يخرج من أصل جبل العقل
فضربنا هناك وخيمنا جاءت الكفاية و
العناية جاءت الهداية جاءت

لگے اس وقت ایک چڑیا آگئی پس وہ آکر آپ کے سر پر بیٹھ گئی آپ نے اپنا سر اس کے لیے جھکا دیا اور آپ اسی طرح سر جھکائے بیٹھے رہے اور وہ چڑیا آپ کے سر پر تھی اور آدمی کرسی کی سیڑھیوں پر اور چیخ پکار آپ کے اردگرد تھی اور وہ چڑیا بیٹھی رہی تھی یہاں تک کہ آپ کے دوستوں میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا پس وہ چڑیا اڑ گئی پھر آپ نے دعا مانگی اور لوگوں نے رونے اور دعا و توبہ کا شور مچایا پس آپ منبر سے اتر آئے اور اپنی اسی حالت پر جامع مسجد رصافہ کی طرف چلے اور آپ کے پیچھے پیچھے مخلوق کثیر روتی ہوئی چیخ و پکار کرتی اور وجد کی حالت میں کپڑوں سے برہنہ ہو کر چلی جاتی تھی پھر آپ نے فرمایا یہ آخری زمانہ ہے الٰہی میں تجھ سے اس زمانہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں ایک شے ظاہر ہوتی ہے میں اس سے بھاگنے کی تمنا کرتا ہوں لیکن قضاء و قدر کی موافقت کرتا ہوں کہیں دنیا تیرے دین کو نہ لے جائے تو اپنے چہرہ کے پانی (آبرو) کی حفاظت کر۔ کسب کرتا کہ تیری خوراک جمع ہو جائے کسب اللہ سے لینے کا دروازہ ہے تو کسب کر کے مخلوق سے بے نیاز بن جا سبب سبب سے اور ظاہر باطن سے خطاب کیا کرتا ہے آیا ختم کرنا ایسی چیز میں ہے جس سے فراغت کر لی گئی ہے یا بالکل نئی بات کے لیے نئی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اس کو جواب دیا جاتا ہے کہ اٹھ ہمارے ساتھ چل ہم سبب اور چشمہ اصل کے پاس چلیں عقل و نقل کی جگہ پر چل کر گھٹ کشائیں علم کے دروازہ پر کھڑے ہوں نقل کی وادی پر ٹھہریں بھرتی ہوئی نہر پر چلیں جڑ کی طرف آئیں۔ یہاں تک کہ جب وہ دونوں نہر کی جڑ پر آئے دونوں نے دیکھا کہ پانی عقل کے پہاڑ کی جڑ سے نکل رہا ہے پس یہ دونوں وہاں بیٹھ گئے اور خیمہ ڈال دیا کفایت و عنایت متوجہ ہوئی ہدایت و

الْمَعْرِفَةِ فَجَاءَتِ الْعُلُوْمُ كُنَّا اَبْوَابٌ
شَتّٰى نَدْخُلُ عَلَيْهِ لَهَا اَتِيْتَ تَادَّبَ
اِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
قَالَ بَقِيْتُ فِيْ بَادِيَةٍ اَيَّامًا لَمْ اَرَفِيْهَا
اَحَدًا فَاَفْضٰى بِيَ السَّيْرُ اِلٰى مَكَانٍ
اَخَذَنِيْ مِنْهُ وَحْشَةٌ وَ اِذَا اَنَا
بِشَابٍّ قَائِمٍ هُنَاكَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ
لَهٗ مِنْ اَيْنَ قَالَ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ اِلٰى اَيْنَ
قَالَ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاجْعَلْ
نَفْسَكَ لَهٗ فِدَآءً فَصَرَخَ صَرْخَةً وَ
وَقَعَ فَتَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مَيِّتٌ
فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ لِاَجْمَعَ لَهٗ حَصًا اُوَارِيْهِ
بِهَا فَجِئْتُ اِلَيْهِ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاِذَا بِهَاتِفٍ
يَهْتِفُ يَا اِبْرَاهِيْمُ هٰذَا الَّذِيْ طَلَبَهٗ مَلَكُ
الْمَوْتِ فَلَمْ يَجِدْهُ طَلَبَتْهُ الْجَنَّةُ فَلَمْ
تَجِدْهُ طَلَبَتْهُ النَّارُ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ
اَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الْهَاتِفُ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ
يَا هَوَسُ لَا تَغْفَلْ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا مِنْ اَبْوَابِ الشُّيُوْخِ الْفَتَّاحُ
الَّذِيْنَ فَنَوْا فِيْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
صَارُوْا مَعَانِيَ صَارُوْا جَلِيْسَ بَيْتِ
الْقُرْبِ صَارُوْا اَضْيَافَ الْمَلِكِ يُغْدٰى
عَلَيْهِمْ بِطَبَقٍ وَيُرَاحُ عَلَيْهِمْ بِاٰخَرَ وَيُغَيَّرُ
عَلَيْهِمْ اَنْوَاعُ الْخِلَعِ وَيُطَوِّقُ بِهِمْ

معرفت و علوم حاصل ہو گئے ہمارے لیے متفرق دروازے ہیں۔ جن کے واسطے سے ہم دربار الٰہی میں داخل ہوتے ہیں تو باادب رہ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک زمانہ جنگل میں ٹھہرا رہا وہاں میں نے کسی کو بھی نہ دیکھا۔ آخر بادیہ پیمائی نے مجھے ایک ایسی جگہ پہ پہنچا دیا کہ اس سے وہاں مجھے وحشت طاری ہو گئی اور وہاں اچانک میں نے ایک نوجوان کو کھڑا ہوا دیکھا پس میں نے اس سے تعجب کیا اور دریافت کیا تم کہاں سے آرہے ہو اس نے جواب دیا ہُوْ (وہی وہ ہے) میں نے دوبارہ اُس سے کہا، کہاں سے آرہے ہو کہا ہُو۔ پس یہ سن کر میں نے اس سے کہا کہ اگر تو اپنے قول میں سچا ہے پس تو اپنے نفس کو اس پر قربان کر دے یہ سن کر اس نے ایک چیخ ماری اور گر پڑا پس میں اس کی طرف بڑھا ناگاہ وہ مردہ تھا مر چکا تھا پس میں اس کے پاس سے پتھر وغیرہ لینے کے لیے آیا تاکہ اس کو دفن کر دوں غائب ہو گیا جب پھر واپس آیا پس میں نے اس کو نہ پایا ہاتف غیبی کی میں نے آواز سنی کہ اے ابراہیم یہ وہ شخص ہے کہ جس کو ملک الموت نے طلب کیا پس اس کو نہ پایا اس کو جنت نے طلب کیا پس اس کو نہ پایا دوزخ نے طلب کیا پس اسے نہ پایا میں نے ہاتف سے عرض کیا آخر ہے کہاں ہاتف نے جواب دیا اچھے ٹھکانے میں قدرت والے بادشاہ کے پاس جنتوں اور نہروں میں اے بوالہوس تو غافل نہ بن۔ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو خدا تک پہنچنا ان فانی مشائخ کے دروازوں سے ہو سکتا ہے جو کہ طاعت الٰہی جل جلالہ میں فنا ہو چکے ہیں سرتاپا معنے بن گئے ہیں خانۂ قرب کے جلیس و ہمنشین ہو چکے ہیں بادشاہ کے مہمان ہو چکے ہیں ایک طبق ان پر صبح کو دوسرا طبق شام کو پیش کیا جاتا ہے طرح طرح کے خلعت ان کے بدلے جاتے ہیں اور ان کے اوپر اس کی

مَمْلَكَتُهُ أَمَاكِنُهُ وَمُسْتَوَيَاتُهُ أَسْرَارُهُ
وَمَعْرِفَتُهُ أَنْتَ مِنْ وَرَاءِ حَائِطٍ عَرْضُهُ
فَرْسَخٌ وَمَعَكَ إِبْرَةٌ كَيْفَ لَكَ أَنْ تَنْقُبَ
اَلْقَوْمُ إِذَا وَصَلُوْا إِلَى ذٰلِكَ الْحَائِطِ
فُتِحَ لَهُمْ أَلْفُ بَابٍ كُلُّ بَابٍ مِّنْهَا
يَدْعُوْهُمْ بِالدُّخُوْلِ فِيْهِ خُذِ النِّعْمَةَ
وَفِرَّ إِلَى الْمُنْعِمِ لَا تُقَيِّدُكَ دَعْهَا وَ
مَنْ يُقَيِّدُكَ اُنْظُرْ فِيْ وَجْهِ النِّعْمَةِ
أَهِيَ نِعْمَةٌ أَمْ هِيَ نِقْمَةٌ أَمْ رَحْمَةٌ
لَا تَغْتَرَّ بِظَاهِرِهَا لَا تَنْسَى الْمُنْعِمَ
فِيْهَا لَا تَنْظُرْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَا تَعْدِلْ
عَيْنَاكَ عَنِ الْمُنْعِمِ لَا تَأْكُلْ مِنْ يَدِ
الدُّنْيَا لَعَلَّهُ مَسْمُوْمٌ إِذَا جَاءَكَ
بِطَعَامٍ فَانْظُرْ إِلَى وَزِيْرَيْكَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ كُلْ مَشُوْرَتَهُمَا فَإِنْ أَفْتَيَاكَ
تَوَقَّفْ لَا تَسْتَعْجِلْ لَا تَسْتَبْشِرْ اِسْتَفْتِ
نَفْسَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ اَلنَّفْسُ
إِذَا جَاهَدْتَهَا وَخَالَفْتَهَا اِنْسَبَكَتْ مَعَ
الْقَلْبِ وَصَارَتْ شَيْئًا وَّاحِدًا فَخُوْطِبَتْ
وَنُوْدِيَتْ.

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ صَارَ
عِنْدَهَا خَبَرٌ مِّنَ الْقَلْبِ وَلِلْقَلْبِ خَبَرٌ مِّنَ
السِّرِّ وَلِلسِّرِّ خَبَرٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
أَعْطِ الْوَرَعَ حَقَّهُ ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ
أَعْطِ التَّقْوٰى حَقَّهَا ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ

بادشاہت طواف کرتی ہے نیز اُس کے زمین وآسمان اسرار ومعرفت تو ایسی دیوار کے پیچھے ہے جس کی چوڑائی تین میل کی ہے اور تیرے ساتھ محض ایک سوئی ہے تو اُس دیوار میں کیسے سوراخ کر سکتا ہے اولیاء اللہ جب اس دیوار کی طرف پہنچے اُن کے لیے ہزار دروازہ کھول دیئے گئے ہر دروازہ اُن میں سے ان کو پکارتا ہے کہ مجھ میں سے داخل ہو۔ اولاً تو نعمت کو لے پھر نعمت دینے والے کی طرف دوڑ کہیں وہ نعمت تجھے اپنا قیدی کا نہ بنالے تو نعمت کو اور جو تجھے قیدی بنالے چھوڑ دے تو نعمت کے چہرے میں دیکھا کر آیا وہ نعمت ہے یا وہ عذاب ہے یا رحمت ہے تو اُس کی ظاہر پر غور نہ کر تو نعمت دینے والے کو بھول مت جا تو بائیں اور دائیں طرف نہ دیکھ تو اپنی آنکھوں کو نعمت دینے والے سے نہ پھیر۔ تو دنیا کے ہاتھ سے نہ کھا ہو سکتا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہو جب تیرے پاس کھانا آئے پس تو اپنے دونوں وزیروں کتاب وحدیث کی طرف دیکھا کر ان دونوں کا مشورہ لے پس اگر وہ دونوں تجھے فتوے دیں تو بھی تو توقف سے کام لے جلدی نہ کر خوش نہ ہو جا اپنے نفس سے فتوے لیا کر اگرچہ تجھے مفتی فتوے دیا کریں جب تو نفس سے جہاد اور اُس کی مخالفت کرے گا وہ پگھل کر قلب کے ساتھ ہو کر ایک شے بن جائے گا اُس کو پکارا جائے گا اور خطاب کیا جائے گا یا ایتھا النفس المطمئنۃ۔

اے اطمینان والے نفس۔ اُس کو قلب کی جانب سے اطلاع ملا کرے گی اور قلب کو باطن کی جانب سے اور باطن کو حق عزوجل کی طرف سے۔ تو تقویٰ و پرہیزگاری کا حق ادا کیا کر پھر کھا اور کچھ پرواہ نہ کیا کر تقویٰ کا حق پورا ادا کر پھر کھا اور بے پروا رہا۔

قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَحْنُ حَاجُّوكَ وَقُصَّادُكَ
مُرِيْدُوْكَ طُلَّابُكَ مُحِبُّوْكَ طَالِبُوْكَ نَاءٍ عَنَّا
أَوْلَادُنَا وَأَهْلُوْنَا وَدِيَارُنَا لَا تُحَدِّثُنَا
الْاِشْتِغَالُ بِغَيْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَعِبٌ وَ
بِالنَّفْسِ مَعْصِيَةٌ وَبِالْخَلْقِ اِنْزِعَاجٌ
عَنْ بَابِهِ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ تَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ
لَهُ وَيَكْتَنِفُ اَيْدِيْهَا اِلَى وَرَائِهَا اَحَادُ
اَفْرَادٍ مِّنْ اَوْلِيَاءِ اللهِ تَرَى الْمَلَائِكَةَ
ذٰلِكَ الصَّائِمُ قَدِمَ فِيْ مَسْجِدٍ بِالشَّامِ
جَائِعًا فَقَالَ فِيْ نَفْسِهِ لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَعْلَمُ
اِسْمَ اللهِ الْاَعْظَمَ وَاِذَا شَخْصَانِ نَزَلَا
فَقَعَدَا اِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِاٰخَرَ
تُرِيْدُ اَنْ تَعْلَمَ اِسْمَ اللهِ الْاَعْظَمَ قَالَ
نَعَمْ فَقَالَ لَهُ قُلْ اَللهُ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ
اِنِّيْ اَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ تُرِيْدُ
اَنْ تَقُوْلَ اللهُ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غَيْرُهُ
ثُمَّ صَعَدَ بِحِذَائِيْ اِلَى السَّمَاءِ اِجْعَلْ
ظَاهِرَكَ الْخَلْقَ وَقَلْبَكَ الْاٰخِرَةَ وَ
سِرَّكَ اَوْقِفْهُ مَعَ الْخَالِقِ حَائِجًا عَنِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنْ قَدَرْتَ وَاِلَّا فَلَا
تَقُوْلُ بِالسَّلَامَةِ اُهْرُبْ فِي الْغِيَارِ فَا
وَالْقِفَارِ اِكْتَسِبِ الْاِيْمَانَ فِي الْخَلَوَاتِ
وَالصَّحَارِيْ وَالْقِفَارِ ثُمَّ ادْخُلْ اِلَى الْخَلْقِ
اُطْلُبْ رَفِيْقًا فِيْ خَلْوَتِكَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ
اِلَى الْخَلْقِ وَبَعْدَ كَلَامٍ

آپ نے ارشاد فرمایا۔ الٰہی ہم تیری طرف جھکنے والے تیرے قصد کرنے والے تیرے مرید تیرے طالب تیرے محب اور تیرے خواہاں ہیں ہماری اولاد گھر اہل ہم سے سب چھوٹے ہوئے ہیں تو ہمیں ذلیل و رسوا نہ کرنا غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہونا کھیل کود ہے اور نفس کے ساتھ مشغول ہونا معصیت ہے اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونا اللہ کے دروازے سے کھروئی ہے بعض اولیا اللہ میں سے وہ ہیں جن کو فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور ہاتھ باندھے ان کے پیچھے پیچھے رہتے ہیں ایکا دوکا اولیاء اللہ میں سے ایسے ہیں جو کہ فرشتوں کو اس حالت میں دیکھتے ہیں۔ ایک نیک جدہ ملک شام کی مسجد میں بھوک کی حالت میں پہنچا اپنے نفس میں کہا کہ کاش کہ میں اسم اعظم جانتا ہوتا۔ دفعتاً دو شخص آسمان کی طرف سے اُترے اور اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تیری خواہش اسم اعظم کے جان لینے کی ہے دوسرے نے کہا ہاں اُس نے جواب دیا

تو اللہ کہو میں نے یہ سن کر

اپنے نفس میں کہا کہ یہ تو بہ تحقیق میں بھی کہا کرتا ہوں اُس نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے ہمارا مقصود یہ ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے قلب میں اُس کا غیر معدوم ہو یہ کہہ کر وہ دونوں میرے سامنے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ تو اپنے ظاہر کو مخلوق کے لیے کر دے اور اپنے قلب کو آخرت کے لیے۔ اور تو اپنے باطن کو خدا کی معیت میں دنیا و آخرت سے نکل کر کھڑا کر دے۔ اگر تو ایسا کر سکتا ہے کر گزر ورنہ تو سلامتی کے ساتھ نہ رہے گا۔ جنگلوں اور میدانوں میں بھاگ خلوتوں میں اور جنگلوں اور میدانوں میں ایمان کو حاصل کر پھر مخلوق کی طرف آ۔ اولاً مخلوق کی طرف راستہ لینے سے پہلے اپنی خلوت میں کسی مرشد رفیق کو طلب کر لے۔ کچھ تقریر کے بعد

يَأْخُذُوْنَ لِغَيْرِهِمْ يُفَرِّقُوْنَ يَقْسِمُوْنَ هُمْ
قِيَامٌ مَعْنًى يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْكَ بِالْأَخْذِ مِنْكَ
الْمُرِيْدُ يَأْخُذُ مِنَ اللّٰهِ الْعَارِفُ يَأْخُذُ مِنَ
الْخَلْقِ لِأَنَّ الْعَارِفَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ لِأَنَّهُ
عَامِلٌ جَهْبَذٌ نَائِبُ الْمَلِكِ يَأْخُذُ مِنَ الْخَلْقِ
إِلٰى غَيْرِهٖ وَطَبَقَةٌ مَعَ الْمَلِكِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ
وَرَآءِ الْأَبْوَابِ وَالْحُجُبِ شَهَوَاتُهٗ تَحْتَ أَقْدَامِهٖ
وَالْخَلْقُ تَحْتَ قَدَمِهٖ عَصَا مُوْسٰى يَتَلَقَّمُ الْكُلَّ وَلَا
يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ إِنْ لَمْ تُفْلِحْ عَلٰى يَدِيْ فَلَا فَلَاحَ
لَكَ قَطُّ لَا أُعَلِّمُكَ لِطَبْعِكَ وَلَا أُدَارِيَ
الْعَصَا عَنْكَ خَوْفًا مِنْ سَطْوَتِكَ وَلَا
سُلْطَانِكَ شُغْلٌ يُشْغِلُكَ عَنِّيْ أَنْتَ مَشْؤُوْمٌ
عَلَيْكَ عِيَالُكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَلْحَقُهُمْ
شُؤْمُكَ وَيَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ الصَّالِحُ يَكِلُ عِيَالَهٗ
إِلَى اللّٰهِ وَيُسَلِّمُهُمْ إِلَيْهِ وَالْمُنَافِقُ
الْفَاجِرُ يَكِلُ عِيَالَهٗ إِلٰى دِرْهَمِهٖ وَدِيْنَارِهٖ
وَتَرِكَتِهٖ مِنْ عَقَارِهٖ وَضِيَاعِهٖ لَا جَرَمَ تَكُوْنُ
عَاقِبَتُهُمْ إِلَى الْفَقْرِ أَنْتَ جَاهِلٌ مَمْقُوْتٌ
مُبْعَدٌ مَلْعُوْنٌ قَدْ أُشْرِبَ فِيْ قَلْبِكَ حُبُّ
عِجْلِ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اُرْزُقْ مَنْ طَلَبَ
الدُّنْيَا بِعَمَلِهٖ عَلَى الدِّيْنِ وَمَنْ
طَلَبَ الْآخِرَةَ بِوَجْهِكَ وَمَنْ طَلَبَ
الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا فَلَا تَرْزُقْهُ وَمَنْ
طَلَبَ الْآخِرَةَ رِيَآءً فَلَا تَرْزُقْهُ
لِأَنَّهُمَا حِجَابٌ عَنْكَ كَيْفَ أُكَلِّمُ وَاحِدًا

ارشاد فرمایا اولیاء اللہ اپنے غیروں کے لیے لیتے ہیں بانٹتے اور تقسیم کرتے رہتے ہیں وہ معنًی قائم ہوتے ہیں تجھ سے لے کر تیرے ہی اوپر صدقہ کرتے رہتے ہیں مرید اللہ عزوجل سے لیا کرتا ہے عارف مخلوق سے وصول کرتا ہے کہ وہ شاہی صوبہ کا کارگزار بادشاہ کا نائب ہے خلق سے لیتا ہے غیر کی طرف پہنچاتا رہتا ہے اور اس کا طبق بادشاہ کی معیت میں اس کے روبرو دروازوں اور حجابوں سے پرے رکھا ہوتا ہے اس عارف کی خواہشیں اور تمام مخلوق اس کے قدموں کے نیچے ہوتی ہیں عصاء موسوی تمام چیزوں کو نگل لیتا تھا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل واقع نہ ہوتا تھا اگر تو میرے ہاتھ پر فلاح نہ پائے گا پس کبھی تیرے لیے فلاح نہ ہوگی۔ میں تجھے تیرے طبق کے سبب سے تعلیم نہ دوں گا اور نہ تیری سطوت و حکومت سے ڈر کر تجھ سے اپنے ڈنڈے کو ہٹاؤں گا جو مشغلہ تجھے مجھ سے روکے پس وہ تیرے اوپر منحوس اور تیرے حق میں بُرا ہے۔ تیری یہ نحوست عنقریب تیرے اہل و عیال پر اثر ڈالے گی پس وہ بھیک مانگیں گے۔ نیک بندہ اپنے اہل و عیال کو اللہ کے حوالے کر کے اور اسی کی طرف سونپ دیتا ہے اور منافق فاجر اپنے اہل و عیال کو اپنے درہم و دینار اور اپنے متروکہ زمین و جائیداد کی طرف حوالہ کر جاتا ہے اس وجہ سے ان کا انجام کار فقر کی طرف ہوتا ہے۔ تو تو جاہل مبغوض رحمت الٰہی سے دور ملعون ہے تیرے دل میں دنیا کے گوسالہ کی محبت پلا دی گئی ہے تو اسی پر ریجھا ہوا ہے الٰہی تو اس کو رزق دے جو کہ تجھ سے دنیا کو دین پر مدد کے لیے طلب کرے اور جو تجھ سے دنیا کو دنیا کے واسطے اور آخرت کو ریا کے طور سے طلب کرے تو تو اسے رزق نہ دے کیوں کہ یہ دونوں طلبیں تجھ سے حجاب ہیں کاش کہ تم میں سے ایک ہی

مِنْكُمْ كُنَّا نَتَعَلَّقُ بِذَيْلِهِ غَدًا إِذَا جَاءَنِي رَجُلٌ صَالِحٌ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ لَكَ غَدًا شَيْءٌ فَاصْحَبْنَا مَعَكَ وَادْعُنَا فِي دَعْوَتِكَ وَإِنْ كَانَ لَنَا شَيْءٌ فَنُعْطِيكَ مِنْهُ خُذُوا كَلَامِي خَالِصًا لَا لِمَعْنًى وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ فَإِنْ صَحَّ هٰذَا فَقَدْ فُزْتُ وَفُزْتُمْ وَإِنْ كَانَ بِضِدِّ ذٰلِكَ فَقَدْ فُزْتُمْ وَخَسِرْتُ اَلْخَلْقُ ثَلٰثَةٌ مَلَكٌ شَيْطَانٌ وَإِنْسٌ فَالْمَلَكُ خَيْرٌ كُلِّيٌّ وَالشَّيْطَانُ شَرٌّ كُلِّيٌّ وَالْإِنْسُ مُخْتَلِطٌ مُمْتَزِجٌ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِذَا غَلَبَ الْخَيْرُ لَحِقَ بِالْمَلَكِ وَإِنْ غَلَبَ الشَّرُّ اِلْتَحَقَ بِالشَّيْطَانِ۔

يَا قَوْمِ الْإِسْلَامُ يَبْكِي وَيَسْتَغِيثُ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْفُجَّارِ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْفُسَّاقِ مِنْ هٰؤُلَاءِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ مِنَ الظَّلَمَةِ مِنَ اللَّابِسِينَ ثِيَابَ الزُّوْرِ مِنَ الْمُدَّعِينَ مَا لَيْسَ فِيهِمْ اُنْظُرْ إِلَى مَنْ تَقَدَّمَكَ وَإِلَى مَنْ كَانَ مَعَكَ آمِرًا نَاهِيًا آكِلًا شَارِبًا كَأَنْ لَمْ يَكُونُوا مَا أَقْسٰى قَلْبَكَ اَلْكَلْبُ يَنْصَحُ صَاحِبَهُ لِصَيْدِهِ وَزَرْعِهِ وَمَاشِيَتِهِ وَحِرَاسَتِهِ وَيَتَبَصْبَصُ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ وَإِنَّمَا يُطْعِمُهُ عِنْدَ عَشَائِهِ لُقْمَةً أَوْ لُقَيْمَاتٍ أَوْ يُطْعِمُهُ هَيِّنًا يَسِيرًا وَأَنْتَ تَأْكُلُ نِعَمَ اللّٰهِ وَتَشْبَعُ مِنْهَا لَا تُعْطِيهِ مَطْلُوبَهُ لَا تُوَفِّيهِ حَقَّهُ تَرُدُّ أَمْرَهُ۔

آدمی فلاح حاصل کر لیتا تاکہ ہم کل اُس کا دامن پکڑ لیتے جب میرے پاس کوئی صالح شخص آتا ہے تو میں اُس سے کہتا ہوں کہ اگر کل (بروز قیامت) کے لیے تمہارے پاس کچھ ہو پس ہمیں ساتھ لے لینا اور اپنی دعوت میں ہم کو بلا لینا اور اگر ہم کو کچھ ملا پس ہم تجھ کو اُس میں سے کچھ دے دیں گے۔ تم میرے کلام کو خالصًا لوجہ اللہ لو سنو نہ کسی غرض سے تمہیں نجات مل جائے گی۔ پس اگر یہ معاملہ صحیح ہو گیا پس میں اور تم دونوں کمال پر پہنچ گئے۔ اور اگر اس کے خلاف ہوا پس تم فائز ہو گئے اور میں نے نقصان اٹھایا۔ مخلوق تین قسم کی ہے فرشتہ اور شیطان اور انسان۔ پس فرشتہ سراپا خیر ہے۔ اور شیطان سراپا شر اور انسان ملا جلا ہے خیر بھی ہے اور شر بھی پس جب خیر غالب ہوتی ہے تو وہ فرشتہ سے مل جاتا ہے اور اگر شر غالب ہوتی ہے تو وہ شیطان سے مل جاتا ہے۔

اے قوم اسلام روتا ہے اور ان فاجروں اور فاسقوں اور ان بدعتیوں اور گمراہوں ظالموں مکر کے کپڑے پہننے والوں جھوٹے مدعیوں سے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے فریاد کر رہا ہے۔ اے مخاطب تو اُن لوگوں کی طرف دیکھ جو تجھ سے پہلے گزر چکے اور اُن لوگوں کی طرف جو تیرے ساتھ میں حکم دینے والے منع کرنے والے کھانے پینے والے ہیں وہ مر کر کالعدم ہو گئے۔ تیرا قلب کس قدر سخت ہے۔ کتا اپنے مالک کی اُس کے شکار و کھیتی اور اس کے مویشی اور اُس کی حفاظت میں خیر خواہی کیا کرتا ہے اور اُس کی دیکھنے کے وقت پاپوسی کرتا ہے۔ حالانکہ وہ شام کے وقت اُس کو صرف ایک لقمہ یا چند لقمہ یا تھوڑا سا کھانا کھلا دیا کرتا ہے۔ اور تو برابر اللہ کی نعمتیں کھاتا رہتا ہے اور اُس سے پیٹ بھرتا رہتا ہے تو نہ اُس کے مطلوب کو ادا کرتا ہے اور نہ تو اُس کا حق پورا کرتا ہے تو اُس کے حکم رد کرتا

وَلَا تَحْفَظُ حُدُوْدَهٗ۔

يَا غُلَامُ لَا تَعْدِلْ مَعَ الْفَقْرِ وَالصَّبْرِ وَ
السَّلَامَةِ شَيْئًا اسْتَغْنِ بِاللّٰهِ فِيْ فَقْرِكَ
فَإِنَّ الْغِنَى يُطْغِيْ وَيُنْسِيْ رَبَّكَ فَآثَرْتَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا آثَرْتَ هَوَاهُ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آثَرْتَ
النَّفْسَ وَالطَّبْعَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ آثَرْتَ الْغَفْلَةَ عَلَى
الصَّوْمِ وَآثَرْتَ الْحَرَامَ عَلَى الْحَلَالِ آثَرْتَ الْغَفْلَةَ
عَلَى الْيَقْظَةِ آثَرْتَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى التَّوْبَةِ وَيْحَكَ
سَوْءَتُكَ بَادِيَةٌ اسْتَحْيِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لِأَنْ تَسْمَعَ
بِرَجُلٍ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَأَنْ تَأْتِيَهُ
خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَخْبُرَهُ فَإِذَا خَبَرْتَهُ مَقَتَّهُ وَ
مَقَتَّ مُعَامَلَتَهُ هٰذَا الزَّمَانُ مَا تَرَى أَكْثَرَ
الْخَلْقِ إِلَّا لَعَّانًا عَلَيْكَ حُرُوْفٌ ظَاهِرٌ بِلَا
بَاطِنٍ فَمَثَلُ حَطَبٍ يُحْرِقُهُ خَشَبٌ مُسَنَّدَةٌ
نَخِرَةٌ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِلْوُقُوْدِ الْمُؤْمِنُ فِي
الدُّنْيَا مَلِكٌ وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكٌ عَمِلَ بِالطَّاعَةِ
وَتَرَكَ الْمَعْصِيَةَ وَحْدَهُ فِيْ خَلْوَتِهِ وَ
جَلْوَتِهِ مَقَتَ الدُّنْيَا فَطَلَّقَهَا وَهِيَ وَرَاءَهُ
تَخْدِمُهُ۔

يَا بُنَيَّ خُذْ طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ
بِقَلْبِكَ لَا آكُلُ حَتّٰى آتِيَ بَابَ الْآخِرَةِ
لَعَلَّهُ مَسْمُوْمٌ يَا أَمَةَ اللّٰهِ كُلِيْ مَا مَعَكِ
حَتّٰى يَأْتِيَ قَهْرَمَانَةُ الْآخِرَةِ فَإِذَا
جَاءَتْ وَفَتَّشَتْ طَعَامَكِ وَقَلَّبَتْ

رہتا ہے اور تو اُس کی حدوں کی حفاظت بھی نہیں کرتا ہے۔

اے غلام تو فقر اور صبر اور سلامتی کے ساتھ کسی شے کو برابر نہ کیا کر تو اپنے فقر میں خدا کے قرب سے غنی بن فقیر ان کے بے پروا ہو جایا کیوں کہ غنی سرکشی کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ دنیا کی زندگی کو اختیار کرتا ہے اپنی خواہش کو بمقابلہ امر الٰہی کے اختیار کرتا ہے نفس و طبیعت کو امر الٰہی پر ترجیح دیتا ہے روزہ پر غفلت کو اختیار کرتا ہے حرام کو حلال پر ترجیح دیتا ہے۔

تجھ پر افسوس تیری شرم گاہ کھلی ہوئی ہے تجھے حیا نہیں ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرما بے شک آپ نے فرمایا ہے۔ البتہ یہ کہ تو کسی شخص کے حال کو سن لے اس سے بہتر ہو گا کہ تو اس کے پاس جائے اور البتہ تیرا آنا اس سے بہتر ہو گا کہ تو اُسے آزمائے پس جب تو اُسے آزمائے گا تو تو اُس کے عمل کو مبغوض رکھے گا۔ یہ زمانہ ایسا ہے کہ تو اکثر مخلوق کو اس میں اپنے اوپر لعنت کرنے والا پائے گا تجھ پر باطن کے ظاہری حروف ایسی ویرانہ پر قفل ہے ٹیک کی لکڑی کی طرح ہے جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہیں ہے۔ مومن دنیا میں بھی بادشاہ ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ اُس نے طاعت الٰہی کی ہے اُس کی معصیت کو چھوڑ دیا ہے اُس نے اپنی خلوت و جلوت میں اُس کو ایک جانا مانا ہے دنیا کو بُرا سمجھ کر اُس کو طلاق دے دی ہے حالانکہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے قسمیں دیتی ہوئی پھرنے والی ہے رکھتی ہے۔

اے بچہ اپنا کھانا اور پینا لیتا جا وہ کہہ دیتا ہے کہ کھاتو تھا لیکن میں آخرت کے دروازہ پر نہ پہنچوں کچھ کھانے پینے کا نہیں اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ اے ماں جو کچھ تیرے پاس تیرے حصہ کا ہے تو اسے ڈالتی جا یہاں تک کہ آخرت کا داروغہ آ جائے اور وہ اگر تیرے کھانے کی تفتیش کرے اور لوٹ پوٹ کرے

وَشَمَمْتَ حِينَئِذٍ اَكُلُ مِنْ يَدِيهَا تَاْخُذُكَ
الْاٰخِرَةُ اِلَيْهَا تُطْعِمُكَ طَعَامَهَا وَتُسْقِيكَ
شَرَابَهَا وَاَغْلَقَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الدُّنْيَا بَابًا
اَنْتَ كَذٰلِكَ اَخَذَتْكَ يَدُ الْغَيْرَةِ فِي سَبْحَةِ
يَدِ الْعِزَّةِ قِيلَ لَكَ اَيْشٍ هٰذَا السُّكُوْنُ
اِلٰى غَيْرِي اِمَّا هِيَ مَخْلُوْقَةٌ اَمْ هِيَ
مَصْنُوْعَةٌ هَلَّا اَتَيْتَنَا قَبْلَ الدَّارِ حَتّٰى
اِذَا عَلَّمَكَ وَكَسَاكَ وَاَنَسَكَ وَاَطْعَمَكَ
التِّرْيَاقَ وَدَرَّعَكَ بِالتَّوْفِيْقِ وَالْوَرَعِ
وَالْحِفْظِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا فِي صُحْبَةِ
بَنَالَكَ دَكَّةً تُخَاطِبُ اَهْلَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ مَا لَكَ مَاذَا تَصْنَعُ بِهٖ
يَدْفَعُ عَنْكَ حُمًّى سَاعَةً يَاْتِيْكَ
الْمَوْتُ يَدْفَعُهُ عَنْكَ وَرُبَّمَا يَكُوْنُ
ذٰلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ تَعَلَّقْ بِرِجَالِ
الْحَقِّ عِنْدَهُمْ مَجَانِيْنُ غَرْقٰى فِي
بَحْرِ الدُّنْيَا يُدَاوُوْنَ الْمَرْضٰى وَ
يُنْجُوْنَ الْغَرْقٰى وَيَرْحَمُوْنَ اَهْلَ
الْعَذَابِ كُنْ عِنْدَهُ اِذَا عَرَفْتَهُ فَاِنْ
لَمْ تَعْرِفْهُ فَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ
يَتَبَسَّمُ الْقَدَرُ فِي وُجُوْهِ الرَّاضِيْنَ
بِالْقَضَاءِ وَيَاْخُذُ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْمَلِكِ
وَيَفْتَحُ لَهُمُ الْبَابَ وَيُقَرِّبُهُمْ اِلَى الْمَلِكِ
فَحِيْنَئِذٍ صَارُوْا مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ مَا هٰذَا هَوَسٌ
اَصْلٌ هٰذَا كَامِلٌ وَافِقُوا الْقَدَرَ

اور سونگھ لے اُس وقت میں اُس کے ہاتھ سے کھاؤں گا آخرت اس
حالت میں تجھے دنیا کی طرف لے جائے گی اُس کا کھانا کھلائے گی
اور پانی پلائے گی اور تیرے اور دنیا کے درمیان میں قفل لگا دے
گی۔ تو ایسی حالت میں ہو گا کہ غیرت الٰہی کا ہاتھ عزت کے پاک ہاتھ
میں تجھے پکڑ لے گا تجھے کہا جائے گا میرے غیر کی طرف مائل ہونا کیا
چیز ہے آخرت تو یا مخلوق ہے یا مصنوعی چیز۔ تو قبل گھر کے ہمارے
پاس کیوں نہ آ گیا۔ یہاں تک کہ جب وہ تجھے تعلیم دے دے گا اور
لباس پہنا دے گا اور تجھے اپنے سے مانوس کر لے گا اور
تجھے تریاق معرفت کھلا دے گا اور توفیق اور تقوے و پرہیزگاری
اور حفاظت کی زرہ پہنا دے گا اس وقت تو دنیا کی طرف اس کی
مصاحبت میں آئے گا وہ تیرے لیے ایک مخصوص جگہ بنا دے گا
تو دنیا و آخرت والوں سے خطاب کیا کرے گا تو اپنے مال کا کیا
کرے گا کیا وہ تجھ سے ایک لحظہ کے لیے بخار کو دفع کر سکتا
ہے اور ہو سکتا ہے کہ تجھے اس کے ایک لحظہ کے بعد ہی موت
آ جائے۔ تو خدا والوں کے دامن سے لپٹ جا اُن کے پاس
مجنون بحر دنیا میں ڈوبے ہوئے ہر قسم کے لوگ ہیں وہ بیماروں
کی دوا کرتے ہیں اور ڈوبنے والوں کو نجات دیتے ہیں اور
اہل عذاب پر رحم کیا کرتے ہیں۔ جب تو ایسے شیخ کامل کو معلوم کر
لے تو تو اسی کے پاس پڑا رہ پس اگر تجھے ایسا شیخ نہ ملے تو اُسے
نہ پہچانے پس تو اپنے نفس پر رو یا کر قضا و قدر پر راضی ہونے
والوں کے چہروں کو دیکھ کر تقدیر مسکراتی ہے اور اُن کو بادشاہ
کی طرف لے جاتی ہے اور اُن کے لیے دروازہ کھلواتی ہے اور
اُن کو بادشاہ سے نزدیک کر دیتی ہے پس اس وقت یہ لوگ خدا
کی جماعت سے ہو جاتے ہیں۔ یہ محض ہوس نہیں ہے ایک اصل
ہے یہ ایک کامل امر ہے۔ تم تقدیر کی موافقت کئے جاؤ اُس سے

لَا تُخَاصِمُوا وَلَا تُنَابِزُوا الْمُدَارَاةُ الْمُوَافَقَةُ قَالَ
يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ كَلَامُ الصِّدِّيقِينَ الْكَامِلِينَ مَقَامَ الرُّسُلِ
أَبْدَالُهُمْ عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَحْيٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامٌ
عَنِ اللهِ وَبِاللهِ وَفِي اللهِ أُقْعُدْ بِمَقْبَرَةٍ۔
خَاطِبِ الْمَوْتَى مَا لَقِيتُمْ إِلَى مَا صِرْتُمْ
أَيْنَ الْأَهْلُ أَيْنَ الْأَوْلَادُ أَيْنَ الْمُدَّةُ أَيْنَ الْأَمْوَالُ
أَيْنَ الشَّبَابُ أَيْنَ الْقُوَّةُ أَيْنَ الْأَمْرُ أَيْنَ النَّهْيُ
أَيْنَ الْأَخْذُ أَيْنَ الْعَطَاءُ أَيْنَ الْأَحْبَابُ
أَيْنَ الشَّهَوَاتُ كَأَنَّهُمْ يُخَاطِبُونَكَ
نَدِمْنَا عَلَى مَا خَلَّفْنَا فَرِحْنَا بِمَا قَدَّمْنَا
هٰكَذَا كُنَّا إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَزُورَ الْمَقَابِرَ
خَالِيًا عَنِ التَّوْفِيقِ وَعُقُولُهُمْ مِنَ الْبَقَاءِ
فَالرِّجَالُ كُونُوا هٰكَذَا وَأَنْتُمْ مَوْتَى
عَنْقَرِيبٍ وَدَخَلَتْ جِنَازَةٌ يَوْمًا فِي
مَجْلِسِهِ فَقَالَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هٰذَا
الْمَيِّتِ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِ الْمَوْتُ
أَدْهَشَهُ وَغَيَّبَ ذِهْنَهُ حَتَّى لَمْ يَعْرِفْ
أَحَدًا مِنْ أَقَارِبِهِ كَذٰلِكَ الْمَعْرِفَةُ إِذَا
وَرَدَتْ عَلَى قَلْبِ الْمُؤْمِنِ أَدْهَشَتْهُ وَ
غَيَّبَتْ ذِهْنَهُ حَتَّى لَا يَعْرِفَ سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے لڑو نرمی برتنا ہی موافقت ہے یحییٰ ابن معاذ علیہ الرحمہ نے فرمایا اُن صدیقوں کا کلام جو کہ رسولوں (علیہم السلام) کے قائم مقام ہیں۔ اور ان کے اسرار پر بدل ہیں اللہ عزوجل کی وحی ہے ان کے کلام اللہ ہی سے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ ہی میں ہیں۔

اے مخاطب تو کسی قبرستان میں بیٹھ جا مردوں سے خطاب کر تم نے کیا پایا تم نے کس طرف رجوع کیا اہل وعیال کہاں ہیں۔ گھر کہاں ہیں مال کہاں ہیں جوانی کدھر ہے قوت کہاں گئی۔ امر ونہی کہاں ہے لینا دینا کہاں ہے دوست کہاں ہیں شہوتیں خواہشیں کہاں ہیں گویا ان کے جواب میں وہ تجھ سے خطاب کریں گے ہم جو چھوڑ گئے اس پر نادم ہیں ہم نے جو آگے بھیج دیا اس پر خوش ہیں۔ جب تو مقابر کی زیارت کا رونق اور پُر دعوتوں سے خالی ہو کر ارادہ کیا کرے اسی طرح جایا کرو یہی عمل کیا کرو تم اے مخاطبین عقل مند ہو تم عنقریب مرنے والے ہو۔ آپ کی مجلس میں ایک دن ایک جنازہ داخل ہوا پس آپ نے فرمایا کیا تم اس مردہ کو نہیں دیکھتے جب کہ اس پر موت آئی اس نے اس کو دہشت میں ڈال دیا اور اس کی عقل کو غائب کر دیا یہاں تک کہ اپنے قرابت داروں میں سے کسی کو نہ پہچان سکا پس اسی طرح جب معرفت الٰہی کسی مسلمان کے قلب پر وارد ہو جاتی ہے کہ اس کو دہشت میں ڈال دیتی ہے اور اس کی عقل کو غائب کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اہل معرفت خدا کے سوا کسی کو، پہچانتا ہی نہیں (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ



ذِکْرُ وَفَاتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اِسْتَوْصٰی عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالِدَهُ الشَّیْخَ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ مَرَضِ مَوْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَطَاعَتِهٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا وَلَا تَرْجُهٗ وَكِلِ الْحَوَائِجَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّهَا وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَیْهِ اَلتَّوْحِیْدَ اَلتَّوْحِیْدَ وَجِمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِیْدُ وَقَالَ فِیْ مَرَضِ الْمَوْتِ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَخْلُوْ مِنْهُ شَیْءٌ وَلَا یَخْرُجُ مِنْهُ شَیْءٌ اَنَا لُبٌّ لَا قِشْرٌ وَقَالَ لِاَوْلَادِهٖ اُبْعُدُوْا مِنْ حَوْلِیْ فَاَنَا مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ وَمَعَ غَیْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا تَقِیْسُوْا عَلَیَّ اَحَدًا وَقَالَ قَدْ حَضَرَ عِنْدِیْ غَیْرُكُمْ فَاَوْسِعُوْا لَهُمْ وَتَاَدَّبُوْا مَعَهُمْ هٰهُنَا رَحْمَةٌ عَظِیْمَةٌ لَا تُضَیِّقُوْا عَلَیْهِمُ الْمَكَانَ وَاَخْبَرَنِیْ بَعْضُ وَلَدِهٖ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَیَّ وَعَلَیْكُمْ بِسْمِ اللّٰهِ غَیْرَ مُوَدِّعِیْنَ قَالَ ذٰلِكَ یَوْمًا وَ

حضور کی وفات کا بیان

آپ کے صاحبزادہ سید عبدالوہاب نے اپنے والد ماجد شیخ ابو محمد عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے آپ کے مرض الموت میں آپ سے وصیت کی خواہش کی پس آپ نے اُن سے فرمایا تم اپنے اوپر اللہ کے تقوے و طاعت کو لازم پکڑو اس کے سوا کسی سے ڈرو اور نہ کسی سے امیدواری کرو۔ اور اپنی کل حاجتوں کو اللہ عزوجل کی طرف سونپو اور حاجتیں اُسی سے طلب کرو۔ اور اُس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اور تمہارا اعتماد اُسی پر ہو۔ توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو۔ توحید کو لازم پکڑو۔ تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے۔ اور آپ نے مرض الموت میں ارشاد فرمایا جب قلب اللہ عزوجل کی معیت میں درست ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اُس سے خالی اور کوئی چیز اُس سے باہر نہیں ہوتی ہے میں سراپا مغز ہوں چھلکا نہیں ہوں اپنی اولاد سے فرمایا میرے گرداگرد سے ہٹ جاؤ دور ہو جاؤ پس میں ظاہر میں تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں تمہارے غیر کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے اور تمام مخلوق کے درمیان میں اُس قدر دوری ہے جیسے کہ آسمان و زمین کے درمیان میں پس تم میرا کسی پر قیاس نہ کرو اور نہ مجھ پر کسی دوسرے کا قیاس کرو۔ اور فرمایا میرے پاس تمہارے غیر حاضر ہوئے ہیں پس تم ان کے لیے وسعت دے دو اور اُن کے ساتھ ادب کرو اس جگہ بڑا اژدہام ہے تم اُن پر جگہ تنگ نہ کرو آپ کے بعض صاحبزادوں نے مجھ کو خبر دی کہ حضور بہ تحقیق فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اللہ مجھے اور تمہیں بخشے اور میرے اور تمہارے اوپر توبہ ڈالے تم خدا کا نام لے کر غیر رخصت کیے گئے آؤ۔ آپ نے یہ ایک دن اور ایک

وَ لَيْلَةً وَّ قَالَ وَيْلَكُمْ اَنَا لَا اُبَالِيْ بِشَيْءٍ وَّ لَا بِمَلَكٍ وَّ لَا بِمَلَكِ الْمَوْتِ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ تَنَحَّ لَنَا مَنْ يَّتَوَلَّانَا سِوَاكَ وَ صَاحَ صَيْحَةً عَظِيْمَةً وَ ذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْ عَشِيَّتِهٖ وَ سَاَلَهٗ بَعْضُ وَلَدِهٖ عَمَّا يَجِدُهٗ فَقَالَ لَا يَسْاَلْنِيْ اَحَدٌ عَنْ شَيْءٍ اَنَا هُوَ ذَا اَتَقَلَّبُ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَالَ لِوَلَدِهٖ عَبْدِ الْجَبَّارِ اَنْتَ نَائِمٌ اَوْ مُنْتَبِهٌ مُوْتُوْا اِلَيَّ وَكُنْ اِنْتَبِهُمْ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ جَمَاعَةٌ اَوْلَادِهٖ عِنْدَهٗ وَ وَلَدُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَكْتُبُ عَنْهُ فَقَالَ اَعْطِ عَفِيْفًا لِيَكْتُبَ فَاَخَذْتُ وَ كَتَبْتُ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا مُرُّوْا بِاَخْبَارِ الصِّفَاتِ عَلٰى مَا جَاءَتْ اَلْحُكْمُ يَتَغَيَّرُ وَ الْعِلْمُ لَا يَتَغَيَّرُ اَلْحُكْمُ يُنْسَخُ وَ الْعِلْمُ لَا يُنْسَخُ لَا يَنْقُصُ عِلْمُ اللّٰهِ بِحُكْمِهٖ وَ اَخْبَرَانِيْ وَلَدَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَهٗ وَ يَمُدُّهَا وَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ تُوْبُوْا وَ ادْخُلُوْا فِي الصَّفِّ هُوَ ذَا اَجِيْئُ اِلَيْكُمْ وَ كَانَ يَقُوْلُ ارْفُقُوْا ثُمَّ اَتَاهُ الْحَقُّ وَ سَكْرَةُ الْمَوْتِ وَ كَانَ يَقُوْلُ اسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ لَا يَخْشَى الْفَوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَ قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ

وفات فرمایا اور فرمایا تمہارے اوپر افسوس ہے میں کسی چیز کی پروا نہیں کرتا ہوں اور نہ کسی فرشتہ کی اور ملک الموت کی۔ اسے ملک الموت تم علیحدہ ہو جاؤ۔ ہمارے لیے تمہارے سوا وہ ذات ہے جو کہ ہماری تولیت فرمائی ہے یہ کہہ کر آپ نے بڑی چیخ ماری۔ اور اور یہ واقعہ اس دن کا ہے جس دن کی شام کو آپ نے وفات فرمائی آپ سے کسی صاحبزادہ نے آپ کا حال دریافت کیا پس ارشاد فرمایا مجھ سے اس وقت کوئی کچھ نہ پوچھے میں اس وقت علم الٰہی میں کروٹیں بدل رہا ہوں اور آپ نے اپنے صاحبزادہ عبدالجبار سے فرمایا تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو۔ تم میرے اندر ہو جاؤ یقیناً بیدار ہو جاؤ گے میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس آپ کی اولاد میں سے ایک جماعت موجود تھی اور آپ کے صاحبزادہ عبدالعزیز جو کچھ آپ فرماتے تھے لکھ رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا قلم کاغذ عفیف کو دے دو تاکہ وہ لکھے پس میں نے لیا اور لکھنے لگا قریب ہے اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔ تم اخبار صفات الٰہی کی طرف جس طریقہ پر وہ آئی ہیں عبور کرو۔ حکم بدلتا ہے اور علم متغیر نہیں ہوتا ہے حکم منسوخ ہو جاتا ہے۔ اور علم منسوخ نہیں ہوتا ہے اللہ کا علم اس کے حکم سے کم نہیں ہوتا ہے۔ اور مجھے آپ کے دو صاحبزادہ سید عبدالرزاق و موسیٰ نے خبر دی کہ آپ اپنے ہاتھ کو اٹھاتے اور کھینچتے اور کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تم توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں اس وقت تمہارے پاس آتا ہوں اور آپ فرماتے تھے تم نرمی کرو۔ پھر اس کے بعد آپ کے پاس حق اور سکرات موت آگئی اس وقت آپ فرماتے تھے کہ میں مدد لیتا ہوں اس معبود برحق سے جو کہ زندہ ہے اور مرے گا نہیں اور جو فوت سے نڈر ہے پاک ہے وہ ذات جس نے قدرت سے خلق پر غلبہ پایا اور بندوں پر موت کے سبب سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ وَلَدُهٗ مُوْسٰی اَنَّهٗ لَمَّا قَالَ تَعَزَّزَ لَمْ يُؤَدِّهَا بِلِسَانِهٖ عَلَى الصِّحَّةِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قَالَ تَعَزَّزَ وَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ وَشَدَّدَهَا حَتّٰى صَحَّ لِسَانُهٗ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْتُهٗ وَلِسَانُهٗ مُلْتَصِقٌ بِسَقْفِ حَلْقِهٖ ثُمَّ مَاتَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلٰوتُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاۤءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

غالب ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے صاحبزادہ سید موسیٰ نے خبر دی کہ جب آپ نے لفظ تعزز فرمایا اس کو آپ کی زبان مبارک صحیح طور سے ادا نہ کر سکی پس آپ اس کو برابر دوہراتے رہے یہاں تک کہ آپ نے سختی کے ساتھ اپنی آواز کو بڑھایا اور اور صحت کے ساتھ زبان سے لفظ تعزز فرمایا پھر کہا اللہ اللہ اللہ پھر آپ کی آواز پست ہوگئی اور آپ کی زبان تالو سے ملی ہوئی تھی پھر آپ نے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ آن سے راضی ہوا اور ہم سے آن کو راضی کر دے آمین والحمد للہ رب العالمین وصلوٰتہ علی سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ اجمعین



یاغوث

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یاغوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزئ کفر
کہ سر پر تیغ، دل پر سل ہے یاغوث

عَزُومًا قَاتِلًا عِنْدَ الْقِتَالِ
مدد کو آ، دم بسمل ہے یاغوث

ترے سونے سے سویا بخت دیں جاگ
جگا، چھینے پہ دیں مائل ہے یاغوث

خدارا ناخدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یاغوث

جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
کہ تو محی ہے تو قاتل ہے یاغوث

ترا وقت اور پڑے یوں دیں پہ وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یاغوث

رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یاغوث

کئے ترسا کہ گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یاغوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یاغوث

(امام احمد رضا بریلوی)

شَیْئًا لِلّٰہِ

دستگیری کا طلب گار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ
میرِ بغداد میں ناچار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج یوں درپئے اظہار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی
آپ کا غاشیہ بردار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

آپ ہی سنیئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

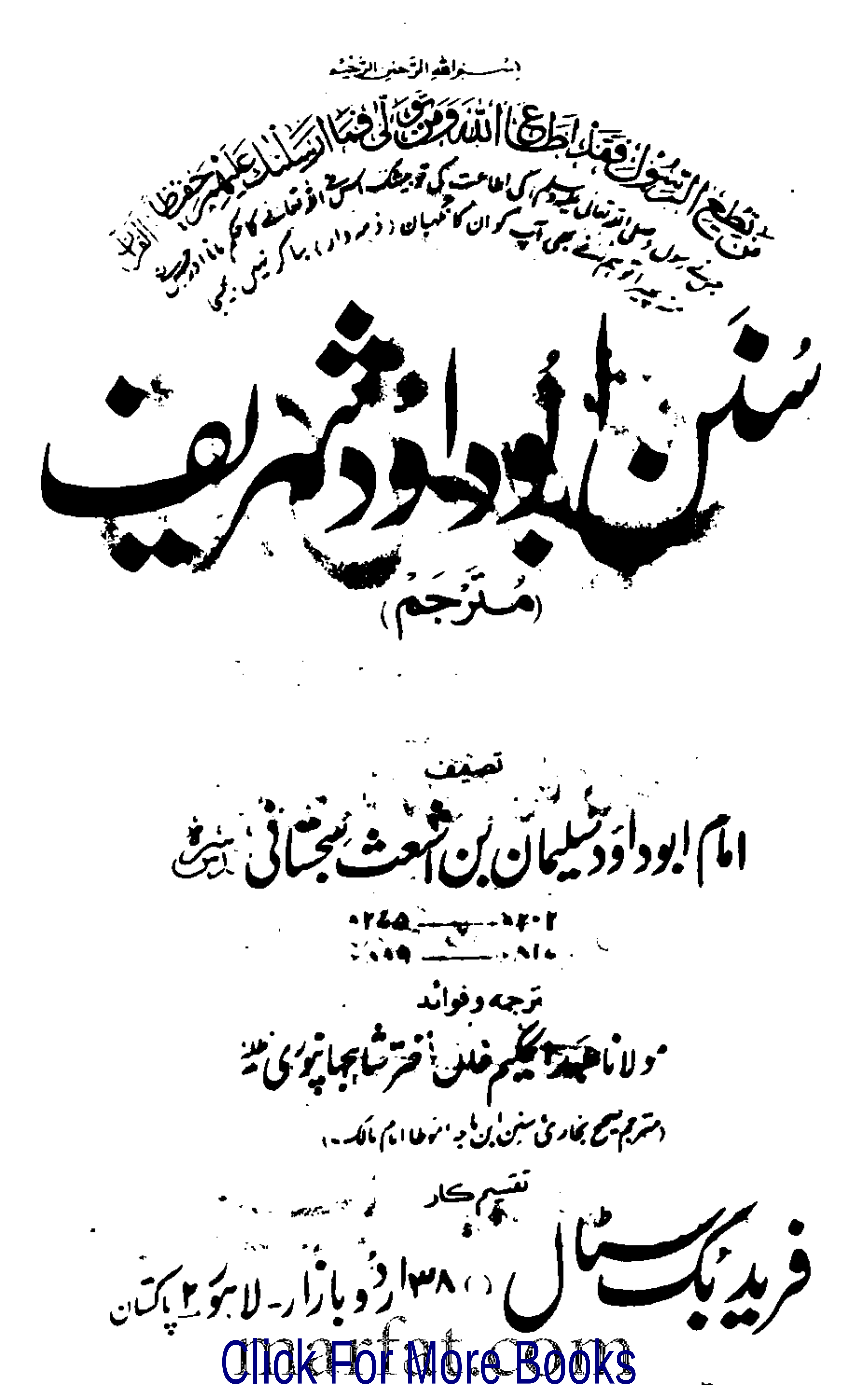
پائے رفتن ہے نہ ہند میں جائے ماندن
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

کیا کروں میری دعا بھی تو نہیں ہے مقبول
میں کہ اک فردِ گنہگار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ

غوثِ اعظم سے جو مانگو ملے گا حسرت
بس کہو حاضرِ دربار ہوں شَیْئًا لِلّٰہِ !

(حسرت موہانی)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (النساء)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجی

سُنن ابوداؤد شریف

(مترجم)

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

٢٠٢ھ — ٢٧٥ھ

٨١٠ء — ٨٨٩ء

ترجمہ و فوائد

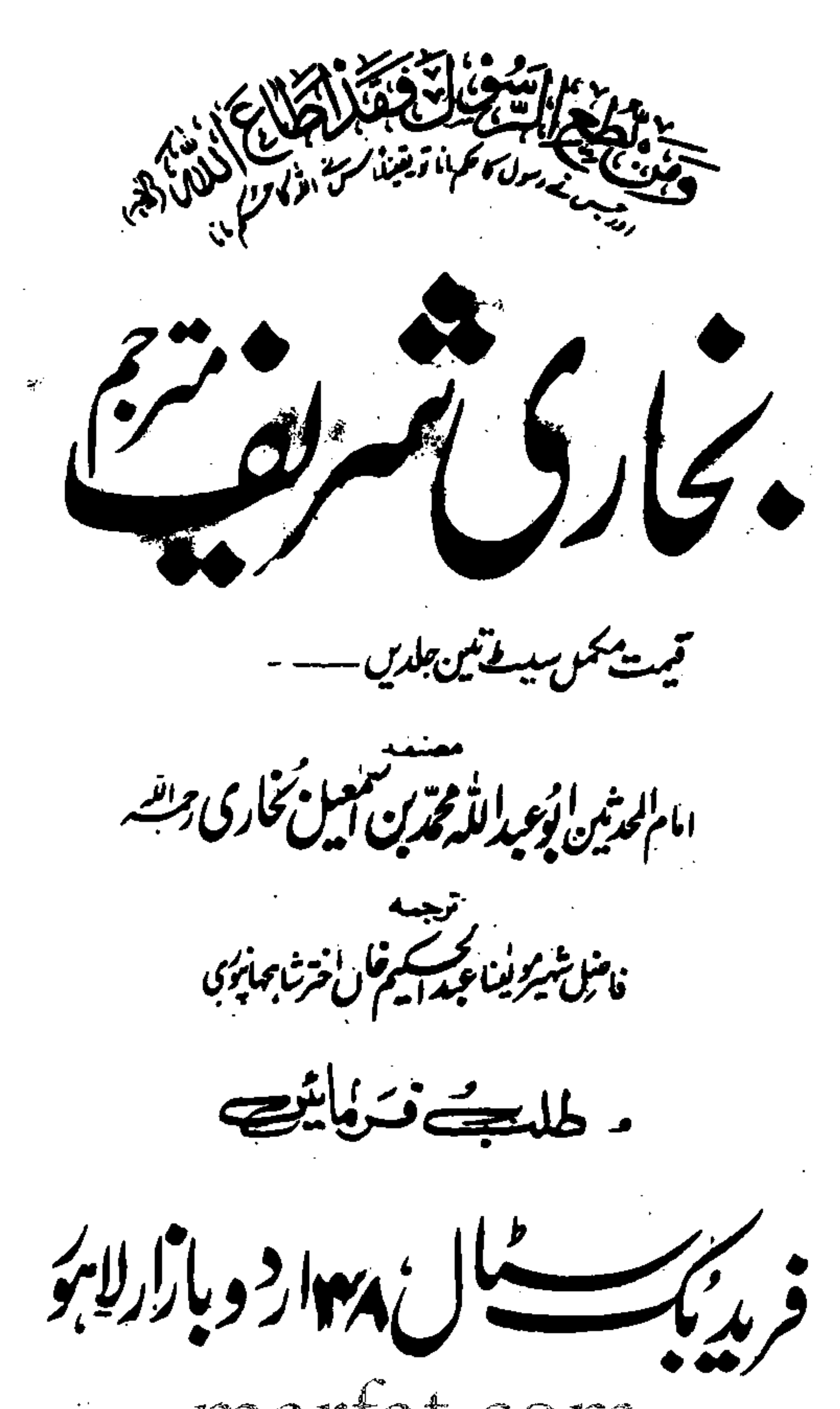
مولانا محمد حکیم خلیل اختر شاہجہانپوری مدظلہ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بک سٹال

(۳۸) اردو بازار۔ لاہور ۲ پاکستان



وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)
اور جس نے رسول کا حکم مانا تو بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا
بخاری شریف مترجم
قیمت مکمل سیٹ تین جلدیں ____
مصنفہ
امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ
ترجمہ
فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری
طلب فرمائیے
فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

